

مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ فَانْتَهُوا۔
رسول اللہ ﷺ جو کچھ تم کو دیں اس کو لے لو، اور جس سے منع کریں اس سے باز آ جاؤ۔

جامع ترمذی شریف

مترجم اردو مع مختصر شرح

تالیف

امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی

مترجم

مولانا ظفر الدین

جلد اول O حصہ اول

ابواب الصلوة

ابواب الطہارت

ابواب الجمعة

ابواب الوتر

ابواب السفر

ناشر

مکتبۃ العلم

۱۸۔ اردو بازار لاہور O پاکستان

مَا أَتَيْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ إِلَّا وَرَأَيْتُمْ عَنْهُمْ جُحُودًا
اللہ کے رسول جو کچھ تم کو دیں، اس کو لے لو، اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز آ جاؤ

جامع ترمذی شریف

جلد اوّل

تالیف: امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی

مترجم: مولانا ناسم الدین مدظلہ

شرح: مولانا عبدالرؤف علوی حفظہ اللہ التاؤ جامعہ عثمانیہ



ناشر

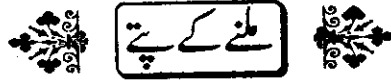
۱۸- اردو بازار ۵ لاہور ۵ پاکستان

Ph: 7211788-7231788

مکتبۃ المسلم

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

نام کتاب: جامع ترمذی شریف
تالیف: امام ابو نعیم محمد بن نعیم دمشقی
مترجم: مولانا نظم الدین
نظر ثانی: حافظ محبوب احمد خان
طابع: خالد مقبول
مطبع: زاہد بشیر



7224228 مکتبہ رحمانیہ اقرء سینٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔

7221395 مکتبہ علوم اسلامیہ اقرء سینٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔

7211788 مکتبہ جویریہ 18 اردو بازار لاہور

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عرض ناشر

دورِ جدید میں دینی علوم و احکام سے آگاہی کے لئے اُمت کے لئے علماء و صلحاء نے جس قدر تحریری کاوش و محنت کی ہے اس کی مثال قدیم ادوار میں ملنا مشکل ہے مگر یہ ایک مسئلہ حقیقت ہے کہ متقدمین اور ائمہ حدیث نے جس قدر بھی سعی کی اس میں تعلیمات و سنن نبوی ﷺ کی تحقیق اور اس کے لئے خوب تر انداز اُن کا طرہ امتیاز رہا۔ ”جامع ترمذی“ بھی امام الحدیث امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذیؒ کی انہی کاوشوں کا نتیجہ ہے۔ اس کتاب میں صحیح احادیث کے انتخاب کو جدید انداز میں جمع کیا گیا ہے۔ اسی وجہ سے ”صحاح ستہ“ میں اسے ایک منفرد مقام حاصل ہے۔ علاوہ ازیں اس میں احادیث کو فقہی ابواب کی ترتیب پر جمع کیا گیا ہے جس سے عام قارئین اور علماء کے لئے اس کتاب کی افادیت دو چند ہو گئی ہے۔ ماضی قریب میں خصوصاً قیام پاکستان کے بعد عربی کتب کے اردو تراجم کا ایک مفید سلسلہ شروع ہوا اور اس کے ساتھ ہی کمپیوٹر ٹیکنالوجی کے آجانے سے پبلشرز حضرات نے بھی تراجم کی طرف رغبت کا مظاہرہ کیا۔ لیکن اکثر پرانے تراجم ہی کو کمپیوٹر پر بیعتہ نقل کر لیا گیا جس کی وجہ سے آج کا قاری کئی الفاظ کے متروک ہو جانے کی وجہ سے شش و پنج میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

”حکیتہ اللہ العظیم“ نے اس ضرورت کا احساس کرتے ہوئے مولانا ناظم الدین مدنی سے گزارش کی کہ دورِ جدید کے تقاضوں سے ہم آہنگ جامع ترمذی شریف کا اردو ترجمہ تحریر فرمائیں۔ انہوں نے ہمارے اصرار پر ترجمہ کا کام کیا اور اکثر مقامات پر تشریحات کے ذریعہ احادیث کے مفہوم کو فقہائے کرامؒ کے اقوال کی روشنی میں واضح کیا۔ ”مکتبہ العلم“ لاہور دینی کتب کو خوبصورت انداز میں شائع کرنے میں اللہ کے فضل و کرم سے ایک خاص مقام کا حامل ہے اسی وجہ سے ہم نے ”ترمذی شریف“ کی تیاری میں بھی پہلے سے زیادہ جانفشانی اور احتیاط سے کام لیا اور ان امور کو بطور خاص پیش نظر رکھا:

- (۱) ترجمہ کو نقل در نقل نہ (کمپوز) کروایا جائے بلکہ نیا ترجمہ کروایا جائے (۲) پرانے نسخے میں کتابت کی اغلاط کا ازالہ کیا جائے (۳) جن مقامات پر احادیث غلطی سے لکھنے سے رہ گئی تھیں یا ان کے نمبر درست نہیں تھے ان کو عربی نسخے سے تلاش کر کے کتاب میں شامل کیا گیا (۴) کتاب کو مارکیٹ میں موجود سب سے بہتر اردو پروگرام پر شائع کرنے کی کوشش کی گئی (۵) کتاب کمپیوٹر پر کروانے سے پہلے ایک نامور عالم سے نظر ثانی کروائی گئی تاکہ اگر کوئی غلطی رہ گئی ہو تو دور ہو جائے (۶) پروف ریڈنگ

کے سلسلے میں حتی المقدور انتہائی احتیاط سے کام لیا گیا (۷) کتاب کی کمپوزنگ سے لے کر طباعت تک کے مراحل میں بہترین معیار کی جستجو کی گئی۔ ان سب احتیاطوں کے باوجود انسان بہر حال لغزش سے مبرا نہیں اس وجہ سے اگر کوئی غلطی ہو تو اس کی نشاندہی ضرور کریں، ان شاء اللہ اس کو فوراً اگلے ایڈیشن میں دور کر دیا جائے گا۔ اس کتاب کے مطالعہ کے ساتھ ساتھ بندہ کے والدین کو جنہوں نے مجھے قرآن و حدیث کے کام کی طرف رغبت دلائی بلکہ قدم قدم را ہنسائی بھی فرمائی (جو الحمد للہ بنور جاری ہے) ان کو اپنی دعاؤں میں ضرور شامل کریں۔ اللہ جل جلالہ سے دعا ہے کہ اس کتاب کی تیاری میں دامے درمے غنہ شامل ہونے والے تمام احباب کو اللہ تعالیٰ قرآن و حدیث کے کام کی اور زیادہ توفیق و رغبت فرمائے۔ آمین

دعاؤں کا طالب!

خالد مقبول

۱۔ الحمد للہ! قارئین کی طرف سے کافی حوصلہ میسر آئی اور بالخصوص فقہی شرح کو بے حد پسند کیا گیا۔ اسی کو مد نظر رکھتے ہوئے جہاں کہیں تقابلی نظر آئی وہاں مزید شرح کر دی گئی ہے جس کے لیے ہم جناب حافظ محبوب احمد خان حفظہ اللہ کے از حد مشکور ہیں۔

عرض مترجم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ ”فن حدیث“ میں جامع ترمذی شریف کا ممتاز مقام ہے اور یہ کتاب ”فن حدیث“ کی منفرد نوعیت کی کتاب ہے جس میں تمام احادیث کو فقہی طرز پر جمع کیا گیا ہے۔ جامع ترمذی کے تراجم وقت کی ضرورت کے تحت مختلف جگہ اشاعت پذیر ہوئے لیکن اس کے باوجود جامع ترمذی کے جدید ترجمہ و مختصر شرح کی ضرورت محسوس کی جا رہی تھی۔ چنانچہ مکتبہ العلم کے مدیر جناب خالد مقبول صاحب نے اس مقصد کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کا ارادہ کیا اور اس کے لئے خالد مقبول صاحب نے مولانا عبدالرشید ارشد صاحب مدیر مکتبہ رشیدیہ لاہور کو توجہ دلائی تو مولانا عبدالرشید ارشد مدظلہم نے راقم کو اس کام کی طرف متوجہ کیا لیکن میرے جیسے مجید ان اور علم و عمل کے کورے آدمی کے لئے یہ کام خاصا مشکل تھا لیکن مولانا عبدالرشید ارشد صاحب کے پیہم اصرار پر راقم آٹم نے صحاح ستہ کی اہم کتاب جامع ترمذی شریف کا ترجمہ کرنے کی ٹھان لی۔ نیز اس خیال نے ارادے کو تقویت دی کہ اس طرح ترمذی شریف کا دوبارہ لفظ بہ لفظ مطالعہ کی سعادت حاصل ہوگی اور یہ راقم آٹم کے لئے آخری کامیابی کا سبب ہوگا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے کرم و فضل اور مولانا عبدالرشید ارشد صاحب کی رہنمائی اور والد محترم مولانا محمد دین پوڑی کی دعاؤں سے جامع ترمذی کے ترجمہ کا کام مکمل ہوا۔ نیز جناب خالد مقبول صاحب نے اس کتاب میں ”خلاصۃ الباب“ کا اضافہ کروا کے اس کو اور بھی موثر بنا دیا ہے۔ احقر نے جن اساتذہ سے علوم اسلامیہ کا فیض حاصل کیا ہے ان میں شیخ الحدیث مولانا عبدالملک فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور، مولانا عبدالرحمن ہزاروی فاضل دیوبند، مولانا منہاج الدین فاضل دیوبند، مولانا فتح محمد، مولانا حافظ محبوب الہی، مولانا قاری نور محمد فاضل جامع امدادیہ فیصل آباد، مولانا عبدالستار افغانی فاضل جامع امدادیہ فیصل آباد، مولانا قاری عبدالجبار عابد، مولانا حافظ محمد ارشد، مولانا سیف الرحمن، مولانا سید شبیر احمد، مولانا محمد رفیق، مولانا عبدالقیوم فاضل بنوری ٹاؤن کراچی، پروفیسر محمد علی غوری اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد، مولانا قاری شبیر احمد فاضل جامع امدادیہ، سید عبدالعزیز شگری اور دیگر اساتذہ شامل ہیں۔ نیز ابتدائی رہنمائی میں جناب استاذ مکرم غلام فرید صابر صاحب (چک ۴۳۶ ج۔ ب ضلع جھنگ) چوہدری سید محمد بن راج محمد بن فقیر محمد پوڑی، والد محترم مولانا محمد دین پوڑی، علامہ طالب حسین مجددی، چوہدری نور حسین بن راج محمد بن دارا، چوہدری حافظ محمد بشیر، چوہدری محمد شریف، حافظ محمد حنیف اسد، والدہ محترمہ اور اقرباء کا اہم کردار ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کی کوششوں کو قبول فرمائے۔ اس کتاب میں جہاں تک ظاہری

خوبیوں کا تعلق ہے وہ ملتہ العلم کے مدیر خالد مقبول کے خلوص اور دریادلی کی مرہون ہے اور ترجمہ کی معنوی خوبیوں کا نہ مجھے دعویٰ ہے اور نہ میں اس میدان کا آدمی تھا لیکن مولانا عبدالرشید ارشد اور خالد مقبول صاحب نے خلوص سے یہاں لاکھڑا کر دیا اور اللہ تعالیٰ کی توفیق و دستگیری سے بات بن گئی۔ اس لئے اس عنوان سے جو خوبی ہو وہ اللہ تعالیٰ کی عنایت اور میرے اساتذہ والدین کی دعاؤں کا فیضان ہوگا جنہوں نے مجھے اپنی محبتوں سے سرفراز فرمایا اور جو خامیاں اور نقائص ہوں گے ان کا میں خود ذمہ دار ہوں اور اہل کرم سے عفو و درگزر کی امید رکھتا ہوں۔ احادیث مبارکہ کے ترجمہ میں بہت سے تراجم، شروح، فقہ کی کتابوں اور دیگر احادیث کی کتابوں سے استفادہ کیا گیا ہے اور ترجمہ میں غیر معمولی احتیاط سے کام لیا گیا ہے لیکن پھر بھی کچھ نہ کچھ غلطی کا ہو جانا خارج از امکان نہیں۔ اس لئے قارئین کرام سے گزارش ہے کہ جہاں کوئی غلطی نظر آئے تو اس سے راقم الحروف یا کتاب کے پبلشر ”مکتبہ العلم اردو بازار لاہور“ کو مطلع فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اس حقیر علمی خدمت کو قبول فرما کر اپنی مرضیات کی پابندی کی توفیق عطا فرمائے اور نافع خلافت بنائے۔ آمین



مترجم ناظم الدین مدنی بن مولانا محمد دین سے شیخ الہند شاہ ولی اللہ محدث دہلوی تک سلسلہ سند

مولانا عبدالرشید ارشد کی وساطت سے ۸ ستمبر ۲۰۰۲ء بروز اتوار بعد نماز مغرب مترجم (ناظم الدین) کو حضرت مولانا عبدالرحمن اشرفی شیخ الحدیث جامع اشرفیہ لاہور نے حدیث کی اجازت عطا فرمائی اور دعاؤں سے نوازا۔

۱: ناظم الدین مدنی بن مولانا محمد دین عن شیخ الحدیث مولانا عبدالرحمن اشرفی عن مولانا حسین احمد مدنی عن شیخ الہند علامہ محمود الحسن الدیوبندی عن شیخ الحجۃ العارف محمد قاسم النانوتوی عن شیخ المحدث عبدالغنی المجددی الدہلوی عن شیخ المحدث محمد اسحاق الدہلوی عن المحدث الحجۃ شاہ عبدالعزیز عن الامام شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

۲: ناظم الدین مدنی بن مولانا محمد دین عن شیخ الحدیث مولانا عبد المالك عن شیخ الحدیث مولانا محمد ادریس الکاندھلوی عن شیخ المشائخ علامہ محمد انور شاہ کشمیری عن شیخ الہند علامہ محمود الحسن الدیوبندی عن شیخ الحجۃ العارف محمد قاسم النانوتوی عن شیخ المحدث عبدالغنی المجددی الدہلوی عن شیخ المحدث محمد اسحاق الدہلوی عن المحدث الحجۃ شاہ عبدالعزیز عن الامام شاہ ولی اللہ محدث دہلوی حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی سے آگے سند معروف ہے۔

دعاؤں کا طالب! ناظم الدین مدنی

متوطن: موضع لسانہ ضلع پونچھ مقبوضہ جموں و کشمیر..... حال: کشمیر کالونی گجر آباد چک ۳۴۳ ج۔ ب

تحصیل و ضلع جہنگ

خطیب جامع مسجد کریسٹ ہاسٹل..... گورنمنٹ اسلامیہ کالج سول لائینز لاہور

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۶۸	۳۰: انگلیوں کے خلال کرنا	۳	عرض ناشر
۶۹	۳۱: ہلاکت ہے ان ایڑیوں کیلئے جو خشک رہ جائیں	۵	عرض مترجم
۷۰	۳۲: وضو میں ایک ایک مرتبہ اعضاء کو دھونا	۲۹	فتح باب از عبدالرشید ارشد
۷۱	۳۳: اعضاء وضو کو دوسرے مرتبہ دھونا	۳۳	حالات امام محمد بن یحییٰ ترمذی رحمہ اللہ
	۳۴: وضو کے اعضاء کو تین تین مرتبہ دھونا	۴۷	ابواب طہارت
	۳۵: اعضاء وضو کو ایک دو اور تین مرتبہ دھونا		۱: کوئی نماز بغیر طہارت کے قبول نہیں ہوتی
	۳۶: وضو میں بعض اعضاء دوسرے مرتبہ اور بعض تین مرتبہ دھونا		۲: طہارت کی فضیلت
۷۲	۳۷: نبی ﷺ کے وضو کے متعلق کہ کیا تھا؟	۴۸	۳: طہارت نماز کی کجی ہے
۷۳	۳۸: وضو کے بعد ازار پر پانی چھڑ کرنا	۴۹	۴: بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت کیا کہا جائے؟
	۳۹: وضو مکمل کرنا		۵: بیت الخلاء سے نکلے وقت کیا کہے؟
۷۴	۴۰: وضو کے بعد رومال استعمال کرنا		۶: قضائے حاجت اور پیشاب کے وقت قبلہ رخ ہونے کی مخالفت
۷۵	۴۱: وضو کے بعد کیا پڑھا جائے	۵۱	۷: قبلہ کی طرف رخ کرنے میں رخصت
۷۶	۴۲: ایک مد سے وضو کرنا	۵۲	۸: کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی ممانعت
	۴۳: وضو میں اسراف مکروہ ہے	۵۳	۹: کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی رخصت
۷۷	۴۴: ہر نماز کیلئے وضو کرنا		۱۰: قضائے حاجت کے وقت پردہ کرنا
۷۸	۴۵: نبی ﷺ ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھتے تھے	۵۴	۱۱: واسطے ہاتھ سے استنجہ کرنے کی کراہت
۷۹	۴۶: مرد اور عورت کے ایک برتن میں وضو کرنا		۱۲: پتھروں سے استنجہ کرنا
	۴۷: عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی کے استعمال کی کراہت	۵۵	۱۳: دو پتھروں سے استنجہ کرنا
۸۰	۴۸: جتنی عورت کے نہائے ہوئے بقیہ پانی سے وضو کے جواز میں	۵۶	۱۴: ان چیزوں کے بارے میں جن سے استنجہ کرنا مکروہ ہے
	۴۹: پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی	۵۷	۱۵: پانی سے استنجہ کرنا
۸۱	۵۰: اسی کے حلق دو سراباب		۱۶: نبی جب قضائے حاجت کا رولہ فرماتے تو در تشریف لے جاتے
	۵۱: رکے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا مکروہ ہے	۵۸	۱۷: غسل خانے میں پیشاب کرنا مکروہ ہے
۸۲	۵۲: دریا کا پانی پاک ہونا		۱۸: مسواک کے بارے میں
۸۳	۵۳: پیشاب سے بہت زیادہ احتیاط کرنا	۶۰	۱۹: نیند سے بیداری پر ہاتھ دھونا
	۵۴: شیر خوار بچے کے پیشاب پر پانی چھڑ کرنا کافی ہے	۶۱	۲۰: وضو کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا
۸۴	۵۵: جن جانوروں کا گوشت کھلیا جاتا ہے ان کا پیشاب	۶۲	۲۱: کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنا
۸۵	۵۶: ہوا کے خارج ہونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے	۶۳	۲۲: کلی کرنا اور ایک ہاتھ سے ناک میں پانی ڈالنا
۸۶	۵۷: نیند سے وضو	۶۴	۲۳: داڑھی کا خلال کے بارے میں
۸۷	۵۸: آگ سے کچی ہوئی چیز کھانے سے وضو	۶۵	۲۴: سر کا مسح آگے سے پیچھے کی جانب کرنا
۸۹	۵۹: آگ سے کچی ہوئی چیز کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا		۲۵: سر کا مسح پیچھے حصہ سے شروع کرنا
	۶۰: اونٹ کا گوشت کھانے پر وضو ہے	۶۶	۲۶: سر کا مسح ایک مرتبہ کرنا
۹۰	۶۱: ڈکر کے چھونے سے وضو ہے		۲۷: سر کے مسح کیلئے نیا پانی لینا
۹۱	۶۲: ڈکر کو چھونے سے وضو کرنا	۶۷	۲۸: کان کے باہر اور اندر کا مسح
	۶۳: بوسے وضو نہیں ٹوٹتا		۲۹: دونوں کان سر کے حکم میں داخل ہیں

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۱۷	۹۸: حائضہ عورت سے مباشرت کے بارے میں	۹۲	۶۴: تے اور کبیر سے وضو کا حکم
۱۱۸	۹۹: جہنی اور حائضہ کے ساتھ کھانے اور ان کا جھوٹے	۹۳	۶۵: غبیز سے وضو کے بارے میں
۱۱۹	۱۰۰: حائضہ کوئی چیز مسجد سے لے سکتی ہے	۹۴	۶۶: دودھ پی کر کلی کرنا
۱۲۰	۱۰۱: حائضہ سے صحبت کی حرمت	۹۵	۶۷: بغیر وضو سلام کا جواب دینا مکروہ ہے
۱۲۱	۱۰۲: اس کے کفارے کے بارے میں	۹۶	۶۸: کتے کے جھوٹے کے بارے میں
۱۲۲	۱۰۳: کپڑے سے حیض کا خون دھونا	۹۷	۶۹: بلی کے جوٹھے کے بارے میں
۱۲۳	۱۰۴: عورتوں کے نفاس کی کتنی مدت ہے؟	۹۸	۷۰: موزوں پر مسح کرنا
۱۲۴	۱۰۵: کئی بیویوں سے صحبت کے بعد آخر میں ایک ہی غسل کرنا	۹۹	۷۱: مسافر اور مقیم کیلئے مسح کرنا
۱۲۵	۱۰۶: اگر آدمی دوبارہ صحبت کا ارادہ کرے تو وضو کر لے	۱۰۰	۷۲: موزوں کے اوپر اور نیچے مسح کرنا
۱۲۶	۱۰۷: اگر نماز کی اقامت ہو جائے اور تم میں سے کسی کو تقاضائے حاجت ہو تو پہلے بیت الخلاء جائے	۱۰۱	۷۳: موزوں کے اوپر مسح کرنا
۱۲۷	۱۰۸: اگر دروازہ دھونا	۱۰۲	۷۴: جو زمین اور نعلین پر مسح کرنا
۱۲۸	۱۰۹: تیمم کے بارے میں	۱۰۳	۷۵: جو زمین اور عمامہ پر مسح کرنا
۱۲۹	۱۱۰: اگر کوئی شخص جہنی نہ ہو تو ہر حالت میں قرآن پڑھ سکتا ہے	۱۰۴	۷۶: غسل جنابت کے بارے میں
۱۳۰	۱۱۱: وہ زمین جس میں پیشاب کیا گیا ہو	۱۰۵	۷۷: کیا عورت غسل کے وقت چوٹی کو لے گی؟
۱۳۱	نماز کے ابواب	۱۰۶	۷۸: ہر بال کے نیچے جنابت ہوتی ہے
۱۳۲	۱۱۲: نماز کے اوقات	۱۰۷	۷۹: غسل کے بعد وضو
۱۳۳	۱۱۳: اسی سے متعلق	۱۰۸	۸۰: جب دھڑمگاہیں آپس میں مل جائیں تو غسل واجب ہوتا ہے
۱۳۴	۱۱۴: فجر کی نماز اندھیرے میں پڑھنا	۱۰۹	۸۱: منی نکلنے سے غسل فرض ہوتا ہے
۱۳۵	۱۱۵: فجر کی نماز روشنی میں پڑھنا	۱۱۰	۸۲: آدمی نیند سے بیدار ہو اور وہ اپنے کپڑوں میں تری دیکھے
۱۳۶	۱۱۶: ظہر میں تعمیل	۱۱۱	۸۳: منی اور مذی کے بارے میں
۱۳۷	۱۱۷: سخت گرمی میں ظہر کی نماز دیر سے پڑھنا	۱۱۲	۸۴: مذی کے بارے میں جب وہ کپڑے پر لگ جائے
۱۳۸	۱۱۸: عصر کی نماز جلدی پڑھنا	۱۱۳	۸۵: منی کے بارے میں جب وہ کپڑے پر لگ جائے
۱۳۹	۱۱۹: عصر کی نماز میں تاخیر	۱۱۴	۸۶: جہنی کے بغیر غسل کئے سونا
۱۴۰	۱۲۰: مغرب کے وقت کے بارے میں	۱۱۵	۸۷: جہنی جب سونے کا ارادہ کرے تو وضو کرے
۱۴۱	۱۲۱: عشاء کی نماز کا وقت	۱۱۶	۸۸: جہنی سے مصافحہ
۱۴۲	۱۲۲: عشاء کی نماز میں تاخیر	۱۱۷	۸۹: عورت جو خواب میں مرد کی طرح دیکھے
۱۴۳	۱۲۳: عشاء سے پہلے سونا اور بعد میں باتیں کرنا مکروہ ہے	۱۱۸	۹۰: مرد کا غسل کے بعد عورت کے جسم سے گرمی حاصل کرنا
۱۴۴	۱۲۴: عشاء کے بعد گفتگو	۱۱۹	۹۱: پانی نہ ملنے کی صورت میں جہنی تیمم کرے
۱۴۵	۱۲۵: اول وقت کی فضیلت	۱۲۰	۹۲: مستحاضہ کے بارے میں
۱۴۶	۱۲۶: عصر کی نماز بھول جانا	۱۲۱	۹۳: مستحاضہ ہر نماز کیلئے وضو کرے
۱۴۷	۱۲۷: جلدی نماز پڑھنا جب امام تاخیر کرے	۱۲۲	۹۴: مستحاضہ ایک غسل سے دو نمازیں پڑھ لیا کرے
۱۴۸	۱۲۸: سو جانے کے سبب نماز چھوٹ جانا	۱۲۳	۹۵: مستحاضہ ہر نماز کیلئے غسل کرے
۱۴۹	۱۲۹: اس شخص کے بارے میں جو نماز بھول جائے	۱۲۴	۹۶: حائضہ عورت نمازوں کی تقاضا نہ کرے
۱۵۰		۱۲۵	۹۷: جہنی اور حائضہ قرآن نہ پڑھے

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۶۶	۱۶۳: عشاء اور فجر کی نماز باجماعت پڑھنے کی فضیلت	۱۳۱	۱۳۰: جس کی اکثر نمازیں فوت ہو جائیں تو کس نماز سے ابتدا کرے
۱۶۷	۱۶۴: پہلی صف کی فضیلت کے بارے میں	۱۳۲	۱۳۱: عصر کی نماز وسطی ہونا
۱۶۷	۱۶۵: صفوں کو سیدھا کرنا	۱۳۳	۱۳۲: عصر اور فجر کے بعد نماز پڑھنا مکروہ ہے
۱۶۸	۱۶۶: نبی اکرمؐ نے فرمایا کہ تم میں سے غلط اندیزے قریب رہا کریں	۱۳۵	۱۳۳: عصر کے بعد نماز پڑھنا
۱۶۸	۱۶۷: ستونوں کے درمیان صف بنانا مکروہ ہے	۱۳۶	۱۳۳: مغرب سے پہلے نماز پڑھنا
۱۶۹	۱۶۸: صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھنا	۱۳۷	۱۳۵: اس شخص کے متعلق جو غروب آفتاب سے پہلے عصر کی ایک رکعت پڑھ سکتا ہے
۱۷۰	۱۶۹: جس کے ساتھ نماز پڑھنے والا ایک ہی آدمی ہو	۱۳۸	۱۳۶: دو نمازوں کو ایک وقت میں جمع کرنا
۱۷۱	۱۷۰: جس کے ساتھ نماز پڑھنے کیلئے دو آدمی ہوں	۱۳۸	۱۳۷: اذان کی ابتداء کے بارے میں
۱۷۱	۱۷۱: جو امامت کرے مردوں اور عورتوں کی	۱۵۰	۱۳۸: اذان میں ترجیع کے بارے میں
۱۷۲	۱۷۲: امامت کا کون زیادہ حق دار ہے	۱۵۱	۱۳۹: تکبیر کے ایک ایک بار کہنا
۱۷۳	۱۷۳: اگر کوئی امامت کرے تو قرأت میں تخفیف کرے	۱۵۱	۱۴۰: اقامت دو دو بار کہنا
۱۷۴	۱۷۴: نماز کی تحریم و تحلیل	۱۵۲	۱۴۱: اذان کے کلمات تھمر تھمر کر ادا کرنا
۱۷۵	۱۷۵: تکبیر کے وقت انگلیاں کھلی رکھی جائیں	۱۵۳	۱۴۲: اذان دیتے ہوئے کان میں انگلی ڈالنا
۱۷۵	۱۷۶: تکبیر اولیٰ کی فضیلت	۱۵۳	۱۴۳: فجر کی اذان میں تویب
۱۷۶	۱۷۷: نماز شروع کرتے وقت کیا پڑھے	۱۵۴	۱۴۴: جو اذان کہے وہی تکبیر کہے
۱۷۷	۱۷۸: بسم اللہ کو زور سے نہ پڑھنا	۱۵۵	۱۴۵: بے وضو اذان دینا مکروہ ہے
۱۷۸	۱۷۹: بسم اللہ کو بلند آواز سے پڑھنا	۱۵۵	۱۴۶: امام اقامت کا زیادہ حق رکھتا ہے
۱۷۸	۱۸۰: الحمد للہ رب العالمین سے قرأت شروع کرنا	۱۵۷	۱۴۷: رات کو اذان دینا
۱۷۹	۱۸۱: سورہ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی	۱۵۸	۱۴۸: اذان کے بعد مسجد سے باہر نکلنا مکروہ ہے
۱۸۰	۱۸۲: آمین کہنا	۱۵۹	۱۴۹: سفر میں اذان کے بارے میں
۱۸۱	۱۸۳: آمین کی فضیلت کے بارے میں	۱۶۰	۱۵۰: اذان کی فضیلت کے بارے میں
۱۸۲	۱۸۴: نماز میں دوسرے خاموشی اختیار کرنا	۱۶۱	۱۵۱: امام ضامن ہے اور مؤذن امانت دار ہے
۱۸۲	۱۸۵: نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا جائے	۱۶۲	۱۵۲: جب مؤذن اذان دے تو سننے والا کیا کہے
۱۸۳	۱۸۶: رکوع اور سجدہ کرتے ہوئے تکبیر کہنا	۱۶۳	۱۵۳: مؤذن کا اذان پر اجرت لینا مکروہ ہے
۱۸۳	۱۸۷: رکوع کرتے وقت دونوں ہاتھ اٹھانا	۱۶۴	۱۵۴: جب مؤذن اذان دے تو سننے والا کیا دعا پڑھے
۱۸۴	۱۸۸: رکوع میں دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھنا	۱۶۵	۱۵۵: اسی سے متعلق
۱۸۵	۱۸۹: رکوع میں دونوں ہاتھوں کو پسلیوں سے دور رکھنا	۱۶۶	۱۵۶: اذان اور اقامت کے درمیان کی جانے والی دعاؤں کی جاتی
۱۸۵	۱۹۰: رکوع اور سجود میں تسبیح کے بارے میں	۱۶۷	۱۵۷: اللہ نے اپنے بندوں پر کتنی نمازیں فرض کی ہیں
۱۸۶	۱۹۱: جو رکوع اور سجود میں اپنی کمر سیدھی نہ کرے	۱۶۸	۱۵۸: پانچ نمازوں کی فضیلت کے بارے میں
۱۸۷	۱۹۲: رکوع اور سجدے میں تلاوت قرآن ممنوع ہے	۱۶۹	۱۵۹: جماعت کی فضیلت کے بارے میں
۱۸۸	۱۹۳: جب رکوع سے سر اٹھائے تو کیا پڑھے؟	۱۷۰	۱۶۰: جو شخص اذان سنے اور اس کا جواب نہ دے
۱۸۹	۱۹۴: باب اسی سے متعلق	۱۷۱	۱۶۱: جو آدمی اکیلا نماز پڑھ چکا ہو پھر جماعت پائے
۱۹۰	۱۹۵: سجدے میں گھٹنے ہاتھوں سے پہلے رکھے جائیں	۱۷۲	۱۶۲: مسجد میں دوسری جماعت کے بارے میں
	۱۹۶: اسی سے متعلق		

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
	۲۳۰: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو دو رکعت نماز پڑھے		۱۹۷: سجدہ پیشانی اور ناک پر کیا جاتا ہے
۲۱۵	۲۳۱: مقبرے اور حرام کے علاوہ پوری زمین مسجد ہے	۱۹۱	۱۹۸: جب سجدہ کیا جائے تو چہرہ کہاں رکھا جائے
۲۱۶	۲۳۲: مسجد بنانے کی فضیلت کے بارے میں		۱۹۹: سجدہ سات اعضاء پر ہوتا ہے
	۲۳۳: قبر کے پاس مسجد بنانا مکروہ ہے		۲۰۰: سجدے میں اعضاء کو الگ الگ رکھنا
۲۱۷	۲۳۴: مسجد میں سونا	۱۹۲	۲۰۱: سجدے میں اعتدال کے بارے میں
	۲۳۵: مسجد میں خرید و فروخت کرنا، گم شدہ چیزوں کے متعلق		۲۰۲: سجدے میں دونوں ہاتھ زمین پر رکھنے اور پاؤں کھڑے رکھنا
	پوچھ چکھ کرنا اور شعر پڑھنا مکروہ ہے	۱۹۳	۲۰۳: جب رکوع یا سجدے سے اٹھے تو کمر سیدھی کرے
۲۱۸	۲۳۶: وہ مسجد جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہو		۲۰۴: رکوع و سجود امام سے پہلے کرنا مکروہ ہے
۲۱۹	۲۳۷: مسجد قباء میں نماز پڑھنا	۱۹۴	۲۰۵: دونوں سجدوں کے درمیان اقامت مکروہ ہے
	۲۳۸: کوئی مسجد افضل ہے		۲۰۶: اقامت کی اجازت کے بارے میں
۲۲۰	۲۳۹: مسجد کی طرف جانا	۱۹۵	۲۰۷: دونوں سجدوں کے درمیان کیا پڑھے
۲۲۱	۲۴۰: نماز کے انتظار میں مسجد میں بیٹھنے کی فضیلت کے متعلق		۲۰۸: سجدے میں سہارا لینا
	۲۴۱: چٹائی پر نماز پڑھنا	۱۹۶	۲۰۹: سجدے سے کیسے اٹھا جائے؟
	۲۴۲: بڑی چٹائی پر نماز پڑھنا		۲۱۰: اسی سے متعلق
۲۲۲	۲۴۳: بچھوٹوں پر نماز پڑھنا		۲۱۱: تشہد کے بارے میں
	۲۴۴: باغوں میں نماز پڑھنا	۱۹۷	۲۱۲: اسی سے متعلق
۲۲۳	۲۴۵: نماز کی سترہ کے بارے میں	۱۹۸	۲۱۳: تشہد آہستہ پڑھنا
	۲۴۶: نماز کی آگے سے گزرنا مکروہ ہے		۲۱۴: تشہد میں کیسے بیٹھا جائے
۲۲۴	۲۴۷: نماز کسی چیز کے گزرنے سے نہیں ٹوٹی		۲۱۵: اسی سے متعلق
	۲۴۸: نماز کتے، گدھے اور عورت کے گزرنے کے علاوہ کسی چیز سے نہیں ٹوٹی	۱۹۹	۲۱۶: تشہد میں اشارے کے بارے میں
۲۲۵	۲۴۹: ایک کپڑے میں نماز پڑھنا	۲۰۰	۲۱۷: نماز میں سلام پھیرنا
	۲۵۰: قبلی کی ابتداء کے بارے میں		۲۱۸: اسی سے متعلق
۲۲۶	۲۵۱: مشرق اور مغرب کے درمیان قبلہ ہے	۲۰۱	۲۱۹: سلام کو حذف کرنا سنت ہے
۲۲۷	۲۵۲: جو شخص اندھیرے میں قبلہ کی طرف منہ کے بغیر نماز پڑھے		۲۲۰: سلام پھیرنے کے بعد کیا کہے
۲۲۸	۲۵۳: وہ چیز جس کی طرف یا جس میں نماز پڑھنا مکروہ ہے	۲۰۳	۲۲۱: نماز کے بعد (امام کے) دونوں جانب گھومنا
۲۲۹	۲۵۴: بکریوں اور اونٹوں کے بازو میں نماز پڑھنا		۲۲۲: پوری نماز کی ترکیب کے متعلق
	۲۵۵: سواری پر نماز پڑھنا اس کا رخ جدھر بھی ہو	۲۰۶	۲۲۳: فجر کی نماز میں قرأت کے بارے میں
۲۳۰	۲۵۶: سواری کی طرف نماز پڑھنے کے بارے میں	۲۰۷	۲۲۴: ظہر اور عصر میں قرأت کے بارے میں
	۲۵۷: نماز کیلئے جماعت کھڑی ہو جائے اور کھانا حاضر ہو تو کھانا پہلے کھایا جائے	۲۰۸	۲۲۵: مغرب میں قرأت کے بارے میں
	۲۵۸: اونگٹے وقت نماز پڑھنا	۲۰۹	۲۲۶: عشاء میں قرأت کے بارے میں
۲۳۱	۲۵۹: جو آدمی کسی کی ملاقات کیلئے جائے وہ ان کی امامت نہ کرے		۲۲۷: امام کے پیچھے قرآن پڑھنا
۲۳۲	۲۶۰: امام کا دعا کیلئے اپنے آپ کو مخصوص کرنا مکروہ ہے	۲۱۰	۲۲۸: اگر امام زور سے پڑھے تو مقتدی قرأت نہ کرے
		۲۱۱	۲۲۹: جب مسجد میں داخل ہو تو کیا کہے؟

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۲۵۸	۲۹۳: بچے کو نماز کا حکم کب دیا جائے	۲۳۳	۲۶۱: اس امام کے بارے میں جس کو مقتدی ناپسند کریں
۲۵۹	۲۹۵: اگر تشہد کے بعد حدیث ہو جائے	۲۳۴	۲۶۲: اگر امام پیشہ کر نماز پڑھے تو ہم بھی پیشہ کر نماز پڑھو
۲۶۰	۲۹۶: جب بارش ہو رہی ہو پھر گھروں میں نماز پڑھنا جائز ہے	۲۳۵	۲۶۳: اسی سے متعلق
	۲۹۷: نماز کے بعد تسبیح کے بارے میں	۲۳۶	۲۶۴: دو رکعتوں کے بعد امام کا بھول کر کھڑے ہو جانا
۲۶۱	۲۹۸: کچھ اور بارش میں سواری پر نماز پڑھنا	۲۳۷	۲۶۵: قعدہ اولیٰ کی مقدار کے بارے میں
	۲۹۹: نماز میں بہت کوشش اور تکلیف اٹھانا	۲۳۸	۲۶۶: نماز میں اشارہ کرنا
۲۶۲	۳۰۰: قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا	۲۳۹	۲۶۷: مردوں کیلئے تسبیح اور عورتوں کیلئے تھنیں کے متعلق
۲۶۳	۳۰۱: جودن اور رات میں بارہ رکعتیں پڑھے اس کی فضیلت		۲۶۸: نماز میں جھانک لینا مکروہ ہے
۲۶۴	۳۰۲: فجر کی دو سنتوں کی فضیلت کے متعلق	۲۴۰	۲۶۹: پیشہ کر نماز پڑھنے کا کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے آدھا ثواب ہے
	۳۰۳: فجر کی سنتوں میں تخفیف کرنے اور قرأت کے متعلق	۲۴۱	۲۷۰: نفل نماز پیشہ کر پڑھنا
	۳۰۴: فجر کی سنتوں کے بعد گفتگو کرنا		۲۷۱: نبی نے فرمایا جب میں بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو
۲۶۵	۳۰۵: طلوع فجر کے بعد دو سنتوں کے علاوہ کوئی نماز نہیں	۲۴۲	نماز ہلکی کرتا ہوں
	۳۰۶: فجر کی دو سنتوں کے بعد لیٹنا		۲۷۲: جوان عورت کی نماز بغیر چادر کے قبول نہیں ہوتی
۲۶۶	۳۰۷: جب نماز کھڑی ہو جائے تو فرض نماز کے علاوہ کوئی نماز نہیں	۲۴۳	۲۷۳: نماز میں سدل مکروہ ہے
۲۶۷	۳۰۸: جس کی فجر کی سنتیں چھوٹ جائیں وہ فجر کے بعد پڑھ لے		۲۷۴: نماز میں ننگریاں بٹھانا مکروہ ہے
۲۶۸	۳۰۹: فجر کی سنتیں اگر چھوٹ جائیں تو طلوع آفتاب کے بعد پڑھے	۲۴۴	۲۷۵: نماز میں پھونکیں مارنا مکروہ ہے
۲۶۹	۳۱۰: ظہر سے پہلے چار سنتیں پڑھنا	۲۴۵	۲۷۶: نماز میں کوکھ پر ہاتھ رکھنا منع ہے
	۳۱۱: ظہر کے بعد دو رکعتیں پڑھنا		۲۷۷: بال باندھ کر نماز پڑھنا مکروہ ہے
	۳۱۲: اسی سے متعلق	۲۴۶	۲۷۸: نماز میں خشوع کے بارے میں
۳۷۰	۳۱۳: عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھنا		۲۷۹: نماز میں منچے میں پیچھا ڈالنا مکروہ ہے
۳۷۱	۳۱۴: مغرب کے بعد دو رکعتوں اور قرأت کے بارے میں	۲۴۷	۲۸۰: نماز میں دیر تک قیام کرنا
	۳۱۵: مغرب کی سنتیں گھر پر پڑھنا		۲۸۱: رکوع اور جعدہ کی کثرت کے بارے میں
۳۷۲	۳۱۶: مغرب کے بعد چھ رکعت نفل کے ثواب کے بارے میں	۲۴۸	۲۸۲: سانپ اور چھو کو نماز میں مارنا
۳۷۳	۳۱۷: عشاء کے بعد دو رکعت (سنت) پڑھنا	۲۴۹	۲۸۳: سلام سے پہلے جعدہ سہو کرنا
	۳۱۸: رات کی نماز دو رکعت ہے	۲۵۰	۲۸۴: سلام اور کلام کے بعد جعدہ سہو کرنا
	۳۱۹: رات کی نماز کی فضیلت کے بارے میں	۲۵۱	۲۸۵: جعدہ سہو میں تشہد پڑھنا
۳۷۴	۳۲۰: نبی اکرم ﷺ کی رات کی نماز کی کیفیت کے بارے میں	۲۵۲	۲۸۶: جسے نماز میں کمی یا زیادتی کا شک ہو
۳۷۵	۳۲۱: اسی سے متعلق	۲۵۳	۲۸۷: ظہر و عصر میں دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دینا
	۳۲۲: اسی سے متعلق	۲۵۵	۲۸۸: جو تیاں پہن کر نماز پڑھنا
۳۷۶	۳۲۳: اللہ تعالیٰ ہر رات آسمان دنیا پر اترتا ہے		۲۸۹: فجر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنے کے بارے میں
	۳۲۴: رات کو قرآن پڑھنا	۲۵۶	۲۹۰: قنوت کو ترک کرنا
۳۷۷	۳۲۵: نفل گھر میں پڑھنے کی فضیلت کے بارے میں		۲۹۱: نماز میں جو چھپکے اس کے متعلق
۳۷۹	۳۲۶: وتر کے ابواب	۲۵۷	۲۹۲: نماز میں کلام منسوخ ہونا
	۳۲۷: وتر کی فضیلت کے بارے میں	۲۵۸	۲۹۳: توبہ کی نماز کے بارے میں

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۰۶	۳۶۰: خطبہ دینے وقت امام کی طرف منہ کرنا	۳۲۷	وتر فرض نہیں ہے
۳۰۷	۳۶۱: دوران خطبہ آنے والا شخص دو رکعت پڑھے	۳۲۸	۳۲۸: وتر سے پہلے سونا مکروہ ہے
۳۰۷	۳۶۲: کلام مکروہ ہے جب امام خطبہ پڑھتا ہو	۳۲۹	۳۲۹: وتر رات کے اول اور آخر دونوں وقتوں میں جائز ہے
۳۰۸	۳۶۳: جمعہ کے دن لوگوں کو پھلانگ کر آگے جانا مکروہ ہے	۳۳۰	۳۳۰: وتر کی سات رکعتوں کے بارے میں
۳۰۸	۳۶۴: امام کے خطبہ کے دوران احتباء مکروہ ہے	۳۳۱	۳۳۱: وتر کی پانچ رکعتوں کے بارے میں
۳۰۹	۳۶۵: منبر پر دعا کیلئے ہاتھ اٹھانا مکروہ ہے	۳۳۲	۳۳۲: وتر میں تین رکعتیں ہیں
۳۰۹	۳۶۶: جمعہ کی اذان کے بارے میں	۳۳۳	۳۳۳: وتر میں ایک رکعت پڑھنا
۳۱۱	۳۶۷: امام کے منبر سے اترنے کے بعد بات کرنے متعلق	۳۳۴	۳۳۴: وتر کی نماز میں کیا پڑھے
۳۱۱	۳۶۸: جمعہ کی نماز میں قرائت کے بارے میں	۳۳۵	۳۳۵: وتر میں قنوت پڑھنا
۳۱۱	۳۶۹: جمعہ کے دن فجر کی نماز میں کیا پڑھا جائے	۳۳۶	۳۳۶: جو شخص وتر پڑھنا بھول جائے یا وتر پڑھے بغیر سو جائے
۳۱۳	۳۷۰: جمعہ سے پہلے اور بعد کی نماز کے بارے میں	۳۳۷	۳۳۷: صبح سے پہلے وتر پڑھنا
۳۱۳	۳۷۱: جو جمعہ کی ایک رکعت کو پاکے	۳۳۸	۳۳۸: ایک رات میں دو وتر نہیں ہیں
۳۱۴	۳۷۲: جمعہ کے دن قیلولہ کے بارے میں	۳۳۹	۳۳۹: سواری پر وتر پڑھنا
۳۱۴	۳۷۳: جو اونگھے تو وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر دوسری جگہ بیٹھ جائے	۳۴۰	۳۴۰: چاشت کی نماز کے بارے میں
۳۱۵	۳۷۴: جمعہ کے دن سفر کرنا	۳۴۱	۳۴۱: زوال کے وقت نماز پڑھنا
۳۱۵	۳۷۵: جمعہ کے دن مسواک کرنے اور خوشبو لگانا	۳۴۲	۳۴۲: نماز حاجت کے بارے میں
۳۱۷	عیدین کے ابواب	۳۴۳	۳۴۳: استحارے کی نماز کے بارے میں
۳۱۷	۳۷۶: عید کی نماز کے لئے پیدل چلنا	۳۴۴	۳۴۴: صلوۃ التسبیح کے بارے میں
۳۱۸	۳۷۷: عید کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھنا	۳۴۵	۳۴۵: نبی اکرم ﷺ پر کس طرح درود بھیجا جائے
۳۱۸	۳۷۸: عیدین کی نماز میں اذان اور اقامت نہیں ہوتی	۳۴۶	۳۴۶: درود کی فضیلت کے بارے میں
۳۱۸	۳۷۹: عیدین کی نماز میں قراءت کے بارے میں	۳۴۷	جمعہ کے متعلق ابواب
۳۱۹	۳۸۰: عیدین کی تکبیرات کے بارے میں	۳۴۷	۳۴۷: جمعہ کے دن کی فضیلت
۳۲۰	۳۸۱: عیدین سے پہلے اور بعد کوئی نماز نہیں	۳۴۸	۳۴۸: جمعہ کے وہ ساعت جس میں دعاء کی قبولیت کی امید ہے
۳۲۱	۳۸۲: عیدین کیلئے عورتوں کے ٹکنا	۳۴۹	۳۴۹: جمعہ کے دن غسل کرنے کے بارے میں
۳۲۲	۳۸۳: نبی اکرم ﷺ عیدین کی نماز کے لئے ایک رات سے جاتے اور دوسرے سے آتے	۳۵۰	۳۵۰: جمعہ کے دن غسل کرنے کی فضیلت کے بارے میں
۳۲۲	۳۸۴: عید الفطر میں نماز عید سے پہلے کچھ کھا کر جانا چاہیے	۳۵۱	۳۵۱: جمعہ کے دن وضو کرنے کے بارے میں
۳۲۲	سفر کے ابواب	۳۵۲	۳۵۲: جمعہ کی نماز کے لیے جلدی جانے کے بارے میں
۳۲۵	۳۸۵: سفر میں قصر نماز پڑھنا	۳۵۳	۳۵۳: بغیر عذر جمعہ ترک کرنے کے بارے میں
۳۲۵	۳۸۶: کتنی مدت تک نماز میں قصر کی جائے	۳۵۴	۳۵۴: کتنی دور سے جمعہ میں حاضر ہو
۳۲۷	۳۸۷: سفر میں نفل نماز پڑھنا	۳۵۵	۳۵۵: وقت جمعہ کے بارے میں
۳۲۸	۳۸۸: دو نمازوں کو جمع کرنے کے بارے میں	۳۵۶	۳۵۶: منبر پر خطبہ پڑھنے کے بارے میں
۳۲۹	۳۸۹: نماز استسقاء کے بارے میں	۳۵۷	۳۵۷: دونوں خطبوں کے درمیان میں بیٹھنے کے بارے میں
۳۳۱	۳۹۰: سورج گرہن کی نماز کے بارے میں	۳۵۸	۳۵۸: خطبہ مختصر پڑھنے کے بارے میں
		۳۵۹	۳۵۹: منبر پر قرآن پڑھنا

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۵۲	۳۳۳: وضو کے لئے کتنا پانی کافی ہے	۳۹۱	نماز کسوف میں قراءت کیسے کی جائے
	۳۳۴: دودھ پیتے بچے کے پیشاب پر پانی بہانا کافی ہے	۳۹۲	خوف کے وقت نماز پڑھنا
	۳۳۵: جنبی اگر وضو کر لے تو اس کے لئے کھانے کی اجازت ہے	۳۹۳	قرآن کے مجہدوں کے بارے میں
	۳۳۶: نماز کی فضیلت کے بارے میں	۳۹۴	عورتوں کے مسجدوں میں جانا
۳۵۳	۳۳۷: اسی سے متعلق	۳۹۵	مسجد میں تھوکنے کی کراہت کے بارے میں
		۳۹۶	سورۃ الشقاق اور سورۃ علق کے مجہدوں کے بارے میں
		۳۹۷	سورۃ نجم کے مجہد کے بارے میں
		۳۹۸	اس بارے میں جو سورۃ نجم میں مجہد نہ کرے
		۳۹۹	سورۃ "حق" کے مجہد کے بارے میں
		۴۰۰	سورۃ "ج" کے مجہد کے بارے میں
		۴۰۱	قرآن کے مجہدوں میں کیا پڑھے؟
		۴۰۲	جس کارات کا وظیفہ رہ جائے تو وہ اسے دن میں پڑھ لے
		۴۰۳	جو شخص رکوع اور مجہدے میں امام سے پہلے سر اٹھائے
			اسکے متعلق وعید
		۴۰۴	جو فرض نماز پڑھنے کے بعد لوگوں کی امامت کرے
		۴۰۵	گرمی یا سردی کی وجہ سے کپڑے پر مجہدے کی اجازت کے متعلق
		۴۰۶	مجر کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک مسجد میں بیٹھنا مستحب ہے
		۴۰۷	نماز میں ادھر ادھر توجہ کرنا
		۴۰۸	اگر کوئی شخص امام کو مجہدے میں پائے تو کیا کرے
		۴۰۹	نماز کے وقت لوگوں کا کھڑے ہو کر امام کا انتظار کرنا مکروہ ہے
		۴۱۰	دعا سے پہلے اللہ کی حمد و ثناء اور نبی ﷺ پر درود بھیجنا
		۴۱۱	مسجدوں میں خوشبو کرنا
		۴۱۲	نماز رات اور دن کی (یعنی نفل) دو رکعت ہے
		۴۱۳	نبی اکرم ﷺ دن میں کس طرح نوافل پڑھتے تھے
		۴۱۴	عورتوں کی چادر میں نماز پڑھنے کی کراہت کے بارے میں
		۴۱۵	اس عمل اور چلنا جو نفل نماز میں جائز ہے
		۴۱۶	ایک رکعت میں دو سورتیں پڑھنا
		۴۱۷	مسجد کی طرف چلنے کی فضیلت اور قدموں کے ثواب کے بارے میں
		۴۱۸	مغرب کے بعد گھر میں نماز پڑھنا (نوافل) افضل ہے
		۴۱۹	جب کوئی شخص مسلمان ہو تو غسل کرے
		۴۲۰	بیت الخلاء جاتے وقت بسم اللہ پڑھے
		۴۲۱	اس امت کی نشانی کے بارے میں جو وضو اور مسجدوں کی
			وجہ سے ہوگی قیامت کے دن
		۴۲۲	وضو دائیں طرف سے شروع کرنا مستحب ہے

باسمہ سبحانہ و تعالیٰ

فتح باب

عبدالرشید ارشد

برصغیر پاک و ہند میں علم حدیث کو اسلام، صحابہؓ اور مسلمانوں کی آمد کے ساتھ ہی آگیا تھا لیکن اس کی صحیح خدمت و اشاعت کا دور حضرت مجدد الف ثانیؒ، حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ اور امام المحدث شاہ ولی اللہ دہلویؒ اور ان کے خاندان کا دور ہے۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے مشکوٰۃ شریف (انتخاب کتب احادیث) کی دو شرحیں لکھیں۔ ایک فارسی میں جو اشعۃ اللمعات کے نام سے مشہور ہے اور متعدد مرتبہ شائع ہو چکی ہے۔ دوسری ”لمعات التنقیح“ کے نام سے عربی میں، جو لاہور سے شائع ہونا شروع ہوئی لیکن مکمل نہ ہو سکی۔ حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ نے حجاز جا کر حضرت شیخ ابوطاہر مدنیؒ سے حدیث پڑھی اور اجازت لی اور ہمارے برصغیر کے تمام مدارس میں یہی سند معروف و مشہور ہے اور ترمذی شریف کے شروع میں مذکور ہے۔ اس کے بعد اس کو بڑھانے اور وسیع تر اشاعت اور احادیث کی کتب کی شرح لکھنے کا سہرا امام المحدث شاہ کے معنوی فرزند ان اکابر دارالعلوم کے سر پر ہے۔ گذشتہ ڈیڑھ صدی میں برصغیر پاک و ہند میں حدیث شریف کے متعلق جتنا کام دارالعلوم دیوبند، مظاہر العلوم سہارنپور اور ان کے فیض یافتگان نے کیا عالم اسلام میں کسی اور نے نہ کیا ہوگا۔ آسام سے لے کر خیبر تک اور ہمالیہ سے لے کر راس کماری تک شاید کوئی تھانہ، ذیل ایسی ہوگی کہ جس کے دیہات میں دارالعلوم دیوبند، مظاہر العلوم سہارنپور اور ڈابھیل کا کوئی فیض یافتہ عالم کام نہ کر رہا ہو۔ گویا مدارس کا یہ سلسلہ برصغیر کے تمام صوبہ جات، اضلاع بلکہ تحصیلوں اور مواضع تک پہنچ گیا۔ رائے پور، تحصیل کنور میں شیعہ کے کنارے ایک چھوٹا سا گاؤں تھا جہاں رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمن لدھیانویؒ، خیر الاساتذہ حضرت خیر محمد صاحب، حضرت مولانا عبد الجبار ابو ہریری صدر البلقین دارالعلوم دیوبند، مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ نے پڑھا اور پھر دارالعلوم دیوبند سے دستار فضیلت لی۔ یہ ایک چھوٹی سی مثال ہے۔ یہیں ذکر کرتا چلوں کہ اس مدرسہ کے بانی امام ربانی حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے خلیفہ حضرت حافظ محمد صالحؒ اور مہتمم اول حضرت مولانا فضل احمدؒ، حضرت گنگوہی کے مرید تھے۔ اسی کے ایک طالب علم حضرت مولانا فضل محمد تھے۔ جنہوں نے فقیر والی ”چولستان“ کے صحرا میں قیام پاکستان سے قبل مدرسہ ”قاسم العلوم“ قائم کیا جو آج ملک کے نامور مدارس میں سے ہے۔

میں اپنے اس مضمون میں قارئین کے لئے ترمذی شریف کی نسبت سے پہلے حدیث شریف اور ائمہ اربعہ کی فقہ خصوصاً فقہ حنفی کا ذکر کروں گا کہ کتاب و سنت کا کوئی حکم فقہ ائمہ اربعہ سے باہر نہیں ہے۔ لہذا آئندہ مضمون میں پہلے دونوں باتوں پر کچھ عرض کیا گیا ہے اور کوشش کی ہے کہ اپنی بساط کے مطابق کچھ اہم باتوں کا ذکر کر سکوں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں۔

ایک سوال ذہنوں میں پیدا ہوتا ہے کہ حدیث کیوں ضروری ہوئی، تو اس کا مختصر آسان جواب یہ ہے کہ جس نبی و رسول ﷺ پر نازل شدہ کتاب قرآن مجید انسانوں کے لئے تاقیامت دنیوی و اخروی زندگی کے لئے باعث نجات ہے اس قرآن مجید میں یہ تو ذکر ہے کہ نماز پڑھو، زکوٰۃ ادا کرو مگر پانچ اوقات کی نماز کی رکعات کتنی ہیں، زکوٰۃ کی مقدار اور مختلف چیزوں مثلاً سونے چاندی اور جانوروں میں اس کا کیا نصاب ہے، حج کی کیا تفصیلات ہیں اور کس سے کس دن تک ہے۔ اس کی جزئیات اور مسائل کیا ہیں اس کے لئے اولین شارع اور شارح حضور علیہ السلام ہی ہو سکتے ہیں۔ پھر اگر آگے بڑھے تو جب قرآن مجید تاقیامت انسانوں کے لئے فوز و فلاح کا پیام ہے تو جس انسان (فداہ ابی و امی) پر نازل ہوا اس کی اپنی زندگی کیسی تھی۔ کیا وہ صادق الوعدہ الامین تھا اور کیا وہ خود قرآن مجید پر عامل تھا اور اس کے

عمل کی صورت اور کیفیت کیا تھی۔ اگر قرآن مجید دنیا کی آخری سچی کتاب ہے تو جس شخص پر یہ نازل ہوئی اس نے اس سچائی کو آگے کس طرح پہنچایا۔ سچائی ہر دور میں کڑی ہوتی ہے۔ لوگ سچائی کو پیش کرنے والے کی مخالفت ہی نہیں کرتے بلکہ اس سے جدال و قتال کرتے ہیں اگر رسول اللہ ﷺ سے جدال و قتال کیا گیا تو کیا وہ اس میں ثابت قدم رہے اور اس میں بھی سب سے پہلا سوال کیا اس شخص کی قبل از نزول قرآن عام زندگی کیسی تھی اور لوگ اس کو کیسے دیکھتے تھے اور جب اس نے یہ اعلان کیا کہ مجھ پر کائنات کے خالق و مالک کی آخری کتاب نازل ہوئی ہے اور میں اللہ تعالیٰ کا آخری نبی ہوں ”قولوا لا اله الا الله تفلحوا“ کہو اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ نجات پاؤ گے۔ تو وہی لوگ نبوت سے قبل یہ کہہ رہے تھے کہ ہم آپ کو امین اور استعجاز سمجھتے ہیں اس حکم کے کہنے پر مخالف ہو گئے۔ حتیٰ کہ آپ کے سنگے چچانے سنگ ریزے اٹھا کر آپ کی طرف مارے اور کہا آیا تو نے ہمیں اس لئے اکٹھا کیا تھا، لیکن انہی گمراہ اور مشرک لوگوں میں کچھ سلیم الفطرت لوگ ایسے تھے کہ جو آپ پر فوراً ایمان لے آئے لیکن مخالفت بڑھتی گئی اور آپ کو مکہ معظمہ سے ”یشرب“ (جس کا نام بعد میں مدینہ منورہ معروف ہوا) ہجرت کرنا پڑی۔ شب و روز گزرتے رہے، کئی ایک لڑائیاں ہوئیں بالآخر مکہ فتح ہوا اور پورے جزیرۃ العرب پر آپ کی زندگی میں آپ کی حکومت اور اسلام کا نظام عدل قائم ہو گیا اور بندوں کا اللہ تعالیٰ سے صحیح تعلق قائم ہو گیا کہ ان کو رضی اللہ عنہم و رضوانہ کی ربانی سند ملی۔

نبی کریم ﷺ جب پیدا ہوئے تو آپ کے والد چھ ماہ قبل فوت ہو چکے تھے۔ چھ سال بعد والدہ ماجدہ بھی فوت ہو گئیں۔ پھر بظاہر دادا نے سہارا دیا، اپنے وقت پر وہ بھی چلے گئے۔ ایسے ذرّہ تیمم کی جب پورے عرب میں حکومت قائم ہوئی تو کم و بیش سوا لاکھ افراد مسلمان و مؤمن تھے، جنہیں صحابہ کرامؓ کہا جاتا ہے۔ حکومت نئی تھی، دین بظاہر نیا تھا اب اتنے لوگوں کو کتنے مسائل درپیش آئے ہوں گے۔ ان میں اکثر تو آپ کی عملی زندگی کو دیکھ کر حل ہو جاتے تھے، لیکن کئی مسائل ایسے تھے جس کے متعلق صحابہ کرامؓ آپ سے سوال کرتے تھے یہ سب کچھ قرآن مجید میں تو نہیں اس کے لئے ایک نیا لفظ حدیث ایجاد ہوا۔ آپ کی عملی زندگی جس سے تعمیر سیرت اور اصلاح معاشرہ ہوئی وہ سنت کہلائی۔ اس سب کو جمع و ترتیب کرنے والے راوی محدث کہلائے اور ان تمام چیزوں کو صحیح طور پر جمع کرنے اور ترتیب دینے کا ایک مقصد یہ بھی تھا یہ کہ جو انسان یہ دعویٰ کرتا ہے کہ میں آخری نبی ہوں اور مجھ پر نازل شدہ کتاب آخری کتاب ہے اور یہی نبوت اور کتاب قیامت تک رہے گی۔ قیامت تک آنے والوں کے لئے یہ ایک اہم ضرورت تھی کہ تاریخ میں ان کی ہر بات محفوظ ہو جائے کہ نبی اور اس کے ماننے والے کون تھے۔ صدق و امانت، استقامت و استقلال اور اپنے قول فعل میں کیسے تھے؟ اگر یہ بات ہوگی تو یہ قرآن پاک کی صداقت اور اس کے منزل من اللہ ہونے کا ثبوت ہوگا ورنہ جو نبی اور اس کے ماننے والے اپنے قول فعل میں صادق اور امین نہ ہوں ان کی بات کا کیا اعتبار..... سو اس ضرورت کے لئے نہ صرف آپ کے اقوال و افعال کو جمع و ترتیب دیا گیا بلکہ جن لوگوں نے اس کو روایت کیا اور آگے پہنچایا ان کے متعلق مستقل ایک علم ”اسماء الرجال“ وجود میں آیا جو نہ اس سے پہلے تھا اور نہ اس کے بعد کسی نے ایسا علم مدوّن کیا۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ جو لوگ صحابہؓ سے نبی کریم ﷺ سے روایات نقل کرتے ہیں، ان کے صدق و کذب کے حالات بھی تاریخ میں محفوظ ہوں اور اگر بغور تجزیہ و محاکمہ کیا جائے تو دراصل یہ بھی قرآن پاک اور قرآن پاک کے لانے والے کی حقانیت اور صداقت کے لئے قدرتی انتظام ہوا۔ اس کی تفصیل میں اتنی بڑی بڑی کتب لکھی گئیں ہیں اور ایسی ایسی نقد و جرح کی گئی ہے کہ آدمی حیران ہو جاتا ہے۔

حدیث کی ترتیب و تدوین کا کام گو نبی کریم ﷺ کے زمانے میں ہو گیا تھا لیکن وہ وسیع پیمانے پر نہ تھا۔ جب اسلام اقصائے عالم میں پھیل گیا تو پھر اس بات کی ضرورت محسوس کرنے والوں نے کی اور پوری زندگی اس میں بنیادی آج کا دور رس و رسائل اور روابط کے اعتبار سے اس قدر ترقی کر گیا ہے کہ آج سے چالیس پچاس سال پہلے کا دور اس کے مقابلے میں تاریک معلوم ہوتا ہے۔ آج بڑے لوگوں کی محفلیں، مجالس اور بیانات ٹیپ ریکارڈ کر لئے جاتے ہیں تاہم یہ نہیں کہا جاسکتا کہ فلاں شخص کی زندگی ہر اعتبار سے پبلک کے سامنے ہے

اور نہ ہی اعتماد سے کہا جاسکتا ہے کہ ریڈیو، ٹیلی ویژن، رسائل و اخبارات یا پڑھے لکھے لوگوں کی وساطت سے جو ہم تک پہنچتا ہے وہ واقعی مستند ہے؟ ہم میں سے کوئی آدمی ماضی کے سن و سال کے واقعات نہیں بتا سکتا جبکہ حضور ﷺ کے سن و سال کے واقعات محفوظ ہیں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ آج سے سو اچودہ صد سال پیشتر اس دنیا میں تشریف رکھتے تھے اور آپ کا مستقر ایسی جگہ تھا کہ جہاں پڑھے لکھے لوگوں کی اوسط شاید ایک فی ہزار بھی نہ ہو۔ لیکن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جب ان کا تعلق قائم ہو گیا اور اس تعلق کے ساتھ جب وہ خدا کے حضور بھٹکے لگ گئے، تو انہیں لوگوں نے اپنے محبوب اور پوری انسانیت کے پیغمبر کی زندگی کو اس طرح محفوظ کر لیا کہ آج پوری ترقی کے باوجود اس کے برابر تو کیا قریب تر بھی کسی شخص کی زندگی کے حالات محفوظ نہیں ہیں۔

حضور اکرم ﷺ کی زندگی کے پورے واقعات سفر و حضر ہو یا نشست و برخاست، شکل و صورت کا معاملہ ہو یا لباس کا، زندگی کے جتنے بھی شعبے اور سیرت و کردار کے جتنے بھی گوشے ہو سکتے ہیں، ان سب کے متعلق ہمیں علم ہے کہ حضور ﷺ کا فعل و عمل اور اسوۂ حسنہ کیا تھا۔ جب اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو یہ فرمایا کہ:

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ (الاحزاب: ۲۱)

”بے شک تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے“

تو ضروری تھا کہ اس نمونہ کی ہر ہر حرکت اور سکون محفوظ رہے تاکہ تا قیامت ہر انسان جب اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی امید اور آخرت کی تیاری کے لئے اپنے آپ کو آمادہ عمل کرے تو اس کے سامنے ایک نمونہ کی زندگی (آئیڈیل لائف) موجود ہو اور اس زندگی کے مستند ہونے میں کوئی شبہ نہ رہے۔ حضور ﷺ کی سیرت ان کے قول و فعل، علم و عمل کی تمام شکلیں سامنے ہوں۔ پھر یہ کام کس پیمانے پر ہوا، اس کا تصور بھی مشکل ہے۔ ہزار ہا نہیں لاکھوں انسانوں نے اس کام کیلئے اپنی جانیں وقف کر دیں اور تمام عمر ان کا یہی مشغلہ رہا کہ وہ حضور ﷺ کی حدیث، سنت کو محفوظ طریقے سے آئندہ نسلوں تک پہنچانے کا اہتمام کریں۔

حضور اکرم ﷺ کے قول و فعل، تقریر یا سکوت کو حدیث کہا گیا اور اس پر کام کرنے والے محدث کہلائے اور ایک دوسرے تک پہنچانے والے افراد کو رواۃ کے نام سے پکارا گیا اور پھر جن لوگوں نے یہ کام کیا، ان کی زندگیاں بھی محفوظ کرنا پڑیں، تاکہ لوگوں کو یہ علم ہو کہ جن لوگوں کے ذریعے یہ مقدس ذخیرہ ہم تک پہنچا ہے وہ کون تھے۔ راویوں کی کثرت و قلت اور ان کے حفظ و یقین، فہم و ذکا و اور تقویٰ و طہارت کے اعتبار سے احادیث کی تقسیم ہوئی اور آج حدیث کے نام سے جو کچھ ہمارے پاس محفوظ ہے اس پر باضابطہ نظم و ضبط کے ساتھ کس قدر کام ہو چکا ہے اس کی کچھ تفصیل آگے آرہی ہے۔

حالیہ دور کتب بلکہ کتب سے بڑھ کر کمپیوٹر کا دور ہے کہ جو معلومات ہوں وہ کمپیوٹر میں ”فیڈ“ کر لی جائیں ضرورت پڑنے پر کمپیوٹر چلا کر وہ تمام معلومات دیکھی جائیں۔ چند سال قبل تک لوگ اخبارات و جرائد کے تراشے فائل میں لگا لیتے تھے لیکن آج سے تقریباً پندرہ صد برس پہلے عرب میں پڑھنے لکھنے والے چند تھے لیکن ان لوگوں کا حافظہ غضب کا تھا ان میں بڑے بڑے قادر الکلام شعراء تھے حالانکہ عروض و قوافی پر کتب موجود نہ تھیں۔ سینکڑوں بلکہ ہزار ہا اشعار ایک ایک شخص کو یاد تھے۔ علم الانساب کے بڑے بڑے ماہر ان میں موجود تھے۔ یہاں تک کہ گھوڑوں، اونٹوں اور کتوں کی نسلوں کے متعلق بھی ان کے حافظے کمپیوٹر تھے۔۔۔ ایسے دور میں ان میں اللہ تعالیٰ اپنا آخری نبی مبعوث فرماتا ہے اور اس پر اپنی آخری کتاب قرآن مجید نازل فرماتا ہے۔ پہلے لوگوں کو یہ بات عجیب لگی جو بتوں کی پوجا کرتے تھے اور وہ خانہ خدا کہ جس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿إِن أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِلْعَالَمِينَ﴾ (آل عمران ۹۶)

”سب سے پہلا گھر جو لوگوں (کی عبادت) کے لئے بنایا گیا وہ ہے جو بکہ (مکہ) میں ہے۔ بابرکت ہے اور تمام جہانوں کے

لئے ہدایت ہے“ روایات میں آتا ہے کہ آدم علیہ السلام سے بھی پہلے ملائکہ نے اس کی (یعنی بیت اللہ کی) بنا رکھی کعبہ میں اور اس کے ارد گرد ان ظالموں نے تین سو ساٹھ بت رکھے ہوئے تھے، ہر دن کے لئے جدابت تھا، ہر قبیلے کا بت جدا تھا۔ ان حالات میں نبی اکرم ﷺ کی آواز ان کو تاناؤس گئی۔ لیکن قرآن مجید عربی میں تھا وہ خود عربی پر ناز کرتے تھے۔ اب جب قرآن مجید سننے لگے تھے تو اس کو سن کر ان پر حیرت طاری ہو جاتی تھی۔ یہ حالات طویل ہیں۔ یہی لوگ جب مسلمان ہوئے تو ان کی ساری توانائیاں اسلام کے لئے صرف ہونے لگیں۔ ہزاروں قرآن پاک کے حافظ ہو گئے اور نبی اکرم ﷺ کے ایک ایک قول و فعل اور عمل کی ایسے حفاظت کی کہ آج دنیا انگشت بدنداں ہے۔ ان کے حافظے جو گھوڑوں، اونٹوں اور کتوں کی نسلوں کو محفوظ کرتے تھے ایمان لانے کی وجہ سے پاکیزہ اور با مقصد ہو گئے۔ اب حضور ﷺ کے اعمال و افعال کی حفاظت کرنے لگے۔

اسلام جب عرب سے نکل کر عجم میں پھیلا تو وارفی کا یہ عالم تھا لیکن قرن اول کے بعد کچھ ضعیف الاعتقاد لوگ پیدا ہو گئے اور کچھ یہودیوں اور عیسائیوں کو یہ بات گھلنے لگی کہ مسلمان گویا ہمیں خلفشار میں مبتلا ہیں لیکن اپنے نبی کے ارشادات کے معاملے میں بڑے ذکی الحس ہیں۔ لہذا بہت سے دشمنوں نے حدیث کے نام سے ایسی احادیث عام کرنا شروع کر دیں جو مسلمانوں کو اعتقادی طور پر کمزور اور ان عملی صلاحیتوں کو مضلل کرنے لگیں۔ ان حالات میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت کو اس کام پر لگادیا کہ وہ اپنے آپ کو حدیث کی حفاظت کے لئے مخصوص کر لیں، چنانچہ انہوں نے اپنی زندگیاں اس کے لئے وقف کر دیں۔ یہ لوگ ”محدثین“ کی اصطلاح سے معروف ہوئے۔

حدیث کی کتابت، حفظ، تدوین، ترتیب، تسوید اور پڑھنے پڑھانے کا سلسلہ نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں شروع ہو گیا تھا۔ کئی ایک احکام و مسائل خود نبی اکرم ﷺ نے اپنے زمانے میں خود اپنی زبان مبارک سے لکھوائے۔ صلح حدیبیہ کا پورا مضمون، مدینہ کے غیر مسلم باسیوں سے معاہدہ نبی کریم ﷺ نے اپنی نگرانی میں لکھوایا تھا۔ اس کے علاوہ مختلف صحابہ کے ذریعے غیر ملکی سربراہوں کو خطوط اور دعوتی مکتوب لکھوائے۔ آپ کا معجزہ ہے کہ تمام بعینہ اپنے الفاظ میں محفوظ رہے اور اب کتابی شکل میں شائع ہو چکے ہیں۔ ڈاکٹر حمید اللہ نے ”الوثائق السیاسیہ“ میں ۳۸۶ خطوط، ہدایات، معاہدے اور خطبے درج کئے ہیں جن میں سے ۲۹۱ کا تعلق حضور ﷺ سے ہے۔ اس کی پہلی تحریر ۷۷ صفحات پر مشتمل ایک معاہدہ ہے جو حضور ﷺ اور مدینہ کے یہود و انصار کے درمیان ہوا تھا۔ شمار نمبر ۱۸ میں یہود خیبر کے نام ایک خط ہے۔ شمار نمبر ۱۱ میں معاہدہ حدیبیہ کا متن ہے۔ شمار نمبر ۱۷ میں اموال خیبر کی تقسیم کے متعلق حضور اکرم ﷺ کی ہدایات ہیں۔ شمار نمبر ۲۱، ۲۲، ۲۶، ۲۹، ۳۹، ۵۳، ۵۴ میں حبشہ، روم، اسکندریہ، ایران کے سلاطین اور دیگر امراء کی طرف خطوط ہیں۔ اکثر خطوط کے اصل محفوظ ہیں۔ یہ کتاب بڑا معجزہ ہے۔ غرضیکہ حضور اکرم ﷺ نے ان وثائق کے علاوہ ۲۰ کے قریب مختلف تحریریں رقم کروائیں اور مسجد نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ایک چوترا تھا جو اصحاب صفہ کے چوترا کے نام سے یاد کیا جاتا تھا جو مسجد نبوی میں آج بھی موجود ہے۔ وہ اصحاب النبی ﷺ کا پہلا مدرسہ حدیث تھا، جس پر کئی ایک صحابہ مستقل بیٹھے احادیث یاد کرتے اور کراتے رہتے تھے۔ پھر یہی سلسلہ بعد میں پھیلا آج اقصائے عالم میں جو دینی مدارس ہیں وہ سب اس کی مختلف مدارج سے اس کی شاخیں ہیں۔

علامہ ذہبی (۷۴۸ھ) ”تذکرۃ الحفاظ“ میں ایک سو تیس اکابر حدیث کا ذکر کرنے کے بعد دروس کے متعلق لکھتے ہیں کہ ”ان کے ایک ایک درس میں دس دس ہزار طلبہ شامل ہوتے تھے“ (تذکرۃ الحفاظ جلد ۲، صفحہ ۱۰۱)

ایک اور انداز سے اس کام کو اور اس کی ثقاہت کو دیکھئے، کہتے ہیں کہ آج کا دور ”ابلاغ“ کا دور ہے۔ ڈش ایشیا لگا کر آپ پوری دنیا کے ٹی وی چینلوں کی خبریں دیکھ اور سن سکتے ہیں۔ صبح شام پوری دنیا میں ہزاروں اخبار لاکھوں کی تعداد میں شائع ہوتے ہیں لوگوں کے اندر ویوریکارڈ ہوتے ہیں لیکن اس سب کے باوجود کیا آپ کہہ سکتے ہیں کہ جو کچھ دکھایا یا سنایا جا رہا ہے وہ سب کچھ سچ ہوتا ہے۔ ہم روزانہ

بہت ثقہ اخبارات میں وہ کچھ پڑھتے ہیں کہ جو پڑ کی قطار نہیں ہوتی سرے سے پڑ ہی نہیں ہوتا۔ ایسے ایسے قصے کہانیاں، اخبارات کے دفتر میں بیٹھ کر بنائے اور گھڑے جاتے ہیں کہ شیطان کو بھی شرم آتی ہے لیکن حدیث کے بارے میں اتنی احتیاط ہوتی تھی کہ تصور نہیں کیا جاسکتا۔ ان کو نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد یاد تھا کہ:

هَذَا السَّابِقُونَ الْعَبْدُونَ الْحَمْدُونَ السَّائِحُونَ الرَّاحُونَ "گناہوں سے توبہ کرنے والے، عبادت گزار، حمد خواں، راح و السجودون الأمرون بالمعروف والنہون عن المنکر والحفظون لحدود اللہ" (سورہ توبہ: ۱۱۲)

((من کذب علی متعمداً فلیتبوا مقعده من النار)) . [کتاب العلم بخاری]

"جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا اسے چاہئے کہ اپنا ٹھکانہ نار (جہنم) میں بنالے۔"

لہذا یہ لوگ کسی بات کو نبی کریم ﷺ کے متعلق غلط بیان کرنے کو گناہ کبیرہ سمجھتے تھے اور یہ کیوں نہ ہوتا جبکہ اللہ تعالیٰ نے ان کی صفت بقایا میں قرآن مجید میں ان مبارک الفاظ کے ساتھ خود بیان فرمائی ہے۔

اور عربوں کی ویسے بھی ایک بڑی صفت یہ تھی کہ جھوٹ نہیں بولتے تھے۔ نذر اور دلیل تھے، یہی لوگ جب مسلمان ہوئے تو پھر اپنی ان صفات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے آخری دین کے مبلغ اور نبی اکرم ﷺ کے محبت اور شیدائی و فدائی بن گئے۔ وہ معصوم نہ تھے لیکن نبی اکرم ﷺ کی محبت کیسی اثر سے گناہوں سے محفوظ ضرور ہو گئے۔ فطرت انسانی کے تقاضے سے ہو سکتا ہے ان میں آپس میں جنگ و جدال ہوا ہو (اور یقیناً ہوا) لیکن نبی کریم ﷺ کی حدیث کے بارے میں از حد محتاط تھے اور ایک دوسرے سے یہ سن کر کہ نبی اکرم ﷺ سے میں نے سنا ہے حدیث کو تسلیم کرتے تھے اسی لئے اہل سنت والجماعت کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ "الصَّحَابَةُ كُلُّهُمْ عَدُولٌ" تمام صحابہ عادل تھے۔ حدیث کے بارے میں ان پر کوئی جرح نہیں کی جاسکتی ان کی روایتی ثقاہت مسلمہ ہے البتہ نچلے راویوں کے متعلق جانچ پڑتال ہو سکتی ہے اور ایسی ہوئی جیسا کہ گذرا ایک مستقل علم "أَسْمَاءُ الرِّجَالِ" وجود میں آیا کہ نچلے تمام راویوں کی تاریخ محفوظ کی گئی اور یہ سب کچھ "حدیث" کی خاطر ہوا، بلکہ یوں کہئے کہ سیرت اور قرآن کی حفاظت کے لئے ہوا۔ جب وہ دور آیا کہ مستقل احادیث کی کتب مرتب ہونے لگیں تو احادیث کو جمع کرتے وقت بڑی کڑی شرائط رکھی گئیں۔ صحاح ستہ کی چھ کتب احادیث مشہور ہیں۔ ہر ایک نے اپنا اپنا صداقت کا معیار قائم کیا۔ یہ تو تمام کے نزدیک تھا کہ اس تک آنے والے تمام راوی صادق اور امین ہوں ان کے تقویٰ و طہارت کی شہرت مسلمہ ہو، گواہی محنت کے باوجود کچھ ضعیف احادیث ان کتب میں در آئیں۔ لیکن اس پر بھی اتنی کتب لکھی گئیں کہ ہر راوی نکھر کر سامنے آ گیا آج سینکڑوں کتب ایسی ملتی ہیں کہ جو صرف راویوں کے متعلق ہیں۔

صحاح ستہ میں سب سے اہم اور مشہور کتاب امام محمد بن اسماعیلؒ کی "صحیح بخاری" ہے گوزمانی اعتبار سے موطا امام مالکؒ اور مسند امام ابی حنیفہؒ کو اس پر فوقیت حاصل ہے لیکن تاریخ میں جو شہرت اور بقائے دوام بخاری شریف کو ملی وہ کسی کتاب کو ملی۔ آپ نے لاکھوں احادیث سے منتخب کر کے ۲۵۷۵ احادیث پر مشتمل کتاب ترتیب دی جب لاکھوں احادیث کا لفظ سامنے آتا ہے تو بعض لوگ اس پر پد کتے ہیں اور بعض جان بوجھ کر گمراہ کرتے ہیں۔ اس کی اصل یہ ہے کہ ایک ہی حدیث کے الفاظ سو مختلف طریقوں سے امام بخاریؒ کو پہنچے تو امام بخاریؒ نے اس میں سے وہ روایت لی جس کے راویوں پر ان کو اعتماد و صدق حاصل ہوا اور پھر انہوں نے اس پر کڑا معیار رکھا کہ جن راویوں سے یہ روایت ان تک پہنچی ہے ان کی ملاقات آپس میں ثابت ہو۔ اب جو روایت سو مختلف طریقوں سے مروی تھی امام بخاریؒ نے اس میں سے وہ طریقہ لیا، جو ان کے اوپر والے معیار پر پورا اُتر اس طرح احادیث کی لاکھوں کی تعداد ہو جاتی تھی کہ ایک ہی روایت کے الفاظ مثلاً

سوطریقوں سے آئے اس سے آپ لاکھوں احادیث کے الفاظ کو سمجھ سکتے ہیں کہ ان کا کیا مطلب ہے۔

امام بخاریؒ جب کسی روایت کو اپنی صحیح کے لئے منتخب کر لیتے تھے تو پھر غسل کر کے دو رکعت نفل پڑھنے کے بعد اپنی کتاب میں درج کرتے تھے۔ اس طرح صحیح بخاری مدون ہوئی۔۔۔۔۔ دوسری بڑی بات جو اس زمانے کے حدیث پر کام کرنے والوں میں پائی جاتی تھی وہ ان کا اعلیٰ درجے کا حافظ ہوتا تھا۔ اس لئے اس زمانے کے لوگ احادیث کو حفظ کرنے پر زور دیتے تھے آج کل اسے حافظ کہتے ہیں جس نے قرآن پاک حفظ کیا ہو لیکن علم حدیث کی اصطلاح میں حافظ اسے کہتے تھے جسے ایک لاکھ احادیث یاد ہوں۔

حجت اسے کہتے تھے جسے تین لاکھ احادیث یاد ہوں۔

حاکم اسے کہتے تھے جسے احادیث متون و اسناد سمیت معلوم ہوں۔

حفظ حدیث کے بارے میں کئی ایک کتب لکھی گئی ہیں جن میں ان لوگوں کا تذکرہ ہے جو حدیث کے حافظ تھے۔ ہم بحث کو مختصر

کرتے ہوئے امام بخاریؒ کے حفظ حدیث کے دو واقعات بیان کرتے ہیں۔

امام بخاریؒ جو بیس پچیس سال کی عمر میں بغداد پہنچے ان سے پہلے ان کے ذوق و حفظ کی شہرت پہنچ چکی تھی چنانچہ مختلف اشخاص نے امام بخاریؒ کے سامنے دس دس احادیث پڑھیں آپ ہر حدیث متعلق کہتے رہے میں اسے نہیں جانتا پھر آپ نے ہر حدیث کو لے کر اس کے متعلق بتانا شروع کیا کہ جناب نے یہ حدیث ان راویوں سے بیان کی ہے جبکہ یہ حدیث یوں ہے۔ پھر دوسرے شخص کی جانب متوجہ ہوئے اور اسی طرح اس کو کہا کہ جناب نے یہ حدیث ان راویوں سے بیان کی ہے جبکہ یہ اس طرح ہے اس طرح مختلف افراد کی جانب سے سو احادیث جو ان لوگوں نے باہمی مشورے سے امام بخاریؒ کے امتحان کی غرض سے تبدیل کر دی تھیں۔ حضرت امام نے سب افراد کی بیان کردہ احادیث کو الگ الگ صحیح کر کے سنا دیا کہ یہ اصل میں یوں ہیں۔ اس پر مر حبا اور احسن کی صدائیں بلند ہوئیں۔

ایک بزرگ حاشد بن اسماعیل کہتے ہیں کہ امام بخاریؒ ہمارے ساتھ مشائخ بخارا کے پاس جایا کرتے۔ باقی سب شاگرد لکھتے لیکن بخاریؒ صرف سماع کرتے۔ سب شاگرد اور دوست طعن کیا کرتے کہ جب تم لکھتے نہیں تو پھر سننے سے فائدہ؟ ایک دن امام بخاریؒ نے کہا کہ تم نے اتنے دنوں میں جو کچھ لکھا ہے لاؤ میں تمہیں وہ سب کچھ زبانی سنا دوں۔ اس کے بعد ان کی حیرت کی انتہا نہ رہی جب امام بخاریؒ نے وہ سب کچھ زبانی سنا دیا جو ان اصحاب نے قلم کاغذ سے لکھا تھا،۔۔۔۔۔ یہ ایک زمانہ تھا جب قدرت نے انسانوں سے تدوین و ترتیب حدیث اور حفظ و جمع کے متعلق تاریخ انسانی کا عجیب العقول کام لینا تھا۔ اس طرح کے سینکڑوں ہزاروں واقعات صحیح سند کے ساتھ کتابوں میں مرقوم ہیں کہ ان کو پڑھنے کے بعد انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔

اس سے ڈیڑھ صد سال قبل اس سے بھی ایک بڑا کام سرانجام دیا جا چکا تھا اور وہ تدوین فقہ کا تھا۔ یہ کام ائمہ مجتہدین نے کیا جو محدث بھی تھے، ان کا کام یہ تھا کہ کتاب و سنت سے مسائل استنباط کئے جائیں جو مسائل واضح اور منصوص ہیں اور ان کی شکل و صورت کے بارے میں ایک ہی شکل متواتر نبی کریم ﷺ سے چلی آ رہی ہے، مثلاً نماز کی تکبیر تحریر کے بعد قیام و قرأت، رکوع و تومہ، دو جہدے پر ایک رکعت مکمل ہوگئی، پھر دوسری شروع ہوگئی اس میں دو جہدوں کے بعد تشهد ہے، اگر دو رکعت یا تین چار رکعت کی ہے تو اس کی پوری ترتیب کی شکل چلی آ رہی تھی۔ روزے کی شکل سحر سے لے کر غروب آفتاب تک اکل شرب اور جماع سے اجتناب روزہ کو مکمل کرنا تھا۔ لیکن بعض درمیان کی جزئیات حالات و مواقع کے اعتبار سے مختلف تھیں یا بعض نئے مسائل آ گئے تھے ان کا کتاب و سنت سے استخراج و استنباط کرنا اور پھر ترجیح الراجح کے عمل یا حکم کے اصل منشاء کو معلوم کر کے اس کے مطابق امت کے لئے ایک راستہ متعین کرنا تھا تا کہ اس پر کوئی اپنی اپنی رائے سے اپنی سہولت کے مطابق مسائل اختیار نہ کرتا پھرے، یہ بہت ضروری تھا، اس کام کو ائمہ مجتہدین پہلے کر چکے تھے اور اس میں سب سے زیادہ محنت امام نعمان بن ثابت (جن کو آج کل امام ابو حنیفہؒ یا امام اعظمؒ کہا جاتا ہے) نے کی کہ خاصے جید تلامذہ کی ایک جماعت کے

ساتھ مل کر مسائل پر بحث و مباحثہ سے کسی ایک حل کو اختیار کرتے اور آپ کے شاگرد اس کو لکھ لیتے۔ بعض مسائل پر گھنٹوں ہر جانب سے بحث ہوتی بلکہ بعض دفعہ یہ معاملہ مفتوں تک پہنچ جاتا۔ امام ابوحنیفہؒ کی کنیت کی نسبت سے یہ فقہ ”حنفی“ کہلائی۔ اس طرح فقہ مالکی، شافعی، اور حنبلی علی الترتیب امام مالک بن انسؒ، فقہ شافعی امام محمد بن ادریس شافعیؒ اور فقہ حنبلی امام احمد بن حنبلؒ کی نسبت سے مرتب درواج پائی۔ فقہ حنفی اپنی تدوین ہی کے دن سے قلمرو اسلامی میں نافذ رہی اور آج دنیا کے اکثر اسلامی ملکوں میں عوام کی اکثریت اس پر عمل پیرا ہے۔

برصغیر پاک و ہند کے نوے فیصد مسلمان اسی فقہ کے پیرو ہیں۔ ترکی و افغانستان میں اسی فقہ پر عمل ہوتا ہے۔ سعودی عرب میں حکومت کا مذہب حنبلی ہے۔ انڈونیشیا، ملائیشیا، مصر میں فقہ شافعی اور حنفی دونوں اور بعض افریقی ممالک میں فقہ مالکی ہے۔ اس کے علاوہ بھی چند فقہیں مرتب ہوئیں لیکن وہ زیادہ دیر نہ چلیں۔ ائمہ محدثین مثلاً صحاح ستہ، بخاری شریف، مسلم شریف، ابوداؤد شریف، ترمذی شریف، نسائی شریف، ابن ماجہ کے مرتبین بھی ائمہ مجتہدین میں سے کسی نہ کسی فقہ پر عامل تھے کہا جاتا ہے کہ امام بخاریؒ، امام مسلمؒ، امام ابوداؤدؒ، امام ترمذیؒ مجتہد تھے۔ ائمہ مجتہدین اپنی جگہ محدث بھی تھے کہ انہوں نے اجتہاد کا کام محدث ہونے کی وجہ ہی سے کیا اگر مجتہد کو حدیث کے مراتب، اس کی درجہ بندی وغیرہ کا علم نہ ہوتا تو پھر فقہ کیسے مرتب کر سکتے۔ آج کل بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ بخاری سے فلاں مسئلہ نکال کر دکھاؤ۔ اگر ائمہ مجتہدین، ائمہ محدثین کے بعد ہوتے تو کہا جاسکتا تھا کہ جب صحاح ستہ کی یہ کتب موجود نہ تھیں تو انہوں نے ان احادیث کے مطابق کام کیوں نہ کیا؟ تو عرض یہ ہے کہ امام بخاریؒ کے استاد امام احمد بن حنبلؒ ہیں جن سے وہ اپنی کتاب میں روایات بھی لاتے ہیں۔ امام احمد بن حنبلؒ کے استاد امام محمد بن حسن شیبانیؒ ہیں اور ان کے استاد امام ابوحنیفہؒ یا امام اعظمؒ ہیں گویا امام اعظمؒ، امام بخاریؒ کے پردادا استاد ہیں۔ اب پردادا استاد کے متعلق یہ کیسے کہا جاسکتا ہے کہ اس نے پڑ پڑنے کی کتاب کو کیوں نہ پڑھا اور اس پر عمل کیوں نہ کیا یا اس سے اپنی فقہ کیوں نہ مرتب کی۔ یہ ممکن ہی نہیں تھا کہ امام اعظمؒ تو امام بخاریؒ کی ولادت سے بھی قبل فوت ہو گئے تھے۔ یہ مطالبہ عجیب و غریب ہے اور یہ عجیب اتفاق ہے کہ فقہی مسائل کو مرتب کرنے کا داعیہ بھی تقریباً ایک ہی خاص دور کے لوگوں میں پیدا ہوا، امام ابوحنیفہؒ کا سن وفات ۱۵۰ھ امام مالکؒ کا ۱۷۹ھ امام شافعیؒ کا ۲۰۴ھ اور امام احمد بن حنبلؒ کا ۲۴۱ھ ہے گویا ایک سو سال کے اندر یہ سب کام مکمل ہو گیا۔

امام اعظمؒ تابعی تھے۔ یعنی انہوں نے بعض صحابہؓ کی زیارت کی ہے۔ احادیث کی بڑی کتب مرتب و جمع کرنے کا بھی داعیہ ایک خاص دور کے اندر پیدا ہوا مثلاً دیکھئے امام بخاریؒ کا سن وفات ۲۵۶ھ اور امام ابن ماجہؒ کا ۲۷۳ھ ہے اور احادیث کے بڑے مجموعے یہی نہیں ہیں پچاسوں اور بھی ہیں لیکن شہرت و درجہ قبولیت انہی کو زیادہ حاصل ہوا۔ انہی صحاح ستہ میں سے ایک کتاب امام ترمذیؒ کی جامع ترمذی ہے جس کی ترتیب فقہ کی کتب کے انداز پر ہے انہوں نے اس میں ایک اسلوب یا انداز اختیار کیا کہ کسی باب کی ایک (مافی الباب) حدیث کو پوزی سند کے ساتھ مکمل بیان کریں گے اور اس کے بعد دوسری احادیث کا تذکرہ کریں گے کہ اس میں فلاں فلاں سے بھی حدیث مروی ہیں اور پھر بیان کریں گے کہ اس حدیث پر فلاں فلاں کا عمل ہے اور حدیث فلاں درجہ کی ہے یعنی صحیح ہے۔ حسن ہے وغیرہ وغیرہ یہ حدیث کی اقسام اور ان کے متعلق علمی اصطلاحی الفاظ ہیں۔ قارئین جب یہ پڑھیں گے تو انہیں کچھ الجھن سی ہوگی کہ کاش اس کو واضح کر دیا جاتا تو آئیے ہم حدیث کے متعلق چند اصطلاحات کے معنی مطلب سمجھیں۔

- (۱) مرفوع: جس میں حضور ﷺ کے قول و عمل کا ذکر ہو اور وہ آپ تک پہنچتی ہو۔
- (۲) موقوف: جس کا سلسلہ صحابی تک جائے حضور علیہ السلام تک نہ ہو۔
- (۳) مقطوع: جس کا سلسلہ تابعی تک جائے تابعی ایسے شخص کو کہتے ہیں جس نے کسی صحابی کو دیکھا ہو۔
- (۴) متصل: جس کا سلسلہ اسناد مکمل ہو کوئی راوی ساقط نہ ہو اور نہ مجہول الحال۔
- (۵) مرسل: جس کا راوی کوئی تابعی ہو لیکن اس صحابی کا ذکر نہ کرے جس نے حضور ﷺ سے روایت کی تھی۔

- (۶) صحیح: جس کے راوی عادل ہوں۔ سند متصل ہو۔
- (۷) متواتر: جس کے راوی ہر دور میں اتنے زیادہ ہوں کہ جھوٹ پران کا اجتماع محال نظر آئے۔
- (۸) ضعیف: جس میں صحیح کی شرائط موجود نہ ہوں۔
- (۹) حسن: صحیح و ضعیف کے بین بین۔
- (۱۰) موضوع: جس کا راوی کاذب یا مشتبہ ہو۔
- (۱۱) منکر: جس کا مضمون صحیح یا حسن سے متصادم ہو۔
- (۱۲) شاذ: جس کے راوی تو ثقہ ہوں لیکن ایسی حدیث سے مکرار ہی ہو کہ جس کے راوی ثقہ تر ہوں۔
- (۱۳) معلل: جس میں صحت کی تمام شرائط موجود ہوں لیکن ساتھ ہی کوئی ایسا عیب بھی ہو کہ جسے صرف ماہرین کی آنکھ دیکھ سکے۔
- (۱۴) غریب: جس کے سلسلہ اسناد میں کوئی راوی رہ گیا ہو۔
- (۱۵) مستفیض: یا (مشہور) جس کے راوی تین سے کم نہ ہوں۔
- (۱۶) امالی: وہ حدیثیں جو شیوخ اپنے شاگردوں کو املا کرائیں۔
- (۱۷) مسلسل: جس کی سند میں راوی ایک ہی قسم کے الفاظ استعمال کریں۔
- (۱۸) بحکم: جو محتاج تاویل نہ ہو۔
- (۱۹) قوی: حضور ﷺ کا قول جس کے بعد آپ نے قرآن پاک کی آیت بھی پڑھی ہو۔
- (۲۰) موقوف: کسی صحابی یا تابعی کا قول و عمل۔
- (۲۱) ناخ: حضور ﷺ کے آخری عمر کے اقوال و افعال۔

یہ ایک آسان اور عام تعارف ہے اب قارئین ان شاء اللہ کسی ایسے مضمون کو پڑھتے ہوئے کوئی الجھن نہ پائیں گے کہ جس میں یہ الفاظ استعمال ہوئے ہوں بشرطیکہ ہم اور آپ ان کو یاد رکھ سکیں۔ یہ عام اصطلاحات ہیں ویسے بڑی کتب میں اس بارے میں کچھ اختلاف بھی ملے گا اور تفصیل بھی لیکن ہماری غرض تو یہاں یہ ہے کہ یہ پتہ چلے کہ اس بارے میں کتنا کام کیا گیا ہے۔

اس بارے میں کہ بخاری شریف میں یہ حدیث آتی ہے، مسلم شریف میں آتی ہے وغیرہ وغیرہ اول تو ذہین اور فہیم و ذکی لوگوں کے لئے ہمارے اس ذکر کرنے سے کہ ائمہ مجتہدین، ائمہ محدثین سے تقریباً سو سال قبل فوت ہو چکے تھے۔ مثلاً امام بخاری کا سن وفات ۲۵۶ھ ہے امام ابو حنیفہ کا سن وفات ۱۵۰ھ، گویا امام ابو حنیفہ ایک سو چھ سال قبل فوت ہو چکے تھے اس سے اچھی طرح واضح ہو جاتا ہے کہ امام ابو حنیفہ اور ان کے ساتھی، اسی طرح امام مالک اور امام شافعی اپنی اپنی فقہ مرتب و مدون کرنے کے لئے بخاری شریف کے محتاج نہ تھے۔ یہ ٹھیک ہے کہ امام بخاری نے اپنی جامع صحیح بخاری کو مرتب کرنے سے پہلے بڑی کڑی شرائط رکھی ہیں اور سب سے بڑی یہ شرط کہ جس راوی سے امام بخاری روایت کر رہے ہیں اس کے اوپر والے راوی سے ملاقات ثابت ہو، کیا یہ نہیں کہا جاسکتا کہ جن احادیث سے امام ابو حنیفہ اور ان کے ساتھیوں نے مسائل استنباط کئے ہیں انہوں نے بھی اس طرح کی یا اس سے بھی زیادہ کڑی شرائط رکھی ہوں اور پھر جو ضعف یا کچھ نقص روایت میں ہونے کی بناء پر امام بخاری نے اسے ترک کیا ہو وہ سو سال کے درمیان میں پڑا ہو۔ امام ابو حنیفہ کے زمانے میں کہ جو تابعی تھے اور صحابہ کے عہد کے بہت قریب تھے وہ ضعف نہ ہو اور کوفہ تو علم کا مرکز رہا تھا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اپنے زمانے میں دار الخلافہ یہاں لے آئے تھے اور حضرت علی علم کا دروازہ تھے۔ حضور ﷺ کی حدیث ہے ”انما مدینۃ العلم و علی بابہا“ اور پھر حضرت علی خلفائے راشدین، عشرہ مبشرہ اور فقہائے صحابہ میں مشہور تھے۔ حضور علیہ السلام کے داماد تھے، اسی طرح عبد اللہ بن مسعود کا

شاراہم فقہائے صحابہ میں ہے، وہ بھی کوفہ میں تھے۔ لہذا کہا جاسکتا ہے کہ کوفہ ان دنوں اہل علم کی توجہ اور ان کے شاگردوں کا قلعہ تھا۔ امام ابوحنیفہؒ اور ان کے تلامذہ نے برساہارس کی محنت کے بعد جو فقہ مرتب کی وہ مدون ہوتے ہی عالم اسلام میں پھیل گئی۔ اسے قبولیت عامہ حاصل ہو گئی اور اس کی پوری امت میں مثال نہیں ملتی کہ جید مجتہد علماء و محدثین نے فقہ مرتب کی ہو..... باقی رہا یہ اعتراض کہ مسند امام ابی حنیفہ بہت مختصر اور امام صاحب سے تھوڑی احادیث مروی ہیں۔ ایسا ہی ہے جیسے یہ کہا جائے کہ میکہ صدق و وفا حضرت ابو بکر صدیقؓ اور میکہ جرأت و شجاعت حضرت عمرؓ کہ جن کی ایک بیٹی بھی حضور ﷺ کے گھر میں تھی۔ ان کی مروی احادیث کم اور بہت ہی کم ہیں جبکہ حضرت ابو ہریرہؓ کی مرویات ۵۳۷۴ ہیں اور ان کا بیان ہے کہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص کی احادیث مجھ سے زیادہ ہیں کہ وہ لکھ لیا کرتے تھے۔ اسی طرح حضرت انسؓ کی مرویات ۱۳۳۶ ہیں اور حضرت جابر بن عبد اللہؓ کی مرویات ۱۵۰۰ ہیں۔ تو کیا اس سے نتیجہ نکالنا صحیح ہوگا کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ کو احادیث سے کوئی تعلق نہ تھا، کم تھا لہذا حضرت ابو ہریرہؓ، حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص، حضرت انسؓ اور حضرت جابر بن عبد اللہؓ ہر دو اصحاب سے بہت فائق و بلند تھے جبکہ پوری امت کا تحفہ فیصلہ ہے کہ امت میں پہلا مرتبہ ابو بکر صدیقؓ کا اور دوسرا حضرت عمر فاروقؓ کا تھا..... اور ہے۔

اوپر امام ترمذیؒ کا ذکر آیا ہے دیکھئے ۱۲ سو سال پہلے امام کے اساتذہ کا بھی کتب میں ذکر ہے امام ترمذیؒ کے جن اساتذہ کا ذکر کتب میں مع حالات کے آیا ہے وہ ۲۲۱ ہیں اور سن کر مزید پتہ چلتا ہے کہ ان اساتذہ میں ایسے ہیں کہ جن سے صحاح ستہ کے کبھی مرتبین نے پڑھا ہے۔ یہ تحقیق و تدقیق یہاں تک ہے کہ جب ہم کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان اساتذہ ترمذیؒ میں سے انیس (۱۹) ایسے ہیں کہ جن سے امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ نے حدیث پڑھی ہے اور ایسے اساتذہ کہ جن سے امام بخاریؒ (امام مسلمؒ نے نہیں پڑھا) نے پڑھا ہے باقی پانچ نے نہیں پڑھا ان کی تعداد ۳۲۲ ہے اور ایسے اساتذہ کہ جن سے امام ترمذیؒ نے ایک واسطہ سے پڑھا ہے لیکن امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ نے براہ راست، ان کی تعداد ۷۹ ہے۔ ہم نے اپنے اس مضمون میں اساتذہ کی تعداد کا ذکر کیا ہے ان کے اسماء گرامی اور وفات وغیرہ کا ذکر نہیں کیا کہ مضمون بہت علمی اور طویل ہو جائے گا تا نا اور دکھانا یہ ہے کہ ان لوگوں نے احادیث کے بارے میں کس قدر محنت اور تفصیل سے کام کیا ہے تاکہ کسی قسم کا ابہام نہ رہے پھر بھی اگر کوئی کج دماغ بحث کرے تو اس کو ہم اللہ تعالیٰ کے حوالے کرتے ہیں۔

ایک اہم بات یہ کہ امام بخاریؒ نے کسی جگہ یہ دعویٰ نہیں کیا کہ میں نے تمام صحیح احادیث کو اپنی جامع بخاری میں جمع کر دیا ہے، ہاں یہ ضرور ہے کہ بخاری شریف میں جتنی احادیث ہیں وہ صحیح ہیں اگرچہ بعض لوگوں نے اس کو بھی تسلیم نہیں کیا اور صحیح ہے کہ امام بخاریؒ جس اجتہاد اور مسلک کی صحیح احادیث جمع کرنا چاہتے تھے وہ جمع کی ہیں گویا بخاری شریف کے علاوہ بھی سینکڑوں بلکہ ہزاروں صحیح احادیث ہیں۔ اس کی مثال امام حاکمؒ کی مستدرک ہے کہ انہوں نے امام بخاریؒ کی شرائط کے مطابق احادیث جمع کی ہیں، تبھی اس کا نام مستدرک رکھا۔ گو بعض حضرات کا خیال ہے کہ مستدرک حاکمؒ کی ساری احادیث صحیحین کی شرائط کے مطابق نہیں۔ لہذا بات بات پر یہ کہنا کہ حدیث بخاری سے دکھاو یہ کہاں کا انصاف ہے اور پھر طحاوی، اعلیٰ السنن کتب احادیث میں صحیح بخاری کی شرائط کی بے شمار احادیث ہیں۔ اصل بات وہی ہے کہ امام بخاریؒ نے اپنے ذہنی تحفظ اور فقہی مسلک کے ساتھ بخاری شریف میں احادیث کو جمع کیا ہے۔

حضرت امام بخاریؒ کا مرتبہ و مقام بہت بلند ہے کہ انہوں نے صحیح بخاری جیسی عمدہ کتاب مرتب کی ہے جسے اصح الکتاب بعد کتاب اللہ کہا گیا ہے لیکن اس کے ساتھ ہی یہاں یہ کہا جائے گا کہ جو کام حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ نے سرانجام دیا وہ ان اصحاب سے زیادہ اونچا ہے کہ جنہوں نے احادیث یاد اور حفظ کیں۔ جبکہ ایسے ہی یہ حقیقت ہے کہ ائمہ اربعہ کا مقام و مرتبہ اس لحاظ سے اس امت میں بہت بلند ہے کہ انہوں نے امت کو ایک متعین راستہ دیا۔ یہ چار مختلف راستے نہ تھے بلکہ ایک ہی منزل پر پہنچنے کی چار راہیں ہیں۔ جن کو اصحاب فہم ذکاء نے امت کے ہر ہر فرد کو اپنی اپنی رائے سے چلنے سے بچانے کے لئے مقدور بھر سعی کی اور ان کی سعی مشکور ہوئی

صحاح ستہ اور دوسری احادیث کی بڑی بڑی کتب تو اس کے کم از کم سوا صد سال بعد مدون ہوئیں اور یہ لوگ امت کی غم خواری کرتے ہوئے پہلے ہی فارغ ہو چکے تھے۔ ہم ضروری سمجھتے ہیں کہ صرف ایک مسئلہ کو ایسے لوگوں کا اس بارے میں پیش کریں کہ جن کا علم ان کو ضرور مسلم ہے جو اس طرح کی باتیں کرتے اور اختلاف پھیلاتے ہیں۔

آپ حدیث کی کتاب ”جامع ترمذی“ کا نام پڑھ چکے ہیں اور یہ مقدمہ ترمذی شریف کے ترجمہ کا ہے۔ یہاں ہم اسی کتاب سے صرف ایک مسئلہ مثال کے طور پر احادیث سے مروی پیش کرتے ہیں اور ذکی و فہیم اشخاص سے سوال کرتے ہیں کہ کیا ایسے دیگر مسائل کو اسی طرح چھوڑ دیا جاتا کہ آج چودہ سو سال بعد ایک عام آدمی کہ اسے وضو کے فرائض کا علم نہیں۔ غسل کا شرعی طریقہ معلوم نہیں اور اخبارات (خصوصاً ”جنگ“ میں عام پڑھے لکھے قارئین سوال کرتے ہیں اور ”آپ کے مسائل اور ان کا حل“ کے نام سے حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کراچی ایڈیشن میں جواب دیتے تھے۔ ان کو پڑھ کر معلوم کیا جاسکتا ہے کہ اب جبکہ فقہ بھی مدون ہے اردو میں مسائل کی خاصی کتب ہیں، اس کے باوجود پڑھے لکھے لوگ ایسے سوال کرتے ہیں کہ پڑھ کر تعجب ہوتا ہے کہ یا اللہ! دین کے معاملہ میں لوگوں میں کتنی غفلت ہے جبکہ دنیاوی امور میں تقریباً ہر کوئی پی ایچ ڈی ہوتا ہے۔ کرکٹ، ہاکی اور ایسے ہی امور کے متعلق لوگوں سے معلومات حاصل کریں تو حیرانی ہوتی ہے کہ ایک ایک چیز اور بات یاد ہے۔ کرکٹ کب سے چلا، آج تک پاکستان کے کتنے کپتان ہوئے، کس نے کتنے چمکے، بچو کے لگائے، لیکن دین کے معاملات میں کس قدر غافل ہیں۔ یہ تو پڑھے لکھے لوگوں کا حال ہے، جن کی اوسط جو سوال وغیرہ مرتب کر کے خط لکھ سکتے ہیں، ہمارے ہاں دس فیصد ہے بالکل ان پڑھ کیسے مسئلہ دریافت کریں وہ اپنے معتمد علیہ عالم دین پر اعتماد کریں گے۔ وہ جو چاہے بتائے تو جب ان مسائل میں یہ حال ہے کہ جن پر اب ہر مکتب فکر نے کتب مدون کر رکھی ہیں، یعنی اعتماد اور تقلید، تو اگر آج کے کسی مسجد کے امام پر اعتماد ہو سکتا ہے تو پھر خیر کے زمانے میں جن لوگوں نے اپنی پوری دینی بساط کے مطابق کوشش کی جبکہ وہ علم کے پہاڑ اور تقویٰ و طہارت میں اپنے زمانے میں بے مثل تھے تو ان کی اجتہاد کی نفی کیوں اور پھر ایسا ہوا کہ خود احادیث مختلف فیہ ہوں تو کسی ایک جانب کو ترجیح دینا لازم تھا کہ عام انسان اپنے نفس کی پیروی نہ کرے اب ترمذی شریف میں وضو نوٹنے اور نہ ٹونے کے بارے میں مثال کے طور پر چند باب ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ باب الوضوء ما جاء في الوضوء من الوضوء باب: وضو کی حالت میں ہوا خارج ہونے کے بیان میں

۲۔ باب الوضوء من النوم باب: سونے کی حالت میں وضو کا بیان

۳۔ باب الوضوء مما غيرت النار باب: جن چیزوں کو آگ نے چھوا (متغیر کیا) ان سے وضو ٹونے کا بیان

۴۔ باب في ترك الوضوء مما غيرت النار باب: جن چیزوں کو آگ نے چھوا ان سے وضو نہیں جاتا

۵۔ باب الوضوء من لحوم الابل باب: اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو دوبارہ کرنا چاہئے

۶۔ باب الوضوء من مس الذكر باب: شرم گاہ کو چھونے سے دوبارہ وضو کرنا چاہئے

۷۔ باب ترك الوضوء من مس الذكر باب: شرم گاہ کو چھونے سے دوبارہ وضو نہیں کرنا چاہئے

۸۔ باب الوضوء من القي والرعايف باب: تے اور نکسیر پھونٹنے خون نکلنے سے وضو دوبارہ کرے

۹۔ باب الوضوء بالنبيذ باب: نبیذ پینے کے بعد دوبارہ وضو کرے

مندرجہ بالا نو صورتوں میں وضو ٹوٹ جائے گا یا رہے گا یہ باب اس مسئلہ کے بارے میں ہے اب امام ترمذیؒ نے پہلے باب کے متن میں حضرت ابو ہریرہؓ سے ایک ہی مضمون کی تین روایات بیان کی ہیں اور فرمایا ہے کہ: ”اس باب میں حضرت عبداللہ بن زید، حضرت علی بن طلحہ، حضرت ابن عباسؓ اور حضرت ابوسعیدؓ سے روایات مروی ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ یہ قول علماء کا ہے کہ وضو (دوبارہ) واجب نہیں

ہوتا حتیٰ کہ ہوا کی آواز سنے یا ہوا کی بومحسوس کرے اور عبد اللہ بن مبارکؒ نے کہا کہ اگر وضو ٹوٹنے کا شک ہو تو اس پر وضو واجب نہیں، جب تک یقین نہ ہو کہ اس پر قسم کھا سکے اور ابن مبارکؒ ہی نے کہا کہ جب عورت کی فرج سے ہوا نکلے تو اس پر وضو واجب ہے اور یہ قول امام شافعیؒ اور امام اسحاقؒ کا ہے۔

قارئین ملاحظہ فرمائیں کہ ہوا کے خارج ہونے کے بارے میں کس قدر تفصیل ہے اور عورت کے قبل (شرمگاہ) سے ہوا نکلنے پر امام شافعیؒ نے وضو کرنے کا فتویٰ دیا ہے اس کا اب عام لوگوں کو علم بھی نہیں ہوگا کہ عورت کی شرمگاہ سے بھی ہوا نکلتی ہے۔ پہلا باب تو تقریباً اتفاق ہے سوائے اس کے کہ ابن مبارکؒ نے کہا کہ اتنا یقین ہونا چاہئے کہ قسم اٹھا سکے اب اس کے بعد آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے متعلق دونوں طرح کی روایات ہیں اور مس ذکر کے متعلق دونوں طرح کی روایات ہیں اسی طرح قے اور نکیر کے متعلق مختلف فیہ حدیث ہے۔ اونٹ کے گوشت کھانے سے وضو ٹوٹنے کی حدیث ہے۔

اب یہاں عام آدمی کیا کرے اور کیسے فیصلہ کرے، اس میں ضرورت تھی کہ اجتہاد کر کے ایک متعین مسئلہ بتا دیا جاتا اور اس کو ترجیح دے کر دوسری احادیث کی تاویل یا ترجیح الراجح کر دی جاتی، یہی کام ائمہ مجتہدین نے کیا ہے وضو ٹوٹنے میں آگ پر پکی ہوئی چیز، مس ذکر، اونٹ کا گوشت، خون کا نکلنا کئی چیزیں ہیں ایک آدمی ان میں سے کس کو اختیار کرے۔ سبھی باتیں بیک وقت آدھ گھنٹہ میں پیش آ سکتی ہیں۔ سردیوں کا موسم ہے ایک آدمی اونٹ کا گوشت کھا لیتا ہے اسے ایک آدمی کہتا ہے کہ دوبارہ وضو کرو، وہ کہتا ہے کہ فلاں حدیث یا امام کا قول ہے کہ وضو نہیں ٹوٹا۔ پھر وہ روٹی یا آگ پر پکی ہوئی چیز کھا لیتا ہے اسے ایک آدمی کہتا ہے کہ وضو دوبارہ کرو، وہ کہتا ہے کہ ایک حدیث کی رو سے یا فلاں امام کا قول ہے کہ نہیں ٹوٹا۔ پھر مس ذکر کرتا ہے اب کہا جاتا ہے اب تمہارا وضو ٹوٹ گیا ہے وہ کہتا ہے کہ نہیں فلاں حدیث کے مطابق نہیں ٹوٹا۔ خون نکلتا ہے تو اس پر بھی یہی صورت پیش آتی ہے حالانکہ اس وضو سب احادیث اور ائمہ اربعہ کی فقہ کی رو سے ٹوٹ گیا۔ اصل بات یہ کہ یہ شخص سردی سے ڈرتا ہوا وضو نہیں کرتا، گویا اپنے نفس کی خواہش پر عمل کرتا اور اس آیت کا مصداق بنتا ہے۔

﴿ارایت من اتخذ اللہ ہوا﴾ [الفرقان: ۴۳] ”کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا ہے جس نے اپنی خواہشات کو خدا بنا رکھا ہے۔“ امام اعظمؒ نے سب احادیث کو اپنے تلامذہ کے سامنے رکھا اور اس پر بحث کی تو یہ فیصلہ ہوا کہ اگر منہ بھر کر قے آئی کہ (اس میں نجاست بھی آتی ہے) یا خون اپنی جگہ سے بہہ نکلا تو وضو ٹوٹے گا باقی تمام شکلوں میں صرف ہوا کے یقیناً خارج ہونے سے وضو ٹوٹے گا اس کے علاوہ نہیں اور اس پر مجلس میں سب نے اپنے اپنے دلائل دئے آخر امام بخاریؒ نے سب شکلوں پر وضو ٹوٹنے کی احادیث بیان نہیں کیں تو یہاں جو جواب امام کا مداح دے گا۔ ہم امام ابو حنیفہؒ کو ان سے مستقدم جان کر ان کی پیروی کریں گے اور کسی ایک مجتہد مطلق کی پیروی کرنے والے کو مقلد کہتے ہیں اور دوسرے کو غیر مقلد۔ عامل بالجہد دونوں ہی ہیں پوری امت کے علماء کا اس بات پر اجماع ہو چکا ہے کہ چاروں اماموں میں سے کسی ایک کی پیروی کرے یہ بات صحیح نہیں کہ کسی معاملہ میں تو امام شافعیؒ کی پیروی کرے اور کسی معاملہ میں امام مالکؒ کی اور کسی میں امام اعظمؒ کی یا امام احمد بن حنبلؒ کی۔ یعنی جس امام کی بھی تقلید کرے مکمل کرے ورنہ تو وہی بات ہوگی کہ جو بات جس امام کی اچھی لگی وہ کر لی اور اگر کوئی دوسری بات کسی دوسرے نے کی اچھی لگی تو اس کی تقلید کر لی یہ تو ”ارایت من اتخذ اللہ ہوا“ والی بات ہوئی۔ علماء نے یہ ضرور لکھا ہے کہ ثقہ اور جید علماء میں سے کوئی ہوائے نفس کے بغیر کسی مسئلہ میں اگر کسی دوسرے امام کے مسلک پر عمل کرے تو اس کے لئے جائز ہے لیکن عوام کے لئے کسی ایک امام کی تقلید ضروری ہے۔ بہت سے لوگ یہ کہتے ہیں کہ حنفی قیاس کرتے ہیں یا رائے پر عمل کرتے ہیں یہ صحیح نہیں ہے۔ حنفیہ کے نزدیک اوّل قرآن پاک ہے پھر حدیث رسول اللہ ﷺ اور جہاں کہیں حدیث رسول اللہ ﷺ اور قرآن پاک میں بظاہر تعارض معلوم ہوتا ہے تو وہ اس کو عمدہ دلیل اور تطبیق کے ساتھ حل کرتے ہیں۔ مثلاً فاتحہ خلف الامام کا مسئلہ ہے تو یہ مسئلہ دراصل فاتحہ کے فرض کا ہے جو کہ امام اور مقتدی کے متعلق ہے کہ فاتحہ ایک متعین سورۃ اور چند آیات کا نام ہے جب کہ

الحمد سے لے کر وہ الناس تک قرآن مجید ہے قرآن مجید کے نویں پارے میں آتا ہے کہ:

﴿وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ﴾ [الاعراف: ۲۰۴]

”اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے نہایت غور سے سنو اور خاموش رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔“

اب قرآن پاک کی اس آیت کے ہوتے ہوئے اگر فاتحہ خلف الامام کے متعلق صرف ایک حدیث ہوتی اور دوسری احادیث نہ

ہوتیں جن سے ثابت ہے کہ سورۃ فاتحہ امام یا منفرد کے لئے ہے تو حدیث

((لَا صَلَوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ))۔ ”جس شخص نے فاتحہ نہیں پڑھی اس کی نماز نہیں ہوتی“

اس میں حنفیہ بلکہ ائمہ اربعہ کا موقف ہے کہ یہ حدیث امام اور منفرد کے متعلق ہے نہ کہ مقتدی کے لئے کہ قرآن پاک کی اس

آیت نے قرآن پاک کا سننا فرض کر دیا۔ خبر واحد یعنی حدیث سے وجوب تو ثابت ہو سکتا ہے۔ فرض نہیں اور اس کے حنفیہ قائل ہیں کہ منفرد

اور امام کے لئے سورۃ فاتحہ کا پڑھنا واجب ہے قرآن پاک میں ہی ہے ”فأقرأ أو ما تيسر من القرآن“ پس قرآن مجید سے جو میسر ہو

پڑھو“ اور حنفیہ یہ کہتے ہیں کہ امام اور منفرد کے لئے قرآن مجید کی مطلق مسلسل تین آیات، یا کوئی چھوٹی سورت یا تین آیات سے زائد اگر

پڑھ لیا تو فرض ادا ہو گیا، اگر فاتحہ نہ پڑھی تو واجب رہ گیا، اگر پڑھی اور کوئی سورت یا تین آیات نہ پڑھیں تو بھی فرض ادا ہو گیا لیکن اگر

دونوں میں سے کوئی چیز بھی نہ پڑھی تو پھر فرض ادا نہ ہوا، لیکن یہ بھی اوپر والی آیت کے تحت منفرد اور امام کے لئے نہ کہ مقتدی کے لئے کہ اس

آیت سے قرآن مجید کا سننا ثابت (فرض) ہوا اور اس پر ائمہ اربعہ کا اتفاق ہے کہ جہری نمازوں میں امام کی اقتداء میں سکوت ضروری ہے

اور حنفیہ سڑی نمازوں میں بھی مقتدی کو امام کے تابع ماننے ہیں لہذا ان کے نزدیک سڑی نمازوں میں بھی مقتدی کو امام کے قرآن مجید سڑا

پڑھتے ہوئے امام ہی کا اتباع کرنا چاہئے اور دوسرے ائمہ بھی یہی کہتے ہیں حتیٰ کہ امام ابن تیمیہ بھی یہی کہتے ہیں بعض لوگ کہتے ہیں کہ

سکات یعنی فاتحہ کی سات آیتوں کے وقفہ میں پڑھ لیں۔ امام ابن تیمیہ بڑی سختی سے اس کی تردید کرتے ہیں کہ اس کا کوئی بھی قائل نہیں اور

حدیث پاک کی وجہ سے وہ یہ کہتے ہیں کہ اگر مقتدی سڑی نمازوں میں فاتحہ پڑھ لے تو کوئی حرج نہیں اور اس پر صحیح احادیث دال ہیں۔

مثلاً ایک حدیث شریف میں جو جعین (بخاری و مسلم) کی شرائط پر ہے ملاحظہ فرمائیں:

من كان له امام فقرأه الام له قراءة (مسند ابن منيع) ”جس شخص کا امام ہو پس امام کی قرآۃ اس کی قرآۃ ہے“

اور جہری میں تو جیسا گذر رہا ہے کہ مقتدی کچھ نہ پڑھے ان کے سامنے جملہ اور احادیث یہ حدیث ہے۔

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ انما جعل

الامام لیوتم بہ فاذا کبر فکبروا واذا قراء فانصتوا

واذا قال غیر المغضوب علیہم ولا الضالین فقولوا

آمین رواہ احمد وابن ماجہ وابو داؤد والنسائی وقال

الامام المسلم هذا حدیث صحیح۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

امام تو اس لئے ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے پس جب وہ تکبیر

کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرآۃ کرے تو تم خاموش رہو اور

جب وہ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو

بحوالہ آثار السنن مترجم مطبوعہ لمرۃ العلوم کو جراتوالہ

اس حدیث پاک میں امام کے پیچھے نماز پڑھنے کا طریقہ بتایا ہے جب امام قرآۃ کرے تو ارشاد ہے کہ چپ رہو یہ نہیں فرمایا کہ

جب فاتحہ پڑھے تو فاتحہ پڑھو بلکہ یہ فرمایا کہ ”واذا قراء فانصتوا واذا قال غیر المغضوب علیہم ولا الضالین فقولوا آمین“

اور جب امام ”غیر المغضوب علیہم ولا الضالین“ کہے تو تم آمین کہو۔

قارئین کو معلوم ہونا چاہئے کہ ائمہ اربعہ نے اپنی اپنی فقہ کے لئے کوئی خاص اصول کیا مقرر کیا ہے اب یہاں ایک مسئلہ یہ ہے

کہ مسائل فقہیہ جزئیہ کے استخراج و استنباط میں اماموں نے کیا اصول مقرر کئے۔

(۱) امام مالکؒ تعامل اہل مدینہ کی پیروی کو اصل قرار دیتے ہیں اور بعض جگہ تو اس معاملے میں مرفوع حدیث کو بھی چھوڑ دیتے ہیں۔

(۲) امام شافعیؒ اصح مافی الباب یعنی مسئلہ کے باب کی سب سے صحیح حدیث کو لیتے ہیں باقی روایات کی تاویل کرتے یا اصح کے مقابلے

میں ان کو ترک کر دیتے ہیں۔

(۳) امام اعظمؒ سارے ذخیرہ احادیث کو لے کر اس میں سے ایک قانون کلی کو تلاش کر کے دوسری روایات کی اس کے مطابق مناسب

توجیہ یا اچھا محل بیان کرتے ہیں۔ اسی بناء پر حنفیہ کے ہاں تاویلات و ترجیحات احادیث زیادہ اور امام شافعیؒ کے نزدیک رواۃ پر جرح و تنقید زیادہ ہوتی ہے۔

اب ترک رفع یدین یا آمین بالجہر، یہ مسائل اؤلیت یا افضلیت کے ہیں لڑائی یا مناظرے کے نہیں کہ سبھی باتیں احادیث سے

ثابت ہوتی ہیں لیکن ہمارے ہاں اس پر پمفلٹ اور پوسٹر شائع کئے جاتے ہیں اور مناظرے کے چیلنج دئے جاتے ہیں دونوں طرح کی

احادیث ملتی ہیں۔ حنفیہ نے نماز کے متعلق مرکزی چیز تلاش کی کہ کیا ہے، تو معلوم ہوا ہے کہ سکون، خشوع، اور خضوع ہے لہذا انہوں نے ترک

رفع یدین اور آمین بالسر یا اخفاء کو اختیار کر کے اس کو ترجیح دے دی اور ویسے بھی معلوم ہوتا ہے کہ اول دور میں یہی تھا۔ آخر میں اس کو ترک

کر دیا گیا گویا حنفیہ کے نزدیک ترک رفع یدین اور آمین بالسر کی احادیث نامخ ہیں۔ یہاں ایک واقعہ یا لطیفہ بیان کرنے کو دل چاہتا ہے۔

مولانا مناظر احسن گیلانی مشہور اہل قلم اور بہت اونچے درجے کے محقق ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں دیوبند میں تھا اور مولانا ابوالکلام آزاد دہلی

آ رہے تھے میرا دل چاہ رہا تھا کہ اس عبقری انسان کو دیکھوں اور دیوبند کی منظمہ نے جو فہرست ترتیب دیا اس میں میرا نام بھی شامل کر دیا تھا میں

بہت خوش ہوا۔ ہم دہلی گئے اور میں نے بالقصد مولانا ابوالکلام آزاد کے قریب نماز پڑھی۔ مولانا نے فرائض میں رفع یدین صرف تکبیر تحریمہ

کے وقت کیا پھر نہیں کیا۔ لیکن جب سنن پڑھیں تو رفع یدین کیا۔ اس پر مجھے تعجب ہوا اور میں نے مولانا سے عرض کیا کہ ایک بات پوچھنا چاہتا

ہوں مولانا نے فرمایا ضرور پوچھئے تب میں نے عرض کیا کہ جناب نے فرائض میں رفع یدین نہیں کیا اور سنن میں کیا، تو مولانا نے کہا کہ ہاں

میرے بھائی یہ بات پوچھنے کی تھی اور فرمایا کہ فرض بہت نازک ہیں وہ رفع یدین کے متحمل نہیں ہو سکتے لیکن سنن اور نوافل ایسے نہیں ہیں۔

حنفیہ کے ہاں ایک مسئلہ عمل کثیر کا ہے کہ جس سے نماز میں خلل آتا ہے تو میں اس پر عمل کرتا ہوں کہ فرائض میں رفع یدین نہیں کرتا اور سنن

نوافل میں کر لیتا ہوں اس طرح دونوں حدیثوں پر عمل ہو جاتا ہے اور یہ وہ تطبیق ہے جو دیوبند میں آپ کو آپ کے اساتذہ نے بھی نہیں بتائی

ہوگی۔ میں نے اقرار کیا یہ واقعہ میں نے مولانا محمد اسحاق بھٹی سے سنا انہوں نے مولانا مناظر احسن گیلانی کے ایک مضمون میں پڑھا تھا جس کا

عنوان تھا "احاطہ دارالعلوم میں بیتے چند دن"۔ اور بعد میں اصل کتاب پڑھی جس کے الفاظ مختلف ہیں مفہوم یہی ہے

راقم عرض کرتا ہے کہ مولانا کی بات میں اچھی تطبیق ہے کہ سنن اور نوافل سواری میں بیٹھ کر جیسے سمت ہو اور ہمت عوادا کئے جاسکتے

ہیں لیکن فرائض میں حنفیہ کے ہاں قیام اور سمت قبلہ ضروری ہے اور اس کی وجہ بھی یہی ہے

اب تو احادیث کے ممکن مجموعے چھپ چکے ہیں اور ایسی کتب احادیث بھی شائع ہو چکی ہیں کہ جن میں فقہ حنفی کی مستلزمات

احادیث مع نقد و جرح موجود ہیں۔ اس میں مقدم طحاوی شریف اور گذشتہ صدی میں جمع و ترتیب پائی جانے والی اعلاء السنن ہے جو ۱۳ جلدوں

پر مشتمل احادیث کا مستند ذخیرہ ہے اور فقہ کی مشہور کتاب ہدایہ کی تمام احادیث کی ترجیح بھی شائع ہو چکی ہے۔ شاید ہی کوئی مسئلہ ہو جس پر حنفیہ

کے پاس اس درجہ و اسناد کی دلیل نہ ہو جو دوسروں کے پاس ہے شاید ہی کسی مسئلہ میں کم درجہ کی حدیث ہوگی۔ سب سے اہم مسئلہ فاتحہ خلف:

امام کا ہے اس میں حنفیہ کے پاس پہلے درجہ میں جیسا کہ گذرا کہ نص قطعی یعنی قرآن پاک کی آیت ہے اس کے علاوہ متعدد احادیث

ہیں۔ پھر ائمہ ثلاثہ کے نزدیک بھی جہری نماز میں مقتدی کو سماع و انصات کرنا چاہئے، البتہ سری میں وہ پڑھنے کی اجازت دیتے ہیں لیکن حنفیہ

کے ہاں سری میں بھی وہ مقتدی حکماً امام کے تابع ہے لہذا وہاں بھی سکوت کا حکم دیتے ہیں۔ امام بخاریؒ نے باب باندھا ہے۔

باب وجوب القراءة الامام والمأموم فی الصلوة

كلها فی الحضرة السفر بجهر لها وما يخلت.

لیکن حدیث لائے ہیں: ”لا صلوة لمن لم يقرأ نماز میں حضریں، سفر میں، جہری نماز ہو یا سری

بفاحة الكتاب“ (اس کی نماز نہیں جس نے سورۃ فاتحہ نہیں پڑھی) اس حدیث میں امام مقتدی منفرہ کا ذکر تک نہیں یعنی بات کچھ حدیث کچھ۔ اس باب میں تین حدیثیں ہیں پہلی طویل حدیث ہے جس میں امام کا ذکر ہے دوسری یہ ہے اور تیسری میں ایک منفرہ کا ذکر ہے جس نے مسجد نبویؐ میں تین دفعہ نماز پڑھی۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ پھر پڑھ اس نے عرض کیا مجھے سکھائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو جب نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہو تو تکبیر کہ پھر جو قرآن تجھ کو یاد ہے اور آسانی سے پڑھ سکتا ہے وہ پڑھ پھر اطمینان سے باقی نماز رکوع سمجھ کرتے ہوئے پوری کر..... اب اس میں قرآن پڑھنے کا ذکر ہے سورۃ فاتحہ کا کوئی ذکر نہیں اس سے کیا سمجھا جائے دو حدیثیں کچھ اور صرف ایک میں فاتحہ کا ذکر ہے اور باب میں بیان کردہ الفاظ کے مفہوم کی کوئی حدیث نہیں۔ حنفیہ یہی کہتے ہیں کہ امام اور منفرہ نے اگر فاتحہ نہیں پڑھی تو وجوب کا ترک کیا جس کی بناء پر نماز ”خدا“ ناقص ہوئی سجدہ سہو کرے۔ جبکہ مسلم شریف بیہیوں کتب سمیت سب میں مختلف احادیث ہیں ایک تو اسی مضمون میں ہے۔

تقلید کے متعلق کچھ عرض کرنا تھا لیکن مضمون طویل ہو گیا صرف ایک بیان مولا نا محمد حسین بنالویؒ کا رسالہ ”اشاعت السنۃ نمبر ۲ جلد ۱۱ صفحہ ۵۳، ۵۴ مطبوعہ ۱۸۸۸ء میں فرماتے ہیں (اصل رسالہ میں الفاظ سخت بھی اور زیادہ بھی ہم نے وہ الفاظ نقل نہیں کئے)

”پچیس برس کے تجربہ سے ہم کو یہ بات معلوم ہوئی کہ جو لوگ بے علمی کے ساتھ مجتہد مطلق تقلید کے تارک بن جاتے ہیں وہ آخر اسلام کو سلام کر بیٹھتے ہیں۔ کفر و ارتداد و فسق کے اسباب دنیا میں اور بھی بکثرت موجود ہیں مگر دینداروں کے بے دین ہو جانے کے لئے بے علمی کے ساتھ ترک تقلید بڑا بھاری سبب ہے مگر اہل حدیث میں جو بے علم یا کم علم ہو کر ترک تقلید مطلق کے مدعی ہیں وہ ان نتائج سے ڈریں اس گروہ کے عوام آزاد اور خود مختار ہوتے جاتے ہیں۔“

اس کے علاوہ بے شمار دلائل اور اکرار و فقہاء کے بیانات ہیں مگر مولا نا بنالویؒ کی یہی تحریر کافی ہے۔

حالات زندگی

الامام المحدث محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ

نام و نسب، وطن:

امام ترمذی کا نسب مختلف کتب میں مختلف آیا ہے آپ بوخی میں پیدا ہوئے جو ترمذ کے قریب دریائے جیحول کے کنارے واقع ہے اور اس کے گرد فصیل ہے جیسے پرانے لاہور اور ملتان میں یہ حفاظت شہر کے لئے ہوتی ہے

- (۱) محمد بن عیسیٰ بن سورۃ بن موسیٰ بن الضحاک (مختلف کتب)
- (۲) محمد بن عیسیٰ بن سورۃ بن شداد (سماعی)
- (۳) محمد بن عیسیٰ بن سورۃ بن شداد بن عیسیٰ (ابن کثیر)
- (۴) محمد بن عیسیٰ بن سورۃ بن موسیٰ بن الضحاک اور ایک روایت میں ابن السکن (ابن حنفیہ)
- (۵) محمد بن عیسیٰ بن سودۃ (المختصر فی اخبار المشرق) لیکن سودۃ بالبدال غلط ہے

سن ولادت، کنیت:

۳۰۹ھ بعض نے کچھ، بعض نے کچھ کہا ہے معلوم ہوتا ہے ولادت کے سن میں اختلاف ہے آپ کے والد ماجد کا نام تمام روایات میں عیسیٰ ہے لہذا آپ کو کنیت ابن عیسیٰ رکھنی چاہئے تھی اس کے برعکس آپ نے ابو عیسیٰ رکھی اور اس پر اعتراضات ہوئے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو والدہ کے بطن سے پیدا ہوئے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿ذلک عیسیٰ ابن مریم﴾ (مریم: ۳۴) ﴿قالت انی یکون لی ولد ولم یمسس بشر ولم اک﴾ ﴿بھا قال کذلک اللہ یفعل ما یشاء﴾ (آل عمران ۴۷) اور یہ کنیت رکھنا صحیح نہیں لگتا۔ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ نے یہ کنیت رکھی تو حضرت عمرؓ نے ڈانٹا۔ حضرت مغیرہؓ نے کہا کہ نبی اکرم ﷺ کو اس کا علم تھا بلکہ ایک روایت ہے کہ خود آپؐ نے یہ کنیت حضرت مغیرہؓ کی رکھی اور مبارکپوریؒ نے ”تحفۃ الاحوذی“ میں کہا ہے کہ کوئی مرفوع متصل صریح حدیث نبیؐ کی نہیں ہے حضرت عمرؓ کی زبردستی اثر کا حکم رکھتی ہے اور یسے بھی قیاس یہ کہتا ہے کہ ایسے بڑے جلیل القدر محدث کو نبی کا علم نہ ہونا بعید عن الفہم ہے کہ انہوں نے باب کی حدیث بیان کر کے قال ابو عیسیٰ ہزاروں دفعہ کہا ہے

تعلیم:

آپ نے اپنی تعلیم کا آغاز ۲۲۰ھ اور ۲۳۵ھ کے قریب کیا قطعیت کی کوئی روایت نہیں ہے۔ آپ کے شیوخ کی تعداد جو کتب میں آئی ہے وہ ۲۲۱ کے لگ بھگ ہے۔ آج کل کے لوگوں کو ایسی باتیں عجیب لگتی ہیں لیکن اس زمانے میں لوگوں کو حدیث حاصل کرنے کا اتنا شوق

تھا کہ جس کو بیان نہیں کیا جاسکتا۔ یہ سچہ ان عرض کرتا ہے کہ مجھے یہ بیان کرتے اور لکھتے ہوئے پہلی جماعت سے لیکر دورہ حدیث تک کے اساتذہ کے گنتے کا خیال ہوا تو ان کی ۳۰ کے لگ بھگ ہے اور اگر ان افراد یا حضرات کو بھی شمار کیا جائے جن سے کچھ نہ کچھ سیکھا تو یہ تعداد چالیس تک جا پہنچتی ہے

امام مسلمؒ سے آپ کی ملاقات ہوئی لیکن ان کے حوالے سے ایک روایت اپنی کتاب میں لائے اور ایسے ہی امام ابو داؤد سے ایک روایت لائے

امام بخاریؒ سے استفادہ اور افادہ:

سب سے زیادہ آپ نے الامام المحدث حضرت محمد بن اسلم بخاریؒ پر علم اور فن میں ایک طویل مدت ان کے ساتھ گزار کر تعلیم حاصل کی اور استفادہ کیا اور اس کے بعد امام عبداللہ ابن عبد الرحمن داری (م ۲۵۵ھ) اور ابو زرعہ رازی سے اس کے بعد کتاب العلل، رجال اور تاریخ میں جو استخراج کیا اس کا اکثر امام بخاریؒ اور دوسرے حضرات نے مطالعہ کیا اور اس کی تحسین کی۔ امام بخاریؒ سے تو اتنے قریب ہوئے اور رہے کہ ان سے بحث و مباحثہ اور مناظرہ کرتے اور اس میں دونوں کو فائدہ ہوا۔ امام بخاریؒ نے اپنے استفادہ کا یوں ذکر کیا ہے کہ امام ترمذیؒ سے فرمایا ”ما انتفعت بک اکثر مما انتفعت بی“ کہ میں نے جناب سے اتنا نفع حاصل کیا کہ اتنا جناب نے مجھ سے نہیں کیا۔ کیسے اور کتنے عظیم لوگ تھے کہ اپنے شاگردوں کے سامنے ان سے نفع حاصل کرنے کا تذکرہ فرماتے ہیں۔ یہ ایسے ہی ہے کہ تقریر کے لفظ لفظ اور نکات کو سمجھنے والے سامنے بیٹھے ہوں تو مقرر کو اتنا شرح صدر ہوتا ہے کہ نئے نئے نکات ایک دم اور اچانک منجانب اللہ ذہن میں آتے ہیں اور اگر غمی یا کند ذہن سامعین ہوں تو مقرر کو آدم نہیں ہوتی بلکہ بڑی مشکل سے آورد سے وقت پورا کرتا ہے۔ امام ترمذیؒ نے جن احادیث کا سماع امام بخاریؒ سے کر کے اپنی جامع ترمذی میں کیا یہاں ان کا ذکر طول کا باعث ہوگا ان کی تعداد ۱۴۱ ہے

غیر معمولی حافظہ:

اللہ تعالیٰ نے آپ کو غیر معمولی حافظہ عطا فرمایا تھا احادیث کے دو جزو آپ کے پاس سفر میں تھے اثناء سفر میں آپ کو علم ہوا کہ قافلے میں وہ وہ شیخ بھی ہیں کہ جن سے وہ جزو پہنچے ہیں۔ خیال کیا کہ ان کو سنا کر ان کی توثیق کراؤں مستقر پر آئے تو دیکھا تو لکھے ہوئے دونوں جزو غائب تھے ان کی جگہ سفید کاغذ لے کر حاضر ہو گئے اور سنانے لگے شیخ کی نظر پڑ گئی کہ اوراق سادہ ہیں اور کہا کہ اما تستحی منی؟ ”کیا تمہیں مجھ سے شرم نہیں آتی۔“ اس پر امام ترمذیؒ نے پورا واقعہ سنایا اور عرض کیا کہ جناب مجھے کچھ اور احادیث سنائیں میں آپ کو مجرد ایک دفعہ سننے پر سنا دوں گا اس پر شیخ نے چالیس احادیث سنائیں سننے کے بعد امام ترمذیؒ نے من وعن ان احادیث کو شیخ کو سنایا شیخ یہ دیکھ کر بہت حیران ہوئے اور فرمایا کہ ”ما رأیت مثلاً“ میں نے آپ جیسا نہیں دیکھا۔ ایک واقعہ احقر نے اپنے استاد حضرت مفتی محمد عبداللہ ذریوٹی سے ملتان خیر المدارس ترمذی پڑھتے ہوئے سنا کہ آخر عمر میں آپ رقت قلبی اور خشیت الہی سے گریہ و زاری کرتے ہوئے نایابا ہو گئے۔ ایک دفعہ سفر حج کو گئے تو ایک جگہ جا کر اونٹنی پر بیٹھے بیٹھے سر نیچا کر لیا۔ احباب کے سوال پر کہ ایسا کیوں کیا تو فرمایا کہ یہاں ایک درخت تھا جس کا ٹہنہ یا شاخیں سر کو لگتی تھیں انہوں نے فرمایا کہ یہاں تو کوئی درخت نہیں اس پر فرمایا کہ ارد گرد سے تحقیق کرو اگر یہاں درخت نہیں تھا تو میں سوء حفظ کا شکار ہو گیا ہوں اور اب مجھے روایت حدیث کو ترک کرنا پڑے گا۔ تحقیق کی گئی تو لوگوں نے کہا کہ درخت تھا لیکن ہم نے اسے مسافروں کی راحت کے لئے اکھیر دیا اس پر آپ نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جیسا کہ پہلے بھی ذکر ہوا اس زمانے میں

محدثین کے حافظے اور دماغ کمپیوٹر یا ریڈار یا آج کل کی زبان میں ”آٹومیک“ (خبردار کرنے کا آلہ) تھے کہ خطرے پر اس کی حق از خود سرخ ہو جاتی تھی۔

جامع ترمذی کا مقام :

بلاشبہ جامع ترمذی ”صحاح ستہ“ میں شامل ہے لیکن اس پر بحث ہوتی رہی ہے کہ اس کا درجہ کس نمبر پر ہے کئی حضرات کہتے ہیں کہ صحیحین (بخاری، مسلم) سنن ابی داؤد، سنن نسائی کے بعد ہے لیکن اکثر کا خیال ہے کہ صحیحین کے بعد اس کا مقام ہے تبھی تو اس کو جامع کہتے ہیں جو یک وقت جامع اور سنن ہے۔ جامع ایسی کتاب حدیث کو کہتے ہیں جس میں حدیث کے تمام موضوعات کا لحاظ رکھا گیا ہو اور سنن جو فقہی ترتیب پر ہو ترمذی میں دونوں باتوں کا لحاظ رکھا گیا ہے

اگر بعض چیزوں یا اعتراضات کو چھوڑ کر دیکھا جائے تو جامع ترمذی کے فوائد صحاح ستہ کی تمام کتب سے زائد ہیں۔ اسی لئے ہمارے مدارس عربیہ میں اکثر روایت یہ رہی کہ شیخ الحدیث بخاری اور ترمذی دونوں پڑھتا ہے۔ ایک بڑی بات جو امام ترمذی نے اہتمام سے کی ہے وہ یہ ہے کہ حدیث بیان کرنے کے بعد صحابہؓ اور ائمہ مجتہدین کا مسلک بیان کرتے ہیں کہ اس حدیث پر کن کن حضرات کا عمل رہا ہے اور حدیث کا مقام صحیح، حسن، مشہور، غریب اور ضعیف وغیرہ بھی بیان کرتے ہیں اور ایک مسئلہ پر باب میں جو حدیث بیان کرتے ہیں اس کا متعلقہ حصہ ہی بیان کرتے ہیں ساری حدیث نہیں بیان کرتے اور مخالف و موافق دونوں طرح کی احادیث بیان کرتے ہیں اور ایک سب سے بڑا اہتمام جس کو کسی محدث نے نہیں چھڑا وہ یہ کہ ”فی الباب“ کہہ کر اس باب میں جتنے صحابہؓ سے روایت ہے اس کا ذکر کرتے ہیں اور بعد میں آنے والوں نے اس ”فی الباب“ کی احادیث کو تلاش کر کے جمع کیا ہے

شروح ترمذی :

جامع ترمذی کی جتنی شرحیں لکھی گئی ہیں اتنی شاید کسی کتاب کی نہیں۔ گزشتہ تیس چالیس سال میں تو جس بڑے جامعہ یادار العلوم میں کسی شیخ نے ترمذی پڑھائی اس کی شرح اکثر و بیشتر نے لکھی اور شائع کی اسی بات سے اس کتاب کے بہتم بالشان ہونے کا پتہ چلتا ہے۔

وفات :

امام ترمذیؒ کی وفات میں بھی اختلاف ہے جیسا کہ ولادت میں لیکن مشہور ۲۷۹ھ ہے اس کو مد نظر رکھ کر علامہ انور شاہ کشمیریؒ نے ایک شعر میں ان کی تعریف کے ساتھ ایک مصرع میں ان کی ولادت و وفات کے مشہور قول کو لیا ہے ۔

الترمذی محمد ذوزین عطر وفاته فی عین

(امام) ترمذی عمدہ خصلت کے عطر تھے۔ ”عطر“ سے وفات ۲۷۹ اور ”عین“ سے عمر نکالی ہے ”ع“ کے عدد ۷۰ ہیں۔

مؤلفہ کتب :

(۱) جامع ترمذی یہ کتاب چھ ناموں سے مشہور ہے (۲) کتاب العلل (۳) الشماک (النبوی) یہ ترمذی کے ساتھ شائع ہوئی ہے اور اب علیحدہ اس کے کئی زبانوں میں تراجم بھی ملتے ہیں (۴) اسماء الصحابہؓ (۵) کتاب الجرح والتعديل (۶) کتاب التاريخ (۷) کتاب الزہد (۸) کتاب الاسماء والکنی (۹) کتاب التفسیر (۱۰) رباعیات فی الحدیث (۱۱) العلل الصغیر (۱۲) کتاب فی آثار المعرفة۔

امام ترمذی کے متعلق ان کے معاصر حضرات اور بعد میں آنے والے اکابر علماء نے جن آراء کا اظہار کیا ہے اگر اس کا خلاصہ بھی درج کیا جاتا تو مضمون بہت طویل ہو جاتا لہذا خاصے اختصار سے کام لیا ہے جن حضرات کو تفصیل سے مطالعہ کرنا ہے تو وہ ڈاکٹر علامہ حبیب اللہ عطار شہید سابق مہتمم جامعہ العلوم الاسلامیہ علامہ بخاری ناؤن کراچی کے عربی میں مطبوعہ مقالہ برائے ڈاکٹر ایٹ ”الامام الترمذی“ ”مجموع کتب الطہارت من جامعہ“ کا مطالعہ فرمائیں جنہوں نے ۷۰ صفحات میں مقالہ کے شروع میں امام ترمذی اور ان کی کتاب کے متعلق بہت بڑے بحث کی ہے انہوں نے کتاب الطہارت کے فی الباب کی احادیث کو جمع کیا ہے۔ ۷۰ صفحات کی اس کتاب اور محنت کو دیکھ کر پینہ آ جاتا ہے۔ راقم نے ترمذی کے حالات کے متعلق اس سے استفادہ کیا ہے اور ان کے لئے دعائے خیر کرتا ہوں کہ انہوں نے اتنی محنت کی۔ مدارس عربیہ نے کیسے کیسے شمس و قمر پیدا کئے لوگ کہتے ہیں کہ مدارس عربیہ فضول ہیں یا نہج ہو گئے، ان سے عرض ہے کہ امام ترمذی کی نسبت سے ان پر ڈاکٹر شہید کے اس کام کا مطالعہ فرمائیں تفصیل میں نہیں جاتا۔ آج کل اس کے مہتمم ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر ہیں آج کے نوے فیصد بی ایچ ڈی حضرات کو ان کے نام کا علم نہیں ہوگا ان پر بھی غرور ناز کیا جاسکتا ہے

آخر میں مکرر عرض کرتا ہوں کہ اب احادیث کے سینکڑوں مجموعے چھپ چکے ہیں ائمہ مجتہدین ائمہ اربعہ رحمہم اللہ اجمعین نے اگر فہمیں مدون نہ کی ہوتیں تو کسی مسئلہ کو کتب احادیث سے معلوم کرنا کتنا مشکل ہوتا اور یہ کام اللہ تعالیٰ نے ائمہ اربعہ سے پہلے کرایا احادیث کے مجموعے بعد میں مرتب ہوئے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

أَبْوَابُ الطَّهَارَةِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابواب طہارت جو مروی ہیں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

۱: باب کوئی نماز بغیر طہارت کے

۱: بَابُ مَا جَاءَ لَا تَقْبَلُ

قبول نہیں ہوتی

صَلَاةٌ بِغَيْرِ طَهْوَرٍ

۱: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی نماز بغیر طہارت کے قبول نہیں ہوتی اور نہ کوئی صدقہ مال خیانت سے قبول ہوتا ہے۔ ہناد نے اپنی حدیث میں بغیر طہور کی جگہ اَلَا بِطَهْوَرٍ کے الفاظ نقل کئے ہیں۔ ابویسی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث باب میں زیادہ صحیح اور احسن ہے اس باب میں ابی ملیح سے ان کے والد کے واسطے سے اور ابو ہریرہؓ اور انسؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ ابویلیح بن اسامہ کا نام عامر ہے۔ ان کو زید بن اسامہ بن عمر الہذلی بھی کہا جاتا ہے۔

۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَنَا أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ وَنَا هَنَادٌ نَا وَكَيْعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ سِمَاكِ عَنْ مُضَعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقْبَلُ صَلَاةٌ بِغَيْرِ طَهْوَرٍ وَلَا صَدَقَةٌ مِنْ غُلُولٍ قَالَ هَنَادٌ فِي حَدِيثِهِ إِلَّا بِطَهْوَرٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا الْحَدِيثُ أَصَحُّ شَيْءٍ فِي هَذَا الْبَابِ وَأَحْسَنُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِيهِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ وَأَبِي الْمَلِيحِ بْنِ أَسَامَةَ أَسْمَةُ عَامِرٍ وَيُقَالُ زَيْدُ بْنُ أَسَامَةَ بْنِ عُمَيْرٍ الْهَذَلِيُّ۔

۲: طہارت کی فضیلت کا باب

۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الطَّهْوَرِ

۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مسلمان بندہ یا (یا) مؤمن بندہ وضو کرتا ہے اور اپنے چہرہ کو دھوتا ہے۔ تو پانی یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ (یا اس کی مثل فرمایا) اس کی تمام خطائیں دھل جاتی ہیں جن کا ارتکاب اس نے آنکھوں سے کیا تھا اور جب وہ اپنے دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو اس کی تمام خطائیں پانی یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ دھل جاتی ہیں جو اس کے ہاتھوں سے ہوئی تھیں

۲: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنُ ابْنِ عِيْسَى نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ أَوْ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَتْ مِنْ وَجْهِهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ نَظَرَ إِلَيْهَا بَعْثَنِي مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ أَوْ تَوَضَّأَ وَغَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتْ

یہاں تک کہ وہ گناہوں سے پاک ہو کر نکلتا ہے ابو عیسیٰ کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسے مالک سہیل سے وہ اپنے والد سے اور وہ ابو ہریرہ سے نقل کرتے ہیں سہیل کے والد ابو صالح سامان کا نام ذکر کیا ہے اور حضرت ابو ہریرہؓ کے نام میں اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ ان کا نام عبد شمس ہے اور بعض کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن عمرو ہے۔ محمد بن اسماعیل بخاریؒ علیہ نے بھی اسی طرح کہا ہے اور یہی صحیح ہے۔ اور اس باب میں عثمانؓ، ثوبانؓ، صابیحیؓ، عمرو بن عبسہؓ، سلیمانؓ اور عبد اللہ بن عمرو سے بھی احادیث مذکور ہیں اور صابیحی جنہوں نے وضو کی فضیلت کے متعلق نبی اکرمؐ سے روایت کیا ہے وہ عبد اللہ صابیحی نہیں اور صابیحی جو ابو بکر صدیقؓ سے روایت کرتے ہیں ان کا سامع نبی سے ثابت نہیں۔ ان کا نام عبد الرحمن بن عسیلہ اور کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ انہوں نے رسول اللہ سے شرف ملاقات کیلئے سفر کیا، وہ سفر میں تھے کہ حضورؐ کی وفات ہو گئی انہوں نے نبی سے بہت سی حدیثیں روایت کی ہیں۔ صابیح بن اعراسی جو وہ صحابی ہیں ان کو بھی صابیحی کہا جاتا ہے۔ ان سے صرف ایک ہی حدیث مروی ہے انہوں نے کہا کہ میں نے نبیؐ سے سنا آپؐ نے فرمایا کہ میں تمہاری کثرت پر دوسری امتوں پر فخر کرنے والا ہوں پس میرے بعد آپس میں قتال نہ کرنا۔

۳ : باب بے شک طہارت نماز کی کنجی ہے

۳ : حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز کی کنجی طہارت ہے اس کی تحریم تکبیر اور اس کی تحلیل سلام ہے۔ ابو عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث اس باب میں صحیح اور احسن ہے۔ عبد اللہ بن محمد بن عقیل سچے ہیں بعض محدثین نے ان کے حافظے پر اعتراض کیا ہے اور میں نے محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور اسحاق

مِنْ يَدَيْهِ كُلَّ خَطِيئَةٍ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ
آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ حَتَّى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِنَ الذُّنُوبِ قَالَ
أَبُو عَيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ حَدِيثُ
مَالِكٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبُو
صَالِحٍ وَالِدُ سُهَيْلٍ هُوَ أَبُو صَالِحٍ السَّمَانُ وَاسْمُهُ
ذُكْوَانُ وَأَبُو هُرَيْرَةَ اخْتَلَفُوا فِي اسْمِهِ فَقَالُوا عَبْدُ
شَمْسٍ وَقَالُوا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَهَكَذَا قَالَ
مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَهَذَا أَصَحُّ وَفِي الْبَابِ عَنْ
عُثْمَانَ وَثُوبَانَ وَالصَّبَّاحِيِّ وَعُمَرَ وَبْنِ عَبَّسَةَ وَ
سَلْمَانَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَالصَّبَّاحِيِّ هَذَا الَّذِي
رَوَى عَنْ النَّبِيِّ ﷺ فِي فَضْلِ الطُّهُورِ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ
الصَّبَّاحِيُّ وَالصَّبَّاحِيُّ الَّذِي رَوَى عَنْ أَبِي بَكْرٍ
إِلِصْدِيقٍ لَيْسَ لَهُ سَمَاعٌ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ وَاسْمُهُ عَبْدُ
الرَّحْمَنِ بْنُ عُسَيْلَةَ وَيَكْنَى أَبَا عَبْدِ اللَّهِ رَحَلَ إِلَى
النَّبِيِّ ﷺ فَقَبِضَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ فِي الطَّرِيقِ وَقَدْ
رَوَى عَنْ النَّبِيِّ ﷺ أَحَادِيثُ وَالصَّبَّاحِيُّ بْنُ
الْأَعْرَسِ الْأَحْمَسِيُّ صَاحِبُ النَّبِيِّ ﷺ يَقَالُ لَهُ الصَّبَّاحِيُّ
بِحِجِّي أَيْضًا وَإِنَّمَا حَدِيثُهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ
يَقُولُ إِنِّي مُكَاثِّرُكُمْ الْأَمَمَ فَلَا تَقْتُلُنَّ بَعْدِي۔

۳ : بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ مِفْتَاحَ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ

۳ : حَدَّثَنَا هَنَادٌ وَقُتَيْبَةُ وَمَحْمُودُ بْنُ غِيْلَانَ قَالُوا أَنَا
وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَبْدُ
الرَّحْمَنِ نَاسِطِيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنْفِيَّةِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ
مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ وَتَحْلِيلُهَا
التَّسْلِيمُ قَالَ أَبُو عَيْسَى هَذَا الْحَدِيثُ أَصَحُّ شَيْءٍ
فِي هَذَا الْبَابِ وَأَحْسَنُ وَعَبْدُ اللَّهِ ابْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ

بن ابراہیم اور حمیدی عبد اللہ بن محمد بن عقیل کی روایت سے جنت پکڑتے تھے۔ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو مقارب الحدیث کہا ہے اور اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایات منقول ہیں۔

عَقِيلٌ هُوَ صَدُوقٌ وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيهِ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ كَانَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَالْحَمِيدِيُّ يَحْتَجُونَ بِحَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهُوَ مُقَارِبُ الْحَدِيثِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَأَبِي سَعِيدٍ.

(ف) (مقارب الحدیث سے مراد یہ ہے کہ راوی کی روایت کردہ حدیث صحت کے قریب ہو۔)

۴ : باب بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت کیا کہے

۴ : حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو فرماتے: ”اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ“ اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں شعبہ کہتے ہیں کہ ایک اور مرتبہ فرمایا: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبِیْثِ اَوِ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ۔ میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شر سے اور اہل شر سے یا فرمایا ناپاک جنوں سے اور ناپاک جنوں کی عورتوں سے اس باب میں حضرت علیؓ، زید بن ارقمؓ، جابرؓ اور ابن مسعودؓ سے بھی روایات مروی ہیں۔ ابو عیسیٰؒ فرماتے ہیں حدیث انسؓ اس باب میں اصح اور احسن ہے اور زید بن ارقمؓ کی روایت میں اضطراب ہے۔ ہشامؓ و دستوائیؓ اور سعید بن ابی عروبہؓ قنادہ سے روایت کرتے ہیں۔ سعید نے کہا وہ قاسم بن عوفؓ شیبانی سے اور وہ زید بن ارقمؓ سے روایت کرتے ہیں ہشامؓ نے کہا وہ قنادہ سے اور وہ زید بن ارقمؓ سے روایت کرتے ہیں اس حدیث کو شعبہ اور معمرؓ قنادہ سے اور انہوں نے نصر بن انسؓ سے روایت کیا ہے۔ شعبہ کہتے ہیں کہ زید بن ارقمؓ سے روایت ہے اور معمرؓ کہتے ہیں کہ روایت ہے نصر بن انسؓ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے۔ ابو عیسیٰؒ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا محمد بن اسماعیل بخاریؒ سے اس کے متعلق تو انہوں نے کہا کہ احتمال ہے کہ قنادہ نے دونوں سے اکٹھے نقل

۴ : بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ

۴ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَنَادٌ قَالَا نَا وَكَيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ قَالَ شُعْبَةُ وَقَدْ قَالَ مَرَّةً أُخْرٰی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبِیْثِ اَوِ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ وَجَابِرٍ وَابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَنَسٍ أَصَحُّ شَيْءٍ فِي هَذَا الْبَابِ وَأَحْسَنُ وَحَدِيثُ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ فِي إِسْنَادِهِ اضْطِرَابٌ رَوَى هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ وَسَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَنَادَةَ وَقَالَ سَعِيدٌ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَوْفٍ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ وَقَالَ هِشَامٌ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ وَمَعْمَرٌ عَنْ قَنَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ وَقَالَ مَعْمَرٌ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَبُو عِيسَى سَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا فَقَالَ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ قَنَادَةُ رَوَى عَنْهُمَا جَمِيعًا.

کیا ہو یعنی قاسم اور نصر سے۔

۵: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء جاتے تو فرماتے: ”اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ“ اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں ناپاکی اور بُرے کاموں سے (ابو عیسیٰؒ نے کہا ہے) کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے

۵: باب بیت الخلاء سے نکلنے وقت کیا کہے؟

۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء سے نکلے تو فرماتے: ”غُفِرَ لَكَ“ اے اللہ میں تیری بخشش چاہتا ہوں۔ ابو عیسیٰؒ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے اسرائیل کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔ اسرائیل یوسف بن ابی بردہ سے روایت کرتے ہیں۔ ابو بردہ بن ابی موسیٰ کا نام عامر بن عبد اللہ بن قیس اشعری ہے اور اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کے علاوہ اور کوئی حدیث معلوم نہیں ہوتی۔

۶: باب قضائے حاجت اور پیشاب کے وقت قبلہ

رخ ہونے کی مخالفت کے بارے میں

۷: حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم قضائے حاجت یا پیشاب کیلئے جاؤ تو قبلہ کی طرف رخ نہ کرو اور نہ پشت بلکہ مشرق یا مغرب کی طرف رخ کیا کرو۔ ابو ایوب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب ہم شام گئے تو ہم نے دیکھا کہ بیت الخلاء قبلہ رخ بنے ہوئے ہیں لہذا ہم رخ پھیر لیتے اور اللہ سے مغفرت طلب کرتے۔ اس باب میں عبد اللہ بن حارث رضی اللہ عنہ اور معقل بن ابی یثم رضی اللہ عنہ جنہیں (معقل بن ابی معقل بھی کہا جاتا ہے) ابو ہریرہ رضی اللہ

۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّمِيّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۵۔ باب مَا يَقُولُ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ

۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَامَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ غُفِرَ لَكَ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ إِسْرَائِيلَ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ وَابُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى اِسْمُهُ عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسِ الْأَشْعَرِيِّ وَلَا يَعْرِفُ مَعًا فِي هَذَا الْبَابِ إِلَّا حَدِيثُ عَائِشَةَ۔

۶: باب فِي النَّهْيِ عَنِ اسْتِقْبَالِ

الْقِبْلَةِ بِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ

۷: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ وَلَا بَوْلٍ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا وَلَكِنْ شَرِّقُوا أَوْ غَرِّبُوا قَالَ أَبُو أَيُّوبَ فَقَدِمْنَا الشَّامَ فَوَجَدْنَا مَرًا حِصْنٌ قَدْ بَنِيَتْ مُسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةِ فَتَنَحَّرَفْنَا عَنْهَا وَتَسْتَغْفِرُ اللَّهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ وَمَعْقِلِ بْنِ أَبِي الْهَيْثَمِ وَيَقَالُ مَعْقِلُ بْنُ أَبِي مَعْقِلٍ

عنه، ابوامامہ اور سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے بھی روایات منقول ہیں۔ ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ابویوب رضی اللہ عنہ کی حدیث اس باب میں احسن اور اصح ہے اور ابویوب رضی اللہ عنہ کا نام خالد بن زید ہے اور زہری کا نام محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن شہاب الزہری ہے اور انکی کنیت ابوبکر ہے ابوالولید کی نے کہا کہ ابوعبد اللہ شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو یہ فرمایا کہ منہ نہ کرو قبلہ کی طرف پیشاب یا قضاء حاجت کے وقت اور نہ پیٹھ کرو، اس سے مراد جنگل ہے جبکہ اسی مقصد کیلئے بنائے گئے بیت الخلاء میں قبلہ رخ ہونے کی اجازت ہے۔ اسحق رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ خواہ صحرا ہو یا بیت الخلاء قبلہ کی طرف پیٹھ کرنا تو جائز ہے لیکن قبلہ کی طرف رخ کرنا جائز نہیں ہے۔

وَأَبَى أُمَامَةَ وَأَبَى هُرَيْرَةَ وَسَهْلُ بْنُ حَنِيفٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَبِي أَيُّوبَ أَحْسَنُ شَيْءٍ فِي هَذَا الْبَابِ وَأَصَحُّ وَأَبُو أَيُّوبَ اسْمُهُ خَالِدُ بْنُ زَيْدٍ وَالزُّهْرِيُّ اسْمُهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ بْنُ عَبِيدِ اللَّهِ بْنِ شَهَابِ الزُّهْرِيِّ وَكُنْيَتُهُ أَبُو بَكْرٍ قَالَ أَبُو الْوَلِيدِ الْمَكِّيُّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الشَّافِعِيُّ إِنَّمَا مَعْنَى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ وَلَا بَوْلٍ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا إِنَّمَا هَذَا فِي الْغِيَاظِ فَمَا فِي الْكُفِّ الْمُبِينَةِ لَهُ رُخْصَةٌ فِي أَنْ يَسْتَقْبِلَهَا وَهَكَذَا قَالَ إِسْحَاقُ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ إِنَّمَا الرُّخْصَةُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اسْتِدْبَارِ الْقِبْلَةِ بِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ فَمَا اسْتِقْبَالَ الْقِبْلَةِ فَلَا يَسْتَقْبِلُهَا كَأَنَّهُ لَمْ يَرَفِ الصَّحْرَاءَ وَلَا فِي الْكُفِّفِ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ.

(ف) یہ حکم مدینہ منورہ کا ہے اس لئے کہ وہاں قبلہ جنوب کی طرف ہے۔

۷: باب قبلہ کی طرف رخ کرنے میں رخصت

۷: بَابُ مَا جَاءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ

۸: حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ منع کیا ہے نبی ﷺ نے قبلہ کی طرف رخ کر کے پیشاب کرنے سے۔ پھر میں نے آپ ﷺ کی وفات سے ایک سال قبل آپ ﷺ کو قبلہ کی طرف رخ کرتے ہوئے دیکھا۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ، ابو قتادہؓ اور عمارؓ سے بھی احادیث نقل کی گئی ہیں۔ ابوعیسیٰ نے فرمایا حدیث جابرؓ اس باب میں حسن غریب ہے۔ اس حدیث کو ابن لہیئہ نے ابی زبیر سے انہوں نے جابر سے انہوں نے ابی قتادہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو قبلہ کی طرف رخ کر کے پیشاب کرتے ہوئے دیکھا۔ ہمیں اس کی خبر تمیہ نے دی وہ اسے ابن لہیئہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں۔ جابرؓ کی حدیث ابن لہیئہ کی

۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ نَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِبَوْلٍ فَرَأَيْتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْبَضَ بَعَامٌ يَسْتَقْبِلُهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ وَعَائِشَةَ وَعَمَّارٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ جَابِرٍ فِي هَذَا الْبَابِ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ ابْنُ لَهْيَنَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبُولُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ أَخْبَرَنَا بِذَلِكَ قُتَيْبَةُ قَالَ أَنَا ابْنُ لَهْيَنَةَ وَحَدِيثُ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَحُّ

حدیث سے صحیح ہے۔ ابن لہیئۃ محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں اور یحییٰ بن سعید قطان وغیرہ نے انہیں ضعیف کہا ہے۔

۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں ایک دن حضرت حصہ رضی اللہ عنہما کے مکان پر چڑھا تو میں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو قضاے حاجت کیلئے بیٹھے ہوئے دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رخ شام اور پشت قبلہ کی طرف تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مِنْ حَدِيثِ ابْنِ لَهْيَعَةَ وَابْنِ لَهْيَعَةَ ضَعِيفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ ضَعْفُهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ وَغَيْرُهُ.

۹. حَدَّثَنَا هَذَا نَا عُبْدَةُ عَنْ غُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانٍ عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَفِئْتُ يَوْمًا عَلَى بَيْتِ حَفْصَةَ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حَاجَتِهِ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ مُسْتَدْبِرَ الْكَعْبَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

(ف) احتاف کے نزدیک قبلہ کی طرف رخ یا پیٹھ کرنا قضاے حاجت یا پیشاب کے وقت ممنوع ہے چاہے گھر میں ہو یا جنگل میں۔ اس لیے ممکن ہے کہ روایت کا مفہوم یہ ہو کہ آپ ﷺ نے بہ تقاضا ایسا کیا ہو اور قولی حدیث (امر) کو فعلی پر ترجیح ہوتی ہے۔

۸: باب کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی ممانعت

۸: بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبُولِ قَائِمًا

۱۰: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ اگر تم میں سے کوئی کہے کہ نبی اکرم ﷺ کھڑے ہو کر پیشاب کرتے تھے تو اسکی تصدیق نہ کرو کیونکہ آپ ﷺ ہمیشہ بیٹھ کر پیشاب کرتے تھے۔ اس باب میں عمرؓ اور بریدہؓ سے بھی روایت منقول ہے۔ ابویہؓ کہتے ہیں کہ حدیث عائشہؓ اس باب میں احسن اور صحیح ہے۔ حضرت عمرؓ کی حدیث عبدالکریم بن ابی المخارق سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے نبی اکرم ﷺ نے کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا تو فرمایا اے عمر کھڑے ہو کر پیشاب نہ کرو۔ پھر میں نے کبھی کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا۔ اس حدیث کو عبدالکریم بن ابی المخارق نے مرفوعاً روایت کیا ہے اور وہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔ ایوب سختیانی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے اور اسکے بارے میں کلام کیا ہے۔ عبید اللہ نافع سے اور وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں جب سے مسلمان ہوا میں نے کبھی کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا۔ یہ

۱۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَاشِرِيكَ عَنْ الْمُقْدَامِ بْنِ شَرِيحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبُولُ قَائِمًا فَلَا تُصَدِّقُوهُ مَا كَانَ يَبُولُ إِلَّا قَاعِدًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمرَ وَبُرَيْدَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ أَحْسَنُ شَيْءٍ فِي هَذَا الْبَابِ وَأَصَحُّ وَحَدِيثُ عُمرَ إِنَّمَا رَوَى مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ أَبِي الْمُخَارِقِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمرَ قَالَ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبُولُ قَائِمًا فَقَالَ يَا عُمرَ لَا تَبْلُ قَائِمًا فَمَا بَلْتُ قَائِمًا بَعْدُ وَإِنَّمَا رَفَعَ هَذَا الْحَدِيثُ عَبْدُ الْكَرِيمِ ابْنُ أَبِي الْمُخَارِقِ وَهُوَ ضَعِيفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ ضَعْفُهُ أَيُّوبُ السُّخْتِيَانِيُّ وَتَكَلَّمَ فِيهِ وَرَوَى غُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمرَ قَالَ قَالَ عُمرَ مَا بَلْتُ قَائِمًا مِنْذُ أَصْلَمْتُ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْكَرِيمِ وَحَدِيثُ بُرَيْدَةَ فِي هَذَا

حدیث عبدالکریم کی حدیث سے صحیح ہے۔ بریدہ کی حدیث غیر محفوظ ہے۔ اس باب میں پیشاب کرنے کی ممانعت تادیباً حرام نہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا ظلم ہے۔

۹: باب کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی رخصت

۱۱: حضرت ابی وائلؓ سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہؓ نے فرمایا نبی ﷺ ایک قوم کے ڈھیر پر آئے اور اس پر کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔ پھر میں آپ ﷺ کیلئے وضو کا پانی لایا اور پیچھے ہٹنے لگا تو حضور ﷺ نے مجھے بلا لیا یہاں تک کہ میں ان کے پیچھے (نزدیک) پہنچ گیا پھر آپ ﷺ نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔ ابوعیسیٰ نے کہا کہ منصور اور عبیدہ رضی اللہ عنہما نے ابی وائلؓ کی حدیث کے واسطے سے اعمشؓ ہی کی طرح کی روایت نقل کی ہے اسکے علاوہ حماد بن ابی سلیمان اور عاصم بن بھدلہ، ابی وائلؓ سے وہ مغیرہ بن شعبہ سے اور وہ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ ابی وائلؓ کی حدیث حذیفہؓ سے صحیح ہے اور اہل علم کی ایک جماعت نے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے میں (بوقت ضرورت) رخصت دی ہے۔

۱۰: باب قضائے حاجت کے وقت پردہ کرنا

۱۲: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ جب قضائے حاجت کا ارادہ فرماتے تو اس وقت تک کپڑا نہ اٹھاتے جب تک زمین کے قریب نہ ہو جاتے۔ ابوعیسیٰ نے فرمایا اس حدیث کو اسی طرح روایت کیا ہے محمد بن ربیعہ نے اعمشؓ سے انہوں نے انسؓ سے پھر کعب اور حماد نے اعمشؓ سے روایت کیا ہے کہ اعمشؓ نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہا کرتے تھے کہ جب حضور ﷺ قضائے حاجت کا ارادہ کرتے تو اس وقت تک کپڑا نہ اٹھاتے جب تک زمین کے قریب نہ ہو جاتے۔ یہ دونوں حدیثیں مرسل ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اعمشؓ نے انس بن مالکؓ یا کسی بھی صحابیؓ سے حدیث نہیں سنی اور انہوں (اعمشؓ)

غیر محفوظ و معنی النہی عن البول قائماً علی السداب لا علی التحریم وقد روى عن عبد الله بن مسعود قال إن من الجفاء أن تقول وأنت قائم.

۹: باب ما جاء من الرخصة في ذلك

۱۱: حَدَّثَنَا هَنَادًا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَقَالَ عَلَيْهَا قَائِمًا فَأَتَيْتُهُ بِوَضُوءٍ فَلَذَّهَبَتْ لَا تَأْخُرُ عَنْهُ فَلَذَّ عَائِي حَتَّى كُنْتُ عِنْدَ عَقْبَيْهِ فَنَوَّضًا وَمَسَحَ عَلَى خُفَيْهِ قَالَ أَبُو عَيْسَى وَهَكَذَا رَوَى مُنْصَوِّرًا غَبِيْدَةُ الضُّبِّيُّ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ مِثْلَ رِوَايَةِ الْأَعْمَشِ وَرَوَى حَمَّادُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ وَعَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنِ الْمُغْبِرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيثُ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَصَحُّ وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْبَوْلِ قَائِمًا.

۱۰: باب الاستتار عند الحاجة

۱۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ الْحَاجَةَ لَمْ يَرْفَعْ ثَوْبَهُ حَتَّى يَذْنُو مِنَ الْأَرْضِ قَالَ أَبُو عَيْسَى وَهَكَذَا رَوَى مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَنَسٍ هَذَا الْحَدِيثُ وَرَوَى وَكِيعٌ وَالْحِمَّانِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمرَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ الْحَاجَةَ لَمْ يَرْفَعْ ثَوْبَهُ حَتَّى يَذْنُو مِنَ الْأَرْضِ وَكَلاَ الْحَدِيثَيْنِ مُرْسَلٌ وَيَقَالُ لَمْ يَسْمَعْ الْأَعْمَشُ مِنْ أَنَسٍ بِنِ مَالِكٍ وَلَا مِنْ

نے انس بن مالک کو نماز پڑھتے دیکھا ہے اور انکی نماز کی حکایت بیان کی اور اعمش کا نام سلیمان بن مہران ہے اور انکی کنیت ابو محمد کاہلی ہے اور وہ بنی کاہل کے مولیٰ ہیں۔ اعمش کہتے ہیں کہ میرے باپ کو بچپن میں لایا گیا تھا اپنے شہر سے اور حضرت مسروق نے ان کو وارث بنایا۔

۱۱: باب داہنے ہاتھ سے استنجا کرنے کی کراہت

۱۳: عبد اللہ بن ابی قتادہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آلہ تناسل کو دائیں ہاتھ سے چھونے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، سلمان رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور سہل بن حنیف سے بھی احادیث مروی ہیں۔

ابو عیسیٰ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو قتادہ کا نام حارث بن ربیع ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ دائیں ہاتھ سے استنجا کرنا مکروہ ہے۔

۱۲: باب پتھروں سے استنجا کرنا

۱۴: عبد الرحمن بن یزید کہتے ہیں کہ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے کہا گیا۔ تمہارے نبی نے تمہیں ہر بات سکھائی یہاں تک کہ قضائے حاجت کا طریقہ بھی بتایا۔ سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قضائے حاجت کے وقت قبلہ رخ ہونے سے منع کیا، داہنے ہاتھ سے استنجا کرنے، تین ڈھیلوں سے کم کیساتھ استنجا کرنے اور گوبر اور ہڈی سے استنجا کرنے سے بھی منع فرمایا۔ اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا، خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ، جابر رضی اللہ عنہ اور خلاد بن سائب سے بھی احادیث مروی ہیں۔ خلاد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ ابو عیسیٰ فرماتے ہیں کہ سلمان کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اکثر اہل علم اور صحابہؓ کا یہی قول ہے کہ اگر پیشاب یا پاخانہ کا اثر پانی کے بغیر ختم ہو جائے تو پتھروں سے ہی استنجا کافی ہے۔ ثوری، ابن مبارک، امام شافعی، امام

أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ نَظَرَ إِلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَيْتُهُ يُصَلِّي فَذَكَرَ عَنْهُ حِكَايَةَ فِي الصَّلَاةِ وَالْأَعْمَشُ اسْمُهُ سُلَيْمَانُ بْنُ مِهْرَانَ أَبُو مُحَمَّدٍ الْكَاهِلِيُّ وَهُوَ مَوْلَى لَهُمْ قَالَ الْأَعْمَشُ كَانَ أَبِي حَمِيلًا قَوْرَثُهُ مَسْرُوقٌ -

۱۱: بَابُ كَرَاهِيَةِ الْإِسْتِنْجَاءِ بِالْيَمِينِ

۱۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمُجَنِّيُّ نَا سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَمَسَّ الرَّجُلُ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَسَلْمَانَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَسَهْلِ بْنِ حَنِيفٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَابْنُ قَتَادَةَ اسْمُهُ الْحَارِثُ بْنُ رَبِيعٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا الْإِسْتِنْجَاءَ بِالْيَمِينِ -

۱۲: بَابُ الْإِسْتِنْجَاءِ بِالْحِجَارَةِ

۱۴- حَدَّثَنَا هَنَادًا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ قِيلَ لِسَلْمَانَ قَدْ عَلَّمَكُمُ نَبِيَّكُمْ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى الْخِرَاءَةَ قَالَ سَلْمَانُ أَجَلَ نَهَانَا أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ أَوْ أَنْ نَسْتَنْجِيَ بِالْيَمِينِ أَوْ أَنْ نَسْتَنْجِيَ أَحَدًا نَا بِأَقْلٍ مِنْ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ أَوْ أَنْ نَسْتَنْجِيَ بِرَجِيعٍ أَوْ بِعَظْمٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَخَزِيمَةَ بْنِ ثَابِتٍ وَجَابِرٍ وَخَلَادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ سَلْمَانَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ رَأَوْا أَنَّ الْإِسْتِنْجَاءَ بِالْحِجَارَةِ يُجْزِئُ وَإِنْ لَمْ يَسْتَنْجِ بِالْمَاءِ إِذَا انْقَضَى أَثَرُ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ وَبِهِ يَقُولُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ

وَإِسْحَقُ

احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔

۱۳: باب دو پتھروں سے استنجا کرنا

۱۵: حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ قضائے حاجت کیلئے نکلے تو آپ ﷺ نے فرمایا میرے لئے تین ڈھیلے (پتھر) تلاش کرو۔ حضرت عبداللہؓ کہتے ہیں۔ میں دو پتھر اور ایک گوبر کا ٹکڑا لیکر حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے ڈھیلے (پتھر) لے لئے اور گوبر کا ٹکڑا پھینک دیا اور فرمایا کہ یہ ناپاک ہے۔ ابو عیسیٰؒ کہتے ہیں قیس بن ربیع نے اس حدیث کو اسی طرح روایت کیا ہے ابی اسحاق سے انہوں نے ابی عبیدہ سے انہوں نے عبداللہؓ سے حدیث اسرائیل کی طرح۔ معمر اور عمار بن زریق بھی ابی اسحاق سے وہ علقمہ سے اور وہ عبداللہؓ سے یہی حدیث نقل کرتے ہیں۔ زہیر ابی اسحاق سے وہ عبدالرحمن بن اسود وہ اپنے والد اسود بن یزید اور وہ عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ زکریا بن ابی زائدہ ابی اسحاق سے وہ عبدالرحمن بن یزید سے اور وہ عبداللہؓ سے اسے نقل کرتے ہیں اور اس روایت میں اضطراب ہے۔ ابو عیسیٰؒ کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن عبدالرحمن سے سوال کیا کہ ابی اسحاق کی ان روایات میں سے کونسی روایت صحیح ہے تو انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا اور میں نے سوال کیا محمد بن اسماعیل بخاریؒ سے انہوں نے بھی کوئی فیصلہ نہیں دیا، شاید امام بخاریؒ کے نزدیک زہیر کی حدیث اصح ہے جو مروی ہے ابی اسحاق سے وہ روایت کرتے ہیں عبدالرحمن بن اسود سے وہ اپنے والد سے اور وہ عبداللہؓ سے اور اس حدیث کو امام بخاریؒ نے اپنی کتاب میں بھی نقل کیا ہے۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں اس باب میں میرے نزدیک اسرائیل اور قیس کی روایت زیادہ اصح ہے جو مروی ہے ابی اسحاق سے وہ روایت کرتے ہیں ابی عبیدہ سے اور وہ عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ اس لئے کہ اسرائیل ابی اسحاق کی روایت میں دوسرے راویوں کی نسبت بہت اثبت ہیں اور

۱۳: بَابُ فِي الاسْتِنْجَاءِ بِالْحَجَرَيْنِ

۱۵: حَدَّثَنَا هَنَادٌ وَفُتَيْبَةُ قَالَا نَا وَكَيْعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِ فَقَالَ التَّمَسُّ لِي ثَلَاثَةَ أَحْجَارٍ قَالَ فَاتَيْتُهُ بِحَجَرَيْنِ وَرَوْثَةٍ فَاخَذَ الْحَجَرَيْنِ وَالْقَى الرِّوْثَةَ وَقَالَ إِنَّهَا رُكْسٌ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَهَكَذَا رَوَى قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ نَحْوَ حَدِيثِ إِسْرَائِيلَ وَرَوَى مَعْمَرٌ وَعَمَارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَرَوَى زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَرَوَى زَكْرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَهَذَا حَدِيثٌ فِيهِ اضْطِرَابٌ قَالَ أَبُو عِيْسَى سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَيُّ الرِّوَايَاتِ فِي هَذَا عَنْ أَبِي إِسْحَقَ أَصَحُّ فَلَمْ يَقْضِ فِيهِ بِشَيْءٍ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا فَلَمْ يَقْضِ فِيهِ بِشَيْءٍ وَكَانَهُ رَأَى حَدِيثَ زُهَيْرٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَشْبَهَ وَوَضَعَهُ فِي كِتَابِهِ الْجَمَاعِ وَأَصَحُّ شَيْءٍ فِي هَذَا عِنْدِي حَدِيثُ إِسْرَائِيلَ وَقَيْسِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ لِأَنَّ إِسْرَائِيلَ أَثْبَتَ وَأَحْفَظَ لِحَدِيثِ أَبِي إِسْحَقَ مِنْ هَؤُلَاءِ وَتَابَعَهُ عَلَى ذَلِكَ قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ وَسَمِعْتُ أَبَا مُوسَى مُحَمَّدَ بْنَ الْمُثَنَّى يَقُولُ

زیادہ یاد رکھنے والے ہیں۔ قیس بن ربیع نے انکی متابعت کی ہے۔ میں (ترمذی) نے ابوموسیٰ محمد بن ثنیٰ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے عبدالرحمن بن مہدی سے سنا وہ کہتے تھے کہ مجھ سے سفیان ثوری کی ابواسحق سے منقول جو احادیث چھوٹ گئیں انکی وجہ یہ ہے کہ میں نے اسرائیل پر بھروسہ کیا کیونکہ وہ انہیں پورا پورا بیان کرتے تھے۔ ابویسیٰ نے کہا۔ زہیر کی روایت ابی اسحاق سے زیادہ قوی نہیں اس لئے کہ زہیر کا ان سے سماع آخر وقت میں ہوا۔ میں (ابویسیٰ) نے احمد بن حسن سے سنا وہ کہتے تھے کہ احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ جب تم زندہ اور زہیر کی حدیث سنو تو کسی دوسرے سے سننے کی ضرورت نہیں مگر یہ کہ وہ حدیث ابواسحق سے مروی ہو۔ ابواسحق کا نام عمرو بن عبداللہ اسمعیٰی الہمدانی ہے۔ ابوعبیدہ بن عبداللہ بن مسعودؓ نے اپنے والد سے کوئی حدیث نہیں سنی اور (ابوعبیدہ) کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے عمرو بن مرہ سے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابوعبیدہ بن عبداللہ بن مسعودؓ سے پوچھا کیا تمہیں عبداللہ بن مسعودؓ سے سنی ہوئی کچھ باتیں یاد ہیں تو انہوں نے فرمایا نہیں۔

۱۴: باب جن سے استنجا کرنا مکروہ ہے

۱۶: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم گو براور ہڈی سے استنجانہ کرو اس لئے کہ وہ تمہارے بھائی جنوں کی غذا ہے۔ اس باب میں ابو ہریرہؓ، سلیمانؓ، جابرؓ اور ابن عمرؓ سے بھی احادیث مروی ہیں۔ ابویسیٰؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اسمعیل بن ابراہیم وغیرہ سے بھی مروی ہے وہ روایت کرتے ہیں داؤد بن ابی ہند سے وہ شععی سے وہ علقمہ سے اور وہ عبداللہ سے کہ عبداللہ بن مسعودؓ "لَيْلَةُ الْحِجْرِ" میں حضور ﷺ کیساتھ تھے، انہوں نے پوری حدیث کو بیان کیا۔ شععی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

۱۴: بَابُ كَرَاهِيَةِ مَا يُسْتَنْجَى بِهِ

۱۶: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَاحِفُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَنْجُوا بِالرَّوْثِ وَلَا بِالْعِظَامِ فَإِنَّهُ زَادَ إِخْوَانَكُمْ مِنَ الْحِجْرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَسَلْمَانَ وَجَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيسَى وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أِبْرَاهِيمَ وَغَيْرُهُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ

کہ گوہر اور ہڈیوں سے استنجا نہ کرو کیونکہ وہ تمہارے جن بھائیوں کی خوراک ہے۔ اسماعیل کی روایت حفص بن غیاث کی روایت سے صحیح ہے اور اہل علم اسی پر عمل کرتے ہیں، پھر اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث مذکور ہیں۔

۱۵: باب پانی سے استنجا کرنا

۱۷: حضرت معاذہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ نے (عورتوں سے) فرمایا کہ اپنے شوہروں کو پانی سے استنجا کرنے کا کہو کیونکہ مجھے ان سے (کہتے ہوئے) شرم آتی ہے اس لئے کہ تحقیق رسول اللہ ﷺ ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ اس باب میں جریر بن عبد اللہ الجلی، انسؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی احادیث مذکور ہیں۔ ابوعیسیٰ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس پر اہل علم کا عمل ہے کہ وہ پانی سے استنجا کرنا اختیار (یعنی پسند) کرتے ہیں۔ اگرچہ ان کے نزدیک پتھروں سے استنجا کرنا بھی کافی ہے لیکن پانی کے استعمال کو مستحب اور افضل سمجھتے ہیں۔ سفیان ثوری، ابن مبارک، امام شافعی، احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔

الْحَبْنُ الْحَدِيثُ بِطَوْلِهِ فَقَالَ الشَّعْبِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَسْتَنْجُوا بِالرُّوْثِ وَلَا بِالْعِظَامِ فَإِنَّهُ زَادَ إِخْوَانَكُمْ مِنَ الْحَبْنِ وَكَانَ رِوَايَةً إِسْمَاعِيلَ أَصَحُّ مِنْ رِوَايَةِ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ -

۱۵: بَابُ الْإِسْتِنْجَاءِ بِالْمَاءِ

۱۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي الشَّوَّازِ قَالَ تَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَرُّنَ أَرْوَجَكُنَّ أَنْ يَسْتَطِيعُوا بِالْمَاءِ فَإِنِّي أَسْتَحْبِبُهُمْ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَفْعَلُهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْجَلِّيِّ وَآنَسٍ وَابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عَيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعَلَيْهِ الْعَمَلُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَخْتَارُونَ الْإِسْتِنْجَاءَ بِالْمَاءِ وَإِنْ كَانَ الْإِسْتِنْجَاءُ بِالْحِجَارَةِ يُجْزِئُهُ عِنْدَهُمْ فَإِنَّهُمْ اسْتَحَبُّوا الْإِسْتِنْجَاءَ بِالْمَاءِ وَرَأَوْهُ أَفْضَلَ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَاحْمَدُ وَاسْحَقُ -

فَاتْلُوهُ: اگر نجاست موجودہ (روپے کے سکے) سے زیادہ لگی ہو تو پھر پانی سے استنجا ضروری ہے۔

خُلاصۃ الباب: پانی سے استنجا کرنا مسنون ہے۔ جمہور علماء کے نزدیک یہ ذکر کرنا اس لئے ضروری ہے بعض لوگ پانی سے استنجا کرنے کو مکروہ کہتے ہیں۔

۱۶: باب اس بارے میں کہ نبی ﷺ کا قضاے

حاجت کے وقت تو دوڑ تشریف لے جانا

۱۸: مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ میں ایک سفر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم قضاے حاجت کیلئے گئے اور بہت دور گئے۔ اس باب میں عبد الرحمن بن ابی قراد، ابی قتادہ، جابر اور یحییٰ بن عبید سے بھی روایت ہے۔ یحییٰ اپنے والد ابوموسیٰ، ابن عباسؓ اور

۱۶: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا

أَرَادَ الْحَاجَةَ أَبْعَدَ فِي الْمَذْهَبِ

۱۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدَ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ حَاجَتَهُ فَأَبْعَدَ فِي الْمَذْهَبِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي قُرَادٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَ

جَابِرٌ وَيَحْيَى بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ وَابْنِ مُوسَى وَابْنِ عَبَّاسٍ وَبَلَّالُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَرْتَدُّ لِبَوْلِهِ مَكَانًا كَمَا يَرْتَدُّ دُمْنُزٍ لَا وَابُوسَلَمَةَ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ الزُّهْرِيُّ۔

بلال بن حارث سے روایت کرتے ہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب کرنے کیلئے جگہ ڈھونڈتے تھے جس طرح پڑاؤ کیلئے جگہ تلاش کرتے۔ ابوسلمہ کا نام عبد اللہ بن عبد الرحمن بن عوف زہری ہے۔

خلاصۃ الباب: غسل خانہ میں پیشاب کرنا مکروہ ہے جبکہ کچی جگہ ہو یا پانی کھڑا ہو جاتا ہو لیکن اگر فرش پکا ہو اور پانی نکلنے کی جگہ موجود ہو تو یہ ممانعت نہیں ہے۔ وجہ یہ ہے کہ اس حرکت سے دل میں وسوسا پیدا ہوتے ہیں۔ وسوسا کی حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مختلف اعمال و افعال میں کچھ خاصیتیں رکھی ہیں جن میں بظاہر کوئی جوڑ نظر نہیں آتا مثلاً علامہ شامیؒ نے بہت سارے اعمال کے بارے میں فرمایا کہ وہ نسیان پیدا کرتے ہیں ان میں سے غسل خانہ میں پیشاب کرنا بھی ذکر کیا ہے۔ یہ خیال کوئی تو ہم پرستی نہیں بلکہ جس طرح اور چیزوں کے کچھ خواص ہیں اور ان خواص کا اعتقاد تو حید کے منافی نہیں ہے۔

۱۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

الْبَوْلِ فِي الْمُغْتَسِلِ

۱۷: باب غسل خانے

میں پیشاب کرنا مکروہ ہے

۱۹: بَعَثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَآحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ مُوسَى قَالَا أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَبُولَ الرَّجُلُ فِي مُسْتَحِمَةٍ وَقَالَ إِنَّ عَامَّةَ الْوُسَّاسِ مِنْهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَشْعَثَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَيَقَالُ لَهُ الْأَشْعَثُ الْأَعْمَى وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ الْبَوْلَ فِي الْمُغْتَسِلِ وَقَالُوا عَامَّةُ الْوُسَّاسِ مِنْهُ وَرَخَّصَ فِيهِ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ ابْنُ سِيرِينَ وَقِيلَ لَهُ إِنَّهُ يَقَالُ إِنَّ عَامَّةَ الْوُسَّاسِ مِنْهُ فَقَالَ رَبَّنَا اللَّهُ لَا شَرِيكَ لَهُ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ قَدْ وَسَّعَ فِي الْبَوْلِ فِي الْمُغْتَسِلِ إِذَا جَرَى فِيهِ الْمَاءُ قَالَ أَبُو عِيسَى تَنَا بِذَلِكَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَمَلِيُّ عَنْ حَبَّانٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الْمُبَارَكِ۔

۱۹: حضرت عبد اللہ بن مغفلؒ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا کہ کوئی شخص غسل خانے میں پیشاب کرے اور فرمایا کہ عموماً وسوسہ اسی سے ہوتا ہے۔ اس باب میں ایک اور صحابی سے بھی روایت ہے۔ ابو عیسیٰ نے کہا یہ حدیث غریب ہے اور اشعث بن عبد اللہ کے علاوہ کسی اور طریق سے اس کے مرفوع ہونے کا ہمیں علم نہیں۔ انہیں اشعث اعمیٰ کہا جاتا ہے۔ بعض اہل علم غسل خانے میں پیشاب کرنے کو مکروہ سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اکثر وسوسا اسی سے ہوتے ہیں اور بعض اہل علم جن میں ابن سیرین بھی ہیں اسکی اجازت دیتے ہیں ان سے کہا گیا کہ اکثر وسوسا اس سے ہوتے ہیں تو انہوں نے جواب دیا ہمارا رب اللہ ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ ابن مبارکؒ نے کہا کہ غسل خانے میں پیشاب کرنا جائز ہے بشرطیکہ اس پر پانی بہا دیا جائے۔ ابو عیسیٰ نے کہا ہم سے یہ حدیث احمد بن عبدہ اعمیٰ نے بیان کی انہوں نے حبان سے اور انہوں نے عبد اللہ بن مبارک سے۔

۱۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّوَاكِ

۱۸: باب مسواک کے بارے میں

۲۰: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا أَنْ أَشَقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسَّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ قَالَ أَبُو عَرِيصٍ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيثُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِلَاهُمَا عِنْدِي صَحِيحٌ لِأَنَّهُ قَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْحَدِيثَ وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ إِنَّمَا صَحِحٌ لِأَنَّهُ قَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَأَمَّا مُحَمَّدٌ فَرَعَمَ أَنَّ حَدِيثَ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ أَصَحُّ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَعَلِيٍّ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَحَدِيقَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَأَنَسٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو وَأُمِّ حَبِيبَةَ وَابْنَ عُمَرَ وَأَبِي أَمَامَةَ وَأَبِي أَيُّوبَ وَتَمَامَ بْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدُ اللَّهِ ابْنِ حَنْظَلَةَ وَ أُمِّ سَلَمَةَ وَوَالِدَةَ وَأَبِي مُوسَى.

۲۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خیال نہ ہوتا تو میں ضرور انھیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا ابو عیسیٰ نے فرمایا یہ حدیث محمد بن اسحق نے محمد بن ابراہیم سے روایت کی ہے، انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے زید بن خالد سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ حدیث ابی سلمہ کی ابو ہریرہ سے اور زید بن خالد کی منقول حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دونوں ہی میرے نزدیک صحیح ہیں۔ اس لئے کہ یہ حدیث ابو ہریرہ کے واسطے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سندوں سے مروی ہے۔ امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ کے خیال میں حدیث ابی سلمہ زید بن خالد کی روایت سے زیادہ صحیح ہے اور اس باب میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، علی رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی اللہ عنہا، ابن عباس رضی اللہ عنہ، حذیفہ رضی اللہ عنہ، زید بن خالد، انس رضی اللہ عنہ، عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، ام حبیبہ رضی اللہ عنہا، ابن عمر رضی اللہ عنہما، ابوامامہ رضی اللہ عنہ، ابویوب رضی اللہ عنہ، تمام بن عباس رضی اللہ عنہ، عبد اللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ، ام سلمہؓ، عائشہؓ اور ابو موسیٰؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔

۲۱: حَدَّثَنَا هَنَادٌ ثَنَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْلَا أَنْ أَشَقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسَّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَلَا خَرْتُ صَلَاةَ الْعِشَاءِ إِلَى ثَلَاثِ اللَّيْلِ قَالَ فَكَانَ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ يَشْهَدُ الصَّلَاةَ فِي الْمَسْجِدِ وَسِوَاكُهُ عَلَى أُذُنِهِ مَوْضِعَ الْقَلَمِ مِنْ أَذُنِ الْكَاتِبِ لَا يَقُومُ إِلَى الصَّلَاةِ إِلَّا اسْتَنَّ

۲۱: ابی سلمہ سے روایت ہے کہ زید بن خالد جھنی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خیال نہ ہوتا تو میں ان کو ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا اور میں رات کے تہائی حصہ تک عشاء کی نماز کو مؤخر کرتا۔ ابوسلمہ کہتے ہیں جب زید نماز کیلئے مسجد میں آتے تو مسواک انکے کان پر ایسے ہوتی جیسے کاتب کا قلم کان پر ہوتا ہے اور اس وقت تک نماز نہ پڑھتے جب تک مسواک نہ کر لیتے پھر

ثُمَّ رَدَّاهُ إِلَى مَوْضِعِهِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ اِسے اسی جگہ رکھ لیتے۔ امام ابو یوسفی ترمذی رحمۃ اللہ علیہ صَحِيحٌ۔ نے فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خُلاصَةُ الْبَابِ: لفظ مسواک آلود فعل دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے یہ لفظ ساک یسوک سوکاء سے نکلا ہے جس کا معنی ہے رگڑنا پھر اس لفظ کو مطلق دانت مانجنے کے لئے بولتے ہیں خواہ مسواک نہ ہو۔ مسواک کے فوائد بے شمار ہیں۔ علامہ ابن عابدین شامی فرماتے ہیں کہ مسواک کے فوائد ستر (۷۰) سے زیادہ ہیں سب سے کم تر فائدہ یہ ہے کہ منہ سے میل پچھل صاف ہو جاتا ہے۔ سب سے اعلیٰ فائدہ یہ ہے کہ موت کے وقت ایمان والے کو کلمہ یاد رہتا ہے۔ طہارت و نظافت کے سلسلے میں رسول اللہ ﷺ نے جن چیزوں پر خاص طور پر زور دیا ہے اور بڑی تاکید فرمائی ہے۔ ان سب میں مسواک بھی ہے مسواک کے طبی فوائد ہیں اور بہت سے امراض سے اس کی وجہ سے جو تحفظ حاصل ہوتا ہے اس سے آج کل ہر صاحب شعور کچھ نہ کچھ واقف ہے لیکن دینی نقطہ نگاہ سے اس کی اصل اہمیت یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو زیادہ راضی کرنے والا عمل ہے۔ مسواک کی شرعی حیثیت یہ ہے کہ جمہور علماء کے نزدیک مسواک سنت ہے پھر جمہور میں اختلاف ہے کہ مسواک نماز کی سنت ہے یا وضو کی سنت ہے۔ امام شافعیؒ نماز کی سنت قرار دیتے ہیں جبکہ احناف سنت وضو کہتے ہیں دلائل دونوں کے پاس ہیں لیکن احناف کے دلائل زیادہ مضبوط ہیں اور ان کے دلائل شواہد بھی ہیں۔

۱۹: باب نیند سے بیداری

پر ہاتھ دھونے سے پہلے پانی کے برتن میں نہ ڈالے جائیں

۱۹: بَابُ مَا جَاءَ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ

مَنَامِهِ فَلَا يَغْمِسُ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا

۲۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی رات کی نیند سے بیدار ہو تو اپنے ہاتھ کو دو یا تین مرتبہ دھونے سے پہلے برتن میں نہ ڈالے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری ہے۔ اس باب میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی روایات منقول ہیں۔ ابو عیسیٰؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں ہر نیند سے بیدار ہونے والے کیلئے پسند کرتا ہوں کہ وہ ہاتھ دھونے سے پہلے پانی کے برتن میں نہ ڈالے اور اگر وہ پانی کے برتن میں ہاتھ دھونے سے پہلے ڈالے گا تو میں اس کو سمجھتا ہوں لیکن مکروہ پانی ناپاک نہیں

۲۲: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ أَحْمَدُ بْنُ بَكَّارٍ الدِّمَشْقِيُّ مِنْ وَلَدِ بُسْرِ بْنِ أَرْطَاةَ صَاحِبِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَا يَدْخُلْ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يُغْرِغَ عَلَيْهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَإِنَّهُ لَا يَذَرِيَّ ابْنَ بَاتَتْ يَدُهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَعَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَالَ الشَّافِعِيُّ أَحَبُّ لِكُلِّ مَنْ اسْتَيْقَظَ مِنَ النَّوْمِ فَإِنَّمَا كَانَتْ أَوْغَرَهَا أَنْ لَا يَدْخُلَ يَدَهُ فِي وَضُوئِهِ حَتَّى يَغْسِلَهَا فَإِنْ أَدْخَلَ يَدَهُ قَبْلَ أَنْ يَغْسِلَهَا كَرِهْتُ ذَلِكَ لَهُ وَلَمْ يُفْسِدْ

ذَلِكَ الْمَاءُ إِذَا لَمْ يَكُنْ عَلَى يَدِهِ نَجَاسَةٌ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ إِذَا اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ فَادْخَلَ يَدَهُ فِي وَضُوئِهِ قَبْلَ أَنْ يَغْسِلَهَا فَأَعَجَبَ إِلَيَّ أَنْ يَهْرِيقَ الْمَاءَ وَقَالَ إِسْحَقُ إِذَا اسْتَيْقَظَ مِنَ النَّوْمِ بِاللَّيْلِ أَوْ بِالنَّهَارِ فَلَا يَدْخُلُ يَدَهُ فِي وَضُوئِهِ حَتَّى يَغْسِلَهَا۔

ہوگا بشرطیکہ اسکے ہاتھوں کے ساتھ نجاست نہ لگی ہو اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جب کوئی رات کی نیند سے بیدار ہو اور ہاتھ دھونے سے پہلے برتن میں ڈال دے تو میرے نزدیک اس پانی کا بہا دینا بہتر ہے۔ اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ جب بھی بیدار ہو رات ہو یا دن ہاتھ دھونے سے پہلے برتن میں نہ ڈالے۔

حَذَائِصُ الْبَابِ: رات ہو کہ دن جس وقت بھی آدمی سوئے تو وہ جاگنے کے بعد ہاتھوں کو دھوئے اگرچہ ہاتھوں پر گندگی نہ لگی ہو لیکن اگر ہاتھوں پر نجاست لگنے کا یقین ہو تو ہاتھ دھونا فرض ہے۔ ظن غالب ہو تو واجب اگر شک ہو تو سنت اگر شک بھی نہ ہو تو مستحب ہے۔ یہاں ایک مسئلہ یہ بھی ہے کہ اگر کوئی شخص اس حکم پر عمل نہ کرے اور بیدار ہونے کے بعد ہاتھوں کو دھوئے بغیر برتن میں ڈالے تو اس کا حکم کیا ہے؟ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک وہی تفصیل ہے جو ماقبل میں گذری۔

۲۰: بَابُ فِي التَّسْمِيَةِ عِنْدَ الْوُضُوءِ

۲۳: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَبِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ قَالَا نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ عَنْ أَبِي ثِقَالٍ الْمُرِّيِّ عَنْ رَبَاحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ حُوَيْطِبٍ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا وَضُوءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَأَنَسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى قَالَ أَحْمَدُ لَا أَعْلَمُ فِي هَذَا الْبَابِ حَدِيثًا لَهُ إِسْنَادٌ جَيِّدٌ وَقَالَ إِسْحَقُ إِنْ تَرَكَ التَّسْمِيَةَ عَامِدًا أَعَادَ الْوُضُوءَ وَإِنْ كَانَ نَاسِيًا أَوْ مَتَا وَلَا أَجْزَاهُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَحْسَنُ شَيْءٍ فِي هَذَا الْبَابِ حَدِيثُ رَبَاحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ أَبُو عِيسَى وَرَبَاحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِيهِ وَأَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ وَأَبُو ثِقَالٍ الْمُرِّيُّ اسْمُهُ ثَمَامَةُ بْنُ حُصَيْنٍ وَرَبَاحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ هُوَ أَبُو

۲۳: رباح بن عبد الرحمن بن ابی سفیان بن حوٰیطب اپنی دادی سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جو شخص وضو کی ابتدا میں اللہ کا نام نہ لے اس کا وضو ہی نہیں ہوتا۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ، سہل بن سعد رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایات منقول ہیں۔ ابو عیسیٰؒ کہتے ہیں امام احمدؒ نے فرمایا کہ میں نے اس باب میں عمدہ سند کی کوئی حدیث نہیں پائی۔ اسحاقؒ نے کہا کہ اگر جان بوجھ کر تسمیہ چھوڑ دے تو وضو دوبارہ کرنا پڑے گا اور اگر بھول کر یا حدیث کی تاویل کر کے چھوڑ دے تو وضو ہو جائے گا۔ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اس باب میں رباح بن عبد الرحمن کی حدیث احسن ہے۔ ابو عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا رباح بن عبد الرحمن اپنی دادی سے اور وہ اپنے باپ سے روایت کرتی ہیں اور ان کے والد سعید بن زید بن عمرو بن نفیل ہیں۔ ابو ثقیال المری کا نام ثمامہ بن حصین ہے اور رباح بن عبد الرحمن، ابو بکر بن حوٰیطب ہیں، ان میں سے بعض راویوں نے اس حدیث کو ابو بکر بن

بُكَرِ بْنِ حُوَيْطٍ مِنْهُمْ مَنْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ، حُوَيْطُ بْنُ حُوَيْطٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ حُوَيْطٍ فَتَسَبَّأَ إِلَى جَدِّهِ -
کیا ہے۔

(ف) حنفیہ کے نزدیک تسمیہ پڑھنا فرض نہیں۔ مندرجہ بالا حدیث میں وضو کے کمال کی نفی ہے۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: اکثر ائمہ اور مجتہدین کے نزدیک جو وضو غفلت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا نام لئے بغیر کیا جائے وہ بہت ناقص اور بے نور ہوگا اور ناقص کو کالعدم قرار دے کر اس کی سرے سے نفی کر دینا عام محاورہ ہے اگرچہ وضو ہو جاتا ہے اس لئے کہ دوسری احادیث میں آتا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص وضو کرے اور اس میں اللہ کا نام لے تو یہ وضو اس کے سارے جسم کو پاک کر دیتا ہے اور جو کوئی وضو کرے اور اس میں اللہ کا نام نہ لے تو وہ وضو اس کے صرف اعضاء وضوئی کو پاک کرتا ہے۔ آگے چل کر امام ترمذی نے بعض علماء کا مذہب بیان فرمایا کہ اگر جان بوجھ کر اللہ کا نام چھوڑ دیا تو وضو دوبارہ کرے لیکن یہ مذہب درست نہیں ہے۔

۲۱: باب کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا

۲۳: سلمہ بن قیس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم وضو کرو تو ناک صاف کرو اور جب استنجاء کے لئے پتھر استعمال کرو تو طاقۃ عدد میں لو۔ اس باب میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما، مقدم بن معدیکرب رضی اللہ عنہ، وائل بن حجر رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مذکور ہیں۔ ابویسی کہتے ہیں حدیث سلمہ بن قیس حسن صحیح ہے۔ اہل علم نے کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔ ایک گروہ کے نزدیک اگر وضو میں ان دونوں کو چھوڑ دیا اور نماز پڑھی لی تو نماز دوبارہ پڑھنی ہوگی اور انہوں نے وضو اور جنابت میں اس حکم کو یکساں قرار دیا ہے۔ ابن ابی لیلیٰ، عبد اللہ بن مبارک، احمد اور اسحق بھی یہی کہتے ہیں۔ امام احمد نے فرمایا کلی کرنے سے ناک میں پانی ڈالنے کی زیادہ تاکید ہے۔ ابویسی نے فرمایا کہ ایک گروہ نے کہا ہے کہ جنابت میں اعادہ کرے وضو میں نہ کرے۔ سفیان ثوری رحمۃ اللہ اور بعض اہل کوفہ کا یہی قول ہے اور ایک گروہ کے نزدیک

۲۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَضْمُضَةِ وَالْإِسْتِنْشَاقِ

۲۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ وَحَجْرٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَانْتَبِرُوا إِذَا اسْتَجْمَرْتُمْ فَأَوْتِرُوا وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ وَ لَقِيطِ بْنِ صَبْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَالْمُقَدِّمِ بْنِ مَعْدِي كَرَبٍ وَوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِيمَنْ تَرَكَ الْمَضْمُضَةَ وَالْإِسْتِنْشَاقَ فَقَالَ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ إِذَا تَرَكَهُمَا فِي الْوُضُوءِ حَتَّى صَلَّى أَعَادَ وَرَأَوْا ذَلِكَ فِي الْوُضُوءِ وَالْجَنَابَةِ سَوَاءً وَبِهِ يَقُولُ ابْنُ أَبِي لَيْلَى وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَأَحْمَدُ وَاسْحَقُ وَقَالَ أَحْمَدُ الْإِسْتِنْشَاقُ أَوْ كَدُّ مِنَ الْمَضْمُضَةِ قَالَ أَبُو عِيسَى وَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يُعَادُ فِي الْجَنَابَةِ وَلَا يُعَادُ فِي الْوُضُوءِ

نہ وضو میں اعادہ کرے اور نہ غسل جنابت میں کرے اس لیے کہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہیں لہذا جوان دونوں کو وضو اور غسل جنابت میں چھوڑ دے تو اس پر اعادہ (نماز) نہیں ہے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

۲۲: باب کلی کرنا اور ایک ہاتھ

سے ناک میں پانی ڈالنا

۲۵: عبد اللہ بن زید سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا ایک ہی چلو سے کلی کرتے اور ناک میں پانی ڈالتے ہوئے، آپ ﷺ نے تین مرتبہ ایسا کیا۔ اس باب میں عبد اللہ بن عباسؓ بھی حدیث نقل کرتے ہیں۔ ابو یسلیؒ فرماتے ہیں کہ عبد اللہ بن زید کی حدیث حسن غریب ہے۔ یہ حدیث عمرو بن یحییٰ سے مالک، ابن عیینہ اور کئی دوسرے راویوں نے نقل کی ہے۔ لیکن اس میں یہ ذکر نہیں ہے کہ آپ ﷺ نے ایک ہی چلو سے ناک میں بھی پانی ڈالا اور کلی بھی کی، اسے صرف خالد بن عبد اللہ نے ذکر کیا ہے۔ خالد محدثین کے نزدیک ثقہ اور حافظ ہیں۔ بعض اہل علم نے کہا ہے کہ کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کیلئے ایک ہی چلو کافی ہے اور بعض اہل علم نے کہا ہے کہ دونوں کیلئے الگ پانی لینا مستحب ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اگر دونوں ایک ہی چلو سے کرے تو جائز ہے اور اگر الگ الگ چلو سے کرے تو یہ ہمارے نزدیک پسندیدہ ہے۔

وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَبَعْضُ أَهْلِ الْكُوفَةِ وَقَالَتْ طَائِفَةٌ لَا يُعِيدُ فِي الْوُضُوءِ وَلَا فِي الْجَنَابَةِ لِأَنَّهُمَا سُنَّةٌ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَا تَجِبُ الْإِعَادَةُ عَلَى مَنْ تَرَكَهُمَا فِي الْوُضُوءِ وَلَا فِي الْجَنَابَةِ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ -

۲۲: بَابُ الْمَضْمَضَةِ وَالِاسْتِنْشَاقِ

مِنْ كَفِّ وَاحِدٍ

۲۵: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا إِبْرَاهِيمَ بْنَ مُوسَى نَا خَالِدٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفٍّ وَاحِدٍ فَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى مَالِكٌ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرٌ وَاحِدًا هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى وَلَمْ يَذْكُرُوا هَذَا الْحَدِيثَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفٍّ وَاحِدٍ وَأَمَّا ذِكْرُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَخَالِدِ ثَقَفَةَ حَافِظُ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الْمَضْمَضَةُ وَالِاسْتِنْشَاقُ مِنْ كَفٍّ وَاحِدٍ يُجْزِي وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُفَرِّقُهُمَا أَحَبُّ إِلَيْنَا وَقَالَ الشَّافِعِيُّ إِنْ جَمَعَهُمَا فِي كَفٍّ وَاحِدٍ فَهُوَ جَائِزٌ وَإِنْ فَرَّقَهُمَا فَهُوَ أَحَبُّ إِلَيْنَا -

خلاصہ الباب: "مضمضہ" کا لغوی معنی نام ہے پانی کومنہ میں داخل کرنے، حرکت دینے اور باہر پھینکنے کے مجموعے کا۔ استنشاق ماخوذ ہے نَشِيقُ، يَنْشِقُ، نَشَقًا سے جس کے معنی ہیں ناک میں ہوا داخل کرنا (سوگھنا)۔ "استنشاق" کے معنی ہیں ناک میں پانی داخل کرنا "انتشار" کے معنی ہیں ناک سے پانی نکالنا۔ کلی اور ناک میں پانی داخل کرنے کے بارے میں اختلاف ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے تین مذاہب ذکر کئے ہیں: (۱) مسلک ابن ابی لیلیٰ، امام احمد اور عبد اللہ بن

مبارک اور امام اسحاق کا ان کے نزدیک وضو اور غسل دونوں میں کلی اور ناک میں پانی ڈالنا واجب ہے (۲) دوسرا مسلک امام مالک اور امام شافعی کا ہے۔ ان کے نزدیک کلی اور ناک میں پانی ڈالنا وضو اور غسل دونوں میں سنت ہے۔ (۳) تیسرا مسلک احناف اور سفیان ثوری کا ہے ان کے نزدیک کلی وضو میں سنت اور غسل میں واجب ہے یہ فرماتے ہیں کہ قرآن مجید میں ”وَانِ كَسْتُمْ جُنُبًا فَطَهَّرُوا“ ہے مباغذ کا صیغہ استعمال ہوا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ غسل کی طہارت وضو کی طہارت سے زیادہ ہونی چاہئے۔ کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کے کئی طریقے ہیں لیکن سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ کلی کے لئے الگ چلو میں پانی لے اور ناک کے لئے الگ۔ یہی احناف اور امام شافعی کے نزدیک پسندیدہ ہے۔

۲۳: باب داڑھی کا خلال

۲۳: بَابُ فِي تَخْلِيلِ اللَّحْيَةِ

۲۶: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ابْنِ أَبِي الْمُخَارِقِ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ حَسَّانِ بْنِ بِلَالٍ قَالَ رَأَيْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ تَوَضَّأَ فَخَلَّلَ لِحْيَتَهُ فَقِيلَ لَهُ أَوْ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ اتَّخِلْ لِحْيَتَكَ قَالَ وَمَا يَمْنَعُنِي وَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهُ۔

۲۶: حسان بن بلال سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا عمار بن یاسر کو وضو کرتے ہوئے انہوں نے داڑھی کا خلال کیا تو ان سے کہا گیا یا (حسان) نے کہا کیا آپ داڑھی کا خلال کرتے ہیں؟ حضرت عمارؓ نے کہا کون سی چیز میرے لیے مانع ہے جبکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی داڑھی کا خلال کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۲۷: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ حَسَّانِ بْنِ بِلَالٍ عَنْ عَمَّارِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَآمِ سَلَمَةَ وَأَنَسٍ وَابْنِ أَبِي أَوْفَى وَأَبِي أُيُوبَ قَالَ أَبُو عِيْسَى سَمِعْتُ إِسْحَاقَ بْنَ مَنْصُورٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ لَمْ يَسْمَعْ عَبْدُ الْكَرِيمِ مِنْ حَسَّانِ بْنِ بِلَالٍ حَدِيثَ التَّخْلِيلِ۔

۲۷: ابن ابی عمر سفیان سے وہ سعید بن ابی عروہ سے وہ قتادہ سے وہ حسان بن بلال سے وہ عمارؓ سے اور عمارؓ نبی ﷺ سے اسی طرح حدیث نقل کرتے ہیں۔ اس باب میں عائشہؓ، ام سلمہؓ، انسؓ، ابن ابی اوفیؓ اور ابوایوبؓ سے بھی روایات مذکور ہیں۔ ابو عیسیٰؒ نے کہا میں نے اسحاق بن منصورؒ سے انہوں نے احمد بن حنبلؒ سے سنا انہوں نے فرمایا ابن عیینہ نے کہا کہ عبدالکریم نے حسان بن بلال سے ”حدیث تخلیل“ نہیں سنی۔

۲۸: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهُ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَصَحُّ شَيْءٍ فِي هَذَا الْبَابِ حَدِيثُ عَامِرِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عُثْمَانَ وَقَالَ بِهِذَا أَكْثَرُ أَهْلِ

۲۸: یحییٰ بن موسیٰ نے عبدالرزاق سے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے عامر بن شقیق سے انہوں نے ابی وائل سے انہوں نے حضرت عثمان بن عفانؓ سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ نبی ﷺ اپنی داڑھی کا خلال کیا کرتے تھے۔ ابو عیسیٰؒ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ محمد بن اسماعیل بخاری کہتے ہیں اس باب میں سب سے زیادہ صحیح حدیث عامر بن شقیق کی ہے جو مروی ہے ابو وائل کے واسطے سے حضرت عثمانؓ سے۔

الْعِلْمُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ رَأَوْا اتَّخِذُوا اللَّحِيَّةَ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَقَالَ أَحْمَدُ إِنْ سَهَا عَنِ اتَّخِذُوا فَهُوَ جَائِزٌ وَقَالَ إِسْحَقُ إِنْ تَرَكَهُ نَاسِيًا أَوْ مُتَوَلًّا أَجْزَأَهُ وَإِنْ تَرَكَهُ عَامِدًا أَعَادَ۔

اکثر صحابہؓ اور تابعینؓ کا یہی قول ہے کہ داڑھی کا خلال کیا جائے۔ امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔ امام احمدؒ فرماتے ہیں کہ اگر خلال کرنا بھول جائے تو وضو جائز ہے۔ امام اسحاقؒ نے کہا کہ اگر بھول کر چھوڑ دے یا تاویل سے تو جائز ہے اور اگر جان بوجھ کر (خلال) چھوڑ تو (وضو) دوبارہ کرے۔

(ف) حنفیہ کے نزدیک داڑھی کا خلال سنت ہے (مترجم)

خلاصة الباب: داڑھی کا خلال کرنا سنت ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ دائیں ہاتھ میں چلو بھر پانی لے کر ٹھوڑی کے نیچے پہنچائے پھر دائیں ہاتھ کی پشت گلے کی طرف کر کے انگلیاں بالوں میں ڈال کر نیچے کی طرف سے اوپر کی طرف تین دفعہ لے جائے۔

۲۲: باب سر کا مسح آگے سے پیچھے کی

جانب کرنا

۲۹: حضرت عبداللہ بن زید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کا مسح کیا اپنے ہاتھوں سے تو دونوں ہاتھ آگے سے پیچھے لے گئے اور پھر پیچھے سے آگے کی طرف لائے یعنی سر کے شروع سے ابتدا کی پھر پیچھے لے گئے اپنی گدی تک پھر لوٹا کروہیں تک لائے جہاں سے شروع کیا تھا۔ پھر دونوں پاؤں دھوئے۔ اس باب میں معاویہؓ، مقدام بن معدیکربؓ اور عائشہؓ سے بھی احادیث مروی ہیں۔ ابویسیؒ کہتے ہیں اس باب میں عبداللہ بن زید کی حدیث صحیح اور احسن ہے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۲۵: باب سر کا مسح پچھلے حصہ سے

شروع کرنا

۳۰: ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ سر کا مسح کیا ایک مرتبہ پچھلی طرف سے شروع کیا اور دوسری مرتبہ سامنے سے پھر دونوں کانوں کا اندر اور باہر سے مسح کیا۔ امام ابویسیؒ رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اور

۲۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي مَسْحِ الرَّأْسِ أَنَّهُ

يُبْدَأُ بِمُقَدِّمِ الرَّأْسِ إِلَى مُؤَخَّرِهِ

۲۹: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَاعِمٌ نَائِلُكَ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ بَدَأَ بِمُقَدِّمِ رَأْسِهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتَّى رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ مُعَاوِيَةَ وَالْمُقَدِّمِ ابْنِ مَعْدِي كَرِيبَ وَعَائِشَةَ قَالِ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ زَيْدٍ أَصَحُّ شَيْءٍ فِي هَذَا الْبَابِ وَ أَحْسَنُ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَقُ۔

۲۵: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّهُ يَبْدَأُ

بِمُؤَخَّرِ الرَّأْسِ

۳۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ شَرْبُورٍ الْمُفَضَّلُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ مُعَوِذٍ بْنِ عَفْرَاءَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّتَيْنِ بَدَأَ بِمُؤَخَّرِ رَأْسِهِ ثُمَّ بِمُقَدِّمِهِ وَبِأُذُنَيْهِ كَلْتَيْهِمَا ظُهُورَهُمَا وَ بَطْنُوهما قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَ

عبداللہ بن زید کی حدیث اس سے اصح اور اوجود ہے بعض اہل کوفہ جن میں وکیع بن جراح بھی ہیں اس حدیث پر عمل کرتے ہیں۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ أَصَحُّ مِنْ هَذَا وَأَجْوَدُ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْكُوفَةِ إِلَى هَذَا الْحَدِيثِ مِنْهُمْ وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ۔

۲۶: باب سر کا مسح ایک مرتبہ کرنا

۲۶: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ مَسَحَ الرَّأْسَ مَرَّةً

۳۱: حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء سے روایت ہے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا وہ کہتی ہیں کہ آپ ﷺ نے سر کا آگے اور پیچھے سے مسح کیا اور دونوں کنپٹیوں اور کانوں کا ایک بار مسح کیا۔ اس باب میں حضرت علیؓ اور طلحہ بن مصرف بن عمرو کے دادا سے بھی روایت ہے۔ ابوعیسیٰ نے فرمایا ربیع کی روایت کردہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس کے علاوہ بھی بہت سی سندوں سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے مسح ایک ہی مرتبہ کیا اور اکثر اہل علم کا اس پر عمل ہے جن میں صحابہؓ اور دوسرے بعد کے علماء بھی شامل ہیں۔ جعفر بن محمد، سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحق کے نزدیک سر کا مسح ایک ہی مرتبہ ہے۔ ہم سے بیان کیا محمد بن منصور نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سفیان بن عیینہ کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے جعفر بن محمد سے سوال کیا سر کے مسح کے بارے میں کیا کافی ہوتا ہے سر کا مسح ایک مرتبہ۔ تو انہوں نے کہا اللہ کی قسم کافی ہوتا ہے۔

۲۷: باب سر کے مسح کیلئے نیا پانی لینا

۳۲: حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا۔ آپ ﷺ نے سر کا مسح کیا اس پانی کے علاوہ جو آپ ﷺ کے دونوں ہاتھوں سے بچا تھا۔ ابوعیسیٰ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسکو ابن لہیعۃ نے حبان بن واسع سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبداللہ بن زید سے روایت کیا ہے کہ نبی ﷺ نے وضو کرتے ہوئے اپنے سر کا مسح فرمایا اس

۳۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَعْرُوفٍ عَنْ ابْنِ عُجْلَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ مَعْوذٍ بْنِ عَفْرَاءَ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ قَالَتْ مَسَحَ رَأْسَهُ وَمَسَحَ مَا أَقْبَلَ مِنْهُ وَمَا أَذْبَرَ وَصَدَّغِيهِ وَأَذْنِيهِ مَرَّةً وَاحِدَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَجَدَّ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ بْنِ عَمْرِو قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ الرَّبِيعِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّةً وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ وَبِهِ يَقُولُ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَاحْمَدُ وَاسْلَخُ رَأَوْا مَسَحَ الرَّأْسَ مَرَّةً وَاحِدَةً حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ يَقُولُ سَأَلْتُ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ مَسَحِ الرَّأْسِ أَيْجَزُ مَرَّةً فَقَالَ إِي وَاللَّهِ۔

۲۷: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّهُ يَأْخُذُ لِرَأْسِهِ مَاءً جَدِيدًا

۳۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ نَاعْمَرُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ حَبَّانَ بْنِ وَاسِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ وَأَنَّهُ مَسَحَ رَأْسَهُ بِمَاءٍ غَيْرٍ مِنْ فَضْلِ يَدَيْهِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى ابْنُ لَهْيَعَةَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ حَبَّانَ بْنِ وَاسِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ وَأَنَّهُ مَسَحَ رَأْسَهُ بِمَاءٍ

پانی کے علاوہ جو آپ ﷺ کے دونوں ہاتھوں سے بچا تھا اور عمرو بن حارث کی جہان سے روایت اصح ہے اس لئے کہ یہ حدیث اس کے علاوہ کئی طرح سے عبد اللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسرے راویوں سے نقل کی گئی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کے مسح کیلئے نیا پانی لیا۔ اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ سر کے مسح کیلئے نیا پانی لیا جائے۔

۲۸: باب کان کے باہر اور اندر کا مسح

۳۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اور کانوں کا باہر اور اندر سے مسح فرمایا۔ اس باب میں بیچ سے بھی روایت منقول ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے اور اکثر اہل علم کا عمل اسی پر ہے کہ کانوں کے باہر اور اندر کا مسح کیا جائے۔

۲۹: باب دونوں کان سر کے حکم میں داخل ہیں

۳۴: حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تو اپنا چہرہ اور دونوں ہاتھ تین تین مرتبہ دھوئے پھر سر کا مسح کیا اور فرمایا کان سر میں داخل ہیں۔ ابو عیسیٰ کہتے ہیں کہ قتیبہ، حماد کے حوالے سے کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ یہ قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے یا ابوامامہؓ کا۔ اس باب میں حضرت انسؓ سے بھی روایت منقول ہے۔ امام ترمذی نے کہا اس حدیث کی سند زیادہ قوی نہیں۔ صحابہؓ اور تابعینؓ میں سے اکثر اہل علم کا یہی قول ہے کہ کان سر میں داخل ہیں۔ سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، امام احمدؒ، اسحقؒ کا بھی یہی قول ہے اور بعض اہل علم کے نزدیک کانوں کا سامنے کا حصہ چہرے میں اور پیچھے کا حصہ سر میں داخل ہے۔ اسحقؒ کہتے ہیں مجھے یہ بات پسند ہے کہ کانوں کے اگلے حصے کا مسح چہرے کے ساتھ اور پچھلے حصے کا مسح سر کیساتھ کیا جائے۔

غَبَرَ مِنْ فَضْلِ يَدَيْهِ وَرَوَايَةُ عُمَرُو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَبَّانٍ أَصَحُّ لِأَنَّهُ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ وَغَيْرِهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ لِرَأْسِهِ مَاءً جَدِيدًا وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ رَأَوْا أَنَّ يَأْخُذُ لِرَأْسِهِ مَاءً جَدِيدًا۔

۲۸: بَابُ مَسْحِ الْأُذُنَيْنِ ظَاهِرِهِمَا وَبَاطِنِهِمَا

۳۳: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَا بَنُ إِدْرِيسَ عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ ظَاهِرِهِمَا وَبَاطِنِهِمَا وَفِي الْبَابِ عَنِ الرَّبِيعِ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ يَرَوْنَ مَسْحَ الْأُذُنَيْنِ ظُهُورَهُمَا وَبُطُونَهُمَا۔

۲۹: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْأُذُنَيْنِ مِنَ الرَّأْسِ

۳۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَسَانَ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ تَوَضَّأَ النَّبِيُّ ﷺ فَعَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَقَالَ الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ قَالَ أَبُو عِيسَى قَالَ قُتَيْبَةُ قَالَ حَمَادٌ لَا أَدْرِي هَذَا مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ أَوْ مِنْ قَوْلِ أَبِي أُمَامَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِذَلِكَ الْقَائِمِ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَمَنْ بَعْدَهُمْ أَنَّ الْأُذُنَيْنِ مِنَ الرَّأْسِ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَاحْمَدُ وَإِسْحَاقُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مَا أَقْبَلَ مِنَ الْأُذُنَيْنِ فَمِنْ الْوُجْهِ وَمَا آذَرَ فَمِنْ الرَّأْسِ قَالَ إِسْحَاقُ وَاخْتَارَ أَنَّ يَمْسَحَ مَقْدَمَهُمَا مَعَ وَجْهِهِ وَمَوْخَرَهُ

هُمَا مَعَ رَأْسِهِ۔

خلاصۃ الابواب: سر کے مسح کے بارے میں پہلی بات یہ کہ جمہور ائمہ کے نزدیک مسح کی ابتداء سناٹے سے کرنا مسنون ہے۔ ان کی دلیل پہلے باب کی حدیث ہے لیکن اگر پیچھے سے مسح کی ابتداء کی جائے تو یہ بھی جائز ہے کیونکہ بیان جواز کے لئے پیچھے سے بھی مسح کی ابتداء کی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ جمہور ائمہ کے نزدیک سر کا مسح ایک بار مسنون ہے۔ تیسری بات یہ ہے کہ جمہور ائمہ سر کے مسح کیلئے نیا پانی لینا شرط قرار دیتے ہیں لہذا ان کے نزدیک اگر ہاتھوں کے بچے ہوئے پانی سے مسح کر لیا جائے تو وضو نہیں ہوگا جبکہ حنفیہ کے نزدیک ہو جائے گا کیونکہ ان کے نزدیک نیا پانی لینا صرف سنت ہے وضو کے لئے شرط نہیں۔ کیونکہ حدیث باب سے سنت ہونا ثابت ہوتا ہے نہ کہ وجوب۔

۳۰: باب انگلیوں کا خلال کرنا

۳۵: عاصم بن لقیط بن صبرہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم وضو کرو تو انگلیوں کا خلال کرو۔ اس باب میں ابن عباسؓ، مستوردؓ اور ابویوبؓ سے بھی احادیث مذکور ہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ وضو میں پاؤں کی انگلیوں کا خلال کیا جائے امام احمدؓ اور اسحاقؓ کا بھی یہی قول ہے۔ اسحاقؓ فرماتے ہیں کہ ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کیا جائے۔ ابویوبؓ کا نام اسماعیل بن کثیر ہے۔

۳۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم وضو کرو تو ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کیا کرو۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۳۷: حضرت مستورد بن شداد فہری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے تو اپنے پیروں کی انگلیوں کا ہاتھ کی چھٹکیا سے خلال کرتے۔ ابویوبؓ کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اس کو ہم ابن لہیعہ کی سند کے علاوہ کسی اور سند

۳۰: بَابُ فِي تَخْلِيلِ الْأَصَابِعِ

۳۵ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَنَادٌ قَالَا نَا وَكَيْعٌ عَنْ سَفْيَانَ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطِ بْنِ صَبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَخَلِّلِ الْأَصَابِعَ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَالْمُسْتَوْرِدِ وَأَبِي أَيُّوبَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ يُخَلِّلُ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ فِي الْوُضُوءِ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَاسْتَحَقُّ وَقَالَ اسْتَحَقُّ يُخَلِّلُ أَصَابِعَ يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ وَأَبُو هَاشِمٍ اسْمُهُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ كَثِيرٍ۔

۳۶ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ عَنْ صَالِحِ مَوْلَى التَّوَّامَةِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَخَلِّلِ أَصَابِعَ يَدَيْكَ وَرِجْلَيْكَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

۳۷ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُلَيْمِيِّ عَنْ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَادٍ الْفَهْرِيِّ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ ذَلِكَ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ بِخُصْرِهِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ

سے نہیں جانتے۔

ابنِ لَهِيعَةَ۔

خِلَاصَةُ الْبَابِ: وضو میں انگلیوں کا خلال کرنا بھی سنت ہے۔ فقہاء حنفیہ نے پاؤں کی انگلیوں کے خلال کا طریقہ حدیث باب سے مستنبط کیا ہے کہ بائیں ہاتھ کی چھنگلی سے دائیں پاؤں کی چھوٹی انگلی سے خلال کرنا شروع کیا جائے اور بائیں پاؤں کی چھنگلی پر ختم کیا جائے۔

۳۱: باب ہلاکت ہے ان

ایڑیوں کیلئے جو خشک رہ جائیں

۳۱: بَابُ مَا جَاءَ وَيْلٌ

لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ

۳۸: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (وضو میں سوکھی رہ جانے والی) ایڑیوں کیلئے ہلاکت ہے دوزخ سے۔ اس باب میں عبد اللہ بن عمرو، عائشہ، جابر بن عبد اللہ، عبد اللہ بن حارث، معقیب، خالد بن ولید، شرحبیل بن حسہ، عمرو بن عاصؓ اور یزید بن ابوسفیانؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ ابویسیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث ابو ہریرہؓ حسن صحیح ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہلاکت ہے ایڑیوں اور پاؤں کے تلووں کی دوزخ سے۔ اس حدیث کا مقصد یہ ہے کہ پیروں پر موزے اور جراثیم نہ ہوں تو مسح کرنا جائز نہیں ہے۔

۳۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ تَنَاوَعْتُ الْعَزِيزُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَائِشَةَ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ وَمُعَقِّبٍ وَخَالِدِ ابْنِ الْوَلِيدِ وَشُرْحُبِيلِ بْنِ حَسَنَةَ وَعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَيَزِيدَ بْنِ أَبِي سَفْيَانَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ وَبَطْنُونَ الْأَفْدَامِ مِنَ النَّارِ وَفَقَهُ هَذَا الْحَدِيثُ أَنَّهُ لَا يَجُوزُ الْمَسْحُ عَلَى الْقَدَمَيْنِ إِذَا لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِمَا خُفَّانِ أَوْ جُورَبَانِ۔

خِلَاصَةُ الْبَابِ: ۳۱: ویل کا لغوی معنی ہلاکت اور عذاب ہے۔ ویل اس شخص کے لئے بولا جاتا ہے جو عذاب کا مستحق اور ہلاکت میں پڑ چکا ہو۔ اعقاب عقب کی جمع ہے جس کے معنی ہیں ایڑی۔ اس باب میں بیان کیا گیا ہے کہ پاؤں کو وضو میں دھونا فرض ہے یہ مسلک جمہور اہل سنت کا ہے اگر پاؤں پر مسح کرنا جائز ہوتا تو حضور ﷺ دوزخ کی آگ کی وعید نہ ارشاد فرماتے اس پر مزید یہ کہ حضرت علیؓ اور حضرت ابن عباسؓ کا عمل بھی پاؤں دھونے کا ہے۔

۳۲: باب وضو میں ایک ایک مرتبہ اعضاء کو دھونا

۳۲- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ مَرَّةً مَرَّةً

۳۹: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار وضو کیا (یعنی ایک ایک مرتبہ اعضاء وضو کو دھویا)۔ اس باب میں عمر رضی اللہ عنہ، جابر رضی اللہ عنہ، بریدہ، ابی رافع رضی اللہ عنہ اور ابن الفاکہ سے بھی احادیث منقول

۳۹- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَهْنَادٌ وَقُتَيْبَةُ قَالُوا ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

ہیں۔ ابوعیسیٰ کہتے ہیں ابن عباسؓ کی حدیث اس باب کی صحیح اور احسن حدیث ہے۔ اس حدیث کو رشید بن سعد وغیرہ نے ضحاک بن شریحیل سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی ﷺ نے ایک ایک مرتبہ وضو کیا۔ یہ روایت ضعیف ہے اور صحیح روایت ابن عجلان، ہشام بن سعد سے سفیان ثوری اور عبد العزیز نے زید بن اسلم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے۔

وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَوِ وَجَابِرِ وَبُرَيْدَةَ وَآبِي رَافِعٍ وَابْنِ الْفَرَاحِ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ أَحْسَنُ شَيْءٍ فِي هَذَا الْبَابِ وَأَصَحُّ وَرَوَى رِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ وَغَيْرُهُ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ الصَّحَّاحِ بْنِ شَرَحْبِيلٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً وَلَيْسَ هَذَا بِشَيْءٍ وَالصَّحِيحُ مَا رَوَى بْنُ عَجْلَانَ وَهَشَامُ بْنُ سَعْدٍ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۳۳: باب اعضائے وضو کو دو مرتبہ دھونا

۴۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دو مرتبہ وضو میں اعضا کو دھویا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس کو ابن ثوبان کے علاوہ کسی سند سے نہیں جانتے اور ابن ثوبان نے اسے عبد اللہ بن فضل سے نقل کیا ہے۔ یہ سند حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین تین مرتبہ وضو کے اعضا کو دھویا۔

۳۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ

۴۰: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا نَازِدٌ بْنُ حَبَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَابِتٍ بْنِ ثَوْبَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرَيْرٍ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ وَهَذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا۔

۳۴: باب وضو کے اعضا کو تین تین مرتبہ دھونا

۴۱: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اعضائے وضو کو تین تین مرتبہ دھویا۔ اس باب میں حضرت عثمان، ربیع، ابن عمر، عائشہ، ابی امامہ، ابورافع، عبد اللہ بن عمرو، معاویہ، ابو ہریرہ، جابر، عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہم اور ابو ذرؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ ابوعیسیٰ کہتے ہیں اس باب میں علیؓ کی حدیث احسن اور اصح ہے اور عموماً اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ

۳۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا

۴۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي حَيَّةَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ وَالرَّبِيعِ وَابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ وَآبِي أُمَامَةَ وَآبِي رَافِعٍ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَمُعَاوِيَةَ وَآبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ وَآبِي ذَرٍّ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَلِيٍّ

اعضائے وضو کا ایک ایک مرتبہ دھونا کافی ہے، دو دو مرتبہ بہتر اور تین تین مرتبہ زیادہ افضل ہے اس سے زائد نہیں یہاں تک کہ ابن مبارک کہتے ہیں ڈر ہے کہ تین مرتبہ سے زیادہ مرتبہ دھونے سے گنہگار ہو جائے۔ امام احمد اور اسحاق کہتے ہیں کہ تین مرتبہ سے زیادہ وہی دھوئے گا جو وہم (شک) میں مبتلا ہو۔

۳۵: باب اعضائے وضو کا ایک دو اور

تین مرتبہ دھونا

۴۲: حضرت ثابت بن ابی صفیہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے ابو جعفر سے پوچھا کیا جاؤں نے آپ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک ایک دو دو اور تین تین مرتبہ وضو کے اعضا کو دھویا تو انہوں نے کہا ہاں ابویسی کہتے ہیں یہ حدیث وکیع نے بھی ثابت بن ابی صفیہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ابو جعفر سے پوچھا کیا آپ سے جاؤں نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک ایک مرتبہ اعضائے وضو کو دھویا۔ تو انہوں نے کہا ”ہاں“ ہم سے یہ حدیث قتیہ اور ہناد نے بیان کی اور کہا کہ یہ حدیث ہم سے وکیع نے ثابت کے حوالہ سے بیان کی ہے اور یہ شریک کی حدیث سے اصح ہے اس لئے کہ یہ کئی طرق سے مروی ہے اور ثابت کی حدیث بھی وکیع کی روایت کے مثل ہے شریک کثیر الغلط ہیں اور ثابت بن ابی صفیہ وہ ابو حمزہ ثمالی ہیں۔

۳۶: باب وضو میں بعض اعضا دو مرتبہ اور بعض تین

مرتبہ دھونا

۴۳: حضرت عبداللہ بن زید سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرتے ہوئے اپنے چہرے کو تین مرتبہ اور اپنے ہاتھوں کو دو دو مرتبہ دھویا۔ پھر سر کا مسح کیا اور دونوں پاؤں دھوئے۔ ابویسی نے فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور نبی صلی اللہ

أَحْسَنُ شَيْءٍ فِي هَذَا الْبَابِ وَأَصَحُّ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ عَامَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الْوُضُوءَ يُجْزَى مَرَّةً مَرَّةً وَمَرَّتَيْنِ أَفْضَلُ وَأَفْضَلُهُ ثَلَاثٌ وَلَيْسَ بَعْدَهُ شَيْءٌ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ لَا أَمْنُ إِذَا زَادَ فِي الْوُضُوءِ عَلَى الثَّلَاثِ أَنْ يَأْتِمَ وَقَالَ أَحْمَدُ وَاسْحَقُ لَا يَزِيدُ عَلَى الثَّلَاثِ إِلَّا رَجُلٌ مُبْتَلَى۔

۳۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ

مَرَّةً وَمَرَّتَيْنِ وَثَلَاثًا

۴۲: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى الْفَزَارِيُّ نَاشِرُكَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِي صَفِيَّةٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ حَدَّثَكَ جَابِرٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً وَمَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَثَلَاثًا ثَلَاثًا قَالَ نَعَمْ قَالَ أَبُو عِيسَى وَرَوَى وَكِيعٌ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِي صَفِيَّةٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ حَدَّثَكَ جَابِرٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً قَالَ نَعَمْ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ هَنَادٌ وَقُتَيْبَةُ قَالَ قُلْنَا وَكِيعٌ عَنْ ثَابِتٍ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ شَرِيكَ لِأَنَّهُ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجِهٍ هَذَا عَنْ ثَابِتٍ نَحْوَ رِوَايَةٍ وَكِيعٍ وَشَرِيكَ كَثِيرُ الْغَلَطِ وَثَابِتُ بْنُ أَبِي صَفِيَّةٍ هُوَ أَبُو حَمَزَةَ الثَّمَالِيُّ۔

۳۶: بَابُ فِيمَنْ تَوَضَّأَ بَعْضُ وَضُوئِهِ

مَرَّتَيْنِ وَبَعْضَهُ ثَلَاثًا

۴۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَاسُفِيَانُ بْنُ عِيْنَةَ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَعَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

وَقَدْ ذُكِرَ فِي غَيْرِ حَدِيثٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ بَعْضَ وُضُوئِهِ مَرَّةً وَبَعْضَهُ ثَلَاثًا وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي ذَلِكَ لَمْ يَرَوْا بَأْسًا أَنْ يَتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بَعْضَ وُضُوئِهِ ثَلَاثًا وَبَعْضَهُ مَرَّتَيْنِ أَوْ مَرَّةً.

اس میں کوئی حرج نہیں۔

خلاصۃ الابواب: امام ترمذی نے پانچ ابواب مسلسل قائم کئے ہیں جن کا مقصد اعضا مغسولہ کے دھونے کی تعداد کو بیان کرنا ہے کہ ایک مرتبہ دھونا فرض دو مرتبہ دھونا مستحب جبکہ تین مرتبہ دھونا سنت ہے اس لئے کہ آپ ﷺ کا معمول مبارک تین مرتبہ دھونے کا تھا۔

۳۷: باب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو

۴۴: ابی حنیفہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علیؓ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا کہ آپ نے دونوں ہاتھوں کو اچھی طرح دھویا پھر تین مرتبہ کلی کی پھر تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا اور تین مرتبہ منہ دھویا پھر دونوں ہاتھ تین مرتبہ کہنیوں تک دھوئے۔ پھر ایک مرتبہ سر کا مسح کیا اور دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھوئے۔ اس کے بعد کھڑے ہو گئے اور کھڑے ہو کر وضو کا بچا ہوا پانی پیا اور فرمایا کہ میں تمہیں دکھانا چاہتا تھا کہ نبی اکرم ﷺ کس طرح وضو کیا کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت عثمانؓ عبد اللہ بن زیدؓ ابن عباسؓ عبد اللہ بن عمروؓ عائشہؓ ربیعؓ اور عبد اللہ بن انیسؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔

۴۵: ہم سے قتیبہ اور ہناد نے روایت بیان کی انہوں نے ابوالاحوص سے انہوں نے ابواسحاق سے اور انہوں نے عبد خیر سے حضرت علیؓ کے حوالے سے ابوحیہ کی حدیث کے مثل ذکر کیا ہے لیکن عبد خیر نے یہ بھی کہا کہ جب آپ (علیؓ) نے وضو سے فارغ ہوئے تو بچا ہوا پانی چلو میں لے کر پیا۔ ابوعیسیٰ کہتے ہیں حضرت علیؓ کی حدیث ابوالفتح ہمدانی نے ابوحیہ کے واسطے سے اور عبد خیر اور حارث سے اور انہوں نے علیؓ سے روایت کی ہے۔ زائدہ بن قدامہ اور دوسرے کئی راویوں نے خالد بن علقمہ سے انہوں نے عبد خیر سے اور انہوں نے حضرت

۳۷: بَابُ فِي وُضُوءِ النَّبِيِّ ﷺ كَيْفَ كَانَ

۴۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهْنَادٌ قَالَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي حَنِيْفَةَ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ فَفَسَلَ كَفَّيْهِ حَتَّى انْقَاهُمَا ثُمَّ مَضَمَضَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَذَرَاغِيَهُ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّةً ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَأَخَذَ فَضْلَ طَهُورِهِ فَشَرِبَهُ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ أَحْبَبْتُ أَنْ أُرِيَكُمْ كَيْفَ كَانَ طَهُورُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَائِشَةَ وَرَبِيعٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ.

۴۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهْنَادٌ قَالَا نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ ذَكَرَ عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي حَنِيْفَةَ إِلَّا أَنَّ عَبْدَ خَيْرٍ قَالَ كَانَ إِذَا قَرَعَ مِنْ طَهُورِهِ أَخَذَ مِنْ فَضْلِ طَهُورِهِ بِكَفِّهِ فَشَرِبَهُ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ عَلِيٍّ رَوَاهُ أَبُو إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ أَبِي حَنِيْفَةَ وَعَبْدِ خَيْرٍ وَالْحَارِثُ عَنْ عَلِيٍّ وَقَدْ رَوَاهُ زَائِدَةُ بْنُ قَدَامَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عُلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ

حَدِيثُ الْوُضُوءِ بِطَوْلِهِ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ عَلِيٌّ سَعْدُكَ طَوِيلٌ حَدِيثٌ بَيَانٌ كِي هِيَ اُورِي هِ حَدِيثُ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى شُعْبَةُ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ فَأَخْطَأَ فِي اسْمِهِ وَاسْمِ أَبِيهِ فَقَالَ مَالِكُ بْنُ عُرْفُطَةَ وَرَوَى عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ وَرَوَى عَنْهُ عَنْ مَالِكِ بْنِ عُرْفُطَةَ مِثْلَ رِوَايَةِ شُعْبَةَ وَالصَّحِيحُ خَالِدُ بْنُ عَلْقَمَةَ۔

علی سے وضو کی طویل حدیث بیان کی ہے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ نے اس حدیث کو خالد بن علقمہ سے روایت کرتے ہوئے ان کے نام اور ان کے والد کے نام میں غلطی کرتے ہوئے (خالد بن علقمہ کی بجائے) مالک بن عرفطہ کہا۔ ابو عوانہ سے بھی روایت منقول ہے وہ خالد بن علقمہ سے وہ عبد خیر سے اور وہ حضرت علی سے نقل کرتے ہیں اور ابو عوانہ سے ایک اور طریق سے بھی مالک بن عرفطہ سے شعبہ کی روایت کی مثل روایت کی گئی ہے اور صحیح خالد بن علقمہ ہے۔

خلاصۃ الباب: آنحضرت ﷺ کے وضو کا طریقہ بیان کیا گیا ہے ایسی حدیث کو محمد شین کی اصطلاح میں (جامع) کہا جاتا ہے۔

۳۸: بَابُ فِي النَّضْحِ بَعْدَ الْوُضُوءِ

۳۸: باب وضو کے بعد ازار پر پانی چھڑکنا

۳۶: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَأَحْمَدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ اللَّهِ السُّلَمِيُّ الْبَصْرِيُّ قَالَا نَا أَبُو قَتِيْبَةَ سَلَمُ بْنُ قَتِيْبَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْهَاشِمِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاءَ نَبِيَّ جَبْرِيلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَانْتَضِعْ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ الْحَسَنُ ابْنُ عَلِيٍّ الْهَاشِمِيُّ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ سُفْيَانُ بْنُ الْحَكَمِ أَوْ الْحَكَمُ بْنُ سُفْيَانَ وَاضْطَرَبُوا فِي هَذَا الْحَدِيثِ۔

۳۶: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبرائیل امین آئے اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب تم وضو کرو تو پانی چھڑک لیا کرو۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ میں (ترمذی) نے محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے سنا کہ حسن بن علی ہاشمی منکر حدیث ہے اور اس باب میں حکم بن سفیان رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما، زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایات منقول ہیں۔ بعض نے سفیان بن حکم یا حکم بن سفیان کہا اور اس حدیث میں اختلاف کیا ہے۔

(ن) یہ وضو کے بعد پیشاب گاہ کے اوپر کپڑے پر پانی چھڑکنا ہے کہ وہم نہ ہو کہ قطرہ پیشاب سے کپڑا گیلیا ہوا ہے۔

خلاصۃ الباب: وضو کرنے کے بعد زیر جامہ پر چھینٹے مار لئے جائیں اس کی حکمت عموماً یہ بیان کی جاتی ہے کہ اس سے قطرات کے نکلنے کے وسوسے نہیں آتے۔

۳۹: بَابُ فِي اسْبَاغِ الْوُضُوءِ

۳۹: باب وضو مکمل کرنے کے بارے میں

۴۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ ۴۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا کیا میں تمہیں وہ کام نہ بتاؤں جس سے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹاتا ہے اور درجات کو بلند کرتا ہے۔ انہوں نے (صحابہ کرامؓ نے) عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ نے فرمایا وضو کو تکلیفوں میں پورا کرنا اور مسجدوں کی طرف بار بار جانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔ یہی رباط ہے۔ (یعنی سرحدات کی حفاظت کرنے کے مترادف ہے)

۴۸: ہم سے قتیبہ نے روایت کی وہ کہتے ہیں کہ عبدالعزیز بن محمد نے اسی طرح کی حدیث روایت کی علماء سے۔ قتیبہ اپنی حدیث میں قَدْ لَكُمْ الرِّبَاطُ (یہ جہاد ہے) تین مرتبہ کہتے ہیں۔ اس باب میں حضرت علیؓ، ابن عباسؓ، عبداللہ بن عمروؓ، عبیدہؓ جنہیں عبیدہ بن عمروؓ کہا جاتا ہے، عائشہؓ، عبدالرحمن بن عائشؓ اور انسؓ سے بھی احادیث مذکور ہیں۔ ابویسیؒ کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ علاء بن عبدالرحمنؓ، ابن یعقوبؓ جہنی ہیں اور محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔

خلاصۃ الباب: جمہور کے نزدیک اسباغ وضو سے مراد ہر عضو کو تین مرتبہ دھونا مسنون عمل ہے۔

۴۰: باب وضو کے بعد رومال استعمال کرنا

۴۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک کپڑا تھا جس سے وضو کے بعد اعضاء خشک کرتے تھے اور اس باب میں معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

۵۰: حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے تو اپنا چہرہ کپڑے کے کنارے سے پونچھتے۔ ابویسیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند ضعیف ہے اور رشیدین بن سعد اور عبدالرحمن بن زیاد بن انعم افریقی دونوں ضعیف ہیں۔ ابویسیؒ نے کہا کہ حضرت عائشہؓ کی حدیث بھی قوی نہیں اور اس باب میں رسول اللہ صلی اللہ

عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا أَدْلُكُمْ عَلَى مَا يَمْحُو اللَّهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ قَدْ لَكُمْ الرِّبَاطُ۔

۴۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ نَحْوَهُ وَقَالَ قُتَيْبَةُ فِي حَدِيثِهِ قَدْ لَكُمْ الرِّبَاطُ قَدْ لَكُمْ الرِّبَاطُ قَدْ لَكُمْ الرِّبَاطُ ثَلَاثًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعُبَيْدَةَ وَيُقَالُ عُبَيْدَةُ بْنُ عَمْرٍو وَعَائِشَةُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَائِشٍ وَآنَسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ هُوَ ابْنُ يَعْقُوبَ الْجُهَنِيُّ وَهُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ۔

۴۰: بَابُ الْمُنْدِيلِ بَعْدَ الْوُضُوءِ

۴۹: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَاعْبُدُ اللَّهَ بِنُ وَهَبٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ حُبَابٍ عَنْ أَبِي مُعَاذٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ خِرْقَةٌ يَنْشِفُ بِهَا بَعْدَ الْوُضُوءِ وَفِي الْبَابِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ۔

۵۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ ثَنَا رِشْدِينَ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ بْنِ أَنْعَمٍ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ عَبَادَةَ بْنِ نُسَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ عَنْ مُعَاذِ ابْنِ جَبَلٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ مَسَحَ وَجْهَهُ بِطَرَفِ ثَوْبِهِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَاسْنَادُهُ ضَعِيفٌ وَرِشْدِينَ بْنُ سَعْدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادٍ بْنِ أَنْعَمٍ الْإِفْرِيقِيُّ

يُضَعِّقَانِ فِي الْحَدِيثِ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ لَيْسَ بِالْقَائِمِ وَلَا يَصِحُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْبَابِ شَيْءٌ وَأَبُو مُعَاذٍ يَقُولُونَ هُوَ سُلَيْمَانُ بْنُ أَرْقَمَ وَهُوَ ضَعِيفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ فِي الْمُنْدِيلِ بَعْدَ الْوُضُوءِ وَمَنْ كَرِهَهُ إِنَّمَا كَرِهَهُ مِنْ قَبْلِ أَنَّهُ قِيلَ إِنَّ الْوُضُوءَ يُوزَنُ وَرَوَى ذَلِكَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَالزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُجَاهِدٍ عَنِّي وَهُوَ عِنْدِي ثِقَةٌ عَنْ ثَعْلَبَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ إِنَّمَا كَرِهَهُ الْمُنْدِيلُ بَعْدَ الْوُضُوءِ لِأَنَّ الْوُضُوءَ يُوزَنُ -

عليہ وسلم سے منقول کوئی حدیث بھی صحیح نہیں اور ابو معاذ کو لوگ سلیمان بن ارقم کہتے ہیں وہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔ صحابہ و تابعین میں سے بعض اہل علم نے وضو کے بعد کپڑے سے اعضاء کو خشک کرنے کی اجازت دی ہے اور جو اس کو مکروہ سمجھتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ کہا جاتا ہے کہ وضو کا پانی تولا جاتا ہے اور یہ بات حضرت سعید بن مسیب اور امام زہری سے مروی ہے۔ محمد بن حمید ہم سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم سے جریر نے روایت کرتے ہوئے کہا کہ مجھ سے علی بن مجاہد نے مجھ ہی سے سن کر بیان کیا اور وہ میرے نزدیک ثقہ ہیں انہوں نے ثعلبہ سے انہوں نے زہری سے کہ زہری نے کہا کہ میں وضو کے بعد کپڑے سے اعضاء کو پونچھنا مکروہ سمجھتا ہوں اس لئے کہ وضو کا وزن کیا جاتا ہے۔

خلاصۃ الباب: وضو کے بعد رومال یا تولیہ کا استعمال جائز ہے یہی جمہور علماء کا مسلک ہے اور سعید بن مسیب اور زہری کے نزدیک مکروہ ہے۔

۴۱: باب وضو کے بعد کیا پڑھا جائے

۵۱: حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر کہے "أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ" (ترجمہ۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اے اللہ مجھے توبہ کرنے والوں اور طہارت حاصل کرنے والوں میں سے بنادے) تو اس کیلئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ جس دروازے سے چاہے داخل ہو۔ اس باب میں حضرت انسؓ اور عقبہ بن عامرؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ ابویسیؓ کہتے ہیں عمرؓ کی حدیث میں زید بن حبابؓ کی اس حدیث سے

۴۱: بَابُ مَا يُقَالُ بَعْدَ الْوُضُوءِ

۵۱: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عِمْرَانَ الثَّعْلَبِيُّ الْكُوفِيُّ نَارِيزُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ الدَّمَشَقِيِّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ وَأَبِي عُمَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ فَبُحِثَ لَهُ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَمْرِو قَدْ خُولِفَ زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ فِي هَذَا

الْحَدِيثِ رَوَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ وَغَيْرُهُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ غَامِرٍ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ عُمَرَ وَهَذَا حَدِيثٌ فِي إِسْنَادِهِ إِضْطِرَابٌ لَا يَصِحُّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْبَابِ كَثِيرُ شَيْءٍ قَالَ مُحَمَّدٌ أَبُو إِدْرِيسَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عُمَرَ شَيْئًا۔

اختلاف کیا گیا ہے۔ عبد اللہ بن صالح وغیرہ نے یہ حدیث معاویہ بن صالح سے وہ ربیعہ بن زید سے وہ ابودریس سے وہ عقبہ بن عامر سے وہ عمر سے وہ ابو عثمان سے وہ جبیر بن نفیر اور وہ عمر سے نقل کرتے ہیں۔ اس حدیث کی اسناد میں اضطراب ہے۔ اس باب میں نبی ﷺ سے سند صحیح سے کوئی زیادہ روایتیں منقول نہیں۔ محمد بن اسماعیل بخاری کہتے ہیں کہ ابودریس نے عمر سے کوئی حدیث نہیں سنی۔

خلاصۃ الباب: وضو کے بعد کئی قسم کے اذکار احادیث سے ثابت ہیں۔

۴۲: بَابُ الْوُضُوءِ بِالْمَدِّ ۴۲: باب ایک مد سے وضو کرنے کے بارے میں

۵۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا نَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي رَيْحَانَةَ عَنْ سَفِينَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ بِالْمَدِّ وَ يَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَجَابِرٍ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ سَفِينَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو رَيْحَانَةَ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَطَرٍ وَهَكَذَا رَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الْوُضُوءَ بِالْمَدِّ وَالْعُسْلُ بِالصَّاعِ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ وَ أَحْمَدٌ وَاسْحَقُ لَيْسَ مَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ عَلَى التَّوْقِيفِ أَنَّهُ لَا يَجُوزُ أَكْثَرُ مِنْهُ وَلَا أَقَلُّ مِنْهُ وَهُوَ قَدَرُ مَا يَكْفِي۔

۵۲: حضرت سفینہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ وضو کرتے تھے ایک مد (پانی) سے اور غسل کرتے تھے ایک صاع (پانی) سے۔ اس باب میں عائشہ، جابر، اور انس بن مالک سے بھی روایات منقول ہیں۔ ابویسی فرماتے ہیں سفینہ کی روایت کردہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوریحانہ کا نام عبد اللہ بن مطر ہے۔ بعض اہل علم نے ایسا ہی کہا کہ وضو کرے ایک مد سے اور غسل کرے ایک صاع سے۔ امام شافعی، احمد اور اسحق نے فرمایا کہ اس حدیث کا مطلب مقدار کا متعین کرنا نہیں کہ اس سے زیادہ یا کم جائز نہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس قدر کفایت کرتا ہے۔

خلاصۃ الباب: اس بات پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے کہ وضو اور غسل کے لئے پانی کی کوئی خاص مقدار شرعاً مقرر نہیں بلکہ اسراف سے بچتے ہوئے جتنا پانی کافی ہو اس کا استعمال جائز ہے۔ نیز اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ حضور ﷺ کا عام معمول ایک ”مد“ سے وضو اور ایک ”صاع“ سے غسل کرنے کا تھا اور یہ امر شفق علیہ ہے کہ ایک صاع چار مد کا ہوتا ہے لیکن مد کی مقدار اور اس کا وزن کیا ہے؟ اس میں اختلاف ہے۔

۴۳: بَابُ كَرَاهِيَةِ الْأَسْرَافِ فِي الْوُضُوءِ ۴۳: باب وضو میں اسراف مکروہ ہے

۵۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا خَارِجَةُ بْنُ ۵۳: حضرت ابی بن کعب سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا وضو کے لئے ایک شیطان ہے اس کو "ولہان" کہا جاتا ہے پس تم پانی کے دوسو سے بچو (یعنی پانی کے زیادہ خرچ کرنے سے بچو)۔ اس باب میں عبد اللہ بن عمروؓ اور عبد اللہ بن مغفلؓ سے بھی روایت ہے۔ ابو عیسیٰؒ فرماتے ہیں کہ ابی بن کعبؓ کی حدیث غریب ہے اس کی اسناد محدثین کے نزدیک قوی نہیں اس لئے کہ ہم خارجہ کے علاوہ کسی اور کو نہیں جانتے کہ اس نے اسے سند کے ساتھ نقل کیا ہو۔ یہ حدیث حسن بصریؒ سے بھی کئی سندوں سے منقول ہے۔ اس باب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی کوئی حدیث نہیں اور خارجہ ہمارے اصحاب کے نزدیک قوی نہیں۔ انہیں ابن مبارک ضعیف کہتے ہیں۔

۴۴: باب ہر نماز کیلئے وضو کرنا

۵۴: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کیلئے وضو کیا کرتے تھے خواہ با وضو ہوں یا بے وضو۔ حمید کہتے ہیں میں نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا تم کس طرح کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا ہم ایک ہی وضو کیا کرتے تھے امام ابو عیسیٰؒ ترمذی رحمہ اللہ نے کہا کہ حدیث حسن غریب ہے اور محدثین کے نزدیک۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عمرو بن عامر کی روایت مشہور ہے جو انہوں نے حضرت انسؓ سے روایت کی ہے۔ بعض علماء ہر نماز کیلئے وضو کو مستحب جانتے ہیں واجب قرار نہیں دیتے۔

۵۵: حضرت عمرو بن عامر انصاریؓ سے روایت ہے کہ میں نے سنان بن مالکؓ سے وہ فرماتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے ہیں ہر نماز کے لئے پس میں نے کہا کہ آپ کس طرح کیا کرتے تھے؟ انہوں نے (انسؓ نے) فرمایا ہم کئی نمازیں ایک ہی وضو سے پڑھ لیا کرتے تھے جب تک کہ ہم بے وضو نہ ہو جائیں۔ ابو عیسیٰؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح

مُصْعَبٌ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَتِيٍّ بْنِ صَمْرَةَ السَّعْدِيِّ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِلْوُضُوءِ شَيْطَانًا يُقَالُ لَهُ الْوَلَهَانُ فَاتَّقُوا وَسْوَاسَ الْمَاءِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَغْفَلٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي بِنِ كَعْبٍ حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيٍّ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ لَا نَأْتِيهِمْ أَحَدًا إِسْنَدُهُ غَيْرَ خَارِجَةٍ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنِ الْحَسَنِ قَوْلُهُ وَلَا يَصِحُّ فِي هَذَا الْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ وَخَارِجَةٌ لَيْسَ بِالْقَوِيٍّ عِنْدَ أَصْحَابِنَا وَضَعَفَهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ۔

۴۴: بَابُ الْوُضُوءِ لِكُلِّ صَلَاةٍ

۵۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ نَاسِلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ طَاهِرًا أَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ قَالَ قُلْتُ لَا نَسِي فَكَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ أَنْتُمْ قَالَ كُنَّا نَتَوَضَّأُ وَضُوءً وَاحِدًا قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَالْمَشْهُورُ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ حَدِيثُ عُمَرَ وَبْنِ عَامِرٍ عَنْ أَنَسٍ وَقَدْ كَانَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ يَرَى الْوُضُوءَ لِكُلِّ صَلَاةٍ اسْتِحْبَابًا لَا عَلَى الْوُجُوبِ۔

۵۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ عَامِرٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ قُلْتُ فَأَنْتُمْ مَا كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ قَالَ كُنَّا نَصَلِّي الصَّلَاةَ كُلَّهَا بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ مَا لَمْ

۵۶: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس نے با وضو ہوتے ہوئے وضو کیا اس کے لئے اللہ تعالیٰ دس نیکیاں لکھ دیتے ہیں۔ اس حدیث کو افریقی نے ابو غطف سے انہوں نے ابن عمرؓ سے اور انہوں نے نبی ﷺ سے نقل کیا ہے۔ ہم سے اس حدیث کو حسین بن حریت مروزی نے انہوں نے محمد بن یزید واسطی سے اور انہوں نے افریقی سے روایت کیا ہے اور یہ اسناد ضعیف ہے۔ علیؓ فرماتے ہیں کہ یحییٰ بن سعید قطان نے کہا کہ ہشام بن عروہ سے اس حدیث کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے فرمایا یہ مشرقی اسناد ہے (یعنی اہل مدینہ نے اس حدیث کو روایت نہیں کیا بلکہ اہل کوفہ و بصرہ نے اسے روایت کیا ہے)۔

نَحْدِثُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ -
 ٥٦: وَقَدْ رَوَى فِي حَدِيثٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ
 عَلَى طَهْرٍ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهِ عَشْرَ حَسَنَاتٍ رَوَى
 هَذَا الْحَدِيثُ الْأَفْرِيقِيُّ عَنْ أَبِي غُطَيْفٍ عَنِ ابْنِ
 عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا
 بِذَلِكَ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ الْمُرَوِّزِيُّ قَالَ
 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْوَاسِطِيُّ عَنِ الْأَفْرِيقِيِّ
 وَهُوَ إِسْنَادٌ ضَعِيفٌ قَالَ عَلِيُّ بْنُ يَحْيَى ابْنُ
 سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ذَكَرَ لِهِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ هَذَا الْحَدِيثُ
 فَقَالَ هَذَا إِسْنَادٌ مَشْرُقٌ -

٤٥: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّهُ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ

بَوْضُوعٌ وَاحِدٌ

۵۷: سلیمان بن بریدہؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ہر نماز کیلئے وضو کیا کرتے تھے جب مکہ فتح ہوا تو آپ ﷺ نے ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھیں اور موزوں پر مسح کیا حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ آپ ﷺ نے وہ کام کیا ہے جو پہلے نہیں کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے قصداً ایسا کیا ہے۔ ابو عیسیٰؒ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اسے علی بن قادم نے بھی سفیان ثوری سے نقل کیا ہے اور اس میں یہ اضافہ کیا ہے کہ آپ ﷺ نے ایک ایک مرتبہ وضو کیا۔ سفیان ثوریؒ نے بھی یہ حدیث محارب بن دثار سے انہوں نے سلیمان بن بریدہ سے نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہر نماز کے لئے وضو کرتے تھے اور اسے کعب سفیان سے وہ محارب سے وہ سلیمان بن بریدہ سے اور وہ اپنے والد سے بھی نقل کرتے ہیں۔ عبد الرحمن بن مہدی وغیرہ سفیان سے وہ محارب بن دثار سے وہ سلیمان بن بریدہ سے اور وہ نبی ﷺ سے مرسل روایت کرتے ہیں۔ یہ کعب کی حدیث سے اصح ہے۔ اہل علم کا

٥٤: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُلْفَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ
بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَوةٍ فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ صَلَّى
الصلوات كلها بوضوء واحدٍ وَمَسَحَ عَلَى خَفِيهِ
فَقَالَ: عَمْرُ إِنَّكَ فَعَلْتَ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ فَعَلْتَهُ قَالَ
عَمْرًا: فَعَلْتَهُ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
صَحِيحٌ وَرَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَلِيُّ بْنُ قَادِمٍ عَنْ
سُفْيَانَ الْقَوْرِيِّ وَزَادَ فِيهِ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً وَرَوَى
سُفْيَانَ الْقَوْرِيُّ هَذَا الْحَدِيثَ أَيْضًا عَنْ مُحَارِبٍ بِنِ
دِثَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَوةٍ وَرَوَاهُ وَكِيعٌ عَنْ
سُفْيَانَ عَنْ مُحَارِبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ
وَرَوَى عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَغَيْرُهُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ
مُحَارِبٍ بِنِ دِثَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ

عمل اسی پر ہے کہ ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھی جاسکتی ہیں جب تک وضو نہ ٹوٹے۔ بعض اہل علم (مستحب اور فضیلت کے ارادے سے) ہر نماز کیلئے وضو کیا کرتے تھے۔ افریقی سے روایت کیا جاتا ہے وہ ابو غطفین سے وہ ابن عمرؓ سے اور وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے با وضو ہونے کے باوجود وضو کیا اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں دس نیکیاں لکھ دیتے ہیں۔ یہ سند ضعیف ہے اور اس باب میں حضرت جابرؓ سے بھی روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ظہر اور عصر کی نماز ایک وضو سے ادا فرمائی ہے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ وَكِيعٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ إِنَّهُ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ مَا لَمْ يُحْدِثْ وَكَانَ بَعْضُهُمْ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ اسْتِحْبَابًا وَإِرَادَةً الْفَضْلِ وَيُرَوَّى عَنْ الْأَفْرِيقِيِّ عَنْ أَبِي غُطَفِيٍّ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ عَلَى طَهْرٍ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهِ عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَهَذَا إِسْنَادٌ ضَعِيفٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ۔

خلاصہ الابواب: حضور اقدس ﷺ کے عمل مبارک سے امت کے لئے بھی آسانی ہوگئی کہ ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھی جاسکتی ہیں۔

باب مرد اور عورت کا ایک برتن

میں وضو کرنا

۵۸: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت میمونہؓ نے بیان کیا میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل جنابت کیا کرتے تھے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہی عام فقہاء کا قول ہے کہ مرد اور عورت کے ایک ہی برتن سے غسل کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ اس باب میں حضرت علیؓ، عائشہؓ، انسؓ، ام ہانیؓ، ام صبیہؓ، ام سلمہؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایات ہیں اور ابو شعاعؓ کا نام جابر بن زید ہے۔

۴۷: باب عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی کے

استعمال کی کراہت کے بارے میں

۵۹: قبیلہ بنی غفار کے ایک شخص سے روایت ہے کہ منع کیا رسول اللہ ﷺ نے عورت کی طہارت سے بچے ہوئے پانی کے استعمال سے۔ اس باب میں عبد اللہ بن مسعودؓ سے بھی روایت ہے۔ ابو عیسیٰؓ فرماتے ہیں عورت کے بچے ہوئے پانی کے

۳۶: بَابُ فِي وُضُوءِ الرَّجُلِ

وَالْمَرْأَةِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ

۵۸: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَاسِفِيَانُ بْنُ عُسَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي الشَّعَثَاءِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَيْمُونَةُ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنَ الْجَنَابَةِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ عَامَّةِ الْفُقَهَاءِ أَنَّ لَابَّاسَ أَنْ يَغْتَسِلَ الرَّجُلُ وَالْمَرْأَةُ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ وَآنَسٍ وَأُمِّ هَانِيٍّ وَأُمِّ صَبِيَّةٍ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَأَبِي الشَّعَثَاءِ اسْمُهُ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ۔

۴۷: بَابُ كَرَاهِيَةِ فَضْلِ

طَهُورِ الْمَرْأَةِ

۵۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِلَّانَ نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي حَاجِبٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي غِفَارٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ فَعْلٍ مِنْ عَنْ فَضْلِ طَهُورِ الْمَرْأَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

استعمال کو بعض فقہاء نے مکروہ کہا ہے۔ ان میں احمد اور احناف بھی شامل ہیں ان دونوں کے نزدیک جو پانی عورت کی طہارت سے بچا ہو اس سے وضو مکروہ ہے اس کے جوٹھے میں کوئی حرج نہیں۔ ۶۰: حضرت حکم بن عمرو غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کو عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنے سے منع فرمایا، یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے جوٹھے سے۔ امام ابو یسٰی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ ابو حجاب کا نام سوادہ بن عاصم ہے۔ محمد بن بشار اسی حدیث میں کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنے سے منع فرمایا اور اس میں محمد بن بشار شک نہیں کرتے۔

۴۸: باب جنبی عورت کے نہائے ہوئے پانی

کے بقیہ سے وضو کا جواز

۶۱: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ازواج مطہرات میں سے کسی نے ایک بڑے برتن سے غسل کیا پھر رسول اللہ ﷺ نے اس سے وضو کرنے کا ارادہ کیا تو انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں حالت جنابت سے تھی آپ ﷺ نے فرمایا پانی جنبی نہیں ہوتا۔ امام ابو یسٰی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سفیان ثوری، امام مالک اور امام شافعی کا بھی یہی قول ہے۔

سَرَجِسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى وَكَرِهَ بَعْضُ الْفُقَهَاءِ الْوُضُوءَ بِفَضْلِ طَهُورِ الْمَرْأَةِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ كَرِهَا فَضْلُ طَهُورِهَا وَلَمْ يَرَيَا بِفَضْلِ سُورِهَا بَاسًا۔ ۶۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ قَالَا نَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَاجِبٍ يُحَدِّثُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَمْرِو الْعَفَّارِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ طَهُورِ الْمَرْأَةِ أَوْ قَالَ بِسُورِهَا قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَأَبُو حَاجِبٍ نَاسُهُ سَوَادَةُ ابْنُ عَاصِمٍ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ فِي حَدِيثِهِ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ طَهُورِ الْمَرْأَةِ وَلَمْ يَشْكُ فِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ۔

۴۸: بَابُ الرُّخْصَةِ

فِي ذَلِكَ

۶۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اغْتَسَلَ بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَفْنَةٍ فَأَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَوَضَّأَ مِنْهُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ جُنْبًا فَقَالَ إِنَّ الْمَاءَ لَا يَجْنِبُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ سَفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ۔

خلاصہ الباب: جمہور فقہاء کے نزدیک عورت کے بچے ہوئے پانی سے مرد اور مرد کے بچے ہوئے پانی سے عورت وضو اور غسل کر سکتی ہے صرف امام احمد اور امام اسحاقؒ مرد کے لئے مکروہ کہتے ہیں۔

۴۹: باب پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی

۶۲: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم بضاعہ کنویں سے وضو کریں۔ یہ وہ

۴۹: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْمَاءَ لَا يَنْجَسُهُ شَيْءٌ

۶۲: حَدَّثَنَا هَنَادٌ وَالْحَسَنُ عَلِيُّ بْنُ الْخَلَّالِ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا أَبُو أَسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ

بدبودار چیزیں ڈالی جاتی تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی پاک ہے اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابواسامہ نے اس حدیث کو بہت اچھی طرح روایت کیا ہے۔ ابوسعید کی بیڑ بضاعہ کی حدیث کسی نے بھی ابواسامہ سے بہتر روایت نہیں کی یہ حدیث حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کئی طرق سے منقول ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی احادیث مذکور ہیں۔

۵۰: اسی کے متعلق دوسرا باب

۶۳: حضرت عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے میدانوں اور جنگلوں کے پانی کے بارے میں سوال کیا گیا جس پر درندے اور چوپائے بار بار آتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا جب پانی دو قلوں کی مقدار میں ہو تو ناپاک نہیں ہوتا۔ محمد بن اسحقؒ کہتے ہیں کہ قلعہ مکہ کو کہتے ہیں اور قلعہ وہ بھی ہے جس میں پانی بھرا جاتا ہے۔ ابویسیؒ کہتے ہیں یہی قول ہے شافعیؒ، احمدؒ اور اسحقؒ کا انہوں نے کہا جب پانی دو مشکوں کے برابر ہو تو وہ اس وقت تک ناپاک نہیں ہوتا جب تک اس کی بویا ذائقہ تبدیل نہ ہو اور انہوں نے کہا کہ قلعین پانچ مشکوں کے برابر ہوتا ہے۔

(فقہ) حنفیہ کے نزدیک دس ہاتھ مربع (دہ درہ حوض) پانی اور چلتا ہو پانی اس وقت تک ناپاک نہیں ہوتا جب تک اس کے رنگ، مزہ یا بو میں سے کوئی وصف نہ بدلے۔

۵۱: باب رکے ہوئے

پانی میں پیشاب کرنا مکروہ ہے

۶۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی رکے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے کہ پھر اسی سے وضو کرے۔ ابویسیؒ

بن خدیج عن ابی سعید بن الخدری قلل قبل یارسول اللہ نوضاً من بیڑ بضاعة وهی بیڑ یلقی فیہا الحیض ولحوم الکلاب والتن فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الماء طهور لا ینجسہ شیء قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن وقد جود ابو اسامة هذا الحدیث فلم یرو احد حدیث ابی سعید فی بیڑ بضاعة احسن مما روى ابو اسامة وقد روى هذا الحدیث من غیر وجه عن ابی سعید وفي الباب عن ابن عباس وعائشة.

۵۰: باب منه اخر

۶۳: حَدَّثَنَا هَذَا نَاعْبُدُهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ غَبِيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍ عَنِ ابْنِ عَمْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُسْأَلُ عَنِ الْمَاءِ يَكُونُ فِي الْفَلَاةِ مِنَ الْأَرْضِ وَمَا يَتَوَبَّهُ مِنَ السَّبَاعِ وَالذَّوَابِ قَالَ إِذَا كَانَ الْمَاءُ قَلْتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ الْقَلَّةُ هِيَ الْجِرَارُ وَالْقَلَّةُ النَّبِيُّ يُسْقَى فِيهَا قَالَ أَبُو عِيْسَى فَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَقَ قَالُوا إِذَا كَانَ الْمَاءُ قَلْتَيْنِ لَمْ يَنْجَسْهُ شَيْءٌ مَالَمْ يَتَغَيَّرْ رِيحُهُ أَوْ طَعْمُهُ وَقَالُوا يَكُونُ نَحْوًا مِنْ خَمْسِ قِرْبَ.

۵۱: باب كراهية البول في

الماء الراكد

۶۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَاعْبُدُهُ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي

الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ مِنْهُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا فَرَمَاتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔

خلاصۃ الباب: شروع کے تین ابواب میں پانی کی طہارت (پاکی) اور ناپاکی کا بیان ہے۔ شوافع احناف اور امام احمد بن حنبلؒ کے نزدیک نجاست کرنے سے تھوڑا پانی ناپاک جبکہ کثیر پانی ناپاک نہیں ہوتا فرق صرف اتنا ہے کہ احناف کے نزدیک زیادہ یا کم کی کوئی مقدار معین نہیں ہے اور امام شافعیؒ کے نزدیک کثیر پانی کی مقدار قلتین ہے جس کا معنی دو ہٹکے پانی کثیر ہے لیکن کئی وجوہات کی بنا پر قلتین کی احادیث کمزور اور ضعیف ہیں ان پر عمل نہیں کیا جائے گا۔

۵۲: باب دریا کا پانی پاک ہونا

۵۲: بَابُ فِي مَاءِ الْبَحْرِ أَنَّهُ طَهُورٌ

۶۵: صفوان بن سلیم سعید بن سلمہ سے روایت کرتے ہیں جو اولاد ہیں ابن ازرق کی تحقیق مغیرہ بن ابی بردہ نے کہ وہ عبددار کی اولاد سے ہیں خبر دی ان کو کہ سنا انہوں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے وہ فرماتے ہیں کہ سوال کیا ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے۔ یا رسول اللہ ﷺ ہم دریا (اور سمندر) میں سفر کرتے ہیں ہمارے پاس تھوڑا سا پانی ہوتا ہے اگر ہم اس سے وضو کریں تو پیا سے رہ جائیں۔ کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کر لیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کا پانی پاک اور اس کا مردہ حلال ہے۔ اس باب میں حضرت جابرؓ اور فراسیؓ سے بھی روایت ہے۔ ابو عیسیٰؒ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اکثر فقہاء صحابہؓ جن میں سے حضرت ابوبکرؓ، عمر فاروقؓ اور ابن عباسؓ بھی ہیں ان کا قول یہی ہے کہ دریا کے پانی سے وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں اور بعض صحابہ کرامؓ نے دریا اور سمندر کے پانی سے وضو کرنے کو مکروہ جانا ہے۔ ان صحابہؓ میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور عبداللہ بن عمرؓ بھی شامل ہیں۔ عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا وہ آگ ہے (یعنی نقصان دہ ہے)۔

۶۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ وَهُوَ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ رِزْقَةَ يَقُولُ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَرَكِبُ الْبَحْرَ نَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيلَ مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ تَوَضَّأْنَا بِهِ غَطِشْنَا أَفْتَتَوَضَّأُ مِنَ الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الطَّهُورُ مَاءُهُ الْجَلُّ مِثْنَةُ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَالْفَرَّاسِيِّ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ أَكْثَرِ الْفُقَهَاءِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ يَرَوْا بِأَسَابِمَاءِ الْبَحْرِ وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوُضُوءَ بِمَاءِ الْبَحْرِ مِنْهُمْ ابْنُ عُمَرَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو هُوَ نَارٌ.

خلاصۃ الباب: حضور ﷺ نے صحابہ کرامؓ کے فہ کو دور فرما دیا کہ بے شک سمندر میں بے شمار جانور رہتے ہیں اور ہزاروں جانور ہر روز مرتے ہیں لیکن سمندری پانی پاک ہے بلکہ یہ بھی فرمایا کہ سمندر کے مردار بھی حلال ہیں تاکہ غشاء سوال ہی ختم ہو جائے۔ پھر علماء میں اختلاف ہے کہ کون کون سے سمندری اور دریائی جانور حلال ہیں اور کون سے حرام ہیں۔ احناف کے نزدیک مچھلی کے علاوہ تمام جانور حرام ہیں۔ امام شافعیؒ سے چار اقوال منقول ہیں امام مالکؒ کے نزدیک سمندری خنزیر کے علاوہ تمام دریائی جانور حلال ہیں۔ دلائل کتابوں میں موجود ہیں۔

۵۳: بَابُ التَّشْدِيدِ فِي الْبَوْلِ

۶۶: حَدَّثَنَا هَنَادٌ وَقُتَيْبَةُ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا نَا وَكُنِعَ
عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنْ
طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَرَّ عَلَى قَبْرَيْنِ فَقَالَ إِنَّهُمَا يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيهِ
كَبِيرٌ أَمَّا هَذَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ وَأَمَّا هَذَا
فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ زَيْدِ بْنِ
ثَابِتٍ وَأَبِي بَكْرَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي مُوسَى وَ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَسَنَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى مَنْصُورٌ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ
مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ طَاوُسٍ
وَرِوَايَةُ الْأَعْمَشِ أَصَحُّ وَسَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ مُحَمَّدًا
بْنِ أَبَانَ يَقُولُ سَمِعْتُ وَكِيعًا يَقُولُ الْأَعْمَشُ أَخْفَظُ
لِإِسْنَادِ إِبْرَاهِيمَ مِنْ مَنْصُورٍ.

۵۳: بَابُ پِشَاب سے بہت زیادہ احتیاط کرنا

۶۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے تو
فرمایا: ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور عذاب کی وجہ کوئی بڑا
جرم نہیں۔ ان میں سے ایک پِشاب کرتے وقت احتیاط نہیں
کرتا تھا جب کہ دوسرا چغل خوری کرتا تھا۔ اس باب میں
حضرت زید بن ثابتؓ، ابوبکرؓ، ابوہریرہؓ، ابوموسیٰؓ اور عبدالرحمن
بن حسنہؓ سے بھی احادیث مذکور ہیں۔ ابوعیسیٰؒ کہتے ہیں یہ
حدیث حسن صحیح ہے۔

منصور نے یہ حدیث مجاہد سے انہوں نے ابن عباسؓ سے نقل کی
ہے لیکن اس میں طائوسؓ کا ذکر نہیں کیا جبکہ اعمشؓ کی روایت
اصح ہے اور میں نے سنا ابوبکر محمد بن ابان سے انہوں نے کہا
میں نے سنا وکیع سے وہ کہتے تھے کہ ابراہیم کی اسناد میں اعمشؓ
منصور سے احفظ ہیں۔ (یعنی زیادہ یاد رکھنے والے ہیں)

۵۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي نَضْحِ بَوْلِ الْغَلَامِ

قَبْلَ أَنْ يُطْعَمَ

۶۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَاحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ
عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُبَيْدَةَ
عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ قَالَتْ دَخَلْتُ بَابَن لِي عَلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ قَبْلَ أَنْ يَأْكُلَ
فَدَعَا بِمَاءٍ فَرَشَهُ عَلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ
وَزَيْنَبَ وَلُبَابَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ وَهِيَ أُمُّ الْفَضْلِ بْنِ
عَبَّاسٍ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَأَبِي السَّمْحِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ
عُمَيْرٍ وَأَبِي لَيْلَى وَأَبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى وَهُوَ
قَوْلٌ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِثْلُ أَحْمَدَ وَأَسْحَقَ

۵۴: بَابُ شیر خوار بچہ جب تک کھانا نہ کھائے اس

کے پِشاب پر پانی چھڑکنا کافی ہے

۶۷: ام قیس بنت محسن کہتی ہیں میں اپنے بیٹے کو لے کر نبی صلی
اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی اس نے ابھی تک کھانا کھانا شروع
نہیں کیا تھا تو اس نے آپ ﷺ کے جسم مبارک پر پِشاب کر
دیا پس آپ ﷺ نے پانی منگوایا اور اس پر چھڑک دیا۔ اس
باب میں حضرت علیؓ، عائشہؓ، زینبؓ، لبابہ بنت حارثؓ (فضل
بن عباس کی والدہ) ابوسعہؓ، عبداللہ بن عمرؓ، ابولیلیؓ اور ابن
عباسؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں کہ کئی
صحابہؓ و تابعینؓ اور ان کے بعد کے فقہاء جن میں امام احمدؒ اور
اسحقؒ بھی ہیں ان کا قول ہے کہ لڑکے کے پِشاب پر پانی بہایا
جائے اور لڑکی کے پِشاب کو دھویا جائے اور یہ اس صورت میں

قَالُوا يَنْضَعُ بَوْلُ الْغُلَامِ وَيُغَسِّلُ بَوْلُ الْحَارِثِيَّةِ هے کہ دونوں ابھی کھانا نہ کھاتے ہوں۔ اگر کھانا کھانے لگیں تو وَهَذَا مَا لَمْ يَطْعَمَا فَاِذَا طَعِمَا غُسِلَا جَمِيعًا۔
دونوں کے پیشاب کو دھویا جائے گا۔

خلاصۃ الباب: شیر خوار بچہ کے پیشاب کے بارے میں یہ باب قائم کیا ہے۔ جمہور ائمہ کے نزدیک لڑکے اور لڑکی جو شیر خوار ہیں ان کا پیشاب پلید ہے فرق صرف اتنا ہے کہ بچی کا پیشاب مبالغہ کے طور پر دھویا جائے گا اور بچے کا پیشاب جس کپڑے پر لگ جائے اسے ہلکا سا دھونا بھی کافی ہے۔

۵۵: باب جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے

۵۵. بَابُ مَا جَاءَ فِي بَوْلِ

ان کا پیشاب

مَا يُؤْكَلُ لِحُمِهِ

۶۸: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ قبیلہ عرینہ کے کچھ لوگ مدینہ آئے انہیں مدینہ منورہ کی آب و ہوا موافق نہیں آئی چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں زکوٰۃ کے اونٹوں میں بھیج دیا اور فرمایا ان کا دودھ اور پیشاب پیو۔ لیکن انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو ہانک کر لے گئے اور خود اسلام سے مرتد ہو گئے۔ جب انہیں پکڑ کر نبی ﷺ کی خدمت میں لایا گیا تو آپ ﷺ نے ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمت سے کاٹنے اور آنکھوں میں گرم سلاخیں پھیرنے کا حکم دیا اور ان کو ریگستان میں ڈال دیا گیا۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ ان میں سے ہر ایک خاک چاٹ رہا تھا یہاں تک کہ سب مر گئے اور کبھی حماد نے کہا اس روایت میں يَكْنُذُ الْأَرْضَ کی بجائے يَكْنُذُمُ الْأَرْضَ اور ان دونوں کے معنی ایک ہی ہیں۔ امام ابو یوسفؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت انسؓ سے کئی سندوں سے

۶۸: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّعْفَرَانِيُّ نَا غَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَنَا حُمَيْدٌ وَقَتَادَةُ وَثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَاسًا مِنْ غُرَبَاءِ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ فَاجْتَرَوْهَا فَبَغَنَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِبِلِ الصَّدَقَةِ وَقَالَ اشْرَبُوا مِنَ الْبَانِيَا وَأَبْوَالِهَا فَفَقْتَلُوا رَاعِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَأْفُوا الْإِبِلَ وَارْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ فَأَتَى بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَطَّعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ مِنْ خِلَافٍ وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ وَأَلْقَاهُمْ بِالْحَرَّةِ قَالَ أَنَسٌ فَكُنْتُ أَرَى أَحَدَهُمْ يَكْنُذُ الْأَرْضَ بِفِيهِ حَتَّى مَاتُوا وَرُبَّمَا قَالَ حَمَّادٌ يَكْنُذُمُ الْأَرْضَ بِفِيهِ حَتَّى مَاتُوا قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِهِ وَجْهٌ عَنْ أَنَسٍ وَهُوَ قَوْلُ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا لَا بَأْسَ بِبَوْلِ مَا يُؤْكَلُ لِحُمِهِ۔

منقول ہے اکثر اہل علم کا بھی یہی قول ہے کہ حلال جانوروں کے پیشاب میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۶۹: حضرت انس بن مالکؓ نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے ان کی آنکھوں میں سلائیاں اس لئے پھروائی تھیں کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے چرواہوں کی آنکھوں میں سلائیاں پھیریں

۶۹: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْأَعْرَجِيُّ يَحْيَى بْنُ غِيلَانَ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ إِنَّمَا سَمَّلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

۱۔ امام ابو یوسفؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک تمام پیشاب نجس ہیں۔ قبیلہ عرینہ کے لوگوں کو بیماری کی وجہ سے نبی ﷺ نے اجازت دی تھی۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْيَنَهُمْ لِأَنَّهُمْ سَمَلُوا أَعْيَنَ الرُّعَاةَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْلَمُ أَحَدًا ذَكَرَهُ غَيْرَ هَذَا الشَّيْخِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ وَهُوَ مَعْنَى قَوْلِهِ وَالْجُرُوحُ قِصَاصٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّمَا فَعَلَ بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا قَبْلَ أَنْ تَنْزَلَ الْحُدُودُ.

تھیں۔ ابوعیسیٰ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ یحییٰ بن غیلان کے علاوہ کسی اور نے یزید بن زریع سے روایت کی ہو اور یہ آنکھوں میں سلاخیں پھر وانا قرآنی حکم ”وَالْجُرُوحُ قِصَاصٌ“ کے مطابق تھا۔ محمد بن سیرین سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا یہ فعل حدود کے نازل ہونے سے پہلے کا ہے۔

خِلَاصَةُ الْبَابِ: یہاں ایک اختلافی مسئلہ بیان کر رہے ہیں کہ حلال جانوروں کا پیشاب پاک ہے یا ناپاک۔ امام مالک، امام محمد، ایک روایت کے مطابق امام احمد کا مسلک بھی یہ ہے کہ وہ پاک ہے جبکہ امام ابو حنیفہ، امام شافعی، امام ابو یوسف اور سفیان ثوری رحمہم اللہ کا مسلک یہ ہے کہ وہ نجس ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”استنزز هو من البول فان عامة عذاب القبر منه“ یہ حدیث امام بخاری کی شرط پر ہے جس کا ترجمہ یہ ہے ”پیشاب سے بچو کیونکہ اکثر عذاب قبر میں پیشاب کی وجہ سے ہوتا ہے۔“

۵۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ مِنَ الرِّيحِ
۷۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَنَادٌ نَاوِكِعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا وَضُوءَ إِلَّا مِنْ صَوْتٍ أَوْ رِيحٍ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۵۶: باب ہوا کے خارج ہونے سے وضو کا ٹوٹ جانا
۷۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو نہیں جب تک آواز نہ ہو یا ریح نہ نکلے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي الْمَسْجِدِ فَوَجَدَ رِيحًا بَيْنَ أَلْيَتَيْهِ فَلَا يَخْرُجُ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا.

۷۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں ہو اور اسے اپنے سرینوں میں سے ہوا کا شہہ ہو تو جب تک آواز نہ سنے یا بوند آئے مسجد سے باہر نہ نکلے (یعنی وضو نہ کرے)۔

۷۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنْ اللَّهُ لَا يَقْبَلُ صَلَاةَ أَحَدِكُمْ إِذَا أَحْدَثَ حَتَّى يَتَوَضَّأَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ وَعَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي سَعِيدٍ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ الْعُلَمَاءِ أَنْ لَا

۷۲: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو حدث (نقص وضو) ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس وقت تک اس کی نماز قبول نہیں فرماتا جب تک وضو نہ کر لے۔ ابوعیسیٰ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں عبد اللہ بن زید، علی بن طلحہ، عائشہ، ابن عباس ابو سعید سے بھی روایات مذکور ہیں۔ ابوعیسیٰ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہی علماء کا قول ہے کہ وضو اس وقت تک واجب نہیں

ہوتا جب تک حدث نہ ہو اور وہ آواز نہ سنے یا بونہ آئے۔ ابن مبارک کہتے ہیں اگر شک ہو تو وضو واجب نہیں ہوتا یہاں تک کہ اس حد تک یقین ہو جائے کہ اس پر قسم کھا سکے اور کہا ہے کہ جب عورت کے ”قُبُل“ سے ریح نکلے تو بھی اس پر وضو واجب ہے یہی قول ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور احنی رحمۃ اللہ علیہ کا۔

يَجِبُ عَلَيْهِ الْوُضُوءُ إِلَّا مِنْ حَدَثٍ يَسْمَعُ صَوْتًا أَوْ يَجِدُ رِيحًا وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ إِذَا شَكَّ فِي الْحَدَثِ فَإِنَّهُ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ الْوُضُوءُ حَتَّى يَسْتَيَقِنَ اسْتِيقَانًا يَقْدِرُ أَنْ يَحْلِفَ عَلَيْهِ وَقَالَ إِذَا خَرَجَ مِنْ قُبُلِ الْمَرْأَةِ الرِّيحُ وَجَبَ عَلَيْهَا الْوُضُوءُ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاسْحَقَ.

خلاصۃ الباب: اس باب کے اندر یہ مسئلہ بیان کیا گیا ہے کہ جب تک وضو ٹوٹنے کا یقین نہ ہو جائے اس وقت تک وضو برقرار رہتا ہے۔ دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ عورت کے خاص حصہ سے ہوا خارج ہو جائے تو وضو ٹوٹے گا یا نہیں۔ امام شافعی کا مسلک یہ ہے کہ وضو ٹوٹ جائے گا ان کی دلیل حدیث باب ہے امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے نزدیک مطلقاً نہیں ٹوٹے گا۔

۵۷: بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ النَّوْمِ

۵۷: باب نیند کے بعد وضو

۷۳: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں سوئے ہوئے تھے یہاں تک کہ خرائے لینے لگے یا فرمایا لمبے لمبے سانس لینے لگے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور نماز پڑھنے لگے میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو سو گئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو اس پر واجب ہوتا ہے جو لیٹ کر سوئے اس لئے کہ لیٹ جانے سے جوڑ ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔ ابو یسی کہتے ہیں کہ ابو خالد کا نام یزید بن عبد الرحمن ہے اور اس باب میں حضرت عائشہؓ ابن مسعودؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔

۷۳: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى وَهَنَادٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ غُبَيْدِنِ الْمَخَارِبِيِّ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالُوا نَا عُبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ أَبِي خَالِدٍ الدَّالَانِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَامَ وَهُوَ سَاجِدٌ حَتَّى غَضَّ أَوْ نَفَخَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ قَدْ نِمْتَ قَالَ إِنْ الْوُضُوءَ لَا يَجِبُ إِلَّا عَلَى مَنْ نَامَ مُضْطَجِعًا فَإِنَّهُ إِذَا اضْطَجَعَ اسْتَرَحَثَ مَقَاصِلَهُ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَأَبُو خَالِدٍ اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَابْنِ هُرَيْرَةَ.

۷۴: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے صحابہؓ کو نیند آ جایا کرتی تھی پھر اٹھ کر نماز پڑھ لیتے اور وضو نہ کرتے۔ امام ابو یسیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ صالح بن عبد اللہ کہتے ہیں میں نے ابن مبارک سے اس آدمی کے متعلق پوچھا جو تکیہ لگا کر سوتا ہے فرمایا اس پر وضو نہیں۔ سعید بن عروبہ نے قتادہ کے واسطے سے حضرت ابن عباسؓ سے حدیث روایت کی ہے اس میں ابو عالیہ کا ذکر نہیں اور نہ ہی اسے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ نیند سے وضو کے واجب ہونے

۷۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَائِبُ حَسْبَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنَامُونَ ثُمَّ يَقُومُونَ فَيُصَلُّونَ وَلَا يَتَوَضَّؤْنَ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَسَمِعْتُ صَالِحَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَأَلْتُ ابْنَ الْمُبَارَكِ مَنْ نَامَ قَاعِدًا مُعْتَمِدًا فَقَالَ لَا وَضُوءَ عَلَيْهِ وَقَالَ وَقَدْ رَوَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَوْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ أَبَا الْعَالِيَةِ وَلَمْ يَرْفَعَهُ وَاخْتَلَفَ الْعُلَمَاءُ فِي الْوُضُوءِ مِنَ النَّوْمِ فَرَأَى أَكْثَرُهُمْ أَنَّهُ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ الْوُضُوءُ إِذَا نَامَ قَاعِدًا أَوْ قَائِمًا حَتَّى يَنَامَ مُصْطَجِعًا وَبِهِ يَقُولُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَآحْمَدُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا نَامَ حَتَّى غَلَبَ عَلَى عَقْلِهِ وَجَبَ عَلَيْهِ الْوُضُوءُ وَبِهِ يَقُولُ إِسْحَاقُ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ مَنْ نَامَ قَاعِدًا فَرَأَى رُؤْيَا أَوْ زَالَتْ مَقْعَدَتُهُ لَوْ سَنَّ النَّوْمَ فَعَلَيْهِ الْوُضُوءُ.

کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے۔ اکثر علماء جن میں ابن مبارک سفیان ثوری اور امام احمد شامل ہیں کا قول یہ ہے کہ اگر بیٹھ کر یا کھڑے ہو کر سوئے تو وضو واجب نہیں ہوتا یہاں تک کہ لیٹ کر سوئے۔ بعض اہل علم کے نزدیک اگر اس کی عقل پر نیند غالب ہو جائے تو وضو واجب ہے۔ اسحق کا یہی قول ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ اگر کوئی بیٹھ کر سوتے ہوئے خواب دیکھے یا نیند کے غلبے کی وجہ سے سرین اپنی جگہ سے ہٹ جائے تو اس پر وضو واجب ہے۔

خلاصۃ الباب: حتی غص کے معنی ہیں خراٹے لینا اور نفع کے معنی ہیں لمبے لمبے سانس لینا۔ نیند کی وجہ سے وضو ٹوٹنے کے بارے میں اختلاف ہے اور تین مذاہب ہیں۔ مذہب اول یہ ہے مطلقاً وضو نہیں ٹوٹتا یہ مسلک حضرت ابن عمرؓ، حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ اور بعض حضرات کا ہے۔ مذہب ثانی: نیند مطلقاً وضو توڑ دیتی ہے چاہے تھوڑی ہو یا زیادہ۔ یہ قول حضرت حسن بصریؓ، امام زہریؓ اور امام اوزاعیؓ کا ہے۔ تیسرا مذہب ائمہ اربعہ اور جمہور کا ہے کہ غالب نیند سے وضو ٹوٹ جائے گا غیر نما سے نہیں ٹوٹے گا۔ مطلب یہ ہے کہ ایسی نیند جس سے انسان بے خبر ہو جائے اور جوڑ بند ڈھیلے ہو جائیں تو وضو ٹوٹ جائے گا پھر امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ سرین کا زمین سے اٹھ جانا جوڑوں کے ڈھیلے ہو جانے کی نشانی ہے لہذا وضو ٹوٹ جائے گا۔ خفیہ کا پسندیدہ مسلک یہ ہے کہ نیند اگر نماز کی ہیئت پر ہو تو جوڑ ڈھیلے نہیں ہوتے لہذا وضو باقی رہے گا۔ لیکن اگر نیند نماز کی ہیئت پر نہ ہو تو پھر اگر سرین زمین پر لگے ہوئے ہوں تو وضو نہیں ٹوٹے گا اور سرین اگر زمین سے اٹھ جائیں مثلاً کروٹ کے بل لیٹنے سے یا چٹ لیٹنے سے یا کوئی شخص ٹیک لگا کر بیٹھا ہو تو اگر نیند اس قدر غالب ہو کہ ٹیک نکال دینے سے آدمی گر جائے تو یہ نیند بھی وضو کو توڑ دے گی۔ بہر حال جس نیند سے مفاصل (جوڑ) ڈھیلے ہو جائیں خواہ جس حالت پر ہو وضو ٹوٹ جائے گا۔

۵۸: بَابُ الْوُضُوءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ

۵۸: باب آگ سے کچی چیز کھانے سے وضو

۷۵: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَاسُفِيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوُضُوءُ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ لَوْ مِنْ نَوْرٍ أَقْبَلَ قَالَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ اتَّوَضَأُ مِنَ الدَّهْنِ اتَّوَضَأُ مِنَ الْحَمِيمِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَا ابْنَ أَخِي إِذَا سَمِعْتَ حَدِيثَنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَضْرِبْ لَهُ مَثَلًا وَفِي الْبَابِ

۷۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو واجب ہو جاتا ہے آگ پر کچی ہوئی چیز کے کھانے سے چاہے وہ پنیر کا ایک ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو۔ ابن عباسؓ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا ہم تیل اور گرم پانی کے استعمال کے بعد بھی وضو کیا کریں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھتیجے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول حدیث سنو تو اس کے لیے

مثالیں نہ دو۔ اس باب میں ام حبیبہؓ، ام سلمہؓ، زید بن ثابتؓ، ابی طلحہؓ، ابوالیوبؓ اور ابو موسیٰؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ ابو موسیٰؓ فرماتے ہیں کہ بعض اہل علم کے نزدیک آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور اکثر علماء صحابہؓ، تابعینؓ اور تبع تابعینؓ کے نزدیک آگ سے پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

۵۹: باب آگ سے پکی

ہوئی چیز کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا

۷۶: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ باہر نکلے اور میں آپ ﷺ کے ساتھ تھا پھر ایک انصاری عورت کے گھر داخل ہوئے اس عورت نے آپ ﷺ کے لئے ایک بکری ذبح کی، آپ ﷺ نے کھانا کھایا۔ پھر وہ مجھوروں کا ایک قہال لے آئی آپ ﷺ نے اس سے بھی مجھوریں کھائیں۔ پھر وضو کیا ظہر کیلئے اور نماز ادا کی پھر واپس آئے تو وہ عورت اسی بکری کا کچھ بچا ہوا گوشت لائی۔ آپ ﷺ نے کھایا۔ پھر آپ ﷺ نے عصر کی نماز ادا کی اور وضو نہیں کیا۔ اس باب میں حضرت ابوبکر صدیقؓ سے بھی روایت ہے لیکن ان کی حدیث اسناد کے اعتبار سے صحیح نہیں اس لئے کہ اسے حسام بن مصک نے ابن سیرین سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے ابن سیرینؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کیا ہے جبکہ صحیح یہ ہے کہ ابن عباسؓ، نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ حفاظ حدیث نے اسی طرح روایت کی ہے اور یہ روایت ابن سیرین سے کئی طرح سے مروی ہے وہ ابن عباسؓ سے اور وہ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ عطاء بن یسار، عکرمہ، محمد بن عمرو بن عطار، علی بن عبد اللہ بن عباس اور کئی حضرات ابن عباسؓ سے اور وہ نبی ﷺ سے یہ حدیث نقل کرتے ہوئے اس میں ابوبکرؓ کا ذکر نہیں کرتے اور یہی زیادہ صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ، ابن مسعودؓ، ابورافعؓ، ام حکمؓ، عمرو بن امیہؓ، ام عامرؓ

عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَأَبِي طَلْحَةَ وَأَبِي أَيُّوبَ وَأَبِي مُوسَى قَالَ أَبُو عِيسَى وَقَدْ رَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الْوُضُوءَ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ وَكَثُرَ أَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ عَلَى تَرْكِ الْوُضُوءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ.

۵۹: بَابُ فِي تَرْكِ الْوُضُوءِ

مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ

۷۶: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ نَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ مُحَمَّدٍ بَنِي عَقِيلٍ سَمِعَ جَابِرًا قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ فَدَخَلَ عَلَى امْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَلَذَبَحَتْ لَهُ شَاةً فَأَكَلَ وَأَتَتْهُ بِقِنَاعٍ مِنْ رُطْبٍ فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ تَوَضَّأَ لِلظُّهْرِ صَلَّى ثُمَّ انْصَرَفَ فَاتَتْهُ بِغَلَاةٍ مِنْ غَلَاةِ الشَّاةِ فَأَكَلَ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَلَا يَصِحُّ حَدِيثُ أَبِي بَكْرٍ فِي هَذَا مِنْ قَبْلِ إِسْنَادِهِ إِنْ مَارَوْاهُ حَسَامُ بْنُ مَصْكَبٍ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّحِيحُ إِنْ مَارَوْهُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَكَذَا رَوَاهُ الْحِفَاطُ وَرَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٌ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ وَعِكْرَمَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو وَبْنُ عَطَاءٍ وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَهَذَا أَصَحُّ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي رَافِعٍ وَأُمِّ الْحَكَمِ وَعَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ وَأُمِّ غَامِرٍ وَسُوَيْدِ بْنِ الثُّعْمَانِ وَأُمِّ

سید بن نعمان اور ام سلمہؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ ابویسی کہتے ہیں صحابہؓ تابعینؓ اور تبع تابعینؓ میں سے اکثر اہل علم کا اس پر عمل ہے جیسا کہ سفیانؒ، ابن مبارکؒ، شافعیؒ اور اسحاقؒ ان سب کے نزدیک آگ پر پکے ہوئے کھانے سے وضو واجب نہیں ہوتا یہی ﷺ کا آخری عمل ہے۔ یہ حدیث پہلی حدیث کو منسوخ کرتی ہے جس میں آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو کرنا واجب ہے۔

سَلَمَةُ قَالَ أَبُو عِيسَى وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِثْلَ سُفْيَانَ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَاسْحَقَ زَاوَا تَرَكَ الْوُضُوءَ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ وَهَذَا آخِرُ الْأَمْرَيْنِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ هَذَا الْحَدِيثُ نَاسِخًا لِلْحَدِيثِ الْأَوَّلِ حَدِيثِ الْوُضُوءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ.

خلاصۃ الابیواب: آگ سے پکی ہوئی چیز تناول کرنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ جمہور ائمہ کے نزدیک وضو نہیں ٹوٹا اس لئے کہ حضور ﷺ کا آخری عمل یہ تھا کہ آپ ﷺ نے گوشت تناول فرمایا اور بعد میں بلا وضو نماز پڑھی۔ معلوم ہوا کہ پہلا حکم منسوخ ہو گیا۔

۶۰: باب أَوْنَتِ كَاْ غُوشَتِ كَهَانِ بِرِوَضُو

۷۷: حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کے متعلق پوچھا گیا آپ ﷺ نے فرمایا اس سے وضو کیا کرو پھر بکری کے گوشت کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اس سے وضو کی ضرورت نہیں۔ اس باب میں جابر بن سمرہؓ اور اسید بن حنیرؓ سے بھی روایات نقل کی گئی ہیں۔ ابویسیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حجاج بن ارطاة نے عبد اللہ بن عبد اللہ سے انہوں نے عبد الرحمن بن ابولیلیؓ سے انہوں نے اسید بن حنیر سے نقل کی ہے۔ عبد الرحمن بن ابولیلیؓ کی براء بن عازب سے نقل کردہ حدیث صحیح ہے۔ یہی احمدؒ اور اسحاقؒ کا قول ہے۔ عییدہ ضعیف، عبد اللہ بن عبد اللہ رازی سے وہ عبد الرحمن بن ابولیلیؓ سے وہ ذوالفرہ سے یہی حدیث نقل کرتے ہیں۔ حماد بن مسلمہ نے اس حدیث کو حجاج بن ارطاة کے حوالے سے بیان کرتے ہوئے غلطی کی ہے انہوں نے کہا کہ عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابولیلیؓ سے وہ اپنے والد سے اور وہ اسید بن حنیر سے نقل کرتے ہیں جبکہ صحیح یہ ہے کہ

۶۰: بَابُ الْوُضُوءِ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ

۷۷: حَدَّثَنَا هَنَادُ نَا أَبُو مُعْوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوُضُوءِ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ فَقَالَ تَوَضَّؤُوا مِنْهَا وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْوُضُوءِ مِنْ لُحُومِ الْغَنَمِ لَا تَوَضَّؤُوا مِنْهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَأُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ قَالَ أَبُو عِيسَى وَقَدْ رَوَى الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ وَالصَّحِيحُ حَدِيثُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَاسْحَقَ وَرَوَى عُيَيْدَةُ الصَّبِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّازِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ ذِي الْفَرَّةِ وَرَوَى حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةٍ فَآخِطًا فِيهِ وَقَالَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ وَالصَّحِيحُ

عبداللہ بن عبداللہ، عبدالرحمن بن ابواللیلیٰ سے اور وہ براء بن عازب سے روایت کرتے ہیں۔ اسحقؒ کہتے ہیں کہ اس باب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول دو روایات زیادہ صحیح ہیں۔ ایک براء بن عازبؓ کی اور دوسری جابر بن سمرہؓ کی۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّازِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ إِسْحَقُ أَصَحُّ مَا فِي هَذَا الْبَابِ حَدِيثَانِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثُ الْبَرَاءِ وَحَدِيثُ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ.

خلاصۃ الباب: اونٹ کا گوشت کھانے سے جمہور ائمہ کے نزدیک وضو نہیں ٹوٹتا۔ حدیث میں وضو کرنے کا جو حکم ہے اس کے بارے میں حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ فرماتے ہیں کہ اونٹ کا گوشت بنی اسرائیل پر حرام تھا لیکن اُمت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے لئے جائز کر دیا گیا ہے لہذا شکرانہ کے طور پر وضو کو مستحب کر دیا گیا ہے دوسری بات یہ ہے کہ اونٹ کے گوشت میں چربی اور زو زیادہ ہوتی ہے اس لئے اس کے بعد وضو کرنا مستحب قرار دیا گیا۔ (وللہ اعلم بالصواب)

۶۱: باب ذکر کے چھونے سے وضو ہے

۶۱: بَابُ الْوُضُوءِ مِنْ مَسِّ الذَّكْرِ

۷۸: ہشام بن عروہؓ سے روایت ہے کہ خبر دی مجھ کو میرے والد نے بسرہ بنت صفوان سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اپنے ذکر کو چھوئے وہ نماز نہ پڑھے جب تک وضو نہ کرے۔ اس باب میں ام حبیبہؓ، ابویوبؓ، ابو ہریرہؓ ارادی بنت انیسؓ، عائشہؓ، جابرؓ، زید بن خالد اور عبداللہ بن عمرؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ ابویوبؓ کہتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اس کی مثل کئی حضرات نے ہشام بن عروہؓ سے روایت کیا ہے۔ ہشام بن عروہؓ اپنے والد سے اور وہ بسرہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ ابواسامہؓ اور کئی لوگوں نے یہ روایت ہشام بن عروہؓ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے مروان سے انہوں نے بسرہؓ سے اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے۔ ہم سے اسے اسحاق بن منصور نے انہوں نے ابواسامہؓ کے حوالہ سے بیان کیا ہے۔ ابوزناد نے بھی یہ حدیث عروہؓ سے انہوں نے بسرہؓ سے اور انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے۔ ہم سے یہ حدیث علی بن حجر نے بھی بیان کی ہے۔ عبدالرحمن بن ابوالزناد بھی اپنے والد سے وہ عروہؓ سے وہ بسرہؓ سے اور وہ نبی ﷺ سے

۷۸: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَائِحِي بْنُ سَعِيدٍ الْقِطَّانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلَا يَصَلِّ حَتَّى يَتَوَضَّأَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ وَأَبِي أَيُّوبَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَرْوَى ابْنَةُ أَنَسٍ وَعَائِشَةُ وَجَابِرُ وَزَيْدُ بْنُ خَالِدٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ هَكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ مِثْلَ هَذَا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بُسْرَةَ رَوَى أَبُو أُسَامَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَرْوَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَنَا بِذَلِكَ إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَنَا أَبُو أُسَامَةَ بِهِذَا وَرَوَى هَذَا الْحَدِيثُ أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ بُسْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ بُسْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ صحابہؓ تابعینؓ میں سے اکثر کا یہی قول ہے اور تابعینؓ میں سے اکثر کا قول ہے جن میں اوزاعی، شافعی، احمدؒ اور اسحاقؒ بھی ہیں۔ محمد بن اسماعیل بخاریؒ کہتے ہیں کہ اس باب میں صحیح حدیث، بسرہ کی ہے اور ابو زرہؒ کا قول یہ ہے کہ اس باب کی صحیح حدیث اُم حبیہؓ کی حدیث ہے۔ وہ زوایت کی ہے علاء بن حارث نے کھول سے انہوں نے عنہ بن ابی سفیان سے انہوں نے اُم حبیہؓ سے لیکن امام بخاریؒ نے فرمایا کہ کھول کو عنہ بن ابی سفیان سے سماع نہیں اور کھول نے روایت کی ہے کسی شخص کے واسطے سے عنہ سے اس حدیث کے علاوہ، گویا کہ امام بخاریؒ کے نزدیک یہ حدیث صحیح نہیں۔

۶۲: باب ذکر کو چھونے سے وضو نہ کرنا

۷۹: قیس بن طلق بن علی حنفی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے کہ فرمایا وہ ایک ٹکڑا ہے (یعنی ذکر) اس کے بدن کا اور راوی کو شک ہے کہ ”مُضْعَةٌ“ فرمایا ”بُضْعَةٌ“ جبکہ دونوں کے معنی ایک ہی ہیں اس باب میں ابوامامہؓ سے بھی روایت ہے۔ ابویسیؒ کہتے ہیں کئی صحابہؓ اور بعض تابعینؓ سے روایت ہے کہ وہ عضو خاص کو چھونے سے وضو کو واجب قرار نہیں دیتے تھے یہ قول اہل کوفہ (امام ابو حنیفہؒ) اور ابن مبارکؒ کا ہے اور یہ حدیث اس باب کی احادیث میں سب سے زیادہ اچھی ہے، اسے ایوب بن عتبہؒ اور محمد بن جابر بھی قیس بن طلق سے اور وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں۔ بعض محدثین محمد بن جابر اور ایوب بن عتبہؒ پر اعتراض کرتے ہیں اور ملازم بن عمرو کی عبد اللہ بن بدر سے منقول حدیث صحیح اور احسن ہے۔

خلاصۃ الابواب: شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو نہیں ٹوٹتا جن احادیث میں ہاتھ لگانے کے بعد وضو کرنے کا حکم ہے وہ یا تو منسوخ ہیں یا مرجوح ہیں جن احادیث میں ہے کہ وضو نہیں ٹوٹتا وہ راجح ہیں۔ (واللہ اعلم بالصواب)

وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَبِهِ يَقُولُ الْأَوْزَاعِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ قَالَ مُحَمَّدٌ أَصَحُّ شَيْءٍ فِي هَذَا الْبَابِ حَدِيثُ بُسْرَةَ وَقَالَ أَبُو زُرْعَةَ حَدِيثُ أُمِّ حَبِيبَةَ فِي هَذَا الْبَابِ أَصَحُّ وَهُوَ حَدِيثُ الْعَلَاءِ ابْنِ الْحَارِثِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ عُبَيْسَةَ بِنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ لَمْ يَسْمَعْ مَكْحُولٌ عَنْ عُبَيْسَةَ بِنِ أَبِي سُفْيَانَ وَزَوَى مَكْحُولٌ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عُبَيْسَةَ غَيْرِ هَذَا الْحَدِيثِ وَكَانَ لَمْ يَرِ هَذَا الْحَدِيثَ صَحِيحًا.

۶۲. بَابُ تَرْكِ الْوُضُوءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ

۷۹. حَدَّثَنَا هَذَا نَا مَلَا زِمَ بْنُ عُمَرَ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَدْرِ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ بْنِ عَلِيٍّ الْحَنْفِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَهَلْ هُوَ إِلَّا مُضْعَةٌ مِنْهُ أَوْ بُضْعَةٌ مِنْهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَبَعْضُ التَّابِعِينَ أَنَّهُمْ لَمْ يَرَوْا الْوُضُوءَ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ وَهُوَ قَوْلُ أَهْلِ الْكُوفَةِ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَهَذَا الْحَدِيثُ أَحْسَنُ شَيْءٍ رَوِيَ فِي هَذَا الْبَابِ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ أَيُّوبُ بْنُ عُتْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ أَبِيهِ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ فِي مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ وَأَيُّوبَ بْنِ عُتْبَةَ وَحَدِيثُ مَلَا زِمَ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَدْرِ أَصَحُّ وَأَحْسَنُ.

۶۳: بَابُ تَرْكِ الْوُضُوءِ مِنَ الْقُبْلَةِ

۸۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَنَادٌ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَمَحْمُودُ بْنُ غِيْلَانَ وَأَبُو عَمَّارٍ قَالُوا نَا وَكَيْعٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ غُرُورَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ بَعْضِ نِسَائِهِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قَالَ قُلْتُ مَنْ هِيَ إِلَّا أَنْتَ فَضَحِكْتُ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَقَدْ رَوَى نَحْنُ هَذَا عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ قَالُوا لَيْسَ فِي الْقُبْلَةِ وَضُوءٌ وَقَالَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَالْأَزْهَرِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ فِي الْقُبْلَةِ وَضُوءٌ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَإِنَّمَا تَرَكَ أَصْحَابُنَا حَدِيثَ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا لِأَنَّهُ لَا يَصِحُّ عِنْدَهُمْ لِحَالِ الْإِسْنَادِ قَالَ وَسَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ الْفَطَّارَ الْبَصْرِيَّ يَذْكُرُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِينِيِّ قَالَ ضَعَفَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ هَذَا الْحَدِيثَ وَقَالَ هُوَ شِبْهٌ لِأَشْيَاءٍ قَالَ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يُضَعِّفُ هَذَا الْحَدِيثَ وَقَالَ حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ غُرُورَةَ وَقَدْ رَوَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَهَا وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَهَذَا لَا يَصِحُّ أَيْضًا وَلَا نَعْرِفُ لِإِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ سَمَاعًا مِنْ عَائِشَةَ وَلَيْسَ يَصِحُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْبَابِ شَيْءٌ.

۶۴: بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ الْقِيَاءِ وَالرُّعَافِ

۸۱: حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ أَبِي السَّفَرِ وَإِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ نَا وَقَالَ إِسْحَاقُ أَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ

۶۳: بَابُ بَوَسِّهِ مِنْ وَضُوءِ نِسَائِهِ

۸۰: حضرت عروہ روایت کرتے ہیں حضرت عائشہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کسی بیوی کا بوسہ لیا پھر نیک نماز کے لئے اور وضو نہیں کیا۔ عروہ کہتے ہیں میں نے کہا (عائشہؓ) سے وہ آپ کے علاوہ کون ہو سکتی ہیں تو آپؓ ہنسنے لگیں۔ ابویسیؒ کہتے ہیں اس طرح کی روایات کئی صحابہؓ اور تابعینؓ سے منقول ہیں اور سفیان ثوریؒ اور اہل کوفہ بھی کہتے ہیں کہ بوسہ لینے سے وضو نہیں ٹوٹتا اور مالک بن انسؒ، ازہریؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ نے کہا ہے کہ بوسہ لینے سے وضو ٹوٹتا ہے اور یہی قول ہے کئی صحابہؓ اور تابعینؓ کا۔ ہمارے اصحاب نے اس سے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول حضرت عائشہؓ کی حدیث پر اس لئے عمل نہیں کیا کہ سند میں ضعیف ہونے کی وجہ سے ان کے نزدیک صحیح نہیں ہے۔ انام ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے ابوبکر عطار بصری کو علی بن مدینی کا تذکرہ کرتے ہوئے سنا کہ وہ کہتے تھے اس حدیث کو یحییٰ بن سعید قطان نے ضعیف قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ یہ نہ ہونے کے برابر ہے اور کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن اسماعیل بخاریؒ کو بھی اس حدیث کو ضعیف کہتے ہوئے سنا اور فرماتے ہیں کہ حبیب بن ابی ثابت نے عروہ سے کوئی حدیث نہیں سنی۔ ابراہیم تمیمی نے حضرت عائشہؓ سے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا بوسہ لیا اور وضو نہیں کیا۔ یہ حدیث بھی صحیح نہیں۔ ابراہیم تمیمی کا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سماع ثابت نہیں اس باب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول کوئی بھی حدیث صحیح نہیں۔

۶۴: بَابُ تَقِيٍّ اور تَكْسِيرٍ سے وضو کا حکم ہے

۸۱: حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تَقِيٍّ کی اور وضو کیا پھر جب

میری ملاقات ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دمشق کی مسجد میں ہوئی اور میں نے ان سے اس کا ذکر کیا۔ انہوں نے کہا سچ کہا ہے ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس لئے کہ میں نے خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کیلئے پانی ڈالا تھا اور اسحاق بن منصور نے معدان بن طلحہ کہا ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں اکثر صحابہؓ و تابعینؓ سے مروی ہے وضو کرنا تے اور تکبیر سے اور سفیان ثوری رحمہ اللہ، ابن مبارک رحمہ اللہ، احمد رحمہ اللہ اور اسحاق رحمہ اللہ کا یہی قول ہے اور بعض اہل علم نے کہا جن میں امام مالک رحمہ اللہ اور امام شافعی رحمہ اللہ بھی ہیں کہ تے اور تکبیر سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ حسن بن معلم نے اس حدیث کو بہت اچھا کہا ہے اور حسین کی روایت کردہ حدیث اس باب میں زیادہ صحیح ہے اور معمر نے یہ حدیث روایت کی یحییٰ بن کثیر سے اور اس میں غلطی کی ہے وہ کہتے ہیں یحییٰ بن ولید سے وہ خالد بن معدان سے وہ ابودرداء سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اس سند میں اوزاعی کا ذکر نہیں کیا اور کہا کہ خالد بن معدان سے روایت ہے جبکہ معدان بن ابی طلحہ صحیح ہے۔

بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ وَالْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَعِيَشَ بْنِ الْوَلِيدِ الْمَخْزُومِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ قَتَوَضًا فَلَقِيْتُ ثُوبَانَ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقٍ فَلَذَكَّرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ صَدَقَ أَنَا صَبِيْتُ لَهُ وَضُوءُهُ وَقَالَ اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ مَعْدَانَ بْنُ طَلْحَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَابْنُ أَبِي طَلْحَةَ أَصَحُّ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَقَدْ رَأَى غَيْرَ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ مِنَ التَّابِعِينَ الْوُضُوءَ مِنَ الْقِيءِ وَالرُّعَافِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَأَحْمَدَ وَاسْحَقُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَيْسَ فِي الْقِيءِ وَالرُّعَافِ وَضُوءٌ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ وَقَدْ جَوَّدَ حُسَيْنُ الْمُعَلِّمِ هَذَا الْحَدِيثَ وَحَدِيثُ حُسَيْنٍ أَصَحُّ شَيْءٍ فِي هَذَا الْبَابِ وَرَوَى مَعْمَرٌ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ فَأَخْطَأَ فِيهِ فَقَالَ عَنْ يَعِيَشَ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ إِلَّا وَزَاعِيٌّ وَقَالَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ وَأَنَّمَا هُوَ مَعْدَانُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ.

فَخَلَّاهُ مِنَ الْبَابِ: تکبیر اور تے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے احناف کے نزدیک کوئی بھی نجاست جسم کے کسی بھی حصہ سے خارج ہو تو وہ ناقص (توڑنے والی) وضو ہے خواہ نجاست کا ٹکنا عادت ہو خواہ بیماری کی وجہ سے ہو۔ یہی مسلک امام احمد بن حنبلؓ اور امام اسحاقؓ کا ہے۔

۶۵: باب نبیذ سے وضو

۸۲: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ مجھ سے نبی ﷺ نے سوال کیا کہ نہارے تو شہ دان میں کیا ہے؟ میں نے عرض کیا نبیذ ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کھجور بھی پاک ہے اور پانی بھی پاک ہے۔ ابن مسعودؓ فرماتے ہیں آپ

۶۵. بَابُ الْوُضُوءِ بِالنَّبِيذِ

۸۲. حَدَّثَنَا هَنَاقٌ نَا شَرِيكَ عَنْ أَبِي فَرَاةَ عَنْ أَبِي زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَأَلَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِي إِذَاوتِكَ فَقُلْتُ نَبِيذٌ فَقَالَ تَمْرَةٌ طَيِّبَةٌ

ﷺ نے اسی سے وضو کیا۔ ابو عیسیٰ کہتے ہیں یہ حدیث مروی ہے ابو یزید سے وہ روایت کرتے ہیں عبد اللہ سے وہ نبی ﷺ سے اور ابو یزید محدثین کے نزدیک مجہول ہیں۔ اس حدیث کے علاوہ ان کی کسی روایت کا ہمیں علم نہیں بعض اہل علم (سفیان وغیرہ) کے نزدیک نبی سے وضو کرنا جائز ہے جبکہ بعض اہل علم اسے ناجائز قرار دیتے ہیں جیسے امام شافعیؒ اور اسحقؒ کہتے ہیں کہ اگر کسی شخص کے پاس پانی نہ ہو تو میرے نزدیک بہتر یہ ہے کہ نبی سے وضو کر کے پھر تیمم کرے ابو عیسیٰ کہتے ہیں کہ جو لوگ کہتے ہیں کہ نبی سے وضو جائز ہے۔ ان کا قول قرآن سے بہت مطابق ہے اس لئے کہ قرآن میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً.....“ یعنی جب تم کو پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے تیمم کرو۔

وَمَاءٌ طَهُورٌ قَالَ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ قَالَ أَبُو عِيسَى وَانْمَارَوْى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابُو زَيْدٍ رَجُلٌ مَجْهُولٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ لَا نَعْرِفُ لَهُ رَوَايَةً غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ وَقَدْ رَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ التَّوَضُّعَ بِالنَّبِيِّ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَاسْحَقَ وَقَالَ إِسْحَقُ إِنِ اشْتَلَى رَجُلٌ بِهَذَا فَتَوَضَّأَ بِالنَّبِيِّ وَتَيَمَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ قَالَ أَبُو عِيسَى وَقَوْلُ مَنْ يَقُولُ لَا يَتَوَضَّأُ بِالنَّبِيِّ أَقْرَبُ إِلَيَّ الْكِتَابِ وَأَشْبَهُ لَأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا.

خلاصۃ الباب: نبی سے وضو جائز نہیں یہاں تک کہ اگر دوسرا پانی موجود نہ ہو تو تیمم متعین ہے۔ یہی مسلک چاروں اماموں کا ہے۔

۶۶: باب دودھ پی کر کلی کرنا

۸۳: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا پھر پانی منگوایا اور کلی کی اور فرمایا اس میں (یعنی دودھ میں) چکنائی ہوتی ہے۔ اس باب میں سہل بن سعدؒ اور ام سلمہؓ سے بھی روایات مذکور ہیں۔ ابو عیسیٰ نے کہا ہے کہ دودھ پی کر کلی کرنا ضروری ہے اور ہمارے نزدیک یہ مستحب ہے اور بعض اہل علم کے نزدیک دودھ پی کر کلی کرنا ضروری نہیں۔

۶۷: باب بغیر وضو

سلام کا جواب دینا مکروہ ہے

۸۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے سلام کیا رسول اللہ ﷺ کو اور آپ ﷺ پیشاب کر رہے تھے تو آپ ﷺ نے اسے جواب نہیں دیا۔ ابو عیسیٰ

۶۶: بَابُ الْمَضْمَضَةِ مِنَ اللَّبَنِ

۸۳. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْوَيْلِيِّ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا فَدَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ وَقَالَ إِنَّ لَهُ دَسْمًا وَفِي الْبَابِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَأُمِّ سَلَمَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الْمَضْمَضَةَ مِنَ اللَّبَنِ وَهَذَا عِنْدَنَا عَلَى الْإِسْتِحْبَابِ وَلَمْ يَرْبَعْضُهُمُ الْمَضْمَضَةَ مِنَ اللَّبَنِ.

۶۷: بَابُ فِي كَرَاهِيَةِ رَدِّ السَّلَامِ

غَيْرِ مُتَوَضِّئٍ.

۸۴. حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا أَبُو أَحْمَدَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُولُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ قَالَ أَبُو عَيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ إِنَّمَا يَكْرَهُ هَذَا عِنْدَنَا إِذَا كَانَ عَلَى الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ وَقَدْ فَسَّرَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ ذَلِكَ وَهَذَا أَحْسَنُ شَيْءٍ رَوَى فِي هَذَا الْبَابِ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قَنْفَلٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْظَلَةَ وَعَلْقَمَةَ بْنِ الْقَعَوَاءِ وَجَابِرٍ وَالْبَرَاءِ -

کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ہمارے نزدیک سلام کرنا اس وقت مکروہ ہے جب وہ قضاء حاجت کیلئے بیٹھا ہوا ہو۔ بعض اہل علم نے اس حدیث کے یہی معنی لئے ہیں۔ اس باب میں یہ احسن حدیث ہے اور اس باب میں مہاجر بن قنفذ، عبد اللہ بن حنظلہ، علقمہ بن شغواء، جابر اور براء رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

خلاصۃ الباب: قضاء حاجت کے وقت سلام کرنا اور جواب دینا مکروہ ہیں البتہ بے وضو ہونے کی حالت میں سلام کرنا مکروہ نہیں ہے۔ پہلے کراہت تھی بعد میں اس کی اجازت ہو گئی۔

۶۸: باب کتے کا جوٹھا

۸۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کتا کسی برتن میں منہ ڈال دے تو اس برتن کو سات مرتبہ دھویا جائے پہلی یا آخری مرتبہ مٹی سے مل کر اور اگر ملی کسی برتن میں منہ ڈال دے تو اسے ایک مرتبہ دھویا جائے۔ ابو عیسیٰ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہی کہتے ہیں شافعی، احمدؒ اور اسحاقؒ اور یہ حدیث کئی سندوں سے ابو ہریرہؓ سے اسی طرح منقول ہے وہ اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں لیکن اس میں بھی ملی کے جوٹھے سے ایک مرتبہ دھونے کا ذکر نہیں اور اس باب میں عبد اللہ بن مغفل سے بھی حدیث نقل کی گئی ہے۔

۶۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي سُورَةِ الْكَلْبِ

۸۵: حَدَّثَنَا سَوَّادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْقَنْبَرِيُّ نَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُغْسَلُ الْإِنَاءُ إِذَا وَلَغَ فِيهِ الْكَلْبُ سَبْعَ مَرَّاتٍ أَوَّلَهُنَّ أَوَّخَرُهُنَّ بِالتَّرَابِ وَإِذَا وَلَغَتْ فِيهِ الْهَرَّةُ غَسِلَ مَرَّةً قَالَ أَبُو عَيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ وَإِذَا وَلَغَتْ فِيهِ الْهَرَّةُ غَسِلَ مَرَّةً وَفِي الْبَابِ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَغْفَلٍ -

خلاصۃ الباب: کتا جس برتن میں منہ ڈال دے اس کا دھونا ضروری ہے۔

۶۹: باب ملی کا جوٹھا

۸۶: ابو قتادہؓ کے بیٹے کی منکوحہ کبشہ بنت کعب بن مالک سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ ابو قتادہؓ میرے پاس آئے میں نے ان کے لئے وضو کا پانی بھرا۔ پس آئی ایک ملی اور پانی پینے لگی ابو قتادہؓ نے برتن کو جھکا دیا یہاں تک کہ اس نے خوب پانی پی لیا۔ کبشہ کہتی ہیں دیکھا مجھے ابو قتادہؓ نے اپنی طرف دیکھتے ہوئے تو کہا اے بیٹی کیا تمہیں اس پر تعجب ہے؟ میں

۶۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي سُورَةِ الْهَرَّةِ

۸۶: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنُ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ حُمَيْدَةَ ابْنَةِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ كَبْشَةَ ابْنَةِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَتْ عِنْدَا بَنُ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا قَالَ فَسَكَبْتُ لَهُ وَضُوءًا فَأَلَّتْ فَجَاءَتْ هَرَّةً تَشْرَبُ فَأَصْغَى لَهَا الْإِنَاءَ حَتَّى

شَرِبْتُ قَالَتْ كَبُشَةُ فَرَأَيْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ
 اتَّعَجِبِينَ يَا ابْنَةَ أَخِي فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ
 ﷺ قَالَ إِنَّهَا لَيَسْتُ بِسَجِسٍ إِنَّمَا هِيَ مِنَ
 الطَّوَافِينَ عَلَيْكُمْ أَوِ الطَّوَافَاتِ وَفِي الْبَابِ عَنْ
 عَائِشَةَ وَآبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ
 حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ أَكْثَرِ الْعُلَمَاءِ مِنْ
 أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَالتَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِثْلُ
 الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَقَ لَمْ يَرَوْا بِسُورِ الْهَرَّةِ
 بَأْسًا وَهَذَا أَحْسَنُ شَيْءٍ فِي هَذَا الْبَابِ وَقَدْ جَوَّدَ
 مَالِكٌ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 أَبِي طَلْحَةَ وَلَمْ يَأْتِيهِ أَحَدٌ مِنْ مَالِكٍ.

نے کہا ہاں۔ پھر انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا یہ (یعنی بلی) ناپاک نہیں ہے یہ تو تمہارے گرد
 پھرنے والی ہے ”طَوَافِينَ“ فرمایا یا ”طَوَافَاتِ“
 راوی کو اس میں شک ہے۔ اس باب میں عائشہؓ اور ابو ہریرہؓ
 سے بھی روایت ہے۔ ابو عیسیٰؒ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح
 ہے اور یہی قول اکثر علماء کا ہے۔ صحابہؓ و تابعینؒ سے اور
 شافعیؒ، احمدؒ اور احنقؒ کا ان سب کے نزدیک بلی کے جوٹے
 میں کوئی حرج نہیں۔ یہ اس باب کی احسن حدیث ہے۔ امام
 مالکؒ نے احنقؒ بن عبد اللہ بن ابوطالب سے منقول اسی حدیث کو
 بہت اچھا نقل کیا ہے اور ان کے علاوہ کسی نے بھی اس حدیث
 کو مکمل روایت نہیں کیا۔

خلاصۃ الباب: بلی کے جھوٹے کے بارے میں علماء احناف نے مختلف احادیث کو مد نظر رکھتے ہوئے مکروہ کیا ہے۔
 (نک) قارئین نے وضو کے بارے میں مختلف احادیث کا مطالعہ کیا کہ کسی جگہ ایک چیز کے کرنے یا ہونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے
 اور دوسری جگہ اسی سے نہیں ٹوٹتا۔ امام ترمذیؒ کی کمال دیانت ہے کہ انہوں نے سب احادیث کو مفصل بیان کیا اور مختلف مذاہب
 بیان کئے۔ جامع ترمذی کا صحاح کی کتب میں بہت اہم درجہ ہے۔ اس سے ہمارا فقہ کے متعلق گمان بہت واضح ہو جاتا ہے کہ فقہ
 کی ضرورت ہمیں اس لئے پڑی کہ احادیث مختلفہ میں تطبیق، ترجیح یا ناخ و منسوخ اور یا پھر سب کو سامنے رکھ کر قیاس سے مسئلہ نکالا
 جائے اور اس کام کی اہمیت کو سب سے پہلے حضرت نعمان بن ثابتؒ ملقب / المعروف امام اعظم ابو حنیفہؒ (م ۱۵۰) نے محسوس کر کے
 اپنے ممتاز تلامذہ حضرات کی جو سب کے سب محدث تھے صحاح ستہ کے مدون ہونے سے بہت پہلے یہ فریضہ انجام دیدیا اور آپ
 کے تلامذہ کی یہ سعی مشکور ہوئی اور اسی اہمیت کو امام محمد بن ادریس شافعیؒ، امام مالک بن انسؒ اور امام احمد بن حنبلؒ نے اپنے اپنے
 علاقے اور دور میں محسوس کیا اور ایک ہی مسئلہ میں مختلف احادیث سے کون سی حدیث کو معمول بنایا جائے اس میں ائمہ اربعہ کا اپنا
 اخلاص اور دینی ذوق تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کی قبور کو نور سے بھر دے۔ اس ایک مسئلہ وضو کو سامنے رکھتے ہوئے قارئین تمام مختلف
 مسائل کو دیکھیں عوام کو یہ حق نہیں دیا جاسکتا کہ وہ قانون کی از خود تشریح کرتے پھر اس کیلئے عدالتوں کا نظام ہے کہا جاسکتا ہے
 کہ ائمہ اربعہ کی فقہ اسلام کی سپریم کورٹس ہیں جب ایک عدالت یا کورٹ کا حکم مان لیا تو پھر اسی کی تشریحات یا فقہ کو مانا جائے یہ نہ
 کہا جائے کہ جب جی چاہا جس فقہ پر مرضی عمل کر لیا اس کو شرعی و فقہی اصطلاح میں تلفیق کہتے ہیں جو سب کے نزدیک ناجائز ہے
 ۔ ہاں کسی مجتہد عالم کیلئے کسی دوسری فقہ کے مسئلہ پر عمل جائز رکھا گیا ہے کہ وہ یہ کر سکتا ہے لیکن ایسے مجتہد ہر صدی میں شاید ایک
 آدھ ہوں اور وہ بھی دو تین صدیاں قبل۔

۷۰: بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ . ۷۰: باب موزوں پر مسح کرنا

۸۷: حَدَّثَنَا هُنَادٌ نَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ ۸۷: ہمام بن حارثؒ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ

جریر بن عبد اللہؓ نے پیشاب کرنے کے بعد وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا ان سے کہا گیا کہ آپ ایسا کرتے ہیں انہوں نے فرمایا میں ایسا کیوں نہ کروں جبکہ میں نے حضور ﷺ کو اس طرح کرتے دیکھا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت جریرؓ کی حدیث کو اس لئے پسند کرتے تھے کہ وہ سورہ مائدہ نازل ہونے کے بعد اسلام لائے۔ اس باب میں عمر، علی، حذیفہ، مغیرہ، بلال، سعد، ابویوب، سلیمان، بریدہ، عمرو بن امیہ، انس، اہل بن سعد، یعلیٰ بن مرہ، عبادہ بن صامت، اسامہ بن شریک، ابوامامہ، جابر رضی اللہ عنہم اور اسامہ بن زید سے بھی روایات منقول ہیں۔ ابویسیؒ فرماتے ہیں حدیث جریرؓ حسن صحیح ہے۔ شہر بن حوشب کہتے ہیں میں نے جریر بن عبد اللہؓ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا انہوں نے موزوں پر مسح کیا میں نے ان سے کہا اس بارے میں تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے وضو فرمایا اور موزوں پر مسح کیا۔ میں نے ان سے کہا کیا (سورہ) مائدہ کے نازل ہونے سے پہلے یا نازل ہونے کے بعد۔ انہوں نے جواب دیا میں نے مائدہ کے نزول کے بعد ہی اسلام قبول کیا۔ ہم سے اسے قتیبہ نے انہوں نے خالد بن زیاد ترمذی سے انہوں نے مقاتل بن حیان سے انہوں نے شہر بن حوشب سے انہوں نے جریر سے نقل کیا ہے جبکہ باقی حضرات نے اسے ابراہیم بن ادھم سے انہوں نے مقاتل بن حیان سے انہوں نے شہر بن حوشب سے اور انہوں نے جریر سے نقل کیا ہے اور یہ حدیث تفسیر ہے قرآن کی اس لئے کہ بعض لوگوں نے موزوں پر مسح کا انکار کیا ہے اور تاویل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا موزوں پر مسح کرنا سورہ مائدہ سے پہلے تھا اور ذکر کیا جریرؓ نے اپنی روایت میں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے نزول مائدہ کے بعد دیکھا۔

إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ بَالَ جَرِيرٌ بِنَ عَبْدِ اللَّهِ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَيْهِ فَقِيلَ لَهُ اتَّقِمْ هَذَا قَالَ وَمَا يَمْنَعُنِي قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ قَالَ وَكَانَ يُعْجِبُهُمْ حَدِيثُ جَرِيرٍ لِأَنَّ إِسْلَامَهُ كَانَ بَعْدَ نَزُولِ الْمَائِدَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَحَذِيفَةَ وَالْمَغِيرَةَ وَبِلَالٍ وَسَعْدِ وَأَبِي أَيُّوبَ وَسَلْمَانَ وَبُرَيْدَةَ وَعُمَرُ بْنُ أُمَيَّةَ وَأَنَسٍ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَيَعْلَى بْنُ مُرَّةَ وَعَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَأُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ وَأَبِي أُمَامَةَ وَأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ جَرِيرٍ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَيُرْوَى عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ رَأَيْتُ جَرِيرَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَيْهِ فَقُلْتُ لَهُ فِي ذَلِكَ فَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَيْهِ فَقُلْتُ لَهُ أَقْبَلَ الْمَائِدَةَ أَوْ بَعْدَ الْمَائِدَةِ فَقَالَ مَا أَسْلَمْتُ إِلَّا بَعْدَ الْمَائِدَةِ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ قُتَيْبَةُ نَا خَالِدُ بْنُ زَيْادٍ التِّرْمِذِيُّ عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ جَرِيرٍ وَقَالَ رَوَى بِقِيَّةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ آدَهَمَ عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ جَرِيرٍ وَهَذَا حَدِيثٌ مُفَسَّرٌ لِأَنَّ بَعْضَ مَنْ أَنْكَرَ الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَيْنِ تَأَوَّلَ أَنَّ مَسْحَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْخُفَيْنِ كَانَ قَبْلَ نَزُولِ الْمَائِدَةِ وَذَكَرَ جَرِيرٌ فِي حَدِيثِهِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْخُفَيْنِ بَعْدَ نَزُولِ الْمَائِدَةِ.

(ن) جس وضاحت سے وضو کے متعلق قرآن پاک میں حکم بیان ہوا ہے کسی اور مسئلہ کے بارے میں نہیں۔ اسی لئے امام اعظم نعمان بن ثابتؒ موزوں پر مسح کے متعلق متفق نہیں ہوئے جب تک کہ روز روشن کی طرح ان پر روایات قوی و فعلی جواز مسح پر واضح

نہیں ہوئیں کہ بظاہر یہ قرآن پر زیادتی ہے اور اصل حکم کا سرچشمہ کتاب ہے اگر وضاحت سے اس میں کوئی مسئلہ آگیا تو تمام روایات کو اس کی روشنی میں دیکھا جائے گا۔ مقتدی کا امام کے قرآن کی سماعت کرنا اور خاموش رہنا بھی اس میں داخل ہے جس کا آئندہ ذکر آئے گا۔ یہاں اس بات کا ذکر مناسب ہوگا کہ ائمہ اربعہ میں سے کسی کے نزدیک بھی جرابوں پر مسح جائز نہیں اس کی وجہ بھی یہی ہے کہ موزوں پر مسح کے قائل بھی امام اعظمؒ اس وقت ہوئے جب روز روشن کی طرح ان کے سامنے ”مسح علی الخفین“ کی روایات آئیں۔ یہی حال دوسرے ائمہ کا ہوگا بھی ائمہ اربعہ کے نزدیک جرابوں پر مسح صحیح نہیں۔

۷۱: باب المسح علی الخفین للمسافر والمقیم.

۸۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخَفَيْنِ فَقَالَ لِلْمَسَافِرِ ثَلَاثٌ وَلِلْمُقِيمِ يَوْمٌ وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَأَبِي بَكْرَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَصَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ وَعَوْفِ بْنِ مَالِكٍ وَابْنِ عُمَرَ وَجَرِيرٍ.

۸۸: حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے موزوں پر مسح کے متعلق پوچھا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسافر کیلئے تین دن اور رات جبکہ مقیم کیلئے ایک دن رات کی مدت ہے۔ ابو عبد اللہ جدلی کا نام عبد بن عبد ہے۔ ابو عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت علیؓ، ابو بکرؓ، ابو ہریرہؓ، صفوان بن عسالؓ، عوف بن مالکؓ، ابن عمرؓ اور جریرؓ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) سے روایات منقول ہیں۔

۸۹: حَدَّثَنَا هَنَادٌ أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ عَنْ زُرَّابِ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُنَا إِذَا كُنَّا سَفَرًا أَنْ لَا نَسْزِعَ خِفَا فَنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَا لِيَهِنَّ إِلَّا مِنْ جَنَابَةِ وَلَكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَيَوْمٍ وَنَوْمٍ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى الْحَكَمُ بْنُ عُثَيْبَةَ وَحَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ لِي عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ وَلَا يَصِحُّ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ قَالَ يَحْنِي قَالَ شُعْبَةُ لَمْ يَسْمَعْ إِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ حَدِيثَ الْمَسْحِ وَقَالَ زَائِلَةٌ عَنْ مَنْصُورٍ كُنَّا فِي حُجْرَةِ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ وَمَعَنَا إِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ فَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ

۸۹: صفوان بن عسال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم دیا کرتے تھے کہ اگر ہم سفر میں ہوں تو تین دن تین رات تک موزے نہ اتاریں مگر جنابت (یعنی جنبی ہونے) کے سبب سے اور نہ اتاریں (موزے) ہم پیشاب پاخانہ یا نیند کے سبب سے۔ ابو عیسیٰؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کی حکم بن عتبہ اور حماد نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے ابو عبد اللہ جدلی سے انہوں نے خزیمہ بن ثابت سے یہ صحیح نہیں ہے۔ علی بن مدینی، یحییٰ کے واسطے سے شعبہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ ابراہیم نخعی نے مسح کی حدیث ابو عبد اللہ جدلی سے نہیں سنی۔ زائدہ منصور سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں ہم ابراہیم نخعی کے حجرے میں تھے ہمارے ساتھ ابراہیم نخعی بھی تھے ابراہیم نخعی نے ہم سے موزوں پر مسح کے بارے میں حدیث بیان کی وہ عمرو بن

میںوں سے وہ ابو عبد اللہ جدلی سے وہ خزیمہ بن ثابت سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث نقل کرتے ہیں۔ خمد بن اسماعیل بخاری فرماتے ہیں کہ اس باب میں صفوان بن عسال کی حدیث احسن ہے۔ ابو عیسیٰ فرماتے ہیں یہی قول ہے صحابہؓ اور تابعینؒ کا اور جو بعد اس کے تھے۔ فقہاء کا جن میں سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحقؒ کہتے ہیں مقیم ایک دن ایک رات جبکہ مسافر تین دن اور تین رات تک مسح کر سکتا ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک مسح کیلئے کوئی مدت متعین نہیں۔ یہ قول مالک بن انس رضی اللہ عنہ کا ہے لیکن مدت کا تعین صحیح ہے۔

۷۲: باب موزوں کے اوپر اور نیچے مسح کرنا

۹۰: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے موزے کے اوپر اور نیچے مسح کیا۔ ابو عیسیٰ فرماتے ہیں یہ کئی صحابہؓ اور تابعینؒ کا قول ہے اور یہی کہتے ہیں مالکؒ، شافعیؒ اور اسحقؒ اور یہ حدیث معلول ہے اسے ثور بن یزید سے ولید بن مسلم کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کیا اور پوچھا میں نے اس حدیث کے متعلق ابو زرہ اور امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے ان دونوں نے جواب دیا یہ صحیح نہیں ہے اس لئے کہ ابن مبارک روایت کرتے ہیں ثور سے اور وہ روایت کرتے ہیں رجاء سے کہ رجاء نے کہا مجھے یہ حدیث حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کاتب سے پہنچی ہے اور یہ مرسل ہے کیونکہ انہوں نے مغیرہ کا ذکر نہیں کیا۔

۷۳: باب موزوں کے اوپر مسح کرنا

۹۱: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں کے اوپر مسح کرتے ہوئے دیکھا۔ ابو عیسیٰ فرماتے ہیں حدیث مغیرہ حسن ہے اسے عبد الرحمن بن ابی الزناد اپنے والد سے وہ عروہ

لجی عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَيْنِ قَالَ مُحَمَّدٌ أَحْسَنُ شَيْءٍ فِي هَذَا الْبَابِ حَدِيثُ صَفْوَانَ بْنِ عَسَالٍ قَالَ أَبُو عِيسَى وَهُوَ قَوْلُ الْعُلَمَاءِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَالتَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ الْفُقَهَاءِ مِثْلَ سُحْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاحْمَدَ وَاسْحَقَ قَالُوا يُمْسَحُ الْمُقِيمُ يَوْمًا وَلَيْلَةً وَالْمَسَافِرُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَا لَيْلَهُنَّ وَقَدْ رَوَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُمْ لَمْ يُوقِتُوا فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَيْنِ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَالتَّوْقِيتُ أَصَحُّ.

۷۲: بَابُ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَيْنِ أَعْلَاهُ وَأَسْفَلَهُ.

۹۰: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الدِّمَشْقِيُّ نَا الْوَلِيدَ بْنَ مُسْلِمٍ أَخْبَرَنِي ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ رَجَاءَ بْنِ حَيَّوَةَ عَنْ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ أَعْلَى الْخُفِّ وَأَسْفَلَهُ قَالَ أَبُو عِيسَى وَهَذَا قَوْلٌ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَبِهِ يَقُولُ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَاسْحَقُ وَهَذَا حَدِيثٌ مَعْلُولٌ لَمْ يُسْنِدْهُ عَنْ ثَوْرٍ بْنُ يَزِيدَ غَيْرُ الْوَلِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَسَأَلْتُ أَبَا زُرْعَةَ وَمُحَمَّدًا عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَا لَيْسَ بِصَحِيحٍ لِأَنَّ ابْنَ الْمُبَارَكِ رَوَى هَذَا عَنْ ثَوْرٍ عَنْ رَجَاءٍ قَالَ حَدَّثْتُ عَنْ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ مُرْسَلٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ الْمُغِيرَةُ.

۷۳: بَابُ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَيْنِ ظَاهِرَهُمَا

۹۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عِنْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الرِّزَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُمْسَحُ عَلَى الْخُفَيْنِ عَلَى ظَاهِرِهِمَا قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ

سے اور وہ مغیرہ سے روایت کرتے ہیں اور ہم نہیں جانتے کسی کو کہ ذکر کی ہو عروہ کی روایت مغیرہ سے موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں سوائے عبدالرحمن کے اور یہی قول کئی اہل علم اور سفیان ثوری اور احمد کا ہے۔ امام محمد بن اسماعیل بخاری کہتے ہیں کہ مالک، عبدالرحمن بن ابوزناد کو ضعیف سمجھتے تھے۔

۷۴: باب جور بین اور نعلین پر مسح کرنے کے بارے میں

۹۲: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور جور بین اور نعلین پر مسح کیا۔ ابویسی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہی اہل علم کا قول ہے اور اسی طرح کہا ہے سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور آئین نے۔ وہ کہتے ہیں کہ جور بین پر مسح کرنا جائز ہے اگرچہ ان پر چڑا چڑھا ہوا نہ ہو بشرطیکہ وہ نخیں ہوں (یعنی جور بین ایسے سخت ہوں کہ بے باندھے ٹھہرے رہیں)۔ اس باب میں ابوموسیٰ رحمۃ اللہ علیہ سے بھی روایت منقول ہے۔

۷۵: باب جور بین اور عمامہ پر مسح کرنے کے بارے میں

۹۳: ابن مسیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اپنے والد سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور موزوں اور عمامہ پر مسح فرمایا۔ بکر نے کہا میں نے ابن مغیرہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور ذکر کیا محمد بن بشار نے اس حدیث میں دوسری جگہ کہ مسح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشانی اور عمامے پر۔ یہ حدیث مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے کئی سندوں سے منقول ہے بعض اس میں پیشانی اور عمامے کا ذکر کرتے ہیں اور بعض پیشانی کا ذکر نہیں کرتے۔ احمد بن حسن کہتے

الْمَغِيرَةُ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَهُوَ حَدِيثُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ الْمَغِيرَةِ وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا يَذْكُرُ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ الْمَغِيرَةِ عَلَى ظَاهِرِهِمَا غَيْرُهُ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَأَحْمَدُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَكَانَ مَالِكٌ يُشِيرُ بِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الزِّنَادِ.

۷۴: بَابُ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرِ بَيْنِ وَالتَّعْلِينِ.

۹۲. حَدَّثَنَا هَنَادٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ قَالَا نَا وَكَيْفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي قَيْسٍ عَنْ هُذَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ عَنِ الْمَغِيرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ قَالَ تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَيْنِ وَالتَّعْلَيْنِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَاسْتَحَقُّ قَالُوا يَمَسَحُ عَلَى الْجَوْرَيْنِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ تَعْلَيْنِ إِذَا كَانَا ثَخِينَيْنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي مُوسَى.

۷۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَيْنِ وَالْعِمَامَةِ

۹۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزْنِيِّ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ الْمَغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْعِمَامَةِ قَالَ بَكْرٌ وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنَ ابْنِ الْمَغِيرَةِ وَذَكَرَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ فِي مَوَاضِعٍ آخَرَ أَنَّهُ مَسَحَ عَلَى نَاصِيَةِ وَعِمَامَتِهِ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ

ہیں میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے سنا کہ میں نے یحییٰ بن سعید قطان جیسا شخص نہیں دیکھا اور اس باب میں عمرو بن امیہ، سلمان، ثوبان، ابوامامہ سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں حدیث مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے اور یہ کئی اہل علم کا قول ہے جن میں صحابہؓ (ابو بکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ، ابی شامہ) بھی شامل ہیں۔ یہی اوزاعی رحمہ اللہ، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اور امام اسحاق رحمہ اللہ کا بھی قول ہے ان سب کے نزدیک عمامہ پر مسح کرنا جائز ہے۔ امام ترمذیؒ نے فرمایا کہ میں نے جارود بن معاذ سے سنا وہ کہتے ہیں کہ میں نے وکیع بن جراح سے سنا وہ کہتے ہیں کہ اس حدیث کی وجہ سے عمامہ پر مسح کرنا جائز ہے۔

۹۴: روایت کی ہم سے قتیبہ بن سعید نے ان سے بشر بن مغفل نے ان سے عبدالرحمن بن اسحاق نے ان سے ابوعبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر روایت کرتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبد اللہ سے موزوں پر مسح کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے جواب دیا اے بھتیجے یہ سنت ہے پھر میں نے عمامہ پر مسح کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا بالوں کو چھونا ضروری ہے۔ اکثر اہل علم جن میں صحابہؓ و تابعین شامل ہیں کے نزدیک عمامہ پر مسح کے ساتھ سر کا بھی مسح کیا جائے اور یہی قول ہے سفیان ثوریؒ، مالک بن انسؒ، ابن مبارکؒ اور شافعیؒ کا۔

۹۵: حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں اور عمامہ پر مسح فرمایا۔

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَذَكَرَ بَعْضُهُمُ الْمَسْحَ عَلَى النَّاصِيَةِ وَالْعِمَامَةِ وَلَمْ يَذْكُرْ بَعْضُهُمُ النَّاصِيَةَ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ مَا رَأَيْتُ بِعَيْنَيَّ مِثْلَ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ أُمَيَّةَ وَسَلْمَانَ وَثَوْبَانَ وَأَبِي أُمَامَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَنَسٌ وَبِهِ يَقُولُ الْأَوْزَاعِيُّ وَأَحْمَدُ وَأَسْلَقُ قَالُوا يَمْسَحُ عَلَى الْعِمَامَةِ قَالَ وَسَمِعْتُ الْجَارُودَ بْنَ مُعَاذٍ يَقُولُ سَمِعْتُ وَكِيعَ بْنَ الْجَرَّاحِ يَقُولُ إِنَّ مَسْحَ عَلَى الْعِمَامَةِ يُجْزِئُهُ لِلْأَثَرِ۔

۹۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَابِشُرِّ بْنِ الْمُغْفَلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ السُّنَّةُ يَا أَبْنَى أَخِي وَسَأَلْتُهُ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ فَقَالَ أَمَسَّ الشَّعْرَ وَقَالَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ لَا يَمْسَحُ عَلَى الْعِمَامَةِ إِلَّا أَنْ يَمْسَحَ بِرَأْسِهِ مَعَ الْعِمَامَةِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَأَبْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ۔

۹۵: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَابِشُرِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ بِلَالٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْعِمَامَةِ۔

خلاصہ: (۱) چڑے کے موزوں پر مسح بالاتفاق جائز ہے لیکن باریک اور پتلی جرابوں پر مسح بالاتفاق ناجائز ہے ہاں اگر تخمین یعنی شفاف نہ ہوں (۲) بغیر باندھے پٹری جاکمیں (۳) اُن میں لگا تار چلنا ممکن ہو تو جمہور ائمہ اور احناف کے نزدیک جائز ہے۔

۷۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ.

۷۶: باب غسل جنابت کے بارے میں

۹۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اپنی خالہ حضرت میمونہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل کیلئے پانی رکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل جنابت کیا اور برتن کو بائیں ہاتھ میں پکڑ کر دائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور دونوں ہاتھ دھوئے پھر ہاتھ پانی میں ڈالا اور ستر پر پانی بہایا پھر اپنے ہاتھ کو دیوار یا زمین پر ملا پھر گلے کی اور ناک میں پانی ڈالا اور منہ اور دونوں ہاتھ دھوئے اور تین بار سر پر پانی بہایا پھر سارے جسم پر پانی بہایا پھر اس جگہ سے بٹ کر پاؤں دھوئے۔ ابو عیسیٰؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں ام سلمہؓ، جابرؓ، ابوسعیدؓ، جبیر بن مطعمؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔

۹۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت کا ارادہ فرماتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو برتن میں ڈالنے سے پہلے دھو لیتے پھر استنجا کرتے اور وضو کرتے جس طرح نماز کیلئے وضو کیا جاتا ہے پھر سر کے بالوں پر پانی ڈالتے اور پھر اپنے دونوں ہاتھوں سے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالتے۔ ابو عیسیٰؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس کو اہل علم نے اختیار کیا ہے کہ غسل جنابت میں پہلے وضو کرے جس طرح نماز کیلئے وضو کیا جاتا ہے پھر تین مرتبہ سر پر پانی بہائے پھر پورے بدن پر پانی بہائے پھر پاؤں دھوئے اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے وہ کہتے ہیں کہ اگر کسی نے وضو نہیں کیا اور پورے بدن پر پانی بہایا تو غسل ہو گیا یہی قول ہے شافعیؒ، احمدؒ اور اسحقؒ کا۔

۷۷: باب اس بارے میں کہ کیا عورت غسل

کے وقت چوٹی کھولے گی؟

۹۸: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے

۹۶: حَدَّثَنَا هَنَادٌ ثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ خَالَتِهِ مَيْمُونَةَ قَالَتْ وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلًا فَأَغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَأَكْفَأَ الْإِنَاءَ بِشِمَالِهِ عَلَى يَمِينِهِ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَأَفَاضَ عَلَى فَرْجِهِ ثُمَّ ذَلِكَ بِيَدِهِ الْحَائِظُ أَوْ الْأَرْضِ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَفَرَاعِيَهُ فَأَفَاضَ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثًا ثُمَّ أَفَاضَ عَلَى سَائِرِ جَسَدِهِ ثُمَّ تَنَحَّى فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَجَابِرٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ.

۹۷: حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ غُرُورَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَأَ يَغْسِلُ يَدَيْهِ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَهُمَا الْإِنَاءَ ثُمَّ يَغْسِلُ فَرْجَهُ وَيَتَوَضَّأُ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يَشْرِبُ شَعْرَةَ الْمَاءِ ثُمَّ يَحْنِي عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ حَيَّاتٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ هَذَا الَّذِي اخْتَارَهُ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ أَنَّهُ يَتَوَضَّأُ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يُفْرِغُ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يَفِيضُ الْمَاءَ عَلَى سَائِرِ جَسَدِهِ ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالُوا إِنْ انْغَمَسَ الْجُنُبُ فِي الْمَاءِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ أَجْزَأَهُ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ.

۷۷: بَابُ هَلْ تَنْهَضُ الْمَرْأَةُ

شَعْرَهَا عِنْدَ الْغُسْلِ؟

۹۸: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ

عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں ایسی عورت ہوں کہ مضبوط باندھتی ہوں اپنے سر کی چوٹی۔ کیا میں غسل جنابت کیلئے اسے کھولا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں تین مرتبہ سر پر پانی ڈال لینا تیرے لیے کافی ہے پھر سارے بدن پر پانی بہاؤ پھر تم پاک ہو جاؤ گی یا فرمایا اب تم پاک ہو گئی۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس پر اہل علم کا عمل ہے کہ اگر عورت غسل جنابت کرے تو سر پر پانی بہا دینا کافی ہے اور بالوں کو کھولنا ضروری نہیں۔

۷۸: باب ہر بال کے نیچے جنابت ہوتی ہے

۹۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر بال کے نیچے جنابت ہوتی ہے لہذا بالوں کو دھوؤ اور جسم کو صاف کرو۔ اس باب میں حضرت علیؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے۔ ابو عیسیٰؒ نے فرمایا حارث بن وجیہ کی حدیث غریب ہے۔ ہم اسے ان کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے اور حارث قوی نہیں۔ ان سے کئی ائمہ روایت کرتے ہیں اور انہوں نے یہ حدیث روایت کی ہے مالک بن دینار سے ان کو حارث بن وجیہ اور کبھی ابن وجیہ بھی کہتے ہیں۔

۷۹: باب غسل کے بعد وضو کے بارے میں

۱۰۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غسل کے بعد وضو نہیں کرتے تھے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اکثر صحابہؓ و تابعینؓ کا یہی قول ہے کہ غسل کے بعد وضو نہ کرے۔

مُوسَىٰ عَنْ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أَشَدُّ صَفَرًا رَأْسِي أَفَأَنْقُضُهُ لِيُغْسَلَ الْجَنَابَةَ قَالَ لَا إِنَّمَا يَكْفِيكَ أَنْ تَخْنِي عَلَى رَأْسِكَ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ مِنْ مَاءٍ ثُمَّ تُفِيضِي عَلَى سَائِرِ جَسَدِكَ الْمَاءَ فَتَطْهَرِينَ أَوْ قَالَ فَإِذَا أَنْتِ قَدْ تَطَهَّرْتِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا اغْتَسَلَتْ مِنَ الْجَنَابَةِ فَلَمْ تَنْقُضْ شَعْرَهَا إِنَّ ذَلِكَ يُجْزئُهَا بَعْدَ أَنْ تُفِيضَ الْمَاءَ عَلَى رَأْسِهَا.

۷۸: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةٌ

۹۹. حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا الْحَارِثُ بْنُ وَجِيهِ نَا مَالِكُ بْنُ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةٌ فَاغْسِلُوا الشَّعْرَ وَانْقُوا الْبَشْرَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَانْسٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ الْحَارِثِ بْنِ وَجِيهِ حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِهِ وَهُوَ شَيْخٌ لَيْسَ بِذَلِكَ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ وَقَدْ تَفَرَّدَ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ مَالِكِ بْنِ دِينَارٍ وَيُقَالُ الْحَارِثُ بْنُ وَجِيهِ وَيُقَالُ بْنُ وَجِيهِ.

۷۹: بَابُ الْوُضُوءِ بَعْدَ الْغُسْلِ

۱۰۰. حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى ثَنَا شَرِيكَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ لَا يَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ.

خلاصہً الاپی اب: غسل جنابت میں اہتمام بہت ضروری ہے لیکن اگر عورت کے بال بٹے ہوئے ہوں تو کھولنا ضروری نہیں ہے۔

۸۰. بَابُ مَا جَاءَ إِذَا التَّقَى الْخِتَانَانِ

وَجِبَ الْغُسْلُ

۱۰۱: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ وَجِبَ الْغُسْلُ فَعَلْتُهُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَغْتَسَلْنَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ.

۱۰۲: حَدَّثَنَا هَذَا نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ وَجِبَ الْغُسْلُ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَالَ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ إِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ وَجِبَ الْغُسْلُ وَهُوَ قَوْلُ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَغُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَعَائِشَةُ وَالْفُقَهَاءُ مِنَ التَّابِعِينَ وَمَنْ يَعْدُهُمْ مِثْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ قَالُوا إِذَا التَّقَى الْخِتَانَانِ وَجِبَ الْغُسْلُ.

۸۱. بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْمَاءَ

مِنْ الْمَاءِ

۱۰۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ إِنَّمَا كَانَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ رُخْصَةً فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ ثُمَّ نَهَى عَنْهَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ

۸۰. باب جب دو شرمگاہیں

آپس میں مل جائیں تو غسل واجب ہوتا ہے

۱۰۱: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ اگر دو شرمگاہیں آپس میں مل جائیں تو غسل واجب ہو جاتا ہے، میں نے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فعل (ہم بستری) کیا۔ اس کے بعد ہم دونوں نے غسل کیا اور اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ، عبداللہ بن عمرؓ اور رافع بن خدیجؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔

۱۰۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ختنے کی جگہ تجاوز کر جائے ختنے کی جگہ سے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔ ابو عیسیٰ کہتے ہیں حدیث عائشہ حسن صحیح ہے اور حضرت عائشہؓ کے واسطے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی طرق سے منقول ہے کہ اگر ختنے کی جگہ ختنے کی جگہ سے تجاوز کر جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے اور صحابہ کرامؓ جن میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا شامل ہیں کا یہی قول ہے۔ اور فقہاء و تابعینؓ اور ان کے بعد کے علماء سفیان ثوریؓ، احمدؓ اور اسحاقؓ کا قول ہے کہ جب دو شرمگاہیں آپس میں مل جائیں تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

۸۱. باب اس بارے میں کہ منی نکلنے

سے غسل فرض ہوتا ہے

۱۰۳: حضرت ابی بن کعب سے روایت ہے کہ ابتدائے اسلام میں غسل اسی وقت فرض ہوتا تھا جب منی نکلے یہ رخصت کے طور پر تھا پھر اس سے منع کر دیا گیا (یعنی یہ حکم منسوخ ہو گیا)۔ احمد بن منیع، ابن مبارک سے وہ معمر سے اور وہ زہری سے اسی

اسناد سے اسی حدیث کی مثل روایت نقل کرتے ہیں۔ ابو عیسیٰ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور غسل کے واجب ہونے کیلئے انزال کا ہونا ضروری تھا ابتدائے اسلام میں پھر منسوخ ہو گیا۔ اسی طرح کئی صحابہؓ نے روایت کیا جن میں ابی بن کعبؓ اور رافع بن خدیجؓ بھی شامل ہیں۔ اکثر اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ اگر کوئی آدمی اپنی بیوی سے جماع کرے تو دونوں (میاں بیوی) پر غسل واجب ہو جائے گا اگرچہ انزال نہ ہو۔

۱۰۴: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ احتلام میں منی نکلنے سے غسل واجب ہو جاتا ہے۔ ابو عیسیٰؓ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا جاوود سے انہوں نے سنا کعب سے وہ کہتے تھے کہ ہم نے یہ حدیث شریک کے علاوہ کسی کے پاس نہیں پائی۔ اس باب میں عثمان بن عفانؓ، علی بن ابی طالبؓ، زبیرؓ، طلحہؓ، ابویوبؓ اور ابوسعیدؓ بھی نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا خروج منی سے غسل واجب ہوتا ہے اور ابوالحجاف کا نام داؤد بن ابوعوف ہے۔ سفیان ثوریؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ابوالحجاف نے خبر دی اور وہ پسندیدہ آدمی تھے۔

۸۲: باب آدمی نیند سے بیدار ہو اور وہ

اپنے کپڑوں میں تری دیکھے اور احتلام کا خیال نہ ہو تو ۱۰۵: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے ہیں کہ نبی ﷺ سے اس آدمی کے متعلق پوچھا گیا جو نیند سے بیدار ہو اور وہ اپنے کپڑے گیلے پائے لیکن اسے احتلام یاد نہ ہو تو آپ ﷺ نے فرمایا غسل کرے پوچھا گیا اس آدمی کے متعلق جسے احتلام تو یاد ہو لیکن اس نے اپنے کپڑوں میں تری نہیں پائی تو آپ ﷺ نے فرمایا اس پر غسل نہیں۔ ام سلمہؓ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اگر عورت ایسا دیکھے تو کیا وہ بھی غسل کرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں عورتیں مردوں ہی کی طرح ہیں۔ ابو عیسیٰؓ

نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ نَامَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَإِنَّمَا كَانَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ ثُمَّ نُسِخَ بَعْدَ ذَلِكَ وَهَكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أَبِي بَنُ كَعْبٍ وَرَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلَى أَنَّهُ إِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ فِي الْفَرْجِ وَجَبَ عَلَيْهِمَا الْغُسْلُ وَإِنْ لَمْ يَنْزِلَا.

۱۰۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا شَرِيكَ عَنْ أَبِي الْحَجَّافِ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ فِي الْإِحْتِلَامِ قَالَ أَبُو عِيسَى سَمِعْتُ الْجَارُودَ يَقُولُ سَمِعْتُ وَكِيعًا يَقُولُ لَمْ نَجِدْ هَذَا الْحَدِيثَ إِلَّا عِنْدَ شَرِيكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَ الزُّبَيْرِ وَ طَلْحَةَ وَ أَبِي أَيُّوبَ وَ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ وَ أَبُو الْحَجَّافِ اسْمُهُ دَاوُدُ بْنُ أَبِي عَوْفٍ وَ رَوَى عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ قَالَ نَا أَبُو الْحَجَّافِ وَ كَانَ مَرْضِيًّا.

۸۲: بَابُ فِيمَنْ يَسْتَقِظُ وَيَرَى

بَلَلًا وَلَا يَذْكُرُ احْتِلَامًا

۱۰۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْخِطَّاطُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يَجِدُ الْبَلَّلَ وَلَا يَذْكُرُ احْتِلَامًا قَالَ يَغْتَسِلُ وَعَنِ الرَّجُلِ يَرَى أَنَّهُ قَدْ احْتَلَمَ وَلَمْ يَجِدْ بَلَلًا قَالَ لَا غُسْلَ عَلَيْهِ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ عَلَى امْرَأَةٍ تَرَى ذَلِكَ غُسْلٌ قَالَ نَعَمْ إِنَّ النِّسَاءَ شَقَائِقُ الرِّجَالِ قَالَ

فرماتے ہیں کہ یہ حدیث عبد اللہ بن عمرؓ نے عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت کی ہے (یعنی حضرت عائشہؓ کی حدیث) کہ جب ایک آدمی کپڑوں میں تری پائے اور احتلام یا دنہ ہو اور کچلی بن سعید نے عبد اللہ کو حفظ حدیث کے سلسلہ میں ضعیف قرار دیا ہے اور یہ صحابہؓ اور تابعینؓ میں سے اکثر علماء کا قول ہے کہ جب آدمی نیند سے بیدار ہو اور کپڑوں میں تری پائے تو غسل کرے۔ یہی قول ہے احمدؒ اور سفیان ثوریؒ کا۔ تابعینؓ میں سے بعض اہل علم کہتے ہیں کہ غسل اس صورت میں واجب ہوتا ہے جب تری مٹی کی ہو اور یہی قول ہے امام شافعیؒ اور اسحقؒ کا۔ اگر احتلام تو یاد ہے لیکن کپڑوں پر تری نہ پائے تو تمام اہل علم کے نزدیک غسل کرنا واجب نہیں ہے۔

۸۳: باب منیٰ اور مذی کے بارے میں

۱۰۶: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سوال کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذی کے بارے میں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مذی سے وضو اور منیٰ سے غسل واجب ہوتا ہے۔ اس باب میں مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ابو یوسفؒ ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ مذی سے وضو اور منیٰ سے غسل کا واجب ہونا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ کے واسطے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سندوں سے مروی ہے اور یہی صحابہؓ و تابعینؓ میں سے اکثر اہل علم کا قول ہے۔ امام شافعیؒ، امام احمدؒ اور امام اسحقؒ کا بھی یہی

أَبُو عِيْسَى إِنَّمَا رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ حَدِيثَ عَائِشَةَ فِي الرَّجُلِ يَجِدُ الْبَلَّلَ وَلَمْ يَذْكُرِ احْتِلَامًا وَعَبْدُ اللَّهِ ضَعْفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ فِي الْحَدِيثِ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ إِذَا اسْتَيْقَظَ الرَّجُلُ فَرَأَى بِلَّةً أَنَّهُ يَغْتَسِلُ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ وَاحْمَدُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِينَ إِنَّمَا يَجِبُ عَلَيْهِ الْغُسْلُ إِذَا كَانَتْ الْبِلَّةُ نَظْفَةً وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاسْحَقُ وَإِذَا رَأَى احْتِلَامًا وَلَمْ يَرِ بِلَّةً فَلَا غُسْلَ عَلَيْهِ عِنْدَ غَاثَةِ أَهْلِ الْعِلْمِ.

۸۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَنِيِّ وَالْمَذْيِ

۱۰۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ السَّوَّاقِيُّ الْبُلْخِيُّ نَا هُشَيْمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَا حُسَيْنُ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذْيِ فَقَالَ مِنَ الْمَذْيِ الْوُضُوءُ وَمِنَ الْمَنِيِّ الْغُسْلُ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْمُقَدَّادِ بْنِ الْأَسْوَدِ وَأَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ مِنَ الْمَذْيِ الْوُضُوءُ وَمِنَ الْمَنِيِّ الْغُسْلُ وَهُوَ قَوْلُ غَاثَةِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

خلاصہً لا ینبغی اب: اس بات پر اجماع ہو چکا ہے کہ وجوب غسل کے لئے مرد و عورت کا خاص طریقہ سے

ملنا کافی ہے انزال ضروری نہیں ہے۔ دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ اگر خواب یاد ہو لیکن کپڑوں پر کوئی تری وغیرہ نہ ہو تو غسل واجب نہیں۔ تیسرا مسئلہ یہ کہ بیدار ہونے کے بعد کپڑوں پر تری نظر آئے تو اس میں تفصیل اور تھوڑا سا اختلاف بھی ہے۔ اس مسئلہ کی کل

چودہ (۱۴) صورتیں ہیں ان میں سے سات صورتوں میں غسل واجب ہے (۱) مذی ہونے کا یقین ہو اور خواب یاد ہو (۲) منیٰ

ہونے کا یقین ہو اور خواب یاد نہ ہو (۳) مذی ہونے کا یقین ہو اور خواب یاد ہو اور ۴ تا ۷ شک کی چار صورتیں جبکہ خواب یاد ہو۔

قول ہے۔

۸۴: باب مذی جب کپڑے پر لگ جائے

۱۰۷: سہل بن حنیف سے روایت ہے کہ مجھے مذی سے سختی اور تکلیف پہنچتی تھی اس لئے میں بار بار غسل کرتا تھا پس میں نے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا اور اس کا حکم پوچھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس سے وضو کرنا ہی کافی ہے۔ میں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ اگر وہ (مذی) کپڑوں پر لگ جائے تو کیا حکم ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا پانی کا ایک چلو لے کر اس جگہ چھڑک دو جہاں پر وہ (یعنی مذی) لگی ہو۔ ابویسیٰ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ہمیں علم نہیں کہ محمد بن اسحق کے علاوہ بھی اس طرح کی کوئی حدیث کسی نے روایت کی ہو اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے مذی کے بارے میں کہ اگر مذی کپڑوں کو لگ جائے تو بعض اہل علم کے نزدیک اس کو (یعنی مذی کو) دھونا ضروری ہے یہی قول امام شافعیؒ اور اسحاق کا ہے۔ اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اس پر پانی کے چھینے مار دینا ہی کافی ہے۔ اور امام احمدؒ فرماتے ہیں کہ مجھے امید ہے کہ پانی چھڑکنا ہی کافی ہوگا۔

۸۵: باب منی جب کپڑے پر لگ جائے

۱۰۸: ہمام بن حارث سے روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ کے پاس ایک مہمان آیا آپؐ نے اسے زرد چادر دینے کا حکم دیا پھر وہ سویا اور اسے احتلام ہو گیا۔ اس نے شرم محسوس کی کہ چادر کو ان کے (یعنی حضرت عائشہؓ کے) پاس بھیجے کہ اس میں منی لگی ہو اس نے چادر کو پانی میں ڈبو دیا اور پھر بھیج دیا پس فرمایا حضرت عائشہؓ نے ہماری چادر کیوں خراب کر دی اس کیلئے کافی تھا کہ اپنی انگلیوں سے اسے (یعنی منی کو) کھرچ دیتا میں نے اکثر رسول اللہ ﷺ کے کپڑوں سے اپنی انگلیوں سے منی کھرچی ہے۔ ابویسیٰ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ کئی فقہاء جن میں سفیان ثوریؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ شامل ہیں کا قول ہے کہ جب

وَالتَّابِعِينَ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَقُ.

۸۴: بَابُ فِي الْمَذْيِ يُصِيبُ الثَّوْبَ

۱۰۷: حَدَّثَنَا هَذَا نَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُيَيْدٍ هُوَ ابْنُ السَّبَّاقِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ حَنِيفٍ قَالَ كُنْتُ أَلْقَى مِنَ الْمَذْيِ شِدَّةً وَعَنَاءً فَكُنْتُ أَكْثَرُ مِنْهُ الْغُسْلُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَأَلْتُهُ عَنْهُ فَقَالَ إِنَّمَا يُجْزِيكَ مِنْ ذَلِكَ الْوُضُوءُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ بِمَا يُصِيبُ ثَوْبِي مِنْهُ قَالَ يَكْفِيكَ أَنْ تَأْخُذَ كَفًّا مِنْ مَاءٍ فَتَضْحَ بِهْ ثَوْبَكَ حَيْثُ تَرَى أَنَّهُ أَصَابَ مِنْهُ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ فَلَا نَعْرِفُ مِثْلَ هَذَا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ فِي الْمَذْيِ مِثْلَ هَذَا وَقَدْ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْمَذْيِ يُصِيبُ الثَّوْبَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يُجْزِي إِلَّا الْغُسْلُ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَإِسْحَقَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُجْزِيهِ النَّضْحُ وَقَالَ أَحْمَدُ أَرْجُوا أَنْ يُجْزِيَهُ النَّضْحُ بِالْمَاءِ.

۸۵: بَابُ فِي الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ

۱۰۸: حَدَّثَنَا هَذَا نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ ضَافَ عَائِشَةُ ضَيْفٌ فَأَمَرَتْ لَهُ بِمِلْحَفَةٍ صَفْرَاءَ فَنَامَ فِيهَا فَاحْتَلَمَ فَاسْتَحْيَى أَنْ يُرْسَلَ إِلَيْهَا وَبِهَا أَثَرُ الْإِحْتِلَامِ فَعَمَسَهَا فِي الْمَاءِ ثُمَّ أَرْسَلَ بِهَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ لِمَ أَفْسَدَ عَلَيْنَا ثَوْبَنَا إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيهِ أَنْ يَفْرَكَهُ بِأَصَابِعِهِ وَرُبَّمَا فَرَكْتُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَصَابِعِي قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنَ الْفُقَهَاءِ مِثْلُ سَفْيَانَ وَأَحْمَدَ

وَاسْحَقْ قَالُوا فِي الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثُّوبَ يُجْزِئُهُ الْفَرْكُ وَإِنْ لَمْ يَغْسِلْهُ وَهَكَذَا رَوَى عَنْ مَنُصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَ رَوَايَةِ الْأَعْمَشِ وَرَوَى أَبُو مَعْشَرٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ وَحَدِيثُ الْأَعْمَشِ أَصَحُّ.

۱۰۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا أَبُو مَعَاوِيَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا غَسَلَتْ مَنِيًّا مِنْ ثَوْبٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَحَدِيثُ عَائِشَةَ أَنَّهَا غَسَلَتْ مَنِيًّا مِنْ ثَوْبٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِمُخَالَفٍ لِحَدِيثِ الْفَرْكِ وَإِنْ كَانَ الْفَرْكُ يُجْزِئُ فَقَدْ يُسْتَحَبُّ لِلرَّجُلِ أَنْ لَا يُرَى عَلَى ثَوْبِهِ أَثَرُهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْمَنِيُّ بِمَنْزِلَةِ الْمُخَاطِ فَاِمْطَهُ عَنْكَ وَلَوْ بِأَذْخَرَةٍ.

۱۰۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں سے منی کو دھویا۔ ابوعیسیٰ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کردہ یہ حدیث کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں سے منی دھوئی اس حدیث کے مخالف نہیں ہے جس میں کھرچنے کا ذکر ہے۔ اگرچہ کھرچنا بھی کافی ہے لیکن مستحب یہ ہے کہ کپڑے پر منی کا اثر نہ ہو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں منی ناک کی ریش کی طرح ہے اسے اپنے (کپڑے) سے دور کر دے اگرچہ اذخر گھاس سے ہو۔

خلاصۃ الابواب: پیشاب کے علاوہ تین چیزیں عادتہ نکلتی ہیں (۱) منی (۲) مذی (۳) ودی: یہ چیزیں اگر کپڑوں پر لگ جائیں تو کپڑا پلید ہو جاتا ہے۔ اس کو دھونا ضروری ہے۔

۸۶: باب جنبی کا بغیر غسل کئے سونا

۱۱۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سو جایا کرتے تھے حالت جب میں اور پانی کو ہاتھ بھی نہ لگاتے تھے۔

۱۱۱: حناد نے روایت کی ہم سے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابی اسحاق سے اوپر کی روایت کی مثل۔ ابوعیسیٰ فرماتے ہیں یہ قول سعید بن مسیب وغیرہ کا ہے اور اکثر لوگوں سے مروی ہے وہ اسود کے واسطے سے حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سونے سے پہلے وضو کیا کرتے تھے اور یہ حدیث زیادہ صحیح ہے ابواسحاق کی حدیث

۸۶: بَابُ فِي الْجَنْبِ يَنَامُ قَبْلَ أَنْ يَغْتَسِلَ

۱۱۰: حَدَّثَنَا هَنَادُ نَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنَامُ وَهُوَ جَنْبٌ وَلَا يَمْسُ مَاءً.

۱۱۱: حَدَّثَنَا هَنَادُ نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَهَذَا قَوْلُ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَغَيْرِهِ وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَتَوَضَّأُ قَبْلَ أَنْ يَنَامَ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ

سے جو انہوں نے اسود سے روایت کی ہے اور یہ حدیث ابواسحق سے شعبہ، سفیان ثوری اور کئی حضرات نے روایت کی ہے ان کے نزدیک ابواسحق کی حدیث سے روایت میں غلطی ہوئی ہے۔

وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي إِسْحَقَ هَذَا الْحَدِيثَ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ وَيُرْوَى أَنَّ هَذَا غَلَطَ مِنْ أَبِي إِسْحَقَ.

۸۷: باب جنبی سونے کا ارادہ کرے تو وضو کرے

۱۱۲: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ کیا ہم میں سے کوئی جنبی ہوتے ہوئے سو سکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اگر وضو کر لے۔ اس باب میں حضرت عمار، عائشہ، جابر، ابوسعید اور ام سلمہ سے بھی احادیث مذکور ہیں۔ امام ابوعیسیٰ فرماتے ہیں اس باب میں حضرت عمر کی حدیث اصح اور احسن ہے اور اکثر صحابہ، تابعین سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحق کا بھی یہی قول ہے کہ جنبی آدمی جب سونے کا ارادہ کرے تو سونے سے پہلے وضو کر لے۔

۸۷: بَابُ فِي الْوُضُوءِ لِلْجُنُبِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ

۱۱۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَائِيحِي بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ نَعَمْ إِذَا تَوَضَّأَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمَّارٍ وَعَائِشَةَ وَجَابِرٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأُمِّ سَلَمَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ عُمَرَ أَحْسَنُ شَيْءٍ فِي هَذَا الْبَابِ وَأَصَحُّ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَقُ قَالُوا إِذَا أَرَادَ الْجُنُبُ أَنْ يَنَامَ تَوَضَّأَ قَبْلَ أَنْ يَنَامَ.

خلاصہ الباب: اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ جنبی کیلئے سونے سے قبل غسل واجب نہیں البتہ وضو کے بارے میں اختلاف ہے۔ جمہور ائمہ کے نزدیک جنبی کے لئے سونے سے پہلے وضو مستحب ہے۔

۸۸: باب جنبی سے مصافحہ

۱۱۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ملاقات کی اور وہ (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) جنبی تھے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں آنکھ بچا کر نکل گیا پھر غسل کیا اور آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو کہاں تھا یا فرمایا تم کہاں چلے گئے تھے؟ میں نے عرض کیا میں جنبی تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن نبھی ناپاک نہیں ہوتا۔ ابوعیسیٰ فرماتے ہیں حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے اور کئی اہل علم جنبی سے مصافحہ کرنے کی اجازت دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جنبی اور حائضہ کے پسینے میں بھی کوئی

۸۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي مُصَافَحَةِ الْجُنُبِ

۱۱۳: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَائِيحِي بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ نَائِيحِي بْنُ سَعِيدٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيِّ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَهِ وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ فَانْحَسَسْتُ فَانْحَسَسْتُ ثُمَّ جَنَسْتُ فَقَالَ آيِنَ كُنْتُ أَوْ آيِنَ ذَهَبْتُ قُلْتُ إِنِّي كُنْتُ جُنُبًا قَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجَسُ وَفِي الْبَابِ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَخَّصَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي مُصَافَحَةِ الْجُنُبِ وَلَمْ

خرج نہیں۔

يَرَوْنَ بِعَرَقِ الْجَنْبِ وَالْحَائِضِ بَاسًا.

۸۹: باب عورت جو خواب میں مرد

۸۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَرْأَةِ تَرَى فِي

کی طرح دیکھے

الْمَنَامِ مِثْلَ مَا يَرَى الرَّجُلُ

۱۱۳: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بنت ملحان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ تعالیٰ حق سے نہیں شرماتا کیا عورت پر بھی غسل ہے جب وہ خواب میں وہ چیز دیکھے جسے مرد دیکھتے ہیں (یعنی احتلام)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اگر وہ منی کو دیکھے تو غسل کرے۔ حضرت ام سلمہ کہتی ہیں میں نے کہا اے ام سلیم تم نے عورتوں کو رسوا کر دیا۔ ابو عیسیٰ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اکثر فقہاء کا یہی قول ہے کہ اگر عورت خواب میں اسی طرح دیکھے جیسے مرد دیکھتا ہے اور منی خارج ہو جائے تو اس پر غسل واجب ہے۔ اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور امام شافعی۔ اس باب میں ام سلیم، خولہ، عائشہ اور انس سے بھی روایات منقول ہیں۔

۱۱۳: حَدَّثَنَا ابْنُ عُمرَنا سَفِيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ جَاءَتْ أُمَّ سَلِيمٍ بِنْتُ مِلْحَانَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ تَغْنِي غُسْلًا إِذَا هِيَ رَأَتْ فِي الْمَنَامِ مِثْلَ مَا يَرَى الرَّجُلُ قَالَ نَعَمْ إِذَا هِيَ رَأَتْ الْمَاءَ فَلَتَغْتَسِلَ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ قُلْتُ لَهَا فَضَحَّتِ النِّسَاءُ يَا أُمَّ سَلِيمٍ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ عَامَّةِ الْفُقَهَاءِ إِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا رَأَتْ فِي الْمَنَامِ مِثْلَ مَا يَرَى الرَّجُلُ فَأَنْزَلْتُ إِنَّ عَلَيْهَا الْغُسْلَ وَبِهِ يَقُولُ سَفِيَانُ الثَّوْرِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ سَلِيمٍ وَخَوْلَةَ وَعَائِشَةَ وَانْسٍ.

۹۰: باب مرد کا غسل کے بعد

۹۰: بَابُ فِي الرَّجُلِ يَسْتَدُ فِيءُ

عورت کے جسم سے گرمی حاصل کرنا

بِالْمَرْأَةِ بَعْدَ الْغُسْلِ

۱۱۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اکثر غسل جنابت کے بعد میرے پاس تشریف لاتے اور میرے جسم سے گرمی حاصل کرتے تو میں ان کو اپنے ساتھ چمٹا لیتی حالانکہ میں نے غسل نہیں کیا ہوتا تھا۔ امام ابو عیسیٰ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی سند میں کوئی مضائقہ نہیں اور یہی کئی صحابہ اور تابعین کا قول ہے کہ مرد جب غسل کرے تو بیوی کے بدن سے گرمی حاصل کرنے اور اس کے ساتھ سونے میں کوئی حرج نہیں اگرچہ اسکی بیوی نے غسل نہ کیا ہو۔ امام شافعی رحمہ اللہ، سفیان

۱۱۵: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَا وَكِيعٌ عَنْ حُرَيْثٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَبُّمَا اغْتَسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ جَاءَ فَاسْتَدَ قَابِي فَصَمَّمَتْهُ إِلَيَّ وَلَمْ اغْتَسِلْ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ بِإِسْنَادِهِ بَأْسٌ وَهُوَ قَوْلٌ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا اغْتَسَلَ فَلَا بَأْسَ بَأْنِ يَسْتَدُ فِيءُ بِأَمْرَاتِهِ وَيَنَامُ مَعَهَا قَبْلَ أَنْ تَغْتَسِلَ الْمَرْأَةُ وَبِهِ

ثوری رحمہ اللہ، احمد رحمہ اللہ اور اسحق رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَاسْحَقُ

۹۱: بَابُ التَّيْمُمِ لِلْجَنْبِ إِذَا

لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ

۹۱: باب پانی نہ ملنے

کی صورت میں جنبی تیمم کرے

۱۱۶: حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پاک مٹی مسلمان کا طہور ہے (یعنی پاک گریباوی) ہے) اگرچہ نہ ملے پانی دس سال تک پھر اگر پانی مل جائے تو اسے اپنے جسم سے لگائے (یعنی اس سے طہارت حاصل کرے) کیونکہ یہ اس کیلئے بہتر ہے۔ محمود نے اپنی روایت میں "إِنَّ الصَّعِيدَ الطَّيِّبَ طَهُورُ الْمُسْلِمِ" کے الفاظ بیان کئے ہیں (دونوں کا مطلب ایک ہی ہے)۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ، عبد اللہ بن عمرؓ اور عمران بن حصینؓ سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ابو یوسفؒ ترمذیؒ فرماتے ہیں کئی راویوں نے اسے خالد حذاءؓ انہوں نے ابو قلابہؓ انہوں نے عمرو بن بجدانؓ اور انہوں نے ابوذرؓ سے اسی طرح بیان کیا ہے۔ یہ حدیث ایوبؓ نے ابو قلابہؓ انہوں نے بنی عامر کے ایک شخص اور انہوں نے ابوذرؓ سے نقل کی ہے اور اس شخص کا نام نہیں لیا اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ تمام فقہاء کا یہی قول ہے کہ اگر جنبی او رحائضہ کو پانی نہ ملے تو تیمم کر لیں اور نماز پڑھیں۔ ابن مسعودؓ جنبی کے لئے تیمم کو جائز نہیں سمجھتے اگرچہ پانی نہ ملتا ہو۔ ان سے یہ بھی روایت ہے کہ انہوں نے اس قول سے رجوع کر لیا اور فرمایا کہ اگر پانی نہ ملے تو تیمم کر لے اور یہی قول ہے سفیان ثوریؒ، مالکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحقؒ کا۔

۱۱۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمَحْمُودُ بْنُ غِيْلَانَ قَالَا: سَمِعْنَا أَحْمَدَ الزَّيْلَعِيَّ نَا سُفْيَانَ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَدَّادِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ بُجْدَانَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الصَّعِيدَ الطَّيِّبَ طَهُورُ الْمُسْلِمِ وَإِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ عَشْرِينَ فَإِذَا وَجَدَ الْمَاءَ فَلْيَمْسَهُ بِشِرْتِهِ فَإِنَّ مِنْكَ خَيْرٌ وَقَالَ مَحْمُودٌ فِي حَدِيثِهِ إِنَّ الصَّعِيدَ الطَّيِّبَ وَضُوءُ الْمُسْلِمِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَهَكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَدَّادِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ بُجْدَانَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي غَامِرٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَلَمْ يُسَمِّهِ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَهُوَ قَوْلُ عَامَّةِ الْفُقَهَاءِ أَنَّ الْجَنْبَ وَالْحَائِضَ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ تَيَمَّمَا وَصَلِيَا وَيُرَوَّى عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى التَّيْمُمَ لِلْجَنْبِ وَإِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ وَيُرَوَّى عَنْهُ أَنَّهُ رَجَعَ عَنْ قَوْلِهِ فَقَالَ تَيَمَّمْ إِذَا يَجِدُ الْمَاءَ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَا لَكَ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَاسْحَقُ

۹۲: بَابُ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ

۹۲: باب مستحاضہ کے بارے میں

۱۱۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت حبیش نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ایسی عورت ہوں کہ جب

۱۱۷: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَا وَكِيعٌ وَعَبْدَةُ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ غُرُورَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ ابْنَةُ أَبِي حَبِيشٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

استحاضہ آتا ہے تو پاک نہیں ہوتی کیا میں نماز چھوڑ دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں یہ رگ ہوتی ہے حیض نہیں ہوتا۔ جب حیض کے دن آئیں تو نماز چھوڑ دو اور جب دن پورے ہو جائیں تو خون دھولو (یعنی غسل کرلو) اور نماز پڑھو۔ ابو معاویہؓ اپنی حدیث میں کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نماز کیلئے وضو کرو یہاں تک کہ وہی وقت آجائے (یعنی حیض کا وقت)۔ اس باب میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی حدیث مروی ہے۔ امام ابویسیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث عائشہؓ حسن صحیح ہے اور یہ قول ہے کئی صحابہؓ اور تابعینؒ اور سفیان ثوریؒ، مالکؒ، ابن مبارکؒ اور شافعیؒ کا کہ جب مستحاضہ کے حیض کے دن گزر جائیں تو غسل کر لے اور ہر نماز کیلئے وضو کرے۔

۹۳: باب مستحاضہ ہر نماز

کیلئے وضو کرے

۱۱۸: عدی بن ثابت بواسطہ اپنے والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مستحاضہ کے بارے میں فرمایا کہ وہ ایام حیض میں نماز کر چھوڑ دے پھر غسل کرے اور ہر نماز کے وقت وضو کرے اور روزے رکھے اور نماز پڑھے۔

۱۱۹: علی بن حجر بواسطہ شریک اسکے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں۔ امام ابویسی ترمذیؒ نے فرمایا اس حدیث میں شریک، ابو الیقظان سے حدیث بیان کرنے میں منفرد ہیں۔ میں نے سوال کیا محمد بن اسماعیل بخاریؒ سے اس حدیث کے متعلق اور میں نے کہا کہ عدی بن ثابت اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ عدی کے دادا کا کیا نام ہے اور نہیں جانتے تھے امام بخاریؒ اس کا نام۔ پھر میں نے یحییٰ بن معین کا قول ذکر کیا کہ ان کا نام دینار تھا تو امام بخاریؒ نے اس کو قابل اعتماد نہیں سمجھا۔ اور کہا ہے احمدؒ اور اسحقؒ نے استحاضہ کے

وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهَرُ أَفَادْعُ الصَّلَاةَ قَالَ لَا إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِيَ الصَّلَاةَ وَإِذَا أَذْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنكَ الدَّمَ وَصَلِّي قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ فِي حَدِيثِهِ وَقَالَ تَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلَاةٍ حَتَّى يَجِيءَ الْوَقْتُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَبِهِ يَقُولُ سَفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكٌ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ أَنَّ الْمُسْتَحَاضَةَ إِذَا جَاوَزَتْ أَيَّامَ أَقْرَانِهَا اغْتَسَلَتْ وَتَوَضَّاتُ لِكُلِّ صَلَاةٍ.

۹۳: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْمُسْتَحَاضَةَ

تَوَضَّاتُ لِكُلِّ صَلَاةٍ

۱۱۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ شَرِيكٍ عَنْ أَبِي الْيَقْظَانَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَدْعُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَانِهَا النَّبِيُّ كَانَتْ تَحِيضُ فِيهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَتَصُومُ وَتُصَلِّي.

۱۱۹: حَدَّثَنَا بُلَيْثُ بْنُ حُجْرٍ أَنَا شَرِيكٌ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ قَدْ تَفَرَّدَ بِهِ شَرِيكٌ عَنْ أَبِي الْيَقْظَانَ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقُلْتُ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَدِيِّ مَا اسْمُهُ فَلَمْ يَعْرِفْ مُحَمَّدُ بْنُ اسْمِهِ وَذَكَرْتُ لِمُحَمَّدٍ قَوْلَ يَحْيَى بْنِ مَعِينٍ أَنَّ اسْمَهُ دِينَارٌ فَلَمْ يَعْبَأْ بِهِ وَقَالَ أَحْمَدُ وَاسْحَقُ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ إِنْ اغْتَسَلَتْ لِكُلِّ صَلَاةٍ هُوَ أَحْوْطُ لَهَا وَإِنْ تَوَضَّاتُ لِكُلِّ

بارے میں کہ اگر ہر نماز کیلئے غسل کر لے تو یہ احتیاطاً بہت اچھا ہے اور اگر صرف وضو کر لے تو بھی کافی ہے اور اگر ایک غسل سے دو نمازیں پڑھ لے تب بھی کافی ہے۔

۹۴: باب مستحاضہ ایک

غسل سے دو نمازیں پڑھ لیا کرے

۱۲۰: ابراہیم بن محمد بن طلحہ اپنے چچا عمران بن طلحہ سے وہ اپنی والدہ حمہ بنت جحش سے روایت کرتے ہیں کہ میں مستحاضہ ہوتی تھی اور خون استحاضہ بہت شدت اور زور سے آتا تھا۔ میں نبی ﷺ سے فتویٰ پوچھنے کیلئے اور خبر دینے کیلئے آئی۔ آپ ﷺ کو میں نے اپنی بہن زینب بنت جحش کے گھر میں پایا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے استحاضہ بہت شدت کے ساتھ آتا ہے میرے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حکم ہے؟ پس تحقیق اس نے (استحاضہ نے) مجھے نماز اور روزہ سے روک دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں کرسف (گدی یا روٹی) رکھنے کا طریقہ بتایا ہے یہ خون کو روکتی ہے وہ کہنے لگیں وہ اس سے زیادہ ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لنگوٹ باندھ لو۔ انہوں نے کہا وہ (استحاضہ) اس سے بھی زیادہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لنگوٹ میں کپڑا رکھ لو۔ انہوں نے عرض کیا وہ تو اس سے بھی زیادہ ہے۔ میں تو بہت زیادہ خون بہاتی ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں دو چیزوں کا حکم دیتا ہوں ان میں سے کسی ایک پر چلنا کافی ہے اور اگر دونوں کو کر سکو تو تم بہتر جانتی ہو۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شیطان کی طرف سے ایک ٹھوکر (یعنی لات مارنا) ہے۔ پس چھ یا سات دن اپنے آپ کو حائضہ سمجھو علم الہی میں (یعنی جو دن استحاضہ سے پہلے حیض کیلئے مخصوص تھے) اور پھر غسل کر لو پھر جب دیکھو کہ پاک ہوگئی ہو تو تیس یا چوبیس دن، رات تک نماز پڑھو اور روزے رکھو یہ تمہارے لئے کافی ہے۔ پھر اسی طرح کرتی رہو

صَلَوَةٌ أَجْزَأُهَا وَإِنْ جَمَعْتَ بَيْنَ الصَّلَوَتَيْنِ بَغْسِلٍ أَجْزَأُهَا.

۹۴: بَابُ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ أَنَّهَا تَجْمَعُ

بَيْنَ الصَّلَوَتَيْنِ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ

۱۲۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَامِرٍ الْقَعْدِيُّ نَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَمِّهِ عِمْرَانَ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أُمِّهِ حُمَةَ ابْنَةِ جَحْشٍ قَالَتْ كُنْتُ أَسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيرَةً شَدِيدَةً فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْتَفْتِيهِ وَأَخْبِرُهُ فَوَجَدْتُهُ فِي بَيْتِ أُخْتِي زَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيرَةً شَدِيدَةً فَمَا تَأْمُرُنِي فِيهَا فَقَدْ مَنَعْتَنِي الصِّيَامَ وَالصَّلَاةَ قَالَ أَنْعْتُ لَكَ الْكُرْسُفَ فَإِنَّهُ يَذْهَبُ الدَّمَ قَالَتْ هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَتَلْجَمِي قَالَتْ هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَاتَّخِذِي ثَوْبًا قَالَتْ هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ إِنَّمَا أَتُجُّ ثَجًّا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَامُرُكٌ بِأَمْرَيْنِ إِلَيْهِمَا صَنَعْتُ أَجْزَأُ عَنْكَ فَإِنْ قَوَيْتِ عَلَيْهِمَا فَأَنْتِ أَعْلَمُ فَقَالَ إِنَّمَا هِيَ رَكْعَتَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ فَتَحِيضِي سِتَّةَ أَيَّامٍ أَوْ سَبْعَةَ أَيَّامٍ فِي عِلْمِ اللَّهِ ثُمَّ اغْتَسِلِي فَإِذَا رَأَيْتِ أَنَّكَ قَدْ طَهَرْتَ وَاسْتَنْقَأْتَ فَصَلِّي أَرْبَعَةً وَعِشْرِينَ لَيْلَةً أَوْ ثَلَاثَةً وَعِشْرِينَ لَيْلَةً وَأَيَّامَهَا وَصُومِي وَصَلِّي فَإِنَّ ذَلِكَ يُجْزِئُكَ وَكَذَلِكَ فَافْعَلِي كَمَا تَحِيضُ النِّسَاءُ وَكَمَا يَطْهَرْنَ لِمِيقَاتِ حَيْضِهِنَّ وَطَهَرْنَ مِنْ فَإِنْ قَوَيْتِ عَلَى أَنْ تُوَخَّرِي

جیسے حیض والی عورتیں کرتی ہیں اور حیض کی مدت گزار کر طہر پر پاک ہوتی ہیں اور اگر تم ظہر کو مؤخر اور عصر کو جلدی سے پڑھ سکو تو غسل کر کے دونوں نمازیں پاک ہو کر پڑھو پھر مغرب میں تاخیر اور عشاء میں تعجیل کرو اور پاک ہونے پر غسل کرو اور دونوں نمازیں اکٹھی پڑھ لو۔ پس اس طرح فجر کیلئے بھی غسل کرو اور نماز پڑھو اور اسی طرح کرتی رہو اور روزے بھی رکھو بشرطیکہ تم اس پر قادر ہو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان دونوں باتوں میں سے یہ (دوسری بات) مجھے زیادہ پسند ہے۔ ابو عیسیٰ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسے عبید اللہ بن عمرو الرقی، ابن جریج اور شریک نے عبد اللہ بن محمد عقیل سے انہوں نے ابراہیم بن محمد بن طلحہ سے انہوں نے اپنے چچا عمران سے اور انہوں نے اپنی والدہ منہ سے روایت کیا ہے جبکہ ابن جریج انہیں عمر بن طلحہ کہتے ہیں اور صحیح عمران بن طلحہ ہی ہے۔ میں نے سوال کیا محمد بن اسماعیل بخاری سے اس حدیث کے بارے میں تو انہوں نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔ احمد بن حنبل نے بھی اسے حسن کہا ہے۔ احمد اور اسحق نے مستحاضہ کے متعلق کہا ہے کہ اگر وہ جانتی ہو اپنے حیض کی ابتدا اور انتہا (اس کی ابتداء خون کے سیاہ ہونے اور انتہا خون کے زرد ہونے سے ہوتی ہے) تو اس کا حکم فاطمہ بنت جحش کی حدیث کے مطابق ہوگا اور اگر ایسی مستحاضہ ہے جس کے حیض کے دن معروف ہیں تو وہ اپنے مخصوص ایام میں نماز چھوڑ دے اور پھر غسل کرے اور ہر نماز کیلئے وضو کرے اور نماز پڑھے اور اگر خون مستقل جاری ہو اور اس کے ایام پہلے سے معروف نہ ہوں اور نہ ہی وہ خون کی رنگت سے فرق کر سکتی ہو تو اس کا حکم بھی منہ بنت جحش کی حدیث کے مطابق ہوگا۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ جب مستحاضہ کو ہمیشہ خون آنے لگے تو خون کے شروع ہی میں پندرہ دن کی نماز ترک کر دے اگر پندرہ دن یا اس سے پہلے پاک ہوگئی تو وہی اس کے حیض کی مدت ہے اور

الظَّهْرَ وَتُعْجَلِي الْعَصْرَ ثُمَّ تَغْتَسِلِينَ حَتَّى تَطْهَرِينَ وَتُصَلِّيْنَ الظَّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ تُؤَخِّرِينَ الْمَغْرِبَ وَتُعْجَلِينَ الْعِشَاءَ ثُمَّ تَغْتَسِلِينَ وَتَجْمَعِينَ بَيْنَ الصَّلَوَتَيْنِ فَأَفْعَلِي وَتَغْتَسِلِينَ مَعَ الصُّبْحِ وَتُصَلِّيْنَ وَكَذَلِكَ فَأَفْعَلِي وَصُومِي إِنْ قَوَيْتِ عَلَى ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَعْجَبُ الْأَمْرَيْنِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَاهُ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الرَّقِيُّ وَابْنُ جُرَيْجٍ وَشَرِيكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَمِّهِ عُمَرَانَ عَنْ أُمِّهِ حَمْنَةَ إِلَّا أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ يَقُولُ عُمَرُ بْنُ طَلْحَةَ وَالصَّحِيحُ عُمَرَانُ ابْنُ طَلْحَةَ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ هُوَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَهَكَذَا قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ هُوَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَالَ أَحْمَدُ وَاسْحَقُ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ إِذَا كَانَتْ تَعْرِفُ حَيْضَهَا بِاقْبَالِ الدَّمِ وَإِذْبَارِهِ فَأَقْبَالُهُ أَنْ يَكُونَ أَسْوَدَ وَإِذْبَارُهُ أَنْ يَتَغَيَّرَ إِلَى الصُّفْرِ فَالْحُكْمُ فِيهَا عَلَى حَدِيثِ فَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي جَحْشٍ وَإِنْ كَانَتْ الْمُسْتَحَاضَةُ لَهَا أَيَّامٌ مَعْرُوفَةٌ قَبْلَ أَنْ تُسْتَحَاضَ فَإِنَّهَا تَدْعُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَابِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَتُصَلِّيُ وَإِذَا اسْتَمَرَّ بِهَا الدَّمُ وَلَمْ يَكُنْ لَهَا أَيَّامٌ مَعْرُوفَةٌ وَلَمْ تَعْرِفِ الْحَيْضَ بِاقْبَالِ الدَّمِ وَإِذْبَارِهِ فَالْحُكْمُ لَهَا عَلَى حَدِيثِ حَمْنَةَ بِنْتِ جَحْشٍ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ الْمُسْتَحَاضَةُ إِذَا اسْتَمَرَّ بِهَا الدَّمُ فِي أَوَّلِ مَازَاتٍ قَدَامَتْ عَلَى ذَلِكَ فَإِنَّهَا تَدْعُ الصَّلَاةَ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ خَمْسَةِ عَشَرَ يَوْمًا

فَإِذَا طَهَّرْتَ فِي خَمْسَةِ عَشَرَ يَوْمًا أَوْ قَبْلَ ذَلِكَ فَإِنَّهَا أَبَامٌ حَيْضٌ فَإِذَا رَأَتْ الدَّمَ أَكْثَرَ مِنْ خَمْسَةِ عَشَرَ يَوْمًا ثُمَّ تَدْعُ الصَّلَاةَ بَعْدَ ذَلِكَ أَقَلَّ مَا يَحِضُ النِّسَاءُ وَهُوَ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ قَالَ أَبُو عِيسَى فَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي أَقَلِّ الْحَيْضِ وَكَثْرِهِ فَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَقَلِّ الْحَيْضِ ثَلَاثَةٌ وَكَثْرُهُ عَشْرَةٌ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ وَبِهِ يَأْخُذُ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَرَوَى عَنْهُ خِلَافَ هَذَا وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ عَطَاءُ بْنُ أَبِي رِبَاحٍ أَقَلُّ الْحَيْضِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَكَثْرُهُ خَمْسَةُ عَشَرَ يَوْمًا وَهُوَ قَوْلُ الْأَوْزَاعِيِّ وَمَا لِكَ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ وَأَبُو غُبَيْدَةَ.

اگر خون پندرہ دن سے آگے بڑھ جائے تو چودہ دن کی نماز قضا کرے اور ایک دن کی نماز چھوڑ دے کیونکہ حیض کی کم سے کم مدت یہی ہے۔ ابویسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ حیض کی کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ مدت میں اختلاف ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک کم سے کم مدت تین دن جبکہ زیادہ سے زیادہ مدت دس دن ہے۔ یہ قول سفیان ثوری اور اہل کوفہ (احناف) کا بھی ہے۔ ابن مبارک کا بھی اسی پر عمل ہے جبکہ ان سے اس کے خلاف بھی منقول ہے۔ بعض اہل علم جن میں عطاء بن رباح بھی ہیں کہتے ہیں کہ کم سے کم مدت حیض ایک دن رات اور زیادہ سے زیادہ پندرہ دن ہے یہی قول ہے امام مالک، شافعی، احمد، اسحق، اوزاعی اور ابوعبیدہ کا۔

حَلَالَةُ الْأَبْوَابِ: مستحاضہ عورت کے متعلق تین قسم کی احادیث وارد ہوئی ہیں ان میں سے ہر نماز کے لئے غسل کرنا اور دو نمازوں کو ایک غسل کے ساتھ جمع کرنے کی احادیث منسوخ ہیں۔ تیسری قسم کی احادیث یعنی ہر نماز کے لئے وضو کرنا قابل عمل ہیں۔

۹۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ

أَنَّهَا تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ

۱۲۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ اسْتَفْتَتْ أُمَّ حَبِيبَةَ ابْنَةَ جَحْشٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي اسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهَرُ إِفَادَعُ الصَّلَاةَ فَقَالَ لَا إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ فَاغْسِلِي ثُمَّ صَلِّي فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ قَالَ قُتَيْبَةُ قَالَ اللَّيْثُ لَمْ يَذْكُرْ ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أُمَّ حَبِيبَةَ أَنْ تَغْتَسِلَ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَلَكِنَّهُ شَاءَ فَعَلَتْهُ هِيَ قَالَ أَبُو عِيسَى وَيُرْوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَفْتَتْ أُمَّ حَبِيبَةَ ابْنَةَ جَحْشٍ

۹۵: باب مستحاضہ

ہر نماز کیلئے غسل کرے

۱۲۱: حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ ام حبیبہ بنت جحش نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ مجھے حیض آتا ہے اور پھر میں پاک نہیں ہوتی کیا میں نماز چھوڑ دیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں یہ تو ایک رگ ہے تم غسل کرو اور نماز پڑھو پھر وہ (ام حبیبہ) ہر نماز کیلئے نہایا کرتی تھیں۔ قتیبہ کہتے ہیں کہ لیث نے کہا ابن شہاب نے اس بات کا ذکر نہیں کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ام حبیبہ کو ہر نماز کے وقت غسل کرنے کا حکم دیا بلکہ یہ ان کی اپنی طرف سے تھا۔ امام ابویسیٰ ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث زہری نے عمرہ سے اور وہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ ام حبیبہ نے پوچھا آخر حدیث تک۔ بعض اہل علم کا قول ہے کہ مستحاضہ ہر نماز کیلئے غسل کر لیا کرے اور اوزاعی نے بھی یہ

وَقَدْ قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الْمُسْتَحَاضَةُ تَقْتَضِي
عِنْدَ لِكُلِّ صَلَوةٍ وَرَوَى الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ
عَنْ عُرْوَةَ وَعُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ.

۹۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَائِضِ

أَنَّهَا لَا تَقْضِي الصَّلَاةَ

۱۲۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَعْمَدٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي
قَلَابَةَ عَنْ مُعَاذَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ عَائِشَةَ قَالَتْ
تَقْضِي أَحَدَانَا صَلَاتَهَا أَيَّامَ مَحِيضِهَا فَقَالَتْ
أَحْزُورِيَّةُ أَنْتِ قَدْ كَانَتْ أَحَدَانَا تَحِيضُ فَلَا
تُؤْمَرُ بِقَضَاءِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ عَائِشَةَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ أَنَّ
الْحَائِضَ لَا تَقْضِي الصَّلَاةَ وَهَذَا قَوْلُ عَامَّةِ الْفُقَهَاءِ
لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ فِي الْحَائِضِ تَقْضِي الصَّوْمَ وَلَا
تَقْضِي الصَّلَاةَ.

۹۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجُنْبِ

وَالْحَائِضُ أَنَّهُمَا لَا يَقْرَأَنَّ الْقُرْآنَ

۱۲۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ
قَالَا نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ
عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقْرَأَا الْحَائِضُ وَلَا الْجُنْبُ شَيْئًا مِنَ
الْقُرْآنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَبُو عِيسَى
حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ إِسْمَاعِيلَ
بْنِ عِيَّاشٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ
عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقْرَأَا
الْجُنْبُ وَلَا الْحَائِضُ وَهَذَا قَوْلُ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ
مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَالْتَابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَ هُمْ مِثْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ

۹۶: بَابُ حَائِضَةِ عَمْرٍاء

نمازوں کی قضا نہ کرے

۱۲۲: حضرت معاذہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے
حضرت عائشہ سے سوال کیا کہ کیا ہم ایام حیض کے دنوں کی
نمازیں قضا کیا کریں؟ انہوں نے فرمایا کیا تم حروریہ (یعنی
خارجیہ) ہو؟ ہم میں سے کسی کو حیض آتا تو اسے قضا کا حکم نہیں
ہوتا تھا۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے
اور حضرت عائشہ سے کئی سندوں سے منقول ہے کہ حائضہ نماز
کی قضا نہ کرے اور یہی قول ہے تمام فقہاء کا اس میں کسی کا
اختلاف نہیں کہ حائضہ عورت پر روزوں کی قضا ہے نمازوں کی
قضا نہیں۔

۹۷: باب جنبی اور

حائضہ قرآن نہ پڑھے

۱۲۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حائضہ اور جنبی قرآن میں سے
کچھ نہ پڑھیں۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں ہم ابن
عمر کی حدیث کو اسماعیل بن عباس، موسیٰ بن عقبہ اور نافع کے
واسطے سے پہچانتے ہیں جس میں حضرت ابن عمر بیان فرماتے
ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنبی اور حائضہ قرآن نہ
پڑھیں اور یہی قول ہے اکثر صحابہؓ اور تابعینؓ اور بعد کے فقہاء
سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحقؒ کا وہ کہتے
ہیں کہ حائضہ اور جنبی قرآن سے نہ پڑھیں مگر ایک آیت کا ٹکڑا
یا حرف وغیرہ اور رخصت دی جنبی اور حائضہ کو سبحان اللہ اور

لا اله الا الله پڑھنے کی۔ امام ابو یسٰی ترمذی فرماتے ہیں میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاری سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ اسمٰعیل بن عیاش اہل حجاز اور اہل عراق سے منکر احادیث روایت کرتا ہے گویا کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اسمٰعیل بن عیاش کی ان روایات کو جو انہوں نے اکیلے اہل عراق اور اہل حجاز سے روایت کی ہیں ضعیف قرار دیا ہے اور امام بخاری نے کہا کہ اسمٰعیل بن عیاش کی وہی روایات صحیح ہیں جو انہوں نے اہل شام سے روایت کی ہیں۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اسمٰعیل بن عیاش بقیہ سے بہتر ہے۔ بقیہ (راوی کا نام ہے) ثقہ راویوں سے منکر حدیثیں روایت کرتا ہے۔ امام ابو یسٰی ترمذی نے فرمایا کہ احمد بن حنبل کا یہ قول مجھ سے احمد بن حسن نے بیان کیا۔

۹۸: باب حائضہ عورت سے مباشرت

۱۲۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب میں حائضہ ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے تہبند (چادر) باندھنے کا حکم دیتے اور پھر بوس و کنار کرتے میرے ساتھ۔ اس باب میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور میمونہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ابو یسٰی ترمذی فرماتے ہیں حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا حسن صحیح ہے اور اکثر صحابہؓ و تابعین کا یہی قول ہے اور امام شافعیؒ، امام احمد اور امام اسحاقؒ بھی یہی کہتے ہیں۔

۹۹: باب جنبی اور حائضہ کے ساتھ کھانا

اور ان کے جھوٹا

۱۲۵: حضرت عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حائضہ عورت کے ساتھ کھانا کھانے کے بارے میں سوال کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے ساتھ کھانا کھالیا کرو۔ اس باب میں

وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَاحْمَدُ وَاسْحَقُ قَالُوا لَا تَقْرَأُ الْحَائِضُ وَلَا الْجُنُبُ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْئًا إِلَّا طَرَفَ الْآيَةِ وَالْحَرْفِ وَنَحْوَ ذَلِكَ وَرَخَّصُوا لِلْجُنُبِ وَالْحَائِضِ فِي التَّسْبِيحِ وَالتَّهْلِيلِ قَالَ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ إِنَّ إِسْمَاعِيلَ بْنَ عِيَّاشٍ يَرَوِي عَنْ أَهْلِ الْحِجَازِ وَأَهْلِ الْعِرَاقِ أَحَادِيثَ مَنَاقِبَ كَأَنَّهُ ضَعَفَ رَوَاتِهِ عَنْهُمْ فِيمَا يَتَقَرَّدُ بِهِ وَقَالَ إِنَّمَا حَدِيثُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عِيَّاشٍ عَنْ أَهْلِ الشَّامِ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ أَصْلَحُ مِنْ بَقِيَّةٍ وَلِبَقِيَّةٍ أَحَادِيثُ مَنَاقِبَ عَنِ النَّفَّاثَاتِ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدَّثَنِي بِذَلِكَ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ بِذَلِكَ.

۹۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي مُبَاشَرَةِ الْحَائِضِ

۱۲۳: حَدَّثَنَا بُنْدُازُ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حِضَّتْ يَأْمُرُنِي أَنْ أَتَرْتُمُ يَبَاشِرُنِي وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَمَيْمُونَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَاحْمَدُ وَاسْحَقُ.

۹۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي مُوََاكَلَةِ الْجُنُبِ

وَالْحَائِضِ وَسُورِهِمَا

۱۲۵: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ الْعَبْرِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُهْدِيٍّ نَا مُعَاوِيَةَ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَرَامِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسٰی ترمذی فرماتے ہیں حدیث عبد اللہ بن سعد حسن غریب ہے اور یہ تمام علماء کا قول ہے کہ حائضہ کے ساتھ کھانے پینے میں کوئی حرج نہیں جبکہ اس کے وضو سے بچے ہوئے پانی میں اختلاف ہے بعض کے نزدیک اس کی اجازت ہے اور بعض اسے مکروہ کہتے ہیں۔

۱۰۰: باب حائضہ

کوئی چیز مسجد سے لے سکتی ہے

۱۲۶: قاسم بن محمد سے روایت ہے حضرت عائشہؓ نے فرمایا مجھے رسول اللہ ﷺ نے مسجد سے بوریا (چٹائی) لانے کا حکم دیا (حضرت عائشہؓ) کہتی ہیں میں نے کہا میں حائضہ ہوں آپ ﷺ نے فرمایا تمہارا حیض تمہارے ہاتھ میں تو نہیں۔ اس باب میں ابن عمرؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسٰی ترمذی فرماتے ہیں حدیث عائشہؓ حسن صحیح ہے اور یہی قول ہے تمام اہل علم کا ہمیں اس میں اختلاف کا علم نہیں کہ حائضہ کے مسجد میں سے کوئی چیز لینے میں کوئی حرج نہیں۔

قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مُوََاكَلَةِ الْحَائِضِ فَقَالَ وَآكَلَهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَنَسٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَهُوَ قَوْلُ عَامَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ لَمْ يَرَوْا بِمُوََاكَلَةِ الْحَائِضِ بَأْسًا وَاخْتَلَفُوا فِي فَضْلِ وَضُوءِهَا فَرَخَّصَ فِي ذَلِكَ بَعْضُهُمْ وَكَرِهَ بَعْضُهُمْ فَضْلَ طَهْوَرِهَا.

۱۰۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَائِضِ تَتَنَاوَلُ

الشَّيْءَ مِنَ الْمَسْجِدِ

۱۲۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَاعِيْبِدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُيَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاولِيْنِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَتْ قُلْتُ إِنِّي حَائِضٌ قَالَ إِنْ حِضَّتْكَ لَيْسَتْ فِي يَدِكَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَآبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ عَامَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا نَعْلَمُ بَيْنَهُمْ اخْتِلَافًا فِي ذَلِكَ بَأْسًا لَا بَأْسَ أَنْ تَتَنَاوَلَ الْحَائِضُ شَيْئًا مِنَ الْمَسْجِدِ.

(ن) ابوداؤد میں حضرت عائشہؓ کی روایت مذکور ہے نبی ﷺ نے فرمایا (فان لا احل المسجد لحائض ولا جنب) ”میں حائضہ اور جنبی کیلئے مسجد کو حلال نہیں کرتا“۔ اوپر باب میں مذکور حدیث کے بارے میں قاضی عیاضؒ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہؓ کو بوریا (چٹائی) لانے کا حکم اس وقت دیا جب آپ ﷺ مسجد میں اور اعتکاف کی حالت میں تھے۔ امام مالکؒ، امام ابو حنیفہؒ، سفیان ثوریؒ اور جمہور کے نزدیک جنبی اور حائضہ کا مسجد میں داخل ہونا، بٹھرنا اور مسجد سے گزرنا جائز نہیں ان کی دلیل نبی ﷺ کا قول (فان لا احل المسجد لحائض ولا جنب) ہے۔ (مترجم)

۱۰۱: باب حائضہ سے صحبت کی حرمت

۱۰۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ اتِّبَانِ الْحَائِضِ

۱۲۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس نے صحبت کی حائضہ سے یا وہ عورت کے

۱۲۷: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَاحِيْبِي بْنُ سَعِيْدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَبَهْزُ بْنُ أَسَدٍ قَالُوا نَاَحْمَاذُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ

پیچھے سے آیا۔ یا کسی کا ہنر کے پاس گیا پس تحقیق اس نے انکار کیا اس کا جو محمد ﷺ پر نازل ہوا۔ امام ابو یسٰیؒ فرماتے ہیں ہم اس حدیث کو حکیم الاثرؒ کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے جو انہوں نے ابو تمیمہؒ انہی سے اور انہوں نے ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے اس حدیث کا معنی اہل علم کے نزدیک سختی اور وعید کا ہے اور نبی ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جو حائضہ کے ساتھ جماع کرے وہ ایک دینار صدقہ کرے اگر یہ کفر ہوتا تو آپ ﷺ کفارے کا حکم نہ دیتے۔ امام محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ نے اس حدیث کو سند کی رو سے ضعیف قرار دیا ہے اور ابوتیمیمہؒ الہجیمی کا نام طریف بن مجاہد ہے۔

۱۰۲: باب حائضہ سے صحبت کا کفارہ

۱۲۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے بارے میں جو اپنی بیوی سے ایام حیض میں جماع کر لے فرمایا کہ آدھا دینار صدقہ کرے۔

۱۲۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر خون سرخ رنگ کا ہو تو ایک اور اگر زرد رنگ کا ہو تو نصف دینار صدقہ کرے۔ امام ابو یسٰیؒ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ کفارے کی حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوع و موقوف دونوں طرح مروی ہے اور یہ قول ہے بعض اہل علم کا اور امام احمدؒ اور امام اسحاقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ ابن مبارکؒ کہتے ہیں کہ استغفار کرے اس پر کفارہ نہیں۔ بعض تابعین جیسے سعید بن جبیرؒ اور ابراہیم سے بھی ابن مبارکؒ کے قول کی طرح منقول ہے۔

حَكِيمُ الْأَثَرِ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ الْهَجِيمِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَتَى حَائِضًا أَوْ امْرَأَةً فِي دُبُرِهَا أَوْ كَا هُنَا فَقَدْ كَفَّرَ بِمَا أَنْزَلَ عَلَى مُحَمَّدٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى لَا نَعْرِفُ هَذَا الْحَدِيثَ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حَكِيمِ الْأَثَرِ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ الْهَجِيمِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَمَّا مَعْنَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلَى التَّغْلِيظِ وَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَتَى حَائِضًا فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِينَارٍ فَلَوْ كَانَ إِيَّانِ الْحَائِضِ كُفْرًا لَمْ يُؤْمَرْ فِيهِ بِالْكَفَّارَةِ وَضَعَفَ مُحَمَّدٌ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ قِبَلِ إِسْنَادِهِ وَأَبُو تَمِيمَةَ الْهَجِيمِيُّ اسْمُهُ طَرِيفُ بْنُ مُجَاهِدٍ.

۱۰۲: بَاب مَا جَاءَ فِي الْكَفَّارَةِ فِي ذَلِكَ

۱۲۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا شَرِيكَ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ يَقَعُ عَلَى امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ يَتَصَدَّقُ بِنِصْفِ دِينَارٍ.

۱۲۹: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ أَبِي حَمْزَةَ السُّكْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ دَمًا أَحْمَرَ فِدِينَارٍ وَإِذَا كَانَ دَمًا أَصْفَرَ فَنِصْفُ دِينَارٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ الْكَفَّارَةِ فِي إِيَّانِ الْحَائِضِ قَدْ رَوَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَوْقُوفًا وَمَرْفُوعًا وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَاسْحَاقُ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ يَسْتَغْفِرُ رَبَّهُ وَلَا كَفَّارَةَ عَلَيْهِ وَقَدْ رَوَى مِثْلَ قَوْلِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ بَعْضِ التَّابِعِينَ مِنْهُمْ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَابْرَاهِيمُ.

خلاصۃ الابواب: امام نوویؒ نے فرمایا ہے کہ حائضہ اور جنبی کے لئے ذکر تسبیح و تحلیل وغیرہ کے جواز پر اجماع ہے البتہ تلاوت قرآن امر ثلاثہ جمہور صحابہ و تابعین کے نزدیک ناجائز ہے پھر اس میں بھی کلام ہے کہ جنبی اور حائضہ کے لئے کتنی مقدار میں تلاوت ناجائز ہے ایک آیت یا اس سے زیادہ کے ممنوع ہونے پر جمہور کا اتفاق ہے۔ کمر بند سے اوپر نفع حاصل کرنا جائز ہے۔ حائضہ اور جنبی کے ساتھ کھانا جائز البتہ ان کے جوٹھے کے بارے میں اختلاف ہے۔ حالت حیض میں جماع کرنا حرام بلکہ شوافع کے نزدیک حلال سمجھ کر کرنے والا کافر ہے۔ امام ابو حنیفہؒ نے تکفیر میں احتیاط کی ہے لیکن گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوا ہے۔ لہذا توبہ اور استغفار کرے نیز صدقہ کرنا مستحب ہے۔

۱۰۳: باب کپڑے سے حیض کا خون

دھونے کے بارے میں

۱۳۰: حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے اس کپڑے کے بارے میں جسے میں حیض کا خون لگ گیا ہونی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے کھرچو پھر انگلیوں سے رگڑ کر پانی بہادو اور اسی کپڑے میں نماز پڑھو۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ام قیس رضی اللہ عنہا بنت خنص سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسٰی ترمذیؒ فرماتے ہیں خون سے دھونے کی حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی روایت حسن صحیح ہے اور علماء کا اس میں اختلاف ہے کہ اگر کپڑے میں خون لگا ہو اور اس کو دھونے سے پہلے اگر کوئی شخص اس کپڑے میں نماز پڑھ لے تو بعض تابعینؒ میں سے اہل علم کے نزدیک اگر خون ایک درہم کی مقدار میں تھا تو نماز لوٹانی پڑے گی (یعنی دوبارہ نماز پڑھے) اور یہ قول ہے سفیان ثوریؒ اور ابن مبارکؒ کا جبکہ تابعینؒ میں سے بعض اہل علم کے نزدیک نماز لوٹانا ضروری نہیں یہ امام احمدؒ اور امام اسحاقؒ کا قول ہے۔ امام شافعیؒ کے نزدیک کپڑے کو دھونا واجب ہے اگرچہ اس پر خون ایک درہم کی مقدار سے کم ہی ہو۔

۱۰۳: أَبْوَابُ مَا جَاءَ فِي غُسْلِ

دَمِ الْحَيْضِ مِنَ الثَّوْبِ

۱۳۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ ابْنَةِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الثَّوْبِ يَصْبِيهِ الدَّمُ مِنَ الْحَيْضِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تُمْ أَقْرِصِيهِ بِالْمَاءِ ثُمَّ رَتِّبِيهِ وَصَلِّي فِيهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَامِّ قَيْسٍ بِنْتِ مُحْصَنٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَسْمَاءَ فِي غُسْلِ الدَّمِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الدَّمِ يَكُونُ عَلَى الثَّوْبِ فَيُصَلَّى فِيهِ قَبْلَ أَنْ يَغْسِلَهُ فَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِينَ إِذَا كَانَ الدَّمُ مِقْدَارَ الدِّرْهِمِ فَلَمْ يَغْسِلَهُ وَصَلَّى فِيهِ أَعَادَ الصَّلَاةَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا كَانَ الدَّمُ أَكْثَرَ مِنْ قَدْرِ الدِّرْهِمِ أَعَادَ الصَّلَاةَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَلَمْ يُوجِبْ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِينَ وَغَيْرِهِمْ عَلَيْهِ الْإِعَادَةُ وَإِنْ كَانَ أَكْثَرَ مِنْ قَدْرِ الدِّرْهِمِ بِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَاسْلُخْ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ يَجِبُ عَلَيْهِ الْغُسْلُ وَإِنْ كَانَ أَقَلَّ مِنْ قَدْرِ الدِّرْهِمِ وَشَدَّدَ فِي ذَلِكَ.

تَمَكُّثُ النَّفْسَاءِ

کے نفاس کی مدت

۱۳۱: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ أَبُو بَدْرٍ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى أَنَّ أَبِي سَهْلٍ عَنْ مُسَّةِ الْأَزْدِيَّةِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَتْ النَّفْسَاءُ تَجْلِسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَرْبَعِينَ يَوْمًا وَكُنَّا نَطْلُبُ وَجُوهَنَا بِالْوَرَسِ مِنَ الْكَكْفِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي سَهْلٍ عَنْ مُسَّةِ الْأَزْدِيَّةِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَاسْمُ أَبِي سَهْلٍ كَثِيرُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ثِقَةٌ وَأَبُو سَهْلٍ ثِقَةٌ وَلَمْ يَعْرِفْ مُحَمَّدٌ هَذَا الْحَدِيثَ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي سَهْلٍ وَقَدْ أَجْمَعَ أَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَالتَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ عَلَى أَنَّ النَّفْسَاءَ تَدْعُ الصَّلَاةَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا إِلَّا أَنْ تَرَى الطَّهْرَ قَبْلَ ذَلِكَ فَإِنَّهَا تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّيُ فَإِذَا رَأَتْ الدَّمَ بَعْدَ الْأَرْبَعِينَ فَإِنْ أَكْثَرَ أَهْلُ الْعِلْمِ قَالُوا لَا تَدْعُ الصَّلَاةَ بَعْدَ الْأَرْبَعِينَ وَهُوَ قَوْلُ أَكْثَرِ الْفُقَهَاءِ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَاسْحَقُ وَيُرَوَّى عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ إِنَّهَا تَدْعُ الصَّلَاةَ خَمْسِينَ يَوْمًا إِذَا لَمْ تَطْهَرْ وَيُرَوَّى عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ وَالشَّعْبِيِّ سِتِينَ يَوْمًا.

۱۳۱: حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ نفساء (وہ عورتیں جن کو نفاس کا خون آتا ہو) چالیس روز تک بیٹھی رہتی تھیں رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں اور ہم ملتے تھے اپنے منہ پر چھائیوں کی وجہ سے بننا۔ امام ابو عیسیٰؒ کہتے ہیں اس حدیث کو ہم ابو ہریرہؓ کی روایت کے علاوہ کسی اور کی روایت سے نہیں جانتے وہ روایت کرتے ہیں مسہ الازدیہ سے اور وہ ام سلمہؓ سے نقل کرتی ہیں ابو ہریرہؓ کا نام کثیر بن زید ہے۔ امام محمد بن اسمعیل بخاریؒ نے کہا علی بن عبد الاعلیٰ اور ابو ہریرہؓ ثقہ ہیں وہ بھی اس روایت کو ابو ہریرہؓ کے علاوہ کسی کی روایت سے نہیں جانتے تمام اہل علم کا صحابہؓ و تابعینؓ اور تبع تابعینؓ میں سے اس بات پر اجماع ہے کہ نفاس والی عورتیں چالیس دن تک نماز چھوڑ دیں اگر اس سے پہلے طہارت حاصل ہو جائے تو غسل کر کے نماز پڑھیں اگر چالیس دن کے بعد بھی خون نظر آئے تو اکثر علماء کے نزدیک نماز نہ چھوڑیں اکثر فقہاء کا یہی قول ہے اور سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ کا بھی یہی قول ہے اور حسن بصریؒ کہتے ہیں کہ اگر خون بند نہ ہو تو پچاس دن تک نماز نہ پڑھے۔ عطاء بن رباحؒ اور شعبیؒ کے نزدیک اگر خون بند نہ ہو تو ساٹھ دن تک نماز نہ پڑھے۔

حَالَةُ الْبَابِ: اس پر اجماع ہے کہ نفاس کی کم از کم مدت مقرر نہیں حتیٰ کہ نفاس نہ آنا بھی ممکن ہے اگر بچہ کی پیدائش کے بعد خون نہیں نکلا تو وضو کر کے نماز پڑھے۔ البتہ اکثر مدت نفاس میں اختلاف ہے۔ جمہور ائمہ کے نزدیک مدت چالیس (۴۰) دن ہے اس کی دلیل حضرت ام سلمہؓ کی حدیث ہے۔

۱۰۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَطُوفُ

۱۰۵: بَابُ كَيْ بَيُوتِ يَوْمًا مِنْ صَحْبَتِ كَيْ بَعْدَ آخِرِ مِ

عَلَى نِسَائِهِ يَغْتَسِلُ وَاحِدٌ

ایک ہی غسل کرنا

۱۳۲: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا أَبُو أَحْمَدَ نَا سُفْيَانُ عَنْ

۱۳۲: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی

سب بیویوں سے صحبت کرتے اور آخر میں ایک غسل کر لیتے اس باب میں ابورافعؓ سے بھی روایت ہے۔ ابو عیسیٰؒ فرماتے ہیں حدیث انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحیح ہے اور یہ کئی اہل علم کا قول ہے جن میں حسن بصریؒ بھی شامل ہیں کہ اگر وضو کئے بغیر دوبارہ صحبت کر لے تو کوئی حرج نہیں۔ محمد بن یوسف بھی اسے سفیان سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ابو عروہ سے روایت ہے انہوں نے ابو خطاب سے انہوں نے انسؓ سے ابو عروہ کا نام معمر بن راشد اور ابو خطاب کا نام قتادہ بن وعامہ ہے۔

۱۰۶: باب اگر دوبارہ

صحبت کا ارادہ کرے تو وضو کر لے

۱۳۳: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی صحبت کرے اپنی بیوی سے اور پھر دوبارہ صحبت کرنے کا ارادہ ہو تو دونوں کے درمیان وضو کر لے۔ اس باب میں حضرت عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰؒ ترمذیؒ فرماتے ہیں ابوسعیدؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمر بن خطابؓ کا بھی یہی قول ہے اور یہی قول کئی اہل علم کا ہے کہ اگر کوئی اپنی بیوی سے صحبت کرے اور پھر دوبارہ صحبت کرنے کا ارادہ ہو تو اس سے پہلے وضو کرے ابو التوکل کا نام علی بن داؤد اور ابوسعید خدریؓ کا نام سعد بن مالک بن سنان ہے۔

۱۰۷: باب اگر نماز کی اقامت ہو جائے اور کسی کو

تقاضہ حاجت ہو تو پہلے بیت الخلاء جائے

۱۳۴: ہشام بن عروہؓ اپنے والد سے وہ عبداللہ بن ارقمؓ سے روایت کرتے ہیں کہ عروہ نے کہا کہ تکبیر ہوئی نماز کی تو عبداللہ بن ارقمؓ نے ایک شخص کا ہاتھ پکڑا اور اسے آگے بڑھا دیا جبکہ عبداللہؓ (خود) قوم کے امام تھے اور کہا عبداللہؓ نے کہ میں نے

مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ فِي غُسْلِ وَاحِدٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ أَنَّ لَابَّاسَ أَنَّ يَعْقُودَ أَنْ يَتَوَضَّأَ وَقَدْ رَوَى مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ هَذَا عَنْ سُفْيَانَ فَقَالَ عَنْ أَبِي عُرْوَةَ عَنْ أَبِي الْخَطَّابِ عَنْ أَنَسٍ وَأَبُو عُرْوَةَ هُوَ مَعْمَرُ بْنُ رَاشِدٍ وَابْنُ الْخَطَّابِ قَتَادَةُ بْنُ دَعَامَةَ.

۱۰۶: بَابُ مَا جَاءَ إِذَا ارَادَ أَنْ

يَعُودَ تَوَضَّأَ

۱۳۳: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَاصِمِ الْأَخْوَلِ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ أَهْلَهُ ثُمَّ ارَادَ أَنْ يَعُودَ فَلْيَتَوَضَّأْ بَيْنَهُمَا وَضُوءًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَقَالَ بِهِ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا إِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ ثُمَّ ارَادَ أَنْ يَعُودَ فَلْيَتَوَضَّأْ قَبْلَ أَنْ يَعُودَ وَأَبُو الْمُتَوَكِّلِ اسْمُهُ عَلِيُّ بْنُ دَاوُدَ وَابْنُ سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ اسْمُهُ سَعْدُ بْنُ مَلِكٍ بْنُ سَنَانٍ.

۱۰۷: بَابُ مَا جَاءَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ

وَوَجَدَ أَحَدَكُمْ الْخَلَاءَ فَلْيَبْدَأْ بِالْخَلَاءِ

۱۳۴: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَرْقَمِ قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَأَخَذَ بِيَدِ رَجُلٍ فَقَدْ مَهَ وَكَانَ إِمَامَ قَوْمِهِ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ

رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب نماز کی اقامت ہو اور کسی کو قضاء حاجت ہو تو پہلے بیت الخلاء جائے۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ، ابو ہریرہؓ، ثوبانؓ اور ابوامامہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسٰی ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث عبد اللہ بن ارقم حسن صحیح ہے اسی طرح روایت کیا ہے مالک بن انس، یحییٰ بن سعید قطان اور کئی حفاظ حدیث نے ہشام بن عروہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے انہوں نے ایک شخص سے انہوں نے عبد اللہ بن ارقم سے اور یہی قول ہے کئی صحابہؓ اور تابعینؓ کا۔ احمدؒ اور اسحاقؒ کا بھی یہی قول ہے کہ اگر پیشاب یا پاخانہ کی حاجت ہو تو نماز کیلئے کھڑا نہ ہو اور ان دونوں (احمدؒ و اسحاقؒ) نے کہا کہ اگر نماز شروع کرنے کے بعد قضاء حاجت ہو تو نماز نہ توڑے۔ بعض اہل علم کے نزدیک جب تک نماز میں خلل نہ ہو پیشاب و پاخانہ کی حاجت کے باوجود نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

۱۰: باب گردِ راہ دھونے کے بارے میں

۱۳۵: عبد الرحمن بن عوفؓ کی ام ولد سے روایت ہے کہ میں نے ام سلمہؓ سے عرض کیا میں ایسی عورت ہوں کہ اپنا دامن لمبا رکھتی اور ناپاک جگہوں سے گزرتی ہوں پس فرمایا ام سلمہؓ نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے پاک کر دیتا ہے اس کو اسکے بعد کا راستہ۔ اس حدیث کو روایت کیا عبد اللہ بن مبارک نے مالک بن انسؓ سے انہوں نے محمد بن عمارہ سے انہوں نے محمد بن ابراہیمؓ سے انہوں نے ہود بن عبد الرحمن بن عوفؓ کی ام ولد سے انہوں نے ام سلمہؓ سے اور وہ ایک وہم ہے۔ کیونکہ روایت ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوفؓ کی ام ولد سے ہے کہ وہ روایت کرتی ہیں ام سلمہؓ سے اور یہی صحیح ہے۔ اس باب میں عبد اللہ بن مسعودؓ سے بھی حدیث منقول ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے اور گندے راستوں میں سے گزرنے پر وضو نہیں کرتے تھے۔ امام ابویسٰی ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ کئی اہل

وَوَجَدَ أَحَدَكُمْ الْخَلَاءَ فَلْيَبْدَأْ بِالْخَلَاءِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَثَوْبَانَ وَأَبِي أُمَامَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَرْقَمِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهَكَذَا رَوَى مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْحَفَاطِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَرْقَمِ وَرَوَى وَهَيْبٌ وَغَيْرُهُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَرْقَمِ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَالتَّابِعِينَ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ قَالَا لَا يَقُومُ إِلَى الصَّلَاةِ وَهُوَ يَجِدُ شَيْئًا مِنَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ وَقَالَا إِنْ دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ فَوَجَدَ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ فَلَا يَتَصَرَّفُ مَا لَمْ يَشْغَلْهُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا بَأْسَ أَنْ يُصَلِّيَ بِهِ غَائِطٌ أَوْ بَوْلٌ مَا لَمْ يَشْغَلْهُ ذَلِكَ عَنِ الصَّلَاةِ.

۱۰۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ مِنَ الْمُوَطَّأِ

۱۳۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَالِكٍ بْنُ أَنَسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أُمِّ وَلَدِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَتْ لَأُمِّ سَلَمَةَ إِنِّي امْرَأَةٌ أُطِيلُ ذَيْلِي وَأَمْشِي فِي الْمَكَانِ الْقَذِيرِ فَقَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطْهَرُهُ مَا بَعْدَهُ وَرَوَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أُمِّ وَلَدِ لَهُوَ ذَيْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ هُوَ وَإِنَّمَا هُوَ عَنْ أُمِّ وَلَدِ لَا إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ هَذَا صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَا نَتَوَضَّأُ مِنَ الْمُوَطَّأِ قَالَ أَبُو عِيسَى وَهُوَ قَوْلُ

غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا إِذَا وَطِئَ الرَّجُلُ عَلَى الْمَكَانِ الْقَدِيرِ أَنَّهُ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ غَسْلُ الْقَدَمِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَطْبًا فَيَغْسِلُ مَا أَصَابَهُ.

علم کا قول ہے وہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص ناپاک جگہ سے گذرے تو اس کیلئے پاؤں کا دھونا ضروری نہیں لیکن اگر نجاست تر (گیلی) ہو تو نجاست کی جگہ دھو لے۔

۱۰۹: باب تیمم کے بارے میں

۱۳۶: حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ إِذَا وَطِئَ الرَّجُلُ عَلَى الْمَكَانِ الْقَدِيرِ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ غَسْلُ الْقَدَمِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَطْبًا فَيَغْسِلُ مَا أَصَابَهُ. وَابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عُمَارٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ عُمَارٍ مِنْ غَيْرِ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْهُمْ عَلِيُّ وَعُمَارُ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ التَّابِعِينَ مِنْهُمْ الشَّعْبِيُّ وَعَطَاءٌ وَمَكْحُولٌ قَالُوا التَّيْمُمُ ضَرْبَةٌ لِلْوُجْهِ وَالْكَفَّيْنِ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَإِسْحَقُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ ابْنُ عُمَرَ وَجَابِرُ وَابْرَاهِيمُ وَالْحَسَنُ قَالُوا التَّيْمُمُ ضَرْبَةٌ لِلْوُجْهِ وَضَرْبَةٌ لِلْيَدَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكٌ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عُمَارٍ فِي التَّيْمُمِ أَنَّهُ قَالَ الْوُجْهِ وَالْكَفَّيْنِ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ وَقَدْ رَوَى عَنْ عُمَارٍ أَنَّهُ قَالَ تَيَمَّمْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى الْمَنَاكِبِ وَالْأَبَاطِ فَضَعَّفَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ حَدِيثَ عُمَارٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي التَّيْمُمِ لِلْوُجْهِ وَالْكَفَّيْنِ لِمَا رَوَى عَنْهُ حَدِيثُ الْمَنَاكِبِ وَالْأَبَاطِ قَالَ إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدِيثُ عُمَارٍ فِي التَّيْمُمِ لِلْوُجْهِ وَالْكَفَّيْنِ هُوَ حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَحَدِيثُ عُمَارٍ تَيَمَّمْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى الْمَنَاكِبِ وَالْأَبَاطِ لَيْسَ بِمُخَالِفٍ

۱۳۶: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو چہرے اور ہتھیلیوں کے تیمم کا حکم دیا۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں عمار کی حدیث حسن صحیح ہے اور ان سے یہ حدیث کئی سندوں سے مروی ہے یہ قول کئی اہل علم صحابہ جن میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عمار رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما شامل ہیں اور کئی تابعین جیسے شعیب رحمہ اللہ عطاء اور کھول رحمہ اللہ۔ ان حضرات کا قول ہے کہ تیمم ایک مرتبہ (زمین پر) ہاتھ مارنا ہے چہرے اور ہتھیلیوں کیلئے اور یہی قول ہے امام احمد اور اسحاق کا۔ بعض اہل علم کے نزدیک تیمم دو ضربیں ہیں (یعنی دو مرتبہ زمین پر ہاتھ مارنا) ایک چہرے کیلئے اور ایک کہنوں سمیت ہاتھوں کیلئے۔ ان علماء میں، ابن عمر رضی اللہ عنہما، جابر رضی اللہ عنہ، ابراہیم اور حسن شامل ہیں۔ یہی قول ہے امام سفیان ثوری رحمہ اللہ، امام مالک رحمہ اللہ، ابن مبارک رحمہ اللہ اور امام شافعی رحمہ اللہ علیہ کا بھی۔ تیمم کے بارے میں یہی بات عمار سے بھی منقول ہے کہ انہوں نے کہا تیمم منہ اور ہتھیلیوں پر ہے۔ یہ عمار سے کئی سندوں سے منقول ہے ان سے یہ بھی منقول ہے کہ انہوں نے کہا ہم نے بغلوں اور شانوں تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تیمم کیا۔ بعض اہل علم نے حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول حدیث جس میں منہ اور ہتھیلیوں کا ذکر ہے کو ضعیف کہا ہے اس لئے کہ شانوں اور

لِحَدِيثِ الْوُجْهِ وَالْكَفَّيْنِ لَأَنَّ عَمَّارًا لَمْ يَذْكُرْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهُمْ بِذَلِكَ وَإِنَّمَا قَالَ فَعَلْنَا كَذَا وَكَذَا فَلَمَّا سَأَلَ النَّبِيُّ ﷺ أَمَرَهُ بِالْوُجْهِ وَالْكَفَّيْنِ وَالذَّلِيلُ عَلَى ذَلِكَ مَا أَفْسَى بِهِ عَمَّارٌ بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ فِي التَّيْمِ أَنَّهُ قَالَ الْوُجْهِ وَالْكَفَّيْنِ فِي هَذَا دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّهُ انْتَهَى إِلَى مَا عَلَّمَهُ النَّبِيُّ ﷺ.

۱۳۷: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَاسِعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ نَاهُشِيمٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْقُرَشِيِّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ التَّيْمِ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ قَالَ فِي كِتَابِهِ حِينَ ذَكَرَ الْوُضُوءَ فَأَغْسِلُوا وَجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَقَالَ فِي التَّيْمِ فَاْمْسَحُوا بِوُجُوْهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ مِنْهُ وَقَالَ وَالسَّارِقِ وَالسَّارِقَةُ فَافْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا فَكَانَتِ السُّنَّةُ فِي الْقَطْعِ الْكَفَّيْنِ إِنَّمَا هُوَ الْوُجْهُ وَالْكَفَّانِ يَعْنِي التَّيْمَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۱۳۷: حضرت عکرمہ سے روایت ہے کہ ابن عباسؓ سے تیم کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ اللہ نے اپنی کتاب میں وضو کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا (فَاغْسِلُوا وَجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ) اپنے چہروں اور ہاتھوں کو (کہنیوں سمیت) دھوؤ اور تیم کے بارے میں فرمایا (فَاْمْسَحُوا بِوُجُوْهِكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ) پس تم مسح کرو اپنے چہروں کا اور ہاتھوں کا اور فرمایا چوری کرنے والے مرد اور عورت کے ہاتھ کاٹو۔ ہاتھوں کے کاٹنے میں کلائیوں تک کاٹنا سنت ہے لہذا تیم بھی چہرے اور ہاتھوں کا ہے (گٹوں تک) امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

خلاصۃ الباب: تیم کے طریقے میں دو مسئلے مختلف فیہ ہیں (۱) تیم میں کتنی ضریمیں (۲) ہاتھوں کا کہاں تک ہوگا۔ پہلے مسئلہ میں امام ابو حنیفہؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ اور جمہور کا مسلک یہ ہے کہ تیم کے لئے دو ضریمیں ایک چہرہ کے لئے اور ایک دونوں ہاتھوں کے لئے۔ امام احمدؒ وغیرہ کے نزدیک ایک ہی ضرب ہوگا دوسرا اختلاف مقدار مسح یدین میں ہے۔ جمہور ائمہ کے نزدیک کہنیوں تک ہاتھوں کا مسح ہے۔ امام احمد بن حنبلؒ کے نزدیک رشتین (گٹوں) تک ہے۔

۱۱۰: باب اگر کوئی شخص جنبی نہ

ہو تو ہر حالت میں قرآن پڑھ سکتا ہے

۱۳۸: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ہر حالت میں قرآن پڑھایا کرتے تھے سوائے اس کے کہ حالت جنابت میں ہوں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حدیث علی حسن صحیح ہے اور یہی صحابہ و تابعین میں سے کئی اہل علم کا قول ہے ان حضرات نے

۱۱۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ

عَلَى كُلِّ حَالٍ مَا لَمْ يَكُنْ جُنْبًا

۱۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَاحِفُصُ بْنُ عِيَاثٍ وَعُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَا نَا الْأَعْمَشُ وَابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ عَلَى كُلِّ حَالٍ مَا لَمْ يَكُنْ جُنْبًا قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثٌ

کہا ہے کہ بے وضو شخص کیلئے (زبانی) قرآن پڑھنا جائز ہے لیکن قرآن پاک میں (دیکھ کر) اس وقت تک نہ پڑھے جب تک وضو نہ کر لے۔ یہی قول ہے امام شافعی رحمہ اللہ، امام سفیان ثوری رحمہ اللہ، امام احمد رحمہ اللہ اور امام اسحاق رحمہ اللہ کا۔

۱۱۱: باب وہ زمین جس میں پیشاب کیا گیا ہو

۱۳۹: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی مسجد میں داخل ہوا نبی ﷺ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اس شخص نے نماز پڑھی جب نماز سے فارغ ہوا تو اس نے کہا اے اللہ رحم کر مجھ پر اور محمد ﷺ پر اور ہمارے ساتھ کسی دوسرے پر رحم نہ کر۔ پس آپ ﷺ اس کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا تم نے تنگ کر دیا ہے بڑی وسیع چیز کو (یعنی اللہ کی رحمت کو) تھوڑی ہی دیر میں اس نے مسجد میں پیشاب کر دیا اور لوگ (صحابہ کرامؓ) اس کی طرف دوڑے آپ ﷺ نے فرمایا اس (یعنی پیشاب) پر پانی کا ایک ڈول بہا دو اور راوی کو شک ہے کہ آپ ﷺ نے ”سجلاً“ فرمایا ”دلو“ یا (معنی دونوں کے ایک ہیں) پھر آپ ﷺ نے فرمایا تمہیں آسانی کیلئے بھیجا گیا ہے تنگی اور سختی کیلئے نہیں۔ سعید بن عبد الرحمن نے کہا کہ سفیان اور یحییٰ بن سعید بھی انس بن مالکؓ سے اس کی مثل روایت نقل کرتے ہیں اور اس باب میں عبد اللہ بن مسعودؓ ابن عباسؓ اور واثق بن اسقع سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ نے فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور بعض اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ احمدؒ اور اسحاقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ یونس نے یہ حدیث زہری سے انہوں نے عبد اللہ بن عبد اللہ سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی روایت نقل کی ہے۔

عَلَيْ حَدِيثٍ حَسَنٍ صَحِيحٍ وَقَالَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ قَالُوا يَقْرَأُ الرَّجُلُ الْقُرْآنَ عَلَى غَيْرِ وَضُوءٍ وَلَا يَقْرَأُ فِي الْمُصْحَفِ إِلَّا وَهُوَ طَاهِرٌ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ.

۱۱۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْبَوْلِ يُصِيبُ الْأَرْضَ

۱۳۹: حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُخْزُومِيُّ قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ دَخَلَ أَغْرَابِيُّ الْمَسْجِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَصَلَّى فَلَمَّا قَرَعَ قَالَ اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي وَمُحَمَّدًا وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا أَحَدًا فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَقَدْ تَحَجَّرْتُ وَاسْعًا فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَاسْرَعَ إِلَيْهِ النَّاسُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْرَيْقُوا عَلَيْهِ سَجْلًا مِنْ مَاءٍ أَوْ دَلْوًا مِنْ مَاءٍ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُبَسِّرِينَ وَلَمْ تُبْعَثُوا مُعَسِّرِينَ قَالَ سَعِيدُ قَالَ سُفْيَانُ وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ نَحْوُ هَذَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَوَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَقَدْ رَوَى يُونُسُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ غُبَيْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ لَمَعْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ.

خلاصۃ الباب: حدیث باب سے استدلال کر کے امام شافعیؒ، امام مالکؒ، امام احمدؒ یہ کہتے ہیں کہ زمین صرف پانی بہانے سے پاک ہوتی ہے۔ احناف یہ کہتے ہیں کہ پانی کے علاوہ خشک ہو جانے اور مٹی کھودنے سے بھی زمین پاک ہو جاتی ہے۔ دلیل ابو داؤد شریف (ج، ۱، ص، ۵۵) میں حضرت ابن عمرؓ کی روایت ہے۔

أَبْوَابُ الصَّلَاةِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نماز کے ابواب جو مروی ہیں

رسول اللہ ﷺ سے

۱۱۲: باب نماز کے اوقات

جونبی اکرم ﷺ سے مروی ہیں

۱۳۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری دو مرتبہ امامت کی جبرائیل نے بیت اللہ کے پاس پہلی مرتبہ ظہر کی نماز میں جب کہ ہر چیز کا سایہ جوتی کے تسمہ کے برابر تھا، پھر عصر کی نماز میں جب کہ ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہو گیا پھر مغرب کی نماز میں جب کہ سورج غروب ہوا اور روزہ دار نے روزہ افطار کیا۔ پھر عشاء کی نماز میں جب شفق غائب ہو گئی اور فجر کی نماز اس وقت جب صبح صادق ظاہر ہوئی اور جس وقت روزہ دار کے لئے کھانا حرام ہو جاتا ہے اور دوسری مرتبہ ظہر کی نماز اس وقت جب ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہو جاتا ہے جس وقت کل عصر پڑھی تھی پھر عصر کی نماز ہر چیز کا سایہ دگنا ہونے پر پھر مغرب پہلے دن کے وقت پر اور پھر عشاء تہائی رات گزر جانے پر پھر صبح کی نماز اس وقت جب زمین روشن ہو گئی پھر جبرائیل نے میری طرف متوجہ ہو کر کہا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے انبیاء کا وقت ہے اور ان دونوں کے درمیان وقت ہے (یعنی نماز کا وقت) اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ، ابو سعید رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عمرو بن حزم، براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایات

۱۱۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۳۰: حَدَّثَنَا هَذَا بْنُ السَّرِيِّ نَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحَارِثِ بْنِ عِيَّاشِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَكِيمٍ وَهُوَ ابْنُ عَبَّادٍ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ بْنُ مُطْعِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آمَنِي جِبْرِيلُ عِنْدَ الْبَيْتِ مَرَّتَيْنِ فَصَلَّى الظُّهْرَ فِي الْأُولَى مِنْهُمَا حِينَ كَانَ الْقَمِيُّ مِثْلَ الشِّرَازِ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِينَ كَانَ كُلُّ شَيْءٍ مِثْلَ ظِلِّهِ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ حِينَ وَجَبَتِ الشَّمْسُ وَافْطَرَ الصَّائِمُ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ حِينَ بَرَقَ الْفَجْرُ وَحَرَّمَ الطَّعَامَ عَلَى الصَّائِمِ وَصَلَّى الْمَرَّةَ الثَّانِيَةَ الظُّهْرَ حِينَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ لَوْ قَتِ الْعَصْرُ بِالْأَمْسِ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِينَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلِهِ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ لَوْ قَتِ الْأَوَّلُ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ حِينَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ثُمَّ صَلَّى الصُّبْحَ حِينَ اسْفَرَّتِ الْأَرْضُ ثُمَّ تَفَتَّ إِلَى جِبْرِيلَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ هَذَا وَقْتُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِكَ وَالْوَقْتُ فِيمَا بَيْنَ هَذَيْنِ الْوَقَّتَيْنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَبُرَيْدَةَ وَأَبِي مُوسَى وَابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي سَعِيدٍ

مروی ہیں۔

۱۴۱: جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امامت کی جبرائیل نے پھر ذکر کی حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کی مثل اور اس میں ذکر نہیں کیا وقت عصر کا دوسرے دن۔ حدیث جابر اوقات کے ابواب میں مروی ہے عطاء بن ابی رباح سے اور عمرو بن دینار اور ابوالزبیر سے انہوں نے روایت کیا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وہب بن کیسان کی طرح جو مروی ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے روایت کیا اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ امام ابویسٰی ترمذی کہتے ہیں حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما حسن ہے اور محمد بن اسماعیل بخاری نے فرمایا اوقات نماز کے بارے میں احادیث میں سے اصح حدیث حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے۔

۱۱۳: باب اسی سے متعلق

۱۴۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نماز کا ایک وقت اول ہے اور ایک وقت آخر، ظہر کی نماز کا اول وقت سورج کا ڈھلنا ہے اور آخری وقت جب عصر کا وقت داخل ہو جائے اور عصر کا اول وقت جب یہ وقت (عصر کا) شروع ہو جائے اور آخری وقت جب سورج زرد ہو جائے۔ مغرب کا اول وقت غروب آفتاب اور آخری وقت شفق کا غائب ہونا اور عشاء کا اول وقت شفق کے غائب ہونے پر اور آخری وقت آدھی رات تک ہے اور فجر کا اول وقت صبح صادق کے طلوع ہونے پر اور آخری وقت سورج کے طلوع ہونے تک ہے۔ اس باب میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسٰی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا ہے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے وہ فرماتے ہیں کہ آغوش کی مجاہد سے نقل کی گئی موافقت کی

وَجَابِرٌ وَعُمَرُ بْنُ حَزْمٍ وَالْبَرَاءُ وَأَنَسٌ۔

۱۴۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ مُوسَى نَاعِبُ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنِي حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ أَخْبَرَنِي وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آمَنِي جَبْرِئِيلُ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ لَوْ قَتِ الْعَصْرُ بِالْأَمْسِ وَحَدِيثُ جَابِرٍ فِي الْمَوَاقِيتِ قَدْ رَوَاهُ عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ وَعُمَرُ بْنُ دِينَارٍ وَأَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَالَ مُحَمَّدٌ أَصَحُّ شَيْءٍ فِي الْمَوَاقِيتِ حَدِيثُ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۱۳: بَابُ مِنْهُ

۱۴۲: حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ فَضِيلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلصَّلَاةِ أَوَّلًا وَآخِرًا وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ صَلَاةِ الظُّهْرِ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ وَآخِرُ وَقْتِهَا حِينَ يَدْخُلُ وَقْتُ الْعَصْرِ وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْعَصْرِ حِينَ يَدْخُلُ وَقْتُهَا وَإِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِينَ تَضْفَرُ الشَّمْسُ وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْمَغْرِبِ حِينَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ وَإِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِينَ يَغِيبُ الشَّفَقُ وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ حِينَ يَغِيبُ الْأَفُقُ وَإِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِينَ يَنْتَصِفُ اللَّيْلُ وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْفَجْرِ حِينَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ وَإِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَبُو عِيْسَى سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ حَدِيثُ الْأَعْمَشِ

حدیث محمد بن فضیل کی اعمش سے منقول حدیث سے صحیح ہے اور محمد بن فضیل کی حدیث میں محمد بن فضیل سے خطا ہوئی ہے

۱۲۳: ہم سے روایت کی ہناد نے کہ ان سے کہا ابواسامہ نے ابواسحاق فزاری نے ان سے اعمش نے اور ان سے مجاہد نے یہ حدیث بیان کی ہے انہوں نے کہا کہ کہا جاتا ہے کہ نماز کے لئے اول وقت اور آخر وقت ہے اور پھر محمد بن فضیل کی اعمش سے مروی حدیث کی مثل بیان کرتے ہیں یعنی اسی کے ہم معنی۔

۱۲۴: سلیمان بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا اور اس نے نمازوں کے اوقات کے بارے میں سوال کیا آپ ﷺ نے فرمایا ہمارے ساتھ رہو اگر اللہ چاہے پھر آپ نے حکم دیا بلال گو انہوں نے اقامت کہی صبح صادق کے طلوع ہونے پر پھر آپ ﷺ نے حکم دیا ان کو تو انہوں نے تکبیر کہی زوال آفتاب کے وقت اور ظہر کی نماز پڑھی آپ نے۔ پھر انہیں حکم دیا انہوں نے (حضرت بلال نے) تکبیر کہی اور عصر کی نماز پڑھی، اس وقت سورج بلندی پر چمکتا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے جب سورج غروب ہو گیا تو مغرب کا حکم دیا پھر آپ نے عشاء کا حکم دیا تو انہوں نے اقامت کہی جب شفق غائب ہو گیا۔ پھر دوسرے دن آپ نے حکم دیا اور فجر خوب روشنی میں پڑھی پھر حکم دیا ظہر کا تو وہ بہت ٹھنڈے وقت پڑھی اور خوب ٹھنڈا کیا پھر حکم دیا عصر کا تو انہوں نے اقامت کہی جب سورج کا وقت پہلے دن سے موخر تھا۔ پھر مغرب کا حکم دیا تو اسے شفق کے غائب ہونے سے کچھ پہلے پڑھا۔ پھر عشاء کا حکم دیا تو اس کی اقامت کہی جب تہائی رات گزری۔ پھر آپ نے فرمایا کہاں ہے نمازوں کے اوقات پوچھنے والا اس نے کہا میں حاضر ہوں فرمایا آپ نے نمازوں کے اوقات ان دونوں (وقتوں) کے درمیان ہیں۔ ابوعیسیٰ نے کہا یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے اور

عَنْ مُجَاهِدٍ فِي الْمَوَاقِيتِ أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ فَضِيلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ حَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ فَضِيلٍ خَطَأٌ أَخْطَأَ فِيهِ مُحَمَّدُ ابْنُ الْفَضِيلِ.

۱۲۳: حَدَّثَنَا هِنَادُ بْنُ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ الْفَزَارِيِّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كَانَ يُقَالُ إِنَّ لِلصَّلَاةِ أَوَّلًا وَآخِرًا فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ فَضِيلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ نَحْوَ بَمَعْنَاهُ.

۱۲۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَالْحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ الْبَزَّازُ وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ مُوسَى الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالُوا تَنَا إِسْحَقُ بْنُ يُونُسَ الْأَزْرُقِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بَرْيَدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَسَأَلَهُ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ أَقِمْ مَعَنَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَأَمَرَ بِبِلَالٍ فَأَقَامَ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ ثُمَّ أَمَرَ فَأَقَامَ حِينَ زَالَتْ الشَّمْسُ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَمَرَ فَأَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيَاضًا مُرْتَفِعَةً ثُمَّ أَمَرَ بِالْمَغْرِبِ حِينَ وَقَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ ثُمَّ أَمَرَ بِالْعِشَاءِ فَأَقَامَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَمَرَ مِنَ الْعِيدِ فَنَوَّرَ بِالْفَجْرِ ثُمَّ أَمَرَ بِالظُّهْرِ فَأَبْرَدَ وَانْعَمَ أَنْ يُبْرَدَ ثُمَّ أَمَرَ بِالْعَصْرِ فَأَقَامَ وَالشَّمْسُ آخِرَ وَفَتْهَا فَوْقَ مَا كَانَتْ ثُمَّ أَمَرَ فَأَخَّرَ الْمَغْرِبَ إِلَى قَبِيلٍ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَمَرَ بِالْعِشَاءِ فَأَقَامَ حِينَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ثُمَّ قَالَ آيِنِ السَّائِلُ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ الرَّجُلُ أَنَا فَقَالَ مَوَاقِيتُ الصَّلَاةِ كَمَا بَيَّنَّ هَذَيْنِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ

اَيْضًا۔ اس حدیث کو شعبہ نے علقمہ بن مرہد سے بھی روایت کیا ہے۔

خُلاَصَةُ الْبَابِ: یہ حدیث ”حدیث امامت جبرائیل کہلاتی ہے“ اور اوقات نماز میں اصل ہے۔ اللہ تعالیٰ اگر چاہتے تو یہ بھی ممکن تھا کہ اوقات نماز کی تعلیم زبانی طور سے دیدی جاتی لیکن حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ذریعہ عملی تعلیم کو اختیار کیا گیا کیونکہ اس طرح ذہن میں بہت اچھی طرح بیٹھ جاتی ہے۔

۱۱۴: باب فجر کی نماز اندھیرے میں

۱۱۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّغْلِيْسِ

پڑھنے کے بارے میں

بِالْفَجْرِ

۱۳۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی نماز پڑھ لیتے تو عورتیں واپس آتیں (انصاریؒ نے کہا) عورتیں اپنی چادر دوں میں لپیٹی ہوئی گزرتی تھیں اور اندھیرے کی وجہ پہچانی نہیں جاتی تھیں۔ تنبیہ نے کہا ہے ”مُتَلَفَعَاتٌ“ کی جگہ ”مُتَلَفَعَاتٌ“ (معنی دونوں کا ایک ہی ہے) اس باب میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ اور قلیہ بنت مخرمہ سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ابویسیؒ فرماتے ہیں حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا حسن صحیح ہے اور اس کو کئی صحابہؓ نے اختیار کیا ہے جن میں ابوبکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ اور تابعینؒ میں سے اہل علم شامل ہیں اور یہی قول ہے امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ کا وہ کہتے ہیں کہ فجر کی نماز تاریکی میں پڑھنا مستحب ہے۔

۱۳۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ وَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنُ نَا مَالِكُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفَ النِّسَاءُ قَالَ الْأَنْصَارِيُّ فَتَمَرُ النِّسَاءُ مُتَلَفَعَاتٍ بِمَرُؤِ طَهْنٍ مَا يُعْرِفْنَ مِنَ الْغَلَسِ وَقَالَ قُتَيْبَةُ مُتَلَفَعَاتٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَأَنَسٍ وَقِلَّةِ ابْنَةِ مَحْرَمَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ الَّذِي اخْتَارَهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِينَ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ يَسْتَحِبُّونَ التَّغْلِيْسَ بِصَلَاةِ الْفَجْرِ.

۱۱۵: باب فجر کی نماز روشنی میں پڑھنا

۱۱۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَسْفَارِ بِالْفَجْرِ

۱۳۶: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ فجر کی نماز روشنی میں پڑھو کیونکہ اس میں زیادہ ثواب ہے۔ اس باب میں ابوبرزہ رضی اللہ عنہ، جابر رضی اللہ عنہ، بلال رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مذکور ہیں۔ اور روایت کیا ہے اس حدیث کو شعبہ اور ثوری نے محمد بن اسحاق سے اور محمد بن عجلان نے بھی اس حدیث کو عاصم بن عمر بن قتادہ سے روایت کیا ہے۔ امام ابویسیؒ ترمذیؒ فرماتے ہیں رافع بن

۱۳۶: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَاعْبِدُهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اسْفَرُوا بِالْفَجْرِ فَإِنَّهُ أَكْثَرُ لِلْآجِرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ وَجَابِرٍ وَبِلَالٍ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ أَيْضًا عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ حَدِيثٌ

خدیج رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اکثر اہل علم صحابہ و تابعین میں سے کہتے ہیں کہ فجر کی نماز روشنی میں پڑھی جائے اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا۔ امام شافعی و امام احمدؒ فرماتے ہیں کہ اسفار کا معنی یہ ہے کہ فجر مباح ہو جائے اور اس میں شک نہ رہے اس میں اسفار کے معنی یہ نہیں ہیں کہ دیر سے نماز پڑھی جائے۔

حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَأَى غَيْرَ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ الْإِسْفَارُ بِصَلَاةِ الْفَجْرِ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ مَعْنَى الْإِسْفَارِ أَنْ يَضْحَ الْفَجْرُ فَلَا يُشْكُ فِيهِ وَلَمْ يَرَوْا أَنْ مَعْنَى الْإِسْفَارِ تَأْخِيرُ الصَّلَاةِ.

خلاصۃ الباب: تَلَفُّفٌ لِفَانِهِ سے نکلا ہے اور تَلَفُّفٌ لِفَاع سے دونوں کے معنی چادر کے ہیں۔ بِمَرُؤِ طَهْنٍ یہ مرط کی جمع ہے اس کے معنی بھی چادر کے ہیں۔ ان ابواب میں نماز کے اوقات مستحبہ کا بیان شروع ہوتا ہے۔ امام شافعیؒ کا مسلک یہ ہے کہ ہر نماز میں جلدی کرنا افضل ہے سوائے عشاء کے اور حنفیہ کے نزدیک ہر نماز میں تاخیر افضل ہے سوائے مغرب کے۔ امام شافعیؒ کی دلیل حضرت عائشہؓ کی حدیث ہے۔ حنفیہ کی دلیل حضرت رافع بن خدیجؓ کی حدیث ہے جو باب ۱۱۵ میں ہے۔ حنفیہ کے دلائل قوی بھی ہیں اور فعلی بھی ہیں اس کے برعکس امام شافعیؒ کے دلائل صرف فعلی ہیں جبکہ قوی حدیث راجح ہوتی ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہؒ فرماتے ہیں کہ اصل حکم تو یہی ہے کہ اسفار (روشنی) کر کے نماز پڑھنا افضل ہے لیکن عملاً آپ ﷺ نے غلّس (اندھیرے) میں بھی بکثرت نماز پڑھی ہے اس لئے اگر غلّس کی صورت میں نمازیوں کی تعداد زیادہ ہوتی ہو تو اس وقت احناف بھی تغلیس (اندھیرے) کے افضل ہونے کے قائل ہیں۔

۱۱۶: باب ظہر میں تعجیل کے بارے میں

۱۴۷: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے ظہر کی نماز میں رسول اللہ ﷺ سے زیادہ جلدی کر نیوالا نہیں دیکھا اور نہ ہی ابوبکرؓ و عمرؓ سے۔ اس باب میں جابر بن عبد اللہؓ، خبابؓ، ابو ہریرہؓ، ابن مسعودؓ، زید بن ثابتؓ، انسؓ اور جابر بن سمرہؓ سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ابویسٰی ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث عائشہؓ حسن ہے۔ صحابہ و تابعینؓ میں سے اہل علم جیسے اس حدیث کو اختیار کیا ہے۔ علی کہتے ہیں کہا جی بن سعید نے کہ کلام کیا ہے شعبہ نے حکم بن جبیر کے بارے میں ان کی ابن مسعودؓ کی نبی اکرم ﷺ سے مروی حدیث (مَنْ سَأَلَ النَّاسَ وَلَهُ مَا يُغْنِيهِ) جس نے لوگوں سے سوال کیا اور اس کے پاس اتنا تھا کہ اس کے لئے کافی ہو آخر حدیث تک۔ یحییٰ کہتے ہیں کہ ان سے سفیان اور زائدہ روایت کرتے ہیں اور

۱۱۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّعْجِيلِ بِالظُّهْرِ

۱۴۷: حَدَّثَنَا هَذَا نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَشَدَّ تَعْجِيلًا لِلظُّهْرِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا مِنْ أَبِي بَكْرٍ وَلَا مِنْ عُمَرَ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَخَبَّابٍ وَأَبِي بَرزَةَ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَأَنَسٍ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَهُوَ الَّذِي اخْتَارَهُ أَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَ هُمْ قَالَ عَلِيُّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَقَدْ تَكَلَّمَ شُعْبَةُ فِي حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ مِنْ أَجْلِ حَدِيثِهِ الَّذِي رَوَى عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ وَلَهُ مَا يُغْنِيهِ قَالَ يَحْيَى

یحییٰ کے نزدیک ان کی حدیث میں کوئی حرج نہیں۔ محمد بن اسعیل بخاری کہتے ہیں روایت کیا گیا ہے حکیم بن جبیر سے وہ روایت کرتے ہیں سعد بن جبیر سے انہوں نے عائشہ سے وہ روایت کرتی ہیں نبی ﷺ سے ظہر کی تعجیل میں۔

۱۳۸: ہم سے حسن بن علی حلوانی نے روایت کی کہ خبردی ان کو عبدالرزاق نے انہیں معمر نے اور انہیں زہری نے انہوں نے کہا مجھے خبردی انس بن مالک نے کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھی جب سورج ڈھل گیا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۱۷: باب سخت گرمی میں ظہر کی نماز

دیر سے پڑھنا

۱۳۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب گرمی زیادہ ہو تو نماز کو ٹھنڈے وقت میں ادا کرو اس لئے کہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش سے ہے۔ اس باب میں ابوسعیدؓ، ابوذرؓ، ابن عمرؓ، مغیرہ اور قاسم بن صفوانؓ سے بھی روایت ہے۔ قاسم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور ابوموسیٰؓ، ابن عباسؓ اور انسؓ سے بھی روایات مذکور ہیں۔ اس باب میں حضرت عمرؓ سے بھی روایت ہے لیکن وہ صحیح نہیں۔ امام ابویسٰی ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابو ہریرہ حسن صحیح ہے۔ اہل علم کی ایک جماعت نے شدید گرمی میں ظہر کی نماز میں تاخیر کو اختیار کیا ہے یہی قول ہے ابن مبارکؒ احمدؒ اور اسحاقؒ کا۔ امام شافعیؒ کے نزدیک ظہر میں تاخیر اس وقت کی جائے گی جب لوگ دور سے آتے ہوں لیکن اکیلا نمازی اور وہ شخص جو اپنی قوم میں نماز پڑھتا ہو اس کے لئے بہتر ہے کہ سخت گرمی میں بھی نماز میں تاخیر نہ کرے۔ امام ابویسٰی ترمذی فرماتے ہیں جن لوگوں نے شدید گرمی میں تاخیر ظہر کا مذہب اختیار کیا ہے وہ اتباع کے لئے بہتر ہے۔ اور امام شافعیؒ کا یہ قول کہ اس کی اجازت اس کے لئے ہے جو دور سے آتا ہو تاکہ لوگوں پر مشقت نہ ہو حضرت ابوذرؓ کی حدیث اس کے

وَرَوَى لَهُ سُفْيَانُ وَزَائِدَةُ وَلَمْ يَرِ يَحْيَى بِحَدِيثِهِ بَاسًا قَالَ مُحَمَّدٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَعْجِيلِ الظُّهْرِ.

۱۳۸: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ حِينَ زَالَتْ الشَّمْسُ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۱۱۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَأْخِيرِ الظُّهْرِ فِي

شِدَّةِ الْحَرِّ

۱۳۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْوَيْلِيِّ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرَ ذُوَا عَنِ الصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي ذَرٍّ وَأَبِي عُمَرَ وَالْمَغِيرَةِ وَالْقَاسِمِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ أَبِيهِ وَأَبِي مُوسَى وَأَبِي عَبَّاسٍ وَآنَسٍ وَرَوَى عَنْ عُمرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا وَلَا يَصِحُّ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ اخْتَارَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ تَأْخِيرَ صَلَاةِ الظُّهْرِ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَاحْمَدُ وَإِسْحَاقُ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ إِنَّمَا الْإِبْرَازُ بِصَلَاةِ الظُّهْرِ إِذَا كَانَ مَسْجِدًا يَنْتَابُ أَهْلُهُ مِنَ الْبُعْدِ فَأَمَّا الْمُصَلِّي وَحْدَهُ وَالَّذِي يُصَلِّي فِي مَسْجِدٍ قَوْمِهِ فَأَلْذَى أَحَبُّ لَهُ أَنْ لَا يُؤَخَّرَ الصَّلَاةُ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ قَالَ أَبُو عِيسَى وَمَعْنَى مَنْ ذَهَبَ إِلَى تَأْخِيرِ الظُّهْرِ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ هُوَ أَوْلَى وَأَشْبَهُ بِالْإِتْبَاعِ وَأَمَّا مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ الشَّافِعِيُّ أَنَّ الرُّخْصَةَ لِمَنْ يَنْتَابُ مِنْ

خلاف دلالت کرتی ہے حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے کہ بلالؓ نے اذان دی ظہر کی نماز کے لئے پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بلال ٹھنڈا ہونے دو پھر انہوں نے ٹھنڈا ہونے دیا۔ اگر امام شافعیؒ کے قول کے مطابق بات ہوتی تو ایسے وقت میں ٹھنڈا کرنے کا کیا مطلب کیونکہ سفر میں سب اکٹھے تھے دور سے آنے کی حاجت نہیں تھی۔

۱۵۰: حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں ہمارے ساتھ تھے حضرت بلالؓ بھی ان کے ساتھ تھے انہوں نے اقامت کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ٹھنڈا ہونے دو۔ پھر ارادہ کیا کہ اقامت کہیں پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ظہر کی نماز کے لئے ٹھنڈا ہونے دو۔ کہا (ابوذرؓ) نے یہاں تک کہ ہم نے سایہ دیکھا ٹیلوں کا پھر اقامت کہی اور نماز پڑھی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا گرمی کی شدت جہنم کے جوش سے ہے پس تم ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت میں پڑھو۔ ابویسی ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے

۱۱۸: باب عصر کی نماز جلدی پڑھنا

۱۵۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھی جبکہ سورج ان کے آگنؑ میں تھا اور سایہ ان کے آگنؑ کے اوپر نہیں چڑھا تھا۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، جابر رضی اللہ عنہ، رافع بن خدیجؓ سے بھی احادیث مذکور ہیں اور رافع سے عصر کی نماز میں تاخیر کی روایت بھی نقل کی گئی ہے لیکن وہ صحیح نہیں۔ امام ابویسی ترمذیؒ کہتے ہیں حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا حسن صحیح ہے۔ صحابہؓ میں سے بعض اہل علم جیسے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی اللہ عنہا، انس رضی اللہ عنہ اور کئی تابعینؒ

الْبُعْدَ وَلِلْمَشَقَّةِ عَلَى النَّاسِ فَإِنَّ فِي حَدِيثِ أَبِي ذَرٍّ مَا يَدُلُّ عَلَى خِلَافِ مَا قَالَ الشَّافِعِيُّ قَالَ أَبُو ذَرٍّ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَأَذَّنَ بِلَالٌ بِصَلَاةِ الظُّهْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَا بِلَالُ أَبْرَدُ ثُمَّ أَبْرَدُ فَلَوْ كَانَ الْأَمْرُ عَلَى مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ الشَّافِعِيُّ لَمْ يَكُنْ لِلَا بُرَادٍ فِي ذَلِكَ الْوَقْتِ مَعْنَى لَا جَمَاعَةَ لَهُمْ فِي السَّفَرِ فَكَانُوا لَا يَحْتَاجُونَ أَنْ يَتَأَبَّرُوا مِنَ الْبُعْدِ.

۱۵۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو ذَاوُدَ قَالَ أَنبَأَنَا شُعْبَةُ بْنُ مَهَاجِرٍ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ فِي سَفَرٍ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَأَرَادَ أَنْ يُقِيمَ فَقَالَ أَبْرَدُ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُقِيمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْرَدُ فِي الظُّهْرِ قَالَ حَتَّى رَأَيْنَا فِي السُّلُولِ ثُمَّ أَقَامَ فَيُصَلِّي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرَدُوا عَنِ الصَّلَاةِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۱۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْجِيلِ الْعَصْرِ

۱۵۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِي حُجْرٍ تَهَالُمُ يَظْهَرُ الْفُيُّ مِنْ حُجْرٍ تَهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَأَبِي أُرْوَى وَجَابِرٍ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَبُرْوَى عَنْ رَافِعٍ أَيْضًا عَنْ النَّبِيِّ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَأْخِيرِ الْعَصْرِ وَلَا يَصِحُّ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ الَّذِي اخْتَارَهُ بَقُضْ أَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ غُمَرُ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ وَعَائِشَةُ وَأَنَسٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ

نے عصر کی نماز میں تعجیل کو اختیار کیا ہے اور تاخیر کو مکروہ سمجھا ہے اور یہی قول ہے عبداللہ بن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق کا۔

التَّابِعِينَ تَعْجِيلُ صَلَاةِ الْعَصْرِ وَكَرَهُوا تَأْخِيرَهَا وَهَذَا يَقُولُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَاحْمَدُ وَاسْحَاقُ.

۱۵۲: علاء بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ وہ بصرہ میں انس بن مالک کے پاس ان کے گھر گئے جبکہ وہ نماز ظہر پڑھ چکے تھے اور ان کا گھر مسجد کے ساتھ تھا۔ حضرت انسؓ نے کہا کہ اٹھو اور عصر کی نماز پڑھو۔ علاء بن عبد الرحمن کہتے ہیں ہم کھڑے ہوئے اور عصر کی نماز ادا کی جب ہم فارغ ہوئے تو انسؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یہ تو منافق کی نماز ہے کہ سورج کو بیٹھا دیکھتا رہے یہاں تک کہ جب وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان ہو جائے تو وہ اٹھے اور چار چوٹیں مار لے اور اللہ کا ذکر بہت کم کرے ابو عیسیٰ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلَ بْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِي دَارِهِ بِالْبَصْرَةِ حِينَ انْصَرَفَ مِنَ الظُّهْرِ وَدَارُهُ بِجَنْبِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ قُومُوا فَصَلُّوا الْعَصْرَ قَالَ فَقُمْنَا فَصَلَّيْنَا فَلَمَّا انْصَرَفْنَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تِلْكَ صَلَاةُ الْمُنَافِقِ يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتَّى إِذَا كَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيْ الشَّيْطَانِ قَامَ فَتَقَرَّرَ أَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللَّهَ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۱۹: باب عصر کی نماز میں تاخیر کے بارے میں

۱۵۳: حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم لوگوں سے جلدی کرتے ظہر میں اور تم عصر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جلدی کرتے ہو۔ ابو عیسیٰ ترمذی نے فرمایا تحقیق روایت کیا ہے اس حدیث کو ابن جریج نے وہ ابن ملیکہ سے اور وہ ام سلمہؓ سے اسی طرح کی حدیث روایت کرتے ہیں۔

۱۱۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَأْخِيرِ صَلَاةِ الْعَصْرِ ۱۵۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلَ بْنَ عَلِيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ تَعْجِيلًا لِلظُّهْرِ مِنْكُمْ وَأَنْتُمْ أَشَدُّ تَعْجِيلًا لِلْعَصْرِ مِنْهُ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ نَحْوَهُ.

حُكْمُ الْإِذَائِمَّةِ الْإِلْبَابِ: ظہر کی نماز کے بارے میں حضور ﷺ کا معمول یہ تھا کہ سردی کے موسم میں ظہر جلدی جبکہ گرمی کے موسم میں تاخیر مزید یہ کہ تاخیر کا حکم بھی فرمایا۔ وقت عصر کے بارے میں آپ ﷺ کا معمول اور ہدایت یہ ہے کہ عصر کی نماز ایسے وقت میں پڑھی جائے کہ سورج خوب بلند اپنی حرارت اور روشنی کے لحاظ سے بالکل زندہ ہو۔ مطلب یہ ہے کہ اتنی تاخیر کرنا کہ آفتاب میں زردی آجائے اور اس آخری اور تنگ وقت میں مرغ کی ٹھونگوں کی طرح جلدی جلدی چار رکعتیں پڑھنا جس میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کی مقدار بہت کم اور برائے نام ہو ایک منافقانہ عمل ہے مومن کو چاہئے کہ ہر نماز خاص کر عصر کی نماز اپنے صحیح وقت پر اور طہانیت اور تعدیل کے ساتھ پڑھے۔

۱۲۰: باب مغرب کے وقت کے بارے میں

۱۵۴: حضرت سلمہ ابن الاکوعؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

۱۲۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي وَقْتِ الْمَغْرِبِ

۱۵۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ

صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز ادا کرتے جب سورج ڈوب کر پردوں کے پیچھے چھپ جاتا۔ اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ، زید بن خالد رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ، رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ، ابو ایوب رضی اللہ عنہ، ام حبیبہ رضی اللہ عنہا اور عباس بن عبدالمطلب سے بھی روایات منقول ہیں۔ حضرت عباس کی حدیث موقوفاً بھی روایت کی گئی ہے اور وہ اصح ہے۔ ابوعبسی کہتے ہیں کہ حدیث سلمہ ابن الاکوع حسن صحیح ہے۔ صحابہؓ اور تابعینؓ میں سے اکثر اہل علم کا یہ قول ہے کہ مغرب کی نماز میں تعجیل (یعنی جلدی) کرنی چاہیے اور اس میں تاخیر مکروہ ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک مغرب کے لئے ایک ہی وقت ہے ان کی دلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی حدیث جبرائیل ہے (کہ جبرائیل نے ایک ہی وقت میں اس نماز کی امامت کی تھی) ابن مبارک اور شافعی کا بھی یہی قول ہے۔

۱۲۱: باب عشاء کی نماز کا وقت

۱۵۵: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں سب سے بہتر جانتا ہوں اس نماز کے وقت متعلق۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے (یعنی عشاء کی نماز) پڑھتے تھے تیسری تاریخ کے چاند کے غروب ہونے کے وقت۔

۱۵۶: ہم سے بیان کیا ابو بکر محمد بن ابان نے اس نے عبد الرحمن بن مہدی سے اس نے ابوعوانہ سے اسی اسناد کی مثل روایت کی۔ ابوعبسی نے فرمایا اس حدیث کو روایت کیا ہشیم نے ابی بشر سے انہوں نے حبیب بن سالم سے وہ روایت کرتے ہیں نعمان بن بشیر سے اور اس روایت میں ہشیم نے ذکر نہیں کیا بشیر بن ثابت کا اور ابوعوانہ کی حدیث زیادہ صحیح ہے ہمارے نزدیک اس لئے کہ یزید بن ہارون نے بھی روایت کیا ہے شعبہ سے انہوں نے ابو بشر سے ابوعوانہ کی روایت کی مثل۔

أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ إِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَتَوَارَتْ بِالْحِجَابِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَأَنَسٍ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَأَبِي أَيُّوبَ وَأُمِّ حَبِيبَةَ وَعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَحَدِيثُ الْعَبَّاسِ قَدْ رَوَى عَنْهُ مَوْفُوفًا وَهُوَ أَصَحُّ قَالَ أَبُو عَيْسَى حَدِيثُ سَلَمَةَ ابْنِ الْأَكْوَعِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَ هُمْ مِنَ التَّابِعِينَ اخْتَارُوا تَعْجِيلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ وَكَرِهُوا تَأْخِيرَهَا حَتَّى قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَيْسَ لَصَلَاةِ الْمَغْرِبِ إِلَّا وَقْتُ وَاحِدٍ وَذَهَبُوا إِلَى حَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ صَلَّى بِهِ جِبْرِائِيلُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ.

۱۲۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي وَقْتِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ

۱۵۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَّازِ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ أَنَا أَعْلَمُ النَّاسَ بِوَقْتِ هَذِهِ الصَّلَاةِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهَا لِسُقُوطِ الْقَمَرِ لثَلَاثَةِ.

۱۵۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ بِهِذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو عَيْسَى رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ هُشَيْمٌ عَنْ بَشِيرِ بْنِ ثَابِتٍ وَحَدِيثُ أَبِي عَوَانَةَ أَصَحُّ عِنْدَنَا لِأَنَّ يَزِيدَ بْنَ هَارُونَ رَوَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ نَحْوَ رَوَايَةِ أَبِي عَوَانَةَ.

۱۲۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَأْخِيرِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ

۱۵۷: أَخْبَرَنَا هَذَا نَا عَبْدَةُ عَنْ غَبِيْدِ اللَّهِ ابْنِ غَمْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا أَنْ أَشَقُّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يُؤَخِّرُوا الْعِشَاءَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ أَوْ نِصْفِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَجَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبِي بَرَزَةَ وَأَبْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي سَعِيْدٍ وَخَالِدِ بْنِ خَالِدٍ وَابْنِ غَمْرٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ الَّذِي اخْتَارَهُ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ رَأَوْا تَأْخِيرَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَاسْحَقُ.

۱۲۲: باب عشاء کی نماز میں تاخیر

۱۵۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے اپنی امت پر گراں گزرنے کا خیال نہ ہوتا تو میں انہیں حکم دیتا تھا کہ رات یا آدھی رات تک عشاء میں تاخیر کرنے کا۔ اس باب میں جابر بن سرہ رضی اللہ عنہ، جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما، ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ، زید بن خالد رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ ابویسٰی ترمذی نے کہا حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے اور صحابہ و تابعین میں سے اکثر اہل علم نے اس کو اختیار کیا ہے کہ عشاء کی نماز میں تاخیر کرنی چاہیے اور یہی قول ہے امام احمد اور اسحاق کا۔

خلاصۃ الباب: مغرب کی نماز رسول اللہ ﷺ عموماً اول وقت ہی پڑھتے تھے جیسا کہ حدیث باب سے معلوم ہوا۔ بلا کسی عذر اور مجبوری کے اس میں اتنی تاخیر کرنا کہ ستاروں کا جال آسمان پر پھیل جائے ناپسندیدہ اور مکروہ ہے اگرچہ اس کا وقت شفق غائب ہو جانے تک باقی رہتا ہے۔ عشاء کی نماز کے بارے میں نبی کریم ﷺ کا معمول اور فرمان تاخیر کرنے کا ہے تجربہ اور حساب سے معلوم ہے کہ تیسری رات کو چاند اکثر و بیشتر غروب آفتاب سے دوڑا ہوا گھٹنے بعد غروب ہوتا ہے لیکن اس وقت نماز پڑھنے میں عام نمازیوں کے لئے زحمت اور مشقت ہے۔ روزانہ اتنی دیر تک جاگ کر نماز کا انتظار کرنے میں بڑا سخت مجاہدہ ہے اس لئے حضور ﷺ مقتدیوں کی سہولت کے خیال سے عموماً اس سے پہلے ہی نماز پڑھتے تھے۔

۱۲۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ النَّوْمِ

قَبْلَ الْعِشَاءِ وَالسَّمْرِ بَعْدَهَا

۱۵۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَاهَشِيْمٌ أَنَا عَوْفٌ قَالَ أَحْمَدُ نَاعْبَادُ بْنُ عَبَّادٍ هُوَ الْمُهَلَّبِيُّ وَاسْمَعِيْلُ بْنُ عَلِيَّةٍ جَمِيعًا عَنْ عَوْفٍ عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ عَنْ أَبِي بَرَزَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَ الْعِشَاءِ وَالْحَدِيثُ بَعْدَهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَأَنَسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي بَرَزَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۱۲۳: باب عشاء سے پہلے

سونا اور بعد میں باتیں کرنا مکروہ ہے

۱۵۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عشاء سے پہلے سونے اور عشاء کے بعد گفتگو کو مکروہ سمجھتے تھے۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ابویسٰی ترمذی نے کہا حدیث ہریرہ رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے۔ اکثر اہل علم نے عشاء سے پہلے سونے کو مکروہ سمجھا ہے جبکہ بعض اہل علم نے

اس کی اجازت دی ہے اور کہا عبد اللہ بن مبارک نے کہ اکثر احادیث سے کراہت ثابت ہے اور بعض علماء نے رمضان میں عشاء سے پہلے سونے کی رخصت (اجازت) دی ہے۔

۱۲۴: باب عشاء کے

بعد گفتگو

۱۵۹: حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ابوبکرؓ کے ساتھ باتیں کرتے تھے مسلمانوں کے امور کے بارے میں اور میں بھی ان کے ساتھ ہوتا تھا۔ اس باب میں عبد اللہ بن عمرؓ اور اوس بن حذیفہؓ اور عمران بن حصینؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ ابوعبسیؓ کہتے ہیں حدیث عمرؓ حسن ہے۔ یہ حدیث حسن بن عبد اللہ نے بھی ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے بنو جعفر کے ایک آدمی سے جسے قیس یا ابن قیس کہا جاتا ہے انہوں نے عمرؓ سے اور انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے یہ حدیث ایک طویل قصہ میں ہے۔ عشاء کے بعد باتیں کرنے کے بارے میں صحابہؓ وتابعینؓ اور تبع تابعینؓ میں سے اہل علم کا اختلاف ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک عشاء کے بعد باتیں کرنا مکروہ ہے جب کہ بعض اہل علم نے رخصت دی ہے اس شرط کے ساتھ کہ باتیں کرنا علم یا ضروری حاجتوں کے متعلق ہوں اور اکثر احادیث میں اس کی رخصت ہے اور نبی ﷺ سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا نماز کے منتظر یا مسافر کے علاوہ کسی کو بھی عشاء کے بعد باتیں نہیں کرنی چاہیے۔

خلاصۃ الباب: بعض حضرات نے اس کے ظاہر سے استدلال کر کے عشاء کی نماز سے پہلے سونے کو مکروہ کہا ہے لیکن مسلک مختاریہ ہے کہ اگر عشاء کی نماز کے وقت اٹھنے کا یقین ہو یا کسی شخص کو اٹھانے پر مقرر کر دیا ہو تو مکروہ نہیں ہے بصورت دیگر ہے۔ حضرت عمرؓ اور ابن عمرؓ سے سونا منقول ہے اور کراہت بھی۔ اسی طرح نماز عشاء کے بعد قصے کہانیاں اور باتیں کرنے سے اس حدیث میں منع کیا گیا ہے اور اگلے باب میں حضرت عمرؓ کی روایت سحر (باتیں) کرنا جواز معلوم ہوتا ہے دونوں حدیثوں میں تطبیق اس طرح ہے کہ عشاء کے بعد گفتگو کسی صحیح دینی غرض کی وجہ سے ہو تو جائز ہے۔

وَقَدْ كَرِهَ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ النَّوْمَ قَبْلَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ وَرَخَّصَ فِي ذَلِكَ بَعْضُهُمْ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَكْثَرُ الْأَحَادِيثِ عَلَى الْكِرَاهِيَةِ وَرَخَّصَ بَعْضُهُمْ فِي النَّوْمِ قَبْلَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ فِي رَمَضَانَ.

۱۲۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي

السَّمَرِ بَعْدَ الْعِشَاءِ

۱۵۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُلْقَمَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْمُرُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ فِي الْأَمْرِ مِنْ أَمْرِ الْمُسْلِمِينَ وَأَنَا مَعَهُمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَآوَسِ بْنِ حُذَيْفَةَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ أَبُو عَيْسَى حَدِيثُ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ قَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ الْحَسَنُ بْنُ عُيَيْدٍ اللَّهُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُلْقَمَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ جُعْفَى يَقَالُ لَهُ قَيْسٌ أَوْ ابْنُ قَيْسٍ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْحَدِيثُ فِي قِصَّةٍ طَوِيلَةٍ وَقَدْ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَ هُمْ فِي السَّمَرِ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْأَخْرَجَ فِكْرَهُ قَوْمٌ مِنْهُمْ السَّمَرُ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَخَّصَ بَعْضُهُمْ إِذَا كَانَ فِي مَعْنَى الْعِلْمِ وَمَا لَا بُدَّ مِنْهُ مِنَ الْحَوَاجِّ وَكَثُرَ الْحَدِيثُ عَلَى الرُّخْصَةِ وَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ سَمَرٌ إِلَّا لِمُصَلٍّ أَوْ مُسَافِرٍ.

۱۲۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوَقْتِ

الْأَوَّلُ مِنَ الْفَضْلِ

۱۶۰: حَدَّثَنَا أَبُو عَمَرَ نَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيِّ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ غَنَامٍ عَنْ عَمَّتِهِ أُمِّ قُرَّةَ كَانَتْ مِمَّنْ بَايَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ الْأَعْمَالِ أَفْضَلَ قَالَ الصَّلَاةُ لَا وَّلَ وَفَتْهَا.

۱۶۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا يَعْقُوبُ بْنُ الْوَلِيدِ الْمَدَنِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَقْتُ الْأَوَّلُ مِنَ الصَّلَاةِ رِضْوَانُ اللَّهِ وَالْوَقْتُ الْآخِرُ غَفْوُ اللَّهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ وَابْنِ مَسْعُودٍ.

۱۶۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْجُهَنِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ يَا عَلِيُّ ثَلَاثٌ لَا تُؤَخِّرُهَا الصَّلَاةُ إِذَا آتَتْ وَالْحَنَازَةُ إِذَا حَضَرَتْ وَالْآيَمُ إِذَا وَجَدْتَ لَهَا كُفُوءًا قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أُمِّ قُرَّةَ لَا يُرْوَى إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيِّ وَلَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَاضْطَرَبُوا فِي هَذَا الْحَدِيثِ.

۱۶۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ عَنِ الْوَلِيدِ الْعِزَّارِيِّ عَنْ أَبِي عُمَرَ وَالشَّيْبَانِيِّ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِابْنِ مَسْعُودٍ أَيْ الْعَمَلِ أَفْضَلَ قَالَ سَأَلْتُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الصَّلَاةُ عَلَى مَوَاقِيتِهَا وَمَا ذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَبِرُّ الْوَالِدَيْنِ قُلْتُ وَمَاذَا قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ أَبُو عِيسَى وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى الْمَسْعُودِيُّ

۱۲۵: بَابُ أَوَّلِ وَقْتِ

فَضْلِيَّةٌ

۱۶۰: قَاسِمُ بْنُ غَنَامٍ ابْنِ چچی ام فروہ سے روایت کرتے ہیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی وہ کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ کون سا عمل افضل ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کا اول وقت میں پڑھنا۔

۱۶۱: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اول وقت میں نماز پڑھنے میں اللہ تعالیٰ کی رضا ہے اور آخر وقت میں اللہ کی طرف سے بخشش ہے۔ اس باب میں حضرت علیؓ، ابن عمرؓ، عائشہؓ اور ابن مسعودؓ سے بھی روایات مذکور ہیں۔

۱۶۲: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا اے علی تین چیزوں میں تاخیر نہ کرو نماز میں جب اس کا وقت ہو جائے، جنازہ جب حاضر ہو اور بیوہ عورت کے نکاح میں جب اس کا ہم پلہ رشتہ مل جائے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی نے کہا کہ ام فروہ کی حدیث عبد اللہ بن عمر العمری کے سوا کسی نے روایت نہیں کی اور وہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔ محدثین اس حدیث کو ضعیف سمجھتے ہیں۔

۱۶۳: ابو عمر شیبانی نے کہا کہ ایک آدمی نے ابن مسعود سے پوچھا کون سا عمل افضل ہے فرمایا (عبد اللہ بن مسعود نے) میں نے یہی سوال رسول اللہ ﷺ سے کیا تھا آپ ﷺ نے فرمایا نماز کو پڑھنا مستحب اوقات میں۔ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اس کے علاوہ کیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا والدین کی خدمت کرنا۔ میں نے کہا اور کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاد کرنا اللہ کے راستے میں۔ ابو عیسیٰ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ مسعودی، شعبہ،

شیبان اور کئی لوگوں نے ولید بن عیزار سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

شُعْبَةُ وَالشَّيْبَانِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْوَلِيدِ الْعِزَّارِ هَذَا الْحَدِيثُ.

۱۶۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی آخر وقت میں نماز نہیں پڑھی مگر دو دفعہ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی۔ امام ابویسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اس کی سند متصل نہیں۔ امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک نماز کے لئے اول وقت افضل ہے جو چیزیں اس کی فضیلت پر دلالت کرتی ہیں ان میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کا عمل ہے کیونکہ وہ لوگ افضل چیز کو اختیار کرتے تھے اور اس کو کبھی ترک نہیں کرتے تھے یہ حدیث ابولید کی نے بواسطہ امام شافعی رحمہ اللہ ہمیں بیان کی ہے۔

۱۶۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً لَوْ قُتِلَ فِيهَا إِلَّا خَيْرَ مَرَّتَيْنِ حَتَّى قَبِضَهُ اللَّهُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَالْوَقْتُ الْأَوَّلُ مِنَ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ وَمِمَّا يَدُلُّ عَلَى فَضْلِ أَوَّلِ الْوَقْتِ عَلَى آخِرِهِ اخْتِيَارُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ فَلَمْ يَكُونُوا يَخْتَارُونَ إِلَّا مَا هُوَ أَفْضَلُ وَلَمْ يَكُونُوا يَدْعُونَ الْفَضْلَ وَكَانُوا يَصَلُّونَ فِي أَوَّلِ الْوَقْتِ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ أَبُو الْوَلِيدِ الْمَكِّيُّ عَنِ الشَّافِعِيِّ.

خلاصۃ الباب: امام ترمذی نے یہ باب جلدی نماز پڑھنے کے مستحب ہونے پر قائم کیا ہے۔ کہ یہاں اول وقت سے مراد وقت مستحب ہے اس تاویل کی دلیل صبح کی نماز روشنی میں اور ظہر کی نماز گرمیوں کے زمانہ میں تاخیر کر کے پڑھنے کی احادیث ہیں۔ خلفائے راشدین بھی صبح کی نماز روشنی میں اور ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت میں پڑھتے تھے۔ یہی تاویل امام شافعی نے عشاء کے وقت میں کی ہے۔

۱۶۶: باب عصر کی نماز بھول

جانا

۱۶۵: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس کی عصر کی نماز فوت (یعنی قضا) ہوگئی تو گویا اس کا گھر اور مال۔ اس باب میں حضرت بریدہ اور نوفل بن معاویہ سے بھی روایت ہے۔ ابویسیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عمرؓ صحیح ہے اور اس کو روایت کیا ہے زہری نے بھی سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔

۱۶۷: باب جلدی

۱۶۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّهْوِ

عَنْ وَقْتِ صَلَاةِ الْعَصْرِ

۱۶۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِي تَفْوَتْهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَكَأَنَّمَا وَتَرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَنُوفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ الرَّهْرِيُّ أَيْضًا عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۶۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْجِيلِ الصَّلَاةِ

إِذَا أَخْرَهَا إِلَّا مَامُ

نماز پڑھنا جب امام تاخیر کرے

۱۶۶: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے ابوذر: میرے بعد ایسے افراد آئیں گے جو نمازوں کو فوت کریں گے پس تو اپنی نماز مستحب وقت میں پڑھ لے اگر تو نے وقت پر نماز پڑھ لی تو امام کے ساتھ تمہاری نماز نفل ہو جائے گی ورنہ تو نے اپنی نماز کو تو محفوظ کر لیا۔ اس باب میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مروی ہیں امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابوذر رضی اللہ عنہ حسن ہے اور یہی قول ہے اکثر اہل علم کا کہ وہ مستحب سمجھتے ہیں کہ آدمی نماز پڑھ لے مستحب وقت پر جب امام تاخیر کرے اور پھر امام کے ساتھ نماز پڑھ لے اکثر اہل علم کے نزدیک پہلی نماز ہی فرض ہو جائے گی۔ ابو عمران الجونی کا نام عبد الملک بن حبیب ہے۔

۱۶۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْبَصْرِيُّ نَاجِعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الصَّبْعِيُّ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَمْرَاءُ يَكُونُونَ بَعْدِي يُمَيِّنُونَ الصَّلَاةَ فَصَلِّ الصَّلَاةَ لَوْ قُفِيَهَا فَإِنْ صَلَّيْتَ لَوْ قُفِيَهَا كَانَتْ لَكَ نَافِلَةٌ وَإِلَّا كُنْتَ قَدْ أَخْرَزْتَ صَلَوَتَكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَعَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرٍ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّونَ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ الصَّلَاةَ لِمَقَاتِلِهَا إِذَا أَخْرَهَا الْإِمَامُ ثُمَّ يُصَلِّيَ مَعَ الْإِمَامِ وَالصَّلَاةُ الْوَلِيَّ هِيَ الْمَكْتُوبَةُ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَأَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنِ حَبِيبٍ.

۱۲۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّوْمِ عَنِ الصَّلَاةِ

۱۲۸: باب سونے کے سبب نماز چھوٹ جانا

۱۶۷: حضرت ابو قتادہ سے روایت ہے کہ صحابہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے نماز کے وقت سو جانے کا ذکر کیا آپ ﷺ نے فرمایا سونے والے پر قصور نہیں بلکہ قصور تو جاگتے ہوئے (نماز نہ پڑھنے پر ہے) جب تم میں سے کوئی شخص نماز کو بھول جائے یا وہ سو جائے تو نماز پڑھے جب اس کو یاد آجائے۔ اس باب میں ابن مسعود، ابو مریم، عمران بن حصین، جبیر بن مطعم، ابو حنیفہ، عمرو بن أمیہ الضمری اور ذہب (نجاشی کا بھتیجا ہے) سے روایات منقول ہیں۔ امام ابو عیسیٰ فرماتے ہیں حدیث ابی قتادہ حسن ہے اور اہل علم کا اس بارے میں اختلاف ہے کہ جو آدمی نماز کے وقت سویا رہ جائے یا بھول جائے نماز تو جب اسے یاد آئے یا جاگے تو وہ وقت اوقات مکروہ جیسے طلوع آفتاب اور غروب آفتاب میں سے ہو بعض اہل علم کے نزدیک اگرچہ مکروہ اوقات ہی ہوں جب بھی آدمی اٹھے

۱۶۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَمْرٍاءَ النَّبَاطِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَجَاءٍ النَّصَارِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ ذَكَرُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَوْمَهُمْ عَنِ الصَّلَاةِ فَقَالَ إِنَّهُ لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيطٌ إِنَّمَا التَّفْرِيطُ فِي الْيَقَظَةِ فَإِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ صَلَاةً أَوْ نَامَ عَنْهَا فَلْيَصِلْهَا إِذَا ذَكَرَهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي مَرْيَمَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَأَبِي جُحَيْفَةَ وَعَمْرٍو وَبْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ وَذِي مَخْبَرٍ وَهُوَ ابْنُ أَخِي السَّجَّاشِيِّ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي قَتَادَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الرَّجُلِ يَنَامُ عَنِ الصَّلَاةِ أَوْ يَنَسَاهَا فَيَسْتَيْقِظُ أَوْ يَذْكُرُ وَهُوَ فِي غَيْرِ وَقْتٍ صَلَاةً عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ أَوْ عِنْدَ غُرُوبِهَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ يُصَلِّيْهَا إِذَا اسْتَيْقِظَ

یا اسے یاد آئے تو اسی وقت نماز پڑھ لے اور یہ قول ہے امام احمد، اسحاق، شافعی اور امام مالک کا اور بعض اہل علم نے کہا ہے کہ نماز نہ پڑھے جب تک سورج طلوع یا غروب نہ ہو جائے۔

۱۲۹: باب وہ شخص جو نماز بھول جائے

۱۶۸: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو نماز ادا کرنا بھول جائے تو پڑھ لے جب اسے یاد آئے۔ اس باب میں حضرت سمرہؓ اور ابوقادہؓ سے بھی روایت ہے۔ ابویسیٰ ترمذی فرماتے ہیں حدیث انس حسن صحیح ہے اور روایت کیا گیا حضرت علیؓ سے انہوں نے اس شخص کے بارے میں کہا جو نماز بھول جائے کہ وہ نماز پڑھ لے جب اسے یاد آئے چاہے وقت ہو یا نہ ہو اور یہی قول ہے امام احمدؓ اور اسحاقؓ کا۔ ابوبکرہ سے مروی ہے کہ وہ عصر کے وقت سو گئے پھر سورج ڈوبنے کے وقت جاگے تو اس وقت تک نماز نہ پڑھی جب تک سورج غروب نہ ہو گیا۔ بعض اہل کوفہ کا یہی مسلک ہے لیکن ہمارے اصحاب نے حضرت علیؓ کے قول کو اختیار کیا ہے کہ نماز پڑھ لے جب اسے یاد آجائے چاہے وقت ہو یا نہ ہو۔

۱۳۰: باب وہ شخص جس کی بہت سی نمازیں فوت

ہو جائیں تو کس نماز سے ابتدا کرے

۱۶۹: حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ عبد اللہؓ نے فرمایا کہ مشرکوں نے غزوہ خندق کے دن رسول اللہ ﷺ کو روک دیا چار نمازوں سے یہاں تک کہ رات گزر گئی جتنی اللہ نے چاہی پھر آپؐ نے حکم دیا بلالؓ کو انہوں نے اذان دی پھر تکبیر کہی اور ظہر پڑھی پھر تکبیر کہی پھر عصر پڑھی پھر تکبیر کہی اور مغرب کی نماز پڑھی اور پھر اقامت کہی اور عشاء کی نماز پڑھی۔ اس باب میں ابوسعیدؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ ابویسیٰ فرماتے ہیں کہ عبد اللہ کی حدیث کی سند میں کوئی مضائقہ نہیں

وَذَكَرُوا أَنَّ كَانَ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ أَوْ عِنْدَ غُرُوبِهَا وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَاسْحَقَ وَالشَّافِعِيِّ وَمَالِكٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يُصَلِّي حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ أَوْ تَغْرُبَ.

۱۲۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَنْسَى الصَّلَاةَ

۱۶۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَبَشْرُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَا نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ سَمُرَةَ وَأَبِي قَتَادَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَيُرْوَى عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ قَالَ فِي الرَّجُلِ يَنْسَى الصَّلَاةَ يُصَلِّيْهَا مَتَى ذَكَرَهَا فِي وَقْتٍ أَوْ فِي غَيْرِ وَقْتٍ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَاسْحَقَ وَيُرْوَى عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّهُ نَامَ عَنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ فَاسْتَيْقَظَ عِنْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ فَلَمْ يُصَلِّ حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَقَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ إِلَى هَذَا وَأَمَّا أَصْحَابُنَا فَذَهَبُوا إِلَى قَوْلِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ.

۱۳۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ تَفَوُّتُهُ

الصَّلَوَاتِ بَأَيْتِهِنَّ يَبْدَأُ

۱۶۹: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَاهُشِيمٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ خُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِنَّ الْمُشْرِكِينَ شَعَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَرْبَعِ صَلَوَاتٍ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتَّى ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللَّهُ فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَجَابِرٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى

لیکن ابو عبیدہ نے عبد اللہ سے نہیں سنا اور بعض اہل علم نے اس کو اختیار کیا ہے کہ فوت شدہ نمازوں کے لئے ہر نماز کے لئے تکبیر کہی جائے اور اگر ہر نماز کے لئے تکبیر نہ بھی کہے تب بھی جائز ہے اور امام شافعی کا بھی یہی قول ہے۔

۱۷۰: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خندق کے دن کفار کو گالیاں دیتے ہوئے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نماز عصر ادا نہیں کر سکا یہاں تک کہ سورج ڈوب رہا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی قسم میں نے بھی نہیں پڑھی راوی نے کہا پھر ہم بطحان میں اترے پھر وضو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وضو کیا ہم نے بھی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھی اس وقت سورج ڈوب چکا تھا پھر اس کے بعد مغرب کی نماز پڑھی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ لَيْسَ بِإِسْنَادِهِ بَأْسٌ إِلَّا أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ الَّذِي اخْتَارَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْقَوَائِمِ أَنَّ يُقِيمَ الرَّجُلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ إِذَا قَضَاهَا وَإِنْ لَمْ يَقُمْ أَجْزَأَهُ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ .

۱۷۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَجَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا كَذْتُ أَصَلِّيَ الْعَصْرَ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ إِنْ صَلَّيْتُهَا قَالَ فَتَزَلْنَا بِطُحَانَ فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَوَضَّأْنَا فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

خلاصۃ الباب: علماء نے یہ تشریح فرمائی ہے کہ ایک آدمی نماز کے وقت میں جاگنے کا پورا اہتمام و انتظام کر کے سوئے اور اس کے باوجود اس کی آنکھ نہ کھل سکے تو گناہ نہیں۔ اب جاگنے یا یاد آنے کے بعد اگر مکروہ وقت نہیں ہے تو قضا نماز ادا کر لے کیونکہ اوقات مکروہہ میں نماز پڑھنے سے نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا ہے اور ”لیلۃ التخلیس“ کے واقعہ سے اس کی تائید ہوتی ہے۔ اس کے بعد غزوہ خندق کا واقعہ نقل کر کے یہ بتلا رہے ہیں کہ قضا نمازیں جس ترتیب سے فوت ہوئی ہیں اسی ترتیب سے قضا پڑھنا ضروری ہے یہی مذہب جمہور ائمہ اور احناف کا ہے پھر یہ ترتیب فوت شدہ نمازوں کے زیادہ ہونے یا وقت کی تنگی اور بھولنے کی وجہ سے سناٹ ہو جاتی ہے۔

۱۳۱: باب عصر کی نماز وسطی ہونا

۱۳۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ الْوُسْطَى أَنَّهَا الْعَصْرُ

۱۷۱: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صلوٰۃ وسطی کے بارے میں فرمایا کہ وہ نماز عصر ہے۔

۱۷۱: حَدَّثَنَا هَنَادُ نَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي صَلَاةِ الْوُسْطَى صَلَاةُ الْعَصْرِ .

۱۷۲: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صلوٰۃ وسطی عصر کی نماز ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث

۱۷۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ وَابُو النَّضْرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ مَرْثَةَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

ابن عباس قال سَمِعْتُ غَيْرَ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَكَانَ مِنْ أَحَبِّهِمْ إِلَيَّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَعَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَابْنِ سَعِيدٍ وَعُقْبَةَ بْنِ غَامِرٍ وَابْنِ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَسُمْرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ وَسَلَمَةَ بْنَ الْأَكْوَعِ وَزَيْدَ ابْنِ ثَابِتٍ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ وَمُعَاذَ بْنَ عَفْرَاءَ وَالصَّنَابِجِيَّ وَلَمْ يَسْمَعْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَائِشَةَ وَكَعْبَ بْنَ مَرْثَةَ وَابْنِ أُمَامَةَ وَعَمْرُو بْنُ عَبْسَةَ وَيَعْلَى بْنَ أُمَيَّةَ وَمُعَاوِيَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ أَكْثَرِ الْفُقَهَاءِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ أَنَّهُمْ كَرِهُوا الصَّلَاةَ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَأَمَّا الصَّلَاةُ الْفَوَائِثُ فَلَا بَأْسَ أَنْ تُقْضَى بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الصُّبْحِ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ شُعْبَةُ لَمْ يَسْمَعْ قِتَادَةَ مِنْ أَبِي الْعَالِيَةِ إِلَّا ثَلَاثَةَ أَشْيَاءَ حَدِيثُ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَحَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى حَدِيثُ عَلِيٍّ فِي الْقَضَاءِ ثَلَاثَةٌ.

بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی ہیں جو میرے لئے ان سب میں محبوب ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا فجر کے بعد نماز پڑھنے سے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے اور عصر کے بعد یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، ابن مسعود رضی اللہ عنہ، ابوسعید رضی اللہ عنہ، عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابن عمر رضی اللہ عنہما، سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ، سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ، زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہ اور صابجی رضی اللہ عنہ (انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع نہیں) عائشہ رضی اللہ عنہا، کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ، ابوامامہ رضی اللہ عنہ، عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ، یحییٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ اور معاویہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی روایت حسن صحیح ہے۔ اور اکثر فقہاء صحابہؓ اور ان کے بعد کے علماء کا یہی قول ہے کہ فجر کے بعد طلوع آفتاب تک اور عصر کے بعد غروب آفتاب تک نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ جہاں تک فوت شدہ (یعنی قضا) نمازوں کا تعلق ہے ان کی ادائیگی میں کوئی حرج نہیں (فجر اور عصر کے بعد) اور کہا علی بن مدینی نے کہ یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ شعبہ نے کہا کہ قتادہ نے ابوالعالیہ سے صرف تین چیزیں سنی ہیں حدیث عمرؓ کہ نبی ﷺ نے فجر کے بعد طلوع آفتاب تک اور عصر کے بعد غروب آفتاب تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا اور حدیث ابن عباسؓ کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کسی کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ میرے بارے میں کہے کہ میں یونس بن متی سے بہتر ہوں اور حدیث علی رضی اللہ عنہ کہ قاضی تین قسم کے ہیں۔

خلاصۃ الباب: فجر اور عصر کے بعد عام حکم تو یہی ہے کہ نماز پڑھنا ناجائز ہے البتہ اس حکم سے قضا نمازیں مستثنیٰ ہیں اس استثناء پر علامہ نوویؒ نے اجماع نقل کیا ہے۔

۱۳۳: باب عصر کے بعد نماز پڑھنا

۱۷۵: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو رکعتیں پڑھیں عصر کے بعد اس لئے کہ آپ ﷺ کے پاس کچھ مال آگیا تھا جس میں مشغولیت کی بنا پر آپ ﷺ کی دو رکعتیں ادا نہ کر سکے۔ پس ان (دو رکعتوں کو) عصر کے بعد پڑھا پھر آپ ﷺ نے کبھی ایسا نہیں کیا (یعنی عصر کے بعد نماز نہیں پڑھی) اس باب میں حضرت عائشہؓ، ام سلمہؓ، میمونہؓ اور ابو موسیٰؓ سے بھی روایات مروی ہیں۔ ابو موسیٰؓ کہتے ہیں حدیث ابن عباسؓ حسن ہے کئی حضرات نے نبی ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے یہ اس روایت کے خلاف ہے کہ آپ ﷺ نے منع فرمایا عصر کے بعد غروب آفتاب تک نماز پڑھنے سے اور حدیث ابن عباسؓ صحیح ہے اس لئے کہ انہوں نے فرمایا کہ پھر دوبارہ نہیں پڑھیں اور زید بن ثابتؓ سے بھی ابن عباسؓ کی روایت کی مثل منقول ہے اور اس باب میں حضرت عائشہؓ سے کئی روایات مروی ہیں ان سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ عصر کے بعد ان کے پاس اس طرح کبھی داخل نہیں ہوئے کہ آپ ﷺ نے دو رکعتیں نہ پڑھی ہوں اور ان سے ام سلمہؓ کے واسطے سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے عصر کے بعد غروب آفتاب تک نماز پڑھنے سے منع کیا اور فجر کے بعد طلوع آفتاب تک۔ اور اکثر اہل علم کا اس پر اجماع ہے کہ عصر کے بعد غروب آفتاب تک اور فجر کے بعد طلوع آفتاب تک نماز ادا کرنا مکروہ ہے لیکن ان دونوں اوقات میں مکہ میں طواف کے بعد نماز پڑھنا نماز نہ پڑھنے کے حکم سے مستثنیٰ ہے۔ نبی ﷺ سے اس بارے میں (یعنی طواف کے نوافل کے بارے میں) رخصت نقل کی گئی ہے۔ اور اہل علم کی ایک جماعت جن میں صحابہؓ اور ان کے بعد کے علماء شامل ہیں کا بھی یہی قول ہے اور امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ کا بھی یہی قول ہے (یعنی رخصت کا) جب کہ صحابہؓ اور ان کے بعد کے اہل علم کی

۱۳۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ

۱۷۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَاجِرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّمَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ لِأَنَّهُ آتَاهُ مَالٌ فَشَغَلَهُ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَصَلَّاهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ ثُمَّ لَمْ يَعُدْ لَهُمَا فِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَامِّ سَلَمَةَ وَمَيْمُونَةَ وَأَبِي مُوسَى قَالَ أَبُو عَيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى بَعْدَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ وَهَذَا اخْتِلَافٌ مَا رَوَى عَنْهُ أَنَّهُ نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَحَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ أَصَحُّ حَيْثُ قَالَ لَمْ يَعُدْ لَهُمَا وَقَدْ رَوَى عَنْ زَيْدِ ابْنِ ثَابِتٍ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَقَدْ رَوَى عَنْ عَائِشَةَ فِي هَذَا الْبَابِ رَوَايَاتٌ رَوَى عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا دَخَلَ عَلَيْهَا بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَّا صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَرَوَى عَنْهَا عَنْ امِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَالَّذِي اجْتَمَعَ عَلَيْهِ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلَى كِرَاهِيَةِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ إِلَّا مَا اسْتُثْنِيَ مِنْ ذَلِكَ مِثْلُ الصَّلَاةِ بِمَكَّةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ بَعْدَ الطَّوَافِ فَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُخْصَةً فِي ذَلِكَ وَقَدْ قَالَ بِهِ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَاحْمَدُ وَإِسْحَاقُ وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمُ الصَّلَاةُ بِمَكَّةَ أَيْضًا بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الصُّبْحِ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ سَمِعَ هَـ اُور سُفْيَانَ ثَوْرِيَّ، مَا لَكَ بِنِ اُنْسٍ اُور بَعْضِ اَهْلِ كَوْفٍ وَمَالِكُ ابْنِ اُنْسٍ وَبَعْضُ اَهْلِ الْكُوفَةِ. (احناف) كا بهي بهي قول هين۔

خلاصۃ الباب: عصر کے بعد آنحضرت ﷺ سے دو رکعتين پڑھنے کے بارے ميں روايات متعارض هين تو اُمت کے حق ميں عصر کے بعد كي دور كعتوں كي كيا حثيت هے، اس ميں تھوڑا سا اختلاف هے۔ امام شافعيؒ جازز كہتے هين ان كي دليل حضرت عائشہؓ كي احاديث هين۔ امام ابو حنيفہؒ فرماتے هين كہ اُمت کے حق ميں منوع هين اس لئے كہ جن روايات ميں حضور ﷺ سے هميشہ پڑھنا ثابت هے اسے امام ابو حنيفہؒ حضور ﷺ كي خصوصيت قرار ديتے هين۔

۱۳۴: باب مغرب سے پہلے نماز پڑھنا

۱۳۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ

۱۷۶: حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روايت هے كہ نبی ﷺ نے فرمايا ہر دو اذانوں (يعني امامت اور اذان) کے درميان نماز هے جو چاہے (پڑھے) اس باب ميں عبد اللہ بن زبير رضی اللہ عنہ سے بهي روايت هے۔ امام ابو عبيد بن ترمذی فرماتے هين حديث عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ حسن صحيح هے او را اختلاف كيا هے صحابہ كرامؓ نے مغرب سے پہلے نماز پڑھنے کے بارے ميں بعض صحابہؓ کے زديك مغرب سے پہلے اذان واقامت کے درميان نماز پڑھنا جازز نهين اور كئي صحابہؓ سے مروى هے كہ آپؐ مغرب سے پہلے اذان واقامت کے درميان دو ركعتين پڑھا كرتے تھے۔ امام احمدؒ اور اسحقؒ کے زديك اگر پڑھ لے تو بهتر هے اور يہ ان دونوں (احمدؒ اور اسحقؒ) کے زديك مستحب هے۔

۱۷۶: حَدَّثَنَا هَذَا نَا وَكَيْعٌ عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَغْفَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ كُلِّ أَذَانٍ صَلَاةٌ لِمَنْ شَاءَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَغْفَلٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ اخْتَلَفَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ فَلَمْ يَرِ بَعْضُهُمْ الصَّلَاةَ قَبْلَ الْمَغْرِبِ وَقَدْ رَوَى عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ رَكَعَتَيْنِ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ وَقَالَ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ إِنْ صَلَّاهُمَا فَحَسَنٌ فَهَذَا عِنْدَهُمَا عَلَى الْإِسْتِحْبَابِ.

(فَالْتَن) "قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم ان عند كل اذانين ركعتين ما خلا صلوة المغرب" "رسول اللہ ﷺ نے فرمايا ہر دو اذانوں (يعني اقامت اور اذان) کے درميان نماز هے سوائے مغرب کے۔" يہ روايت سنن دارقطنی وبيہقي اور مسند بزار ميں مذکور هے اس روايت كو حيان بھري نے روايت كيا هے اور وہ صدوق هين۔ اس روايت اور ديكر روايات سے معلوم ہوتا هے كہ مغرب سے پہلے دو ركعتين پڑھنا جازز هے ليكن دو ركعتين مغرب سے پہلے نہ پڑھنا زيادہ افضل هے اس لئے كہ احاديث ميں مغرب كي نماز ميں تعجيل كي تاكيد هے اور صحابہ كرامؓ كي اكثرثيت كا معمول يہ تھا كہ وہ مغرب سے پہلے دو ركعتين نهين پڑھتے تھے اور صحابہؓ كا عمل ہمارے لئے باعث تقليد هے اور صحابہؓ کے عمل ہی سے حديث كا صحيح مفہوم معلوم ہوتا هے۔ مالكيہ اور حنيفہ کے زديك مغرب سے پہلے دو نفل پڑھنا مكروہ هے ان کے دلائل وہي هين جو اوپر نقل كئے گئے هين واللہ اعلم (مترجم)

۱۳۵: بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً

مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ

۱۷۷: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنَى نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ وَعَنِ الْأَعْرَجِ يُحَدِّثُونَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصُّبْحِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الصُّبْحَ وَمَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الْعَصْرَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِيهِ يَقُولُ أَصْحَابُنَا وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ وَمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَهُمْ لِمَا جَاءَ الْعُدْرُ مِثْلَ الرَّجُلِ يَنَامُ عَنِ الصَّلَاةِ أَوْ يَنْسَاهَا فَيَسْتَقِظُ وَيَذْكُرُ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوبِهَا.

۱۳۵: باب اس شخص کے بارے میں جو غروب

آفتاب سے پہلے عصر کی ایک رکعت پڑھ سکتا ہے

۱۷۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے پالی صبح (یعنی فجر) کی ایک رکعت سورج نکلنے سے پہلے تو اس نے فجر کی نماز پالی اور جس نے عصر کی ایک رکعت پالی (یعنی پڑھ لی) سورج غروب ہونے سے پہلے اس نے نماز عصر کو پالیا۔ اس باب میں حضرت عائشہ سے بھی روایت ہے۔ ابو یسیٰ ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابو ہریرہ حسن صحیح ہے اور یہی قول ہمارے اصحاب شافعی، احمد اور اہل حق کا ہے اور ان کے نزدیک اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ یہ حکم صاحب عذر کے لئے ہے مثلاً کوئی شخص سو گیا ہو یا بھول گیا ہو نماز کو اور اس وقت بیدار ہو یا اسے یاد آیا (کہ اس نے نماز فجر یا عصر ابھی ادا کرنی ہے) جب سورج طلوع یا غروب ہو رہا تھا۔

خلاصۃ الباب: ۱۳۵ اس باب کی حدیث کے دو مجزوء ہیں: دوسرا جزو متفق علیہ ہے یعنی اگر نماز عصر کے دوران سورج غروب ہو جائے اور باقی نماز غروب کے بعد ادا کی جائے تو نماز ہو جاتی ہے لیکن پہلے جزو میں احناف اور ائمہ ثلاثہ کے درمیان اختلاف ہے۔ ائمہ ثلاثہ فرماتے ہیں کہ فجر کی ایک رکعت ادا کرنے کے بعد سورج طلوع ہو جائے تب بھی نماز ہو جائے گی۔ احناف فرماتے ہیں کہ ان اوقات میں نماز پڑھنا ناجائز ہے لیکن اگر کوئی پڑھ لے تو ادا ہو جائے گی۔

۱۳۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجَمْعِ

بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ

۱۷۸: حَدَّثَنَا هَنَادُ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ ابْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَبَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمَدِينَةِ مِنْ غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا مَطَرٍ قَالَ فَقِيلَ لَابْنِ عَبَّاسٍ مَا أَرَادَ بِذَلِكَ قَالَ أَرَادَ أَنْ لَا يُخْرِجَ أُمَّتَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ قَدْ

۱۳۶: باب دو نمازوں کو ایک وقت میں

جمع کرنا

۱۷۸: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کی نمازوں کو ملا کر پڑھا مدینہ منورہ میں بغیر کسی خوف اور بارش کے۔ ابن عباسؓ سے سوال کیا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیوں کیا تو انہوں نے کہا آپؐ نے چاہا کہ امت پر تکلیف نہ ہو۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ ابو یسیٰ کہتے ہیں حدیث ابن عباسؓ کئی سندوں سے ان سے مروی ہے اسے

روایت کیا ہے جابر بن زید، سعید بن جبیر، عبد اللہ بن شقیق عقیلی نے اور ابن عباسؓ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف بھی مروی ہے۔

۱۷۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جمع کیا دو نمازوں کو ایک وقت میں بغیر عذر کے ابواب کبار میں سے ایک باب میں داخل ہوا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حش، ابو علی رجب بن قیس ہیں اور وہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ان کو ضعیف کہا ہے۔ اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ دو نمازوں کو ایک وقت میں جمع کرنا صرف سفر یا عرفات میں جائز ہے۔ بعض اہل علم تابعین میں سے مریض کے لئے جمع بین الصلوٰتین کی اجازت دیتے ہیں اور احمد رحمۃ اللہ علیہ اور اسحاق رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک دو نمازوں کو ایک وقت میں جمع کرنا مریض کے لئے بھی جائز نہیں۔

رَوَى عَنْهُ مِنْ غَيْرٍ وَجْهٌ رَوَاهُ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ وَسَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَعَبْدُ اللَّهِ ابْنُ شَقِيقٍ الْعَقِيلِيُّ وَقَدْ رَوَى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ هَذَا.

۱۷۹: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ الْبَصْرِيُّ نَا الْمُعْتَمِرُ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَنْشٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلَوَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ عَذْرِ فَقَدْ أَتَى بَابًا مِنْ أَبْوَابِ الْكِبَائِرِ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَحَنْشٌ هَذَا هُوَ أَبُو عَلِيٍّ الرَّحْبِيُّ وَهُوَ حَنْشُ بْنُ قَيْسٍ وَهُوَ ضَعِيفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ ضَعَّفَهُ أَحْمَدُ وَغَيْرُهُ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ لَا يَجْمَعَ بَيْنَ الصَّلَوَتَيْنِ إِلَّا فِي السَّفَرِ أَوْ بِعَرَفَةَ وَرَخَصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ تَابِعِينَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَوَتَيْنِ لِلْمَرِيضِ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَاسْحَقُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ يَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلَوَتَيْنِ فِي الْمَطَرِ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَاسْحَقُ وَلَمْ يَرِ الشَّافِعِيُّ لِلْمَرِيضِ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنَ الصَّلَوَتَيْنِ.

(ف) جمع بین الصلوٰتین کا ایک مفہوم یہ ہو سکتا ہے کہ ایک نماز اپنے آخر وقت اور دوسری اول وقت میں پڑھ لے اور یہ مسافر مریض یا دینی امور میں خصوصی انہماک کے وقت ہو سکتا ہے۔ قضا نماز تو دوسری نماز کے ساتھ پڑھی جاسکتی ہے لیکن جس نماز کا ابھی وقت ہی نہیں آیا وہ قبل از وقت کیسے پڑھی جاسکتی ہے۔ حنفیہ کے نزدیک یہ صرف عرفات اور مزدلفہ میں ہے کہ عرفات میں عصر، ظہر کے ساتھ پڑھ لی جائے اور مغرب مزدلفہ میں جا کر عشاء کے ساتھ پڑھے چاہے آدھی رات کو یا اس کے بعد پہنچے۔

خلاصۃ الباب: اس پر تمام ائمہ کا اجماع ہے کہ بغیر کسی عذر کے دو نمازوں کو جمع کرنا جائز نہیں البتہ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک عذر کی صورت میں جمع بین الصلوٰتین (دو نمازیں اکٹھی کرنا) جائز ہے۔ مثلاً بارش یا سفر کا عذر ہے۔ امام ابو حنیفہؒ کا مسلک یہ ہے حقیقی جمع عرفات اور مزدلفہ میں مشروع ہے اس کے علاوہ جمع صوری جائز ہے۔ حقیقتاً جمع کرنا جائز نہیں ہے۔

۱۳۷: باب اذان کی ابتداء

۱۸۰: محمد بن عبد اللہ بن زید اپنے باپ کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ جب صبح ہوئی تو ہم آئے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے پھر ہم نے ان کو اس خواب کی خبر دی۔ فرمایا یہ خواب سچا ہے اور تم

۱۳۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي بَدْءِ الْأَذَانِ

۱۸۰: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ نِ الْأَمْوِيُّ نَا أَبِي نَافِعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

لَمَّا أَصْبَحْنَا أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ بِالرُّوْيَا فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ لَرُّوْيَا حَقٌّ وَقُمْ مَعَ بِلَالٍ فَإِنَّهُ أُنْدَى وَآمَدُ صَوْتَا مِنْكَ فَالْتَقِ عَلَيْهِ مَا قِيلَ لَكَ وَلِيُنَادِ بِذَلِكَ قَالَ فَلَمَّا سَمِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ نِدَاءَ بِلَالٍ بِالصَّلَاةِ خَرَجَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَجْرُ إِزَارَهُ وَهُوَ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ رَأَيْتُ مِثْلَ الَّذِي قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلِلَّهِ الْحَمْدُ فَذَلِكَ أَثَبْتُ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عَيْسَى حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ أَنَّهُ مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ وَأَطْوَلُ وَذَكَرَ فِيهِ قِصَّةَ الْأَذَانِ مَشَى وَالْإِقَامَةَ مَرَّةً مَرَّةً عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ هُوَ ابْنُ عَبْدِ رَبِّهِ وَيُقَالُ ابْنُ عَبْدِ رَبِّ وَلَا نَعْرِفُ لَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا يَصِحُّ إِلَّا الْحَدِيثُ الْوَاحِدُ فِي الْأَذَانِ وَعَبْدُ اللَّهِ ابْنُ زَيْدٍ بْنُ عَاصِمٍ الْمَازِنِيُّ لَهُ أَحَادِيثٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عُمُ عَبَادِ بْنِ تَمِيمٍ.

۱۸۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي النَّضْرِ الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَا نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الْمُسْلِمُونَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَجْتَمِعُونَ فَيَتَحَيَّيُونَ الصَّلَاةَ وَلَيْسَ يُنَادَى بِهَا أَحَدٌ فَتَكَلَّمُوا يَوْمًا فِي ذَلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اتَّخَذُوا نَافِيسًا مِثْلَ نَافِيسِ النَّصَارَى وَقَالَ بَعْضُهُمْ اتَّخَذُوا قُرْنًا مِثْلَ قُرْنِ الْيَهُودِ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ أَوَلَا تَبْعُونَ رَجُلًا يُنَادِي بِالصَّلَاةِ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بِلَالُ قُمْ فَنادِ بِالصَّلَاةِ قَالَ أَبُو عَيْسَى هَذَا حَدِيثٌ

بِلَالؓ کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ اس لئے کہ وہ تم سے بلند آواز والے ہیں اور انہیں وہ سکھاؤ جو تمہیں کہا گیا ہے اور وہ اس کو بلند آواز سے کہیں۔ راوی کہتے ہیں جب حضرت عمرؓ بن خطاب نے حضرت بلالؓ کی اذان سنی تو اپنی چادر کھینچتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہتے تھے اے اللہ کے رسول ﷺ اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو سچا دین دے کر بھیجا ہے میں نے بھی اسی طرح کا خواب دیکھا ہے جس طرح بلالؓ نے کہا۔ فرمایا تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں یہی بات زیادہ مضبوط ہوگئی۔ اس باب میں ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ ابویسیؒ فرماتے ہیں عبد اللہ بن زیدؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اس حدیث کو ابراہیم بن سعد نے بھی روایت کیا ہے وہ روایت کرتے ہیں محمد بن اسحاق سے طویل اور مکمل حدیث، اس حدیث میں اذان کے کلمات دو دو مرتبہ ذکر کرتے ہیں اور اقامت کے کلمات ایک ایک مرتبہ، عبد اللہ بن زیدؓ ابن عبد ربہؓ ہیں ان کو ابن عبد ربہؓ بھی کہا جاتا ہے ہمیں ان کی رسول اللہ ﷺ کی احادیث میں اذان کی اس روایت کے علاوہ کسی روایت کے صحیح ہونے کا علم نہیں اور عبد اللہ بن زیدؓ بن عاصمؓ مازنی نے بھی نبی ﷺ سے احادیث روایت کی ہیں اور عبد اللہ بن عاصمؓ مازنی، عباد بن تیمم کے چچا ہیں۔

۱۸۱: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ مسلمان جب مدینہ آئے تو وہ اکٹھے ہوتے اور اوقات نماز کا اندازہ کرتے تھے ان میں سے کوئی بھی آواز نہیں لگاتا تھا۔ ایک دن انہوں نے آپس میں مشورہ کیا بعض نے کہا ایک ناقوس بنایا جائے نصاریٰ کے ناقوس کی طرح، بعض نے کہا ایک قرن بناؤ یہودیوں کے قرن کی طرح۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ کیوں نہیں بھیجتے تم ایک آدمی کو کہ وہ پکارے نماز کے لئے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے بلالؓ کھڑے ہو جاؤ اور نماز کے لئے پکارو (منادی کرو)۔ امام ابویسیؒ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حضرت ابن

عمر کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

۱۳۸: باب اذان میں ترجیع

۱۸۲: حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں بٹھایا اور اذان کا ایک ایک حرف سکھایا۔ ابراہیم نے کہا کہ ہماری اذان کی طرح۔ بشر کہتے ہیں میں نے ان سے کہا دوبارہ کیسے (اذان) تو انہوں نے بیان کی اذان ترجیع کے ساتھ۔ ابویسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اذان کے بارے میں ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کی حدیث صحیح ہے اور یہ ان سے کئی سندوں سے مروی ہے مکہ مکرمہ میں اسی پر عمل کیا جاتا ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۱۸۳: حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اذان میں انیس اور تکبیر میں سترہ کلمات سکھائے۔ امام ابویسی ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کا نام سمرہ بن مغیرہ رضی اللہ عنہ ہے اور بعض اہل علم کا اذان کے بارے میں یہی مذہب ہے اور ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے تکبیر کا ایک ایک مرتبہ کہنا بھی مروی ہے۔

۱۳۹: باب تکبیر ایک ایک بار کہنا

۱۸۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا کہ اذان دو دو مرتبہ کہے اور اقامت ایک ایک مرتبہ کہے۔ اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے

حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ.

۱۳۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّرْجِيعِ فِي الْأَذَانِ

۱۸۲: حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ مُعَاذٍ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُوْرَةَ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبِي وَجَدِي جَمِيْعًا عَنْ اَبِي مَحْذُوْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْعَدَهُ وَاَلْفَى عَلَيْهِ الْأَذَانَ حَرْفًا حَرْفًا قَالَ اِبْرَاهِيْمُ مِثْلُ اَذَانِنَا قَالَ بَشْرٌ فَقُلْتُ لَهُ اَعَدَّ عَلَيَّ فَوَصَفَ الْأَذَانَ بِالتَّرْجِيعِ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيْثُ اَبِي مَحْذُوْرَةَ فِي الْأَذَانِ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ وَعَلَيْهِ الْعَمَلُ بِمَكَّةَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ.

۱۸۳: حَدَّثَنَا أَبُو مُوْسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَاعَفَانَا نَا هَمَّامٌ عَنْ عَامِرِ الْأَحْوَلِ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَيْرِيزٍ عَنْ اَبِي مَحْذُوْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَذَانَ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً وَالْإِقَامَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَأَبُو مَحْذُوْرَةَ اسْمُهُ سَمْرَةُ بْنُ مِغْيَرٍ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا فِي الْأَذَانِ وَقَدْ رَوَى عَنْ اَبِي مَحْذُوْرَةَ اَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ الْإِقَامَةَ.

۱۳۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي اِفْرَادِ الْإِقَامَةِ

۱۸۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ وَيَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّادِ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَمَرَ بِلَالٌ اَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوَيِّرُ الْإِقَامَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيْثُ اَنَسِ

۱۔ اذان میں شہادتین کو دو مرتبہ پست آواز سے کہنے کے بعد دو مرتبہ اونچی آواز سے کہنے کو ترجیح کہتے ہیں۔

۲۔ ابو محذورہ سچے تھے ان کو اذان سکھائی گئی وہ شہادتین کو پست آواز سے ادا کرتے تھے کہ یہ کلمات ان کے لئے اجنبی تھے لہذا دوبارہ بلند آواز سے کہلوائے گئے اور چونکہ یہ سعادت انہیں نبی اکرم ﷺ سے حاصل ہوئی تھی لہذا پھر اسی کو مختلف اسناد سے جب روایت کیا گیا تو ایسا ہو گیا کہ گویا ترجیع سنت نبوی ہے حالانکہ جیسا گذرا اس کی توجیہ وہی ہے۔

ہیں حدیث انس رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے اور یہ صحابہ و تابعین میں سے بعض اہل علم کا قول ہے اور امام مالک، شافعی، احمد اور احنف کا بھی یہی قول ہے۔

۱۴۰: باب اقامت دودو بار کہے

۱۸۵: عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اذان اور اقامت دودو مرتبہ کہی جاتی تھی۔ امام ابویسی ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں حدیث عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ کو روایت کیا ہے وکیع نے عیش سے انہوں نے عمرو بن مروہ سے اور انہوں نے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے کہ عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے اذان کے بارے میں خواب دیکھا۔ شعبہ، عمرو بن مروہ سے اور وہ عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ صحابہ نے ہم سے بیان کیا کہ عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے اذان کو خواب میں دیکھا۔ یہ صحیح ہے ابن ابی لیلیٰ کی حدیث سے اور عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ کو عبد اللہ بن زید سے سماع نہیں۔ بعض اہل علم کا قول ہے کہ اذان اور اقامت دونوں دودو مرتبہ ہیں اور سفیان ثوری رحمہ اللہ، ابن مبارک رحمہ اللہ اور اہل کوفہ (احناف) کا بھی یہی قول ہے۔

۱۴۱: باب اذان کے کلمات ٹھہر ٹھہر کر ادا کرنا

۱۸۶: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے بلال جب تم اذان کہو تو ٹھہر ٹھہر کر اذان کہو اور جب اقامت کہو تو جلدی جلدی کہو اور اذان اور تکبیر میں اتنا ٹھہرو کہ کھانے والا کھانے سے اور پینے والا پینے سے اور قضائے حاجت کو جانے والا اپنی حاجت سے فارغ ہو جائے اور تم نہ کھڑے ہو کرو جب تک مجھے نہ دیکھ نہ لو۔

حَدِيثُ حَسَنٍ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَبِهِ يَقُولُ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَاسْحَقٌ.

۱۴۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي أَنَّ الْإِقَامَةَ مَثْنَى مَثْنَى

۱۸۵: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كَانَ أَذَانُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَفْعًا شَفْعًا فِي الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ رَوَاهُ وَكِيعٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ زَيْدٍ رَأَى الْأَذَانَ فِي الْمَنَامِ وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ ثَنَا أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدٍ رَأَى الْأَذَانَ فِي الْمَنَامِ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الْأَذَانَ مَثْنَى مَثْنَى وَالْإِقَامَةَ مَثْنَى مَثْنَى وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَأَهْلُ الْكُوفَةِ.

۱۴۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّرْسُلِ فِي الْأَذَانِ

۱۸۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ نَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ نَا عَبْدَ الْمُنْعِمِ وَهُوَ صَاحِبُ السَّقَاءِ نَا يَحْيَى بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْحَسَنِ وَعَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِبِلَالٍ يَا بِلَالُ إِذَا أَذَنْتَ فَتَرَسَّلْ فِي أَذَانِكَ وَإِذَا أَقَمْتَ فَاحْدِرْ وَاجْعَلْ بَيْنَ أَذَانِكَ وَإِقَامَتِكَ قَدْرَ مَا يَقْرُغُ الْأَكْلُ مِنْ أَكْلِهِ وَالشَّارِبُ مِنْ شُرْبِهِ وَالْمُعْتَصِرُ إِذَا دَخَلَ لِقَضَاءِ حَاجَتِهِ وَلَا تَقْوُمُوا حَتَّى تَرَوْنِي.

۱۔ نبی اکرم ﷺ کا حجرہ مبارک مسجد کے متصل تھا لہذا آپ ﷺ تقریباً اس وقت تشریف لاتے جب ”قد قامت الصلوة“ کہا جاتا۔ آج کل امام مصلیٰ پر محراب میں بیٹھا ہوتا ہے اور امام مقتدی سب پیٹھے رہتے ہیں اور جب ”قد قامت الصلوة“ کہا جائے تب سب کھڑے ہوتے ہیں۔ مترجم کہتا ہے کہ آج بھی اگر ۱۵۱

۱۸۷: ہم سے عبد بن حمید نے روایت کیا ان سے یونس بن محمد نے اور ان سے عبد منعم نے اسی کی مثل روایت کیا۔ ابو عیسیٰ کہتے ہیں ہم جابرؓ کی اس حدیث کو عبد منعم کی سند کے علاوہ نہیں جانتے اور یہ سند مجہول ہے۔

۱۸۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الْمُنْعِمِ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ جَابِرٍ هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنَ الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْمُنْعِمِ وَهُوَ اسْنَادٌ مَجْهُولٌ.

۱۴۲: باب اذان دیتے ہوئے کان میں

۱۴۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي ادْخَالِ الْاِصْبَحِ

انگلی ڈالنا

الْاُذُنَ عِنْدَ الْاَذَانِ

۱۸۸: عون بن ابوجحیفہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں نے دیکھا بلالؓ کو اذان دیتے ہوئے اور وہ اپنا منہ پھیرتے تھے ادھر ادھر اور ان کی دو انگلیاں ان کے دونوں کانوں میں تھیں جب کہ رسول اللہؐ اپنے سرخ خیمے میں تھے۔ راوی نے کہا میرا خیال ہے کہ وہ (خیمہ) چمڑے کا تھا پھر بلالؓ عصا لیکر نکلے اور اسے میدان (بطحاء) میں گاڑ دیا پھر رسول اللہؐ نے اس کی طرف نماز پڑھی۔ آپؐ کے ارد گرد کتے اور گدھے چل پھر رہے تھے (یعنی خیمہ کے آگے) آپؐ کے جسم پر سرخ لٹا گویا کہ میں آپؐ کی پندلیوں کی چمک دیکھ رہا ہوں۔ سفیان کہتے ہیں کہ میرے خیال میں وہ (عصا) یعنی چادر کا ہوگا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں ابوجحیفہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اس پر اہل علم کا عمل ہے کہ وہ مؤذن کے لئے اذان کے دوران انگلیوں کو کانوں میں ڈالنے کو مستحب کہتے ہیں۔ بعض اہل علم نے کہا ہے کہ اقامت کہتے ہوئے بھی انگلیاں کانوں میں ڈالے اور یہ اوزاعی کا قول ہے۔ ابوجحیفہ کا نام وہب سوانی ہے۔

۱۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَوْنِ ابْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ بِلَالَ بْنَ الْوَدْدِ يُؤَذِّنُ وَيَذْوُرُ وَيَنْبُعُ فَاهُ هَهْنًا وَاصْبَعَاهُ فِي أُذُنَيْهِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قُبَّةٍ لَهُ حُمْرَاءُ أَرَاهُ قَالَ مِنْ أَدَمٍ فَخَرَجَ بِلَالٌ بَيْنَ يَدَيْهِ بِالْعَنَزَةِ فَرَكَّزَهَا بِالْبَطْحَاءِ صَلَّى إِلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حُمْرَاءُ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَرِيقِ سَاقِيهِ قَالَ سُفْيَانُ نَرَاهُ حَبْرَةً قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي جُحَيْفَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعَلَيْهِ الْعَمَلُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّونَ أَنْ يَدْخُلَ الْمُؤَذِّنُ إِصْبَعِيهِ فِي أُذُنَيْهِ فِي الْاَذَانِ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ وَفِي الْاِقَامَةِ أَيْضًا يَدْخُلُ إِصْبَعِيهِ فِي أُذُنَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ الْأَوْزَاعِيِّ وَأَبُو جُحَيْفَةَ اسْمُهُ وَهَبُ السَّوَانِيُّ.

خلاصۃ الباب: یہ واقعہ حجۃ الوداع سے واپسی کا ہے جب آپ ﷺ نے محصب میں قیام کیا تھا یہاں حضرت بلالؓ نے قُبَّہ میں اذان دی تھی اس لئے گھومنا پڑا اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ اگر منارہ وغیرہ میں اذان دی جائے تو گھومنا چاہئے اور اذان دیتے وقت کانوں میں انگلیاں ڈالنا بھی مستحب ہے اس کی وجہ خود حضور ﷺ نے بیان فرمائی ہے کہ اس سے آواز بلند ہوتی ہے۔

..... امام ساتھ حجرے سے نکل کر آئے تو یہ کیا جاسکتا ہے لیکن امام تو آکر فوراً تکبیر تحریر کہہ دیتا ہے یعنی نیت باندھ لیتا ہے اور مقتدی منتشر کھڑے ہوتے ہیں اور صفیں درست کرنے تک امام سورہ فاتحہ پڑھ لیتا ہے اور یوں تکبیر تحریر کے وقت امام کے ساتھ ملنے سے مقتدی محروم ہو جاتے ہیں۔ امام حجرے سے نکلے اور مقتدی قدامت الصلوٰۃ پر کھڑے ہوں تو پھر ایسا ہونا چاہیے کہ صف بندی پہلے ہو چکی ہو یا پھر امام نماز شروع کرنے سے پہلے صف بندی کرائے اور پھر تکبیر تحریر کہہ لے۔ عنہ: ایسے عصا کو کہتے ہیں جس کے نیچے لوہا لگا ہو۔ (مترجم) ۲: خلۃ: اگر چادر اور تہ بند ایک ہی طرح کا ہو تو اسے خلۃ کہتے ہیں۔ (مترجم)

۱۴۳: باب فجر کی اذان میں تھویب کے بارے میں
 ۱۸۹: حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ حضرت بلالؓ کے حوالے
 سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہ تم
 تھویب کرو نمازوں میں مگر فجر کی نماز میں۔ اس باب میں
 ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ ابویسیؓ فرماتے ہیں حدیث
 بلال کو ہم ابو اسرائیل ملائی کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے
 اور ابو اسرائیل نے یہ حدیث حکم بن عتیہ سے نہیں سنی۔ امام
 ترمذیؒ کہتے ہیں کہ انہوں نے حسن بن عمارہ سے اور انہوں
 نے حکم بن عتیہ سے روایت کیا ہے۔ اور ابو اسرائیل کا نام
 اسماعیل بن ابواسحاق ہے اور یہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں
 اور اختلاف کیا اہل علم نے تھویب کی تفسیر میں بعض اہل علم
 کے نزدیک تھویب یہ ہے کہ فجر کی اذان میں الصلوٰۃ خیر من
 النوم کہے یہ ابن مبارکؒ اور احمدؒ کا قول ہے اور اسحاقؒ نے اس
 کے علاوہ کہا ہے وہ کہتے ہیں کہ لوگوں نے نبی ﷺ کے بعد
 یہ نیا طریقہ نکالا ہے کہ اگر لوگ اذان دینے کے بعد تاخیر
 کریں تو مؤذن اذان اور اقامت کے درمیان ”قَدْ قَامَتِ
 الصَّلَاةُ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ“ کے الفاظ کہے (امام ترمذیؒ
 فرماتے ہیں) یہ تھویب جس کو اسحاقؒ نے بیان کیا ہے اہل علم
 کے نزدیک مکروہ ہے اور یہ وہ کام ہے جسے رسول اللہ ﷺ
 کے بعد لوگوں نے نکالا ہے (یعنی بدعت ہے)۔ تھویب کے
 متعلق ابن مبارکؒ اور احمدؒ کی تفسیر کہ یہ فجر کی اذان میں
 ”الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ“ کے الفاظ کہنا ہے۔ یہی قول صحیح
 ہے اور اسے تھویب بھی کہا جاتا ہے۔ اسی کو اہل علم نے اختیار
 کیا ہے۔ عبد اللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ وہ کہتے تھے فجر کی
 اذان میں ”الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ“ اور مجاہدؒ سے مروی
 ہے کہ میں داخل ہوا مسجد میں عبد اللہ بن عمرؓ کے ساتھ اس میں
 اذان ہو چکی تھی اور ہم نے ارادہ کیا کہ ہم نماز ادا کریں پس
 مؤذن نے تھویب کہی تو عبد اللہ بن عمرؓ مسجد سے نکل آئے

۱۴۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّثْوِيبِ فِي الْفَجْرِ
 ۱۸۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ
 نَا أَبُو إِسْرَائِيلَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي
 لَيْلَى عَنْ بِلَالٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ لَا تَتَوَّبَنَّ فِي شَيْءٍ مِنَ الصَّلَوَاتِ إِلَّا فِي صَلَاةِ
 الْفَجْرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى
 حَدِيثُ بِلَالٍ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي إِسْرَائِيلَ
 الْمَلَانِيِّ وَأَبُو إِسْرَائِيلَ لَمْ يَسْمَعْ هَذَا الْحَدِيثَ مِنَ
 الْحَكَمِ ابْنِ عُتَيْبَةَ قَالَ إِنَّمَا رَوَاهُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ
 عُمَارَةَ عَنِ الْحَكَمِ ابْنِ عُتَيْبَةَ وَأَبُو إِسْرَائِيلَ اسْمُهُ
 إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ وَلَيْسَ بِذَلِكَ الْقَوِيُّ
 عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَقَدْ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي تَفْسِيرِ
 التَّثْوِيبِ فَقَالَ بَعْضُهُمُ التَّثْوِيبُ أَنْ يَقُولَ فِي آذَانِ
 الْفَجْرِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ
 وَأَحْمَدَ وَقَالَ إِسْحَاقُ فِي التَّثْوِيبِ غَيْرَ هَذَا قَالَ هُوَ
 شَيْءٌ أَخَذَهُ النَّاسُ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 إِذَا أَدَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَاسْتَبْطَاءَ الْقَوْمُ قَالَ بَيْنَ الْأَذَانِ
 وَالْإِقَامَةِ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ وَهَذَا
 الَّذِي قَالَ إِسْحَاقُ هُوَ التَّثْوِيبُ الَّذِي كَرِهَهُ أَهْلُ الْعِلْمِ
 وَالَّذِي أَخَذَتْهُ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَالَّذِي فَسَّرَ ابْنُ الْمُبَارَكِ أَنَّ وَأَحْمَدَ التَّثْوِيبُ
 أَنْ يَقُولَ الْمُؤَذِّنُ فِي آذَانِ الْفَجْرِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ
 النَّوْمِ فَهُوَ قَوْلٌ صَحِيحٌ وَيُقَالُ لَهُ التَّثْوِيبُ أَيْضًا وَهُوَ
 الَّذِي اخْتَارَهُ أَهْلُ الْعِلْمِ وَرَأَوْهُ وَرَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
 بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ الصَّلَاةُ
 خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ وَرَوَى عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ
 عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ مَسْجِدًا وَقَدْ أَدَّنَ فِيهِ وَنَحْنُ
 نُرِيدُ أَنْ نُصَلِّيَ فِيهِ فَتَوَّبَ الْمُؤَذِّنُ فَخَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ

بُنْ عُمَرَ مِنَ الْمَسْجِدِ وَقَالَ اخْرُجْ بِنَا مِنْ عِنْدِ هَذَا الْمُتَبَدِّعِ وَلَمْ يُصَلِّ فِيهِ إِنَّمَا كَرِهَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ التَّوْبِيعَ الَّذِي أَخَذَهُ النَّاسُ بَعْدَهُ. اور فرمایا نکل چلو اس بدعتی کے پاس سے اور وہاں نماز ادا نہیں کی۔ مکروہ سمجھتے تھے عبد اللہ بن عمرؓ اس تہویب کو جو لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے بعد شروع کی تھی۔

خلاصۃ الباب: تہویب کے معانی ترجمہ سے واضح ہیں۔ اذان کے بعد تہویب کو اکثر علماء نے بدعت اور مکروہ کہا خصوصاً جب اس کو سنت کی حیثیت سے اختیار کر لیا گیا ہو لیکن اگر ضرورت کے موقع پر اس کو سنت اور عبادت سمجھے بغیر کی جائے تو کوئی حرج نہیں۔

۱۴۴: ۱۴۳: اذان کہنے والا ہی تکبیر کہے

۱۴۴: ۱۴۳: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ مَنْ أَذَّنَ فَهُوَ يَقِيمُ

۱۹۰: حضرت زید بن حارث صدائیؓ سے روایت ہے کہ مجھے حکم دیا رسول اللہ ﷺ نے کہ میں اذان دوں فجر کی میں نے اذان دی پھر جب حضرت بلالؓ نے اقامت کا ارادہ کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارے بھائی صدائیؓ نے اذان دی ہے اور جو اذان دے وہی تکبیر کہے۔ اس باب میں ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویوسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ہم حدیث زیاد کو افریقی کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے اور محدثین کے نزدیک افریقی ضعیف ہیں اور یحییٰ بن سعید قطان وغیرہ نے انہیں ضعیف کہا ہے۔ امام احمدؒ کا قول ہے کہ میں افریقی کی روایت نہیں لکھتا۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں میں نے دیکھا محمد بن اسماعیل بخاریؒ کو وہ افریقی کو قوی کہا کرتے تھے اور وہ کہتے کہ ان کی حدیث صحت کے قریب ہے اور اکثر اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ جو اذان دے وہی تکبیر کہے۔

۱۹۰: حَدَّثَنَا هَذَا نَاعِبَةُ وَيَعْلَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ نَعِيمٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصَّدَائِيِّ قَالَ قَامَ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَوْذَنَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ فَأَذَّنْتُ فَأَرَادَ بِلَالٌ أَنْ يَقِيمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَا ضَدَاءَ قَدْ أَذَّنَ فَمَنْ أَذَّنَ فَهُوَ يَقِيمُ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ زِيَادٍ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ الْإِفْرِيقِيِّ وَالْأَفْرِيقِيِّ هُوَ ضَعِيفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ ضَعْفُهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ وَغَيْرُهُ قَالَ أَحْمَدُ لَا أَكْتُبُ حَدِيثَ الْإِفْرِيقِيِّ قَالَ وَرَأَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقْوَى أَمْرَهُ وَيَقُولُ هُوَ مَقَارِبُ الْحَدِيثِ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مَنْ أَذَّنَ فَهُوَ يَقِيمُ.

خلاصۃ الباب: امام شافعیؒ کے نزدیک یہ عمل واجب ہے جو اذان کہے وہی اقامت کہے۔ امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں یہ مستحب ہے لہذا مؤذن سے اجازت لے کر اقامت کوئی دوسرا کہہ سکتا ہے بشرطیکہ اس سے مؤذن کو تکلیف اور رنج نہ ہو اور تکلیف ہو تو مکروہ ہے مستحب ہونے کی دلیل دارقطنی وغیرہ کی روایات ہیں۔

۱۴۵: ۱۴۴: باب بغیر بے وضو اذان دینا مکروہ ہے

۱۴۵: ۱۴۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي حُرْمَةِ الْأَذَانِ بِغَيْرِ وُضُوءٍ

۱۹۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ اذان دے مگر با وضو آدمی (یعنی جس آدمی کا وضو ہو)۔

۱۹۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُؤْذَنُ إِلَّا مُتَوَضِّئًا.

۱۹۲: یحییٰ بن موسیٰ، عبد اللہ بن وہب سے وہ یونس سے اور وہ ابن شہاب سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا جس آدمی کا وضو نہ ہو وہ اذان نہ دے۔ امام ابویسیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث پہلی حدیث سے صحیح ہے اور ابو ہریرہؓ کی حدیث کو مرفوع نہیں کہا وہب بن منہ نے اور یہ ولید بن مسلم کی روایت سے صحیح ہے اور زہری نے نہیں سنی کوئی حدیث ابو ہریرہؓ سے اور اختلاف ہے اہل علم کا بے وضو اذان دینے کے بارے میں۔ بعض اہل علم کے نزدیک مکروہ ہے اور یہ امام شافعیؒ اور اسحاقؒ کا قول ہے اور رخصت دی ہے بعض اہل علم نے اس کی یہ سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ اور امام احمدؒ کا قول ہے۔

۱۹۲: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا عَبْدَ اللَّهِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَا يُنَادِي بِالصَّلَاةِ إِلَّا مُتَوَضِّئٌ قَالَ أَبُو عَيْسَى وَهَذَا أَصَحُّ مِنَ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ لَمْ يَرْفَعْهُ ابْنُ وَهْبٍ وَهُوَ أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ الْوَلِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَالزُّهْرِيُّ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْأَذَانِ عَلَى غَيْرِ وَضُوءٍ فَكَرِهَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَاسْحَاقُ وَرَخَّصَ فِي ذَلِكَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَاحْمَدُ.

خلاصہ الباب: احناف اور امام شافعیؒ کے نزدیک اذان کے لئے وضو شرط ہے۔

۱۴۶: باب امام اقامت کا زیادہ حق رکھتا ہے ۱۹۳: حضرت جابر بن سرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن تاخیر کرتے اقامت میں یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (نکلتے ہوئے) دیکھ نہ لیتے جب انہیں دیکھتے تو نماز کے لئے اقامت کہتے۔ امام ابویسیؒ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث جابر بن سرہ رضی اللہ عنہ حسن ہے اور حدیث سماک کو اس روایت کے علاوہ ہم نہیں جانتے بعض اہل علم نے اس طرح کہا ہے کہ مؤذن کو اذان کا اور امام کو اقامت کا زیادہ اختیار ہے۔

۱۴۶: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْإِمَامَ أَحَقُّ بِالْإِقَامَةِ ۱۹۳: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ نَا إِسْرَائِيلَ أَخْبَرَنِي سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُولُ كَانَ مُؤَذِّنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُمَهِّلُ فَلَا يَقِيمُ حَتَّى إِذَا رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَرَجَ أَقَامَ الصَّلَاةَ حِينَ يَرَاهُ وَقَالَ أَبُو عَيْسَى حَدِيثُ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَحَدِيثُ سِمَاكٍ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَهَكَذَا قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِنَّ الْمُؤَذِّنَ أَمْلَكَ بِالْأَذَانِ وَالْإِمَامَ أَمْلَكَ بِالْإِقَامَةِ.

خلاصہ الباب: اقامت جس وقت امام چاہے اس وقت ہونی چاہیے۔ اسی حدیث سے فقہاء نے استدلال کر کے کہا ہے کہ اقامت امام کے خروج (نکلنے) کے بعد ہونی چاہیے۔ خروج کا مطلب یہ ہے کہ امام صفوں سے باہر ہو تو صفوں میں آجائے اگر صفوں میں بیٹھا ہو تو مصلیٰ کی طرف چلنے کے لئے کھڑا ہو جائے۔

۱۴۷: باب رات کو اذان دینا

۱۴۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَذَانِ بِاللَّيْلِ

۱۹۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ ۱۹۴: حضرت سالمؒ سے روایت ہے انہوں نے روایت کیا اپنے

۱۔ اس میں تطبیق یہ ہے کہ اگر جماعت کا وقت قریب ہو اور ابھی اذان نہ ہوئی ہو اور کوئی اذان کہنے والا نہ ہو ایک آدمی آئے جو اذان کہہ سکتا ہے لیکن اس کا وضو نہیں ہے تو وہ اذان کہہ دے پھر وضو کر لے تاکہ وقت پر نماز ہو جائے اور نمازیوں میں غلغلہ اور انتشار نہ ہو۔

سالم عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن بلالاً يؤذن بليل فكلوا واشربوا حتى تسمعوا تأذنين ابن أم مكتوم قال أبو عيسى وفي الباب عن ابن مسعود وعائشة وأنيسة وأبي ذر وسمره قال أبو عيسى حديث ابن عمر حديث حسن صحيح وقد اختلف أهل العلم في الأذان بالليل فقال بعض أهل العلم إذا أذن المؤذن بالليل أجزأه ولا يُعيد وهو قول مالك وإني المبارك والشافعي وأحمد وإسحق وقال بعض أهل العلم إذا أذن بليل أعاد وبه يقول سفيان الثوري وروى حماد بن سلمة عن أيوب عن نافع عن ابن عمر أن بلالاً أذن بليل فأمره النبي صلى الله عليه وسلم أن ينادي إن العبد نام قال أبو عيسى هذا حديث غير محفوظ والصحيح ما روى عبيد الله بن عمر وغيره عن نافع عن ابن عمر أن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن بلالاً يؤذن بليل فكلوا واشربوا حتى يؤذن ابن أم مكتوم وروى عبد العزيز ابن أبي رواد عن نافع أن مؤذناً لعمر أذن بليل فأمره عمر أن يعيد الأذان وهذا لا يصح لأنه عن نافع عن عمر منقطع ولعل حماد بن سلمة أراد هذا الحديث والصحيح رواية عبد الله بن عمر وغير واحد عن نافع عن ابن عمر والزهري عن سالم عن ابن عمر أن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن بلالاً يؤذن بليل قال أبو عيسى ولو كان حديث حماد صحيحاً لم يكن لهذا الحديث معنى إذ قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن بلالاً يؤذن بليل فإنما أمرهم فيما

باپ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بلالؓ تو رات کو ہی اذان دے دیتے ہیں پس تم لوگ کھایا پیا کرو یہاں تک کہ تم ابن ام مکتوم کی اذان سنو۔ اس باب میں حضرت ابن مسعودؓ، عائشہؓ، ہیثمہؓ، ابوذرؓ اور سمرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذی نے فرمایا حدیث ابن عمرؓ حسن صحیح ہے اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے رات کو اذان دینے کے بارے میں بعض اہل علم کے نزدیک اگر مؤذن نے رات کو اذان دے دی تو کافی ہے اور اس کا لوٹنا ضروری نہیں ابن مبارکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ کا یہی قول ہے۔ بعض علماء کے نزدیک اگر رات کو اذان دے تو دوبارہ اذان دینا ضروری ہے اور یہ قول سفیان ثوریؒ کا ہے۔ حماد بن سلمہ نے ایوب سے وہ نافع سے اور انہوں نے ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے کہ حضرت بلالؓ نے رات کو اذان دی تو نبی ﷺ نے ان کو حکم دیا کہ نداء لگائیں کہ بندہ (بلال) وقت اذان سے غافل ہو گیا۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث غیر محفوظ ہے اور صحیح وہی ہے جو عبد اللہ بن عمرؓ وغیرہ نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ بلالؓ تو رات کو ہی اذان دے دیتے ہیں لہذا تم لوگ ابن ام مکتوم کی اذان تک کھاتے پیتے رہو اور عبد العزیز بن رواد نے روایت کیا نافع سے کہ حضرت عمرؓ کے مؤذن نے اذان دی رات کو تو حضرت عمرؓ نے اسے حکم دیا کہ وہ دوبارہ اذان دے یہ صحیح نہیں ہے اس لئے کہ نافع کی حضرت عمرؓ سے ملاقات نہیں ہوئی۔ شاید حماد بن سلمہ نے ارادہ کیا ہو اس حدیث کا اور صحیح روایت عبد اللہ بن عمرؓ کی ہے اور اکثر راویوں نے اس کا ذکر کیا ہے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے اور زہری سے انہوں نے سالم سے اور وہ ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا بلالؓ رات کو اذان دے دیتے ہیں۔ امام ابویسیؒ فرماتے ہیں کہ اگر حماد کی روایت صحیح ہوتی تو اس روایت کے کوئی معنی نہ ہوتے کہ آپؐ نے فرمایا کہ بلالؓ اذان رات کو ہی دے دیتے ہیں آپؐ نے اس حدیث میں انہیں آئندہ کے لئے حکم دیا ہے اور اگر آپ ﷺ نے

سالم عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن بلالاً يؤذن بليل فكلوا واشربوا حتى تسمعوا تأذنين ابن أم مكتوم قال أبو عيسى وفي الباب عن ابن مسعود وعائشة وأنيسة وأبي ذر وسمره قال أبو عيسى حديث ابن عمر حديث حسن صحيح وقد اختلف أهل العلم في الأذان بالليل فقال بعض أهل العلم إذا أذن المؤذن بالليل أجزأه ولا يُعيد وهو قول مالك وإني المبارك والشافعي وأحمد وإسحق وقال بعض أهل العلم إذا أذن بليل أعاد وبه يقول سفيان الثوري وروى حماد بن سلمة عن أيوب عن نافع عن ابن عمر أن بلالاً أذن بليل فأمره النبي صلى الله عليه وسلم أن ينادي إن العبد نام قال أبو عيسى هذا حديث غير محفوظ والصحيح ما روى عبيد الله بن عمر وغيره عن نافع عن ابن عمر أن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن بلالاً يؤذن بليل فكلوا واشربوا حتى يؤذن ابن أم مكتوم وروى عبد العزيز ابن أبي رواد عن نافع أن مؤذناً لعمر أذن بليل فأمره عمر أن يعيد الأذان وهذا لا يصح لأنه عن نافع عن عمر منقطع ولعل حماد بن سلمة أراد هذا الحديث والصحيح رواية عبد الله بن عمر وغير واحد عن نافع عن ابن عمر والزهري عن سالم عن ابن عمر أن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن بلالاً يؤذن بليل قال أبو عيسى ولو كان حديث حماد صحيحاً لم يكن لهذا الحديث معنى إذ قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن بلالاً يؤذن بليل فإنما أمرهم فيما

يُسْتَقْبَلُ فَقَالَ إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ وَلَوْ أَنَّهُ أَمَرَهُ بِإِعَادَةِ الْأَذَانِ حِينَ أَذَّنَ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ لَمْ يَقُلْ إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ حَدِيثُ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ غَيْرُ مَحْفُوظٍ أَوْ أَخْطَاءَ فِيهِ حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ.

انہیں طلوع فجر سے پہلے دوبارہ اذان دینے کا حکم دیا ہوتا تو آپ یہ نہ فرماتے کہ بلال رات کو ہی اذان دے دیتے ہیں اور کہا علی بن مدینی نے ایوب سے مروی حماد بن سلمہ کی حدیث جگے روایت کیا ہے ایوب نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے اور انہوں نے نبی ﷺ سے وہ غیر محفوظ ہے اور اس میں حماد بن سلمہ نے خطا کی ہے۔

خلاصۃ الباب: محدثین اور فقہاء کے درمیان یہ بات چلی ہے کہ فجر کی اذان طلوع صبح صادق سے پہلے دی جاسکتی ہے یا نہیں۔ ائمہ ثلاثہ امام یوسف اور عبد اللہ بن مبارک کے نزدیک دی جاسکتی ہے۔ امام ابو حنیفہ، امام محمد سفیان ثوری کا مسلک یہ ہے کہ فجر کی اذان بھی وقت سے پہلے نہیں دی جاسکتی اگر دیدی جائے تو لوٹانا واجب ہے کیونکہ حضرت بلالؓ نماز فجر کے لئے اذان نہیں کہتے تھے بلکہ کسی اور مقصد کے لئے کہتے تھے۔ دلائل احادیث میں موجود ہیں۔

۱۲۸: باب اذان کے

۱۲۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْخُرُوجِ

بعد مسجد سے باہر نکلنا مکروہ ہے

مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ الْأَذَانِ

۱۹۵: حضرت ابو شعثاء سے روایت ہے کہ ایک آدمی مسجد سے باہر نکلا عصر کی اذان کے بعد تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس شخص نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔ ابو عیسیٰ کہتے ہیں اس باب میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے اور حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے اور صحابہ و تابعین کا اسی پر عمل ہے کہ اذان کے بعد مسجد سے کوئی شخص بغیر عذر کے نہ نکلے یعنی وضو نہ ہو یا کوئی ضروری کام ہو۔ اور روایت کیا گیا ہے ابراہیم نخعی سے کہ وہ کہتے ہیں کہ مسجد سے نکلنا جائز ہے جب تک اقامت شروع نہ ہو۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اور ہمارے نزدیک یہ اس کے لئے ہے جو باہر نکلنے کے لئے کوئی عذر رکھتا ہو اور ابو شعثاء کا نام سلیم بن اسود ہے اور وہ والد ہیں اشعث بن ابو شعثاء کے اور یہ حدیث بھی اشعث بن ابی شعثاء نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔

۱۹۵: حَدَّثَنَا هَنَادٌ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي مُهَاجِرٍ عَنْ أَبِي الشَّعَثَاءِ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ مَا أَذَّنَ فِيهِ بِالْعَصْرِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَمَا هَذَا فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعَلَى هَذَا الْعَمَلِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ أَنْ لَا يَخْرُجَ أَحَدٌ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ الْأَذَانِ إِلَّا مِنْ عَذْرٍ أَنْ يَكُونَ عَلَى غَيْرِ وَضُوءٍ أَوْ أَمْرٍ لَا بُدَّ مِنْهُ وَيُرْوَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ أَنَّهُ قَالَ يَخْرُجُ مَا لَمْ يَأْخُذِ الْمُؤَذِّنُ فِي الْإِقَامَةِ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَهَذَا عِنْدَنَا لِمَنْ لَهُ عَذْرٌ فِي الْخُرُوجِ مِنْهُ وَابْنُ الشَّعَثَاءِ اسْمُهُ سُلَيْمٌ بْنُ الْأَسْوَدِ وَهُوَ وَالِدُ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعَثَاءِ وَقَدْ رَوَى أَشْعَثُ بْنُ أَبِي الشَّعَثَاءِ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِيهِ.

بنیادی طور پر اس مسئلہ میں کوئی اختلاف نہیں کہ بغیر عذر کے اذان کے بعد مسجد سے

خلاصۃ الباب:

نکلتا مکر وہ ہے لیکن اگر کوئی شخص دوسری مسجد میں امام ہو یا اپنی نماز پہلے پڑھ چکا ہو یا کوئی ضروری کام پیش آ گیا ہو اور کسی دوسری جگہ جماعت ملنے کی توقع ہو تو نکلتا جائز ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ کو کسی ذریعہ سے یہ معلوم ہو گیا ہوگا کہ جانے والا شخص بغیر کسی عذر کے جارہا ہے اس لئے فرمایا کہ اس نے ابوالقاسمؓ کی نافرمانی کی ہے۔

۱۴۹: باب سفر میں اذان

۱۹۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَابْنُ عَمٍّ لِي فَقَالَ لَنَا إِذَا سَافَرْنَا فَأَذِّنَا وَاقِيمَا وَلْيُؤْمِكُمَا أَكْبَرُ كَمَا قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ اخْتَارُوا الْأَذَانَ فِي السَّفَرِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ تَجْزِي الْإِقَامَةُ إِنَّمَا الْأَذَانُ عَلَى مَنْ يُرِيدُ أَنْ يَجْمَعَ النَّاسَ وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَاسْحَقُ

۱۹۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ ثنا أَبُو تَمِيمَةَ نَا حَمْرَةَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَدَّنَ سَبْعَ سِنِينَ مُحْتَسِبًا كُتِبَتْ لَهُ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ قَالَ أَبُو عِيسَى وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَثَوْبَانَ وَمُعَاوِيَةَ وَأَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَحَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَأَبُو تَمِيمَةَ اسْمُهُ يَحْيَى بْنُ وَاصِحٍ وَأَبُو حَمْرَةَ السُّكْرِيُّ اسْمُهُ مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُونٍ وَجَابِرُ ابْنُ يَزِيدَ الْجُعْفِيُّ ضَعُفُوهُ تَرَكَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ أَبُو عِيسَى سَمِعْتُ الْجَارُودَ يَقُولُ سَمِعْتُ وَكِيعًا يَقُولُ لَوْلَا جَابِرُ

۱۴۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَذَانِ فِي السَّفَرِ

۱۹۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَابْنُ عَمٍّ لِي فَقَالَ لَنَا إِذَا سَافَرْنَا فَأَذِّنَا وَاقِيمَا وَلْيُؤْمِكُمَا أَكْبَرُ كَمَا قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ اخْتَارُوا الْأَذَانَ فِي السَّفَرِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ تَجْزِي الْإِقَامَةُ إِنَّمَا الْأَذَانُ عَلَى مَنْ يُرِيدُ أَنْ يَجْمَعَ النَّاسَ وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَاسْحَقُ

سفر میں جہاں دوسرے آدمیوں کے جماعت میں شامل ہونے کی توقع نہ ہو وہاں بھی اذان و اقامت دونوں مسنون ہیں۔

۱۵۰: باب اذان کی فضیلت

۱۹۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ ثنا أَبُو تَمِيمَةَ نَا حَمْرَةَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَدَّنَ سَبْعَ سِنِينَ مُحْتَسِبًا كُتِبَتْ لَهُ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ قَالَ أَبُو عِيسَى وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَثَوْبَانَ وَمُعَاوِيَةَ وَأَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَحَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَأَبُو تَمِيمَةَ اسْمُهُ يَحْيَى بْنُ وَاصِحٍ وَأَبُو حَمْرَةَ السُّكْرِيُّ اسْمُهُ مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُونٍ وَجَابِرُ ابْنُ يَزِيدَ الْجُعْفِيُّ ضَعُفُوهُ تَرَكَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ أَبُو عِيسَى سَمِعْتُ الْجَارُودَ يَقُولُ سَمِعْتُ وَكِيعًا يَقُولُ لَوْلَا جَابِرُ

۱۵۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْأَذَانِ

۱۹۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ ثنا أَبُو تَمِيمَةَ نَا حَمْرَةَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَدَّنَ سَبْعَ سِنِينَ مُحْتَسِبًا كُتِبَتْ لَهُ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ قَالَ أَبُو عِيسَى وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَثَوْبَانَ وَمُعَاوِيَةَ وَأَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَحَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَأَبُو تَمِيمَةَ اسْمُهُ يَحْيَى بْنُ وَاصِحٍ وَأَبُو حَمْرَةَ السُّكْرِيُّ اسْمُهُ مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُونٍ وَجَابِرُ ابْنُ يَزِيدَ الْجُعْفِيُّ ضَعُفُوهُ تَرَكَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ أَبُو عِيسَى سَمِعْتُ الْجَارُودَ يَقُولُ سَمِعْتُ وَكِيعًا يَقُولُ لَوْلَا جَابِرُ

الْجُعْفَى لَكَانَ أَهْلُ الْكُوفَةِ بَغِيرَ حَدِيثٍ وَلَوْلَا أَنَّهُمْ نَعَى كَهَا أَجَابَ جَعْفَى نَهَ هُوَ تَوَاتُلُ كُوفِ حَدِيثِ كَبَغِيرِهِ
حَمَادٌ لَكَانَ أَهْلُ الْكُوفَةِ بَغِيرَ فَقِهِ.

حَالِ الصَّلَاةِ الْبَابُ: اذان کی فضیلت میں متعدد احادیث صحیحہ موجود ہیں جیسا کہ امام ترمذیؒ فی الباب سے ان کی طرف اشارہ کیا ہے اور حضور ﷺ نے فرمایا کہ اذان کہنے والے قیامت کے دن دوسرے سب لوگوں کے مقابلہ میں دراز گردن (سر بلند) ہونگے۔

۱۵۱: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْإِمَامَ ضَامِنًا

۱۵۱: باب امام ضامن ہے

وَالْمُؤَدِّنَ مُؤْتَمِنًا

اور مؤذن امانت دار ہے

۱۹۸: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے امام ضامن ہے اور مؤذن امانت دار ہے۔ اے اللہ ائمہ کو ہدایت پر رکھ اور مؤذنین کی مغفرت فرما۔ ابویسیؒ فرماتے ہیں اس باب میں عائشہؓ، سہل بن سعدؓ اور عقبہ بن عامرؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ ابو ہریرہؓ کی حدیث سفیان ثوریؒ، حفص بن غیاثؒ اور کئی حضرات نے اعمشؒ سے روایت کی ہے انہوں نے روایت کی ابوصالحؒ سے وہ روایت کرتے ہیں ابو ہریرہؓ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے اور روایت کی اسباط بن محمد نے اعمشؒ سے انہوں نے کہا کہ یہ حدیث مجھے ابی صالحؒ سے انہیں ابو ہریرہؓ سے اور انہیں نبی ﷺ سے پہنچی ہے اور نافع بن سلیمان نے روایت کیا ہے اس روایت کو محمد بن ابی صالحؒ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے اور انہوں نے نبی ﷺ سے۔ ابویسیؒ کہتے ہیں کہ میں نے ابوزرہؓ سے سنا وہ کہتے ہیں کہ ابوصالحؒ کی ابو ہریرہؓ سے مروی حدیث اصح ہے ابوصالحؒ کی حضرت عائشہؓ سے مروی حدیث سے۔ ابویسیؒ ترمذیؒ فرماتے ہیں میں نے محمد بن اسماعیل بخاریؒ سے سنا وہ کہتے ہیں کہ ابوصالحؒ کی عائشہؓ سے مروی حدیث اصح ہے۔ علی بن مدینیؒ سے مذکور ہے کہ ابوصالحؒ کی ابو ہریرہؓ سے مروی حدیث ثابت نہیں ہے۔ ابوصالحؒ کی حضرت عائشہؓ سے مروی حدیث بھی ثابت نہیں ہے۔

۱۹۸: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِمَامُ ضَامِنٌ وَالْمُؤَدِّنُ مُؤْتَمِنٌ اللَّهُمَّ ارْشِدِ الْأَئِمَّةَ وَاعْفِرْ لِلْمُؤَدِّنِينَ قَالَ أَبُو عِيسَى وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَسَهْلِ بْنِ سَعِيدٍ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَوَاهُ سَفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى اسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ لَحْدَثَهُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى نَافِعُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْحَدِيثُ قَالَ أَبُو عِيسَى وَسَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ يَقُولُ حَدِيثُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ حَدِيثُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ عَائِشَةَ أَصَحُّ وَذَكَرَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِينِيِّ أَنَّهُ لَمْ يُبَيِّنْ حَدِيثُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلَا حَدِيثُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ عَائِشَةَ فِي هَذَا.

خلاصۃ الباب: حدیث کا یہ جملہ جامع الکمل میں سے ہے متعدد مختلف فیہ مسائل میں احناف کا مسلک معتدل ہے۔ (۱) امام کی قراءت مقتدی کے لئے کافی ہے۔ (۲) امام کی نماز ٹوٹ جائے تو مقتدی کی بھی فاسد ہو جاتی ہے۔

۱۵۲: بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا أَدَّانَ الْمُؤَذِّنُ

۱۵۲: باب جب مؤذن اذان دے تو سننے والا کیا کہے

۱۹۹: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سنو اذان تو اسی طرح کہو جس طرح کہتا ہے مؤذن۔ اس باب میں ابورافع رضی اللہ عنہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، ام حبیبہ رضی اللہ عنہا، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، عبد اللہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی اللہ عنہا، معاذ بن انس رضی اللہ عنہ اور معاویہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مروی ہیں۔ ابوعیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ ابوسعید کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی طرح روایت کیا ہے معمر اور کئی راویوں نے اس حدیث کی مثل زہری سے۔ وہ روایت کرتے ہیں سعید بن مسیب سے وہ روایت کرتے ہیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اور مالک رضی اللہ عنہ کی روایت اصح ہے۔

۱۹۹: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَامِعُنُ بْنُ مَالِكٍ ح وَثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأُمِّ حَبِيبَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَصْرٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبِيعَةَ وَعَائِشَةَ وَمُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ وَمُعَاوِيَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهَكَذَا رَوَى مَعْمَرٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ مِثْلَ حَدِيثِ مَالِكٍ وَرَوَى عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَرَوَايَةُ مَالِكٍ أَصَحُّ.

۱۵۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ

۱۵۳: باب مؤذن کا اذان پر اجرت لینا

مکروہ ہے

يَأْخُذُ الْمُؤَذِّنُ عَلَى الْآذَانِ أَجْرًا

۲۰۰: حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری وصیت مجھے یہ تھی کہ میں ایسا مؤذن مقرر کروں جو اذان پر اجرت نہ لے۔ امام ابوعیسیٰ فرماتے ہیں حدیث عثمان رضی اللہ عنہ حسن ہے اور اس پر عمل ہے اہل علم کا کہ مؤذن کے لئے اذان پر اجرت لینا مکروہ ہے اور مستحب ہے مؤذن کے لئے کہ وہ اذان دے آخرت کے ثواب کے لئے۔

۲۰۰: حَدَّثَنَا هَنَادَا أَبُو زَيْدٍ عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ إِنَّ مِنْ آخِرِ مَا عَهَدَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْخُذَ الْمُؤَذِّنُ لَا يَأْخُذُ عَلَى آذَانِهِ أَجْرًا قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عُثْمَانَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا أَنْ يَأْخُذَ عَلَى الْآذَانِ أَجْرًا وَاسْتَحَبُّوا لِلْمُؤَذِّنِ أَنْ يَحْتَسِبَ فِي آذَانِهِ.

۱۵۴: باب جب مؤذن

۱۵۴: بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا أَدَّانَ

الْمُؤَذِّنُ مِنَ الدُّعَاءِ

۲۰۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْكَثِيمِ عَنْ الْحَكِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ وَأَنَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ رَضِيَ اللَّهُ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ ذُنُوبَهُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ.

۱۵۵: بَابُ مِنْهُ أَيْضًا

۲۰۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ بْنُ عَسْكَرٍ الْبَغْدَادِيُّ وَابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الدُّعَاءَ اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدُّعْوَةُ التَّامَّةُ وَالصَّلَاةُ الْقَائِمَةُ ابْنِ مُحَمَّدٍ الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَأَبْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَهُ إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ لَا نَعْلَمُ أَحَدًا زَوَاهُ غَيْرَ شُعَيْبِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ.

۱۵۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي أَنَّ الدُّعَاءَ لَا

يُرَدُّ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ

۲۰۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَبُو أَحْمَدَ وَأَبُو نُعَيْمٍ قَالُوا أَنَا سَفْيَانُ عَنْ زَيْدِ الْعَمِيِّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ

الْإِذَانِ دَعَا تَوَسَّنَى وَالْأَكْبَادُ عَاظِرُ

۲۰۱: سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص مؤذن کی اذان سننے کے بعد یہ کہے "میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور بلاشبہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ میں راضی ہوں اللہ کے رب ہونے پر، اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے رسول ہونے پر تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔ ابو عیسیٰؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور اس حدیث کو ہم نہیں جانتے مگر لیث بن سعید کی حکیم بن عبد اللہ بن قیس کی روایت سے۔

۱۵۵: باب اسی سے متعلق

۲۰۲: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے اذان سننے کے بعد کہا (اللہم سے وعدتہ تک) "اے اللہ اس کا دل دعا اور کھڑی ہونے والی نماز کے رب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور بزرگی عطا فرما اور ان کو مقام محمود عطا فرما جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے۔ تو قیامت کے دن اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔" امام ابو عیسیٰؒ رحمہ اللہ فرماتے ہیں حدیث جابر رضی اللہ عنہ حسن غریب ہے، محمد بن منکدر کی روایت سے۔ ہم نہیں جانتے کہ اس روایت کو شعیب بن ابو حمزہ کے علاوہ کسی اور نے بھی روایت کیا ہو۔

۱۵۶: باب اذان اور اقامت

کے درمیان کی جانے والی دعا رد نہیں جاتی

۲۰۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان اور اقامت کے درمیان دعا رد نہیں ہوتی۔ امام ابو عیسیٰؒ ترمذی

رحمہ اللہ فرماتے ہیں حدیث انس رضی اللہ عنہ حسن ہے اور روایت کیا ہے اس حدیث کی مثل اسحاق ہمدانی نے برید بن مریم کے واسطے سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔

۱۵۷: باب اللہ نے اپنے

بندوں پر کتنی نمازیں فرض کی ہیں

۲۰۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر شب معراج میں پچاس نمازیں فرض کی گئیں پھر کی گئی ان میں یہاں تک کہ پانچ رہ گئیں پھر آواز دی گئی، اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے قول میں تبدیلی نہیں ہوتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ان پانچ کے بدلے میں پچاس کا ثواب ہے۔ اس باب میں عبادہ بن صامتؓ طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ، ابوقادہ رضی اللہ عنہ، ابوذر رضی اللہ عنہ، مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ابویسیؒ فرماتے ہیں حدیث انس رضی اللہ عنہ حسن صحیح غریب ہے۔

۱۵۸: باب پانچ نمازوں کی فضیلت

۲۰۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ نمازیں اور ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک ان کے درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہے (صغیرہ گناہوں کا) جب تک کبیرہ گناہوں کا مرتکب نہ ہو۔ اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ اور حنظلہ اسیدی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ ابویسیؒ فرماتے ہیں حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے۔

۱۵۹: باب جماعت کی فضیلت

۲۰۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت کے ساتھ نماز اکیلے

اللہ ﷻ الدُّعَاءُ لَا يَرُدُّ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ ابْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ هَذَا.

۱۵۷: بَابُ مَا جَاءَ كُمْ فَرَضَ اللَّهُ

عَلَى عِبَادِهِ مِنَ الصَّلَوَاتِ

۲۰۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ فَرَضَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً أُسْرَى بِهِ الصَّلَوَاتِ خَمْسِينَ ثُمَّ نَقَصَتْ حَتَّى جُعِلَتْ خَمْسًا ثُمَّ نُوْدِيَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّهُ لَا يُبْدَلُ الْقَوْلُ لَدُنِّي وَإِنَّ لَكَ بِهَذِهِ الْخَمْسِ خَمْسِينَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَطَلْحَةَ بْنِ عُثَيْدٍ وَاللَّهِ وَأَبِي قَتَادَةَ وَأَبِي ذَرٍّ وَمَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِي قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۱۵۸: بَابُ فِي فَضْلِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ

۲۰۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ مَا لَمْ تَغُشَّ الْكَبَائِرُ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَأَنَسٍ وَحَنْظَلَةَ الْأَسَدِيِّ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۵۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْجَمَاعَةِ

۲۰۶: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَا عَبْدَةُ عَنْ عُثَيْدٍ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

نماز پڑھنے سے ستائیس درجے زیادہ افضل ہے۔ اس باب میں عبد اللہ بن مسعودؓ، ابی بن کعبؓ، معاذ بن جبلؓ، ابوسعیدؓ، ابو ہریرہؓ اور انس بن مالکؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عمرؓ حسن صحیح ہے اور اسی طرح روایت کیا نافع نے ابن عمرؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جماعت کی نماز مفرد کی نماز سے ستائیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔ اکثر راویوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پچیس درجے کا قول نقل کیا ہے سوائے ابن عمرؓ کے کہ انہوں نے ستائیس درجے کہا ہے۔

۲۰۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جماعت سے نماز ادا کرنے والے آدمی کی نماز اس کے اکیلے پڑھنے سے پچیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۶۰: باب جو شخص اذان سنے اور

اس کا جواب نہ دے (یعنی نماز کے لئے نہ پہنچے)

۲۰۸: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میں نے ارادہ کیا کہ اپنے جوانوں کو لکڑیوں کا ڈھیر جمع کرنے کا حکم دوں پھر میں نماز کا حکم دوں اور نماز کے لئے اقامت کہی جائے پھر میں آگ لگا دوں ان لوگوں کے گھروں کو جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے۔ اس باب میں ابن مسعودؓ، ابو درداءؓ، ابن عباسؓ، معاذ بن انسؓ، جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں ابوعیسیٰؒ فرماتے ہیں ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور کئی صحابہؓ سے مروی ہے کہ جو شخص اذان سنے اور اس کا جواب نہ دے (یعنی مسجد میں نماز کے لئے حاضر نہ ہو) تو اس کی نماز نہیں۔ بعض اہل علم کا قول ہے کہ یہ تاکید سختی اور تنبیہ کے معنی میں ہے اور کسی شخص کے لئے جماعت

وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلٌ عَلَى صَلَاةِ الرَّجُلِ وَحْدَهُ بِسِتِّ عَشْرِينَ دَرَجَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي بَنِي كَعْبٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهَكَذَا رَوَى نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ تَفْضُلُ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ عَلَى صَلَاةِ الرَّجُلِ وَحْدَهُ بِسِتِّ عَشْرِينَ دَرَجَةً وَعَامَّةٌ مَن رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا قَالُوا خَمْسٌ وَعَشْرِينَ إِلَّا ابْنُ عُمَرَ فَإِنَّهُ قَالَ بِسِتِّ عَشْرِينَ.

۲۰۷: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَافِعُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الصَّلَاةَ الرَّجُلُ فِي الْجَمَاعَةِ تَرْبُدُ عَلَى صَلَاتِهِ وَحْدَهُ بِخَمْسَةِ وَعَشْرِينَ جُزْءًا قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۶۰: بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ سَمِعَ

النِّدَاءَ فَلَا يُجِيبُ

۲۰۸: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَا وَكِيعٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَمُرَ فِتْنَتِي أَنْ يَجْمَعُوا حَزْمَ الْحَطَبِ ثُمَّ أَمُرَ بِالصَّلَاةِ فَتَقَامَ ثُمَّ أَحْرِقَ عَلَى أَقْوَامٍ لَا يَشْهَدُونَ الصَّلَاةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَمُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ وَجَابِرٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَالُوا مَن سَمِعَ النِّدَاءَ فَلَمْ يُجِبْ فَلَا صَلَاةَ لَهُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ

هَذَا عَلَى التَّغْلِيطِ وَالتَّشْدِيدِ وَلَا رُخْصَةَ لِأَحَدٍ فِي تَرْكِ الْجَمَاعَةِ إِلَّا مِنْ عُذْرٍ قَالَ مُجَاهِدٌ وَسُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ رَجُلٍ يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ لَا يَشْهَدُ جُمُعَةً وَلَا جَمَاعَةً فَقَالَ هُوَ فِي النَّارِ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ هَذَا نَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ وَمَعْنَى الْحَدِيثِ أَنَّ لَا يَشْهَدُ الْجَمَاعَةَ وَالْجُمُعَةَ رَغْبَةً عَنْهَا وَاسْتِخْفَافًا بِحَقِّهَا وَتَهَا وَنَابَهَا.

کو ترک کرنے کی اجازت نہیں الایہ کہ اس کو کوئی عذر ہو۔ مجاہد نے کہا کہ سوال کیا گیا ابن عباسؓ سے ایسے شخص کے متعلق جو دن میں روزے رکھتا ہو اور رات بھر نماز پڑھتا ہو لیکن نہ جمعہ میں حاضر ہوتا ہے اور نہ جماعت میں۔ فرمایا (ابن عباسؓ نے) وہ جہنمی ہے۔ ہم سے روایت کیا اسے حماد نے انہوں نے محاربؓ سے اور وہ لیث سے اور وہ مجاہد سے روایت کرتے ہیں اور اس حدیث کے معنی یہ ہیں کہ وہ شخص جمعہ اور جماعت میں نہ حاضر ہوتا ہو قصد آیا تکبر کی وجہ سے یا جماعت کو حقیر سمجھ کر (وہ جہنمی ہے)۔

حَلَالُ صَلَاةِ الْإِنْسَانِ: (۱) اذان کا جواب دینا چاہئے (۲) پچاس نمازوں کا حکم عالم بالا کے اعتبار سے تھا اور وہاں کے لحاظ سے آج بھی نمازیں پچاس ہی ہیں اس کی تائید حدیث باب کے اگلے جملہ سے ہوتی ہے۔ (۳) بعض مسنون طریقے سے اذان کا جواب دینے اور اس کے بعد دعا وسیلہ مانگنے سے اللہ تعالیٰ راضی ہوتے ہیں۔ حضور ﷺ کی شفاعت نصیب فرماویں گے۔ (۴) امام احمدؒ کا مسلک اس حدیث کی بناء پر یہ ہے کہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا فرض عین ہے۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک واجب ہے بہر حال جماعت کی تاکید ثابت ہوتی ہے۔ (۵) تھوڑی سی محنت پر اتنا بڑا ثواب کہ ایک نماز پر ستائیس گنا اجر دینے کا وعدہ ہے۔

۱۶۱: باب وہ شخص جو اکیلا

نماز پڑھ چکا ہو پھر جماعت پائے

۲۰۹: جابر بن یزید بن اسود سے روایت کرتے ہیں اور وہ اپنے والد سے کہ میں حاضر ہوا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج میں۔ پس میں نے نماز پڑھی آپ ﷺ کے ساتھ صبح کو مسجد خیف میں جب نماز ختم ہوئی تو آپ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور دیکھا دو آدمیوں کو کہ انہوں نے باجماعت نماز نہیں پڑھی تھی آپ نے فرمایا انہیں میرے پاس لاؤ پس انہیں لایا گیا اس حالت میں کہ ان کی رگیں خوف سے پھڑک رہی تھیں آپ نے پوچھا تمہیں ہمارے ساتھ کس چیز نے نماز پڑھنے سے روکا؟ انہوں نے کہا ہم نے اپنی منزلوں میں نماز ادا کر لی تھی آپ نے فرمایا ایسا نہ کیا کرو اگر تم اپنی منزلوں میں نماز پڑھ لو اور پھر مسجد میں آؤ تو جماعت کے ساتھ نماز پڑھو وہ تمہارے لئے نفل

۱۶۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي

وَحْدَهُ ثُمَّ يُدْرِكُ الْجَمَاعَةَ

۲۰۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا يَعْقُبُ بْنُ عَطَاءٍ نَا جَابِرُ بْنُ يَزِيدَ ابْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّتَهُ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ صَلَاةَ الصُّبْحِ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ انْحَرَفَ فَإِذَا هُوَ بِرَجُلَيْنِ فِي أُخْرَى الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّيَا مَعَهُ فَقَالَ عَلَيَّ بِهِمَا فَجِئْتُ بِهِمَا تَرَعُدَا أَنْصَهُمَا فَقَالَ مَا مَنَعَكُمَا أَنْ تُصَلِّيَا مَعَنَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا قَدْ صَلَّيْنَا فِي رِحَالِنَا قَالَ فَلَا تَفْعَلَا إِذَا صَلَّيْتُمَا فِي رِحَالِكُمَا ثُمَّ أَتَيْتُمَا مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ فَصَلِّيَا مَعَهُمْ فَإِنَّهَا لَكُمْ نَا فَلَمَّا وَفَى الْبَابَ عَنْ مُحَجَّجٍ وَيَزِيدَ ابْنِ عَامِرٍ قَالَ

ہوگی۔ اس باب میں مجن اور یزید بن عامر سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ فرماتے ہیں یزید بن اسود کی حدیث حسن صحیح ہے اور یہ کئی علماء کا قول بھی ہے اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری شافعی، احمد اور اسحاق کہ اگر کوئی شخص اکیلا نماز پڑھ چکا ہو پھر جماعت پالے تو تمام نمازیں جماعت میں لوٹا سکتا ہے اگر مغرب کی نماز اکیلے پڑھی پھر جماعت مل گئی تو یہ حضرات کہتے ہیں کہ وہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھے اور اس میں ایک رکعت ملا کر اسے جفت کر دے اور جو نماز اس نے اکیلے پڑھی ہوگی وہی فرض ہوگی (یعنی جماعت کے ساتھ جو نماز پڑھی وہ نفل شمار ہوگی اور جو پہلے تنہا پڑھی تھی وہی فرض شمار ہوں گے۔

۱۶۲: باب اس مسجد میں دوسری جماعت

جس میں ایک مرتبہ جماعت ہو چکی ہو

۲۱۰: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی آیا رسول اللہ ﷺ کے نماز پڑھ لینے کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا کون تجارت کرے گا اس آدمی کے ساتھ۔ ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے اس کے ساتھ نماز پڑھی لی۔ اس باب میں ابوامامہ، ابوموسیٰ اور حکم بن عمیر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی نے کہا کہ ابوسعید کی حدیث حسن ہے اور صحابہ و تابعین میں سے کئی اہل علم کا یہ قول ہے کہ جس مسجد میں جماعت ہو چکی ہو اس میں دوبارہ جماعت کرنے میں کوئی حرج نہیں اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق بھی اور بعض اہل علم کے نزدیک وہ نماز پڑھیں اکیلے اکیلے (یعنی پہلی جماعت کے بعد آنے والے لوگ اپنی اپنی انفرادی نماز پڑھیں دوبارہ جماعت نہ کریں) یہ قول سفیان ثوری، ابن مبارک، امام مالک اور امام شافعی کا ہے ان کا مسلک یہ ہے کہ (بعد میں آنے والے جماعت نہ کریں) وہ الگ الگ نماز پڑھیں۔

أَبُو عَيْسَى حَدِيثُ يَزِيدَ ابْنِ الْأَسْوَدِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَاسْحَقُ قَالُوا إِذَا صَلَّى الرَّجُلُ وَحْدَهُ ثُمَّ أَذْرَكَ الْجَمَاعَةَ فَإِنَّهُ يُعِيدُ الصَّلَاةَ كُلَّهَا فِي الْجَمَاعَةِ وَإِذَا صَلَّى الرَّجُلُ الْمَغْرِبَ وَحْدَهُ ثُمَّ أَذْرَكَ الْجَمَاعَةَ قَالُوا فَإِنَّهُ يُصَلِّيُهَا مَعَهُمْ وَيَشْفَعُ بِرُكْعَةٍ وَالَّتِي صَلَّى وَحْدَهُ هِيَ الْمَكْتُوبَةُ عِنْدَهُمْ.

۱۶۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجَمَاعَةِ فِي

مَسْجِدٍ قَدْ صَلَّيَ فِيهِ مَرَّةً

۲۱۰: حَدَّثَنَا هَذَا نَا عُبْدَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ وَقَدْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيُّكُمْ يَتَجَرَّ عَلَى هَذَا فَقَامَ رَجُلٌ وَصَلَّى مَعَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ وَأَبِي مُوسَى وَالْحَكَمِ بْنِ عَمِيرٍ وَقَالَ أَبُو عَيْسَى حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ مِنَ التَّابِعِينَ قَالُوا لَا بَأْسَ أَنْ يُصَلِّيَ الْقَوْمُ جَمَاعَةً فِي مَسْجِدٍ قَدْ صَلَّيَ فِيهِ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَاسْحَقُ وَقَالَ آخَرُونَ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يُصَلُّونَ فَرَادَى وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَمَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ يَخْتَارُونَ الصَّلَاةَ فَرَادَى.

(فَالْأَمْرُ) یہی مسلک حنفیہ کا ہے اور جو اس کی یہ ہے کہ اگر دوبارہ جماعت کی عام اجازت دے دی جائے تو پھر پہلی اور اصل جماعت کا اتنا اہتمام نہ رہے گا۔

۱۶۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْعِشَاءِ

وَالْفَجْرِ فِي جَمَاعَةٍ

۲۱۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا بَشْرُ بْنُ السَّرِيِّ نَاسْفِيَانُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ كَانَ لَهُ قِيَامٌ نِصْفَ لَيْلَةٍ وَمَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ وَالْفَجَرَ فِي جَمَاعَةٍ كَانَ لَهُ كَقِيَامِ لَيْلَةٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمرَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ وَغَمَارَةَ بْنِ زُويََّةَ وَجُنْدُبَ وَأَبِي بِنِ كَعْبٍ وَأَبِي مُوسَى وَبُرَيْدَةَ .

۲۱۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ فَلَا تُخْفَرُوا اللَّهَ فِي ذِمَّتِهِ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عُثْمَانَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ عُثْمَانَ مَوْفُورًا رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عُثْمَانَ مَرْفُوعًا .

۲۱۳: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ الْعَنْبَرِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ أَبُو عَسَانَ الْعَنْبَرِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ الْكَحَالِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَوْسٍ الْخُزَاعِيِّ عَنْ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَشِّرِ الْمَشَّائِينَ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّورِ النَّامِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ .

۱۶۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ

۲۱۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا وَشَرُّهَا آخِرُهَا وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا وَشَرُّهَا

۱۶۳: بَابُ عِشَاءٍ أَوْ فَجْرِ كِي نَمَازٍ بِاِجْمَاعَتٍ پڑھنے

کی فضیلت

۲۱۱: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حاضر ہوا عشاء کی نماز کے لئے اس کے لئے نصف رات کے قیام کا ثواب ہے اور جس نے صبح اور عشاء کی نماز باجماعت پڑھی اس کے لئے پوری رات کے قیام کا اجر ہے۔ اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ، عمارہ بن ابو ربیعہ رضی اللہ عنہ، جندب رضی اللہ عنہ، ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ اور بُریدہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مروی ہیں۔

۲۱۲: حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز پڑھی صبح کی وہ اللہ کی پناہ میں ہے پس تم اللہ کی پناہ نہ توڑو۔ امام ابویسی ترمذی نے کہا حدیث عثمان حسن صحیح ہے اور اس حدیث کو روایت کیا ہے عبد الرحمن بن ابی عمرؓ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے موقوفاً اور کئی سندوں سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بھی مروی ہے۔

۲۱۳: حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اندھیروں میں مسجد کی طرف چلنے والوں کو قیامت کے دن کامل نور کی خوشخبری دو۔

یہ حدیث غریب ہے۔

۱۶۴: بَابُ پَهْلِي صَفِّ كِي فَضْلِيَتِ

۲۱۴: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مردوں کی صفوں میں سے سب سے بہتر پہلی اور سب سے بری آخری صف ہے جبکہ عورتوں کی صفوں میں سے بہترین صف آخری اور سب سے بری پہلی صف ہے۔ اس

باب میں جابرؓ، ابن عباسؓ، ابوسعیدؓ، عائشہؓ، عرباض بن ساریہؓ اور انسؓ سے بھی روایات مروی ہیں۔ ابویسیؓ فرماتے ہیں حدیث ابوہریرہؓ حسن صحیح ہے۔

۲۱۵: اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ آپ ﷺ پہلی صف کے لئے تین مرتبہ اور دوسری صف کے لئے ایک مرتبہ استغفار کرتے تھے فرمایا نبی ﷺ نے اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اذان دینے اور پہلی صف میں (شامل ہو کر) نماز پڑھنے کا کتنا اجر ہے پھر وہ اسے (یعنی پہلی صف کو) قرعہ اندازی کے بغیر نہ پائیں تو ضرور قرعہ اندازی کریں۔ یہ حدیث ہم سے روایت کی اسحاق بن موسیٰ انصاری نے ان سے معن نے ان سے مالک نے اور روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے بھی روایت کی مالک سے انہوں نے سہمی سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے اور انہوں نے نبی ﷺ سے اوپر کی حدیث کی طرح۔

۱۶۵: باب صفوں کو سیدھا کرنا

۲۱۶: حضرت نعمان بن بشیرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہماری صفوں کو درست فرمایا کرتے تھے ایک مرتبہ نکلے تو آپؐ نے ایک شخص کو دیکھا اس کا سینہ صف سے آگے بڑھا ہوا تھا آپ ﷺ نے فرمایا تم اپنی صفوں کو سیدھا کرو (برابر کرو) ورنہ اللہ تعالیٰ پھوٹ ڈال دے گا تمہارے دلوں میں۔ اس باب میں حضرت جابرؓ، ابن سمرہؓ، براءؓ، جابر بن عبد اللہؓ، انسؓ، ابوہریرہؓ اور حضرت عائشہؓ سے بھی روایات مروی ہیں ابویسیؓ فرماتے ہیں نعمان بن بشیرؓ کی مروی حدیث حسن صحیح ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے آپ ﷺ نے فرمایا کہ صفوں کو سیدھا کرنا نماز کو پورا کرنے میں شامل ہے اور مروی ہے حضرت عمرؓ سے کہ وہ ایک آدمی کو صفیں سیدھی کرنے کے لئے مقرر کرتے تھے اور اس وقت تک تکبیر (اولیٰ) نہ کہتے جب تک انہیں بتانہ دیا جاتا کہ صفیں سیدھی ہو گئی ہیں۔ مروی ہے حضرت علیؓ اور

أُولَہَا وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي وَعَائِشَةَ وَالْعُرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ وَأَنَسٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۱۵: وَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَسْتَغْفِرُ لِلصَّفِّ الْأَوَّلِ ثَلَاثًا وَلِلثَّانِي مَرَّةً وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ النَّاسَ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْبِدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَن يَسْتَغْفِرُوا عَلَيْهِ لَا اسْتَهْمُوا حَدَّثَنَا بِذَلِكَ إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَاعَمَنَ نَامَالِكُ ح وَثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُهْمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۱۶۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي إِقَامَةِ الصُّفُوفِ

۲۱۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي عَوْنَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنِ الثُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّي صُفُوفَنَا فَيُخْرِجُ يَوْمًا فَرَأَى رَجُلًا خَارِجًا صَدْرُهُ عَنِ الْقَوْمِ فَقَالَ لَتَسَوْنَ صُفُوفَكُمْ أَوْلِيَا لِقَنَ اللَّهُ بَيْنَ وَجُوهِكُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَالْبَرَاءِ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَأَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ثَعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ تَمَامَ الصَّلَاةَ إِقَامَةَ الصَّفِّ وَرَوَى عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُؤَكِّلُ رَجُلًا بِإِقَامَةِ الصُّفُوفِ وَلَا يُكَبِّرُ حَتَّى يُخْبَرَ أَنَّ الصُّفُوفَ قَدْ اسْتَوَتْ وَرَوَى عَنْ عَلِيٍّ وَغُثْمَانَ أَنَّهُمَا كَانَا

يَعَاهَدَانِ ذَلِكَ يَقُولَانِ اسْتَوْوَا وَكَانَ عَلِيٌّ يَقُولُ
 تَقْدَمُ يَا فُلَانٌ تَأْخِرُ يَا فُلَانٌ
 عثمانؓ سے کہ وہ دونوں بھی یہی کام کرتے اور فرمایا کرتے
 ”برابر ہو جاؤ“ اور حضرت علیؓ فرمایا کرتے ”اے فلاں آگے
 ہو جا“ اے فلاں پیچھے ہو جا۔

۱۶۶: باب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے

عقلمند اور ہوشیار میرے قریب رہا کریں

۲۱۷: حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی ﷺ نے
 میرے قریب تم میں سے عقلمند اور سمجھدار لوگ کھڑے ہوں پھر
 جوان کے قریب ہوں (یعنی بصیرت و عقل میں) پھر وہ جوان
 کے قریب ہوں اور نہ تم اختلاف کرو آپس میں تاکہ تمہارے
 دلوں میں پھوٹ نہ پڑ جائے اور بازار ہو بازاروں کے شور و غل
 سے۔ اس باب میں ابی بن کعب، ابن مسعود، ابوسعید، براء اور
 انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ترمذیؒ
 فرماتے ہیں عبداللہ بن مسعودؓ کی حدیث حسن غریب ہے اور
 مروی ہے نبی ﷺ سے آپ ﷺ کو مہاجرین اور انصار کا
 اپنے قریب رہنا پسند تھا تاکہ وہ آپؐ سے (مسائل کو) محفوظ
 رکھیں اور خالد الحذاء خالد بن مہران ہیں ان کی کنیت ابو
 المنازل ہے (امام ترمذیؒ فرماتے ہیں) میں نے محمد بن اسماعیل
 بخاریؒ سے سنا کہ خالد حذاء نے کبھی جوتا نہیں بنایا وہ ایک
 جوتے بنانے والے کے پاس بیٹھا کرتے تھے اس لئے اسی
 نسبت سے مشہور ہو گئے اور ابو معشر کا نام زیاد بن کلیب ہے۔

۱۶۷: باب ستونوں

کے درمیان صف بنانا مکروہ ہے

۲۱۸: عبدالحمید بن محمود کہتے ہیں ہم نے امراء میں سے ایک
 امیر کے پیچھے نماز پڑھی پس ہمیں مجبور کیا لوگوں نے تو ہم نے
 نماز پڑھی دو ستونوں کے درمیان اور جب ہم نماز پڑھ چکے تو
 فرمایا انس بن مالکؓ نے ہم اس سے پرہیز کرتے تھے (یعنی
 ستونوں کے درمیان نماز پڑھنے سے) رسول اللہ ﷺ کے

۱۶۶: بَابُ مَا جَاءَ لِيَلِينِي مِنْكُمْ

أُولُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهْيِ

۲۱۷: حَدَّثَنَا نَضْرَبُنْ عَلِيُّ الْجَهْضِيُّ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ
 زُرَيْعٍ نَاحِلَةَ الْحَدَّاءِ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ
 عُلَقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ لِيَلِينِي مِنْكُمْ أُولُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهْيِ ثُمَّ الَّذِينَ
 يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ وَلَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ
 قُلُوبُكُمْ وَإِيَّاكُمْ وَهَيْشَاتِ الْأَسْوَاقِ وَفِي الْبَابِ عَنْ
 أَبِي بِنِ كَعْبٍ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَالْبَرَاءِ
 وَانْسٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثٌ
 حَسَنٌ غَرِيبٌ وَرَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَنَّهُ كَانَ يُعْجِبُهُ أَنْ يَلِيَهُ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ
 لِيَحْفَظُوا عَنْهُ وَخَالِدُ الْحَدَّاءِ هُوَ خَالِدُ بْنُ مِهْرَانَ
 يُكْنَى أَبَا الْمُنَازِلِ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ
 يَقُولُ أَنَّ خَالِدًا الْحَدَّاءَ مَاحِذَا نَعْلًا قَطُّ إِنَّمَا
 كَانَ يَجْلِسُ إِلَى حَدَّاءٍ فَتُسَبِّحُ إِلَيْهِ وَأَبُو مَعْشَرٍ
 اسْمُهُ زِيَادُ بْنُ كَلَيْبٍ.

۱۶۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

الْصَّفِّ بَيْنَ السَّوَارِي

۲۱۸: حَدَّثَنَا هِشَامُ وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَحْيَى ابْنِ
 هَانِئٍ بَنِ غُرَوَةَ الْمُرَادِي عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ مَحْمُودٍ
 قَالَ صَلَّيْنَا خَلْفَ أَمِيرٍ مِنَ الْأَمْرَاءِ فَاصْطَرَّ
 نَا النَّاسُ فَصَلَّيْنَا بَيْنَ السَّارِ يَتَيْنِ فَلَمَّا صَلَّيْنَا قَالَ
 أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ كُنَّا نَتَّقِي هَذَا عَلَى عَهْدِ رَسُولٍ

زمانے میں۔ اس باب میں قرہ بن ایاس مرنی سے بھی روایت ہے۔ ابویسیٰ فرماتے ہیں حدیث انسؓ صحیح ہے اور مکروہ سمجھتے ہیں بعض اہل علم ستونوں کے درمیان صف بنانے کو اور یہ احمدؒ اور اسحاقؒ کا قول ہے۔ بعض اہل علم نے اس کی (یعنی ستونوں کے درمیان صف کی) اجازت دی ہے۔

۱۶۸: باب صف کے پیچھے اکیلے

نماز پڑھنا

۲۱۹: ہلال بن یساف کہتے ہیں کہ زیاد بن ابی الجعد نے میرا ہاتھ پکڑا رکھ کے مقام پر اور مجھے اپنے ساتھ ایک شیخ کے پاس لے گئے انہیں وابصہ بن معبد کہا جاتا ہے ان کا تعلق قبیلہ بنی اسد سے تھا مجھ سے زیاد نے کہا مجھے روایت بیان کی اس شیخ نے کہ ایک آدمی نے نماز پڑھی صف کے پیچھے اکیلے تو نبی ﷺ نے اسے حکم دیا کہ وہ نماز کو لوٹائے (یعنی دوبارہ پڑھے) اور اس بات کو شیخ سن رہے تھے۔ اس باب میں علی بن شیبان اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث مروی ہیں۔ امام ابویسیٰ ترمذی فرماتے ہیں وابصہ کی حدیث حسن ہے اور مکروہ کہا اہل علم کی ایک جماعت نے کہ کوئی شخص صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھے اور وہ کہتے ہیں کہ اگر اس نے صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھی تو اسے نماز دوبارہ پڑھنی ہوگی اور یہ قول ہے احمدؒ اور اسحاقؒ کا اور اہل علم کے ایک گروہ کا کہنا ہے کہ اس کی نماز ہو جائیگی اور یہ قول ہے سفیانؒ، ابن مبارکؒ اور امام شافعیؒ کا، اہل کوفہ میں سے بھی علماء کی ایک جماعت وابصہ بن معبد کی روایت پر عمل کرتی ہے وہ کہتے ہیں کہ جس آدمی نے صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھی ہو تو وہ نماز دوبارہ پڑھے ان میں حماد بن ابی سلیمان، ابن ابی لیلیٰ اور کعب شامل ہیں اور روایت کی ہے حدیث حصین کئی لوگوں نے ہلال بن ابی یساف سے ابوالخصص کی روایت کی طرح۔ روایت ہے زیاد بن ابی الجعد سے کہ مروی ہے وابصہ سے اور حصین کی حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ ہلال نے وابصہ کا زمانہ پایا ہے۔ محدثین اس بارے میں اختلاف کرتے

اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم وَفِی الْبَابِ عَنْ قُرَّةَ بِنِ اِیَّاسِ الْمُرْنِیِّ قَالَ أَبُو عِیْسَى حَدِیْثُ اَنَسٍ حَدِیْثُ حَسَنٍ صَحِیْحٌ وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ يُصَفَّ بَيْنَ السَّوَارِیِّ وَبِهِ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاسْحَاقُ وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فِیْ ذٰلِكَ .

۱۶۸: بَابُ مَا جَاءَ فِی الصَّلَاةِ

خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ

۲۱۹: حَدَّثَنَا هُنَادٌ نَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ أَخَذَ زِيَادُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ بِيَدِي وَنَحْنُ بِالرَّقَةِ فَقَامَ بَنِي عَلَى شَيْخٍ يُقَالُ لَهُ وَابِصَةُ بْنُ مَعْبُدٍ مِنْ بَنِي أَسَدٍ فَقَالَ زِيَادٌ حَدَّثَنِي هَذَا الشَّيْخُ أَنَّ رَجُلًا صَلَّي خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ وَالشَّيْخُ يَسْمَعُ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعِيدَ الصَّلَاةَ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِیْسَى حَدِیْثُ وَابِصَةَ حَدِیْثُ حَسَنٌ وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ وَقَالُوا يُعِيدُ اِذَا صَلَّی خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ وَبِهِ يَقُوْلُ اَحْمَدُ وَاسْحَاقُ وَقَدْ قَالَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ يُجْزِئُهُ اِذَا صَلَّی خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَقَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْكُوفَةِ اِلَى حَدِیْثِ وَابِصَةَ بَنِ مَعْبُدٍ اَيْضًا قَالُوا مَنْ صَلَّی خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ يُعِيدُ مِنْهُمْ حَمَّادُ بْنُ اَبِي سَلِيْمَانَ وَابْنُ اَبِي لَيْلَى وَرَوَى حَدِیْثُ حُصَيْنٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ غَيْرُ وَاحِدٍ مِثْلَ رَوَايَةِ اَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ زِيَادِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ وَابِصَةَ وَفِی حَدِیْثِ حُصَيْنٍ مَا يَدُلُّ عَلَى اَنَّ هِلَالَ قَدْ

ہیں بعض کے نزدیک عمرو بن مرہ کی ہلال بن یساف سے مروی حدیث اصح ہے جو ہلال عمرو بن راشد سے اور وہ وابصہ سے روایت کرتے ہیں۔ اور بعض محدثین کا کہنا ہے کہ حصین کی ہلال بن یساف سے مروی حدیث اصح ہے جو وہ زیاد بن ابی جعدا سے اور وہ وابصہ بن معبد سے روایت کرتے ہیں۔ ابویسی ترمذی کہتے ہیں میرے نزدیک یہ حدیث عمرو بن مرہ کی حدیث سے اصح ہے کیونکہ ہلال بن یساف سے اسی سند سے کئی احادیث مروی ہیں کہ وہ زیاد بن جعدا سے اور وہ وابصہ بن معبد سے روایت کرتے ہیں۔ محمد بن بشار سے روایت ہے وہ محمد بن جعفر سے وہ شعبہ سے وہ عمرو بن مرہ سے وہ زیاد بن ابی جعدا سے اور وہ وابصہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ بیان کیا ہم سے محمد بن بشار نے ان سے محمد بن جعفر نے ان سے شعبہ نے ان سے عمرو بن مرہ نے ان سے ہلال بن یساف نے ان سے عمرو بن راشد نے ان سے وابصہ بن معبد نے کہ ایک شخص نے صف کے پیچھے اکیلے (کھڑے ہو کر) نماز پڑھی تو اس کو نبی ﷺ نے دوبارہ نماز پڑھنے کا حکم دیا۔ ابویسی فرماتے ہیں میں نے جارد سے سنا انہوں نے کہا میں نے سنا کج سے وہ کہتے تھے کہ جب کوئی صف کے پیچھے اکیلا نماز پڑھے تو پھر دوبارہ نماز پڑھے۔

۱۶۹: باب وہ شخص جس کے ساتھ نماز

پڑھنے والا ایک ہی آدمی ہو

۲۲۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے ایک رات نماز پڑھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا سر دائیں طرف سے پکڑ کر مجھے دائیں طرف کر دیا۔ اس باب میں انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ ابویسی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرامؓ اور بعد کے اہل علم کا اسی پر علم ہے کہ اگر امام کے ساتھ ایک ہی شخص ہو تو اسے امام کے ساتھ

أَذْرَكَ وَابْصَةَ فَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْحَدِيثِ فِي هَذَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ حَدِيثُ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ عَنْ هَلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ رَاشِدٍ عَنْ وَابْصَةَ أَصَحُّ وَقَالَ بَعْضُهُمْ حَدِيثُ حُصَيْنٍ عَنْ هَلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ وَابْصَةَ ابْنِ مَعْبِدٍ أَصَحُّ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَهَذَا عِنْدِي أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ لِأَنَّهُ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ حَدِيثِ هَلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ وَابْصَةَ بْنِ مَعْبِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ وَابْصَةَ قَالَ وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ رَاشِدٍ عَنْ وَابْصَةَ بْنِ مَعْبِدٍ أَنَّ رَجُلًا صَلَّى خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعِيدَ الصَّلَاةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى سَمِعْتُ الْجَارُودَ يَقُولُ سَمِعْتُ وَكَيْعًا يَقُولُ إِذَا صَلَّى الرَّجُلُ وَحْدَهُ خَلْفَ الصَّفِّ فَإِنَّهُ يُعِيدُ.

۱۶۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ

يُصَلِّي وَمَعَهُ رَجُلٌ

۲۲۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ دَاوُدَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَطَّارُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ كُرَيْبِ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَاخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَأْسِي مِنْ وَرَائِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ

قَالُوا إِذَا كَانَ الرَّجُلُ مَعَ الْإِمَامِ يَقُومُ عَنْ يَمِينِ الْإِمَامِ.

دائیں جانب کھڑا ہونا چاہیے۔

۱۷۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ

۱۷۰: باب وہ شخص جس کے

يُصَلِّي مَعَ الرَّجُلَيْنِ

ساتھ نماز پڑھنے کے لئے دو آدمی ہوں

۲۲۱: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ قَالَ أَنبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنَّا ثَلَاثَةً أَنْ يَتَقَدَّمَ مِنَّا أَحَدُنَا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَجَابِرٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ سَمُرَةَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا إِذَا كَانُوا ثَلَاثَةً قَامَ رَجُلَانِ خَلْفَ الْإِمَامِ وَرَوَى عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ صَلَّى بِعَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ فَأَقَامَ أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِهِ وَالْآخَرَ عَنْ يَسَارِهِ وَرَوَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ النَّاسِ فِي إِسْمَاعِيلَ ابْنِ مُسْلِمٍ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ.

۲۲۱: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمیں حکم دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب ہم تین آدمی ہوں تو ہم میں سے ایک آگے بڑھے (یعنی امامت کرے) اس باب میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ ابوعیسیٰ کہتے ہیں حدیث سمرہ رضی اللہ عنہ غریب ہے اور اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ جب تین آدمی ہوں تو دو امام کے پیچھے کھڑے ہوں اور مروی ہے ابن مسعود سے کہ انہوں نے علقمہ رضی اللہ عنہ اور اسود رضی اللہ عنہ کی امامت کی تو ایک کو دائیں اور دوسرے کو بائیں جانب کھڑا کیا اور اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا اور بعض لوگوں نے اسماعیل بن مسلم کے حافظے پر اعتراض کیا ہے کہ ان کا حافظہ اچھا نہیں۔

خِلاَصَةُ الْأَبْوَابِ: (۱) جو شخص اکیلے نماز پڑھ چکا ہو تو ماسوائے مغرب، فجر اور عصر کے بعد میں اسے کوئی جماعت مل جائے تو غسل کی نیت سے شامل ہو جانا اس حدیث کی بناء پر مسنون ہے۔ (۲) جمہور ائمہ ثلاثہ کا مسلک یہ ہے کہ جس مسجد کے امام اور مؤذن مقرر ہوں اور اس میں ایک مرتبہ اہل محلہ نماز پڑھ چکے ہوں وہاں دوسری جماعت مکروہ تحریمی ہے اگر اہل محلہ نے چپکے سے اذان کہہ کر پڑھ لی جس کی اطلاع دوسرے اہل محلہ کو نہ ہو سکی یا غیر اہل محلہ نے آکر جماعت کر لی تو اس صورت میں اہل محلہ کو جماعت کرانے کا حق ہے (۳) اس بات پر اتفاق ہے کہ صفیں درست کرنا سنن صلوٰۃ میں سب سے زیادہ مؤکدہ ہیں۔ بعض حضرات نے اس کو واجب قرار دیا ہے (۴) مرداد دانشمند اور اہل بصیرت لوگوں کو میرے قریب کھڑے ہونا چاہئے اس کی بہت سی حکمتیں ہیں۔ (۵) مساجد میں ادب و احترام کو ملحوظ رکھنا اور شور و غلب سے بچنا بھی ضروری ہے۔ (۶) مسجد نبوی کے ستون متوازی نہیں تھے اس لئے فرمایا کہ ستونوں کے درمیان صف بنانا مکروہ ہے اگر ستون سیدھے ہوں تو مکروہ نہیں ہے (۷) ائمہ ثلاثہ اور جمہور کے نزدیک پچھلی صف میں کوئی شخص تنہا کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو اس کی نماز ہو جاتی ہے البتہ ایسا کرنا مکروہ ہے اگر پہلی صف مکمل ہو گئی تو کسی اور شخص کا انتظار کرے اگر کوئی نہ آئے تو اگلی صف میں سے کسی کو کھینچ لے۔ (۸) امام کے ساتھ ایک مقتدی ہو تو امام کے دائیں جانب دو یا اس سے زیادہ ہوں تو امام کو آگے ہو جانا چاہئے۔

۱۷۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي

۱۷۱: باب وہ شخص جو

وَمَعَهُ رَجَالٌ وَنِسَاءٌ

مردوں اور عورتوں کی امامت کرے

۲۲۲: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنَى نَا مَالِكٌ

۲۲۲: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ ان کی دادی

ملیک نے رسول اللہ ﷺ کی اپنے پکائے ہوئے کھانے سے دعوت کی آپ نے اس میں سے کھایا پھر فرمایا کھڑے ہو جاؤ تاکہ ہم تمہارے ساتھ نماز پڑھیں۔ انسؓ نے کہا میں کھڑا ہوا اور میں نے اپنی چٹائی اٹھائی جو زیادہ استعمال ہونے کی وجہ سے سیاہ ہو چکی تھی میں نے اس پر پانی چھڑکا اور اس پر رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے میں نے اور یتیم نے آپ کے پیچھے صف بنائی جبکہ بڑھیا (دادی) ہمارے پیچھے کھڑی ہو گئیں۔ آپ نے نماز پڑھائی دو رکعت پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے۔ ابویسیٰ فرماتے ہیں حدیث انسؓ صحیح ہے اور اس پر عمل ہے اہل علم کا کہ اگر امام کے ساتھ ایک ہی آدمی اور عورت ہو تو آدمی امام کی دائیں جانب اور عورت پیچھے کھڑی ہو جائے۔ بعض علماء اس حدیث سے صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھنے کے جواز پر استدلال کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ بچے کی نماز ہی نہیں لہذا انسؓ نے تنہا کھڑے ہو کر آپ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی لیکن یہ صحیح نہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں یتیم کے ساتھ کھڑا کیا تھا اگر آپ یتیم (ایک صحابی ہیں ان کا نام ضمیرہ بن ضمیرہ ہے) کی نماز کو صحیح نہ سمجھتے تو انہیں انسؓ کے ساتھ کھڑا نہ کرتے بلکہ انسؓ کو اپنے دائیں طرف کھڑا کرتے اور روایت کی ہے موسیٰ بن انسؓ نے حضرت انسؓ سے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی آپ ﷺ نے ان کو دائیں جانب کھڑا کیا اور اس حدیث میں اس بات پر بھی دلالت ہے کہ یہ نفل نماز تھی آپ نے برکت کے ارادے سے ایسا کیا (یعنی دو رکعت نماز پڑھی)۔

۱۷۲: باب امامت کا کون زیادہ حق دار ہے

۲۲۳: اوس بن صمیع کہتے ہیں میں نے ابوسعود انصاریؓ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قوم کی امامت ان میں بہترین قرآن پڑھنے والا کرے۔ اگر قراءت میں برابر ہوں تو جو سنت کے متعلق زیادہ علم رکھتا ہو اگر اس میں بھی برابر ہوں تو جس نے پہلے ہجرت کی ہو، اگر ہجرت میں بھی برابر ہوں تو جو زیادہ عمر

عَنْ إِسْحَقَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَدَّتَهُ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَطْعَامٍ صَنَعْتَهُ فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ قُومُوا فَلْنُصَلِّ بِكُمْ قَالَ أَنَسٌ فَقُمْتُ إِلَى حَصِيرٍ لَنَا قَدْ اسْوَدَّ مِنْ طُولِ مَالِسٍ فَصَحَّخْتُهُ بِالْمَاءِ فَقَامَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَّقْتُ عَلَيْهِ أَنَا وَالْيَتِيمُ وَرَاءَهُ وَالْعَجُوزُ مِنْ وَرَائِنَا فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا إِذَا كَانَ مَعَ الْإِمَامِ رَجُلٌ وَامْرَأَةٌ قَامَ الرَّجُلُ عَنْ يَمِينِ الْإِمَامِ وَالْمَرْأَةُ خَلْفَهَا وَقَدْ اُحْتَجَّ بِبَعْضِ النَّاسِ بِهَذَا الْحَدِيثِ فِي إِجَازَةِ الصَّلَاةِ إِذَا كَانَ الرَّجُلُ خَلْفَ الصِّفِّ وَحْدَهُ وَقَالُوا إِنَّ الصَّبِيَّ لَمْ تَكُنْ لَهُ صَلَاةٌ وَكَانَ أَنَسٌ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ الْأَمْرُ عَلَى مَا ذَهَبُوا إِلَيْهِ لِأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَقَامَهُ مَعَ الْيَتِيمِ خَلْفَهُ فَلَوْلَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ لِلْيَتِيمِ صَلَاةً لَمَا أَقَامَ الْيَتِيمُ مَعَهُ وَلَا قَامَهُ عَنْ يَمِينِهِ وَقَدْ رَوَى عَنْ مُوسَى ابْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَأَقَامَهُ عَنْ يَمِينِهِ وَفِي هَذَا الْحَدِيثِ دَلَالَةٌ أَنَّهُ إِنَّمَا صَلَّى تَطَوُّعًا أَرَادَ ادِّخَالَ الْبَرَكَةِ عَلَيْهِمْ.

۱۷۲: بَابُ مَنْ أَحَقُّ بِالْإِمَامَةِ

۲۲۳: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ الرَّبِيعِيِّ عَنْ أَوْسِ بْنِ صَمْعَجٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ

رسیدہ ہو وہ امامت کرے اور کسی کی اجازت کے بغیر اس کی امامت کی جگہ پر امامت نہ کی جائے اور کوئی شخص گھر والے کی اجازت کے بغیر اس کی مسند (یعنی باعزت جگہ) پر نہ بیٹھے۔ محمود نے اپنی حدیث میں ”اُكْبِرُ هُمْ سِنًا“ کی جگہ ”اَقْدَمُهُمْ سِنًا“ کے الفاظ کہے ہیں اور اس باب میں ابوسعید، انس بن مالک، مالک بن حویرث اور عمرو بن ابی سلمہ سے بھی روایات مروی ہیں۔ ابویسیٰ فرماتے ہیں حدیث ابو مسعود حسن صحیح ہے اور اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ جو قراءت میں افضل اور سنت سے زیادہ واقفیت رکھتا ہو وہ امامت کا زیادہ مستحق ہے ان حضرات کے نزدیک گھر کا مالک امامت کا زیادہ مستحق ہے بعض حضرات نے کہا ہے کہ اگر اس نے کسی اور کو امامت کی اجازت دے دی تو اس کے لئے اس میں کوئی حرج نہیں اور بعض نے اسے مکروہ کہا ہے وہ کہتے ہیں کہ گھر والے کا نماز پڑھنا سنت ہے۔ امام احمد بن حنبل کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کا قول کہ کوئی شخص اپنے غلبہ کی جگہ پر ماموم (یعنی مقتدی) نہ بنایا جائے اور نہ کوئی شخص کسی کے گھر میں اس کی باعزت جگہ پر اس کی اجازت کے بغیر بیٹھے لیکن اگر کوئی اس کی اجازت دے تو مجھے امید ہے کہ یہ ان تمام باتوں کی اجازت ہوگی اور ان کے (امام احمد بن حنبل) کے نزدیک صاحب خانہ کی اجازت سے نماز پڑھانے میں کوئی حرج نہیں۔

۱۷۳: باب اس اگر کوئی امامت

کرے تو قراءت میں تخفیف کرے

۲۲۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی امامت کرے تو (قرأت میں) تخفیف کرے کیونکہ ان میں (یعنی مقتدیوں میں) چھوٹے، ضعیف اور مریض بھی ہوتے ہیں اور جب اکیلا نماز پڑھے تو جیسے چاہے پڑھے۔ اس باب میں عدی بن حاتم، انس، جابر بن سمرہ، مالک بن عبد اللہ،

الْقَوْمَ أَقْرَأُوهُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ فَإِنْ كَانُوا فِي الْفِرَاءَةِ سَوَاءً فَأَعْلَمَهُمْ بِالسُّنَّةِ فَإِنْ كَانُوا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَأَقْدَمَهُمْ هِجْرَةَ فَإِنْ كَانُوا فِي الْهَجْرَةِ سَوَاءً فَأَكْبَرَهُمْ سِنًا وَلَا يُؤْمِرُ الرَّجُلُ فِي سُلْطَانِهِ وَلَا يُجْلِسُ عَلَى تَكْرِمَتِهِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ قَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي حَدِيثِهِ أَقْدَمَهُمْ سِنًا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَانْسِ بْنِ مَالِكٍ وَمَالِكِ ابْنِ الْحَوِيرِثِ وَعُمَرُ وَابْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ أَبُو عَيْسَى وَحَدِيثُ أَبِي مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا أَحَقُّ النَّاسِ بِإِمَامَةِ أَقْرَأُوهُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ وَأَعْلَمَهُمْ بِالسُّنَّةِ وَقَالُوا صَاحِبُ الْمَنْزِلِ أَحَقُّ بِالإِمَامَةِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا أِذِنَ صَاحِبُ الْمَنْزِلِ لِغَيْرِهِ فَلَا بَأْسَ أَنْ يُصَلِّيَ بِهِمْ وَكَرِهَهُ بَعْضُهُمْ وَقَالُوا السُّنَّةُ أَنْ يُصَلِّيَ صَاحِبُ الْبَيْتِ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِرُ الرَّجُلُ فِي سُلْطَانِهِ وَلَا يُجْلِسُ عَلَى تَكْرِمَتِهِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ فَإِذَا أِذِنَ فَأَرْجُوا أَنَّ الْأَذْنَ فِي الْكُلِّ وَلَمْ يَرَبِهِ بَأْسًا إِذَا أِذِنَ لَهُ أَنْ يُصَلِّيَ بِهِ أَنْ يُصَلِّيَ صَاحِبُ الْبَيْتِ

۱۷۳: بَاب مَا جَاءَ إِذَا أَمَّ أَحَدُكُمْ

النَّاسَ فَلْيُخَفِّفْ

۲۲۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْمَعِيرَةِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا أَمَّ أَحَدُكُمْ النَّاسَ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ الصَّغِيرَ وَالضَّعِيفَ وَالْمَرِيضَ فَإِذَا صَلَّى وَحْدَهُ فَلْيُصَلِّ كَيْفَ شَاءَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَدِيِّ ابْنِ حَاتِمٍ وَانْسِ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَمَالِكِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَابْنِ

ابو واقد، عثمان بن ابوالعاص، ابوسعود، جابر بن عبد اللہ اور ابن عباسؓ سے بھی روایات مروی ہیں۔ ابویسیؒ کہتے ہیں حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے اور یہی قول ہے اکثر اہل علم کا کہ امام کو چاہیے کہ نماز کو طویل نہ کرے کمزور، بوڑھے مریض کی تکلیف کے خوف سے۔ ابو زناد کا نام ذکوان ہے اور اعرج، عبدالرحمن بن ہرمز المدنی ہیں ان کی کنیت ابوداؤد ہے۔

۲۲۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے ہلکی اور مکمل نماز پڑھنے والے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۴: باب نماز کی تحریم و تحلیل

۲۲۶: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نماز کی کنجی طہارت ہے۔ اس کی تحریم تکبیر اور اس کی تحلیل سلام ہے اور اس آدمی کی نماز نہیں ہوتی جس نے سورہ فاتحہ اور اس کے بعد کوئی سورۃ نہ پڑھی فرض نماز ہو یا اس کے علاوہ (یعنی نوافل وغیرہ) اس باب میں حضرت علیؓ اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے اور حضرت علی بن ابی طالب کی حدیث اسناد کے اعتبار سے حضرت ابوسعیدؓ کی حدیث سے بہت بہتر اور اصح ہے ہم نے یہ حدیث (ابوسعیدؓ) کتاب الوضوء میں بیان کی ہے اور اسی پر صحابہؓ اور بعد کے اہل علم کا عمل ہے اور سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحقؒ کا بھی یہی قول ہے کہ نماز کی تحریم تکبیر ہے اور تکبیر کے بغیر آدمی نماز میں داخل نہیں ہوتا۔ امام ابویسیؒ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا ابو بکر محمد بن ابان سے وہ کہتے تھے میں نے سنا عبدالرحمن بن مہدی سے وہ کہتے تھے اگر کوئی آدمی اللہ کے نوے ناموں کو ذکر کر کے نماز شروع کرے اور تکبیر نہ کہے تو اس کی نماز جائز نہیں اور اگر سلام پھیرنے سے پہلے کسی کا وضو ٹوٹ جائے تو میں حکم کرتا ہوں

وَاقْبِدْ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاصِ وَأَبِي مَسْعُودٍ وَجَابِرُ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ اخْتَارُوا أَنَّ لَا يُطِيلُ الْإِمَامُ الصَّلَاةَ مَخَافَةَ الْمُسْقَةِ عَلَى الضَّعِيفِ وَالْكَبِيرِ وَالْمَرِيضِ وَأَبُو الزِّنَادِ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ ذَكْوَانَ وَالْأَعْرَجُ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ هُرْمَزٍ الْمَدَنِيُّ يُكْنَى أَبَا دَاوُدَ.

۲۲۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَخْفِ النَّاسِ صَلَاةً فِي تَمَامٍ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۷۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَحْرِيمِ الصَّلَاةِ وَتَحْلِيلِهَا

۲۲۶: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فَصِيلٍ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ طَرِيفِ السَّعْدِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ وَلَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِالْحَمْدِ وَسُورَةٍ فِي فَرِيضَةٍ أَوْ غَيْرِهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ وَحَدِيثُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَجْوَدُ إِسْنَادًا وَأَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ وَقَدْ كَتَبْنَاهُ فِي أَوَّلِ كِتَابِ الْوُضُوءِ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَ هُمْ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَاحْمَدُ وَإِسْحَاقُ أَنَّ تَحْرِيمَ الصَّلَاةِ التَّكْبِيرُ وَلَا يَكُونُ الرَّجُلُ دَاخِلًا فِي الصَّلَاةِ إِلَّا بِالتَّكْبِيرِ قَالَ أَبُو عِيْسَى سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَبَانَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مَهْدِيٍّ يَقُولُ لَوِ افْتَتَحَ الرَّجُلُ الصَّلَاةَ بِسَبْعِينَ اسْمًا مِنْ أَسْمَاءِ اللَّهِ تَعَالَى وَلَمْ يَكْبِرْ لَمْ يُجْزِهِ وَإِنْ

کہ وضو کرے پھر واپس آئے اپنی جگہ پر اور سلام پھیرے اور اس کی نماز اپنے حال پر ہے اور ابو نصرہ کا نام منذر بن مالک بن قطفہ ہے۔

۱۷۵: باب تکبیر کے وقت انگلیوں کا کھلا رکھنا

۲۲۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر کہتے نماز کے لئے تو اپنی انگلیاں سیدھی رکھتے۔ امام ترمذی کہتے ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کو کئی راویوں نے ابن ابی ذئب سے انہوں نے سعید بن سمعان سے اور انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو ہاتھوں کی انگلیوں کو اوپر لے جاتے سیدھا کر کے۔ یہ روایت صحیح ہے، یحییٰ بن یمان کی روایت سے اور اس حدیث میں ابن یمان نے خطا کی ہے۔

۲۲۸: حضرت سعید بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے تو انگلیوں کو سیدھا کر کے دونوں ہاتھ اٹھاتے۔ ابو عیسیٰ کہتے ہیں کہ عبد اللہ، یحییٰ بن یمان کی حدیث سے اس حدیث کو اصح سمجھتے تھے۔ وہ کہتے تھے کہ یحییٰ بن یمان کی حدیث میں خطا ہے۔

أَخْبَثَ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ أَمْرُهُ أَنْ يَتَوَضَّاءَ ثُمَّ يَرْجِعَ إِلَى مَكَانِهِ وَيُسَلِّمَ إِنَّمَا الْأَمْرُ عَلَى وَجْهِهِ وَأَبُو نَصْرَةَ اسْمُهُ مُنْذِرُ بْنُ مَالِكِ بْنِ قُطَيْبَةَ

۱۷۵: بَابٌ فِي نَشْرِ الْأَصَابِعِ عِنْدَ التَّكْبِيرِ ۲۲۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَأَبُو سَعِيدٍ الْإِسْجَقِيُّ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ يَمَانَ عَنْ ابْنِ أَبِي ذَيْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَمْعَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَبَّرَ لِلصَّلَاةِ نَشَرَ أَصَابِعَهُ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ قَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي ذَيْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَمْعَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ مَدًّا وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ رِوَايَةِ يَحْيَى بْنِ يَمَانَ وَأَخْطَأَ ابْنُ يَمَانَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ.

۲۲۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَا غُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ الْحَنْفِيُّ نَا ابْنُ ذَيْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ مَدًّا قَالَ أَبُو عِيْسَى قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ يَمَانَ وَحَدِيثُ يَحْيَى بْنِ يَمَانَ خَطَأٌ.

خلاصہ الابیواب: (۱) دینی اعتبار سے افضل آدمی کو امام بنانا چاہئے۔ (۲) امام کو مقتدیوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ (۳) رکوع میں انگلیاں پھیلانا اور سجدہ میں ملانا مسنون ہے۔

۱۷۶: باب تکبیر اولیٰ کی فضیلت کے بارے میں

۲۲۹: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے چالیس دن تک تکبیر اولیٰ کے ساتھ خالص اللہ کی رضا کے لئے باجماعت نماز پڑھی اس کی دو چیزوں سے نجات لکھ دی جاتی ہے۔ جہنم سے نجات اور نفاق

۱۷۶: بَابٌ فِي فَضْلِ التَّكْبِيرِ الْأَوَّلِيِّ

۲۲۹: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا نَا سَلَّمَ بْنُ قُتَيْبَةَ عَنْ طُعْمَةَ بْنِ عَمْرِو عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى لِلَّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا فِي جَمَاعَةٍ

سے نجات۔ امام ابو یوسفی ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حضرت انسؓ سے مرفوعاً بھی مروی ہے ہم نہیں جانتے کہ اس حدیث کو سلم بن قتیبة، طعمہ بن عمرو کے علاوہ کسی اور نے بھی مرفوع کیا ہو، سلم بن قتیبة بواسطہ طعمہ بن عمرو کے روایت کرتے ہیں اور مروی ہے یہ حبیب بن بکلی سے وہ انس بن مالکؓ سے انہیں کا قول روایت کرتے ہیں کہ ہم سے ہناد نے وکیع سے انہوں نے خالد طہیمان سے انہوں نے حبیب بن ابی حبیب بکلی سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انس بن مالک کا قول بیان کیا اور اس کو مرفوع نہیں کیا اور اس حدیث کو روایت کیا اسماعیل بن عیاش نے عمارہ بن غزیہ سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے عمر بن خطابؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اس کی مثل اور یہ حدیث غیر محفوظ اور مرسل ہے کیونکہ عمارہ بن غزیہ نے انس بن مالک کو نہیں پایا۔

۱۷۷: باب نماز شروع کرتے وقت کیا پڑھے

۲۳۰: حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے رات کو تو تکبیر کہتے پھر فرماتے: ”سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ.....“ (تک پڑھتے) (ترجمہ) اے اللہ تیری ذات پاک ہے اور سب تعریفیں تیرے لئے ہیں اور تیرا نام برکت والا اور تیری شان بلند و برتر ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں پھر فرماتے اَللّٰهُ اَكْبَرُ کَبِيرًا (اللہ بہت بڑا ہے) پھر فرماتے ”اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمَزِهِ وَنَفْخِهِ وَنَفْثِهِ“ (یعنی میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جو سننے اور جاننے والا ہے شیطان مردود کے تکبر و سو سے اور سحر سے) اس باب میں حضرت علیؓ، عبد اللہ بن مسعودؓ، عائشہؓ، جابرؓ، جبر بن مطعمؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایات مروی ہیں۔ ابو یوسفی فرماتے ہیں حدیث ابو سعید اس باب کی مشہور ترین حدیث ہے اور علماء کی ایک جماعت کا اسی پر عمل ہے۔ جبکہ اکثر اہل علم کے نزدیک

يُذْرِكُ التَّكْبِيرَ الْأَوَّلَى كُتِبَ لَهُ بَرَاءَةٌ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ وَبَرَاءَةٌ مِنَ الْبِقَاقِ قَالَ أَبُو عِيسَى قَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَنَسٍ مَوْفُوفًا وَلَا أَعْلَمُ أَحَدًا رَفَعَهُ إِلَّا مَا رَوَى سَلَمُ بْنُ قُتَيْبَةَ عَنْ طُعْمَةَ بْنِ عَمْرٍو وَأَنَّمَا يُرَوَّى هَذَا عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ الْبَجَلِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَوْلُهُ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ هَنَادٌ نَا وَكَيْعٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ الْبَجَلِيِّ عَنْ أَنَسِ قَوْلُهُ وَلَمْ يَرْفَعَهُ وَرَوَى إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا وَهَذَا حَدِيثٌ غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَهُوَ حَدِيثٌ مُرْسَلٌ وَعُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةٍ لَمْ يُذْرِكْ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ.

۱۷۷: بَابُ مَا يَقُولُ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ

۲۳۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْبَصْرِيُّ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الصُّبُعِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ الرَّفَاعِيِّ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ بِاللَّيْلِ كَبَّرَ ثُمَّ يَقُولُ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا ثُمَّ يَقُولُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمَزِهِ وَنَفْخِهِ وَنَفْثِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَعَائِشَةَ وَجَابِرٍ وَجَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيسَى وَحَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ أَشْهُرُ حَدِيثٍ فِي هَذَا الْبَابِ وَقَدْ أَخَذَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَأَمَّا أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ فَقَالُوا إِنَّمَا يُرَوَّى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ

نبی ﷺ سے یہ دعا بھی منقول ہے ”سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ“ اور اسی طرح مروی ہے عمر بن خطابؓ اور ابن مسعودؓ سے۔ اور اکثر تابعینؓ اور ان کے علاوہ اہل علم کا یہی عمل ہے۔ ابوسعیدؓ کی حدیث کی سند پر کلام کیا گیا ہے اور یحییٰ بن سعید اور علی بن علی نے بھی ابوسعیدؓ کی حدیث پر کلام کیا ہے اور امام احمدؒ کا قول ہے کہ یہ حدیث صحیح نہیں۔

۲۳۱: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو یہ پڑھتے: ”سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ“ امام ابویسٰی ترمذی کہتے ہیں اس حدیث کو ہم اس سند کے علاوہ نہیں جانتے اور حارثہ کا حافظ قوی نہیں تھا اور ابور جال کا نام محمد بن عبدالرحمن ہے۔

۱۷۸: باب بسم اللہ کو زور سے

سے نہ پڑھنا

۲۳۲: حضرت عبداللہ بن مغفلؓ کے بیٹے کہتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے نماز میں ”بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ“ پڑھتے ہوئے سنا تو کہا اے بیٹے یہ تو نئی چیز ہے (بدعت) نئی چیزوں سے بچو۔ ابن عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے صحابہؓ میں سے کسی کو بھی بدعات پیدا کرنے کا اپنے والد سے زیادہ دشمن نہیں دیکھا اور کہا ان کے والد نے میں نے نماز پڑھی ہے نبی ﷺ ابوبکرؓ اور عمرؓ کے ساتھ میں نے ان میں سے کسی ایک کو بھی ”بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ“ بلند آواز سے پڑھتے ہوئے نہیں سنا۔ پس تم (بلند آواز سے بھی بسم اللہ) نہ کہو اور جب تم نماز پڑھو تو ”الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ“ سے (قرأت) شروع کرو۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں عبداللہ بن مغفلؓ کی حدیث حسن ہے اور اس پر اکثر اہل عمل جن میں ابوبکرؓ

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ وَهَكَذَا رَوَى عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَعَبْدُ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ تَابِعِينَ وَغَيْرِهِمْ وَقَدْ تَكَلَّمَ فِي إِسْنَادِ حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ كَانَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ يَتَكَلَّمُ فِي عَلِيٍّ بْنِ عَلِيٍّ وَقَالَ أَحْمَدُ لَا يَصِحُّ هَذَا الْحَدِيثُ

۲۳۱: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ وَيَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالَا نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ أَبِي الرَّجَالِ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ حَارِثَةُ قَدْ تَكَلَّمَ فِيهِ مِنْ قَبْلِ حَفْظِهِ وَأَبُو الرَّجَالِ اسْمُهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

۱۷۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الْجَهْرِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۲۳۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا سَعِيدُ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَايَةَ عَنْ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَغْفَلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي وَأَنَا فِي الصَّلَاةِ أَقُولُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ فَقَالَ لِي أَيْ بُنَيَّ مُحَدَّثُ إِيَّاكَ وَالْحَدَّثُ قَالَ وَلَمْ أَرَأِ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَبْغَضَ إِلَيْهِ الْحَدَّثُ فِي الْإِسْلَامِ يَعْنِي مِنْهُ وَقَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَعَ عُثْمَانَ فَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا مِنْهُمْ يَقُولُهَا فَلَا تَقُلُهَا إِذَا أَنْتَ صَلَّيْتَ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَغْفَلٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى

عمر، عثمان، علی وغیرہ اور تابعین کا عمل ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری، ابن مبارک احمد اور اسحاق کا کہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کو اونچی آواز سے نہ پڑھے بلکہ وہ فرماتے ہیں کہ "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" آہستہ پڑھے۔

۱۷۹: باب بسم اللہ کو بلند آواز

سے پڑھنا

۲۳۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" سے شروع فرماتے تھے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی سند قوی نہیں۔ بعض اہل علم کا صحابہ میں سے اسی پر عمل ہے جن میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ابن عمر رضی اللہ عنہما، ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابن زبیر رضی اللہ عنہ شامل ہیں اور صحابہ کے بعد تابعین میں سے بعض اہل علم کہتے ہیں کہ "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" بلند آواز سے پڑھے اور امام شافعی، اسمعیل بن حماد بن سلیمان اور ابو خالد الوابی کوئی ان کا نام ہرگز ہے ان کا بھی یہی قول ہے۔

۱۸۰: باب "الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ

الْعَالَمِیْنَ" سے قرأت شروع کی جائے

۲۳۴: حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ابو بکر، عمر اور عثمان قرأت شروع کرتے تھے "الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ" سے۔ ابویسی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور صحابہ، تابعین اور بعد کے اہل علم کا اس پر علم تھا وہ قرأت کو "الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ" سے شروع کرتے تھے۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ نبی ﷺ ابو بکر، عمر اور عثمان قرأت "الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ" سے شروع کرتے تھے اور دوسری سورت سے سورۃ فاتحہ کو پہلے

اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَغُثْمَانُ وَعَلِیٌّ وَغَیْرُهُمْ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِیْنَ وَبِهِ یَقُولُ سَفِیَانُ الثَّوْرِیُّ وَابْنُ الْمُبَارِکِ وَاحْمَدُ وَاسْحَقُ لَا یُرَوْنَ اَنْ یَجْهَرُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قَالُوا وَیَقُولُهَا فِی نَفْسِهِ.

۱۷۹: بَابٌ مِّنْ رَّأٰی الْجَهْرَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۲۳۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ نَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ حَمَادٍ عَنْ أَبِي خَالِدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ صَلَوَتَهُ بِبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ قَالَ أَبُو عِيسَى وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِذَاكَ وَقَدْ قَالَ بِهَذَا عِدَّةٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أَبُو هُرَيْرَةَ وَابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ الزُّبَيْرِ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِينَ رَأَوْا الْجَهْرَ بِبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ حَمَادٍ هُوَ ابْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ وَأَبُو خَالِدٍ هُوَ أَبُو خَالِدٍ الْوَابِئِيُّ وَاسْمُهُ هُرَيْرٌ وَهُوَ كُوفِيٌّ.

۱۸۰: بَابٌ فِي افْتِتَاحِ الْقِرَاءَةِ

بِالْحَمْدِ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

۲۳۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَغُثْمَانُ يَفْتَتِحُونَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدِ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ كَانُوا يَسْتَفْتِحُونَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدِ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ قَالَ الشَّافِعِيُّ إِنَّمَا مَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ

پڑھتے تھے یہ مطلب نہیں کہ وہ ”بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ“ بالکل نہیں پڑھتے تھے۔ امام شافعیؒ کا مسلک یہ ہے کہ ”بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ“ سے ابتداء کی جائے اور جہری نمازوں میں ”بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ“ جہر اُڑھی جائے اور سری نمازوں میں آہستہ پڑھی جائے۔

خلاصۃ الباب: (۱) تکبیر اور فاتحہ کے درمیان کوئی نہ کوئی ذکر مسنون ہے۔ امام شافعیؒ کے نزدیک اِنِّی وَجْهْتُ وَجْهَی لِلذِّی اِنْ سُنَّتْ ہِیَ اِمَامُ ابُو حَنِیْفَہُؒ کے نزدیک ثناء افضل ہے۔ (۲) امام ابو حنیفہؒ، امام احمد اور امام اسحاق کے نزدیک بسم اللہ آہستہ جبکہ امام شافعیؒ کے نزدیک جہری نمازوں میں اونچی آواز میں مسنون ہے۔ یہ اختلاف افضل اور غیر افضل کا ہے۔ (۳) امام ترمذیؒ نے ایک اختلافی مسئلہ بیان فرمایا ہے کہ بسم اللہ قرآن حکیم کا جزو ہے یا نہیں۔ سورہ نمل میں جو بسم اللہ ہے وہ تو بالاجماع قرآن حکیم کا جزو ہے البتہ جو بسم اللہ سورتوں کے شروع میں پڑھی جاتی ہے اس میں اختلاف ہے۔ امام مالکؒ فرماتے ہیں یہ قرآن کا جزو نہیں ہے۔ امام شافعیؒ کا قول یہ ہے کہ جزو فاتحہ ہے اور باقی سورتوں کا جزو ہے۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک سورتوں کے درمیان فصل کے لئے نازل ہوئی ہے۔ حنفیہ کے دلائل وہ روایات ہیں جن میں اونچی آواز سے بسم اللہ نہ پڑھنے کی تصریح ہے۔

۱۸۱: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّهُ لَا صَلَاةَ

۱۸۱: باب سورہ فاتحہ

الْأَبْوَابُ الْفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

کے بغیر نماز نہیں ہوتی

۲۳۵: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ غَبَاةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ وَأَنَسٍ وَأَبِي قَتَادَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَبُو عَیْسَى حَدِيثُ عِبَادَةَ حَدِيثُ حَسَنٍ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَجَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ وَغَيْرُهُمْ قَالُوا لَا تُجْزَى صَلَاةُ إِلَّا بِقِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَبِهِ يَقُولُ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَاسْحَاقُ.

۲۳۵: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی نماز نہیں جس نے سورہ فاتحہ نہیں پڑھی۔ اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی اللہ عنہا، انس رضی اللہ عنہ، ابو قتادہ رضی اللہ عنہ اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث عبادہ حسن صحیح ہے اور صحابہؓ میں سے اکثر اہل علم کا اس پر عمل ہے ان میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب، جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ، عمران بن حصین وغیرہم بھی شامل ہیں یہ کہتے ہیں کہ کوئی نماز صحیح نہیں سورہ فاتحہ کے بغیر اور ابن مبارکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحقؒ بھی یہی کہتے ہیں۔

خلاصۃ الباب: مطلب یہ کہ جو شخص مطلق قرأت نہ فاتحہ پڑھے اور نہ سورۃ ملائے تو اس کی نماز نہیں ہوتی گویا ”لا“ ذات کی نفی کے لئے ہے یہ تو جہر اس لئے کی جاتی ہے کہ بعض روایات میں اس حدیث کے ساتھ ”فصاعدا“ کی زیادتی

مستند روایات سے ثابت ہے جس کا ترجمہ یوں ہوگا کہ جو شخص فاتحہ اور کچھ زیادہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوگی۔ لہذا اب اس حدیث کا مطلب یہ ہوا کہ جب قرأت بالکل نہ پڑھی جائے تو نماز نہیں ہوگی۔

۱۸۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّائِمِينَ

۱۸۲: باب آئین کہنا

۲۳۶ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ حُجْرِ بْنِ عَنَسٍ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ غَيْرَ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ وَقَالَ آمِينَ وَمَدَّبَهَا صَوْتَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَبِهِ يَقُولُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ يَرَوْنَ أَنَّ يَرْفَعَ الرَّجُلُ صَوْتَهُ بِالتَّائِمِينَ وَلَا يُخْفِيهَا وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ وَرَوَى شُعْبَةُ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ حُجْرِ أَبِي الْعَنَسِ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ غَيْرَ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقَالَ آمِينَ وَخَفَضَ بِهَا صَوْتَهُ قَالَ أَبُو عِيسَى سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ حَدِيثُ سُفْيَانَ أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ شُعْبَةَ فِي هَذَا أَوْ أَخْطَأَ شُعْبَةُ فِي مَوَاضِعَ مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ عَنْ حُجْرِ أَبِي الْعَنَسِ وَإِنَّمَا هُوَ حُجْرُ بْنُ الْعَنَسِ وَيُكْنَى أَبَا السَّكَنِ وَزَادَ فِيهِ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ وَلَيْسَ فِيهِ عَنْ عَلْقَمَةَ وَإِنَّمَا هُوَ عَنْ حُجْرِ بْنِ عَنَسٍ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَقَالَ خَفَضَ بِهَا صَوْتَهُ وَإِنَّمَا هُوَ مَدَّبَهَا صَوْتَهُ قَالَ أَبُو عِيسَى وَسَأَلْتُ أَبَا زُرْعَةَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ حَدِيثُ سُفْيَانَ فِي هَذَا أَصَحُّ قَالَ رَوَى الْعَلَاءُ بْنُ صَالِحٍ الْأَسَدِيُّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ نَحْوَ رِوَايَةِ سُفْيَانَ قَالَ أَبُو عِيسَى ثَنَا أَبُو بَكْرِ

۲۳۶: حضرت وائل بن حجرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے ”غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ“ پڑھا اور آواز کو کھینچ کر آمین کہا۔ اس باب میں حضرت علیؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث وائل بن حجر حسن ہے اور کئی صحابہؓ و تابعینؓ اور بعد کے (کچھ) فقہاء کا یہی نظریہ ہے کہ آمین ”بلند آواز سے کہی جائے آہستہ نہ کہی جائے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحقؒ کا یہی قول ہے۔ شعبہ نے اس حدیث کو بواسطہ سلمہ بن کھیل، حجر ابو عنس اور علقمہ بن وائل، حضرت وائل بن حجر سے روایت کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے ”غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ“ پڑھ کر آمین آہستہ کہی ہے۔ امام ابویسی ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے امام بخاریؒ سے سنا وہ فرماتے تھے سفیان کی حدیث شعبہ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ شعبہ نے کئی جگہ خطا کی ہے، حجر ابو عنس کہا جبکہ وہ حجر بن عنس ہیں جن کی کنیت ابوالسکن ہے۔ شعبہ نے سند میں علقمہ بن وائل کا ذکر کیا حالانکہ علقمہ نہیں بلکہ حجر بن عنس نے وائل بن حجر سے روایت کیا۔ تیسری خطا یہ کہ انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ نے آہستہ آمین کہی حالانکہ وہاں بلند آواز سے آمین کہنے کے الفاظ ہیں۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو زرہ سے اس حدیث کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے کہا کہ سفیان کی حدیث اصح ہے۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ علاء بن صالح اسدی نے مسلم بن کھیل سے سفیان کی حدیث کے مثل روایت کی ہے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ہم سے ابو بکر محمد بن ابان نے انہوں نے عبد اللہ بن نمیر سے انہوں نے علاء بن صالح اسدی، انہوں نے مسلم بن

کہیل سے انہوں نے حجر بن عنیس سے انہوں نے وائل بن حجر سے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ نے سفیان کی حدیث کی مانند حدیث نقل کی ہے جو سفیان، سلمہ بن کہیل سے بیان کرتے ہیں۔

مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ نَاعَبُدُ اللَّهَ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْعَلَاءِ ابْنِ صَالِحٍ الْأَسَدِيِّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهِيلٍ عَنْ حُجْرٍ بْنِ عَنَسٍ عَنْ وَائِلِ ابْنِ حُجْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثٍ

۱۸۳: باب آمین کی فضیلت

۲۳۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو کیونکہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے برابر ہو جائے اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دئے جاتے ہیں۔

۸۳۱ بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ التَّامِينَ
۲۳۷: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ نَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِنُوا فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَامِيْنُهُ تَامِيْنِ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا حدیث ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) حسن ہے۔

۱۸۴: باب نماز میں دو مرتبہ خاموشی

اختیار کرنا

۲۳۸: حضرت سمرہؓ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے دو سکتے یاد کئے ہیں اس پر عمران بن حصین نے اس کا انکار کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں تو ایک ہی سکتہ یاد ہے پھر ہم نے ابی بن کعب کو مدینہ لکھا تو انہوں نے جواب دیا کہ سمرہ کو صحیح یاد ہے سعید نے کہا ہم نے قتادہ سے پوچھا کہ یہ دو سکتے کیا ہیں تو آپؓ نے فرمایا جب نماز شروع کرتے اور جب قرأت سے فارغ ہوتے پھر بعد میں فرمایا جب ”وَلَا الضَّالِّينَ“ پڑھتے راوی کہتے ہیں انہیں یہ قرأت سے فارغ ہونے کے بعد والا سکتہ بہت پسند آیا تھا یہاں تک کہ سانس ٹھہر جائے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں حدیث سمرہ حسن ہے اور یہ کئی اہل علم کا قول ہے کہ نماز شروع کرنے کے بعد تھوڑی دیر خاموش رہنا اور قرأت سے فارغ ہونے

۳۳۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَاعَبُدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ سَكَّتَانِ حَفِظْتُهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْكَرَ ذَلِكَ عُمَرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ قَالَ حَفِظْنَا سَكَّتَةً فَكُنَّا إِلَى أَبِي بِنِ كَعْبٍ بِالْمَدِينَةِ فَكَتَبَ أَبُو بِنِ أَنْ حَفِظَ سَمُرَةَ قَالَ سَعِيدٌ فَقُلْنَا لِقَتَادَةَ مَا هَاتَانِ السَّكَّتَانِ قَالَ إِذَا دَخَلَ فِي صَلَاتِهِ وَإِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ ثُمَّ قَالَ بَعْدَ ذَلِكَ وَإِذَا قَرَأَ وَلَا الضَّالِّينَ قَالَ وَكَانَ يُعْجِبُهُ إِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ أَنْ يَسْكُتَ حَتَّى يَتَرَادَّ إِلَيْهِ نَفْسُهُ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ سَمُرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَهُوَ قَوْلٌ غَيْرٌ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّونَ لِلْإِمَامِ أَنْ يَسْكُتَ بَعْدَ مَا

يَفْتَحُ الصَّلَاةَ وَبَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْقِرَاءَةِ وَبِهِ كَعْدُ تَهْوِزِي دِير سَكُوتِ كَرْنَا مَسْتَحَبٌ هَـ۔ یہ احمدؒ اسحقؒ اور یَقُولُ أَحْمَدُ وَاسْحَقُ وَأَصْحَابُنَا۔ ہمارے اصحاب (احناف) کا قول ہے۔

خَلَاَصَةً لَا لِابْنِ ابْنِ: (۱) تائین کا معنی ہے آمین کہنا اور آمین معنی "اَسْتَجِبْ دُعَاءَنَا" ہماری دعا قبول فرما۔ اکثر علماء کے نزدیک امام اور مقتدی دونوں کے لئے آمین کہنا مسنون ہے اور بیک وقت آمین کہیں تاکہ دونوں کی آمین ایک ساتھ واقع ہو۔ اس پر اتفاق ہے کہ آمین آہستہ اور اونچی دونوں طریقوں سے جائز ہے لیکن افضلیت میں اختلاف ہے۔ امام شافعیؒ اور امام احمد کے نزدیک جبراً (اونچی) افضل ہے۔ امام ابوحنیفہؒ، امام مالک اور سفیان ثوری کے نزدیک آہستہ افضل ہے دلائل دونوں طرف ہیں۔ (۲) فاتحہ کی قراءت سے پہلے ایک سکتہ متفق علیہ ہے جس میں ثناء پڑھی جاتی ہے۔ دوسرا سکتہ فاتحہ کے بعد ہے جس میں آمین سر اُکھی جائیگی۔

۱۸۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي وَضْعِ الْيَمِينِ

۱۸۵: باب نماز میں دایاں

عَلَى الشِّمَالِ فِي الصَّلَاةِ

ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا جائے

۲۳۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ قُبَيْصَةَ بْنِ هَلْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَيَأْخُذُ شِمَالَهُ بِيَمِينِهِ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَغَطِيفِ بْنِ الْحَارِثِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ هَلْبٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ يَرَوْنَ أَنَّ يَضَعُ الرَّجُلُ يَمِينَهُ عَلَى شِمَالِهِ فِي الصَّلَاةِ وَرَأَى بَعْضُهُمْ أَنَّ يَضَعُهَا فَوْقَ السُّرَّةِ وَرَأَى بَعْضُهُمْ أَنَّ يَضَعُهَا تَحْتَ السُّرَّةِ وَكُلُّ ذَلِكَ وَاسِعٌ عِنْدَهُمْ وَاسْمُ هَلْبٍ يَزِيدُ بْنُ قُتَيْبَةَ الطَّائِفِيُّ۔

۲۳۹: قبیسہ بن ہلب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری امامت کرتے اور اپنا بائیں ہاتھ دائیں ہاتھ سے پکڑتے تھے۔ اس باب میں وائل بن حجرؒ، غطفی بن حارثؒ، ابن عباسؒ، ابن مسعودؒ اور سہل بن سہلؒ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی کہتے ہیں کہ ہلب کی مروی حدیث حسن ہے۔ اسی پر عمل ہے صحابہؓ و تابعینؓ اور ان کے بعد کے اہل علم کا کہ دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا جائے بعض اہل علم کہتے ہیں کہ ہاتھ کو ناف کے اوپر باندھیں اور بعض کہتے ہیں کہ ناف کے نیچے باندھیں اور یہ سب جائز ہے ان کے نزدیک اور ہلب کا نام یزید بن قنافہ طائی ہے۔

۱۸۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّكْبِيرِ

۱۸۶: باب رکوع اور سجدہ کرتے ہوئے

عِنْدَ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

تکبیر کہنا

۲۴۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ وَقِيَامٍ وَقُعُودٍ۔

۲۴۰: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتے تھے جب بھی جھکتے، اٹھتے، کھڑے ہوتے یا بیٹھتے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہؓ

رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ، ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ، عمران بن حصین رضی اللہ عنہ، وائل بن حجر رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ابویسیٰ ترمذی فرماتے ہیں حدیث عبد اللہ بن مسعود حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے صحابہ کرام کا ان میں سے ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ اور حضرت علیؓ وغیرہ بھی ہیں یہی قول ہے تابعینؒ، عام فقہاء اور علماء کا۔

۲۴۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتے تھے جھکتے وقت (یعنی رکوع و سجدے میں جھکتے وقت) امام ابویسیٰ ترمذی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہی قول ہے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم، تابعین رحمہم اللہ تعالیٰ اور بعد کے اہل علم کا کہ آدمی رکوع اور سجدے میں جاتے وقت تکبیر کہے۔

۱۸۷: باب رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الرُّكُوعِ

۲۴۲: حضرت سالم اپنے والد ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا جب آپ نماز شروع کرتے تو دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے پھر رکوع میں جاتے ہوئے اور رکوع سے اٹھتے ہوئے بھی اسی طرح کرتے۔ ابن عمرؓ نے اپنی حدیث میں ”وَكَانَ لَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ“ کے الفاظ کا اضافہ کیا ہے (ترجمہ: آپ دونوں سجدوں کے درمیان ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے) امام ابویسیٰ ترمذی فرماتے ہیں فضل بن صباح بغدادی، سفیان بن عیینہ سے اور وہ زہری سے اسی سند سے ابن عمرؓ کی روایت کے مثل روایت کرتے ہیں۔ اس باب میں حضرت عمرؓ، علیؓ، وائل بن حجرؓ، مالک بن حویرثؓ، انسؓ، ابو ہریرہؓ، ابوجمیدؓ، ابواسیدؓ، سہل بن سعدؓ، محمد بن سلمہؓ، ابوقادہؓ، ابوموسیٰ اشعریؓ، جابرؓ اور عمیر لیثیؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسیٰ ترمذی کہتے ہیں حدیث ابن عمرؓ حسن صحیح ہے اور صحابہؓ

وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ وَأَبْنِ عُمَرَ وَأَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ وَأَبِي مُوسَى وَعُمَرُ ابْنِ حُصَيْنٍ وَوَائِلُ بْنُ حُجْرٍ وَأَبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَغَيْرُهُمْ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِينَ وَعَلَيْهِ عَامَّةُ الْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ.

۲۴۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ مُنِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحَسَنِ قَالَا أَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُكَبِّرُ وَهُوَ يَهْوِي قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ قَالُوا يُكَبِّرُ الرَّجُلُ وَهُوَ يَهْوِي لِلرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ.

۱۸۷: باب رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الرُّكُوعِ

۲۴۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَأَبْنُ أَبِي عُمَرَ وَقَالَا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَادِيَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَزَادَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي حَدِيثِهِ كَانَ لَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَالَ أَبُو عِيْسَى ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَغْدَادِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ثَنَا الزُّهْرِيُّ بِهِذَا الْأَسَانِيدُ نَحْوُ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي عُمَرَ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَوَائِلِ ابْنِ حُجْرٍ وَمَالِكِ ابْنِ الْحُوَيْرِثِ وَأَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي حُمَيْدٍ وَأَبِي أُسَيْدٍ وَسَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمَةَ وَأَبِي قَتَادَةَ وَأَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ وَجَابِرٍ وَعُمَيْرِ اللَّيْثِيِّ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَبِهَذَا يَقُولُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ

میں سے اہل علم جن میں ابن عمرؓ، جابر بن عبد اللہؓ، ابو ہریرہؓ، انسؓ، ابن عباسؓ، عبد اللہ بن زبیرؓ اور تابعینؓ میں سے حسن بصریؓ، عطاءؓ، طاؤسؓ، مجاہدؓ، نافعؓ، سالم بن عبد اللہؓ، سعید بن جبیرؓ اور ائمہ کرامؓ میں سے عبد اللہ بن مبارکؓ، امام شافعیؒ، امام احمدؒ، امام اسحاقؒ ان سب کا یہی قول ہے (یعنی رفع یدین کا) اور عبد اللہ بن مبارکؓ کا کہنا ہے کہ جو شخص ہاتھ اٹھاتا ہے اس کی حدیث ثابت ہے جسے زہری نے بواسطہ سالم ان کے والد سے روایت کیا اور ابن مسعودؓ کی یہ حدیث ثابت نہیں ہے کہ نبی ﷺ نے صرف پہلی مرتبہ رفع یدین کیا (یعنی صرف تکبیر اولی کے وقت ہاتھ اٹھائے)

۲۴۳: ہم سے بیان کیا اسی مثل احمد بن عبدہ آملی نے ہم سے بیان کیا وہب بن زمعہ نے ان سے سفیان بن عبد الملک نے اور ان سے عبد اللہ بن مبارک نے

۲۴۴: حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھ کر نہ دکھاؤں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین نہیں کیا۔ اس باب میں براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے، امام ابویوسف ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن مسعودؓ حسن ہے اور یہی قول ہے صحابہ و تابعینؓ میں سے اہل علم کا اور سفیان ثوریؒ اور اہل کوفہ (یعنی احناف) کا بھی یہی قول ہے۔

۱۸۸: باب رکوع میں دونوں ہاتھ گھٹنوں

پر رکھنا

۲۴۵: حضرت ابو عبد الرحمن سلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہارے لئے گھٹنوں کو پکڑنا سنت ہے لہذا تم گھٹنوں کو پکڑو (رکوع میں)۔ اس باب میں حضرت سعدؓ، انسؓ، ابو حمیدؓ ابواسیدؓ،

مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ ابْنُ عُمَرَ وَجَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبُو هُرَيْرَةَ وَأَنَسُ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَعَبْدُ اللَّهِ ابْنُ الزُّبَيْرِ وَغَيْرُهُمْ وَمِنَ التَّابِعِينَ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ وَعَطَاءٌ وَطَاوُسٌ وَمُجَاهِدٌ وَنَافِعٌ وَسَالِمُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَسَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَغَيْرُهُمْ وَبِهِ يَقُولُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَدْ ثَبَتَ حَدِيثٌ مَنْ يَرْفَعُ يَدَيْهِ وَذَكَرَ حَدِيثُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ وَلَمْ يَثْبُتْ حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَرْفَعِ إِلَّا فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ.

۲۴۳: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْأَمَلِيِّ ثَنَا وَهْبُ بْنُ زَمْعَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الْمُبَارَكِ.

۲۴۴: حَدَّثَنَا هَذَا نَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ ابْنِ كَلْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عُلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ إِلَّا أَصَلَيْ بِكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَّا فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَبِهِ يَقُولُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ وَاهْلِ الْكُوفَةِ.

۱۸۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى

الرُّكْبَتَيْنِ فِي الرُّكُوعِ

۲۴۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ عِيَّاشٍ نَا أَبُو حَصِينٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلْمِيِّ قَالَ قَالَ لَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِنَّ الرُّكْبَتَيْنِ لَكُمْ فَخُذُوا بِالرُّكْبَتَيْنِ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَأَنَسٍ وَأَبِي

سہل بن سعدؓ اور ابو مسعودؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث عمرؓ صحیح ہے اور اسی پر صحابہؓ تابعینؓ اور بعد کے اہل علم کا عمل ہے اور اس میں کوئی اختلاف نہیں البتہ ابن مسعودؓ اور ان کے بعض اصحاب کے متعلق ہے کہ وہ تطبیق کرتے تھے (یعنی دونوں ہاتھوں کو ملا کر رانوں کے درمیان چھپا لیتے) تطبیق اہل علم کے نزدیک منسوخ ہو چکی ہے۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں کہ ہم تطبیق کیا کرتے تھے پھر اس سے روک دیا گیا اور یہ حکم دیا گیا کہ ہم ہاتھوں کو گھنٹوں پر رکھیں۔

۲۳۶: ہم سے روایت کی تھیہ نے وہ ابو عوانہ سے وہ ابو یوسف سے وہ مصعب بن سعد سے وہ اپنے والد سعد بن ابی وقاصؓ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

۱۸۹: باب رکوع میں دونوں ہاتھوں کو پسلیوں

سے دور رکھنا

۲۳۷: حضرت عباس بن سہلؓ فرماتے ہیں کہ ابو حمیدؓ، ابو اسیدؓ، سہل بن سعدؓ اور محمد بن مسلمہؓ ایک جگہ جمع ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کی نماز کا تذکرہ شروع کیا۔ ابو حمیدؓ نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کو تم سب سے زیادہ جانتا ہوں، بے شک رسول اللہ ﷺ نے رکوع میں اپنے ہاتھوں کو گھنٹوں پر رکھا گویا کہ آپؐ نے ان کو پکڑ ہوا ہے اور انہیں کمان کی تانت کی طرح کس کر رکھتے اور پسلیوں سے علیحدہ رکھتے۔ اس باب میں حضرت انسؓ سے بھی حدیث مروی ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث انسؓ صحیح ہے اور اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ آدمی رکوع و سجود میں اپنے ہاتھوں کو پسلیوں سے جدا رکھے۔

۱۹۰: باب رکوع اور سجود میں

تشیع

۲۳۸: حضرت مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا

حُمَيْدٌ وَأَبَى أَسِيدٍ وَسَهْلٌ بْنُ سَعْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ وَأَبَى مَسْعُودٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ فِي ذَلِكَ إِلَّا مَا رَوَى عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَبَعْضِ أَصْحَابِهِ أَنَّهُمْ كَانُوا يَطْبِقُونَ وَالتَّطْبِيقُ مَنْسُوخٌ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ كُنَّا نَفْعَلُ ذَلِكَ فَهَيَّنَا عَنْهُ وَأَمَرْنَا أَنْ نَضَعَ الْأَكْفَ عَلَى الرُّكْبِ.

۲۳۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ سَعْدٍ بِهِذَا.

۱۸۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي أَنَّهُ يُجَا فِي يَدَيْهِ

عَنْ جَنْبَيْهِ فِي الرُّكُوعِ

۲۳۷: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ أَنَّ أَبَا عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ نَا فَلْيُحِبُّ بْنُ سُلَيْمَانَ نَاعْبَاسُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ اجْتَمَعَ أَبُو حُمَيْدٍ وَأَبُو أَسِيدٍ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَذَكَرُوا صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَعَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ كَأَنَّهُ قَابِضٌ عَلَيْهِمَا وَوَرَّيْدَهُ فَحَا هُمَا عَنْ جَنْبَيْهِ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَبِي حُمَيْدٍ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ الَّذِي اخْتَارَهُ أَهْلُ الْعِلْمِ أَنَّ يُجَا فِي الرَّجُلِ يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ.

۱۹۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْبِيحِ

فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

۲۳۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَنَّ عِيْسَى بْنَ يُونُسَ عَنِ

جب تم میں سے کوئی رکوع کرے تو تین مرتبہ ”سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ“ پڑھے تو اس کا رکوع مکمل ہو گیا اور یہ اس کی کم سے کم مقدار ہے اور جب سجدہ کرے تو تین مرتبہ ”سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى“ کہے۔ اس کا سجدہ پورا ہو گیا اور یہ اس کی کم از کم مقدار ہے۔ اس باب میں حذیفہؓ اور عقبہ بن عامرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں ابن مسعودؓ کی حدیث کی سند متصل نہیں ہے اس لئے کہ عون بن عبد اللہ بن عتبہؓ کی حضرت ابن مسعودؓ سے ملاقات ثابت نہیں ہے اور اس پر اہل علم کا عمل ہے کہ رکوع اور سجدے میں کم از کم تین تسبیحات پڑھنا مستحب ہے اور ابن مبارکؓ سے مروی ہے کہ امام کے لئے کم از کم پانچ مرتبہ تسبیحات پڑھنا مستحب ہے تاکہ نمازی تین تسبیحات پڑھ سکیں اور اسی طرح کہا ہے الحسن بن ابراہیمؓ نے بھی۔

ابن أبي ذئب عن ابن مسعود أن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا ركع أحدكم فقال في ركوعه سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ رُكُوعُهُ ذَلِكَ أَذْنَاهُ وَإِذَا سَجَدَ فَقَالَ فِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ سُجُودُهُ وَذَلِكَ أَذْنَاهُ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ حُذَيْفَةَ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ عَنْ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ لَمْ يَلْقَ ابْنَ مَسْعُودٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَجِبُونَ أَنْ لَا يَنْقُصَ الرَّجُلُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ مِنْ ثَلَاثِ تَسْبِيحَاتٍ وَزُيِّنَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ أَنَّهُ قَالَ اسْتَحَبُّ لِلْإِمَامِ أَنْ يُسَبِّحَ تَسْبِيحَاتٍ لِكُلِّ يَذْرُكٍ مِنْ خَلْفِهِ ثَلَاثَ تَسْبِيحَاتٍ وَهَكَذَا قَالَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ.

۲۳۹: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں سبحان ربی العظیم اور سجود میں سبحان ربی الاعلیٰ کہتے اور جب کسی رحمت کی آیت پر پہنچتے تو ٹھہرتے اور اللہ تعالیٰ سے (رحمت) مانگتے اور جب عذاب کی آیت پر پہنچتے تو وقف کرتے اور عذاب سے پناہ مانگتے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس کے مثل حدیث محمد بن بشار نے عبد الرحمن بن مہدی سے اور انہوں نے شعبہ سے روایت کی ہے۔

۲۳۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ أَنبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ عُيَيْنَةَ يُحَدِّثُ عَنِ الْمُسْتَوْدِعِ عَنْ صَلَةَ بْنِ زُهْرٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَكَانَ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَفِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى وَمَا آتَى عَلَى آيَةِ رَحْمَةٍ إِلَّا وَقَفَ وَسَأَلَ وَمَا آتَى عَلَى آيَةِ عَذَابٍ إِلَّا وَقَفَ وَتَعَوَّذَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ نَحْوَهُ.

خلاصہ (۱) جبہور علماء کے نزدیک قیام کے وقت ہاتھ باندھنا مسنون ہے (۲) حنفیہ کے نزدیک ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا مسنون ہے کیونکہ حضرت علیؓ فرماتے ہیں ”ان من السنة وضع الكف على الكف في الصلاة تحت السرّة“ مصنف ابن ابی شیبہ ج: ۱ ص: ۳۹۰، ۳۹۱

(۳) تکبیر تحریرہ سب کے نزدیک رفع یدین متفق علیہ ہے کہ وہ شروع ہے اسی طرح اس میں کوئی شک کی گنجائش نہیں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تکبیر تحریرہ کے علاوہ رکوع میں جاتے وقت رکوع سے اٹھتے وقت اور سجدے سے اٹھتے وقت اور تیسری رکعت کے لئے کھڑے ہوتے وقت بھی رفع یدین کیا ہے اسی طرح اس میں بھی شک کی گنجائش نہیں ہے کہ آپ ﷺ نماز اسی طرح بھی پڑھتے تھے کہ صرف تکبیر تحریرہ کے وقت رفع یدین کرتے تھے اس کے بعد پوری نماز میں کسی موقع پر بھی رفع یدین نہیں کرتے تھے جیسا

کہ عبد اللہ بن مسعود اور حضرت براء بن عازبؓ وغیرہ نے روایت کیا ہے اسی طرح صحابہ کرامؓ اور تابعین میں بھی دونوں طرح عمل کرنے والوں کی اچھی خاصی تعداد موجود ہے اس لئے مجتہدین کے درمیان اس بارے میں بھی اختلاف صرف ترجیح اور افضلیت کا ہے (۴) امام ابو حنیفہؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک قراءت کے دوران نوافل میں اسی قسم کی دعا کرنا چاہئے۔ (۵) نماز کا ہر رکن اتنے اطمینان سے ادا کیا جائے کہ تمام اعضاء اپنے اپنے مقام پر ٹھہر جائیں اس لئے امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک تعدیل ارکان واجب ہے بلکہ دوسرے ائمہ کے نزدیک تو بغیر تعدیل ارکان کے نماز ہوتی ہی نہیں۔ (۶) حدیث کے مطابق جمہور کا مسلک یہ ہے کہ سجدہ میں جاتے وقت گھٹنوں کو پہلے زمین پر رکھا جائے اور ہاتھوں کو بعد میں۔ جس حدیث میں ہاتھ پہلے رکھنا آتا ہے وہ امام ترمذیؒ کے نزدیک ضعیف ہے۔ (۷) اکثر ائمہؒ کے نزدیک پیشانی اور ناک دونوں کا سجدہ میں رکھنا ضروری ہے اگر صرف ناک رکھی جائے تو سجدہ نہیں ہوگا۔ (۸) نماز بہت سکون کے ساتھ ادا کرنا چاہئے بغیر مجبوری کے نماز کے اندر ہاتھوں سے حرکت کرنا کپڑے سمیٹنا منع ہے۔

۱۹۱: باب رکوع اور سجدے

میں تلاوت قرآن ممنوع ہے

۲۵۰: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشمی کپڑے اور زرد رنگ کے کپڑے اور سونے کی انگوٹھی (مرد کے لئے) پہننے اور رکوع میں قرآن پڑھنے سے منع فرمایا۔ اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ امام ابو یوسفؒ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے اور صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعینؒ میں سے اہل علم کا یہی قول ہے کہ وہ رکوع اور سجدے میں قرآن پڑھنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

۱۹۲: باب وہ شخص جو جو رکوع

اور سجود میں اپنی کمر سیدھی نہ کرے

۲۵۱: حضرت ابو مسعود انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی نماز نہیں ہوتی جو رکوع اور سجود میں اپنی کمر سیدھا نہیں کرتا۔

اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بن شیبان رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور رفاعہ زرقی

۱۹۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْقِرَاءَةِ

فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

۲۵۰: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنَى مَالِكٍ ح وَثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُبْسِ الْقِسِيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَعَنْ تَخَمِّمِ الدَّهَبِ وَعَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الرُّكُوعِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدَّثْتُ عَلِيَّ حَدِيثَ حَسَنٍ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ كَرِهُوا الْقِرَاءَةَ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ.

۱۹۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ لَا يَقِيمُ صَلَاتَهُ

فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

۲۵۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْزِي صَلَاةُ الرَّجُلِ فِيهَا يَعْني صَلَاتُهُ فِي الرُّكُوعِ وَفِي السُّجُودِ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ

سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ حدیث ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے اور اس پر صحابہ رضی اللہ عنہم اور بعد کے اہل علم کا عمل ہے کہ آدمی رکوع اور سجدہ میں کمر کو سیدھا رکھے۔ امام شافعی رحمہ اللہ، احمد رحمہ اللہ اور اسحق رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جو آدمی رکوع اور سجود میں اپنی کمر کو سیدھی نہیں کرتا اس کی نماز فاسد ہو جاتی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کی بنا پر کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز میں رکوع اور سجدے میں اپنی کمر سیدھی نہیں کرتا اس کی نماز نہیں ہوتی اور ابو معمر کا نام عبد اللہ بن سخرہ ہے اور ابو مسعود انصاری بدری رضی اللہ عنہ کا نام عقبہ بن عمرو ہے۔

۱۹۳: باب جب رکوع

سے سر اٹھائے تو کیا پڑھے؟

۲۵۲: حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے سر اٹھاتے تو فرماتے ”سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ“..... مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ تَكَ“ (ترجمہ۔ اللہ نے اس کی بات سن لی جس نے اس کی تعریف کی، اے اللہ اس زمین و آسمان اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اور اس کے بعد جس قدر تو چاہے تیرے ہی لئے تعریفیں ہیں) اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما، ابن عباس رضی اللہ عنہما، ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ، ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ نے کہا حدیث علی رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے اور امام شافعی رحمہ اللہ بھی یہی فرماتے ہیں کہ فرض اور نفل دونوں میں اس دعا کو پڑھے جبکہ اہل کوفہ (احناف) کے نزدیک یہ کلمات نفل نماز میں پڑھے فرضوں میں نہ پڑھے۔

عَلِيَّ بْنِ شَيْبَانَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَرُقَاعَةَ الزَّرَقِيَّ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ يَرَوْنَ أَنَّ يَقِيمُ الرَّجُلُ صَلَاتَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَاسْحَقُ مَنْ لَا يَقِيمُ صَلَاتَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ فَصَلَاتُهُ فَاسِدَةٌ لِحَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْزِي صَلَاةٌ لَا يَقِيمُ الرَّجُلُ فِيهَا صَلَاتَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَأَبُو مَعْمَرٍ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَخِرَةَ وَأَبُو مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ الْبَذَرِيُّ اسْمُهُ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو.

۱۹۳: بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا رَفَعَ

رَأْسَهُ عَنِ الرُّكُوعِ

۲۵۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجَشُونُ نَا عَمِّي عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ مَلَأَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمِثْلًا مَا بَيْنَهُمَا وَمِثْلًا مَا شِئْتُ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ أَبِي أَوْفَى وَأَبِي جَحِيفَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَلِيٍّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ قَالَ يَقُولُ هَذَا فِي الْمَكْتُوبَةِ وَالنَّطَوُّعِ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْكُوفَةِ يَقُولُ هَذَا فِي صَلَاةِ النَّطَوُّعِ وَلَا يَقُولُهُ فِي صَلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ.

۱۹۴: بَابُ مِنْهُ اٰخَرُ

۱۹۴: باب اسی سے متعلق

۲۵۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" کہے تو تم "رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ" کہو کیونکہ جس کا قول فرشتوں کے قول کے موافق ہو گیا اس کے تمام سابقہ گناہ معاف کر دئے گئے۔ امام ابویحییٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور صحابہ و تابعین میں سے بعض اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ امام "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" کہے تو مقتدی "رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ" کہیں اور امام احمدؒ کا بھی یہی قول ہے۔ ابن سیرینؒ فرماتے ہیں کہ مقتدی بھی امام کی طرح ہی کہے "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ اور امام شافعیؒ اور اسحقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۲۵۳: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنَى نَا مَالِكٍ عَنْ سَمِي عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلَهُ قَوْلُ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ أَنْ يَقُولَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَيَقُولَ مَنْ خَلَفَ الْإِمَامَ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ قَالَ ابْنُ سِيرِينَ وَغَيْرُهُ يَقُولُ مَنْ خَلَفَ الْإِمَامَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ مِثْلَ مَا يَقُولُ الْإِمَامُ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَإِسْحَاقُ.

(ن) آمین کے بارے میں یہی ہے کہ جس کا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے کے مطابق ہو گیا وہاں سے بعض لوگ آمین بالجبر کا استدلال کرتے ہیں۔ یہاں بھی وہی الفاظ ہیں لیکن اس کا شاید کوئی ہی قائل ہو کہ "رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ" مقتدی جہراً کہیں یا امام بھی (مترجم)

۱۹۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي وَضْعِ الرُّكْبَتَيْنِ

۱۹۵: باب سجدے میں گھٹنے

قَبْلَ الْيَدَيْنِ فِي السُّجُودِ

ہاتھوں سے پہلے رکھے جائیں

۲۵۴: حضرت وائل بن حجرؒ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں جاتے ہوئے گھٹنے ہاتھوں سے پہلے (زمین پر) رکھتے اور جب (سجدہ) سے اٹھتے تو ہاتھ گھٹنوں سے پہلے اٹھاتے۔ حسن بن علی نے اپنی روایت میں یزید بن ہارون کے یہ الفاظ زیادہ نقل کئے ہیں کہ شریک نے عاصم بن کلیب سے صرف یہی حدیث روایت کی ہے۔ امام ابویحییٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب حس ہے اس کو شریک کے علاوہ کسی دوسرے نے روایت نہیں کیا اور اکثر اہل علم کا اس حدیث پر عمل ہے کہ گھٹنوں کو ہاتھوں سے پہلے

۲۵۴: حَدَّثَنَا سَلْمَةُ بْنُ شَيْبٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ وَأَحْمَدُ وَإِبْرَاهِيمُ الدُّوْرِيُّ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا شَرِيكَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَجَدَ يَضَعُ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَإِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ وَزَادَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فِي حَدِيثِهِ قَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَلَمْ يَرَوْا شَرِيكَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ إِلَّا هَذَا الْحَدِيثَ قَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُ أَحَدًا رَوَاهُ غَيْرُ شَرِيكَ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ

الْعِلْمُ يَرُونَ أَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَإِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ وَرَوَى هَمَّامٌ عَنْ عَاصِمٍ هَذَا مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهَا وَائِلَ بْنَ حُجْرٍ.

رکھا جائے اور سجدہ سے اٹھتے وقت ہاتھ گھٹنوں سے پہلے اٹھائے، ہمام نے یہ حدیث عاصم سے مرسل روایت کی اور اس میں وائل بن حجر کا ذکر نہیں کیا۔

(ف) اس غریب حسن اور مرسل روایت پر سب کا عمل ہے اس کی جگہ مرفوع اور صحیح حسن لائی جائے۔

۱۹۶: بَابُ اخْرُ مِنْهُ

۱۹۶: باب اسی سے متعلق

۲۵۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَاعِدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَغْمِذُ أَحَدُكُمْ فَيَسْرُكُ فِي صَلَاتِهِ بَرَكَ الْجَمَلُ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي الزِّنَادِ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ الْمَقْبَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْمَقْبَرِيُّ ضَعَفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ وَغَيْرُهُ.

۲۵۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم سے کوئی نماز میں اونٹ کی طرح بیٹھنے کا ارادہ کرتا ہے؟ (یعنی ہاتھ گھٹنوں سے پہلے رکھنے کو اونٹ کی طرح بیٹھنے سے مشابہت دی ہے) امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابو ہریرہ غریب ہے، ہم اسے ابو زناد کی سند کے علاوہ نہیں جانتے۔ اس حدیث کو عبد اللہ بن سعید مقبری نے اپنے والد سے روایت کیا انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ یحییٰ بن سعید قطان وغیرہ عبد اللہ بن سعید مقبری کو ضعیف کہتے ہیں۔

۱۹۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي السُّجُودِ

۱۹۷: باب سجدہ پیشانی

عَلَى الْجَبْهَةِ وَالْأَنْفِ

اور ناک پر کیا جاتا ہے

۲۵۶: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ نَافِلِيحُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَجَدَ امْكَنَ أَنْفَهُ وَجْهَتَهُ الْأَرْضَ وَنَحَا يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ حَذْوِ مَنْكِبَيْهِ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَأَبِي سَعِيدٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي حُمَيْدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ يَسْجُدَ الرَّجُلُ عَلَى جَبْهَتِهِ وَأَنْفِهِ فَإِنْ سَجَدَ عَلَى جَبْهَتِهِ دُونَ أَنْفِهِ فَقَالَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يُجْزِئُهُ وَقَالَ غَيْرُهُمْ لَا يُجْزِئُهُ

۲۵۶: حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو ناک اور پیشانی کو زمین پر جما کر رکھتے بازوؤں کو پہلوؤں سے جدا رکھتے اور ہتھیلیوں کو کندھوں کے برابر رکھتے تھے۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ، وائل بن حجرؓ اور ابو سعیدؓ سے بھی روایت ہے۔ ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابی حمید حسن صحیح ہے۔ اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے کہ سجدہ ناک اور پیشانی پر کیا جائے۔ اگر کوئی صرف پیشانی پر کرے یعنی ناک کو زمین پر نہ رکھے تو بعض اہل علم کے نزدیک یہ جائز اور بعض دوسرے اہل علم کا قول ہے کہ ناک زمین پر رکھنا ضروری ہے صرف

حَتَّى يَسْجُدَ عَلَى الْجَبْهَةِ وَالْأَنْفِ.

پیشانی پر سجدہ کرنا کافی نہیں۔

۱۹۸: بَابُ مَا جَاءَ ابْنُ يَصْعُ

۱۹۸: باب جب

الرَّجُلُ وَجْهَهُ إِذَا سَجَدَ

سجدہ کیا جائے تو چہرہ کہاں رکھا جائے

۲۵۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَحْفُظٍ عَنْ غِيَاثِ بْنِ الْحِجَّاجِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ قُلْتُ لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ابْنِ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ وَجْهَهُ إِذَا سَجَدَ فَقَالَ بَيْنَ كَفِّهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَأَبِي حُمَيْدٍ حَدِيثُ الْبَرَاءِ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَهُوَ الَّذِي اخْتَارَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ تَكُونَ يَدَا قَرِينَا مِنْ أَدْنَاهِ.

۲۵۷: حضرت ابواسحاقؒ کہتے ہیں میں نے حضرت براء بن عازبؓ سے پوچھا کہ نبی ﷺ سجدہ میں چہرہ کہاں رکھتے تھے انہوں نے فرمایا دونوں ہتھیلیوں کے درمیان۔ اس باب میں وائل بن حجرؓ اور ابو حمیدؓ سے بھی روایت ہے۔ براء بن عازبؓ کی حدیث حسن غریب ہے اور اس کو بعض علماء نے اختیار کیا ہے کہ ہاتھ کانوں کے قریب رہیں۔

(فائدہ) تکبیر تحریر کے وقت بھی احناف اسی کے قائل ہیں کہ ہاتھ کانوں کے برابر اٹھائے جائیں۔

۱۹۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي السُّجُودِ عَلَى سَبْعَةِ أَعْضَاءٍ

۱۹۹: باب سجدہ سات اعضا پر ہوتا ہے

۲۵۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَحْفُظٍ عَنْ مُصْرِ بْنِ مِصْرٍ عَنْ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجْدَةً مَعَ سَبْعَةِ آرَابٍ وَجْهَهُ وَكَفَّاهُ وَرُكْبَتَاهُ وَقَدَمَاهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ وَأَبِي سَعِيدٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ الْعَبَّاسِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعَلَيْهِ الْعَمَلُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ.

۲۵۸: حضرت عباس رضی اللہ عنہ بن عبد المطلب سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب بندہ سجدہ کرتا ہے تو اس کے ساتھ اس کے سات اعضا بھی سجدہ کرتے ہیں۔ چہرہ، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں۔ اس باب میں حضرت ابن عباس ابو ہریرہ جابر اور ابوسعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی نے کہا حدیث عباسؓ حسن صحیح ہے اور اہل علم کا اس پر عمل ہے۔

۲۵۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَحْفُظٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُسْجَدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْضَاءٍ وَلَا يَكُفَّ شَعْرَةَ وَلَا ثِيَابَهُ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۵۹: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ کو حکم دیا گیا سات اعضا پر سجدہ کرنے کا اور آپ کو (سجدے میں) بال اور کپڑے سمیٹنے سے منع کیا گیا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(نک) حرم مکہ اور حرم نبوی ﷺ میں جاؤ تو جامعات کے طلبہ دونوں کندھوں پر پڑے رومال کو بار بار درست کرتے ہیں حالانکہ سدل سے نبی اکرم ﷺ نے منع فرمایا یہی بات یہاں بیان کی جا رہی ہے۔

۲۰۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّجَافِي

۲۰۰: باب سجدے میں اعضا کو

فِي السُّجُودِ

الْكَالِكُ رُكْنًا

۲۶۰: عبيد اللہ بن اقرم خزاعی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ نمرہ کے مقام پر قاع میں تھا کہ کچھ سوار گزرے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔ جب آپ ﷺ سجدہ کرتے تھے تو میں ان کے بغلوں کی سفیدی کو دیکھتا۔ اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما، ابن تحسین رضی اللہ عنہ، جابر رضی اللہ عنہ، احمر بن جزء رضی اللہ عنہ، میمون رضی اللہ عنہما، ابو حمید رضی اللہ عنہ، ابو مسعود رضی اللہ عنہ، اہل بن سعد رضی اللہ عنہ، ابو اسید رضی اللہ عنہ، ابو مسعود رضی اللہ عنہ، اہل بن سعد رضی اللہ عنہ، محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ، براء بن عازب رضی اللہ عنہ، عدی بن عمیرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ابویسٰی ترمذی فرماتے ہیں عبد اللہ بن اقرم کی حدیث حسن ہے۔ ہم اسے داؤد بن قیس کے علاوہ کسی اور روایت سے نہیں جانتے اور نہ ہی ہم عبد اللہ بن اقرم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس کے علاوہ کوئی روایت جانتے ہیں اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا۔ احمر بن جزء صحابی ہیں اور ان سے ایک حدیث منقول ہے اور عبد اللہ بن خزاعی اسی حدیث کو نبی سے نقل کرتے ہیں۔

۲۰۱: باب سجدے میں اعتدال

۲۶۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو اعتدال کے ساتھ کرے اور بازوؤں کو کتے کی طرح نہ بچھائے۔ اس باب میں عبد الرحمن بن شبل رضی اللہ عنہ، براء رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ، ابو حمید رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسٰی ترمذی فرماتے ہیں حدیث جابر حسن صحیح ہے اور اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ سجدے میں اعتدال کرے اور درندوں کی طرح ہاتھ بچھانے کو یہ حضرات مکروہ جانتے ہیں۔ ۲۶۲: حضرت قتادہ کہتے ہیں کہ میں نے انس سے سنا کہ رسول

۲۶۰: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَقْرَمٍ الْخَزَاعِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ أَبِي بِالقَاعِ مِنْ نَمْرَةٍ فَمَرَّتْ رَكْبَةً فَأَذَارَسُوهُ لَللَّهِ عَلَيْهِ قَاتِمٌ يُصَلِّيُ فَصَلَّى قَالَ فَكُنْتُ أَنْظُرُ إِلَى عُفْرَتِي ابْنُطِيهِ إِذَا سَجَدَ وَرَأَى بَيَاضَهُ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ بُحَيْنَةَ وَجَابِرٍ وَأَحْمَرَ بْنِ جَزْءٍ وَمَيْمُونَةَ وَأَبِي حَمِيدٍ وَأَبِي أُسَيْدٍ وَأَبِي مَسْعُودٍ وَسَهْلَ بْنِ سَعْدٍ وَمُحَمَّدَ بْنَ مُسْلِمَةَ وَالْبَرَاءَ ابْنَ عَازِبٍ وَعَدِيَّ بْنَ عَمِيرَةَ وَعَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَقْرَمٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ وَلَا يَعْرِفُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَقْرَمٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ غَيْرُ هَذَا الْحَدِيثِ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَأَحْمَرُ بْنُ جَزْءٍ هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ لَهُ حَدِيثٌ وَاحِدٌ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَقْرَمَ الزُّهْرِيُّ كَاتِبُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَعَبْدُ اللَّهِ ابْنُ أَقْرَمَ الْخَزَاعِيُّ إِنَّمَا يَعْرِفُ لَهُ هَذَا الْحَدِيثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

۲۰۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِعْتِدَالِ فِي السُّجُودِ

۲۶۱: حَدَّثَنَا هَنَادٌ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَعْتَدِلْ وَلَا يَفْتَرِشْ ذِرَاعِيهِ افْتَرِاشَ الْكَلْبِ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ شَبْلٍ وَالْبَرَاءِ وَانْسٍ وَأَبِي حَمِيدٍ وَعَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَخْتَارُونَ الْإِعْتِدَالَ فِي السُّجُودِ وَيَكْرَهُونَ الْإِفْتِرَاشَ كَافْتَرِاشِ السَّبُعِ. ۲۶۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ نَاشِعَةُ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سجدے میں اعتدال کرو۔ تم میں سے کوئی بھی نماز میں اپنے بازوؤں کو کتے کی طرح نہ پھیلائے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۲: باب سجدے میں دونوں ہاتھ زمین پر رکھنا

اور پاؤں کھڑے رکھنا

۲۶۳: حضرت عامر بن سعد اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہاتھوں کو زمین پر رکھنے اور پاؤں کو کھڑا رکھنے کا۔ عبد اللہ نے کہا کہ معلیٰ نے حماد بن مسعدہ سے انہوں نے محمد بن عجلان سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے اور انہوں نے عامر بن سعد سے اسی حدیث کی مثل روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دونوں ہاتھ زمین پر رکھنے کا حکم دیا۔ اس حدیث میں انہوں نے عامر بن سعد کے باپ کا ذکر نہیں کیا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ یحییٰ بن سعید قطان اور کئی حضرات محمد بن عجلان سے وہ محمد بن ابراہیم سے اور وہ عامر بن سعد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہاتھوں کو زمین پر رکھنے اور پاؤں کو کھڑا رکھنے کا۔ یہ حدیث مرسل ہے اور وہیب کی حدیث سے اصح ہے اسی پر اہل علم کا اجماع ہے اور اہل علم نے اس کو پسند کیا ہے۔

۲۰۳: باب جب رکوع یا

سجدے سے اٹھے تو کمر سیدھی کرے

۲۶۳: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران جب رکوع کرتے یا رکوع سے سر اٹھاتے اور جب سجدہ کرتے یا سجدہ سے سر اٹھاتے تو (یہ تمام افعال رکوع، سجدہ، قومہ اور جلسہ) تقریباً ایک دوسرے کے برابر ہوتے۔ اس باب میں حضرت

عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اغْتَدِلُوا فِي السُّجُودِ وَلَا يَسْطُنَّ أَحَدُكُمْ ذِرَاعِيهِ فِي الصَّلَاةِ بَسْطَ الْكُلْبِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۰۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي وَضْعِ الْيَدَيْنِ

وَنَضْبِ الْقَدَمَيْنِ فِي السُّجُودِ

۲۶۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ نَا وَهَيْبٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِوَضْعِ الْيَدَيْنِ وَنَضْبِ الْقَدَمَيْنِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ الْمُعَلَّى نَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِوَضْعِ الْيَدَيْنِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَبُو عِيسَى وَرَوَى يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِوَضْعِ الْيَدَيْنِ وَنَضْبِ الْقَدَمَيْنِ مُرْسَلٌ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ وَهَيْبٍ وَهُوَ الَّذِي أَجْمَعَ عَلَيْهِ أَهْلُ الْعِلْمِ وَاخْتَارُوهُ.

۲۰۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي إِقَامَةِ الصُّلْبِ إِذَا

رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ وَالرُّكُوعِ

۲۶۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ مُوسَى نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَإِذَا سَجَدَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنْ

انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ محمد بن بشر رضی اللہ عنہ، محمد بن جعفر رضی اللہ عنہ سے اور وہ شعبہ رضی اللہ عنہ سے اسی حدیث کی مثل روایت کرتے ہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ حدیث براء بن عازب حسن صحیح ہے۔

۲۰۴: باب رکوع وسجود

امام سے پہلے کرنا مکروہ ہے

۲۶۵: عبد اللہ بن یزید سے روایت ہے کہ ہم سے روایت کی براء نے (اور وہ جھوٹے نہیں ہیں) فرمایا براء نے کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے جب آپ رکوع سے سر اٹھاتے تو ہم میں سے کوئی شخص اس وقت تک کمر کو نہ جھکاتا جب تک رسول اللہ ﷺ سجدے میں نہ چلے جاتے پھر ہم سجدہ کرتے۔ اس باب میں حضرت انس، معاویہ، ابن مسعود صاحب الجیوش اور ابو ہریرہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں حدیث براء حسن صحیح ہے اور اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ مقتدی امام کی ہر فعل میں تا بعد اری کریں اور اس وقت تک رکوع میں نہ جائیں جب تک امام نہ چلا جائے اور اس وقت تک رکوع سے سر نہ اٹھائیں جب تک امام کھڑا نہ ہو جائے اور ہمیں اس مسلک میں علماء کے درمیان اختلاف کا علم نہیں۔ (یعنی اس مسئلہ میں تمام اہل علم متفق ہیں)

۲۰۵: باب سجدوں

کے درمیان اقواء مکروہ ہے

۲۶۶: حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا اے علی میں تمہارے لئے وہ پسند کرتا ہوں جو اپنے لئے پسند کرتا ہوں اور تمہارے لئے اس چیز کو برا سمجھتا ہوں جس چیز کو اپنے لئے برا سمجھتا ہوں۔ تم اقواء لیتے کرو دونوں سجدوں کے

السُّجُودَ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ الْبَرَاءِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۰۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يُبَادِرَ

الْإِمَامُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

۲۶۵: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ ثَنَا الْبَرَاءُ وَهُوَ غَيْرُ كَذُوبٍ قَالَ إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ لَمْ يَخْنِ رَجُلٌ مِنَّا ظَهْرَهُ حَتَّى يَسْجُدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَسْجُدَ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَمُعَاوِيَةَ وَابْنِ مَسْعُودَةَ صَاحِبِ الْجِيُوشِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ بَرَاءٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَبِهِ يَقُولُ أَهْلُ الْعِلْمِ إِنَّ مَنْ خَلْفَ الْإِمَامِ إِنَّمَا يَتَّبِعُونَ الْإِمَامَ فِيمَا يَضَعُ لَا يَزْكَعُونَ إِلَّا بَعْدَ رُكُوعِهِ وَلَا يَرْفَعُونَ إِلَّا بَعْدَ رَفْعِهِ وَلَا نَعْلَمُ بَيْنَهُمْ فِي ذَلِكَ اخْتِلَافًا.

۲۰۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

الْإِقْعَاءِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

۲۶۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى نَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ أَحِبُّ لَكَ مَا أَحْبُّ لِنَفْسِي وَأَكْرَهُ لَكَ مَا

۱۔ سرین اور ہاتھ زمین پر رکھ کر پڑ لیاں کھڑی کرنا (یعنی کتے کی طرح بیٹھنا) اس کو بھی اقواء کہتے ہیں اور یہ صورت بالاتفاق مکروہ ہے۔ دونوں پاؤں نیچوں کے بل کھڑے کر کے ان پر بیٹھنا اس کو بھی اقواء کہا جاتا ہے اور اس بارے میں اختلاف ہے۔ خفیہ مالکیہ اور حنابلہ کے نزدیک یہ صورت بھی باطلاق مکروہ ہے۔ (مترجم)

درمیان۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں اس حدیث کو ہمیں ابواسحاق کے علاوہ کسی اور کے حضرت علیؑ سے روایت کرنے کا علم نہیں۔ ابواسحاق حارث سے اور وہ حضرت علیؑ سے روایت کرتے ہیں اور بعض اہل علم نے حارث اعمور کو ضعیف کہا ہے اور اکثر اہل علم اقواء کو مکروہ سمجھتے ہیں۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ، انسؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔

۲۰۶: باب اقواء کی اجازت

۲۶۷: ابن جریج، ابو زبیرؓ سے اور وہ طاؤس سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے ابن عباسؓ سے دونوں پاؤں پر اقواء کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا یہ سنت ہے۔ ہم نے کہا ہم اسے آدمی پر ظلم سمجھتے ہیں تو (ابن عباسؓ) نے فرمایا بلکہ یہ تمہارے نبی کی سنت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض اہل علم صحابہؓ میں سے اسی حدیث پر عمل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اقواء میں کوئی حرج نہیں۔ یہ اہل مکہ میں سے بعض علماء و فقہاء کا قول ہے اور اکثر اہل علم سجدوں کے درمیان اقواء کو مکروہ سمجھتے ہیں۔

۲۰۷: باب اس بارے میں کہ دونوں

سجدوں کے درمیان کیا پڑھے

۲۶۸: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ دونوں سجدوں کے درمیان یہ دعا پڑھتے تھے ”اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاجْبُرْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ“ (ترجمہ) اے اللہ میری مغفرت فرما مجھ پر رحم فرما میری مصیبت اور نقصان کی تلافی فرما مجھے ہدایت دے اور مجھے رزق عطا فرما۔

۲۶۹: حسن بن علی خلیل، یزید بن ہارون سے انہوں نے زید بن حباب سے اور انہوں نے کامل ابوالعلاء سے اسی کی مثل روایت کی ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث (ابن عباسؓ) غریب ہے اور یہ اسی طرح مروی ہے حضرت علیؑ

اَكْرَهُ لِنَفْسِيْ لَا تَقَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيْثِ عَلِيٍّ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ أَبِي اسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ وَقَدْ ضَعَّفَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الْحَارِثَ الْأَعْمُوْرَ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ يَكْرَهُوْنَ اِلَّا قُعَاءَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَانْسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ.

۲۰۶: بَابُ فِي الرُّخْصَةِ فِي الْإِقْعَاءِ

۲۶۷: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَاعْبُدُ الرَّزَّاقِ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُولُ قُلْتُ نَالَا بْنَ عَبَّاسٍ فِي الْإِقْعَاءِ عَلَى الْقَدَمَيْنِ قَالَ هِيَ السُّنَّةُ فَقُلْنَا إِنَّا لَنَرَاهُ جَفَاءً بِالرَّجُلِ قَالَ بَلْ هِيَ سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا الْحَدِيْثِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ لَا يَرَوْنَ بِالْإِقْعَاءِ بَأْسًا وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ أَهْلِ مَكَّةَ أَهْلِ الْفِقْهِ وَالْعِلْمِ وَأَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ يَكْرَهُوْنَ اِلَّا قُعَاءَ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ.

۲۰۷: بَابُ مَا يَقُولُ بَيْنَ

السَّجْدَتَيْنِ

۲۶۸: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَيْبٍ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ كَامِلِ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاجْبُرْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ.

۲۶۹: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ حُبَابٍ عَنْ كَامِلِ أَبِي الْعَلَاءِ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيْثٌ غَرِيبٌ وَهَكَذَا رَوَى عَنْ عَلِيٍّ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ

سے بھی اور امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسلمیؒ کا یہی قول ہے کہ یہ دعا فرائض و نوافل تمام نمازوں میں پڑھنا جائز ہے اور بعض راوی حضرات نے یہ حدیث ابوالعلاء کمال سے مرسل روایت کی ہے۔

۲۰۸: باب سجدے میں سہارا لینا

۲۷۰: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ صحابہؓ نے نبی ﷺ سے شکایت کی کہ انہیں سجدے کی حالت میں اعضاء کو علیحدہ علیحدہ رکھنے میں تکلیف ہوتی ہے۔ آپؐ نے فرمایا اپنے گھٹنوں سے مدد لے لیا کرو (یعنی کہنیوں کو گھٹنوں کے ساتھ نکال لیا کرو۔ امام ابویسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ہم اس حدیث کو ابوصالح کی روایت سے اس سند کے علاوہ نہیں جانتے۔ اور ابوصالح ابو ہریرہؓ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں لیکن لیث اسے اسی سند سے ابوالعجلان سے روایت کرتے ہیں۔ سفیان بن عیینہ اور کئی حضرات مسمی سے وہ نعمان بن ابوعیاش سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث کے مثل روایت کرتے ہیں اور ان کی روایت لیث کی روایت سے صحیح ہے۔

۲۰۹: باب سجدے سے کیسے اٹھا جائے

۲۷۱: حضرت مالک بن حویرث لیشی سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ آپ ﷺ نماز کے دوران طاق (پہلی اور تیسری) رکعات میں اس وقت تک کھڑے نہ ہوتے جب تک اچھی طرح بیٹھ نہ جاتے۔ امام ابویسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں مالک بن حویرث کی حدیث حسن صحیح ہے اور بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے اور ہمارے رفقاء بھی اس کے قائل ہیں۔

۲۱۰: باب اسی سے متعلق

۲۷۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں دونوں پاؤں کی انگلیوں پر زور

وَاسْحَقْ يَرُونَ هَذَا جَانِزًا فِي الْمَكْتُوبَةِ وَالتَّطَوُّعِ وَرَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ كَامِلِ أَبِي الْعَلَاءِ مُرْسَلًا.

۲۰۸: بَاب مَا جَاءَ فِي الْإِعْتِمَادِ فِي السُّجُودِ

۲۷۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْوَيْثِ عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ سَمِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اشْتَكَيْ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشَقَّةَ السُّجُودِ عَلَيْهِمْ إِذَا تَفَرَّجُوا فَقَالَ اسْتَعِينُوا بِالرُّكْبِ قَالَ أَبُو عَيْسَى هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ الْوَيْثِ عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سَمِيِّ عَنِ الثُّعْمَانِ بْنِ أَبِي عِيَّاشٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ هَذَا وَكَانَ رَوَايَةً هُوَ لَاءٍ أَصَحُّ مِنْ رَوَايَةِ الْوَيْثِ.

۲۰۹: بَابُ كَيْفَ النَّهْضُ مِنَ السُّجُودِ

۲۷۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا هُشَيْمٌ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ اللَّيْثِيِّ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَكَانَ إِذَا كَانَ فِي وَتَرٍ مِنْ صَلَاتِهِ لَمْ يَنْهَضْ حَتَّى يَسْتَوِيَ جَالِسًا قَالَ أَبُو عَيْسَى حَدِيثُ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ أَصْحَابُنَا.

۲۱۰: بَابٌ مِنْهُ أَيْضًا

۲۷۲: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ نَا خَالِدُ ابْنِ إِيَّاسٍ وَيُقَالُ خَالِدُ بْنُ إِيَّاسٍ عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى

دے کر کھڑے ہو جاتے تھے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث پر ہی اہل علم کا عمل ہے کہ پاؤں کی انگلیوں پر زور دے کر کھڑا ہو جائے (یعنی بیٹھے نہیں) اور وہ اسی کو پسند کرتے تھے۔ خالد بن ایاس محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں اور انہیں خالد بن الیاس بھی کہا جاتا ہے۔ صالح مولیٰ توامہ سے مراد صالح بن ابوصالح ہے اور ابوصالح کا نام نبھان مدنی ہے۔

التَّوَامَةُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَضُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى صُدُورِ قَدَمَيْهِ قَالَ أَبُو عَيْسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَلَيْهِ الْعَمَلُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَخَارُونَ أَنْ يَنْهَضَ الرَّجُلُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى صُدُورِ قَدَمَيْهِ وَخَالِدُ بْنُ إِيَّاسٍ ضَعِيفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَيُقَالُ خَالِدُ بْنُ إِيَّاسٍ أَيْضًا وَصَالِحٌ مَوْلَى التَّوَامَةِ هُوَ صَالِحُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ وَأَبُو صَالِحٍ اسْمُهُ نَبْهَانُ مَدَنِيٌّ.

(ف) احناف کا اسی حدیث پر عمل ہے ان کا کہنا ہے کہ گذشتہ حدیث مبارک آپ ﷺ کے آخری اعمال پاک سے ہے جب آپ ﷺ کا جسم کچھ وزنی ہو گیا تھا۔

خلاصۃ الابواب: (۱) سجدہ کرتے ہوئے بازو میں سے اونچے رکھنا چاہئے ورنہ نماز مکروہ ہوگی۔ (۲) رکوع میں سر کو پشت کے ساتھ برابر رکھے بلا عذر سر اونچا نیچا نہ ہو۔ (۳) ائمہ کی تحقیق یہی ہے کہ دونوں سجدوں کے درمیان یہ ذکر مسنون ہے۔ (۴) جب سجدہ طویل کرنے کی صورت میں تھک جاؤ تو کہنیاں گھٹنوں کے ساتھ ملا کر استراحت کر لو (۵) امام ابو حنیفہؒ، امام مالکؒ، امام اوزاعیؒ کے نزدیک اور امام احمدؒ کے اصح قول میں جلسہ استراحت مسنون نہیں ہے اس کی بجائے سیدھا کھڑا ہو جانا افضل ہے۔ ان حضرات کی دلیل ترمذیؒ ہی کی حدیث ہے جس کی تائید دوسری احادیث سے ہوتی ہے امام شافعیؒ کے نزدیک جلسہ استراحت مسنون ہے۔

۲۱۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّشَهُّدِ

۲۱۱: باب تشہد کے بارے میں

۲۷۳: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورِيُّ نَا غَيْبُ اللَّهِ إِلَّا شَجَعِي عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَعَدْنَا فِي الرُّكْعَتَيْنِ أَنْ نَقُولَ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ غَمَرٍ وَجَابِرٍ وَأَبِي مُوسَى وَعَائِشَةَ قَالَ أَبُو عَيْسَى حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ

۲۷۳: حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سکھایا کہ جب ہم دوسری رکعت میں بیٹھیں تو یہ پڑھیں "التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ حدیث کے آخر تک۔ (ترجمہ) تمام تعریضیں اور بدنی عبادت (نماز وغیرہ) اور مالی عبادت (زکوٰۃ وغیرہ) اللہ ہی کے لئے ہیں۔ اے نبی ﷺ: آپ پر سلام اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔ ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر بھی سلام ہو۔ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ اس باب میں ابن عمرؓ، جابرؓ، ابو موسیٰؓ، عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ

ترمذی فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعودؓ کی حدیث ان سے (یعنی ابن مسعودؓ سے) کئی اسناد سے مروی ہے۔ یہ حدیث نبی ﷺ سے تشہد کے باب میں مروی تمام احادیث سے اصح ہے اور اسی پر اکثر علماء صحابہؓ و تابعینؓ کا اور بعد کے اہل علم کا عمل ہے۔ سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ بھی یہی کہتے ہیں۔

۲۱۲: باب اسی کے متعلق

۲۷۴: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں تشہد اس طرح سکھاتے تھے جس طرح قرآن سکھاتے اور فرماتے التحیات المبارکات۔ سے آخر حدیث تک (ترجمہ) تمام بابرکت تقریفات اور تمام مالی و بدنی عبادات اللہ ہی کے لئے ہیں۔ اے نبی ﷺ آپ ﷺ پر سلام اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔ ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر بھی سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباسؓ حسن صحیح غریب ہے۔ عبدالرحمن بن حمید روای نے بھی یہ حدیث ابو زبیر سے لیث بن سعد کی روایت کی مثل بیان کی ہے اور ایمن بن نابل کی نے بھی یہ حدیث ابو زبیر سے روایت کی ہے لیکن یہ غیر محفوظ ہے۔ امام شافعیؒ تشہد میں اس حدیث کی طرف گئے ہیں (یعنی اس حدیث میں مذکور دعا تشہد میں پڑھتے ہیں)

۲۱۳: باب تشہد آہستہ پڑھنا

۲۷۵: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تشہد آہستہ پڑھنا سنت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن غریب ہے اور اس پر اہل علم کا عمل ہے۔

۲۱۴: باب تشہد میں کیسے بیٹھا جائے

قَدْ رَوَى عَنْهُ مِنْ غَيْرٍ وَهُوَ أَصَحُّ حَدِيثٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّشْهِيدِ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِينَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَاحْمَدَ وَإِسْحَاقَ.

۲۱۲: بَابٌ مِنْهُ أَيْضًا

۲۷۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ وَطَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشْهِيدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا الْقُرْآنَ فَكَانَ يَقُولُ التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلَّهِ سَلَامٌ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ سَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّوَّاسِيُّ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ نَحْوَ حَدِيثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَرَوَى أَيْمَنُ بْنُ نَابِلٍ الْمَكِّيُّ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ وَهُوَ غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَذَهَبَ الشَّافِعِيُّ إِلَى حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي التَّشْهِيدِ.

۲۱۳: بَابٌ مَا جَاءَ أَنَّهُ يُخْفَى التَّشْهِيدُ

۲۷۵: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَا يُونسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ يُخْفَى التَّشْهِيدُ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ.

۲۱۴: بَابٌ كَيْفَ الْجُلُوسُ فِي التَّشْهِيدِ

۲۷۶: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں مدینہ آیا تو سوچا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ضرور دیکھوں گا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشہد کے لئے بیٹھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا بایاں پاؤں بچھایا اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھا اور داہنا پاؤں کھڑا کیا۔ امام ابو یسٰی ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ سفیان ثوری رحمہ اللہ، ابن مبارک رحمہ اللہ اور اہل کوفہ (احناف) کا بھی یہی قول ہے۔

۲۱۵: باب اسی سے متعلق

۲۷۷: حضرت عباس بن سہل ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابوجہید، ابواسید، سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ ایک جگہ جمع ہوئے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا تذکرہ شروع کر دیا۔ پس ابوجہید نے فرمایا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے متعلق تم سب سے زیادہ جانتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشہد کے لئے بیٹھے تو بایاں پاؤں بچھایا اور سیدھے پاؤں کی انگلیوں کو قبلہ کی طرف کیا۔ پھر سیدھا ہاتھ دائیں گھٹنے پر اور بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھا اور اپنی شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا۔ امام ابو یسٰی ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ بعض علماء کا قول ہے۔ امام شافعی، احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے کہ آخری تشہد میں سرین پر بیٹھے ابوجہید کی حدیث سے انہوں نے استدلال کیا اور کہا کہ پہلے قعدہ میں بائیں پاؤں پر بیٹھے اور دایاں پاؤں کھڑا رکھے۔

۲۱۶: باب تشہد میں اشارہ

۲۷۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں بیٹھے تو دایاں ہاتھ گھٹنے پر رکھتے اور انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی کو اٹھاتے اور دعا کرتے۔ آپ

۲۷۶: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَاعِبُ اللَّهِ بْنِ إِدْرِيسَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَقُلْتُ لَأَنْظُرَنَّ إِلَى صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَلَسَ يَعْنِي لِلتَّشَهُدِ افْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى يَعْنِي عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى وَنَصَبَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ.

۲۱۵: بَابٌ مِنْهُ أَيْضًا

۲۷۷: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ نَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَدَنِيُّ نَا عَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ السَّاعِدِيُّ قَالَ اجْتَمَعَ أَبُو حُمَيْدٍ وَأَبُو أُسَيْدٍ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمَةَ فَقَدَرُوا صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ يَعْنِي لِلتَّشَهُدِ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَأَقْبَلَ بِصَدْرِ الْيُمْنَى عَلَى قَبْلَتِهِ وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُمْنَى وَكَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُسْرَى وَأَشَارَ بِأَصْبُعِهِ يَعْنِي السَّبَابَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَبِهِ يَقُولُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ قَالُوا يَقْعُدُ فِي التَّشَهُدِ الْآخِرِ عَلَى وَرِكَهِ وَاحْتَجُّوا بِحَدِيثِ أَبِي حُمَيْدٍ وَقَالُوا يَقْعُدُ فِي التَّشَهُدِ الْأَوَّلِ عَلَى رِجْلِهِ الْيُسْرَى وَيَنْصِبُ الْيُمْنَى.

۲۱۶: بَابٌ مَا جَاءَ فِي الْإِشَارَةِ فِي التَّشَهُدِ

۲۷۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ وَيَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالَا نَاعِبُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عُيَيْنَةَ اللَّهِ بْنِ غَمَرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ غَمَرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ

صلی اللہ علیہ وسلم کا بایاں ہاتھ گھٹنے پر ہوتا اور اس کی انگلیاں پھیلی ہوئی ہوتیں۔ اس باب میں عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ، نمبرہ خزاعی رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابو جمیر رضی اللہ عنہ اور وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذی کہتے ہیں حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما حسن و غریب ہے کہ ہم اس حدیث کو عبد اللہ بن عمر سے اس سند کے علاوہ نہیں جانتے۔ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ کا اسی پر عمل ہے وہ تشہد میں اشارہ کرنا پسند کرتے ہیں اور ہمارے اصحاب کا بھی یہی قول ہے۔

۲۱۷: باب نماز میں سلام پھیرنا

۲۷۹: حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں اور بائیں سلام پھیرتے اور فرماتے ”السلام علیکم ورحمۃ اللہ“ یعنی تم پر سلام اور اللہ کی رحمت ہو۔ اس باب میں سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، ابن عمر رضی اللہ عنہما، جابر بن سمیرہ رضی اللہ عنہ، براء رضی اللہ عنہ، عمار رضی اللہ عنہ، وائل بن حجر رضی اللہ عنہ، عدی بن عمیرہ رضی اللہ عنہ اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے اور اسی پر صحابہ رضی اللہ عنہم اور بعد کے اکثر اہل علم کا عمل ہے۔ یہ قول سفیان ثوری، ابن مبارک، احمد اور تاحی کا بھی ہے۔

۲۱۸: باب اسی سے متعلق

۲۸۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں ایک سلام چہرے کے سامنے کی طرف پھیرتے پھر تھوڑا سا دائیں طرف مائل ہو جاتے۔ اس باب میں سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں ہم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کو اس سند کے علاوہ مرفوع نہیں جانتے۔ امام محمد بن

اذا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رُكْبَتِهِ وَرَفَعَ أَصْبَعَهُ الَّتِي تَلَى الْأَبْهَامَ يَدْعُو بِهَا وَيَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ بِاسْطِطْهَا عَلَيْهِ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَنُمَيْرِ الْخَزَاعِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي حُمَيْدٍ وَوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ الْأَمِنْ هَذَا الْوَجْهَ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ يَخْتَارُونَ الْإِشَارَةَ فِي التَّشَهُدِ وَهُوَ قَوْلُ أَصْحَابِنَا.

۲۱۷: بَاب مَا جَاءَ فِي التَّسْلِيمِ فِي الصَّلَاةِ

۲۷۹: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مَهْدِيٍّ نَاسِقِيَانِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارَةِ السَّلَامِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ وَأَبْنِ عُمَرَ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَالْبَرَاءِ وَعُمَارِ وَوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَعَدِيٍّ بْنِ عَمِيرَةَ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَبْنِ الْمُبَارَكِ وَأَحْمَدَ وَاسْحَقَ.

۲۱۸: بَاب مِنْهُ أَيْضًا

۲۸۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُورِيُّ نَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً تَلْقَاءُ وَجْهَهُ ثُمَّ يَمِيلُ إِلَى الشِّقِّ الْأَيْمَنِ شَيْئًا قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَحَدِيثُ عَائِشَةَ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا

اسمعیل بخاریؒ فرماتے ہیں کہ اہل شام زبیر بن محمد سے منکر احادیث روایت کرتے ہیں اہل عراق کی روایت اس سے بہتر ہیں۔ امام بخاریؒ اور امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ زبیر بن محمد جو شام گئے شاید وہ یہ نہیں ہیں جن سے اہل عراق روایت کرتے ہیں۔ شاہد وہ کوئی اور ہیں جن کا نام تبدیل کر دیا گیا ہے۔ بعض اہل علم نماز میں ایک سلام پھیرنے کے قائل ہیں جبکہ دو سلام پھیرنے کی روایات اصح ہیں اور اسی پر اہل علم کی اکثریت کا عمل ہے جن میں صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین رحمہم اللہ اور بعد کے علماء شامل ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ وغیرہ کی ایک جماعت فرض نماز میں ایک سلام پھیرنے کی قائل ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں اگر چاہے تو ایک سلام پھیر لے اور دو سلام پھیرنا چاہے تو دو سلام پھیر لے۔

۲۱۹: باب اس سلام کو حذف کرنا سنت ہے

۲۸۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سلام کو حذف کرنا سنت ہے۔ علی بن حجر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابن مبارکؒ فرماتے تھے اس میں مد نہ کیا کرو۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اہل علم اس کو مستحب کہتے ہیں۔ ابراہیم نخعی سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا تکبیر اور سلام دونوں میں وقف کیا جائے۔ اور ہقل کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ۔ کہہ کاتب تھے۔

۲۲۰: باب سلام پھیرنے کے بعد کیا کہے؟

۲۸۲: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سلام پھیرتے تو صرف اتنی دیر بیٹھتے جتنی دیر میں یہ دعا پڑھتے ”اللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ آمَنُكَ“ (ترجمہ اے اللہ تو ہی سلام

اَلَا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَهْلُ الشَّامِ يَرْوُونَ عَنْهُ مَنَاجِيرَ وَرَوَايَةُ أَهْلِ الْعِرَاقِ عَنْهُ أَشْبَهَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ كَانَ زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الَّذِي كَانَ وَقَعَ عِنْدَهُ هُمْ لَيْسَ هُوَ الَّذِي يُرْوَى عَنْهُ بِالْعِرَاقِ كَأَنَّهُ رَجُلٌ آخَرُ قُلُّوْا اسْمَهُ وَقَدْ قَالَ بِهِ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي التَّسْلِيمِ فِي الصَّلَاةِ وَأَصَحُّ الرِّوَايَاتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمَتَانِ وَعَلَيْهِ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ وَرَأَى قَوْمٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَغَيْرِهِمْ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً فِي الْمَكْتُوبَةِ قَالَ الشَّافِعِيُّ إِنْ شَاءَ سَلَّمَ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً وَإِنْ شَاءَ سَلَّمَ تَسْلِيمَتَيْنِ.

۲۱۹: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ حَذْفَ السَّلَامِ سُنَّةٌ

۲۸۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَهَقْلُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ قُرَّةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ حَذْفَ السَّلَامِ سُنَّةٌ قَالَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ يَعْنِي أَنَّ لَا يَمْنَعُهُ مَذَقًا أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ الَّذِي يَسْتَحِبُّهُ أَهْلُ الْعِلْمِ وَرَوَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ أَنَّهُ قَالَ التَّكْبِيرُ جَزْمٌ وَالسَّلَامُ جَزْمٌ وَهَقْلٌ يَقَالُ كَانَ كَاتِبُ الْأَوْزَاعِيِّ.

۲۲۰: بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا سَلَّمَ مِنَ الصَّلَاةِ

۲۸۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ غَاثِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ

۱۔ سلام کو حذف کرنے سے مراد یہ ہے کہ درجہ اللہ کی ”ہ“ پر وقف کر دیا جائے یعنی اس کی حرکت کو ظاہر نہ کیا جائے یا پھر یہ کہ اس کے مد والے حرف کو زیادہ نہ کھینچا جائے یہ دونوں تفسیریں صحیح ہیں اور دونوں پر عمل کرنا چاہیے۔ (مترجم)

ہے اور سلامتی تجھ ہی سے ہے تو بڑی برکت والا، عزت والا اور بزرگی والا ہے۔

۲۸۳: ہناد، مروان بن معاویہ، ابو معاویہ سے اور وہ عاصم احوال سے اسی سند سے سی کی مثل روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں "تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ" اس باب میں ثوبان، ابن عمر، ابن عباس، ابوسعید، ابو ہریرہ اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں حدیث عائشہ حسن صحیح ہے۔ نبی ﷺ سے مروی ہے کہ آپ سلام پھیرنے کے بعد فرماتے "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ....." (ترجمہ) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں بادشاہت اور تعریفیں اسی کے لئے ہیں وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اے اللہ جو تو عطا کرے اسے روکنے والا کوئی نہیں اور جو تو نہ دینا چاہے وہ کوئی اور نہیں دے سکتا کسی کوشش کرنیوالے کی کوشش کام نہیں آتی) اور یہ بھی پڑھتے۔ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ..... (ترجمہ) آپ کا رب بڑی عظمت والا اور ان باتوں سے پاک ہے جو یہ بیان کرتے ہیں اور سلام ہو پیغمبروں پر اور تمام خوبیاں اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام عالم کا پروردگار ہے۔

لَا يَقْعُدُ إِلَّا مَقْدَارَ مَا يَقُولُ اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ.

۲۸۳: حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ مَرْوَانَ بْنِ مُعَاوِيَةَ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمِ الْأَخْوَلِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَقَالَ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ ثَوْبَانَ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَالْمَغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ بَعْدَ التَّسْلِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطَى لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ وَ رَوَى أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

۲۸۴: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مولیٰ (آزاد کردہ غلام) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو تین مرتبہ استغفار کرتے اور پھر کہتے: "أَنْتَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ" امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے اور ابوعمار کا نام شداد بن عبد اللہ ہے۔

۲۸۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُبَارَكِ نَا الْأَوْزَاعِيُّ نَا شَدَّاذُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو أَسْمَاءَ الرَّحْبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ثَوْبَانُ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنْصَرِفَ مِنْ صَلَاتِهِ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ أَنْتَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ قَالَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَأَبُو عَمَّارٍ اسْمُهُ شَدَّاذُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ.

خلاصۃ الابیواب: (۱) تشہد کے الفاظ چوبیس (۲۴) صحابہ کرام سے منقول ہیں اور ان سب کے الفاظ میں تھوڑا تھوڑا فرق ہے۔ اس پر اتفاق ہے کہ ان میں سے جو صیغہ بھی پڑھا لیا جائے جائز ہے البتہ احناف اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے معروف تشہد کو ترجیح دی ہے۔ (۲) قعدہ کی دو ہتھیں احادیث مبارکہ سے ثابت ہیں ایک "افتراش" یعنی بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جانا اور دائیں پاؤں کو کھڑا کر

لینا دوسرے "تورک" یعنی بائیں کو لھے پر بیٹھ جانا اور دونوں پاؤں دائیں جانب نکال لینا جیسا کہ حنفی عورتیں بیٹھتی ہیں۔ حنفیہ کے نزدیک انفراش افضل ہے۔ (۳) جمہور سلف و خلف کا اتفاق ہے کہ تشہد میں انگلی سے اشارہ کرنا مسنون ہے اس کی بیعت پر بکثرت روایات شاہد ہیں۔ امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ ہم حضور ﷺ کے طریقے پر عمل کرتے ہیں۔ (۴) حدیث کی بناء پر تمام حضرات کا اتفاق ہے کہ امام و مقتدی اور مفرد پر دو سلام واجب ہیں ایک دائیں جانب اور دوسرا بائیں جانب (۵) ورحمۃ اللہ کہتے وقت "ورہ" پر وقف کیا جائے یعنی اس کی حرکت کو ظاہر نہ کیا جائے یا یہ کہ اس حروف مدہ کو زیادہ کھینچا جائے۔

۲۲۱ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِنْصِرَافِ عَنْ ۲۲۱ باب نماز کے بعد (امام کے) دونوں

جانب گھومنا

۲۸۵: قبيصة بن بلب اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ہماری امامت کرتے اور پھر دونوں جانب گھوم کر بیٹھتے کبھی دائیں طرف اور کبھی بائیں طرف۔ اس باب میں عبد اللہ بن مسعود، انس، عبد اللہ بن عمرو اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ بلب کی حدیث حسن ہے اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے کہ جس طرف چاہے گھوم کر بیٹھے چاہے تو دائیں جانب سے اور چاہے تو بائیں جانب سے یہ دونوں ہی رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہیں۔ حضرت علیؓ بن ابوطالب سے مروی ہے کہ اگر آپ ﷺ کو داہنی طرف سے کوئی حاجت ہوتی تو دائیں طرف اور اگر بائیں طرف سے کوئی حاجت ہوتی تو بائیں طرف سے گھوم کر بیٹھتے۔

۲۲۲ باب پوری نماز کی ترکیب

۲۸۶: حضرت رفاع بن رافعؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ رفاعؓ کہتے ہیں ہم بھی آپ کے ساتھ تھے کہ ایک دیہاتی شخص آیا اور ہلکی نماز پڑھ کر فارغ ہوا اور آپ ﷺ کو سلام کیا پس نبی ﷺ نے فرمایا جاؤ اور نماز پڑھو تم نے نماز نہیں پڑھی۔ وہ شخص واپس ہوا اور دوبارہ نماز پڑھی پھر آیا اور سلام کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا جاؤ اور نماز پڑھو تو نے نماز نہیں پڑھی۔ دو یا تین مرتبہ ایسا ہوا۔ ہر مرتبہ وہ آتا اور سلام کرتا اور آپ

يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ

۲۸۵: حَدَّثَنَا قَتِيْبَةُ نَا الْأَخْوَصُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَيَنْصَرِفُ عَلَى جَانِبَيْهِ جَمِيعًا عَلَى يَمِينِهِ وَعَلَى شِمَالِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَآنَسٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَآبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ هُلْبٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ يَنْصَرِفُ عَلَى آتِي جَانِبَيْهِ شَاءَ أَنْ شَاءَ عَنْ يَمِينِهِ وَإِنْ شَاءَ عَنْ يَسَارِهِ وَقَدْ صَحَّ الْأَمْرَانِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَى عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ قَالَ إِنْ كَانَتْ حَاجَتُهُ عَنْ يَمِينِهِ أَخَذَ عَنْ يَمِينِهِ وَإِنْ كَانَتْ حَاجَةً عَنْ يَسَارِهِ أَخَذَ عَنْ يَسَارِهِ۔

۲۲۲ بَابُ مَا جَاءَ فِي وَصْفِ الصَّلَاةِ

۲۸۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَلِيٍّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلَادٍ بْنِ رَافِعِ الزَّرْقِيِّ عَنْ جَدِّهِ عَنْ رَافِعَةَ بْنِ رَافِعٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمًا قَالَ رَافِعَةُ وَنَحْنُ مَعَهُ إِذَا جَاءَهُ رَجُلٌ كَالْبَدْوِيِّ فَصَلَّى فَأَخَفَ صَلَوَتَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ قَارِجُ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ

ﷺ اسے یہی کہتے کہ جاؤ اور نماز پڑھو تم نے نماز نہیں پڑھی اس پر لوگ گھبرا گئے اور ان پر یہ بات شاق گزری کہ جس نے ہلکی نماز پڑھی گویا کہ اس نے نماز پڑھی ہی نہیں۔ چنانچہ اس شخص نے آخر میں عرض کیا مجھے سکھائیے میں تو انسان ہوں صحیح بھی کرتا ہوں اور مجھ سے غلطی بھی ہوتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ٹھیک ہے جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو جس طرح اللہ نے حکم دیا ہے اسی طرح وضو کرو پھر اذان دو اور اقامت کہو پھر اگر تمہیں قرآن میں سے کچھ یاد ہو تو پڑھو ورنہ اللہ کی تعریف اور اس کی بزرگی بیان کرو اور لا الہ الا اللہ پڑھو پھر رکوع کرو اور اطمینان کے ساتھ کرو پھر سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ پھر اطمینان کے ساتھ سجدہ کرو پھر اطمینان کے ساتھ بیٹھو پھر کھڑے ہو جاؤ۔ اگر تم نے ایسا کیا تو تمہاری نماز مکمل ہوگئی اور اگر اس میں کچھ کمی ہوئی تو وہ تمہاری نماز میں کمی ہوگی رفاعہ کہتے ہیں کہ یہ چیز ہم لوگوں کے لئے پہلی چیز سے آسان تھی کہ جو کمی رہ گئی وہ تمہاری نماز میں کمی ہوئی اور پوری کی پوری نماز بیکار نہیں ہوئی۔ اس باب میں ابو ہریرہؓ اور عمار بن یاسرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حضرت رفاعہؓ کی حدیث حسن ہے اور یہ حدیث انہی (حضرت رفاعہؓ) سے کئی سندوں سے مروی ہے۔

۲۸۷: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ مسجد میں داخل ہوئے تو ایک آدمی اور بھی داخل ہوا اور اس نے نماز پڑھی۔ پھر آیا اور رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا آپ ﷺ نے جواب دیا اور فرمایا واپس جاؤ اور نماز پڑھو تم نے نماز نہیں پڑھی وہ شخص واپس گیا اور اسی طرح نماز پڑھی جس طرح پہلے نماز پڑھی تھی پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام کیا آپ نے سلام کا جواب دیا اور اس سے فرمایا جاؤ اور نماز پڑھو تم نے نماز نہیں پڑھی یہاں تک کہ تین مرتبہ ایسا ہی کیا۔ اس شخص

فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ وَعَلَيْكَ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تَصَلِّ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذَلِكَ يَأْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْلِمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تَصَلِّ فَخَافَ النَّاسُ وَكَبَّرَ عَلَيْهِمْ أَنْ يَكُونَ مَنْ أَخَفَّ صَلَوَتَهُ لَمْ يَصَلِّ فَقَالَ الرَّجُلُ فِي آخِرِ ذَلِكَ فَإِنِّي وَعَلِمَنِي فَأِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أُصِيبُ وَأُخْطِئُ فَقَالَ أَجَلْ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَتَوَضَّأَ كَمَا أَمَرَكَ اللَّهُ بِهِ ثُمَّ تَشَهَّدَ فَأَقِمَّ أَيْضًا فَإِنْ كَانَ مَعَكَ قُرْآنٌ فَاقْرَأْ وَإِلَّا فَاحْمَدِ اللَّهَ وَكَبِّرْهُ وَهَلِّلْهُ ثُمَّ ارْكَعْ فَاطْمِنَنَّ رَاكِعًا ثُمَّ اغْتَدِلْ فَإِنَّمَا تَسْجُدُ فَاعْتَدِلْ سَاجِدًا ثُمَّ اجْلِسْ فَاطْمِنَنَّ جَالِسًا ثُمَّ قُمْ فَإِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَوَتُكَ وَإِنْ انْتَقَصَتْ مِنْهُ شَيْئًا انْتَقَصَتْ مِنْ صَلَوَتِكَ قَالَ وَكَانَ هَذَا أَهْوَنَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْأُولَى أَنَّهُ مَنْ انْتَقَصَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا انْتَقَصَ مِنْ صَلَوَتِهِ وَلَمْ تَذْهَبْ كُلُّهَا قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَمَارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ رِفَاعَةَ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ.

۲۸۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَائِبُ أَبِي سَعِيدٍ الْقَطَّانِ نَائِبِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تَصَلِّ فَرَجَعَ الرَّجُلُ فَصَلَّى كَمَا كَانَ صَلَّى ثُمَّ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَرَدَّ

نے عرض کیا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو سچا دین دیکر بھیجا ہے میں اس سے بہتر نہیں پڑھ سکتا۔ مجھے سکھائیے چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو تکبیر کہو (تکبیر تحریرہ) اور قرآن میں سے جو کچھ یاد ہو پڑھو پھر اطمینان کے ساتھ رکوع کرو پھر اٹھو اور سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر اطمینان کے ساتھ سجدہ کرو پھر اٹھو اور اطمینان کے ساتھ بیٹھو اور پوری نماز میں اسی طرح کرو۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کو ابن نمیر نے عبد اللہ بن عمرؓ سے انہوں نے سعید مقبری سے اور انہوں نے ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے اور اس روایت میں سعید مقبری کے والد کا ذکر نہیں کیا کہ وہ ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ یحییٰ بن سعید کی روایت عبد اللہ بن عمرؓ سے اصح ہے۔ سعید مقبری نے ابو ہریرہؓ سے احادیث سنی ہیں اور وہ اپنے والد سے بحوالہ ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں اور ابو سعید مقبری کا نام کیسان ہے اور سعید مقبری کی کنیت ابو سعد ہے۔

عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ حَتَّىٰ فَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ وَاللَّهِ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَحْسَنَ غَيْرَ هَذَا فَعَلِمَنِي فَقَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا تيسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ جَالِسًا وَافْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى ابْنُ نُمَيْرٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَرَوَايَةُ يَحْيَىٰ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَصَحُّ وَسَعِيدُ الْمَقْبَرِيِّ قَدْ سَمِعَ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَرَوَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْمَقْبَرِيُّ اسْمُهُ كَيْسَانُ وَسَعِيدُ الْمَقْبَرِيُّ يُكْنَى أَبَا سَعِيدٍ.

(ن) گذشتہ اور اس روایت میں قرآن پاک مطلق پڑھنے کا ذکر ہے فاتحہ اور اس کے بعد کوئی سورۃ یا آیات کا ذکر نہیں۔ اسی لئے احناف کے نزدیک ہر رکعت میں مطلق قرآن پاک کا پڑھنا فرض اور فاتحہ وبعض قرآن کا یعنی دونوں کا پڑھنا واجب ہے۔

۲۸۸: ۲۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا نَا يَحْيَىٰ بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ نَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ وَبْنُ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي حَمِيدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ سَمِعْتُهُ وَهُوَ فِي عَشْرَةِ مَنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ هُمُ أَبُو قَتَادَةَ بْنُ رَبِيعٍ يَقُولُ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا مَا كُنْتَ أَقْدَ مَسْأَلَهُ ضُحْبَةً وَلَا أَكْثَرَ نَالَ إِيَّانَا قَالَ بَلَى قَالُوا فَأَعْرَضَ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ اعْتَدَلَ قَائِمًا وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَازِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ

۲۸۸: ۲۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا نَا يَحْيَىٰ بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ نَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ وَبْنُ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي حَمِيدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ سَمِعْتُهُ وَهُوَ فِي عَشْرَةِ مَنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ هُمُ أَبُو قَتَادَةَ بْنُ رَبِيعٍ يَقُولُ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا مَا كُنْتَ أَقْدَ مَسْأَلَهُ ضُحْبَةً وَلَا أَكْثَرَ نَالَ إِيَّانَا قَالَ بَلَى قَالُوا فَأَعْرَضَ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ اعْتَدَلَ قَائِمًا وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَازِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ

اکبر کہہ کر رکوع کرتے اور اعتدال کے ساتھ رکوع کرتے نہ سر کو جھکاتے اور نہ ہی اونچا کرتے اور دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے پھر ”سمع اللہ لمن حمده“ کہتے اور ہاتھوں کو اٹھاتے اور معتدل کھڑے ہوتے یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پہنچ جاتی پھر سجدے کے لئے زمین کی طرف جھکتے اور ”اللہ اکبر“ کہتے اور بازوؤں کو بغلوں سے علیحدہ رکھتے اور پاؤں کی انگلیاں نرمی کے ساتھ قبلہ رخ کر دیتے پھر بایاں پاؤں موڑ کر اس پر اعتدال کے ساتھ بیٹھ جاتے۔ یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پہنچ جاتی۔ پھر سجدے کے لئے سر جھکاتے اور ”اللہ اکبر“ کہتے پھر کھڑے ہو جاتے اور ہر رکعت میں اسی طرح کرتے یہاں تک کہ جب دونوں سجدوں سے اٹھتے تو تکبیر کہتے اور دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر اٹھاتے جیسے کہ نماز کے شروع میں کیا تھا پھر اسی طرح کرتے یہاں تک کہ ان کی نماز کی آخری رکعت آ جاتی۔ چنانچہ بائیں پاؤں کو ہٹاتے (یعنی اپنی طرف نکال دیتے) اور سرین پر بیٹھ جاتے اور پھر سلام پھیر دیتے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ”اذا قام سجدتین“ سے مراد یہ ہے کہ جب دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہوتے تو رفع یدین کرتے۔

۲۸۹: محمد بن عمرو بن عطاء کہتے ہیں کہ میں نے دس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جن میں ابو قتادہ بن ربیع بھی تھے کی موجودگی میں ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے سنا اس کے بعد یحییٰ بن سعید کی روایت کی مثل حدیث بیان کرتے ہیں۔ اس حدیث میں عاصم نے عبد الحمید بن جعفر کے حوالے سے یہ الفاظ زیادہ بیان کئے ہیں کہ پھر صحابہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا (صدق) تم نے سچ کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح نماز پڑھی۔

۲۲۳: باب فجر کی نماز میں قرأت

۲۹۰: زیاد بن علاقہ اپنے چچا قطبہ بن مالک سے نقل کرتے

رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَازِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ وَرَكَعَ ثُمَّ اعْتَدَلَ فَلَمْ يَصُوبْ رَأْسَهُ وَلَمْ يَقْنَعْ وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَاعْتَدَلَ حَتَّى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ فِي مَوْضِعِهِ مُعْتَدِلًا ثُمَّ هَوَى إِلَى الْأَرْضِ سَاجِدًا ثُمَّ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ جَافَى عَضُدَيْهِ عَنْ إِبْطَيْهِ وَفَتَحَ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ ثَنَى رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَقَعَدَ عَلَيْهَا ثُمَّ اعْتَدَلَ حَتَّى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ فِي مَوْضِعِهِ مُعْتَدِلًا ثُمَّ هَوَى سَاجِدًا ثُمَّ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ ثَنَى رِجْلَهُ وَقَعَدَ وَاعْتَدَلَ حَتَّى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ فِي مَوْضِعِهِ ثُمَّ نَهَضَ ثُمَّ صَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَلِكَ حَتَّى إِذَا أَقَامَ مِنْ سَجْدَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَازِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ كَمَا صَنَعَ حِينَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ ثُمَّ صَنَعَ كَذَلِكَ حَتَّى كَانَتِ الرَّكْعَةُ الَّتِي تَنْقَضِي فِيهَا صَلَاتُهُ آخِرَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَقَعَدَ عَلَى شِقِّهِ مُتَوَرِّكًا ثُمَّ سَلَّمَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَالَ وَمَعْنَى قَوْلِهِ إِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ يَعْنِي إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ.

۲۸۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا أَبُو عَاصِمٍ نَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ فِي عَشْرَةٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ أَبُو قَتَادَةَ بْنُ رَبِيعٍ فَقَدْ كَرَّ نَحْوَ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِمَعْنَاهُ وَزَادَ فِيهِ أَبُو عَاصِمٍ عَبْدُ الْحَمِيدِ ابْنُ جَعْفَرٍ هَذَا الْحَرْفُ قَالُوا صَدَقْتَ هَكَذَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۲۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي الصُّبْحِ

۲۹۰: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ وَسُفْيَانَ عَنْ

ہیں کہ انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فجر کی نماز میں داخل باسقات پڑھتے ہوئے سنا (یعنی سورۃ ق)۔

اس باب میں عمرو بن حریث، جابر بن سرہ، عبد اللہ بن سائب، ابو بزرہ اور ام سلمہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو یوسف ترمذی فرماتے ہیں حدیث قطبہ بن مالک حسن صحیح ہے۔ نبی ﷺ سے فجر کی نماز میں سورہ ”واقعہ“ کا پڑھنا بھی مروی ہے اور یہ بھی روایت کیا گیا ہے کہ آپ ﷺ فجر میں ساٹھ سے لے کر سو تک آیتوں کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ یہ بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ”اذا شمس کورت“ (سورہ تکویر) پڑھی۔ حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے ابو موسیٰؓ کو لکھا کہ فجر میں طویل مفصل پڑھا کرو۔ امام ابو یوسف ترمذی فرماتے ہیں کہ اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے اور سفیان ثوری، ابن مبارک اور امام شافعی کا یہی قول ہے۔

۲۲۲: باب ظہر اور عصر میں قرأت

۲۹۱: حضرت جابر بن سرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی نماز میں سورہ بروج اور السماء والطارق اور اسی طرح کی سورتیں پڑھا کرتے تھے اس باب میں خباب رضی اللہ عنہ، ابوسعید رضی اللہ عنہ، ابو قتادہ رضی اللہ عنہ، زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور براء رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو یوسف ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جابر بن سرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز میں سورۃ السم سجده پڑھی اور ایک اور جگہ مروی ہے کہ ظہر کی پہلی رکعت میں تیس آیتوں کے برابر پڑھتے اور دوسری رکعت میں پندرہ آیتوں کے برابر پڑھتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے

زِيَادُ ابْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَمِّهِ قُطَيْبَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ وَالنَّحْلَ بِاسْقَاتٍ فِي الرُّكْعَةِ الْأُولَى قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ حُرَيْثٍ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ وَأَبِي بَرَزَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ قُطَيْبَةَ بْنِ مَالِكٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَرَأَ فِي الصُّبْحِ بِالْوَاقِعَةِ وَرَوَى عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ مِنْ سِتِّينَ آيَةً إِلَى مِائَةٍ وَرَوَى عَنْهُ أَنَّهُ قَرَأَ إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ وَرَوَى عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى أَبِي مُوسَى أَنْ يَقْرَأْ فِي الصُّبْحِ بِطَوَالِ الْمُفْصَلِ قَالَ أَبُو عِيسَى وَعَلَى هَذَا الْعَمَلِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ قَالَ سَفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ.

۲۲۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

۲۹۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَائِرِيْدُ بْنُ هَارُونَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ وَشِبْهَيْهِمَا قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ خَبَّابٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي قَتَادَةَ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَالتِّرَافِ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَرَأَ فِي الظُّهْرِ قَدْرَ تَنْزِيلِ السَّجْدَةِ وَرَوَى عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرُّكْعَةِ الْأُولَى مِنَ الظُّهْرِ قَدْرَ ثَلَاثِينَ آيَةً وَفِي الرُّكْعَةِ الثَّانِيَةِ قَدْرَ خَمْسِ عَشْرَةِ آيَةٍ وَرَوَى عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ

مروی ہے کہ انہوں نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ ظہر کی نماز میں اوساط مفصل پڑھا کرو۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ عصر کی قرأت مغرب کی قرأت کی طرح ہے۔ اس میں قصار مفصل پڑھے۔ ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا عصر کی نماز قرأت میں مغرب کی نماز کے برابر رکھی جائے اور ابراہیم کہتے ہیں کہ ظہر میں عصر سے چار گنا زیادہ قرأت کی جائے۔

۲۲۵: باب مغرب میں قرأت

۲۹۲: حضرت ابن عباسؓ اپنی والدہ ام فضلؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی بیماری میں ہماری طرف تشریف لائے آپ ﷺ سر پر پٹی باندھے ہوئے تھے چنانچہ آپ ﷺ نے مغرب کی نماز میں سورہ مرسلات پڑھی اور اس کے بعد وفات تک یہ سورت نہ پڑھی (یعنی مغرب میں) اس باب میں جبیر بن مطعمؓ، ابن عمرؓ، ابوالایوبؓ اور زید بن ثابتؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ام فضلؓ حسن صحیح ہے۔ نبی ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے مغرب کی دونوں رکعتوں میں ”سورہ اعراف پڑھی اور یہ بھی مروی ہے کہ مغرب میں ”سورہ طور“ پڑھی۔ حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے ابو موسیٰؓ کو لکھا کہ مغرب کی نماز میں قصار مفصل پڑھا کرو اور حضرت ابوبکرؓ سے بھی مروی ہے کہ انہوں نے مغرب میں قصار مفصل پڑھی۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ اس پر اہل علم کا عمل ہے اور ابن مبارکؒ، احمدؒ اور اسحقؒ کا قول بھی یہی ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں مالکؒ کے متعلق ذکر کیا جاتا ہے کہ وہ مغرب میں لمبی سورتوں کو مکروہ سمجھتے تھے جیسے کہ ”سورہ طور“ اور ”مرسلات“۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں میں اسے مکروہ نہیں سمجھتا بلکہ میں مستحب سمجھتا ہوں کہ یہ سورتیں مغرب کی نماز میں پڑھی جائیں۔

كَتَبَ إِلَى أَبِي مُوسَى أَنْ أَقْرَأَ فِي الظُّهْرِ بِأَوْسَاطِ الْمُفْصَلِ وَرَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ قِرَاءَةَ صَلَاةِ الْعَصْرِ كَنَحْوِ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ يَقْرَأُ بِقِصَارِ الْمُفْصَلِ وَرَوَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ أَنَّهُ قَالَ تَعْدِلُ صَلَاةُ الْعَصْرِ بِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ فِي الْقِرَاءَةِ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ تُضَاعَفُ صَلَاةُ الظُّهْرِ عَلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ فِي الْقِرَاءَةِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ.

۲۲۵: بَابُ فِي الْقِرَاءَةِ فِي الْمَغْرِبِ

۲۹۲: حَدَّثَنَا هَذَا نَاعْبُدُهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اسْحَقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّهِ أُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَاصِبٌ رَأْسَهُ فِي مَرَضِهِ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ فَقَرَأَ بِالْمُرْسَلَاتِ فَمَا صَلَّاهَا بَعْدَ حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَفِي الْبَابِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ أَيُّوبَ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ حَدِيثُ أُمِّ الْفَضْلِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَرَأَ فِي الْمَغْرِبِ بِالْأَعْرَافِ فِي الرِّكَعَتَيْنِ كِلْتَاهِمَا وَرَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَرَأَ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ وَرَوَى عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى أَبِي مُوسَى أَنْ أَقْرَأَ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفْصَلِ وَرَوَى عَنْ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ قَرَأَ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفْصَلِ قَالَ وَعَلَى هَذَا الْعَمَلِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَاحْمَدُ وَاسْحَقُ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ وَذَكَرَ عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ يَكْرَهُ أَنْ يَقْرَأَ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ بِالسُّورِ الطُّوَالِ نَحْوِ الطُّورِ وَالْمُرْسَلَاتِ قَالَ الشَّافِعِيُّ لَا أَكْرَهُ ذَلِكَ بَلْ اسْتَحَبُّ أَنْ يُقْرَأَ بِهِ السُّورَةُ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ.

۲۲۶: باب عشاء میں قرأت

۲۹۳: حضرت عبداللہ بن بریدہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز میں ”سورۃ الشمس“ اور اسی طرح کی سورتیں پڑھا کرتے تھے۔ اس باب میں براء بن عازبؓ سے بھی روایت ہے۔ ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث بریدہ حسن ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں مروی ہے کہ آپ ﷺ نے عشاء میں ”والتین والزیتون“ پڑھی۔ حضرت عثمان بن عفانؓ کے بارے میں مروی ہے کہ آپ عشاء میں اوساط مفصل پڑھتے تھے جیسے سورہ منافقون“ اور اسی طرح کی سورتیں۔ صحابہؓ اور تابعینؒ کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے اس سے کم اور زیادہ دونوں طرح پڑھا ہے ان کے نزدیک اس باب میں وسعت ہے۔ اور اس میں آپ سے مروی احادیث میں سب سے بہتر یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ”والشمس واضحہا اور“ والتین والزیتون“ پڑھی۔

۲۹۴: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز میں ”والتین والزیتون“ پڑھی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۲۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْعِشَاءِ

۲۹۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخَزَاعِيُّ نَارِيذُ بْنُ الْحُبَابِ نَا ابْنُ وَاقِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ الْآخِرَةَ بِالشَّمْسِ وَضُحْهَا وَنَحْوَهَا مِنَ السُّورِ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ بُرَيْدَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَرَأَ فِي الْعِشَاءِ الْآخِرَةَ بِسُورَةِ وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ وَرَوَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ بِسُورٍ مِنْ أَوْسَاطِ الْمُفَصَّلِ نَحْوَ سُورَةِ الْمُنَافِقِينَ وَأَشْبَاهَهَا وَرَوَى عَنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ أَنَّهُمْ قَرَأُوا بِأَكْثَرِ مِنْ هَذَا وَأَقَلِّ فَكَانَ الْأَمْرُ عِنْدَهُمْ وَاسِعًا فِي هَذَا وَأَحْسَنُ شَيْءٍ فِي ذَلِكَ مَا رَوَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَرَأَ بِالشَّمْسِ وَضُحْهَا وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ۔

۲۹۴: حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ ابْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ فِي الْعِشَاءِ الْآخِرَةَ بِالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

خلاصہ: امام ترمذیؒ نے افعال صلوٰۃ کو الگ الگ بیان کرنے کے بعد اب ان کو اکٹھے بیان کرنا مقصود ہے اس مقصد کے لئے تین حدیثیں ذکر کی ہیں پہلی دو حدیثیں اس آدمی کے بارے میں ہیں جس نے نماز بُری طرح پڑھی تھی تعدیل ارکان نہیں کئے تھے ان کو پہلی مرتبہ تعلیم نہیں دی بلکہ بار بار نماز پڑھوائی تاکہ ان کو اپنی غلطی سمجھ میں آجائے۔ اس باب کی حدیث میں یہ بھی بتایا گیا ہے انگلیوں کو قبلہ رخ کرنا مسنون ہے۔ (۳) تمام فقہاء کا اتفاق ہے کہ فجر اور ظہر میں طوال مفصل، عصر اور عشاء میں اوساط مفصل اور مغرب میں قصار مفصل پڑھنا مسنون ہے اس میں اصل حضرت عمر فاروقؓ کا مکتوب ہے جو انہوں نے حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کو لکھا تھا۔ حضور ﷺ کا عام معمول بھی مجموعہ روایات سے یہی معلوم ہوتا ہے البتہ کبھی اس کے خلاف بھی ثابت ہے مثلاً کبھی مغرب کی نماز سورہ طور و مرسلات وغیرہ کا پڑھنا بیان جواز پر محمول ہے تاکہ لوگ کسی خاص سورہ کو پڑھنا واجب نہ سمجھ لیں۔

۲۲۷: باب امام کے پیچھے قرآن پڑھنا

۲۹۵: حضرت عبادہ صامتؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ

۲۲۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ

۲۹۵: حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ

رسول اللہ ﷺ نے فجر کی نماز پڑھی۔ اس میں آپ ﷺ کے لئے قرأت میں مشکل پیش آئی۔ جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو فرمایا شاید تم امام کے پیچھے قرأت کرتے ہو۔ حضرت عبادہؓ کہتے ہیں ہم نے کہا ہاں یا رسول اللہ ﷺ اللہ کی قسم (ہم قرأت کرتے ہیں) آپ ﷺ نے فرمایا ایسا نہ کیا کرو صرف سورہ فاتحہ پڑھا کرو کیونکہ اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ اس باب میں ابو ہریرہؓ، عائشہؓ، انسؓ، ابو قتادہؓ اور عبد اللہ بن عمروؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو یسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں عبادہؓ کی حدیث حسن ہے۔ اس حدیث کو زہری نے محمود بن ربیع سے انہوں نے عبادہ بن صامتؓ سے روایت کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو سورہ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی اور یہ صحیح ہے۔ اکثر صحابہؓ و تابعینؓ کا قرأت خلف الامام (امام کے پیچھے قرأت کرنے) کے بارے میں اس حدیث پر عمل ہے۔ اور مالک بن انسؓ، ابن مبارکؓ، شافعیؒ، احمد بن حنبلؒ اور اسحاقؒ بھی اسی کے قائل ہیں کہ قرأت خلف الامام (امام کے پیچھے قرأت کرنا) جائز ہے۔

۲۲۸: باب اگر امام بآواز بلند

پڑھے تو مقتدی قرأت نہ کرے

۲۹۶: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ جہری نماز سے فارغ ہوئے اور فرمایا کیا تم میں سے کسی نے میرے ساتھ قرأت کی ہے؟ ایک شخص نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا تب ہی تو میں کہتا ہوں کہ مجھ سے قرآن میں جھگڑا کیوں کیا جاتا ہے۔ راوی کہتے ہیں پھر لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہری نمازوں میں قرأت سے رک گئے۔ اس باب میں ابن مسعودؓ، عمران بن حصینؓ، جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ابو یسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ ابن اکیمہ لیشی کا نام عمارہ ہے اور انہیں عمرو بن اکیمہ بھی کہا جاتا

اسْحَقَّ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ فَتَقَلَّتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنِّي أَرَاكُمْ تَقْرُونَ وَرَأَى إِمَامَكُمْ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِي وَاللَّهِ قَالَ لَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ وَأَنَسٍ وَأَبِي قَتَادَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَقَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ عُبَادَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَرَوَى هَذَا الْحَدِيثُ الزُّهْرِيُّ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَهَذَا أَصَحُّ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ فِي الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَاسْحَقَ يَرَوْنَ الْقِرَاءَةَ خَلْفَ الْإِمَامِ.

۲۲۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الْقِرَاءَةِ

خَلْفَ الْإِمَامِ إِذَا جَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ

۲۹۶: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَافِعٌ نَا مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ أَكِيمَةَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةٍ جَهَرَ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ هَلْ قَرَأَ مَعِيَ أَحَدٌ مِنْكُمْ أَنِفًا فَقَالَ رَجُلٌ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنِّي أَقُولُ مَا لِي أُنَارِعُ الْقُرْآنَ قَالَ فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَجْهَرُ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الصَّلَاةِ بِالْقِرَاءَةِ حِينَ سَمِعُوا ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ

ہے۔ زہری کے بعض اصحاب نے اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے یہ الفاظ زیادہ بیان کئے ہیں کہ زہری نے کہا اس کے بعد لوگ آپ کو قرأت کرتے ہوئے سنتے تو قرأت کرنے سے باز رہتے۔ امام ابویسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے قرأت خلف الامام کے قائلین پر اعتراض نہیں کیا جاسکتا اس لئے کہ اس حدیث کو بھی حضرت ابو ہریرہؓ نے روایت کیا ہے اور انہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص نماز پڑھے اور اس میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھے تو اس کی نماز ناقص ہے اور نامکمل ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے حدیث نقل کرنے والے راوی نے کہا کہ میں کبھی کبھی امام کے پیچھے نماز پڑھتا ہوں تو ابو ہریرہؓ نے فرمایا دل میں پڑھ لیا کرو (یعنی سورۃ فاتحہ کو)۔ ابو عثمان نہدی نے بھی حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا مجھے نبی ﷺ نے حکم دیا کہ میں اعلان کروں کہ جو شخص نماز میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔ محدثین نے یہ مسلک اختیار کیا ہے کہ اگر امام زور سے قرأت کرے تو پھر امام کے پیچھے مقتدی قرأت نہ کرے اور انہوں نے کہا کہ سکتوں کے درمیان پڑھ لے (یعنی امام کے سکتوں کے درمیان فاتحہ پڑھ لے) اہل علم کا امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہوئے قرأت کرنے کے بارے میں اختلاف ہے۔ اکثر صحابہؓ و تابعینؓ اور بعد کے اہل علم کے نزدیک امام کے پیچھے قرأت کرنا جائز ہے۔ امام مالکؒ، ابن مبارکؒ، امام شافعیؒ، امام احمدؒ اور اسحاقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ عبد اللہ بن مبارکؒ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا میں امام کے پیچھے قرأت کرتا تھا اور دوسرے لوگ بھی امام کے پیچھے قرأت کرتے تھے سوائے اہل کوفہ کے لیکن جو شخص امام کے پیچھے قرأت نہ کرے میں اس کی نماز کو بھی جائز سمجھتا ہوں۔ اہل علم کی ایک جماعت نے سورۃ فاتحہ کے نہ پڑھنے کے مسئلہ میں شدت سے کام لیا اور کہا کہ سورۃ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی چاہے اکیلا ہو یا امام کے پیچھے

وَعِمْرَانُ ابْنُ حُصَيْنٍ وَجَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَابْنُ أَكِيْمَةَ اللَّيْثِيُّ اسْمُهُ عُمَارَةُ وَيُقَالُ عُمَرُو بْنُ أَكِيْمَةَ وَرَوَى بَعْضُ أَصْحَابِ الزُّهْرِيِّ هَذَا الْحَدِيثَ وَذَكَرُوا هَذَا الْحَرْفَ قَالَ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ حِينَ سَمِعُوا ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ مَا يَدُلُّ عَلَى مَنْ رَأَى الْقِرَاءَةَ خَلْفَ الْإِمَامِ لِأَنَّ أَبَاهُ رِزْقَةَ هُوَ الَّذِي رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْحَدِيثَ وَرَوَى أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ صَلَّى صَلَوةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ فَقَالَ لَهُ حَامِلُ الْحَدِيثِ إِنِّي أَكُونُ أَحْيَانًا وَرَاءَ الْإِمَامِ قَالَ أَقْرَأْ بِهَافِي نَفْسِكَ وَرَوَى أَبُو عُثْمَانَ التَّهْلُكِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُنَادِيَ أَنْ لَصَلُوةَ الْإِبْرَاءَةِ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَاخْتَارَ أَصْحَابُ الْحَدِيثِ أَنْ لَا يَقْرَأَ الرَّجُلُ إِذَا جَهَرَ الْإِمَامُ بِالْقِرَاءَةِ وَقَالُوا يَتَّبِعُ سَكَنَاتِ الْإِمَامِ وَقَدْ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ فَرَأَى أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ الْقِرَاءَةَ خَلْفَ الْإِمَامِ وَبِهِ يَقُولُ مَالِكٌ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَاحْمَدٌ وَإِسْحَاقُ وَرَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ أَنَّهُ قَالَ أَنَا أَقْرَأُ الْإِمَامَ وَالنَّاسُ يَقْرَأُونَ إِلَّا قَوْمًا مِنَ الْكُوفِيِّينَ وَارَى أَنْ مَنْ لَمْ يَقْرَأْ صَلَوةً جَائِزَةً وَشَدَّدَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي تَرْكِ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَإِنْ كَانَ خَلْفَ الْإِمَامِ فَقَالُوا لَا تُجْزِي صَلَوةً إِلَّا بِقِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَحَدَّثَنَا أَنَّ أَوْ خَلْفَ الْإِمَامِ وَذَهَبُوا إِلَى مَا رَوَى عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَ الْإِمَامِ وَتَأَوَّلَ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلَوةَ إِلَّا بِقِرَاءَةِ الْفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَإِسْحَقُ وَغَيْرُهُمَا وَأَمَّا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فَقَالَ مَعْنَى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلَوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ إِذَا كَانَ وَحْدَهُ وَاحْتَجَّ بِحَدِيثِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَيْثُ قَالَ مَنْ صَلَّى رَكْعَةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَلَمْ يُصَلِّ إِلَّا أَنْ يَكُونَ وَرَاءَ الْإِمَامِ قَالَ أَحْمَدُ فَهَذَا رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأَوَّلَ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلَوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ أَنَّ هَذَا إِذَا كَانَ وَحْدَهُ وَاحْتَجَّ أَخْتَارَ أَحْمَدُ مَعَ هَذَا الْقِرَاءَةَ خَلْفَ الْإِمَامِ وَأَنْ لَا يَتْرُكَ الرَّجُلُ الْفَاتِحَةَ الْكِتَابَ وَإِنْ كَانَ خَلْفَ الْإِمَامِ.

ہوتی اس سے مراد وہ ہے جو اکیلا نماز پڑھتا ہو لیکن اس کے باوجود امام احمد حنبلؒ نے یہ مسلک اختیار کیا ہے کہ امام کے پیچھے ہوتے ہوئے بھی کوئی آدمی سورہ فاتحہ نہ چھوڑے۔

۲۹۷: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَامِعُنَ نَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي نَعِيمٍ وَهَبِ ابْنِ كَيْسَانَ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ مَنْ صَلَّى رَكْعَةً ثُمَّ يَقْرَأُ فِيهَا بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَلَمْ يُصَلِّ إِلَّا أَنْ يَكُونَ وَرَاءَ الْإِمَامِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۹۷: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جس نے ایک رکعت بھی سورہ فاتحہ کے بغیر پڑھی گویا کہ اس نے نماز ہی نہیں پڑھی سوائے اس کے کہ وہ امام کے پیچھے ہو۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(ف) قراءت خلف الامام کے بارے میں احناف کا مسلک یہ ہے کہ امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہوئے قراءت کرنا مکروہ تحریمی ہے خواہ نماز جہری (بلند آواز سے قراءت والی) ہو یا سری (آہستہ آواز قراءت والی نماز) ہو۔ احناف دلیل کے طور پر قرآن کریم کی سورہ اعراف کی یہ آیت پیش کرتے ہیں "وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ" (ترجمہ) جب قرآن پڑھا جائے تو اسے غور سے سنو اور خاموش رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ امام بیہقیؒ حضرت مجاہد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے زمانے میں بعض صحابہ کرامؓ امام کے پیچھے پڑھتے تھے اس پر مذکورہ بالا آیت نازل ہوئی۔ مذکورہ بالا آیت میں قراءت کے وقت سننے اور خاموش رہنے کا حکم دیا گیا ہے اور یہ حکم اس کے وجوب پر دلالت کرتا ہے اور سورہ فاتحہ بھی قرآن ہی میں سے ہے۔ لہذا اس سے بھی قراءت خلف الامام کی ممانعت ہوتی ہے۔ دوسری دلیل حضرت ابو موسیٰ اشعرؓ کی وہ طویل روایت ہے جس کو امام مسلم نے صحیح مسلم میں نقل کیا ہے کہ فَقَالَ إِذَا صَلَّيْتُ

فَاقِمْوا صُفُوفَكُمْ ثُمَّ لِيَتُوا مَعَكُمْ أَحَدَكُمْ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَرَأَ فَاقْرَأُوا (ترجمہ) جب تم نماز پڑھنے لگو تو صفیں درست کرو پھر تم میں سے کوئی امامت کرے جب وہ تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قراءت کرے تو تم خاموش رہو۔ سنن نسائی میں مذکور حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت کے بھی یہی الفاظ ہیں کہ **فَإِذَا قَرَأَ فَاقْرَأُوا**۔ جب امام قراءت کرے تو خاموش رہو۔ چنانچہ ان دونوں حدیثوں میں مطلقاً خاموش رہنے کا حکم دیا گیا ہے جو سورۃ فاتحہ اور دوسری سورت دونوں کیلئے عام ہے اور اگر فاتحہ اور سورت کی قراءت میں کوئی فرق ہوتا تو آپ ﷺ اس کو ضرور واضح کرتے چونکہ آپ ﷺ نے یہاں قرأ کا صریح لفظ استعمال کیا ہے اس بنا پر قرأ کا تقاضا ہے کہ جب امام قراءت کرے تو خاموش رہو لہذا یہ کہنا کہ یہ حکم صرف جہری نمازوں کیلئے ہے سری نمازوں کیلئے نہیں، صحیح نہیں ہے اس کا مقصد صرف یہی ہے کہ جب بھی امام پڑھے تو تم لوگ خاموش رہو۔ تیسری دلیل حضرت ابو ہریرہؓ کی وہ حدیث ہے جو امام ترمذیؒ نے ترمذی میں نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ جہری نماز سے فارغ ہوئے اور فرمایا تم میں سے کسی نے میرے ساتھ پڑھا ایک شخص نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ نے فرمایا میں بھی سوچنے لگا کہ قرآن پڑھنے میں مجھے کش مکش کیوں ہو رہی ہے راوی کہتے ہیں پھر لوگوں نے جہری نمازوں میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ پڑھنا چھوڑ دیا (ترمذی باب ۲۲۸) اس حدیث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ صحابہ کرامؓ نے اس واقعہ کے بعد امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہوئے قراءت ترک کر دی تھی اور اس حدیث میں یہ تاویل نہیں کی جاسکتی کہ سورت پڑھنے سے منع کیا گیا ہے نہ کہ فاتحہ سے کیونکہ اس میں امام کے پیچھے نہ پڑھنے کی علت بیان کی گئی ہے جس طرح یہ علت سورہ پڑھنے میں پائی جاتی ہے بالکل اسی طرح فاتحہ پڑھنے میں بھی پائی جاتی ہے لہذا (دونوں کا) سورت اور فاتحہ کا حکم ایک ہی ہے۔ امام ترمذیؒ نے اس حدیث پر اعتراض کیا ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنے کے بارے میں فرمایا **اقْرَأُوا بِهَاسَافِي نَفْسِكُمْ** ”تم اسے دل میں پڑھو۔“ یہ قول حضرت ابو ہریرہؓ کا اپنا اجتہاد ہے کیونکہ یہ بات حضرت ابو ہریرہؓ نے کسی سائل کے جواب میں فرمائی اور صحابہؓ کا اجتہاد موضوع احادیث کے مقابلے میں حجت نہیں ہوتا پھر بعض حضرات نے یہ تاویل کی ہے کہ فی نفسہ سے مراد یہ ہے کہ جب تم اکیلے ہو تو فاتحہ پڑھا کرو

چوتھی دلیل احناف کی حضرت جابر بن عبد اللہؓ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو امام کی اقتداء میں نماز پڑھ رہا ہو۔ اس کیلئے امام کی قراءت کافی ہے **”أَنَّمَا جُعِلَ إِلَّا مَامَ لِيُؤْتِمَ بِهِ“** یہ حدیث صحیح بھی ہے اور صریح بھی کیونکہ اس میں یہ قاعدہ بیان کیا گیا ہے کہ مقتدی کیلئے امام کی قراءت ہی کافی ہے اور اس میں سورت اور فاتحہ میں تفریق نہیں کی گئی۔ امام شافعیؒ اور امام کے پیچھے قراءت کرنے والوں کی سب سے قابل اعتماد دلیل حضرت عبادہ بن صامت کی روایت ہے (کتاب ترمذی باب ۲۲۷) یہ حدیث صحیح نہیں۔

امام احمد، حافظ ابن عبد البر اور بعض دوسرے محدثین نے اس حدیث کو معلول کہا ہے ان حضرات کا کہنا ہے کہ یہ حدیث تین طریقوں سے روایت کی گئی ہے۔ کسی راوی نے وہم اور غلطی سے پہلی دو روایتوں کو غلط ملط کر کے یہ تیسری روایت بنا دی ہے جو امام ترمذیؒ نے ذکر کی ہے اور اہل علم و محدثین نے اس کی ذمہ داری کھول پر ڈالی ہے اور اس وہم کی پوری تفصیل فتاویٰ ابن تیمیہ میں امام ابن تیمیہؒ نے بیان کی ہے۔

احناف کے مسلک کی تائید میں قرآن و حدیث کے بعد صحابہ کرامؓ کا مسلک اور معمول بھی ہے کیونکہ صحابہ کرامؓ حدیث کا معنی و مفہوم ہم سے زیادہ سمجھنے والے تھے چنانچہ علامہ عینیؒ نے عمدۃ القاری میں صحابہ کرامؓ کا امام کی اقتداء میں قراءت نہ کرنے کا مسلک نقل کیا ہے جن میں حضرت ابو بکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ، عبد اللہ بن مسعودؓ، سعد بن ابی وقاصؓ، زید بن ثابتؓ، جابرؓ، عبد اللہ بن عمروؓ اور عبد اللہ بن عباسؓ شامل ہیں۔

(تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو، مصنف عبد الرزاق و مصنف ابن ابی شیبہ اور الطحاوی)

۲۲۹: بَابُ مَا يَقُولُ عِنْدَ

دُخُولِهِ الْمَسْجِدَ

۲۲۹: باب اس بارے میں کہ جب

مسجد میں داخل ہو تو کیا کہے

۲۹۸: حضرت عبداللہ بن حسن اپنی والدہ فاطمہ بنت حسین سے اور وہ اپنی دادی فاطمہ کبریٰ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو درود پڑھتے اور یہ دعا پڑھتے ”رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ“ ترجمہ اے اللہ میری مغفرت فرما اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے (اور جب مسجد سے باہر نکلتے تو درود شریف پڑھتے اور فرماتے ”رَبِّ اغْفِرْ لِي“.....) (ترجمہ) اے اللہ میری بخشش فرما اور میرے لئے اپنے فضل کے دروازے کھول دے (علی بن حجر نے کہا کہ اسماعیل بن ابراہیم نے مجھ سے کہا کہ میں نے مکہ مکرمہ میں عبداللہ بن حسن سے ملاقات کی اور ان سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا جب آپ مسجد میں داخل ہوتے تو فرماتے ”رَبِّ اغْفِرْ لِي“..... اور جب مسجد سے باہر نکلتے تو فرماتے ”رَبِّ اغْفِرْ لِي“..... اس باب میں ابومعید، ابواسید اور ابوہریرہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں کہ حدیث فاطمہ حسن ہے اور اس کی سند متصل نہیں کیونکہ فاطمہ بنت حسین، فاطمہ کبریٰ کو نہ پاسکیں اس لئے کہ حضرت فاطمہؓ نبی ﷺ کی وفات کے بعد صرف چند ماہ تک زندہ رہیں۔

۲۳۰: باب اس بارے میں کہ جب تم میں سے کوئی

مسجد میں داخل ہو تو دو رکعت نماز پڑھے

۲۹۹: حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو، بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھے۔ اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ، ابوامامہ رضی اللہ عنہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، ابوذر رضی اللہ عنہ، اور کعب بن مالک رضی اللہ

۲۹۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أُمِّهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ عَنْ جَدَّتِهَا فَاطِمَةَ الْكُبْرَى قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ فَلَقِيتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَسَنِ بِمَكَّةَ فَسَأَلْتُهُ مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَحَدَّثَنِي بِهِ قَالَ كَانَ إِذَا دَخَلَ قَالَ رَبِّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ قَالَ رَبِّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ وَأَبِي أُسَيْدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ فَاطِمَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ وَفَاطِمَةُ ابْنَةُ الْحُسَيْنِ ثُمَّ تُذَرِّكُ فَاطِمَةَ الْكُبْرَى إِنَّمَا عَاشَتْ فَاطِمَةُ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهُرًا.

۲۳۰: بَابُ مَا جَاءَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ

الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكَعَتَيْنِ

۲۹۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا مَالِكُ ابْنُ أَنَسٍ عَنْ عَامِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ سُلَيْمٍ الزُّرْقِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَأَبِي أُمَامَةَ وَأَبِي

عنه سے بھی روایت ہے۔ امام ابو یسٰی ترمذی فرماتے ہیں ابوقادہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے محمد بن عجلان اور کئی راویوں نے اس حدیث کی مثل روایت کیا ہے۔ سہیل بن ابی صالح نے اس حدیث کو عامر بن عبد اللہ سے روایت کیا ہے اور وہ عمرو بن سلیم وہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ یہ حدیث غیر محفوظ ہے اور صحیح حدیث ابوقادہ رضی اللہ عنہ کی ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں ہمارے اصحاب کا اس حدیث پر عمل ہے کہ جو آدمی مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھ لے یہ اس کے لئے مستحب ہے بشرطیکہ اسے کوئی عذر نہ ہو علی بن مدینی نے کہا کہ سہل بن ابی صالح کی حدیث غلط ہے امام ترمذی کہتے ہیں کہ مجھے اس کی خبر اسحاق بن ابراہیم نے علی بن مدینی کے حوالے سے دی ہے۔

خلاصۃ الابی ابی: (۱) مسجد میں دایاں پاؤں رکھنے کے ساتھ دعا پڑھنا مسنون ہے مسلمان کو تعلیم دی گئی ہے کہ ہر وقت اللہ تبارک و تعالیٰ سے اپنی مغفرت اور اس کی رحمت و فضل کی دعا کرے۔ پھر مسجد میں بیٹھنے سے قبل تحیۃ المسجد پڑھنا، بعض لوگ پہلے جا کر بیٹھ جاتے ہیں پھر تحیۃ المسجد پڑھتے ہیں یہ عمل درست نہیں ہے۔

۲۳۱: باب مقبرے اور

حمام کے علاوہ پوری زمین مسجد ہے

۳۰۰: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ساری زمین مسجد ہے سوائے قبرستان اور حمام کے۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، جابر رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہ، حذیفہ رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ، ابو امامہ رضی اللہ عنہ اور ابوذر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے یہ سب فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے لئے تمام روئے زمین مسجد اور پاکیزہ بنا دی گئی۔ امام ابو یسٰی ترمذی فرماتے ہیں ابوسعید کی حدیث عبد العزیز بن محمد سے دو طریق سے مروی ہے۔ بعض نے اس

ہریرۃ و ابی ذر و کعب بن مالک قال ابو یسٰی و حدیث ابی قتادۃ حدیث حسن صحیح و قد زوی هذا الحدیث محمد بن عجلان و غیر واحد عن عامر ابن عبد اللہ الزبیری نخوری و ابی مالک بن انس و زوی سہیل بن ابی صالح هذا الحدیث عن عامر بن عبد اللہ بن الزبیری عن عمرو بن سلیم عن جابر بن عبد اللہ عن النبی ﷺ و هذا حدیث غیر محفوظ و الصحیح حدیث ابی قتادۃ و العمل علی هذا الحدیث عند اصحابنا استحبوا اذا دخل الرجل المسجد ان لا یجلس حتی یصلی الرکعتین الا ان یكون له عذر قال علی بن المدینی حدیث سہیل بن ابی صالح خطأ خبرنی بذلك اسحق بن ابراہیم عن علی بن المدینی۔

۲۳۱: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْأَرْضَ كُلَّهَا

مَسْجِدٌ إِلَّا الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَّامَ

۳۰۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَابْنُ عَمَّارٍ الْحُسَيْنِيُّ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَا نَاعِبُ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ إِلَّا الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَّامَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ هُرَيْرَةَ وَجَابِرِ بْنِ عَبَّاسٍ وَحَذِيفَةَ وَأَنَسٍ وَابْنِ أَسَامَةَ وَابْنِ ذَرٍّ قَالُوا إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ جُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا وَطَهُورًا قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ قَدْ رَوَى عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ رَوَاتَيْنِ مِنْهُمْ مَنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ

میں ابوسعید کا ذکر کیا ہے اور بعض نے نہیں اور اس حدیث میں اضطراب ہے۔ سفیان ثوری نے عمرو بن یحییٰ وہ اپنے والدہ ابوسعید سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ محمد بن اسحاق اسے عمرو بن یحییٰ سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں جبکہ ان کی اکثر روایات ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واسطے سے مروی ہیں لیکن انہوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔ گویا کہ سفیان ثوری کی روایت بواسطہ عمرو بن یحییٰ ان کے والد سے اور ان کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی حدیث زیادہ ثابت اور اصح ہے۔

۲۳۲: باب مسجد بنائے کی فضیلت

۳۰۱: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اللہ کے لئے مسجد بنائے گا اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لئے اسی کی مثل گھر بنائے گا۔ اس باب میں حضرت ابو بکر، عمر، علی، عبداللہ بن عمر، انس، ابن عباس، عائشہ، ام حبیبہ، ابوذر عمرو بن عبسہ، وائلہ بن اسقع، ابو ہریرہ اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ابویحییٰ ترمذی فرماتے ہیں حدیث عثمان رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے جس نے اللہ کے لئے چھوٹی یا بڑی مسجد بنائی اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا۔

۳۰۲: ہم سے روایت کی یہ حدیث قتیبہ بن سعد نے انہوں نے نوح بن قیس وہ عبدالرحمن مولیٰ قیس سے وہ زیاد نمیری وہ انس سے اور وہ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ محمود بن لبید نے رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کی اور محمود بن ربیع نے آپ کی زیارت کی ہے یہ مدینہ کے دو چھوٹے بچے تھے۔

۲۳۳: باب قبر کے

وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يَذْكُرْهُ وَهَذَا حَدِيثٌ فِيهِ اضْطِرَابٌ رَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ وَكَانَ عَامَةً رَوَاهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَكَانَ رِوَايَةُ الثَّوْرِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَثْبَتٌ وَأَصَحُّ.

۲۳۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ بُيَانِ الْمَسْجِدِ

۳۰۱: حَدَّثَنَا بُنْدُزُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْحَنْفِيُّ نَا عَبْدَ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ بَنَى لِلَّهِ مَسْجِدًا بَنَى اللَّهُ لَهُ مِثْلَهُ فِي الْجَنَّةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعَلِيٍّ وَعَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ وَانْسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةُ وَأُمُّ حَبِيبَةَ وَأَبِي ذَرٍّ وَعُمَرُ بْنُ عَبْسَةَ وَوَائِلَةُ بْنُ الْأَسْقَعِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ عُثْمَانَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَنَى لِلَّهِ مَسْجِدًا صَغِيرًا كَانَ أَوْ كَبِيرًا بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ.

۳۰۲: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَانُوخُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى قَيْسٍ عَنْ زِيَادِ النَّمَيْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا وَمُحَمَّدُ بْنُ الرَّبِيعِ قَدْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمَا غُلَامَانِ صَغِيرَانِ مَدَنِيَّانِ.

۲۳۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ

يَتَّخِذُ عَلَى الْقَبْرِ مَسْجِدًا

۳۰۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُعَادَةَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَاتِ الْقُبُورِ وَالْمُتَخَذِينَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۲۳۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّوْمِ فِي الْمَسْجِدِ

۳۰۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَنَامُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَنَحْنُ شَبَابٌ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي النَّوْمِ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا يَتَّخِذُهُ مَبِيتًا وَمَقِيلًا وَذَهَبَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

۲۳۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ

وَأَنْشَادِ الصَّالَةِ وَالشُّعْرِ فِي الْمَسْجِدِ

۳۰۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْكَائِثِ عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ تَنَاشُدِ الْأَشْعَارِ فِي الْمَسْجِدِ وَعَنِ الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ فِيهِ وَأَنْ يَتَحَلَّقَ النَّاسُ فِيهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَجَابِرٍ وَأَنَسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَعَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ هُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ رَأَيْتُ أَحْمَدَ وَاسْحَقَ وَذَكَرَ غَيْرُهُمَا يَحْتَجُّونَ بِحَدِيثِ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ

پاس مسجد بنانا مکروہ ہے

۳۰۳: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں، قبروں پر مسجدیں بنانے والوں اور چراغ جلانے والوں پر۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عباسؓ حسن ہے۔

۲۳۴: باب مسجد میں سونا

۳۰۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مسجد میں سو جایا کرتے تھے اور ہم جوان تھے۔ امام ابویسی ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما حسن صحیح ہے۔ بعض اہل علم نے مسجد میں سونے کی اجازت دی ہے ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ مسجد کو سونے اور قیلولہ کرنے کی جگہ نہ بناؤ بعض اہل علم کا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول پر عمل ہے۔

۲۳۵: باب مسجد میں خرید و فروخت، گم شدہ چیزوں

پوچھ گچھ اور شعر پڑھنا مکروہ ہے

۳۰۵: عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مسجد میں شعر پڑھنے، خرید و فروخت کرنے اور جمعہ کے دن نماز جمعہ سے پہلے حلقہ بنا کر بیٹھنے سے۔ اس باب میں بریدہ رضی اللہ عنہ، جابر رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذیؒ فرماتے ہیں عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے اور عمرو بن شعیب وہ عمرو بن شعیب بن محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ ہیں۔ امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ فرماتے ہیں میں نے احمدؒ اور اسحاقؒ کو اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے سنا اور شعیب بن

محمد کو عبد اللہ بن عمروؓ سے سماع ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں کہ جس نے عمرو بن شعیب کی اس حدیث میں کلام کیا اور اس کو ضعیف قرار دیا ہے اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ عمرو بن شعیب اپنے دادا کے صحیفہ سے روایت کرتے ہیں گویا کہ ان لوگوں کے نزدیک عمرو بن شعیب نے یہ احادیث اپنے دادا سے نہیں سیں۔ علی بن عبد اللہ، یحییٰ بن سعید کے حوالے سے کہتے ہیں کہ عمرو بن شعیب کی حدیث ہمارے نزدیک ضعیف ہے۔ علماء کی ایک جماعت نے مسجد میں خرید و فروخت کو مکروہ کہا ہے۔ امام احمدؒ اور اسحاقؒ بھی اسی کے قائل ہیں۔ بعض تابعینؒ اس کی اجازت دیتے ہیں اور خود نبی ﷺ سے مروی کئی احادیث سے مسجد میں (اچھے) شعر کہنے کی اجازت ثابت ہے۔

مُحَمَّدٌ وَقَدْ سَمِعَ شُعَيْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَبُو عِيْسَى وَمَنْ تَكَلَّمَ فِي حَدِيثِ عُمَرَ وَبْنِ شُعَيْبٍ إِنَّمَا ضَعَّفَهُ لِأَنَّهُ يُحَدِّثُ عَنْ صَحِيفَةٍ جَدِّهِ كَأَنَّهُمْ رَأَوْا أَنَّهُ لَمْ يَسْمَعْ هَذِهِ الْأَحَادِيثَ مِنْ جَدِّهِ قَالَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَذَكَرَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّهُ قَالَ حَدِيثُ عُمَرَ وَبْنِ شُعَيْبٍ عِنْدَنَا وَاهٍ وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ الْبَيْعَ وَالشِّرَاءَ فِي الْمَسْجِدِ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ وَقَدْ رَوَى عَنْ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِينَ رُخْصَةً فِي الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ فِي الْمَسْجِدِ وَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَيْرِ حَدِيثٍ رُخْصَةً فِي إِنْشَادِ الشُّعْرِ فِي الْمَسْجِدِ.

خلاصۃ الابواب: احادیث میں تطبیق یہ ہے کہ عورتوں سے اگر قبروں پر جزع و فزع (رونا پیٹنا) اور خلاف شریعت کام کرنے کا اندیشہ ہو یا بے پردگی کا خوف ہو تو مکروہ ہے۔ جمہور علماء کے نزدیک قبر کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا مکروہ ہے اور یہی حکم قبر پر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کا ہے۔ (۱) قبروں پر چراغ جلانا ناجائز ہے (۲) مسجد میں سونا جمہور فقہاء کے نزدیک مکروہ ہے (۳) مساجد میں حمد و ثناء اور دفاع اسلام کی خاطر اشعار پڑھنا تو جائز ہیں بصورت دیگر مکروہ ہے (۴) گمشدہ اشیاء کا اعلان کرنا اور خرید و فروخت مساجد میں مکروہ و ناجائز ہے۔ نبی کریم ﷺ نے سخت ناراضگی کا اظہار فرمایا ہے۔

۲۳۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَسْجِدِ

الَّذِي أُسِسَ عَلَى التَّقْوَى

۲۳۶: باب وہ مسجد جس

کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہو

۳۰۶: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ بنی خدرہ اور بنی عمرو بن عوف کے دو آدمیوں کا اس مسجد کے بارے میں اختلاف ہو گیا جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے۔ خدریؓ نے کہا وہ رسول اللہ ﷺ کی مسجد ہے اور دوسرے نے کہا وہ مسجد قباء ہے پھر وہ دونوں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپؐ نے فرمایا وہ یہی ہے (یعنی مسجد نبوی ﷺ) اور اس میں بہت سی بھلائیاں ہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں ابوبکر، علی بن

۳۰۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ أَبِي يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ امْتَرَى رَجُلٌ مِنْ بَنِي خَدْرَةَ وَرَجُلٌ مِنْ بَنِي عُمَرَ وَبَيْنَ عَوْفٍ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي أُسِسَ عَلَى التَّقْوَى فَقَالَ الْخُدْرِيُّ هُوَ مَسْجِدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الْآخَرُ هُوَ مَسْجِدُ قُبَاءَ فَاتَّيَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ فَقَالَ هُوَ هَذَا يَعْنِي مَسْجِدَهُ وَفِي ذَلِكَ خَيْرٌ كَثِيرٌ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا

عبداللہ کا قول نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں نے یحییٰ بن سعید سے محمد بن ابی یحییٰ اسلمی کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا ان میں کوئی حرج نہیں اور ان کے بھائی انیس بن ابی یحییٰ ان سے اثبت ہیں۔

۲۳۷: باب مسجد قباء میں نماز پڑھنا

۳۰۷: ابوالبرد مولیٰ بنی نخلہ کہتے ہیں کہ انہوں نے اسید بن ظہیر انصاری رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجد قباء میں نماز پڑھنا اس طرح ہے جیسے کسی نے عمرہ ادا کیا۔ اس باب میں سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی کہتے ہیں حدیث اسید رضی اللہ عنہ حسن غریب ہے اور ہمیں علم نہیں کہ اسید بن ظہیر کی اس کے علاوہ بھی کوئی حدیث صحیح ہو۔ اور ہم اس حدیث کو صرف ابواسامہ بواسطہ عبد الحمید بن جعفر کی روایت سے جانتے ہیں اور ابوالابرود کا نام زیاد مدینی ہے۔

۲۳۸: باب کوئی مسجد افضل ہے

۳۰۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری اس مسجد میں ایک نماز پڑھنا کسی اور مسجد میں نماز پڑھنے سے ایک ہزار درجے بہتر ہے سوائے مسجد حرام کے (یعنی بیت اللہ کے)۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں تہیہ نے اپنی حدیث میں عبداللہ کی بجائے زید بن رباح کا ذکر کیا ہے اور وہ ابو عبد اللہ اغر سے روایت کرتے ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو عبد اللہ اغر کا نام سلمان ہے۔ یہ حدیث نبی کریم سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے کئی استاد سے مروی ہے اور اس باب میں حضرت علیؓ، میمونہؓ، ابوسعید رضی اللہ عنہ، جبیر بن مطعمؓ، عبداللہ بن زبیرؓ، ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابو ذر رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مروی ہیں۔

حَدِیْثُ حَسَنٌ صَحِیْحٌ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيَى الْأَسْلَمِيِّ فَقَالَ لَمْ يَكُنْ بِهِ بَأْسٌ وَأَخُوهُ أَنِيسُ بْنُ أَبِي يَحْيَى اثْبَتَ مِنْهُ.

۲۳۷: بَاب مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ فِي مَسْجِدِ قَبَاءَ

۳۰۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَبُو كُرَيْبٍ وَشَقِيانُ بْنُ وَكَيْعٍ قَالَا نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ نَا أَبُو الْأَبْرَدِ مَوْلَى بَنِي خَطْمَةَ إِنَّهُ سَمِعَ أُسَيْدَ بْنَ ظَهَيْرٍ الْأَنْصَارِيَّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّلَاةُ فِي مَسْجِدِ قَبَاءَ كَعُمْرَةٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَهْلِ بْنِ حَنِيفٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِیْثُ أُسَيْدٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَلَا نَعْرِفُ لِأُسَيْدِ بْنِ ظَهَيْرٍ شَيْئًا یَصِحُّ غَیْرَ هَذَا الْحَدِیْثِ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِیْثِ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ وَأَبُو الْأَبْرَدِ اسْمُهُ زِيَادٌ مَدِیْنِيٌّ.

۲۳۸: بَاب مَا جَاءَ فِي آيِ الْمَسَاجِدِ أَفْضَلُ

۳۰۸: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنُ نَا مَالِكٌ ح وَثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ رِبَاحٍ وَغُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ قَالَ أَبُو عِيسَى وَلَمْ يَذْكُرْ قُتَيْبَةُ فِي حَدِيثِهِ عَنْ غُبَيْدِ اللَّهِ إِنَّمَا ذَكَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ رِبَاحٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْرَجِ قَالَ هَذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْرَجُ اسْمُهُ سَلْمَانٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَمَيْمُونَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَعَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ وَابْنِ عُمَرَ وَأَبِي ذَرٍّ.

۳۰۹: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین مسجدوں کے علاوہ کسی اور مسجد کے لئے (کثرتِ ثواب کی نیت سے) سفر نہ کیا جائے۔ مسجد حرام (بیت اللہ) میری مسجد (مسجد نبوی) اور مسجد اقصیٰ۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۳۹: باب مسجد کی طرف جانا

۳۱۰: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب جماعت کھڑی ہو جائے تو (مسجد کی طرف) دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ (درمیانی چال چلتے ہوئے) سکون کے ساتھ آؤ۔ پس (جماعت میں) جو مل جائے پڑھو جو رہ جائے اسے پورا کرو۔ اس باب میں ابوقادہ، ابی بن کعب، ابو سعید، زید بن ثابت، جابر اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ امام ابو یوسفی ترمذی فرماتے ہیں مسجد کی طرف جانے میں علماء کا اختلاف ہے بعض حضرات کہتے ہیں کہ اگر تکبیر اولیٰ کے فوت ہو جانے کا خوف ہو تو جلدی چلے بلکہ بعض سے دوڑ کر آنا بھی منقول ہے۔ بعض حضرات کے نزدیک تیز چلنا مکروہ ہے ان کے نزدیک آہستہ اور وقار کے ساتھ جانا بہتر ہے یہ احمد اور اسحاق کا قول ہے ان کا بھی یہی کہنا ہے کہ اس مسئلے میں حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث پر عمل کیا جائے۔ اسحق کہتے ہیں کہ اگر تکبیر اولیٰ کے فوت ہو جانے کا خوف ہو تو تیز چلنے میں کوئی حرج نہیں۔

۳۱۱: حسن بن علی خلال، عبدالرزاق سے وہ معمر سے وہ زہری سے وہ سعید بن مسیب سے وہ حضرت ابو ہریرہؓ سے اور وہ نبی ﷺ سے ابوسلمہؒ کی حدیث کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں اسی طرح عبدالرزاق سعید بن مسیب سے اور وہ ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں اور یہ یزید بن زریج کی حدیث سے صحیح ہے۔

۳۱۲: ابن عمرؓ سفیان سے وہ زہریؓ سے وہ سعید بن مسیبؓ سے

۳۰۹: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ غُمَيْرٍ عَنْ قَزْعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَشْدُ الرَّحَالَ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِي هَذَا وَمَسْجِدِ الْأَقْصَى قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۳۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَشْيِ إِلَى الْمَسْجِدِ

۳۱۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنُ أَبِي الشَّوَارِبِ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَأْتَوْهَا وَأَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَلَكِنْ أَنْتَوْهَا وَأَنْتُمْ تَمْشُونَ وَعَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَاتِمُوا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ وَأَبِي بِنِ كَعْبٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَجَابِرٍ وَأَنْسٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْمَشْيِ إِلَى الْمَسْجِدِ فَمِنْهُمْ مَنْ رَأَى الْإِسْرَاعَ إِذَا خَافَ فَوْتَ تَكْبِيرَةِ الْأُولَى حَتَّى ذَكَرَ عَنْ بَعْضِهِمْ أَنَّهُ كَانَ يَهْرُولُ إِلَى الصَّلَاةِ وَمِنْهُمْ مَنْ كَرِهَ الْإِسْرَاعَ وَاخْتَارَ أَنْ يَمْشِيَ عَلَى تَوَدَّةٍ وَوَقَارٍ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ أَنَّ خَافَ فَوْتَ التَّكْبِيرَةِ الْأُولَى فَلَا بَأْسَ أَنْ يُسْرِعَ فِي الْمَشْيِ.

۳۱۱: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيثِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِمَعْنَاهُ هَكَذَا قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ يَزِيدِ ابْنِ زُرَيْعٍ.

۳۱۲: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ الزُّهْرِيِّ

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

٢٢٠: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقُعُودِ فِي الْمَسْجِدِ

لِإِنْتَظَارِ الصَّلَاةِ مِنَ الْفَضْلِ

٣١٣: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ
نَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي
صَلَاةٍ مَا دَامَ يَنْتَظِرُهَا وَلَا تَزَالُ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّي عَلَى
أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي الْمَسْجِدِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ
ارْحَمْهُ مَا لَمْ يُعْهِدْ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ حَضَرَ مَوْتَ
وَمَا الْحَدَّثَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ فُسَاءٌ أَوْضَرَاطٌ وَفِي
الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ سَعِيدٍ وَأَنَسٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ
مَسْعُودٍ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي
هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

٢٢١: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ

عَلَى الْخُمْرَةِ

٣١٢: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى الْخُمْرَةِ فِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَأُمِّ سُلَيْمٍ وَعَائِشَةَ وَ مَيْمُونَةَ وَأُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الْأَسَدِ وَلَمْ تَسْمَعْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَبِهِ يَقُولُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ قَدْ ثَبَتَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةُ عَلَى الْخُمْرَةِ قَالَ

۱۔ خمرہ: اس چٹائی کو کہتے ہیں جس کا تانا کھجور کا ہوا اور حیر اس چٹائی کو کہتے ہیں جس کا تانا اور بانادونوں کھجور کے ہوں بعض حضرات کے نزدیک خمرہ چھوٹی چٹائی ہے اور حیر بڑی چٹائی کو کہتے ہیں۔ بساط: ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو زمین پر بچھائی جائے۔ (مترجم)

ترمذی فرماتے ہیں ”خمرہ“ چھوٹی چٹائی کو کہتے ہیں۔

۲۲۲: باب بڑی چٹائی پر نماز پڑھنا

۳۱۵: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی بڑی چٹائی پر۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ، مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ ابویسی ترمذی فرماتے ہیں حدیث حضرت ابوسعید حسن رضی اللہ عنہ ہے اور اکثر اہل علم کا اس پر عمل ہے جبکہ اہل علم کی ایک جماعت نے زمین پر نماز پڑھنے کو مستحب کہا ہے۔

۲۲۳: باب پچھونوں پر نماز پڑھنا

۳۱۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے خوش طبعی کرتے یہاں تک کہ میرے چھوٹے بھائی سے فرماتے اے ابوعبیر کیا تغیر لے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر ہمارا پچھونا دھویا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر نماز پڑھی۔ اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں انس رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر اکثر صحابہ رضی اللہ عنہم اور بعد کے اہل علم کا عمل ہے کہ پچھونے یا قالین وغیرہ پر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں اور امام احمدؒ اور اہل علم کا بھی یہی قول ہے۔ ابوتیاح کا نام یزید بن حمید ہے۔

۲۲۴: باب باغوں میں نماز پڑھنا

۳۱۷: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باغ میں نماز پڑھنا پسند فرماتے تھے۔ ابوداؤد کہتے ہیں حیطان یعنی باغ میں۔ امام ابویسی ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حدیث معاذ رضی اللہ عنہ غریب ہے اور ہم اسے حسن بن ابوجعفر کی روایت کے علاوہ کسی اور سے نہیں جانتے اور حسن بن ابوجعفر کو

أَبُو عَيْسَى وَالْخُمْرَةُ هُوَ حَصِيرٌ صَغِيرٌ.

۲۲۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْحَصِيرِ

۳۱۵: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَاعِيْسِيُّ بْنُ يُونُسَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حَصِيرٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَالْمَغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ أَبُو عَيْسَى وَحَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَّا أَنَّ قَوْمًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ اخْتَارُوا الصَّلَاةَ عَلَى الْأَرْضِ اسْتِحْبَابًا.

۲۲۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْبُسْطِ

۳۱۶: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَائِكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ الضُّبَيْعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخَالِطُنَا حَتَّى كَانَ يَقُولُ لِأَخٍ لِي صَغِيرٍ يَا أَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النَّغِيرُ قَالَ وَنُصَحَ بِسَاطٍ لَنَا فَصَلَّى عَلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عَيْسَى حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَمَنْ بَعْدَهُمْ وَلَمْ يَرَوْا بِالصَّلَاةِ عَلَى الْبُسْطِ وَالطُّنْفَسَةِ بَأْسًا رَبِّهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَاسْحَقُ وَاسْمُ أَبِي التَّيَّاحِ يَزِيدُ بْنُ حُمَيْدٍ.

۲۲۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ فِي الْحَيْطَانِ

۳۱۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ نَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَحِبُّ الصَّلَاةَ فِي الْحَيْطَانِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ يَعْنِي الْبُسَاتِينَ قَالَ أَبُو عَيْسَى حَدِيثُ مُعَاذٍ حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ

۱۔ تغیر لغوی کی تغیر یہ چیز کی طرح چھوٹا سا پرندہ ہوتا ہے اس کی چونچ سرخ ہوتی ہے۔ (مترجم)

یحییٰ بن سعید قطان وغیرہ نے ضعیف کہا ہے۔ ابو زبیر کا نام محمد بن مسلم بن تدرس ہے۔ اور ابو طفیل کا نام عامر بن واثلہ ہے۔

۲۲۵: باب نمازی کا سترہ

۳۱۸: حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے سامنے کجاوے کی پچھلی لکڑی کی طرح کوئی چیز رکھ لے تو نماز پڑھ لے اور پرواہ نہ کرے اس کی جو اس کے آگے سے گزر جائے۔

اس باب میں ابو ہریرہؓ، سہل بن ابو حمہؓ، ابن عمرؓ، بہرہ بن معبدؓ، ابو جحیفہؓ اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں حدیث طلحہ حسن صحیح ہے اور اہل علم کا اسی پر عمل ہے وہ کہتے ہیں کہ امام کا سترہ اس کے پیچھے نماز پڑھنے والوں کے لئے کافی ہے۔

۲۲۶: باب نمازی کے

آگے سے گزرنا مکروہ ہے

۳۱۹: بسر بن سعید کہتے ہیں کہ زید بن خالد جہنی نے ایک شخص کو ابو جہیم کے پاس بھیجا یہ بات پوچھنے کے لئے کہ انہوں نے نمازی کے آگے گزرنے کے متعلق نبی اکرم ﷺ سے کیا سنا ہے۔ ابو جہیم نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو یہ معلوم ہو جائے کہ اس کی سزا کیا ہے تو وہ چالیس تک کھڑا رہنے کو نمازی کے سامنے سے گزرنے پر ترجیح دے۔ ابو النصر کہتے ہیں مجھے معلوم نہیں چالیس دن فرمایا۔ یا چالیس مہینے یا چالیس سال۔ اس باب میں ابوسعید خدریؓ، ابو ہریرہؓ اور عبد اللہ بن عمروؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابو جہیم حسن صحیح ہے اور نبی ﷺ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم

وَالْحَسَنُ ابْنُ أَبِي جَعْفَرٍ قَدْ ضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَغَيْرُهُ وَأَبُو الزُّبَيْرِ اسْمُهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ بْنُ تَدْرُسٍ وَأَبُو الطَّفِيلِ اسْمُهُ عَامِرُ بْنُ وَائِلَةَ .

۲۲۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي سِتْرَةِ الْمُصَلِّي

۳۱۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَنَادٌ قَالَا نَا أَبَوَالَا خَوْصَ عَنْ سِمَاكِ ابْنِ حَرْبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَضَعَ أَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلَ مُوَحَّرَةِ الرَّحْلِ فَلْيُصَلِّ وَلَا يُسَالِي مَنْ مَرَّ مِنْ وَرَاءِ ذَلِكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَسَهْلِ بْنِ أَبِي حَنْظَلَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَسِيرَةَ بْنِ مَعْبُدٍ وَأَبِي جَحِيفَةَ وَعَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ طَلْحَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالُوا سِتْرَةُ الْإِمَامِ سِتْرَةٌ لِمَنْ خَلْفَهُ .

۲۲۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْمُرُورِ

بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي

۳۱۹: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَاعَمَنَّ نَاعَالِكَ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ أَرْسَلَ إِلَى أَبِي جَهْمٍ يَسْأَلُهُ مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي فَقَالَ أَبُو جَهْمٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِينَ خَيْرَ لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ أَبُو النَّضْرِ لَا أَذْهَى قَالَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ أَرْبَعِينَ شَهْرًا أَوْ أَرْبَعِينَ سَنَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَبِي جَهْمٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَأَنْ يَفْقَ أَخَذَكُمْ مِائَةَ عَامٍ خَيْرٌ لَّهِ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيَّ أَخِيهِ وَهُوَ يُصَلِّي وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ كَرَهُوا الْمُرُورَ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي وَلَمْ يَرَوْا أَنَّ ذَلِكَ يَقْطَعُ صَلَاةَ الرَّجُلِ .

میں سے کسی ایک کو سو سال کھڑا رہنا اس سے بہتر ہے کہ وہ اپنے نمازی بھائی کے آگے سے گزرے۔ اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ نمازی کے آگے سے گزرنا مکروہ ہے لیکن اس سے نماز نہیں ٹوٹی۔

۲۲۷: باب اس بارے میں کہ نماز کسی

چیز کے گزرنے سے نہیں ٹوٹی

۳۲۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں فضل کے ساتھ گدھی پر سوار تھا۔ ہم منیٰ میں پہنچے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے ہم اترے اور صف میں مل گئے گدھی ان کے (نمازیوں کے) آگے پھرنے لگی اور اس سے ان کی نماز نہیں ٹوٹی۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، فضل بن عباس رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسٰی ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما حسن صحیح ہے۔ اور صحابہ و تابعین اور بعد کے اہل علم کا اس پر عمل ہے یہ حضرات فرماتے ہیں کہ نماز کسی (گزرنے والی چیز سے نہیں ٹوٹی سفیان ثوری اور امام شافعی کا بھی یہی قول ہے۔

۲۲۸: باب نماز کتے، گدھے اور عورت کے گزرنے

کے علاوہ کسی چیز سے نہیں ٹوٹی

۳۲۱: حضرت عبداللہ بن صامت سے روایت ہے میں نے ابوذر سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص نماز پڑھے اور اس کے سامنے کجاوے کی پھیلی لکڑی کے برابر یا فرمایا درمیانی لکڑی کے برابر کوئی چیز نہ ہو تو اس کی نماز کالے کتے، گدھے یا عورت کے گزرنے سے ٹوٹ جائے گی۔ عبداللہ بن صامت کہتے ہیں میں نے ابوذر سے پوچھا کالے اور سفید یا سرخ کی کیا قید ہے تو انہوں نے فرمایا اے مجھے تو نے مجھ سے

۲۲۷: بَابُ مَا جَاءَ لَا يَقْطَعُ

الصَّلَاةَ شَيْءٌ

۳۲۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنُ أَبِي الشَّوَّازِ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُمَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثَيْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ رَدِيفَ الْفَضْلِ عَلَى آتَانَ فَجِئْنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ بَمَنَى قَالَ فَتَرَلْنَا عَنْهَا فَوَصَلْنَا الصَّفَّ فَمَرَّتْ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ فَلَمْ تَقْطَعْ صَلَاتَهُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَالْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَحَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَ هُمْ مِنَ التَّابِعِينَ قَالُوا لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ شَيْءٌ وَبِهِ يَقُولُ سَفْيَانُ وَالشَّافِعِيُّ .

۲۲۸: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّهُ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ

إِلَّا الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ

۳۲۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا يُونُسُ وَمَنْصُورُ بْنُ زَادَانَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الرَّجُلُ وَلَيْسَ بَيْنَ يَدَيْهِ كَاحِرَةُ الرَّحْلِ أَوْ كَوَاسِطَةُ الرَّحْلِ قَطَعَ صَلَاتُهُ الْكَلْبُ الْأَسْوَدُ وَالْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ فَقُلْتُ لِأَبِي ذَرٍّ مَا بَالُ الْأَسْوَدِ مِنَ الْأَحْمَرِ وَمِنَ الْأَبْيَضِ فَقَالَ يَا ابْنَ

ایسا ہی سوال کیا ہے جس طرح میں نے نبی ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کالاکتا شیطان ہے۔ اس باب میں ابوسعید، حکم غفاری، ابو ہریرہؓ، اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ابویٰ ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابودرّ حسن صحیح ہے اور بعض اہل علم کا یہی خیال ہے کہ گدھے عورت یا کالے کتے کے گزرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ امام احمدؒ فرماتے ہیں کہ سیاہ کتے کے گزرنے سے نماز ٹوٹنے میں تو مجھے شک نہیں البتہ گدھے اور عورت کے بارے میں مجھے شک ہے۔ امام اسحقؒ فرماتے ہیں کہ سوائے کالے کتے کے کسی چیز سے نماز نہیں ٹوٹی۔

۲۴۹: باب ایک کپڑے میں نماز پڑھنا

۳۲۲: حضرت عمرو بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر ایک کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا۔ اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، جابر رضی اللہ عنہ، سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ، عمرو بن ابواسید رضی اللہ عنہ، ام ہانی رضی اللہ عنہا، عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ، طلحہ بن علی رضی اللہ عنہ اور عبادہ بن صامت انصاری رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویٰ ترمذی فرماتے ہیں حدیث عمرو بن ابوسلمہ حسن صحیح ہے اور صحابہؓ و تابعینؓ اور ان کے بعد کے اکثر علماء کا اسی پر عمل ہے کہ ایک کپڑے میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں بعض اہل علم کہتے ہیں کہ آدمی دو کپڑوں میں نماز پڑھے۔

أَخْبَى سَأَلْتَنِي كَمَا سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْكَلْبُ الْأَسْوَدُ شَيْطَانٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَالْحَكَمِ الْغِفَارِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ قَالَ أَبُو عَيْسَى حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَيْهِ قَالُوا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ وَالْكَلْبُ الْأَسْوَدُ قَالَ أَحْمَدُ الَّذِي لَا أَشْكُ فِيهِ أَنَّ الْكَلْبَ الْأَسْوَدَ يَقْطَعُ الصَّلَاةَ وَفِي نَفْسِي مِنَ الْحِمَارِ وَالْمَرْأَةِ شَيْءٌ قَالَ إِسْحَقُ لَا يَقْطَعُهَا شَيْءٌ إِلَّا الْكَلْبُ الْأَسْوَدُ.

۲۴۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

۳۲۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ غُرُورَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي بَيْتٍ أَوْ سَلَمَةٍ مُشْتَمِلًا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ وَسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ وَأَنَسٍ وَعُمَرَ وَبْنِ أَبِي أَسِيدٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَكَيْسَانَ وَابْنَ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ وَأُمَّ هَانِيٍّ وَعُمَارَ بْنَ يَاسِرٍ وَطَلْحَ بْنَ عَلِيٍّ وَعَبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ أَبُو عَيْسَى حَدِيثُ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِينَ وَغَيْرِهِمْ قَالُوا لَا بَأْسَ بِالصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ وَقَدْ قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ يُصَلِّي الرَّجُلُ فِي ثَوْبَيْنِ.

(ن) ایک کپڑے میں نماز پڑھنا یہاں جواز کیلئے ہے کہ غربت میں ایسا بھی ہو سکتا ہے اور صحابہؓ کے اوپر تو ایک ایسا دور بھی گذرا ہے کہ شوہر اور بیوی کے پاس ایک ہی کپڑا ہوتا ایک نماز پڑھتا تو دوسرا کونے میں بیٹھ جاتا پھر دوسرا پڑھتا تو پہلا ایسا کرتا۔

۲۵۰: باب قبلہ کی ابتداء

۲۵۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي ابْتِدَاءِ الْقِبْلَةِ

۳۲۳: حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ تشریف لائے تو سولہ یا سترہ مہینے تک بیت

۳۲۳: حَدَّثَنَا هَنَادٌ وَكَعْبٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ

المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے رہے اور آپ بیت اللہ کی طرف منہ کرنا پسند کرتے تھے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي الْوُجْهِ“ لہذا آپ نے کعبہ کی طرف رخ کر لیا۔ جسے آپ پسند کرتے تھے۔ ایک آدمی نے آپ کے ساتھ عصر کی نماز پڑھی پھر وہ انصار کی ایک جماعت کے پاس سے گزرا جو رکوع میں تھے ان کا رخ بیت المقدس کی طرف تھا اسی صحابی نے کہا کہ وہ گواہی دیتا ہے کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی اور آپ ﷺ نے کعبہ کی طرف منہ پھیر لیا۔ راوی کہتے ہیں اس پر ان لوگوں نے رکوع ہی میں اپنے رخ کعبہ کی طرف پھیر لئے۔ اس باب میں ابن عمر، ابن عباس، عمارہ بن اوس، عمرو بن عوف مزیٰ اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں حدیث براء حسن صحیح ہے اسے سفیان ثوری نے بھی ابوالخلیفہ سے روایت کیا ہے۔ ہناد، کعب سے وہ سفیان سے اور وہ عبد اللہ بن دینار سے نقل کرتے ہیں کہ ابن عمر نے فرمایا وہ لوگ فجر کی نماز کے رکوع میں تھے۔ امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۵۱: باب مشرق اور مغرب کے درمیان قبلہ ہے

۳۲۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مشرق اور مغرب کے درمیان سب قبلہ ہے۔

۳۲۵: ہم سے روایت کی یحییٰ بن موسیٰ نے انہوں نے محمد بن ابو معشر سے اوپر کی روایت کی مثل۔ ابویسی ترمذی نے فرمایا حدیث ابو ہریرہ حضرت ابو ہریرہ سے کئی سندوں سے مروی ہے اور بعض علماء نے ابو معشر کے حافظے میں کلام کیا ہے ان کا نام نجیح مولیٰ بنی ہاشم ہے۔ امام بخاری نے کہا میں ان سے روایت نہیں کرتا جبکہ کچھ حضرات ان سے روایت کرتے ہیں۔ امام محمد بن اسماعیل بخاری نے کہا عبد اللہ بن جعفر خزرجی کی عثمان بن محمد اخیسی سے جو

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الْمَدِينَةَ صَلَّى نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ أَنْ يُوجَّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَوَجهَ إِلَى الْكَعْبَةِ وَكَانَ يُحِبُّ ذَلِكَ فَصَلَّى رَجُلٌ مَعَهُ الْعَصْرُ ثُمَّ مَرَّ عَلَى قَوْمٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُمْ رُكُوعٌ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَقَالَ هُوَ يَشْهَدُ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّهُ قَدْ وَجَّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ قَالَ فَاذْهَبُوا وَهُمْ رُكُوعٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعُمَارَةَ بْنِ أَوْسٍ وَعَمْرٍو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ وَأَنَسٍ قَالَ أَبُو عَيْسَى حَدِيثُ الْبَرَاءِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى سَفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَاوِكِعٌ عَنْ سَفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانُوا رُكُوعًا فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ قَالَ أَبُو عَيْسَى هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ

۲۵۱: بَاب مَا جَاءَ أَنَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ

۳۲۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي مَعْشَرٍ نَاوِكِعٌ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ ۳۲۵: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَاوِكِعٌ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ مِثْلَهُ قَالَ أَبُو عَيْسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ قَدْ رَوَى عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي أَبِي مَعْشَرٍ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ وَاسْمُهُ نَجِيحٌ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ قَالَ مُحَمَّدٌ لَا أَرَوِي عَنْهُ شَيْئًا وَقَدْ رَوَى عَنْهُ النَّاسُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَحَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ الْمَخْرَمِيِّ عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ مُحَمَّدٍ الْأَخْنَسِيِّ عَنْ

روایت کرتے ہیں سعید مقبری سے وہ ابو ہریرہ سے وہ روایت ابو معشر کی حدیث سے قوی تر اور اصح ہے۔

۳۲۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مشرق و مغرب کے درمیان قبلہ ہے۔ عبد اللہ بن جعفر کو مخزومی اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ مسور بن مخرمہ کی اولاد سے ہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی صحابہ رضی اللہ عنہم سے اسی طرح مروی ہے کہ مشرق و مغرب کے درمیان قبلہ ہے۔ ان میں سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی ہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اگر مغرب تمہارے دائیں ہاتھ اور مشرق بائیں ہاتھ کی طرف ہو تو اگر تم قبلہ کی طرف منہ کرو تو درمیان میں قبلہ ہے۔ ابن مبارک رحمہ اللہ کہتے ہیں مشرق اور مغرب کے درمیان قبلہ کا حکم اہل مشرق کے لئے ہے ان کے نزدیک اہل مرو (ایک شہر کا نام ہے) کو بائیں طرف جھکنا چاہیے۔

(نک) یہ حکم کہ مشرق و مغرب کے درمیان قبلہ ہے اہل مدینہ کیلئے ہے کیونکہ وہاں سے قبلہ جنوب کی طرف ہے۔ نیز یہ ہے کہ دور سے نماز پڑھنے والوں کیلئے سمت قبلہ ہی ضروری ہے لیکن مسجد حرام میں عین قبلہ ضروری ہے۔ پاک و ہند میں ایسا دور بھی گزرا ہے کہ ایک دانش ور نے حساب لگا کر کہا کہ ہندوستان کی سب مساجد کا رخ غلط ہے لوگوں کی نماز ہی نہیں ہوتی ان کی ترید مندرجہ بالا حدیث سے ہوتی ہے۔ (مترجم)

۲۵۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي

لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ فِي الْغَيْمِ

۲۵۲: باب کہ جو شخص اندھیرے میں قبلہ کی طرف منہ کئے بغیر نماز پڑھ لے

۳۲۷: حضرت عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا ہم ایک مرتبہ نبی ﷺ کے ساتھ اندھیری رات میں سفر کر رہے تھے اور قبلہ کا رخ نہیں جانتے تھے پس ہر شخص نے اپنے سامنے کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی جب صبح ہوئی تو ہم نے اس کا ذکر نبی ﷺ سے کیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "فَإِنَّمَا تُقُولُوا فَمَنْ وَجْهَ اللَّهِ" تم جس

۳۲۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَاوِكِيْعٌ نَا أَشْعَثُ بْنُ سَعِيدِ السَّمَّانِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ فَلَمْ نَدْرِ أَيْنَ الْقِبْلَةُ فَصَلَّى كُلُّ رَجُلٍ مِّنَّا عَلَى حَالِهِ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا ذَكَرْنَا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

طرف بھی منہ کر دیا طرف اللہ کا چہرہ ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں اس حدیث کی سند قوی نہیں ہم اس حدیث کو صرف اشعث سمان کی روایت سے جانتے ہیں اور اشعث بن سعید ابو الربیع سمان کو حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔ اکثر اہل علم کا یہی مذہب ہے کہ اگر کوئی شخص اندھیرے میں قبلہ کی طرف منہ کئے بغیر نماز پڑھ لے پھر نماز پڑھ لینے کے بعد اسے معلوم ہو کہ اس نے قبلہ رخ ہوئے بغیر نماز پڑھی ہے تو اس کی نماز جائز ہے اور سفیان ثوری، ابن مبارک، احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔

۲۵۳: باب اس چیز کے متعلق جس کی طرف

یا جس میں نماز پڑھنا مکروہ ہے

۳۲۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سات مقامات پر نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔ بیت الخلاء، مذبح خانے میں، قبر پر، راستے میں، حمام میں، اونٹ باندھنے کی جگہ میں اور بیت اللہ کی چھت پر۔

۳۲۹: ہم سے روایت کی علی بن حجر نے انہوں نے سدید بن عبد العزیز سے انہوں نے زید بن جبیرہ سے انہوں نے داؤد بن حصین سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اوپر کی حدیث کے مثل اور ہم معنی۔ اس باب میں ابو مریم، جابر اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عمرؓ کی سند قوی نہیں۔ زید بن جبیرہ کے حفظ میں کلام ہے۔ لیث بن سعد بھی اس حدیث کو عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں وہ نافعؓ سے وہ ابن عمرؓ سے وہ عمرؓ سے اور وہ نبی ﷺ سے اس کے مثل روایت کرتے ہیں۔ ابن عمرؓ کی حدیث لیث بن سعد کی حدیث سے اشبہ اور اصح ہے۔ محدثین عبد اللہ بن عمرؓ کی کو حافظہ کی بنا پر ضعیف کہتے ہیں جن میں یحییٰ بن سعید قطان بھی شامل ہیں۔

فَنَزَلَ فَأَيْنَمَا تَوَلَّوْا فَثَمَّ وَجْهَ اللَّهِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِذَلِكَ لَا تَعْرِفُهُ الْأَمِينُ حَدِيثٌ أَشْعَثُ السَّمَانِ وَأَشْعَثُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو الرَّبِيعِ السَّمَانُ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ وَقَدْ ذَهَبَ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا قَالُوا إِذَا صَلَّى فِي الْغَيْمِ لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ ثُمَّ اسْتَبَانَ لَهُ بَعْدَ مَا صَلَّى أَنَّهُ صَلَّى لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ فَإِنَّ صَلَاتَهُ جَائِزَةٌ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَأَحْمَدُ وَاسْحَقُ.

۲۵۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

مَا يُصَلَّى إِلَيْهِ وَفِيهِ

۳۲۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ حَدَّثَنَا الْمُقَرِّي قَالَ نَائِيبِي بْنُ أَيُّوبَ عَنْ زَيْدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُصَلَّى فِي سَبْعَةِ مَوَاطِنَ فِي الْمَرْبَلَةِ وَالْمَجْزَرَةِ وَالْمَقْبَرَةِ وَقَارِعَةِ الطَّرِيقِ وَفِي الْحَمَامِ وَمَعَاطِنِ الْأَيْلِ وَفَوْقَ ظَهْرِ بَيْتِ اللَّهِ.

۳۲۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَجَرَ نَسُوذُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ زَيْدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ وَنَحْوِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي مَرْثَدٍ وَجَابِرٍ وَآنَسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ إِسْنَادُهُ لَيْسَ بِذَلِكَ الْقَوِيُّ وَقَدْ تَكَلَّمَ فِي زَيْدِ بْنِ جَبْرِ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ وَقَدْ رَوَى اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْبَهُ وَأَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ ضَعْفُهُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ مِنْهُمْ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ.

۲۵۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ فِي

مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَأَعْطَانِ الْإِبِلِ

۳۳۰: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَائِحِي بْنُ أَدَمَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عِيَّاشٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوا فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَلَا تَصَلُّوا فِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ .

۳۳۱: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَائِحِي بْنُ أَدَمَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ أَوْ بِنَحْوِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَالتَّبَرَاءِ وَسَبْرَةَ بْنِ مَعْبُدٍ الْجَهَنِّيِّ وَعَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَعْقِلٍ وَابْنِ عَمْرٍو وَأَنَسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعَلَيْهِ الْعَمَلُ عِنْدَ أَصْحَابِنَا وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ وَحَدِيثُ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَرَوَاهُ إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَوْقُوفًا وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَأَسْمُ أَبِي حَصِينٍ عُثْمَانُ بْنُ عَاصِمٍ الْأَسَدِيُّ .

۳۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَائِحِي بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ الضُّبَيْعِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَأَبُو التَّيَّاحِ اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ حَمِيدٍ .

۲۵۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى

الدَّابَّةِ حَيْثُ مَا تَوَجَّهَتْ بِهِ

۳۳۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَائِحِيٌّ وَبَكْرٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَأَلَكَ اللَّهُ بِشَيْءٍ فَرَأَيْتَهُ فِي صَلَاتِكَ فَاسْأَلْهُ بِهِ

۲۵۴: باب بکریوں اور اونٹنوں کے باڑے

میں نماز پڑھنا

۳۳۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نماز پڑھو بکریوں کے باڑے میں اور تم نماز نہ پڑھو اونٹنوں کے باندھنے کی جگہ میں۔

۳۳۱: روایت کی ہم سے ابو کریب نے انہوں نے یحییٰ بن آدم سے انہوں نے ابو بکر بن عیاش سے انہوں نے ابی حصین سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اوپر کی حدیث کی مثل۔ اس باب میں جابر بن سمرہ، براء، سمرہ بن معبد جہنی، عبد اللہ بن مغفل ابن عمر اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابو ہریرہ حسن صحیح ہے اور ہمارے اصحاب کا اسی پر عمل ہے۔ امام احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔ ابوصحین کی ابوصالح سے بواسطہ ابو ہریرہ نبی اکرم ﷺ سے مروی حدیث غریب ہے اور اسے اسرائیل نے ابوصحین سے اور انہوں نے ابو ہریرہ سے موقوف روایت کیا ہے نہ کہ مرفوع اور ابوصحین کا نام عثمان بن عاصم اسدی ہے۔

۳۳۲: روایت کیا ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابوالتیاح ضبعی سے انہوں نے انس سے کہ نبی اکرم ﷺ بکریوں کے بیٹھنے کی جگہ میں نماز پڑھتے تھے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے اور ابوالتیاح کا نام یزید بن حمید ہے۔

۲۵۵: باب سواری پر نماز پڑھنا

خواہ اس کا رخ جدھر بھی ہو

۳۳۳: حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک کام کے لئے بھیجا جب میں واپس آیا تو نبی ﷺ اپنی

سواری پر مشرق کی جانب نماز پڑھ رہے تھے اور سجدے میں رکوع سے زیادہ جھکتے تھے۔ اس باب میں انس، ابن عمر، ابوسعید اور عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں جابرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور یہ کئی سندوں سے حضرت جابرؓ سے مروی ہے اسی پر سب اہل علم کا عمل ہے۔ ہمیں اس مسئلے میں اختلاف کا علم نہیں۔ یہی قول ہے علماء کا کہ نفل نماز سواری پر پڑھ لینے میں کوئی حرج نہیں خواہ قبلہ رخ ہو یا نہ ہو۔

۲۵۶: باب سواری کی طرف نماز

پڑھنا

۳۳۴: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے نماز پڑھی اپنے اونٹ کی طرف یا فرمایا اپنی سواری کی طرف اور آپؐ اپنی سواری پر بھی نماز پڑھا کرتے تھے خواہ اس کا رخ کسی بھی طرف ہو۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور بعض اہل علم کا یہی قول ہے کہ اونٹ کو سترہ بنا کر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةِ فُجَيْتَهُ وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالسُّجُودُ أَحْفَظُ مِنَ الرُّكُوعِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ سَعِيدٍ وَغَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٌ عَنْ جَابِرٍ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ عَامَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا نَعْلَمُ بَيْنَهُمْ اخْتِلَافًا لَا يَرَوْنَ بَأْسًا أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ عَلَى رَاحِلَتِهِ تَطَوُّعًا حَيْثُ مَا كَانَ وَجْهَهُ إِلَى الْقِبْلَةِ أَوْ غَيْرِهَا.

۲۵۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ

إِلَى الرَّاحِلَةِ

۳۳۴: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ غُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَعِيرِهِ أَوْ رَاحِلَتِهِ وَكَانَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ مَا تَوَجَّهَتْ بِهِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ بِالصَّلَاةِ إِلَى الْبَعِيرِ بَأْسًا أَنْ يَسْتَبْرَأَ بِهِ.

خلاصۃ الابواب: (۱) امام احمدؒ اور بعض اہل ظاہر اس حدیث کے ظاہر میں عمل کرتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ ان چیزوں کے نمازی کے آگے سے گزرنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے جمہور کے نزدیک نماز نہیں ٹوٹی۔ حدیث کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان تعلق منقطع ہو جاتا ہے یعنی خضوع ختم ہو جاتا ہے۔ (۲) جب کسی شخص کو قبلہ کا رخ معلوم نہ ہو تو اس کو تخری (سوچنا) کرنی چاہئے اگر نماز کے دوران صحیح سمت معلوم ہو جائے تو فوراً گھوم جائے اگر نماز کے بعد پتہ چلے تو اکثر فقہاء کے نزدیک نماز لوٹانا واجب نہیں ہے۔ (۳) فقہاء کرام نے یہ مسئلہ مستبط کیا ہے کہ نفل نماز جانور اور سواری پر مطلقاً جائز ہے اس میں استقبال قبلہ بھی شرط نہیں ہے اور رکوع وسجود کی بھی ضرورت نہیں بلکہ رکوع وسجود کے لئے اشارہ کافی ہے یہی حکم پیروں والی سواری کا ہے البتہ فرائض میں تفصیل یہ ہے کہ اگر سواری ایسی ہے کہ جس میں استقبال قبلہ رکوع وسجود قیام ہو سکتے ہوں تو کھڑے ہو کر پڑھنا جائز ہے۔

۲۵۷: باب نماز کے لئے جماعت کھڑی ہو جائے

اور کھانا حاضر ہو تو کھانا پہلے کھایا جائے

۳۳۵: حضرت انسؓ سے روایت ہے اور وہ اس حدیث کو نبی

۲۵۷: بَابُ مَا جَاءَ إِذَا حَضَرَ الْعِشَاءُ

وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَأَبْدَأَ وَابِلَ الْعِشَاءِ

۳۳۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سُهَيْبٍ عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ الزُّهْرِيِّ

ﷺ تک پہنچاتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا اگر کھانا حاضر ہو اور جماعت کھڑی ہو جائے تو پہلے کھانا کھا لو۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ، ابن عمرؓ، سلمہ بن اکوعؓ اور ام سلمہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسٰی ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث انسؓ حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہ کرامؓ میں سے جیسے ابوبکرؓ، عمرؓ اور ابن عمرؓ ہیں۔ امام احمدؒ اور اسحاقؒ بھی یہی کہتے ہیں۔ ان دونوں حضرات کے نزدیک کھانا پہلے کھالے اگرچہ جماعت نکل جائے۔ جارود کہتے ہیں میں نے کعب سے سنا وہ اس حدیث کے بارے میں فرماتے ہیں کہ کھانا اس وقت پہلے کھایا جائے جب خراب ہونے کا خطرہ ہو۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ بعض صحابہ کرامؓ اور دیگر فقہاء کا قول اتباع کے زیادہ لائق ہے کیونکہ ان کا مقصد یہ ہے کہ جب آدمی نماز کے لئے کھڑا ہو تو اس کا دل کسی چیز کی وجہ سے مشغول نہ ہو۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ہم نماز کے لئے اس وقت تک کھڑے نہیں ہوتے جب تک ہمارا دل کسی اور چیز میں لگا ہوا ہو۔

۳۳۶: حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب شام کا کھانا سامنے رکھ دیا گیا ہو اور نماز کھڑی ہو جائے تو پہلے کھانا کھا لو۔ حضرت ابن عمرؓ نے اس حالت میں کھانا کھایا کہ آپؐ امام کی قرأت سن رہے تھے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں ہم سے روایت کی ہناد نے انہوں نے عہدہ سے انہوں نے نافعؓ سے انہوں نے ابن عمرؓ سے۔

۲۵۸: باب اوگھتے وقت نماز پڑھنا

۳۳۷: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھ رہا ہو اور اوگھنے لگے تو چاہیے کہ وہ (تھوڑی دیر) سو جائے یہاں تک کہ اس کی نیند جاتی رہے کیونکہ اگر تم میں سے کوئی اوگھتے ہوئے نماز پڑھے گا تو ممکن ہے کہ وہ استغفار کرنے کی نیت کرے اور اپنے آپ کو

عَنْ أَنَسٍ يَنْبَغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا خَضَرَ الْعِشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَابْدَأُوا بِالْعِشَاءِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ وَأُمِّ سَلَمَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعَلَيْهِ الْعَمَلُ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُو بْنُ عَمْرٍو بِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَاسْحَقُ يَقُولَانِ يَبْدَأُ بِالْعِشَاءِ وَإِنْ فَاتَتْهُ الصَّلَاةُ فِي الْجَمَاعَةِ سَمِعْتُ الْجَارُودَ يَقُولُ سَمِعْتُ وَكَيْفًا يَقُولُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ يَبْدَأُ بِالْعِشَاءِ إِذَا كَانَ الطَّعَامُ يُخَافُ فَسَادَهُ وَالَّذِي ذَهَبَ إِلَيْهِ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَشْبَهَ بِالْإِتْبَاعِ وَإِنَّمَا أَرَادُوا أَنْ لَا يَقُومَ الرَّجُلُ إِلَى الصَّلَاةِ وَقَلْبُهُ مَشْغُولٌ بِسَبَبِ شَيْءٍ وَقَدْ رَوَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ لَا نَقُومُ إِلَى الصَّلَاةِ وَفِي أَنْفُسِنَا شَيْءٌ.

۳۳۶: وَرَوَى عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا وَضِعَ الْعِشَاءُ فَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَابْدَأُوا بِالْعِشَاءِ قَالَ وَتَعَشَى ابْنُ عُمَرَ وَهُوَ يَسْمَعُ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ هَنَادٌ نَاعِبَةٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

۲۵۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ النَّعَاسِ

۳۳۷: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَقَ الْهَمْدَانِيُّ نَاعِبَةٌ عَنْ ابْنِ سُلَيْمَانَ الْكِلَابِيِّ عَنْ هِشَامِ بْنِ غَزْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّي فَلْيَرْقُدْ حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَإِنْ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلَّى وَهُوَ

يَنْعَسُ لَعَلَّهُ يَذْهَبَ لِيَسْتَغْفِرَ فَيَسْبُ نَفْسَهُ وَفِي
الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى
حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثُ حَسَنٍ صَحِيحٌ
گالیاں دینے لگے۔ اس باب میں حضرت انسؓ اور ابو ہریرہؓ
سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ
حضرت عائشہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

خلاصۃ الابواب: حدیث باب کے حکم پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے البتہ سب کے نزدیک اگر ایسے موقع پر
کھانا چھوڑ کر نماز پڑھ لی جائے تو نماز ہو جائے گی۔ احتاف کے نزدیک کھانا پہلے کھانے کی علت یہ ہے کہ کھانا چھوڑ کر نماز میں
مشغول ہو جانے سے دل و دماغ کھانے کی طرف لگا رہے گا اور نماز میں خشوع پیدا نہ ہو سکے گا۔

۲۵۹: بَابُ مَا جَاءَ مَنْ زَارَ قَوْمًا

۲۵۹: باب جو آدمی کسی کی ملاقات کے لئے جائے

وہ ان کی امامت نہ کرے

فَلَا يُصَلِّيْ بِهِمْ

۳۳۸: حَدَّثَنَا هَذَا وَمَحْمُودُ بْنُ غِيْلَانَ قَالَا نَاوَكِيْعٌ
عَنْ أَبَانَ بْنِ يَرْبُودٍ الْعَطَّارِ عَنْ بُذَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ
الْعُقَيْلِيِّ عَنْ أَبِي عَطِيَّةٍ رَجُلٍ مِنْهُمْ قَالَ كَانَ مَالِكُ
بْنُ الْحُوَيْرِثِ يَأْتِينَا فِي مُصَلَّنَا يَتَحَدَّثُ وَحَضَرَتْ
الصَّلَاةُ يَوْمًا فَقُلْنَا لَهُ تَقَدَّمْ فَقَالَ لِيَتَقَدَّمْ بَعْضُكُمْ
حَتَّى أَحَدُكُمْ لِمَ لَا أَتَقَدَّمُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَا يَوْمُهُمْ
وَلْيَوْمُهُمْ رَجُلٌ مِنْهُمْ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ
أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ قَالُوا صَاحِبُ الْمَنْزِلِ أَحَقُّ بِالْإِمَامَةِ
مِنَ الزَّائِرِ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا أَدْنَى لَهُ فَلَا
بَأْسَ أَنْ يُصَلِّيَ بِهِ قَالَ إِسْحَاقُ بِحَدِيثِ مَالِكِ بْنِ
الْحُوَيْرِثِ وَشَدَّدَ فِي أَنْ لَا يُصَلِّيَ أَحَدٌ بِصَاحِبِ
الْمَنْزِلِ وَإِنْ أَدْنَى لَهُ صَاحِبُ الْمَنْزِلِ قَالَ
وَكَذَلِكَ فِي الْمَسْجِدِ لَا يُصَلِّيَ بِهِمْ فِي الْمَسْجِدِ
إِذَا زَارَهُمْ يَقُولُ يُصَلِّيَ بِهِمْ رَجُلٌ مِنْهُمْ

۳۳۸: بدیل بن میسرہ عقیلی، ابو عطیہ سے نقل کرتے ہیں کہ
انہوں نے کہا مالک بن حویرث ہماری نماز پڑھنے کی جگہ پر
ہمارے پاس آیا کرتے اور ہمیں احادیث سناتے چنانچہ ایک
اور نماز کا وقت ہو گیا تو ہم نے ان سے کہا آپ نماز پڑھائیں
انہوں نے کہا تم میں سے کوئی نماز پڑھائے تاکہ میں تمہیں
بتاؤں کہ میں کیوں امامت نہیں کر رہا۔ میں نے نبی اکرم ﷺ
سے سنا ہے کہ جو کسی قوم کی زیارت کے لئے جائے تو وہ ان کی
امامت نہ کرے بلکہ انہیں میں سے کوئی آدمی نماز پڑھائے۔
امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور صحابہ
کرامؓ میں سے اکثر اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے یہ حضرات
کہتے ہیں کہ صاحب منزل امامت کا زیادہ حق دار ہے۔ بعض
اہل علم کے نزدیک اگر صاحب منزل اجازت دے دے تو
امامت کرانے میں کوئی حرج نہیں۔ امام اسحاقؒ کا بھی اسی حدیث
پر عمل ہے انہوں نے اس بارے میں سختی سے کام لیا وہ فرماتے
ہیں کہ صاحب منزل کی اجازت سے بھی نماز نہ پڑھائے اور اسی
طرح اگر ان کی مسجد میں ان کی ملاقات کے لئے جائے تو بھی
نماز نہ پڑھائے بلکہ انہی میں سے کوئی شخص نماز پڑھائے۔

۲۶۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ

۲۶۰: باب ما جاء في كراهية أن

يُخَصُّ الْأَمَامُ نَفْسَهُ بِالْدُعَاءِ

اپنے آپ کو مخصوص کرنا مکروہ ہے

۳۳۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلَ بْنَ عِيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ شَرِيحٍ عَنْ أَبِي حَيٍّ الْمُؤَذِّنِ الْجُمُعِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمَرِيٍّ أَنْ يَنْظُرَ فِي جَوْفِ بَيْتِ امْرِئٍ حَتَّى يَسْتَأْذِنَ فَإِنْ نَظَرَ فَقَدْ دَخَلَ وَلَا يَوْمَ قَوْمًا فَيُخَصُّ نَفْسَهُ بِدُعَاةٍ دُونَهُمْ فَإِنْ فَعَلَ فَقَدْ خَانَهُمْ وَلَا يَقُومُ إِلَى الصَّلَاةِ وَهُوَ حَقِيقٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي أُمَامَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ثَوْبَانَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنِ السَّفَرِيِّ نُسِيرَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ شَرِيحٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ شَرِيحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ حَدِيثُ يَزِيدَ بْنِ شَرِيحٍ عَنْ أَبِي حَيٍّ الْمُؤَذِّنِ عَنْ ثَوْبَانَ فِي هَذَا أَجُودُ إِسْنَادًا وَأَشْهَرُ .

۳۳۹: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی شخص کے لئے حلال نہیں کہ وہ کسی کے گھر میں اجازت کے بغیر جھانکے اگر اس نے دیکھ لیا تو گویا کہ وہ اس کے گھر میں داخل ہو گیا اور کوئی شخص کسی کی امامت کرتے ہوئے ان لوگوں کو چھوڑ کر اپنے لئے دعا کو مخصوص نہ کرے اگر کسی نے ایسا کیا تو اس نے ان سے خیانت کی اور نماز میں قضائے حاجت (پاخانہ، پیشاب) کو روک کر کھڑا نہ ہو۔ اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مروی ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں حدیث ثوبان رضی اللہ عنہ حسن ہے۔ اور یہ حدیث معاویہ بن صالح رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے وہ سفر بن نسیر سے وہ یزید بن شریح سے وہ ابوامامہ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ یزید بن شریح کی حدیث ابوجی مؤذن کی ثوبان سے مروی حدیث سے سند کے اعتبار سے اجود اور زیادہ مشہور ہے۔

۲۶۱: باب وہ امام جس کو مقتدی ناپسند کریں

۳۴۰: حضرت حسنؓ، انس بن مالکؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تین آدمیوں پر لعنت بھیجی ہے جو شخص کسی قوم کی امامت کرائے اور وہ اسے ناپسند کرتے ہوں۔ وہ عورت جو اس حالت میں رات گزارے کہ اس کا خاوند اس سے ناراض ہو۔ اور وہ شخص جو ”حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ“ سے اور اس کا جواب نہ دے (یعنی جماعت میں حاضر نہ ہو)۔ اس باب میں ابن عباسؓ، طلحہؓ، عبد اللہ بن عمروؓ اور ابوامامہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ حدیث انس صحیح نہیں اس لئے کہ یہ حدیث حسن نے رسول اللہ ﷺ سے مرسل روایت کی ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں کہ امام احمدؒ نے محمد بن قاسم کے متعلق کلام کیا ہے

۲۶۱: بَابُ مَا جَاءَ مَنْ أَمَّ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ
۳۴۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ وَاصِلٍ الْكُوفِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ قَاسِمٍ الْأَسَدِيُّ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ ذَلْهَمٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ رَجُلٍ أَمَّ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ وَامْرَأَةً بَاتَتْ وَرُؤُوسُهَا عَلَيْهَا سَاحِطٌ وَرَجُلٌ سَمِعَ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ ثُمَّ لَمْ يُجِبْ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَطَلْحَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَبِي أُمَامَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَنَسٍ لَا يَصِحُّ لِأَنَّهُ قَدْ رَوَى هَذَا عَنِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ قَالَ أَبُو عِيسَى وَمُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ

آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا بے شک امام اس لیے ہے یا فرمایا بے شک امام اس لیے بنایا گیا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو جب رکوع سے اٹھو تو تم بھی اٹھو۔ جب وہ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہو جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ، ابو ہریرہؓ، جابرؓ، ابن عمرؓ اور معاویہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث انسؓ حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہؓ نے اس حدیث پر عمل کیا ہے ان میں سے جابر بن عبد اللہؓ، اسید بن حضیرؓ اور ابو ہریرہؓ بھی ہیں۔ امام احمدؒ اور اسحقؒ بھی اسی کے قائل ہیں۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ اگر امام بیٹھ کر (نماز) پڑھائے تو مقتدی کھڑے ہو کر (نماز) پڑھیں، انکی نماز بیٹھ کر جائز نہیں، سفیان ثوریؒ، مالک بن انسؒ، ابن مبارکؒ اور امام شافعیؒ کا یہی قول ہے۔

۲۶۳: باب اسی سے متعلق

۳۴۴: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرض وفات میں حضرت ابوبکرؓ کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی۔ امام ابویسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حضرت عائشہؓ کی حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ حضرت عائشہؓ سے یہ حدیث بھی مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اگر امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو۔ اُم المؤمنین حضرت عائشہؓ ہی سے مروی ہے کہ نبی ﷺ مرض وفات میں باہر تشریف لائے اور ابوبکرؓ لوگوں کی امامت کر رہے تھے آپؐ نے ان کے پہلو میں نماز پڑھی لوگ ابوبکرؓ کی اقتدا کر رہے تھے اور ابوبکرؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ان سے یہ بھی مروی ہے کہ آپؐ نے ابوبکرؓ کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی۔ حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکرؓ کے

أَوْ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَإِذَا صَلَّى فَأَعِزَّا فَصَلُّوا فَعُودًا أَجْمَعُونَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ وَمُعَاوِيَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ خَرَّ عَنْ فَرَسٍ فَجَحِشَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ إِلَى هَذَا الْحَدِيثِ مِنْهُمْ جَابِرُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَأَسِيدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَأَبُو هُرَيْرَةَ وَغَيْرُهُمْ وَبِهَذَا الْحَدِيثِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَاسْحَقُ قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا صَلَّى الْإِمَامُ جَالِسًا لَمْ يُصَلِّ مَنْ خَلْفَهُ إِلَّا قِيَامًا فَإِنْ صَلُّوا فَعُودًا لَمْ تُجْزِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ .

۲۶۳: بَابُ مِنْهُ

۳۴۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَاشِبًا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ قَاعِدًا قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا صَلَّى الْإِمَامُ جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا وَرَوَى عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي مَرَضِهِ وَأَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فَصَلَّى إِلَى جَنْبِ أَبِي بَكْرٍ وَالنَّاسُ يَأْتُمُونَ بِأَبِي بَكْرٍ وَأَبُو بَكْرٍ يَأْتُمُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ قَاعِدًا وَرَوَى عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

پیچھے نماز پڑھی بیٹھ کر۔

۳۳۵: ہم سے روایت کی یہ حدیث عبداللہ بن ابوزیاد نے ان سے شہاب بن سوار نے ان سے محمد بن طلحہ نے ان سے حمید نے ان سے ثابت نے ان سے انسؓ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرض وفات میں ابوبکرؓ کے پیچھے بیٹھ کر ایک ہی کپڑے میں لپیٹے ہوئے نماز پڑھی۔ امام ابویسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ایسا ہی روایت کیا ہے اس کو یحییٰ بن ابوبن نے حمید سے انہوں نے انسؓ سے اور روایت کیا اس حدیث کو کئی لوگوں نے حمید سے انہوں نے انسؓ سے اور اس حدیث میں ثابت کا ذکر نہیں کیا۔ اور جس راوی نے سند میں ثابت کا ذکر کیا ہے وہ زیادہ صحیح ہے۔

خلاصۃ الابرار: (۱) اس حدیث کے مفہوم کا تفسیر کے لئے علماء نے بہت سی توجیہات کی ہیں حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ نے فرمایا کہ امام کو چاہئے کہ ان مقامات پر دعا نہ کریں جہاں مقتدی دعائیں کرتے مثلاً رکوع سجدہ میں قومہ، جلسہ کہ ان مواقع پر عموماً دعائیں کی جاتی اگر امام دعا کرے گا تو دعائیں تنہا ہوگا۔ (۲) امام مالکؒ حدیث باب کے واقعہ کو منسوخ مانتے ہیں کیونکہ ایک مرسل روایت میں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد کوئی آدمی بیٹھ کر نماز نہ پڑھائے۔ امام ابو حنیفہؒ، امام شافعیؒ اور امام بخاریؒ کے نزدیک امام بیٹھا ہو اور مقتدی کھڑے ہوں تو نماز درست ہے۔

۲۶۲: باب دور کعتوں کے بعد امام کا بھول

۲۶۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِمَامِ يَنْهَضُ

کر کھڑے ہو جانا

فِي الرَّكَعَتَيْنِ نَاسِيًا

۳۳۶: شعبی سے روایت ہے کہ مغیرہ بن شعبہؒ نے ایک مرتبہ ہماری امامت کی اور دور کعتوں کے بعد کھڑے ہو گئے چنانچہ لوگوں نے ان سے تسبیح کہی اور انہوں نے تسبیح کہی لوگوں سے۔ جب نماز پوری ہوئی تو سلام پھیرا اور سجدہ سہو کیا جبکہ وہ بیٹھے ہوئے تھے پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بھی ان کے ساتھ ایسا ہی کیا تھا جیسا انہوں نے کیا۔ اس باب میں عقبہ بن عامرؒ، سعدؒ اور عبداللہ بن عسینہؒ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسیٰ ترمذی فرماتے ہیں مغیرہ بن شعبہؒ کی حدیث انہی سے کئی طریق سے مروی ہے اور بعض لوگوں نے ابن ابی لیلیٰ کے حفظ میں کلام کیا ہے۔ امام احمدؒ ان کی حدیث کو حجت نہیں مانتے۔ امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ ابن ابی لیلیٰ سچے ہیں لیکن میں ان سے روایت اس

۳۳۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمَ بْنَ أَبِي لَيْلَى عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ صَلَّى بِنَا الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ فَتَهَضَّ فِي الرَّكَعَتَيْنِ فَسَبَّحَ بِهِ الْقَوْمُ وَسَبَّحَ بِهِمْ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتِي السَّهْوِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ بِهِمْ مِثْلَ الَّذِي فَعَلَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَسَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ قَدْ رَوَى مِنْ غَيْرٍ وَجِئَ عَنِ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي ابْنِ أَبِي لَيْلَى مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ قَالَ أَحْمَدُ لَا يَحْتَجُّ بِحَدِيثِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى

لئے نہیں کرتا کہ وہ صحیح اور ضعیف میں پہچان نہیں رکھتے۔ ان کے علاوہ بھی جو اس طرح کاراوی ہو میں اس سے روایت نہیں کرتا یہ حدیث کئی طرق سے مغیرہ بن شعبہ سے مروی ہے اور روایت کی سفیان نے جابر سے انہوں نے مغیرہ بن شعبہ سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے مغیرہ بن شعبہ سے اور جابر جعفی کو بعض اہل علم نے ضعیف کہا ہے اور یحییٰ بن سعید اور عبد الرحمن بن مہدی وغیرہ نے ان سے روایت کرنا چھوڑ دیا ہے اور اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ اگر کوئی شخص دو رکعتوں کے بعد کھڑا ہو جائے (تشہد سے پہلے) تو نماز پوری کرے اور سجدہ سہو کرے۔ بعض حضرات کہتے ہیں کہ سلام پھیرنے سے پہلے اور بعض حضرات کے نزدیک سلام پھیرنے کے بعد سجدہ سہو کرے۔ جو حضرات سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ سہو کرنے کے قائل ہیں ان کی حدیث اصح ہے اس حدیث کو زہری نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے عبد الرحمن اعرج سے اور انہوں نے عبد اللہ بن نحسین سے روایت کیا ہے۔

۳۳۷: روایت کی ہم سے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے مسعودی سے انہوں نے زیاد بن علاقہ سے انہوں نے کہا کہ ہمیں نماز پڑھائی مغیرہ بن شعبہ نے جب وہ دو رکعت پڑھ چکے تو بیٹھنے کی بجائے کھڑے ہو گئے۔ چنانچہ مقتدیوں نے سبحان اللہ کہا اشارہ کیا ان کی طرف کہ کھڑے ہو جاؤ جب نماز سے فارغ ہوئے تو سلام پھیرا اور دو سجدے کئے سہو کے اور پھر سلام پھیرا اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بھی ایسا ہی کیا۔ امام ابویعلیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور مغیرہ بن شعبہ ہی سے کئی طرق سے مروی ہے وہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ سے۔

۲۶۵: باب قعدہ اولیٰ

کی مقدار

۳۳۸: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى هُوَ صَدُوقٌ وَلَا أَرَوِي عَنْهُ لِأَنَّهُ لَا يَذَرِي صَحِيحَ حَدِيثِهِ مِنْ سَقِيمِهِ وَكُلُّ مَنْ كَانَ مِثْلَ هَذَا فَلَا أَرَوِي عَنْهُ شَيْئًا وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَرَوَى سُفْيَانُ عَنْ جَابِرٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَجَابِرِ الْجَعْفِيِّ قَدْ ضَعَّفَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ تَرْكُهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَغَيْرُهُمَا وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلَى أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا قَامَ فِي الرَّكَعَتَيْنِ مَضَى فِي صَلَاتِهِ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ مِنْهُنَّ مَنْ رَأَى قَبْلَ التَّسْلِيمِ وَمِنْهُنَّ مَنْ رَأَى بَعْدَ التَّسْلِيمِ وَمَنْ رَأَى قَبْلَ التَّسْلِيمِ فَحَدِيثُهُ أَصَحُّ لِمَارَوَى الزُّهْرِيُّ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُحَيْنَةَ .

۳۳۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنِ الْمَسْعُودِيِّ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ فَلَمَّا صَلَّى رَكَعَتَيْنِ قَامَ وَلَمْ يَجْلِسْ فَسَبَّحَ بِهِ مَنْ خَلْفَهُ فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنْ قُومُوا فَلَمَّا قَرَأَ مِنْ صَلَاتِهِ سَلَّمَ وَسَجَدَ سَجَدَتَيِ السَّهْوِ وَسَلَّمْ وَقَالَ هَكَذَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۲۶۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي مِقْدَارِ الْقُعُودِ

فِي الرَّكَعَتَيْنِ الْأُولَيْنِ

۳۳۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ هُوَ

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دو رکعتیں پڑھنے پر تشہد اول میں بیٹھے تو گویا کہ وہ گرم پتھروں پر بیٹھے ہوں (یعنی جلدی سے اٹھے) شعبہ کہتے ہیں پھر سعد رضی اللہ عنہ نے اپنے ہونٹ ہلائے اور کچھ کہا پس میں نے کہا یہاں تک کہ کھڑے ہوئے تو سعد رضی اللہ عنہ نے بھی کہا یہاں تک کہ کھڑے ہوئے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں یہ حدیث حسن ہے مگر ابو عبیدہ کو اپنے والد سے سماع نہیں اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے کہ پہلا قعدہ لمبا نہ کیا جائے اور اس میں تشہد میں اضافہ نہ کیا جائے اگر اضافہ کر لیا تو سجدہ سہو کرے۔ شعبی رحمہ اللہ وغیرہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

۲۶۶: باب نماز میں اشارہ کرنا

۳۴۹: حضرت صہیبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے میں ان کے پاس سے گزرا تو سلام کیا۔ آپ ﷺ نے مجھے جواب دیا اشارے سے۔ راوی کو شک ہے کہ شاید صہیب نے یہ بھی کہا کہ آپ ﷺ نے انگلی سے اشارہ کر کے جواب دیا۔ اس باب میں حضرت بلالؓ، ابو ہریرہؓ، انسؓ اور حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔

۳۵۰: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت بلالؓ سے پوچھا نبی اکرم ﷺ نماز کی حالت میں تمہارے سلام کا جواب کیسے دیا کرتے تھے انہوں نے فرمایا ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور صہیب کی حدیث حسن ہے ہم اسے لیث کی کبیر سے روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔ زید بن اسلم سے مروی ہے کہ ابن عمرؓ نے فرمایا میں نے بلالؓ سے کہا جب لوگ رسول اللہ ﷺ کو مسجد بنو عمرو بن عوف میں نماز پڑھتے ہوئے سلام کرتے تو آپ کس طرح جواب دیتے تھے انہوں نے کہا کہ اشارہ کر دیتے تھے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں میرے نزدیک

الطَّيَالِسِيُّ نَا شَعْبَةَ نَا سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ كَانَهُ عَلَى الرَّصْفِ قَالَ شَعْبَةُ ثُمَّ حَرَّكَ سَعْدُ شَفْتَيْهِ بَشِيءٍ فَقَالَ قَوْلٌ حَتَّى يَقُومَ فَيَقُولُ حَتَّى يَقُومَ قَالَ أَبُو عَيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ إِلَّا أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيهِ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَخْتَارُونَ أَنْ لَا يُطِيلَ الرَّجُلُ الْقُعُودَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ وَلَا يَزِيدَ عَلَى التَّشَهُدِ شَيْئًا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ وَقَالُوا إِنَّ زَادَ عَلَى التَّشَهُدِ فَعَلَيْهِ سَجَدْنَا السَّهْوَ هَكَذَا رَوَى عَنِ الشَّعْبِيِّ وَغَيْرِهِ .

۲۶۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِشَارَةِ فِي الصَّلَاةِ

۳۴۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ سَعْدِ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ نَابِلِ بْنِ صَاحِبِ الْعَبَاءِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ مَرَرْتُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ إِلَيَّ إِشَارَةً وَقَالَ لَا أَعْلَمُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ أَشَارَ بِإِصْبَعِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ بِلَالٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ وَعَائِشَةَ .

۳۵۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ وَكَانَ نَاهِشًا مِنْ سَعْدِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَقُلْتُ لِبِلَالٍ كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ حِينَ كَانُوا يُسَلِّمُونَ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ كَانَ يُشِيرُ بِيَدِهِ قَالَ أَبُو عَيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَحَدِيثُ صُهَيْبٍ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْوَلِيدِ عَنْ بُكَيْرٍ وَقَدْ رَوَى عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ لِبِلَالٍ كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ حِينَ كَانُوا يُسَلِّمُونَ عَلَيْهِ فِي مَسْجِدِ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ قَالَ كَانَ

إِشَارَةً وَكَلَامَ الْحَدِيثَيْنِ عِنْدِي صَحِيحٌ لِأَنَّ قِصَّةَ حَدِيثِ صُهَيْبٍ غَيْرُ قِصَّةِ حَدِيثِ بِلَالٍ وَإِنْ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَوَى عَنْهُمَا فَاحْتَمَلُ أَنْ يَكُونَ سَمِعَ مِنْهُمَا جَمِيعًا۔

یہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں کیونکہ واقعہ صہیب اور واقعہ بلال دونوں الگ الگ ہیں اگرچہ حضرت ابن عمرؓ ان دونوں سے روایت کرتے ہیں ہو سکتا ہے ابن عمرؓ نے ان دونوں سے سنا ہو۔

خلاصۃ الباب: اس پر ائمہ اربعہ کا اتفاق ہے کہ نماز میں سلام کا جواب دینا جائز نہیں البتہ اشارہ سے سلام کا جواب دینا امام شافعیؒ کے نزدیک مستحب ہے۔ امام مالکؒ، امام احمد بن حنبلؒ کے نزدیک بلا کراہت جائز ہے۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک بھی جائز ہے لیکن کراہت کے ساتھ۔ اس لئے کہ عبد اللہ بن مسعودؓ کا واقعہ اس ناخ کی حیثیت رکھتا ہے۔

۲۶۷: باب مردوں کے لئے تسبیح اور عورتوں

۲۶۷: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ التَّسْبِيحَ لِلرِّجَالِ

کے لئے تصفیق

وَالْتَصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ

۳۵۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مردوں کے لئے تسبیح اور عورتوں کے لئے ہاتھ پر ہاتھ مارنا ہے (یعنی اگر امام بھول جائے تو اسے مطلع کرنے کے لیے)۔ اس باب میں حضرت علیؓ، سہیل بن سعدؓ، جابرؓ، البوسعیدؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ میں نبی ﷺ سے اندر آنے کی اجازت مانگتا اور آپ ﷺ نماز پڑھ رہے ہوتے تو آپ ﷺ ”سبحان اللہ“ کہتے۔ امام ابویسیؒ ترمذیؒ نے فرمایا کہ حدیث ابو ہریرہؓ حسن صحیح ہے اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے احمدؒ اور اسحقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۳۵۱: حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَجَابِرٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ عُمَرَ قَالَ عَلِيٌّ كُنْتُ إِذَا اسْتَأْذَنْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيُ سَبَّحَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَاسْتَحَقَّ۔

۲۶۸: باب نماز میں جمائی لینا

۲۶۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّشَاؤُبِ فِي

مکروہ ہے

الصَّلَاةِ

۳۵۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جمائی لینا نماز میں شیطان کی طرف سے ہے پس اگر تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو جہاں تک ہو سکے منہ بند کر کے روکنے کی کوشش کرے۔ اس باب میں البوسعید خدریؓ اور عدی بن ثابتؓ کے دادا سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسیؒ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث ابو ہریرہؓ حسن صحیح ہے اور اہل علم کی ایک

۳۵۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلَ بْنَ جَعْفَرٍ عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّشَاؤُبُ فِي الصَّلَاةِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا تَنَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَكْظُمْ مَا اسْتَطَاعَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَجَدِّ عَدِيٍّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ

۱۔ تسبیح کا مطلب ہے سبحان اللہ کہنا (ترجم) ۲۔ تصفیق کا مطلب ہے کہ سیدھے ہاتھ کی انگلیوں کو لٹے ہاتھ کی پشت پر مارا جائے۔

جماعت نے نماز میں جمائی لینے کو کمر وہ کہا ہے۔ ابراہیم کہتے ہیں میں کنگھار کے ذریعے جمائی کو لوٹا دیتا ہوں۔

۲۶۹: باب بیٹھ کر نماز پڑھنے کا

کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے آدھا ثواب ہے ۳۵۳: حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے بیٹھ کر نماز پڑھنے والے شخص کے بارے میں پوچھا۔ فرمایا جو کھڑے ہو کر نماز پڑھے وہ افضل ہے اور جو بیٹھ کر نماز پڑھے اس کے لئے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے سے نصف اجر ہے اور جو لیٹ کر نماز پڑھے اس کے لئے بیٹھ کر نماز پڑھنے والے سے آدھا ثواب ہے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمروؓ، انسؓ اور سائبؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ عمران بن حصین کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۵۴: اور روایت کی گئی ہے یہ حدیث ابراہیم بن طہمان سے بھی اسی سند کے ساتھ لیکن وہ اس میں کہتے ہیں کہ عمران بن حصینؓ نے فرمایا میں نے سوال کیا رسول اللہ ﷺ سے مریض کی نماز کے بارے میں۔ فرمایا کھڑے ہو کر نماز پڑھے اگر نہ پڑھ سکے تو بیٹھ کر۔ اگر بیٹھ کر بھی نہ پڑھ سکے تو لیٹ کر۔ اس حدیث کو ہناد، کعب سے وہ ابراہیم بن طہمان سے اور وہ معلم سے اسی اسناد سے نقل کرتے ہیں۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ہم کسی اور کو نہیں جانتے کہ اس نے حسین بن معلم سے ابراہیم بن طہمان کی روایت کی مثل روایت کی ہو۔ ابواسامہ اور کئی راوی حسین بن معلم سے عیسیٰ بن یونس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ بعض اہل علم کے نزدیک یہ حدیث نمازوں کے بارے میں ہے۔

۳۵۵: ہم سے روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے ابوعدی سے انہوں نے اشعث بن عبد الملک سے انہوں نے حسن سے کہ حسن نے کہا آدمی نفل نماز چاہے کھڑے ہو کر پڑھے چاہے

صَحِيحٌ وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ التَّثَاؤُبَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ إِبْرَاهِيمُ إِنِّي لَأَرَدُ التَّثَاؤُبَ بِالتَّحْنُجِّ

۲۶۹: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ صَلَاةَ الْقَاعِدِ عَلَى

النِّصْفِ مِنْ صَلَاةِ الْقَائِمِ

۳۵۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ نَا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ الرَّجُلِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَقَالَ مَنْ صَلَّى قَائِمًا فَهُوَ أَفْضَلُ وَمَنْ صَلَّاهَا قَاعِدًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَائِمِ وَمَنْ صَلَّاهَا نَائِمًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَاعِدِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَانْسٍ وَالسَّائِبِ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۳۵۴: وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ بِهِذَا الْإِسْنَادِ إِلَّا أَنَّهُ يَقُولُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ الْمَرِيضِ فَقَالَ صَلَّى قَائِمًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلَى جَنْبٍ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ هَذَا قَالَ نَاوُكَيْعٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ بِهِذَا الْإِسْنَادِ قَالَ أَبُو عِيْسَى لَا نَعْلَمُ أَحَدًا رَوَى عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ نَحْوَ رَايَةِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ وَقَدْ رَوَى أَبُو أُسَامَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ نَحْوَ رَايَةِ عِيْسَى ابْنِ يُوْنُسَ وَمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي صَلَاةِ التَّطَوُّعِ

۳۵۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ إِنْ شَاءَ الرَّجُلُ صَلَاةَ التَّطَوُّعِ قَائِمًا وَجَالِسًا

بیٹھ کر یا چاہے لیٹ کر۔ اور مریض کی جو بیٹھ کر نماز نہ پڑھ سکتا ہو کے بارے میں اہل علم کا اختلاف ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں اگر وہ بیٹھ کر نہ پڑھ سکتا ہو تو دائیں کروٹ پر لیٹ کر نماز پڑھے اور بعض حضرات کہتے ہیں کہ سیدھا لیٹ کر پاؤں قبلہ کی طرف پھیلا کر نماز پڑھے۔ اس حدیث کے متعلق سفیان ثوری کہتے ہیں کہ جو بیٹھ کر نماز پڑھے اس کے لئے کھڑے ہو کر پڑھنے والے سے آدھا ثواب ہے یہ تندرست شخص کے لئے ہے اور جو معذور ہو یا مریض ہو تو اگر وہ بیٹھ کر پڑھے تو اسے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کے برابر اجر ملے گا اور بعض احادیث کا مضمون سفیان ثوری کے اس قول کے مطابق ہے۔

۲۷۰: باب نفل نماز بیٹھ کر پڑھنا

۳۵۶: حضرت حفصہؓ (ام المؤمنین) فرماتی ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی نفل نماز بیٹھ کر پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم وفات سے ایک سال قبل نفل نماز بیٹھ کر پڑھنے لگے اور اس میں جب کوئی سورت پڑھتے تو ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے یہاں تک کہ وہ طویل سے طویل ہوتی جاتی۔ اس باب میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسٰی ترمذی فرماتے ہیں حدیث حفصہؓ حسن صحیح ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے۔ جب ان کی قرأت میں تیس یا چالیس آیتیں رہ جاتیں تو کھڑے ہو کر پڑھنے لگتے پھر رکوع کرتے اور دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کرتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھتے اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر قرأت کرتے تو رکوع اور سجدہ بھی کھڑے ہو کر کرتے اور اگر بیٹھ کر قرأت کرتے تو رکوع اور سجدہ بھی بیٹھ کر ہی کرتے۔ امام احمدؒ اور اسحاقؒ فرماتے ہیں دونوں حدیثوں پر عمل ہے گویا کہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں اور ان

وَمُصْطَجِعًا وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي صَلَاةِ الْمَرِيضِ إِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُصَلِّيَ جَالِسًا فَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ يُصَلِّيُ عَلَى جَنْبِهِ الْأَيْمَنِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُصَلِّيُ مُسْتَلْقِيًا عَلَى قَفَاهُ وَرَجَلَاهُ إِلَى الْقِبْلَةِ وَقَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ مَنْ صَلَّى جَالِسًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَائِمِ قَالَ هَذَا لِلصَّحِيحِ وَلِمَنْ لَيْسَ لَهُ عُذْرٌ فَأَمَّا مَنْ كَانَ لَهُ عُذْرٌ مِنْ مَرَضٍ أَوْ غَيْرِهِ فَصَلَّى جَالِسًا فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ الْقَائِمِ وَقَدْ رَوَى فِي بَعْضِ الْحَدِيثِ مِثْلُ قَوْلِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ.

۲۷۰: بَابُ فِي مَنْ يَتَطَوَّعُ جَالِسًا

۲۵۶: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَامِعُنُ بْنُ مَالِكٍ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْمُطَّلِبِ ابْنِ أَبِي وَدَاعَةَ السَّهْمِيِّ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي سُبْحَتِهِ قَاعِدًا حَتَّى كَانَ قَبْلَ وَقَائِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَامٍ فَإِنَّهُ كَانَ يُصَلِّيُ فِي سُبْحَتِهِ قَاعِدًا وَيَقْرَأُ بِالسُّورَةِ وَيُرْتِّلُهَا حَتَّى تَكُونَ أَطْوَلُ مِنْ أَطْوَلٍ مِنْهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ حَفْصَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيُ مِنَ اللَّيْلِ جَالِسًا فَإِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَاءَةِ قَدْرٍ ثَلَاثِينَ أَوْ أَرْبَعِينَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ صَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَلِكَ وَرَوَى عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيُ قَاعِدًا فَإِذَا قَرَأَ هُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَسَجَدَ هُوَ قَائِمٌ وَإِذَا قَرَأَ هُوَ قَاعِدٌ رَكَعَ وَسَجَدَ هُوَ قَاعِدٌ قَالَ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ وَالْعَمَلُ عَلَى كِلَا الْحَدِيثَيْنِ كَمَا نَهَمَارِئًا كِلَا الْحَدِيثَيْنِ

صَحِيحًا مَعْمُولًا بِهِمَا.

پر عمل ہے۔

۳۵۷: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَامِعُنُ نَامَالِكُ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي جَالِسًا فَقَرَأَ وَهُوَ جَالِسٌ فَإِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَاءَتِهِ قَلْبًا مَا يَكُونُ ثَلَاثِينَ أَوْ أَرْبَعِينَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَكَعَ وَسَجَدَ ثُمَّ صَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَلِكَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۳۵۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھا کرتے تھے پس قرأت بھی بیٹھ کر کرتے اور جب تیس یا چالیس آیات باقی رہ جاتیں تو کھڑے ہو کر قرأت شروع کر دیتے پھر رکوع و سجود کرتے اور دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کرتے۔ امام ابویسی ترمذی رحمہ اللہ نے فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۵۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَاهُشِيمُ أَنَا خَالِدٌ وَهُوَ الْحَدَّاءُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ سَأَلْتُهَا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَطَوُّعِهِ قَالَتْ كَانَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا وَلَيْلًا طَوِيلًا قَاعِدًا فَإِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ وَإِذَا قَرَأَ وَهُوَ جَالِسٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ جَالِسٌ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۳۵۸: حضرت عبداللہ بن شقیق کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ سے رسول اللہ ﷺ کی نفل نماز کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا آپ کافی رات کھڑے ہو کر اور کافی رات تک بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے اگر کھڑے ہو کر قرأت فرماتے تو رکوع و سجود بھی کھڑے ہو کر کرتے اور اگر بیٹھ کر قرأت فرماتے تو رکوع و سجود بھی بیٹھ کر ہی کرتے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۷۱: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لَا سَمْعَ بُكَاءِ الصَّبِيِّ فِي الصَّلَاةِ فَأَخْفَفُ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَامِرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاللَّهِ إِنِّي لَا سَمْعَ بُكَاءِ الصَّبِيِّ وَأَنَا فِي الصَّلَاةِ فَأَخْفَفُ مَخَافَةَ أَنْ تَفْتَنَ أُمُّهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ قَتَادَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۷۱: باب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب میں بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو نماز ہلکی کرتا ہوں ۳۵۹: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کی قسم جب نماز کے دوران میں بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو اس خوف سے نماز ہلکی کر دیتا ہوں کہ کہیں اس کی ماں فتنے میں مبتلا نہ ہو جائے۔ اس باب میں حضرت قتادہ، ابوسعید اور ابو ہریرہ سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں حدیث انس حسن صحیح ہے۔

۲۷۲: بَابُ مَا جَاءَ لَا تُقْبَلُ صَلَاةُ

۲۷۲: باب جوان عورت کی

الْحَائِضِ الْأَبْخِمَارِ

نماز بغیر چادر کے قبول نہیں ہوتی

۳۶۰: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَافِيسَةُ عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ صَفِيَّةِ ابْنَةِ الْحَارِثِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا

۳۶۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جوان عورت کی نماز بغیر چادر کے قبول نہیں ہوتی۔ اس باب میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ

عنه سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں حدیث عائشہ حسن ہے اور اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ عورت جب بالغ ہو جائے اور نماز پڑھے تو ننگے بالوں سے نماز جائز نہیں ہوگی یہ امام شافعی کا قول ہے وہ فرماتے ہیں کہ عورت کے جسم سے کچھ حصہ بھی ننگا ہو تو نماز نہیں ہوگی۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہا گیا ہے کہ اگر اس کے پاؤں کھلے رہ جائیں تو اس صورت میں نماز ہو جائیگی۔

۲۷۳: باب نماز میں

سدل مکروہ ہے

۳۶۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں سدل^۱ سے منع فرمایا۔ اس باب میں ابو حنیفہؒ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث کو ہم عطاء کی ابو ہریرہؓ سے مرفوع روایت کے علاوہ نہیں جانتے وہ عیسیٰ بن سفیان سے روایت کرتے ہیں۔ اہل علم کا نماز میں سدل کے بارے میں اختلاف ہے۔ بعض علماء کے نزدیک نماز میں سدل مکروہ ہے وہ فرماتے ہیں کہ یہ یہودیوں کا طریقہ ہے اور بعض علماء سدل کو اس صورت میں مکروہ کہتے ہیں کہ جسم پر ایک ہی کپڑا ہو لیکن اگر کرتے یا نمیض پر سدل کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں یہ امام احمد کا قول ہے ابن مبارک کے نزدیک بھی نماز میں سدل مکروہ ہے۔

۲۷۴: باب نماز میں

کنکریاں ہٹانا مکروہ ہے

۳۶۲: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز کے

تَقْبِلُ صَلَاةَ الْحَائِضِ الْإِبْحَمَارِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَقَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا أَذْرَكَتْ فَصَلَّتْ وَشَيْءٌ مِنْ شَعْرِهَا مَكْشُوفٌ لَا تَجُوزُ صَلَاتُهَا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ قَالَ لَا تَجُوزُ صَلَاةُ الْمَرْأَةِ وَشَيْءٌ مِنْ جَسَدِهَا مَكْشُوفٌ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَقَدْ قِيلَ إِنْ كَانَ ظَهَرَ قَدَمُهَا مَكْشُوفًا فَصَلَّاتُهَا جَائِزَةٌ.

۲۷۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

السَّدْلِ فِي الصَّلَاةِ

۳۶۱: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَاقِيصَةَ عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عِيسَى بْنِ سَفْيَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّدْلِ فِي الصَّلَاةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عِيسَى بْنِ سَفْيَانَ وَقَدْ اختلف أهل العلم في السَّدْلِ فِي الصَّلَاةِ فَكَرِهَ بَعْضُهُمُ السَّدْلَ فِي الصَّلَاةِ وَقَالُوا هَكَذَا تَصْنَعُ الْيَهُودُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّمَا كَرِهَ السَّدْلَ فِي الصَّلَاةِ إِذَا لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ الْاَثْوَبُ وَاحِدًا فَمَا إِذَا سَدَلَ عَلَى الْقَمِيصِ فَلَا بَأْسَ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَكَرِهَ ابْنُ الْمُبَارَكِ السَّدْلَ فِي الصَّلَاةِ.

۲۷۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ مَسْحِ

الْحَصَى فِي الصَّلَاةِ

۳۶۲: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ نَاقِيصَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي

۱ سدل۔ رومال یا چادر وغیرہ کو سر یا کندھوں پر رکھ کر اس کے دونوں سرے نیچے چھوڑ دینا یا پھر ایک کپڑے میں اپنے آپ کو لپیٹ کر رکوع اور سجود ادا کرنا کہ دونوں ہاتھ بھی چادر کے اندر ہوں سدل کہلاتا ہے اور یہ مکروہ ہے۔ (مترجم)

لئے کھڑا ہو تو کنکریاں نہ ہٹائے کیونکہ رحمت اس کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔

۳۶۳: حضرت معقیب کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں کنکریاں ہٹانے کے بارے میں پوچھا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ضروری ہو تو ایک مرتبہ ہٹالو۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔ اس باب میں علی بن ابوطالب، حذیفہ، جابر بن عبد اللہ اور معقیب رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ فرماتے ہیں حدیث ابو ذر رضی اللہ عنہ حسن ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں کنکریاں ہٹانے کو مکروہ کہا ہے اور فرمایا اگر ضروری ہو تو ایک مرتبہ ہٹالے گویا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ کنکریاں ہٹانے کی اجازت دی ہے اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے۔

۲۷۵: باب نماز میں

پھونکیں مارنا مکروہ ہے

۳۶۴: حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لڑکے کو جسے ہم فلاح کہتے تھے دیکھا کہ جب وہ سجدہ کرتا ہے تو پھونک مارتا تھا آپ ﷺ نے فرمایا اے فلاح! اپنے چہرے کو خاک آلود ہونے دے۔ احمد بن منیع فرماتے ہیں کہ عباد نماز میں پھونکنے کو مکروہ سمجھتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔ احمد بن منیع کہتے ہیں کہ ہم اسی قول پر عمل کرتے ہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی کہتے ہیں بعض حضرات نے اس حدیث کو ابو حمزہ سے روایت کیا ہے اور کہا کہ وہ لڑکا ہمارا مولیٰ تھا اس کو رباح کہتے تھے۔

۳۶۵: روایت کی کہ ہم سے احمد بن عبدہ ضبیؓ نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے میمون سے انہوں نے ابو حمزہ سے اسی اسناد سے اسی کی مثل روایت اور کہا یہ لڑکا ہمارا غلام تھا اسے

ذَرَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَلَا يَمْسَحِ الْحَصَى فَإِنَّ الرَّحْمَةَ تَوَاجَهُ.

۲۶۳: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُعَقِّبٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَسْحِ الْحَصَى فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ إِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَأَعْلًا فَمَرَّةً وَاحِدَةً قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَحَذِيفَةَ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَ مُعَقِّبٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَرِهَ الْمَسْحَ فِي الصَّلَاةِ وَقَالَ إِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَأَعْلًا فَمَرَّةً وَاحِدَةً كَأَنَّهُ رَوَى عَنْهُ رُخْصَةً فِي الْوَاحِدَةِ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ.

۲۷۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

النَّفْخِ فِي الصَّلَاةِ

۳۶۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَاعِبًا ذُنُ الْعَوَامِ نَا مَيْمُونُ أَبُو حَمْزَةَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا لَنَا يُقَالُ لَهُ أَفْلَحُ إِذَا سَجَدَ نَفَخَ فَقَالَ يَا أَفْلَحُ تَرَبَّ وَجْهَكَ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ كَرِهَ عَبَادُنَ النَّفْخَ فِي الصَّلَاةِ وَقَالَ إِنْ نَفَخَ لَمْ يَقْطَعْ صَلَاتُهُ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَبِهِ نَأْخُذُ قَالَ أَبُو عِيسَى وَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ هَذَا الْحَدِيثَ وَقَالَ مَوْلَى لَنَا يُقَالُ لَهُ رَبَاحُ.

۳۶۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّبِيِّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَقَالَ غُلَامٌ لَنَا يُقَالُ لَهُ رَبَاحُ قَالَ أَبُو عِيسَى وَحَدِيثُ

رباع کہا جاتا تھا۔ امام ابو یسٰی ترمذی فرماتے ہیں حدیث ام سلمہؓ کی سند قوی نہیں بعض علماء میمون ابو حمزہ کو ضعیف کہتے ہیں۔ نماز میں پھونکیں مارنے کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے بعض اہل علم کے نزدیک اگر کوئی نماز میں پھونک دے تو دوبارہ نماز پڑھے یہ سفیان ثوریؒ اور اہل کوفہ (احناف) کا قول ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ نماز میں پھونکیں مارنا مکروہ ہے لیکن اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی یہ احمد اور اسحاق کا قول ہے۔

۲۷۶: باب نماز میں

کوکھ پر ہاتھ رکھنا منع ہے

۳۶۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلو پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھنے سے منع فرمایا اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ امام ابو یسٰی ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابو ہریرہؓ حسن صحیح ہے۔ بعض علماء کے نزدیک نماز میں احتصار مکروہ ہے اور اختصار کا معنی یہ ہے کہ کوئی شخص نماز میں اپنے پہلو (کوکھ) پر ہاتھ رکھے۔ بعض علماء پہلو پر ہاتھ رکھ کر چلنے کو بھی مکروہ کہتے ہیں۔ روایت کیا گیا ہے کہ ابلیس (شیطان) جب چلتا ہے تو پہلو پر ہاتھ رکھ کر چلتا ہے۔

۲۷۷: باب بال باندھ

کر نماز پڑھنا مکروہ ہے

۳۶۷: سعید بن ابوسعید مقبری رضی اللہ عنہ اپنے والد اور وہ ابورافع سے نقل کرتے ہیں کہ وہ حسن بن علیؓ کے پاس سے گزرے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور (بالوں کا) جوڑا گدی پر باندھا ہوا تھا۔ ابورافع نے اسے کھول دیا اس پر حسنؓ نے غصہ کے ساتھ ان کی طرف دیکھا تو انہوں نے کہا اپنی نماز پڑھتے رہو اور غصہ نہ کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ یہ شیطان کا حصہ ہے۔ اس باب میں ام سلمہؓ اور عبد اللہ بن

أُمِّ سَلَمَةَ إِسْنَادُهُ لَيْسَ بِذَاكَ وَمَيِّمُونَ أَبُو حَمَزَةَ قَدْ ضَعَّفَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي النَّفْخِ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ نَفْخَ فِي الصَّلَاةِ اسْتَقْبَلَ الصَّلَاةَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يَكْرَهُ النَّفْخَ فِي الصَّلَاةِ وَإِنْ نَفَخَ فِي صَلَاتِهِ لَمْ تَفْسُدْ صَلَاتُهُ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ.

۲۷۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ

الِاخْتِصَارِ فِي الصَّلَاةِ

۳۶۶: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَأْيُ أَسَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ الْإِخْتِصَارَ فِي الصَّلَاةِ وَالْإِخْتِصَارُ هُوَ أَنْ يَصْنَعَ الرَّجُلُ يَدَهُ عَلَى خَاصِرَتِهِ فِي الصَّلَاةِ وَكَرِهَ بَعْضُهُمْ أَنْ يَمْشِيَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا وَيُرْوَى أَنَّ إِبْلِيسَ إِذَا مَشَى يَمْشِي مُخْتَصِرًا.

۲۷۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

كَفِّ الشَّعْرِ فِي الصَّلَاةِ

۳۶۷: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَاعِبُ الرَّزَاقِ أَنَا بِنُ جُرَيْجٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُوسَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّهُ مَرَّ بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَهُوَ يُصَلِّي وَقَدْ عَقَصَ ضَفْرَتَهُ فِي قَفَاهُ فَحَلَّهَا فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ الْحَسَنُ مُغَضِبًا فَقَالَ أَقْبِلْ عَلَى صَلَاتِكَ وَلَا تَغْضَبْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ ذَلِكَ كَفْلُ الشَّيْطَانِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ

عباسؑ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابورافع رضی اللہ عنہ حسن ہے اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے کہ نماز میں بالوں کو باندھنا مکروہ ہے۔ عمران بن موسیٰ قریشیؒ مکی ہیں اور ایوب بن موسیٰ رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں۔

۲۷۸: باب نماز میں خشوع

۳۶۸: حضرت فضل بن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا نماز دو دو رکعت ہے اور ہر دو رکعت کے بعد تشہد ہے۔ خشوع، عاجزی، سکون اور دونوں ہاتھوں کو اٹھانا ہے راوی کہتے ہیں دونوں ہاتھوں کو اٹھانا اپنے رب کی طرف کہ ان کا اندورنی حصہ اپنے منہ کی طرف رہے اور پھر کہنا اے رب اے رب۔ اور جس نے ایسا نہ کیا وہ ایسا ہے ایسا ہے۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ ابن مبارکؒ کے علاوہ دوسرے راوی اس حدیث میں یہ کہتے ہیں ”مَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَهُوَ خَدَاجٌ“ جو اس طرح نہ کرے اس کی نماز ناقص ہے۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں میں نے محمد بن اسمعیل بخاریؒ سے سنا ہے کہ شعبہ نے یہ حدیث عبد ربہ سے روایت کرتے ہوئے کئی جگہ غلطی کی ہے اور کہا روایت ہے انس بن ابوالنس سے اور وہ عمران بن ابوالنس ہیں دوسرا کہا روایت ہے عبد اللہ بن حارث سے اور وہ دراصل عبد اللہ بن نافع بن العمیاء ہیں کہ وہ روایت کرتے ہیں ربیعہ بن حارث سے۔ تیسرے کہا شعبہ روایت کرتے ہیں عبد اللہ بن حارث سے وہ مطلب سے وہ نبی ﷺ سے اور دراصل روایت ہے ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب سے وہ روایت کرتے ہیں فضل بن عباس سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ امام محمد بن اسمعیل بخاریؒ کہتے ہیں کہ حدیث لیث بن سعد، شعبہ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

۲۷۹: باب نماز میں

پنجے میں پنجہ ڈالنا مکروہ ہے

۳۶۹: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول

وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عَيْسَى حَدِيثُ أَبِي رَافِعٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ وَهُوَ مَعْقُوفٌ شَعْرَةَ عِمْرَانَ بْنِ مُوسَى هُوَ الْقُرَشِيُّ الْمَكِّيُّ وَهُوَ أَخُو أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى.

۲۷۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّخَشُّعِ فِي الصَّلَاةِ

۳۶۸: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَاعِبُ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ نَالِثُ بْنُ سَعْدٍ نَاعِبُ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَافِعٍ بْنِ الْعَمِيَاءِ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةُ مَتْنِي مَتْنِي تَشَهُدُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَتَخْشَعُ وَتَضَرُّعُ وَتَمَسْكُنُ وَتَقْنَعُ بِذِيكَ يَقُولُ تَرَفُّعُهُمَا إِلَى رَبِّكَ مُسْتَقْبِلًا بَطُونَهُمَا وَجْهَكَ وَتَقُولُ يَارَبِّ يَارَبِّ وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَهُوَ كَذَاوٌ كَذَا قَالَ أَبُو عَيْسَى وَقَالَ غَيْرُ ابْنِ الْمُبَارَكِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ مَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَهُوَ خَدَاجٌ قَالَ أَبُو عَيْسَى سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ رَوَى شُعْبَةُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ فَأَخْطَأَ فِي مَوَاضِعَ فَقَالَ عَنْ أَنَسِ بْنِ أَبِي أَنَسٍ وَهُوَ عِمْرَانُ بْنُ أَبِي أَنَسٍ وَقَالَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ وَأَنَا هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ بْنِ الْعَمِيَاءِ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْمُطَّلِبِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَنَا هُوَ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مُحَمَّدٌ وَحَدِيثُ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ شُعْبَةَ.

۲۷۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّشْبِيكِ

بَيْنَ الْأَصَابِعِ فِي الصَّلَاةِ

۳۶۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اچھی طرح وضو کرے اور پھر مسجد کا ارادہ کر کے نکلے تو ہرگز اپنی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں نہ ڈالے اس لئے کہ وہ نماز میں ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ کعب بن عجرہ کی حدیث کو کئی راویوں نے ابن عجلان سے لیث کی حدیث کی مثل نقل کیا ہے اور شریک، محمد بن عجلان سے وہ اپنے والد سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث کی مثل روایت کرتے ہیں اور شریک کی حدیث غیر محفوظ ہے۔

۲۸۰: باب نماز میں دیر تک قیام کرنا

۳۷۰: حضرت جابر سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے پوچھا گیا کہ کوئی نماز افضل ہے آپ ﷺ نے فرمایا لمبے قیام والی نماز (جس نماز میں قیام لمبا ہو) اس باب میں عبد اللہ بن حبشی اور انس بن مالک سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ جابر کی حدیث حسن صحیح ہے اور یہ حدیث کئی طرق سے جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے۔

۲۸۱: باب رکوع اور سجدہ کی کثرت

۳۷۱: معدان بن طلحہ یحرمی کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان سے ملاقات کی اور پوچھا مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے جس سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع بخشے اور جنت میں داخل فرمائے۔ حضرت ثوبان کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا ”سجدہ لازم پکڑو“ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے ”جب کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے لئے سجدہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سجدہ کے سبب اس کا درجہ بلند کرتا اور گناہ مٹا دیتا ہے۔ معدان کہتے ہیں کہ پھر میں نے ابو داؤد سے ملاقات کی اور ان سے بھی یہی سوال کیا جو ثوبان سے کیا تھا انہوں نے بھی یہی جواب دیا کہ ”سجدہ لازم پکڑو“ اور پھر نبی اکرم ﷺ نے وہی ارشاد سنایا

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُقْبِرِيِّ عَنْ رَجُلٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَأَحْسَنَ وَضُوءَهُ ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَشَبِكُنْ بَيْنَ أَصَابِعِهِ فَإِنَّهُ فِي صَلَاةٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَوَاهُ غَيْرٌ وَاحِدٌ عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ مِثْلَ حَدِيثِ اللَّيْثِ وَرَوَى شَرِيكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا الْحَدِيثِ وَحَدِيثُ شَرِيكٍ غَيْرُ مَحْفُوظٍ.

۲۸۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي طُولِ الْقِيَامِ فِي الصَّلَاةِ

۳۷۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَافِعُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ قَالَ طُولُ الْقُنُوتِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُبَيْشٍ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرٍ وَجْهٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ.

۲۸۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَثْرَةِ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

۳۷۱: حَدَّثَنَا أَبُو عَمَارٍ نَافِعُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ هِشَامٍ الْمُعِطِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مَعْدَانُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيُّ قَالَ لَقِيتُ ثُوبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ ذُلِّبْنِي عَلَى عَمَلٍ يَنْفَعَنِي اللَّهُ بِهِ وَيُدْخِلَنِي اللَّهُ الْجَنَّةَ فَسَكَتَ عَنِّي مَلِيًّا ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالسُّجُودِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ قَالَ مَعْدَانُ فَلَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَسَأَلْتُهُ عَمَّا سَأَلْتُ عَنْهُ ثُوبَانَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالسُّجُودِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ

جو حضرت ثوبانؓ نے بتایا تھا۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ اور ابی فاطمہؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ امام ابویسی ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ثوبانؓ اور ابودرداءؓ کی حدیث کثرت وجود کے بارے میں حسن صحیح ہے۔ اس مسئلے میں اہل علم کا اختلاف ہے بعض کے نزدیک طویل قیام افضل ہے جبکہ بعض رکوع و سجود کی کثرت کو افضل قرار دیتے ہیں۔ امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں۔ اس سلسلے میں نبی اکرم ﷺ سے دونوں قسم کی روایات مروی ہیں چنانچہ امام احمد بن حنبلؒ نے اس بارے میں کوئی فیصلہ نہیں دیا۔ امام اسحقؒ فرماتے ہیں کہ دن کو لمبا قیام اور رات کو کثرت سے رکوع و سجود افضل ہیں سوائے اس کے کہ کسی شخص نے عبادت کے لئے رات کا کچھ حصہ مقرر کر رکھا ہو۔ پس میرے (اسحقؒ) کے نزدیک اس میں رکوع و سجود کی کثرت افضل ہے کیونکہ وہ وقت معینہ بھی پورا کرتا ہے اور رکوع و سجود کی کثرت سے مزید نفع بھی حاصل کرتا ہے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ امام اسحقؒ نے یہ بات اس لئے کہی کہ نبی اکرم ﷺ کی رات کی نماز اسی طرح بیان کی گئی کہ آپؐ رات کو لمبا قیام فرماتے لیکن دن کو طویل قیام کے بارے میں آپؐ سے کچھ منقول نہیں۔

۲۸۲: باب سانپ اور بچھو کو نماز

میں مارنا

۳۷۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں دو سیاہ چیزوں بچھو اور سانپ کو مارنے کا حکم دیا۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابورافع رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے بعض صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ کا اسی پر عمل ہے امام احمد اور اسحقؒ کا بھی یہی قول ہے البتہ بعض علماء کے نزدیک نماز میں سانپ اور بچھو کو مارنا مکروہ ہے۔ ابراہیمؒ نے فرمایا نماز

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي فَاطِمَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ثَوْبَانَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ فِي كَثَرَةِ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي هَذَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ طُولُ الْقِيَامِ فِي الصَّلَاةِ أَفْضَلُ مِنْ كَثَرَةِ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ كَثَرَةُ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ أَفْضَلُ مِنْ طُولِ الْقِيَامِ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا حَدِيثَانِ وَلَمْ يَقْضِ فِيهِ بِشَيْءٍ وَقَالَ إِسْحَقُ أَمَّا بِالنَّهَارِ فَكَثَرَةُ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَأَمَّا بِاللَّيْلِ فَطُولُ الْقِيَامِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَجُلٌ لَهُ جُزْءٌ بِاللَّيْلِ يَأْتِي عَلَيْهِ فَكَثَرَةُ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ فِي هَذَا أَحَبُّ إِلَيَّ لِأَنَّهُ يَأْتِي عَلَى جُزْئِهِ وَقَدْ رُبَّ كَثَرَةُ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ قَالَ أَبُو عِيسَى إِنَّمَا قَالَ إِسْحَقُ هَذَا لِأَنَّهُ كَذَا وَصَفَ صَلَاةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ وَوَصَفَ طُولَ الْقِيَامِ وَأَمَّا بِالنَّهَارِ فَلَمْ يُوصَفْ مِنْ صَلَواتِهِ مِنْ طُولِ الْقِيَامِ مَا وَصَفَ اللَّيْلُ.

۲۸۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي قَتْلِ الْأَسْوَدَيْنِ

فِي الصَّلَاةِ

۳۷۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَاسِمِغِيلُ بْنُ غَلِيَّةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ ضَمْضَمِ بْنِ جَوْسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْأَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ الْحَيَّةِ وَالْعُقْرَبِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي رَافِعٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَإِسْحَقُ وَكَرِهَ

میں شغل ہے (یعنی ایسی مشغولیت ہے کہ کوئی اور کام کرنا منع ہے) لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

۲۸۳: باب سلام سے پہلے سجدہ

سہو کرنا

۳۷۳: حضرت عبداللہ بن محسنہ اسدی (حلیف بنی عبدالمطرب)) فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز ظہر میں تشہد اول کی بجائے کھڑے ہو گئے۔ جب آپ ﷺ نماز پوری کر چکے تو سلام سے پہلے بیٹھے بیٹھے ہی دو سجدے کئے اور ہر سجدے میں تکبیر کہی۔ لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ سجدے کئے اور یہ سجدے قعدہ اولی کے بدلے میں تھے جسے آپ ﷺ بھول گئے تھے۔ اس باب میں عبدالرحمن بن عوف سے بھی روایت ہیں۔

۳۷۴: محمد بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ اور سائب القاری سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ سہو کیا کرتے تھے۔ امام ابو یوسف ترمذی کہتے ہیں ابن بحنہ کی حدیث حسن ہے اور بعض علماء کا اسی پر عمل ہے اور امام شافعی کا بھی یہی قول ہے کہ سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ سہو کرے۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ حکم دوسری احادیث کے لئے ناسخ کا درجہ رکھتا ہے۔ اور مذکور ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا آخری فعل یہی تھا۔ امام احمد اور اسحاق کا کہنا ہے کہ اگر کوئی شخص دو رکعتوں کے بعد کے تشہد پر بیٹھنے کی بجائے کھڑا ہو جائے تو سجدہ سہو سلام سے پہلے کرے گا یعنی ابن بحنہ کی حدیث کے مطابق اور عبداللہ بن بحنہ و عبداللہ بن مالک بن بحنہ ہیں۔ مالک ان کے والد اور محسنہ ان کی والدہ ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں مجھے اسحاق بن منصور سے بواسطہ علی بن مدینی اسی طرح معلوم ہوا ہے۔ امام ابو یوسف ترمذی فرماتے ہیں علماء کا اس بارے میں اختلاف ہے کہ سجدہ سہو سلام کے بعد کیا جائے یا سلام سے پہلے۔ بعض اہل علم کے نزدیک سلام کے بعد کیا جائے سفیان ثوری اور اہل کوفہ

بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ قَبْلَ الْحَيَّةِ وَالْعُقْرَبِ فِي الصَّلَاةِ قَالَ إِبْرَاهِيمُ إِنَّ فِي الصَّلَاةِ لَشُغْلًا وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ.

۲۸۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي سَجْدَتِي

السَّهْوُ قَبْلَ السَّلَامِ

۳۷۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْكَائِثِ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُحَيْنَةَ الْأَسَدِيِّ حَلِيفِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ وَعَلَيْهِ جُلُوسٌ فَلَمَّا أَتَمَّ صَلَاتَهُ سَجَدَ سَجْدَةً تَيْنِ يَكْبُرُ فِي كُلِّ سَجْدَةٍ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ وَسَجَدَ هُمَا النَّاسُ مَعَهُ مَكَانَ مَا نَسِيَ مِنَ الْجُلُوسِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ.

۳۷۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الْأَعْلَى وَأَبُو دَاوُدَ قَالَا نَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ وَالسَّائِبَ الْقَارِيَّ كَانَا يَسْجُدَانِ سَجْدَتِي السَّهْوِ قَبْلَ التَّسْلِيمِ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ بُحَيْنَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ يَرَى سُجُودَ السَّهْوِ كُلَّهُ قَبْلَ السَّلَامِ وَيَقُولُ هَذَا النَّاسِخُ لِغَيْرِهِ مِنَ الْأَحَادِيثِ وَيَذْكُرَانِ إِخْرَافَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَى هَذَا وَقَالَ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ إِذَا قَامَ الرَّجُلُ فِي الرُّكْعَتَيْنِ فَإِنَّهُ يَسْجُدُ سَجْدَتِي السَّهْوِ قَبْلَ السَّلَامِ عَلَى حَدِيثِ ابْنِ بُحَيْنَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُحَيْنَةَ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَالِكٍ وَهُوَ ابْنُ بُحَيْنَةَ مَالِكِ أَبُوهُ وَبُحَيْنَةُ أُمُّهُ هَكَذَا أَخْبَرَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِينِيِّ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي سَجْدَتِي السَّهْوِ مَتَى يَسْجُدُ هُمَا الرَّجُلُ قَبْلَ السَّلَامِ أَوْ بَعْدَهُ فَرَأَى

کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کا کہنا ہے کہ سجدہ سہو سلام پھیرنے سے پہلے ہے اور یہ اکثر فقہائے حنفیہ کا قول ہے جیسے یحییٰ بن سعید اور ربیعہ وغیرہ۔ امام شافعی کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کا قول ہے کہ اگر نماز میں زیادتی ہو تو سلام کے بعد اور کی ہو تو سلام سے پہلے سجدہ سہو کیا جائے یہ مالک بن انس کا قول ہے۔ امام احمدؒ فرماتے ہیں جس صورت میں جس طرح نبی ﷺ سے سجدہ سہو مروی ہے اسی صورت سے کیا جائے۔ ان کے نزدیک اگر دو رکعتوں کے بعد تشهد میں بیٹھنے کی بجائے کھڑا ہو جائے تو ابن بسحینہ کی حدیث کے مطابق سجدہ سہو سلام سے پہلے کرے اور اگر ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھ لے تو سجدہ سہو سلام کے بعد کرے۔ اور اگر ظہر یا عصر کی نماز میں دو رکعتیں پڑھنے کے بعد سلام پھیر لیا ہو تو سلام پھیرنے کے بعد سجدہ سہو کرے (یعنی نماز پوری کر کے) پس جو جس طرح نبی ﷺ سے مروی ہے اسی پر عمل کیا جائے اور اگر کوئی ایسی صورت ہو جائے جس میں آپ ﷺ سے کچھ ثابت نہیں تو ہمیشہ سجدہ سہو سلام سے پہلے کیا جائے۔ احناف بھی امام احمدؒ کے قول ہی کے قائل ہیں البتہ آپ (احنف) فرماتے ہیں جہاں کوئی روایت نہیں وہاں دیکھا جائے اگر نماز میں زیادتی ہو تو سلام کے بعد اور اگر کی ہو تو سلام سے پہلے سجدہ سہو کرے۔

۲۸۴: باب سلام اور کلام کے بعد سجدہ

سہو کرنا

۳۷۵: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی پانچ رکعتیں ادا کیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ کیا نماز میں اضافہ ہو گیا یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھول گئے؟ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کے بعد دو سجدے کئے۔ امام ابو یوسفؒ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۷۶: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم

بَعْضُهُمْ أَنْ يَسْجُدَهُمَا بَعْدَ السَّلَامِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الشَّوَرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يَسْجُدُ هُمَا قَبْلَ السَّلَامِ وَهُوَ قَوْلُ أَكْثَرِ الْفُقَهَاءِ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مِثْلُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَرَبِيعَةَ وَغَيْرَهُمَا وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا كَانَتْ زِيَادَةٌ فِي الصَّلَاةِ فَبَعْدَ السَّلَامِ وَإِذَا كَانَ نَقْصَانًا فَقَبْلَ السَّلَامِ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَقَالَ أَحْمَدُ مَارُوِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَجْدَتِي السَّهْوِ فَيُسْتَعْمَلُ كُلُّ عَلَى جِهَتِهِ يَرَى إِذَا قَامَ فِي الرُّكْعَتَيْنِ عَلَى حَدِيثِ ابْنِ بَحِينَةَ فَإِنَّهُ يَسْجُدُهُمَا قَبْلَ السَّلَامِ وَإِذَا صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا فَإِنَّهُ يَسْجُدُهُمَا بَعْدَ السَّلَامِ وَإِذَا سَلَّمَ فِي الرُّكْعَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَإِنَّهُ يَسْجُدُهُمَا بَعْدَ السَّلَامِ وَكُلٌّ يُسْتَعْمَلُ عَلَى جِهَتِهِ وَكُلُّ سَهْوٍ لَيْسَ فِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذِكْرٌ فَإِنْ سَجَدَتِي السَّهْوِ فِيهِ قَبْلَ السَّلَامِ وَقَالَ إِسْحَقُ نَحْوُ قَوْلِ أَحْمَدَ فِي هَذَا كُلِّهِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ كُلُّ سَهْوٍ لَيْسَ فِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذِكْرٌ فَإِنْ كَانَتْ زِيَادَةٌ فِي الصَّلَاةِ يَسْجُدُهُمَا بَعْدَ السَّلَامِ وَإِنْ كَانَ نَقْصَانًا يَسْجُدُهُمَا قَبْلَ السَّلَامِ.

۲۸۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي سَجْدَتِي السَّهْوِ

بَعْدَ السَّلَامِ وَالْكَلَامِ

۳۷۵: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَاعِبُ الرَّحْمَنِ بْنِ مُهْدِيٍّ نَا شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِيلَ لَهُ أَرِيدَ فِي الصَّلَاةِ أَمْ نَسِيتَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۳۷۶: حَدَّثَنَا هَنَادٌ وَمَحْمُودُ بْنُ غِيْلَانَ قَالَا نَا أَبُو

صلی اللہ علیہ وسلم نے کلام کرنے کے بعد سجدہ سہو کے دو سجدے کئے۔ اس باب میں معاویہ رضی اللہ عنہ، عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

۳۷۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کے بعد دونوں سجدے کئے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اس حدیث کو ایوب اور کئی راویوں نے ابن سیرین سے روایت کیا ہے اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اسی پر بعض علماء کا عمل ہے کہ اگر ظہر کی نماز پانچ رکعتیں پڑھ لے تو اس کی نماز جائز ہے بشرطیکہ سجدہ سہو کرے اگرچہ چوتھی رکعت میں نہ بھی بیٹھا ہو۔ امام شافعی، احمد اور اسحاق کا یہی قول ہے۔ بعض علماء کے نزدیک اگر ظہر کی نماز میں پانچ رکعتیں پڑھ لیں اور چوتھی رکعت میں تشہد (التحیات) کی مقدار میں بیٹھا تو نماز فاسد ہوگئی، سفیان ثوری اور بعض اہل کوفہ کا یہی قول ہے۔

۲۸۵: باب سجدہ سہو میں تشہد پڑھنا

۳۷۸: حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور اس میں بھول گئے پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سجدے کئے اور پھر تشہد پڑھنے کے بعد سلام پھیرا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابن سیرین، ابو مہلب سے (جو ابو قلابہ کے چچا ہیں) دوسری حدیث روایت کرتے ہیں۔ محمد نے یہ حدیث خالد حذاء سے انہوں نے ابو قلابہ سے اور انہوں نے ابو مہلب سے روایت کی ہے ابو مہلب کا نام عبد الرحمن بن عمروؓ ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ان کا نام معاویہ بن عمروؓ ہے۔ عبد الوہاب ثقفی، ہشیم اور کئی راوی خالد حذاء سے اور وہ ابو قلابہ سے یہ حدیث طویل روایت کرتے ہیں۔

مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ الْكَلَامِ وَفِي الْبَابِ عَنْ مُعَاوِيَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ.

۳۷۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ هُمَا بَعْدَ السَّلَامِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ أَيُّوبُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ وَحَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا إِذَا صَلَّى الرَّجُلُ الظُّهْرَ خَمْسًا فَصَلَاتُهُ جَائِزَةٌ وَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَإِنْ لَمْ يَجْلِسْ فِي الرَّابِعَةِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدُ وَاسْحَقُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا وَلَمْ يَقْعُدْ فِي الرَّابِعَةِ مِقْدَارَ التَّشَهُّدِ فَسَدَتْ صَلَاتُهُ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَبَعْضِ أَهْلِ الْكُوفَةِ.

۲۸۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّشَهُّدِ فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

۳۷۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَشْعَثُ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عُمَرَ بْنِ ابْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ فَسَجَدَ فَسَجَدَتَيْنِ ثُمَّ تَشَهُّدْتُمُ سَلَّمَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَرَوَى ابْنُ سِيرِينَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ وَهُوَ عَمُّ أَبِي قِلَابَةَ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ وَرَوَى مُحَمَّدٌ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ وَأَبُو الْمُهَلَّبِ اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرِو وَيُقَالُ أَيْضًا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرِو وَقَدْ رَوَى عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ

یہ حدیث عمران بن حصینؓ کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز میں تین رکعتوں کے بعد سلام پھیر لیا تو ایک شخص جسے حریاق کہتے ہیں کھڑا ہوا..... آخر تک۔ اہل علم کا سجدہ سہو کے تشہد میں اختلاف ہے بعض اہل علم کے نزدیک تشہد پڑھے اور سلام پھیرے اور بعض نے کہا ہے کہ اس میں (یعنی سجدہ سہو میں) تشہد اور سلام نہیں ہے اور اگر سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ کرے تو تشہد نہ پڑھے یہ امام احمدؒ اور احناف کا قول ہے دونوں فرماتے ہیں کہ جب سلام سے پہلے سجدہ سہو کیا تو تشہد نہ پڑھے۔

وَهَشِيمٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ بِطَوِيلِهِ وَهُوَ حَدِيثُ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ مِنَ الْعَصْرِ فَقَامَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْخُرْبَانِيُّ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي التَّشَهُدِ فِي سَجْدَتِي السَّهْوِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ يَتَشَهُدُ فِيهِمَا وَيُسَلِّمُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ فِيهِمَا تَشَهُدٌ وَتُسَلِّمُ وَإِذَا سَجَدَ هُمَا قَبْلَ التَّسْلِيمِ لَمْ يَتَشَهُدْ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَاسْحَقَ قَالَا إِذَا سَجَدَ سَجْدَتِي السَّهْوِ قَبْلَ السَّلَامِ لَمْ يَتَشَهُدْ.

خلاصۃ الابواب: نبی کریم ﷺ سے سلام سے پہلے اور سلام کے بعد سجدہ سہو کرنا ثابت ہے۔ امام ابو حنیفہؒ نے سلام کے بعد والی احادیث کو ترجیح دیتے ہوئے فرمایا کہ سلام کے بعد سجدہ سہو کرنا افضل ہے۔ سجدہ سہو کے بعد تشہد پڑھنا چاہئے یہی جمہور کا مذہب ہے

۲۸۶: باب جسے نماز

میں کمی یا زیادتی کا شک ہو

۲۸۶: بَابُ فِيمَنْ يَشْكُ فِي

الزِّيَادَةِ وَالنُّقْصَانِ

۳۷۹: یحییٰ بن ابوکثیر، عیاض بن ہلال سے نقل کرتے ہیں کہ ہلال نے ابوسعیدؓ سے کہا کہ ہم میں کوئی نماز پڑھے اور یہ بھول جائے کہ اس نے کتنی (رکعتیں) پڑھی ہیں تو کیا کرے؟ ابوسعیدؓ نے فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے اور یہ بھول جائے کہ اسی نے کتنی (رکعتیں) پڑھی ہیں تو اسے چاہیے کہ بیٹھے بیٹھے دو سجدے کر لے۔ اس باب میں حضرت عثمانؓ، ابن مسعودؓ، عائشہؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو یوسفؒ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابوسعیدؓ حسن ہے۔ اور یہ حدیث ابوسعیدؓ سے کئی سندوں سے مروی ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی ایک اور دو (رکعت) میں شک میں پڑ جائے تو انہیں ایک سجھے اور اگر دو اور تین میں شک ہو تو دو سجھے اور اس میں سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ سہو کرے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ہمارے اصحاب اسی پر عمل

۳۷۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا إِسْمَاعِيلَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ نَاهِشَامَ بْنَ الدَّسْتَوَائِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي سَعِيدٍ أَحَدُنَا يُصَلِّي فَلَا يَذَرِي كَيْفَ صَلَّى فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلَمْ يَذَرِ كَيْفَ صَلَّى فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَعَائِشَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ وَرَوَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي الْوَاحِدَةِ وَالثَّانِيَيْنِ فَلْيَجْعَلْهُمَا وَاحِدَةً وَإِذَا شَكَّ فِي الْاِثْنَيْنِ وَالثَّلَاثِ فَلْيَجْعَلْهُمَا ثِنْتَيْنِ وَيَسْجُدْ فِي ذَلِكَ

سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلَّمَ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَصْحَابِنَا وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا شَكَّ فِي صَلَوَتِهِ فَلَمْ يَذَرِكُمْ صَلًى فَلْيَعُدْ.

۳۸۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْوَيْثِقِ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْتِي أَحَدَكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَيَلْبِسُ عَلَيْهِ حَتَّى لَا يَذَرِيَكُمْ صَلًى فَإِذَا وَجَدَ ذَلِكَ أَحَدَكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَةً تَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۳۸۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَفَمَةَ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ إِذَا سَهَا أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلَمْ يَذَرِ وَاحِدَةً صَلًى أَوْ ثِنْتَيْنِ فَلْيَنْ عَلَى وَاحِدَةٍ فَإِنْ لَمْ يَذَرِ ثِنْتَيْنِ صَلًى أَوْ ثَلَاثًا فَلْيَنْ عَلَى ثِنْتَيْنِ فَإِنْ لَمْ يَذَرِ ثَلَاثًا صَلًى أَوْ أَرْبَعًا فَلْيَنْ عَلَى ثَلَاثٍ وَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلَّمَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدَرَوِي هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُتْبَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

۲۸۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُسَلِّمُ فِي

الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

۳۸۲: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنُ نَامَالِكٌ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ أَبِي تَمِيمَةَ وَهُوَ السَّخْتِيَانِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنَ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ

کرتے ہیں۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ اگر نماز میں شک ہو جائے کہ کتنی رکعت پڑھی ہیں تو دوبارہ نماز پڑھے۔

۳۸۰: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شیطان تم میں سے کسی کے پاس نماز میں آتا ہے اور اسے شک میں ڈال دیتا ہے یہاں تک کہ وہ (نمازی) نہیں جانتا کہ اس نے کتنی رکعتیں پڑھی ہیں۔ اگر تم میں سے کوئی ایسی صورت پائے تو بیٹھے بیٹھے دو سجدے کرے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۸۱: حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز میں بھول جائے اور اسے یہ معلوم نہ ہو کہ اس نے دو رکعتیں پڑھی ہیں یا ایک تو وہ ایک ہی شمار کرے اور اگر دو اور تین (رکعتوں) میں شک ہو تو دو شمار کرے پھر اگر تین اور چار میں شک ہو تو تین شمار کرے اور سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے کرے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عبدالرحمن بن عوفؓ ہی سے اس کے علاوہ بھی کئی اسناد سے مروی ہے اسے زہریؒ، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے وہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

۲۸۷: بَابُ ظَهْرٍ وَعَصْرِ

دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دینا

۳۸۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا۔ تو ذوالیہدین نے آپ ﷺ سے عرض کیا: نماز کم ہوگئی یا آپ ﷺ بھول گئے یا رسول اللہ ﷺ؟ نبی ﷺ نے فرمایا: کیا ذوالیہدین نے صحیح کہا ہے؟ لوگوں (صحابہؓ)

أَقْصَرَتِ الصَّلَاةُ أَمْ نَسِيتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ
النَّاسُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَصَلَّى اثْنَتَيْنِ أُخْرَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ
سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ كَبَّرَ فَرَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ
أَوْ أَطْوَلَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ وَابْنِ
عُمَرَ وَذِي الْيَدَيْنِ قَالَ أَبُو عِيسَى وَحَدِيثُ أَبِي
هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ فَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ
الْكُوفَةِ إِذَا تَكَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ نَاسِيًا أَوْ جَاهِلًا أَوْ مَا
كَانَ فَإِنَّهُ يُعِيدُ الصَّلَاةَ وَاعْتَلَوْا بِأَنَّ هَذَا الْحَدِيثُ
كَانَ قَبْلَ تَحْرِيمِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ وَأَمَّا الشَّافِعِيُّ
فَرَأَى هَذَا حَدِيثًا صَحِيحًا فَقَالَ بِهِ وَقَالَ هَذَا أَصَحُّ
مِنَ الْحَدِيثِ الَّذِي رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي الصَّائِمِ إِذَا أَكَلَ نَاسِيًا فَإِنَّهُ لَا يَقْضِي وَإِنَّمَا
هُوَ رِزْقُ رَزَقَهُ اللَّهُ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَفَرَّقُوا هُوَ لَا بَيْنَ
الْعَمْدِ وَالنَّسْيَانِ فِي أَكْلِ الصَّائِمِ لِحَدِيثِ أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ أَحْمَدُ فِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ إِنْ تَكَلَّمَ
الْإِمَامُ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلَاتِهِ وَهُوَ يَرَى أَنَّهُ قَدْ اكْتَمَلَهَا
ثُمَّ عَلِمَ أَنَّهُ لَمْ يُكْمِلْهَا يُتِمُّ صَلَاتَهُ وَمَنْ تَكَلَّمَ خَلْفَ
الْإِمَامِ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّ عَلَيْهِ بَقِيَّةً مِنَ الصَّلَاةِ فَعَلَيْهِ أَنْ
يَسْتَقْبِلَهَا وَاحْتَجَّ بِأَنَّ الْفَرَائِضَ كَانَتْ تَزَادُ وَتُنْقُصُ
عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّمَا
تَكَلَّمَ ذُو الْيَدَيْنِ وَهُوَ عَلَى يَقِينٍ مِنْ صَلَاتِهِ أَنَّهُاتُمْتُ
وَلَيْسَ هَكَذَا الْيَوْمَ لَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَتَكَلَّمَ عَلَى مَعْنَى
مَا تَكَلَّمَ ذُو الْيَدَيْنِ لِأَنَّ الْفَرَائِضَ الْيَوْمَ لَا يَزِيدُ فِيهَا
وَلَا يُنْقُصُ قَالَ أَحْمَدُ نَحْوًا مِنْ هَذَا الْكَلَامِ وَقَالَ
إِسْحَاقُ نَحْوُ قَوْلِ أَحْمَدَ فِي هَذَا الْبَابِ

نے عرض کیا جی ہاں۔ پس آپ کھڑے ہوئے اور باقی کی
دو رکعتیں پڑھیں پھر سلام پھیرا پھر تکبیر کہہ کر سجدے میں گئے جیسے
کہ وہ سجدہ کیا کرتے تھے یا اس سے طویل بھی تکبیر کہی اور اٹھے
اور اس کے بعد دوسرا سجدہ بھی اسی طرح کیا جیسے پہلے کیا کرتے
تھے یا اس سے طویل کیا۔ اس باب میں عمران بن حصین، ابن عمرؓ
اور ذوالیدین سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں
حدیث ابو ہریرہ حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اس حدیث کے بارے
میں اختلاف ہے۔ بعض اہل کوفہ کہتے ہیں کہ اگر کلام کر لیا بھول
کر یا جہالت کی وجہ سے یا کسی بھی وجہ سے تو دوبارہ نماز پڑھنی ہوگی
ان کا کہنا ہے کہ حدیث باب نماز میں کلام کی ممانعت سے پہلے کی
ہے۔ امام شافعی اس حدیث کو صحیح جانتے اور اس پر عمل کرتے ہیں
اور ان کا کہنا ہے کہ یہ حدیث اس حدیث سے اصح ہے جس میں
نبی ﷺ سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا اگر روزہ دار کچھ بھول کر
کھاپی لے تو قضا نہ کرے کیونکہ یہ تو اللہ کا اس کو عطا کردہ رزق
ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ یہ حضرات روزہ دار کے عمد اور بھول
کر کھانے میں تفریق کرتے ہیں۔ ان کی دلیل حضرت ابو ہریرہؓ کی
حدیث ہے امام احمد حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث باب کے متعلق
فرماتے ہیں کہ اگر امام نے اس گمان کے ساتھ بات کی کہ وہ نماز
پڑھ چکا ہے اور بعد میں معلوم ہوا کہ نماز پوری نہیں ہوئی تو نماز کو
مکمل کرے اور جو مقتدی یہ جانتے ہوئے بات کرے کہ اس کی
نماز نامکمل ہے تو وہ دوبارہ نماز پڑھے۔ ان کا استدلال اس سے
ہے کہ نبی ﷺ کی موجودگی میں فرائض میں کمی بیشی ہوتی رہتی
تھی۔ پس ذوالیدین کا بات کرنا اس لئے تھا کہ ان کے خیال میں
نماز مکمل ہو چکی تھی لیکن اس موقع پر ایسا نہیں تھا۔ کسی کے لئے اب
جائز نہیں ہے کہ وہ ایسی صورت میں بات کرے کیونکہ فرائض میں
کمی بیشی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ امام احمد کا کلام بھی اسی کے
مشابہ ہے۔ اسحق کا قول بھی امام احمد کی طرح ہے۔

خلاصۃ الابیواب: رکعتوں کی تعداد میں شک ہونے کی صورت میں امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک تفصیل

ہے کہ اگر نمازی کو پہلی بار شک ہوا ہے تو اعادہ صلوٰۃ (لوٹانا) واجب ہے اگر شک پیش آتا رہتا ہے تو غور و فکر کرے جس طرف غالب گمان ہو جائے اس پر عمل کرے اگر کسی جانب غالب گمان نہ ہو تو بناء علی الاقل کرے اور آخر میں سجدہ سہو کر لے۔ امام ابو حنیفہؒ نے تمام احادیث پر عمل کیا ہے (۱) اس پر اجماع ہے کہ نماز کے دوران کلام اگر جان بوجھ کر ہو تو نماز فاسد ہو جاتی ہے اگر بھولے سے ہو تب بھی امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک نماز فاسد ہو جائے گی۔ وہ فرماتے ہیں کہ ذوالیدین صحابی کے کلام کا واقعہ منسوخ ہے قرآنی آیت سے اور کئی احادیث مبارکہ سے۔

۲۸۸: باب جوتیاں پہن کر نماز پڑھنا

۳۸۳: حضرت سعید بن یزید ابو سلمہؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالکؓ سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ ﷺ جوتوں میں نماز پڑھتے تھے۔ حضرت انسؓ نے فرمایا۔ ہاں۔ اس باب میں عبد اللہ بن مسعودؓ، عبد اللہ بن ابی حنیہؓ، عبد اللہ بن عمروؓ، عمرو بن حرثؓ، شداد بن اوسؓ، اوس ثقفیؓ، ابو ہریرہؓ اور عطاءؓ (بنو شیبہ کے ایک شخص) سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذیؒ فرماتے ہیں انسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے۔

۲۸۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ فِي النَّعَالِ

۳۸۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَنْسِ بْنِ مَالِكٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْهِ قَالَ نَعَمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَنِيبَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَبْنِ حُرَيْثٍ وَشَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ وَأَوْسِ الثَّقَفِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعَطَاءٍ رَجُلٍ مِنْ بَنِي شَيْبَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَنْسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ.

(ن) مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی سرزمین ایسی ہے کہ اس میں روڑے وغیرہ ہوتے ہیں اگر ایک جگہ کچھ چیز لگ گئی تو دوسری جگہ وہ رگڑیا چلنے سے صاف ہو جاتی ہے افغانستان وغیرہ میں بھی ایسا ہی ہے بخلاف برصغیر کے اکثر حصے کے کہ یہاں ایسا نہیں ہے۔

۲۸۹: باب فجر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنا

۳۸۴: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فجر اور مغرب کی نماز میں قنوت پڑھا کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما اور خفاف بن ایماء بن رنصہ غفاری رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذیؒ فرماتے ہیں حضرت براء رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا فجر کی نماز میں قنوت پڑھنے میں اختلاف ہے بعض صحابہؓ و تابعینؓ فجر میں دعائے قنوت پڑھنے کے قائل ہیں۔ امام شافعیؒ بھی اسی کے قائل ہیں۔ امام احمدؒ اور اسحاقؒ کہتے ہیں کہ صبح کی نماز میں قنوت نہ پڑھی جائے

۲۸۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقُنُوتِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ

۳۸۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرٍو بْنِ مَرْثَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْنُتُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَأَنْسِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَخُفَّافِ بْنِ أَيْمَاءَ بْنِ رَحْصَةَ الْغَفَارِيِّ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ الْبَرَاءِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْقُنُوتِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ فَرَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ هُمْ الْقُنُوتُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ

البتہ جب مسلمانوں پر کوئی مصیبت نازل ہو تو امام کو چاہیے کہ وہ مسلمانوں کے لشکر کے لئے دعا کرے۔ (اس صورت میں دعائے قنوت پڑھے اور دعا کرے)

۲۹۰: باب قنوت کو ترک کرنا

۳۸۵: ابوما لک اشجعی کہتے ہیں میں نے اپنے والد سے پوچھا ابا جان آپ نے رسول اللہ ﷺ، ابوبکر، عمر فاروق، عثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے نمازیں پڑھی ہیں اور یہاں کوفہ میں حضرت علی بن ابی طالب کے پیچھے پانچ سال تک آپ نماز پڑھتے رہے۔ کیا یہ حضرات قنوت پڑھا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا اے میرے بیٹے یہی چیز نگلی ہے (بدعت ہے)

۳۸۶: ہم سے روایت کی صالح بن عبد اللہ نے انہوں نے ابو عوانہ سے انہوں نے ابوما لک اشجعی سے (اسی سند کے ساتھ) اس کے ہم معنی حدیث۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ سفیان ثوری فرماتے ہیں کہ صبح کی نماز میں قنوت پڑھنا بھی اچھا ہے اور اگر صبح کی نماز میں قنوت نہ پڑھے تب بھی اچھا ہے البتہ انہوں نے قنوت نہ پڑھنے کو اختیار کیا ہے۔ ابن مبارک کے نزدیک فجر میں قنوت نہیں ہے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں ابوما لک اشجعی کا نام سعد بن طارق بن اشیم ہے۔

خلاصۃ الابیواب: امام ابو حنیفہ اور امام احمد بن حنبل کے نزدیک فجر کی نماز میں قنوت مسنون نہیں ہے البتہ اگر مسلمانوں پر کوئی عام مصیبت نازل ہوگی تو اس زمانہ میں قنوت نازلہ پڑھنا مسنون ہے۔

۲۹۱: باب جو چھینکے نماز میں

۳۸۷: حضرت رفاعہ بن رافع فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی مجھے نماز کے دوران چھینک آگئی تو میں نے کہا ”الْحَمْدُ لِلَّهِ.....“ (ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں بہت پاکیزہ تعریف اور بابرکت تعریف اس کے اندر اور اوپر جیسے ہمارے رب چاہتا ہے اور پسند

وَقَالَ أَحْمَدُ وَاسْحَقُ لَا يَقْنُتُ فِي الْفَجْرِ إِلَّا عِنْدَ نَازِلَةٍ تَنْزِيلُ الْمُسْلِمِينَ فَإِذَا نَزَلَتْ نَازِلَةٌ فَلِلْإِمَامِ أَنْ يَدْعُو لِحَيُوشِ الْمُسْلِمِينَ.

۲۹۰: بَابُ فِي تَرْكِ الْقَنُوتِ

۳۸۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي يَابِتِ إِنَّكَ قَدْ صَلَّيْتَ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ هَهُنَا بِالْكُوفَةِ نَحْنُ مِنْ خَمْسِ سِنِينَ كَانُوا يَقْنُتُونَ قَالَ أَيْ بَنِي مُحَدَّثٍ.

۳۸۶: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ بِهَذَا الْأَسْنَادِ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ إِنْ قَنَتَ فِي الْفَجْرِ فَحَسَنٌ وَإِنْ لَمْ يَقْنُتْ فَحَسَنٌ وَاخْتَارَ أَنْ لَا يَقْنُتْ وَلَمْ يَرَأِ ابْنَ الْمُبَارَكِ الْقَنُوتَ فِي الْفَجْرِ قَالَ أَبُو عِيْسَى أَبُو مَالِكٍ ن الْأَشْجَعِيُّ اسْمُهُ سَعْدُ بْنُ طَارِقِ بْنِ أَشِيمٍ.

۲۹۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَعْطُسُ فِي الصَّلَاةِ

۳۸۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا رِفَاعَةُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ الزُّرْقِيِّ عَنْ عَمِّ أَبِيهِ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَطَسْتُ فَقُلْتُ الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا

کرتا ہے پھر جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا نماز میں کون کلام کر رہا تھا؟ کسی نے جواب نہ دیا۔ آپ نے دوبارہ پوچھا کہ نماز میں کس نے بات کی تھی؟ پھر بھی کسی نے جواب نہیں دیا؟ پھر آپ ﷺ نے تیسری مرتبہ پوچھا نماز میں کس نے بات کی تھی؟ تو رفاع بن رافع بن عفرہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں تھا۔ آپ نے فرمایا تو نے کیا کہا تھا؟ (رفاع کہتے ہیں) میں نے کہا ”الْحَمْدُ لِلَّهِ.....“ پس نبی ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تمیں سے زائد فرشتوں نے ان کلمات کو اوپر لے جانے کے لئے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کی۔ اس باب میں حضرت انسؓ، وائل بن حجرؓ اور عامر بن ربیعہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسیٰ ترمذی فرماتے ہیں رفاعؓ کی حدیث حسن ہے بعض اہل علم کے نزدیک یہ حدیث نوافل کے بارے میں ہے کیونکہ کئی تابعین فرماتے ہیں کہ اگر کسی کو فرض نماز کے دوران چھینک آجائے تو اپنے دل میں الحمد للہ کہے اس سے زیادہ کی گنجائش نہیں ہے۔

۲۹۲: باب نماز میں کلام کا منسوخ ہونا

۳۸۸: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھتے ہوتے تو اپنے ساتھ کھڑے ہوئے آدمی کے ساتھ بات کر لیتے تھے یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی ”وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ“ (ترجمہ۔ اور اللہ کے لئے باادب کھڑے ہو جاؤ) پس ہمیں خاموش رہنے کا حکم دیا گیا اور باتیں کرنے سے روک دیا گیا۔ اس باب میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اکثر اہل علم کا اس پر عمل ہے وہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی جان بوجھ کر یا بھول کر نماز میں کلام کرے تو اسے نماز دوبارہ

يُحِبُّ رَبَّنَا وَيَرْضَى فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَقَالَ مَنْ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ أَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا الثَّانِيَةَ مَنْ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ أَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا الثَّالِثَةَ مَنْ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعٍ بَنُ عَفْرَاءَ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ قُلْتُ الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبَّنَا وَيَرْضَى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ ابْتَدَرَهَا بِضَعَّةٍ وَثَلَاثُونَ مَلَكًا أَنَّهُمْ يَضَعُدُ بِهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَعَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ رِفَاعَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَكَانَ هَذَا الْحَدِيثُ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ فِي التَّطَوُّعِ لِأَنَّ غَيْرَ وَاحِدٍ مِنَ التَّابِعِينَ قَالُوا إِذَا عَطَسَ الرَّجُلُ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ إِنَّمَا يَحْمَدُ اللَّهُ فِي نَفْسِهِ وَلَمْ يُسْعَوْا بِأَكْثَرٍ مِنْ ذَلِكَ.

۲۹۲: بَابُ فِي نَسْخِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ

۳۸۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَاهِشِيمُ أَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شَيْبٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ كُنَّا نَتَكَلَّمُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الصَّلَاةِ يُكَلِّمُ الرَّجُلُ مَنْ صَاحِبَهُ إِلَى جَنْبِهِ حَتَّى نَزَلَتْ وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ فَأَمَرْنَا بِالسُّكُوتِ وَنَهَيْنَا عَنِ الْكَلَامِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَمُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا إِذَا تَكَلَّمَ الرَّجُلُ غَامِدًا فِي الصَّلَاةِ أَوْ نَا سِيَاءَ أَعَادَ الصَّلَاةَ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا تَكَلَّمَ غَامِدًا فِي الصَّلَاةِ أَعَادَ الصَّلَاةَ

پڑھنی ہوگی۔

۲۹۳: باب توبہ کی نماز

۳۸۹: حضرت اسماء بن حکم فراری کہتے ہیں میں نے حضرت علیؑ سے سنا کہ جب میں رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث سنتا تو وہ اللہ کے حکم سے مجھے اتنا نفع دیتی تھی جتنا وہ چاہتا تھا۔ اور جب میں کسی صحابی سے حدیث سنتا تو اس سے قسم لیتا اگر وہ قسم کھاتا تو میں اس کی بات کی تصدیق کرتا تھا۔ مجھ سے ابو بکرؓ نے بیان کیا اور سچ کہا ابو بکرؓ نے وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپؐ نے فرمایا کوئی شخص ایسا نہیں کہ گناہ کا ارتکاب کرنے کے بعد طہارت حاصل کرے پھر نماز پڑھے پھر استغفار کرے اور اس پر اللہ تعالیٰ اسے معاف نہ کرے (یعنی اس کے لئے معافی یقینی ہے) پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی ”وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا أَسْأَأَ مَا كَانُوا لَا يَفْعَلُونَ“ (ترجمہ اور وہ لوگ جن سے کسی گناہ کا ارتکاب ہو جاتا ہے یا وہ اپنے آپ پر ظلم کر لیتے ہیں تو اللہ کو یاد کرتے ہیں۔ اس باب میں ابن مسعودؓ، ابو درداءؓ، انسؓ، ابو معاویہؓ، معاذؓ، واثلہؓ اور ابو ہریرہؓ (جن کا نام کعب بن عمرو ہے) سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حضرت علیؑ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت علیؑ کی اس حدیث کو ہم عثمان بن مغیرہ کے علاوہ کسی سند سے نہیں جانتے ان سے شعبہ اور کئی راوی نقل کرتے ہوئے ابو عوانہ کی حدیث کی طرح مرفوع کرتے ہیں۔ سفیان ثوریؒ اور مسعر نے بھی اسے موقوفاً نقل کیا ہے اور اس کو نبی ﷺ کی طرف مرفوع نہیں کیا اور یہ حدیث مصر سے مرفوعاً بھی مروی ہے۔

۲۹۴: باب بچے کو نماز کا حکم کب دیا جائے

۳۹۰: حضرت سبرہ جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بچے سات سال کی عمر کے ہوں تو ان کو نماز سکھاؤ اور ماروان کو نماز کے لئے جب وہ دس سال کے ہو جائیں۔ اس باب میں عبد اللہ بن عمرو رضی

وَأِنْ كَانَ نَاسِيًا أَوْ جَاهِلًا أَجْزَأُ بِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ .

۲۹۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ التَّوْبَةِ

۳۸۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنِ الْحَكَمِ الْفَرَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ إِنِّي كُنْتُ رَجُلًا إِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا نَفَعَنِي اللَّهُ مِنْهُ بِمَا شَاءَ أَنْ يَنْفَعَنِي بِهِ وَإِذَا حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ اسْتَحْلَفْتُهُ فَإِذَا حَلَفَ لِي صَدَّقْتُهُ وَأَنَّهُ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ وَصَدَّقَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ رَجُلٍ يَذِيبُ ذَنْبًا ثُمَّ يَقُومُ فَيَسْطَهَرُ ثُمَّ يُصَلِّي ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ إِلَّا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ مَسْعُودٍ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَأَنَسٍ وَأَبِي مُعَاوِيَةَ وَمُعَاذٍ وَوَائِلَةَ وَأَبِي الْيَسْرِ وَاسْمُهُ كَعْبُ بْنُ عَمْرِو قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ عَلِيٍّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ وَرَوَى عَنْهُ شُعْبَةُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ فَرَفَعُوهُ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ وَرَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمِسْعَرٌ فَأَوْقَفَاهُ وَلَمْ يَرْفَعَاهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَوَى عَنْ مِسْعَرٍ هَذَا الْحَدِيثَ مَرْفُوعًا أَيْضًا .

۲۹۴: بَابُ مَا جَاءَ مَتَى يُؤْمَرُ الصَّبِيُّ بِالصَّلَاةِ

۳۹۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَاحِرُ مَلَةَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجَهَنِيُّ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِّمُوا الصَّبِيَّ الصَّلَاةَ

اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں سبرہ بن معبد چنی رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ امام احمد اور احناف کا بھی یہی قول ہے وہ فرماتے ہیں کہ بچہ دس سال کی عمر کے بعد چنی نمازیں چھوڑے تو ان کی قضا کرے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ سبرہ، معبد چنی رضی اللہ عنہ کے بیٹے ہیں اور ان کو ابن عویج بھی کہا جاتا ہے۔

۲۹۵: باب اگر تشہد کے بعد حدث ہو جائے

۳۹۱: حضرت عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کوئی شخص آخری قعدہ میں ہو اور سلام پھیرنے سے پہلے اسے حدث (یعنی بے وضو ہو جائے) لاحق ہو جائے تو اس کی نماز جائز ہوگئی۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں اس حدیث کی سند قوی نہیں اور اس میں اضطراب ہے۔ بعض علماء کا اس پر عمل ہے وہ کہتے ہیں کہ اگر تشہد کی مقدار کے برابر بیٹھ چکا ہو اور سلام سے پہلے حدث (وضو ٹوٹ جائے) ہو جائے تو اس کی نماز مکمل ہوگئی۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ اگر تشہد سے پہلے یا سلام سے پہلے حدث ہو جائے تو نماز دوبارہ پڑھے یہ امام شافعی کا قول ہے۔ امام احمد فرماتے ہیں اگر تشہد نہیں پڑھا اور سلام پھیر لیا تو نماز ہوگئی کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ نماز کی تحلیل اس کا سلام ہے اور تشہد سلام سے کم اہمیت رکھتا ہے اس لئے کہ نبی اکرم ﷺ دو رکعتوں سے فراغت پر کھڑے ہو گئے تھے اور آپ نے تشہد نہیں پڑھا تھا۔ اسحاق بن ابراہیم کہتے ہیں اگر تشہد پڑھا لیکن سلام نہیں پھیرا تو اس کی نماز ہو جائے گی۔ انہوں نے حضرت ابن مسعودؓ کی حدیث سے استدلال کیا ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ نے انہیں تشہد سکھایا تو فرمایا جب تم اس سے فارغ ہو جاؤ تو تم نے اپنا عمل (فریضہ) پورا کر لیا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں عبد الرحمن بن زیاد افریقی ہیں بعض محدثین یحییٰ بن سعید قطان

ابن سَبْعٍ سَمِينٍ وَاضْرَبُوهُ عَلَيْهَا ابْنُ عَشْرَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَقَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ سَبْرَةَ بْنِ مَعْبِدٍ الْجُهَنِيِّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعَلَيْهِ الْعَمَلُ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَاسْحَقُ وَقَالَا مَا تَرَكَ الْعِلَامُ بَعْدَ عَشْرِ مِنَ الصَّلَاةِ فَإِنَّهُ يُعِيدُ قَالَ أَبُو عِيسَى وَسَبْرَةُ هُوَ ابْنُ مَعْبِدٍ الْجُهَنِيُّ وَيُقَالُ وَهُوَ ابْنُ عَوْسَجَةَ.

۲۹۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُحْدِثُ بَعْدَ التَّشَهُدِ

۳۹۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ أَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادٍ بِنِ أَنْعَمَ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ رَافِعٍ وَبَكْرَ بْنَ سَوَادَةَ أَخْبَرَاهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَحْدَثَ يَغْنِي الرَّجُلُ وَقَدْ جَلَسَ فِي آخِرِ صَلَاتِهِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ فَقَدْ جَازَتْ صَلَاتُهُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِي وَقَدْ اضْطَرَبُوا فِي إِسْنَادِهِ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا قَالُوا إِذَا جَلَسَ مِقْدَارَ التَّشَهُدِ وَأَحْدَثَ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا أَحْدَثَ قَبْلَ أَنْ يَتَشَهَّدَ أَوْ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ أَعَادَ الصَّلَاةَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَقَالَ أَحْمَدُ إِذَا لَمْ يَتَشَهَّدَ وَسَلَّمَ أَجْزَأَهُ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ وَالتَّشَهُدُ أَهْوَنُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اثْنَتَيْنِ فَمَضَى فِي صَلَاتِهِ وَلَمْ يَتَشَهَّدْ وَقَالَ اسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ إِذَا تَشَهَّدَ وَلَمْ يُسَلِّمَ أَجْزَأَهُ وَاحْتَجَّ بِحَدِيثِ ابْنِ مَسْعُودٍ حِينَ عَلَّمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُدَ فَقَالَ إِذَا فَرَعْتَ مِنْ هَذَا فَقَدْ قَضَيْتَ مَا عَلَيْكَ قَالَ أَبُو عِيسَى وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادٍ هُوَ إِلَّا فَرِيْقِي وَقَدْ ضَعَّفَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ مِنْهُمْ

يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ .

اور احمد بن حنبل نے اسے ضعیف کہا ہے۔

(فائدہ) اختلاف کے نزدیک قعدہ آخری یا جس میں نماز سلام سے ختم کی جاتی ہے فعل مصلی سے نماز مکمل ہو جاتی ہے ان کی دلیل یہ اور اس طرح کی احادیث ہیں جو لوگ اس کا مذاق اڑاتے ہیں وہ حدیث و امر رسول اللہ ﷺ کا مذاق اڑاتے ہیں نعوذ باللہ من ذلک۔

۲۹۶: بَابُ مَا جَاءَ إِذَا كَانَ الْمَطَرُ

۲۹۶: باب جب بارش ہو رہی ہو

فَالصَّلَاةُ فِي الرَّحَالِ

تو گھروں میں نماز پڑھنا جائز ہے

۳۹۲: حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ نَابُودَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَصَابَنَا مَطَرٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَاءَ فَلْيُصَلِّ فِي رَحْلِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَسَمُرَةَ وَأَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِيهِ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَخَّصَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْقُعُودِ عَنِ الْجَمَاعَةِ وَالْجُمُعَةِ فِي الْمَطَرِ وَالطَّيْنِ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَإِسْحَقُ وَقَالَ سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ يَقُولُ رَوَى عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرُو بْنِ عَلِيٍّ حَدِيثًا وَقَالَ أَبُو زُرْعَةَ لَمْ أَرِ بِالْبَصْرَةِ أَحْفَظَ مِنْ هَؤُلَاءِ الثَّلَاثَةِ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ وَابْنُ الشَّاذْكَوْنِيِّ وَعَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَأَبُو الْمَلِيحِ بْنُ أَسَامَةَ اسْمُهُ عَامِرٌ وَيُقَالُ زَيْدُ بْنُ أَسَامَةَ بْنِ عَمِيرٍ الْهَدَلِيُّ .

۳۹۲: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے کہ بارش ہو گئی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو چاہے نماز پڑھ لے اپنے قیام کی جگہ میں۔ اس باب میں ابن عمرؓ، سمرةؓ، ابو الملیحؓ (اپنے والد سے) اور عبدالرحمن بن سمرةؓ سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ابویسی ترمذیؒ فرماتے ہیں جابرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اہل علم نے بارش اور کچھڑ میں جمعہ اور جماعت کے ترک کی اجازت دی ہے۔ امام احمدؒ اور اسحاقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ (امام ترمذیؒ کہتے ہیں) میں نے ابو زرعةؒ سے سنا وہ کہتے ہیں کہ عفان بن مسلم نے عمرو بن علیؒ سے ایک حدیث روایت کی ہے۔ ابو زرعةؒ کہتے ہیں میں نے بصرہ میں ان تینوں علی بن مدینیؒ، ابن شاذکونیؒ اور عمرو بن علیؒ سے بڑھ کر کسی کو زیادہ حفظ والا نہیں دیکھا۔ ابو ملیح بن اسامہ کا نام عامر ہے اور انہیں زید بن اسامہ بن عمیر ہندی بھی کہا جاتا ہے۔

۲۹۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْبِيحِ وَإِدْبَارِ الصَّلَاةِ

۲۹۷: باب نماز کے بعد تسبیح

۳۹۳: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبٍ بْنِ الشَّهِيدِ وَعَلِيُّ بْنُ خُجْرٍ قَالَا نَا عَتَابُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ مُجَاهِدٍ وَعِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ الْفُقَرَاءُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْأَعْيَاءَ يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ وَلَهُمْ أَمْوَالٌ يُعْتَقُونَ

۳۹۳: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ کچھ فقراء رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مالدار لوگ اس طرح نماز پڑھتے ہیں جس طرح ہم نماز پڑھتے ہیں اور وہ روزے رکھتے ہیں جس طرح کہ ہم روزے رکھتے ہیں۔ اور ان کے پاس مال ہے جس سے وہ غلام آزاد کرتے اور صدقہ دیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا جب تم نماز پڑھ چکو تو

سبحان اللہ تینتیس (۳۳) مرتبہ الحمد للہ تینتیس (۳۳) مرتبہ، اللہ اکبر چونتیس (۳۴) مرتبہ اور لا الہ الا اللہ دس مرتبہ پڑھا کرو۔ ان کلمات کے پڑھنے سے تم ان لوگوں کے درجات کو پہنچ جاؤ گے جو تم سے پہلے چلے گئے اور تمہارے بعد کوئی تم سے سبقت نہیں لے سکے گا۔ اس باب میں کعب بن عجرہؓ، انسؓ، عبد اللہ بن عمروؓ، زید بن ثابتؓ، البودرداءؓ، ابن عمرؓ اور ابو ذرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباسؓ حسن غریب ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا دو خصلتیں ایسی ہیں کہ جو مسلمان انہیں اختیار کر لیتا ہے وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ ہر نماز کے بعد (۳۳) مرتبہ سبحان اللہ (۳۳) مرتبہ الحمد للہ (۳۴) مرتبہ اللہ اکبر کہنا اور سوتے وقت دس مرتبہ سبحان اللہ دس مرتبہ الحمد للہ اور دس مرتبہ اللہ اکبر کہنا۔

۲۹۸: باب کیچڑ اور بارش میں سواری پر نماز

پڑھنے کے بارے میں

۳۹۴: عمرو بن عثمان بن لیلیٰ بن مرہ اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ یہ حضرات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے کہ ایک تنگ جگہ میں پہنچے تو نماز کا وقت ہو گیا اور اوپر سے بارش برسنے لگی اور نیچے کیچڑ ہو گیا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سواری پر اذان دی اور اقامت کہی پھر اپنی سواری کو آگے کیا اور اشارے سے نماز پڑھتے ہوئے ان کی امانت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں رکوع سے زیادہ جھکتے تھے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے کیونکہ صرف عمرو بن رباحؓ نے ہی اس حدیث کو روایت کیا ہے یہ اور کسی کی روایت معلوم نہیں ہوتی اور ان سے کئی اہل علم روایت کرتے ہیں اور یہ انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بارش اور کیچڑ میں اپنی سواری پر ہی نماز پڑھی۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے اور امام احمدؒ اور اسحقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

وَيَتَصَدَّقُونَ قَالَ فَإِذَا صَلَّيْتُمْ فَقُولُوا سُبْحَانَ اللَّهِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ مَرَّةً وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ مَرَّةً وَاللَّهُ أَكْبَرُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ مَرَّةً وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَشْرَ مَرَّاتٍ فَإِنَّكُمْ تَذَرُكُونَ بِهِ مَنْ سَبَقَكُمْ وَلَا يَسْبِقُكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ وَأَنَسٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَبِي ذَرٍّ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ خَصْلَتَانِ لَا يَخْصِيهِمَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ يُسَبِّحُ اللَّهَ فِي ذِكْرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَيُحَمِّدُهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَيُكَبِّرُهُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ يُسَبِّحُ اللَّهَ عِنْدَ مَنَامِهِ عَشْرًا وَيُحَمِّدُهُ عَشْرًا وَيُكَبِّرُهُ عَشْرًا.

۲۹۸: بَاب مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى

الدَّابَّةِ فِي الطَّيْنِ وَالْمَطَرِ

۳۹۴: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَاشِئًا بَنُ سَوَّارَنَا عُمَرُ بْنُ الرَّمَّاحِ عَنْ كَثِيرِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ مَرَّةٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَانْتَهَوْا إِلَى مَضِيقٍ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَمَطَرُوا السَّمَاءَ مِنْ فَوْقِهِمْ وَالْبَلَّةُ مِنْ أَسْفَلٍ مِنْهُمْ فَأَذِنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَأَقَامَ فَتَقَدَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ فَصَلَّى بِهِمْ يَوْمَئِذٍ إِمَاءً يَجْعَلُ السُّجُودَ أَحْفَظَ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ تَقَرَّدَ بِهِ عُمَرُ بْنُ الرَّمَّاحِ الْبَلْخِيُّ لَا يَعْرِفُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِهِ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ غَيْرٌ وَاحِدٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَكَذَا رَوَى عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ صَلَّى فِي مَاءٍ وَطَيْنَ عَلَى دَابَّتِهِ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَاسْحَقُ.

۲۹۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْاجْتِهَادِ فِي الصَّلَاةِ

۳۹۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَبِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْتَفَحَتْ قَدَمَاهُ فَقِيلَ لَهُ اتَّكَلَفْ هَذَا وَقَدْ غُفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۹۹: باب نماز میں بہت کوشش اور تکلیف اٹھانا
۳۹۵: حضرت مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی یہاں تک کہ آپ ﷺ کے پاؤں پھول گئے چنانچہ آپ ﷺ سے کہا گیا کیا آپ اس قدر تکلیف اٹھاتے ہیں حالانکہ آپ ﷺ کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے گئے آپ نے فرمایا کیا میں شکر گزار بندہ نہ ہوں۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں مغیرہ بن شعبہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۰۰: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ

بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ الصَّلَاةُ

۳۹۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ نَاسَهُلُ بْنُ حَمَّادٍ نَاهِمَامٌ قَالَ حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حُرَيْثِ بْنِ قَبِيصَةَ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ يَسِّرْ لِي جَلِيسًا صَالِحًا قَالَ فَجَلَسْتُ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ إِنِّي سَأَلْتُ اللَّهَ أَنْ يَرُزِقَنِي جَلِيسًا صَالِحًا فَحَدَّثَنِي بِحَدِيثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَنْفَعَنِي بِهِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عَمَلِهِ صَلَاتُهُ فَإِنْ صَلَحَتْ فَقَدْ أَفْلَحَ وَانْجَحَ وَإِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ فَإِنْ انْتَقَصَ مِنْ فَرِيضَةِ شَيْءٍ قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى انْظُرُوا أَهْلَ لِعَبْدِي مَنْ تَطَوَّعَ فَيُكْمَلْ بِهِمَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ يَكُونُ سَائِرُ عَمَلِهِ عَلَى ذَلِكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ تَمِيمِ الدَّارِيِّ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَدْ

۳۰۰: باب قیامت کے دن

سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا

۳۹۶: حضرت حرث بن قبیصہ فرماتے ہیں کہ میں مدینہ آیا تو میں نے دعا مانگی ”اے اللہ مجھے نیک ہم نشین عطا فرما“۔ فرماتے ہیں پھر میں ابو ہریرہؓ کے ساتھ بیٹھ گیا اور ان سے کہا میں نے اللہ تعالیٰ سے اچھے ہم نشین کا سوال کیا تھا لہذا مجھے رسول اللہ ﷺ کی احادیث سنائیے جو آپ نے سنی ہیں شاید اللہ تعالیٰ مجھے اس سے نفع پہنچائے۔ ابو ہریرہؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے جس عمل کا حساب ہوگا وہ نماز ہے۔ اگر یہ صحیح ہوئی تو کامیاب ہو گیا اور نجات پائی اور اگر یہ صحیح نہ ہوئی تو یہ بھی نقصان اور گھائے میں رہا۔ اگر فرائض میں کچھ نقص ہوگا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اس کے نوافل کو دیکھو اگر ہوں تو ان سے اس کی کوپورا کر دو پھر اس کا ہر عمل اسی طرح ہوگا۔ اس باب میں تمیم داری سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے یہ حدیث حضرت ابو ہریرہؓ سے کئی سندوں سے مروی ہے۔ حضرت حسن کے دوست حسن سے

اور وہ قبیصہ بن حریش سے اس حدیث کے علاوہ بھی احادیث نقل کرتے ہیں اور مشہور قبیصہ بن حریش ہی ہے۔ انس بن حکیم اسی کے ہم معنی ابو ہریرہؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔

۳۰۱: باب جو شخص دنا و ررات میں بارہ رکعتیں

پڑھنے کی فضیلت

۳۹۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہمیشہ بارہ (۱۲) رکعت سنت پڑھتا رہے اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لئے ایک مکان بنائے گا۔ چار (سنتیں) ظہر سے پہلے (دور رکعت ظہر کے بعد، دور رکعتیں مغرب کے بعد اور دو رکعتیں عشاء کے بعد اور دو رکعتیں فجر سے پہلے۔ اس باب میں ام حبیبہ رضی اللہ عنہا، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث اس سند سے غریب ہے اور مغیرہ بن زیاد کے حفظ میں بعض اہل علم نے کلام کیا ہے۔

(ن) آج کل بعض لوگ ان سنتوں کو ترک کرتے ہیں اس حدیث سے اس کا مسنون ہونا ثابت ہے احناف کے نزدیک یہ سنن مؤکدہ ہیں۔ یہ روایت اس سند سے غریب ہے لیکن اگلی روایت حسن صحیح ہے۔

۳۹۸: حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دن رات میں بارہ رکعتیں (سنت) ادا کرے اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنایا جائے گا۔ چار رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو ظہر کے بعد اور دو رکعتیں مغرب کے بعد اور دو رکعتیں عشاء کے بعد اور دو رکعتیں فجر کی نماز سے پہلے جو نماز ہے اول روز کی۔ امام ابویسی ترمذیؒ رحمہ اللہ فرماتے ہیں عنہ کی ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث اس باب میں حسن صحیح ہے۔ اور یہ حدیث کئی سندوں سے عنہ ہی سے مروی ہے۔

رَوَى بَعْضُ أَصْحَابِ الْحَسَنِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ حُرَيْثٍ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ وَالْمَشْهُورُ هُوَ قَبِيصَةُ بْنُ حُرَيْثٍ وَرَوَى عَنْ أَنَسِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا.

۳۰۱: بَاب مَا جَاءَ فِي مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ

ثِنْتِي عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنَ السَّنَةِ مَالَهُ مِنَ الْفَضْلِ

۳۹۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ نَا إِسْحَقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ نَا الْمُغِيرَةُ ابْنُ زِيَادٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَابَرَ عَلَى ثِنْتِي عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنَ السَّنَةِ بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكَعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكَعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي مُوسَى وَابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ وَمُغِيرَةُ بْنُ زِيَادٍ قَدْ تَكَلَّمَ فِيهِ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ.

۳۹۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِلَافٍ نَا مَوْمِلٌ نَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عُبَيْسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثِنْتِي عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكَعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكَعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ صَلَوةُ الْعِدَّةِ قَالَ أَبُو عِيسَى وَحَدِيثُ عُبَيْسَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ فِي هَذَا الْبَابِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ عُبَيْسَةَ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ.

۳۰۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي رَكْعَتِي

الْفَجْرِ مِنَ الْفَضْلِ

۳۹۹: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثُ حَسَنٍ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ صَالِحِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ التِّرْمِذِيِّ حَدِيثُ عَائِشَةَ .

۳۰۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَخْفِيفِ رَكْعَتِي

الْفَجْرِ وَالْقِرَاءَةِ فِيهِمَا

۴۰۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ وَابُو عَمَّارٍ قَالَا نَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ نَاسَفِيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَمَقْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا فَكَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ يَقُلُ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَحَفْصَةَ وَ عَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ حَسَنٍ وَلَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ الْأَمْنِيِّ حَدِيثُ أَبِي أَحْمَدَ وَالْمَعْرُوفُ عِنْدَ النَّاسِ حَدِيثُ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي أَحْمَدَ عَنْ إِسْرَائِيلَ هَذَا الْحَدِيثُ أَيْضًا وَابُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ ثِقَةٌ حَافِظٌ قَالَ سَمِعْتُ بُنْدَارًا يَقُولُ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ حِفْظًا مِنْ أَبِي أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيِّ وَاسْمُهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِيِّ الْأَسَدِيُّ الْكُوفِيُّ .

۳۰۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْكَلَامِ بَعْدَ رَكْعَتِي الْفَجْرِ

۴۰۱: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عِيْسَى نَاعَبُدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ

۳۰۲: بَابُ فَجْرِ كِي دُونِ سُنَّتِي

فَضْلِيَّت

۳۹۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فجر کی دو سنتیں دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سے بہتر ہیں۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن صحیح ہے۔ امام احمد بن حنبل نے صالح بن عبد اللہ ترمذی سے بھی اسے روایت کیا ہے۔

۳۰۳: بَابُ فَجْرِ كِي سُنَّتِي مِي

تَخْفِيفِ كَرِنَا

۴۰۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں ایک ماہ تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا رہا۔ آپ ﷺ فجر کی دو سنتوں میں سورۃ کافرون اور سورۃ اخلاص پڑھا کرتے تھے۔ اس باب میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما، حفصہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں ابن عمر کی حدیث حسن ہے اور ہم اسے بواسطہ سفیان ثوری، ابوالحسن سے صرف ابوالاحمد کی روایت سے جانتے ہیں اور لوگوں کے نزدیک معروف یہ ہے کہ اسرائیل ابوالحسن سے روایت کرتے ہیں۔ ابوالاحمد سے بھی یہ حدیث بواسطہ اسرائیل روایت کی گئی ہے اور ابوالاحمد زبیری ثقہ اور حافظ ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے بندار سے سنا وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوالاحمد زبیری سے بہتر حافظ نہیں دیکھا ان کا نام محمد بن عبد اللہ بن زبیری اسدی کوفی ہے۔

۳۰۴: بَابُ فَجْرِ كِي سُنَّتِي كِي بَعْدَ كَقْتِكُو كَرِنَا

۴۰۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی سنتیں پڑھ لیتے تو اگر مجھ سے کوئی کام ہوتا تو بات کر لیتے ورنہ نماز کے لئے چلے جاتے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے بعض علماء صحابہ رضی اللہ عنہم وغیرہ نے طلوع فجر کے بعد فجر کی نماز پڑھنے تک ذکر اللہ اور ضروری گفتگو کے علاوہ گفتگو کرنے کو مکروہ کہا ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ اور اسحق رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

قَالَ سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ عَنِ النَّضْرِ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى رَكَعَتِي الْفَجْرِ فَإِنْ كَانَتْ لَهُ إِلَى حَاجَةٍ كَلَمَنِي وَإِلَّا خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمُ الْكَلَامَ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ حَتَّى يُصَلِّيَ صَلَاةَ الْفَجْرِ إِلَّا مَا كَانَ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ أَوْ مَا لَا بُدَّ مِنْهُ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَاسْحَقَ -

(ن) یہ روایت کتنی واضح اور قطعی ہے لیکن بعض لوگ مسجد میں جا کر تحیۃ المسجد ضرور پڑھتے ہیں۔

۳۰۵: باب اس بارے میں کہ طلوع فجر کے

بعد دو سنتوں کے علاوہ کوئی نماز نہیں

۴۰۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طلوع فجر کے بعد دو سنتوں کے علاوہ کوئی نماز نہیں۔ اس باب میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور حصہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو قدامہ بن موسیٰ کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے اور ان سے کئی حضرات روایت کرتے ہیں اور اسی پر اہل علم کا اجماع ہے کہ وہ طلوع فجر کے بعد دو رکعتوں کے علاوہ کوئی اور نماز پڑھنا مکروہ سمجھتے ہیں۔ اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ طلوع فجر کے بعد فجر کی دو سنتوں کے علاوہ کوئی نماز نہ پڑھی جائے۔

۳۰۶: باب فجر کی دو سنتوں کے بعد

لینے کے بارے میں

۴۰۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی فجر کی دو سنتیں پڑھے تو دائیں کروٹ پر لیٹ جائے۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ سے بھی

۳۰۵: بَابُ مَا جَاءَ لَا صَلَاةَ بَعْدَ

طُلُوعِ الْفَجْرِ الْآرْكَعَتَيْنِ

۴۰۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدَةَ الضَّبِّيُّ نَا عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ قُدَامَةَ بْنِ مُوسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ أَبِي عُلَيْمَةَ عَنْ يَسَارِ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلَاةَ بَعْدَ الْفَجْرِ إِلَّا سَجْدَتَيْنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَحَفْصَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ قُدَامَةَ ابْنِ مُوسَى وَرَوَى عَنْهُ غَيْرُ وَاحِدٍ وَهُوَ مَا أَجْمَعَ عَلَيْهِ أَهْلُ الْعِلْمِ كَرِهُوا أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ إِلَّا رَكَعَتِي الْفَجْرِ وَمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ إِنَّمَا يَقُولُ لَا صَلَاةَ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ إِلَّا رَكَعَتِي الْفَجْرِ -

۳۰۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِضْطِجَاعِ بَعْدَ

رَكَعَتِي الْفَجْرِ

۴۰۳: حَدَّثَنَا يَشْرُبُنْ مَعَاذِ الْعَقْدِيِّ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ

رَكَعَتِي الْفَجْرِ فَلْيُصْطَجِعْ عَلَى يَمِينِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ أَبُو عِيْسَى حَدَّثْتُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثْتُ
حَسَنَ صَاحِبِ غَرِيبٍ مِنْ هَذَا الْوُجْهِ وَقَدْ رَوَى عَنْ
عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى
رَكَعَتِي الْفَجْرِ فِي بَيْتِهِ اصْطَجَعَ هَذَا اسْتِحْبَابًا.
روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابو ہریرہ
اس طریق سے حسن صحیح غریب ہے۔ حضرت عائشہ سے مروی
ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب صبح کی سنتیں گھر میں پڑھتے تو دائیں
پہلو پر لیٹ جاتے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ مستحب جانتے
ہوئے ایسا کرنا چاہئے۔

خلاصۃ الباب:

فجر کی سنتوں کے بعد تھوڑی دیر کے لئے لیٹنا آنحضرت ﷺ سے ثابت ہے لیکن
حنفیہ اور جمہور کے نزدیک یہ لیٹنا حضور ﷺ کی سنن عادیہ میں سے ہے نہ کہ سنن تشریعیہ میں سے یعنی تہجد کی نماز سے تھک جانے
کی وجہ سے آپ ﷺ کچھ دیر آرام فرما لیتے تھے۔

۳۰۷: بَابُ مَا جَاءَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ

۳۰۷: باب جب نماز کھڑی

فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ

ہو جائے تو فرض نماز کے علاوہ کوئی نماز نہیں

۴۰۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَارُوحُ بْنُ عُبَادَةَ نَا
زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَقَ نَاعِمُرُ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ
بْنَ يَسَّارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ
وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو
وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُرْجَسَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَنَسٍ قَالَ أَبُو
عِيْسَى حَدَّثْتُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثْتُ حَسَنَ وَهَكَذَا رَوَى
أَيُّوبُ وَوَرَقَاءُ بْنُ عَمْرٍو وَزِيَادُ بْنُ سَعْدٍ وَاسْمَاعِيلُ بْنُ
مُسْلِمٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَحَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَرَوَى حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَسُقْيَانُ بْنُ غُبَيْنَةَ عَنْ
عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ وَلَمْ يَرْفَعَاهُ وَالْحَدِيثُ الْمَرْفُوعُ أَصَحُّ
عِنْدَنَا وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوُجْهِ رَوَاهُ
عِيَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيُّ الْمِصْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَمَلُ
عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ أَنْ

۴۰۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کی جماعت کھڑی
ہو جائے تو فرض نماز کے علاوہ کوئی نماز نہیں۔ اس باب میں
ابن بحینہ رضی اللہ عنہ، عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، عبد اللہ
بن سرجس رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما اور انس رضی
اللہ عنہ سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے
ہیں حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حسن ہے اور ایوب، رقاء بن
عمر، زیاد بن سعد، اسماعیل بن مسلم، محمد بن جحادہ بھی عمرو بن
دینار سے وہ عطاء بن یسار سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور
وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔
یہ حضرات اسے مرفوع نہیں کرتے۔ ہمارے نزدیک مرفوع
حدیث اصح ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث
اس کے علاوہ بھی کئی سندوں سے مروی ہے۔ عیاش بن عباس
قتبانی مصری نے ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی اکرم صلی علیہ وسلم سے
روایت کی ہے۔ اس حدیث میں صحابہ کرامؓ وغیرہ کا عمل ہے
کہ جب جماعت کھڑی ہو جائے تو کوئی شخص فرض نماز کے

لَا يُصَلِّي الرَّجُلُ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ علاوہ کوئی نماز نہ پڑھے۔ سفیان ثوری، ابن مبارک شافعی، وابن المبارک وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَاسْحَقُ۔ احمد اور اسحق کا بھی یہی قول ہے۔

(ف) ظہر، عصر، مغرب اور عشاء میں تو یہ حکم اجماعی ہے کہ جماعت کھڑی ہونے کے بعد سنتیں پڑھنا جائز نہیں البتہ فجر کی سنتوں کے بارے میں اختلاف ہے۔ شافعیہ اور حنابلہ کے نزدیک فجر میں بھی یہی حکم ہے کہ جماعت کے کھڑی ہونے کے بعد اس کی سنتیں پڑھنا جائز نہیں۔ یہ حضرات حدیث باب سے استدلال کرتے ہیں لیکن حنفیہ اور مالکیہ حدیث باب کے حکم سے فجر کی سنتوں کو مستثنیٰ قرار دیتے ہیں۔ ان کے نزدیک جماعت کھڑی ہونے کے بعد مسجد کے کسی گوشہ میں یا عام جماعت سے ہٹ کر فجر کی سنتیں پڑھ لینا درست ہے بشرطیکہ جماعت بالکل فوت ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔ حنفیہ اور مالکیہ کا استدلال ان احادیث سے ہے جن میں سنت فجر کی بطور خاص تاکید کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ بہت سے فقہاء صحابہؓ سے مروی ہے کہ وہ فجر کی سنتیں جماعت کھڑی ہونے کے بعد بھی ادا کرتے تھے۔ تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو۔ ”شرح معانی الآثار ج ۱ باب الرجل يدخل المسجد“ (مترجم) خلاصۃ الباب: ظہر، عصر، مغرب، عشاء چاروں نمازوں میں تو یہ حکم اجماعی ہے کہ جماعت کھڑی ہونے کے بعد سنتیں پڑھنا جائز نہیں البتہ فجر کی سنتیں مالکیہ اور احناف کے نزدیک حدیث باب مستثنیٰ ہیں کہ مسجد کے کسی گوشہ میں یا عام جماعت سے ہٹ کر فجر کی سنتیں پڑھ لینا درست ہے بشرطیکہ فوت ہو جانے کا اندیشہ نہ ہو۔

باب ۳۰۸: جس کی فجر کی سنتیں

چھوٹ جائیں وہ فجر کے بعد انہیں پڑھ لے
۴۰۵: حضرت محمد بن ابراہیم اپنے دادا قیس سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نکلے تو نماز کی اقامت ہوگئی میں نے آپ ﷺ کے ساتھ فجر کی نماز پڑھی پھر نبی اکرم ﷺ پیچھے کی جانب گھومے تو مجھے نماز پڑھتے ہوئے پایا آپ ﷺ نے فرمایا اے قیس ظہر جاؤ دونوں نمازیں اکٹھی پڑھو گے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں نے فجر کی سنتیں نہیں پڑھی تھیں آپ ﷺ نے فرمایا پھر کوئی حرج نہیں۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں۔ ہم محمد بن ابراہیم کی اس طرح کی روایت سعد بن سعید کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔ سفیان بن عیینہ کہتے ہیں کہ عطاء بن ابورباح نے سعد بن سعید سے یہ حدیث سنی اور یہ حدیث مرسل مروی ہے۔ اہل مکہ کی ایک جماعت کا اس حدیث پر عمل ہے کہ وہ صبح کی قضاء شدہ سنتوں کو فروض کے بعد طلوع آفتاب سے پہلے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ سعد بن سعید، یحییٰ بن سعید انصاری

باب ۳۰۸: مَا جَاءَ فِي مَنْ تَفَوُّتُهُ الرَّكْعَتَانِ

قَبْلَ الْفَجْرِ يُصَلِّيهِمَا بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ

۴۰۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو السَّوَّاقِيُّ نَاعَبُدُ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ جَدِّهِ قَيْسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الصُّبْحَ ثُمَّ انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَنِي أَصَلِّي فَقَالَ مَهْلًا يَا قَيْسُ أَصَلَاتَانِ مَعًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَمْ أَكُنْ رَكْعَتِي الْفَجْرِ قَالَ فَلَا أَدْنُ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ لَا نَعْرِفُهُ مِثْلَ هَذَا الْإِمْنِ حَدِيثُ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ وَقَالَ سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ سَمِعَ عَطَاءَ ابْنَ أَبِي رِبَاحٍ مِنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ هَذَا الْحَدِيثَ وَإِنَّمَا يُرْوَى هَذَا الْحَدِيثُ مُرْسَلًا وَقَدْ قَالَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ لَمْ يَرَوْا بَأْسًا أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَكْتُوبَةِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ أَبُو عِيسَى وَسَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ هُوَ أَخُو يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ

کے بھائی ہیں اور قیس، یحییٰ بن سعید کے دادا ہیں کہا جاتا ہے کہ وہ قیس بن عمرو ہیں اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ قیس بن فہد ہیں۔ اس حدیث کی سند متصل نہیں۔ محمد بن ابراہیم تیمی نے قیس سے کوئی حدیث نہیں سنی۔ بعض راوی یہ حدیث سعد بن سعید سے اور وہ محمد بن ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نکلے تو آپ نے قیس کو دیکھا۔

۳۰۹: باب کہ فجر کی سنتیں اگر

چھوٹ جائیں تو طلوع آفتاب کے بعد پڑھے

۳۰۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے فجر کی دو سنتیں نہ پڑھی ہوں تو وہ طلوع آفتاب کے بعد پڑھ لے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں ہم اس حدیث کو اس سند کے علاوہ نہیں جانتے۔ حضرت ابن عمرؓ سے بھی مروی ہے کہ ان کا فعل بھی یہی تھا۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے سفیان ثوری، شافعی، احمد، اسحق اور ابن مبارک کا بھی یہی قول ہے امام ترمذی کہتے ہیں کہ عمرو بن عاصم کلابی کے علاوہ کوئی دوسرا راوی ہمیں معلوم نہیں جس نے ہمارے یہ حدیث اسی سند کے ساتھ روایت کی ہو۔ قتادہ کی حدیث مشہور ہے وہ نصر بن اوس سے وہ بشر بن بہک سے وہ ابو ہریرہؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے سورج نکلنے سے پہلے فجر کی ایک رکعت پالی گویا کہ اس نے فجر کی پوری نماز پالی۔

الْأَنْصَارِيُّ وَقَيْسٌ هُوَ جَدُّ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَيُقَالُ هُوَ قَيْسٌ بْنُ عَمْرٍو وَيُقَالُ هُوَ قَيْسٌ بْنُ قَهْدٍ وَاسْنَادُ هَذَا الْحَدِيثِ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التِّيمِيُّ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ قَيْسٍ وَرَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فَرَأَى قَيْسًا

۳۰۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي إِعَادَتِهِمَا

بَعْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ

۳۰۶: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا عَمْرٍو عَنْ عَاصِمِ بْنِ نَاهِمٍ عَنْ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهْيَكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَصِلْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلْيُصَلِّهُمَا بَعْدَ مَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَعْلَهُ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ وَابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنْهُمَا بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ هَذَا إِلَّا عَمْرٍو بْنُ عَاصِمٍ الْكِلَابِيُّ وَالْمَعْرُوفُ مِنْ حَدِيثِ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهْيَكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَذْرَكَ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَذْرَكَ الصُّبْحَ

(ف) احناف فجر کی سنتیں رہ جانے پر طلوع شمس کے بعد پڑھنے کے قائل ہیں اور اگر اس میں اشراق کی بھی نیت کر لی جائے تو سبحان اللہ۔ ویسے اشراق کے متعلق مستقل احادیث بھی ہیں۔

حکایۃ اللہ لا یزید الا: امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ کے نزدیک اگر کوئی شخص فجر کی سنتیں فرض سے پہلے نہ پڑھے گا تو وہ ان کو فرض کے بعد طلوع شمس سے پہلے ادا کر سکتا ہے یہ حدیث باب ان کی دلیل ہے۔ حنفیہ اور مالکیہ کے نزدیک فجر کے فرض کے بعد سورج کے طلوع ہونے سے پہلے پڑھنا جائز نہیں بلکہ سورج کے طلوع کا انتظار کرنا چاہئے اور اس کے بعد سنتیں پڑھنی چاہئیں۔ حنفیہ کی تائید میں وہ تمام حدیثیں پیش کی جاسکتی ہیں جو ممانعت پر دلالت کرتی ہیں اور معنا متواتر ہیں۔

۳۱۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَرْبَعِ قَبْلَ الظُّهْرِ

۴۰۷: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَابُو عَامِرٍ نَاسُفِيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ حَبِيبَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَلِيٍّ حَدِيثٌ حَسَنٌ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الْعَطَّارُ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ كُنَّا نَعْرِفُ فَضْلَ حَدِيثِ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَلَى حَدِيثِ الْحَارِثِ وَالْعَمَلِ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ يَخْتَارُونَ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَاسْحَقُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ صَلَوةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنِي مَثْنِي يَرَوْنَ الْفَضْلَ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ.

۳۱۰: بَابُ ظَهْرٍ سَبْعِينَ سَنَةً

۴۰۷: حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ پہلے چار رکعتیں اور ظہر کے بعد دو رکعتیں (سنت) پڑھا کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ، ام حبیبہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں حدیث علیؑ حسن ہے۔ ابوبکر عطار کہتے ہیں کہ علی بن عبد اللہ، یحییٰ بن سعید سے اور انہوں نے سفیان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ہم عاصم بن ضمیرہ کی حدیث کی فضیلت حارث کی حدیث پر جانتے تھے۔ اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے جن میں صحابہؓ اور بعد کے علماء شامل ہیں کہ ظہر سے پہلے چار اور ظہر کے بعد دو رکعت سنت پڑھے۔ سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ اور اسحاقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک رات اور دن کی نمازیں دو دو رکعت ہے اور ہر دو رکعت کے درمیان فصل ہے (یعنی دو رکعت پڑھنے کے بعد سلام پھیرے پھر دو رکعت پڑھے) امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کا بھی یہی قول ہے۔

(ف) احناف ظہر کی چار سنتیں ایک سلام (کے ساتھ) پڑھنے کے عامل و قائل ہیں۔

۳۱۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ

۴۰۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَاسُفِيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ بَنِي عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۳۱۱: بَابُ ظَهْرٍ سَبْعِينَ سَنَةً

۴۰۸: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ظہر سے پہلے دو رکعتیں اور ظہر کے بعد دو رکعتیں پڑھیں۔ اس باب میں حضرت علیؑ اور حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں کہ ابن عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۱۲: بَابُ مِنْهُ آخَرُ

۳۱۲: بَابُ اِذَا لَمْ يُصَلِّ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ صَلَّاهُنَّ بَعْدَ

۴۰۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَرِثِ غُبَيْدُ اللَّهِ الْعَتَكِيُّ الْمُرَوِّزِيُّ نَاعِبُ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا لَمْ يُصَلِّ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ صَلَّاهُنَّ بَعْدَ

۴۰۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کبھی ظہر سے پہلے چار رکعتیں نہ پڑھتے تو انہیں ظہر کے بعد پڑھ لیتے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے ابن مبارک

کی روایت سے اسی سند سے جانتے ہیں۔ قیس بن ربیع نے اس حدیث کو شعبہ سے انہوں نے خالد حذاء سے اسی کی مثل روایت کیا ہے۔ ہمیں نہیں معلوم کہ اس حدیث کو شعبہ سے قیس کے علاوہ کسی اور نے روایت کیا ہو۔ عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۳۱۰: حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ظہر کی نماز سے پہلے چار رکعتیں اور اس کے بعد چار رکعتیں پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کو حرام کر دے گا۔ امام ابویسٰی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے یہ حدیث اس کے علاوہ دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

هَذَا قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ الْمُبَارَكِ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَرَوَاهُ قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ نَحْوُ هَذَا وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا رَوَاهُ عَنْ شُعْبَةَ غَيْرَ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ وَقَدْ رَوَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُ هَذَا.

۳۱۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْسَةَ بْنِ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا وَبَعْدَهَا أَرْبَعًا حَرَّمَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى النَّارِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ.

(ث) احناف کے نزدیک دو رکعت مؤکدہ اور دو غیر مؤکدہ یعنی نفل ہیں۔

۳۱۱: حضرت عنہ بن ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنی بہن ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ظہر سے پہلے چار رکعت اور اس کے بعد چار رکعت کی حفاظت کی اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کی آگ کو حرام کر دے گا۔ امام ابویسٰی ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ قاسم عبد الرحمن کے بیٹے ہیں۔ ان کی کنیت ابو عبد الرحمن ہے۔ وہ عبد الرحمن بن خالد بن یزید بن معاویہ کے غلام ہیں، ثقہ ہیں۔ شام کے رہنے والے ہیں اور ابوامامہ کے دوست ہیں۔

۳۱۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ الشَّامِيُّ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ بْنُ الْخَرِثِ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُبَيْسَةَ بْنِ أَبِي سَفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ أُخْتِي أُمَّ حَبِيبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَنْ حَافِظٌ عَلَى أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَأَرْبَعٍ بَعْدَهَا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَى النَّارِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَالْقَاسِمُ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُكْنَى أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَهُوَ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ ابْنِ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ ثَقَّةٌ شَامِيٌّ وَهُوَ صَاحِبُ أَبِي أُمَامَةَ.

۳۱۳: باب عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھنا

۳۱۲: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے اور ان کے درمیان

۳۱۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَرْبَعِ قَبْلَ الْعَصْرِ

۳۱۲: حَدَّثَنَا بُشَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ بَشَارِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ نَاسِفِيَانِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ

مغرب فرشتوں اور مسلمانوں و مومنوں میں سے ان کے قبعین پر سلام بھیج کر فصل کر دیتے تھے۔ (یعنی دو دو رکعتیں پڑھتے تھے) اس باب میں ابن عمرؓ و اور عبد اللہ بن عمروؓ سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ابو یسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث علی حسن ہے۔ اسحاق بن ابراہیم نے یہ اختیار کیا ہے کہ عصر کی چار سنتوں کے درمیان سلام نہ پھیرے انہوں نے اسی حدیث سے استدلال کرتے ہوئے کہا کہ یہاں سلام سے مراد یہ ہے کہ ان کے درمیان تشہد سے فصل کرتے تھے۔ امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک دن اور رات کی دو دو رکعتیں ہیں اور وہ ان میں فصل کرنے کو پسند کرتے ہیں۔

۳۱۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم کرے جو عصر سے پہلے چار رکعت (سنت) پڑھے۔ امام ابو یسیٰ ترمذیؒ رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔

عَلَيْهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِالتَّسْلِيمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُؤْمِنِينَ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثٌ عَلِيٍّ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَاخْتَارَ اسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَنْ لَا يَفْصَلَ فِي الْأَرْبَعِ قَبْلَ الْعَصْرِ وَاحْتَجَّ بِهَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ مَعْنَى قَوْلِهِ أَنَّهُ يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِالتَّسْلِيمِ يَعْنِي التَّشَهُدَ وَرَأَى الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ صَلَاةَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنَى مَثْنَى يَخْتَارَانِ الْفَصْلَ .

۳۱۳: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى وَأَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمَحْمُودُ بْنُ غِيْلَانَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا أَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ نَأْمَحَدُ بْنُ مُسْلِمٍ بْنُ مِهْرَانَ سَمِعَ جَدَّهُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ .

(ن) اس روایت سے وتر نماز کی تین رکعت ثابت ہیں اگلی روایت دوسری سند سے اسی معنی میں آرہی ہے۔

۳۱۴: باب مغرب کے بعد دو رکعت

اور قرأت

۳۱۴: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں شمار نہیں کر سکتا کہ میں نے کتنی مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب اور فجر کی دو سنتوں میں سورۃ کافرون اور سورۃ اخلاص پڑھتے ہوئے سنا۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ امام ابو یسیٰ ترمذیؒ رحمہ اللہ فرماتے ہیں ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث غریب ہے۔ ہم اس کو عبد الملک بن معدان کی عاصم سے روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔

۳۱۵: باب مغرب کی سنتیں

۳۱۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّكَعَتَيْنِ بَعْدَ

الْمَغْرِبِ وَالْقِرَاءَةِ فِيهِمَا

۳۱۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَابِدِلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ نَا عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَعْدَانَ عَنْ عَاصِمٍ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ مَا أَخَصِي مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الرَّكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَفِي الرَّكَعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ يَقُلُ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثٌ مَسْعُودٍ حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَاصِمٍ .

۳۱۵: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّهُ يُصَلِّيهِمَا

فِي الْبَيْتِ

گھر پر پڑھنا

۴۱۵: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز کے بعد دو رکعتیں گھر پر پڑھیں۔ اس باب میں رافع بن خدیجؓ اور کعب بن عجرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عمرؓ حسن صحیح ہے۔

۴۱۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دس رکعتیں یاد کی ہیں جو آپ ﷺ دن اور رات میں پڑھا کرتے تھے۔ دو رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو رکعتیں اس کے بعد دو رکعتیں مغرب کے بعد اور دو رکعتیں عشاء کے بعد اور حضرت حفصہؓ نے مجھ سے بیان کیا کہ آپ دو رکعتیں فجر سے پہلے بھی پڑھا کرتے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۱۷: ہم سے روایت کی حسن بن علی نے ان سے عبدالرزاق نے ان سے معمر نے ان سے زہری نے ان سے سالم نے ان سے ابن عمرؓ نے انہوں نے نبی ﷺ سے اوپر کی حدیث کی مثل۔ امام ابویسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۱۶: باب مغرب کے بعد چھ رکعت نفل

کے ثواب کے بارے میں

۴۱۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعتیں نوافل پڑھے اور ان کے درمیان بری بات نہ کرے تو اسے بارہ سال تک عبادت کا ثواب ملے گا۔ امام ابویسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی ﷺ کے متعلق مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جس نے مغرب کے بعد بیس رکعتیں (نوافل) پڑھیں اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیتا ہے۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث

۴۱۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَاسِطُ بْنُ إِبرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِي بَيْتِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَكَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۴۱۶: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلْوَانِيُّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَفِظْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ رَكَعَاتٍ كَانَ يُصَلِّيْهَا بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْأُخْرَى قَالَ وَحَدَّثَنِي حَفْصَةُ أَنَّهَا كَانَتْ تُصَلِّي قَبْلَ الْفَجْرِ رَكْعَتَيْنِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۴۱۷: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلْوَانِيُّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۳۱۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ التَّطَوُّعِ

بِسِتِّ رَكَعَاتٍ بَعْدَ الْمَغْرِبِ

۴۱۸: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ يَعْنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ الْكُوفِيُّ نَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ نَا عُمَرُ بْنُ أَبِي خُثَيْمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتًّا رَكَعَاتٍ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِيمَا بَيْنَهُنَّ بِسُوءٍ غَدَلْنِ لَهُ بِعِبَادَةٍ ثِنْتِي عَشْرَةَ سَنَةً قَالَ أَبُو عِيْسَى وَقَدْ رَوَى عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ عَشْرِينَ رَكْعَةً بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ قَالَ

غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو زید بن خباب کی عمر بن ابی نعیم سے روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔ (امام ترمذی کہتے ہیں) میں نے امام بخاری سے سنا کہ عمر بن عبد اللہ بن ابی نعیم منکر حدیث ہیں اور امام بخاری انہیں بہت ضعیف کہتے ہیں۔

۳۱۷: باب عشاء کے بعد دو رکعت (سنت) پڑھنا
۴۱۹: حضرت عبد اللہ بن شقیق "فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے اور بعد دو رکعتیں، مغرب کے بعد دو، عشاء کے بعد دو اور فجر سے پہلے دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ اس باب میں علیؑ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں کہ عبد اللہ بن شقیقؒ کی حضرت عائشہ سے مروی حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۱۸: باب رات

کی نماز دو دو رکعت ہے

۴۲۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کی نماز (نفل) دو دو رکعت ہے اگر تمہیں صبح ہونے کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت پڑھ لو اور آخری نماز کو وتر سمجھو۔ اس باب میں عمرو بن عبسہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں کہ ابن عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے کہ رات کی نماز دو دو رکعتیں ہے۔ سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحقؒ کا قول بھی یہی ہے۔

۳۱۹: باب رات کی نماز کی فضیلت

۴۲۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان کے روزوں کے بعد افضل ترین روزے محرم کے مہینے کے ہیں جو اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے اور

أَبُو عَيْسَى حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي عُمَرَ وَابْنِ أَبِي خَتْمٍ قَالَ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي خَتْمٍ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ وَضَعْفُهُ جَدًّا.

۳۱۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ
۴۱۹: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ نَابِشُرْنُ الْمِفْضَلُ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ رَكَعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكَعَتَيْنِ وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ ثَلَاثَتَيْنِ وَبَعْدَ الْعِشَاءِ رَكَعَتَيْنِ وَقَبْلَ الْفَجْرِ ثَلَاثَتَيْنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عَيْسَى حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۳۱۸: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ صَلَاةَ

اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى

۴۲۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا خَفَتِ الصُّبْحُ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ وَاجْعَلْ آخِرَ صَلَاتِكَ وَتَرَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَابْنِ عَبْسَةَ قَالَ أَبُو عَيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ صَلَاةَ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ.

۳۱۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ صَلَاةِ اللَّيْلِ

۴۲۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِمَيرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصَّيَامِ بَعْدَ

فرض نمازوں کے بعد سب سے افضل نماز رات کی نماز ہے۔ اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ، بلال رضی اللہ عنہ اور ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے۔ ابوبشر کا نام جعفر بن ایاس ہے اور وہ جعفر بن ابوشحہ ہیں۔

۳۲۰: باب نبی اکرم ﷺ کی رات کی

نماز کی کیفیت

۴۲۲: حضرت ابوسلمہؓ نے حضرت عائشہؓ سے رسول اللہ ﷺ کی رمضان میں رات کی نماز کی کیفیت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ رمضان اور اس کے علاوہ (۱۱) گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ چار رکعتیں اس طرح پڑھتے تھے کہ ان کے حسن اور ان کی تطویل کے بارے میں مت پوچھو پھر اس کے بعد چار رکعتیں پڑھتے ان کے حسن اور ان کی طوالت کے متعلق بھی نہ پوچھو اس کے بعد تین رکعتیں پڑھتے تھے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا اے عائشہؓ میری آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل جاگتا رہتا ہے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(ف) اس روایت سے وتر نماز کی تین رکعت ثابت ہیں اگلی روایت دوسری سند اسی معنی میں آ رہی ہے۔

۴۲۳: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو گیارہ رکعتیں پڑھتے تھے ان میں سے ایک کے ساتھ وتر کرتے۔ پھر جب اس سے فارغ ہوتے تو دائیں پہلو پر لیٹ جاتے۔ قہیہ نے مالک سے اور انہوں نے ابن شہاب سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ امام ابویسی ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۲۱: باب اسی سے متعلق

۴۲۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

شَهْرَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللَّهِ الْمُحَرَّمُ وَ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ صَلَاةُ اللَّيْلِ وَ فِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَ بِلَالٍ وَ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَ أَبُو بَشِيرٍ اسْمُهُ جَعْفَرُ بْنُ إِيَّاسٍ وَ هُوَ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي وَ خُشَيْةٌ .

۳۲۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي وَصْفِ صَلَاةِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ

۴۲۲: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَامِعُنٌ نَامَالِكُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةِ رَكْعَةٍ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْئَلُ عَنْ حُسَيْنٍ وَ طَوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْئَلُ عَنْ حُسَيْنٍ وَ طَوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُؤْتِرَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنِي تَنَامُ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

(ف) اس روایت سے وتر نماز کی تین رکعت ثابت ہیں اگلی روایت دوسری سند اسی معنی میں آ رہی ہے۔

۴۲۳: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَامِعُنٌ أَبُو عِيْسَى نَامَالِكُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُؤْتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ فَإِذَا فَرَغَ مِنْهَا اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ ثَلَاثًا فَقِيَّةٌ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

۳۲۱: بَابُ مِنْهُ

۴۲۴: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَوَ كَيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ (۱۳) رکعتیں پڑھتے تھے۔ امام ابویسٰی ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۲۲: باب اسی سے متعلق

۳۲۵: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ رات کو (۹) نور کعتیں پڑھا کرتے تھے۔ اس باب میں ابو ہریرہؓ، زید بن خالدؓ اور فضل بن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسٰی ترمذی فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ کی یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ سفیان ثوریؒ نے اسے اعمش سے اسی کی مثل روایت کیا ہے۔

۳۲۶: ہم سے روایت کی اسی کی مثل محمود بن غیلان نے ان سے یحییٰ بن آدم نے ان سے سفیان نے ان سے اعمش نے۔ امام ابویسٰی ترمذی نے فرمایا کہ اکثر روایات میں نبی اکرم ﷺ کی رات کی نماز زیادہ سے زیادہ (و ترول کو ملا کر) (۱۳) تیرہ رکعتیں ہیں اور کم از کم نو (۹) رکعتیں منقول ہیں۔

۳۲۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نیند یا آکھ لگ جانے کی وجہ سے نماز نہ پڑھ سکتے تو دن میں بارہ (۱۲) رکعتیں پڑھتے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۲۸: روایت کی ہم سے عباس نے جو بیٹے ہیں عبد العظیمؓ، عہری کے انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا عتاب بن ثنی نے وہ روایت کرتے ہیں بہز بن حکیم سے کہ زراہ بن اوفیٰ بصرہ کے قاضی تھے اور قبیلہ بنو قیس کی امامت کرتے تھے ایک دن فجر کی نماز میں انہوں نے پڑھا "فَإِذَا نَفَرْتُ فِي....." (ترجمہ جب پھونکا جائے گا صور تو وہ دن بہت سخت ہوگا) تو بے ہوش ہو کر گر پڑے اور فوت ہو گئے جن لوگوں نے انہیں ان کے گھر پہنچایا ان میں بھی شامل تھا۔ امام ابویسٰی ترمذی کہتے ہیں کہ سعد بن ہشام وہ عامر انصاری کے بیٹے ہیں اور

جُمُرَة عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۳۲۲: بَابُ مِنْهُ

۳۲۵: حَدَّثَنَا هَذَا نَافِعُ الْأَخْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَالْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَرَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ نَحْوَ هَذَا. ۳۲۶: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ مَحْمُودُ بْنُ غِيلَانَ نَافِعُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَدَمَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَكَثُرَ مَا رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مَعَ الثَّوْبِ وَأَقْلُ مَا وَصَفَ مِنْ صَلَاتِهِ مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ.

۳۲۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَمْ يُصَلِّ مِنَ اللَّيْلِ مَنَعَهُ مِنْ ذَلِكَ النَّوْمُ أَوْ غَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ صَلَّى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۳۲۸: حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ نَافِعُ بْنُ عَتَّابٍ عَنْ الْمُثَنَّى عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ كَانَ زُرَّارَةُ بْنُ أَوْفَى قَاضِي الْبَصْرَةِ وَكَانَ يَوْمَ بَنِي قُشَيْرٍ فَقَرَأَ يَوْمًا فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ فَإِذَا نَفَرُوا فِي النَّافُورِ فَذَلِكَ يَوْمَئِذٍ يَوْمٌ عَسِيرٌ حَرَمَتَنَا وَكُنْتُ فِي مَنْ احْتَمَلَهُ إِلَى دَارِهِ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَسَعْدُ بْنُ هِشَامٍ هُوَ ابْنُ عَامِرٍ الْأَنْصَارِيُّ وَهَشَامُ بْنُ عَامِرٍ هُوَ مِنْ أَصْحَابِ

ہشام بن عامر صحابی ہیں۔

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

خلاصۃ الابواب: یہاں امام ترمذی نے آنحضرت ﷺ کی صلوٰۃ الیل کے سلسلے میں متعدد ابواب قائم کئے ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے کہ آپ ﷺ سے تہجد کی تعداد میں مختلف روایات مروی ہیں اور حضور ﷺ اپنے حالات اور نشاط کے مطابق کبھی کم رکعتیں پڑھتے کبھی زیادہ چنانچہ اس سب روایتوں پر عمل جائز ہے۔

۳۲۳: باب اللہ تعالیٰ ہر

رات آسمان دنیا پر اترتا ہے

۳۲۹: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ہر رات کے تہائی حصے کے گزرنے پر آسمان دنیا پر اترتا ہے اور فرماتا ہے میں بادشاہ ہوں کون مجھ سے دعا مانگتا ہے کہ میں اس کی دعا قبول کروں؟ کون مجھ سے سوال کرتا ہے کہ میں اسے عطا کروں؟ کون مجھ سے مغفرت کا طلب گار ہے کہ میں اس کو بخش دوں؟ پھر اسی طرح ارشاد فرماتا رہتا ہے یہاں تک کہ فجر روشن ہو جاتی ہے۔ اس باب میں علی بن ابی طالب، ابوسعید، رفاعہ جہنی، جبیر بن مطعم، ابن مسعود، ابودرداء اور عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسٰی ترمذی فرماتے ہیں کہ حدیث ابو ہریرہؓ حسن صحیح ہے اور یہ حدیث بہت سی سندوں سے حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جب رات کا آخری تیسرا حصہ باقی رہ جاتا ہے تو اترتا ہے۔ اور یہ روایت اصح ہے۔

۳۲۴: باب رات کو قرآن پڑھنا

۳۳۰: حضرت ابوقحادہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ابوبکرؓ سے فرمایا میں رات کو تمہارے پاس سے گزرا تو تم قرآن پڑھ رہے تھے اور آواز بہت دھیمی تھی۔ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا میں سناتا تھا اس کو جس سے مناجات کرتا تھا آپؐ نے فرمایا آواز تھوڑی سی بلند کرو پھر حضرت عمرؓ سے فرمایا میں تمہارے پاس سے گزرا تم بھی پڑھ رہے تھے اور تمہاری آواز بہت بلند تھی۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا میں

۳۲۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي نُزُولِ الرَّبِّ تَبَارَكَ

وَتَعَالَى إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا كُلَّ لَيْلَةٍ

۳۲۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْإِسْكَنْدَرِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا كُلَّ لَيْلَةٍ حِينَ يَمْضِي ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ فَيَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ مَنْ ذَا الَّذِي يَدْعُونِي فَاسْتَجِبْ لَهُ مَنْ ذَا الَّذِي يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ مَنْ ذَا الَّذِي يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ فَلَا يَزَالُ كَذَلِكَ حَتَّى يُضَيَّ الْفَجْرُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَرَفَاعَةَ الْجُهَنِيِّ وَجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَعُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ أَوْجِهٍ كَثِيرَةٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَنْزِلُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرِ وَهَذَا أَصَحُّ الرِّوَايَاتِ.

۳۲۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي قِرَاءَةِ اللَّيْلِ

۳۳۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَائِحِي عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ أَحْمَادَ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَاحٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيْ بَكْرٍ مَرَرْتُ بِكَ وَأَنْتَ تَقْرَأُ وَأَنْتَ تَحْفِضُ مِنْ صَوْتِكَ فَقَالَ إِنِّي أَسْمَعُ مَنْ نَاجَيْتُ قَالَ أَرَفَعُ قَلِيلًا وَقَالَ لِعُمَرَ مَرَرْتُ بِكَ وَأَنْتَ تَقْرَأُ

وَأَنْتَ تَرْفَعُ صَوْتَكَ فَقَالَ إِنِّي أَوْقِظُ الْوُسْطَانَ وَأَطْرُدُ الشَّيْطَانَ فَقَالَ اخْفِضْ قَلِيلًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ هَانِئٍ وَأَنْسٍ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَأَبْنِ عَبَّاسٍ - عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔

(ث) ایک ہی حدیث میں آپ ﷺ نے شیخین کو کتنے عمدہ اعتدال کی بات فرمائی۔

۴۳۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْكَائِكَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ كُلُّ ذَلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ رَبَّمَا أَسْرَّ بِالْقِرَاءَةِ وَرَبَّمَا جَهَرَ فَقُلْتُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَبِي قَتَادَةَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَأَمَّا أَسْنَدُهُ يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ وَأَكْثَرُ النَّاسِ إِنَّمَا رَوَوْا هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ مَرْسَلًا - حضرت عبداللہ بن ابی قیس سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا کہ نبی اکرم ﷺ کی رات کو قرات کیسی تھی۔ انہوں نے فرمایا آپ ہر طرح قرات کرتے کبھی دھیمی اور کبھی بلند آواز سے حضرت عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا ”الْحَمْدُ لِلَّهِ.....“ تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے دین کے کام میں وسعت رکھی۔ امام ابویسٰی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح غریب ہے۔ امام ابویسٰی ترمذی کہتے ہیں حدیث ابوقنادہ غریب ہے اسے یحییٰ بن اسحاق نے حماد بن سلمہ سے روایت کیا ہے جبکہ اکثر حضرات نے اس حدیث کو ثابت سے اور انہوں نے عبداللہ بن رباح سے مرسلا روایت کیا ہے۔

۴۳۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ نَافِعٍ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدَ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ الْعَبْدِيِّ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَيَّةٍ مِنَ الْقُرْآنِ لَيْلَةً قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ - حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کو صرف ایک آیت کے ساتھ ہی قیام فرمایا (یعنی قیام میں قرآن کی ایک ہی آیت پڑھ پڑھ کر رات گزار دی) امام ابویسٰی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۳۲۵: باب نفل گھر میں پڑھنے کی

۳۲۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ صَلَاةِ

فضلیت

التَّطَوُّعِ فِي الْبَيْتِ

۴۳۳: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرض نماز کے علاوہ تمہاری افضل ترین نماز وہ ہے جو گھر میں پڑھی جائے۔ اس باب میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، ابوسعید رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابن عمر رضی اللہ عنہما، عائشہ رضی اللہ عنہا، عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ اور زید

۴۳۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَاعِبُ اللَّهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي النَّضْرِ عَنْ يُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْفَضْلُ صَلَاتُكُمْ فِي بُيُوتِكُمْ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَجَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبْنِ عُمَرَ وَ

عَائِشَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ وَزَيْدُ بْنُ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ اخْتَلَفُوا فِي رَوَايَةِ هَذَا الْحَدِيثِ فَرَوَاهُ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي النَّضْرِ مَرْفُوعًا وَأَوْفَقُهُ بَعْضُهُمْ وَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ وَلَمْ يَرْفَعَهُ وَالْحَدِيثُ الْمَرْفُوعُ أَصَحُّ.

بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ابویسیٰ ترمذی فرماتے ہیں زید بن ثابت کی حدیث حسن ہے۔ اہل علم نے اس حدیث کی روایت میں اختلاف کیا ہے۔ موسیٰ بن عقبہ اور ابراہیم بن النضر نے اسے مرفوعاً جبکہ بعض حضرات نے اسے موقوفاً روایت کیا ہے۔ مالک نے ابونضر سے موقوفاً روایت کی ہے۔ اور مرفوع حدیث اصح ہے۔

۴۳۴: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَاعِبُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا صَلُّوا فِي بُيُوتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوا قُبُورًا قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۴۳۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو اور انہیں قبرستان نہ بناؤ۔ امام ابویسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

أَبْوَابُ الْوُتْرِ

وتر کے ابواب

۳۲۶: باب وتر کی فضیلت

۳۳۵: خارجہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف نکلے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایک نماز سے تمہاری مدد کی ہے جو تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے (یعنی) ”وتر“ اسے اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے عشاء اور طلوع فجر کے درمیانی وقت میں مقرر فرمایا ہے۔ اس باب میں ابو ہریرہ، عبد اللہ بن عمرو، بریدہ اور بصرہ (صحابی) رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ابویسٰی ترمذی فرماتے ہیں کہ خارجہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کی حدیث غریب ہے۔ ہم اسے یزید بن ابی حبیب کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔ بعض محدثین کو اس حدیث میں وہم ہوا ہے۔ اور انہوں نے عبد اللہ بن راشد زرقی کہا ہے اور یہ وہم (غلطی) ہے۔

۳۲۷: باب وتر فرض نہیں ہے

۳۳۶: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ وتر فرض نمازوں کی طرح فرض نہیں لیکن رسول اللہ ﷺ نے اس کو سنت ٹھہرایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ طاق (تہا) ہے اور وہ طاق کو پسند کرتا ہے۔ اے اہل قرآن وتر پڑھا کرو۔ اس باب میں ابن عمر، ابن مسعود اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسٰی ترمذی فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ کی حدیث حسن ہے اور روایت کی سفیان ثوری وغیرہ نے ابواسحاق سے انہوں نے عاصم بن خمرہ سے انہوں نے حضرت علیؓ سے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا وتر فرض نمازوں کی طرح فرض نہیں لیکن سنت ہے۔ آپ ﷺ نے اسے سنت بنایا۔

۳۲۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْوُتْرِ

۳۳۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَاشِدٍ الزُّوْفِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُرَّةَ الزُّوْفِيِّ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ حَذَافَةَ أَنَّهُ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ أَمَدَكُمْ بِصَلَاةٍ هِيَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ الْوُتْرُ جَعَلَهُ اللَّهُ لَكُمْ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى أَنْ يُطْلُعَ الْفَجْرُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَبُرَيْدَةَ وَأَبِي بَصْرَةَ صَاحِبِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ خَارِجَةَ بْنِ حَذَافَةَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ وَقَدْ وَهَمَ بَعْضُ الْمُحَدِّثِينَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَاشِدٍ الزُّرَقِيُّ وَهُوَ وَهْمٌ.

۳۲۷: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْوُتْرَ لَيْسَ بِحَتْمٍ

۳۳۶: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عِيَّاشٍ نَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ الْوُتْرُ لَيْسَ بِحَتْمٍ كَصَلَاتِكُمْ الْمَكْتُوبَةِ وَلَكِنْ سَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ وَتَرٍ يُحِبُّ الْوُتْرَ فَأَوْتِرُوا يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَلِيٍّ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَرَوَى سَفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُهُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ الْوُتْرُ لَيْسَ بِحَتْمٍ كَهَيْئَةِ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ وَلَكِنْ سُنَّةٌ سَنَّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۴۳۷: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ بُنْدَارُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عِيَّاشٍ وَقَدْ رَوَى مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ نَحْوَ رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عِيَّاشٍ .

۴۳۷: روایت کی ہم سے بندار نے انہوں نے عبد الرحمن بن مہدی انہوں نے سفیان سے اور یہ حدیث ابو بکر بن عیاش کی حدیث سے اصح ہے۔ منصور بن معمر بھی ابواسحاق سے ابو بکر بن عیاش کی حدیث کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۳۲۸: بَابُ وَتْرٍ سَبِيلُهُ سَوْنًا مَكْرُوهٌ هُوَ

۴۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَازَكَرِيَّابُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي عَزَّةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي فُورَانَ زَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُوتِرَ قَبْلَ أَنْ أَنْامَ قَالَ عِيسَى بْنُ أَبِي عَزَّةَ وَكَانَ الشَّعْبِيُّ يُوتِرُ أَوَّلَ اللَّيْلِ ثُمَّ يَنَامُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَأَبُو ثَوْرٍ الْأَزْدِيُّ اسْمُهُ حَبِيبُ بْنُ أَبِي مَلِكَةَ وَقَدْ اخْتَارَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ أَنْ يَنَامَ الرَّجُلُ حَتَّى يُوتِرَ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ حَشِيَ مِنْكُمْ أَنْ لَا يَسْتَيْقِظَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوتِرْ مِنْ أَوَّلِهِ وَمَنْ طَمِعَ مِنْكُمْ أَنْ يَقُومَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوتِرْ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَإِنَّ قِرَاءَةَ الْقُرْآنِ فِي آخِرِ اللَّيْلِ مُحْضُورَةٌ وَهِيَ أَفْضَلُ .

۴۳۸: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ میں سونے سے پہلے وتر پڑھا کروں۔ عیسیٰ بن ابو عزہ کہتے ہیں کہ شعبی شروع رات وتر پڑھتے پھر سوتے تھے۔ اس باب میں حضرت ابو ذرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث اس سند سے حسن غریب ہے اور ابو ثور ازدی کا نام حبیب بن ابوملیکہ ہے۔ اور صحابہ کرامؓ اور بعد کے اہل علم کی ایک جماعت نے یہ مسلک اختیار کیا ہے کہ وتر پڑھنے سے پہلے نہ سوتے۔ نبی اکرم ﷺ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جسے یہ ڈر ہو کہ رات کے آخری حصے میں نہیں اٹھ سکے گا تو شروع میں ہی وتر پڑھ لے جسے رات کے آخری حصے میں جاگنے کی امید ہو وہ رات کے آخری حصے میں جب قرآن پڑھا جاتا ہے تو اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور یہ افضل ہے۔

۴۳۹: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ هَنَادٌ وَقَالَ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ ابْنِ سَفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۴۳۹: روایت کی ہم سے یہ حدیث ہناد نے روایت کی ہم سے ابو معاویہ نے انہوں نے اعمش نے انہوں نے ابوسفیان سے انہوں نے جابرؓ سے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے۔

۳۲۹: بَابُ وَتْرِ رَاتٍ كَمَا كَانَ

۴۴۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ عِيَّاشٍ نَا أَبُو حَصِينٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ عَنْ مَسْرُوقٍ أَنَّهُ

۴۴۰: اور آخردونوں وقتوں میں جائز ہے حضرت مسروقؓ سے حضرت عائشہؓ نے نبی ﷺ کے وتر کے متعلق پوچھا تو فرمایا آپ ﷺ پوری رات میں جب

۳۲۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُتْرِ

مِنْ وَتْرِ اللَّيْلِ وَآخِرِهِ

۴۴۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ عِيَّاشٍ نَا أَبُو حَصِينٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ عَنْ مَسْرُوقٍ أَنَّهُ

چاہتے وتر پڑھ لیتے، کبھی رات کے شروع، کبھی درمیانی حصے میں اور کبھی رات کے آخری حصے میں یہاں تک کہ جب آپؐ کی وفات ہوئی تو آپؐ رات کے آخری حصے (سحر کے وقت) میں وتر پڑھا کرتے تھے۔ امام ابو یوسفؒ ترمذیؒ فرماتے ہیں ابو حصین کا نام عثمان بن عاصم اسدی ہے۔ اس باب میں حضرت علیؓ، جابرؓ، ابو سعید انصاریؓ اور ابو قتادہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو یوسفؒ ترمذیؒ فرماتے ہیں حضرت عائشہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے بعض اہل علم نے وتر کو رات کے آخری حصے میں پڑھنے کو اختیار کیا ہے۔

۳۳۰: باب وتر کی سات رکعات

۴۴۱: حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ تیرہ رکعتیں وتر پڑھا کرتے تھے پھر جب آپ ﷺ بوڑھے اور ضعیف ہو گئے تو سات رکعتیں وتر پڑھنے لگے۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو یوسفؒ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ام سلمہؓ حسن ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ وتر میں تیرہ، گیارہ، نو، سات، تین اور ایک رکعت پڑھا کرتے تھے۔ اسحاق بن ابراہیم کہتے ہیں کہ نبی ﷺ وتر میں تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے۔ اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ وتر سمیت تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے چنانچہ رات کی نماز بھی وتر کی طرف منسوب ہو گئی۔ اس میں حضرت عائشہؓ سے بھی حدیث مروی ہے ان کا استدلال نبی اکرم ﷺ سے مروی اس حدیث سے ہے کہ ”اے اہل قرآن وتر پڑھا کرو“ اس کا مقصد (قیام اللیل) تہجد کی نماز ہے۔ یعنی تہجد کو مجازاً وتر کہتے ہیں اس لئے آپ ﷺ نے اہل قرآن کو (قیام اللیل) تہجد کا حکم دیا۔

۳۳۱: باب وتر کی پانچ رکعات

۴۴۲: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کی نماز تیرہ (۱۳) رکعتوں پر مشتمل تھی اس میں سے پانچ

سَلَّ عَائِشَةُ عَنْ وَتْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ أَوْتَرْتُ أَوَّلَهُ وَأَوْسَطَهُ وَآخِرَهُ فَاَنْتَهَى وَتَرُهُ حِينَ مَاتَ فِي وَجْهِ السَّحَرِ قَالَ أَبُو عِيْسَى أَبُو حَصِينٍ اسْمُهُ عُثْمَانُ بْنُ عَاصِمٍ الْأَسَدِيُّ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَجَابِرٍ وَأَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ وَأَبِي قَتَادَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ الَّذِي اخْتَارَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الْوُتْرُ مِنَ آخِرِ اللَّيْلِ.

۳۳۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُتْرِ بِسَبْعِ

۴۴۱: حَدَّثَنَا هَذَا نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَرُو بْنِ مُرَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَرَّارِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِثَلَاثِ عَشْرَةٍ فَلَمَّا كَبُرَ وَضَعَفَ أَوْتَرُ بِسَبْعِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أُمِّ سَلَمَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوُتْرُ بِثَلَاثِ عَشْرَةٍ وَاحِدَى عَشْرَةٍ وَتِسْعِ وَسَبْعِ وَخَمْسِ وَثَلَاثٍ وَوَاحِدَةٍ قَالَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ مَعْنَى مَا رَوَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ بِثَلَاثِ عَشْرَةٍ قَالَ إِنَّمَا مَعْنَاهُ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةٍ رَكْعَةً مَعَ الْوُتْرِ فَتُسَبِّحُ صَلَوةُ اللَّيْلِ إِلَى الْوُتْرِ وَرَوَى فِي ذَلِكَ حَدِيثًا عَنْ عَائِشَةَ وَاحْتِجَّ بِمَا رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوْتَرُوا يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ قَالَ إِنَّمَا مَعْنَى بِهِ قِيَامُ اللَّيْلِ يَقُولُ إِنَّمَا قِيَامُ اللَّيْلِ عَلَى أَصْحَابِ الْقُرْآنِ.

۳۳۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُتْرِ بِخَمْسِ

۴۴۲: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ نَا هِشَامُ بْنُ غُرُورَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ كَانَتْ

رکعتیں وتر پڑھتے تھے اور ان کے دوران نہیں بیٹھتے تھے آخری رکعت میں بیٹھتے پھر جب مؤذن اذان دیتا تو آپ ﷺ کھڑے ہوتے اور دو رکعتیں پڑھتے جو بہت ہلکی ہوتیں اس باب میں حضرت ابوایوبؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث حسن صحیح ہے اور بعض علماء صحابہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) وغیرہ نے یہی مسلک اختیار کیا ہے کہ وتر کی پانچ رکعتیں ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ ان کے دوران نہ بیٹھے بلکہ صرف آخری رکعت میں بیٹھے۔

۳۳۲: باب وتر میں تین رکعتیں ہیں

۳۳۳: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ تین رکعت وتر پڑھتے تھے اور ان میں قصار مفصل کی نو سورتیں پڑھتے اور ہر رکعت میں تین سورتیں جن میں آخری سورہ اخلاص ہوتی تھی۔ اس باب میں عمران بن حصینؓ، عائشہؓ، ابن عباسؓ، ابوایوبؓ اور عبد الرحمن بن ابی زئیؓ سے بھی روایت ہے۔ عبد الرحمن بن ابی زئیؓ، ابی بن کعب سے روایت کرتے ہیں اور عبد الرحمن بن ابی زئیؓ نبی اکرم ﷺ سے بھی روایت کرتے ہیں۔ بعض حضرات اسے اسی طرح نقل کرتے ہوئے ابی بن کعب کا ذکر نہیں کرتے جبکہ بعض حضرات عبد الرحمن بن ابی زئیؓ سے اور وہ ابی بن کعب سے نقل کرتے ہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں علماء صحابہؓ وغیرہ کی ایک جماعت کا اسی پر عمل ہے کہ وتر میں تین رکعات پڑھی جائیں۔ سفیانؒ کہتے ہیں کہ اگر چاہے تو پانچ رکعتیں پڑھے چاہے تو تین وتر پڑھے اور چاہے تو ایک رکعت پڑھے لیکن میرے نزدیک وتر کی تین رکعتیں پڑھنا مستحب ہے۔ ابن مبارکؒ اور اہل کوفہ (احناف) کا بھی یہی قول ہے۔ ہم سے روایت کی سعید بن یعقوب طالقانی نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے ہشام سے محمد بن سیرین سے محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ پانچ، تین اور ایک رکعت

صَلَوَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوتِرُ مِنْ ذَلِكَ بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ فِي شَيْءٍ مِنْهُنَّ إِلَّا فِي آخِرِهَا فَإِذَا أَدَّى الْمُؤَذِّنُ قَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ أَبُو عِيسَى وَحَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمُ الْوُتْرَ بِخَمْسٍ وَقَالُوا لَا يَجْلِسُ فِي شَيْءٍ مِنْهُنَّ إِلَّا فِي آخِرِهَا.

۳۳۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُتْرِ بِثَلَاثٍ

۳۳۳: حَدَّثَنَا هَنَادٌ أَبُو بَكْرٍ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِثَلَاثٍ يَقْرَأُ فِيهِنَّ بِتِسْعِ سُورٍ مِنَ الْمَفْصَلِ يَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِثَلَاثِ سُورٍ آخِرُهُنَّ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ ابْنِ حُصَيْنٍ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي أَيُّوبَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَنْ أَبِي بْنِ كَعْبٍ وَيُزَوِّي أَيْضًا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَنْ أَبِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا رَوَى بِغَضُّهُمْ فَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ أَبِي وَذَكَرَ بَعْضُهُمْ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَنْ أَبِي قَالَ أَبُو عِيسَى وَقَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ إِلَى هَذَا وَرَأَوْا أَنَّ يُوتِرُ الرَّجُلُ بِثَلَاثٍ قَالَ سَفْيَانُ إِنَّ شَيْئًا أَوْ تَرْتَبَ بِرَكْعَةٍ قَالَ سَفْيَانُ وَالَّذِي أَسْتَحِبُّ أَنَّ يُوتِرَ بِثَلَاثٍ رَكَعَاتٍ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَعْقُوبَ الطَّالِقَانِيُّ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ كَانُوا يُوتِرُونَ بِخَمْسٍ وَثَلَاثٍ وَرَكْعَةٍ وَيَرَوْنَ كُلَّ

ذَلِكَ حَسَنًا. وتر پڑھتے تھے اور تینوں طرح پڑھنا اچھا سمجھتے تھے۔

(ث) احناف کا یہی مسلک ہے کہ وتر تین رکعت ہیں یعنی دوسری رکعت میں تشہد کے بعد اٹھ کھڑا ہوا اور تیسری میں بیٹھ کر سلام پھیرے۔

۳۳۳: باب وتر میں ایک رکعت پڑھنا

۴۴۴: حضرت انس بن سیرینؓ سے روایت ہے کہ میں نے ابن عمرؓ سے پوچھا کیا میں فجر کی دو رکعتوں (سنتوں) میں قراءت لمبی کروں تو انہوں نے فرمایا نبی اکرم ﷺ رات کو دو رکعت کر کے نماز پڑھتے اور پھر آخر میں ایک رکعت وتر پڑھتے اور فجر کی دو رکعتیں (سنتیں) اس وقت پڑھتے جب فجر کی اذان سنتے۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ، جابرؓ، فضل بن عباسؓ، ابویوبؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ابن عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور بعض صحابہؓ اور تابعینؓ کا اسی پر عمل ہے کہ دو رکعتوں اور تیسری رکعت کے درمیان فصل کرے (سلام پھیرے) اور تیسری رکعت وتر کی پڑھے۔ امام مالکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحقؒ کا یہی قول ہے۔

۳۳۴: باب وتر کی نماز میں کیا پڑھے

۴۴۵: حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سورہ اعلیٰ، سورہ کافرون اور سورہ اخلاص پڑھتے تھے (یعنی ہر رکعت میں ایک ایک سورت) اس باب میں حضرت علیؓ، عائشہؓ اور عبدالرحمن بن ابزیؓ بھی ابی بن کعبؓ سے روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری رکعت میں سورہ اخلاص اور معوذتین (قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ) بھی پڑھیں جسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور بعد کے اہل علم کی اکثریت نے اختیار کیا ہے۔ وہ یہی ہے کہ ”سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى“ سورہ کافرون اور سورہ اخلاص تینوں میں سے ہر رکعت میں ایک

۳۳۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُتْرِ بِرُكْعَةٍ

۴۴۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي سِيرِينَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقُلْتُ أَطِيلُ فِي رُكْعَتِي الْفَجْرِ فَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى وَيُوتِرُ بِرُكْعَةٍ وَكَانَ يُصَلِّي الرُّكْعَتَيْنِ وَالْأَذَانَ فِي أَوَّلِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَجَابِرٍ وَالْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي أَيُّوبَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ رَأَوْا أَنَّ يَفْصِلُ الرَّجُلُ بَيْنَ الرُّكْعَتَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ يُوتِرُ بِرُكْعَةٍ وَبِهِ يَقُولُ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَقُ.

۳۳۴: بَابُ مَا جَاءَ مَا يَقْرَأُ فِي الْوُتْرِ

۴۴۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا شَرِيكَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْوُتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فِي رُكْعَةٍ وَرُكْعَةٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبَزَى عَنْ أَبِي بَنِي كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَرَأَ فِي الْوُتْرِ فِي الرُّكْعَةِ الثَّلَاثَةِ بِالْمُعَوَّذَتَيْنِ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَالَّذِي اخْتَارَهُ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَمَنْ بَعْدَهُمْ أَنْ يَقْرَأَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ

سورت پڑھے۔ (یعنی پہلی رکعت میں سورہ اعلیٰ اور دوسری رکعت میں سورہ کافرون اور تیسری رکعت میں سورہ اخلاص پڑھے)

۴۴۶: حضرت عبدالعزیز بن جریج کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے سوال کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں کیا پڑھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلی رکعت میں ”سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى“ اور دوسری رکعت میں ”قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ“ اور تیسری رکعت میں ”قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ“ اور معوذتین پڑھتے تھے۔ امام ابو یعلیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے عبدالعزیز، ابن جریج کے والد اور عطاء کے ساتھی ہیں۔ ابن جریج کا نام عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج ہے۔ یحییٰ بن سعید انصاری نے بھی یہ حدیث بواسطہ عمرہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ نبی ﷺ سے روایت کرتی ہیں۔

۳۳۵: باب وتر میں قنوت پڑھنا

۴۴۷: ابو حوراء کہتے ہیں کہ حسن بن علیؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے کچھ کلمات سکھائے تاکہ میں انہیں وتر میں پڑھا کروں ”اللَّهُمَّ اهْدِنِي.....“ (اے اللہ مجھے ہدایت دے ان لوگوں کے ساتھ جنہیں تو نے ہدایت دی، مجھے عافیت عطا فرما ان لوگوں کے ساتھ جن کو تو نے عافیت بخشی، مجھے اپنے دوستوں میں سے ایک دوست بنا اور جو کچھ تو نے مجھے عطا کیا ہے اس میں برکت عطا فرما اور مجھے ان برائیوں سے بچا جو میرے مقدر میں لکھ دی گئیں بے شک تو فیصلہ فرماتا ہے اور تیرے خلاف فیصلہ نہیں ہو سکتا اور جسے تو دوست رکھتا ہے اسے کوئی ذلیل نہیں کر سکتا اسے پروردگار تو بابرکت ہے اور تیری ہی ذات بلند و برتر ہے) اس باب میں حضرت علیؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو یعلیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند یعنی ابو حوراء سعدی کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔ ابو حوراء کا نام ربیعہ بن شبان ہے۔ قنوت کے بارے میں نبی ﷺ

الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ يَقْرَأُ كُلُّ رَكْعَةٍ مِنْ ذَلِكَ سُورَةٌ.

۴۴۶: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ الْبَصْرِيُّ نَامُ مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْحَرَّانِيُّ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ يُؤْتَرُ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ كَانَتْ يَقْرَأُ الْأُولَى بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَفِي الثَّانِيَةِ يَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَفِي الثَّلَاثَةِ يَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَالْمُعَوَّذِ تَيْنِ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ هَذَا هُوَ وَالِدُ ابْنِ جُرَيْجٍ صَاحِبُ عَطَاءٍ وَابْنُ جُرَيْجٍ اسْمُهُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ جُرَيْجٍ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

۳۳۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقُنُوتِ فِي الْوُتْرِ

۴۴۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي الْخَوَرَاءِ قَالَ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَاتٍ أَقُولُهَا فِي الْوُتْرِ اللَّهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِي فِي مَا أَعْطَيْتَ وَفِي شَرِّ مَا قَضَيْتَ فَإِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يَقْضِي عَلَيْكَ وَأَنْتَ لَا يَبْدُلُ مِنْ وَالَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ أَبِي الْخَوَرَاءِ السَّعْدِيِّ وَاسْمُهُ رَبِيعَةُ بْنُ شَيْبَانَ وَلَا نَعْرِفُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقُنُوتِ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْ هَذَا وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْقُنُوتِ فِي الْوُتْرِ فَرَأَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ الْقُنُوتَ فِي

الْوُتْرُ فِي السَّنَةِ كُلِّهَا وَاخْتَارَ الْقُنُوتَ قَبْلَ الرُّكُوعِ وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ بِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَاسْحَقُ وَأَهْلُ الْكُوفَةِ وَقَدْ رَوَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ كَانَ لَا يَقْنُتُ إِلَّا فِي النِّصْفِ الْآخِرِ مِنْ رَمَضَانَ وَكَانَ يَقْنُتُ بَعْدَ الرُّكُوعِ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَاحْمَدُ.

سے مروی روایات میں سے اس سے بہتر روایت کا ہمیں علم نہیں۔ اہل علم کا قنوت کے بارے میں اختلاف ہے۔ عبد اللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ پورا سال قنوت پڑھے اور ان کے نزدیک قنوت کی دعا رکوع سے پہلے پڑھنا مختار ہے یہ بعض علماء کا بھی قول ہے۔ سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، اسحقؒ اور اہل کوفہ (احناف) کا بھی یہی قول ہے۔ حضرت علیؑ سے مروی ہے کہ وہ صرف رمضان کے دوسرے پندرہ دنوں میں رکوع کے بعد قنوت پڑھتے تھے۔ بعض اہل علم نے یہی مسلک اختیار کیا ہے۔ امام شافعیؒ اور احمدؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۳۳۶: باب جو شخص وتر

۳۳: باب مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَنَامُ

پڑھنا بھول جائے یا وتر پڑھے بغیر سو جائے

عَنِ الْوُتْرِ وَيُنْسِي

۴۳۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِبْلَانَ نَا وَجَّعَ نَاعِبُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَنْ نَامَ عَنِ الْوُتْرِ أَوْ نَسِيَ فَلْيُصَلِّ إِذَا ذَكَرَ وَإِذَا اسْتَيْقَظَ.

۴۳۸: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص وتر پڑھے بغیر سو جائے یا بھول جائے تو جب جاگے یا اسے یاد آ جائے تو پڑھ لے۔

فَالْوُتْرُ: مندرجہ بالا احادیث وتر کے متعلق آپ کی نظر سے گذریں ان سے وتر کی اہمیت ثابت ہوئی لیکن ائمہ میں اس کے متعلق اختلاف ہے کہ یہ واجب ہے یا سنت ائمہ ثلاثہ کے نزدیک سنت موکدہ؟ اور فرض کے علاوہ اور کوئی درجہ نہیں ہے لیکن احناف کے نزدیک ان کے درمیان یعنی فرض اور سنت موکدہ کے درمیان ایک درجہ واجب کا ہے یہ وہ فعل ہے کہ جس کو آپ ﷺ نے کبھی ترک نہیں کیا اور ترک کر نیوالے کو یا بھول جانے والے کو یاد آنے یا جاگنے پر پڑھنے کا حکم دیا مختصر دلائل احناف یہ ہیں:

(۱) حضرت ابوسعید خدریؒ کی حدیث جو گذری (۲) حضرت خارجہؒ بن حذافہ کی روایت کے الفاظ کہ ان الله امدكم الخ۔ اس میں آپ ﷺ نے امداد کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف فرمائی۔ (۳) حضرت علیؑ کی حدیث جس میں فرمایا گیا کہ فواتروا یا اهل قرآن۔ یا اہل حدیث نہیں فرمایا اشارۃ النص یہ قرآنی حکم محسوس ہوتا ہے جو وحی خفی کے ذریعے دیا گیا۔ (۴) آپ نے کبھی وتر ترک نہیں فرمائے حتیٰ کہ سنن تہجد کی تعداد کم کر دی لیکن وتر ضرور پڑھے لیکن یہ اختلاف ایسا نہیں کہ اس پر بحث کی عمارت کھڑی کی جائے ائمہ ثلاثہ بھی وتر کو باقی تمام سنت نمازوں پر اس کو ترجیح اور فوقیت دیتے ہیں اس باب کی گذشتہ اور آئندہ احادیث احناف کے مسلک کی بنیاد ہیں۔

۴۳۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَاعِبُ اللَّهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَامَ عَنْ وَتْرِهِ فَلْيُصَلِّ إِذَا أَصْبَحَ وَهَذَا أَصَحُّ مِنَ الْحَدِيثِ

۴۳۹: حضرت زید بن اسلم کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کوئی وتر پڑھے بغیر سو جائے تو صبح ہونے پر پڑھے۔ یہ حدیث پہلی حدیث سے صحیح ہے۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں میں

نے ابو داؤد سجزی یعنی سلیمان بن اشعث سے سنا انہوں نے فرمایا کہ میں نے امام احمد بن حنبل سے عبد الرحمن بن زید بن اسلم کے متعلق پوچھا انہوں نے کہا ان کے بھائی عبد اللہ میں کچھ مضائقہ نہیں اور میں نے امام بخاری کو علی بن عبد اللہ کے حوالے سے عبد الرحمن بن زید بن اسلم کو ضعیف کہتے ہوئے سنا اور انہوں نے کہا کہ عبد اللہ بن زید بن اسلم ثقہ ہیں۔ بعض اہل کوفہ کا اسی حدیث پر عمل ہے وہ کہتے ہیں کہ جب یاد آجائے تو وتر پڑھے اگرچہ سورج کے طلوع ہونے کے بعد یاد آئے سفیان ثوری کا بھی یہی قول ہے۔

۳۳۷: باب صبح سے پہلے وتر پڑھنا

۳۵۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح ہونے سے پہلے وتر جلدی پڑھ لیا کرو۔ امام ابو یوسفی ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۵۱: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وتر صبح ہونے سے پہلے پڑھ لو۔

۳۵۲: حضرت ابن عمر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب فجر طلوع ہو جائے تو رات کی تمام نمازوں اور وتر کا وقت ختم ہو جاتا ہے لہذا فجر کے طلوع ہونے سے پہلے وتر پڑھ لیا کرو۔ امام ابو یوسفی ترمذی فرماتے ہیں سلیمان بن موسیٰ اس لفظ کو بیان کرنے میں منفرد ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح کی نماز کے بعد وتر نہیں یہی اہل علم کا قول ہے۔ امام شافعی، احمد اور اسحاق بھی یہی کہتے ہیں کہ فجر کے بعد وتر نہیں ہیں۔

۳۳۸: باب ایک رات میں دو وتر نہیں ہیں

۳۵۳: قیس بن طلق بن علی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں

الْأَوَّلُ وَقَالَ أَبُو عِيْسَى سَمِعْتُ أَبَا دَاوُدَ السَّجَزِيَّ يَعْنِي سُلَيْمَانَ الْأَشْعَثَ سَمِعْتُ يَقُولُ سَأَلْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ فَقَالَ أَخُوهُ عَبْدُ اللَّهِ لَا بَأْسَ بِهِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَذْكُرُ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ ضَعَّفَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ثِقَةٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْكُوفَةِ إِلَى هَذَا الْحَدِيثِ وَقَالُوا يُؤْتِرُ الرَّجُلُ إِذَا ذَكَرَ وَإِنْ كَانَ بَعْدَ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ .

۳۳۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي مُبَادَرَةِ الصُّبْحِ بِالْوُتْرِ

۳۵۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَائِحِي بْنُ زَكْرِيَّا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ نَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالْوُتْرِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

۳۵۱: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْتِرُوا قَبْلَ أَنْ تُصْبِحُوا .

۳۵۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ فَقَدْ ذَهَبَ كُلُّ صَلَاةِ اللَّيْلِ وَالْوُتْرِ فَأَوْتِرُوا قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَسُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى قَدْ تَفَرَّدَ بِهِ عَلَى هَذَا اللَّفْظِ وَرَوَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لَا وَتْرَ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَهُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَاسْحَاقُ لَا يَرَوْنَ الْوُتْرَ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ .

۳۳۸: بَابُ مَا جَاءَ لَا وَتْرَانِ فِي لَيْلَةٍ

۳۵۳: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَا مَلَزَمٌ بْنُ عَمْرِو قَالَ حَدَّثَنِي

کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ ایک رات میں دو وتر نہیں ہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے علماء کا اس شخص کے بارے میں اختلاف ہے جو رات کے شروع میں وتر پڑھے اور پھر آخری حصے میں دوبارہ پڑھے۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ وتر توڑ دے اور ان کے ساتھ ایک رکعت ملا کر جو چاہے پڑھ لے پھر نماز کے آخر میں وتر پڑھے اس لئے کہ ایک رات میں دو وتر نہیں ہیں۔ یہ صحابہ اور ان کے بعد کے اہل علم اور امام اہل حق کا قول ہے۔ بعض علماء صحابہ کا کہنا ہے کہ اگر رات کے شروع میں وتر پڑھ کر سو گیا پھر آخری حصے میں اٹھا تو جتنی چاہے نماز پڑھے وتر کو نہ توڑے انہیں (یعنی وتر کو) اسی طرح چھوڑ دے۔ سفیان ثوری، مالک بن انس، احمد اور ابن مبارک کا یہی قول ہے اور یہ زیادہ صحیح ہے اس لئے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سندوں سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر کے بعد نماز پڑھی۔

۳۵۴: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے بعد دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور کئی صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی اسی کے مثل مروی ہے۔

۳۳۹: باب سواری پر وتر پڑھنا

۳۵۵: حضرت سعید بن یسار سے روایت ہے کہ میں حضرت ابن عمرؓ کے ساتھ ایک سفر میں تھا کہ ان سے پیچھے رہ گیا۔ انہوں نے فرمایا تم کہاں تھے؟ میں نے کہا میں وتر پڑھ رہا تھا۔ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کیا تیرے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بہترین نمونہ نہیں؟ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سواری پر وتر پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَذْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا وَتْرَانِ فِي لَيْلَةٍ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الَّذِي يُؤْتِرُ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ ثُمَّ يَقُومُ مِنْ آخِرِهِ فَرَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ نَقْضَ الْوُتْرِ وَقَالُوا يُضَيِّفُ إِلَيْهَا رَكْعَةً وَيُصَلِّي مَا بَدَأَ اللَّهُ ثُمَّ يُؤْتِرُ فِي آخِرِ صَلَواتِهِ لِأَنَّهُ لَا وَتْرَانِ فِي لَيْلَةٍ وَهُوَ الَّذِي ذَهَبَ إِلَيْهِ إِسْحَاقُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرُهُمْ إِذَا أَوْتَرَ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ مِنْ آخِرِهِ أَنَّهُ يُصَلِّي مَا بَدَأَ اللَّهُ وَلَا يَنْقُصُ وَتْرَهُ وَيَدْعُ وَتْرَهُ عَلَى مَا كَانَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَأَحْمَدَ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَهَذَا أَصَحُّ لِأَنَّهُ قَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَلَّى بَعْدَ الْوُتْرِ .

۳۵۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَاحِمًا بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مُوسَى الْمَرَّائِيِّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْوُتْرِ رَكْعَتَيْنِ وَقَدْ رَوَى نَحْوُ هَذَا عَنْ أَبِي أُمَامَةَ وَعَائِشَةَ وَغَيْرِ وَاحِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۳۳۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُتْرِ عَلَى الرَّاحِلَةِ

۳۵۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ نَافِلٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِي سَفَرٍ فَتَخَلَّفَتْ عَنْهُ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ فَقُلْتُ أَوْتَرْتُ فَقَالَ أَلَيْسَ لَكَ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتِرُ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ

مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ إِلَى هَذَا وَرَأَوْا أَنَّ يُوْتِرَ الرَّجُلُ عَلَى رَأْسِهِ وَيَبْقُولُ الشَّافِعِيُّ وَاحْمَدُ وَالسَّخَقُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يُوْتِرُ الرَّجُلُ عَلَى الرَّاحِلَةِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُوْتِرَ نَزَلَ فَأَوْتَرَ عَلَى الْأَرْضِ وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ أَهْلِ الْكُوفَةِ۔

ہیں کہ ابن عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض علماء صحابہ وغیرہ کا اسی پر عمل ہے کہ سواری پر وتر پڑھ لے امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ کا بھی یہی قول ہے جبکہ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ سواری پر وتر نہ پڑھے پس اگر وتر پڑھنا چاہے تو اترے اور زمین پر وتر پڑھے۔ بعض اہل کوفہ یہی کہتے ہیں۔

خلاصہ باب: نماز وتر کے بارے میں یہ اختلاف معروف ہے کہ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک واجب نہیں محض سنت ہے جبکہ امام ابو حنیفہؒ اس کو واجب قرار دیتے ہیں۔ امام صاحب کے دلائل (۱) ابو داؤد شریف کی معروف روایت کہ حضورؐ نے فرمایا: ”الوتر حق فمن تر لم يوتر فليس منا“ تین مرتبہ ارشاد فرمایا۔ ترجمہ یہ ہے کہ وتر حق ہیں جس نے وتر نہیں پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (۲) سنن دارقطنی میں ہے کہ جو شخص وتر پڑھنا بھول جائے یا سو جائے جب یاد آئے تو ان کو پڑھے (۳) حدیث باب میں لفظ ”امد“ کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف یہ وجوب وتر پر دلالت کرتا ہے۔ وتر کی تعداد رکعات کے بارے میں اختلاف ہے۔ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک وتر ایک سے لے کر سات رکعات تک جائز ہیں اس سے زیادہ نہیں۔ عام طور سے ان حضرات کا عمل یہ کہ یہ دو سلاموں سے تین رکعتیں ادا کرتے ہیں دو رکعتیں ایک سلام کے ساتھ اور ایک رکعت ایک سلام کے ساتھ۔ حنفیہ کے نزدیک وتر کی تین رکعات متعین ہیں اور وہ بھی ایک سلام کے ساتھ حنفیہ کے دلائل درج ذیل ہیں۔

دلیل نمبر ۱: حضرت عائشہؓ کی روایت ترمذی میں موجود ہے اس میں صراحت ہے کہ آپ ﷺ وتر کی تین رکعتیں تہجد سے الگ پڑھا کرتے تھے (بخاری ج ۱۔ ص ۱۵۴ کتاب التہجد)

دلیل نمبر ۲: حضرت عائشہؓ کی حدیث ”کان رسول اللہ ﷺ یوتر بثلاث کہ حضور ﷺ وتر کی تین رکعات پڑھتے تھے۔

دلیل نمبر ۳: سنن ابی داؤد میں عبد اللہ بن قیسؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے سوال کیا کہ حضور ﷺ وتر کی کتنی رکعات پڑھتے تھے۔ ام المؤمنینؓ نے فرمایا کہ چار اور تین ۳، چھ اور تین ۳، آٹھ اور تین ۳، دس ۱۰ اور تین ۱۳ اور سات ۷ رکعات سے کم اور تیرہ ۱۳، رکعات سے زیادہ وتر نہیں پڑھے۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ تہجد کی تعداد تو بدلتی رہتی تھی لیکن وتر کی تعداد میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی تھی بلکہ ان کی تعداد ہمیشہ تین ہی ہوتی تھی یہ تمام احادیث وتر کی رکعات پر صریح ہیں۔ حضور ﷺ کے فعل مبارک سے تین رکعات کا ہی ذکر ملتا ہے، البتہ بعض روایات سے اشتباہ ضرور ہوتا ہے جن میں آپ ﷺ نے فرمایا تیرہ رکعات کے ساتھ، گیارہ رکعات کے ساتھ وتر، نو رکعات کے ساتھ وتر، سات رکعات کے ساتھ وتر، پانچ رکعات کے ساتھ وتر، ایک رکعت کے ساتھ وتر کیا کرو۔ ایک رکعت ساتھ وتر کی تاویل کی گئی ہے یعنی ایک رکعت کو جب دو کے ساتھ ملایا جائے۔ علماء فرماتے ہیں کہ وتر تین قسم کے ہیں:

(۱) وتر حقیقی: یعنی واقع اور نفس الامر میں ایک صرف

(۲) حقیقی شرعی: یعنی شریعت میں وتر تین رکعات ہیں۔

(۳) مجازی شرعی: یعنی تمام تہجد اور صلوٰۃ الیل صبح وتر کے سب پر وتر کا اطلاق کیا جاتا ہے مجازی طور پر۔

ایک اور مسئلہ میں اختلاف ہے کہ وتر سواری پر جائز ہیں یا نہیں۔ ائمہ ثلاثہ جائز کہتے ہیں۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک جائز نہیں بلکہ نیچے اترنا ضروری ہے کیونکہ صلوٰۃ وتر واجب ہے لہذا سواری پر ادا نہیں کئے جاسکتے۔ حدیث باب میں وتر سے مراد صلوٰۃ اللیل (رات کی نماز) ہے چنانچہ ما قبل میں ذکر ہو چکا ہے کہ صلوٰۃ اللیل پر وتر بولا جاتا ہے۔

۳۴۰: باب چاشت (ضحیٰ) کی نماز

۳۵۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چاشت کی نماز بارہ (۱۲) رکعت پڑھے۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ جنت میں سونے کا محل بنائے گا۔ اس باب میں ام ہانی رضی اللہ عنہا، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نعیم بن ہمار رضی اللہ عنہ، ابوذر رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی اللہ عنہا، ابوامامہ رضی اللہ عنہا، عتبہ بن عبداسلمی رضی اللہ عنہ، ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ، ابوسعید رضی اللہ عنہ، زید بن ارقم رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں انسؓ کی حدیث غریب ہے ہم اسے اس سند کے علاوہ نہیں جانتے۔

۳۵۷: عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں مجھے ام ہانیؓ کے علاوہ کسی نے نہیں بتایا کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کو چاشت کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا یہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے دن ان کے گھر میں آئے آپ ﷺ نے غسل کیا اور آٹھ رکعت نماز پڑھی۔ میں نے آپ ﷺ کو اس سے پہلے اتنی مختصر اور خفیف نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ اختصار کے باوجود آپ ﷺ رکوع اور سجود پوری طرح کر رہے تھے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام احمدؒ کے نزدیک اس باب میں حضرت ام ہانیؓ کی روایت اصح ہے۔ نعیم کے بارے میں علماء میں اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں نعیم بن حمار اور بعض نے ابن ہمار کہا ہے۔ انیس ابن ہمار اور ابن ہمار بھی کہا جاتا ہے جبکہ صحیح ابن ہمار ہی ہے۔ ابونعیم کو اس میں وہم ہو گیا ہے وہ ابن حمار کہتے ہیں انہوں نے اس میں خطا کی ہے۔ اور پھر نعیم اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان واسطہ چھوڑ دیا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں مجھے عبد بن حمید نے بواسطہ ابونعیم اس کی خبر دی ہے۔

۳۴۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الضُّحَى

۳۵۶: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا يُونُسُ بْنُ نَكِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ فَلَانَ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَمِّهِ ثَمَامَةَ بْنِ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الضُّحَى نَتْنَى عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللَّهُ لَهُ قَصْرًا فِي الْجَنَّةِ مِنْ ذَهَبٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ هَانِيٍّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَنُعَيْمِ بْنِ هَمَّارٍ وَأَبِي ذَرٍّ وَعَائِشَةَ وَأَبِي أُمَامَةَ وَعُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ السَّلَامِ وَأَبِي أَوْفَى وَأَبِي سَعِيدٍ وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ وَأَبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا لَوْجِهِ.

۳۵۷: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَاشِعَةُ عَنْ عُمَرُو بْنِ مَرْثَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ مَا أَخْبَرَنِي أَحَدٌ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصَلِّي الضُّحَى إِلَّا أُمُّ هَانِيٍّ فَإِنَّهَا حَدَّثَتْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَيْتَهَا يَوْمَ فَتَحَ مَكَّةَ فَاعْتَسَلَ فَسَبَّحَ ثَمَانِ رَكَعَاتٍ مَرَّاتَهُ صَلَّى صَلَاةً قَطُّ أَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَكَانَ أَحْمَدُ رَأَى أَصَحَّ شَيْءٍ فِي هَذَا الْبَابِ حَدِيثُ أُمِّ هَانِيٍّ وَاخْتَلَفُوا فِي نُعَيْمٍ فَقَالَ بَعْضُهُمْ نُعَيْمُ بْنُ حَمَّارٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ ابْنُ هَمَّارٍ وَيُقَالُ ابْنُ هَمَّارٍ وَيَقُولُ ابْنُ هَمَّامٍ وَالصَّحِيحُ ابْنُ هَمَّارٍ وَأَبُو نُعَيْمٍ وَهُمْ فِيهِ فَقَالَ ابْنُ حَمَّارٍ وَأَخْطَأَ فِيهِ ثُمَّ تَرَكَ فَقَالَ نُعَيْمٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَنِي بِذَلِكَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ.

۳۵۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (حدیث قدسی) نقل کرتے ہیں کہ ”اللہ تعالیٰ نے فرمایا:“ اے بنی آدم! تو میرے لئے دن کے شروع میں چار رکعتیں پڑھ میں تیرے دن بھر کے کاموں کو پورا کروں گا۔ امام ابویسعی ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ وکیع بن جریج اور کئی ائمہ حدیث نے یہ حدیث نہاس بن قہم سے روایت کی ہے اور ہم نہاس کو اس حدیث ہی سے پہچانتے ہیں۔

۳۵۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے چاشت کی دو رکعتیں ہمیشہ پڑھیں اس کے گناہ بخش دئے جائیں گے۔ اگرچہ سمندر کی جھاگ کی طرح ہی کیوں نہ ہوں۔

۳۶۰: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز پڑھتے یہاں تک کہ ہم کہتے اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے نہیں چھوڑیں گے۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم چھوڑ دیتے تو ہم کہتے اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے نہیں پڑھیں گے۔

خلاصۃ الباب: چاشت کی نماز احناف کے نزدیک مستحب ہے کیونکہ حضور ﷺ نے اس کو ہمیشہ نہیں پڑھا۔ تہجد کی طرح ان کی بھی کوئی مقدار مقرر نہیں۔

۳۶۱: باب زوال کے وقت نماز پڑھنا

۳۶۱: حضرت عبد اللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زوال کے بعد اور ظہر سے پہلے چار رکعت پڑھا کرتے اور فرماتے یہ ایسا وقت ہے کہ اس میں آسمانوں کے دروازے کھلتے ہیں اور میں پسند کرتا ہوں کہ ایسے وقت میں میرے نیک اعمال اوپر اٹھائے جائیں۔ اس باب میں حضرت علیؓ اور ایوبؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسعی ترمذیؒ فرماتے ہیں عبد اللہ بن سائبؓ کی حدیث حسن

۳۵۸: حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ السَّمَنَانِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ نَا أَبُو مُسَهَّرٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ بُجَيْرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَأَبِي ذَرٍّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَّهُ قَالَ إِنَّ أَدَمَ أَرْكَعَ لِي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ أَكْفِكَ أَحِرَةً قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَرَوَى وَكِيعٌ وَالنَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَثَمَةِ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ نَهَّاسِ بْنِ قَهْمٍ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِهِ .

۳۵۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْبَصْرِيُّ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ عَنْ نَهَّاسِ بْنِ قَهْمٍ عَنْ شَدَّادِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ حَافَظَ عَلَى شَفْعَةِ الضُّحَى غُفِرَ لَهُ ذُنُوبُهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ .

۳۶۰: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ الْبَغْدَادِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ فَضِيلِ بْنِ مَرْزُوقٍ عَنْ عَطِيَّةِ الْعَوْفِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحَى حَتَّى نَقُولَ لَا يَدْعُ وَيَدْعُهَا حَتَّى نَقُولَ لَا يُصَلِّي قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ .

۳۶۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ الزَّوَالِ

۳۶۱: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ بْنِ أَبِي الْوَضَّاحِ هُوَ أَبُو سَعِيدٍ الْمُؤَدَّبُ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْحَزْرِيِّ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي أَرْبَعًا بَعْدَ أَنْ تَزُولَ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ فَقَالَ إِنَّهَا سَاعَةٌ تَفْتَحُ فِيهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَأَحَبُّ أَنْ يَصْعَدَ لِي فِيهَا عَمَلٌ صَالِحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَأَبِي أَيُّوبَ قَالَ

غریب ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم زوال کے بعد چار رکعت نماز ایک ہی سلام کے ساتھ پڑھا کرتے تھے۔

۳۴۲: باب نماز حاجت

۴۶۲: حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کسی کو اللہ کی طرف کوئی حاجت یا لوگوں میں سے کسی سے کوئی کام ہو تو اسے چاہیے کہ اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی تعریف اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اور یہ پڑھے ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ.....“ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ برہنہ بزرگی والا ہے۔ پاک ہے اللہ اور عرش عظیم کا مالک ہے۔ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ اے اللہ میں تجھ سے وہ چیزیں مانگتا ہوں جو تیری رحمت اور تیری بخشش کا سبب ہوتی ہیں اور میں ہر نیکی میں سے اپنا حصہ مانگتا ہوں اور ہر گناہ سے سلامتی طلب کرتا ہوں۔ اے اللہ میرے گناہ بخشے بغیر میرے کسی غم کو دور نہ کرے بغیر میری کسی حاجت کو جو تیرے نزدیک پسندیدہ ہو پورا نہ کرے بغیر نہ چھوڑنا۔ اے رحم کرنے والوں سے بہت زیادہ رحم کرنے والے) امام ابو یوسفؒ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ اس اسناد میں کلام ہے اور فائدہ بن عبد الرحمن ضعیف ہیں اور وہ فائدہ ابوالورقاء ہیں۔

۳۴۳: باب استخارے کی نماز

۴۶۳: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں ہر کام میں استخارہ اس طرح سکھاتے جس طرح قرآن سکھاتے تھے۔ فرماتے اگر تم میں سے کوئی کسی کام کا ارادہ کرے تو دو رکعت نماز نفل پڑھے پھر یہ پڑھے ”اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْتَفِيذُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ

أَبُو عَيْسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ السَّائِبِ حَدَّثَنَا جَسَنٌ غَرِيبٌ وَرَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ بَعْدَ الزَّوَالِ لَا يُسَلِّمُ إِلَّا فِي آخِرِهِمْ.

۳۴۲: بَاب مَا جَاءَ فِي صَلَوةِ الْحَاجَةِ

۴۶۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيْسَى بْنِ يَزِيدَ الْبَغْدَادِيُّ نَاعِبُ اللَّهِ بْنِ بَكْرِ السَّهْمِيُّ وَنَاعِبُ اللَّهِ بْنِ مُنِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَكْرِ عَنْ فَائِدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ إِلَى اللَّهِ حَاجَةٌ أَوْ إِلَى أَحَدٍ مِنْ بَنِي آدَمَ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيُحْسِنِ الْوُضُوءَ ثُمَّ لِيُصَلِّ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ لِيُثْنِ عَلَى اللَّهِ وَلِيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَغَرَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بَرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ ظَلَمٍ لَا تَدْعُ لِي ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَجْتَهُ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ قَالَ أَبُو عَيْسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَفِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ فَائِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ وَفَائِدُ هُوَ أَبُو الْوُرَقَاءِ.

۳۴۳: بَاب مَا جَاءَ فِي صَلَوةِ الْإِسْتِخَارَةِ

۴۶۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ نَاعِبٍ الرَّحْمَنِيُّ عَنْ أَبِي الْمَوَالِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الْإِسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ يَقُولُ إِذَا هُمْ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكَعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ لِيَقُلْ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَفِيذُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ

مانگتا ہوں۔ اور تیرے فضل عظیم کا طلبگار ہوں تو ہر چیز پر قادر ہے اور میں کسی چیز پر قادر نہیں۔ تو ہر چیز کو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا تو پوشیدہ چیزوں کو بھی جانتا ہے۔ اے اللہ اگر یہ مقصد میرے لئے میرے دین، میری دنیا، آخرت، زندگی یا فرمایا اس جہان میں اور آخرت کے دن (جہان) میں بہتر ہے تو اسے میرے لئے آسان کر دے اور اگر تو اسے میرے دین، میری زندگی اور آخرت یا فرمایا اس جہان یا اس جہان کیلئے برا سمجھتا ہے تو مجھے اس سے اور اسے مجھ سے دور کر دے اور میرے لئے جہاں بھلائی ہو وہ مہیا فرما پھر اس سے مجھے راضی کر دے) اس باب میں عبد اللہ بن مسعود اور ابو ایوبؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں جابرؓ کی حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اسے عبد الرحمن بن ابی الموالیٰ کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے اور وہ شیخ مدنی میں اور ثقہ ہیں۔ سفیان نے ان سے حدیث روایت کی ہے اور دیگر کئی ائمہ بھی عبد الرحمن سے احادیث روایت کرتے ہیں۔

۳۴۴: باب صلوة التسبیح

۳۶۴: حضرت ابو رافعؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عباسؓ سے فرمایا۔ چچا کیا میں آپؐ کے ساتھ صلہ رحمی نہ کروں؟ کیا میں آپؐ کو عطیہ نہ دوں؟ کیا میں آپؐ کو نفع نہ پہنچاؤں؟ انہوں نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ آپؐ نے فرمایا اے چچا چار رکعت پڑھئے اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور سورت سے فارغ ہونے کے بعد رکوع سے پہلے پندرہ مرتبہ ”اللہ اکبر، الحمد للہ، سبحان اللہ“ پڑھئے پھر رکوع کیجئے اور رکوع میں دس مرتبہ یہی پڑھیے پھر رکوع سے کھڑے ہو کر دس مرتبہ پھر سجدے میں دس مرتبہ پھر سجدے سے اٹھ کر دس مرتبہ پھر دوسرے سجدے میں دس مرتبہ اور پھر سجدے سے اٹھ کر کھڑے ہونے سے پہلے دس مرتبہ یہی کلمات پڑھیئے یہ ہر رکعت میں (۷۵) مرتبہ ہوا اور چاروں رکعتوں میں (۳۰۰) تین سو مرتبہ ہوا۔ اگر آپؐ کے گناہ

مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ الْعَلَامُ الْغُيُوبِ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدِرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ أَرْضِنِي بِهِ قَالَ وَيُسَمَّى حَاجَتَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي أَيُّوبَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الْمَوَالِي وَهُمْ شَيْخٌ مَدَنِي ثِقَةٌ رَوَى عَنْهُ سَفْيَانٌ حَدِيثًا وَقَدْ رَوَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَيْمَةِ.

۳۴۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَوةِ التَّسْبِيحِ

۳۶۴: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَازِدٌ بْنُ حُبَابٍ الْغُلَكِيُّ نَافِئٌ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَزَمٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ يَا عَمُّ لَا أَصْلُكَ إِلَّا أَخْبُوكَ لَا أَنْفَعُكَ قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ يَا عَمُّ صَلِّ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكَعَةٍ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةً فَإِذَا انْقَضَتِ الْقِرَاءَةُ فَقُلِ اللَّهُ أَكْبَرُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً قَبْلَ أَنْ تَرُكَعَ ثُمَّ ارْكَعْ فَقُلْهَا عَشْرًا ثُمَّ اسْجُدْ فَقُلْهَا عَشْرًا ثُمَّ ارْفَعْ رَأْسَكَ فَقُلْهَا عَشْرًا قَبْلَ أَنْ تَقُومَ فَذَلِكَ خَمْسٌ وَسَبْعُونَ فِي كُلِّ رَكَعَةٍ وَهِيَ ثَلَاثُ مِائَةٍ فِي

(صغیرہ) ریث کے ٹیلے کے برابر بھی ہوں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں بخش دے گا۔ حضرت عباسؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اسے ہر روز کون پڑھ سکتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر روزانہ نہ پڑھ سکو تو جمعہ کے دن اگر جمعہ کو بھی نہ پڑھ سکو تو مہینے میں ایک مرتبہ پڑھو پھر آپ ﷺ اسی طرح فرماتے رہے یہاں تک کہ فرمایا تو پھر سال میں ایک مرتبہ پڑھ لو۔ امام ابو یوسفی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث البورانیؒ کی حدیث سے غریب ہے۔

۳۶۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا صبح کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا مجھے ایسے کلمات سکھائے جو میں اپنی نماز میں پڑھوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دس مرتبہ اللہ اکبر، دس مرتبہ سبحان اللہ اور دس مرتبہ الحمد للہ پڑھو اور جو ماگو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہاں، ہاں (یعنی عطا فرماتا ہے۔) اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما، عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، فضل بن عباس رضی اللہ عنہ اور البورانیؒ فرماتے ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن غریب ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز تسبیح کے بارے میں اور بھی روایات مروی ہیں لیکن ان میں اکثر صحیح نہیں ہیں۔ ابن مبارکؒ اور کئی علماء بھی صلوٰۃ التسبیح اور اس کی فضیلت کے بارے میں روایت کرتے ہیں۔

۳۶۶: روایت کی ہم سے احمد بن عبدہ آملی نے ان سے بیان کیا ابوہریرہ نے انہوں نے کہا میں نے سوال کیا عبد اللہ بن مبارک سے تسبیح والی نماز کے متعلق تو انہوں نے فرمایا ”اللہ اکبر“ کہہ اور پھر یہ پڑھے ”سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ“ اس کے بعد ”سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ“ پندرہ مرتبہ پڑھے پھر ”اغُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ“ پڑھ کر سورہ فاتحہ اور کوئی اور سورت پڑھے پھر

أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَلَوْ كَانَتْ ذُنُوبُكَ مِثْلَ رَمْلِ عَالِجٍ لَغَفَرَهَا اللَّهُ لَكَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَنْ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَقُولَهَا فِي يَوْمٍ قَالَ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِيعْ أَنْ يَقُولَهَا فِي يَوْمٍ فَقُلْهَا فِي جُمُعَةٍ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِيعْ أَنْ يَقُولَهَا فِي يَوْمٍ فَقُلْهَا فِي شَهْرٍ فَلَمْ يَقُولْ لَهُ حَتَّى قَالَ فَقُلْهَا فِي سَنَةٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي رَافِعٍ.

۳۶۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ مُوسَى نَاعِبُ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ نَاعِزُ مَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أُمَّ سَلِيمٍ عَدَّتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ عَلَّمَنِي كَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ فِي صَلَاتِي فَقَالَ كَبِّرِي اللَّهَ عَشْرًا وَسَبِّحِي اللَّهَ عَشْرًا وَاحْمَدِيهِ عَشْرًا ثُمَّ سَلَى مَا شِئْتَ يَقُولُ نَعَمْ نَعَمْ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَالْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي رَافِعٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ حَدِيثٍ فِي صَلَاةِ التَّسْبِيحِ وَلَا يَصِحُّ مِنْهُ كَبِيرُ شَيْءٍ وَقَدْ رَوَى ابْنُ الْمُبَارَكِ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ صَلَاةَ التَّسْبِيحِ وَذَكَرُوا الْفَضْلَ فِيهِ.

۳۶۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْأَمَلِيِّ نَا أَبُو وَهَبٍ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْمُبَارَكِ عَنِ الصَّلَاةِ الَّتِي يُسَبِّحُ فِيهَا قَالَ يُكَبِّرُ ثُمَّ يَقُولُ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ ثُمَّ يَقُولُ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ يَتَعَوَّذُ وَيَقْرَأُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَفَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُورَةَ ثُمَّ يَقُولُ عَشْرَ مَرَّاتٍ سُبْحَانَ اللَّهِ

دس مرتبہ ”سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ“ پڑھے پھر رکوع میں دس مرتبہ پھر رکوع سے کھڑے ہو کر دس مرتبہ پھر سجدے میں دس مرتبہ پھر سجدے سے اٹھ کر دس مرتبہ پھر دوسرے سجدے میں دس مرتبہ یہی پڑھے اور چار رکعتیں اسی طرح پڑھے یہ ہر رکعات میں (۷۵) تسبیحات ہوئیں پھر ہر رکعت میں پندرہ مرتبہ سے شروع کرے۔ پھر قرأت کرے اور دس مرتبہ تسبیح کرے۔ اور اگر رات کی نماز پڑھ رہا ہو تو ہر دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرنا مجھے پسند ہے۔ اگر دن کو پڑھے تو چاہے دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرے چاہے نہ پھیرے۔ ابو وہب کہتے ہیں مجھے عبد العزیز (یہ ابن ابی رزمہ ہیں) نے عبد اللہ کے متعلق کہا کہ ان کا کہنا ہے کہ وہ رکوع میں پہلے تین مرتبہ ”سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ“ اور سجدے میں پہلے تین مرتبہ ”سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى“ پڑھے اور پھر یہ تسبیحات پڑھے۔ احمد بن عبدہ وہب بن زعمہ سے اور وہ عبد العزیز (ابن ابی رزمہ) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عبد اللہ بن مبارک سے کہا کہ اگر اس نماز میں بھول جائے تو کیا سجدہ سو کر کے دونوں سجدوں میں بھی دس، دس مرتبہ تسبیحات پڑھے۔ کہا کہ نہیں یہ تین سو (۳۰۰) تسبیحات ہی ہیں۔

۳۳۵: باب نبی اکرم ﷺ

پردرد و کس طرح بھیجا جائے

۳۶۷: حضرت کعب بن عجرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ ہم نے آپؐ پر سلام بھیجنا تو جان لیا۔ آپؐ پر درد کس طرح بھیجیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ ”اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ.....“ (اے اللہ! محمد ﷺ اور ان کی آل پر رحمت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر رحمت نازل فرمائی بیشک تو بزرگ و برتر ہے اے اللہ! تو محمد ﷺ اور ان کی آل پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر برکت نازل فرمائی بے شک تو بزرگی والا اور برتر ہے) محمود نے

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ يَرْكَعُ فَيَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ فَيَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ يَسْجُدُ فَيَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ فَيَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ يَسْجُدُ الثَّانِيَةَ فَيَقُولُهَا عَشْرًا يُصَلِّي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ عَلَى هَذَا فَلَذَلِكَ خَمْسٌ وَسَبْعُونَ تَسْبِيحَةً فِي كُلِّ رَكَعَةٍ يَبْدَأُ فِي كُلِّ رَكَعَةٍ بِخَمْسٍ عَشْرَةَ تَسْبِيحَةً ثُمَّ يَقْرَأُ ثُمَّ يَسْبِيحُ عَشْرًا فَإِنْ صَلَّى لَيْلًا فَاحْبُ إِلَى أَنْ يُسَلِّمَ فِي رَكَعَتَيْنِ وَإِنْ صَلَّى نَهَارًا فَإِنْ شَاءَ سَلَّمَ وَإِنْ شَاءَ لَمْ يُسَلِّمْ قَالَ أَبُو وَهْبٍ وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ أَبِي رِزْمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ يَبْدَأُ فِي الرُّكُوعِ بِسُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَفِي السُّجُودِ بِسُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى ثَلَاثًا ثُمَّ يَسْبِيحُ التَّسْبِيحَاتِ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ نَافِعٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي رِزْمَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ إِنْ سَهَا فِيهَا يَسْبِيحُ فِي سَجْدَتَيِ السُّهُورِ عَشْرًا عَشْرًا قَالَ لَا إِنَّمَا هِيَ ثَلَاثُ مِائَةٍ تَسْبِيحَةٍ.

۳۳۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ الصَّلَاةِ عَلَى

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۶۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو أُسَامَةَ عَنْ مِسْعَرٍ وَالْأَجْلَحِ وَمَالِكِ بْنِ مَعْمَرٍ عَنْ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا السَّلَامُ عَلَيْكَ قَدْ عَلِمْنَا فَكَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكَ قَالَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ قَالَ

مُحَمَّدٌ قَالَ أَبُو أُسَامَةَ وَ زَادَنِي زَائِدَةُ عَنِ
الْأَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي
لَيْلَى قَالَ وَ تَحْنُ نَقُولُ وَ عَلَيْنَا مَعَهُمْ وَ فِي الْبَابِ
عَنْ عَلِيِّ وَ أَبِي حُمَيْدٍ وَ أَبِي مَسْعُودٍ وَ طَلْحَةَ وَ أَبِي
سَعِيدٍ وَ بُرَيْدَةَ وَ زَيْدِ بْنِ خَارِجَةَ وَ يُقَالُ ابْنُ جَارِثَةَ
وَ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ كَعْبِ
بْنِ عُجْرَةَ حَدِيثُ حَسَنٍ صَحِيحٌ وَ عَبْدُ
الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى كُنِيَّتُهُ أَبُو عِيسَى وَ أَبُو لَيْلَى
اسْمُهُ يَسَارٌ -

کہا کہ ابواسامہ کہتے ہیں کہ زیادہ بتایا مجھ کو زائدہ نے ایک لفظ
اعمش سے وہ روایت کرتے ہیں حکم سے وہ عبدالرحمن بن ابی لیلی
سے کہا عبدالرحمن نے کہ ہم درود میں کہتے تھے ”وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ“
یعنی ان کے ساتھ ہم پر بھی رحمت اور برکت نازل فرما۔ اس باب
میں حضرت علیؓ، ابو حمیدؓ، ابو مسعودؓ، طلحہؓ، بریدہؓ، زید بن
خارجہؓ، (انہیں ابن جارثہ بھی کہا جاتا ہے) اور ابو ہریرہؓ سے بھی
روایات مروی ہیں۔ امام ابویسی ترمذیؒ فرماتے ہیں کعب بن عجرہؓ
کی حدیث حسن صحیح ہے۔ عبدالرحمن بن ابی لیلیؓ کی کنیت ابویسی
ہے اور ابولیلی کا نام یسار ہے۔

خلاصۃ الباب: نماز کے قعدہ اخیرہ میں درود شریف پڑھنے کی کیا حیثیت ہے؟ جمہور کا مسلک یہ
ہے کہ یہ سنت ہے۔ امام شافعیؒ اس کی فرضیت کے قائل ہیں پھر عمر بھر میں ایک مرتبہ درود شریف پڑھنا بالاتفاق فرض ہے اور اسم
گرای کے سننے کے بعد واجب ہے اگر ایک مجلس میں اسم گرامی بار بار آئے تو امام طحاوی کے نزدیک ہر مرتبہ واجب ہے جبکہ
بعض دوسرے حضرات کے نزدیک ایک مرتبہ واجب ہے۔ بعض مساجد میں کچھ لوگ ایسا کرتے ہیں کہ نمازوں کے بعد بالخصوص
نماز جمعہ کے التزام کے ساتھ جماعت بنا کر اور کھڑے ہو کر با آواز بلند درود و سلام پڑھتے ہیں جو لوگ ان کے اس عمل میں
شریک نہیں ہوتے ان کو طرح طرح سے بدنام کرتے ہیں جس کے نتیجہ میں عموماً مسجدوں میں نزاع اور جھگڑے پیدا ہوتے ہیں
خاص طور سے ہمارے اس بد فتن دور میں واضح رہے کہ یہ عمل کھلی ہوئی بدعت اور گمراہی ہے

۳۴۶: باب درود کی فضیلت

کے بارے میں

۳۴۶: بِابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّلَاةِ

عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۶۸: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ
نزدیک وہ لوگ ہوں گے جو مجھ پر کثرت سے درود بھیجتے
ہیں۔ امام ابویسی ترمذیؒ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔
نبی اکرم ﷺ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے فرمایا جس
نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ درود
بھیجتے اور اس کے حصے میں دس نیکیاں لکھ دیتے ہیں۔

۳۶۹: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس
مرتبہ رحمت نازل فرماتا ہے۔ اس باب میں عبدالرحمن بن

۳۶۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ بْنُ عَمَّةَ
قَالَ ثَنَا مُوسَى بْنُ يَعْقُوبَ الرَّمَعِيُّ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
كَيْسَانَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ شَدَّادٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَوَّلَى النَّاسِ بِي يَوْمَ
الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَى صَلَاةٍ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ غَرِيبٌ وَ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَنْ صَلَّى
عَلَى صَلَاةٍ ﷺ بِهَا عَشْرًا وَ كُتِبَ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ -

۳۶۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ
الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَلَّى عَلَى

عوف، عامر بن ربیعہ، عمار، ابو طلحہ، انس، ابی بن کعب سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابو ہریرہ حسن صحیح ہے۔ سفیان ثوری اور کئی علماء سے مروی ہے کہ اگر صلوٰۃ کی نسبت اللہ کی طرف ہو تو اس سے مراد رحمت ہے اور اگر (صلوٰۃ) درود کی نسبت فرشتوں کی طرف ہو تو اس سے مراد طلب مغفرت ہے۔

۴۷۰: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دعا آسمان اور زمین کے درمیان اس وقت تک رکی رہتی ہے جب تک تم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجو۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں علاء بن عبد الرحمن یعقوب کے بیٹے اور حرقہ کے مولیٰ ہیں اور علاء تابعین میں سے ہیں انہوں نے انس بن مالک سے احادیث سنی ہیں جبکہ عبد الرحمن یعقوب یعنی علاء کے والد بھی تابعی ہیں انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے احادیث سنی ہیں اور یعقوب کبار تابعین میں سے ہیں اور انہوں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی ہے اور ان سے روایت بھی کرتے ہیں۔

۴۷۱: ہم سے روایت کی عباس بن عبد العظیم عمری نے انہوں نے عبد الرحمن بن مہدی انہوں نے مالک بن انس انہوں نے علاء بن عبد الرحمن بن یعقوب، وہ اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ عمر بن خطابؓ نے فرمایا ہمارے بازار میں کوئی شخص خرید و فروخت نہ کرے جب تک وہ دین میں خوب سمجھ بوجھ حاصل نہ کر لے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

صَلَاةُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَلَهُ الْبَابُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَعَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ وَعَمَارٍ وَأَبِي طَلْحَةَ وَأَنَسٍ وَأَبِي بَنٍ كَعْبٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَغَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا صَلَاةُ الرَّبِّ الرَّحْمَةِ وَصَلَاةُ الْمَلَائِكَةِ الْأَسْتِغْفَارُ.

۴۷۰: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ وَسُلَيْمَانُ بْنُ سَلَمٍ الْبَلْخِيُّ الْمُصَاحِفِيُّ نَا النَّضْرَيْنِ شَمِيلٍ عَنْ أَبِي قُرَّةَ الْأَسَدِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ إِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتَّى تُصَلِّيَ عَلَى نَبِيِّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عِيسَى وَالْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ هُوَ ابْنُ يَعْقُوبَ هُوَ مَوْلَى الْحُرَّةِ وَالْعَلَاءُ هُوَ مِنَ التَّابِعِينَ سَمِعَ مِنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَغَيْرِهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَعْقُوبَ وَالِدُ الْعَلَاءِ هُوَ مِنَ التَّابِعِينَ سَمِعَ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدِ بْنِ الْخَدْرِيِّ وَيَعْقُوبَ هُوَ مِنْ كُبَّارِ التَّابِعِينَ قَدْ أَذْرَكَ عُمَرَ بْنُ الْخَطَّابِ وَرَوَى عَنْهُ.

۴۷۱: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ وَالْعَبْرِيُّ نَاعِبُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَا يَبِيعُ فِي سُوقِنَا إِلَّا مَنْ تَفَقَّهَ فِي الدِّينِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

أَبْوَابُ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے متعلق ابواب

۳۴۷: بَابُ فَضْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

۳۴۷: باب جمعہ کے دن کی فضیلت

۴۷۲: حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا سورج نکلنے والے دنوں میں بہترین دن جمعہ کا دن ہے۔ اس میں آدم علیہ السلام کی پیدائش ہوئی، اسی دن آپ جنت میں داخل کئے گئے۔ اسی دن آپ جنت سے نکالے گئے اور قیامت بھی جمعہ کے دن ہی قائم ہوگی۔ اس باب میں حضرت ابولبابہؓ، سلیمانؓ، ابوذرؓ، سعید بن عبادہؓ اور اس سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۷۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي لُبَابَةَ وَسَلْمَانَ وَأَبِي ذَرٍّ وَسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ وَأَوْسِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۳۴۸: بَابُ فِي السَّاعَةِ الَّتِي تُرْجَى

۳۴۸: جمعہ کے دن کی وہ ساعت

جس میں دعا کی قبولیت کی امید ہے

فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ

۴۷۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ مبارک گھڑی تلاش کرو جس کی جمعہ کے دن عصر اور مغرب کے درمیان ملنے کی امید ہے۔ امام ابویسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث اس سند سے غریب ہے اور اس سند کے علاوہ بھی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ محمد بن ابی حمید ضعیف ہیں انہیں بعض علماء نے حافظے میں ضعیف کہا ہے انہیں حماد بن ابی حمید بھی کہا جاتا ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ ابو ابراہیم انصاری یہی ہیں جو منکر الحدیث ہیں۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعینؒ فرماتے ہیں کہ وہ گھڑی عصر سے غروب آفتاب تک ہے (یعنی قبولیت کی) امام احمد رحمہ اللہ اور امام اسحق

۴۷۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْهَاشِمِيُّ الْبَصْرِيُّ نَاعِبُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ الْحَنْفِيُّ نَاعِمُ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ نَاعِمُ مُوسَى بْنُ وَرْدَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّمَسُّوا السَّاعَةَ الَّتِي تُرْجَى فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَى غَيْبِ الشَّمْسِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ يُضَعَّفُ ضَعْفَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ وَيُقَالُ هُوَ ابْنُ رَاهِيْمٍ الْأَنْصَارِيُّ وَهُوَ مُتَكَرِّرُ الْحَدِيثِ وَرَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ السَّاعَةَ الَّتِي تُرْجَى

رحمہ اللہ کا یہی قول ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اکثر احادیث میں یہی ہے کہ وہ گھڑی جس میں دعا کی قبولیت کی امید ہے وہ عصر کی نماز کے بعد ہے اور یہ بھی امید ہے کہ وہ زوال آفتاب کے بعد ہو۔

۴۷۴: روایت کی ہم سے زیادہ ابن ایوب بغدادی نے انہوں نے ابو عامر عقدی انہوں نے کثیر بن عبد اللہ بن عمرو بن عوف مزی انہوں نے اپنے باپ انہوں نے اپنے دادا اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے کہ آپ نے فرمایا جمعہ کے دن ایک وقت ایسا ہے کہ بندہ جب اللہ سے اس وقت میں سوال کرتا ہے تو اللہ اسے وہ چیز ضرور عطا کرتا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ کونسا وقت ہے۔ فرمایا نماز (جمعہ) کے لئے کھڑے ہونے سے فارغ ہونے تک۔ اس باب میں ابو موسیٰ، ابو ذر، سلمان، عبد اللہ بن سلام، ابولبابہؓ اور سعد بن عبادہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسٰی ترمذی فرماتے ہیں کہ حدیث عمرو بن عوف حسن غریب ہے۔

۴۷۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمام دنوں میں بہترین دن کہ اس میں سورج نکلتا ہے جمعہ کا دن ہے۔ اس دن آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اسی دن جنت میں داخل ہوئے اور اسی دن (جنت) سے نکالے گئے۔ اس میں ایک وقت ایسا ہے کہ اگر اس میں مسلمان بندہ نماز پڑھتا ہو پھر اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کا سوال کرے تو اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز ضرور عطا کر دیتا ہے حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں میں نے عبد اللہ بن سلامؓ سے ملاقات کی تو ان سے اس حدیث کا تذکرہ کیا۔ انہوں نے فرمایا میں وہ گھڑی جانتا ہوں۔ میں نے کہا پھر مجھے بتائیے اور نخل سے کام نہ لیجئے۔ انہوں نے کہا عصر سے غروب آفتاب تک۔ میں نے کہا یہ کیسے ہو سکتا ہے جبکہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں پاتا کوئی بندہ مسلم حالت نماز میں اور عصر کے بعد تو کوئی نماز نہیں پڑھی جاتی۔ عبد اللہ بن سلام نے کہا کیا رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ جو شخص کہیں نماز کے انتظار

بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَى أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَاسْحَقُ وَقَالَ أَحْمَدُ أَكْثَرُ الْحَدِيثِ فِي السَّاعَةِ الَّتِي تُرْجَى فِيهَا إِجَابَةُ الدَّعْوَةِ أَنَّهَا بَعْدَ صَلَوةِ الْعَصْرِ وَتُرْجَى بَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ.

۴۷۴: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ الْبَغْدَادِيُّ نَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا يَسْأَلُ اللَّهُ الْعَبْدَ فِيهَا شَيْئًا إِلَّا آتَاهُ اللَّهُ إِيَّاهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ آيَةُ سَاعَةٍ هِيَ قَالَ حِينَ تَقَامُ الصَّلَاةُ إِلَى انْصِرَافِ مِنْهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي مُوسَى وَابْنِ دُرٍّ وَسَلْمَانَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ وَأَبِي لُبَابَةَ وَسَعْدِ بْنِ عَبَادَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۴۷۵: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَامِعُنُ نَامَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهِ خَلِقَ آدَمُ وَفِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيهِ أُهْبِطَ مِنْهَا وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يُصَلِّيُ فَيَسْأَلُ اللَّهَ فِيهَا شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَلَقِيتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَلَامٍ فَذَكَرْتُ لَهُ هَذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ أَنَا أَعْلَمُ بِتِلْكَ السَّاعَةِ فَقُلْتُ أَخْبِرْنِي بِهَا وَلَا تَضُنَّنِي بِهَا عَلَيَّ قَالَ هِيَ بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَى أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ قُلْتُ فَكَيْفَ تَكُونُ بَعْدَ الْعَصْرِ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّيُ وَتِلْكَ السَّاعَةُ لَا يُصَلِّيُ فِيهَا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ

میں بیٹھے گویا کہ وہ نماز میں ہے میں نے کہا ہاں یہ تو فرمایا ہے۔ عبد اللہ بن سلام نے کہا یہ بھی اسی طرح ہے اور اس حدیث میں طویل قصہ ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے اور ”اَخْبَرَنِي بِهَا وَلَا تَضُنُّ بِهَا عَلَيَّ“ کے معنی یہ ہیں کہ اس میں میرے ساتھ بخل نہ کرو۔ ”الضَّئِنُّ“ بخل کو اور ”الظَّئِنُّ“ اسے کہتے ہیں کہ جس پر تہمت لگائی جائے۔

۳۴۹: باب جمعہ کے دن غسل کرنا

۴۷۶: سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ فرماتے تھے کہ جو شخص جمعہ کی نماز کے لیے آئے اسے غسل کر لینا چاہیے۔ اس باب میں ابو سعید، عمر، جابر، براء، عائشہ اور ابو درداء رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ ابن عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ یہ حدیث زہری سے بھی مروی ہے۔ وہ عبد اللہ بن عمر سے وہ اپنے والد سے اور وہ نبی کریم ﷺ سے یہی حدیث روایت کرتے ہیں۔

۴۷۷: ہم سے روایت کی حدیث قتیبہ نے انہوں نے لیث بن سعد انہوں نے ابن شہاب انہوں نے عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے انہوں نے نبی ﷺ سے اوپر کی حدیث کی مثل۔ امام محمد بن اسماعیل بخاری کہتے ہیں زہری کی سالم سے مروی حدیث جس میں وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر کی ان کے والد سے روایت دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔ زہری کے بعض دوست زہری سے روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے عبد اللہ بن عمر کی اولاد میں سے کسی نے ابن عمرؓ کے حوالے سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ ایک مرتبہ عمر بن خطابؓ جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے کہ ایک صحابی داخل ہوئے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا یہ کون سا وقت ہے (یعنی اتنی دیر کیوں لگائی) انہوں نے کہا میں نے اذان سنی اور صرف وضو کیا زیادہ دیر تو نہیں لگائی۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا یہ بھی کہ غسل کی جگہ وضو کیا (یعنی دیر بھی

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ فَهُوَ فِي صَلَاةٍ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَهُوَ ذَاكَ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ طَوِيلَةٌ قَالَ أَبُو عِيسَى وَهَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ قَالَ وَمَعْنَى قَوْلِهِ أَخْبَرَنِي بِهَا وَلَا تَضُنُّ بِهَا عَلَيَّ لَا تَبْخُلْ بِهَا عَلَيَّ وَالضَّئِنُّ الْبَخِيلُ وَالظَّئِنُّ الْمُتَّهَمُ.

۳۴۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِغْتِسَالِ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ

۴۷۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَتَى الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَعُمَرَ وَجَابِرٍ وَالْبَرَاءِ وَعَائِشَةَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْحَدِيثُ أَيْضًا.

۴۷۷: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَقَالَ مُحَمَّدٌ وَحَدِيثُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ وَحَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ كِلَا الْحَدِيثَيْنِ صَحِيحٌ وَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذَا دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ آتَى سَاعَةَ هَذِهِ فَقَالَ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ الْبَدَاءَ وَمَا زِدْتُ عَلَى أَنْ تَوَضَّأْتُ قَالَ وَالْوُضُوءُ أَيْضًا وَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَسَلَّمَ أَمْرًا بِالْفُغْسَلِ. کی اور غسل بھی نہیں کیا) جبکہ تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے غسل کا حکم دیا ہے۔

۴۷۸: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَاعِبُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَرَوَى مَالِكٌ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ قَالَ بَيْنَمَا عُمَرُ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ أَبُو عِيْسَى سَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ هَذَا فَقَالَ الصَّحِيحُ حَدِيثُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَفَرَوِي عَنْ مَالِكٍ أَيْضًا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ نَحْوُ هَذَا الْحَدِيثِ.

۴۷۸: ہم سے بیان کی یہ حدیث محمد بن ابان نے عبد الرزاق کے حوالے سے انہوں نے معمر اور وہ زہری سے روایت کرتے ہیں۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن نے بھی عبد اللہ بن صالح انہوں نے لیث انہوں نے یونس اور انہوں نے زہری یہ حدیث روایت کی ہے اور مالک اس حدیث کو زہری سے اور وہ سالم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا عمرؓ جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے اور حدیث ذکر کی۔ امام ابویسٰی ترمذیؒ فرماتے ہیں میں نے امام بخاریؒ سے اس کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے کہا زہری کی سالم سے اور ان کی اپنے والد سے روایت صحیح ہے۔ امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ مالکؒ سے بھی اسی کی مثل حدیث روایت کی گئی ہے وہ زہری سے وہ سالم سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔

۳۵۰: باب جمعہ کے دن غسل کرنے کی

فضیلت کے بارے میں

۴۷۹: حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اور غسل کروایا اور مسجد جلدی گیا، امام کا ابتدائی خطبہ پایا اور امام کے نزدیک ہوا، خطبہ کو سنا اور اس دوران خاموش رہا تو اس کو ہر قدم پر ایک سال تک روزے رکھنے اور تہجد پڑھنے کا اجر دیا جاتا ہے۔ محمود نے اس حدیث میں کہا کہ کعب نے کہا کہ اس نے غسل کیا اور اپنی بیوی کو غسل کروایا۔ ابن مبارکؒ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا جس نے اپنے سر کو دھویا اور غسل کیا۔ اس باب میں ابوبکر، عمران بن حصین، سلمان، ابوزر، ابوسعید، ابن عمر اور ابویوب رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسٰی ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ اوس بن اوس رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے اور ابوالاشعث کا نام شراحیل بن آدہ ہے۔

۳۵۰: باب فی فضل الفُغْسَلِ

یوم الجمعة

۴۷۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ وَأَبُو جَنَابٍ يَحْيَى بْنُ أَبِي حَبِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيْسَى عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنَعَانِيِّ عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَغَسَلَ وَبَكَرَ وَابْتَكَّرَ وَذَنَّاوَا اسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوهَا آخِرُ سَنَةِ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ هَذَا الْحَدِيثُ قَالَ وَكِيعٌ اغْتَسَلَ هُوَ وَغَسَلَ أَمْرَاتَهُ وَيُرَوَّى عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ أَنَّهُ قَالَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ مَنْ غَسَلَ وَاغْتَسَلَ يَعْنِي غَسَلَ رَأْسَهُ وَاغْتَسَلَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَانِ بْنِ حُصَيْنٍ وَسَلْمَانَ وَأَبِي ذَرٍّ وَأَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ عُمَرَ وَأَبِي أَيُّوبٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَأَبُو الْأَشْعَثِ الصَّنَعَانِيُّ اسْمُهُ شَرَاهِيلُ بْنُ آدَةَ.

۳۵۱: بَابُ فِي الْوُضُوءِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۳۸۰: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَاسِعِيْدُ بْنُ سَفِيَّانَ الْجَحْدَرِيُّ نَاسِعِيْبَةُ عَنْ قَنَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهَا وَنَعِمَتْ وَمَنْ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ أَفْضَلُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ وَعَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ سَمُرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى بَعْضُ أَصْحَابِ قَنَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ اخْتَارُوا الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَأَوْا أَنْ يُجْزَى الْوُضُوءُ مِنَ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَأَوْا أَنْ يُجْزَى الْوُضُوءُ مِنَ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَمِمَّا يَذَلُّ عَلَى أَنْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَنَّهُ عَلَى الْإِخْتِيَارِ لِأَعْلَى الْوُجُوبِ حَدِيثُ عُمَرَ حَيْثُ قَالَ لِعُثْمَانَ وَالْوُضُوءُ أَيْضًا وَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِالْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلَوْ عَلِمْنَا أَنَّ أَمْرَهُ عَلَى الْوُجُوبِ لَا عَلَى الْإِخْتِيَارِ لَمْ يَشْرُكَ عُمَرُ عُثْمَانَ حَتَّى يَرُدَّهُ وَيَقُولَ لَهُ ارْجِعْ وَاغْتَسِلْ وَلَمَّا خَفِيَ عَلَى عُثْمَانَ ذَلِكَ مَعَ عِلْمِهِ وَلَكِنْ ذَلْ هَذَا الْحَدِيثُ أَنَّ الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهِ أَفْضَلُ مِنْ غَيْرِ وَجُوبٌ يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ كَذَلِكَ.

۳۸۱: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَحَسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَذَنَّاوَا سَمِعَ وَأَنْصَتَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَمَنْ مَسَّ الْحَصَى فَقَدْ لَغَا قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۳۵۱: بَابُ جَمْعِهِ كَدَنْ وَضُوكَرْنَا

۳۸۰: حضرت سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جمعہ کے دن وضو کیا اس نے بہتر کیا اور جس نے غسل کیا تو غسل زیادہ افضل ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ، انس اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں سرہ کی حدیث حسن ہے۔ حضرت قتادہ کے بعض ساتھی اسے قتادہ سے وہ حسن سے اور وہ سرہ سے روایت کرتے ہیں بعض حضرات نے اسے قتادہ سے انہوں نے حسن سے اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کیا ہے۔ صحابہ کرام اور بعد کے اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ جمعہ کے دن غسل کیا جائے ان کے نزدیک جمعہ کے دن غسل کی جگہ وضو بھی کیا جاسکتا ہے۔ امام شافعی کہتے ہیں کہ اس کی دلیل حضرت عمر کا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو یہ کہنا ہے کہ وضو بھی کافی ہے تمہیں معلوم ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن غسل کا حکم دیا اور اگر یہ دونوں حضرات جانتے ہوتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غسل واجب کے لئے ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہتے کہ جاؤ اور غسل کرو۔ پھر یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے چھپا ہوا نہ ہوتا کیوں کہ وہ ہر حکم جانتے تھے لیکن اس حدیث میں اس بات پر دلالت ہے کہ جمعہ کے دن غسل کرنا افضل ہے واجب نہیں ہے۔

۳۸۱: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اچھی طرح وضو کیا اور پھر جمعہ کے لئے آیا اور امام سے نزدیک ہو کر بیٹھا پھر خطبہ سنا اور اس دوران خاموش رہا تو اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان ہونے والے اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے اور مزید تین دن کے گناہ بھی بخش دیے جائیں گے۔ اور جو کنکریوں سے کھیلتا رہا اس نے لغو کام کیا (اس

کے لیے اس کا اجر نہیں ہے۔)

۳۵۲: باب جمعہ کی نماز کے لیے جلدی جانا

۴۸۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جس شخص نے جمعہ کے دن غسل کیا جس طرح جنابت سے (اچھی طرح) غسل کیا جاتا ہے اور اول وقت مسجد گیا۔ گویا اس نے اونٹ کی قربانی پیش کی۔ پھر جو شخص دوسری گھڑی میں گیا گویا اس نے گائے کی قربانی پیش کی۔ جو تیسری گھڑی میں گیا گویا اس نے سینک والے دنبے کی قربانی پیش کی پھر جو چوتھی گھڑی میں گیا وہ ایسے ہے جیسے اس نے اللہ کی راہ میں مرغی ذبح کی اور جو پانچویں گھڑی میں گیا وہ اس طرح ہے جیسے کہ اس نے اللہ کی راہ میں ایک انڈا خرچ کیا اور جب امام خطبہ پڑھنے کیلئے آجاتا ہے تو فرشتے خطبہ سننے میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ اس باب میں عبد اللہ بن عمروؓ اور سمرہ بن جندبؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۵۳: باب بغیر عذر جمعہ ترک کرنا

۴۸۳: حضرت عبیدہ بن سفیان روایت کرتے ہیں ابو الجعدؓ سے (یعنی الضمری جو محمد بن عمر کے قول کے مطابق صحابی بھی نہیں) ابو الجعد کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سستی کی وجہ سے تین جمعے نہ پڑھے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔ اس باب میں ابن عمرؓ، ابن عباسؓ اور سمرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو ترمذیؒ کہتے ہیں ابو جعد کی حدیث حسن ہے۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ سے ابو جعد ضمری کا نام پوچھا تو انہیں ان کا نام معلوم نہیں تھا انہوں نے کہا میں ان کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف یہی روایت جانتا ہوں۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ہم اس حدیث کو محمد بن عمروؓ کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔

۳۵۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّكْبِيرِ إِلَى الْجُمُعَةِ

۴۸۲: حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَافِعُنْ نَافِلَك عَنْ سَمِيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غَسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَانَ مَا قَرَّبَ بَدَنَهُ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَانَ مَا قَرَّبَ بَقَرَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَانَ مَا قَرَّبَ كَبْشًا أَقْرَنَ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَانَ مَا قَرَّبَ بَيْضَةً فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَسَمُرَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۳۵۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الْجُمُعَةِ مِنْ غَيْرِ عَذْرِ

۴۸۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَاعِيسِي بْنُ يُونُسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَعَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الْجَعْدِ يَغْنِي الضَّمْرِيُّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ فِيمَا رَعِمَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَهَا وَنَا بِهَا طَبَعَ اللَّهُ عَلَى قَلْبِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عَبَّاسٍ وَسَمُرَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي الْجَعْدِ حَدِيثٌ حَسَنٌ قَالَ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرٍو عَنْ أَبِي الْجَعْدِ الضَّمْرِيِّ فَلَمْ يَعْرِفْ اسْمَهُ وَقَالَ أَعْرِفُ لَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا هَذَا الْحَدِيثَ قَالَ أَبُو عِيسَى وَلَا نَعْرِفُ هَذَا الْحَدِيثَ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو.

۳۵۴: باب کتنی دور سے جمعہ میں حاضر ہو

۳۸۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَدْوُونَةَ قَالَ
نَنَا الْفَضْلُ بْنُ ذَكْوَانَ نَاسِرَائِيلَ عَنْ فُؤَيْدٍ عَنْ رَجُلٍ
مِنْ أَهْلِ قُبَاءَ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنْ نَشْهَدَ الْجُمُعَةَ مِنْ قُبَاءَ قَالَ أَبُو عِيسَى
هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَلَا يَصِحُّ
فِي هَذَا الْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ
وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ الْجُمُعَةُ عَلَى مَا وَاهُ اللَّيْلُ إِلَى أَهْلِ
وَهَذَا حَدِيثٌ إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ إِنَّمَا يُرَوَّى مِنْ
حَدِيثِ مُعَارِكِ بْنِ عَبَّادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
سَعِيدِ بْنِ الْمُقْبَرِيِّ وَضَعَفَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْقَطَّانِ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْمُقْبَرِيِّ فِي الْحَدِيثِ
وَإِخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ عَلَى مَنْ تَجِبُ عَلَيْهِ الْجُمُعَةُ
فَقَالَ بَعْضُهُمْ تَجِبُ الْجُمُعَةُ عَلَى مَنْ آوَاهُ اللَّيْلُ إِلَى
مَنْزِلِهِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَجِبُ الْجُمُعَةُ إِلَّا عَلَى مَنْ
سَمِعَ الْبَيْتَ آءَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ
سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ يَقُولُ كُنَّا عِنْدَ أَحْمَدَ بْنِ
حَنْبَلٍ فَلَمْ يَكُنْ رَأَى مَنْ تَجِبُ الْجُمُعَةُ فَلَمْ يَذْكُرْ أَحْمَدُ فِيهِ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا
قَالَ أَحْمَدُ ابْنُ الْحَسَنِ فَقُلْتُ لَا حَمْدَ بْنَ حَنْبَلٍ فِيهِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ
نَعَمْ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ نَصِيرٍ نَافِعًا عَنْ أَبِي
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجُمُعَةُ
عَلَى مَنْ آوَاهُ اللَّيْلُ إِلَى أَهْلِهِ فَغَضِبَ عَلَيَّ أَحْمَدُ

۳۸۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَدْوُونَةَ قَالَ
نَنَا الْفَضْلُ بْنُ ذَكْوَانَ نَاسِرَائِيلَ عَنْ فُؤَيْدٍ عَنْ رَجُلٍ
مِنْ أَهْلِ قُبَاءَ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنْ نَشْهَدَ الْجُمُعَةَ مِنْ قُبَاءَ قَالَ أَبُو عِيسَى
هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَلَا يَصِحُّ
فِي هَذَا الْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ
وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ الْجُمُعَةُ عَلَى مَا وَاهُ اللَّيْلُ إِلَى أَهْلِ
وَهَذَا حَدِيثٌ إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ إِنَّمَا يُرَوَّى مِنْ
حَدِيثِ مُعَارِكِ بْنِ عَبَّادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
سَعِيدِ بْنِ الْمُقْبَرِيِّ وَضَعَفَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْقَطَّانِ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْمُقْبَرِيِّ فِي الْحَدِيثِ
وَإِخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ عَلَى مَنْ تَجِبُ عَلَيْهِ الْجُمُعَةُ
فَقَالَ بَعْضُهُمْ تَجِبُ الْجُمُعَةُ عَلَى مَنْ آوَاهُ اللَّيْلُ إِلَى
مَنْزِلِهِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَجِبُ الْجُمُعَةُ إِلَّا عَلَى مَنْ
سَمِعَ الْبَيْتَ آءَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ
سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ يَقُولُ كُنَّا عِنْدَ أَحْمَدَ بْنِ
حَنْبَلٍ فَلَمْ يَكُنْ رَأَى مَنْ تَجِبُ الْجُمُعَةُ فَلَمْ يَذْكُرْ أَحْمَدُ فِيهِ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا
قَالَ أَحْمَدُ ابْنُ الْحَسَنِ فَقُلْتُ لَا حَمْدَ بْنَ حَنْبَلٍ فِيهِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ
نَعَمْ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ نَصِيرٍ نَافِعًا عَنْ أَبِي
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجُمُعَةُ
عَلَى مَنْ آوَاهُ اللَّيْلُ إِلَى أَهْلِهِ فَغَضِبَ عَلَيَّ أَحْمَدُ

وَقَالَ اسْتَغْفِرْ رَبَّكَ اسْتَغْفِرْ رَبَّكَ وَإِنَّمَا فَعَلَ بِهِ
أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ هَذَا لِأَنَّهُ لَمْ يُعِدْ هَذَا الْحَدِيثَ
شَيْئًا وَضَعَفَهُ لِحَالِ إِسْنَادِهِ.

٣٥٥: بَابُ مَا جَاءَ فِي وَقْتِ الْجُمُعَةِ

٣٨٥: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَيْمُونٍ نَا سُرَيْحُ بْنُ النُّعْمَانِ نَا
فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ التَّيْمِيِّ
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي
الْجُمُعَةَ حِينَ تَمِيلُ الشَّمْسُ.

٣٨٦: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا أَبُو دَاوُدَ
الطَّيَالِسِيُّ نَافِلِيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَنَسٍ نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ
سَلَمَةَ بْنِ أَكْوَعَ وَجَابِرِ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ أَبُو
عِيْسَى حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهُوَ
الَّذِي أَجْمَعَ عَلَيْهِ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ وَقْتُ
الْجُمُعَةِ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ كَوَقْتُ الظُّهْرِ وَهُوَ
قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدُ وَاسْحَقُ وَرَوَى بَعْضُهُمْ أَنَّ
صَلَاةَ الْجُمُعَةِ إِذَا صَلَّيْتَ قَبْلَ الزَّوَالِ أَنَّهَا تَجُوزُ
أَيْضًا وَقَالَ أَحْمَدُ وَمَنْ صَلَّى هَا قَبْلَ الزَّوَالِ فَإِنَّهُ لَمْ
يَرَعْ عَلَيْهِ إِعَادَةُ.

٣٥٦: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخُطْبَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ

٣٨٤: حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ الْفَلَّاسُ
نَاعُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ وَيَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ أَبُو عَسَانَ الْعُبَيْرِيُّ
قَالَا ثَنَا مُعَاذُ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعْطَبُ إِلَى جَذْعٍ فَلَمَّا
اتَّخَذَ عَلَى الْمَنِيرِ حَنْ الْجَذْعِ حَتَّى آتَاهُ فَالْتَزَمَهُ فَسَكَنَ
وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَجَابِرٍ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَأَبِي إِثْنِ
كَعْبٍ وَأَبْنِ عَبَّاسٍ وَأُمِّ سَلَمَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ
ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ وَمُعَاذُ بْنُ

میں آگئے اور فرمایا اپنے رب سے استغفار کرو، امام احمدؒ نے ایسا اس لیے کیا کہ وہ اسے حدیث نہیں سمجھتے تھے کیوں کہ اس کی سند ضعیف ہے۔

۳۵۵: باب وقتِ جمعہ کے بارے میں

۳۸۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ اس وقت پڑھتے تھے جب سورج ڈھل جاتا تھا۔

۲۸۶: روایت کی ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے انہوں نے ابوداؤد طیالسی سے انہوں نے فلیح بن سلیمان سے انہوں نے عثمان بن عبد الرحمن ایتیمی سے انہوں نے انس بن مالک سے اوپر کی حدیث کی مثل۔ اس باب میں سلمہ بن اکوعؓ، جابرؓ اور زبیر بن عوامؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسٰی ترمذیؒ کہتے ہیں حدیث انسؓ حسن صحیح ہے اور اکثر اہل علم کا اس پر اجماع ہے کہ جمعہ کا وقت آفتاب کے ڈھل جانے پر ہوتا ہے جیسا کہ ظہر کی نماز کا وقت۔ امام شافعیؒ احمدؒ اور اسحاقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض حضرات کہتے ہیں کہ جمعہ کی نماز آفتاب کے زوال سے پہلے پڑھ لینا بھی جائز ہے۔ امام احمدؒ فرماتے ہیں جو شخص جمعہ کی نماز زوال سے پہلے پڑھ لے تو اسے نماز کا لوٹانا (یعنی دوبارہ پڑھنا) ضروری نہیں۔

۳۵۶: باب منبر پر خطبہ پڑھنا

۴۸۷: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کھجور کے تنے کے پاس کھڑے ہو کر خطبہ دیا کرتے تھے پھر جب آپ ﷺ کے لئے منبر بنایا تو کھجور کا تنارونے لگا یہاں تک کہ آپ ﷺ اس کے پاس آئے اور اسے چٹا لیا۔ پس وہ چپ ہو گیا۔ اس باب میں حضرت انسؓ، جابرؓ، سہل بن سعدؓ، ابی بن کعبؓ، ابن عباسؓ اور ام سلمہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عمرؓ حسن غریب صحیح ہے اور معاذ بن علاءؓ بصرہ کے رہنے والے ہیں جو ابو عمرو بن علاء

کے بھائی ہیں۔

۳۵۷: باب دونوں خطبوں کے درمیان میں بیٹھنا
۳۸۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ دیتے اور بیٹھ جاتے پھر
کھڑے ہوتے اور خطبہ دیتے۔ راوی کہتے ہیں جیسا آج کل
لوگ کرتے ہیں۔ اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما، جابر
بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ اور جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے بھی
روایات مروی ہیں۔ امام ابویسیلی ترمذی فرماتے ہیں کہ ابن عمر
رضی اللہ عنہما کی حدیث صحیح ہے اور علماء کے نزدیک یہی ہے کہ
دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھ کر ان میں فرق کر دے۔

۳۵۸: باب خطبہ مختصر پڑھنا

۳۸۹: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتا تھا، آپ ﷺ
کی نماز بھی درمیان ہوتی اور خطبہ بھی متوسط (یعنی نہ زیادہ
طویل اور نہ زیادہ مختصر) اس باب میں عمار بن یاسر اور ابن ابی
اونس سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسیلی ترمذی فرماتے ہیں کہ
جابر بن سمرہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۵۹: باب منبر پر قرآن پڑھنا

۳۹۰: صفوان بن یعلیٰ ابن امیہ اپنے والد سے نقل کرتے
ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ آیت
پڑھتے ہوئے سنا ”وَنَا دُوا يَا مَالِكُ“ اس باب میں
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے
بھی روایت ہے۔ امام ابویسیلی ترمذی فرماتے ہیں یعلیٰ بن
امیہ کی حدیث حسن غریب صحیح ہے اور یہ ابن عیینہ کی حدیث
ہے۔ اہل علم کی ایک جماعت اسی پر عمل پیرا ہے کہ خطبہ میں
قرآن کی آیات پڑھی جائیں۔ امام شافعیؒ کہتے ہیں کہ اگر
امام خطبہ دیتے ہوئے قرآن کی کوئی آیت نہ پڑھے تو خطبہ

الْعَلَاءُ هُوَ بَصْرِيٌّ أَخُو أَبِي عُمَرَ وَبْنِ الْعَلَاءِ.

۳۵۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجُلُوسِ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ
۳۸۸: حَدَّثَنَا حَمِيدُ بْنُ مَسْعَدَةَ الْبَصْرِيُّ نَا خَالِدَ بْنَ
الْحَارِثِ نَاعْبِيدَ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ يَوْمَ
الْجُمُعَةِ ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ قَالَ مِثْلُ
مَا يَفْعَلُونَ الْيَوْمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ
ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ الَّذِي رَأَاهُ أَهْلُ
الْعِلْمِ أَنَّ يَفْضِلُ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ بِجُلُوسٍ.

۳۵۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي قِصْرِ الْخُطْبَةِ

۳۸۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَذَا قَالَا نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ
سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنْتُ
أُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتْ صَلَوَتُهُ
قَصْداً وَخُطْبَتُهُ قَصْداً وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَارِ بْنِ يَاسِرٍ
وَأَبْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ جَابِرِ بْنِ
سَمُرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۳۵۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ عَلَى الْمَنْبَرِ

۳۹۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ
دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ
أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقْرَأُ عَلَى الْمَنْبَرِ وَنَا دُوا يَا مَالِكُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ يَعْلَى
بْنِ أُمَيَّةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ وَهُوَ حَدِيثُ
ابْنِ عُيَيْنَةَ وَقَدْ اخْتَارَهُ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ يَقْرَأَ إِلَّا
مَا مُمْ فِي الْخُطْبَةِ يَا مَنِ الْقُرْآنَ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَإِذَا
خَطَبَ إِلَّا مَا مُمْ فَلَمْ يَقْرَأْ فِي خُطْبَتِهِ شَيْئاً مِنَ الْقُرْآنِ

أَعَادَ الْخُطْبَةَ

دوبارہ پڑھے۔

۳۶۰: بَابُ فِي اسْتِقْبَالِ الْإِمَامِ إِذَا خَطَبَ

۴۹۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكُوفِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَوَى عَلَى الْمِنْبَرِ اسْتَقْبَلَنَا بِوُجُوهِنَا وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَحَدِيثُ مَنْصُورٍ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ عَطِيَّةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ عَطِيَّةَ ضَعِيفٌ ذَا هَبِّ الْحَدِيثِ عِنْدَ أَصْحَابِنَا بِنَا وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ يَسْتَحْبُّونَ اسْتِقْبَالَ الْإِمَامِ إِذَا خَطَبَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَاسْحَاقَ قَالَ أَبُو عِيسَى وَلَا يَصِحُّ فِي هَذَا الْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ.

۳۶۱: بَابُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ إِذَا جَاءَ

الرَّجُلُ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ

۴۹۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَلَّيْتَ قَالَ لَا قَالَ فَقُمْ فَارْكَعْ قَالَ أَبُو عِيسَى وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۴۹۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ نَاسُفِيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ دَخَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَمَرَّوَانُ يَخْطُبُ فَقَامَ يُصَلِّي فَبَجَاءَ الْحَرَسُ لِيُجْلِسُوهُ فَأَبَى حَتَّى صَلَّى فَلَمَّا انْصَرَفَ اتَيْنَاهُ فَقُلْنَا رَحِمَكَ اللَّهُ كَاذِبًا لَيَقْعُوكَ فَقَالَ مَا كُنْتُ لِأَتُرَّ

۳۶۰: باب خطبہ دیتے وقت امام کی طرف منہ کرنا

۴۹۱: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ کے لئے منبر پر تشریف لے جاتے تو ہم اپنے چہرے آپ کی طرف کر دیتے تھے۔ اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے اور منصور کی حدیث کو ہم محمد بن فضل بن عطیہ کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے محمد بن فضل بن عطیہ ضعیف ہیں۔ ہمارے اصحاب کے نزدیک یہ حدیثوں کو بھلا دینے والے ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم وغیرہ کا اسی پر عمل ہے کہ امام کی طرف چہرہ کرنا مستحب ہے۔ یہ سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق کا قول ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ اس باب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی کوئی حدیث ثابت نہیں ہے۔

۳۶۱: باب امام کے خطبہ دیتے

ہوئے آنے والا شخص دو رکعت پڑھے

۴۹۲: حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے کہ ایک شخص آیا۔ آپ ﷺ نے اس سے پوچھا کیا تم نے نماز پڑھی؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اٹھو اور پڑھو۔ امام عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۹۳: حضرت عیاض بن عبد اللہ بن ابوسرح فرماتے ہیں کہ حضرت ابوسعید خدریؓ جمعہ کے دن مسجد میں داخل ہوئے تو مروان خطبہ دے رہا تھا۔ انہوں نے نماز پڑھنی شروع کر دی۔ اس پر محافظ انہیں بٹھانے کے لیے آئے لیکن آپ نہ مانے یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہو گئے پھر جب جمعہ کی نماز سے فارغ ہو گئے تو ہم ان کے پاس آئے اور کہا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم

کرے یہ لوگ تو آپ پر ٹوٹ پڑے تھے انہوں نے فرمایا میں انہیں (دور کعتوں کو) رسول اللہ ﷺ سے دیکھ لینے کے بعد کبھی نہ چھوڑتا پھر واقع بیان کیا کہ ایک مرتبہ جمعہ کے دن ایک آدمی آیا میلی کھلی صورت میں اور نبی ﷺ خطبہ دے رہے تھے چنانچہ آپ ﷺ نے اسے حکم دیا (دور کعتیں پڑھنے کا)۔ اس نے دور کعتیں پڑھیں اور آپ ﷺ خطبہ دیتے رہے۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ابن عیینہ اگر امام کے خطبہ کے دوران آتے تو دور کعتیں پڑھا کرتے تھے اور اسی کا حکم دیتے تھے۔ ابو عبد الرحمن مقلبی انہیں دیکھ رہے ہوتے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں میں نے ابن ابی عمر سے سنا کہ ابن عیینہ محمد بن عجلان ثقفی اور مامون بن الحدیث ہیں۔ اس باب میں جابرؓ، ابو ہریرہؓ اور سہل بن سعدؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ابو سعید خدریؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر بعض اہل علم کا عمل ہے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ، اسحاقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں جب امام کے خطبہ دیتے ہوئے داخل ہو

كُهُمَا بَعْدَ شَيْءٍ رَأَيْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي هَيْئَةِ بَذَّةٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَأَمَرَهُ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ كَانَ ابْنُ عُيَيْنَةَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ إِذَا جَاءَ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ وَيَأْمُرُ بِهِ وَكَانَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقَرِّي يَرَاهُ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عَجَلَانَ ثَقَفًا مَا مَوَّنَا فِي الْحَدِيثِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ هُرَيْرَةَ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ قَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا دَخَلَ الْإِمَامُ يَخْطُبُ فَإِنَّهُ يَجْلِسُ وَلَا يُصَلِّي وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ.

تو بیٹھ جائے اور نماز نہ پڑھے۔ یہ سفیان ثوریؒ اور اہل کوفہ (احناف) کا قول ہے اور پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

۳۹۴: قتیبہ علاء بن خالد قرطبی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حسن بصریؒ کو دیکھا کہ جب وہ مسجد میں داخل ہوئے تو امام خطبہ پڑھ رہا تھا انہوں نے دور کعتیں پڑھیں اور پھر بیٹھے۔ (امام ترمذیؒ فرماتے ہیں) حضرت حسن نے حدیث کی پیروی میں ایسا کیا اور وہ خود حضرت جابرؓ کی یہ حدیث روایت کرتے ہیں۔

۳۹۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنُ خَالِدٍ الْقُرَشِيُّ قَالَ رَأَيْتُ الْحَسَنَ الْبَصْرِيَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ إِنَّمَا فَعَلَ الْحَسَنُ اتِّبَاعًا لِلْحَدِيثِ وَهُوَ رَوَى عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْحَدِيثُ.

۳۶۲: باب جب امام خطبہ پڑھتا ہو تو

۳۶۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

کلام مکروہ ہے

الْكَلَامِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ

۳۹۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر امام خطبہ دے رہا ہو تو اس دوران اگر کسی نے کہا کہ چپ رہو تو اس نے لغوات کی۔ اس باب میں ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ

۳۹۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْلَيْثِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ أَنْصِتْ فَقَدْ لَغَا وَفِي الْبَابِ

عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ أَهْلُ الْعِلْمِ كَرِهُوا لِلرَّجُلِ أَنْ يَتَكَلَّمَ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَالُوا إِنْ تَكَلَّمَ غَيْرُهُ قَالَ لَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ إِلَّا بِالْإِشَارَةِ وَاخْتَلَفُوا فِي رَدِّ السَّلَامِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ فَرَحَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي رَدِّ السَّلَامِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَاسْحَقَ وَكَرِهَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِينَ وَغَيْرِهِمْ ذَلِكَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ.

عنه سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے۔ اسی پر اہل علم کا عمل ہے کہ امام کے خطبہ کے دوران بات کرنا مکروہ ہے۔ اگر کوئی دوسرا بات کرے تو اسے بھی اشارے سے منع کرے۔ لیکن سلام کا جواب دینے اور چھینک کا جواب دینے کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض اہل علم دونوں کی اجازت دیتے ہیں جن میں امام احمدؒ اور اسحاقؒ بھی شامل ہیں جبکہ بعض علماء تابعینؒ وغیرہ اسے مکروہ سمجھتے ہیں۔ امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۳۶۳: بَابُ فِي كَرَاهِيَةِ التَّخَطِّي

يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۳۶۳: جمعہ کے دن لوگوں

کو پھلانگ کر آگے جانا مکروہ ہے

۴۹۶: سہل بن معاذ بن انس جہنی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن گردنیں پھلانگ کر آگے جاتا ہے اسے جہنم پر جانے کے لئے پل بنایا جائے گا۔ اس باب میں حضرت جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں سہل بن معاذ بن انس جہنی کی حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو زشدین بن سعد کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے کہ جمعہ کے دن گردنیں پھلانگ کر آگے جانا مکروہ ہے۔ اس مسئلہ میں علماء نے شدت اختیار کی ہے۔ بعض علماء زشدین بن سعد کو ضعیف قرار دیتے ہیں۔

۴۹۶: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَارُشِدِينَ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدَانَ بْنِ قَائِدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ بْنِ أَنَسٍ الْجَهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اتَّخَذَ جِسْرًا إِلَى جَهَنَّمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ بْنِ أَنَسٍ الْجَهَنِيِّ حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ زُشْدِينَ بْنِ سَعْدٍ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا أَنْ يَتَخَطَّى الرَّجُلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ رِقَابَ النَّاسِ وَشَدُّوا فِي ذَلِكَ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي زُشْدِينَ بْنِ سَعْدٍ وَضَعْفَهُ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ.

۳۶۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

خطبہ کے دوران احتباء مکروہ ہے

۴۹۷: سہل بن معاذ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن امام کے خطبہ کے دوران جوبہ سے منع فرمایا ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے

۳۶۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

الْإِحْتِبَاءِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ

۴۹۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ وَالْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الثَّوْرِيُّ قَالَا نَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُفَرِّجِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو مَرْحُومٍ عَنْ سَهْلِ

۱۔ جوبہ احتباء کو کہتے ہیں اور احتباء دونوں گھٹنوں کو پیٹ کے ساتھ ملا کر اوپر کی طرف کرنا اور کولہوں پر بیٹھ کر کمر اور ٹانگوں کو کسی کپڑے سے باندھ دینے یا دونوں ہاتھوں سے پکڑ لینے کو کہتے ہیں۔ اور اگر اسی طرح بیٹھ کر دونوں ہاتھ زمین پر رکھے تو اسے اقعاء کہتے ہیں۔

ہیں یہ حدیث حسن ہے اور ابو مرحوم کا نام عبدالرحیم بن میمون ہے۔ اہل علم کی ایک جماعت جمعہ کے خطبے کے دوران جوہ کو مکروہ سمجھتی ہے۔ جبکہ بعض حضرات جن میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ وغیرہ بھی شامل ہیں نے اس کی اجازت دی ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ اور اسحاق رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے کہ خطبے کے دوران اس طرح بیٹھنے میں کوئی حرج نہیں۔

۳۶۵: باب منبر پر دعا کے

لئے ہاتھ اٹھانا مکروہ ہے

۳۹۸: احمد بن منیع، ہشیم سے اور وہ حصین سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے عمارہ بن رویہ سے بشر بن دوان کے خطبہ دیتے وقت دعا کے لیے ہاتھ اٹھانے پر یہ سنا کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں چھوٹے اور نکلے ہاتھوں کو خراب کرے۔ بے شک میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس سے زیادہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا اور ہشیم نے اپنی شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۶۶: باب جمعہ کی اذان

۳۹۹: حضرت سائب بن یزید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں (جمعہ کی) اذان امام کے نکلنے پر ہوا کرتی تھی پھر نماز کی اقامت ہوتی اس کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں زیادہ ہوئی تیسری اذان زیادہ ہوئی (یعنی بشمول تکبیر کے) زوراء پر۔

۳۶۷: باب امام کا منبر سے اترنے کے

بعد بات کرنا

۵۰۰: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم

بْنِ مُعَاذٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْحَبْوَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَأَبُو مَرْحُومٍ اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ مَيْمُونٍ وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ الْحَبْوَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ وَرَخَّصَ فِي ذَلِكَ بَعْضُهُمْ مِنْهُمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَغَيْرُهُ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ لَا يَرِيَانِ بِالْحَبْوَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ بَأْسًا.

۳۶۵: بَاب مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ رَفْعِ

الْيَدَيْنِ عَلَى الْمِنْبَرِ

۳۹۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا حُصَيْنٌ قَالَ سَمِعْتُ عُمَارَةَ ابْنَ رُوَيْبَةَ وَبَشَرَ بْنَ مَرْوَانَ يَخْطُبُ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ فَقَالَ عُمَارَةُ قَبَّحَ اللَّهُ هَاتَيْنِ الْيَدَيْنَيْنِ الْقُصِيرَتَيْنِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يَزِيدُ عَلَى أَنْ يَقُولَ هَكَذَا وَأَشَارَ هُشَيْمٌ بِالسَّبَابَةِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۳۶۶: بَاب مَا جَاءَ فِي آذَانِ الْجُمُعَةِ

۳۹۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْحِطَّاطُ عَنْ أَبِي ذُنَبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدٍ قَالَ كَانَ الْآذَانُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَى بَكْرٍ وَعُمَرُ إِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ وَأَقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ زَادَ الْبَدَاءَ الثَّلَاثَ عَلَى الزُّورَاءِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۳۶۷: بَاب مَا جَاءَ فِي الْكَلَامِ بَعْدَ

نُزُولِ الْإِمَامِ مِنَ الْمِنْبَرِ

۵۰۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو دَاوُدَ

ﷺ منبر سے اترتے تو بوقت ضرورت بات کر لیتے تھے۔ امام ابو یسٰی ترمذیؒ فرماتے ہیں اس حدیث کو ہم جریر بن حازم کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے میں نے امام بخاریؒ سے سنا کہ جریر بن حازم کو اس حدیث میں وہم ہو گیا ہے اور صحیح ثابت کی حضرت انسؓ سے مروی روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا (ایک مرتبہ) اقامت کہی جانے کے بعد ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کو ہاتھ سے پکڑ لیا اور باتیں کرنے لگا یہاں تک کہ بعض لوگ اونگھنے لگے۔ امام بخاریؒ فرماتے ہیں حدیث تو یہ ہے جبکہ جریر بن حازم کبھی کبھی وہم کر جاتے ہیں اگرچہ وہ صدوق ہیں۔ امام بخاریؒ ہی کہتے ہیں کہ جریر بن حازم کو ثابت کی انسؓ سے مروی اس حدیث میں بھی وہم ہوا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب اقامت ہو جائے تو اس وقت تک نہ کھڑے ہو جب تک مجھے دیکھ نہ لو۔ امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ حماد بن زید سے مروی ہے کہ وہ ثابت بنانی کے پاس تھے تو حجاج صواف نے یحییٰ بن ابو کثیر سے انہوں نے عبد اللہ بن قتادہ سے انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت بیان کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا جب نماز کی تکبیر ہو تو نماز کے لئے اس وقت تک کھڑے نہ ہو جب تک مجھے دیکھ نہ لو، اس پر جریر وہم میں مبتلا ہو گئے انہیں یہ گمان ہوا کہ یہ حدیث ثابت نے انسؓ سے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے۔

۵۰۱: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نماز کی اقامت ہو جانے کے بعد رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ ایک شخص آپ ﷺ سے باتیں کر رہا تھا اور وہ قبلے اور آپ ﷺ کے درمیان کھڑا تھا۔ وہ باتیں کرتا رہا یہاں تک کہ میں نے بعض حضرات کو نبی اکرم ﷺ کے زیادہ دیر تک کھڑے رہنے کی وجہ سے اونگھتے ہوئے دیکھا۔ امام ابو یسٰی ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

الطَّيَالِسِيُّ نَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ بِالْحَاجَةِ إِذَا نَزَلَ مِنَ الْمِنْبَرِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ وَهُمْ جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَالصَّحِيحُ مَا رَوَى عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَأَخَذَ رَجُلٌ بِيَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَازَالَ يُكَلِّمُهُ حَتَّى نَعَسَ بَعْضُ الْقَوْمِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَالْحَدِيثُ هُوَ هَذَا وَجَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ رَبَّمَا يَهُمُ فِي الشَّيْءِ وَهُوَ صَدُوقٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهُمْ جَرِيرُ ابْنُ حَازِمٍ فِي حَدِيثِ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي قَالَ مُحَمَّدٌ وَ يُرَوَّى عَنْ حَمَادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ فَحَدَّثَ حَجَّاجُ الصَّوَّافِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي فَوَهُمَ جَرِيرُ فَظَنَّ أَنَّ ثَابِتًا حَدَّثَهُمْ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۵۰۱: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا تَقَامُ الصَّلَاةُ يُكَلِّمُهُ الرَّجُلُ يَقُومُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَمَا زَالَ يُكَلِّمُهُ وَلَقَدْ رَأَيْتُ بَعْضَهُمْ يَنَعَسُ مِنْ طَوْلِ قِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

فِي صَلَوةِ الْجُمُعَةِ

کے بارے میں

۵۰۲: حضرت عبید اللہ بن ابی رافع (رسول اللہ ﷺ کے مولیٰ) سے روایت کہ مروان حضرت ابو ہریرہؓ کو مدینہ میں اپنا جانشین مقرر کر کے مکہ چلا گیا۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے ہمیں جمعہ کی نماز پڑھائی اور پہلی رکعت میں ”سورة الجمعة“ اور دوسری رکعت میں ”سورة المنافقون“ پڑھی۔ عبید اللہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو ہریرہؓ سے ملاقات کی اور ان سے کہا کہ آپؓ نے یہ دونوں سورتیں اس لئے پڑھیں کہ حضرت علیؓ کو فہم میں بھی پڑھتے تھے۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ دو سورتیں پڑھتے ہوئے سنا ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ، نعمان بن بشیرؓ اور ابو عنبسہ خولانیؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ آپ ﷺ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ جمعہ کی نماز میں ”سورة الاعلى“ اور ”سورة الغاشية“ پڑھا کرتے تھے۔

۳۶۹: باب جمعہ کے

دن فجر کی نماز میں کیا پڑھا جائے

۵۰۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن فجر کی نماز میں سورة السجدة (الم تنزيل) اور سورة الدهر (وهل اتى على الانسان) پڑھا کرتے تھے۔ اس باب میں سعد رضی اللہ عنہ، ابن مسعود رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ابویسی ترمذیؒ فرماتے ہیں ابن عباسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسے سفیان ثوریؒ اور کئی حضرات نے محول سے روایت کیا ہے۔

۳۷۰: باب جمعہ سے پہلے اور بعد کی نماز

۵۰۴: سالم اپنے والد اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ جمعہ کے بعد دو رکعت نماز پڑھتے

۵۰۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ أَبَاهُ هُرَيْرَةً عَلَى الْمَدِينَةِ وَخَرَجَ إِلَى مَكَّةَ فَصَلَّى بِنَا أَبَوِ هُرَيْرَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَرَأَ سُورَةَ الْجُمُعَةِ وَفِي السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَأَذْرَكْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ لَهُ تَقْرَأُ سُورَتَيْنِ كَانَ عَلِيُّ يَقْرَأُ بِهِمَا بِالْكُوفَةِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهِمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَالتَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَوةِ الْجُمُعَةِ بِسَبْحِ اسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَلْ أَتَكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ.

۳۶۹: بَاب مَا جَاءَ فِي مَا يَقْرَأُ فِي

صَلَوةِ الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۵۰۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا شَرِيكَ عَنْ مَحْوِلِ بْنِ رَاشِدٍ مُسْلِمٍ الطَّبِيزِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي صَلَوةِ الْفَجْرِ تَنْزِيلَ السَّجْدَةِ وَهَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مَحْوِلٍ

۳۷۰: بَاب فِي الصَّلَوةِ قَبْلَ الْجُمُعَةِ وَبَعْدَهَا

۵۰۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

تھے۔ اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بواسطہ نافع بھی مروی ہے۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ امام شافعی اور امام احمد کا بھی یہی قول ہے۔

۵۰۵: نافع، ابن عمرؓ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے نماز جمعہ پڑھنے کے بعد گھر میں دو رکعتیں پڑھیں اور پھر فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ایسا ہی کرتے تھے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۰۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ (کی نماز) کے بعد نماز پڑھنا چاہے تو چار رکعت پڑھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۰۷: روایت کی ہم سے حسن بن علیؓ نے انہوں نے کہا خبر دی ہم کو علی بن مدینی نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے کہا ہم سہیل بن ابی صالح کو حدیث میں ثابت تر سمجھتے تھے۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ وہ جمعہ سے پہلے اور جمعہ کے بعد چار رکعت پڑھتے تھے۔ حضرت علی بن ابی طالب سے مروی ہے کہ انہوں نے جمعہ کے بعد پہلے دو اور پھر چار رکعت پڑھنے کا حکم دیا۔ سفیان ثوریؓ اور ابن مبارکؓ، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے قول پر عمل کرتے ہیں۔ اسحاقؓ کہتے ہیں کہ اگر جمعہ سے پہلے مسجد میں نماز پڑھے تو چار رکعت اور اگر گھر پر پڑھے تو دو رکعت پڑھے اور دلیل لائے ہیں کہ نبی ﷺ جمعہ کے دن گھر میں دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے ایک اور حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا تم میں جو شخص جمعہ کے بعد نماز پڑھنا چاہے تو چار رکعت پڑھے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؓ کہتے ہیں کہ ابن عمرؓ نے ہی یہ حدیث بیان کی ہے کہ آپ ﷺ جمعہ کے بعد گھر میں دو رکعتیں پڑھتے

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَيْضًا وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ.

۵۰۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْكَائِكَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا صَلَّى الْجُمُعَةَ أَنْصَرَفَ فَصَلَّى سَجْدَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ذَلِكَ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۵۰۶: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَهِيلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ أَرْبَعًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۵۰۷: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ كُنَّا نَعُدُّ سَهِيلَ بْنَ أَبِي صَالِحٍ ثُبًّا فِي الْحَدِيثِ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَرَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الْجُمُعَةِ أَرْبَعًا وَبَعْدَهَا أَرْبَعًا وَرَوَى عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ أَمَرَ أَنْ يُصَلَّى بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَرْبَعًا وَذَهَبَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ إِلَى قَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ أَسْحَقُ إِنَّ صَلَّى فِي الْمَسْجِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ صَلَّى أَرْبَعًا وَإِنْ صَلَّى فِي بَيْتِهِ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَاحْتِجَّ بِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ وَحَدِيثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ أَرْبَعًا قَالَ أَبُو عِيْسَى وَابْنُ عُمَرَ هُوَ الَّذِي رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ وَابْنُ عُمَرَ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى

تھے اور پھر ابن عمرؓ نے نبی ﷺ کے بعد جمعہ کی نماز کے بعد مسجد میں دو رکعت اور پھر چار رکعت نماز پڑھی۔

۵۰۸: ہم سے یہ بات بیان کی ابن عمرؓ نے ان سے سفیان نے ان سے ابن جریج نے ان سے عطاء نے کہ انہوں نے ابن عمرؓ کو جمعہ کے بعد پہلے دو رکعتیں اور اس کے بعد چار رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا۔ سعید بن عبد الرحمن مخزومی، سفیان بن عیینہ سے اور وہ عمرو بن دینار سے روایت کرتے ہیں کہ عمرو نے کہا میں نے زہری سے بہتر حدیث بیان کرنے والا نہیں دیکھا اور نہ ہی دولت کو ان سے زیادہ حقیر جاننے والا دیکھا اور ان کے نزدیک دراہم اونٹ کی ٹنگی کے برابر حیثیت رکھتے تھے۔ امام ابویسی ترمذیؒ فرماتے ہیں میں نے ابن عمرؓ سے بحوالہ سفیان بن عیینہ سنا کہ سفیان کہا کرتے تھے کہ عمرو بن دینار زہری سے بڑے تھے۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّى بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ أَرْبَعًا.

۵۰۸: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ ابْنُ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ صَلَّى بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى بَعْدَ ذَلِكَ أَرْبَعًا حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُخْزُومِيُّ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ دِينَارٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا انْصَرَفَ لِلْحَدِيثِ مِنَ الزُّهْرِيِّ وَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا الدَّرَاهِمَ أَهْوَنَ عِنْدَهُ مِنْهُ إِنْ كَانَتِ الدَّرَاهِمُ عِنْدَهُ بِمَنْزِلَةِ الْبَعْرِ قَالَ أَبُو عِيْسَى سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ يَقُولُ كَانَ عُمَرُ وَبْنُ دِينَارٍ أَكْبَرَ مِنَ الزُّهْرِيِّ.

فقائلہ: قارئین نے جمعہ کے بعد کی سنتوں کی رکعتوں کے متعلق پڑھا ترمذی شریف کے علاوہ اور کتب احادیث کو ملا کر معلوم ہوتا ہے کہ دو، چار اور چھ رکعت ثابت ہیں احناف نے چھ رکعت پڑھنے کا مسلک اختیار کیا ہے۔

۳۷۱: باب جو جمعہ کیا یک رکعت کو پاسکے

۵۰۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے نماز کی ایک رکعت پالی۔ اس نے تمام نماز کو پالیا۔ امام ابویسی ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اکثر علماء صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا اسی پر عمل ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر ایک رکعت ملی تو دوسری کو اس کے ساتھ ملا لے اور اگر امام قعدہ کی حالت میں پہنچے تو چار رکعت پڑھے۔ سفیان ثوری رحمہ اللہ، ابن مبارک رحمہ اللہ، شافعی رحمہ اللہ، احمد رحمہ اللہ اور احق رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۳۷۱: بَابُ فِيمَنْ يُذْرِكُ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً

۵۰۹: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَذْرَكَ عَنِ الصَّلَاةِ رَكْعَةً فَقَدْ أَذْرَكَ الصَّلَاةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ قَالُوا مَنْ أَذْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْجُمُعَةِ صَلَّى إِلَيْهَا أُخْرَى وَمَنْ أَذْرَكَهُمْ جَلَسُوا صَلَّى أَرْبَعًا وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَ أَحْمَدُ وَاسْحَقُ.

فقائلہ: احناف کا مختلف احادیث کو دیکھنے کے بعد یہ مسلک ہے کہ جو آدمی جمعہ کی نماز میں تشہد میں مل گیا اسے جمعہ مل گیا۔ لیکن ایسا کرنا یا معمولاً تاخیر سے جانا گناہ ہے اول وقت مسجد میں جانا چاہئے اور امام کا عربی خطبہ پورا سنا چاہئے اور برصغیر

میں عربی خطبہ سے پہلے اردو میں تقریر ہوتی ہے گو اب علماء اس کو اختلافی مسائل کی نذر کر دیتے ہیں یہ غلط ہے۔ اصلاح معاشرہ، تعمیر سیرت اور اتباع سنت نبوی ﷺ اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر وعظ ہونا چاہیے۔ ہمارے ہاں چونکہ لوگ نماز روزے زکوٰۃ کے متعلق کم جانتے ہیں اور جو کچھ نماز میں پڑھا جاتا ہے اس کو غلط پڑھتے ہیں پہلے اس کی اصلاح ہونی چاہیے اور اس کے لئے اول وقت جا کر وعظ سنا چاہئے۔ لیکن ہمارے ہاں علماء ادھر ادھر کی باتیں کرتے ہیں لہذا عوام گھر سے خطبے کے وقت چلتے ہیں۔ علماء اور سامعین دونوں کا وطرہ غلط ہے۔ خطبے کو مثبت سوچ و فکر کو پروان چڑھانے کے لئے ہونا چاہئے۔

۳۷۲: باب جمعہ کے دن قیلولہ

۵۱۰: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کھانا بھی جمعہ کے بعد کھاتے اور قیلولہ بھی جمعہ کے بعد ہی کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے۔

۳۷۳: باب جو اونگھے جمعہ میں تو وہ اپنی جگہ سے

اٹھ کر دوسری جگہ بیٹھ جائے

۵۱۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی جمعہ کے دن اونگھے تو وہ اپنی جگہ سے ہٹ کر دوسری جگہ بیٹھ جائے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۷۴: باب جمعہ کے دن سفر کرنا

۵۱۲: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک مرتبہ عبد اللہ بن رواحہؓ کو ایک لشکر کے ساتھ بھیجا اور اتفاق سے وہ دن جمعہ کا تھا۔ ان کے ساتھی صبح روانہ ہو گئے عبد اللہؓ نے کہا میں پیچھے رہ جاتا ہوں تاکہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جمعہ پڑھ سکوں پھر ان سے جا ملوں گا۔ جب انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی اور آپ ﷺ نے انہیں دیکھا تو پوچھا تمہارے ساتھیوں کے ساتھ جانے سے کس چیز نے منع

۳۷۲: بَابُ فِي الْقَائِلَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۵۱۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا كُنَّا نَعْدُو فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَقِيلُ إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ وَ فِي الْبَابِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۳۷۳: بَابُ فِي مَنْ يَنْعَسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

أَنَّهُ يَتَحَوَّلُ مِنْ مَجْلِسِهِ

۵۱۱: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَ أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ مَجْلِسِهِ ذَلِكَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۳۷۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّفَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۵۱۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ عَبْدَ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فِي سَرِيَّةٍ فَوَافَقَ ذَلِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَدَا أَصْحَابُهُ فَقَالَ اتَّخَلَّفْ فَأَصَلَى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَحَقَّهُمْ فَلَمَّا صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَاهُ فَقَالَ لَهُ مَا

کیا؟ انہوں نے عرض کیا۔ میں چاہتا تھا کہ آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ لوں اور پھر ان سے جا ملوں آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم جو کچھ زمین میں ہے اتنا مال صدقہ بھی کر دو تو ان کے سویرے چلنے کی فضیلت تک نہیں پہنچ سکتے۔ امام ابویسیٰ ترمذی کہتے ہیں اس حدیث کو اس سند کے علاوہ ہم نہیں جانتے۔ علی بن مدینی، یحییٰ بن سعید سے وہ شعبہ کے حوالے سے کہتے ہیں کہ حکم نے مقدم سے صرف پانچ حدیثیں سنی ہیں۔ شعبہ نے انہیں گنا۔ یہ حدیث ان پانچ میں نہیں گویا کہ یہ حدیث حکم نے مقدم سے نہیں سنی۔ جمعہ کے دن سفر کرنے کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ نماز کا وقت نہ ہو۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اگر صبح ہو جائے تو جمعہ کی نماز پڑھ کر سفر کے لئے روانہ ہو۔

۳۷۵: باب جمعہ کے دن مسواک کرنا

اور خوشبو لگانا

۵۱۳: حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ جمعہ کے دن غسل کریں اور ہر ایک گھر کی خوشبو لگائے (یعنی گھر پر موجود خوشبو لگائے) اور اگر نہ ہو تو پانی ہی اس کے لئے خوشبو ہے۔ اس باب میں ابو سعید رضی اللہ عنہ اور ایک انصاری شیخ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

۵۱۴: روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے ان سے ہشیم نے ان سے یزید بن ابی زیاد نے اوپر کی حدیث کی مثل۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں براء کی حدیث حسن ہے اور ہشیم کی روایت اسماعیل بن ابراہیم تمیمی سے بہتر ہے۔ اسماعیل بن ابراہیم تمیمی حدیث میں ضعیف ہیں۔

مَنْعَكَ أَنْ تَغْدُوَ مَعَ أَصْحَابِكَ فَقَالَ أَرَدْتُ أَنْ أَصْلِيَ مَعَكَ ثُمَّ الْحَقُّهُمْ فَقَالَ لَوْ أَنْفَقْتُ مَا فِي الْأَرْضِ مَا أَدْرَكْتُ فَضَلَ غَدْوَتِهِمْ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ شُعْبَةُ لَمْ يَسْمَعْ الْحَكَمُ مِنْ مِقْسَمٍ إِلَّا خَمْسَةَ أَحَادِيثٍ وَعَدَّهَا شُعْبَةُ وَلَبَسَ هَذَا الْحَدِيثُ لَمْ يَسْمَعْهُ الْحَكَمُ مِنْ مِقْسَمٍ وَقَدْ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي السَّفَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلَمْ يَرِ بَعْضُهُمْ بِأَسَايَانِ يَخْرُجُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي السَّفَرِ مَا لَمْ تَخْضِرِ الصَّلَاةَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا أَصْبَحَ فَلَا يَخْرُجُ حَتَّى يُصَلِّيَ الْجُمُعَةَ.

۳۷۵: بَابُ فِي السَّوَاكِ وَالطِّيبِ

يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۵۱۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الْكُوفِيُّ نَا أَبُو يَحْيَى إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا عَلَى الْمُسْلِمِينَ أَنْ يَغْتَسِلُوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلْيَمْسَ أَحَدُهُمْ مِنْ طِيبٍ أَهْلِهِ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَأَلْمَاءُ لَهُ طِيبٌ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَشَيْخٍ مِنَ الْأَنْصَارِ.

۵۱۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ الْبَرَاءِ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَرَوَايَةُ هُشَيْمٍ أَحْسَنُ مِنْ رَوَايَةِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ وَاسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيُّ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ.

حُضْرَةُ الْبَاب: جمعہ میم کی پیش یا سکون دونوں کے ساتھ درست ہے زمانہ جاہلیت میں یوم العروہ (رحمت) کا دن کہتے تھے۔ علماء کی ایک جماعت کے نزدیک عرفہ کا دن افضل ہے جمہور علماء جمعہ کے دن کو افضل مانتے ہیں اس اختلاف کا ثمرہ نتیجہ اس وقت ظاہر ہوگا جب ایک شخص نے نذر مانی کہ سال میں افضل دن روزہ رکھوں گا تو جمہور کے نزدیک جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے نذر پوری ہو جائے گی (۲) قبولیت کی ساعت میں علماء کا اختلاف ہے ایک قول یہ ہے کہ یہ زمانہ نبوی ﷺ کیلئے مخصوص ہے البتہ جمہور اس کے قائل ہیں کہ قیامت تک یہ ساعت باقی ہے پھر اس کی تعیین کے بارے میں شدید اختلاف ہے۔ امام ترمذی نے دو قول ذکر کئے ہیں اس لئے عصر سے مغرب تک تو دعا و ذکر کا اہتمام ہونا ہی چاہئے ساتھ ساتھ جمعہ کی نماز کے خطبہ سے لے کر نماز سے فارغ ہونے تک بھی اگر امکان دعا ہو اس کا اہتمام کرنا چاہئے۔ (۳) جمعہ کے دن غسل کرنا سنت ہے (۴) یہ مسئلہ اختلافی ہے کہ جو لوگ بستی یا شہر سے دور رہتے ہوں ان کو کتنی دور سے نماز جمعہ کی شرکت کے لئے آنا واجب ہے۔ امام شافعیؒ کے نزدیک جو شخص شہر سے اتنا دور رہتا ہو کہ شہر میں نماز جمعہ کے لئے آکر رات سے پہلے پہلے اپنے گھر واپس پہنچ سکے اس پر جمعہ واجب ہے مسئلہ دیہات میں جمعہ کے بارے میں حنفیہ کے نزدیک جمعہ کی صحت کے لئے مصر (یا قریہ کبیرہ) شرط ہے اور دیہات میں جمعہ جائز نہیں ان کی دلیل صحیح بخاری میں حضرت عائشہؓ کی معروف روایت ہے کہ لوگ اپنے اپنے مقامات اور بستیوں سے باریاں مقرر کر کے جمعہ میں شریک ہونے کے لئے مدینہ طیبہ آیا کرتے تھے اگر چھوٹی بستیوں میں جمعہ جائز ہو تو ان کو جمعہ کے لئے باریاں مقرر کر کے مدینہ آنے کی کوئی ضرورت نہیں بلکہ وہ ”عوالی“ ہی میں جمعہ قائم کر سکتے تھے۔ (۵) یعنی نماز کو طویل کرنا اور خطبہ کو مختصر کرنا آدمی کی فقاہت (دینی سمجھ) کی علامت ہے (۶) شافعیہ اور حنابلہ کے نزدیک خطبہ کے دوران آنے والا حنیۃ المسجد پڑھ لے تو یہ مستحب ہے اس کے برخلاف امام ابو حنیفہؒ، امام مالکؒ اور فقہاء کوفہ یہ کہتے ہیں کہ خطبہ جمعہ کے دوران کسی قسم کا کلام یا نماز جائز نہیں جمہور صحابہ و تابعین کا یہی مسلک ہے اس لئے کہ علامہ نووی شافعیؒ کے اعتراف کے مطابق حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کا مسلک بھی یہی تھا کہ وہ خطیب کے نکلنے کے بعد نماز یا کلام کو جائز نہیں سمجھتے تھے۔ (۷) احتیاء عام حالات میں بالاتفاق جائز ہے لیکن خطبہ جمعہ کے وقت مذکورہ حدیث ۴۹۷ باب سے اس کی کراہت معلوم ہوتی ہے مگر ابوداؤد ج ۱ ص ۵۵۰ باب الاحباء وغیرہ کی صحیح روایات سے ثابت ہے کہ صحابہؓ کی ایک بڑی جماعت احتیاء جمعہ کے دن بھی مکروہ نہیں سمجھتی تھی۔ امام طحاویؒ نے دونوں حدیثوں میں تطبیق کی ہے کہ خطبہ شروع ہونے کے بعد انسان احتیاء کرے اگر پہلے سے احتیاء کر لے تو کوئی حرج نہیں۔ جن صحابہؓ سے احتیاء منقول ہے وہ خطبہ سے پہلے ہی احتیاء کرتے تھے۔ (۸) امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک خطبہ کی ابتداء سے نماز کے اختتام تک کوئی سلام و کلام جائز نہیں وہ فرماتے ہیں کہ حدیث باب ضعیف ہے۔ امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ یہ واقعہ نماز عشاء کا تھا راوی کو وہ ہم ہو گیا اور اسے نماز جمعہ کا واقعہ قرار دے دیا۔

أَبْوَابُ الْعِيدَيْنِ

عیدین کے ابواب

۳۷۶: باب عید کی نماز کے لئے پیدل چلنا

۵۱۵: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز عید کے لئے پیدل چلنا اور گھر سے نکلنے سے پہلے کچھ کھا لینا سنت ہے۔ امام ابویسٰی ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر اکثر اہل علم کا عمل ہے کہ عید کی نماز کے لئے پیدل نکلنا مستحب ہے اور بغیر عذر کے کسی (سواری) پر سوار نہ ہو۔

۳۷۷: باب عید کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھنا

۵۱۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ عیدین میں نماز خطبہ سے پہلے پڑھتے اور پھر خطبہ دیا کرتے تھے۔ اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسٰی ترمذی فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر علماء صحابہ رضی اللہ عنہم وغیرہ کا عمل ہے کہ عید کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھی جائے۔ کہا جاتا ہے کہ عید کی نماز سے پہلے خطبہ دینے والا پہلا شخص مروان بن حکم تھا۔

۳۷۶: بَابُ فِي الْمَشْيِ يَوْمَ الْعِيدِ

۵۱۵: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى نَا شَرِيكَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ تَخْرُجَ إِلَى الْعِيدِ مَا شِئًا وَأَنْ تَأْكُلَ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّونَ أَنْ يَخْرُجَ الرَّجُلُ إِلَى الْعِيدِ مَا شِئًا وَأَنْ لَا يَرْكَبَ إِلَّا مِنْ عُذْرٍ.

۳۷۷: بَابُ فِي صَلَاةِ الْعِيدِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ

۵۱۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ غِيَاثِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ يُصَلُّونَ فِي الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ يَخْطُبُونَ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ صَلَاةَ الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ وَيَقَالُ إِنَّ أَوَّلَ مَنْ خَطَبَ قَبْلَ الصَّلَاةِ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ.

فائدہ: آج کل عید سے پہلے برصغیر میں اردو میں تقریر کی جاتی ہے اس کا منشاء بھی یہی ہوتا ہے کہ جو لوگ سال میں عید ہی پڑھتے ہیں ان کو مسائل کا علم ہو سکے ورنہ لوگ نہ تو مسائل پڑھتے ہیں اور نہ سنتے ہیں اس لئے علماء جمعہ کو عربی خطبہ سے قبل اور عید کو نماز سے قبل تقریر (وعظ) کرتے ہیں لیکن جیسا کہ گزرا اس کا منشاء رسول اللہ ﷺ کے احکام پہنچانا، سنانا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہونا چاہئے تو صحیح ہے ورنہ اگر تہمت و افتراق کی باتیں کرنا ہو تو اس سے بہتر ہے کہ نہ جمعہ سے پہلے تقریر ہو اور نہ عید سے۔

۳۷۸: باب عیدین کی نماز میں اذان اور اقامت نہیں ہوتی

۵۱۷: حضرت جابر بن سرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں

۳۷۸: بَابُ أَنَّ صَلَاةَ الْعِيدَيْنِ بِغَيْرِ آذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ

۵۱۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ

نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عیدین کی نماز کی مرتبہ بغیر اذان اور تکبیر کے پڑھی۔ اس باب میں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ امام ابو یوسفی ترمذی فرماتے ہیں جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اس پر علماء صحابہ رضی اللہ عنہم وغیرہ کا عمل ہے کہ عیدین یا کسی نفل نماز کے لئے اذان نہ دی جائے۔

۳۷۹: باب عیدین کی نماز میں قراءت

۵۱۸: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدین اور جمعہ کی نمازوں میں ”بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ“ اور ”وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ“ پڑھتے تھے اور کبھی عید جمعہ کے دن ہوتی تو بھی یہی دونوں سورتیں (جمعہ اور عید) دونوں نمازوں میں پڑھتے۔ اس باب میں ابو واقد، سمرہ بن جندب اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو یوسفی ترمذی فرماتے ہیں نعمان بن بشیرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اسی طرح سفیان ثوری اور معمر بن ابراہیم بن محمد بن منتشر سے ابو عوانہ کی حدیث کے مثل بیان کرتے ہیں۔ ابن عیینہ کے متعلق اختلاف ہے۔ کوئی ان سے بواسطہ ابراہیم بن محمد بن منتشر روایت کرتا ہے وہ اپنے والد وہ حبیب بن سالم وہ اپنے والد اور وہ نعمان بن بشیر سے روایت کرتے ہیں جبکہ حبیب بن سالم کی ان کے والد سے کوئی روایت معروف نہیں۔ یہ نعمان بن بشیر کے مولیٰ ہیں اور ان سے احادیث روایت کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی ابن عیینہ سے مروی کہ وہ ابراہیم بن محمد بن منتشر سے ان حضرات کی روایت کی مثل بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کی نمازوں میں سورۃ ”ق“ اور ”اِقْرَبَتْ السَّاعَةُ“ پڑھتے تھے۔ امام شافعی کا بھی یہی قول ہے۔

حَرْبٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ بَغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا أَقَامَةٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَحَدِيثُ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنْ لَا يُؤْذَنَ لَصَلَاةِ الْعِيدَيْنِ وَلَا لَشَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ.

۳۷۹: بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْعِيدَيْنِ

۵۱۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُنتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ وَفِي الْجُمُعَةِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ وَرُبَّمَا اجْتَمَعَا فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ فَيَقْرَأُ بِهِمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ وَسَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهَكَذَا رَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمُسْعَرٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ ابْنِ الْمُنتَشِرِ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ وَأَمَّا ابْنُ عُيَيْنَةَ فَيُخْتَلَفُ عَلَيْهِ فِي الرَّوَايَةِ فَيُرَوَّى عَنْهُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُنتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ وَلَا نَعْرِفُ لِحَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ رَوَايَةً عَنْ أَبِيهِ وَحَبِيبُ بْنُ سَالِمٍ هُوَ مَوْلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ وَرَوَى عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَحَادِيثَ وَقَدْ رَوَى عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُنتَشِرِ نَحْوَ رَوَايَةِ هَؤُلَاءِ وَرَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ بِقَافٍ وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ.

۵۱۹: عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب نے ابو واقد لیثی سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں کیا پڑھتے تھے۔ ابو واقد نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ”ق وَالْقُرْآنَ الْمَجِيدَ“ اور ”اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ“ پڑھتے تھے۔ امام ابویسعیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۲۰: روایت کی ہم سے ہناد نے ان سے ابن عیینہ نے ان سے زمرة بن سعید نے اسی اسناد سے اوپر کی حدیث کی مثل۔ امام ابویسعیٰ ترمذی فرماتے ہیں ابو واقد لیثی کا نام حارث بن عوف ہے۔

۳۸۰: باب عیدین کی تکبیرات

۵۲۱: کثیر بن عبد اللہ نے اپنے والد اور وہ انکے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عیدین کی نماز میں پہلی رکعت میں قراءت سے پہلے سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں قراءت سے پہلے پانچ تکبیریں کہیں۔ اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا، ابن عمر رضی اللہ عنہ اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسعیٰ ترمذی فرماتے ہیں کثیر کے دادا کی حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی احادیث میں احسن ہے۔ کثیر کے دادا کا نام عمرو بن عوف مزی ہے۔ اسی پر بعض اہل علم صحابہ رضی اللہ عنہم وغیرہ کا عمل ہے۔ اسی حدیث کی مانند حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے کہ انہوں نے مدینہ میں اسی طرح امامت کی۔ یہی قول اہل مدینہ، شافعی، مالک، احمد اور احناف کا ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عید کی نماز میں نو (۹) تکبیریں کہیں۔ پانچ تکبیریں قراءت سے پہلے پہلی رکعت میں اور چار دوسری رکعت میں قراءت کے بعد رکوع کی تکبیر کے ساتھ۔ کئی صحابہ رضی اللہ عنہم سے اسی طرح مروی ہے یہ

۵۱۹: حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنُ بْنُ عِيْسَى نَا مَالِكٌ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ الْمَازِنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْتَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ أَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهِ فِي الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى قَالَ كَانَ يَقْرَأُ بِقَافٍ وَالْقُرْآنَ الْمَجِيدَ وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۵۲۰: حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ أَبِي عِيْنَةَ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَ أَبُو وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ اسْمُهُ الْحَارِثُ بْنُ عَوْفٍ.

۳۸۰: باب في التكبير في العیدین

۵۲۱: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ عُمَرَ وَأَبُو عُمَرَ وَالْحَدَّاءُ الْمَدِينِيُّ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعِيدَيْنِ فِي الْأُولَى سَبْعًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَ فِي الْآخِرَةِ خَمْسًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَ فِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَ ابْنِ عُمَرَ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ جَدِّ كَثِيرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَهُوَ أَحْسَنُ شَيْءٍ رُوِيَ فِي هَذَا الْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اسْمُهُ عُمَرُ وَ ابْنُ عَوْفٍ الْمَزْنِيُّ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ غَيْرِهِمْ وَ هَكَذَا رُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ صَلَّى بِالْمَدِينَةِ نَحْوَ هَذِهِ الصَّلَاةِ وَهُوَ قَوْلُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَ بِهِ يَقُولُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَ الشَّافِعِيُّ وَ أَحْمَدُ وَ اسْحَقُ وَ رُوِيَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ فِي التَّكْبِيرَاتِ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ يَبْدَأُ بِالْقِرَاءَةِ ثُمَّ يُكَبِّرُ أَرْبَعًا تَكْبِيرَةَ الرُّكُوعِ وَ قَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا

وَهُوَ قَوْلُ أَهْلِ الْكُوفَةِ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ۔ اہل کوفہ اور سفیان ثوری کا قول ہے۔

فائدہ: اس باب میں کثیر بن عبد اللہ نہایت ضعیف ہیں۔ اس باب کا مدار کثیر بن عبد اللہ ہی ہیں۔ امام ترمذی کی اس حدیث کی تحسین پر دوسرے محدثین نے سخت اعتراض کیا ہے۔ احناف کے نزدیک عیدین میں صرف چھ زائد تکبیرات ہیں تین تکبیریں پہلی رکعت میں قراءت سے پہلے اور تین دوسری رکعت میں قراءت کے بعد۔ ان کا استدلال سنن ابو داؤد میں کھول کی روایت سے ہے کہ سعید بن عاص نے ابو موسیٰ اشعرئ اور حذیفہ بن یمان سے پوچھا کہ نبی اکرم ﷺ عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں کس طرح تکبیرات کہتے تھے (یعنی کتنی)؟ ابو موسیٰ نے فرمایا چار تکبیریں جیسے کہ جنازہ میں اس پر حذیفہ نے ان کی تصدیق فرمائی۔ اس حدیث میں چار تکبیروں کا ذکر ہے ان میں سے ایک تکبیر تحریرہ اور تین زائد تکبیریں ہیں۔ (مترجم)

۳۸۱: باب لَا صَلَوةَ قَبْلَ الْعِيدَيْنِ وَلَا بَعْدَهُمَا

۵۲۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَابُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ۵۲۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن گھر سے نکلے اور دو رکعتیں پڑھیں (یعنی عید کی نماز) نہ اس سے پہلے کوئی نماز پڑھی اور نہ اس کے بعد۔ اس باب میں عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر بعض علماء صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم وغیرہ کا عمل ہے۔ امام شافعیؒ ورائی کہ "کا بھی یہی قول ہے جبکہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے اہل علم ایک جماعت عید سے پہلے اور بعد میں نماز پڑھنے کی قائل ہے لیکن پہلا قول اصح ہے۔

۵۲۳: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ أَبُو عَمَّارٍ نَاوَكَيْعٍ عَنْ ۵۲۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ وہ عید کے لئے گھر سے نکلے اور عید کی نماز سے پہلے یا بعد کوئی نماز نہیں پڑھی اور فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

نہ: یہ احادیث اس بارے میں بہت واضح ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے جو کچھ جب کیا وہی کرنا سنت ہے۔ حضور اکرم ﷺ ہمیشہ فجر کے بعد سورج نکلنے پر نفل پڑھتے لیکن عیدین میں کبھی نفل نہیں پڑھے اسی کو بدعت کہتے ہیں کہ دین میں اپنی طرف سے کوئی اضافہ کر لینا اور اس کو لازم قرار دے لینا اور پھر کہنا کہ اس میں کیا حرج ہے۔ حرج یہی ہے کہ یہ نبی اکرم ﷺ کی سنت کے خلاف ہے۔

۳۸۲: باب عیدین کے لئے عورتوں کا نکلنا

۵۲۴: حضرت ام عطیہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عیدین کے لئے کنواری لڑکیوں، جوان و پردہ دار اور حائضہ عورتوں کو نکلنے کا حکم دیتے تھے۔ حائضہ عورتیں عید گاہ سے باہر رہتیں اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہوتیں۔ ان میں سے ایک نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر کسی کے پاس چادر نہ ہو تو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اس کی بہن اسے اپنی چادر (ادھار) دیدے۔

۵۲۵: ہم سے بیان کیا احمد بن منیع نے انہوں نے ہشیم سے انہوں نے ہشام بن حسان سے انہوں نے حفصہ ابنہ سیرین عن ام عطیہ بنحوہ وفى الباب عن ابن عباس وجابر وقال أبو عيسى حديث أم عطية حديث حسن صحيح وقد ذهب بعض أهل العلم إلى هذا الحديث ورخص للنساء في الخروج إلى العيدين وكراهه بعضهم وروى عن ابن المبارك أنه قال أكره اليوم الخروج للنساء في العيدين فإن أبت المرأة إلا أن تخرج فلأذن لها زوجها أن يخرج في أطمارها ولا تنترين فإن أبت أن تخرج كذلك فللزوج أن يمنعها عن الخروج ويروى عن عائشة قالت لوراي رسول الله صلى الله عليه وسلم ما أحدث النساء لمنعهن المسجد كما منعت نساء بني إسرائيل ويروى عن سفيان الثوري أنه كره اليوم الخروج للنساء إلى العيد.

خلاصۃ الباب: عہد نبوی میں عورتیں عید کے لئے نکلتی تھیں۔ امام طحاویؒ فرماتے ہیں کہ یہ ابتداء اسلام میں دشمنان اسلام کی نظروں میں مسلمانوں کی کثرت ظاہر کرنے کے لئے تھا یہ علت اب باقی نہیں رہی۔ علامہ یحییٰ فرماتے ہیں اس وقت اس کا دور دورہ تھا اب جبکہ دونوں علتیں ختم ہو چکی ہیں لہذا اجازت نہ ہونی چاہئے۔

۳۸۳: باب نبی اکرم ﷺ

۳۸۳: باب مَا جَاءَ فِي خُرُوجِ النَّبِيِّ صَلَّى

عیدین کی نماز کے لئے ایک راستے

سے جانا اور دوسرے سے آنا

۵۲۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کی نماز کے لئے ایک راستے سے جاتے اور دوسرے سے واپس تشریف لاتے۔ اس باب میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور ابو رافع رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حسن غریب ہے اسے ابوتملہ اور یونس بن محمد، فلیح بن سلیمان سے وہ سعید بن حارث سے اور وہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ اہل علم کے نزدیک اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے عید کے لئے ایک راستے سے جانا اور دوسرے راستے سے واپس آنا مستحب ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے اور حدیث جابر رضی اللہ عنہ گویا کہ زیادہ صحیح ہے۔

۳۸۴: باب عید الفطر میں نماز عید سے

پہلے کچھ کھا کر جانا چاہیے

۵۲۷: حضرت عبد اللہ بن بریدہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ عید الفطر کے لئے اس وقت تک نہ جاتے جب تک کچھ کھانا نہ لیتے جب کہ عید الاضحیٰ میں اس وقت تک کچھ نہ کھاتے جب تک نماز نہ پڑھ لیتے۔ اس باب میں علیٰ اور انس سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں بریدہ بن حصیب اسلمی کی حدیث غریب ہے۔ امام محمد بن اسماعیل بخاری فرماتے ہیں میں ثواب بن عتبہ کی اس حدیث کے علاوہ کوئی حدیث نہیں جانتا۔ بعض اہل علم کے نزدیک یہ مستحب ہے کہ عید الفطر کے دن نماز سے پہلے کچھ کھالینا چاہیے اور کھجور کا کھانا مستحب ہے۔ عید الاضحیٰ میں نماز سے پہلے کچھ نہ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْعِيدِ فِي طَرِيقِ
وَرَجُوعِهِ مِنْ طَرِيقِ الْآخَرِ

۵۲۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ وَاصِلِ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى الْكُوفِيُّ وَأَبُو زُرْعَةَ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْبِ عَنْ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيدِ فِي طَرِيقِ رَجَعٍ فِي غَيْرِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَبِي رَافِعٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَرَوَى أَبُو تَمِيمَةَ وَيُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَقَدْ اسْتَحَبَّ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لِلْإِمَامِ إِذَا خَرَجَ فِي طَرِيقٍ أَنْ يَرْجِعَ فِي غَيْرِهِ اتِّبَاعًا هَذَا الْحَدِيثِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَحَدِيثُ جَابِرٍ كَأَنَّهُ أَصَحُّ.

۳۸۴: بَابُ فِي الْأَكْلِ يَوْمَ الْفِطْرِ

قَبْلَ الْخُرُوجِ

۵۲۷: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ الصَّبَّاحُ الْبَزَّازُ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ ثَوَابِ بْنِ عُثْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَطْعَمَ وَلَا يَطْعَمَ يَوْمَ الْأَضْحَى حَتَّى يُصَلِّيَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَانْسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ بُرَيْدَةَ بْنِ حُصَيْبٍ الْأَسْلَمِيِّ حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَالَ مُحَمَّدٌ لَا أَعْرِفُ لِثَوَابِ بْنِ عُثْبَةَ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ وَقَدْ اسْتَحَبَّ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ لَا يَخْرُجَ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَطْعَمَ شَيْئًا وَ يُسْتَحَبُّ لَهُ أَنْ يُفِطَرَ عَلَى التَّمْرِ وَلَا يَطْعَمَ يَوْمَ

کھانا مستحب ہے۔

الْأَصْحَى حَتَّى يَرْجِعَ.

۵۲۸: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن نماز کے لئے نکلنے سے پہلے کھجوریں تناول فرماتے تھے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۵۲۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ هَاشِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُفْطِرُ عَلَى تَمْرَاتٍ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ إِلَى الْمُصَلَّى قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

أَبْوَابُ السَّفَرِ

سفر کے ابواب

۳۸۵: باب سفر میں قصر نماز پڑھنا

۵۲۹: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ، ابوبکرؓ، عمرؓ اور عثمانؓ کے ساتھ سفر کیا۔ یہ حضرات ظہر اور عصر کی دو، دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور ان سے پہلے یا بعد میں کوئی نماز نہ پڑھتے۔ عبد اللہؓ فرماتے ہیں۔ اگر میں ان سے پہلے یا بعد میں بھی کچھ پڑھنا چاہتا تو فرض ہی کو مکمل کر لیتا۔ اس باب میں حضرت عمرؓ، علیؓ، ابن عباسؓ، انسؓ، عمران بن حصینؓ اور عائشہؓ سے روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ابن عمرؓ کی حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے یحییٰ بن سلیم کی روایت کے علاوہ کچھ نہیں جانتے وہ اس کے مثل روایت کرتے ہیں۔ امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث عبد اللہ بن عمرو سے بھی مروی ہے وہ آل سراقہ کے ایک شخص سے اور وہ ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ عطیہ عوفیؓ، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سفر کے دوران نماز سے پہلے اور بعد نفل نماز پڑھا کرتے تھے اور یہ بھی صحیح ہے کہ آپ ﷺ سفر میں قصر نماز پڑھتے۔ اسی طرح ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ بھی اپنے دور خلافت کے اوائل میں قصر ہی پڑھتے۔ اکثر علماء اور صحابہؓ وغیرہ کا اسی پر عمل ہے۔ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ وہ سفر میں پوری نماز پڑھتی تھیں لیکن آپ ﷺ اور صحابہ کرامؓ سے مروی حدیث پر ہی عمل ہے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور احناف کا بھی یہی قول ہے مگر امام شافعیؒ قصر کو سفر میں اجازت پر محمول کرتے ہیں۔ یعنی اگر وہ نماز پوری پڑھ لے تو بھی جائز ہے۔

۳۸۵: بَابُ التَّقْصِيرِ فِي السَّفَرِ

۵۲۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابُ بْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ الْوَرَّاقُ الْبُغْدَادِيُّ نَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَافَرْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَكَانُوا يُصَلُّونَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ لَا يُصَلُّونَ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَوْ كُنْتُ مُصَلِّيًا قَبْلَهَا وَبَعْدَهَا لَا تَمُمْتُهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَنَسٍ وَعُمَرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَعَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سُلَيْمٍ مِثْلَ هَذَا وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ سَرَّاقَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيسَى وَقَدْ رَوَى عَنْ عَطِيَّةِ الْعَوْفِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَطَوَّعُ فِي السَّفَرِ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَبَعْدَهَا وَقَدْ صَحَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقْصُرُ فِي السَّفَرِ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ صَدْرًا مِنْ خِلَافَتِهِ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ قَدْ رَوَى عَنْ عَائِشَةَ إِنَّهَا كَانَتْ تَتِمُّ الصَّلَاةَ فِي السَّفَرِ وَالْعَمَلُ عَلَى مَا رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ إِلَّا أَنَّ الشَّافِعِيَّ يَقُولُ التَّقْصِيرُ رُحْصَةً لَهُ فِي السَّفَرِ فَإِنْ أَتَمَّ الصَّلَاةَ أَجْزَاءَ غَنَهُ.

۵۳۰: حضرت ابو نضرہ فرماتے ہیں کہ عمران بن حصینؓ سے مسافر کی نماز کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کیا تو آپ ﷺ نے دو رکعتیں پڑھیں اور حج کیا میں نے ابوبکرؓ کے ساتھ تو انہوں نے دو رکعتیں پڑھیں اور حج کیا میں نے حضرت عمرؓ کے ساتھ تو انہوں نے دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر حضرت عثمانؓ کے ساتھ آپ کے دور خلافت میں سات یا آٹھ سال حج کیا آپؐ نے بھی دو ہی رکعتیں پڑھیں۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۳۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ میں ظہر کی چار رکعت ادا کی پھر ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعتیں پڑھیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

۵۳۲: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ مدینہ سے مکہ کے لئے روانہ ہوئے۔ آپ ﷺ کو رب العلمین کے علاوہ کسی کا خوف نہ تھا اور راستے میں آپ ﷺ نے دو رکعتیں پڑھیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۸۶: باب کہ کتنی مدت تک نماز میں قصر کی جائے ۵۳۳: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مدینہ سے مکہ کے لئے روانہ ہوئے۔ آپ ﷺ نے دو رکعتیں (قصر) پڑھیں۔ راوی نے انسؓ سے پوچھا رسول اللہ ﷺ نے کتنے دن مکہ میں قیام کیا انہوں نے فرمایا دس دن۔ اس باب میں ابن عباسؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث انسؓ حسن صحیح ہے۔ ابن عباسؓ سے مروی ہیں کہ آپ ﷺ نے بعض اسفار میں انیس (۱۹) دن تک قیام کیا اور دو رکعتیں ہی پڑھتے رہے چنانچہ اگر ہمارا قیام انیس دن یا اس سے کم مدت کا ہوتا تو ہم بھی

۵۳۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ سَأَلَ عُمَرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ عَنْ صَلَاةِ الْمَسَافِرِ فَقَالَ حَجَّجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَجَّجْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُمَرَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُثْمَانَ سِتِّ سِنِينَ مِنْ خِلَافَتِهِ أَوْ ثَمَانَ سِنِينَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۵۳۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُشَكِّدِ وَابْنِ أَبِي هَرِيمٍ بِنِ مَيْسَرَةَ أَنَّهِمَا سَمِعَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَبِذِي الْحُلَيْفَةِ الْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۵۳۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ زَادَانَ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ لَا يَخَافُ إِلَّا رَبَّ الْعَالَمِينَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۳۸۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَمْ تُقَصِّرُ الصَّلَاةُ ۵۳۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا يَحْيَى بْنُ أَبِي اسْحَقَ الْحَضْرَمِيُّ نَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ كَمْ أَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ قَالَ عَشْرًا وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ أَقَامَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ تِسْعَ عَشْرَةَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

قصر ہی پڑھتے اور اگر اس سے زیادہ رہتے تو پوری نماز پڑھتے۔ حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ جو دن قیام کرے وہ پوری نماز پڑھے، ابن عمرؓ پندرہ دن اور دوسری روایت میں بارہ دن قیام کرنے والے کے متعلق پوری نماز کا حکم دیتے تھے۔ قتادہ اور عطاء خراسانی، سعید بن مسیب سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص چار دن تک قیام کرے وہ چار رکعتیں ادا کرے۔ داؤد بن ابی ہند ان سے اس کے خلاف روایت کرتے ہیں۔ اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے سفیان ثوریؒ اور ابی کوفہ (احناف) پندرہ دن تک قصر کا مسلک اختیار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اگر پندرہ دن قیام کی نیت ہو تو پوری نماز پڑھے۔ امام اوزاعیؒ بارہ دن قیام کی نیت پر پوری نماز پڑھنے کے قائل ہیں۔ امام شافعیؒ، مالکؒ اور احمدؒ کا یہ قول ہے کہ اگر چار دن رہنے کا ارادہ ہو تو پوری نماز پڑھے۔ اسحاقؒ کہتے ہیں کہ اس باب میں قوی ترین مذہب ابن عباسؓ کی حدیث کا ہے کیونکہ وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے آپ ﷺ کے بعد بھی اسی پر عمل پیرا ہیں کہ اگر انیس دن قیام کا ارادہ ہو تو پوری نماز پڑھے پھر اس پر علماء کا اجماع ہے کہ اگر رہنے کی مدت متعین نہ ہو تو قصر ہی پڑھنی چاہیے اگر سال گزر جائیں (یعنی اس کا ارادہ اور نیت نہ ہو کہ اتنے دن قیام کرے گا)۔

۵۳۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کیا اور انیس دن تک قصر نماز پڑھتے رہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ہم بھی اگر انیس دن سے کم قیام کریں تو قصر نماز پڑھتے ہیں اور اس سے زیادہ ٹھہریں گے تو چار رکعتیں (یعنی پوری نماز) پڑھیں گے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

فَنَحْنُ إِذَا أَقَمْنَا مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ سَعَةِ عَشْرَةٍ صَلَّيْنَا رَكْعَتَيْنِ وَإِنْ زِدْنَا عَلَى ذَلِكَ أَتَمَمْنَا الصَّلَاةَ وَرَوَى عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ مَنْ أَقَامَ عَشْرَةَ أَيَّامٍ أَتَمَّ الصَّلَاةَ وَرَوَى عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ أَقَامَ خَمْسَةَ عَشْرَ يَوْمًا أَتَمَّ الصَّلَاةَ وَرَوَى عَنْهُ ثَنِي عَشْرَةَ وَرَوَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ قَالَ إِذَا أَقَامَ أَرْبَعًا صَلَّيْ أَرْبَعًا وَرَوَى ذَلِكَ عَنْهُ قَتَادَةُ وَعَطَاءُ الْخُرَّاسَانِيُّ وَرَوَى عَنْهُ دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ خِلَافَ هَذَا وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ بَعْدَ فِي ذَلِكَ فَأَمَّا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَأَهْلُ الْكُوفَةِ فَذَهَبُوا إِلَى تَوَقُّفِ خَمْسَ عَشْرَةَ وَقَالُوا إِذَا أَجْمَعَ عَلَى إِقَامَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ أَتَمَّ الصَّلَاةَ وَقَالَ الْأَوْزَاعِيُّ إِذَا أَجْمَعَ عَلَى إِقَامَةِ ثَنِي عَشْرَةَ أَتَمَّ الصَّلَاةَ وَقَالَ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَاحْمَدُ إِذَا أَجْمَعَ عَلَى إِقَامَةِ أَرْبَعٍ أَتَمَّ الصَّلَاةَ وَأَمَّا إِسْحَاقُ فَرَأَى أَقْوَى الْمَذَاهِبِ فِيهِ حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا نَهْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَأَوَّلَهُ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَجْمَعَ عَلَى إِقَامَةِ سَعَةِ عَشْرَةٍ أَتَمَّ الصَّلَاةَ ثُمَّ أَجْمَعَ أَهْلُ الْعِلْمِ عَلَى أَنَّ لِلْمُسَافِرِ أَنْ يَقْصُرَ مَا لَمْ يُجْمَعْ إِقَامَةٌ وَإِنْ أَتَى عَلَيْهِ سَنَوْنٌ.

۵۳۴: حَدَّثَنَا هَذَا نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَافَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَفَرًا فَصَلَّى تِسْعَةَ عَشْرَ يَوْمًا رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَحَنُ نَصَلِّي فِيْنَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ سَعَةِ عَشْرَةٍ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فَإِذَا أَقَمْنَا أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ صَلَّيْنَا أَرْبَعًا قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ.

خلاصہ الباب: ”جمہور ائمہ کے نزدیک سولہ (۱۶) فرسخ کی مقدار سفر سے قصر واجب ہوتی ہے اور سولہ فرسخ کے اڑتالیس (۲۸) میل بنتے ہیں۔ مدت قصر امام شافعیؒ، امام مالکؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک چاروں سے زائد اقامت

کی نیت ہو تو قصر جائز نہیں۔ امام ابو حنیفہؒ کا مسلک یہ ہے کہ پندرہ دن سے کم مدت قصر ہے اور پندرہ دن یا اس سے زیادہ قیام کی نیت ہو تو پوری نماز پڑھنا ضروری ہے۔

۳۸۷: باب سفر میں نفل نماز پڑھنا

۵۳۵: حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اٹھارہ سفر کئے۔ میں نے آپ ﷺ کو زوال آفتاب کے وقت ظہر سے پہلے دو رکعتیں چھوڑتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا۔ اس باب میں حضرت ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث براءؓ غریب ہے۔ میں نے امام بخاریؒ سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے لیث بن سعد کی روایت کے علاوہ اسے نہیں پہچانا انہیں ابوسبرہ غفاریؓ کا نام معلوم نہیں لیکن انہیں اچھا سمجھتے ہیں۔ حضرت ابن عمرؓ نے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ سفر کے دوران نماز سے پہلے یا بعد نوافل نہیں پڑھتے تھے۔ انہیں سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ سفر میں نفل نماز پڑھتے تھے۔ اہل علم کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے بعض صحابہؓ سفر میں نوافل پڑھنے کے قائل ہیں امام احمدؒ اور ائحقؒ کا بھی یہی قول ہے جبکہ اہل علم کی ایک جماعت کا قول ہے کہ نماز سے پہلے یا بعد کوئی نوافل نہ پڑھے جائیں چنانچہ جو لوگ ممانعت کرتے ہیں وہ حضرات رخصت پر عمل پیرا ہیں اور جو پڑھ لے اس کے لئے بہت بڑی فضیلت ہے اور یہی اکثر اہل علم کا قول ہے کہ سفر میں نوافل پڑھے جاسکتے ہیں۔

۵۳۶: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر میں ظہر کی دو رکعتیں اور اس کے بعد بھی دو رکعتیں پڑھیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اس سے ابن ابی لیلیٰؒ نے عطیہ سے اور نافعؒ نے ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے۔

۵۳۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر اور حضر میں نمازیں پڑھیں

۳۸۷: بَاب مَا جَاءَ فِي التَّطَوُّعِ فِي السَّفَرِ

۵۳۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْكَائِبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي بُسْرَةَ الْغَفَارِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ صَحِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَفَرًا فَمَا رَأَيْتُهُ تَرَكَ الرُّكْعَتَيْنِ إِذَا رَاحَ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ الْبَرَاءِ حَدِيثٌ غَرِيبٌ قَالَ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْهُ فَلَمْ يَعْرِفْهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْكَائِبِ بْنِ سَعْدٍ وَلَمْ يَعْرِفْ اسْمَ أَبِي بُسْرَةَ الْغَفَارِيِّ وَرَأَاهُ حَسَنًا وَرَوَى عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَتَطَوُّعُ فِي السَّفَرِ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَلَا بَعْدَهَا وَرَوَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَتَطَوُّعُ فِي السَّفَرِ ثُمَّ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَى بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يَتَطَوُّعَ الرَّجُلُ فِي السَّفَرِ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ وَلَمْ يَرَ طَائِفَةً مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ يُصَلِّيَ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا وَمَعْنَى مَنْ لَمْ يَتَطَوُّعْ فِي السَّفَرِ قَبْلَ الرُّغْصَةِ وَمَنْ تَطَوُّعَ فَلَهُ فِي ذَلِكَ فَضْلٌ كَثِيرٌ وَهُوَ قَوْلُ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ يَخْتَارُونَ التَّطَوُّعَ فِي السَّفَرِ.

۵۳۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ حَسَّاجٍ عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فِي السَّفَرِ رُكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رُكْعَتَيْنِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطِيَّةَ وَنَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ.

۵۳۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ نَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطِيَّةَ وَنَافِعٍ عَنْ ابْنِ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت میں ظہر کی چار رکعت اور اس کے بعد دو رکعتیں پڑھتے اور سفر میں ظہر کی دو اور اس کے بعد بھی دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ پھر عصر کی دو رکعتیں پڑھتے اور ان کے بعد کچھ نہ پڑھتے۔ جبکہ مغرب کی نماز سفر و حضر میں تین رکعت ہی ہے اس میں کوئی کمی نہیں اور یہ دن کے وتر ہیں اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔ میں نے امام بخاری سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک ابن ابی لیلیٰ کی کوئی روایت اس سے زیادہ پسندیدہ نہیں ہے۔

عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِي الْحَضَرِ الظُّهْرَ أَرْبَعًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِي السَّفَرِ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ بَعْدَهَا شَيْئًا وَالْمَغْرِبَ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ سَوَاءً ثَلَاثَ رَكْعَاتٍ لَا يَنْقُصُ فِي الْحَضَرِ وَلَا فِي السَّفَرِ وَهِيَ وَتُرَا النَّهَارَ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ مَا رَوَى ابْنُ أَبِي لَيْلَى حَدِيثًا أَغْجَبَ إِلَيَّ مِنْ هَذَا.

فَاللَّهُ : اس حدیث میں مغرب کو دن کے وتر کہا گیا ہے اور ظاہر ہے کہ مغرب کی تین رکعتیں ایک سلام کے ساتھ ہوتی ہیں اس حدیث کو امام محمد بن اسماعیل بخاری نے بقول امام ترمذی، ابن ابی لیلیٰ کی (میرے نزدیک) سب سے زیادہ پسندیدہ روایت کہا ہے۔ تو معلوم ہوا کہ پھر وتر بھی تین رکعت ایک سلام کے ساتھ والی روایت زیادہ قوی ہے جو احناف کا متدل ہے۔

۳۸۸: باب دو نمازوں کو جمع کرنا

۵۳۸: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کے موقع پر اگر سورج ڈھلنے سے پہلے کوچ کرتے تو ظہر کو عصر تک مؤخر کر دیتے اور پھر دونوں نمازیں اکٹھی پڑھتے اور اگر زوال کے بعد کوچ کرتے تو عصر میں تعیل کرتے اور ظہر اور عصر کو اکٹھا پڑھ لیتے اور پھر روانہ ہوتے پھر مغرب سے پہلے کوچ کرنے کی صورت میں مغرب کو عشاء تک مؤخر کرتے اور مغرب کے بعد کوچ کرنے کی صورت میں عشاء میں جلدی کرتے اور مغرب کے ساتھ پڑھ لیتے۔ اس باب میں علی، ابن عمر، انس، عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی اللہ عنہا، ابن عباس رضی اللہ عنہما، اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث علی بن مدینی سے بھی مروی ہے وہ احمد بن حنبل سے اور وہ قتیبہ سے روایت کرتے ہیں۔ معاذ کی حدیث غریب ہے کیونکہ اس کی

۳۸۸. بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَوَتَيْنِ

۵۳۸. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ زَيْغِ الشَّمْسِ آخِرَ الظُّهْرِ إِلَى أَنْ يَجْمَعَهَا إِلَى الْعَصْرِ فَيُصَلِّيهِمَا جَمِيعًا وَإِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ زَيْغِ الشَّمْسِ عَجَلَ الْعَصْرَ إِلَى الظُّهْرِ وَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ سَارَ وَكَانَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ الْمَغْرِبِ آخِرَ الْمَغْرِبِ حَتَّى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْعِشَاءِ وَإِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ عَجَلَ الْعِشَاءَ فَصَلَّاهَا مَعَ الْمَغْرِبِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عُمَرَ وَأَنَسٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَجَابِرٍ قَالَ أَبُو عِيسَى وَرَوَى عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ عَنْ قُتَيْبَةَ هَذَا الْحَدِيثِ وَحَدِيثُ مُعَاذٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ تَفَرَّدَ بِهِ قُتَيْبَةُ لَا نَعْرِفُ

روایت میں تفسیر منفرد ہیں ہمیں علم نہیں کہ لیث سے ان کے علاوہ کسی اور نے بھی روایت کی ہو۔ لیث کی یزید بن ابی حبیب سے مروی حدیث غریب ہے۔ وہ ابو طفیل سے اور وہ معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک میں ظہر، عصر اور مغرب، عشاء کو جمع کیا۔ اس حدیث کو قرہ بن خالد، سفیان ثوری، مالک اور کئی حضرات نے ابو یزید کی سے روایت کیا ہے۔ امام شافعی بھی اس حدیث پر عمل کرتے ہیں اور احمد اور اسحق کہتے ہیں کہ سفر میں دو نمازوں کو جمع کر کے ایک وقت میں پڑھ لینے میں کوئی حرج نہیں۔

أَحَدًا رَوَاهُ عَنِ اللَّيْثِ غَيْرُهُ وَحَدِيثُ اللَّيْثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ مُعَاذٍ حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَالْمَعْرُوفُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ حَدِيثٌ مُعَاذٍ مِنْ حَدِيثِ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ مُعَاذٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَبَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَرَوَاهُ قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ وَبِهَذَا الْحَدِيثِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَاسْحَقُ يَقُولَانِ لَا بَأْسَ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنَ الصَّلَوَتَيْنِ فِي السَّفَرِ فِي وَقْتٍ أَحَدَهُمَا.

(۳) اسکے متعلق مختصر بحث گزر چکی ہے۔

۵۳۹: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ان کے بعض اہل و اقارب کی طرف سے ان سے مدد مانگی گئی جس پر انہیں جلدی جانا پڑا۔ انہوں نے مغرب کو شفق کے غائب ہونے تک مؤخر کیا اور مغرب اور عشاء اکٹھی پڑھیں پھر لوگوں کو بتایا کہ اگر رسول اللہ ﷺ کو جلدی ہوتی تو آپ ﷺ بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔ امام ابو یوسفؒ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۳۹: حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ اسْتَعْفَى عَلَى بَعْضِ أَهْلِهِ فَجَذَبَهُ السَّيْرُ وَآخِرَ الْمَغْرِبِ حَتَّى غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ أَخْبَرَ هُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ إِذَا جَذَبَهُ السَّيْرُ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حَلَالُ رَحَلَتِكَ إِلَّا بِرَأْسِ: عام نوافل مثلاً اشراق، چاشت، اذانین اور تہجد وغیرہ مسافر کے لئے سفر میں پڑھنا سب کے نزدیک جائز ہے۔ سنن مؤکدہ جس کو روایت بھی کہتے ہیں ان کے پڑھنے کے بارے میں احناف اور دوسرے ائمہ مستحب ہونے کے قائل ہیں بشرطیکہ گنجائش ہو اور چھوڑ دینے میں کوئی حرج نہیں اس لئے کہ سنن مؤکدہ کی تاکید ختم ہو جاتی ہے البتہ سنت فجر کی تاکید باقی رہتی ہے۔

۳۸۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَوةِ الْاسْتِسْقَاءِ

۵۴۰: عباد بن تمیم اپنے چچا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نکلے لوگوں کے ساتھ بارش کی طلب کے لئے تو آپ ﷺ نے دو رکعتیں پڑھائیں جن میں بلند آواز قرات کی پھر اپنی چادر کو پلٹ کر اوڑھا، دونوں ہاتھوں کو اٹھایا اور بارش کے لئے دعا مانگی درآں حالیکہ آپ ﷺ قبلہ کی طرف متوجہ تھے اس باب میں ابن عباسؓ، ابو ہریرہؓ، انسؓ اور ابو حمزہؓ سے بھی

۳۸۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَوةِ الْاسْتِسْقَاءِ

۵۴۰: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ نَا مُعَمَّرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبَادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ بِالنَّاسِ يَسْتَسْقِي فَصَلَّى بِهِمْ رَكَعَتَيْنِ جَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ فِيهِمَا وَحَوَّلَ رِذَائَهُ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَاسْتَسْقَى وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ وَأَبِي

روایت ہے۔ امام ابو یسٰی ترمذی کہتے ہیں عبد اللہ بن زیدؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے جن میں شافعیؒ، احمدؒ اور اہل حقؒ بھی شامل ہیں۔ عباد بن تمیم کے چچا کا نام عبد اللہ بن زید بن عاصم مازنی ہے۔

۵۴۱: ابولم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو احجار زیت کے قریب بارش کے لئے دعا کرتے ہوئے دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دونوں ہاتھ بلند کئے ہوئے تھے۔ امام ابو یسٰی ترمذی فرماتے ہیں قتیہ نے بھی ابولم سے روایت کرتے ہوئے اسی طرح بیان کیا ہے ان کی اس حدیث کے علاوہ کسی حدیث کا ہمیں علم نہیں۔ انکے مولیٰ عمیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی احادیث روایت کرتے ہیں اور وہ صحابی ہیں۔

۵۴۲: قتیہ حاتم بن اسماعیل سے وہ ہشام بن اہلق سے (جو ابن عبد اللہ بن کنانہ ہیں) اور وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ولید بن عقبہ جب مدینہ کے امیر تھے تو انہیں حضرت ابن عباسؓ سے رسول اللہ ﷺ کی نماز استسقاء کے متعلق پوچھنے کے لئے بھیجا۔ میں انکے پاس آیا تو انہوں نے فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ بغیر زینت کے عاجزی کے ساتھ گڑ گڑاتے ہوئے نکلے یہاں تک کہ عید گاہ پہنچے۔ آپ ﷺ نے تمہارے ان خطبوں کی طرح کوئی خطبہ نہیں پڑھا۔ لیکن دعا، عاجزی اور تکبیر کہتے ہوئے عید کی نماز کی طرح دو رکعت نماز پڑھی۔ امام ابو یسٰی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۴۳: ہم سے بیان کیا محمود بن غیلان نے انہوں نے کہا ہم سے روایت کی وکج نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ہشام بن اہلق بن عبد اللہ بن کنانہ سے انہوں نے اپنے باپ سے اسی کی مثل روایت کرتے ہوئے یہ الفاظ زیادہ بیان کئے ہیں ”متخشعا“ یعنی ڈرتے ہوئے۔ امام ابو یسٰی ترمذی

اللَّحْمِ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعَلَى هَذَا الْعَمَلِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَقُ وَاسْمُ عَمِّ عَبْدِ بْنِ تَمِيمٍ هُوَ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ الْمَازِنِيُّ.

۵۴۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ السَّرِيٍّ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُمَيْرِ مَوْلَى أَبِي اللَّحْمِ عَنْ أَبِي اللَّحْمِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ أَحْجَارِ الزَّيْتِ يَسْتَسْقِي وَهُوَ مُفْنِعٌ بِكَفِّهِ يَدَا غَوَا قَالَ أَبُو عِيسَى كَذَا قَالَ قُتَيْبَةُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ عَنْ أَبِي اللَّحْمِ وَلَا نَعْرِفُ لَهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا هَذَا الْحَدِيثَ الْوَاحِدَ وَعُمَيْرُ مَوْلَى أَبِي اللَّحْمِ قَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَحَادِيثَ وَلَهُ صُحْبَةٌ.

۵۴۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ هِشَامِ بْنِ إِسْحَقَ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كِنَانَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَرْسَلَنِي الْوَلِيدُ بْنُ عُقْبَةَ وَهُوَ أَمِيرُ الْمَدِينَةِ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَسْأَلُهُ عَنِ اسْتِسْقَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَيْتُهُ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مُتَبَدِّلًا مُتَوَاضِعًا مُتَضَرِّعًا حَتَّى أَتَى الْمُصَلَّى فَلَمْ يَخْطُبْ خُطْبَتَكُمْ هَذِهِ وَلَكِنْ لَمْ يَزَلْ فِي الدُّعَاءِ وَالتَّضَرُّعِ وَالتَّكْبِيرِ وَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ كَمَا كَانَ يُصَلِّي فِي الْعِيدِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۵۴۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ وَكِجَعٌ عَنْ سَفْيَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كِنَانَةَ عَنْ أَبِيهِ فَلَمْ يَزَلْ يَدْعُو وَزَادَ فِيهِ مُتَخَشِّعًا قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ قَالَ يُصَلِّي صَلَاةَ الْإِسْتِسْقَاءِ نَحْوَ صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ يُكَبِّرُ فِي

الرُّكْعَةُ الْأُولَى سَبْعَاوًا فِي الثَّانِيَةِ خَمْسًا وَاحْتَجَّ بِحَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَرَوَى عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّهُ قَالَ لَا يَكْبُرُ فِي الْأَسْتِسْقَاءِ كَمَا يُكْبَرُ فِي صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ.

فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام شافعیؒ کا یہی قول ہے کہ نماز استسقاء عید کی نماز کی طرح پڑھے پہلی رکعت میں سات اور دوسری میں پانچ تکبیریں کہے۔ یہ ابن عباسؓ کی حدیث سے استدلال کرتے ہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ کہتے ہیں

کہ مالک بن انسؒ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا نماز استسقاء میں عید کی نماز کی طرح تکبیریں نہ کہے۔

۳۹۰: بَابُ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ

۳۹۰: باب سورج گرہن کی نماز

۵۴۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى فِي كُسُوفٍ فَقَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَالْأُخْرَى مِثْلَهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَالتَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ وَالْمُغِيرَةَ ابْنَ شُعْبَةَ وَأَبِي مَسْعُودٍ وَأَبِي بَكْرَةَ وَسُمْرَةَ وَابْنَ مَسْعُودٍ وَأَسْمَاءَ ابْنَةَ أَبِي بَكْرٍ وَابْنَ عُمَرَ وَقَيْصَةَ الْهَلَالِيَّ وَجَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبِي مُوسَى وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ سُمْرَةَ وَأَبِي بَكْرٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى فِي كُسُوفٍ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَاسْحَقُ قَالَ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ فَرَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ يُسَرَّ بِالْقِرَاءَةِ فِيهَا بِالنَّهَارِ وَرَوَى بَعْضُهُمْ أَنَّ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ فِيهَا نَحْوَ صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ وَالْجُمُعَةِ وَبِهِ يَقُولُ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ وَاسْحَقُ يَرَوْنَ الْجَهْرَ فِيهَا قَالَ الشَّافِعِيُّ لَا يُجْهَرُ فِيهَا وَقَدْ صَحَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِلْتَا الرُّوَايَتَيْنِ صَحَّ عَنْهُ أَنَّهُ صَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ

۵۴۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسوف کی نماز پڑھی اس میں قراءت کا پھر رکوع کیا پھر قراءت کی پھر رکوع کیا پھر دو سجود کئے اور دوسری رکعت بھی اسی طرح پڑھی۔ اس باب میں علی رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی اللہ عنہا، عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ، مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ، ابو مسعود رضی اللہ عنہ، ابو بکر رضی اللہ عنہ، سمرہ رضی اللہ عنہ، ابن مسعود رضی اللہ عنہ، اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا، ابن عمر رضی اللہ عنہما، قیصہ ہلالی، جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ، ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ، عبد الرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کسوف (سورج گرہن کی نماز) میں دو رکعتوں میں چار رکوع کئے یہ امام شافعیؒ و احمدؒ اور ائحقؒ کا قول ہے۔ نماز کسوف میں قراءت کے متعلق علماء کا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ دن کے وقت بغیر آواز قراءت کرے جبکہ بعض اہل علم بلند آواز سے قراءت کے قائل ہیں جیسے کہ جمعہ اور عیدین کی نماز میں پڑھا جاتا ہے۔ امام مالکؒ، احمدؒ اور ائحقؒ اسی کے قائل ہیں کہ بلند آواز سے پڑھے لیکن امام شافعیؒ بغیر آواز سے پڑھنے کا کہتے ہیں پھر یہ دونوں حدیثیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں ایک حدیث شعبہؒ کہ

۵۴۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى فِي كُسُوفٍ فَقَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَالْأُخْرَى مِثْلَهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَالتَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ وَالْمُغِيرَةَ ابْنَ شُعْبَةَ وَأَبِي مَسْعُودٍ وَأَبِي بَكْرَةَ وَسُمْرَةَ وَابْنَ مَسْعُودٍ وَأَسْمَاءَ ابْنَةَ أَبِي بَكْرٍ وَابْنَ عُمَرَ وَقَيْصَةَ الْهَلَالِيَّ وَجَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبِي مُوسَى وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ سُمْرَةَ وَأَبِي بَكْرٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى فِي كُسُوفٍ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَاسْحَقُ قَالَ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ فَرَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ يُسَرَّ بِالْقِرَاءَةِ فِيهَا بِالنَّهَارِ وَرَوَى بَعْضُهُمْ أَنَّ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ فِيهَا نَحْوَ صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ وَالْجُمُعَةِ وَبِهِ يَقُولُ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ وَاسْحَقُ يَرَوْنَ الْجَهْرَ فِيهَا قَالَ الشَّافِعِيُّ لَا يُجْهَرُ فِيهَا وَقَدْ صَحَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِلْتَا الرُّوَايَتَيْنِ صَحَّ عَنْهُ أَنَّهُ صَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار رکوع اور چار سجدے کئے دوسری یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار سجدوں میں چھ رکوع کئے اہل علم کے نزدیک یہ کسوف کی مقدار کے ساتھ جائز ہے یعنی اگر سورج گرہن لمبا ہو تو چھ رکوع اور چار سجدے کرنا جائز ہے لیکن اگر چار رکوع اور چار سجدے کرے اور قرأت بھی لمبی کرے تو یہ بھی جائز ہے۔ ہمارے اصحاب کے نزدیک سورج گرہن اور چاند گرہن دونوں میں نماز باجماعت پڑھی جائے۔

۵۳۵: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج گرہن ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھی اور قرأت لمبی کی پھر لمبا رکوع کیا پھر کھڑے ہوئے اور لمبی قراءت کی لیکن پہلی رکعت سے کم تھی پھر رکوع کیا اور اسے بھی لمبا کیا لیکن پہلے رکوع سے کم۔ پھر کھڑے ہوئے اس کے بعد سجدہ کیا اور پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام شافعیؒ، احمد اور ابوالفتحؒ بھی اسی کے قائل ہیں کہ دو رکعت میں چار رکوع اور چار سجدے کرے۔ امام شافعیؒ کہتے ہیں کہ اگر دن میں نماز پڑھ رہا ہو تو پہلے سورہ فاتحہ پڑھے اور پھر سورہ بقرہ کے برابر بغیر آواز قراءت کرے پھر لمبا رکوع کرے جیسے کہ اس نے قراءت کی پھر تکبیر کہہ کر سر اٹھائے اور کھڑا ہو کر پھر سورہ فاتحہ پڑھے اور سورہ آل عمران کے برابر تلاوت کرے۔ اس کے بعد اتنا ہی طویل رکوع کرے پھر سر اٹھاتے ہوئے ”سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ“ کہے پھر اچھی طرح دو سجدے کرے اور ہر سجدے میں رکوع کے برابر رکے پھر کھڑا ہو کر سورہ فاتحہ پڑھے اور سورہ نساء کے برابر قراءت کرے اور اسی طرح رکوع میں بھی ٹھہرے پھر اللہ اکبر کہہ کر سر اٹھائے اور کھڑا ہو کر سورہ فاتحہ کے بعد سورہ مائدہ کے برابر قراءت کرے پھر اتنا ہی طویل رکوع کرے پھر ”سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ“ کہہ کر سر اٹھائے

سَجْدَاتٍ وَصَحَّ عَنْهُ أَنَّهُ صَلَّى سِتَّ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجْدَاتٍ وَهَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ جَائِزٌ عَلَى قَدْرِ الْكُسُوفِ إِنْ تَطَاوَلَ الْكُسُوفُ فَصَلَّى سِتَّ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجْدَاتٍ فَهُوَ جَائِزٌ وَإِنْ صَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجْدَاتٍ وَاطَّالَ الْقِرَاءَةُ فَهُوَ جَائِزٌ وَيُورَى أَصْحَابُنَا أَنْ يُصَلِّيَ صَلَوةَ الْكُسُوفِ فِي جَمَاعَةٍ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ.

۵۳۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنُ أَبِي الشَّوَّازِ بْنِ نَازِيْدٍ بْنُ زُرَيْعٍ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ خَسِفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ فَأَطَالَ الْقِرَاءَةَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَأَطَالَ الْقِرَاءَةَ وَهِيَ ذُوْنُ الْأَوَّلَى ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ وَهُوَ ذُوْنُ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَسَجَدَ ثُمَّ فَعَلَ ذَلِكَ فِي الرُّكْعَةِ الثَّانِيَةِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَبِهَذَا الْحَدِيثِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَاحْمَدُ وَاسْحَاقُ يَرَوْنَ صَلَوةَ الْكُسُوفِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجْدَاتٍ قَالَ الشَّافِعِيُّ يَقْرَأُ فِي الرُّكْعَةِ الْأَوَّلَى بِأَمِّ الْقُرْآنِ وَنَحْوَهُ مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ سِرًّا إِنْ كَانَ بِالنَّهَارِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا نَحْوَهُ مِنْ قِرَائَتِهِ أَيْضًا بِأَمِّ الْقُرْآنِ وَنَحْوَهُ مِنْ آلِ عِمْرَانَ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا نَحْوَهُ مِنْ قِرَاءَتِهِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ تَامَتَيْنِ وَيُقِيمُ فِي كُلِّ سَجْدَةٍ نَحْوَهُ مِمَّا أَقَامَ فِي رُكُوعِهِ ثُمَّ قَامَ فَقَرَأَ بِأَمِّ الْقُرْآنِ وَنَحْوَهُ مِنْ سُورَةِ النَّسَاءِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا نَحْوَهُ مِنْ قِرَاءَتِهِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ بِتَكْبِيرٍ وَثَبِتَ قَائِمًا ثُمَّ قَرَأَ نَحْوَهُ مِنْ سُورَةِ الْمَائِدَةِ ثُمَّ رَكَعَ

اور سجدہ کرے اور اس کے بعد تشهد پڑھ کر سلام پھیرے۔

۳۹۱: باب نماز کسوف میں قراءت کیسے کی جائے

۵۴۶: حضرت سرہ بن جندبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں کسوف کی نماز پڑھائی جس میں ہم نے آپ ﷺ کی آواز نہیں سنی (قراءت میں) اس باب میں حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسٰی ترمذی فرماتے ہیں کہ سرہ بن جندبؓ کی حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ بعض اہل علم نے قراءت سریہ (یعنی آہستہ آواز میں قراءت) ہی کو اختیار کیا ہے۔ امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۵۴۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کسوف پڑھی اور اس میں بلند آواز سے قراءت کی۔ امام ابویسٰی ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوالحسن فزاری بھی سفیان بن حصین سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں اور امام مالک رحمہ اللہ، احمد رحمہ اللہ اور ابوالحسن رحمہ اللہ بھی اسی حدیث کے قائل ہیں۔

خلاصۃ الباب: استقاء کا معنی بارش کا طلب کرنا، نماز استقاء کی شروعات پر اجماع ہے۔ چادر کو پلٹنا تقاضا کے لئے تھا جس حالت میں آئے اس حالت میں واپس نہیں جائیں گے۔ کسوف کے لغوی معنی تغیر کے ہیں پھر عرفانیہ لفظ سورج گرہن کے ساتھ خاص ہو گیا اور خسوف چاند گرہن کو کہا جاتا ہے نماز کسوف جمہور علماء کے نزدیک سنت مؤکدہ ہے۔ حنفیہ کے نزدیک صلوٰۃ کسوف اور عام نمازوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔

۳۹۲: باب مَا جَاءَ فِي صَلَوةِ الْخَوْفِ

۳۹۲: باب خوف کے وقت نماز پڑھنا

۵۴۸: سالم سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز خوف میں ایک رکعت ایک گروہ کے ساتھ پڑھی جب کہ دوسرا گروہ دشمن کے مقابلے میں لڑتا رہا پھر یہ لوگ اپنی جگہ چلے گئے اور انہوں نے آن کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں دوسری رکعت پڑھی پھر آپ صلی

رَكُوعًا طَوِيلًا نَحْوًا مِنْ قِرَاءَةِ تَبَهُ ثُمَّ رَفَعَ فَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ تَشَهَّدَ وَسَلَّمَ.

۳۹۱: بَابُ كَيْفِ الْقِرَاءَةِ فِي الْكُسُوفِ

۵۴۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَاوُكَيْعٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عِبَادٍ عَنْ سَمُرَةَ ابْنِ جُنْدُبٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كُسُوفٍ لَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ.

۵۴۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ صَدَقَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْكُسُوفِ وَجَهْرًا بِالْقِرَاءَةِ فِيهَا قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى أَبُو اسْحَقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ نَحْوَهُ وَبِهَذَا الْحَدِيثِ يَقُولُ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ وَاسْحَقُ.

خلاصۃ الباب: استقاء کا معنی بارش کا طلب کرنا، نماز استقاء کی شروعات پر اجماع ہے۔ چادر کو پلٹنا تقاضا کے لئے تھا جس حالت میں آئے اس حالت میں واپس نہیں جائیں گے۔ کسوف کے لغوی معنی تغیر کے ہیں پھر عرفانیہ لفظ سورج گرہن کے ساتھ خاص ہو گیا اور خسوف چاند گرہن کو کہا جاتا ہے نماز کسوف جمہور علماء کے نزدیک سنت مؤکدہ ہے۔ حنفیہ کے نزدیک صلوٰۃ کسوف اور عام نمازوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔

۵۴۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي الشَّوَّازِ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَاةَ الْخَوْفِ بِأَحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَةً وَالتَّائِفَةِ الْآخَرَى مُوَاجِهَةً الْعَدُوِّ ثُمَّ انْصَرَفُوا فَقَامُوا فِي مَقَامٍ

اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیر دیا اور اس گروہ نے کھڑے ہو کر اپنی چھوڑی ہوئی رکعت پوری کی اس کے بعد دوسرا گروہ کھڑا ہوا اور اس نے بھی اپنی دوسری رکعت پڑھی۔ اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ، حذیفہ رضی اللہ عنہ، زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابن مسعود رضی اللہ عنہ ابو بکرہ رضی اللہ عنہ، سہل بن ابوشمہ رضی اللہ عنہ اور ابو عیاش زرقی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ ابو عیاش کا نام زید بن ثابت ہے۔ امام ابو یوسف ترمذی فرماتے ہیں امام مالکؒ نماز خوف میں سہل بن ابوشمہ رضی اللہ عنہ ہی کی روایت پر عمل کرتے ہیں اور یہی امام شافعی کا قول ہے۔ امام احمدؒ کہتے ہیں کہ نماز خوف آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی طرح مروی ہے اور میں اس باب میں سہل بن ابوشمہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے صحیح روایت نہیں جانتا چنانچہ وہ بھی اسی طریقے کو اختیار کرتے ہیں۔ اسحاق بن ابراہیم بھی اسی طرح کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے صلوٰۃ خوف میں کئی روایات ثابت ہیں ان سب پر عمل کرنا جائز ہے یعنی یہ بقدر خوف ہے۔ اسحاق کہتے ہیں کہ ہم سہل بن ابی حمہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کو دوسری روایات پر ترجیح نہیں دیتے۔ ابن عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اسے موسیٰ بن عقبہ بھی نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۳۹: سہل بن ابی حمہؓ نماز خوف کے متعلق فرماتے ہیں کہ امام قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہوا اور اس کے ساتھ ایک گروہ کھڑا ہو جبکہ دوسرا گروہ دشمن کے مقابل رہے اور انہی کی طرف رخ کئے رہے۔ پھر امام پہلے گروہ کے ساتھ ایک رکعت پڑھے اور وہ لوگ دوسری رکعت خود پڑھیں اور دو سجدے کرنے کے بعد دوسری جماعت کی جگہ دشمن کے مقابل آجائیں اور وہ جماعت آکر امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھے اور سجدے کرے امام کی دو رکعتیں ہو جائیں گی اور جماعت کی پہلی رکعت ہوگی۔ پھر یہ

أُولَئِكَ وَجَاءَ أُولَئِكَ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً أُخْرَى ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَامَ هَؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ قَامَ هَؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَحَذِيفَةَ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ هُرَيْرَةَ وَابْنِ مُسْعُودٍ وَسَهْلِ بْنِ أَبِي حَنْظَلَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ الزُّرْقِيِّ وَاسْمُهُ زَيْدُ بْنُ صَامِتٍ وَابْنُ بَكْرَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى وَقَدْ ذَهَبَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ فِي صَلَوةِ الْخَوْفِ إِلَى حَدِيثِ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَنْظَلَةَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ قَالَ أَحْمَدُ قَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَوةَ الْخَوْفِ عَلَى أَوْجِهِ وَمَا أَعْلَمُ فِي هَذَا الْبَابِ إِلَّا حَدِيثَنَا صَحِيحًا وَاخْتَارَ حَدِيثُ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَنْظَلَةَ وَهَكَذَا قَالَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَبَتَ الرِّوَايَاتُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَوةِ الْخَوْفِ وَرَأَى أَنَّ كُلَّ مَا رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَوةِ الْخَوْفِ فَهُوَ جَائِزٌ وَهَذَا عَلَى قَدَرِ الْخَوْفِ قَالَ إِسْحَاقُ وَلَسْنَا نَخْتَارُ حَدِيثَ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَنْظَلَةَ عَلَى غَيْرِهِ مِنَ الرِّوَايَاتِ وَحَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَاهُ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۵۳۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَرَّابٍ عَنْ جُبَيْرٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَنْظَلَةَ أَنَّهُ قَالَ فِي صَلَوةِ الْخَوْفِ قَالَ يَقُومُ الْإِمَامُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَيَقُومُ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ مِنْ قِبَلِ الْعَدُوِّ وَوُجُوهُهُمْ إِلَى الْعَدُوِّ فَيَرُكُّعًا وَيَرْكَعُونَ لَا نَفْسُهُمْ رَكْعَةً وَيَسْجُدُونَ لَا نَفْسُهُمْ سَجْدَتَيْنِ فِي مَكَانِهِمْ ثُمَّ يَذْهَبُونَ إِلَى مَقَامِ أُولَئِكَ وَيَجِئُ

لوگ کھڑے ہو جائیں اور دوسری رکعت پڑھیں اور سجدہ کریں۔
محمد بن بشار کہتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن سعید سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو انہوں نے شعبہ کے حوالے سے مجھے بتایا کہ شعبہ، عبد الرحمن بن قاسم سے وہ قاسم سے وہ اپنے والد سے وہ صالح بن خوات سے وہ سہل بن ابی حمزہ سے اور وہ نبی ﷺ سے یحییٰ بن سعید انصاری کی روایت کے مثل بیان کرتے ہیں پھر یحییٰ بن سعید نے مجھ سے کہا کہ اس حدیث کو اس کے ساتھ لکھ دو۔ مجھے یہ حدیث اچھی طرح یاد نہیں لیکن یہ یحییٰ بن سعید انصاری کی حدیث ہی کی مثل ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسے یحییٰ بن سعید انصاری نے قاسم بن محمد کی روایت سے مرفوع نہیں کیا۔ یحییٰ بن سعید انصاری کے ساتھی بھی اسے موقوف ہی روایت کرتے ہیں جبکہ شعبہ، عبد الرحمن بن قاسم بن محمد کے حوالے سے اسے مرفوع روایت کرتے ہیں۔ مالک بن انس، یزید بن رومان سے وہ صالح بن خوات سے اور وہ ایک ایسے شخص سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں جو نماز خوف آپ ﷺ کے ساتھ پڑھ چکا تھا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام مالک، شافعی، احمد اور اہل حق کا بھی یہی قول ہے اور یہ کئی راویوں سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے دونوں گروہوں کے ساتھ ایک ایک رکعت نماز پڑھی۔ جو آپ ﷺ کے لئے دو اور ان دونوں کے لئے ایک ایک رکعت تھی۔

أَوَّلَكَ فَبَرَكُوعُ بِهِمْ رَكْعَةً وَيَسْجُدُ هُمْ سَجْدَتَيْنِ فَهِيَ لَهُ نِتَانٌ وَلَهُمْ وَاحِدَةٌ ثُمَّ يَرْكَعُونَ رَكْعَةً وَيَسْجُدُونَ سَجْدَتَيْنِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَارٍ سَأَلْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَحَدَّثَنِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَنْظَلَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ إِلَّا نَصَارِيَّ وَقَالَ لِي أَكْتُبُهُ إِلَى جَنْبِهِ وَلَسْتُ أَحْفَظُ الْحَدِيثَ وَلَكِنَّهُ مِثْلُ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ إِلَّا نَصَارِيَّ قَالَ أَبُو عِيسَى وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَهُ يَرْفَعُهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ إِلَّا نَصَارِيَّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَهَكَذَا رَوَاهُ أَصْحَابُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ إِلَّا نَصَارِيَّ مَوْقُوفًا وَرَفَعَهُ شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَرَوَى مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَاتٍ عَنْ مَنْ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَبِهِ يَقُولُ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَأَسْحَقُ وَرَوَى عَنْ غَيْرٍ وَاحِدٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَحَدِي الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَةً رَكْعَةً فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ وَلَهُمْ رَكْعَةً رَكْعَةً.

خلاصۃ الباب: صلوۃ الخوف جمہور علماء کے نزدیک سب سے پہلے غزوہ ذات الرقاع میں پڑھی گئی جو ۳ھ میں ہوا۔ صلوۃ الخوف کے تینوں طریقے جائز ہیں البتہ حنفیہ نے ان میں سے تیسرے طریقے کو افضل قرار دیا ہے یہ طریقہ امام محمد کی کتاب الآثار میں حضرت ابن عباسؓ سے مرفوعاً مروی ہے۔

۳۹۳: باب قرآن کے سجدے

۳۹۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ

۵۵۰: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیارہ سجدے کئے جن میں

۵۵۰: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ وَهَبٍ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ

”سورہ نجم“ والا سجدہ بھی شامل ہے۔ اس باب میں علی رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابن مسعود رضی اللہ عنہ، زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ ابودرداء رضی اللہ عنہ کی حدیث غریب ہے۔ ہم اسے سعید بن ابولہلال کی عمر دمشقی سے روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔

۵۵۱: حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ گیارہ (۱۱) سجدے کئے ان میں ایک ”سورہ نجم“ کا سجدہ ہے۔ یہ روایت سفیان بن کعب کی عبد اللہ بن وہب سے مروی حدیث سے صحیح ہے۔

۳۹۴: باب عورتوں کا مسجدوں میں جانا

۵۵۲: مجاہد سے روایت ہے کہ ہم ابن عمرؓ کے پاس تھے کہ انہوں نے بیان کیا کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا۔ عورتوں کو رات کے وقت مسجدوں میں جانے کی اجازت دو۔ اس پر انکے بیٹے نے کہا اللہ کی قسم ہم انکو اس بات کی اجازت نہیں دیں گے کیونکہ یہ اسے فساد کا حیلہ بنا میں گی۔ ابن عمرؓ نے فرمایا اللہ تیرے ساتھ ایسا کرے اور ویسا کرے (یعنی بد عادی) میں تمہیں بتا رہا ہوں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا اور تم کہتے ہو کہ ہم اجازت نہیں دیں گے۔ اس باب میں ابو ہریرہؓ، زید بن خالدؓ اور زینبؓ جو عبد اللہ بن مسعودؓ کی زوجہ ہیں سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں ابن عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۹۵: باب مسجد میں تھوکنے کی کراہت

۵۵۳: حضرت طارق بن عبد اللہ محارب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم

عمر الدمشقی عن أم الدرداء عن أبي الدرداء قال سجدت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم إحدى عشرة سجدة منها التي في النجم وفي الباب عن علي وابن عباس وأبي هريرة وابن مسعود وزيد بن ثابت وعمرو بن العاص قال أبو عيسى حديث أبي الدرداء حديث غريب لا نعرفه إلا من حديث سعيد بن أبي هلال عن عمر الدمشقي.

۵۵۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ نَا اللَّيْثُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عُمَرَ وَهُوَ ابْنُ حَيَّانَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ سَمِعْتُ مُخْبِرًا يُخْبِرُنِي عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَجَدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى عَشْرَةَ سَجْدَةً مِنْهَا الَّتِي فِي النَّجْمِ وَهَذَا أَصْحَحُ مِنْ حَدِيثِ سُفْيَانَ بْنِ وَكَيْعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهْبٍ.

۳۹۴: بَابُ خُرُوجِ النِّسَاءِ إِلَى الْمَسَاجِدِ

۵۵۲: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَاعِيْسِيُّ بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْذِلُوا لِلنِّسَاءِ بِاللَّيْلِ إِلَى الْمَسَاجِدِ فَقَالَ ابْنُهُ وَاللَّهِ لَا نَأْذُنُ لَهُنَّ يَتَّخِذْنَ دَعْلًا فَقَالَ فَعَلَ اللَّهُ بِكَ وَفَعَلَ أَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُولُ لَا نَأْذُنُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْنَبِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۳۹۵: بَابُ فِي كَرَاهِيَةِ الْبَزَاقِ فِي الْمَسْجِدِ

۵۵۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ دُبْعَةَ بْنِ خُوَاشٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ

نماز میں ہو تو اپنے دائیں طرف نہ تھوکو بلکہ اپنے بائیں طرف یا بائیں پاؤں کے نیچے تھوک دو۔ اس باب میں ابو سعید رضی اللہ عنہ، ابن عمر رضی اللہ عنہما، انس رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں طارق کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے۔ (امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں) اور میں نے جارد سے وکیع کے حوالے سے سنا کہ ربیع حراش نے اسلام میں کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ عبدالرحمن بن مہدی کہتے ہیں کہ منصور بن معمر اہل کوفہ میں اثبت ہیں۔

۵۵۴: حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسجدوں میں تھوکن گناہ ہے اور اس کا کفارہ اس کو دفن کرنا ہے (یعنی تھوک کو دبا دینا ہے) امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۹۶: باب سورة الانشقاق اور سورة العلق

کے سجدے

۵۵۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ”اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ“ اور ”إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ“ میں سجدہ کیا۔

۵۵۶: ہم سے بیان کیا قتیبہ نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے انہوں نے عمر بن عبدالعزیز سے انہوں نے ابی بکر بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے اور انہوں نے نبی سے اوپر کی حدیث کی مثل۔ اس حدیث میں چار تابعی ایک دوسرے سے روایت کرتے ہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اس پر اکثر اہل علم کا عمل ہے کہ ”إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ“ اور ”اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ“ دونوں سورتوں میں سجدہ ہے۔

عَبْدُ اللَّهِ الْمُحَارِبِيُّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنْتَ فِي الصَّلَاةِ فَلَا تَبْزُقْ عَنْ يَمِينِكَ وَلَكِنْ خَلْفَكَ أَوْ تَلْقَاءَ شِمَالِكَ أَوْ تَحْتَ قَدَمِكَ الْيُسْرَى وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ عُمَرَ وَأَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ طَارِقٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَاسْمَعْتُ الْجَارُودَ يَقُولُ سَمِعْتُ وَكِيعًا يَقُولُ لَمْ يَكْذِبْ رَبِيعُ بْنُ حِرَاشٍ فِي الْإِسْلَامِ كَذِبُهُ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ اثْبَتَ أَهْلُ الْكُوفَةِ مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمَرِ.

۵۵۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَرَاءُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا أَنْ يَقُولَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۳۹۶: بَابُ فِي السَّجْدَةِ فِي إِذَا السَّمَاءُ

انْشَقَّتْ وَاقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ

۵۵۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَاءَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ وَإِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ.

۵۵۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عُمَرَ وَابْنِ حَزْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَفِي الْحَدِيثِ أَرْبَعَةٌ مِنَ التَّابِعِينَ بَعْضُهُمْ عَنْ بَعْضٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ يَرَوْنَ السُّجُودَ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ.

۳۹۷: باب سورہ نجم کا سجدہ

۵۵۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ ”نجم“ میں سجدہ کیا تو مسلمانوں، مشرکوں، جنوں اور انسانوں سب نے سجدہ کیا۔ اس باب میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ ”سورۃ نجم“ میں سجدہ کیا جائے جبکہ بعض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم وغیرہ اس بات کے قائل ہیں کہ ”مفصل“ میں کوئی سجدہ نہیں یہ مالک بن انس رضی اللہ عنہ کا بھی قول ہے۔ لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے اور وہ سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اہل حق کا بھی قول ہے۔

۳۹۸: باب سورہ نجم میں سجدہ نہ کرے

۵۵۸: زید بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے سورۃ نجم پڑھی لیکن آپ ﷺ نے سجدہ نہیں کیا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں زید بن ثابتؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض اہل علم اس حدیث کے متعلق کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اس لئے سجدہ نہیں کیا کہ زید نے جب پڑھا تو انہوں نے بھی سجدہ نہیں کیا۔ ان حضرات کا کہنا ہے کہ جو شخص سجدہ کی آیت سے اس پر سجدہ واجب ہو جاتا ہے اور اسے چھوڑنے کی اجازت نہیں۔ وہ کہتے ہیں اگر اس حالت میں سنا کہ وضو سے نہیں تھا تو جب وضو کرے اس وقت سجدہ کرے۔ سفیان ثوری، اہل کوفہ اور اسحاقؒ کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ سجدہ اس کے لئے ہے جو کرنا چاہے اور ثواب و فضیلت کی خواہش رکھتا ہو لہذا اس کا ترک کرنا بھی جائز ہے انکی دلیل حضرت زیدؓ کی مرفوع حدیث ہے کہ میں نے نبی ﷺ کے سامنے سورۃ نجم پڑھی

۳۹۷: بَاب مَا جَاءَ فِي السَّجْدَةِ فِي النَّجْمِ

۵۵۷: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبَزَارِيُّ عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ نَا أَبِي عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا يَغْنَى النَّجْمَ وَالْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْجِنَّ وَالْإِنْسُ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ يَرَوْنَ السُّجُودَ فِي سُورَةِ النَّجْمِ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لَيْسَ فِي الْمَفْصَلِ سَجْدَةٌ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ وَبِهِ يَقُولُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ.

۳۹۸: بَاب مَا جَاءَ مِنْ لَمْ يَسْجُدْ فِيهِ

۵۵۸: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا وَكِيعٌ عَنْ ابْنِ أَبِي ذُئْبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجْمَ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيهَا قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَتَأَوَّلَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ هَذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ إِنَّمَا تَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّجُودَ لِأَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ خَيْرٌ قَرَأَ فَلَمْ يَسْجُدْ لَمْ يَسْجُدِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالُوا السَّجْدَةُ وَاجِبَةٌ عَلَى مَنْ سَمِعَهَا وَلَمْ يُرَخَّصُوا فِي تَرْكِهَا وَقَالُوا إِنْ سَمِعَ الرَّجُلُ وَهُوَ عَلَى غَيْرِ وَضُوءٍ فَإِذَا تَوَضَّأَ سَجَدَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ وَ أَهْلِ الْكُوفَةِ وَبِهِ يَقُولُ إِسْحَاقُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِنَّمَا السَّجْدَةُ عَلَى مَنْ أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ فِيهَا وَالتَّمَسُّ فَضْلُهَا وَرَخَّصُوا فِي تَرْكِهَا قَالُوا

إِنْ أَرَادَ ذَلِكَ وَاحْتَجُّوا بِالْحَدِيثِ الْمَرْفُوعِ حَدِيثُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّحْمَ فَلَمْ يَسْجُدْ فَقَالُوا لَوْ كَانَتْ السَّجْدَةُ وَاجِبَةً لَمْ يَتْرُكِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا حَتَّى كَانَ يَسْجُدُ وَيَسْجُدُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحْتَجُّوا بِحَدِيثِ عُمَرَ أَنَّهُ قَرَأَ سَجْدَةَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَنَزَلَ فَسَجَدَ ثُمَّ قَرَأَ هَا فِي الْجُمُعَةِ الثَّانِيَةِ فَهَيَّأَ النَّاسُ لِلْسُّجُودِ فَقَالَ إِنَّهَا لَمْ تُكْتَبْ عَلَيْنَا إِلَّا أَنْ نَشَاءَ فَلَمْ يَسْجُدْ وَلَمْ يَسْجُدُوا فَذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدُ.

اور آپ ﷺ نے سجدہ نہیں کیا۔ پس اگر سجدہ واجب ہوتا تو آپ ﷺ زید کو اس وقت تک نہ چھوڑتے جب تک وہ اور آنحضرت ﷺ خود سجدہ نہ کر لیتے۔ انکی دوسری دلیل حضرت عمرؓ کی حدیث ہے انہوں نے منبر پر سجدے کی آیت پڑھی اور اتر کر سجدہ کیا پھر دوسرے جمعہ کو دوبارہ وہی آیت پڑھی تو لوگ سجدے کے لئے مستعد ہو گئے اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا یہ سجدہ ہم پر فرض نہیں ہے۔ اگر ہم چاہیں تو سجدہ کریں چنانچہ نہ تو حضرت عمرؓ نے سجدہ کیا اور نہ ہی لوگوں نے سجدہ کیا۔ اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ یہ واجب نہیں اور امام شافعیؒ اور احمدؒ کا یہی قول ہے۔

۳۹۹: باب سورہ "ص" کا سجدہ

۵۵۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سورہ "ص" میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں یہ واجب سجدوں میں سے نہیں۔ امام ابویسٰی ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس میں علماء صحابہ رضی اللہ عنہم وغیرہ کا اختلاف ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اس میں سجدہ کرے۔ سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور احنوفؒ کا بھی یہی قول ہے لیکن بعض اہل علم کا کہنا ہے کہ یہ نبی کی توبہ ہے لہذا یہاں سجدہ واجب نہیں۔

۴۰۰: باب سورہ "حج" کا سجدہ

۵۶۰: حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا "یا رسول اللہ ﷺ سورہ حج کو دوسری سورتوں پر فضیلت دی گئی کیونکہ اس میں دو سجدے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا جو سجدہ نہ کرنا چاہے وہ اسے نہ پڑھے۔ امام ابویسٰی ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی سند قوی نہیں۔ اس مسئلے میں اہل علم کا اختلاف ہے۔ حضرت عمر بن خطابؓ اور ابن عمرؓ سے بھی مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا سورہ حج کو اس وجہ سے فضلت حاصل ہے کہ اس

۳۹۹: بَاب مَا جَاءَ فِي السَّجْدَةِ فِي ص

۵۵۹: حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِي ص قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَلَيْسَتْ مِنْ عَزَائِمِ السُّجُودِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ فِي هَذَا فَرَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ يَسْجُدَ فِيهَا وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَاسْحَقَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّهَا تَوْبَةٌ نَبِيٍّ وَلَمْ يَرَوْا السُّجُودَ فِيهَا.

۴۰۰: بَاب مَا جَاءَ فِي السَّجْدَةِ فِي الْحَجِّ

۵۶۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ مِشْرِحِ بْنِ هَارِثٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَضِّلْتَ سُورَةَ الْحَجِّ بَأَنَّ فِيهَا سَجْدَتَيْنِ قَالَ نَعَمْ وَمَنْ لَمْ يَسْجُدْهُمَا فَلَا يَقْرَأْهُمَا قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيٍّ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي هَذَا فَرَوَى عَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ وَابْنِ عُمَرَ أَنََّّهُمَا قَالَا فَضِّلْتَ سُورَةَ الْحَجِّ بَأَنَّ فِيهَا سَجْدَتَيْنِ وَبِهِ يَقُولُ

میں دو سجدے ہیں۔ ابن مبارک، شافعی، احمد اور الحنفی کا بھی یہی قول ہے۔ بعض کے نزدیک اس میں ایک ہی سجدہ ہے اور یہ سفیان ثوری، مالک اور اہل کوفہ کا قول ہے۔

۴۰۱: باب قرآن کے سجدوں میں کیا پڑھے؟

۵۶۱: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے رات کو سوتے ہوئے خواب میں دیکھا کہ میں ایک درخت کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہوں میں نے سجدہ کیا تو درخت نے بھی سجدہ کیا پھر میں نے اس سے کہتے ہوئے سنا کہا ”اللَّهُمَّ اكْتُبْ لِي مِنْهُ“ (اے اللہ میرے لئے اس سجدے کا ثواب لکھ اور اسکی وجہ سے میرے گناہ کم کر اور اسے اپنے پاس میرے لئے ذخیرہ آخرت بنا اور اسے مجھ سے قبول فرما جیسا کہ تو نے اپنے بندے داؤد علیہ السلام سے قبول فرمایا۔ حسن کہتے ہیں کہ ابن جریج نے مجھے بتایا کہ تمہارے دادا نے مجھے ابن عباسؓ کے حوالے سے کہا کہ پھر نبی اکرم ﷺ نے سجدے کی آیت پڑھی اور سجدہ کیا۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ بھی سجدے میں وہی دعا پڑھ رہے تھے جو اس شخص نے درخت کے متعلق بیان کی تھی۔ اس باب میں حضرت ابو سعیدؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث ابن عباسؓ کی روایت سے غریب ہے۔ ہم اسے انکی روایت سے اس سند کے علاوہ نہیں جانتے۔

۵۶۲: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رات کو قرآن کے سجدوں میں یہ دعا (سجد و جہی للذی خلقه و شق سمعہ و بصرہ بحولہ و قوتہ) پڑھا کرتے تھے۔ یعنی میرے چہرے نے اس ذات کو سجدہ کیا جس نے اسے بنایا اور اپنی قوت و قدرت سے اس میں کان اور آنکھ بنائی۔ امام ابویسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ وَرَأَى بَعْضُهُمْ فِيهَا سَجْدَةً وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكٍ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ.

۴۰۱: بَابُ مَا جَاءَ مَا يَقُولُ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ

۵۶۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَحْمَدٍ بْنُ يَزِيدَ بْنِ خُنَيْسٍ نَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ جُرَيْجٍ يَا حَسَنُ أَخْبِرْنِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَأَيْتُنِي اللَّيْلَةَ وَأَنَا نَائِمٌ كَأَنِّي أَصْلِي خَلْفَ شَجَرَةٍ فَسَجَدْتُ فَسَجَدَتِ الشَّجَرَةُ لِسُجُودِي فَسَمِعْتُهَا وَهِيَ تَقُولُ اللَّهُمَّ اكْتُبْ بَهَا عِنْدَكَ أَجْرًا وَضَعُ عَنِي بِهَا وَرْزًا وَاجْعَلْهَا عِنْدَكَ ذُخْرًا وَتَقَبَّلْهَا مِنِّي كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ قَالَ الْحَسَنُ قَالَ لِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ لِي جَدُّكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَةً ثُمَّ سَجَدَ فَقَالَ بَنُ عَبَّاسٍ سَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُولُ مِثْلَ مَا أَخْبَرَهُ الرَّجُلُ عَنْ قَوْلِ الشَّجَرَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۵۶۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدَ الرَّهْمَنِ الثَّقَفِيُّ نَا خَالِدَ الْحَدَّاءِ عَنِ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ سَجْدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَ شَقَّ سَمْعَهُ وَ بَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

خلاصۃ الابواب: پہلا مسئلہ یہ ہے کہ سجدہ تلاوت ائمہ ثلاثہ کے نزدیک مسنون ہے جبکہ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک واجب ہے۔ ائمہ ثلاثہ کی دلیل ترمذی میں حضرت زید بن ثابتؓ کی حدیث ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے سورہ نجم پڑھی تو آپ نے سجدہ تلاوت نہیں کیا۔ لیکن حنفیہ اس کا جواب دیتے ہیں کہ اس سے مراد ہے کہ فوراً سجدہ نہیں کیا اور ہمارے نزدیک بھی فی الفور سجدہ واجب نہیں۔ احناف کا استدلال ان تمام آیات سجدہ سے ہے جن میں امر صیغہ وارد ہے۔ شیخ ابن ہمامؒ فرماتے ہیں کہ آیات سجدہ تین حالتوں سے خالی نہیں یا ان میں سجدہ کا امر ہے یا کفار کے سجدہ سے انکار کا ذکر ہے یا انبیاء کے سجدہ کی حکایت ہے اور امر کی تعمیل واجب ہے کفار کی مخالفت بھی انبیاء کی اقتداء بھی۔ پھر حنفیہ شافعیہ اس پر متفق ہیں کہ پورے قرآن کریم میں سجدہ ہائے تلاوت چودہ (۱۴) ہیں

۴۰۲: بَابُ مَاذُكِرَ فِي مَنْ قَاتَهُ حِزْبُهُ

۴۰۲: باب جس کارات کا وظیفہ

مِنَ اللَّيْلِ فَقَضَاهُ بِالنَّهَارِ

رہ جائے تو وہ اسے دن میں پڑھ لے

۵۶۳: عبد الرحمن بن عبد القاری فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطابؓ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو سو گیا اور اس نے رات کا وظیفہ نہ پڑھا یا کچھ اس میں سے باقی رہ گیا ہو تو وہ فجر اور ظہر کی نماز کے درمیان اسے پڑھ لے۔ وہ اس کے لئے اسی طرح لکھا جائے گا جیسے کہ اس نے رات ہی کو پڑھا ہو۔ امام ابویسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوصفوان کا نام عبد اللہ بن سعید کی ہے۔ ان سے حمیدی اور کئی حضرات نے روایت کی ہے۔

۵۶۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي صَفْوَانَ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي هِشَابٍ أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ عُبَيْدَ اللَّهِ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ أَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَقَرَأَهُ بَيْنَ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهُ كَأَنَّمَا قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو صَفْوَانَ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْمَكِّيُّ وَرَوَى عَنْهُ الْحُمَيْدِيُّ وَكَبَارُ النَّاسِ.

۴۰۳: بَابُ مَا جَاءَ مِنَ التَّشْدِيدِ فِي

۴۰۳: باب جو شخص رکوع اور سجدے میں امام

سے پہلے سر اٹھائے اسکے متعلق وعید

الَّذِي يَرْفَعُ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ

۵۶۴: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص امام سے پہلے سر اٹھا لیتا ہے اسے اس بات سے ڈرنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کے سر کی طرح بنا دے۔ قتیبہ، حماد کے حوالے سے کہتے ہیں کہ محمد بن زیاد نے کہا کہ ابو ہریرہؓ نے ”أَمَّا يَخْشَى“ کا لفظ کہا ہے۔ امام ابویسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ محمد بن زیاد بصری ثقہ ہیں اور ان کی کنیت ابو حارث ہے۔

۵۶۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ حَمَّادٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ زِيَادٍ هُوَ أَبُو الْحَارِثِ الْبَصْرِيُّ ثِقَةٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا يَخْشَى الَّذِي يَرْفَعُ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يُحَوَّلَ اللَّهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ قَالَ قُتَيْبَةُ قَالَ حَمَّادٌ قَالَ لِي مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ إِنَّمَا قَالَ أَمَّا يَخْشَى قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَ مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ هُوَ بَصْرِيُّ ثِقَةٌ يَكْنَى أَبَا الْحَارِثِ.

۴۰۴: باب فرض نماز پڑھنے

۴۰۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي الَّذِي يُصَلِّي

الْفَرِيضَةُ ثُمَّ يَوْمُ النَّاسِ بَعْدَ ذَلِكَ

۵۶۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ جَمَادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ كَانَ يُصَلِّيُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى قَوْمِهِ فَيَوْمُهُمْ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَصْحَابِنَا الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدُ وَاسْتَحَقَّ قَالُوا إِذَا أَمَّ الرَّجُلُ الْقَوْمَ فِي الْمَكْتُوبَةِ وَقَدْ كَانَ صَلَاتَهَا قَبْلَ ذَلِكَ أَنْ صَلَّوهُ مِنْ أَيْتَمَ بِهِ جَائِزَةً وَاحْتَجُّوا بِحَدِيثِ جَابِرٍ فِي قِصَّةِ مُعَاذٍ وَهُوَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِهِ عَنْ جَابِرٍ وَرَوَى عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّهُ سَأَلَ عَنْ رَجُلٍ الْمَسْجِدَ وَالْقَوْمَ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ وَهُوَ يَحْسِبُ أَنَّهَا صَلَاةُ الظُّهْرِ فَأَيْتَمَ بِهِ قَالَ صَلَّوهُ جَائِزَةً وَقَدْ قَالَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ إِذَا أَيْتَمَ قَوْمٌ بِإِمَامٍ وَهُوَ يُصَلِّيُ الْعَصْرَ وَهُمْ يَحْسِبُونَ أَنَّهَا فَصَلَّى بِهِمْ وَاقْتَدَوْا بِهِ فَإِنَّ صَلَاةَ الْمُقْتَدِي فَاسِدَةٌ إِذَا اخْتَلَفَ نِيَّةُ الْإِمَامِ وَالْمَأْمُومِ.

۴۰۵: بَابُ مَا جَاءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِي

السُّجُودِ عَلَى الثُّوبِ فِي الْحَرِّ وَالْبُرْدِ

۵۶۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنِي غَالِبُ الْقَطَّانِ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ بِالظُّهَائِرِ سَجَدْنَا عَلَى يَدَيْ بَنِي إِسْرَءِيلَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبْنِ عَبَّاسٍ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ وَكَيْفَ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ.

کے بعد لوگوں کی امامت

۵۶۵: حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ معاذ بن جبلؓ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھتے اور پھر اپنی قوم میں جا کر ان کی امامت کرتے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اسی پر ہمارے اصحاب شافعی، احمد، اور احناف کا عمل ہے کہ اگر کوئی شخص فرض نماز کی امامت کرے باوجودیکہ وہ فرض نماز پڑھ چکا ہو تو مقتدیوں کے لئے اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے۔ ان کی دلیل حضرت جابرؓ کی حدیث جس میں حضرت معاذؓ کا واقعہ ہے اور یہ حدیث صحیح ہے اور کئی سندوں سے جابرؓ سے مروی ہے۔ ابو درداءؓ سے مروی ہے کہ ان سے اس شخص کے متعلق سوال کیا گیا جو مسجد میں داخل ہوا اور عصر کی نماز پڑھی جا رہی ہو لیکن وہ ظہر کی نماز سمجھ کر ان کے ساتھ شریک ہو جائے؟ فرمایا کہ اس کی نماز ہوگئی لیکن اہل کوفہ کی ایک جماعت کا کہنا ہے کہ اگر امام عصر پڑھ رہا ہو اور مقتدی اسے ظہر سمجھ کر اسکی اقتداء میں ظہر کی نماز پڑھ لیں تو مقتدیوں کی نماز فاسد ہو جائے گی کیونکہ امام اور مقتدی کی نیت میں اختلاف ہے۔

۴۰۵: باب گرمی یا سردی کی وجہ سے کپڑے پر

سجدے کی اجازت کے متعلق

۵۶۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھتے تو گرمی سے بچنے کے لئے اپنے اپنے کپڑوں پر سجدہ کرتے امام ابو عیسیٰ ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس باب میں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ وکیع نے بھی یہ حدیث خالد بن عبد الرحمن سے روایت کی ہے۔

خُلاَصَةُ الْبَابِ: امام شافعیؒ نے حضرت معاذ بن جبلؓ کے واقعہ سے استدلال کیا ہے کہ نفل میں فرض پڑھنے والے کی اقتداء جائز ہے۔ امام ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ اور جمہور فقہاء کے نزدیک فرض پڑھنے والے کا نفل پڑھنے والے کے پیچھے اقتداء کرنا درست نہیں۔ امام احمد بن حنبلؒ سے دو روایتیں ہیں ایک احتناف کے مطابق اور ایک امام شافعیؒ کے جمہور کے دلیل حدیث ترمذی ہے دوسری دلیل بخاری شریف کی حدیث ہے امام اس لئے بنایا جاتا ہے تاکہ اس کی اقتداء کی جائے اگر امام اور مقتدی کی نیت مختلف ہو تو اس کو اقتداء کرنا نہیں کہتے۔ حضرت معاذ بن جبلؓ کی حدیث کا جواب یہ ہے کہ اگر حضرت معاذ بیت نفل امامت کرتے تھے لیکن حضور ﷺ نے ان کی تائید نہیں فرمائی بلکہ اس کے خلاف ثابت ہے فرمایا کہ اے معاذ فقہ میں ڈالنے والے نہ بنو یا تو میرے ساتھ نماز پڑھو یا قوم کو نماز پڑھاؤ۔ ۲۔ سخت گرمی یا سخت سردی کی وجہ سے نماز کا ایسے کپڑے پر جو کہ نماز نے پہن رکھا ہے یا اوڑھ رکھا ہو نماز پڑھنا یا سجدہ تلاوت کرنا درست ہے۔

۴۰۶: بَابُ مَاذُكِرَ مِمَّا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْجُلُوسِ فِي

باب فجر کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک مسجد میں بیٹھنا مستحب ہے

۵۶۷: حضرت جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ فجر کی نماز پڑھنے کے بعد اپنی جگہ پر ہی بیٹھے رہتے یہاں تک کہ سورج نکل آتا۔ امام ابویسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۶۸: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص فجر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھنے کے بعد بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتا رہے یہاں تک کہ سورج نکل آئے پھر دو رکعتیں پڑھے۔ اس کے لئے ایک حج اور عمرے کا ثواب ہے۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ پھر آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا پورا، پورا (یعنی ثواب) امام ابویسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے اور میں نے سوال کیا امام بخاریؒ سے ابوطلال کے متعلق تو انہوں نے کہا کہ وہ مقارب الحدیث ہے (یعنی ان کی احادیث صحت کے قریب ہیں) اور ان کا نام ہلال ہے۔

۴۰۷: بَابُ نَمَازٍ فِي إِدْهَرٍ أَوْ دَهْرٍ تَوَجُّهَ كَرْنَا

۵۶۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں دائیں بائیں دیکھتے تھے لیکن اپنی گردن کو پیچھے کی طرف نہیں موڑتے تھے۔ امام ابویسیٰ ترمذیؒ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے

الْمَسْجِدِ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ

۵۶۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي أَلَا خَوْصٌ عَنْ سَمَاكِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ قَعَدَ فِي مَضَلَّةٍ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۵۶۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنِ مُسْلِمٍ نَا أَبُو ظَلَالٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللَّهَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهُ كَأَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَامَةً تَامَةً قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي ظَلَالٍ فَقَالَ هُوَ مَقَارِبُ الْحَدِيثِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَاسْمُهُ هَلَالٌ.

۴۰۷: بَابُ مَاذُكِرَ فِي الْإِلْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ

۵۶۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ ثَوْرٍ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْحَظُ فِي الصَّلَاةِ

يَمِينًا وَشِمَالًا وَلَا يَلْوِي عُقَّةَ خَلْفَ ظَهْرِهِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ خَالَفَ وَكَيْفَ وَالْفَضْلُ بْنُ مُوسَى فِي رَوَاتِهِ.

اور وکیع نے اپنی روایت میں فضل بن موسیٰ سے اختلاف کیا ہے۔

۵۷۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ وَكَيْفَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ أَبِي هَنْدٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ عِكْرِمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْحَظُ فِي الصَّلَاةِ قَدْ كَرَّ نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَعَائِشَةَ.

۵۷۰: بعض اصحاب عکرمہ نے روایت کی کہ نبی اکرم نماز میں ادھر ادھر دیکھ لیتے تھے (یعنی بغیر گردن موڑے صرف آنکھوں سے) اور پھر مذکورہ بالا حدیث کے مثل نقل کرتے ہیں۔ اس باب میں حضرت انسؓ اور حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔

۵۷۱: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ حَاتِمٍ الْبَصْرِيُّ أَبُو حَاتِمٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَلِّمْ يَا بَنِي إِيَّاكَ وَالْإِلْفَاتُ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّ الْإِلْفَاتُ فِي الصَّلَاةِ هَلَكَةٌ فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَفِي التَّطَوُّعِ لَا فِي فَرِيضَةٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۵۷۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے میرے بیٹے نماز کے دوران ادھر ادھر دیکھنے سے پرہیز کرو کیونکہ یہ ہلاکت ہے اگر دیکھنا ضروری ہی ہو تو نفل نماز میں دیکھ لو فرض نماز میں نہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

۵۷۲: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ أَشْعَثِ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْإِلْفَاتِ فِي الصَّلَاةِ قَالَ هُوَ خِيَلٌ لَا يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلَاةِ الرَّجُلِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۵۷۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے دوران ادھر ادھر دیکھنے کے متعلق سوال کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شیطان کا اچک لینا ہے۔ شیطان انسان کو نماز سے پھسلانا چاہتا ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۴۰۸: باب اگر کوئی شخص امام کو

سجدے میں پائے تو کیا کرے

۵۷۳: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُونُسَ الْكُوفِيُّ نَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ هُبَيْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ وَعَنْ عُمَرَ وَبْنِ مَرْثَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ الصَّلَاةُ وَالْإِمَامُ عَلَى حَالٍ فَلْيَصْنَعْ كَمَا يَصْنَعُ الْإِمَامُ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْلَمُ أَحَدًا أَسَدَهُ إِلَّا مَا رَوَى مِنْ

۵۷۳: علی اور عمرو بن مردہ روایت کرتے ہیں ابن ابی لیلیٰ سے وہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہ کہا علی رضی اللہ عنہ اور معاذ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی نماز کے لئے آئے تو امام کسی بھی حال میں ہو تو تم اسی طرح کرو جس طرح امام کر رہا ہو۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے اسے اس روایت کے علاوہ کسی اور کے متصل کرنے کا ہمیں علم نہیں اور اسی پر اہل

علم کا عمل ہے کہ اگر کوئی شخص امام کے سجدے میں ہونے کی حالت میں آئے تو وہ بھی سجدہ کرے لیکن اگر اس کا رکوع چھوٹ جائے تو اس کے لئے سجدہ میں ملنا رکعت کے لئے کافی نہیں۔ عبد اللہ بن مبارک بھی یہی کہتے ہیں کہ امام کے ساتھ سجدہ کرے۔ بعض اہل علم کا کہنا ہے کہ شاید وہ شخص سجدے سے سر اٹھانے سے پہلے ہی بخش دیا جائے۔

۴۰۹: باب نماز کے وقت لوگوں

کا کھڑے ہو کر امام کا انتظار کرنا مکروہ ہے

۵۷۴: حضرت عبد اللہ بن ابوقادہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر نماز کی اقامت ہو جائے تو تم لوگ اس وقت تک کھڑے نہ ہو جب تک مجھے نکلنے ہوئے نہ دیکھ لو۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ ان کی روایت غیر محفوظ ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی کہتے ہیں ابوقادہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ علماء صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت لوگوں کے کھڑے ہو کر امام کا انتظار کرنے کو مکروہ سمجھتی ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اگر امام کے مسجد میں ہوتے ہوئے اقامت ہو تو اس وقت کھڑے ہوں جب مؤذن ”قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ“ کہے۔ ابن مبارک کا بھی یہی قول ہے۔

هَذَا الْوُجْهِ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا إِذَا جَاءَ الرَّجُلُ وَالْإِمَامُ سَاجِدًا فَلْيَسْجُدْ وَلَا تَجْزِئُهُ تِلْكَ الرَّكْعَةُ إِذَا قَامَتِ الرُّكُوعُ مَعَ الْإِمَامِ وَاخْتَارَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَنْ يُسْجُدَ مَعَ الْإِمَامِ وَذَكَرَ عَنْ بَعْضِهِمْ فَقَالَ لَعَلَّهُ لَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنْ تِلْكَ السَّجْدَةِ حَتَّى يُغْفَرَ لَهُ.

۴۰۹: بَابُ كَرَاهِيَةِ أَنْ يَنْتَظِرَ النَّاسُ الْإِمَامَ

وَهُمْ قِيَامٌ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ

۵۷۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَاعِبُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ نَا مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي خَرَجْتُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَحَدِيثُ أَنَسٍ غَيْرُ مَحْفُوظٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَبِي قَتَادَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنْ يَنْتَظِرَ النَّاسُ الْإِمَامَ وَهُمْ قِيَامٌ قَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا كَانَ الْإِمَامُ فِي الْمَسْجِدِ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَإِنَّمَا يَقُومُونَ إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ.

خلاصۃ الباب: یہ حدیث اس پر دلالت کرتی ہے کہ جماعت کے وقت اگر امام مسجد سے باہر ہو تو جب تک وہ مسجد میں داخل نہ ہو مقتدین کیلئے کھڑا ہونا مکروہ ہے پھر جب امام مسجد میں داخل ہو تو مقتدیوں کے بارے میں حنفیہ کے نزدیک یہ تفصیل ہے کہ اگر امام محراب کے کسی دروازہ سے یا اگلی صف کے سامنے سے آئے تو جس وقت مقتدی امام کو دیکھیں اسی وقت کھڑے ہوں اور اگر امام پہلے سے مسجد میں ہو تو ایسی صورت میں مقتدیوں کو کس وقت کھڑا ہونا چاہیے؟ تو اس بارے میں فقہاء کے مختلف اقوال ہیں۔ البحر الرائق ج ۱ ص ۲۳۱ میں حنفیہ کے مذہب کی تفصیل لکھتے ہیں جی علی الفلاح پر کھڑے ہونے کی علت یہ بیان کی گئی ہے کہ لفظ جی علی الفلاح کھڑے ہونے کا امر ہے اس لئے کھڑے ہونے کی طرف مسامحت کرنی چاہیے اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کے بعد بیٹھا رہنا خلاف ادب ہے نہ یہ کہ اس سے پہلے کھڑا ہونا خلاف ادب ہے۔

۴۱۰: بَابُ مَا ذُكِرَ فِي الشَّاءِ عَلَى اللَّهِ وَالصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَبْلَ الدُّعَاءِ

۵۷۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ نَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ أَصَلِّي وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ مَعَهُ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَأْتُ بِالشَّاءِ عَلَى اللَّهِ ثُمَّ الصَّلَاةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِي فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ سَلْ تُعْطَهُ سَلْ تُعْطَهُ وَ فِي الْبَابِ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُيَيْدٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَ رَوَى أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ آدَمَ الْحَدِيثَ مُخْتَصَرًا.

۴۱۱: بَابُ مَا ذُكِرَ فِي تَطْيِيبِ الْمَسَاجِدِ

۵۷۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْبَغْدَادِيُّ نَا عَامِرُ بْنُ صَالِحٍ الزُّبَيْرِيُّ نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّوْرِ وَأَنْ تُنْظَفَ وَ تُطَيَّبَ.

۵۷۷: حَدَّثَنَا هَنَادُ نَاعْبِدَةُ وَ وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ فَلَذَكَرَ نَحْوَهُ وَ هَذَا أَصَحُّ مِنَ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ.

۵۷۸: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ فَلَذَكَرَ نَحْوَهُ وَقَالَ سُفْيَانُ بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّوْرِ يَعْنِي الْقَبَائِلَ.

۴۱۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي أَنَّ صَلَاةَ

اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنِي مَثْنِي.

۵۷۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَاعْبِدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَلِيِّ الْأَزْدِيِّ

۴۱۰: بَابُ دُعَايَ سَبِيلِ اللَّهِ

حَمْدُ شَاءِ أَوْ نَبِيِّ ﷺ بِرُودٍ وَ بَهِيْجَا

۵۷۵: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نماز پڑھ رہا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک ساتھ تھے۔ جب میں بیٹھا تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی پھر نبی اکرم پُرورد و بھیجا پھر اپنے لئے دعا کی تو آپ نے فرمایا مانگو جو مانگو گے عطا کیا جائے گا۔ دوسرے اسی طرح فرمایا۔ اس باب میں فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسٰی ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے احمد بن حنبل نے یہی حدیث یحییٰ بن آدم سے مختصر بیان کی ہے۔

۴۱۱: بَابُ مَسْجِدٍ فِي خُشْبُو كَرْنَا

۵۷۶: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محلوں میں مسجدیں بنانے انہیں صاف ستھرا رکھنے اور ان میں خوشبو (چھڑکنے) کا حکم دیا۔

۵۷۷: ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے کہ نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا پھر حدیث ذکر کی اوپر کی حدیث کی مثل۔ اور یہ زیادہ صحیح ہے پہلی حدیث سے۔

۵۷۸: روایت کی ہشام بن عروہ نے اپنے باپ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا پھر اوپر کی حدیث کی مثل ذکر کیا اور کہا سفیان نے کہ آپ ﷺ نے حکم دیا دور میں مسجدیں بنانے کا یعنی قبیلوں میں۔

۴۱۲: بَابُ نَمَازَاتِ أَوْدُنِ

کی (یعنی نفل) دو دو رکعت ہے

۵۷۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات اور دن کی (نفل نماز) دو، دو

رکعت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی کہتے ہیں شعبہ کے ساتھیوں نے اس حدیث میں اختلاف کیا ہے۔ بعض اسے موقوف اور بعض مرفوع روایت کرتے ہیں۔ عبد اللہ عمری، نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں جبکہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت صحیح ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کی نماز دو، دو رکعت ہے۔ کئی ثقہ راوی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں لیکن وہ اس میں دن کی نماز کا ذکر نہیں کرتے۔ عبید اللہ سے بواسطہ نافع مروی ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما رات کو دو، دو رکعتیں اور دن میں چار چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ اہل علم کا اس میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ دن اور رات کی نماز دو دو رکعت ہے یہ شافعی اور احمد کا قول ہے۔ بعض کا کہنا ہے کہ صرف رات کی نماز دو دو رکعت ہے اور اگر دن میں نوافل پڑھے جائیں تو چار چار پڑھے جائیں گے جیسے کہ ظہر وغیرہ سے پہلے کی چار رکعتیں پڑھی جاتی ہیں۔ سفیان ثوری، ابن مبارک اور اثنی عشر کا بھی یہی قول ہے۔

۴۱۳: باب نبی اکرم ﷺ دن

میں کس طرح نوافل پڑھتے تھے

۵۸۰: عاصم بن ضمرہ سے روایت ہے ہم نے علیؑ سے رسول اللہ ﷺ کی دن کی نماز کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا تم میں اتنی سکت نہیں۔ ہم نے کہا اگر کسی میں اتنی طاقت ہو تو؟ اس پر حضرت علیؑ نے فرمایا جب سورج اس طرف (یعنی مشرق میں) اتنا ہوتا جتنا عصر کے وقت اس طرف (مغرب کی طرف) ہوتا ہے تو آپ ﷺ دو رکعتیں پڑھتے پھر جب سورج مشرق کی طرف اس جگہ ہوتا جہاں ظہر کے وقت مغرب کی طرف ہوتا تو چار رکعتیں پڑھتے پھر ظہر سے پہلے چار اور ظہر کے بعد دو رکعت پڑھتے۔ پھر عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے

عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنَى مَثْنَى قَالَ أَبُو عِيْسَى اخْتَلَفَ أَصْحَابُ شُعْبَةَ فِي حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ فَرَفَعَهُ بَعْضُهُمْ وَوَقَفَهُ بَعْضُهُمْ وَرَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْعُمَرِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُ هَذَا وَالصَّحِيحُ مَا رَوَى عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى وَرَوَى الثَّقَاتُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ صَلَاةَ النَّهَارِ وَقَدْ رَوَى عَنْ غُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى وَبِالنَّهَارِ أَرْبَعًا وَقَدْ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي ذَلِكَ فَرَأَى بَعْضُهُمْ أَنَّ صَلَاةَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنَى مَثْنَى وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى وَرَأَوْا صَلَاةَ التَّطَوُّعِ بِالنَّهَارِ أَرْبَعًا مِثْلَ الْأَرْبَعِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَغَيْرَهَا مِنْ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَاسْحَاقَ.

۴۱۳: بَابُ كَيْفَ كَانَ يَتَطَوَّعُ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّهَارِ

۵۸۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ نَاشِئَةً عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ سَأَلْنَا عَلِيًّا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّهَارِ فَقَالَ إِنَّكُمْ لَا تَطِيقُونَ ذَلِكَ فَقُلْنَا مَنْ أَطَاعَ ذَلِكَ مِثْلَ مَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هَهْنَا كَهَيْتِهَا مِنْ هَهْنَا عِنْدَ الْعَصْرِ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَإِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هَهْنَا كَهَيْتِهَا مِنْ هَهْنَا عِنْدَ الظُّهْرِ صَلَّى أَرْبَعًا وَيُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَقَبْلَ

اور دو رکعتوں کے درمیان ملائکہ مقررین، انبیاء و رسل اور ان کے پیروکار مومنین، مسلمین پر سلام کے ذریعے فصل کرتے (یعنی دو دو رکعت کر کے پڑھتے)۔

۵۸۱: روایت کی ہم سے محمد بن ثنی نے ان سے محمد بن جعفر نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو الحق سے انہوں نے عاصم بن ضمرہ سے انہوں نے علیؑ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اوپر کی حدیث کی مثل۔ امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔ اسحاق بن ابراہیم کہتے ہیں کہ آپ ﷺ دن میں نوافل کے متعلق مروی احادیث میں یہ سب سے بہتر حدیث ہے۔ ابن مبارک اس حدیث کی تضعیف کرتے تھے۔ ہمارے نزدیک اس کے ضعف کی وجہ یہ ہے کہ اس قسم کی روایت آپ ﷺ سے صرف اسی طریق (یعنی عاصم بن ضمرہ) سے مروی ہیں۔ واللہ اعلم۔ یعنی عاصم بن ضمرہ بحوالہ علیؑ بیان کرتے ہیں۔ عاصم بن ضمرہ بعض محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔ علی بن مدینی، یحییٰ بن سعید قطان کے حوالے سے کہتے ہیں کہ سفیان نے کہا ہم عاصم بن ضمرہ کی حدیث کو حارث کی حدیث کے مقابلے میں افضل سمجھتے ہیں۔

۴۱۴: باب عورتوں کی چادر میں نماز

پڑھنے کی کراہت

۵۸۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں (رضی اللہ تعالیٰ عنہن) کی چادروں میں نماز نہیں پڑھتے تھے امام ابویسٰی ترمذی رحمہ اللہ علیہ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس میں اجازت بھی مروی ہے۔

۴۱۵: باب نفل نماز میں چلنا جائز ہے

۵۸۳: حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ میں ایک مرتبہ گھراؤنی

الْعَصْرِ أَرْبَعًا يَفْصِلُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ بِالتَّسْلِيمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَالنَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ.

۵۸۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَامُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَاشِعَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَالَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَحْسَنُ شَيْءٍ رُوِيَ فِي تَطَوُّعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّهَارِ هَذَا أَوْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ أَنَّهُ كَانَ يُضَعِّفُ هَذَا الْحَدِيثَ وَإِنَّمَا ضَعَّفَهُ عِنْدَنَا وَاللَّهُ أَعْلَمُ لَأَنَّهُ لَا يَرَوَى مِثْلَ هَذَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ وَعَاصِمُ بْنُ ضَمْرَةَ هُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْحَدِيثِ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ قَالَ سَفِيَانُ كُنَّا نَعْرِفُ فَضْلَ حَدِيثِ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَلَى حَدِيثِ الْحَارِثِ.

۴۱۴: بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّلَاةِ

فِي لُحْفِ النِّسَاءِ

۵۸۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْأَعْلَى نَاخَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ أَشْعَثَ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَصَلِّي فِي لُحْفٍ نِسَائِهِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ فِي ذَلِكَ رُخْصَةً عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۴۱۵: بَابٌ مَا يَجُوزُ مِنَ الْمَشْيِ وَالْعَمَلِ فِي صَلَاةِ التَّطَوُّعِ

۵۸۳: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ نَابِشُرُ بْنُ

الْمُقْضَلُ عَنْ بُرْدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ غُرُوهُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جِئْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي الْبَيْتِ وَالْبَابُ عَلَيْهِ مُغْلَقٌ فَمَشَى حَتَّى فَتَحَ لِي ثُمَّ رَجَعَ إِلَى مَكَانِهِ وَوَصَفَتِ الْبَابَ فِي الْقِبْلَةِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

تو آپ ﷺ گھر کا دروازہ بند کر کے نماز پڑھ رہے تھے چنانچہ آپ ﷺ نے چل کر میرے لئے دروازہ کھولا اور پھر اپنی جگہ واپس چلے گئے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں دروازہ قبلہ کی طرف ہی تھا۔ امام ابویسی ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔

خلاصۃ الباب: اس پر اتفاق ہے کہ زیادہ چلنا اگر متواتر ہو تو مفید صلوٰۃ ہے اور ایک ایک قدم غیر متواتر طریقہ سے چلنا مفید نہیں تا وقتیکہ انسان مسجد سے نہ نکل جائے اگر کھلی جگہ ہو صفوں سے باہر نہ آجائے پھر اس پر بھی اتفاق ہے کہ عمل کثیر مفید صلوٰۃ ہے اور عمل قلیل مفید نہیں ہے۔

۴۱۶: بَابُ مَا ذَكَرَ فِي قِرَاءَةِ سُورَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ
۵۸۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ
أَتَيْنَا شُعْبَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِبْرَاهِيمَ قَالَ
سَأَلَ رَجُلٌ عَبْدَ اللَّهِ عَنْ هَذَا الْحَرْفِ غَيْرِ اسْمِ
أَوْيَاسٍ قَالَ كُلُّ الْقُرْآنِ قِرَاءَةٌ غَيْرَ هَذَا قَالَ نَعَمْ
قَالَ إِنْ قَوْمًا يَقْرَأُ وَنَهَ يَنْشُرُوهُ نَشْرَ الدَّقْلِ لَا يَجَاوِزُ
تَرَاقِيهِمْ إِنِّي لَا عَرَفَ السُّورَ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بَيْنَهُنَّ قَالَ
فَأَمَرْنَا عَلْقَمَةَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ عَشْرُونَ سُورَةً مِنَ
الْمُقْضَلِ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بَيْنَ
كُلِّ سُورَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۴۱۶: باب ایک رکعت میں دو سورتیں پڑھنا
۵۸۴: حضرت عبداللہؓ سے اس حرف ”غیر اسمنی
اویاسین“ کے متعلق پوچھا تو عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا: کیا تم
نے اس کے علاوہ پورا قرآن پڑھ لیا ہے؟ اس نے کہا ہاں۔ ابن
مسعودؓ نے فرمایا کچھ لوگ قرآن کو اس طرح پڑھتے ہیں جیسے کوئی
روی کھجوروں کو نکھیرتا ہے اور قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں
اترتا۔ مجھے ایسی مشابہ سورتوں کا علم ہے جنہیں آپ ﷺ آپس
میں ملا کر پڑھتے تھے۔ راوی کہتے ہیں ہم نے علقمہ سے کہا تو
انہوں نے ابن مسعودؓ سے ان سورتوں کے بارے میں پوچھا
اس پر انہوں نے فرمایا وہ مفصل کی بیس سورتیں ہیں۔ نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم ہر رکعت میں دو، دو سورتیں ملا کر پڑھتے تھے۔
امام ابویسی ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خلاصۃ الباب: ایک ایک رکعت میں دو سورتیں پڑھنا بالاتفاق اور بلا کراہت جائز ہے البتہ ایک رکعت میں
دو سورتوں کو اس طرح جمع کرنا کہ ان دونوں کے درمیان ایک یا کئی سورتیں پچھے سے مٹھوئی ہوئی ہوں مکر وہ ہے۔

۴۱۷: بَابُ مَسْجِدِ كَيْفَ يَجُوزُ فِيهِ السُّجُودُ

قدموں کا ثواب

۵۸۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص اچھی طرح وضو کر

۴۱۷: بَابُ مَا ذَكَرَ فِي فَضْلِ الْمَشْيِ إِلَى

الْمَسْجِدِ وَمَا يُكْتَبُ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ فِي خَطَاةِ

۵۸۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ أَتَيْنَا

شُعْبَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ سَمِعَ دُكْوَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ

کے نماز کے لئے نکلتا ہے بشرطیکہ اسے نماز کے علاوہ کسی اور چیز نے نہ نکالا ہو، یا فرمایا نہ اٹھایا ہو تو اس کے ہر قدم پر اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند فرماتا اور ایک گناہ مٹاتا ہے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۱۸: باب مغرب کے بعد گھر

میں نماز پڑھنا (نوافل) افضل ہے

۵۸۶: حضرت سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرہ اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو اشہل کی مسجد میں مغرب کی نماز پڑھی پس کچھ لوگ نفل پڑھنے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگوں کو چاہئے کہ یہ نماز اپنے گھروں میں پڑھو۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس روایت کے علاوہ اسے نہیں جانتے۔ اور صحیح وہ ہے جو عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کے بعد گھر میں دو رکعت نماز پڑھا کرتے تھے۔ حدیث رضی اللہ عنہ سے بھی یہ مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز پڑھی اور پھر عشاء تک نماز پڑھنے میں مشغول رہے پس اس حدیث میں اس بات پر دلالت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کے بعد مسجد میں بھی نماز پڑھی۔

۴۱۹: باب جب کوئی

شخص مسلمان ہو تو غسل کرے

۵۸۷: حضرت قیس بن عاصم سے روایت ہے کہ وہ اسلام لائے تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں پانی اور پیری کے پتوں سے نہانے کا حکم دیا۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے کہ اگر کوئی شخص اسلام قبول کرے تو اس کے لئے غسل

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَوَضَّأَ الرَّجُلُ فَأَحْسَنَ الوُضُوءَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ لَا يَخْرِجُهُ أَوْ قَالَ لَا يَنْهَزُهُ إِلَّا إِيَّاهُمْ يَخُطُّ خُطْوَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً أَوْ خُطًّا عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۴۱۸: بَابُ مَا ذَكَرَ فِي الصَّلَاةِ بَعْدَ

الْمَغْرِبِ أَنَّهُ فِي الْبَيْتِ أَفْضَلُ

۵۸۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَاِبِرَ أَهْمِ بْنِ أَبِي الْوَزِيرِ نَاِبِرَ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ ابْنِ كَعْبِ بْنِ عَجْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسْجِدِ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ الْمَغْرِبَ فَقَامَ نَاسٌ يَتَفَلَّوْنَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِهَذِهِ الصَّلَاةِ فِي الْبُيُوتِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَالصَّحِيحُ مَا رَوَى عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الرُّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِي بَيْتِهِ وَ قَدْ رَوَى عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْمَغْرِبَ فَمَا زَالَ يُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ حَتَّى صَلَّى الْعِشَاءَ أَوْ خِوَرَةً فِي هَذَا الْحَدِيثِ دَلَالَةٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِي الْمَسْجِدِ

۴۱۹: بَابُ فِي الْإِغْتِسَالِ عِنْدَ

مَا يُسَلِّمُ الرَّجُلُ

۵۸۷: حَدَّثَنَا بُنْدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ الرَّحْمَنِيُّ بْنُ مَهْدِيٍّ نَاسَفِيَّانَ عَنِ الْأَعْرَبِيِّ الصَّبَّاحِ عَنْ خَلِيفَةَ ابْنِ حُصَيْنٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ أَنَّهُ أَسْلَمَ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَغْتَسِلَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَالْمَعْمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّونَ

لِلرَّجُلِ إِذَا اسْلَمَ أَنْ يَغْتَسِلَ وَيَغْتَسِلَ ثِيَابَهُ.

کرنا اور کپڑے دھونا مستحب ہے۔

۴۲۰: بَابُ مَا ذَكَرَ مِنَ التَّسْمِيَةِ

۴۲۰: باب بیت الخلاء

فِي دُخُولِ الْخَلَاءِ

جاتے وقت بسم اللہ پڑھے

۵۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ نَالَ الْحَكَمُ بْنُ بَشِيرٍ بْنُ سَلْمَانَ نَاخَلَاةَ الصَّفَّارِ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ النَّصْرِ عَنِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ سِتْرُ مَا بَيْنَ أَغْنِ الْجَنِّ وَعُورَاتِ بَنِي آدَمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُهُمُ الْخَلَاءَ أَنْ يَقُولَ بِسْمِ اللَّهِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَإِسْنَادُهُ لَيْسَ بِذَلِكَ وَقَدْ رَوَى عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ شَيْءٌ فِي هَذَا.

۵۸۸: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنوں کی آنکھوں اور انسانوں کی شرمگاہوں کا پردہ یہ ہے کہ جب کوئی بیت الخلاء جائے تو ”بسم اللہ“ پڑھے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث غریب ہے، ہم اسے اس روایت کے علاوہ نہیں جانتے اور اس کی سند قوی نہیں۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی اس باب میں کچھ مروی ہے۔

۴۲۱: بَابُ مَا ذَكَرَ مِنْ سِيمَا هَذِهِ الْأُمَّةِ

۴۲۱: باب قیامت کے دن اس امت کی نشانی

مِنْ أَثَارِ السُّجُودِ وَالطُّهُورِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ

وضو اور سجدوں کی وجہ سے ہوگی

۵۸۹: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الدِّمَشْقِيُّ نَالَ الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ قَالَ صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ خُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَّتْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ غُرٌّ مِنَ السُّجُودِ مُحَجَّلُونَ مِنَ الْوُضُوءِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ.

۵۸۹: حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن میری امت کے چہرے سجدوں کی وجہ سے اور ہاتھ پیر وضو کی وجہ سے چمک رہے ہوں گے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے یعنی عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کی روایت سے۔

۴۲۲: بَابُ مَا يَسْتَحِبُّ مِنْ

۴۲۲: باب وضو دائیں

التَّيْمَنِ فِي الطُّهُورِ

طرف سے شروع کرنا مستحب ہے

۵۹۰: حَدَّثَنَا هَنَّا ذَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُحِبُّ التَّيْمَنَ فِي طُهُورِهِ إِذَا تَطَهَّرَ وَفِي تَرَجُّلِهِ إِذَا تَرَجَّلَ وَفِي انْتِعَالِهِ إِذَا انْتَعَلَ وَأَبُو الشَّعْثَاءِ اسْمُهُ سَلَمٌ بْنُ أَسْوَدَ الْمُحَارِبِيُّ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۵۹۰: حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ طہارت (وضو وغیرہ) میں دائیں طرف سے شروع کرنا پسند کرتے تھے اسی طرح کنگھی کرتے وقت اور جوتی پہننے وقت بھی دائیں طرف سے ہی شروع کرنا پسند کرتے تھے۔ ابو شعثا کا نام سلیم بن اسود محاربہ بنی ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۲۳: باب وضو کے لئے کتاپانی کافی ہے

۵۹۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو کے لئے دو رطل (ایک سیر) پانی کافی ہے۔ امام ابو یوسفی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس کے یہ الفاظ شریک کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔ شعبہ، عبد اللہ بن عبد اللہ بن جر سے اور وہ انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک صاع (پانی) سے وضو فرماتے اور غسل کے لئے پانچ صاع (پانی) استعمال فرماتے۔

۴۲۴: باب دودھ پیتے بچے کے پیشاب پر پانی بہانا کافی ہے

۵۹۲: حضرت علی بن ابی طالبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دودھ پیتے بچے کے پیشاب کے بارے میں فرمایا کہ لڑکے کے پیشاب پر پانی بہادینا کافی ہے اور لڑکی کے پیشاب کو دھونا ضروری ہے۔ قتادہؒ کہتے ہیں یہ اس صورت میں ہے جب تک کھانا نہ کھاتے ہوں۔ اگر کھانا کھاتے ہوں تو پھر دونوں کا پیشاب دھویا جائے گا۔ امام ابو یوسفی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ اس حدیث کو ہشام و ستوائی نے قتادہ کی روایت سے مرفوع اور سعید بن ابوعروہ نے قتادہ ہی کی روایت سے موقوف روایت کیا ہے۔

۴۲۵: باب جنبی اگر وضو کر لے تو

اس کے لئے کھانے کی اجازت ہے

۵۹۳: حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنبی کے بارے میں فرمایا کہ اگر وہ کھانا پینا سونا چاہے تو اس طرح وضو کرے جیسے نماز کے لئے وضو کرتا ہے۔ امام ابو یوسفی ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۲۶: باب نماز کی فضیلت

۵۹۴: حضرت کعب بن عجرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

۴۲۳: بَابُ ذِكْرِ قَلْبٍ مَا يُجْزَى مِنَ الْمَاءِ فِي الْوُضُوءِ

۵۹۱: حَدَّثَنَا هَذَا نَا وَكِيعٌ عَنْ شَرِيكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ جَبْرِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُجْزَى فِي الْوُضُوءِ رَطْلَانِ مِنْ مَاءٍ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ شَرِيكَ عَلَى هَذَا اللَّفْظِ وَرَوَى شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبْرِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ بِالْمَكُورِ وَيَغْتَسِلُ بِخُمْسَةِ مَكَاكِي.

۴۲۴: بَابُ مَا ذُكِرَ فِي نَضْحِ بَوْلِ الْغُلَامِ الرُّضِيعِ

۵۹۲: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَرْبٍ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي بَوْلِ الْغُلَامِ الرُّضِيعِ يَنْضَحُ بَوْلُ الْغُلَامِ وَيُغْسَلُ بَوْلُ الْحَارِيَةِ قَالَ قَتَادَةُ هَذَا مَا لَمْ يَطْعَمَا فَإِذَا طَعِمَا غَسِلَا جَمِيعًا قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ رَفَعَ هِشَامُ الدَّسْتَوَائِي هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ قَتَادَةَ وَوَقَّفَهُ سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَلَمْ يَرْفَعَهُ.

۴۲۵: بَابُ مَا ذُكِرَ فِي الرُّخْصَةِ لِلْجَنْبِ

فِي الْأَكْلِ وَالنَّوْمِ إِذَا تَوَضَّأَ

۵۹۳: حَدَّثَنَا هَذَا نَا قَبِيصَةُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَطَاءِ الْخَرَّاسَانِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخِصَ لِلْجَنْبِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَشْرَبَ أَوْ يَنَامَ أَنْ يَتَوَضَّأَ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۴۲۶: بَابُ مَا ذُكِرَ فِي فَضْلِ الصَّلَاةِ

۵۹۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زَيْدٍ نَا عُثَيْدُ اللَّهِ بْنُ

ﷺ نے مجھ سے فرمایا اے کعب بن عجرہ میں تجھے ان امراء سے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں جو میرے بعد ہوں گے۔ جو شخص ان کے دروازوں پر آکر ان کے جھوٹ کو سچ اور ان کے ظلم میں ان کی اعانت کرے گا اس کا مجھ سے اور میرا اس سے کوئی تعلق نہیں اور وہ حوض (کوثر) پر نہ آسکے گا۔ اور جو ان کے دروازوں کے قریب آئے یا نہ آئے لیکن نہ تو اس نے انکے جھوٹ کی تصدیق کی اور نہ ہی ظلم پر انکا مددگار ہوا وہ مجھ سے اور میں اس سے وابستہ ہوں۔ ایسا شخص میرے حوض (کوثر) پر آسکے گا۔ اے کعب بن عجرہ نماز دلیل و حجت اور روزہ مضبوط ڈھال ہے (گناہوں سے) اور صدقہ گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتا ہے جیسے کہ پانی آگ کو۔ اے کعب بن عجرہ کوئی گوشت ایسا نہیں جو حرام مال سے پرورش پاتا ہو اور آگ کا حقدار نہ ہو۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں اور میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے اس کے متعلق پوچھا وہ بھی اسے عبید اللہ بن موسیٰ کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے اور اسے بہت غریب کہتے ہیں امام بخاری نے کہا ہے کہ ہم اسے اس حدیث کی روایت نمیرنے کی ہے اور وہ عبید اللہ بن موسیٰ سے غالب کے حوالے سے روایت کرتے ہیں۔

۴۲۷: باب اسی سے متعلق

۵۹۵: حضرت ابو امامہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کو حجۃ الوداع کے موقع پر خطبہ دیتے ہوئے سنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اپنے پروردگار اللہ رب العزت سے ڈرو، پانچ نمازیں پڑھو، رمضان کے روزے رکھو، اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کرو، اپنے امراء کا حکم مانو اور اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ۔ راوی کہتے ہیں میں نے ابو امامہؓ سے پوچھا! آپ ﷺ نے یہ حدیث کب سنی؟ انہوں نے فرمایا میں اس وقت تیس سال کا تھا جب میں نے یہ حدیث سنی۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مُوسَى نَاعِلَابَ أَبُو بَشِيرٍ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ عَائِدِ الطَّائِفِيِّ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شَهَابٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعِيذُكَ بِاللَّهِ يَا كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ مِنْ أَمْرَاءَ يَكُونُونَ مِنْ بَعْدِي فَمَنْ غَشِيَ أَبَوَاهُمْ فَصَدَّقَهُمْ فِي كَذِبِهِمْ وَأَعَانَهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُ وَلَا يَرُدُّ عَلَى الْحَوْضِ وَمَنْ غَشِيَ أَبَوَاهُمْ أَوْ لَمْ يَغْشَ وَلَمْ يُصَدِّقْهُمْ فِي كَذِبِهِمْ وَلَمْ يَعْنَهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَهُوَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَسِيرُ عَلَى الْحَوْضِ يَا كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ الصَّلَاةُ بُرْهَانٌ وَالصَّوْمُ حُجَّةٌ حَصِينَةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ يَا كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ إِنَّهُ لَا يَرِي بَوَا الْحِمِّ نَبَتْ مِنْ سُحْبٍ إِلَّا كَانَتْ النَّارُ أُولَى بِهِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ غُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مُوسَى وَاسْتَعْرَبَنِي جَدًّا وَقَالَ مُحَمَّدٌ ثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ غُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مُوسَى عَنْ غَالِبٍ بِهِذَا.

۴۲۷: بَابُ مِنْهُ

۵۹۵: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكُوْفِيُّ نَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أَمَامَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ اتَّقُوا اللَّهَ رَبَّكُمْ وَصَلُّوا خَمْسَكُمْ وَصُومُوا شَهْرَكُمْ وَأَدُّوا زَكَاةَ أَمْوَالِكُمْ وَأَطِيعُوا إِذَا أَمَرَكُمْ تَذْخُلُوا جَنَّةَ رَبِّكُمْ قَالَ قُلْتُ لَا بِي أَمَامَةَ مِنْذُ كُمْ سَمِعْتُ هَذَا الْحَدِيثَ قَالَ سَمِعْتُ وَأَنَا ابْنُ ثَلَاثِينَ سَنَةً قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

چند اہم کتب احادیث کے تراجم

صحیح مسلم شریف ﴿۳ جلدیں﴾

مترجم: مولانا عزیز الرحمن

سنن ابوداؤد شریف ﴿۳ جلدیں﴾

مترجم: مولانا خورشید حسن قاسمی

سنن ابن ماجہ شریف ﴿۳ جلدیں﴾

مترجم: مولانا قاسم امین

سنن نسائی شریف ﴿۲ جلدیں﴾

مترجم: مولانا خورشید حسن قاسمی

ریاض الصالحین ﴿۲ جلدیں﴾

مترجم: مولانا شمس الدین

نزہۃ المتقین شرح ریاض الصالحین ﴿اردو﴾

مترجم: مولانا شمس الدین

ناشر

مکتبۃ العلم

۱۸- اردو بازار دلاہود O پاکستان

مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ فَانْتَهُوا۔
رسول اللہ ﷺ جو کچھ تم کو دیں اس کو لے لو، اور جس سے منع کریں اس سے باز آ جاؤ۔

جامع ترمذی شریف

مترجم اردو مع مختصر شرح

تالیف

امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی

مترجم

مولانا ظفر الدین

جلد اول O حصہ دوم

ابواب الحج	ابواب الصوم	ابواب الزکوٰۃ
ابواب الرضا عت	ابواب النکاح	ابواب الجنائز
ابواب الاحکام	ابواب البیوع	ابواب الطلاق والعان

ناشر

مکتبۃ العلم

۱۸۔ اردو بازار لاہور O پاکستان

مَا أَتَيْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ إِلَّا وَرَأَيْتُمْ عَنْهُمْ جُحُودًا
اللہ کے رسول جو کچھ تم کو دیں، اس کو لے لو، اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز آ جاؤ

جامع ترمذی شریف

جلد اوّل

تالیف: امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی

مترجم: مولانا ناسم الدین مدظلہ

شرح: مولانا عبدالرؤف علوی حفظہ اللہ التاؤجامعہ عثمانیہ



ناشر

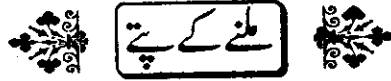
۱۸- اردو بازار ۵ لاہور ۵ پاکستان

Ph: 7211788-7231788

مکتبۃ المسلم

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

نام کتاب: جامع ترمذی شریف
تالیف: امام ابو نعیم محمد بن نعیم دمشقی
مترجم: مولانا نظم الدین
نظر ثانی: حافظ محبوب احمد خان
طابع: خالد مقبول
مطبع: زاہد بشیر



7224228 مکتبہ رحمانیہ اقرء سینٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔

7221395 مکتبہ علوم اسلامیہ اقرء سینٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔

7211788 مکتبہ جویریہ 18 اردو بازار لاہور

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۵۴	البواب زکوٰۃ		
۳۵۵	۴۲۸: زکوٰۃ مندوب ہے پر رسول اللہ ﷺ سے منقول وعید کے متعلق		
۳۵۷	۴۲۹: زکوٰۃ کی ادائیگی سے فرض ادا ہو گیا		
۳۵۸	۴۳۰: سونے اور چاندی پر زکوٰۃ کے بارے میں		
۳۵۹	۴۳۱: اونٹ اور بکریوں کی زکوٰۃ کے بارے میں		
۳۶۰	۴۳۲: گائے، بیل کی زکوٰۃ کے بارے میں		
۳۶۱	۴۳۳: زکوٰۃ میں عمدہ مال لینا مکروہ ہے		
۳۶۲	۴۳۴: کھیتی، پھلوں اور غلے کی زکوٰۃ کے بارے میں		
۳۶۳	۴۳۵: گھوڑے اور غلام پر زکوٰۃ نہیں		
۳۶۴	۴۳۶: شہد کی زکوٰۃ کے بارے میں		
۳۶۵	۴۳۷: سال گزرنے سے قبل مال مستفاد میں زکوٰۃ نہیں		
۳۶۶	۴۳۸: مسلمانوں پر جزیہ نہیں		
۳۶۷	۴۳۹: زیور کی زکوٰۃ کے بارے میں		
۳۶۸	۴۴۰: سبزیوں کی زکوٰۃ کے بارے میں		
۳۶۹	۴۴۱: نہری زمین کی کھیتی پر زکوٰۃ کے بارے میں		
۳۷۰	۴۴۲: یتیم کے مال کی زکوٰۃ کے بارے میں		
۳۷۱	۴۴۳: حیوان کے زخمی کرنے پر کوئی دیت نہیں اور فتنہ شدہ		
۳۷۲	خزانے پر پانچواں حصہ ہے		
۳۷۳	۴۴۴: غلہ وغیرہ کا اندازہ کرنا		
۳۷۴	۴۴۵: انصاف کے ساتھ زکوٰۃ لینے والے عامل کے متعلق		
۳۷۵	۴۴۶: زکوٰۃ لینے میں زیادتی کرنے والے کے بارے میں		
۳۷۶	۴۴۷: زکوٰۃ لینے والے کو راضی کرنا		
۳۷۷	۴۴۸: زکوٰۃ مال داروں سے لے کر فقراء میں دی جائے		
۳۷۸	۴۴۹: کس کو زکوٰۃ لینا جائز ہے		
۳۷۹	۴۵۰: کس کے لیے زکوٰۃ لینا جائز نہیں		
۳۸۰	۴۵۱: مقروض وغیرہ کا زکوٰۃ لینا جائز ہے		
۳۸۱	۴۵۲: رسول اللہ ﷺ اہل بیت اور آپ ﷺ کے غلاموں کے		
۳۸۲	لئے زکوٰۃ لینا جائز نہیں		
۳۸۳	۴۵۳: عزیز و اقارب کو زکوٰۃ دینا		

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۴۰۲	۴۸۶: حاملہ اور دودھ پلانے والی کیلئے افطار کی اجازت ہے	۳۵۴	مال میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی حق ہے
۴۰۳	۴۸۷: میت کی طرف سے روزہ رکھنا	۳۵۵	زکوٰۃ ادا کرنے کی فضیلت کے بارے میں
۴۰۴	۴۸۸: روزوں کے کفارے کے بارے میں	۳۵۶	سائل کے حق کے بارے میں
	۴۸۹: اس صائم کے بارے میں جس کو قے آجائے	۳۵۷	جن کا دل جیتنا منظور ہو ان کو دینا
۴۰۵	۴۹۰: روزے میں عداوتے کرنا	۳۵۸	جسے زکوٰۃ میں دیا ہو مال وارث میں ملے
۴۰۶	۴۹۱: روزے میں بھول کر کھانے پینا	۳۵۹	صدقہ کرنے کے بعد واپس لوٹنا مکروہ ہے
	۴۹۲: قصداً روزہ توڑنا	۳۶۰	میت کی طرف سے صدقہ دینا
۴۰۷	۴۹۳: رمضان میں روزہ توڑنے کے کفارہ کے متعلق	۳۶۱	بیوی کا خاوند کے گھر سے خرچ کرنا
۴۰۸	۴۹۴: روزے میں سواک کرنا	۳۶۲	صدقہ فطر کے بارے میں
	۴۹۵: روزے میں سرمہ لگانا	۳۶۳	صدقہ فطر نماز عید سے پہلے دینا
۴۰۹	۴۹۶: روزے میں بوسہ لینا	۳۶۴	وقت سے پہلے زکوٰۃ ادا کرنا
	۴۹۷: روزہ میں بوس و کنار کرنا	۳۶۵	سوال منع ہے
۴۱۰	۴۹۸: اس کا روزہ درست نہیں جو رات سے نیت نہ کرے	روزوں کے متعلق ابواب	
	۴۹۹: نفل روزہ توڑنا	۳۶۶	رمضان کی فضیلت کے بارے میں
۴۱۲	۵۰۰: نفل روزے کی قضاء واجب ہے	۳۶۷	رمضان کے استقبال کی نیت سے روزے نہ رکھے
۴۱۳	۵۰۱: شعبان اور رمضان کے روزے ملا کر رکھنا	۳۶۸	شک کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے
	۵۰۲: تقسیم رمضان کے لئے شعبان کے دوسرے چندرہ دنوں میں روزے رکھنا مکروہ ہے	۳۶۹	رمضان کیلئے شعبان کے چاند کا خیال رکھنا چاہئے
۴۱۴	۵۰۳: شعبان کی چند صویریں رات کے بارے میں	۳۷۰	چاند کچھ کر روزہ رکھے اور چاند کچھ کر افطار کرے
۴۱۵	۵۰۴: محرم کے روزوں کے بارے میں	۳۷۱	مہینہ بھی آیتیں دن کا بھی ہوتا ہے
۴۱۶	۵۰۵: جمعہ کے دن روزہ رکھنا	۳۷۲	چاند کی گواہی پر روزہ رکھنا
	۵۰۶: صرف جمعہ کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے	۳۷۳	عید کے دو مہینے ایک ساتھ کم نہیں ہوتے
۴۱۷	۵۰۷: بیٹے کے دن روزہ رکھنا	۳۷۴	بزرگ و اول کیلئے انہی کے چاند دیکھنے کا اعتبار ہے
۴۱۸	۵۰۸: پیر اور جمعرات کو روزہ رکھنا	۳۷۵	کس چیز سے روزہ افطار کرنا مستحب ہے
	۵۰۹: بدھ اور جمعرات کے دن روزہ رکھنا	۳۷۶	عید الفطر اس دن ہے جس دن سب افطار کریں اور عید الاضحیٰ
۴۱۹	۵۱۰: عرفہ کے دن روزہ رکھنے کی فضیلت کے بارے میں	۳۷۷	اس دن جس دن سب قربانی کریں
	۵۱۱: عرفات میں عرفہ کا روزہ رکھنا مکروہ ہے	۳۷۸	جب رات سامنے آئے اور دن گزرے تو افطار کرنا چاہیے
۴۲۰	۵۱۲: عاشورہ کے روزہ کی ترغیب کے بارے میں	۳۷۹	جلدی روزہ کھولنے کے بارے میں
۴۲۱	۵۱۳: عاشورہ کے دن روزہ نہ رکھنا بھی جائز ہے	۳۸۰	سحری میں تاخیر کے متعلق
	۵۱۴: عاشورہ کو نسا دن ہے	۳۸۱	صبح صادق کی تحقیق کے بارے میں
۴۲۲	۵۱۵: ذوالحجہ کے پہلے عشرے میں روزہ رکھنا	۳۸۲	جو روزہ دار غیبت کرے اس کی برائی کے بیان میں
	۵۱۶: ذوالحجہ کے پہلے عشرے میں اعمال صالحہ کی فضیلت	۳۸۳	سحری کھانے کی فضیلت کے بارے میں
۴۲۳	۵۱۷: شوال کے چھ روزوں کے بارے میں	۳۸۴	سفر میں روزہ رکھنا مکروہ ہے
۴۲۴	۵۱۸: ہرمہینے میں تین روزے رکھنا	۳۸۵	سفر میں روزہ رکھنے کی اجازت کے متعلق
		۳۸۵	لڑنے والے کیلئے افطار کی اجازت کے متعلق

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۴۳۸	۵۵۰: ترک حج کی مذمت میں	۴۲۵	۵۱۹: روزہ کی فضیلت کے بارے میں
۴۳۹	۵۵۱: زاویر اور سواری کی ملکیت سے حج فرض ہو جاتا ہے	۴۲۶	۵۲۰: ہمیشہ روزہ رکھنا
	۵۵۲: کتنے حج فرض ہیں	۴۲۷	۵۲۱: بچے درپے روزے رکھنا
۴۵۰	۵۵۳: نبی اکرم ﷺ نے کتنے حج کئے	۴۲۸	۵۲۲: عید الفطر اور عید الفی کو روزہ رکھنے کی ممانعت
۴۵۱	۵۵۴: نبی اکرم ﷺ نے کتنے عمرے کئے	۴۲۹	۵۲۳: ایام تشریق میں روزہ رکھنا حرام ہے
۴۵۲	۵۵۵: نبی اکرم ﷺ نے کس جگہ احرام باندھا		۵۲۴: روزہ دار کو بچھنے لگانا مکروہ ہے
	۵۵۶: نبی ﷺ نے کب احرام باندھا		۵۲۵: روزہ دار کو بچھنے لگانے کی اجازت کے متعلق
۴۵۳	۵۵۷: حج افراد کے بیان میں	۴۳۱	۵۲۶: روزوں میں وصال کی کراہت کے متعلق
۴۵۴	۵۵۸: حج اور عمرہ ایک ہی احرام میں کرنا	۴۳۲	۵۲۷: صبح تک حالت جنابت میں رہتے ہوئے روزے کی نیت کرنا
	۵۵۹: جمع کے بارے میں	۴۳۳	۵۲۸: روزہ دار کو دعوت قبول کرنا
۴۵۵	۵۶۰: تلبیہ (لبیک کہنے) کہنا		۵۲۹: عورت کا شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھنا مکروہ ہے
۴۵۷	۵۶۱: تلبیہ اور قربانی کی فضیلت کے بارے میں		۵۳۰: رمضان کی قضاء میں تاخیر کے بارے میں
۴۵۸	۵۶۲: تلبیہ بلند آواز سے پڑھنا		۵۳۱: روزہ دار کے ثواب کے متعلق جب لوگ اس کے سامنے کھانا
	۵۶۳: احرام باندھتے وقت غسل کرنا	۴۳۴	کھائیں
۴۵۹	۵۶۴: آفاقی کے لئے احرام باندھنے کی جگہ کے بارے میں	۴۳۵	۵۳۲: حائضہ روزوں کی قضا کرے نماز کی نہیں
	۵۶۵: مجرم "احرام والے" کے لئے کون سا لباس پہننا جائز نہیں		۵۳۳: روزہ دار کیلئے ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرنا مکروہ ہے
	۵۶۶: اگر تہجد اور جوئے نہ ہوں تو پا جامہ اور موزے پہن لے		۵۳۴: جو شخص کسی کام میں ہو تو میزبان کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزہ نہ رکھے
۴۶۰	۵۶۷: جو شخص قیص یا جب پہنے ہوئے احرام باندھے		
	۵۶۸: محرم کا کن جانوروں کو نہ مارنا جائز ہے	۴۳۶	۵۳۵: اعتکاف کے بارے میں
۴۶۲	۵۶۹: محرم کے بچھنے لگانا	۴۳۷	۵۳۶: شب قدر کے بارے میں
	۵۷۰: احرام کی حالت میں نکاح کرنا مکروہ ہے	۴۳۹	۵۳۷: اسی سے متعلق
۴۶۳	۵۷۱: محرم کو نکاح کی اجازت کے متعلق		۵۳۸: مرد یوں کے روزے کے بیان میں
۴۶۴	۵۷۲: محرم کو شکار کا گوشت کھانے کے بیان میں		۵۳۹: ان لوگوں کا روزہ رکھنا جو اس کی طاقت رکھتے ہیں
۴۶۶	۵۷۳: محرم کے لئے شکار کا گوشت کھانا مکروہ ہے	۴۴۱	۵۴۰: جو شخص رمضان میں کھانا کھا کر سفر کے لئے نکلے
	۵۷۴: محرم کے لئے سمندری جانوروں کا شکار حلال ہے		۵۴۱: روزہ دار کے تحفے کے بارے میں
۴۶۷	۵۷۵: محرم کے لئے بچہ کے شکار کا حکم		۵۴۲: عید الفطر اور عید الاضحی کب ہوتی ہے
	۵۷۶: مکہ داخل ہونے کے لئے غسل کرنا	۴۴۲	۵۴۳: ایام اعتکاف گزر جانا
	۵۷۷: نبی اکرم ﷺ مکہ میں بلندی کی طرف سے داخل ہوئے	۴۴۳	۵۴۴: کیا مستحلف اپنی حاجت کے لئے نکل سکتا ہے یا نہیں؟
۴۶۸	اور پستی کی طرف سے باہر نکلے	۴۴۴	۵۴۵: رمضان میں رات کو نماز پڑھنا
	۵۷۸: باب آنحضرت ﷺ مکہ میں دن کے وقت داخل ہوئے	۴۴۵	۵۴۶: روزہ افطار کرانے کی فضیلت کے بارے میں
	۵۷۹: بیت اللہ کے دیکھنے کے وقت ہاتھ اٹھانا مکروہ ہے		۵۴۷: رمضان میں نماز تراویح کی ترغیب اور فضیلت
۴۶۹	۵۸۰: طواف کی کیفیت کے بارے میں	۴۴۷	ابواب حج
	۵۸۱: حجر اسود سے مل شروع کرنے اور اسی پر ختم کرنا		۵۴۸: مکہ کے حرم ہونا
۴۷۰	۵۸۲: حجر اسود اور رکن یمانی کے علاوہ کسی چیز کو بوسہ نہ دے	۴۴۸	۵۴۹: حج اور عمرے کے ثواب کے بارے میں

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۴۹۳	۶۱۷: بکریوں کی تقلید کے بارے میں	۴۷۰	۵۸۳: نبی اکرم ﷺ نے اضطبار کی حالت میں طواف کیا
۴۹۳	۶۱۸: اگر ہدی کا جانور مرنے کے قریب ہو تو کیا کیا جائے	۴۷۱	۵۸۴: حجر اسود کو بوسہ دینا
۴۹۴	۶۱۹: قربانی کے اونٹ پر سوار ہونا	۴۷۲	۵۸۵: سعی صفا سے شروع کرنا چاہیے
۴۹۵	۶۲۰: سر کے بال کس طرف سے منڈوانے شروع کئے جائیں	۴۷۳	۵۸۶: صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا
۴۹۵	۶۲۱: بال منڈوانے اور کتر وانا	۴۷۴	۵۸۷: سواری پر طواف کرنا
۴۹۶	۶۲۲: عورتوں کے لئے سر کے بال منڈوانا حرام ہے	۴۷۵	۵۸۸: طواف کی فضیلت کے بارے میں
۴۹۷	۶۲۳: جو آدمی سر منڈوالے ذبح سے پہلے اور قربانی کر لے سنگت لگایا	۴۷۶	۵۸۹: عصر اور فجر کے بعد طواف کے دو "دفع" پڑھنا
۴۹۷	۶۲۴: مارنے سے پہلے	۴۷۷	۵۹۰: طواف کی دو رکعتوں میں کیا پڑھا جائے
۴۹۸	۶۲۵: احرام کھولنے کے بعد طواف زیارت سے پہلے خوشبو لگائے	۴۷۸	۵۹۱: ننگے ہو کر طواف کرنا حرام ہے
۴۹۸	۶۲۶: حج میں لبیک کہنا کب ترک کیا جائے	۴۷۹	۵۹۲: خانہ کعبہ میں داخل ہونا
۴۹۹	۶۲۷: عمرے میں تلبیہ پڑھنا کب ترک کرے	۴۸۰	۵۹۳: کعبہ میں نماز پڑھنا
۵۰۰	۶۲۸: رات کو طواف زیارت کرنا	۴۸۱	۵۹۴: خانہ کعبہ کو تہ ذکر بنانا
۵۰۱	۶۲۹: وادی الطح میں اترنا	۴۸۲	۵۹۵: حطیم میں نماز پڑھنا
۵۰۲	۶۳۰: باب	۴۸۳	۵۹۶: حجر اسود رکن یمانی اور مقام ابراہیم کی فضیلت
۵۰۳	۶۳۱: لڑکے کے حج کے بارے میں	۴۸۴	۵۹۷: منیٰ کی طرف جانے اور قیام کرنا
۵۰۴	۶۳۲: بوڑھے اور میت کی طرف سے حج کرنا	۴۸۵	۵۹۸: منیٰ میں پہلے پہنچنے والا قیام کا زیادہ حق دار ہے
۵۰۵	۶۳۳: اسی سے متعلق	۴۸۶	۵۹۹: منیٰ میں قصر نماز پڑھنا
۵۰۶	۶۳۴: عمرہ واجب ہے یا نہیں	۴۸۷	۶۰۰: عرفات میں ٹھہرنے اور دعا کرنا
۵۰۷	۶۳۵: اسی سے متعلق	۴۸۸	۶۰۱: تمام عرفات ٹھہرنے کی جگہ ہے
۵۰۸	۶۳۶: عمرے کی فضیلت کے بارے میں	۴۸۹	۶۰۲: عرفات سے واپسی کے بارے میں
۵۰۹	۶۳۷: حجیم سے عمرے کے لئے جانا	۴۹۰	۶۰۳: مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کو جمع کرنا
۵۱۰	۶۳۸: ہجرانہ سے عمرے کے لئے جانا	۴۹۱	۶۰۴: امام کو مزدلفہ میں پانے والے نے حج کو پالیا
	۶۳۹: رجب میں عمرہ کرنا	۴۹۲	۶۰۵: ضعیف لوگوں کو مزدلفہ سے جلدی روانہ کرنا
	۶۴۰: ذیقعدہ میں عمرہ کرنا	۴۹۳	۶۰۶: باب
	۶۴۱: رمضان میں عمرہ کرنا	۴۹۴	۶۰۷: مزدلفہ سے طلوع آفتاب سے پہلے نکلنا
	۶۴۲: حج کے لئے لبیک پکارنے کے بعد زخمی یا معذور ہو جائے	۴۹۵	۶۰۸: چھوٹی چھوٹی ننگتیاں مارنا
	۶۴۳: حج میں شرط لگانا	۴۹۶	۶۰۹: زوال آفتاب کے بعد ننگتیاں مارنا
	۶۴۴: اسی سے متعلق	۴۹۷	۶۱۰: سوار ہو کر ننگتیاں مارنا
	۶۴۵: طواف زیارت کے بعد کسی عورت کو حیض آ جانا	۴۹۸	۶۱۱: ننگتیاں کیسے ماری جائیں
	۶۴۶: حائضہ کون کون سے افعال کر سکتی ہے	۴۹۹	۶۱۲: رمی کے وقت لوگوں کو دھکیلنے کی کراہت کے متعلق
	۶۴۷: جو شخص حج یا عمرہ کے لئے آئے اسے چاہیے کہ آخر میں	۵۰۰	۶۱۳: اونٹ اور گائے میں شراکت کے بارے میں
	بیت اللہ سے ہو کر واپس لوٹے	۵۰۱	۶۱۴: قربانی کے اونٹ کے اشعار کے بارے میں
	۶۴۸: قارن صرف ایک طواف کرے	۵۰۲	۶۱۵: باب
	۶۴۹: مہاجر حج کے بعد تین دن تک مکہ میں رہے	۵۰۳	۶۱۶: مقیم کا ہدی کے گلے میں ہار ڈالنا

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۵۳۷	۶۸۷: جنازہ کے پیچھے سوار ہو کر چلنا مکروہ ہے	۵۱۱	۶۳۹: حج اور عمرے سے واپسی پر کیا کہے
۵۳۸	۶۸۸: جنازے کے پیچھے سواری پر سوار ہو کر جانے کی اجازت	۵۱۲	۶۵۰: محرم کے بارے میں جو احرام میں مرجائے
۵۳۹	۶۸۹: جنازہ کو جلدی لے جانا	۵۱۳	۶۵۱: محرم اگر آنکھوں کی تکلیف جائے تو ایلوے کا لپ کرے
۵۴۰	۶۹۰: شہدائے احد اور حضرت حمزہؓ کے بارے میں	۵۱۸	۶۵۲: اگر محرم احرام کی حالت میں سر منڈا دے تو کیا حکم ہے
۵۴۱	۶۹۱: باب ۶۹۱ تا ۶۹۳	۵۲۰	۶۵۳: حج و اہول کو اجازت ہے کہ ایک دن ری کریں اور ایک دن چھوڑ دیں
۵۴۲	۶۹۴: جنازہ رکھنے سے پہلے بیٹھنا	۵۲۱	۶۵۴: باب ۵۰۰ تا ۵۶۳
۵۴۳	۶۹۵: مصیبت پر صبر کی فضیلت کے بارے میں	۵۲۲	منیت (جنازے) کے ابواب
۵۴۴	۶۹۶: تکبیرات جنازہ کے بارے میں	۵۲۳	۶۶۱: بیماری کے ثواب کے بارے میں
۵۴۵	۶۹۷: نماز جنازہ میں کیا پڑھا جائے	۵۲۴	۶۶۲: مریض کی عیادت کرنا
۵۴۶	۶۹۸: نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھنا	۵۲۵	۶۶۳: موت کی تمنا کرنا منع ہے
۵۴۷	۶۹۹: نماز جنازہ کی کیفیت اور منیت کے لئے شفاعت کے متعلق	۵۲۶	۶۶۴: مریض کے لئے تعویذ کے بارے میں
۵۴۸	۷۰۰: طلوع وغروب آفتاب کے وقت نماز جنازہ پڑھنا مکروہ ہے	۵۲۷	۶۶۵: وصیت کی ترغیب کے بارے میں
۵۴۹	۷۰۱: بچوں کی نماز جنازہ کے بارے میں	۵۲۸	۶۶۶: تہائی اور چوتھائی مال کی وصیت کے بارے میں
۵۵۰	۷۰۲: اگر بچہ پیدا ہونے کے بعد روئے نہ تو اس کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے	۵۲۹	۶۶۷: حالت نزع میں مریض کو تلقین کرنے اور دعا کرنا
۵۵۱	۷۰۳: مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا	۵۳۰	۶۶۸: موت کی سختی کے بارے میں
۵۵۲	۷۰۴: مرد اور عورت کی نماز جنازہ میں امام کہاں کھڑا ہو	۵۳۱	باب ۶۶۹
۵۵۳	۷۰۵: شہید پر نماز جنازہ نہ پڑھنا	۵۳۲	باب ۶۷۰
۵۵۴	۷۰۶: قبر پر نماز جنازہ پڑھنا	۵۳۳	۶۷۱: کسی کی موت کی خبر کا اعلان کرنا مکروہ ہے
۵۵۵	۷۰۷: نبی اکرم ﷺ کا نجاشی کی نماز جنازہ پڑھنا	۵۳۴	۶۷۲: جمرہ وہی ہے جو صدرہ کے شروع میں ہو
۵۵۶	۷۰۸: نماز جنازہ کی فضیلت کے بارے میں	۵۳۵	۶۷۳: منیت کو بوسہ دینا
۵۵۷	۷۰۹: دوسرا باب	۵۳۶	۶۷۴: منیت کو غسل دینا
۵۵۸	۷۱۰: جنازہ کے لئے کھڑا ہونا	۵۳۷	۶۷۵: منیت کو منگ لگانا
۵۵۹	۷۱۱: جنازہ کے لئے کھڑا نہ ہونا	۵۳۸	۶۷۶: منیت کو غسل دے کر خود غسل کرنا
۵۶۰	۷۱۲: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ لحد ہمارے لیے ہیں اور شق دوسروں کے لئے ہے	۵۳۹	۶۷۷: کفن کس طرح دینا مستحب ہے
۵۶۱	۷۱۳: منیت کو قبر میں اتارتے وقت کیا کہا جائے	۵۴۰	باب ۶۷۸
۵۶۲	۷۱۴: قبر میں منیت کے نیچے کپڑا بچھنا	۵۴۱	۶۷۹: نبی اکرم ﷺ کے کفن میں کتنے کپڑے تھے
۵۶۳	۷۱۵: قبروں کو زمین کے برابر کر دینا	۵۴۲	۶۸۰: اہل منیت کے لئے کھانا پکانا
۵۶۴	۷۱۶: قبروں پر چلنا اور بیٹھنا منع ہے	۵۴۳	۶۸۱: مصیبت کے وقت چہرہ بیٹھنا اور گریبان پھاڑنا منع ہے
۵۶۵	۷۱۷: قبروں کو پختہ کرنا اور ان کے ارد گرد اور ان کے اوپر لکھنا حرام ہے	۵۴۴	۶۸۲: نوحہ حرام ہے
۵۶۶	۷۱۸: قبرستان جانے کی دعا کے بارے میں	۵۴۵	۶۸۳: منیت پر بلند آواز سے رونا منع ہے
۵۶۷	۷۱۹: قبروں کی زیارت کی اجازت کے متعلق	۵۴۶	۶۸۴: منیت پر چلائے بغیر رونا جائز ہے
۵۶۸	۷۲۰: عورتوں کو قبروں کی زیارت کرنا منوع ہے	۵۴۷	۶۸۵: جنازہ کے آگے چلنا
		۵۴۸	۶۸۶: جنازہ کے پیچھے چلنا

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۶۲۵	۸۱۲: پاگل کی طلاق کے بارے میں	۶۰۳	۸۰۰: دودھ مرد کی طرف منسوب ہے
۶۲۶	۸۱۳: باب	۶۰۴	۸۰۱: ایک یا دو گھونٹ دودھ پینے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی
۶۲۸	۸۱۴: وہ حاملہ جو خاندنہ کی وفات کے بعد جنے	۶۰۵	۸۰۲: رضاعت میں ایک عورت کی گواہی کافی ہے
۶۲۹	۸۱۵: جس کا خاندنہ فوت ہو جائے اس کی عدت کے بارے میں	۶۰۶	۸۰۳: رضاعت کی حرمت صرف دو سال کی عمر تک ہی ثابت ہوتی ہے
۶۳۰	۸۱۶: جس آدمی نے اپنی بیوی سے ظہار کیا اور کفارہ ادا کرنے سے پہلے صحبت کر لی	۶۰۷	۸۰۴: دودھ پلانے والی کے حق کی ادائیگی کے بارے میں
۶۳۱	۸۱۷: کفارہ ظہار کے بارے میں	۶۰۸	۸۰۵: شادی شدہ لونڈی کو آزاد کرنا
۶۳۲	۸۱۸: ایلاء عورت کے پاس نہ جانے کی قسم کھانا	۶۰۹	۸۰۶: لڑکا صاحب فراش کے لئے ہے
۶۳۳	۸۱۹: لعان کے بارے میں	۶۱۰	۸۰۷: مرد کی عورت کو دیکھے اور وہ اسے پسند آ جائے
۶۳۴	۸۲۰: جب عورت کا شوہر فوت ہو جائے تو وہ عدت کہاں گزارے	۶۱۱	۸۰۸: بیوی پر شوہر کے حقوق
۶۳۵	۸۲۱: خرید و فروخت کے ابواب	۶۱۲	۸۰۹: عورت کے حقوق کے بارے میں جو اس کے خاوند پر ہیں
۶۳۶	۸۲۲: شہادت کو ترک کرنا	۶۱۳	۸۱۰: عورتوں کے پیچھے سے صحبت کرنا حرام ہے
۶۳۷	۸۲۳: سو کھانا	۶۱۴	۸۱۱: عورتوں کو بیٹا و سنگھار کر کے نکلتا منع ہے
۶۳۸	۸۲۴: جموٹ اور جھوٹی گواہی دینے کی مذمت کے متعلق	۶۱۵	۸۱۲: غیرت کے بارے میں
۶۳۹	۸۲۵: تاجروں کو نبی اکرم ﷺ کا "تجار" کا خطاب دینا	۶۱۶	۸۱۳: عورت کا اکیلے سفر کرنا صحیح نہیں
۶۴۰	۸۲۶: باب سودے پر جھوٹی قسم کھانا	۶۱۷	۸۱۴: غیر محرم عورت کے ساتھ خلوت منع ہے
۶۴۱	۸۲۷: صبح سویرے تجارت کے متعلق	۶۱۸	۸۱۵: باب ۹۵ تا ۹۷
۶۴۲	۸۲۸: کسی چیز کی قیمت معینہ مدت تک ادھا کرنا جائز ہے	۶۱۹	طلاق اور لعان کے باب
۶۴۳	۸۲۹: بیع کی شرائط لکھنا	۶۲۰	۸۱۶: طلاق سنت کے بارے میں
۶۴۴	۸۳۰: ناپ تول کے بارے میں	۶۲۱	۸۱۷: جو شخص اپنی بیوی کو "البتہ" کے لفظ سے طلاق دے
۶۴۵	۸۳۱: نیلام کے ذریعے خرید و فروخت کے بارے میں	۶۲۲	۸۱۸: عورت سے کہنا کہ تمہارا معاملہ تمہارے ہاتھ میں ہے
۶۴۶	۸۳۲: مدبر کی بیع کے بارے میں	۶۲۳	۸۱۹: بیوی کو طلاق کا اختیار دینا
۶۴۷	۸۳۳: بیچنے والوں کے استقبال کی ممانعت کے بارے میں	۶۲۴	۸۲۰: جس عورت کو تین طلاقیں دی گئی ہوں اس کا نان نفقہ اور گھر شوہر کے ذمہ نہیں
۶۴۸	۸۳۴: کوئی شہر کا رہنے والا گاؤں والے کی چیز فروخت نہ کرے	۶۲۵	۸۲۱: نکاح سے پہلے طلاق واقع نہیں ہوتی
۶۴۹	۸۳۵: حاملہ اور مرہنہ کی ممانعت کے بارے میں	۶۲۶	۸۲۲: لونڈی کی طلاق دو طلاقیں ہیں
۶۵۰	۸۳۶: چھل پکٹے شروع ہونے سے پہلے بیچنا صحیح نہیں	۶۲۷	۸۲۳: کوئی شخص اپنے دل میں اپنی بیوی کو طلاق دے
۶۵۱	۸۳۷: حاملہ کا حمل بیچنے کی ممانعت کے بیان میں	۶۲۸	۸۲۴: ہنسی اور مذاق میں بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے
۶۵۲	۸۳۸: دھوکے کی بیع حرام ہے	۶۲۹	۸۲۵: خلع کے بارے میں
۶۵۳	۸۳۹: ایک بیع میں دو بیع کرنا منع ہے	۶۳۰	۸۲۶: خلع لینے والی عورتوں کے بارے میں
۶۵۴	۸۴۰: جو چیز بیچنے والے کے پاس نہ ہو اس کو بیچنا منع ہے	۶۳۱	۸۲۷: عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کے بارے میں
۶۵۵	۸۴۱: حق ولاء کا بیچنا اور ہبہ کرنا صحیح نہیں	۶۳۲	۸۲۸: اس شخص کے بارے میں جس کو باپ کہے کہ اپنی بیوی کو طلاق دے دو
۶۵۶	۸۴۲: جانور کے عوض جانور بطور قرض فروخت کرنا صحیح نہیں	۶۳۳	۸۲۹: عورت اپنی سوکن کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے
۶۵۷	۸۴۳: دو غلاموں کے بدلے میں ایک غلام خریدنا	۶۳۴	
۶۵۸	۸۴۴: گھبوں کے بدلے گھبوں بیچنے کا جواز اور کی بیشی کا عدم جواز	۶۳۵	

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۶۷۳	۸۷۷: اپنے بھائی کی بیع پر بیع کرنا منع ہے	۶۵۱	۸۳۳: بیع صرف کے بارے میں
	۸۷۸: شراب بیچنے کی ممانعت کے بارے میں	۶۵۳	۸۳۵: بیوند کاری کے بعد مجبوروں اور مالدار غلام کی بیع کے بارے میں
	۸۷۹: جانوروں کا ان کے مالکوں کی اجازت کے بغیر دودھ نکالنے کے متعلق	۶۵۴	۸۳۶: بالغ اور مشتری کو انشراق سے پہلے اختیار ہے
۶۷۵	۸۸۰: جانوروں کی کھال اور بتوں کو فروخت کرنا	۶۵۵	۸۳۷: باب
	۸۸۱: کوئی چیز بیکر کر کے واپس لینا ممنوع ہے	۶۵۶	۸۳۸: جو آدمی بیع میں دھوکہ کھا جائے
۶۷۶	۸۸۲: بیع عرایا اور اس کی اجازت کے متعلق		۸۳۹: دودھ روکے ہوئے جانور کی بیع کے بارے میں
	۸۸۳: دلالی میں قیمت زیادہ لگانا حرام ہے	۶۵۷	۸۵۰: جانور بیچنے وقت سواری کی شرط لگانا
۶۷۸	۸۸۴: تولتے وقت جھکاؤ رکھنا		۸۵۱: رہن رکھی ہوئی چیز سے فائدہ اٹھانا
	۸۸۵: تنگ دست کے لئے قرض کی ادائیگی میں مہلت دینے اور نری کرنا		۸۵۲: ایسا بار خریدنا جس میں سونے اور ہیرے ہوں
۶۷۹	۸۸۶: مال دار کا قرض کی ادائیگی میں تاخیر کرنا ظلم ہے	۶۵۸	۸۵۳: غلام یا باندی آزاد کرتے ہوئے ولاء کی شرط کی ممانعت
	۸۸۷: بیع منابذہ اور ملاصہ کے بارے میں	۶۵۹	۸۵۴: باب
۶۸۰	۸۸۸: غلام اور مجبور میں بیع سلم کے بارے میں	۶۶۰	۸۵۵: حکاتب کے پاس ادائیگی کے لئے مال ہو تو کیا حکم ہے
۶۸۱	۸۸۹: مشتری کمزین سے کوئی اپنا حصہ بیچنا چاہے تو اس کا حکم	۶۶۱	۸۵۶: کوئی شخص مقرض کے پاس اپنا مال پائے تو کیا حکم ہے
	۸۹۰: بیع مجاورہ اور محاصہ کے بارے میں		۸۵۷: مسلمان کسی ذمی کو شراب بیچنے کے لئے بندے
	۸۹۱: باب	۶۶۲	۸۵۸: باب
۶۸۲	۸۹۲: بیع میں دھوکہ دینا حرام ہے		۸۵۹: مستحار چیز کا واپس کرنا ضروری ہے
	۸۹۳: اونٹ یا کوئی جانور قرض لینا	۶۶۳	۸۶۰: غلے کی ذخیرہ اندوزی کے بارے میں
۶۸۳	۸۹۴: باب	۶۶۴	۸۶۱: دودھ روکے ہوئے جانور کو فروخت کرنا
	۸۹۵: مسجد میں خرید و فروخت کی ممانعت کے بارے میں		۸۶۲: جھوٹی قسم کھا کر کسی کا مال غصب کرنا
۶۸۴	۸۹۶: قاضی کے متعلق آنحضرت ﷺ سے منقول احادیث	۶۶۵	۸۶۳: اگر خریدنے اور فروخت کرنے والے میں اختلاف ہو جائے
	۸۹۷: قاضی کا فیصلہ صحیح بھی ہوتا ہے اور غلط بھی		۸۶۴: ضرورت سے زائد پانی کو فروخت کرنا
۶۸۵	۸۹۸: قاضی کیسے فیصلہ کرے	۶۶۶	۸۶۵: ترک ماہ پر چھوڑنے کی اجرت
۶۸۶	۸۹۹: عادل امام کے بارے میں	۶۶۷	۸۶۶: کتے کی قیمت کے بارے میں
	۹۰۰: قاضی اس وقت تک فیصلہ نہ کرے جب تک فریقین کے بیانات نہ سن لے		۸۶۷: بچھنے لگانے والے کی اجرت کے بارے میں
۶۸۹	۹۰۱: رعایا کی خبر گیری کے بارے میں	۶۶۸	۸۶۸: باب بچھنے لگانے والے کی اجرت کے جواز میں
	۹۰۲: قاضی غصے کی حالت میں فیصلہ نہ کرے		۸۶۹: کتے اور بلی کی قیمت لینا حرام ہے
۶۹۰	۹۰۳: امراء کو تحفے دینا		۸۷۰: باب
	۹۰۴: مقدمات میں رشوت لینے اور دینے والے کے متعلق	۶۶۹	۸۷۱: گانے والی لوطیوں کی فروخت حرام ہے
	۹۰۵: تحفہ اور دعوت قبول کرنا		۸۷۲: ماں اور اس کے بچوں یا بھائیوں کو الگ الگ بیچنا منع ہے
۶۹۱	۹۰۶: اگر غیر مستحق کے حق میں فیصلہ ہو جائے تو اسے وہ چیز لینا	۶۷۰	۸۷۳: غلام خریدنا پھر نفع کے بعد عیب پر مطلع ہونا
			۸۷۴: براہ گزرنے والے کے لئے راستے کے پھل کھانے کی اجازت کے بارے میں
		۶۷۱	۸۷۵: خرید و فروخت میں استثناء کی ممانعت کے بارے میں
		۶۷۲	۸۷۶: غلے کو اپنی ملکیت میں لینے سے پہلے فروخت کرنا منع ہے

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۷۱۴	۹۳۷: باب	۶۹۱	جائز نہیں
		۶۹۲	۹۰۷: مدعی کے لئے گواہ اور مدعی علیہ پر قسم ہے
		۶۹۳	۹۰۸: ایک گواہ ہو تو مدعی قسم کھائے گا
		۶۹۴	۹۰۹: مشتہر کے غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کرنا
		۶۹۵	۹۱۰: عمر بھر کے لئے کوئی چیز ہبہ کرنا
		۶۹۶	۹۱۱: وقفی کے بارے میں
		۶۹۷	۹۱۲: لوگوں کے درمیان صلح کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے منقول احادیث
			۹۱۳: پڑوسی کی دیوار پر لکڑی رکھنا
			۹۱۴: قسم دلانے والے کی تصدیق پر ہی قسم صحیح ہوتی ہے
		۶۹۸	۹۱۵: اختلاف کی صورت میں راستہ کتنا بڑا بنایا جائے
			۹۱۶: والدین کی جدائی کے وقت بچے کو اختیار دیا جائے
		۶۹۹	۹۱۷: باپ اپنے بیٹے کے مال میں سے جو چاہے لے سکتا ہے
			۹۱۸: کسی شخص کی کوئی چیز توڑی جائے تو کیا حکم ہے؟
		۷۰۰	۹۱۹: مرد و عورت کب بالغ ہوتے ہیں
		۷۰۱	۹۲۰: جو شخص اپنے والد کی بیوی سے نکاح کرے
			۹۲۱: دو آدمیوں کا اپنے کھیتوں کو پانی دینے سے متعلق جن میں سے
			ایک کا کھیت اونچا اور دوسرے کا کھیت پست ہو
			۹۲۲: جو شخص موت کے وقت اپنے غلاموں اور لونڈیوں کو آزاد
		۷۰۲	کر دے اور ان کے علاوہ اس کے پاس کوئی مال نہ ہو
		۷۰۳	۹۲۳: اگر کسی کا کوئی رشتہ دار غلامی میں آ جائے
		۷۰۴	۹۲۴: کسی کی زمین میں بغیر اجازت کھیتی باڑی کرنا
		۷۰۵	۹۲۵: اولاد کو ہبہ کرتے وقت برابری قائم رکھنا
			۹۲۶: شفعہ کے بارے میں
			۹۲۷: غائب کے لئے شفعہ کے بارے میں
			۹۲۸: جب حدود مقرر ہو جائیں اور راستے الگ الگ ہو جائیں تو
		۷۰۶	حق شفعہ نہیں
		۷۰۷	۹۲۹: ہر شریک شفعہ کا حق رکھتا ہے
		۷۰۸	۹۳۰: گری پڑی چیز اور گم شدہ اونٹ یا بکری کے بارے میں
		۷۱۰	۹۳۱: وقف کے بارے میں
		۷۱۱	۹۳۲: اگر حیوان کسی کو زخمی کر دے تو اس کا قصاص نہیں
		۷۱۲	۹۳۳: بنجر زمین کو آزاد کرنا
		۷۱۳	۹۳۴: جاگیر دینا
			۹۳۵: درخت لگانے کی فضیلت کے بارے میں
		۷۱۴	۹۳۶: باب کھیتی باڑی کرنا

أَبْوَابُ الزَّكَاةِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابواب زکوٰۃ جو مروی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

۴۲۸: بَابُ مَا جَاءَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنَعِ الزَّكَاةِ مِنَ التَّشْدِيدِ

منقول وعید

۵۹۶: حضرت ابو زرؓ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ

کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ کعبہ کے سائے میں بیٹھے

ہوئے تھے۔ مجھے آتے ہوئے دیکھا تو فرمایا رب کعبہ کی قسم! وہ

قیامت کے دن خسارہ پانے والے ہیں۔ ابو زرؓ فرماتے ہیں!

میں نے سوچا کیا ہو گیا۔ شاید میرے متعلق کوئی آیت نازل

ہوئی ہے۔ عرض کیا میرے ماں باپ آپ فدا ہوں یا رسول

اللہ ﷺ وہ کون ہیں۔ فرمایا! وہ مالدار لوگ ہیں مگر جس نے

ایسے ایسے اور ایسے دیا پھر آپ ﷺ نے دونوں ہاتھوں سے

لب بنا کر دائیں بائیں اور سامنے کیا طرف اشارہ کی پھر فرمایا

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان

ہے جو شخص مرتے وقت اونٹ گائے وغیرہ بغیر زکوٰۃ کے چھوڑ

جاتا ہے قیامت کے دن یہی جانور اس سے زیادہ طاقتور اور

موٹا ہو کر آئے گا اور اس کو اپنے کھروں تلے روندتے اور سینک

مارتے ہوئے گزر جائے گا۔ جب وہ گزر جائے گا تو پچھلا

جانور لوٹے گا اور اس کے ساتھ اسی طرح ہوتا رہے گا یہاں

تک کہ لوگ حساب کتاب سے فارغ ہو جائیں۔ اس باب

میں حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی اسی کی مثل روایت مروی ہے۔

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ زکوٰۃ نہ دینے والے پر لعنت بھیجی

۵۹۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ السَّرِيِّ نَا أَبُومُعَاوِيَةَ عَنِ

الْأَعْمَشِ عَنْ مَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ جِئْتُ

إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكُعْبَةِ

قَالَ فَرَأَيْتُ مُقْبِلًا فَقَالَ هُمْ الْأَخْسَرُونَ وَرَبُّ

الْكُعْبَةِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ قَالَ فَقُلْتُ مَا لِي لَعَلَّهُ أَنْزَلَ فِيَّ

شَيْءٌ قَالَ قُلْتُ مَنْ هُمْ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي فَقَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمْ الْأَكْثَرُونَ إِلَّا

مَنْ قَالَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا فَحَتَّى بَيْنَ يَدَيْهِ وَعَنْ

يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا

يَمُوتُ رَجُلٌ فَيَدْعُ إِبْلًا أَوْ بَقْرًا لَمْ يُؤَدِّ زَكَاةَهَا إِلَّا

جَاءَتْهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ أَعْظَمُ مَا كَانَتْ وَأَسْمَنُ تَطَوُّةٍ

بِاخْتِفَافِهَا وَتَنْطِطِحُهُ بَقَرُوتُهَا كُلَّمَا نَفَذَتْ أَخْرَاهَا

عَادَتْ عَلَيْهِ أَوْلَاهَا حَتَّى يَقْضَى بَيْنَ النَّاسِ وَفِي

الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مِثْلُهُ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ

قَالَ لِعَنِ مَنَاعِ الصَّدَقَةِ وَعَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هَلْبٍ عَنْ

أَبِيهِ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ

أَبُو عَيْسَى حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

وَأَسْمُ أَبِي ذَرٍّ جُنْدُبُ بْنُ السَّكَنِ وَيُقَالُ ابْنُ جُنَادَةَ.

گئی ہے۔ قبیسہ بن ہلب اپنے والد وہ جابر بن عبد اللہ اور عبد اللہ بن مسعودؓ بھی روایت کرتے ہیں۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں

حدیث ابو زرؓ حسن صحیح ہے۔ ابو زرؓ کا نام جندب بن سکن ہے انہیں ابن جنادہ بھی کہا جاتا ہے۔

۵۹۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ حَكِيمِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاهِمٍ قَالَ أَلَا كَثُرُونَ أَصْحَابَ عَشْرَةِ الْآفِ .

۵۹۷: ہم سے روایت کی عبد اللہ بن نمیر نے انہوں نے عبد الرحمن بن موسیٰ سے وہ سفیان ثوری سے وہ حکیم بن الدیلیم عن الضحاک بن مزاحم قال الا کثرون اصحاب عشرۃ الاف .

خلاصۃ الباب: لفظ زکوٰۃ کے لغوی معنی ”طہارت و پاکیزگی“ کے ہیں اور وجہ تسمیہ یہ ہے کہ زکوٰۃ ادا کرنے سے بقیہ مال کی تطہیر ہو جاتی ہے زکوٰۃ کی فرضیت تو ہجرت سے پہلے مکہ مکرمہ ہی میں ہو چکی تھی لیکن اس کا مفصل نصاب مقرر نہیں تھا نیز اموال ظاہرہ کی زکوٰۃ حکومت کی طرف سے وصول کرنے کا کوئی انتظام نہ تھا کیونکہ حکومت ہی قائم نہ تھی مدینہ طیبہ میں نصاب وغیرہ کی تحدید حافظ ابن حجر کی تحقیق کے مطابق ۲ھ کے بعد اور ۵ھ سے پہلے ہوئی واللہ اعلم۔ اس حدیث شریف میں زکوٰۃ واجب ہونے کے باوجود جو شخص ادا نہ کرے اس کو وعید سنائی ہے اور بخاری میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس آدمی کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا پھر اُس نے اُس کی زکوٰۃ نہیں ادا کی تو وہ دولت قیامت کے دن اُس آدمی کے سامنے ایسے زہریلے ناگ کی شکل میں آئے گی جس کی انتہائی زہریلے پن سے اس کے سر کے بال جھڑ گئے ہوں اور اس کی آنکھوں کے اوپر دو سفید نقطے ہوں (جس سانپ میں یہ دو باتیں پائی جائیں وہ انتہائی زہریلہ سمجھا جاتا ہے) پھر وہ سانپ اُس (زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے بخیل) کے گلے کا طوق بنا دیا جائیگا (یعنی اس کے گلے میں لپٹ جائے گا) پھر اُس کی دونوں باجھیں پکڑے گا (اور کانٹے گا) اور کہے گا کہ میں تیری دولت ہوں میں تیرا خزانہ ہوں یہ فرمانے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے سورۃ ال عمران رکوع ۱۹ کی آیت تلاوت فرمائی۔

۴۲۹: باب زکوٰۃ کی

ادائیگی سے کا فرض ادا ہونا

۴۲۹: بَابُ مَا جَاءَ إِذَا أَدَيْتَ الزَّكَاةَ

فَقَدْ قَضَيْتَ مَا عَلَيْكَ

۵۹۸: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ الشَّيْبَانِيُّ نَا عَبْدَ اللَّهِ بْنِ وَهْبٍ نَا عُمَرُ بْنُ الْخَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ ابْنِ حُجْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَدَيْتَ زَكَاةَ مَا لَكَ فَقَدْ قَضَيْتَ مَا عَلَيْكَ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ أَنَّهُ ذَكَرَ الزَّكَاةَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا فَقَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَتَطَوَّعَ وَابْنُ حُجْرَةَ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حُجْرَةَ الْبَصْرِيُّ .

۵۹۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو نے اپنے مال کی زکوٰۃ دیدی تو تو نے اپنا فرض ادا کر دیا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے اور کئی سندوں سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب زکوٰۃ کا تذکرہ فرمایا تو ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا اس کے علاوہ بھی مجھ پر کچھ فرض ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں۔ ہاں اگر تم خوشی سے صدقہ دینا چاہو۔ ابن حجر کا نام عبد الرحمن بن حجر ہبصری ہے۔

۵۹۹: حضرت انسؓ فرماتے ہیں ہماری خواہش ہوتی تھی کہ کبھی

۵۹۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ

عقلمند دیہاتی نبی اکرم ﷺ سے سوال پوچھے تو ہم بھی وہاں موجود ہوں۔ ہم اس خیال میں تھے کہ ایک اعرابی آیا اور آپ ﷺ کے سامنے دو زانو ہو کر بیٹھ گیا اور کہا اے محمد ﷺ آپ ﷺ کا قاصد ہمارے پاس آیا اور کہا کہ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ اعرابی نے کہا قسم ہے اس رب کی جس نے آسمانوں کو بلند کیا، زمین کو بچھایا اور پہاڑوں کو گاڑا۔ کیا اللہ ہی نے آپ ﷺ کو بھیجا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ اعرابی نے کہا آپ ﷺ کا قاصد کہتا ہے آپ ﷺ ہم پر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض بتاتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ اعرابی نے کہا اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو بھیجا ہے کیا اللہ نے آپ ﷺ کو اس کا حکم دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ اعرابی نے کہا آپ ﷺ کا قاصد یہ بھی کہتا ہے کہ ہم پر ہر سال ایک ماہ کے روزے رکھنا فرض ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے سچ کہا ہے۔ اعرابی نے کہا: آپ ﷺ کا قاصد یہ بھی کہتا ہے کہ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ ہمارے اموال پر زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے ٹھیک کہا ہے۔ اعرابی نے کہا اس پرودہ گار کی قسم جس نے آپ ﷺ کو بھیجا کیا اس کا حکم بھی اللہ نے دیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں۔ آپ ﷺ کا قاصد یہ بھی کہتا ہے کہ آپ ﷺ ہم میں سے جو صاحب استطاعت ہو اس کے لئے بیت اللہ کا حج فرض قرار دیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ اعرابی نے کہا اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو رسول بنایا، کیا یہ حکم بھی اللہ نے دیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں۔ پھر اعرابی نے کہا اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو دین حق دے کر بھیجا ہے میں اس میں سے کوئی چیز نہیں چھوڑوں گا اور نہ ہی اس سے زیادہ کروں گا۔ پھر وہ اٹھ کر چلا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر اعرابی سچا ہے تو جنت میں داخل ہو گیا۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث

عَبْدُ الْحَمِيدِ الْكُوفِيُّ نَا سَلِيمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا نَتَمَنَّى أَنْ يَتَدَّى الْأَعْرَابِيُّ الْعَاقِلُ فَيَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَهُ فَيَبِينَا نَحْنُ كَذَلِكَ إِذَا تَأَهُ أَغْرَابِيٌّ فَجَنَّتِي بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ رَسُولَكَ آتَانَا فَرَعَمَ لَنَا أَنَّكَ تَزْعُمُ أَنَّ اللَّهَ أَرْسَلَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَبِالَّذِي رَفَعَ السَّمَاءَ وَبَسَطَ الْأَرْضَ وَنَصَبَ الْجِبَالَ اللَّهُ أَرْسَلَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ رَسُولَكَ زَعَمَ لَنَا أَنَّكَ تَزْعُمُ أَنَّ عَلَيْنَا خُمْسَ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَبِالَّذِي أَرْسَلَكَ اللَّهُ أَمَرَكَ بِهَذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ رَسُولَكَ زَعَمَ لَنَا أَنَّكَ تَزْعُمُ أَنَّ عَلَيْنَا صَوْمَ شَهْرٍ فِي السَّنَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِي أَرْسَلَكَ اللَّهُ أَمَرَكَ بِهَذَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ رَسُولَكَ زَعَمَ لَنَا أَنَّكَ تَزْعُمُ أَنَّ عَلَيْنَا فِي أَمْوَالِنَا الزَّكَاةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِي أَرْسَلَكَ اللَّهُ أَمَرَكَ بِهَذَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ رَسُولَكَ زَعَمَ لَنَا أَنَّكَ تَزْعُمُ أَنَّ عَلَيْنَا الْحَجَّ إِلَى بَيْتِ اللَّهِ مِنْ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَبِالَّذِي أَرْسَلَكَ اللَّهُ أَمَرَكَ بِهَذَا قَالَ نَعَمْ فَقَالَ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَدْعُ مِنْهُنَّ شَيْئًا وَلَا أَجَاوِزُ هُنَّ ثُمَّ وَثَبَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ صَدَقَ الْأَعْرَابِيُّ دَخَلَ الْجَنَّةَ فَقَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ هَذَا

اس سند سے حسن ہے اور اس سند کے علاوہ بھی حضرت انسؓ سے مروی ہے۔ (امام ترمذیؒ کہتے ہیں) میں نے امام بخاریؒ سے سنا کہ بعض محدثین اس حدیث سے یہ حکم مستطد کرتے ہیں کہ استاد کے سامنے پڑھنا اور پیش کرنا سماع ہی کی طرح جائز ہے۔ ان کی دلیل اعرابی کی یہ حدیث ہے کہ اس نے آپ ﷺ کے سامنے بیان کیا جس پر آپ ﷺ نے اقرار کیا۔

الْوَجْهَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ فَقَهُ هَذَا الْحَدِيثُ أَنَّ الْفِرَاءَةَ عَلَى الْعَالِمِ وَالْعَرَضُ عَلَيْهِ جَائِزٌ مِثْلُ السَّمَاعِ وَاحْتِجَّ بِأَنَّ الْأَعْرَابِيَّ عَرَضَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْرَبَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۴۳۰: باب سونے اور چاندی پر زکوٰۃ

۶۰۰: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے تم سے (خدمت کے) گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ معاف کر دی پس تم چاندی کی زکوٰۃ ادا کرو۔ چالیس درہمیں میں ایک درہم ہے۔ پھر مجھے ایک سونوے (۱۹۰) درہم میں سے زکوٰۃ نہیں چاہیے۔ ہاں اگر دوسو (درہم) ہو جائیں تو ان پر پانچ درہم (زکوٰۃ) ہے۔ اس باب میں ابو بکر صدیقؓ اور عمرو بن حزمؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث اعمش اور ابو عوانہ وغیرہ، ابو اخطب سے وہ حارث سے وہ عاصم بن ضمرہ سے اور وہ حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں۔ پھر سفیان ثوری اور ابن عیینہ اور کئی راوی بھی ابو اخطب سے وہ حارث سے اور وہ حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں میں نے امام بخاریؒ سے اس حدیث کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا میرے نزدیک دونوں صحیح ہیں۔ ممکن ہے کہ ابو اخطب دونوں سے روایت کرتے ہوں۔

۴۳۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي زَكَاةِ الذَّهَبِ وَالْوَرَقِ

۶۰۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي الشَّوَارِبِ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَفَوْتُ عَنْ صَدَقَةِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ فَهَاتُوا صَدَقَةَ الرِّقَّةِ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمًا وَلَيْسَ فِي تِسْعِينَ وَمِائَةٍ شَيْءٌ فَإِذَا بَلَغَتْ مِائَتَيْنِ فَفِيهَا خُمُسَةٌ دَرَاهِمٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَعُمَرَ وَبْنِ حَزْمٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ الْأَعْمَشُ وَابْنُ عَوَانَةَ وَغَيْرُهُمَا عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ وَرَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ كِلَاهُمَا عِنْدِي صَحِيحٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُونَ عَنْهُمَا جَمِيعًا.

خلاصہ الباب: اس پر اتفاق ہے کہ چاندی کا نصاب دو سو درہم ہے پھر اکثر علماء ہند کے نزدیک دو سو درہم ساڑھے باون تولہ چاندی مساوی ہیں اور ایک درہم تین ماشہ ایک رتی اور ایک پانچ رتی (ایک رتی کا پانچواں حصہ) کے مساوی ہے الحاصل دو سو درہم سے کم مال پر زکوٰۃ نہیں البتہ جب دو سو درہم ہو جائیں تو اس میں پانچ درہم واجب ہو گئے پھر دوسو سے زائد پر امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک کچھ واجب نہیں البتہ جب دو سو درہم چالیس درہم سے زیادہ ہو جائیں تو اس وقت ایک درہم اور واجب ہوگا یعنی دو سو انا لیس پر بھی پانچ درہم واجب ہو گئے اس کے برعکس امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک دو سو درہم سے زائد میں بھی اسی کے حساب سے زکوٰۃ واجب ہوگی فتویٰ صاحبین کے قول پر ہے۔

۴۳۱: باب اونٹ اور بکریوں کی زکوٰۃ

۶۰۱: حضرت سالم بن عبد اللہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کتاب زکوٰۃ لکھوائی لیکن ابھی اپنے عمال کو بھیج نہ پائے تھے کہ آپ ﷺ کی وفات ہو گئی آپ ﷺ نے اسے اپنی تلوار کے پاس رکھ دیا تھا۔ آپ ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابو بکرؓ نے اپنی وفات تک اس پر عمل کیا پھر حضرت عمرؓ نے اپنی وفات تک۔ اس میں یہ تھا کہ پانچ اونٹوں میں ایک بکری ہے، دس میں دو بکریاں، پندرہ میں تین بکریاں، بیس میں چار، پچیس میں اونٹ کا ایک سال کا بچہ، پینتیس (۳۵) سے پینتالیس (۳۵) تک دو سال کی اونٹنی۔ پینتالیس سے ساٹھ تک تین سال کی اونٹنی۔ ساٹھ سے پچھتر تک چار سال کی اونٹنی۔ اگر اس سے زیادہ ہوں تو نوے تک دو سال کی دو اونٹیاں، اگر اس سے زیادہ ہوں تو ایک سو بیس (۱۲۰) اونٹوں تک تین تین سال کی دو اونٹیاں۔ اور اگر ایک سو بیس سے بھی زیادہ ہوں۔ تو ہر پچاس اونٹوں پر ایک تین سال کی اونٹنی اور ہر چالیس اونٹوں پر ایک دو سال کی اونٹنی زکوٰۃ ہے۔ جب کہ چالیس بکریوں پر ایک بکری یہاں تک کہ ایک سو بیس ہو جائیں پھر ایک سو بیس سے دو سو بکریوں تک دو بکریاں، دو سو سے تین سو تک تین بکریاں اور ہر سو (۱۰۰) بکریوں پر ایک بکری زکوٰۃ ہے۔ پھر اگر اس سے زیادہ ہوں تو سو (۱۰۰) تک کوئی زکوٰۃ نہیں۔ پھر متفرق اشخاص کی بکریاں یا اونٹ جمع نہ کئے جائیں۔ اور اسی طرح کسی ایک شخص کی متفرق نہ کی جائیں تاکہ زکوٰۃ ادا نہ کرنی پڑے۔ اور اگر ان میں دو شریک ہوں تو آپس میں برابر تقسیم کر لیں اور زکوٰۃ میں بوڑھا یا عیب دار جانور نہ لیا جائے۔ زہری کہتے ہیں کہ جب زکوٰۃ لینے والا (عامل) آئے تو بکریوں کو تین حصوں (یعنی اعلیٰ، متوسط اور ادنیٰ میں) تقسیم کرے اور وصول کرتے وقت اوسط درجے سے زکوٰۃ وصول کرے۔ زہری نے گائے کے متعلق کچھ نہیں کہا۔

۴۳۱: بَاب مَا جَاءَ فِي زَكَاةِ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ
۶۰۱: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَيُّوبَ الْبَغْدَادِيُّ وَابْنُ أَبِي
عَبْدِ اللَّهِ الْهَرَوِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ كَامِلٍ الْمَرْوَزِيُّ
الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالُوا نَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ
حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ كِتَابَ الصَّدَقَةِ فَلَمْ
يُخْرِجْهُ إِلَى عَمَّالِهِ حَتَّى قُبِضَ فَقَرَنَهُ بِسَيْفِهِ فَلَمَّا
قُبِضَ عَمَلُ بِهِ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى قُبِضَ وَعُمَرُ حَتَّى قُبِضَ
وَكَانَ فِيهِ فِي خُمْسٍ مِنَ الْإِبِلِ شَاةٌ وَفِي عَشْرِ
شَاتَانِ وَفِي خُمْسٍ عَشْرَةٌ ثَلَاثُ شِيَاهِ وَفِي عَشْرِينَ
أَرْبَعُ شِيَاهِ وَفِي خُمْسٍ وَعَشْرِينَ بَنْتُ مَحَاضٍ إِلَى
خُمْسٍ وَثَلَاثِينَ فَإِذَا زَادَتْ فِيهَا بَنْتُ لَبُونٍ إِلَى
خُمْسٍ وَأَرْبَعِينَ فَإِذَا زَادَتْ فِيهَا حَقَّةٌ إِلَى سِتِينَ
فَإِذَا زَادَتْ فِيهَا جَذَعَةٌ إِلَى خُمْسٍ وَسِتِينَ
فَإِذَا زَادَتْ فِيهَا ابْنَتَا لَبُونٍ إِلَى سِتِينَ فَإِذَا زَادَتْ
فِيهَا حَقَّتَانِ إِلَى عَشْرِينَ وَمِائَةٌ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى
عَشْرِينَ وَمِائَةٌ فَفِي كُلِّ خُمْسِينَ حَقَّةٌ وَفِي كُلِّ
أَرْبَعِينَ ابْنَةُ لَبُونٍ وَفِي الشَّاءِ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ شَاةٌ إِلَى
عَشْرِينَ وَمِائَةٌ فَإِذَا زَادَتْ فَشَاتَانِ إِلَى مِائَتَيْنِ فَإِذَا
زَادَتْ فَثَلَاثُ شِيَاهِ إِلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ شَاةٍ فَإِذَا زَادَتْ
عَلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ شَاةٍ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٍ ثُمَّ لَيْسَ
فِيهَا شَيْءٌ حَتَّى تَبْلُغَ أَرْبَعَ مِائَةٍ وَلَا يَجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ
وَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ مَخَافَةَ الصَّدَقَةِ وَمَا كَانَ مِنْ
خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرُاجَعَانِ بِالْإِسْوِيَةِ وَلَا يُؤْخَذُ فِي
الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَيْبٍ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ إِذَا جَاءَ
الْمُصَدِّقُ قَسَمَ الشَّاءَ أَثْلًا ثَلَاثَ خِيَارٍ ثَلَاثَ أَوْ سَاطَ
وَلَثَلَاثَ شَرَارًا وَآخَذَ الْمُصَدِّقُ مِنَ الْوَسْطِ وَلَمْ يَذْكُرِ
الزُّهْرِيُّ الْبَقَرَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ

وَبَهْزَنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ وَأَبِي ذَرٍّ وَأَنَسٍ قَالَ: اس باب میں ابو بکر صدیقؓ، بہز بن حکیم بواسطہ والد اپنے دادا
 أَبُو عِيْسَى حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا حَسَنٌ وَالْعَمَلُ سے، ابو ذرؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ
 عَلِيٍّ هَذَا الْحَدِيثُ عِنْدَ عَامَّةِ الْفُقَهَاءِ وَقَدْ رَوَى فرماتے ہیں حدیث ابن عمرؓ حسن ہے اور عام فقہاء کا اس پر عمل
 يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ ہے۔ یونس بن یزید اور کئی دوسرے راویوں نے اسے زہریؒ
 هَذَا الْحَدِيثُ وَلَمْ يَرْفَعُوهُ وَإِنَّمَا رَفَعَهُ سُفْيَانُ بْنُ سے بحوالہ سالم موقوفاً روایت کیا ہے اور سفیان بن حسین نے
 حُسَيْنٍ۔ مرفوع روایت کی ہے۔

خِلَافَةُ الْبَابِ: حدیث باب امام شافعیؒ اور امام مالکؒ کے مذہب کی دلیل ہے یعنی کہ اس عدد میں جتنی
 اربعینات (چالیس) ہوں اتنی بنت لبون (دو سالہ) اور جتنی حمینات (پچاس) ہوں اتنے حقے واجب ہونگے مثلاً ایک سو بیس
 تک باتفاق دو حقے تھے اب ایک سو اکیس پر تین بنت لبون واجب ہو جائیں گے کیونکہ ایک سو اکیس میں تین اربعینات ہیں
 (تین چالیس) پھر ایک سو تیس پر دو بنت لبون اور ایک ہفتہ واجب ہوگا کیونکہ یہ عدد دو اربعینات اور ایک حمینات پر مشتمل ہے اور
 ایک سو پچاس پر تین حقے واجب ہونگے علیٰ ہذا القیاس ہر دس پر فریضہ تبدیل ہوگا۔ امام ابو حنیفہؒ کا مسلک انکے برخلاف یہ ہے
 کہ ایک سو بیس تک دو حقے واجب رہیں گے اس کے استیفاف یا فریضہ ناقص ہو یعنی ہر پانچ پر ایک بکری بڑھتی چلی جائیگی یہاں
 تک کہ ایک سو چالیس پر دو حقے اور چار بکریاں ہوں گی اس کے بعد ایک سو پچاس پر تین حقے واجب ہونگے اس کے بعد استیفاف
 کامل ہوگا یعنی ہر پانچ پر ایک بکری بڑھتی چلی جائیگی یہاں تک کہ ایک سو ستر پر تین حقے اور چار بکریاں واجب ہوں گی۔ حنفیہ کا
 استدلال حضرت عمرو بن حزمؒ کے صحیفہ سے ہے۔ طحاویؒ اور مصنف ابن ابی شیبہ وغیرہ میں حضرت علیؓ کے آثار اور حضرت ابن
 مسعودؓ کے آثار مروی ہیں پھر خاص طور سے حضرت علیؓ کا اثر اس لئے اہمیت رکھتا ہے کہ صحیحین کی روایت کے مطابق ان کے
 پاس احادیث نبوی (علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کا ایک صحیفہ موجود تھا جو ان کی تلوار کی قراب (نیام) میں رہتا تھا اس میں
 آنحضرت ﷺ نے ان کو دوسرے امور کے علاوہ اونٹوں کی عمروں کے احکام بھی لکھوائے تھے لہذا ظاہر یہی ہے کہ ان کی بیان
 کردہ تفصیل اسی صحیفہ کے مطابق ہوگی جہاں تک حدیث کا تعلق ہے وہ مجمل ہے اور حضرت عمرو بن حزمؒ کی روایت مفصل ہے لہذا
 مجمل تو مفصل پر محمول کیا جائے گا۔ دوسرا اختلاف ائمہ ثلاثہ اور حنفیہ کے درمیان یہ ہے کہ اگر کوئی مال دو آدمیوں کے درمیان
 مشترک ہو تو ائمہ ثلاثہ کے نزدیک تو زکوٰۃ ہر شخص کے الگ الگ حصے پر نہیں بلکہ مجموعے پر واجب ہوتی ہے مثلاً اگر اسی بکریاں دو
 آدمیوں کے درمیان مشترک ہیں تو ایک بکری دونوں پر واجب ہوگی بشرطیکہ دونوں شخص مال کی ملکیت میں شریک اور مال دونوں
 میں مشترک ہو اس کا نام خلطۃ الشیوعی ہے۔ دوسری صورت یہ کہ دونوں اشخاص مال کی ملکیت میں تو باہم شریک نہ ہوں
 بلکہ دونوں کی ملکیت جدا جدا ہوں لیکن دونوں کا باڑا ایک ہو چرواہا، چراگاہ، دودھ دوہنے والا، بیاہنے والا نہر ایک ہو۔ اس کا نام
 خلطۃ الجوار ہے امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک دونوں پر الگ الگ زکوٰۃ واجب ہوگی یعنی اسی بکریوں میں ہر شخص پر ایک ایک بکری
 ہوگی، تفصیل کیلئے علماء سے رجوع کیا جائے۔

۴۳۲: باب گائے، بیل کی زکوٰۃ

۴۳۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي زَكَاةِ الْبَقَرِ

۶۰۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمُحَارِبِيِّ وَأَبُو سَعِيدٍ ۶۰۲: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

ﷺ نے فرمایا تیس گائے (یا بیل) پر ایک سال کا بچھڑایا بچھیا ہے اور ہر چالیس گائے (یا بیل) پر دو سال کی گائے ہے۔ اس باب میں معاذ بن جبلؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ عبدالسلام بن حرب نے بھی خصیف سے اسی طرح روایت کی ہے اور عبدالسلام ثقہ اور حافظ ہیں۔ شریک اس حدیث کو خصیف سے وہ ابو عبیدہ سے وہ اپنے والد سے اور وہ عبداللہ سے روایت کرتے ہیں۔ ابو عبیدہ بن عبداللہ نے اپنے والد سے کوئی حدیث نہیں سنی۔

۶۰۳: حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ مجھے نبی اکرم ﷺ نے یمن بھیجا تو حکم دیا کہ تیس گائے پر ایک سال کی گائے یا بیل اور چالیس پر دو سال کی گائے زکوٰۃ لوں اور پھر ہر جوان آدمی سے ایک دینار یا اس کے برابر کپڑے (جزیہ کے طور پر) لوں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ بعض حضرات نے یہ حدیث سفیان سے وہ اعمش سے وہ ابو وائل سے اور وہ مسروق سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے معاذؓ کو یمن بھیجا تو انہیں حکم دیا زکوٰۃ لینے کا..... الخ۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۶۰۴: ہم سے روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر انہوں نے شعبہ انہوں نے عمرو بن مرہ سے وہ کہتے ہیں میں نے ابو عبیدہ سے پوچھا کہ آپ کو عبداللہ کی کچھ باتیں یاد ہیں فرمایا نہیں۔

۴۳۳: باب زکوٰۃ میں

عمدہ مال لینا مکروہ ہے

۶۰۵: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے معاذؓ کو یمن بھیجا اور فرمایا! تم اہل کتاب کی ایک قوم پر سے گزرو گے لہذا تم انہیں دعوت دینا کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں اگر وہ اسے قبول کر لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان

الْأَشْجُ قَالَ لَا نَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي ثَلَاثِينَ مِنَ الْبَقَرِ تَبِيعَ أَوْ تَبِيعَةً وَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ مُسِنَّةً وَفِي الْبَابِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ أَبُو عِيسَى هَكَذَا رَوَى عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ خُصَيْفٍ وَعَبْدُ السَّلَامِ ثِقَةٌ حَافِظٌ وَرَوَى شَرِيكٌ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيهِ. ۶۰۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ فَأَمَرَنِي أَنْ أَخْذَ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِينَ بَقَرَةً تَبِيعًا أَوْ تَبِيعَةً وَمِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ مُسِنَّةً وَمِنْ كُلِّ خَالِمٍ دِينَارًا أَوْ عِدْلَهُ مُعَافَرٍ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَرَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَأَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ وَهَذَا أَصَحُّ.

۶۰۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عُبَيْدَةَ هَلْ تَذْكُرُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ شَيْئًا قَالَ لَا.

۴۳۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ اخْذِ

خِيَارِ الْمَالِ فِي الصَّدَقَةِ

۶۰۵: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا وَكِيعٌ نَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ الْمَكِّيُّ نَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي مَعْبُدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ إِنَّكَ تَأْتِي قَوْمًا أَهْلَ كِتَابٍ فَادْعُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ

پردن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں اگر وہ یہ بھی قبول کر لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ نے ان کے اموال پر بھی رکوع فرض کی ہے جو ان کے مالداروں سے لے کر غریبوں کو دی جاتی ہے اگر وہ لوگ اسے بھی قبول کر لیں تو تم ان کے بہترین مال میں سے زکوٰۃ لینے سے پرہیز کرنا اور مظلوم کی بددعا سے بچنا کیونکہ اس بددعا اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہیں۔ اس باب میں ضابطہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ ابن عباسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور ابو معبد، ابن عباسؓ کے مولیٰ ہیں انکا نام نافذ ہے۔

۴۳۴: باب کھیتی پھلوں اور غلے کی

زکوٰۃ

۶۰۶: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ سے کم اونٹوں میں زکوٰۃ نہیں اس طرح پانچ اوقیہ (ساڑھے باون تولہ چاندی) چاندی سے کم پر اور پانچ وسق (ساتھ صاع) سے کم غلے پر بھی زکوٰۃ نہیں۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابن عمر رضی اللہ عنہما، جابر رضی اللہ عنہ اور عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مذکور ہیں۔

۶۰۷: ہم سے روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے عبد الرحمن بن مہدی سے انہوں نے سفیان اور شعبہ اور مالک بن انسؓ سے انہوں نے عمرو بن یحییٰ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوسعید خدریؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے عبد العزیز کی عمرو بن یحییٰ سے مروی حدیث کے مثل۔ اور یہ انہی سے کئی سندوں سے مروی ہے۔ اسی پر اہل علم کا عمل ہے کہ پانچ اوسق سے کم غلے وغیرہ پر زکوٰۃ نہیں اور ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور پانچ اوسق تین سو صاع ہوئے۔ نبی

رَسُولُ اللَّهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا ذَلِكَ فَاعْلَمَهُمْ أَنَّ اللَّهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خُمْسَ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا ذَلِكَ فَاعْلَمَهُمْ أَنَّ اللَّهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةَ أَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ وَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا ذَلِكَ فَإِيَّاكَ وَكَوَاثِمَ أَمْوَالِهِمْ وَأَتَى دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ الصَّنَابِجِيِّ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو مَعْبِدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اسْمُهُ نَافِذٌ.

۴۳۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي صَدَقَةِ

وَالزَّرْعِ وَالشَّمْرِ وَالْحَبُوبِ

۶۰۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خُمُسَةِ دُونِ صَدَقَةٍ وَلَيْسَ فِي مَا دُونَ خُمْسٍ أَوْاقٍ صَدَقَةٍ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خُمُسَةٍ أَوْسُقٍ صَدَقَةٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو.

۶۰۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ وَشُعْبَةُ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عُمَرَ ابْنِ يَحْيَى قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْهُ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خُمُسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَالْأَوْسُقُ سِتُونَ صَاعًا وَخُمُسَةُ

۱۔ پانچ اوقیہ چاندی تقریباً ساڑھے باون تولہ چاندی کے برابر ہے اور اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے۔

۲۔ اوسق وسق کی جمع ہے اس پیمانہ کی مقدار ساٹھ صاع ہوتی ہے اور پانچ وسق تقریباً (۲۵) پچیس من کا ہوتا ہے۔ (مترجم)۔

أَوْ سَبْعِ ثَلَاثِ مِائَةِ صَاعٍ وَصَاعُ أَهْلِ الْكُوفَةِ ثَمَانِيَةٌ. اكرم ﷺ کا صاع پانچ اور ایک تہائی رطل کا ہے (یعنی اَرَطَالٌ وَ لَيْسَ فِيمَا ذُوْنَ خُمْسٍ أَوْاقٍ صَدَقَةٌ وَالْأَوْقِيَةُ أَرْبَعُونَ دِرْهَمًا وَخُمْسُ أَوْاقٍ مِائَتَا دِرْهَمٍ وَلَيْسَ فِيمَا ذُوْنَ خُمْسٍ ذُوْدٌ يَغْنِي لَيْسَ فِيمَا ذُوْنَ خُمْسٍ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ فَإِذَا بَلَغَتْ خُمْسًا وَعِشْرِينَ مِنْ الْإِبِلِ فَفِيهَا ابْنَةُ مَخَاضٍ وَفِيهَا ذُوْنَ خُمْسٍ وَعِشْرِينَ مِنَ الْإِبِلِ فِي كُلِّ خُمْسٍ مِنَ الْإِبِلِ شَاةٌ.

سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں۔ اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے اور پانچ اوقیہ دو سو درہم ہوئے اور پانچ اونٹوں سے کم پر زکوٰۃ نہیں ہے۔ پھر جب پچیس اونٹ ہو جائیں تو ایک سال کی اونٹنی اور اگر اس سے کم ہوں تو ہر پانچ پر ایک بکری زکوٰۃ ادا کرنا ہوگی۔

خلاصۃ الباب : امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک زرعی پیداوار کا کوئی نصاب مقرر نہیں بلکہ اس کی ہر قلیل و کثیر مقدار پر عشر واجب ہے امام صاحب دلیل اولاً قرآنی آیت ہے (وَأَشْرَحَتِ يَوْمَ حَصَادِهِ) سورہ انعام آیت ۱۴۱ اس زرعی پیداوار پر جس حق کا ذکر کیا گیا ہے وہ مطلق ہے اس میں قلیل و کثیر کی کوئی تفریق نہیں۔ دوسری دلیل بخاری کی حدیث ہے جہاں تک حدیث کا تعلق ہے اس حدیث میں صدقہ سے زکوٰۃ مراد ہے اور یہ اُس زرعی پیداوار کا بیان ہے جو تجارت کے لئے حاصل کی گئی ہو اس کی پیداوار جب دو سو درہم کی قیمت کو پہنچ جائے اُس زمانہ میں چونکہ پانچ وقت دو سو درہم کے مساوی ہوتے تھے اس لئے پانچ وقت کو نصاب مقرر کیا گیا۔

۴۳۵: باب گھوڑے

اور غلام پر زکوٰۃ نہیں

۴۳۵: بَابُ مَا جَاءَ لَيْسَ فِي الْحَيْلِ

وَالرَّقِيقِ صَدَقَةٌ

۶۰۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَبُو كُرَيْبٍ وَمَحْمُودُ بْنُ غِيْلَانَ قَالَا نَا وَكَيْفَ عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عِرَاقٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي فَرَسِهِ وَلَا فِي غَنِيهِ صَدَقَةٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَلِيٍّ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ لَيْسَ فِي الْحَيْلِ السَّائِمَةِ صَدَقَةٌ وَلَا فِي الرَّقِيقِ إِذَا كَانُوا لِلْخِدْمَةِ إِلَّا أَنْ يَكُونُوا لِلتَّجَارَةِ فَإِذَا كَانُوا لِلتَّجَارَةِ فَفِي أَثْمَانِهِمُ الزُّكُوفَةُ إِذَا حَالَ عَلَيْهَا الْحَوْلُ.

۶۰۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان پر اس کے گھوڑے اور اس کے غلام پر زکوٰۃ نہیں۔ اس باب میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے کہ چرنے والے گھوڑے اور خدمت کے لئے رکھے ہوئے غلاموں پر زکوٰۃ نہیں۔ البتہ اگر تجارت کے لئے ہوں تو ان پر سال گزر جانے کے بعد ان کی قیمتوں پر زکوٰۃ ادا کی جائے۔

خلاصۃ الباب : ائمہ ثلاثہ کے نزدیک گھوڑوں پر جو کہ تجارت کے لئے نہ ہوں زکوٰۃ نہیں ہے ان کی دلیل حدیث باب ہے۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک ایسے گھوڑوں پر زکوٰۃ واجب ہے ان کی دلیل صحیح مسلم شریف میں ہے۔ نیز حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے زمانہ میں گھوڑوں پر زکوٰۃ مقرر کی تھی اور ہر گھوڑے پر ایک دینار وصول فرمایا کرتے تھے چنانچہ

امام صاحب کے نزدیک زکوٰۃ اسی طرح واجب ہے۔

۴۳۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي زَكَاةِ الْعَسَلِ

۶۰۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُورِيُّ نَا عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ النَّيْسِيُّ عَنْ صَدَقَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُوسَى بْنِ يَسَارٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْعَسَلِ فِي كُلِّ عَشْرَةِ أَزْوَاجٍ زَقٌّ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَيَّارَةَ الْمُتَمِيمِ وَ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ وَقَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ فِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ وَلَا يَصِحُّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي هَذَا الْبَابِ كَثِيرُ شَيْءٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَاسْحَقُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَيْسَ فِي الْعَسَلِ شَيْءٌ.

۴۳۶: بَابُ شَهْدِ زَكَاةٍ

۶۰۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہد کی دس مشکوں پر ایک مشک زکوٰۃ ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابو سیارہ حمی رضی اللہ عنہ اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث میں کلام کیا گیا ہے اور اس باب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی کوئی حدیث صحیح نہیں۔ اسی پر اہل علم کا عمل ہے۔ امام احمد اور اسحق کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک شہد پر زکوٰۃ نہیں۔

خلاصہ الباب: اس حدیث کی وجہ سے احناف امام احمد اور امام اسحق اس بات کے قائل ہیں کہ شہد میں عشر واجب ہے۔ جبکہ شافعیہ اور مالکیہ کے نزدیک شہد پر عشر نہیں۔

۴۳۷: بَابُ مَا جَاءَ لَا زَكَاةَ عَلَى الْمَالِ

الْمُسْتَفَادِ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ

۶۱۰: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا هَارُونُ بْنُ صَالِحٍ الطَّلْحِيُّ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدٍ بَنِي أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اسْتَفَادَ مَالًا فَلَا زَكَاةَ عَلَيْهِ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَرَّاءِ بِنْتِ نَبْهَانَ.

۴۳۷: بَابُ مَا لَمْ يَسْتَفَادِ

زَكَاةً نَبِيٌّ جَبَّاسٌ عَلَى سَرَّاءِ بِنْتِ نَبْهَانَ

۶۱۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے مال حاصل کیا اس پر سال گزرنے سے پہلے زکوٰۃ واجب نہیں۔ اس باب میں سرء بنت نبھان سے بھی روایت ہے۔

۶۱۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ نَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ اسْتَفَادَ مَالًا فَلَا زَكَاةَ فِيهِ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ عِنْدَ رَبِّهِ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ ابْنِ أَسْلَمَ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَرَوَاهُ أَيُّوبُ وَعَبِيدُ اللَّهِ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوفًا وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ

۶۱۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے زکوٰۃ کا انصاب مکمل ہونے کے بعد مال پایا اس پر اللہ کے نزدیک ایک سال مکمل ہونے سے پہلے زکوٰۃ نہیں۔ یہ حدیث عبد الرحمن بن زید بن اسلم کی حدیث سے اصح ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں اسے ایوب، عبید اللہ اور کئی حضرات بھی نافع سے اور وہ ابن عمر رضی

بُنْ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ ضَعِيفٌ فِي الْحَدِيثِ صَعَفَةُ أَحْمَدُ
بُنْ حَنْبَلٍ وَعَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ وَغَيْرُهُمَا مِنْ أَهْلِ
الْحَدِيثِ وَهُوَ كَثِيرُ الْغَلَطِ وَقَدْ رَوَى عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ
مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ لَا زَكَاةَ
فِي الْمَالِ الْمُسْتَفَادِ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ وَبِهِ
يَقُولُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ
وَأَسْلَحُ قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا كَانَ عِنْدَهُ مَالٌ
تَجِبُ فِيهِ الزَّكَاةُ فَفِيهِ الزَّكَاةُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ
سِوَى الْمَالِ الْمُسْتَفَادِ مَالٌ تَجِبُ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ
الْمُسْتَفَادِ زَكَاةٌ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ فَإِنْ اسْتَفَادَ
مَالًا قَبْلَ أَنْ يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ فَإِنَّهُ يُزَكِّي الْمَالِ
الْمُسْتَفَادَ مَعَ مَالِهِ الَّذِي وَجَبَتْ فِيهِ الزَّكَاةُ وَبِهِ يَقُولُ
سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَأَهْلُ الْكُوفَةِ۔

اللہ عنہما سے موقوفاً روایت کرتے ہیں۔ عبد الرحمن بن زید بن
اسلم ضعیف ہیں۔ انہیں احمد بن حنبل اور علی بن مدینی اور کئی
دوسرے علماء نے ضعیف کہا ہے اور یہ کثیر الغلط ہیں۔ متعدد
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ حاصل شدہ مال پر
سال گزرنے سے پہلے زکوٰۃ نہیں۔ مالک بن انس، شافعی،
احمد بن حنبل اور اسحق کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم فرماتے
ہیں اگر اس کے پاس ایسا مال ہو جس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تو
اس میں بھی زکوٰۃ واجب ہوگی اور اگر اس مال کے علاوہ کوئی
دوسرا مال نہ ہو جس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہو تو اس پر سال
گزرنے سے پہلے زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔ اگر مال زکوٰۃ پر سال
پورا ہونے سے پہلے کچھ اور مال حاصل ہو گیا تو پہلے مال
کیساتھ نئے مال کی زکوٰۃ بھی دینی پڑے گی۔ سفیان ثوری اور
اہل کوفہ کا یہی قول ہے۔

خُلاصۃ الباب: مال مستفاد اصطلاح شریعت میں اُس مال کو کہتے ہیں جو نصاب زکوٰۃ مکمل ہو جانے کے بعد
درمیان سال میں حاصل ہوا ہو اس کی صورتیں ہیں۔ ۱۔ پہلے سونا چاندی بقدر نصاب تھا اور سال کے دوران اس کے پاس پانچ
اونٹ آگئے اس کے بارے میں اتفاق ہے کہ ایسے حاصل ہونے والے مال کو پہلے مال کے ساتھ نہیں ملایا جائے گا بلکہ دونوں کا
سال الگ الگ شمار کیا جائے گا کیونکہ ان دونوں مالوں کی جنس ایک نہیں ہے اگر دونوں مال ایک جنس میں سے ہوں اور حاصل
ہونے والا مال پہلے مال کی بدھوتی ہے مثلاً پہلے مال تجارت تھا دوران سال اس پر نفع حاصل ہوا تو اس کے بارے میں اتفاق
ہے کہ ایسے مال کو ملایا جائے گا اور دونوں کا سال ایک شمار کیا جائے گا اور پہلے مال پر سال گزرنے پر دونوں کی زکوٰۃ واجب ہوگی۔

۴۳۸: باب مسلمانوں پر جزیہ نہیں

۴۳۸: بَابُ مَا جَاءَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ جَزِيَّةٌ

۶۱۲: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَكْثَمَ نَاجِرِيُّ عَنْ قَابُوسَ بْنِ أَبِي
ظَلْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصْلُحُ قِلَتَانِ فِي أَرْضٍ
وَاحِدَةٍ وَلَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ جَزِيَّةٌ۔

۶۱۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک
جگہ دو قبیلے والوں کا رہنا ٹھیک نہیں اور مسلمانوں پر جزیہ
نہیں۔

۶۱۳: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَاجِرِيُّ عَنْ قَابُوسَ بْنِ يَهْدَا
الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ وَجَدَّ
حَرْبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ النَّخَعِيِّ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ
عَبَّاسٍ قَدْ رَوَى عَنْ قَابُوسَ بْنِ أَبِي ظَلْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ

۶۱۳: روایت کی ہم سے ابو کریب نے انہوں نے جریر سے
انہوں نے قابوس سے اسی اسناد سے اوپر کی حدیث مثل۔ اس
باب میں سعید بن زید اور حرب بن عبد اللہ ثقفی کے دادا سے
بھی روایت ہے۔ امام ابویسٰی ترمذی فرماتے ہیں حضرت ابن

عباسؑ کی حدیث قابوس بن ابوظبیاں سے اور وہ اپنے والد سے مرسل روایت کرتے ہیں۔ اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ اگر کوئی نصرانی اسلام قبول کر لے تو اس سے جزیہ معاف ہو جائے گا۔ نبی اکرم ﷺ کا یہ قول کہ مسلمانوں پر جزیہ عشاء نہیں ”اس سے مراد جزیہ ہی ہے“ اس حدیث سے اس کی تفسیر ہوتی ہے کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا عشاء یہود و نصاریٰ کیلئے ہی مسلمانوں کے لئے نہیں۔

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ عَامَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا انْصَرَفَ إِذَا انْصَرَفَ وَضَعَتْ عَنْهُ جَزِيَّةُ رَقَبَتِهِ وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ جَزِيَّةُ عَشُورٍ إِنَّمَا يَعْنِي بِهِ جَزِيَّةُ الرَّقَبَةِ وَفِي الْحَدِيثِ مَا يُفَسِّرُ هَذَا حَيْثُ قَالَ إِنَّمَا الْعَشُورُ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى وَلَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ عَشُورٌ.

خلاصۃ الباب: یہ حکم جزیہ عرب کے ساتھ مختص ہے لہذا ایسے تمام افراد جن کا قبلہ مسلمانوں کے قبلہ سے مختلف ہے ان کو جزیہ عرب میں ٹھہرنے کی اجازت نہیں چنانچہ حضرت عمرؓ نے یہود کو جزیہ عرب سے نکال دیا تھا تفصیل کیلئے بخاری ج ۱ ص ۱۲۲۶ اور معارف السنن للعلامة البیہقی۔

۴۳۹: باب زیور کی زکوٰۃ

۶۱۳: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی بیوی زینب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا اے عورتو! صدقہ کرو اگر چہ اپنے زیورات ہی سے دو۔ اس لئے کہ قیامت کے دن تم میں سے اکثر جہنم میں جائیں گی۔

۶۱۵: روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے ابوداؤد سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے اعمش سے کہ ابوداؤد عمرو بن حارث جو عبداللہ کی بیوی زینب کے بھتیجے ہیں زینب سے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں اور یہ ابومعاویہ کی حدیث سے صحیح ہے۔ ابومعاویہ کو حدیث میں وہم ہو گیا ہے پس وہ کہتے ہیں ”عمرو بن الحارث بن اخی زینب“ جب کہ صحیح یہ ہے ”عمرو بن الحارث بن اخی زینب“ اور عمرو بن شعیب سے بھی مروی ہے وہ اپنے والد اور ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زیور میں زکوٰۃ تجویز کی۔ اس کی سند میں کلام ہے۔ اہل علم کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے۔ بعض علماء صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین کہتے ہیں کہ زیور میں زکوٰۃ ہے جو سونے

۴۳۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي زَكَاةِ الْحُلِيِّ

۶۱۳: حَدَّثَنَا هَذَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُصْطَلِقِ عَنْ ابْنِ أَخِي زَيْنَبِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زَيْنَبِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَلُّقْنَ وَلَوْ مِنْ خِلْيَكُنَّ فَإِنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ.

۶۱۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ الْحَارِثِ بْنِ أَخِي زَيْنَبِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زَيْنَبِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ هَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَهُمْ فِي حَدِيثِهِ فَقَالَ عُمَرُ وَبْنُ الْحَارِثِ عَنْ ابْنِ أَخِي زَيْنَبِ وَالصَّحِيحُ إِنَّمَا هُوَ عُمَرُ وَبْنُ الْحَارِثِ بْنِ أَخِي زَيْنَبِ وَقَدْ رَوَى عَنْ عُمَرَ وَبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَأَى فِي الْحُلِيِّ زَكَاةً فِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي ذَلِكَ فَرَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ فِي الْحُلِيِّ زَكَاةً

اور چاندی کا ہو۔ سفیان ثوری، عبد اللہ بن مبارکؒ بھی یہی کہتے ہیں۔ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم جیسے عائشہ رضی اللہ عنہا، ابن عمر رضی اللہ عنہما، جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ زیور میں زکوٰۃ نہیں اور اسی طرح بعض فقہاء تابعینؒ سے بھی مروی ہے اور مالک بن انسؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور احنؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۶۱۶: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ دو عورتیں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں ان کے ہاتھوں میں دو سونے کے کنگن تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کی تم ان کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو: انہوں نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم چاہتی ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں آگ کے کنگن پہنائے۔ عرض کرنے لگیں: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس کی زکوٰۃ ادا کیا کرو۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں۔ اس حدیث کو ثنی بن صباح نے بھی عمرو بن شعیب سے اسی کی مثل روایت کیا ہے۔ ثنی بن صباح اور ابن لہیعہ دونوں ضعیف ہیں اور اس باب میں نبی اکرم ﷺ سے مروی کوئی حدیث صحیح نہیں۔

خلاصۃ الباب: یہ حدیث حنفیہ کے مسلک کی دلیل ہے جو یہ فرماتے ہیں کہ عورتوں کے استعمالی زیورات پر بھی زکوٰۃ ہے بعض دوسرے ائمہ کرام کے نزدیک نہیں۔

۴۴۰: باب سبزیوں کی زکوٰۃ

۶۱۷: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو لکھا کہ سبزیوں یعنی ترکاریوں وغیرہ کی زکوٰۃ کا کیا حکم ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان میں کچھ نہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں اس حدیث کی سند صحیح نہیں۔ اس باب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی کوئی حدیث صحیح نہیں اور یہ روایت موسیٰ بن طلحہ سے مرسل مروی ہے۔ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ سبزیوں (ترکاری)

مَا كَانَ مِنْهُ ذَهَبٌ وَ فِضَّةٌ وَ بِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ ابْنُ عُمَرَ وَعَائِشَةُ وَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ لَيْسَ فِي الْحَلِيِّ زَكَاةٌ وَ هَكَذَا رَوَى عَنْ بَعْضِ فَقَهَاءِ التَّابِعِينَ وَ بِهِ يَقُولُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَ الشَّافِعِيُّ وَ أَحْمَدُ وَ اسْحَقُ.

۶۱۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي لَهْيَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ اتَّارَا سُؤْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي أَيْدِيَهُمَا سَوَارِيزَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهُمَا اتَّوَدِيَانِ زَكَاةَهُ فَقَالَتَا لَا فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّحِبَّانِ أَنْ يُسَوَّرَ كَمَا اللَّهُ بِسَوَارِيزٍ مِنْ نَارٍ قَالَتَا لَا قَالَ فَادِيَا زَكَاةَهُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ قَدَرَوَاهُ الْمُتَشَّى بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ نَحْوُ هَذَا وَ الْمُتَشَّى بْنُ الصَّبَّاحِ وَ ابْنُ لَهْيَةَ يُضَعِّفَانِ فِي الْحَدِيثِ وَلَا يَصِحُّ فِي هَذَا الْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ.

۴۴۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي زَكَاةِ الْخَضِرَاوَاتِ

۶۱۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَاعِيسِي بْنُ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غُبَيْدٍ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ مُعَاذٍ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُهُ عَنِ الْخَضِرَاوَاتِ وَ هِيَ الْبَقُولُ فَقَالَ لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ قَالَ أَبُو عِيسَى إِسْنَادُ هَذَا الْحَدِيثِ لَيْسَ بِصَحِيحٍ وَ لَيْسَ يَصِحُّ فِي هَذَا الْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ وَ إِنَّمَا يَرَوَى هَذَا عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پر کوئی زکوٰۃ نہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حسن وہ ابن عمارہ ہیں اور وہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔ شعبہ وغیرہ نے اسے ضعیف قرار دیا اور عبد اللہ بن مبارک نے ان سے روایت لینا چھوڑ دیا۔

مُرْسَلًا وَالْعَمَلُ عَلَىٰ هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ لَيْسَ فِي الْخَضِرَاوَاتِ صَدَقَةٌ قَالَ أَبُو عِيسَى وَالْحَسَنُ هُوَ ابْنُ عَمَارَةَ وَهُوَ ضَعِيفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ ضَعْفُهُ شُعْبَةُ وَغَيْرُهُ وَتَرَكَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ.

۴۴۱: باب نہری زمین کی کھیتی پر

زکوٰۃ

۶۱۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کھیتی بارش کے پانی یا چشموں (نہروں) کے پانی سے سیراب کی جائے اس کا دسواں حصہ اور جسے جانوروں (یا رہٹ اور ٹیوب ویل وغیرہ) سے پانی دیا جائے اس کا بیسواں حصہ زکوٰۃ ادا کی جائے گی۔ اس باب میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ، ابن عمر رضی اللہ عنہما اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث بکیر بن عبد اللہ بن اشج، سلیمان بن یسار اور بسر بن سعید بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کرتے ہیں۔ اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی حدیث صحیح ہے اور اسی پر اکثر فقہاء کا عمل ہے۔

۶۱۹: سالم اپنے والد اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش اور چشموں سے سیراب ہونے والی زمین یا عشری زمین میں دسواں حصہ مقرر فرمایا اور جس زمین کو ڈول وغیرہ سے پانی دیا جائے ان میں بیسواں حصہ مقرر فرمایا۔ امام ابو عیسیٰ کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۴۲: باب یتیم کے مال کی زکوٰۃ

۶۲۰: عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل

۴۴۱: بَاب مَا جَاءَ فِي الصَّدَقَةِ فِيمَا

يُسْقَى بِالْأَنْهَارِ وَغَيْرِهِ

۶۱۸: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ عَصِمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ نَالَ الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ وَبُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْعُيُونُ الْعُشْرُ وَفِيمَا سَقَى النَّضْحُ نِصْفُ الْعُشْرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ قَالَ أَبُو عِيسَى قَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ وَبُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَكَانَ هَذَا الْحَدِيثُ أَصَحُّ وَقَدْ صَحَّ حَدِيثُ بَنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْبَابِ وَعَلَيْهِ الْعَمَلُ عِنْدَ عَامَةِ الْفُقَهَاءِ.

۶۱۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَنَّ فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْعُيُونُ أَوْ كَانَ غُرْبًا الْعُشْرُ وَفِيمَا سَقَى النَّضْحُ نِصْفُ الْعُشْرِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۴۴۲: بَاب مَا جَاءَ فِي زَكَاةِ مَالِ الْيَتِيمِ

۶۲۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا ابْنُ أَبِي هَانٍ

۱۔ عشری زمین سے مراد وہ اشجار یا فصلیں ہیں جو پانی کے کنارے ہوتے ہیں انہیں پانی دینے کی ضرورت نہیں ہوتی وہ خود ہی اپنی جڑوں سے پانی حاصل کرتے ہیں۔

مُوسَى نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ الصَّبَّاحِ عَنْ
عُمَرَ وَبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ أَلَا مَنْ وَلِيَ
يَيْمَالَهُ مَالٌ فَلْيَتَجَرَّ فِيهِ وَلَا يَتْرُكْهُ حَتَّى تَأْكُلَهُ
الصَّدَقَةُ قَالَ أَبُو عَيْسَى وَإِنَّمَا رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ
مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَفِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ لَا نَ الْمُثَنَّى ابْنُ
الصَّبَّاحِ يَضَعُفُ فِي الْحَدِيثِ وَرَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا
الْحَدِيثُ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ شُعَيْبٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ
قَدْ كَرِهَ هَذَا الْحَدِيثَ وَقَدْ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي هَذَا
الْبَابِ فَرَأَى غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَالِ الْيَتِيمِ زَكَاةٌ مِنْهُمْ عُمَرُ وَعَلِيٌّ
وَعَائِشَةُ وَابْنُ عُمَرَ وَبِهِ يَقُولُ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ
وَأَحْمَدُ وَاسْحَقُ وَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ لَيْسَ
فِي مَالِ الْيَتِيمِ زَكَاةٌ وَبِهِ يَقُولُ سَفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَعَبْدُ
اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَعُمَرُ وَبْنُ شُعَيْبٍ هُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَابْنُ الْعَاصِ وَشُعَيْبٌ قَدْ سَمِعَ
مِنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَوَقَدْ تَكَلَّمَ بِخَيْبِ بْنِ
سَعِيدٍ فِي حَدِيثِ عُمَرَ وَبْنِ شُعَيْبٍ وَقَالَ هُوَ عِنْدَنَا
وَاهٍ وَمَنْ ضَعَّفَهُ فَإِنَّمَا ضَعَّفَهُ مِنْ قِيلٍ أَنَّهُ يُحَدِّثُ مِنْ
صَحِيفَةِ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَوَأَمَّا أَكْثَرُ أَهْلِ
الْحَدِيثِ فَيَحْتَجُّونَ بِحَدِيثِ عُمَرَ وَبْنِ شُعَيْبٍ
وَيُسَبِّحُونَ مِنْهُمْ أَحْمَدُ وَاسْحَقُ وَغَيْرُهُمَا.

کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک مرتبہ خطبہ میں فرمایا جو
کسی مالدار یتیم کا والی ہو تو اسے چاہئے کہ اس مال سے تجارت
کرتا رہے اور یوں ہی نہ چھوڑ دے۔ ایسا نہ ہو کہ زکوٰۃ دیتے
دیتے اس کا مال ختم ہو جائے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں
یہ حدیث اسی سند سے مروی ہے اور اس کی اسناد میں کلام ہے
اس لئے کہ کثیری بن صباح ضعیف ہیں۔ بعض راوی یہ حدیث عمرو
بن شعیب سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن خطابؓ نے خطبہ
پڑھا۔۔۔ الخ اور پھر یہ حدیث بیان کرتے ہیں۔ اہل علم کا اس
بارے میں اختلاف ہے۔ کئی صحابہ کرامؓ کے نزدیک یتیم کے
مال پر زکوٰۃ ہے ان صحابہ کرامؓ میں حضرت عمرؓ، علیؓ، عائشہؓ اور
ابن عمرؓ شامل ہیں۔ امام شافعیؒ، احمدؒ، اور اسحقؒ کا بھی یہی قول
ہے۔ اہل علم کی ایک جماعت کے نزدیک یتیم کے مال میں
زکوٰۃ نہیں۔ سفیان ثوریؒ اور عبد اللہ بن مبارکؒ کا بھی یہی قول
ہے۔ عمرو بن شعیب، عمرو بن شعیب بن محمد بن عبد اللہ بن عمرو
بن عاصی ہیں۔ شعیب نے اپنے دادا عبد اللہ بن عمرو سے
احادیث سنی ہیں۔ یحییٰ بن سعید نے عمرو بن شعیب کی حدیث
میں کلام کیا ہے اور فرمایا وہ ہمارے نزدیک ضعیف ہیں۔ (امام
ترمذیؒ فرماتے ہیں) جس نے بھی انہیں ضعیف کہا ہے اس کے
ز نزدیک ضعف کی وجہ یہ ہے کہ عمرو بن شعیب اپنے دادا عبد اللہ
بن عمرو کے صحیفہ سے روایت کرتے ہیں لیکن اکثر علماء محدثین
عمرو بن شعیب کی حدیث کو حجت تسلیم کرتے ہیں جن میں احمدؒ
اور اسحقؒ بھی شامل ہیں۔

خلاصۃ الابیواب: (۱) اس حدیث سے استدلال کر کے امام مالکؒ، امام شافعیؒ، امام احمدؒ اور صاحبین یہ
کہتے ہیں کہ زکری وغیرہ پر عشر واجب نہیں ان کے نزدیک عشر صرف ان چیزوں پر ہے جو سڑنے والی نہ ہو۔ امام ابو حنیفہؒ
فرماتے ہیں کہ عشر واجب ہے لیکن امام صاحب فرماتے ہیں کہ عامل کی جانب سے مطالبہ نہیں ہوگا۔ (۲)۔ حدیث باب کی بنا پر
ائمہ ثلاثہ اس بات کے قائل ہیں کہ یتیم نابالغ کے مال میں بھی زکوٰۃ واجب ہے جبکہ امام ابو حنیفہؒ، سفیان ثوریؒ اور عبد اللہ بن
مبارک فرماتے ہیں بچے کے مال پر زکوٰۃ واجب نہیں ان کا استدلال سنن نسائی اور ابوداؤد وغیرہ کی مرفوع روایت سے ہے جس
طرح نابالغ پر نماز وغیرہ دوسرے عبادات واجب نہیں ہیں اس طرح زکوٰۃ بھی واجب نہیں۔

۴۴۳: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْعَجَمَاءَ جُرْحُهَا

۴۴۳: باب حیوان کے زخمی کرنے پر کوئی دیت نہیں

جَبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمْسُ

اور دفن شدہ خزانے پر پانچواں حصہ (زکوٰۃ) ہے

۶۲۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ

۶۲۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ

فرمایا حیوان کے کسی کو زخمی کرنے پر اور کسی کے کنوئیں یا کان

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَجَمَاءُ جُرْحُهَا

میں گر کر زخمی یا ہلاک ہونے پر کوئی دیت نہیں اور دفن شدہ

جَبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جَبَارٌ وَالْبُرُ جَبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمْسُ

خزانے پر پانچواں حصہ (زکوٰۃ) ہے۔

وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو

اس باب میں انس بن مالکؓ، عبد اللہ بن عمروؓ، عبادہ بن

عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَعَمْرُو بْنُ عَوْفٍ الْمُزَنِيُّ وَجَابِرُ

صامتؓ، عمرو بن عوفؓ مزنی اور جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام

قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خِلَاصَةُ الْبَابِ:

”عجماء“ کے معنی حیوان اور ”جبار“ کے معنی بدو (معاف) ہیں (۱) مطلب یہ ہے کہ

اگر کوئی حیوان کسی کو زخمی کر دے تو یہ زخم معاف ہے اور اس کی دیت کسی پر واجب نہ ہوگی لیکن یہ حکم اس وقت ہے جبکہ حیوان کے

ساتھ کوئی ہاتھ لگانے والا نہ ہو اور اگر کوئی اس کو چلانے والا ہو اور یہ ثابت ہو جائے کہ زخمی کرنے میں اس کی غلطی اور غفلت کو دخل ہے تو

خمان و دیت اس چلانے والے پر ہوگی اور موجودہ دور میں موٹروں وغیرہ کا حکم یہی ہے (۲) اگر کوئی شخص کسی کی کان میں گر کر

ہلاک ہو جائے یا اس کو کوئی زخم آجائے تو اس کا خون بدر (معاف ہے) (۳) رکاز لغت میں مرکوز کے معنی میں ہے اور ہر اس چیز کو

کہتے ہیں جو زمین میں دفن کی گئی ہو چنانچہ اگر کسی شخص کو کہیں سے مدفون خزانہ ہاتھ آجائے تو بالاتفاق اس کا خمس اسی بیت المال

کو دینا واجب ہے۔

فَالْقَوْلُ: اسلام نے مقدار زکوٰۃ کی تعیین میں اس بات کا خیال رکھا ہے کہ جس مال کے حصول میں جتنی دشواری ہو اس پر

زکوٰۃ اتنی ہی کم واجب ہو چنانچہ سب سے زیادہ آسانی سے مال مدفون حاصل ہوتا ہے لہذا اس پر سب سے زیادہ شرح عائد کی گئی

ہے پھر اس سے کچھ زیادہ مشقت اس زرعی پیداوار کے حصول میں ہوتی ہے چنانچہ اس پر اس سے کم شرح یعنی عشر لگایا گیا۔

۴۴۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخَرْصِ

۴۴۴: باب غلہ وغیرہ کا اندازہ کرنا

۶۲۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ

۶۲۲: حبیب بن عبد الرحمنؓ، عبد الرحمن بن مسعود بن نيار سے

الطَّبَّالِسِيُّ نَا شُعْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي حُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ

نقل کرتے ہیں کہ سہل بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ ہماری مجلس میں

الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مَسْعُودٍ بْنَ

تشریف لائے اور ہمیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

نِيَارٍ يَقُولُ جَاءَ سَهْلُ بْنُ أَبِي حَنْظَلَةَ إِلَى مَجْلِسِنَا

فرمایا: جب تم کسی چیز کا اندازہ لگا لو تو اسے لے لو اور تیسرا حصہ

فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ

چھوڑ دو۔ اگر تیسرا حصہ نہ چھوڑ تو چوتھا حصہ چھوڑ دو۔ اس باب

يَقُولُ إِذَا خَرَصْتُمْ فَخَذُوا وَذَعُوا الثُّلُثَ فَإِنْ لَمْ تَذَعُوا

میں عائشہ رضی اللہ عنہا و عتاب بن اسید اور ابن عباس رضی اللہ

الثُّلُثَ فَذَعُوا الرَّابِعَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَعتَابِ

عنہما سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ

اکثر اہل علم کا عمل سہل بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ کی حدیث پر ہی ہے۔ امام احمد اور اسحاقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ خالص یعنی تخمینہ سے مراد یہ ہے کہ جب ایسی کھجور اور انگور وغیرہ کا پھل پک جائے جن میں زکوٰۃ ہے تو حکمران ایک تخمینہ لگانے والے کو بھیجتا ہے تاکہ معلوم ہو سکے کہ اس سے کتنی مقدار میں پھل وغیرہ اترے گا۔ اس اندازہ لگانے والے کو ”خارص“ کہتے ہیں۔ خارص اندازہ لگانے کے بعد انہیں اس کا عشر بتا دیتا ہے کہ پھلوں کے اترنے پر اتنی زکوٰۃ ادا کرنا۔ پھر وزن کرنے کے بعد مالک کو اختیار دیتا ہے کہ وہ جو چاہیں کریں پھر جب پھل پک جائے تو ان سے اس کا عشر (یعنی دسواں حصہ) لے لے۔ بعض علماء نے اس کی یہی تفسیر کی ہے۔ امام مالکؒ، شافعیؒ، احمد اور اسحاقؒ بھی یہی کہتے ہیں۔

۶۲۳: حضرت عتاب بن اسیدؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ خارص کو لوگوں کے پھلوں اور انگوروں کا اندازہ کرنے کے لئے بھیجا کرتے تھے اور ایسی اسناد سے یہ بھی مروی ہے نبی ﷺ نے انگوروں کی زکوٰۃ کے متعلق فرمایا کہ انگوروں کا اندازہ بھی اسی طرح لگایا جائے جس طرح کھجوروں کا اندازہ لگایا جاتا ہے، پھر خشک ہونے کی صورت میں زکوٰۃ دی جائے جس طرح کھجوروں کی زکوٰۃ خشک کھجوروں سے دی جاتی ہے۔ امام ابو موسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابن جریجؒ نے اسے ابن شہاب سے وہ عروہ سے اور وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ ابن جریجؒ کی حدیث غیر محفوظ ہے اور سعید بن مسیب کی عتاب بن اسید سے روایت اصح ہے۔

بْنِ أَسِيدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَالْعَمَلُ عَلَى حَدِيثِ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَتْمَةَ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْخَرْصِ وَبِحَدِيثِ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَتْمَةَ يَقُولُ اسْحَقْ وَأَحْمَدُ وَالْخَرْصُ إِذَا أَدْرَكَتِ الثَّمَارُ مِنَ الرُّطْبِ وَالْعَنْبِ مِمَّا فِيهِ الزَّكَاةُ بَعَثَ السُّلْطَانُ خَارِصًا فَخَرَّصَ عَلَيْهِمْ وَالْخَرْصُ أَنْ يَنْظُرَ مَنْ يَبْصُرُ ذَلِكَ فَيَقُولُ يَخْرُجُ مِنْ هَذَا مِنَ الزَّيْبِ كَذَا وَمِنْ التَّمْرِ كَذَا وَكَذَا فَيُحْصَى عَلَيْهِمْ وَيَنْظُرُ مَبْلَغَ الْعُشْرِ مِنْ ذَلِكَ فَيُنْبِثُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ يُخْلَى بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الثَّمَارِ فَيَضَعُونَ مَا أَحَبُّوا وَإِذَا أَدْرَكَتِ الثَّمَارُ أَخَذَ مِنْهُمْ الْعُشْرَ هَكَذَا فَسَرَّهَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهَذَا يَقُولُ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَاسْحَقُ.

۶۲۳: حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو مُسْلِمُ بْنُ عُمَرَ وَالْحَدَّثَاءُ الْمَدَنِيُّ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحِ الثَّمَارِ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَتَابِ بْنِ أَسِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبْعَثُ عَلَى النَّاسِ مَنْ يَخْرُصُ عَلَيْهِمْ كُرُومَهُمْ وَثَمَارَهُمْ وَبِهَذَا الْإِسْنَادُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي زَكَاةِ الْكُرُومِ إِنَّهَا تُخْرَصُ كَمَا يُخْرَصُ النَّخْلُ ثُمَّ لَوْ ذَى زَكَاةُ زَيْبًا كَمَا تُؤَذَى زَكَاةُ النَّخْلِ ثَمَرًا قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى ابْنُ جُرَيْجٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا فَقَالَ حَدِيثُ ابْنِ جُرَيْجٍ غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَحَدِيثُ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَتَابِ بْنِ أَسِيدٍ أَصَحُّ.

خلاصۃ الباب: امام شافعیؒ اور احناف یہ کہتے ہیں کہ محض اندازے سے عشر نہیں وصول کیا جاسکتا بلکہ

پھلوں کے پکنے کے بعد دوبارہ وزن کر کے حقیقی پیداوار معین کی جائے گی اور اس سے عشر وصول کیا جائے گا۔

۴۴۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَامِلِ

عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ

۶۲۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَازِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَازِيْدُ بْنُ عِيَّاضٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ لَبِيْدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الْعَامِلُ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ كَالْعَازِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى بَيْتِهِ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ رَافِعِ ابْنِ خَدِيجٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَيَزِيْدُ بْنُ عِيَّاضٍ ضَعِيفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَحَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ أَصَحُّ.

۴۴۶: بَابُ فِي الْمُعْتَدِي فِي الصَّدَقَةِ

۶۲۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَنَانٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُعْتَدِي فِي الصَّدَقَةِ كَمَا يَعْهَدُ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوُجْهِ وَقَدْ تَكَلَّمَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فِي سَعْدِ بْنِ سَنَانٍ وَهَكَذَا يَقُولُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَنَانٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ وَالصَّحِيحُ سَنَانُ بْنُ سَعْدٍ وَقَوْلُهُ الْمُعْتَدِي فِي الصَّدَقَةِ كَمَا يَعْهَدُ يَقُولُ عَلَى الْمُعْتَدِي مِنَ الْإِثْمِ كَمَا عَلَى الْمَانِعِ إِذَا مَنَعَ.

۴۴۵: بَابُ انصاف کے ساتھ زکوٰۃ لینے

والاعامل

۶۲۴: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے انصاف کے ساتھ زکوٰۃ لینے والا عامل اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے غازی کی طرح ہے۔ یہاں تک کہ وہ گھر لوٹ آئے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث حسن ہے اور یزید بن عیاض محدثین (رحمہم اللہ) کے نزدیک ضعیف ہیں جب کہ محمد بن اسحق رحمہ اللہ کی روایت اصح ہے۔

۴۴۶: بَابُ زَكَاةٍ لِيْنِ فِيْ زِيَادَتِيْ كَرْنَا

۶۲۵: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا زکوٰۃ لینے میں زیادتی کرنے والا زکوٰۃ نہ دینے والے کی طرح ہے۔ اس باب میں ابن عمرؓ، ام سلمہؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ اس لیے کہ احمد بن حنبل نے سعد بن سنان کے متعلق کلام کیا ہے۔ لیث بن سعد سے بھی ایسی ہی روایت ہے وہ یزید بن ابی حبیب سے وہ سعد بن سنان سے اور وہ انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے سنا کہ صحیح نام سنان بن سعد ہے۔ اور آپ ﷺ کا فرمان کہ ”زکوٰۃ میں زیادتی کرنے والا زکوٰۃ نہ دینے والے کی طرح ہے“ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس پر اتنا ہی گناہ ہے جتنا گناہ زکوٰۃ نہ دینے والے پر ہے۔

۴۴۷: بَابُ زَكَاةٍ لِيْنِ فِيْ زِيَادَتِيْ كَرْنَا

۶۲۶: حضرت جریر سے روایت ہے کہ نبی اکرام ﷺ نے

۴۴۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي رِضَى الْمُصَدِّقِ

۶۲۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ مُجَالِدٍ

عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا آتَاكُمْ الْمُصَدِّقُ فَلَا يَفَارِقْكُمْ إِلَّا عَنْ رِضَى. ۶۲۷: حَدَّثَنَا أَبُو عَمَارٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَرِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ مُجَالِدٍ وَقَدْ ضَعَّفَ مُجَالِدًا بَغْضَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ كَثِيرُ الْغَلَطِ.

فرمایا جب تمہارے پاس زکوٰۃ کا عامل آئے تو اسے اس وقت تک جدا نہ کرو جب تک وہ تم سے خوش نہ ہو جائے۔

۶۲۷: روایت کی ہم سے ابوعمار نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے شعبی انہوں نے داؤد انہوں نے جریر انہوں نے نبی ﷺ سے اوپر کی حدیث کی مثل۔ امام ترمذی فرماتے ہیں داؤد کی شعبی سے مروی حدیث مجالد کی حدیث سے اصح ہے اور مجالد کو بعض اہل علم نے ضعیف قرار دیا ہے اور وہ بہت غلطیاں کرنے والے ہیں۔

حَصْلَةُ الْأَبْوَابِ: (۱) صدقہ مالک اور عامل کے درمیان دائر ہوتا ہے۔ چنانچہ صدقہ سے متعلق ان دونوں کی کچھ ذمہ داریاں ہیں اب اگر عامل حق سے زائد طلب کرے یا عمدہ ترین چیز کا مطالبہ کرے تو ایسا عامل مانع زکوٰۃ کے حکم میں ہے چنانچہ مانع زکوٰۃ کی طرح یہ بھی گنہگار ہوگا۔ (۲) اسلام نے زکوٰۃ کی ادائیگی اور اس کی وصولیابی کے سلسلے میں عامل اور مالک دونوں کو کچھ آداب سکھائے ہیں چنانچہ جہاں عامل کو ظلم و زیادتی سے روکنے اور حق و انصاف کے ساتھ زکوٰۃ وصول کرنے کا حکم دیا گیا ہے وہیں اصحاب اموال کو اس کی تلقین کی گئی ہے کہ زکوٰۃ کی ادائیگی میں وسیع القسمی کا مظاہرہ کریں اور مصدق (صدقہ وصول کرنے والا) عامل کو بہر صورت راضی رکھیں۔

۴۳۸: باب زکوٰۃ مال داروں

سے لے کر فقراء میں دی جائے

۶۲۸: عون بن ابی حنیفہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ہمارے پاس نبی ﷺ کا عامل زکوٰۃ آیا اور اس نے مالداروں سے زکوٰۃ وصول کرنے کے بعد ہمارے غریبوں میں تقسیم کر دی۔ ایک میں یتیم بچہ تھا پس مجھے بھی اس میں سے ایک اونٹنی دی۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ ابن حنیفہ کی حدیث حسن غریب ہے۔

۴۳۹: باب کس کو زکوٰۃ لینا جائز ہے

۶۲۹: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے سوال کیا اس حال میں کہ اس کے پاس اتنا مال ہے جو اسے سخی کر دے وہ قیامت کے دن اس

۴۳۸: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الصَّدَقَةَ تُؤْخَذُ

مِنَ الْأَغْنِيَاءِ فَتُرَدُّ عَلَى الْفُقَرَاءِ

۶۲۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ نَاحِفُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا مُصَدِّقُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ الصَّدَقَةَ مِنْ أَغْنِيَانَا فَجَعَلَهَا فِي فَقْرَانَا وَكُنْتُ غُلَامًا يَتِيمًا فَأَعْطَانِي مِنْهَا قَلْبُوصًا وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَبِي جُحَيْفَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۴۳۹: بَابُ مَنْ تَحِلُّ لَهُ الزَّكَاةُ

۶۲۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَعَلِيُّ بْنُ خُبَرٍ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا شَرِيكَ وَقَالَ عَلِيُّ أَنَا شَرِيكَ الْمَعْنَى وَاحِدٌ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَبْرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

طرح آئے گا کہ اس سوال کی وجہ سے اس کا منہ چملا ہوگا۔ راوی کو شک ہے کہ آپ نے ”حموش“ فرمایا یا ”خدوش“ یا ”کدوح“ آپ ﷺ سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ کفایت کے بقدر مال کتنا ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا پچاس درہم یا اتنی قیمت کا سونا۔ اس باب میں عبد اللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن مسعود حسن ہے۔ شعبہ نے حکیم بن جبیر پر اس حدیث کی وجہ سے کلام کیا ہے۔

۶۳۰: محمود بن غیلان یحییٰ بن آدم سے وہ سفیان سے اور وہ حکیم بن جبیر سے اس حدیث کو روایت کرتے ہیں۔ اس پر شعبہ کے ساتھی عبد اللہ بن عثمان نے سفیان سے کہا کاش کہ شعبہ کے علاوہ کسی اور نے یہ حدیث روایت کی ہوتی۔ سفیان نے کہا حکیم کو کیا ہے؟ کیا شعبہ ان سے روایت نہیں کرتے؟ انہوں نے کہا ہاں۔ سفیان نے کہا میں نے زبید کو بھی محمد بن عبد الرحمن بن یزید کے حوالے سے یہی بات کہتے ہوئے سنا ہے۔ اس پر ہمارے بعض علماء کا عمل ہے اور یہی ثوری عبد اللہ بن مبارک، احمد اور احناف کا قول ہے کہ اگر کسی کے پاس پچاس درہم ہوں تو اس کے لیے زکوٰۃ لینا جائز نہیں لیکن بعض اہل علم حکیم بن جبیر کی حدیث کو حجت تسلیم نہیں کرتے۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر کسی کے پاس پچاس یا اس سے زیادہ درہم بھی ہوں تو بھی اس کے لیے زکوٰۃ لینا جائز ہے۔ بشرطیکہ وہ محتاج ہو اور یہ امام شافعی اور دوسرے علماء و فقہاء کا قول ہے۔

۴۵۰: باب کس کے لئے زکوٰۃ لینا جائز نہیں

۶۳۱: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی غنی اور تندرست آدمی کو زکوٰۃ لینا جائز نہیں۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ اور قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ

یَزِيدُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ وَلَهُ مَا يُغْنِيهِ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُسْتَلْتَهُ فِي وَجْهِهِ خُمُوشٌ أَوْ خُدُوشٌ أَوْ كُدُوشٌ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا يُغْنِيهِ قَالَ خُمُسُونَ دِرْهَمًا أَوْ قِيمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ تَكَلَّمْتُ شُعْبَةَ فِي حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ مِنْ أَجْلِ هَذَا الْحَدِيثِ.

۶۳۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ نَاسُفِيَانُ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ صَاحِبُ شُعْبَةَ لَوْ غَيْرَ حَكِيمٍ حَدَّثَ بِهَذَا فَقَالَ لَهُ سُفْيَانُ وَمَا الْحَكِيمُ لَا يُحَدِّثُ عَنْهُ شُعْبَةُ قَالَ نَعَمْ قَالَ سُفْيَانُ سَمِعْتُ زُبَيْدًا يُحَدِّثُ بِهَذَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَصْحَابِنَا وَبِهِ يَقُولُ الثَّوْرِيُّ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَأَحْمَدُ وَاسْحَقُ قَالُوا إِذَا كَانَ عِنْدَ الرَّجُلِ خُمُسُونَ دِرْهَمًا لَمْ تَحِلَّ لَهُ الصَّدَقَةُ وَلَمْ يَذْهَبْ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى حَدِيثِ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ وَوَسَّعُوا فِي هَذَا وَقَالُوا إِذَا كَانَ عِنْدَهُ خُمُسُونَ دِرْهَمًا أَوْ أَكْثَرَ وَهُوَ مُحْتَاجٌ لَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنَ الزَّكَاةِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَغَيْرِهِ مِنْ أَهْلِ الْفِقْهِ وَالْعِلْمِ.

۴۵۰: بَابُ مَا جَاءَ مَنْ لَا تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ

۶۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ نَاسُفِيَانُ ح وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ الْإِبْرَاهِيمِ عَنْ زَيْحَانَ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لَغْنِيٍّ وَلَا لِدَيٍّ مَرَّةً سَوِيٍّ وَفِي

ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ اس حدیث کو شعبہ نے بھی سعد بن ابراہیم کے حوالے سے غیر مرفوع روایت کیا ہے۔ اس حدیث کے علاوہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ امیر اور تندرست آدمی کے لئے مانگنا جائز نہیں لیکن اگر کوئی شخص تندرست ہونے کے باوجود محتاج ہو اور اس کے پاس کچھ نہ ہو تو اس صورت میں اسے زکوٰۃ دینے والے کی زکوٰۃ اہل علم کے نزدیک ادا ہو جائے گی۔ بعض اہل علم کے نزدیک اس حدیث کا مقصد یہ ہے کہ ایسے شخص کو سوال کرنا جائز نہیں۔

۶۳۲: حبشی بن جنادہ سہلی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ الوداع کے موقع پر عرفات میں کھڑے تھے کہ ایک اعرابی آیا اور اس نے آپ کی چادر کا کونہ پکڑ لیا پھر سوال کیا۔ آپ ﷺ نے اسے کچھ دیا تو وہ چلا گیا اور اسی وقت سوال کرنا حرام ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ”امیر اور تندرست آدمی کے لئے سوال کرنا جائز نہیں“۔ ہاں اگر کوئی فقیر یا سخت حاجت مند ہو تو اس کے لئے جائز ہے اور جو آدمی مال بڑھانے کے لئے لوگوں سے سوال کرتا ہے قیامت کے دن اس کے چہرے پر خراشیں ہوں گی۔ ایسا شخص جہنم کے گرم پتھروں سے بھنا ہوا گوشت کھاتا ہے جو چاہے کم کھائے اور جو چاہے زیادہ کھائے۔ محمود بن غیلان، یحییٰ بن آدم سے اور وہ عبد الرحیم بن سلیمان سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔ امام ابویوسفی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔

۳۵۱: باب مقروض وغیرہ

کار زکوٰۃ لینا جائز ہے

۶۳۳: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک شخص نے پھل خریدے۔ اسے ان میں اتنا تقصان ہوا کہ وہ مقروض ہو گیا۔ پس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے صدقہ دو لیکن لوگوں کے صدقہ

الْبَاب عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَحُبَشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ وَقَبِيصَةَ بْنِ الْمُخَارِقِ قَالَ أَبُو عَيْسَى حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ هَذَا الْحَدِيثُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَرْفَعَهُ وَقَدْ رَوَى فِي غَيْرِ هَذَا الْحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ الْمَسْأَلَةُ لِغَنِيِّ وَلَا لِذِي مَرَّةٍ سَوِيٍّ وَإِذَا كَانَ الرَّجُلُ قَوِيًّا مُحْتَاجًا وَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ شَيْءٌ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهِ أَجْزَأُ عَنِ الْمُتَصَدِّقِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَوَجْهُ هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلَى الْمَسْأَلَةِ.

۶۳۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ نَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ حُبَشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ السُّلَوِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ وَقَفْتُ بَعْرَةَ أَنَا أَعْرَابِي فَأَخَذَ بِطَرْفِ رِدَائِهِ فَسَأَلَهُ إِيَّاهُ فَأَعْطَاهُ وَذَهَبَ فَعِنْدَ ذَلِكَ حَرَمَتِ الْمَسْأَلَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ لِغَنِيِّ وَلَا لِذِي مَرَّةٍ سَوِيٍّ إِلَّا لِذِي فَقْرٍ مُدْقِعٍ أَوْ غَرَمٍ مُفْطِعٍ وَمَنْ سَأَلَ النَّاسَ لِيُفْرِى بِهِ مَالَهُ كَانَ خُمُوشًا فِي وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَرَضْفًا يَأْكُلُهُ مِنْ جَهَنَّمَ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُقِلَّ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُكْثِرْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحِيمِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ أَبُو عَيْسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۳۵۱: بَابُ مَنْ تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ

مِنَ الْغَارِ مِينَ وَغَيْرِهِمْ

۶۳۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ عِيَّاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أُصِيبَ رَجُلٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَمَارٍ ابْتَاعَهَا فَكَثُرَ ذَنْبُهُ

دینے کے باوجود اس کا قرض ادا نہ ہو سکا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرض خواہوں سے فرمایا جو تمہیں مل جائے لے لو اس علاوہ تمہارے لئے کچھ نہیں۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، جویریہ رضی اللہ عنہا اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابو سعید رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے۔

۴۵۲: باب رسول اللہ ﷺ، اہل بیت اور

آپ کے غلاموں کے لئے زکوٰۃ لینا جائز نہیں

۶۳۴: بہز بن حکیم اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اگر کوئی چیز پیش کی جاتی تو پوچھتے: یہ صدقہ ہے یا ہدیہ؟ اگر کہتے کہ صدقہ ہے تو آپ ﷺ نہ کھاتے اور اگر ہدیہ ہوتا تو کھا لیتے۔ اس باب میں سلمان رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ انس رضی اللہ عنہ، حسن بن علی رضی اللہ عنہ، ابو عیرہ معرف بن واصل کے دادا رشید بن مالک رضی اللہ عنہ، میمون رضی اللہ عنہ، مہران رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما، عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، ابو رافع رضی اللہ عنہ، اور عبد الرحمن بن علقمہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث عبد الرحمن بن علقمہ رضی اللہ عنہ بھی عبد الرحمن بن ابوعقیل سے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ بہز بن حکیم کے دادا کا نام معاویہ بن حیدہ القشیری ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ بہز بن حکیم کی حدیث حسن غریب ہے۔

۶۳۵: حضرت ابو رافعؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو مخزوم کے ایک شخص کو زکوٰۃ وصول کرنے کیلئے بھیجا انہوں نے ابو رافعؓ سے کہا: تم بھی میرے ساتھ چلو تا کہ تمہیں بھی حصہ دوں۔ ابو رافعؓ نے کہا: میں آپ ﷺ سے پوچھنے بغیر نہیں جاؤں گا۔ پس وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا زکوٰۃ ہمارے لئے حلال نہیں اور

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوا فَتَصَدَّقَ النَّاسُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَبْلُغْ ذَلِكَ وَفَاءَ ذَنْبِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُرْمَانِهِ خُذُوا مَا وَجَدْتُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ إِلَّا ذَلِكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَجُورِيَةَ وَانْسٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۴۵۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّدَقَةِ

لِلنَّبِيِّ ﷺ وَاهْلِ بَيْتِهِ وَمَوَالِيهِ

۶۳۴: حَدَّثَنَا بُنْدُزُ بْنُ أَبِي إِسْرَاهِيمَ وَيُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الطَّبْرِيُّ قَالَا نَا بِهِزُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى بِشَيْءٍ سَأَلَ أَصَدَقَةً هِيَ أَمْ هَدِيَّةٌ فَإِنْ قَالُوا صَدَقَةٌ لَمْ يَأْكُلْ وَإِنْ قَالُوا هَدِيَّةٌ أَكَلَ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَلْمَانَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَانْسٍ وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَأَبِي عَمِيرَةَ جَدِّ مَعْرِفِ بْنِ وَاصِلِ بْنِ وَاصِلٍ وَاسْمُهُ رُشَيْدُ بْنُ مَلِكٍ وَمَيْمُونُ أَوْ مَهْرَانُ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو وَابْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ عُلْقَمَةَ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ أَيضًا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَقِيلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَّ بِهِزِ بْنِ حَكِيمٍ اسْمُهُ مُعَاوِيَةُ بْنُ حَيْدَةَ الْقَشِيرِيُّ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ بِهِزِ بْنِ حَكِيمٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۶۳۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقَالَ لِأَبِي رَافِعٍ أَصْحَبَنِي كَيْمَا تُصِيبُ مِنْهَا فَقَالَ لَا حَتَّى أَتِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْأَلَهُ وَانْطَلَقَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى

کسی قوم کے غلام بھی انہی میں سے ہوتے ہیں۔ امام ابو یسٰی ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو رافعؓ نبی اکرم ﷺ کے غلام تھے۔ ان کا نام اسلم ہے اور ابن ابی رافع، عبید اللہ بن ابی رافع ہیں۔ یہ علیؓ ابن ابی طالب کے کاتب ہیں۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ إِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لَنَا وَإِنْ مَوَالِيَ الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ قَالَ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو رَافِعٍ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمُهُ اسْلَمٌ وَابْنُ أَبِي رَافِعٍ هُوَ غَبِيْدُ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ كَاتِبٌ عَلَى بَنِي أَبِي طَالِبٍ.

۳۵۳: باب عزیز واقارب کو زکوٰۃ

۳۵۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّدَقَةِ

دینا

عَلَى ذِي الْقَرَابَةِ

۶۳۶: سلمان بن عامر کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی روزہ افطار کرے تو کھجور سے افطار کرے کیونکہ یہ باعث برکت ہے اور اگر کھجور نہ ہو تو پانی سے افطار کرے کیونکہ یہ پاک کرنے والا ہے پھر فرمایا مسکین کو صدقہ دینا صرف صدقہ ہے لیکن رشتہ دار کو صدقہ دینے پر دو مرتبہ صدقہ کا ثواب ہے۔ ایک صدقہ کا دوسرا صلہ رحمی کا۔ اس باب میں جابرؓ، زینبؓ (زوجہ عبد اللہ بن مسعودؓ) اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو یسٰی ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث سلمان بن عامر حسن ہے۔ رباب، راحؓ کی والدہ اور صلح کی بیٹی ہیں۔ اسی طرح سفیان ثوریؒ بھی عامر سے وہ حصہ بنت سیرین، وہ رباب، وہ اپنے چچا سلمان بن عامر، اور وہ نبی ﷺ سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔ شعبہ، عامر سے وہ حصہ بنت سیرین سے اور وہ سلمان بن سیرین سے روایت کرتی ہیں اور وہ رباب کا ذکر نہیں کرتیں۔ سفیان اور ابن عیینہ کی حدیث اصح ہے۔ اسی طرح ابن عون اور ہشام بن حسان بھی حصہ بنت سیرین سے وہ رباب سے اور وہ سلمان بن عامر سے روایت کرتے ہیں۔

۶۳۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سَيْرِينَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ عَمِّهَا سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَفْطَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَفْطِرْ عَلَى تَمْرٍ فَإِنَّهُ بَرَكَةٌ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ تَمْرًا فَالْمَاءُ فَإِنَّهُ طَهُورٌ وَقَالَ الصَّدَقَةُ عَلَى الْمَسْكِينِ صَدَقَةٌ وَهِيَ عَلَى ذِي الرَّحِمِ ثِنْتَانِ صَدَقَةٌ وَصَلَةٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ زَيْنَبِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَجَابِرٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالرَّبَابُ هِيَ أُمُّ الرَّائِحِ بِنْتُ صُلَيْحٍ وَهَكَذَا رَوَى سَفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سَيْرِينَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ عَمِّهَا سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُ هَذَا الْحَدِيثِ وَرَوَى شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سَيْرِينَ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنِ الرَّبَابِ وَحَدِيثُ سَفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ عُيَيْنَةَ أَصَحُّ وَهَكَذَا رَوَى بَنُو عَوْفٍ وَهَشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سَيْرِينَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ.

خَالِصَةُ الْأَبْوَابِ: (۱) حدیث کا ظاہر اس پر دلالت کر دیا ہے کہ جس شہر اور جس علاقہ سے زکوٰۃ لیجائے اسی شہر اور اسی علاقہ کے فقراء پر خرچ کی جائے کسی دوسرے شہر اور دوسری بستی میں نہ بھیجی جائے امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک بھی بہتر یہی ہے اور امام مالکؒ کے نزدیک بھی۔ (۲) جس شخص کے پاس مال بقدر نصاب ہو لیکن وہ نامی ہو تو اس پر سال گزرنے پر زکوٰۃ واجب ہے اور ایسے شخص کیلئے زکوٰۃ لینا جائز نہیں البتہ جس شخص کے پاس مال غیر نامی بھی بقدر نصاب نہ ہو اس کے لئے

کہ پہاڑ سے بھی بڑا ہو جاتا ہے جیسے کہ کوئی شخص اپنے گھوڑے کے بچے یا گائے کے بچہ کے پرورش کرتا ہے۔ اس باب میں عائشہؓ، عدی بن حاتمؓ، انسؓ، عبداللہ بن ابی اوفیؓ، حارثہ بن وہبؓ، عبدالرحمن بن عوفؓ اور بریدہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۳۰: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا۔ رمضان شریف کے بعد کونسا روزہ افضل ہے؟ فرمایا رمضان کی تعظیم کیلئے شعبان کے روزے رکھنا۔ پوچھا گیا: کونسا صدقہ افضل ہے۔ فرمایا رمضان میں صدقہ دینا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ صدقہ بن موسیٰ محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔

۶۳۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صدقہ اللہ تعالیٰ کے غصہ کو بجھاتا اور بری موت کو دور کرتا ہے (یعنی بری حالت میں مرنا)۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۶۳۲: حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ صدقے کو قبول کرتا ہے اور داہنے ہاتھ میں لیکر اس کی پرورش کرتا ہے جیسے تم سے کوئی گھوڑے کے بچے کو پالتا ہے۔ یہاں تک کہ ایک لقمہ بڑھتے بڑھتے احد پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے۔ اس کی دلیل قرآن کریم کی یہ آیت ہے: ”وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ“ یعنی وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا، صدقات لیتا، سود کو مٹاتا اور صدقات کو بڑھاتا ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت عائشہؓ سے بھی نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مثل منقول ہے۔ کئی اہل علم اس اور اس جیسی کئی احادیث جن میں اللہ کی صفات کا ذکر ہے جیسے کہ اللہ کا ہر رات کو دنیا کے آسمان پر اترنا وغیرہ علماء کہتے ہیں کہ ان (کے متعلق) روایات ثابت ہیں۔ ہم ان پر ایمان لاتے ہیں اور وہم

كَفَى الرَّحْمَنُ حَتَّى تَكُونَ أَعْظَمَ مِنَ الْجَبَلِ كَمَا يُرَبِّي أَحَدَكُمْ فَلَوْهٗ أَوْفَصِيلُهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَعَدِي بْنِ حَاتِمٍ وَأَنَسٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى وَحَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَبُرَيْدَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۶۳۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا صَدَقَةُ بْنُ مُوسَى عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ أَيُّ الصَّوْمِ أَفْضَلُ بَعْدَ رَمَضَانَ قَالَ شَعْبَانَ لِتَعْظِيمِ رَمَضَانَ قَالَ فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ الصَّدَقَةُ فِي رَمَضَانَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَصَدَقَةُ بْنُ مُوسَى لَيْسَ عِنْدَهُمْ بِذَلِكَ الْقَوِيُّ.

۶۳۱: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِيسَى الْخَزَّازُ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ وَتَذْفَعُ مِيتَةَ السُّوءِ قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۶۳۲: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا وَكِيعٌ نَا عَبَادُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَقْبَلُ الصَّدَقَةَ وَيَأْخُذُهَا بِيَمِينِهِ فَيُرَبِّيهَا لِأَحَدِكُمْ كَمَا يُرَبِّي أَحَدَكُمْ مَهْرَهُ حَتَّى إِنَّ اللَّقْمَةَ لَتَصِيرُ مِثْلَ أَحَدٍ وَتَصْدِيقُ ذَلِكَ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَأْخُذُ الصَّدَقَاتِ وَيَمْحَقُ اللَّهُ الرِّبَا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ قَالَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا وَقَدْ قَالَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَمَا يُشَبِّهُ هَذَا مِنَ الرِّوَايَاتِ مِنَ الصِّفَاتِ وَنَزُولِ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلِّ لَيْلَةٍ

میں مثلاً نہیں ہوتے پس یہ نہیں کہا جاتا کہ کیسے؟ اس کی کیفیت کیا ہے وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح مالک بن انس، سفیان بن عیینہ اور عبد اللہ بن مبارک کا بھی یہی کہنا ہے کہ ان احادیث پر صفات کی کیفیت جانے بغیر ایمان لانا ضروری ہے۔ اہل سنت والجماعت کا یہی قول ہے لیکن جمہیہ ان روایات کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ تشبیہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں کئی جگہ اپنے ہاتھ و سماعت اور بصیرت کا ذکر کیا ہے۔ جمہیہ ان آیات کی تاویل کرتے ہوئے ایسی تفسیر کرتے ہیں جو علماء نے نہیں کی۔ وہ کہتے ہیں کہ اللہ نے آدم علیہ السلام کو اپنے ہاتھ سے پیدا نہیں کیا۔ پس ان کے نزدیک ہاتھ کے معنی قوت کے ہیں۔ اسحق بن ابراہیم کہتے ہیں کہ تشبیہ تو اس صورت میں ہے کہ یہ کہا جائے کہ اس کا ہاتھ کسی ہاتھ جیسا یا کسی کے ہاتھ کی مثل ہے۔ یا اس کی سماعت کسی سماعت سے مماثلت رکھتی ہے۔ پس اگر کہا جائے کہ اس کی سماعت فلاں کی سماعت جیسی ہے تو یہ تشبیہ ہے۔ لہذا اگر وہی کہے جو اللہ نے کہا ہے کہ ہاتھ، سماعت، بصر اور یہ نہ کہے کہ اس کی کیفیت کیا ہے یا اس کی سماعت فلاں کی سماعت کی طرح ہے تو یہ تشبیہ نہیں ہو سکتی۔ اللہ تعالیٰ کی یہ صفات اسی طرح ہیں جس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کے وصف میں فرمادیا ہے کہ ”لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ“ کوئی چیز اس کی مثل نہیں اور وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔

۳۵۶: باب سائل کا حق

۶۴۳: عبد الرحمن بن بجید اپنی دادی ام بجید سے جو ان عورتوں میں سے ہیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیت کی تھی نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: کئی مرتبہ فقیر دروازے پر آکر کھڑا ہوتا ہے اور گھر میں اسے دینے کیلئے کوئی چیز نہیں ہوتی۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم جلے ہوئے گھر کے علاوہ گھر میں اسے دینے کیلئے کوئی چیز نہ پاؤ تو وہی اسے دیدو۔ اس باب میں علی، حسین بن علی، ابو ہریرہ اور ابو امامہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسعی ترمذی فرماتے ہیں

إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالُوا قَدْ تَثَبُّتِ الرِّوَايَاتُ فِي هَذَا وَتُؤْمِنُ بِهَا وَلَا يُؤْهِمُهُمْ وَلَا يُقَالُ كَيْفَ هَكَذَا رَوَى عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَسُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ أَنَّهُمْ قَالُوا فِي هَذِهِ الْأَحَادِيثِ أَمْرٌ وَهَذَا بَلَا كَيْفَ وَهَكَذَا قَوْلُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ وَأَمَّا الْجَهْمِيَّةُ فَانْكَرَتْ هَذِهِ الرِّوَايَاتِ وَقَالُوا هَذَا تَشْبِيهٌ وَقَدْ ذَكَرَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كِتَابِهِ الْيَدَ وَالسَّمْعَ وَالْبَصَرَ فَتَأَوَّلَتْ الْجَهْمِيَّةُ هَذِهِ الْآيَاتِ وَفَسَّرُوهَا عَلَى غَيْرِ مَا فَسَّرَ أَهْلُ الْعِلْمِ وَقَالُوا إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَخْلُقْ أَدَمَ بِيَدِهِ وَقَالُوا إِنَّمَا مَعْنَى الْيَدِ الْقُوَّةُ وَقَالَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ إِنَّمَا يَكُونُ التَّشْبِيهُ إِذَا قَالَ يَدٌ كَيْدٌ أَوْ مِثْلُ يَدٍ سَمْعٌ كَسَمْعٍ أَوْ مِثْلُ سَمْعٍ فَإِذَا قَالَ سَمْعٌ كَسَمْعٍ أَوْ مِثْلُ سَمْعٍ فَهَذَا تَشْبِيهٌُ وَأَمَّا إِذَا قَالَ كَمَا قَالَ اللَّهُ يَدٌ وَسَمْعٌ وَبَصَرٌ وَلَا يَقُولُ كَيْفَ وَلَا يَقُولُ مِثْلُ سَمْعٍ وَلَا كَسَمْعٍ فَهَذَا لَا يَكُونُ تَشْبِيهًُ وَهُوَ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي كِتَابِهِ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ.

۳۵۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي حَقِّ السَّائِلِ

۶۴۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ السَّائِلِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بُجَيْدٍ عَنْ جَدِّهِ أُمِّ بُجَيْدٍ وَكَانَتْ مِنْ بَايَعَتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْمُسْكِينِ لِيَقْرُومَ عَلَى بَابِي فَمَا أَجَدَلَهُ شَيْئًا أُعْطِيَهُ إِيَّاهُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَمْ تَجِدِي لَهُ شَيْئًا تُعْطِيهِ إِيَّاهُ إِلَّا ظُلْفًا مُحَرَّقًا فَادْفَعِيهِ إِلَيْهِ فِي يَدِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي أُمَامَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أُمِّ

حدیث ام بجد حسن صحیح ہے۔

بُجْدِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

خلاصۃ الابواب: زکوٰۃ کے وہ حقوق بھی ہیں (۱) مہمان کا حق ہے (۲) حق ماعون ہے۔ ماعون کی تفسیر عبد اللہ بن مسعود سے اس طرح منقول ہے گھریلو استعمال کی اشیاء مثلاً ذول ہانڈی وغیرہ اس بناء پر بعض فقہاء کے نزدیک اپنے پڑوسیوں کو اس قسم کی استعمال کی اشیاء عاریہ دینا واجب ہے۔

۳۵۷: باب تالیف قلب کے لئے زکوٰۃ دینا

۳۵۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي إِعْطَاءِ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ

۶۳۴: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ عَنْ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ أَعْطَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ وَإِنَّهُ لَا بَغْضَ الْخَلْقِ إِلَيَّ فَمَا زَالَ يُعْطِينِي حَتَّى إِنَّهُ لَأَحَبُّ الْخَلْقِ إِلَيَّ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بِهَذَا أَوْ شَبَّهِهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ صَفْوَانَ رَوَاهُ مَعْمَرٌ وَغَيْرُهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ قَالَ أَعْطَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْحَدِيثُ أَصَحَّ وَاشْبَهَ إِنَّمَا هُوَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ وَقَدْ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي إِعْطَاءِ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ فَرَأَى أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ لَا يُعْطُوا وَقَالُوا إِنَّمَا كَانُوا قَوْمًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يَتَأَلَّفُهُمْ عَلَى الْإِسْلَامِ حَتَّى أَسْلَمُوا وَلَمْ يَرَوْا أَنْ يُعْطُوا الْيَوْمَ مِنَ الزُّكُوَّةِ عَلَى مِثْلِ هَذَا الْمَعْنَى وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ وَغَيْرِهِمْ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَاسْحَقُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ مَنْ كَانَ الْيَوْمَ عَلَى مِثْلِ حَالٍ هُوَ لَا يَرَى إِلَّا مَامَ أَنْ يَتَأَلَّفَهُمْ عَلَى الْإِسْلَامِ فَأَعْطَاهُمْ جَارَ ذَلِكَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ.

۶۳۴: حضرت صفوان بن امیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ حنین کے موقع پر مجھے کچھ مال دیا۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے نزدیک ساری مخلوق سے برے تھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کچھ نہ کچھ دیتے رہے یہاں تک کہ وہ اب میرے نزدیک مخلوق میں محبوب ترین ہو گئے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حسن بن علی نے بھی اسی طرح یا اسی کے مثل روایت کی ہے۔ اس باب میں ابوسعید سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی کہتے کہ صفوان کی حدیث کو معمر وغیرہ زہری سے بحوالہ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں کہ صفوان نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیا..... الخ گویا کہ یہ حدیث اصح اور اشبہ ہے۔ اہل علم کا مولفہ القلوب کو مال دینے کے متعلق اختلاف ہے۔ اکثر علماء کا کہنا ہے کہ انہیں دینا ضروری نہیں یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک مخصوص جماعت تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے دلوں کی مسلمانی ہونے کے لئے تالیف کرتے تھے۔ یہاں تک کہ وہ لوگ مسلمان ہو گئے۔ اس دور میں اس مقصد کیلئے ان کو زکوٰۃ وغیرہ نہ دی جائے۔ یہ سفیان ثوری اور اہل کوفہ وغیرہ کا قول ہے۔ امام احمد اور اسحق بھی اسی کے قائل ہیں۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اس دور میں بھی اگر کچھ لوگ ایسے ہوں جن کے متعلق (مسلمانوں کے) امام کا خیال ہو کہ ان کے دلوں کی تالیف کی جائے تو اس صورت میں نہیں دینا جائز ہے۔ یہ امام شافعی کا قول ہے۔

حَلَالٌ صَدَقَةُ الْبَابِ: (۱) امام ابو حنیفہؒ، امام مالکؒ اور ایک روایت میں امام احمدؒ کے نزدیک مؤلفۃ القلوب (دل جیتنے کیلئے زکوٰۃ وغیرہ کافروں کو دینا) منسوخ ہو چکا ہے (۲) جمہور کے نزدیک خالص بدنی عبادات میں نیابت جاری نہیں ہوتی حدیث باب منسوخ ہے یا مطلب یہ کہ ان صحابیہ کی خصوصیت ہے یا مطلب یہ ہے کہ روزے اپنی طرف سے رکھو اور اس کا ثواب اپنی والدہ کو پہنچا دو (واللہ اعلم)

۳۵۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَتَصَدِّقِ

يَرِثُ صَدَقَتَهُ

۶۳۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَاعِلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ تَصَدَّقْتُ عَلَى أُمِّي بِجَارِيَةٍ وَإِنِّهَا مَاتَتْ قَالَ وَجَبَ أَجْرُكَ وَرَدَّهَا عَلَيْكَ الْمِيرَاثُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَانَ عَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ أَفَا صَوْمُ عَنْهَا قَالَ صَوْمِي عَنْهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَّهُ لَمْ تَحُجَّ قَطُّ أَفَا حُجَّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ حُجِّي عَنْهَا قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا يُعْرَفُ مِنْ حَدِيثِ بُرَيْدَةَ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَطَاءٍ ثِقَّةٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ ثُمَّ وَرِثَهَا حَلَّتْ لَهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّمَا الصَّدَقَةُ شَيْءٌ جَعَلَهَا اللَّهُ فَإِذَا وَرِثَهَا فَيَجِبُ أَنْ يَصْرِفَهَا إِلَى مِثْلِهِ وَرَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَطَاءٍ.

میں خرچ کرنا واجب ہے۔ سفیان ثوری اور زہیر بن معاویہ یہ حدیث عبد اللہ بن عطاء سے روایت کرتے ہیں۔

۳۵۸: باب جسے زکوٰۃ

میں دیا ہو مال وراثت میں ملے

۶۳۵: حضرت عبد اللہ بن بریدہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک عورت آئی اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے اپنی والدہ کو زکوٰۃ میں ایک لونڈی دی تھی اور اب میری والدہ فوت ہو گئی ہے۔ فرمایا تمہیں تمہارا اجر مل گیا اور اسے میراث نے تمہاری طرف لوٹا دیا۔ عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میری والدہ پر ایک ماہ کے روزے بھی قضا تھے۔ کیا میں ان کے بدلے میں روزے رکھ لوں۔ فرمایا ہاں رکھ لو۔ عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس نے کبھی بھی حج نہیں کیا۔ کیا میں اس کی طرف سے حج کر لوں۔ فرمایا ہاں کر لو۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور بریدہ کی حدیث سے اس سند کے علاوہ نہیں پہنچی جاتی۔ عبد اللہ بن عطاء محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔ اکثر علماء کا اسی پر عمل ہے کہ اگر کسی شخص نے زکوٰۃ کے طور پر کوئی چیز ادا کی اور پھر وراثت میں اسے وہی چیز مل گئی تو وہ اس کے لئے حلال ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ زکوٰۃ ایسی چیز ہے جسے اس نے اللہ کے لئے مخصوص کر دیا ہے لہذا اگر وہ وراثت کے ذریعے دوبارہ اس کے پاس آجائے تو اس کا اللہ کی راہ

۳۵۹: باب صدقہ کرنے کے بعد واپس لوٹنا مکروہ ہے

۶۳۶: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے ایک گھوڑا اللہ کی راہ میں سواری کے لئے دیا پھر اسے فروخت ہوتے ہوئے دیکھا تو اسے خریدنے کا ارادہ کیا تو چنانچہ نبی

۳۵۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْعُودِ فِي الصَّدَقَةِ

۶۳۶: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ نَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی صدقہ کی ہوئی چیز کو نہ لوٹاؤ۔
امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر
اکثر اہل علم کا عمل ہے۔

۳۶۰: باب میت کی طرف سے صدقہ دینا

۶۳۷: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے
عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ میری ماں فوت ہو چکی ہے۔ اگر
میں اس کی طرف سے صدقہ دوں تو کیا اسے اس کا فائدہ ہوگا۔
آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ اس شخص نے عرض کیا میرے
پاس ایک باغ ہے آپ ﷺ گواہ رہیں میں نے یہ باغ اپنی
ماں کی طرف سے صدقہ کر دیا۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں
یہ حدیث حسن ہے۔ اہل علم کا یہی قول ہے وہ فرماتے ہیں کہ
میت کو صدقہ اور دعا کے علاوہ کوئی چیز نہیں پہنچتی۔ بعض راوی
اس حدیث کو عمرو بن دینار سے بحوالہ عکرمہ مرسل نبی کریم
ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ اور مخرف کا معنی باغ ہے۔

۳۶۱: باب بیوی کا خاوند کے گھر سے

خرچ کرنا

۶۳۸: حضرت ابی امامہ باہلیؓ سے روایت ہے کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جیزہ الوداع کے سال خطبہ دیتے
ہوئے سنا کہ کوئی عورت اپنے شوہر کے گھر سے اس کی اجازت
کے بغیر کوئی چیز خرچ نہ کرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا
گیا: کیا کسی کو کھانا بھی نہ دے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
یہ تو ہمارے مالوں میں سے افضل ترین ہے۔ اس باب میں
سعد بن ابی وقاصؓ، اسماء بنت ابوبکرؓ، ابو ہریرہؓ، عبد اللہ بن عمروؓ
اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں
حدیث ابوامامہ حسن ہے۔

۶۳۹: حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جب کوئی عورت اپنے خاوند کے مال سے صدقہ

راہا تَبَاعُ فَأَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعْدُ فِي صَدَقَتِكَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ.

۳۶۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّدَقَةِ عَنِ الْمَيِّتِ

۶۳۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَارُوحُ بْنُ عُبَادَةَ نَا زَكْرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أُمِّي تَوَفَّيْتُ أَفَيَنْفَعُهَا أَنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنِّي لِي مَخْرَفٌ فَأُشْهِدُكَ أَنِّي قَدْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَنْهَا قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَبِهِ يَقُولُ أَهْلُ الْعِلْمِ يَقُولُونَ لَيْسَ شَيْءٌ يَصِلُ إِلَى الْمَيِّتِ إِلَّا الصَّدَقَةُ وَالِدُعَاءُ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَمْرُو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَمَعْنَى قَوْلِهِ لِي مَخْرَفٌ يَعْنِي بُسْتًا نَا.

۳۶۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي نَفَقَةِ الْمَرْأَةِ

مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا

۶۳۸: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ نَا شُرَحْبِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيُّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ لَا تُنْفِقُ امْرَأَةٌ شَيْئًا مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا الطَّعَامُ قَالَ ذَاكَ أَفْضَلُ أَمْوَالِنَا وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ وَأَسْمَاءِ ابْنَةِ أَبِي بَكْرٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي أُمَامَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۶۳۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ

دے تو اس کے لئے بھی اجر ہے اور اس کے خاندان کیلئے اس کی مثل ہے اور خاتون کے لئے بھی اس کے برابر (اجر) ہے۔ اور کسی ایک کو اجر ملنے سے کسی دوسرے کا اجر کم نہیں ہوتا۔ شوہر کیلئے کمانے کا اور بیوی کے لئے خرچ کرنے کا اجر ہے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

۶۵۰: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی عورت اپنے شوہر کے گھر سے خوشی کے ساتھ، فساد کی نیت کے بغیر صدقہ دے تو اسے اس کے شوہر کے برابر ثواب ہوگا۔ عورت کو اچھی نیت کا ثواب ہوگا اور خراپچی کیلئے بھی اس کے برابر اجر ہے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمرو بن مرہ کی حدیث سے صحیح ہے۔ عمرو بن مرہ اپنی روایت میں مسروق کا ذکر نہیں کرتے۔

عَائِشَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ تَصَدَّقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا كَانَ لَهَا بِهِ أَجْرٌ وَلِلزَّوْجِ مِثْلُ ذَلِكَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ وَلَا يَنْقُصُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ مِنْ أَجْرِ صَاحِبِهِ شَيْئًا لَهُ بِمَا كَسَبَ وَلَهَا بِمَا انْفَقَتْ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۶۵۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا الْمُؤَمِّلُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَعْطَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا بِطِيبِ نَفْسٍ غَيْرِ مُفْسِدَةٍ فَإِنَّ لَهَا مِثْلَ أَجْرِهِ لَهَا مَانُوثٌ حَسَنًا وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ عَمْرِو ابْنِ مُرَّةٍ لَا يَذْكُرُ فِي حَدِيثِهِ عَنْ مَسْرُوقٍ.

خلاصۃ الباب: عورت کو اگر شوہر کی جانب سے صراحۃً یا عرفاً اجازت ہو تو اس کے لئے شوہر کے مال سے خرچ کرنا جائز ہے بلکہ اس خرچ پر ثواب کی بھی مستحق ہوگی البتہ اجازت نہ ہونے کی صورت میں جائز نہیں یہ خرچہ آخرت میں وبال ہوگا۔

۴۶۲: باب صدقۃ فطر کے بارے میں

۶۵۱: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں صدقہ فطر ایک صاع غلہ، ایک صاع جو یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع خشک انگور یا ایک صاع پیاز سے دیا کرتے تھے۔ پھر ہم اسی طرح صدقہ فطر ادا کرتے رہے۔ یہاں تک کہ امیر معاویہؓ مدینہ آئے اور انہوں نے لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا میرے خیال میں گیہوں (گندم) کے دو شامی مد ایک صاع کھجور کے برابر ہیں۔ راوی کہتے لوگوں نے اس پر عمل شروع کر دیا لیکن میں اسی طرح دیتا رہا جس طرح پہلے دیا کرتا تھا۔ امام ابویسی ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر بعض اہل علم کا عمل ہے کہ ہر چیز سے ایک صاع صدقہ فطر ادا کیا جائے۔ امام

۴۶۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي صَدَقَةِ الْفِطْرِ

۶۵۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ ابْنِ أَسْلَمَ عَنْ عِيَّاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ إِذَا كَانَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ فَلَمْ نَزَلْ نُخْرِجْهُ حَتَّى قَدِمَ مَعَاوِيَةُ الْمَدِينَةَ فَتَكَلَّمَ فَكَانَ فِيمَا كَلَّمَ بِهِ النَّاسَ أَنِّي لَا أَرَى مُدَّيْنٍ مِنْ سَمَرَاءَ الشَّامِ تَعْدِلُ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ قَالَ فَأَخَذَ النَّاسُ بِذَلِكَ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ يَرْوُونَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ صَاعًا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَاسْحَقٍ وَقَالَ

شافعی، احمد اور اسحق کا یہی قول ہے۔ بعض صحابہ وغیرہ کا کہنا ہے کہ ہر چیز کا ایک صاع لیکن گیہوں (گندم) کا نصف صاع ہی کافی ہے۔ سفیان ثوری ابن مبارک اور اہل کوفہ کے نزدیک گیہوں (گندم) کا نصف صاع صدقہ فطر میں دیا جائے۔

۶۵۲: عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے مکہ کی گلیوں میں ایک منادی کو بھیجا (اس نے اعلان کیا) سن لو: صدقہ فطر ہر مسلمان مرد، عورت، غلام، آزاد چھوٹے اور بڑے (سب پر) واجب ہے۔ دو منہ گیہوں (گندم) میں سے یا اس کے علاوہ کسی بھی غلے سے ایک صاع ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے حسن ہے۔

۶۵۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مسلمان مرد و عورت اور آزاد و غلام پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو صدقہ فطر فرض (واجب) کیا۔ پھر لوگوں نے اسے آدھا صاع گیہوں کر دیا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں ابو سعید، ابن عباس، حارث بن عبد الرحمن بن ابوذباب کے دادا ثعلبہ بن ابوصغیر اور عبد اللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے۔

۶۵۴: حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کا صدقہ ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو مقرر فرمایا اور اسے ہر مسلمان آزاد، غلام، مرد اور عورت پر فرض (واجب) قرار دیا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عمرؓ حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کو مالک، نافع سے وہ ابن عمرؓ سے اور وہ نبی ﷺ سے ابویوب کی حدیث کی مثل روایت کرتے ہوئے اس میں ”من المسلمین“ کا لفظ زیادہ روایت کرتے ہیں اور اسے کئی اور راوی بھی نافع سے روایت کرتے ہیں لیکن وہ ”من المسلمین“ کے الفاظ کا ذکر نہیں کرتے۔ اس

بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ صَاعٌ إِلَّا مِنَ الْبُرِّ فَإِنَّهُ يُجْزَى نِصْفُ صَاعٍ وَهُوَ قَوْلُ سَفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ يَرَوْنَ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ.

۶۵۲: حَدَّثَنَا عَقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْبَصْرِيُّ نَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُنَادِيًا فِي فِجَاجِ مَكَّةَ لَا إِنْ صَدَقَةَ الْفِطْرِ وَاجِبَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ ذَكَرٌ أَوْ أُنْثَى حُرٌّ أَوْ عَبْدٌ صَغِيرٌ أَوْ كَبِيرٌ مَذْنَانِ مِنْ قَمْحٍ أَوْ سِوَاهُ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ.

۶۵۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ حَمَّادٍ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلَى الذَّكَرِ وَالْأُنْثَى وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوكِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ قَالَ فَعَدَلَ النَّاسُ إِلَى نِصْفِ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَجَدِّ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي دُؤَابٍ وَثَعْلَبَةَ بْنِ أَبِي صُغَيْرٍ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ.

۶۵۴: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنُ نَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَرَضَ زَكَاةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى كُلِّ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ ذَكَرٌ أَوْ أُنْثَى مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ رَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ أَيُّوبَ وَفِيهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَرَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ نَافِعٍ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي

هَذَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا كَانَ لِلرَّجُلِ عَيْدٌ غَيْرُ مُسْلِمِينَ لَمْ يُوَدَّ عَنْهُمْ صَدَقَةُ الْفِطْرِ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُوَدَّى مِنْهُمْ وَإِنْ كَانُوا غَيْرَ مُسْلِمِينَ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَاسْحَقُ.

مسئلے میں اہل علم کا اختلاف ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اگر کسی شخص کے غلام مسلمان نہ ہوں تو ان کی طرف سے صدقہ فطر ادا کرنا ضروری نہیں۔ امام مالک، شافعی اور احمد کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک اگر غلام مسلمان نہ بھی ہوں تب بھی صدقہ فطر ادا کرنا ضروری ہے اور یہ سفیان ثوری، ابن مبارک اور اسحق کا قول ہے۔

خُلاصَةُ الْبَابِ: اکثر ائمہ کرام کے نزدیک صدقہ الفطر کے لئے کوئی نصاب مقرر نہیں بلکہ ہر اس شخص پر واجب ہے جس کے پاس ایک دن اور ایک رات کی خوراک ہے امام ابو حنیفہ کے نزدیک صدقہ الفطر کا وہی نصاب ہے جو زکوٰۃ کا ہے اگرچہ مال نامی ہونا شرط نہیں ہے اور سال گذرنا بھی شرط نہیں۔ دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک صدقہ الفطر میں خواہ گندم دیا جائے یا جو یا کھجور یا کشمش سب کا ایک صاع فی کس واجب ہے اس کے برخلاف امام ابو حنیفہ کے نزدیک گندم کا نصف صاع اور دیگر اجناس کا ایک صاع واجب ہوتا ہے۔ ائمہ ثلاثہ کی دلیل حدیث جس کے راوی حضرت ابوسعید خدریؓ ہیں اس حدیث میں لفظ طعام استعمال کیا گیا ہے جس کو ائمہ ثلاثہ نے گندم کے معنی پر محمول کیا ہے لیکن امام صاحب فرماتے ہیں کہ طعام سے مراد گندم نہیں بلکہ جوار یا باجرہ وغیرہ ہے کیونکہ حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ عہد رسالت میں ہمارا طعام (خوراک) جو کشمش کھجور اور پنیر تھے۔ وجہ یہی ہے کہ گندم اس دور میں بہت کم تھی اور حضرت ابوسعید خدریؓ کا مذہب یہی تھا کہ گندم میں نصف صاع واجب ہوتا ہے۔

۴۶۳: باب صدقہ فطر نماز عید سے پہلے

دینے کے بارے میں

۶۵۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کی نماز ادا کرنے سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم دیا کرتے تھے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ اہل علم کے نزدیک نماز کیلئے جانے سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنا مستحب ہے۔

۴۶۴: باب وقت سے پہلے زکوٰۃ ادا

کرنے کے بارے میں

۶۵۶: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت

۴۶۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَقْدِيمِهَا

قَبْلَ الصَّلَاةِ

۶۵۵: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو وَالحَدَّاءُ السَّمْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ بِإِخْرَاجِ الزَّكَاةِ قَبْلَ الْعُدُوِّ لِلصَّلَاةِ يَوْمَ الْفِطْرِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ وَهُوَ الَّذِي يَسْتَحِبُّهُ أَهْلُ الْعِلْمِ أَنْ يُخْرِجَ الرَّجُلُ صَدَقَةَ الْفِطْرِ قَبْلَ الْعُدُوِّ إِلَى الصَّلَاةِ.

۴۶۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْجِيلِ

الزَّكَاةِ

۶۵۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَاسِعُ بْنُ

عباس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زکوٰۃ کے وقت سے پہلے ادا کرنے کے بارے میں سوال کیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس کی اجازت دے دی۔

۶۵۷: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ہم عباس سے گزشتہ سال اس سال کی بھی زکوٰۃ لے چکے ہیں۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ تعجیل زکوٰۃ کے بارے میں اسرائیل کی جان بن دینار سے مروی حدیث کو میں اس سند کے علاوہ نہیں جانتا اور میرے نزدیک اسماعیل بن زکریا کی جانج سے مروی حدیث اسرائیل کی جانج سے مروی حدیث سے اصح ہے اور یہ حدیث حکم بن عتیبہ کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل بھی مروی ہے۔ اہل علم کا وقت سے پہلے زکوٰۃ کی ادائیگی میں اختلاف ہے۔ اہل علم کی ایک جماعت کہتی ہے کہ زکوٰۃ وقت سے پہلے ادا نہ کی جائے۔ سفیان ثوری کا بھی یہی قول ہے کہ میرے نزدیک اس میں جلدی بہتر نہیں۔ اکثر اہل علم کے نزدیک وقت سے پہلے زکوٰۃ ادا کرنے سے زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے۔ امام شافعی، احمد اور اسحق کا بھی یہی قول ہے۔

۴۶۵: باب سوال کرنے کی ممانعت

۶۵۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اگر کوئی شخص صبح نکلے اور اپنی پیٹھ پر کڑیاں لے کر واپس ہو پھر اس میں سے صدقہ کرے اور لوگوں سے سوال کرنے سے بے نیاز ہو جائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ کوئی شخص کسی سے سوال کرے پھر اس کی مرضی وہ اسے دے یا نہ دے۔ پس اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور پہلے خرچ کروان پر جن کی کفالت تمہارے ذمہ ہے۔ اس باب میں حکیم بن حزام، ابوسعید خدری، زہیر بن

مَنْصُورٌ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكْرِيَّا عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُثَيْبَةَ عَنْ حُجَّيَّةَ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ الْعَبَّاسَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَعْجِيلِ صَدَقَتِهِ قَبْلَ أَنْ تَحُلَّ فَرَخَصَ لَهُ فِي ذَلِكَ.

۶۵۷: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ الْكُوفِيُّ نَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ حُجْرٍ الْعَدَوِيِّ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعُمَرَ أَنَا قَدْ أَخَذْنَا زَكَاةَ الْعَبَّاسِ عَامَ الْأَوَّلِ لِلْعَامِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَا أَعْرِفُ حَدِيثَ تَعْجِيلِ الزُّكُوَّةِ مِنْ حَدِيثِ إِسْرَائِيلَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَحَدِيثِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ زَكْرِيَّا عَنِ الْحَجَّاجِ عِنْدِي أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ إِسْرَائِيلَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُثَيْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ وَقَدْ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي تَعْجِيلِ الزُّكُوَّةِ قَبْلَ مَحَلِّهَا فَرَأَى طَائِفَةٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ لَا يَعْجَلَهَا وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ قَالَ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ لَا يَعْجَلَهَا وَقَالَ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ يَعْجَلَهَا قَبْلَ مَحَلِّهَا أَجْزَأُ عَنْهُ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ.

۴۶۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْمَسْأَلَةِ

۶۵۸: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ بَيَانَ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَأَنْ يَغْدُوَ أَحَدُكُمْ فَيَحْتَطِبَ عَلَى ظَهْرِهِ فَيَتَصَدَّقَ مِنْهُ لَيْسَتْغْنَى بِهِ عَنِ النَّاسِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ رَجُلًا أَعْطَاهُ أَوْ مَنَعَهُ ذَلِكَ فَإِنَّ الْيَدَ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى وَابْتَدَأُ بِمَنْ تَعْمَلُ وَفِي الْبَابِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ وَأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَالزُّبَيْرِ ابْنِ الْعَوَّامِ وَعَطِيَّةِ

عوام، عطیہ سعدی، عبد اللہ بن مسعود، مسعود بن عمرو، ابن عباس، ثوبان، زیاد بن حارث صدائی، انس، حبشی بن جنادہ، قبیصہ بن مخارق، سمرہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حسن صحیح غریب ہے۔ اور بیان کی قیس سے روایت کی وجہ سے غریب ہے۔

السَّعْدِيُّ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ وَمَسْعُودُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبَّاسٍ وَثُوبَانُ وَزَيْدُ بْنُ الْحَارِثِ الصَّدَائِيُّ وَانْسٌ وَحَبْشِيُّ بْنُ جُنَادَةَ وَقَبِيصَةُ بْنُ مُخَارِقٍ وَسَمُرَةٌ وَابْنُ عُمَرَ قَالَ أَبُو مُوسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ يُسْتَعْرَبُ مِنْ حَدِيثِ بَيَانٍ عَنْ قَيْسٍ.

۶۵۹: حضرت سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سوال کرنا ایک خرابی ہے کہ آدمی اس سے اپنی آبرو کو خراب کرتا ہے یا ایک زخم ہے کہ اس سے آدمی اپنے چہرے کو زخمی کرتا ہے۔ البتہ اگر کوئی شخص حکمران سے سوال کرے یا کسی ضروری امر میں سوال کرے (تو جائز ہے) امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۵۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَا وَكِيعٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَقْبَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ كَذَّيْكَدُهَا الرَّجُلُ وَجَهَهُ إِلَّا أَنْ يُسْأَلَ الرَّجُلُ سُلْطَانًا أَوْ فِي أَمْرٍ لَا بُدَّ مِنْهُ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

خلاصۃ الابیواب: (۱) ائمہ اربعہ کا اس پر اتفاق ہے کہ صدقۃ الفطر کی ادائیگی نماز عید کے لئے جانے سے پہلے مستحب ہے۔ (۲) نصاب مکمل ہونے سے پہلے اگر زکوٰۃ ادا کرے تو بالاتفاق ادائیگی درست نہ ہوگی اگر نصاب مکمل ہونے کے بعد حولان حول سے زکوٰۃ ادا کی جائے تو اکثر ائمہ کرام کے نزدیک درست ہے۔ (۳) اوپر کا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ خرچ کرنے والا مانگنے والے سے بہتر ہے۔ یا ہاتھ سے مراد نعمت ہے مطلب یہ ہے کہ زیادہ عطیہ قلیلہ کے مقابلہ میں بہتر ہے۔

أَبْوَابُ الصَّوْمِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روزوں کے متعلق ابواب

جو ثابت ہیں رسول اللہ ﷺ سے

۴۶۶: باب رمضان کی فضیلت

۶۶۰: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب رمضان کی پہلی رات آتی ہے تو شیاطین اور سرکش جنوں کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا اور دوزخ کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور پھر اس کا کوئی دروازہ نہیں کھولا جاتا۔ پھر جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور اس کا کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا اور پکارنے والا پکارتا ہے۔ اے خیر کے طلبگار آگے بڑھ اور اے شر کے طلبگار ٹھہر جا اور اللہ کی طرف سے بندے آگ سے آزاد کر دیے جاتے ہیں۔ یہ معاملہ ہر رات جاری رہتا ہے۔ اس باب میں عبد الرحمن بن عوفؓ، ابن مسعودؓ اور سلیمانؓ سے بھی روایت ہے۔

۶۶۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے رمضان کے روزے رکھے اور رات ایمان کے ساتھ ثواب کے لئے قیام کیا اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور جو آدمی لیلۃ القدر میں ایمان اور طلب ثواب کی نیت سے کھڑا ہو کر عبادت کرے اس کے گزشتہ گناہ (صغیرہ) بخش دیئے جاتے ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ امام ابو یوسفؒ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابو ہریرہؓ کی ابو بکر بن عیاش سے مروی روایت غریب ہے ہم اسے ابو بکر بن عیاش کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔ ابو بکر بن عیاش، اعمش سے وہ ابوصالح سے اور وہ ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ البتہ ہم اس حدیث کو ابو بکر کی سند سے جانتے ہیں۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں میں نے امام بخاریؒ سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا ہم سے حسن بن

۴۶۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ

۶۶۰: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ نَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ عِيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ وَمَرَدَةُ الْجِنِّ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّيِّرَانِ فَلَمْ يَفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ وَفُتِحَتْ أَبْوَابُ الْخَيْرِ فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ وَ يُنَادِي مُنَادٍ يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ أَقْبِلْ وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ أَقْصِرْ وَلِلَّهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ وَذَلِكَ كُلُّ لَيْلَةٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَسَلْمَانَ .

۶۶۱: حَدَّثَنَا هَذَا نَاعِبِدُهُ وَالْمُخَارِبِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرِو عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَقَامَهُ إِيْمَانًا وَاجْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ الَّذِي رَوَاهُ أَبِي بَكْرٍ بْنُ عِيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي بَكْرٍ وَ سَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ نَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ نَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَوْلُهُ قَالَ إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَذَكَرَ الْحَدِيثُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهَذَا أَصَحُّ

عِنْدِي مِنْ حَدِيثِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عِيَّاشٍ. رَجَعَ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْوَحْشِ إِلَى الْوَحْشِ فِي رَجَبٍ لَمْ يَكُنْ فِيهِ صَوْمٌ.

نے نبی اکرم ﷺ کا یہ قول روایت کیا ہے ”اذا كان الخ.“ یعنی یہی حدیث امام بخاریؒ فرماتے ہیں یہ روایت میرے نزدیک ابوبکر بن عیاش کی روایت سے صحیح ہے۔

فَأَمَّا هَذَا: جہاں اس طرح کی احادیث ہیں وہاں صغائر کے ساتھ کبار بھی معاف ہوں گے کہ جب آدمی عبادت کرے گا تو توبہ بھی یقیناً کرے گا۔ توبہ گناہوں کو کھاتی ہے البتہ حقوق العباد معاف نہ ہوں گے جب تک جس کا حق مارا، غصب کیا یا کسی پر بے جا الزام لگایا اس سے معافی کے بعد خدا سے معافی طلب کی جائے کہ یا اللہ! اس شخص نے تو معاف کر دیا اب تو بھی معاف کر دے۔ اگر متعلقہ شخص یا اشخاص فوت ہو چکے ہوں تو ان کے ورثاء سے رجوع کیا جائے اور اس کے لئے دعائے مغفرت کی جائے اگر کوئی مال رشوت میں یا دھوکے سے لیا ہے تو وہ واپس ان کے مالکوں کو دیا جائے اگر زندہ نہیں ہیں تو ورثاء تلاش کر کے ان کو دیا جائے ورنہ مسکینوں محتاجوں کو دیا جائے۔ اگر جائیداد بھی فروخت کرنا پڑے تو سستا سودا ہے ورنہ قیامت کو حساب کتاب میں اپنی نیکیاں اسکو دینا پڑیں گی۔ اگر نیکیاں ختم ہو گئیں تو متعلقہ شخص کے گناہ اس پر ڈال دئے جائیں گے ایک حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ ایسا شخص سب سے بڑا قاتل ہے۔

۴۶۷: باب رمضان کے

۴۶۷: بَابُ مَا جَاءَ لَا تَقْدُمُوا

استقبال کی نیت سے روزے نہ رکھے

الشَّهْرِ بِصَوْمِ

۶۶۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان سے ایک یا دو دن پہلے رمضان کے استقبال کی نیت سے روزے نہ رکھو البتہ کسی کے ایسے روزے جو وہ ہمیشہ سے رکھتا آ رہا ہے ان دنوں میں آجائیں (مثلاً جمعہ وغیرہ کو روزہ رکھنا) تو ایسی صورت میں رکھ لے۔ اور رمضان کا چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور شوال کا چاند دیکھ کر افطار کرو اور اگر بادل ہو جائیں تو تیس دن پورے کرو۔ اس باب میں بعض صحابہؓ سے بھی روایت ہے۔ منصور بن معتمر، ربیع بن حراش سے اور وہ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔ امام ابویسٰی ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے اور اسی پر علماء کا عمل ہے کہ رمضان سے ایک دو دن پہلے اس کی تعظیم اور استقبال کی نیت سے روزے رکھنا مکروہ ہے اور اگر کوئی ایسا دن آجائے کہ اس میں وہ ہمیشہ روزہ رکھتا ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

۶۶۲: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا عَبْدَ بْنَ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْدُمُوا الشَّهْرَ بِيَوْمٍ وَلَا بِيَوْمَيْنِ إِلَّا أَنْ يُوَافِقَ ذَلِكَ صَوْمًا كَانَ يَصُومُهُ أَحَدُكُمْ صُومُوا لِرُؤْيَيْهِ وَافْطَرُوا لِرُؤْيَيْهِ فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوا ثَلَاثِينَ ثُمَّ افْطَرُوا وَفِي الْبَابِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَنَا مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسُخُوْهِ هَذَا قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا أَنْ يَتَعَجَّلَ الرَّجُلُ بِصِيَامٍ قَبْلَ دُخُولِ شَهْرِ رَمَضَانَ لِمَعْنَى رَمَضَانَ وَإِنْ كَانَ رَجُلٌ يَصُومُ صَوْمًا فَوَافِقَ صِيَامَهُ ذَلِكَ فَلَا بَأْسَ بِهِ عِنْدَهُمْ.

۶۶۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

۶۶۳: حَدَّثَنَا هَذَا نَا وَكَيْعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزے نہ رکھو لیکن اگر کوئی شخص پہلے سے روزے رکھتا ہو تو وہ رکھ سکتا ہے۔ امام ابو یوسفی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَقْلَمُوا شَهْرَ رَمَضَانَ بِصِيَامٍ قَبْلَهُ يَوْمٌ أَوْ يَوْمَيْنِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَجُلًا كَانَ يَصُومُ صَوْمًا فَلْيُصِمْهُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۴۶۸: باب شک کے

دن روزہ رکھنا مکروہ ہے

۴۶۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

صَوْمِ يَوْمِ الشَّكِّ

۶۶۴: حضرت صلہ بن زفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم عمار بن یاسر کے پاس تھے کہ ایک بھی ہوئی بکری لائی گئی عمار رضی اللہ عنہ نے کہا کھاؤ۔ پس کچھ لوگ ایک طرف ہو گئے اور کہنے لگے کہ ہم روزے سے ہیں۔ عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس نے شک کے دن روزہ رکھا اس نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔ اس باب میں ابو ہریرہؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو یوسفی ترمذی فرماتے ہیں حدیث عمار رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے اور اسی پر اکثر اہل علم کا عمل ہے جن میں صحابہ رضی اللہ عنہم، تابعین وغیرہ شامل ہیں۔ سفیان ثوری، مالک بن انس، عبد اللہ بن مبارک، شافعی، احمد اور اسحق کا بھی یہی قول ہے کہ شک کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے۔ بعض حضرات کہتے ہیں کہ اگر کسی نے اس دن روزہ رکھ لیا پھر اسے معلوم ہوا کہ وہ دن واقعی رمضان کا دن تھا تو وہ روزے کی قضا کرے وہ روزہ اس کے لئے کافی نہیں۔

۶۶۴: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ صَلَّةِ بْنِ زُفَرٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَمَارِ بْنِ يَاسِرٍ فَأَتَانِي بِشَاةٍ مَضْلِيَّةٍ فَقَالَ كُلُوا فَتَسْحَى بَعْضُ الْقَوْمِ فَقَالَ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ عَمَارٌ وَمَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِي يَشْكُ فِيهِ فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَآنَسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَمَارٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِينَ وَبِهِ يَقُولُ سَفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَقُ كَرِهُوا أَنْ يَصُومَ الرَّجُلُ الْيَوْمَ الَّذِي يَشْكُ فِيهِ وَرَأَى أَكْثَرُهُمْ إِنْ صَامَهُ وَكَانَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ أَنْ يَقْضَى يَوْمًا مَكَانَهُ.

خلاصہ الابیواب: (۱) یوم الشک سے مراد تیس شعبان ہے اس دن اگر کوئی شخص اس خیال سے روزہ رکھے کہ ہو سکتا ہے کہ یہ دن رمضان کا ہو اور ہمیں چاند نظر نہ آیا ہو تو اس نیت سے روزہ رکھنا باتفاق ائمہ مکروہ تحریمی ہے پھر اگر کوئی شخص کسی خاص دن نفل روزہ رکھنے کا عادی ہو اور وہی دن اتفاق سے یوم الشک ہو تو اس کے لئے بیت نفل روزہ رکھنا باتفاق جائز ہے (۲) اس حدیث میں صراحت فرمادی کہ ثبوت "شہر" کا مدار چاند کے دیکھنے پر ہے لہذا اس سے یہ ثابت ہوا کہ محض حسابات کے ذریعہ چاند کے ہونے یا نہ ہونے کا فیصلہ کر کے ثبوت شہر نہیں ہو سکتا۔

۴۶۹: باب رمضان کیلئے

شعبان کے چاند کا خیال رکھنا چاہئے

۴۶۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي إِحْصَاءِ

هَلَالِ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ

۶۲۵: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ حَجَّاجٍ نَائِيحِي بْنُ يَحْيَى نَا
أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَحْضُوا أَهْلَالَ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ
أَبِي هُرَيْرَةَ لَا نَعْرِفُهُ مِثْلَ هَذَا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي
مُعَاوِيَةَ وَالصَّحِيحُ مَا رَوَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ
أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَا تَقْدُمُوا شَهْرَ رَمَضَانَ يَوْمَ وَلَا يَوْمَيْنِ
وَهَكَذَا رَوَى عَنْ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ نَحْوَ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَاللَّيْثِي.

۴۷۰: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الصَّوْمَ لِرُؤْيَا

الْهَلَالِ وَالْإِفْطَارَ لَهُ

۶۲۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ سَمَاقِ بْنِ
حَرْبٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصُومُوا قَبْلَ رَمَضَانَ صُومُوا
لِرُؤْيَا وَافْطَرُوا لِرُؤْيَا فَإِنْ حَالَتْ دُونَهُ غِيَابَةٌ فَأَكْمِلُوا
ثَلَاثِينَ يَوْمًا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي بَكْرَةَ
وَأَبْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثُ
حَسَنٍ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ.

۴۷۱: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ

تِسْعًا وَعِشْرِينَ

۶۲۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا بْنُ يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا
ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي عِيْسَى بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي ضَرَّارٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ
قَالَ مَا صُمْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تِسْعًا وَعِشْرِينَ أَكْثَرَ مِمَّا صُمْنَا ثَلَاثِينَ وَفِي الْبَابِ عَنْ
عُمَرَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ وَسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ

۶۲۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا: رمضان کے لئے شعبان کے چاند کے دن گنتے رہو
امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابو ہریرہؓ کی حدیث کو ہم ابو
معاویہ کی اس سند کے علاوہ نہیں جانتے اور صحیح وہی ہے جو محمد
بن عمرو سے بواسطہ ابوسلمہ مروی ہے۔ ابوسلمہؒ ابو ہریرہؓ سے اور
وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ
ﷺ نے فرمایا رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھو۔
یحییٰ بن ابی کثیر سے بھی اسی طرح مروی ہے۔ یحییٰ بن ابی کثیر
ابوسلمہ سے اور وہ ابو ہریرہؓ سے محمد بن عمرو لیشی کی مثل روایت
کرتے ہیں۔

۴۷۰: باب چاند دیکھ کر روزہ

رکھے اور چاند دیکھ کر افطار کرے

۶۲۶: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا کہ رمضان سے پہلے روزہ نہ رکھو۔ چاند دیکھ کر روزہ
رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو اور اگر اس کے درمیان بادل حائل
ہو جائیں تو تیس دن پورے کرو۔ اس باب میں ابو ہریرہؓ
ابوبکرؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے، امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ
فرماتے ہیں ابن عباسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور ان ہی سے
کئی سندوں سے مروی ہے۔

۴۷۱: باب مہینہ کبھی

انیس دن کا بھی ہوتا ہے

۶۲۷: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ
فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
اکثر تیس روزے ہی رکھے انیس کا اتفاق کم ہی ہوا۔ اس باب
میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی
اللہ عنہا، سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ
عنہما، ابن عمر رضی اللہ عنہما، انس رضی اللہ عنہ، جابر رضی اللہ عنہ،

ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ کبھی انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

۶۲۸: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج سے ایک ماہ تک نہ ملنے کی قسم کھائی اور انتیس دن تک ایک بالائی کمرے میں رہے۔ صحابہؓ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ایک ماہ کی قسم کھائی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

۴۷۲: باب چاند کی گواہی پر روزہ رکھنا

۶۲۹: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: میں نے چاند دیکھا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ اعرابی نے کہا جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے بلالؓ لوگوں میں اعلان کر دو کہ وہ کل روزہ رکھیں۔

۶۷۰: ہم سے روایت کی ابو کریب نے ان سے حسین جعفی نے وہ روایت کرتے ہیں زائدہ سے وہ سماک بن حرب سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابن عباسؓ کی حدیث میں اختلاف ہے۔ سفیان ثوری وغیرہ سماک بن حرب سے وہ عکرمہ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کرتے ہیں۔ اور سماک کے اکثر ساتھی اسے عکرمہ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل ہی روایت کرتے ہیں۔ اکثر علماء کا اسی پر عمل ہے کہ رمضان کے روزے کے لئے ایک آدمی کی گواہی کافی ہے۔ ابن مبارکؒ، شافعیؒ اور احمدؒ کا یہی قول ہے۔ جب کہ اسحاقؒ دو آدمیوں کی گواہی کو معتبر سمجھتے ہیں لیکن عید کے چاند کے متعلق علماء متفق ہیں کہ اس میں دو آدمیوں کی گواہی معتبر ہوگی۔

وَأَبْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ وَآنَسٍ وَجَابِرٍ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَأَبِي بَكْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّهْرُ يَكُونُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ.

۶۲۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلَ بْنَ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ قَالَ أَلِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ شَهْرًا فَأَقَامَ فِي مَشْرُبَةٍ تِسْعًا وَعِشْرِينَ يَوْمًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ أَلَيْتَ شَهْرًا فَقَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۴۷۲: بَاب مَا جَاءَ فِي الصَّوْمِ بِالشَّهَادَةِ

۶۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ نَا الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ سِمَاكِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ الْهَلَالَ فَقَالَ أَتَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَتَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَا بِلَالُ أَذِنَ فِي النَّاسِ أَنْ يَصُومُوا غَدًا.

۶۷۰: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا حُسَيْنُ الْجَعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيهِ إِخْتِلَافٌ وَرَوَى سَفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُهُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَكَثُرَ أَصْحَابُ سِمَاكِ رَوَوْا عَنْ سِمَاكِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا تَقْبَلُ شَهَادَةُ رَجُلٍ وَاحِدٍ فِي الصَّيَامِ وَبِهِ يَقُولُ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَقَالَ إِسْحَاقُ لَا يُصَامُ إِلَّا بِشَهَادَةِ رَجُلَيْنِ وَلَمْ يَخْتَلِفْ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْأَفْطَارِ أَنَّهُ لَا يَقْبَلُ فِيهِ إِلَّا شَهَادَةُ رَجُلَيْنِ.

فائدہ: یہ ایسے دو آدمی ہونے چاہئیں جن کی شہادت بروئے شریعت عدالت میں صحیح تسلیم کی جائے۔

خلاصۃ الباب: شہادت کے بارے میں تفصیل یہ ہے کہ اگر مطلع صاف نہ ہو یعنی کوئی بادل یا غبار یا دھواں افق پر ایسا چھایا ہوا ہو جو چاند کو چھپا دے تو رمضان کے علاوہ دوسرے مہینوں کے لئے دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت کافی ہے بشرطیکہ ان میں گواہ کے اوصاف موجود ہوں۔ اگر مطلع صاف ہو تو عید کے لئے دو چار گواہوں کے بیان کا اعتبار نہ ہوگا کہ ہم نے اس بستی یا شہر میں چاند دیکھا ہے بلکہ اس صورت میں بڑی جماعت کی گواہی ضروری ہوگی جو مختلف اطراف سے آئے ہوں یہ اس وقت شرط ہے جبکہ کسی بستی یا شہر کے عام لوگوں کو چاند نظر نہ آیا ہو۔ رمضان کے چاند کیلئے مطلع صاف نہ ہونے کی صورت میں ایک ثقہ مسلمان مرد یا عورت کی شہادت کافی ہے لیکن مطلع صاف ہونے کی صورت میں بڑی جماعت کی شہادۃ ضروری ہوگی۔

۴۷۳: بَابُ مَا جَاءَ شَهْرًا

۴۷۳: باب عید کے

عِيدٌ لَا يَنْقُصَانِ

دو مہینے ایک ساتھ کم نہیں ہوتے

۶۷۱: حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عید کے دونوں مہینے (یعنی رمضان اور ذوالحجہ) ایک ساتھ کم نہیں ہوتے۔ امام ابو یوسف ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابوبکرہ حسن ہے۔ اور عبدالرحمن بن ابی بکرہ سے بحوالہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مرسل روایت کی گئی ہے۔ امام احمد کہتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک سال میں رمضان اور ذوالحجہ دونوں انتیس، انتیس دن کے نہیں ہوتے اگر ایک انتیس دن کا ہوگا تو دوسرا تیس کا لیکن اسحق کہتے ہیں کہ دونوں ماہ اگر انتیس دن کے بھی ہوں تب بھی ان میں سے ایک و ثواب تیس دن کا ہی ہوتا ہے۔ اس میں کمی نہیں ہوتی چنانچہ اس قول کے مطابق دونوں ماہ انتیس دن کے بھی ہو سکتے ہیں۔

۶۷۱: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ الْبَصْرِيُّ نَابِشْرُونُ الْمُفَضَّلُ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا عِيدٌ لَا يَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَبِي بَكْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا قَالَ أَحْمَدُ مَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ شَهْرًا عِيدٌ لَا يَنْقُصَانِ يَقُولُ لَا يَنْقُصَانِ مَعَانِي سَنَةٍ وَاحِدَةٍ شَهْرٌ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ إِنْ نَقَصَ أَحَدُهُمَا تَمَّ الْآخَرُ وَقَالَ إِسْحَقُ مَعْنَاهُ لَا يَنْقُصَانِ يَقُولُ وَإِنْ كَانَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ فَهُوَ تَمَامٌ غَيْرُ نَقْصَانٍ وَعَلَى مَذْهَبِ إِسْحَقٍ يَكُونُ يَنْقُصُ الشَّهْرَانِ مَعَانِي سَنَةٍ وَاحِدَةٍ.

فائدہ: اس حدیث کا اصل مفہوم یہ ہے کہ اگر انتیس کے بھی ہوں تو اجر میں کمی نہیں ہوتی چنانچہ اس میں ایک اشکال ہے کہ ذوالحجہ (عید الاضحیٰ یا حج) ہر سال نو اور دس ہی کی ہوگی (واللہ اعلم)

خلاصۃ الباب: مطلب یہ ہے کہ یہ دونوں مہینے اگر ایام کی تعداد کے اعتبار سے کم بھی ہو جائیں تب بھی اجر و ثواب کے اعتبار سے کم نہیں ہوں گے۔

۴۷۴: بَابُ مَا جَاءَ لِكُلِّ

أَهْلِ بَلَدٍ رُؤْيَتْهُمْ

۶۷۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَزْمَةَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْحَارِثِ بَعَثَتْهُ إِلَى مُعَاوِيَةَ بِالشَّامِ قَالَ فَقَدِمْتُ الشَّامَ فَقَضَيْتُ حَاجَتَهَا وَاسْتَهْلَ عَلَى هِلَالٍ رَمَضَانَ وَأَنَا بِالشَّامِ قَالَ فَرَأَيْنَا الْهِلَالَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فِي آخِرِ الشَّهْرِ فَسَأَلَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ ذَكَرَ الْهِلَالَ فَقَالَ مَتَى رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ فَقُلْتُ رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ أَنْتَ رَأَيْتَهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فَقُلْتُ رَأَاهُ النَّاسُ وَصَامُوا وَصَامَ مُعَاوِيَةُ فَقَالَ لَكِنْ رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ السَّبْتِ فَلَا نَزَالَ نَصُومُ حَتَّى نَكْمَلَ ثَلَاثِينَ يَوْمًا أَوْ نَرَاهُ فَقُلْتُ لَا تَكْتَفِي بِرُؤْيَةِ مُعَاوِيَةَ وَصِيَامِهِ قَالَ لَا هَكَذَا أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ لِكُلِّ أَهْلِ بَلَدٍ رُؤْيَتْهُمْ.

۴۷۴: باب ہر شہر والوں

کیلئے انہی کے چاند دیکھنے کا اعتبار ہے

۶۷۲: روایت کی کریب نے کہ ام فضل بنت حارث نے مجھے کو امیر معاویہ کے پاس شام بھیجا۔ کریب کہتے ہیں میں شام گیا اور ان کا کام پورا کیا۔ اسی اثناء میں رمضان آگیا۔ پس ہم نے جمعہ کی شب چاند دیکھا۔ پھر میں رمضان کے آخر میں مدینہ واپس آیا تو ابن عباسؓ نے مجھ سے چاند کا ذکر کیا اور پوچھا کہ تم نے کب چاند دیکھا تھا؟ میں نے کہا جمعہ کی شب کو۔ ابن عباسؓ نے فرمایا تم نے خود دیکھا تھا؟ میں نے کہا: لوگوں نے دیکھا اور روزہ رکھا، امیر معاویہؓ نے بھی روزہ رکھا۔ ابن عباسؓ نے فرمایا ہم نے تو بیٹے کی رات چاند دیکھا تھا لہذا ہم تیس روزے رکھیں گے یا یہ کہ عید الفطر کا چاند نظر آجائے۔ حضرت کریب کہتے ہیں: میں نے کہا کیا آپ کے لئے امیر معاویہ کا چاند دیکھنا اور روزہ رکھنا کافی نہیں؟ ابن عباسؓ نے فرمایا نہیں۔ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح حکم دیا ہے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں کہ ابن عباسؓ کی حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے کہ ہر شہر والوں کیلئے انہی کا چاند دیکھنا معتبر ہے۔

خلاصۃ الباب:

رویت ہلال کے معاملہ میں ایک اہم سوال اختلاف مطالع (یعنی ایک علاقہ میں چاند کے نظر آنے کا دوسرے علاقہ میں اعتبار ہے یا نہیں) کا بھی سامنے آتا ہے وہ یہ کہ سورج اور چاند سے یہ تو ظاہر ہے کہ دنیا میں ہر وقت موجود رہتے ہیں۔ آفتاب ایک جگہ طلوع ہوتا ہے تو دوسری جگہ غروب ایک جگہ دوپہر ہے تو دوسری جگہ عشاء کا وقت اسی طرح چاند ایک جگہ ہلال بن کر چمک رہا ہے تو دوسری جگہ پورا چاند بن کر اور کسی جگہ بالکل غائب ہے علماء کے اس بارے میں دو قول ہیں ایک یہ ہے کہ اختلاف مطالع کا شرعاً اعتبار ہے لہذا ایک مطلع کی رویت دوسرے مطلع کے لئے کافی نہیں بلکہ ہر شہر کے لوگ اپنی رویت کا الگ اعتبار کریں گے۔ دوسرا مذہب یہ ہے کہ اختلاف مطالع معتبر نہیں لہذا اگر کسی ایک شہر میں چاند نظر آجائے تو دوسرے شہر کے لوگ اس کے مطابق رمضان یا عید کر سکتے ہیں بشرطیکہ اس شہر میں شرعی طریقہ سے ثبوت ہو جائے لیکن متاخرین حنفیہ میں بعض حضرات نے فرمایا کہ دور دراز کے ممالک میں چاند دیکھنے کا اعتبار نہیں ہے۔ یعنی جو ممالک اتنے دور ہوں کہ ان کے اختلاف مطالع کا اعتبار نہ کرنے سے دو دن کا فرق پڑ جائے وہاں اختلاف مطالع کا اعتبار ہوگا۔

۴۷۵: بَابُ مَا جَاءَ مَا يَسْتَحِبُّ

۴۷۵: باب کس چیز

عَلَيْهِ الْإِفْطَارُ

سے روزہ افطار کرنا مستحب ہے

۶۷۳: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کھجور پائے وہ اس سے روزہ افطار کرے اور جس کے پاس کھجور نہ ہو تو وہ پانی سے افطار کرے کیونکہ پانی پاک کرنے والا ہے۔ اس باب میں سلمان بن عامرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں انسؓ کی حدیث کو سعید بن عامر مکی کے علاوہ کسی اور کے شعبہ سے اس طرح روایت کرنے کا ہمیں علم نہیں اور یہ حدیث غیر محفوظ ہے۔ ہم اسے عبدالعزیز بن صہیب کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔ عبدالعزیز بن صہیب اسے انسؓ سے روایت کرتے ہیں۔ شعبہ کے ساتھی بھی حدیث شعبہ سے وہ عاصم احوال سے وہ حصہ بنت سیرین سے وہ رباب سے وہ سلمان بن عامر سے اور وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ اور یہ روایت سعید بن عامر کی روایت سے صحیح ہے۔ اسی طرح یہ حضرات شعبہ سے وہ عاصم وہ حصہ بنت سیرین اور وہ سلیمان بن عامر سے بھی روایت کرتے ہیں اور رباب کا نام ذکر نہیں کرتے۔ پس صحیح روایت سفیان ثوریؒ کی ہی ہے۔ سفیان ثوریؒ، ابن عیینہ اور کئی حضرات سے وہ عاصم احوال سے وہ حصہ بنت سیرین وہ رباب اور وہ سلیمان بن عامر اور ابن عون سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم سے ام راح بنت صلیح، سلمان بن عامر کے حوالے سے روایت کرتی ہیں۔ رباب، راح کی والدہ ہیں۔

۶۷۴: حضرت سلیمان بن عامر الضعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی روزہ افطار کرے تو کھجور سے کرے! اگر کھجور نہ ہو تو پانی سے افطار کرے کیونکہ وہ پاک کرنے والا ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَمْرٍاءَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ نَاسِعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ نَاشِعَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَجَدَ تَمْرًا فَلْيَفْطِرْ عَلَيْهِ وَمَنْ لَا فَلْيَفْطِرْ عَلَى مَاءٍ فَإِنَّ الْمَاءَ طَهُرٌ وَرَوَى الْبَابُ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَنَسٍ لَا نَعْلَمُ أَحَدًا رَوَاهُ عَنْ شُعْبَةَ مِثْلَ هَذَا غَيْرَ سَعِيْدِ بْنِ عَامِرٍ وَهُوَ حَدِيثٌ غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَلَا نَعْلَمُ لَهُ أَصْلًا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ وَقَدْ رَوَى أَصْحَابُ شُعْبَةَ هَذَا الْحَدِيثِ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ حَفْصَةَ ابْنَةِ سِيرِيْنَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ سَعِيْدِ ابْنِ عَامِرٍ وَهَكَذَا رَوَاهُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ حَفْصَةَ ابْنَةِ سِيرِيْنَ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ شُعْبَةَ عَنِ الرَّبَابِ فَالْصَّحِيْحُ مَا رَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِيْنَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ وَابْنِ عُيَيْنَةَ يَقُولُ عَنْ أُمِّ الرَّائِحِ بِنْتِ صُلَيْعٍ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ وَالرَّبَابُ هِيَ أُمُّ الرَّائِحِ.

۶۷۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَا وَكِيعٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ وَنَا هُنَادُ بْنُ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ حَفْصَةَ ابْنَةِ سِيرِيْنَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الصَّبِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَفْطَرْتُمْ أَحَدَكُمْ فَلْيَفْطِرْ عَلَى تَمْرٍ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَفْطِرْ عَلَى مَاءٍ فَإِنَّهُ طَهُرٌ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۶۷۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز (مغرب) سے پہلے چند تازہ کھجوروں سے روزہ افطار کرتے اگر تازہ کھجوریں نہ ہوتیں تو خشک کھجوروں سے روزہ کھولتے اور اگر یہ بھی نہ ہوتیں تو پانی کے چند گھونٹ سے افطار کرتے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۴۷۶: باب عید الفطراس

دن جس دن سب افطار کریں اور عید

الاضحیٰ اس دن جس دن سب قربانی کریں

۶۷۶: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ (رمضان کا) اس دن ہے جب تم سب روزہ رکھو۔ عید الفطر اس روز ہے جب تم سب افطار کرو اور عید الاضحیٰ اس دن ہے جس دن تم سب قربانی کرو۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب حسن ہے۔ بعض علماء نے اس کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ رمضان اور عیدین میں جماعت فرض ہے اور تمام لوگوں کا اس کے لئے اہتمام ضروری ہے۔

۴۷۷: باب جب رات سامنے

آئے اور دن گزرے تو افطار کرنا چاہیے

۶۷۷: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب رات آجائے دن چلا جائے اور سورج غروب ہو جائے تو افطار کرو۔ اس باب میں ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں حدیث عمر رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے۔

۴۷۸: باب جلدی روزہ کھولنا

۶۷۸: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

۶۷۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ نَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْطِرُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَى رُطَبَاتٍ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ رُطَبَاتٌ فْتَمِيرَاتٍ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَمِيرَاتٍ حَسَا حَسَوَاتٍ مِنْ مَاءٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۴۷۶: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْفِطْرَ يَوْمَ

تَفْطِرُونَ وَالْأَضْحَى

يَوْمَ تَضْحُونَ

۶۷۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ نَا إِسْحَاقُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْمُقْبِرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّوْمُ يَوْمَ تَصُومُونَ وَالْفِطْرُ يَوْمَ تَفْطِرُونَ وَالْأَضْحَى يَوْمَ تَضْحُونَ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ وَفَسَّرَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ هَذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ إِنَّمَا مَعْنَى هَذَا الصَّوْمُ وَالْفِطْرُ مَعَ الْجَمَاعَةِ وَعَظَمَ النَّاسُ.

۴۷۷: بَابُ مَا جَاءَ إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ

وَأَذْبَرَ النَّهَارَ فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ

۶۷۷: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ نَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ غَمَرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ وَأَذْبَرَ النَّهَارَ وَغَابَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرْتَ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ أَبِي أَوْفَى وَابْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۴۷۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْجِيلِ الْإِفْطَارِ

۶۷۸: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک لوگ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے ہمیشہ بھلائی سے رہیں گے۔ اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما، عائشہ رضی اللہ عنہا اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ سہل بن سعد کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اسی کو اختیار کیا ہے علماء صحابہ وغیرہ نے کہ جلدی روزہ افطار کرنا مستحب ہے۔ امام شافعی، احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔

۶۷۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے نزدیک محبوب ترین بندہ وہ ہے جو افطار میں جلدی کرتا ہے۔

۶۸۰: ہم سے روایت کی عبد اللہ بن عبد الرحمن نے ان سے ابو عاصم اور ابو مغیرہ نے انہوں نے اوزاعی سے اسی کی مثل روایت کی ہے۔ امام ابویسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۶۸۱: ابو عطیہ سے روایت ہے کہ میں اور مسروق حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: ام المؤمنین کے دو صحابی ایسے ہیں کہ جن میں سے ایک افطار بھی جلدی کرتے اور نماز بھی جلدی پڑھتے ہیں جب کہ دوسرے افطار اور نماز دونوں میں تاخیر کرتے ہیں۔ حضرت عائشہ نے فرمایا: افطار اور نماز میں جلدی کون کرتا ہے۔ نے عرض کیا عبد اللہ بن مسعود۔ حضرت عائشہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔ دوسرے جو صحابی تاخیر کرتے ہیں وہ ابو موسیٰ ہیں۔ امام ابویسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو عطیہ کا نام مالک بن ابو عامر ہمدانی ہے۔ انہیں مالک بن عامر ہمدانی بھی کہا جاتا ہے۔ اور یہی صحیح ہے۔

۴۷۹: باب سحری میں تاخیر کرنا

۶۸۲: حضرت زید بن ثابتؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں

سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ وَأَخْبَرَنَا أَبُو مُصْعَبٍ قِرَاءَةً عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ الَّذِي اخْتَارَهُ أَهْلُ الْعِلْمِ وَغَيْرُهُمْ اسْتَحَبُّوا تَعَجُّلَ الْفِطْرِ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَاحْمَدُ وَاسْحَقُ.

۶۷۹: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ قُرَّةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَحَبُّ عِبَادِي إِلَيَّ أَعَجَّلَهُمْ فِطْرًا.

۶۸۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَا أَبُو عَاصِمٍ وَأَبُو مُغِيرَةَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۶۸۱: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غُمَيْرٍ عَنْ أَبِي عَطِيَّةٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَمَسْرُوقٌ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْنَا يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُهُمَا وَيُعَجِّلُ الْفِطْرَ وَيُعَجِّلُ الصَّلَاةَ وَالْآخَرُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلَاةَ قَالَتْ أَيُّهُمَا يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلَاةَ قُلْنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَتْ هَكَذَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْآخَرُ أَبُو مُوسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو عَطِيَّةٍ اسْمُهُ مَالِكُ بْنُ أَبِي عَامِرٍ الْهَمْدَانِيُّ وَيُقَالُ مَالِكُ بْنُ عَامِرٍ الْهَمْدَانِيُّ وَهُوَ أَصَحُّ.

۴۷۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَأْخِيرِ السُّحُورِ

۶۸۲: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ

کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سحری کی پھر (فجر) کی نماز کیلئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ راوی کہتے ہیں میں نے پوچھا کہ کھانے اور نماز میں کتنا وقفہ ہوگا تو حضرت زیدؓ نے فرمایا پچاس آیتیں پڑھنے کا۔

۶۸۳: ہم روایت کی کجی نے ہشام سے اسی حدیث کی مثل لیکن اس ”قراءت“ کے الفاظ زیادہ ہیں۔ اس باب میں حذیفہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو یوسفؒ فرماتے ہیں کہ زید بن ثابتؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ کا بھی یہی قول ہے کہ سحری میں تاخیر کرنا مستحب ہے۔

۴۸۰: باب صبح صادق کی تحقیق

۶۸۴: قیس بن طلق بن علی، ابوطلق سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان کی شب میں کھانا پیا اور چڑھتی ہوئی روشنی تمہیں گھبراہٹ میں مبتلا نہ کرے پس اس پر کھانا پینا نہ چھوڑو یہاں تک کہ شفق احمر (صبح صادق) ظاہر ہو جائے۔ اس باب میں عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ، ابو ذر رضی اللہ عنہ اور سمرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ابو یوسفؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے کہ شفق احمر کے ظاہر ہونے تک روزہ دار کیلئے کھانا پینا جائز ہے اور یہ اکثر علماء کا قول ہے۔

۶۸۵: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سحری کھانے سے بلال رضی اللہ عنہ کی اذان اور لمبی فجر یعنی صبح کا ذب کی وجہ سے باز نہ آؤ اور پھیلی ہوئی فجر یعنی صبح صادق کے ظاہر ہونے پر کھانا پینا چھوڑ دو۔ امام ابو یوسفؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

فقہان: صبح صادق اور صبح کاذب کا جیسے روایت میں بیان ہوا اس کی وضاحت غیر ضروری ہے تاہم جو لوگ صبح جلدی اٹھ کر جانب مشرق دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ پہلے افق پر مینار کی طرح بلند روشنی ہوگی چند منٹ بعد وہ غائب ہو جاتی ہے اور پھر شمالاً جنوباً سفیدی ظاہر ہوتی ہے۔ پہلی کو صبح کاذب اور دوسری کو صادق کہا جاتا ہے۔ اسکا دیہات اور صحرا میں (مطلع صاف ہو تو) بخوبی مشاہدہ کیا جاسکتا ہے۔

نَا هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ ابْنِ ثَابِتٍ قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُمْنَا إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ قُلْتُ كَمْ كَانَ قَدْرُ ذَلِكَ قَالَ قَدْرُ خَمْسِينَ آيَةً.

۶۸۳: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ كَعْبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ خُوَيْهِ الْأَنْثِيِّ قَالَ قَدْرُ قِرَاءَةِ خَمْسِينَ آيَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَاسْحَقُ اسْتَحَبُّوا تَاخِيرَ السُّحُورِ.

۴۸۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي بَيَانِ الْفَجْرِ

۶۸۴: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ مَلَزَمٍ عَنْ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ السُّعْمَانِ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقِ بْنِ هَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي طَلْقُ بْنُ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا يَهْدِنَكُمْ السَّاطِعُ الْمُضْعَدُ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَغْتَرِضَ لَكُمْ الْأَحْمَرُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ وَأَبِي ذَرٍّ وَسُمْرَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ لَا يَحْرُمُ عَلَى الصَّائِمِ الْأَكْلَ وَالشَّرْبَ حَتَّى يَكُونَ الْفَجْرُ الْأَحْمَرُ الْمُغْتَرِضُ وَبِهِ يَقُولُ عَامَّةُ أَهْلِ الْعِلْمِ.

۶۸۵: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِي عِيْسَى قَالَ نَا وَكَعْبٌ عَنْ أَبِي هِلَالٍ عَنْ سَوَادَةَ بْنِ حَنْظَلَةَ عَنْ سُمْرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَمْنَعُكُمْ مِنْ سُحُورِكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ وَلَا الْفَجْرُ الْمُسْتَطِيلُ وَلَكِنَّ الْفَجْرَ الْمُسْتَطِيلَ فِي الْأَفْقِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

فقہان: صبح صادق اور صبح کاذب کا جیسے روایت میں بیان ہوا اس کی وضاحت غیر ضروری ہے تاہم جو لوگ صبح جلدی اٹھ کر جانب مشرق دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ پہلے افق پر مینار کی طرح بلند روشنی ہوگی چند منٹ بعد وہ غائب ہو جاتی ہے اور پھر شمالاً جنوباً سفیدی ظاہر ہوتی ہے۔ پہلی کو صبح کاذب اور دوسری کو صادق کہا جاتا ہے۔ اسکا دیہات اور صحرا میں (مطلع صاف ہو تو) بخوبی مشاہدہ کیا جاسکتا ہے۔

۳۸۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّشْدِيدِ

فِي الْغِيْبَةِ لِلصَّائِمِ

(۱) ۶۸۵: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا
عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ وَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ سَعِيدِ
الْمَقْبَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يَدْعُ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلِ بِهِ
فَلَيْسَ لِلَّهِ حَاجَةٌ بَأَن يَدْعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَفِي الْبَابِ
عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۳۸۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ السُّحُورِ

۶۸۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَ
عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السُّحُورِ
بَرَكَهَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ
وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعُمَرُ بْنُ الْعَاصِ
وَالْعِمْرَانُ بْنُ سَارِيَةَ وَغُثَبَةَ بِنْتُ عَبْدِ وَابْنِ الدَّرْدَاءِ
قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ
وَرَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فَضْلُ
مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ أَكَلَةُ السُّحْرِ.

۶۸۷: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ مُوسَى بْنِ
عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلَى عُمَرُ بْنُ الْعَاصِ
عَنْ عُمَرُ بْنُ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِذَلِكَ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَهْلُ مِصْرَ
يَقُولُونَ مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ وَأَهْلُ الْبَرَاءِ يَقُولُونَ مُوسَى
ابْنُ عَلِيٍّ وَهُوَ مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ بْنِ رَبَاحٍ اللَّخْمِيُّ.

۳۸۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ

۶۸۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ
جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

۳۸۱: بَابُ جَوْرُوزِهِ دَارِ غَيْبَتِ كَرَّهَ اسَ كِي

بِرَأْيِ

(۱) ۶۸۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جھوٹی باتیں اور ان
پر عمل کرنا نہ چھوڑے۔ اللہ تعالیٰ کو اس کے کھانا پینا چھوڑنے
کی کوئی ضرورت نہیں۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ
عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ
حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۸۲: بَابُ سَحْرِ كِهَانَةِ كِي فَضِيلَتِ

۶۸۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سحری کھاؤ اس میں
برکت ہے۔ اس باب میں ابو ہریرہؓ، عبد اللہ بن مسعودؓ، جابر
بن عبد اللہؓ، ابن عباسؓ، عمرو بن عاصؓ، عرباض بن ساریہؓ،
عتبہ بن عبد اور ابو درداءؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ
ترمذی فرماتے ہیں کہ حضرت انسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور
آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں میں صرف سحری
کا فرق ہے۔

۶۸۷: ہم سے روایت کی یہ حدیث قتیبہ نے ان سے لیٹ نے
ان سے موسیٰ بن علی نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو
قیس سے جو عمرو بن عاص کے مولیٰ ہیں انہوں نے عمرو بن عاصی
سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل
مصر کہتے ہیں کہ موسیٰ بن علی راوی کا نام ہے اور عراق والے کہتے
ہیں کہ موسیٰ بن علی اور موسیٰ بن علی بن ربیعہ کی بیٹے ہیں۔

۳۸۳: بَابُ سَفَرِ مِیْن رُوزِہ رُکُنَا مَکْرُہِہ

۶۸۸: حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
ﷺ فتح مکہ کے سال مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئے تو آپ

ﷺ نے روزہ رکھا یہاں تک کہ ”كُرَاعُ الْغَمِيمِ“ کے مقام تک پہنچے آپ ﷺ کے ساتھ لوگوں نے بھی روزے رکھے۔ پھر آپ ﷺ سے کہا گیا کہ لوگوں پر روزہ بھاری ہو گیا اور وہ آپ ﷺ کے فعل کے منتظر ہیں۔ آپ ﷺ نے عصر کے بعد پانی کا پیالہ منگوایا اور پی لیا۔ لوگ رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہے تھے پس بعض نے روزہ افطار کر لیا اور بعض نے مکمل کیا۔ جب یہ خبر رسول اللہ ﷺ کو پہنچی کہ کچھ لوگوں نے پھر بھی روزہ نہیں توڑا تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ لوگ نافرمان ہیں۔ اس باب میں کعب بن عاصم، ابن عباسؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو یوسفی ترمذی فرماتے ہیں کہ جابر کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور نبی ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں۔ اہل علم کا سفر میں روزہ رکھنے کے بارے میں اختلاف ہے۔ بعض صحابہ وغیرہ کے نزدیک سفر میں روزہ نہ رکھنا افضل ہے یہاں تک کہ بعض حضرات کہتے ہیں کہ اگر سفر میں روزہ رکھے تو دوبارہ رکھنا پڑے گا۔ امام احمدؒ اور اسحاقؒ بھی سفر میں روزہ نہ رکھنے کو پسند کرتے ہیں۔ بعض علماء صحابہ اس بات کے قائل ہیں کہ اگر قوت ہو تو روزہ رکھے اور یہی افضل ہے اور اگر نہ رکھے تب بھی بہتر ہے۔ عبد اللہ بن مبارکؒ اور مالک بن انسؒ کا بھی یہی قول ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ”سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں“ اور اسی طرح آپ ﷺ نے سفر میں روزہ نہ توڑنے والوں کے بارے میں فرمایا کہ وہ نافرمان ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ اس وقت ہے جب اس کا دل اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی گئی رخصت پر راضی نہ ہو لیکن جو شخص افطار کو جائز سمجھتا ہو اور اسے طاقت بھی ہو تو اس کا روزہ مجھے پسند ہے۔

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيمِ وَصَامَ النَّاسُ مَعَهُ فَقِيلَ لَهُ أَنَّ النَّاسَ شَقَّ عَلَيْهِمُ الصِّيَامَ وَإِنَّ النَّاسَ يَنْظُرُونَ فِيمَا فَعَلْتَ فَدَعَا بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَشَرِبَ وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ فَأَفْطَرَ بَعْضَهُمْ وَصَامَ بَعْضَهُمْ قَبْلَهُ أَنَّ نَاسًا صَامُوا فَقَالَ أُولَئِكَ الْعَصَاةُ وَفِي الْبَابِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَاصِمٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ فَرَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ الْفِطْرَ فِي السَّفَرِ أَفْضَلُ حَتَّى رَأَى بَعْضُهُمْ عَلَيْهِ الْإِعَادَةَ إِذَا صَامَ فِي السَّفَرِ وَاخْتَارَ أَحْمَدُ وَاسْتَحَقَّ الْفِطْرَ فِي السَّفَرِ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ إِنَّ وَجَدَ قُوَّةَ فَصَامَ فَحَسَنٌ وَهُوَ أَفْضَلُ وَإِنْ أَفْطَرَ فَحَسَنٌ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ ابْنِ أَنَسٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ وَإِنَّمَا مَعْنَى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ وَقَوْلُهُ جِئْنَا بَلَّغَهُ أَنَّ نَاسًا صَامُوا فَقَالَ أُولَئِكَ الْعَصَاةُ فَوَجَّهَ هَذَا إِذَا لَمْ يَحْتَمِلْ قَلْبُهُ قَبُولَ رُخْصَةِ اللَّهِ تَعَالَى فَأَمَّا مَنْ رَأَى الْفِطْرَ مُبَاحًا وَصَامَ وَقَوِيَ عَلَى ذَلِكَ فَهُوَ أَعْجَبُ إِلَيَّ.

فَإِنَّ: جیسے مسافر کو روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے اسی طرح شرعی عذر رکھنے والے مریض کو اور شیخ فانی کو جو روزہ رکھنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو بہت بڑا ہا ہو روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے لیکن روزہ نہ رکھنا اور بات ہے اور نہ رکھ کر سر عام شارع عام پر

٢٩١: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَايِزِدُ بْنُ زُرَيْعٍ
 نَالَجْرِيْرِي ح وَنَاسْفِيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَاعْبَدُ الْأَعْلَى عَنِ
 الْجُرَيْرِي عَنِ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِي قَالَ
 كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمِنَّا
 الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ فَلَا يَجِدُ الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ
 وَلَا الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَكَانُوا يَرَوْنَ أَنَّهُ مَنْ وَجَدَ
 قُوَّةَ فَصَامَ فَحَسَنَ وَمَنْ وَجَدَ ضَعْفًا فَافْطَرَ فَحَسَنَ

حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۸۵: باب لڑنے والے کیلئے افطار

کی اجازت

۶۹۲: معمر بن ابی حبیہ نے ابن مسیب سے سفر میں روزہ رکھنے کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے بیان کیا کہ عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ ساتھ رمضان میں دو جنگیں لڑیں، غزوہ بدر اور غزوہ فتح مکہ ان دونوں جنگوں میں ہم نے روزہ نہیں رکھا۔ اس باب میں حضرت ابوسعیدؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ہم عمر کی حدیث کو اس سند کے علاوہ نہیں جانتے۔ ابوسعید سے بھی یہ مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک غزوہ میں افطار کا حکم بھی دیا تھا اور حضرت عمر بن خطابؓ سے بھی مروی ہے کہ وہ بھی دشمن سے مقابلے کے وقت افطار کی اجازت دیتے تھے۔ بعض اہل علم کا یہی قول ہے۔

۳۸۶: باب حاملہ اور دودھ

پلانے والی کیلئے افطار کی اجازت ہے

۶۹۳: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے لشکر نے ہمارے قبیلہ پر حملہ کیا۔ میں آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ کھانا کھا رہے تھے۔ فرمایا قریب ہو جاؤ اور کھاؤ۔ میں نے کہا میں روزے سے ہوں۔ فرمایا قریب آؤ میں تمہیں روزے کے بارے میں بتاؤں (راوی کو شک ہے کہ صوم فرمایا یا صیام فرمایا) اللہ تعالیٰ نے مسافر کیلئے آدھی نماز اور حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کیلئے روزہ معاف کر دیا ہے۔ (یہاں بھی راوی کو صوم اور صیام میں شک ہے) اللہ کی قسم آپ ﷺ نے حاملہ اور دودھ پلانے والی دونوں یا ایک کا ذکر کیا۔ مجھے اپنے اوپر افسوس ہے کہ میں نے آپ ﷺ کے ساتھ کھانا کیوں نہیں کھایا۔ اس باب میں ابو امیہ سے بھی

قال أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح.

۳۸۵: باب ماجاء في الرخصة

المحارب في الإفطار

۶۹۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ نَاصِبٍ لِهَيْبَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَأَلَهُ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ فَحَدَّثَنَا أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ غَزَوْتَيْنِ يَوْمَ بَدْرٍ وَالْفَتْحِ فَأَفْطَرْنَا فِيهِمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدَّثْتُ عُمَرَ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَمَرَ بِالْفِطْرِ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا وَقَدْ رَوَى عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ نَحْوَ هَذَا أَنَّهُ رَخَّصَ فِي الْإِفْطَارِ عِنْدَ لِقَاءِ الْعَدُوِّ وَيَقُولُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ.

۳۸۶: باب ماجاء في الرخصة في

الإفطار للحملی والمرضع

۶۹۳: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَيُوسُفُ بْنُ عِيْسَى قَالَا نَاوِكَيْعُ بْنُ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ أَغَارَتْ عَلَيْنَا خَيْلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُهُ يَتَغَدَّى فَقَالَ أَذُنُ فُكْلٍ فَقُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ أَذُنُ أَحَدَيْكَ عَنِ الصَّوْمِ أَوِ الصَّيَامِ إِنَّ اللَّهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ شَطْرَ الصَّلَاةِ وَعَنِ الْحَامِلِ أَوِ الْمُرْضِعِ الصَّوْمَ أَوِ الصَّيَامَ وَلَقَدْ قَالَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمَا أَوْ أَحَدَهُمَا فَيَا لَهْفٍ نَفْسِي أَنْ لَا أَكُونَ طَعِمْتُ مِنْ طَعَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي أُمِيَّةٍ قَالَ

روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ انس بن مالک کعسی کی حدیث حسن ہے۔ اور ہم انس بن مالک کعسی کی اس روایت کے علاوہ کوئی حدیث نہیں جانتے۔ بعض اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ حاملہ اور مرضہ دونوں روزہ نہ رکھیں پھر قضا کریں اور اس کے ساتھ ہی صدقہ فطر کے برابر فقیروں کو ہر روزے کے بدلے میں کھانا بھی کھلائیں۔ سفیان ثوریؒ، مالکؒ، شافعیؒ اور احمدؒ بھی یہی کہتے ہیں۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ (حائضہ اور دودھ پلانے والی) دونوں افطار کریں اور مسکینوں کو کھانا کھلائیں اور ان دونوں پر

أَبُو عِيْسَى حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ الْكُفَيْي حَدِيثٌ حَسَنٌ وَلَا نَعْرِفُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ هَذَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ الْوَاحِدِ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الْحَامِلُ وَالْمُرْضِعُ يُفْطِرَانِ وَيَقْضِيَانِ وَيُطْعِمَانِ بِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ وَمَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُفْطِرَانِ وَيُطْعِمَانِ وَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِمَا وَإِنْ شَاءَ تَا قَضَا وَلَا أَطْعَامَ عَلَيْهِمَا بِهِ يَقُولُ إِسْحَاقُ.

قضا نہیں ہے اور اگر چاہیں تو قضا کر لیں اور اس صورت میں مسکینوں کو کھانا کھلانا ضروری نہیں۔ اسلٰحٰ کا بھی یہی قول ہے۔

۴۸۷: باب میت کی طرف سے روزہ رکھنا

۶۹۴: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: میری بہن فوت ہو گئی ہے اور اس کے متواتر دو مہینے کے روزے ہیں (یعنی کفارہ کے)۔ آپ ﷺ نے فرمایا بتاؤ اگر تمہاری بہن پر قرض ہوتا تو کیا تم اسے ادا کرتی؟ اس نے کہا ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا حق ادا کیگی کا اس سے زیادہ مستحق ہے۔ اس باب میں حضرت بریدہؓ، ابن عمرؓ اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰؒ فرماتے ہیں کہ ابن عباسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۸۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّوْمِ عَنِ الْمَيِّتِ

۶۹۴: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجَعِيُّ نَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ وَمُسْلِمِ الْبُطَيْنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَعَطَاءٍ وَمُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ أُخْتِي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَى أُخْتِكَ ذَيْنِ أَكُنْتَ تَقْضِيْنَهُ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَحَقُّ اللَّهِ أَحَقُّ وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَابْنِ عُمرَ وَعَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۶۹۵: ابو کریم، ابو خالد احمر سے اور وہ اعمش سے اسی سند سے اسی حدیث کی مثل روایت کرتے ہیں امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ فرماتے ہیں کہ ابو خالد کی روایت کی مثل کئی دوسرے روایوں نے بھی حدیث بیان کی ہے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابو معاویہ اور کئی دوسرے راویوں نے یہ حدیث اعمش سے وہ مسلم بطین سے وہ سعید بن جبیرؓ سے وہ ابن عباسؓ سے اور وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں لیکن اس میں سلمہ بن کہیل،

۶۹۵: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا إِلَّا سَنَادَهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَقَدْ رَوَى غَيْرُ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ مِثْلَ رِوَايَةِ أَبِي خَالِدٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَرَوَى أَبُو مُعَاوِيَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمِ الْبُطَيْنِ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ وَلَا عَنْ

عَطَاءٌ وَلَا عَنْ مُجَاهِدٍ.

عطاء اور مجاہد کے واسطے کا ذکر نہیں کرتے۔

خُلاَصَةُ الْأَبْوَابِ: (۱) مطلب یہ ہے کہ جب شرعی ثبوت کے بعد روزہ رکھ لیا یا شرعی ثبوت کے بعد افطار کر لیا یا عید منالی تو اب دوسرے قرآن کی وجہ سے خواہ خواہ شکوک و شبہات میں مبتلا نہ ہونا چاہئے بلکہ روزہ اور عید درست ہو گئے (۲) حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ سورج غروب ہونے کے بعد روزہ افطار کر لو۔ (۳) سحری میں تاخیر اور افطاری میں جلدی کرنا تمام امت کے نزدیک مستحب ہے (۴) روزہ دار کے لئے کس وقت تک کھاتے رہنے کی گنجائش ہے؟ اس بارے میں بہت ہی صحیح قول یہ ہے کہ صبح صادق تک کھانے پینے کی اجازت ہے (۵) حدیث کا مطلب جمہور ائمہ کرام کے نزدیک یہ ہے کہ غیبت چغلی اور جھوٹ سے روزہ ٹوٹتا تو نہیں لیکن روزہ کی برکات اور مقصد روزہ فوت ہو جاتا ہے یعنی گناہ نہیں چھوڑتا تو اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکا پیاسا رہنے کی ضرورت نہیں (۶) مطلب یہ ہے کہ سحری کھانا مستحب ہے اس کی بڑی حکمت اہل کتاب کی مخالفت ہے ان لوگوں کو غور کرنا چاہئے جو ہر کام میں یہود و نصاریٰ کی تقلید کرتے ہیں (۷) اگر سفر میں روزہ رکھنے سے تکلیف ہو تو روزہ رکھنا مکروہ ہے (۸) کسی بھی عذر کی وجہ سے روزہ نہ رکھا تو اس کی قضاء واجب اور ضروری ہے۔

۴۸۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْكَفَّارَةِ

۴۸۸: بَابُ رُزُوزِ الْكَفَّارَةِ

۶۹۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَعْبُوتٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامُ شَهْرٍ فَلْيُطْعَمْ عَنْهُ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَالصَّحِيحُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوفًا قَوْلُهُ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي هَذَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ يُصَامُ عَنِ الْمَيِّتِ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ قَالَ إِذَا كَانَ عَلَى الْمَيِّتِ نَذْرُ صِيَامٍ يَصُومُ عَنْهُ وَإِذَا كَانَ عَلَيْهِ قِصَاةٌ رَمَضَانَ أَطْعَمَ عَنْهُ وَقَالَ مَالِكٌ وَسُفْيَانُ وَالشَّافِعِيُّ لَا يَصُومُ أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ وَأَشْعَثُ هُوَ ابْنُ سَوَّارٍ وَمُحَمَّدٌ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى.

۶۹۶: حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کوئی فوت ہو جائے اور اس پر ایک مہینے کے روزے باقی ہوں تو اس کے بدلے ہر روزے کے مقابلے میں ایک مسکین کو کھانا کھلایا جائے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابن عمرؓ کی حدیث کو ہم اس سند کے علاوہ مرقوع نہیں جانتے اور صحیح یہی ہے کہ یہ ابن عمرؓ پر موقوف ہے اور انہی کا قول ہے۔ اس مسئلے میں اہل علم کا اختلاف ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ میت کی طرف سے روزے رکھے جائیں۔ امام احمدؒ اور اسحاقؒ بھی یہی کہتے ہیں کہ اگر میت کے ذمہ نذر کے روزے ہوں تو اس کی طرف سے روزے رکھے جائیں اور اگر رمضان کے روزے ہوں تو مسکینوں کو کھانا کھلایا جائے۔ امام مالکؒ، شافعیؒ اور سفیانؒ کہتے ہیں کہ کوئی کسی کی طرف سے روزے نہ رکھے۔ اشعث سوار کے بیٹے ہیں اور محمد بن محمد بن عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ ہیں۔

۴۸۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصِّيَامِ يَذَرُّهُ الْقَيُّ

۴۸۹: بَابُ صَائِمٍ جَسَّاسٍ كَوْنِهِ آجَائِي

۶۹۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ نَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَطَاءٍ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

۶۹۷: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا حجامت، قے اور احتلام۔ امام ابو عیسیٰ

۶۹۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ نَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَطَاءٍ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

ترمذی فرماتے ہیں کہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث غیر محفوظ ہے۔ عبد اللہ بن زید بن اسلم، عبد العزیز بن محمد اور کئی راویوں نے یہ حدیث زید بن اسلم سے مرسل روایت کی ہے اور ابو سعید کا ذکر نہیں کیا۔ عبد الرحمن بن زید بن اسلم ضعیف ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ میں نے ابو داؤد سجری سے سنا کہ انہوں نے احمد بن حنبل سے عبد الرحمن بن زید بن اسلم کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا اس کے بھائی عبد اللہ بن زید میں کوئی حرج نہیں۔ میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری سے سنا انہوں نے علی بن عبد اللہ سے نقل کیا کہ عبد اللہ بن زید بن اسلم ثقہ ہیں اور عبد الرحمن بن زید بن اسلم ضعیف ہیں۔ امام بخاری کہتے ہیں کہ میں ان سے روایت نہیں کرتا۔

۴۹۰: باب روزے میں عمدائے کرنا

۶۹۸: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جسے خود بخود قے آجائے اس پر قضا واجب نہیں اور جو جان بوجھ کر قے کرے اسے قضا روزہ رکھنا چاہیے۔ اس باب میں ابو درداءؓ، ثوبانؓ اور فضالہ بن عبیدؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے ہشام کی ابن سیرین اور ان کی ابو ہریرہؓ سے روایت کے متعلق عیسیٰ بن یونس کی حدیث کے علاوہ نہیں جانتے۔ امام محمد بن اسماعیل بخاری فرماتے ہیں یہ محفوظ نہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث کئی سندوں سے حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں اس کی سند صحیح نہیں۔ ابو درداءؓ، ثوبانؓ اور فضالہ بن عبیدؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے قے فرمائی اور روزہ توڑ دیا۔ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ نے قے روزے سے تھے۔ آپ ﷺ کو قے آئی اور آپ ﷺ نے کمزوری محسوس کرتے ہوئے روزہ کھول دیا۔ بعض

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ لَا يَفْطُرُنَ الصَّائِمَ الْحَجَامَةُ وَالْقَيْءُ وَالْإِخْلَامُ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَقَدْ رَوَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمٍ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمٍ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرْ وَافِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمٍ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ سَمِعْتُ أَبَا دَاوُدَ السَّجَرِيَّ يَقُولُ سَأَلْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمٍ فَقَالَ أَخُوهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ لَا يَأْسُ بِهِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَذْكُرُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمٍ ثَقَّةٌ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمٍ ضَعِيفٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَا أَرَوِي عَنْهُ شَيْئًا.

۶۹۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ اسْتَقَاءَ عَمْدًا

۶۹۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عِيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ذَرَعَهُ الْقَيْءُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءٌ وَمَنْ اسْتَقَاءَ عَمْدًا فَلْيَقْضِ فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَثَوْبَانَ وَفَضَالََةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ هِشَامَ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عِيْسَى ابْنِ يُونُسَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ لَا أَرَاهُ مَحْفُوظًا قَالَ أَبُو عِيْسَى وَقَدْ رَوَى عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ مَنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَصِحُّ إِسْنَادُهُ وَرَوَى عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَثَوْبَانَ وَفَضَالََةَ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَأَفْطَرَ وَأَنَا مَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ صَائِمًا مَطْوَعًا فَقَاءَ فَضَعُفَ فَأَفْطَرَ لِذَلِكَ هَكَذَا رَوَى فِي بَعْضِ الْحَدِيثِ مُفَسِّرًا

احادیث میں اس کی وضاحت اس طرح ہے۔ اہل علم کا حدیث ابو ہریرہؓ پر عمل ہے کہ خود بخود تے پر قضا نہیں البتہ اگر جان بوجھ کر تے کرے تو قضاء ہے۔ امام شافعیؒ، سفیان ثوریؒ، احمد اور اسحقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۴۹۱: باب روزے میں بھول کر

کھانا پینا

۶۹۹: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے روزے میں بھول کر کھایا پیا وہ روزہ نہ توڑے۔ اس نے جو کچھ کھایا پیا وہ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ رزق تھا۔

۷۰۰: ہم سے روایت کی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کی مثل روایت کی۔ اس باب میں ابوسعیدؓ اور ام اسحق غنویہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسٰی ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اسی پر اکثر اہل علم کا عمل ہے۔ سفیان ثوریؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحقؒ بھی یہی کہتے ہیں۔ اسحقؒ فرماتے ہیں کہ اگر بھول کر کچھ کھاپی لے تب بھی قضا کرنا ہوگی لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

۴۹۲: باب قصداً روزہ توڑنا

۷۰۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے رمضان میں بغیر عذر یا مرض کے روزہ افطار کیا (توڑ دیا) وہ اگر ساری عمر بھی روزے رکھے تب بھی اس ایک روزے کے برابر ثواب حاصل نہیں کر سکتا۔ امام ابویسٰی ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کو ہم اس سند کے علاوہ نہیں جانتے۔ میں نے محمد بن اسماعیل بخاریؒ سے سنا ہے وہ فرماتے ہیں کہ ابوالمطوسؒ کا نام یزید بن مطوسؒ ہے اور میں ان کی اس حدیث کے علاوہ کوئی

وَالْعَمَلُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلَى حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الصَّائِمَ إِذَا ذَرَعَهُ الْقَيْءُ فَلَا قِضَاءَ عَلَيْهِ وَإِذَا اسْتَقَاءَ عَمْدًا فَلْيَقْضِ بِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَقُ.

۴۹۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّائِمِ

يَا كُلْ وَيَشْرَبْ نَاسِيًا

۶۹۹: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ أَوْ شَرِبَ نَاسِيًا فَلَا يُفْطِرُ فَإِنَّمَا هُوَ رِزْقٌ رَزَقَهُ اللَّهُ.

۷۰۰: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ نَا أَبُو أَسَامَةَ عَنْ عَوْفٍ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ وَخَلَّاسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ أَوْ نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأُمِّ إِسْحَقَ الْغَنَوِيَّةِ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَقُ وَقَالَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ إِذَا أَكَلَ فِي رَمَضَانَ نَاسِيًا فَعَلَيْهِ الْقِضَاءُ وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ.

۴۹۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِفْطَارِ مُتَعَمِّدًا

۷۰۱: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ نَا أَبُو الْمُطَوِّسِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ وَلَا مَرَضٍ لَمْ يَقْضِ عَنْهُ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ وَإِنْ صَامَهُ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ أَبُو الْمُطَوِّسِ إِسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ الْمُطَوِّسِ وَلَا

أَعْرِفْ لَهُ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ.

حدیث نہیں جانتا۔

۴۹۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَفَّارَةِ

۴۹۳: بَابُ رَمَضَانَ فِي رَوْزِهِ تَوْرُثُهُ

الْفِطْرِ فِي رَمَضَانَ

کا کفارہ

۷۰۲: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَأَبُو عَمَّارٍ
وَالْمَعْنَى وَاحِدٌ وَاللَّفْظُ أَبِي عَمَّارٍ قَالَا نَاسُفَيَانِ
ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ آتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
هَلَكْتُ قَالَ وَمَا أَهْلَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى
إِمْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ قَالَ هَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُعْتِقَ
رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ
مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ
سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا قَالَ اجْلِسْ فَجَلَسَ فَأَتَى
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ
وَالْعَرَقُ الْمَكْتَلُ الصَّخْمُ قَالَ فَتَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ
مَا بَيْنَ لَا بَتَيْهَا أَحَدٌ أَفْقَرُ مِنَّا قَالَ فَضَحِكَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ أَنْبَابُهُ قَالَ فَخَذَهُ
فَأَطْعَمَهُ أَهْلَكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ
وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَبِي
هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا
الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي مَنْ أَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ
مُتَعَمِّدًا مِنْ جَمَاعٍ وَأَمَّا مَنْ أَفْطَرَ مُتَعَمِّدًا مِنْ أَكْلِ
أَوْ شَرَبٍ فَإِنَّ أَهْلَ الْعِلْمِ قَدْ اخْتَلَفُوا فِي ذَلِكَ
فَقَالَ بَعْضُهُمْ عَلَيْهِ الْقَضَاءُ وَالْكَفَّارَةُ وَشَبَّهُوا أَلَا
كُلَّ وَالشَّرْبَ بِالْجَمَاعِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ
وَأَبْنِ الْمُبَارَكِ وَاسْحَقُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَلَيْهِ
الْقَضَاءُ وَلَا كَفَّارَةَ عَلَيْهِ لِأَنَّهُ ذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَفَّارَةَ فِي الْجَمَاعِ وَلَمْ
يَذْكُرْ عَنْهُ فِي الْأَكْلِ وَالشَّرْبِ وَقَالُوا أَلَا يُشَبَّهُ أَلَا

۷۰۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی اکرم
ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں ہلاک ہو
گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تمہیں کس چیز نے ہلاک کیا؟ اس
نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں نے رمضان کے روزے کے
دوران اپنی بیوی سے صحبت کر لی۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم ایک
غلام آزاد کر سکتے ہو؟ اس نے عرض کیا نہیں آپ ﷺ نے فرمایا
کیا تم دو مہینے متواتر روزے رکھ سکتے ہو اس نے کہا نہیں۔
آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم ساٹھ (۶۰) مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے
ہو؟ اس نے عرض کی نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا بیٹھ جاؤ۔ وہ بیٹھ
گیا۔ پھر آپ ﷺ کے پاس مجھوروں کا ایک ٹوکرا لایا گیا (عرق
بہت بڑے ٹوکرے کو کہتے ہیں) آپ ﷺ نے فرمایا اسے
صدقہ کر دو۔ اس شخص نے کہا مدینہ کے لوگوں میں مجھ سے زیادہ
کوئی فقیر نہیں ہوگا۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آپ
ﷺ نے تبسم فرمایا یہاں تک کہ آپ ﷺ کے انیاب (یعنی
سامنے کے دانتوں کے ساتھ دائیں بائیں دو دانت) نظر آنے
لگے پھر آپ ﷺ نے فرمایا جاؤ اسے اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔
اس باب میں ابن عمرؓ، عائشہؓ اور عبداللہ بن عمروؓ سے بھی روایت
ہے۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور
اسی پر علماء کا عمل ہے۔ جو شخص جماع سے روزہ توڑ دے اور جو
شخص کھانے پینے سے روزہ توڑ دے ان کے بارے میں علماء
کا اختلاف ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک اس پر قضاء اور کفارہ
دونوں واجب ہیں اور جماع اور کھانے پینے میں کوئی فرق نہیں۔
اسحٰقؒ، سفیانؒ اور ابن مبارکؒ کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم
کہتے ہیں کہ اس پر صرف قضاء ہے کفارہ نہیں۔ اس لئے کہ صرف
جماع پر ہی آپ ﷺ سے کفارہ ادا کرنے کا حکم مروی ہے،

کھانے پینے میں نہیں۔ ان علماء کے نزدیک کھانے پینے اور جماع میں کوئی مشابہت نہیں لہذا ان دونوں کا حکم بھی ایک نہیں ہو سکتا یہ شافعی اور احمد کا قول ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں اس شخص کو وہ کھجوریں اپنے اہل و عیال کو کھلانے میں کئی احتمال ہیں۔ ایک یہ کہ کفارہ اسی پر واجب ہوتا ہے جس میں قدرت ہو۔ اور اس شخص میں اس کی قدرت نہیں تھی پھر جب وہ ٹوکرا آپ ﷺ نے اس کو دیا تو اس نے عرض کی کہ مجھ سے زیادہ محتاج کوئی نہیں پس آپ ﷺ نے اسے حکم دیا کہ لے جاؤ اور اپنے اہل و عیال کو کھلاؤ۔ یہ حکم اس لئے تھا کہ کفارہ کا وجوب اسی صورت میں ممکن ہے کہ اس کے پاس حاجت سے زیادہ مال ہو۔ امام شافعی اس مسئلے میں یہ مذہب اختیار کرتے ہیں کہ ایسے آدمی پر کفارہ قرض ہوگا جب اسے طاقت ہو کفارہ ادا کر دے۔

۴۹۴: باب روزے میں مسواک کرنا

۷۰۳: حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیعہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو متعدد بار روزے کی حالت میں مسواک کرتے دیکھا ہے۔ اس باب میں حضرت عائشہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ حدیث عامر بن ربیعہ حسن ہے۔ اور علماء کا اس پر عمل ہے کہ روزے میں مسواک کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ بعض اہل علم روزہ دار کیلئے ہر گیلی کڑی کو مکروہ کہتے ہیں۔ بعض علماء نے دن کے آخری حصے میں مسواک کرنے کو مکروہ کہا ہے۔ اسحق اور احمد کا بھی یہی قول ہے۔ امام شافعی کے نزدیک دن کے کسی بھی حصے میں مسواک کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

۴۹۵: باب روزے میں سرمہ لگانے کے بارے میں

۷۰۴: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کرنے لگا کہ میری آنکھیں خراب ہو گئیں ہیں۔ کیا میں روزے کی حالت میں سرمہ لگا سکتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں

كُلُّ وَالشُّرْبُ الْجَمَاعَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدُ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلرَّجُلِ الَّذِي أَفْطَرَ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهِ خُذْهُ فَاطْعُمَهُ أَهْلَكَ يَحْتَمِلُ هَذَا مَعَانِي يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ الْكَفَّارَةُ عَلَى مَنْ قَدَّرَ عَلَيْهِ وَهَذَا رَجُلٌ لَمْ يَقْدِرْ عَلَى الْكَفَّارَةِ فَلَمَّا أَعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا وَمَلَكَهُ فَقَالَ الرَّجُلُ مَا أَحَدٌ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنَّا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْهُ فَاطْعُمَهُ أَهْلَكَ لَأَنَّ الْكَفَّارَةَ إِنَّمَا تَكُونُ بَعْدَ الْفَضْلِ عَنْ قُوَّتِهِ وَاخْتَارَ الشَّافِعِيُّ لِمَنْ كَانَ عَلَى مِثْلِ هَذَا الْحَالِ يَأْكُلُهُ وَتَكُونُ الْكَفَّارَةُ عَلَيْهِ دَيْنًا فَمَتَى مَامَلَكَ يَوْمًا كَفَّرَ.

۴۹۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي السِّوَاكِ لِلصَّائِمِ

۷۰۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ مُهْدِيٍّ نَاسُفِيَّانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ غُبَيْدٍ اللَّهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَا أَحْصِي يَتَسَوَّكُ وَهُوَ صَائِمٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَبُو عَيْسَى حَدِيثُ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ بِالسِّوَاكِ لِلصَّائِمِ بِالْعُودِ الرُّطْبِ وَكَرِهُوا لَهُ السِّوَاكِ آخِرَ النَّهَارِ وَلَمْ يَرِ الشَّافِعِيُّ بِالسِّوَاكِ بَأْسًا أَوَّلَ النَّهَارِ وَآخِرَهُ وَكَرِهَ أَحْمَدُ وَاسْحَقُ السِّوَاكَ آخِرَ النَّهَارِ.

۴۹۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْكُحْلِ لِلصَّائِمِ

۷۰۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ وَاصِلٍ نَا الْحَسَنُ ابْنُ عَطِيَّةٍ نَا أَبُو عَاتِكَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اشْتَكَّتْ عَيْنِي أَفَاكُحِّلُ وَأَنَا صَائِمٌ قَالَ نَعَمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ

انسؓ کی حدیث کی سند قوی نہیں۔ اس باب میں نبی اکرم ﷺ سے مروی کوئی حدیث صحیح نہیں اور ابو عاتکہ ضعیف ہیں۔ اہل علم کا روزے میں سرمہ لگانے میں اختلاف ہے۔ بعض اسے مکروہ سمجھتے ہیں جن میں سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، احمدؒ اور اسحقؒ شامل ہیں۔ بعض اہل علم نے اس کی رخصت (اجازت) دی ہے اور یہی امام شافعیؒ کا قول ہے۔

۴۹۶: باب روزے میں بوسہ لینا

۷۰۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینے میں بوسہ لیا کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، حفصہ رضی اللہ عنہا، ابو سعید رضی اللہ عنہ، ام سلمہ رضی اللہ عنہا، ابن عباس رضی اللہ عنہما، انس رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث عائشہؓ حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا روزے میں بوسہ لینے کے متعلق اختلاف ہے۔ بعض صحابہؓ نے اس کی صرف بوڑھے شخص کو اجازت دی ہے اور جوان کو اس کی اجازت نہیں دی۔ اس لئے کہ کہیں اس کا روزہ نہ ٹوٹ جائے اور مباشرت ان حضرات کے نزدیک ممنوع ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اس سے روزے کے اجر میں کمی آجاتی ہے لیکن روزہ نہیں ٹوٹتا۔ ان کے نزدیک اگر روزہ دار کو اپنے نفس پر قدرت ہو تو اس کے لئے بوسہ لینا جائز ہے ورنہ نہیں تاکہ اس کا روزہ محفوظ رہے۔ سفیان ثوریؒ اور شافعیؒ کا یہی قول ہے۔

۴۹۷: باب روزہ میں بوس و کنار کرنا

۷۰۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے میں مجھ سے بوس و کنار کرتے تھے اور وہ تم سب سے زیادہ اپنی ثبوت پر قابو رکھنے والے تھے۔

۷۰۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں بوسہ لیتے اور مباشرت کرتے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم تم سب

قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيْثُ اَنَسٍ حَدِيْثُ اِسْنَادُهُ لَيْسَ بِاَلْقَوِيْ وَلَا يَصِحُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هَذَا الْبَابِ شَيْءٌ وَّابُو عَاتِكَةَ يُضَعَّفُ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْكُحْلِ لِلصَّائِمِ فَكَرِهَهُ بَعْضُهُمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَاحْمَدٌ وَاسْحَقُ وَرَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْكُحْلِ لِلصَّائِمِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ.

۴۹۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ

۷۰۵: حَدَّثَنَا هَنَادٌ وَ قُتَيْبَةُ قَالَا نَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْبَلُ فِيْ شَهْرِ الصَّوْمِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَحَفْصَةَ وَابْنِ سَعْدٍ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَنَسٍ وَابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيْثُ عَائِشَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ فِي الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ فَرَخَّصَ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقُبْلَةِ لِلشَّيْخِ وَلَمْ يُرَخَّصُوا لِلشَّابِّ مَخَافَةَ أَنْ لَا يَسْلَمَ لَهُ صَوْمُهُ وَالْمُبَاشَرَةُ وَعِنْدَهُمْ أَشَدُّ وَقَدْ قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الْقُبْلَةُ تَنْقُضُ الْأَجْرَ وَلَا تَقْطُرُ الصَّائِمَ وَرَأَوْا أَنَّ لِلصَّائِمِ إِذَا مَلَكَ نَفْسَهُ أَنْ يَقْبَلَ وَإِذَا لَمْ يَأْمَنْ عَلَى نَفْسِهِ تَرَكَ الْقُبْلَةَ لِيَسْلَمَ لَهُ صَوْمُهُ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ.

۴۹۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي مُبَاشَرَةِ الصَّائِمِ

۷۰۶: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَاوَكِيْعٌ نَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُبَاشِرُنِيْ وَهُوَ صَائِمٌ وَكَانَ أَمْلَكَكُمْ لِأَرْبِهِ.

۷۰۷: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِسْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ

صَائِمٌ وَكَانَ أَمْلَكُكُمْ لَا رَبِّهَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو مَيْسَرَةَ اسْمُهُ عَمْرُو بْنُ شُرْحَبِيلَ وَمَعْنَى لَا رَبِّهَ يَعْنِي لِنَفْسِهِ۔
 سے زیادہ شہوت پر قابو پانے والے تھے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے اور ابو میسرہ کا نام عمرو بن شرحبیل ہے۔

(ف) یہاں مباشرت کا معنی صرف جسم سے جسم ملانا ہے اور قرآن پاک میں جہاں آتا ہے کہ قَالَتُنَّ بَاشِرُوهُنَّ ابْنِ تَمِ ابْنِ عَمْرُو تُوں سے مباشرت کرو، وہاں سے جماع مراد ہے۔

۴۹۸: بَابُ مَا جَاءَ لَا صِيَامَ لِمَنْ

لَمْ يَعْزِمُ مِنَ اللَّيْلِ

۷۰۸: حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ نَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَفْصَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يَجْمَعْ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهُ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثٌ حَفْصَةَ حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَوْلُهُ وَهُوَ أَصَحُّ وَأَمَّا مَعْنَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يَجْمَعْ الصِّيَامَ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ فِي رَمَضَانَ أَوْ فِي قَضَاءِ رَمَضَانَ أَوْ فِي صِيَامٍ نَذَرَ إِذْ أَلَمَ يَوْمَهُ مِنَ اللَّيْلِ لَمْ يُجْزِهِ وَأَمَّا صِيَامُ التَّطَوُّعِ فَمُبَاحٌ لَهُ أَنْ يَنْوِيَهُ بَعْدَ مَا أَصْبَحَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدُ وَاسْحَقُ۔

۴۹۸: بَابُ اس کا روزہ درست

نہیں جو رات سے نیت نہ کرے

۷۰۸: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح صادق سے پہلے روزے کی نیت نہ کرے اس کا روزہ نہیں ہوتا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ حفصہ کی حدیث کو ہم اس سند کے علاوہ مرفوع نہیں جانتے۔ یہ نافع سے بواسطہ ابن عمر رضی اللہ عنہما انہی کا قول مروی ہے اور وہ اصح ہے۔ اس حدیث کا بعض اہل علم کے نزدیک یہ معنی ہے کہ جو شخص رمضان، قضاء رمضان یا نذر وغیرہ کے روزے کی نیت صبح صادق سے پہلے نہ کرے تو اس کا روزہ نہیں ہوتا لیکن نقلی روزوں میں صبح کے بعد بھی نیت کر سکتا ہے۔ امام شافعی، احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔

۴۹۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي إِفْطَارِ الصَّائِمِ الْمُتَطَوِّعِ

۷۰۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ ابْنِ أُمِّ هَانِئٍ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ كُنْتُ قَاعِدَةً عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَانِي بِشَرَابٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ ثُمَّ نَاوَلَنِي فَشَرِبْتُ مِنْهُ فَقُلْتُ إِنِّي أَذْنَبْتُ فَاسْتَغْفِرْ لِي قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَتْ كُنْتُ صَائِمَةً فَأَفْطَرْتُ فَقَالَ أَمِنْ قَضَاءٍ كُنْتُ تَقْضِيهِ قَالَتْ لَا قَالَ فَلَا يَضُرُّكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَعَائِشَةَ حَدِيثُ أُمِّ هَانِئٍ

۷۰۹: حضرت ام ہانی سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھی ہوئی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کوئی پینے والی چیز پیش کی گئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے پیا پھر مجھے دیا میں نے بھی پیا پھر میں نے کہا مجھ سے گناہ سرزد ہو گیا ہے پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے لیے استغفار کیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا گناہ ہوا؟ میں نے کہا: میں روزے سے بھی اور روزہ ٹوٹ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تو نے قضا روزہ رکھا تھا؟ میں نے کہا نہیں۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس میں کوئی حرج

۴۹۹: بَابُ نفل روزہ توڑنا

نہیں۔ اس باب میں ابوسعیدؓ اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے اور ام ہانیؓ کی حدیث میں کلام ہے۔ بعض اہل علم صحابہ وغیرہ کا اسی پر عمل ہے کہ اگر کوئی آدمی نفلی روزہ توڑ دے تو اس پر قضاء واجب نہیں البتہ اگر وہ چاہے تو قضاء کر لے۔ سفیان ثوریؒ، احمدؒ، اسحقؒ اور شافعیؒ کا یہی قول ہے۔

۷۱۰: سماک بن حرب نے ام ہانیؓ کی اولاد میں سے کسی سے یہ حدیث سنی اور پھر ان میں سے افضل ترین شخص جمعہ سے ملاقات کی۔ ام ہانیؓ ان کی دادی ہیں۔ پس وہ اپنی دادی سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ ان کے پاس آئے اور کچھ پینے کے لئے طلب کیا اور پیا۔ پھر ام ہانیؓ کو دیا تو انہوں نے بھی پیا۔ پھر انہوں نے کہا یا رسول اللہؐ میں تو روزے سے تھی۔ آپؐ نے فرمایا نفلی روزہ رکھنے والا اپنے نفس کا امین ہوتا ہے اگر چاہے تو روزہ رکھے اور چاہے تو افطار کر لے۔ شعبہ نے کہا کیا تم نے خود یہ ام ہانیؓ سے سنا تو (جمعہ) نے کہا نہیں۔ مجھے یہ واقعہ میرے گھر والوں اور ابوصالحؒ نے سنایا ہے۔ حماد بن سلمہ یہ حدیث سماک سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ام ہانیؓ کے نواسے ہارون اپنی نانی ام ہانیؓ سے روایت کرتے ہیں اور شعبہؒ کی روایت احسن ہے۔ محمود بن غیلان نے ابوداؤد کے حوالے سے روایت کرتے ہوئے ”امین نفسہ“ کے الفاظ نقل کئے ہیں۔ محمود کے علاوہ دوسرے راویوں نے ابو داؤد سے شک کے ساتھ (امیر نفسہ یا امین نفسہ) کے الفاظ نقل کئے ہیں۔ اسی کئی طرق سے شعبہؒ سے راوی کا یہی شک مروی ہے کہ ”امیر نفسہ یا امین نفسہ“ ہے۔

۷۱۱: ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں داخل ہوئے اور پوچھا کہ کھانے کیلئے کوئی چیز ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں روزے سے ہوں۔

۷۱۲: ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرمؐ

فِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ الصَّائِمَ الْمُتَطَوِّعَ إِذَا أَفْطَرَ فَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ إِلَّا أَنْ يُحِبَّ أَنْ يَقْضِيَهُ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَاحْمَدٍ وَاسْحَقٍ وَالشَّافِعِيِّ.

۷۱۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا شُعْبَةُ قَالَ كُنْتُ أَسْمَعُ سِمَاكَ بْنَ حَرْبٍ يَقُولُ أَخَذَ بَنِي أُمِّ هَانِئٍ حَدَّثَنِي فَلَقِيتُ أَنَا أَفْضَلَهُمْ وَكَانَ اسْمُهُ جَعْدَةَ وَكَانَتْ أُمُّ هَانِئٍ جَدَّتَهُ فَحَدَّثَنِي عَنْ جَدَّتِهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَدَعَى بِشَرَابٍ فَشَرِبَ ثُمَّ نَاوَلَهَا فَشَرِبَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَا إِنِّي كُنْتُ صَائِمَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّائِمُ الْمُتَطَوِّعُ أَمِينٌ نَفْسِهِ إِنْ شَاءَ صَامَ وَإِنْ شَاءَ أَفْطَرَ قَالَ شُعْبَةُ قُلْتُ لَهُ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَ لَا أَخْبَرَنِي أَبُو صَالِحٍ وَاهْلُنَا عَنْ أُمِّ هَانِئٍ وَرَوَى حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ سِمَاكَ فَقَالَ عَنْ هَارُونَ بْنِ بِنْتِ أُمِّ هَانِئٍ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ وَرَوَايَةُ شُعْبَةَ أَحْسَنُ هَكَذَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ عَنْ أَبِي دَاوُدَ فَقَالَ أَمِينٌ نَفْسِهِ وَحَدَّثَنَا غَيْرُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي دَاوُدَ فَقَالَ أَمِيرُ نَفْسِهِ أَوْ أَمِينٌ نَفْسِهِ عَلَى الشَّكِّ وَهَكَذَا رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٌ عَنْ شُعْبَةَ أَمِيرُ أَوْ أَمِينٌ نَفْسِهِ عَلَى الشَّكِّ.

۷۱۱: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَاوِ كَيْعٌ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَمَّتِهِ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ قَالَتْ قُلْتُ لَا قَالَ فَاتَى صَائِمٌ.

۷۱۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَابِشُرُ بْنُ السَّرِيِّ

ﷺ جب دن میں میرے ہاں آتے تو پوچھتے کہ کچھ کھانے کیلئے ہے؟ اگر میں کہتی نہیں تو آپؐ فرماتے میں روزے سے ہوں۔ پس ایک مرتبہ آپؐ لائے تو میں نے عرض کیا! آج ہمارے ہاں کھانا ہدیے کے طور پر آیا ہے۔ پوچھا: کیا ہے میں نے کہا جس (ایسا کھانا جو گھی چھوڑے اور پنیر وغیرہ ملا کر تیار کیا جاتا ہے) ہے۔ فرمایا میں نے تو صبح روزے کی نیت کر لی تھی۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں پھر آپؐ اُسے کھایا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

۵۰۰: باب نفل روزے کی قضا واجب ہے

۷۱۳: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں اور حفصہؓ روزے سے تھیں کہ ہمیں کھانا پیش کیا گیا۔ ہمارا جی چاہا کہ ہم کھالیں پس ہم نے اس میں سے کچھ لیا پھر جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے حفصہؓ آپؐ سے پوچھنے میں مجھ سے سبقت لے گئیں کیونکہ وہ تو اپنے باپ کی بیٹی تھیں (یعنی حضرت عمرؓ کی طرح بہادر) یا رسول اللہ ﷺ ہم دونوں روزے سے تھیں کہ کھانا آ گیا اور اسے دیکھ کر ہمارا کھانے کو جی چاہا پس ہم نے اس میں سے کھالیا فرمایا اس روزے کے بدلے کسی دوسرے دن اس کی قضا میں روزہ رکھو۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ صالح بن ابوالخضر اور محمد بن ابوحفصہ بھی یہ حدیث زہری سے وہ عروہ سے اور وہ حضرت عائشہؓ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ مالک بن انسؒ، معمر، عبد اللہ بن عمر، زیاد بن سعد، اور کئی حفاظ حدیث زہری سے بحوالہ عائشہؓ مسلاً روایت کرتے ہیں اور اپنی روایت میں عروہ کا ذکر نہیں کرتے۔ یہ حدیث اصح ہے اس لئے کہ ابن جریج نے زہری سے پوچھا کہ کیا آپؐ سے عروہ نے عائشہؓ کے حوالے سے کوئی حدیث روایت کی ہے تو انہوں نے کہا میں نے اس کے متعلق عروہ سے کوئی چیز نہیں سنی البتہ سلیمان بن عبد الملک کے دور

عَنْ سُفْيَانَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ إِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِينِي فَيَقُولُ أَعِنْدَكَ غَدَاءٌ فَأَقُولُ لَا فَيَقُولُ إِنِّي صَائِمٌ قَالَتْ فَأَتَانِي يَوْمًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ قَدْ أَهْدَيْتَ لَنَا هَدِيَّةً قَالَ وَمَا هِيَ قُلْتُ حَيْسٌ قَالَ أَمَا إِنِّي أَصْبَحْتُ صَائِمًا قَالَتْ ثُمَّ أَكَلَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۵۰۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي إِيْجَابِ الْقَضَاءِ عَلَيْهِ

۷۱۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَاكَثِيْرُ بْنُ هِشَامٍ نَا جَعْفَرُ ابْنُ بُرْقَانَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ صَائِمَتَيْنِ فَعَرَضَ لَنَا طَعَامٌ اشْتَهَيْنَاهُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ رَتْنِي إِلَيْهِ حَفْصَةُ وَكَانَتْ ابْنَةً أَبِيهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا صَائِمَتَيْنِ فَعَرَضَ لَنَا طَعَامٌ اشْتَهَيْنَاهُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ قَالَ أَقْصِيَا يَوْمًا آخَرَ مَكَانَهُ قَالَ أَبُو عِيسَى وَرَوَى صَالِحُ بْنُ أَبِي الْأَخْضَرِ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَ هَذَا وَرَوَى مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَمَعْمَرٌ وَغَبِيْدَةُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَزِيَادُ بْنُ سَعْدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْحَفَاطِ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَائِشَةَ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ عُرْوَةَ وَهَذَا أَصَحُّ لِأَنَّهُ رُوِيَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ فَقُلْتُ أَحَدَثَكَ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ لَمْ أَسْمَعْ مِنْ عُرْوَةَ فِي هَذَا شَيْئًا وَلَكِنْ سَمِعْتُ فِي خِلَافَةِ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ مِنْ نَاسٍ عَنْ بَعْضِ مَنْ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ.

حکومت میں لوگوں سے ان حضرات کا قول سنا جنہوں نے حضرت عائشہؓ سے اس حدیث کے بارے میں سوال کیا تھا۔

فَاتْلُوهُ: اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ کھانے کی حریص تھیں عین ممکن ہے کہ گھر میں کچھ کھانے کو نہ ہوا انہوں نے نفلی روزہ رکھ لیا ہو پھر جب کھانا آیا تو اللہ کی طرف سے انعام سمجھ کر کھالیا ایسی احادیث نبی اکرم ﷺ سے مروی گزر چکیں کہ ایسی حالت میں نفلی روزے کی نیت کر لیتے جب گھر میں کھانے کو کچھ نہ ہوتا۔

۷۱۴: حَدَّثَنَا بِهِذَا عَلِيُّ بْنُ عِيسَى بْنِ يَزِيدَ الْبَغْدَادِيُّ نَارُوحُ بْنُ عِبَادَةَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ إِلَى هَذَا الْحَدِيثِ فَأَوْاعِلِيهِ الْقَضَاءُ إِذَا أَفْطَرُوهُ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ. ہم سے یہ حدیث روایت کی علی بن عیسیٰ بن یزید بغدادی نے ان سے روح بن عبادہ نے ان سے ابن جریج نے۔ علماء صحابہ وغیرہ کی ایک جماعت اسی حدیث پر عمل پیرا ہے ان کے نزدیک نفلی روزہ توڑنے والے پر قضا واجب ہے یہ مالک بن انس کا بھی قول ہے۔

خُلاصَةُ الْأَبْوَابِ: حدیث اس مسئلہ میں جمہور کی دلیل ہے کہ میت کی جانب سے روزہ نایت درست نہیں۔ وجہ استدلال یہ ہے کہ فدیہ کو روزہ کا بدل قرار دیا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی اور شخص کا روزہ اس کے روزے کا بدل نہیں ہو سکتا (۲) ائمہ اربعہ کا اتفاق ہے کہ اگر خود بخود قے آئے تو روزہ فاسد نہیں ہوتا اگر قصد اُتے کی جائے تو روزہ فاسد ہو جاتا ہے البتہ حنفیہ کے ہاں اس بارے میں تفصیل ہے علامہ ابن نجیم نے بارہ صورتیں بیان کی ہیں تفصیل کیلئے دیکھئے (المحرر الرائق ج: ۲- ص: ۲۷۴) (۳) امام ابو حنیفہ، امام شافعی اور امام احمد کا اس پر اتفاق ہے کہ اگر روزہ دار بھول کر کھا پی لے تو اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا حدیث باب ان کی دلیل ہے البتہ امام مالک کے نزدیک اس کے ذمہ قضا واجب ہے (۴) اس حدیث کے ظاہر سے استدلال کر کے بعض حضرات یہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص عمداً (جان بوجھ کر) روزہ چھوڑ دے تو اس کی قضا نہیں۔ جمہور کے نزدیک رمضان کے روزوں کی قضا واجب ہے وہ فرماتے ہیں کہ حدیث باب کا مطلب یہ ہے کہ ثواب اور فضیلت کے لحاظ سے زمانہ بھر بھی رمضان کے روزہ کی برابری نہیں کر سکتا (۵) احناف کے نزدیک اگر جان بوجھ کر کھا پی لیا تو روزہ فاسد ہو گیا اب اس کے ذمہ قضا اور کفارہ دونوں واجب ہے۔ حدیث باب کی دلالت النص سے ثابت کرتے ہیں کیونکہ حدیث باب کو سننے والا ہر شخص اس نتیجے پر پہنچے گا کہ وجوب کفارہ کی علت روزہ کا توڑنا ہے اور یہی علت کھانے پینے میں بھی پائی جاتی ہے (۶) روزہ میں مسواک کرنا اس حدیث سے استحباب معلوم ہوتا ہے۔ آنکھوں میں سرمہ لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا اگرچہ سرمہ کی سیاہی تھوک میں نظر آئے اس طرح آنکھوں میں دوا ڈالنے سے بھی روزہ فاسد نہیں ہوتا (۷) روزہ دار کو اپنے نفس پر اعتماد اور کنٹرول ہو تو کوسہ لینا بغیر کراہت کے جائز ہے ورنہ مکروہ ہے (۸) حدیث سے ائمہ نے یہ مسئلہ مستنبط کیا کہ قضا روزہ اور نذر غیر معین میں رات کو نیت کرنا ضروری ہے لیکن رمضان نذر معین اور نفلی روزوں میں سے کسی میں بھی رات کو نیت کرنا ضروری ان تمام میں نصف نہار سے پہلے نیت کی جاسکتی ہے (۹) بعض ائمہ کے نزدیک نفلی روزہ بغیر عذر کے بھی توڑا جاسکتا ہے لیکن امام ابو حنیفہ کے نزدیک بلا عذر روزہ توڑنا ناجائز ہے۔ اگر روزہ توڑ دیا تو اس کی قضا واجب ہے اس کا ثبوت قرآن مجید اور حدیث دونوں سے ہے۔ (واللہ اعلم)

۵۰۱: باب شعبان اور رمضان کے روزے

ملا کر رکھنا

۵۰۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي وَصَالِ

شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ

۷۱۵: حَدَّثَنَا بُنْدَارُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ عَنْ: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں

نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو رمضان اور شعبان کے علاوہ دو مہینے متواتر روزے رکھتے نہیں دیکھا۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں کہ حدیث ام سلمہ رضی اللہ عنہا حسن ہے۔ یہ حدیث ابوسلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی حضرت عائشہ کے واسطے سے مروی ہے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو شعبان سے زیادہ کسی مہینے میں روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا آپ ﷺ اس ماہ کے اکثر دنوں میں روزے رکھتے بلکہ پورا مہینہ روزہ رکھتے تھے۔

۷۱۶: حضرت عائشہ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے۔ سالم بن ابوالنضر اور کئی راوی بھی ابوسلمہ سے بحوالہ حضرت عائشہ محمد بن عمرو کی حدیث کی مثل روایت کرتے ہیں اس حدیث کے متعلق ابن مبارک سے مروی ہے کہ کلام عرب میں جائز ہے کہ جب اکثر مہینے کے روزے رکھے جائیں تو کہا جائے کہ پورے مہینے کے روزے رکھے۔ چنانچہ کہا جاتا ہے کہ فلاں شخص پوری رات (عبادت کے لئے) کھڑا رہا حالانکہ ہو سکتا ہے اس نے رات کا کھانا کھایا ہو یا کسی اور کام میں مشغول ہو۔ ابن مبارک کے نزدیک ام سلمہ اور حضرت عائشہ دونوں کی حدیث ایک ہی ہیں اور اس سے مراد یہی ہے کہ آپ ﷺ مہینے کے اکثر دنوں کے روزے رکھتے تھے۔

۵۰۲: باب تعظیم رمضان کے لئے شعبان کے

دوسرے پندرہ دنوں میں روزے رکھنا مکروہ ہے ۷۱۷: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب شعبان کا مہینہ آدھا رہ جائے تو روزے نہ رکھا کرو۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابو ہریرہ حسن صحیح ہے اور ہم اس حدیث کو اس سند اور ان الفاظ ہی سے جانتے ہیں۔ بعض اہل علم کے نزدیک اس کا معنی یہ ہے کہ اگر کوئی شخص روزے نہیں رکھ رہا تھا پھر جب شعبان کے کچھ دن باقی رہ گئے تو

سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ شَهْرَيْنِ مُتَابِعَيْنِ إِلَّا شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أُمِّ سَلَمَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ أَيْضًا عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَهْرٍ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِي شَعْبَانَ كَانَ يَصُومُهُ إِلَّا قَلِيلًا بَلْ كَانَ يَصُومُهُ كُلَّهُ.

۷۱۶: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ هَذَا نَاعْبُدُهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو وَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ وَرَوَى سَالِمُ أَبُو النَّضْرِ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوُ رَوَايَةِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو وَرَوَى عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ أَنَّهُ قَالَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَهُوَ جَائِزٌ فِي كَلَامِ الْعَرَبِ إِذَا صَامَ أَكْثَرَ الشَّهْرِ أَنْ يُقَالَ صَامَ الشَّهْرَ كُلَّهُ وَيُقَالَ قَامَ فَلَانٌ لَيْلَهُ أَجْمَعَ وَلَعَلَّهُ تَعَشَّى وَاشْتَغَلَ بِبَعْضِ أَمْرِهِ كَانَ ابْنُ الْمُبَارَكِ قَدْ رَأَى كِلَا الْحَدِيثَيْنِ مُتَّفَقَيْنِ يَقُولُ إِنَّمَا مَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ كَانَ يَصُومُ أَكْثَرَ الشَّهْرِ.

۵۰۲: باب ما جاء في كراهية الصوم في

النِّصْفِ الْبَاقِي مِنْ شَعْبَانَ لِحَالِ رَمَضَانَ

۷۱۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَقِيَ نِصْفُ مِنْ شَعْبَانَ فَلَا تَصُومُوا قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ عَلَى هَذَا اللَّفْظِ وَمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ

اس نے روزے رکھنا شروع کر دیئے (یہ ناجائز ہے) اس کی مثل حضرت ابو ہریرہؓ سے دوسری حدیث مروی ہے اور یہ ایسا ہی ہے جیسے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ رمضان سے پہلے روزہ نہ رکھو البتہ اگر کوئی اس سے پہلے روزہ رکھے گا عادی ہو اور یہ روزہ ان دنوں میں آجائے (تورکھ سکتا ہے) پس یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ کراہت اس صورت میں ہے کہ آدمی رمضان کی تعظیم و استقبال کے لئے شعبان کے دوسرے پندرہ دنوں میں روزے رکھے۔

۵۰۳: باب شعبان کی پندرہویں رات

۷۱۸: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک رات میں نے رسول اللہ ﷺ کو نہ پایا تو آپ ﷺ کی تلاش میں نکلی۔ آپ ﷺ بقیع میں تھے آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم ڈر رہی تھی کہ اللہ اور اس کا رسول تم پر ظلم نہ کریں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے سمجھا کہ شاید آپ ﷺ کسی دوسری بیوی کے پاس تشریف لے گئے ہوں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرہویں رات کو آسمان دنیا پر اترتے ہیں اور بنو کلب کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ تعداد میں لوگوں کی مغفرت فرماتے ہیں۔ اس باب میں حضرت ابو بکر صدیقؓ سے بھی روایت ہے امام ابویوسفؒ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ہم حدیث عائشہؓ کو حجاج کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ امام بخاریؒ نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے۔ امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ یحییٰ بن کثیر نے عروہ سے اور حجاج نے یحییٰ بن کثیر سے کوئی حدیث نہیں سنی۔

۵۰۴: باب محرم کے روزوں کے بارے میں

۷۱۹: حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رمضان کے بعد افضل ترین روزے اللہ تعالیٰ کے مہینے محرم کے ہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث ابو ہریرہؓ (رضی اللہ تعالیٰ

بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ يَكُونَ الرَّجُلُ مُفْطَرًا فَإِذَا بَقِيَ شَيْءٌ مِنْ شَعْبَانَ أَخَذَ فِي الصَّوْمِ لِحَالِ شَهْرِ رَمَضَانَ وَقَدَرُوا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشْبِهُ قَوْلَهُ وَهَذَا حَيْثُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقَدِّمُوا شَهْرَ رَمَضَانَ بِصِيَامِ الْآنَ يُوَافِقُ ذَلِكَ صَوْمًا كَانَ يَصُومُهُ أَحَدُكُمْ وَقَدْ ذُلَّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ إِنَّمَا الْكَرَاهِيَّةُ عَلَى مَنْ يَتَعَمَّدُ الصِّيَامَ لِحَالِ رَمَضَانَ.

۵۰۳: بَاب مَا جَاءَ فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ

۷۱۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَائِبُ بْنُ هَارُونَ نَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ فَخَرَجْتُ فَإِذَا هُوَ بِالْبَقِيعِ فَقَالَ أَكُنْتُ تَخَافِينَ أَنْ يَحْجِيفَ اللَّهُ عَلَيْكَ وَرَسُولُهُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ظَنَنْتُ أَنَّكَ أَتَيْتَ بَعْضَ نِسَائِكَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لَا كَثْرَمِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمٍ كَلْبٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ الْحَجَّاجِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يُضْعِفُ هَذَا الْحَدِيثَ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عُرْوَةَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَالْحَجَّاجُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ.

۵۰۴: بَاب مَا جَاءَ فِي صَوْمِ الْمُحَرَّمِ

۷۱۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُمَيْرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ شَهْرُ اللَّهِ الْمُحَرَّمِ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ

(عنه) حسن ہے۔

أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۷۲۰: نعمان بن سعد حضرت علیؑ سے نقل کرتے ہیں کہ کسی نے ان سے پوچھا کہ آپؐ رمضان کے علاوہ کون سے مہینے کے روزے رکھنے کا مجھے حکم فرماتے ہیں۔ حضرت علیؑ نے فرمایا میں نے صرف ایک آدمی کے علاوہ کسی کو نبی اکرم ﷺ سے سوال کرتے ہوئے نہیں سنا۔ میں اس وقت آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپؐ مجھے رمضان کے علاوہ کون سے مہینے میں روزے رکھنے کا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا اگر رمضان کے بعد روزہ رکھنا چاہے تو محرم کے روزے رکھا کرو کیونکہ یہ اللہ کا مہینہ ہے اس میں ایک ایسا دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے ایک قوم کی توبہ قبول کی تھی اور اسی دن دوسری قوم کی بھی توبہ قبول کرے گا۔ امام ابو یوسفی ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۷۲۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ نَاعِلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ أَيُّ شَهْرٍ تَأْمُرُنِي أَنْ أَصُومَ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ لَهُ مَا سَمِعْتُ أَحَدًا يُسْأَلُ عَنْ هَذَا إِلَّا رَجُلًا سَمِعْتُهُ يُسْأَلُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا قَاعِدٌ عِنْدَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ شَهْرٍ تَأْمُرُنِي أَنْ أَصُومَ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ إِنْ كُنْتُ صَائِمًا بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ فَصُمِ الْمُحَرَّمَ فَإِنَّهُ شَهْرُ اللَّهِ فِيهِ يَوْمٌ تَابَ اللَّهُ فِيهِ عَلَى قَوْمٍ وَيَتُوبُ فِيهِ عَلَى قَوْمٍ آخَرِينَ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۵۰۵: باب جمعة کے دن روزہ رکھنا.

۵۰۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

۷۲۱: حضرت عبداللہؑ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہر مہینے کے ابتدائی تین دن روزہ رکھتے اور جمعہ کے دن بہت کم ایسا ہوتا تھا کہ آپ ﷺ روزے سے نہ ہوں۔ اس باب میں ابن عمرؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو یوسفی ترمذی فرماتے ہیں حدیث عبداللہؑ حسن غریب ہے۔ اہل علم کی ایک جماعت نے جمعہ کے دن روزہ رکھنے کو مستحب کہا ہے۔ ان کے نزدیک جمعہ کا روزہ اس صورت میں رکھنا کہ اس سے پہلے اور بعد کوئی روزہ نہ رکھے تو یہ مکروہ ہے۔ (امام ترمذی کہتے ہیں) یہ حدیث شعبہ نے عاصم سے موقوف روایت کی ہے۔

۷۲۱: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ نَاعِلِيُّ بْنُ مُوسَى وَطَلْقُ بْنُ غَنَامٍ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زُرْعَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ مِنْ غُرَّةِ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَقَلَّ مَا كَانَ يُفْطِرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ اسْتَجَبَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ صِيَامَ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَإِنَّمَا يُكْرَهُ أَنْ يَصُومَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لَا يَصُومُ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ قَالَ وَرَوَى شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ هَذَا الْحَدِيثَ لَمْ يَرْفَعْهُ.

۵۰۶: باب صرف

۵۰۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي كِرَاهِيَةِ

جمعہ کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے

صَوْمِ الْجُمُعَةِ وَحَدَهُ

۷۲۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی صرف جمعہ کا روزہ نہ رکھے بلکہ

۷۲۲: حَدَّثَنَا هَنَادٌ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اس سے پہلے اور اس کے بعد بھی روزہ رکھے۔ اس باب میں حضرت علیؓ، جابرؓ، ضیادہ ازدیؓ، جویریہؓ، انسؓ، اور عبد اللہ بن عمروؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث ابو ہریرہؓ حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ کوئی شخص جمعہ کا دن روزے کے لئے مخصوص کرے کہ نہ تو اس سے پہلے روزہ رکھے اور نہ ہی بعد میں تو یہ مکروہ ہے۔ امام احمدؒ اور ائحقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَصُومُ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا أَنْ يَصُومَ قَبْلَهُ أَوْ يَصُومَ بَعْدَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَ جَابِرٍ وَ جُنَادَةَ الْأَزْدِيِّ وَ جُوَيْرِيَةَ وَ أَنَسٍ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَ الْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَكْرَهُونَ أَنْ يَخْتَصَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ لَا يَصُومُ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ وَ بِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَ اسْلِقُ۔

۵۰۷: باب ہفتے کے دن روزہ رکھنا

۵۰۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي صَوْمِ يَوْمِ السَّبْتِ

۷۲۳: حضرت عبد اللہ بن بسرؓ اپنی بہن سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہفتے کے دن فرض روزوں کے علاوہ کوئی روزہ نہ رکھا کرو۔ پس اگر کسی کو اس دن انگوڑی چھال یا کسی درخت کی لکڑی کے علاوہ کچھ نہ ملے تو اسے ہی چبا لے (یعنی روزہ نہ رکھے) امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اور اس دن میں کراہت کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص روزہ رکھنے کے لئے ہفتے کا دن مخصوص نہ کرے کیونکہ یہودی اس دن کی تعظیم کرتے ہیں۔

۷۲۳: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَا سُفْيَانُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ عَنْ أُخْتِهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصُومُوا يَوْمَ السَّبْتِ إِلَّا فِيمَا افْتَرَضَ عَلَيْكُمْ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ أَحَدُكُمْ إِلَّا لِحَاءَ عَنِيَّةٍ أَوْ عُودَ شَجَرَةٍ فَلْيَمْضِغْهُ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَ مَعْنَى الْكِرَاهِيَةِ فِي هَذَا أَنْ يَخْتَصَّ الرَّجُلُ يَوْمَ السَّبْتِ بِصِيَامٍ لِأَنَّ الْيَهُودَ يَعْظُمُونَ يَوْمَ السَّبْتِ۔

(فائدہ): یہودی اس دن کی کس قدر تعظیم کرتے ہیں اس سے ثابت ہے کہ گذشتہ دنوں امریکہ کے صدارتی امیدوار کو ہفتے کے دن کہیں جانا پڑا تو وہ کئی میل پیدل چل کر گئے تو عام حالات میں یہودی ایسا نہ کرتے ہوں گے لیکن یہاں چونکہ صدارتی امیدواروں کا ایک ایک دن اور لمحہ رپورٹ ہوتا تھا لہذا انہوں نے اپنی قوم کو خوش کرنے اور اپنے یہودی ہونے کا یوں اظہار کیا۔

خلاصہ الابواب:

اس روایت سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے رمضان کے علاوہ شعبان کے بھی تمام ایام میں مسلسل روزے رکھتے تھے جبکہ حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے رمضان کے علاوہ کسی مہینے پورے روزے نہیں رکھے جس سے ایک طرح کا تعارض ہو جاتا ہے اس کا جواب امام ترمذیؒ نے دیا ہے کہ عرب کے لوگ اکثر پرکل کا لفظ بولتے ہیں یعنی حضور ﷺ اکثر شعبان کے روزے رکھتے تھے۔ (۲) شعبان کے دوسرے نصف میں روزے رکھنے کی کراہت اس صورت میں ہے کہ ابتداء ماہ سے روزہ رکھتا نہ چلا آ رہا ہو اور قضاء روزے بھی نہ ہوں نیز ان دنوں میں روزہ رکھنے کی عادت بھی نہ ہو یہ کراہت بھی شفقہ ہے کہ میری امت شعبان کے آخری روزوں کی وجہ سے رمضان کے روزوں میں کسی قسم کی کمزوری نہ محسوس کرے۔ قربان جائیں سید عالم ﷺ پر۔ (۳) شب براءت کی فضیلت میں بہت سی روایات مروی ہیں جن میں سے بیشتر علامہ سیوطیؒ نے الدر المنصوبہ میں جمع کر دی ہیں یہ تمام روایات سند کے اعتبار سے ضعیف ہیں چنانچہ حضرت عائشہؓ کی حدیث باب بھی ضعیف ہے لیکن ان روایات کے ضعف کے باوجود شب براءت عبادت کا انفرادی طور پر اہتمام کرنا بدعت نہیں ہے اس لئے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعینؒ سے اس رات میں جاگنا اور اعمال مسنونہ پر عمل کرنا قابل اعتماد روایات سے ثابت

ہوا ہے البتہ اس رات میں سورکعات نماز کی روایت موضوع اور گھڑی ہوئی ہے اس کی تصریح ابن الجوزی نے کی ہے اسی طرح اس رات قبرستان کو جانا سنت مسترہ نہیں۔ اس رات میں معمول سے زیادہ روشنی کرنا اور گھروں پر موم بتیاں روشن کرنا چاہئے اور بارود چلانا بدعت شیعہ ہے اللہ تعالیٰ ہدایت فرمادے بدعات سے محفوظ رکھے آمین۔ (۴) محرم کی فضیلت کو بیان کرنا ہے شاید کہ نبی کریم ﷺ کو محرم کے روزوں کی اس درجہ فضیلت کا اپنی بالکل آخری حیات میں علم ہوا ہو۔ (۵) جمعہ کے دن کا روزہ بلا کراہت جائز ہے اگرچہ اس سے پہلے یا بعد کوئی روزہ نہ رکھا جائے جن حدیثوں میں صرف جمعہ کے دن کا روزہ رکھنا منع ہے یہ ابتداء اسلام کا ہے اس وقت خطرہ یہ تھا کہ جمعہ کے دن کو کہیں اسی طرح عبادت کیلئے مخصوص نہ کر لیا جائے جس طرح یہود نے صرف یوم السبت (ہفتہ) کو عبادت کے لئے مخصوص کر لیا تھا باقی دنوں میں عبادت کی چھٹی کر لی تھی۔

۵۰۸: باب پیر اور جمعرات کو روزہ رکھنا

۴۲۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کو خاص طور پر روزہ رکھتے تھے۔ اس باب میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا، ابوقادہ رضی اللہ عنہ، اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں کہ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا اس سند سے حسن غریب ہے۔

۴۲۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مہینے ہفتہ، اتوار اور پیر کا روزہ رکھتے اور دوسرے ماہ میں منگل، بدھ اور جمعرات کا روزہ رکھتے تھے۔ امام ابویسی ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث مبارکہ حسن ہے عبدالرحمن بن مہدی نے یہ حدیث سفیان سے غیر مرفوع روایت کی ہے۔

۴۲۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پیر اور جمعرات کو بندوں کے اعمال بارگاہ الہی میں پیش کئے جاتے ہیں۔ میں پسند کرتا ہوں کہ میرے اعمال جب اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہوں تو میں روزے سے ہوں۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں کہ حدیث ابو ہریرہ اس باب میں حسن غریب ہے۔

۵۰۹: باب بدھ اور جمعرات کے دن

۵۰۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي صَوْمِ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ

۴۲۴: حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ الْفَلَّاسُ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ رِبْعَةَ الْجُرَشِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى صَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ وَفِي الْبَابِ عَنْ حَفْصَةَ وَابْنِ قَتَادَةَ وَاسْمَاءَ بِنْتِ زَيْدٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

۴۲۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو أَحْمَدَ وَمُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ خَيْقَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُومُ مِنَ الشَّهْرِ السَّبْتِ وَالْاِحْدِ وَالْاِثْنَيْنِ وَمِنْ الشَّهْرِ الْاٰخَرِ الْاِثْنَاءِ وَالْاَرْبَعَاءِ وَالْخَمِيسِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَرَوَى عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ سُفْيَانَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ

۴۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعْرَضُ الْأَعْمَالُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ فَأُحِبُّ أَنْ يُعْرَضَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي هَذَا الْبَابِ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

۵۰۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي صَوْمِ

الْأَرْبَعَاءُ وَالْخَمِيسُ

روزہ رکھنا

۷۲۷: حضرت عبید اللہ مسلم قرشی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے یا کسی اور نے نبی اکرم ﷺ سے پورا سال روزہ رکھنے کے بارے میں سوال کیا فرمایا تمہارے گھر والوں کا بھی تم پر حق ہے پھر فرمایا رمضان کے روزے رکھو پھر شوال کے (یعنی چھ روزے) اور اس کے بعد ہر بدھ اور جمعرات کو روزہ رکھ لیا کرو اگر تم نے ایسا کیا تو گویا کہ تم نے سارے سال کے روزے بھی رکھے اور افطار بھی کیا۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ مسلم قرشی کی حدیث غریب ہے۔ یہ حدیث بعض حضرات ہارون بن سلیمان سے بحوالہ مسلم بن عبید اللہ اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔

۷۲۷: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَرِيرِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ مَدْوِيَّةَ قَالَا نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى نَا هَارُونُ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الْمُسْلِمِ الْقُرَشِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ أَوْسَيْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ فَقَالَ إِنَّ لَا هَلَكَ عَلَيْكَ حَقَائِمُ قَالَ صُمْ رَمَضَانَ وَ الدَّيُّ يَلِيهِ وَ كُلُّ أَرْبَعَاءٍ وَ خَمِيسٍ فَإِذَا أَنْتَ قَدْ صُمْتَ الدَّهْرَ وَ أَفْطَرْتَ وَ فِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ مُسْلِمٍ الْقُرَشِيِّ حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَ رَوَى بَعْضُ عَنْ هَارُونُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُسْلِمٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ.

۵۱۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ

۵۱۰: باب عرفہ کے دن روزہ رکھنے کی

صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ

فضیلت

۷۲۸: حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ عرفہ کے دن کا روزہ رکھنے سے ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہ معاف فرما دے۔ اس باب میں حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابوقادہؓ کی حدیث حسن ہے۔ علماء کے نزدیک یوم عرفہ کا روزہ مستحب ہے مگر میدان عرفات میں نہ ہو۔ (یعنی جب میدان عرفات میں ہو تو مستحب نہیں)

۷۲۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّيْبِ قَالَا نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غِيلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبُدٍ الزَّمَانِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ إِنِّي أَحْتَسِبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ وَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ وَ فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَبِي قَتَادَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَ قَدْ اسْتَحَبَّ أَهْلُ الْعِلْمِ صِيَامَ يَوْمِ عَرَفَةَ إِلَّا بَعَرَفَةَ.

۵۱۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

۵۱۱: باب عرفات

صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ

میں عرفہ کا روزہ رکھنا مکروہ ہے

۷۲۹: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے عرفہ کے دن روزہ نہیں رکھا پس ام فضلؓ نے آپ ﷺ کی خدمت میں دودھ بھیجا تو آپ ﷺ نے پی لیا۔ اس باب

۷۲۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُثَيَّةَ نَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْطَرَ بِعَرَفَةَ وَ أَرْسَلَتْ إِلَيْهِ أُمُّ الْفَضْلِ

میں حضرت ابو ہریرہؓ، ابن عمرؓ اور ام فضلؓ سے بھی روایت ہے۔
امام ابویسی ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عباسؓ حسن صحیح ہے۔
ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حج کیا۔ تو آپ ﷺ نے عرفہ کے دن روزہ نہیں رکھا اسی طرح ابو بکرؓ، عمرؓ، اور عثمانؓ نے بھی عرفہ کے دن حج میں روزہ نہیں رکھا۔
اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ عرفہ کے دن روزہ نہ رکھنا مستحب ہے تاکہ حاجی دعاؤں وغیرہ کے وقت کمزوری محسوس نہ کرے۔
بعض اہل علم نے عرفات میں یوم عرفہ کے دن روزہ رکھا ہے۔

۷۳۰: حضرت ابن ابی نجیح اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ابن عمرؓ سے عرفات میں عرفہ کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا میں نے نبی ﷺ کے ساتھ حج کیا آپ ﷺ نے روزہ نہیں رکھا (یعنی عرفہ کے دن) اور اسی طرح میں نے حج کیا ابو بکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ کے ساتھ ان میں سے کسی نے بھی اس دن کا روزہ نہیں رکھا پس میں اس دن روزہ نہیں رکھتا اور نہ ہی کسی کو اس کا حکم دیتا یا اس سے منع کرتا ہوں۔ امام ابویسی ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ ابونجیح کا نام یسا ہے اور انہوں نے ابن عمرؓ سے یہ حدیث سنی ہے۔ ابن ابی نجیح نے اس حدیث کو ابونجیح

اور ایک دوسرے راوی کے واسطے سے بھی حضرت ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے۔

۵۱۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحِثِّ

عَلَى صَوْمِ عَاشُورَاءَ

۵۱۲: بَابُ عَاشُورَةَ كَ رُزْهَةِ كِ

تَرْغِيبِ

۷۳۱: حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یوم عاشورہ (یعنی محرم کی دس تاریخ) کا روزہ رکھے۔ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے گزشتہ سال کے تمام گناہ معاف فرما دے۔ اس باب میں حضرت علیؓ، محمد بن صفیؓ، سلمہ بن اکوعؓ، ہند بن اسامہؓ، ابن عباسؓ، ربیع بنت معوذ بن عفراءؓ، اور عبد اللہ بن زبیرؓ سے بھی

۷۳۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَاحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّيْبِ قَالَا نَاحِمًا بْنُ زَيْدٍ عَنْ غِيلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبُدٍ الزَّمَانِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ إِنِّي أَخْتِيبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يَكْفِرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَ مُحَمَّدِ بْنِ صَيْفِيٍّ وَسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ وَ هِنْدِ بْنِ

روایت ہے۔ عبدالرحمن بن سلمہ خزاعی اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں۔ یہ سب حضرات فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورے کے روزے کی ترغیب دی۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ ابوقادہ کی حدیث کے علاوہ کسی روایت میں یہ الفاظ مذکور نہیں کہ عاشورے کا روزہ پورے سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ احمد اور اسحاق بھی ابوقادہ کی حدیث کے قائل ہیں۔

۵۱۳: باب اس بارے میں کہ عاشورے

کے دن روزہ نہ رکھنا بھی جائز ہے

۴۲۲: حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ قریش زمانہ جاہلیت میں عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے اور رسول اللہ ﷺ بھی یہ روزہ رکھتے چنانچہ جب آپ ﷺ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو خود بھی روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی اس کا حکم دیا لیکن جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو صرف رمضان کے روزے فرض رہ گئے اور عاشورہ کی فرضیت ختم ہوگئی۔ پھر جس نے چاہا رکھ لیا اور جس نے چاہا چھوڑ دیا۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود، قیس بن سعد، جابر بن سمرہ، ابن عمر اور معاویہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ اہل علم کا حضرت عائشہ کی حدیث پر عمل ہے اور یہ حدیث صحیح ہے۔ اہل علم کے نزدیک عاشورہ کا روزہ واجب نہیں البتہ جس کا جی چاہے وہ رکھے کیونکہ اس کی بہت فضیلت ہے۔

۵۱۴: باب اس بارے میں کہ عاشورہ کو نسا دن ہے

۴۳۳: حکم بن اعرج سے روایت ہے کہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گیا وہ زمزم کے پاس اپنی چادر سے تکیہ لگائے بیٹھے تھے۔ میں نے کہا کہ مجھے عاشورہ کے متعلق بتائیے کہ وہ کونسا دن ہے۔ انہوں نے فرمایا جب تم محرم کا چاند دیکھو تو دن گنتا شروع کرو اور نویں دن روزہ رکھو میں نے کہا کیا رسول

اَسْمَاءُ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَالرَّبِيعُ بَنْتُ مُعَوِذِ بْنِ عَفْرَاءَ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ سَلَمَةَ الْخَزَاعِيُّ عَنْ أُمِّهِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ذَكَرُوا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ حَثَّ عَلَى صِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ قَالَ أَبُو عِيْسَى لَا نَعْلَمُ فِي شَيْءٍ مِنَ الرِّوَايَاتِ أَنَّهُ قَالَ صِيَامُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ كَفَّارَةٌ سَنَةٍ إِلَّا فِي حَدِيثِ أَبِي قَتَادَةَ وَبِحَدِيثِ أَبِي قَتَادَةَ يَقُولُ أَحْمَدُ وَاسْحَقُ.

۵۱۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي

تَرْكِ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ

۴۲۲: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَقَ الْهَمْدَانِيُّ نَا عَبْدَةَ بْنَ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ عَاشُورَاءَ يَوْمًا تَصُومُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُهُ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ صَامَهُ وَأَمَرَ النَّاسَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا افْتَرَضَ رَمَضَانُ كَانَ رَمَضَانُ هُوَ الْفَرِيضَةُ وَتُرِكَ عَاشُورَاءُ فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَقَيْسِ بْنِ سَعْدٍ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَابْنِ غَمْرٍو مُعَاوِيَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلَى حَدِيثِ عَائِشَةَ وَهُوَ حَدِيثٌ صَحِيحٌ لَا يَرَوْنَ صِيَامَ يَوْمِ عَاشُورَاءَ وَاجِبًا إِلَّا مَنْ رَغِبَ فِي صِيَامِهِ لِمَا ذَكَرَ فِيهِ مِنَ الْفَضْلِ.

۵۱۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي عَاشُورَاءَ أَيُّ يَوْمٍ هُوَ

۴۳۳: حَدَّثَنَا هِنْدٌ وَابْنُ كُرَيْبٍ قَالَا نَا وَكَيْعٌ عَنْ حَاجِبِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ الْحَكَمِ بْنِ الْأَعْرَجِ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ دَاءَهُ فِي زَمْزَمَ فَقُلْتُ أَخْبِرْنِي عَنْ يَوْمِ عَاشُورَاءَ أَيُّ يَوْمٍ أَصُومُ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتَ هِلَالَ الْمُحَرَّمِ فَأَعْدِدْهُمْ أَصْبَحَ مِنْ يَوْمِ النَّاسِعِ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی دن روزہ رکھا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا! ہاں۔

صَائِمًا قَالَ قُلْتُ هَكَذَا كَانَ يَصُومُهُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ.

۴۳۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کا روزہ دس محرم کو رکھنے کا حکم دیا۔ امام ابو یسٰی ترمذی فرماتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا عاشورہ کے دن میں اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک نو محرم اور بعض دس محرم کو عاشورہ کا دن کہتے ہیں حضرت ابن عباسؓ سے بھی مروی ہے کہ نویں اور دسویں محرم کو روزہ رکھو اور یہودیوں کی مخالفت کرو۔ امام شافعیؒ، احمد اور اسحاقؒ کا یہی قول ہے۔

۴۳۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ يُونُسَ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَوْمِ عَاشُورَاءَ يَوْمَ الْعَاشِرِ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي يَوْمِ عَاشُورَاءَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ يَوْمَ النَّاسِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يَوْمَ الْعَاشِرِ وَرَوَى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ صُومُوا النَّاسِ وَالْعَاشِرَ وَخَالَفُوا الْيَهُودَ وَبِهَذَا الْحَدِيثِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَاحْمَدُ وَإِسْحَاقُ.

۵۱۵: باب ذوالحجۃ کے پہلے عشرے میں روزہ رکھنا

۵۱۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي صِيَامِ الْعَشْرِ

۴۳۵: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو ذوالحجۃ کے پہلے عشرے میں روزہ رکھتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا۔ امام ابو یسٰی ترمذی فرماتے ہیں کئی راویوں نے اس طرح اعمش سے روایت کیا ہے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے اور وہ عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ سفیان ثوری وغیرہ بھی یہ حدیث منصور سے اور وہ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کو ذوالحجۃ کے پہلے عشرے میں روزے سے نہیں دیکھا گیا۔ ابواحوص، منصور سے وہ ابراہیم سے اور وہ عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں اور انہوں نے اس میں اسود کا ذکر نہیں کیا۔ منصور کی روایت میں علماء کا اختلاف ہے جب کہ اعمش کی روایت صحیح اور اس کی سند متصل ہے۔ امام ابو یسٰی ترمذی کہتے ہیں کہ محمد بن ربان وکیع کے حوالے سے کہتے ہیں کہ اعمش ابراہیم کی سند کے معاملے میں منصور سے زیادہ احفظ ہیں۔

۴۳۵: حَدَّثَنَا هَنَادٌ بْنُ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَائِمًا فِي الْعَشْرِ قَطُّ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ وَرَوَى الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُهُ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُرْ صَائِمًا فِي الْعَشْرِ وَرَوَى أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَائِشَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنِ الْأَسْوَدِ وَقَدْ اخْتَلَفُوا عَلَى مَنْصُورٍ فِي الْحَدِيثِ وَرَوَايَةُ الْأَعْمَشِ أَصَحُّ وَأَوْصَلُ إِسْنَادًا قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرِ مُحَمَّدَ بْنَ أَنَانَ يَقُولُ سَمِعْتُ وَكَيْعًا يَقُولُ الْأَعْمَشُ أَحْفَظُ لِإِسْنَادِ إِبْرَاهِيمَ مِنْ مَنْصُورٍ.

۵۱۶: باب ذوالحجۃ کے پہلے عشرے

۵۱۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَمَلِ

میں اعمال صالحہ کی فضیلت

فِي أَيَّامِ الْعَشْرِ

۴۳۶: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

۴۳۶: حَدَّثَنَا هَنَادٌ بْنُ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ

نے فرمایا کہ ذوالحجہ کے پہلے دس دنوں میں کئے گئے اعمال صالحہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام ایام میں کئے گئے نیک اعمال سے زیادہ محبوب ہیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اگر ان دس دنوں کے علاوہ اللہ کی راہ میں جہاد کرے تب بھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا! ہاں تب بھی انہی ایام کا عمل زیادہ محبوب ہے البتہ اگر کوئی شخص اپنی جان و مال دونوں چیزیں لے کر جہاد میں نکلا اور ان میں سے کسی چیز کے ساتھ تو واپس نہ ہوا (یعنی شہید ہو گیا) تو یہ افضل ہے۔ اس باب میں ابن عمرؓ، ابو ہریرہؓ، عبد اللہ بن عمروؓ، اور جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث ابن عباسؓ حسن غریب صحیح ہے۔

۷۳۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ کے نزدیک ذوالحجہ کے پہلے دس دنوں کی عبادت تمام دنوں کی عبادت سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ ان ایام میں سے (یعنی ذوالحجہ کے پہلے دس دنوں میں) ایک دن کا روزہ پورے سال کے روزوں اور رات کا قیام شب قدر کے قیام کے برابر ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو مسعود بن واصل کی نہاس سے روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں میں نے امام بخاریؒ سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو انہیں بھی اس سند کے علاوہ کسی اور طریق کا علم نہیں تھا ان کا کہنا ہے کہ قتادہؓ، سعید بن مسیبؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی حدیث مرسلہ روایت کرتے ہیں۔

۵۱۷: باب شوال کے چھ روزے

۷۳۸: حضرت ابو ایوبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے رمضان کے روزے رکھنے کے بعد شوال میں بھی چھ روزے رکھے تو یہ عمر بھر کے روزوں کی طرح ہے۔ اس باب میں حضرت جابرؓ، ابو ہریرہؓ، اور ثوبانؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث ابو ایوبؓ حسن صحیح ہے۔ اہل علم اس حدیث کی وجہ سے شوال کے چھ

مُسْلِمٌ وَهُوَ ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ الْبَطْنِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَيَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيْهَا أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنْ هَذِهِ الْأَيَّامِ الْعَشْرِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذَلِكَ شَيْءٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ.

۷۳۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْبَصْرِيُّ نَا مَسْعُودُ بْنُ وَاصِلٍ عَنْ نَهَّاسِ بْنِ قَهْمٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ أَيَّامٍ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ أَنْ يَتَعَبَّدَ لَهُ فِيهَا مِنْ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ يَغْدُلُ صِيَامُ كُلِّ يَوْمٍ مِنْهَا بِصِيَامِ سَنَةٍ وَصِيَامُ كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْهَا بِصِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مَسْعُودِ بْنِ وَاصِلٍ عَنِ النَّهَّاسِ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ مِثْلَ هَذَا وَقَالَ وَقَدْ رَوَى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ شَيْءٌ مِنْ هَذَا.

۵۱۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي صِيَامِ سِتَّةِ أَيَّامٍ مِنْ شَوَّالٍ

۷۳۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ نَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اتَّبَعَهُ بِسِتٍّ مِنْ شَوَّالٍ فَذَلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَثُوبَانَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَبِي أَيُّوبَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ

روزوں کو مستحب کہتے ہیں۔ ابن مبارک کہتے ہیں کہ یہ روزے رکھنا ہر ماہ کے تین روزے رکھنے کی طرح بہتر ہے۔ مزید کہتے ہیں کہ بعض روایات میں مروی ہے کہ ان روزوں کو رمضان کے روزوں کے ساتھ ملا کر رکھے۔ ابن مبارک کے نزدیک مہینے کے شروع سے چھ روزے رکھنا مختار ہے البتہ ان کے نزدیک شوال میں متفرق ایام میں چھ روزے رکھنا بھی جائز ہے۔ یعنی ان میں تسلسل ضروری نہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ عبدالعزیز بن محمد، صفوان بن سلیم سے اور وہ سعد بن سعید سے یہ حدیث عمر بن ثابت کے حوالے سے روایت کرتے ہیں وہ ابویوب سے اور وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ شعبہ بھی یہ حدیث ورقاء بن عمر سے اور وہ سعد بن سعید سے روایت کرتے ہیں۔ سعد بن سعید، یحییٰ بن سعید انصاری کے بھائی ہیں۔ بعض محدثین نے سعد بن سعید کے حفظ میں کلام کیا ہے۔

۵۱۸: باب ہر مہینے میں تین روزے رکھنا

۴۳۹: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے تین چیزوں کا وعدہ لیا۔ ایک یہ کہ وتر پڑھے بغیر نہ سوؤں دوسرا یہ کہ ہر مہینے کے تین روزے رکھوں اور تیسرا یہ کہ چاشت کی نماز پڑھا کروں۔

۴۴۰: حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو ذر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو ذر اگر تم مہینے میں تین دن روزہ رکھو تو تیرہ، چودہ، اور پندرہ تاریخ کو روزہ رکھا کرو۔ اس باب میں ابوقادہ رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، قرہ بن ایاس مزی رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، ابو عقیب رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما، قتادہ بن ملحان رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی اللہ عنہا، عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ، اور جریر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو

استحب قوم صیام ستۃ من شوال بهذا الحديث وقال ابن المبارك هو حسن مثل صيام ثلثة ايام من كل شهر قال ابن المبارك ويروى في بعض الحديث ويلحق هذا الصيام برمضان واختار ابن المبارك ان يكون ستۃ ايام في اول الشهر وقد روى عن ابن المبارك انه قال ان صام ستۃ ايام من شوال متفرقا فهو جائز قال ابو عيسى وقد روى عبد العزيز بن محمد عن صفوان بن سليم وسعد بن سعيد هذا الحديث عن عمر بن ثابت عن ابي ايوب عن النبي صلى الله عليه وسلم هذا وروى شعبه عن ورقاء بن عمر عن سعد بن سعيد هذا الحديث وسعد بن سعيد هو اخو يحيى بن سعيد الانصاري وقد تكلم بعض اهل الحديث في سعد بن سعيد من قبل حفظه.

۵۱۸: باب ماجاء في صوم ثلثة من كل شهر

۴۳۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي عَوْنَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ عَهَدَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَانِ لَا آتَامَ الْأَعْلَى وَتَرَوْا صَوْمَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَأَنْ أَصْلَى الضُّحَى.

۴۴۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ أَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ شَامٍ يُحَدِّثُ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِذَا صُمْتَ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَصُمْ ثَلَاثَ عَشْرَةٍ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَفَرَّةَ بْنِ إِيَّاسِ الْمُزَنِيِّ وَعَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي عَقْرِبٍ وَأَبِي عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ وَقَتَادَةَ بْنَ مِلْحَانَ وَعُثْمَانَ ابْنَ أَبِي الْعَاصِ

عسی ترمذی فرماتے ہیں کہ ابو ذر رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے بعض روایات میں ہے کہ ”جو شخص ہر ماہ تین روزے رکھے وہ ایسے ہے جیسے پورا سال روزے رکھے“

۴۴۱: حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر مہینے میں تین دن روزے رکھنا پورا سال روزے رکھنے کے برابر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق میں اپنی کتاب (میں) نازل فرمائی۔ ”مَنْ جَاءَ.....“ جو ایک نیکی کرے گا اس کے لئے دس نیکیوں کا ثواب ہے“ لہذا ایک دن (ثواب میں) دس دنوں کے برابر ہوا۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ شعبہ نے یہ حدیث ابو شمر اور ابو تیح سے وہ عثمان اور وہ ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا..... الخ“

۴۴۲: حضرت یزید رشک، معاذہ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہا کیا رسول اللہ ﷺ ہر مہینے تین روزے رکھا کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں میں نے عرض کیا کونسے دنوں میں ام المؤمنینؓ نے فرمایا حضور ﷺ کچھ پرواہ نہ کرتے یعنی جب چاہتے رکھ لیتے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یزید رشک وہ یزید ضعی ہیں۔ یزید بن قاسم اور قاسم ہیں۔ رشک اہل بصرہ کی زبان کا لفظ ہے اس کے معنی اقسام کے ہیں (یعنی تقسیم کرنے والا)

۵۱۹: باب روزہ کی فضیلت

۴۴۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیشک تمہارا رب فرماتا ہے کہ ایک نیکی (کا ثواب) دس گنا سے سات سو گنا تک ہے اور روزہ صرف میرے لئے ہے اس کا بدلہ میں ہی دوں گا۔ روزہ آگ سے ڈھال ہے۔ روزہ دار کے منہ کی بوا اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک سے زیادہ بہتر ہے اور اگر تم میں کوئی جاہل کسی روزے دار سے جھگڑنے لگے تو وہ اسے کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں۔

وَجَرِيرٌ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى فِي بَعْضِ الْحَدِيثِ أَنَّ مَنْ صَامَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ كَانَ كَمَنْ صَامَ الدَّهْرَ.

۴۴۱: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَذَلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ فَاَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى تَصْدِيقَ ذَلِكَ فِي كِتَابِهِ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أََمْثَالِهَا الْيَوْمَ بِعَشْرَةِ أَيَّامٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَرَوَى شُعْبَةُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي شَمْرٍ وَأَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ وَقَالَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۴۴۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ الرَّشَكِ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاذَةَ قَالَتْ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ مَنْ آيَهُ كَانَ يَصُومُ قَالَتْ كَانَ لَا يُبَالِي مِنْ آيَةٍ صَامَ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَالَ وَيَزِيدُ الرَّشَكُ هُوَ يَزِيدُ الضُّبَعِيُّ وَهُوَ يَزِيدُ ابْنُ الْقَاسِمِ وَهُوَ الْقَسَامُ وَ الرَّشَكُ هُوَ الْقَسَامُ فِي لُغَةِ أَهْلِ الْبَصْرَةِ.

۵۱۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّوْمِ

۴۴۳: حَدَّثَنَا عُمَرَانُ بْنُ مُوسَى الْقَرَّازُ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ نَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَبَّكُمْ يَقُولُ كُلُّ حَسَنَةٍ بِعَشْرِ أََمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةٍ ضَعْفٍ وَالصَّوْمُ لِي وَأَنَا أَجْزَى بِهِ وَالصَّوْمُ جَنَّةٌ مِنَ النَّارِ وَ لَخُلُوفٌ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمُسْكِ وَإِنْ جَهِلَ عَلَى أَحَدِكُمْ جَاهِلٌ وَهُوَ

اس باب میں معاذ بن جبلؓ، سہل بن سعدؓ، کعب بن عجرہؓ، سلامہ بن قیسؓ، اور بشیر بن خصاصیہؓ سے بھی روایت ہے۔ بشیر بن خصاصہؓ کا نام زحم بن معبد ہے، خصاصیہ ان کی والدہ ہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ ابو ہریرہؓ کی حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۷۴۴: حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جنت میں ایک دروازہ ہے جس کا نام ”ریان“ ہے اس میں سے روزہ داروں کو بلایا جائے گا پس جو روزہ دار ہوگا وہ اس میں سے داخل ہوگا اور جو اس میں سے داخل ہو گیا وہ کبھی پیاسا نہ رہے گا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۷۴۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں ایک افطار کے وقت دوسری اس وقت جب وہ اپنے پروردگار سے ملاقات کرے گا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۲۰: باب ہمیشہ روزہ رکھنا

۷۴۶: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو ہمیشہ روزہ رکھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس نے نہ روزہ رکھا اور نہ افطار کیا راوی کو شک ہے کہ ”لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ“ یا ”لَمْ يَصُمْ وَلَمْ يُفْطِرْ“ فرمایا (معنی دونوں کے ایک ہی ہیں) اس باب میں عبد اللہ بن عمروؓ، عبد اللہ بن شہیرؓ، عمران بن حصینؓ اور ابو موسیٰؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ حدیث ابو قتادہ حسن ہے اہل علم کی ایک جماعت نے ہمیشہ روزہ رکھنے کو مذکورہ کہا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیشہ روزہ رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ عید الفطر، عید الاضحیٰ اور ایام تشریق میں بھی روزے رکھے پس جو شخص ان دنوں میں روزے نہ رکھے

صَائِمٌ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَكَعْبِ بْنِ عَجْرَةَ وَسَلَامَةَ بْنِ قَيْصَرَ وَبَشِيرِ بْنِ الْخَصَاصِيَّةِ وَاسْمُ بَشِيرٍ رَحْمَ بْنَ مَعْبِدٍ وَالْخَصَاصِيَّةُ هِيَ أُمُّهٗ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۷۴۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْجَنَّةِ بَابٌ يُدْعَى الرَّيَّانَ يُدْعَى لَهُ الصَّائِمُونَ فَمَنْ كَانَ مِنَ الصَّائِمِينَ دَخَلَهُ وَمَنْ دَخَلَهُ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۷۴۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصَّائِمِ فَرَحَتَانِ فَرَحَةٌ حِينَ يُفْطِرُ وَفَرَحَةٌ حِينَ يَلْقَى رَبَّهُ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۵۲۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي صَوْمِ الدَّهْرِ

۷۴۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَاحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّمِيِّ قَالَا نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غِيلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبِدٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ يَمُنُّ صَامَ الدَّهْرِ قَالَ لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ أَوْ لَمْ يَصُمْ وَلَمْ يُفْطِرْ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَأَبِي مُوسَى قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَبِي قَتَادَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ صِيَامَ الدَّهْرِ وَقَالُوا إِنَّمَا يَكُونُ صِيَامَ الدَّهْرِ ذَا لَمْ يُفْطِرْ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْأَضْحَى وَأَيَّامَ التَّشْرِيقِ فَمَنْ أَفْطَرَ فِي هَذِهِ الْأَيَّامِ فَقَدْ خَرَجَ مِنْ حَدِّ الْكِرَاهِيَةِ وَلَا يَكُونُ قَدْ صَامَ الدَّهْرَ كُلَّهُ هَكَذَا رَوَى

وہ کراہت کے حکم سے خارج ہے۔ مالک بن انس سے اسی طرح مروی ہے اور امام شافعی کا بھی یہی قول ہے امام احمد اور اسحاق فرماتے ہیں کہ ان پانچ دنوں کے علاوہ روزہ چھوڑنا واجب نہیں جن میں روزے رکھنے سے آپ ﷺ نے منع فرمایا عید الفطر، عید الاضحیٰ اور ایام تشریق۔

عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَقَالَ أَحْمَدُ وَاسْحَقُ نَحْوًا مِنْ هَذَا وَقَالَا لَا يَجِبُ أَنْ يَفْطِرَ أَيَّامًا غَيْرَ هَذِهِ الْخَمْسَةِ الْأَيَّامِ الَّتِي نَهَى عَنْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْأَضْحَى وَيَوْمَ التَّشْرِيقِ.

۵۲۱: باب پے درپے روزے رکھنا

۷۴۷: حضرت عبداللہ بن شقیقؒ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے نبی اکرم ﷺ کے روزوں کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ جب آپ روزے رکھنا شروع کرتے تو ہم سوچتے کہ اب آپ مستقل روزے رکھیں گے۔ پھر جب افطار کرتے تو ہم سوچتے کہ اب آپ روزے نہیں رکھیں گے۔ اور نبی اکرم ﷺ نے رمضان کے علاوہ پورا مہینہ کبھی روزے نہیں رکھے۔ اس باب میں حضرت انسؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۲۱: بَاب مَا جَاءَ فِي سَرْدِ الصَّوْمِ

۷۴۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَاحِمًا بِنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ قَدْ أَفْطَرَ وَمَا صَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا كَامِلًا إِلَّا رَمَضَانَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۷۴۸: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ ان سے کسی نے نبی اکرم ﷺ کے روزوں کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا آپ ﷺ جب کسی مہینے میں روزے رکھنا شروع کرتے تو ایسا معلوم ہوتا کہ آپ ﷺ پورا مہینہ روزے رکھیں گے اور جب کسی مہینے میں افطار کرتے (یعنی روزہ نہ رکھتے) تو ایسا معلوم ہوتا کہ اس مہینے میں روزے نہیں رکھیں گے پھر اگر ہم چاہتے کہ آپ گورات میں نماز پڑھتا دیکھیں تو ہم ایسا ہی پاتے اور اگر سوتے دیکھنا تو سوتے ہیں۔

۷۴۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلَ بْنَ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يَصُومُ مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى يُرَى أَنَّهُ لَا يُرِيدُ أَنْ يَفْطِرَ وَيُفْطِرُ حَتَّى يُرَى أَنَّهُ لَا يُرِيدُ أَنْ يَصُومَ مِنْهُ شَيْئًا فَكَانَتْ لَا تَشَاءُ أَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا إِلَّا رَأَيْتَهُ مُصَلِّيًا وَلَا نَائِمًا إِلَّا رَأَيْتَهُ نَائِمًا قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۷۴۹: حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا افضل ترین روزے میرے بھائی داؤد علیہ السلام کے روزے تھے کہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے اور جب دشمن کے مقابل آتے تو کبھی فرار کا راستہ اختیار نہ کرتے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں یہ

۷۴۹: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ وَسُفْيَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ بْنِ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرِو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصَّوْمِ صَوْمُ أَخِي دَاوُدَ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا يَفْطِرُ إِذَا لَاقَى قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا

حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو عباس ایک نابینا شاعر ہیں ان کا نام سائب بن فروخ ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ افضل ترین روزے یہی ہیں کہ ایک دن روزہ رکھا جائے اور ایک دن افطار کیا جائے اور کہا جاتا ہے کہ یہ شدید ترین روزے ہیں۔

۵۲۲: باب عید الفطر اور عید الاضحیٰ کو روزہ

رکھنے کی ممانعت

۴۵۰: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دن روزے رکھنے سے منع فرمایا ایک عید الفطر اور دوسرا عید الاضحیٰ کے دن، اس باب میں حضرت عمرؓ، علیؓ، عائشہؓ، ابو ہریرہؓ، عقبہ بن عامرؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسٰی ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابوسعیدؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اس پر اہل علم کا عمل ہے۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں۔ عمرو بن یحییٰ، ابن عمارہ بن ابوجسن مازنی مدنی ہیں اور یہ ثقہ ہیں ان سے سفیان ثوری، شعبہ اور مالک بن انس روایت کرتے ہیں۔

۴۵۱: حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے مولیٰ ابو عبیدہ فرماتے ہیں کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو عید الاضحیٰ کے موقع پر دیکھا کہ انہوں نے خطبے سے پہلے نماز پڑھائی اور پھر فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان دونوں میں روزہ رکھنے سے منع کرتے ہوئے سنا۔ عید الفطر کو روزہ سے اس لئے منع کرتے تھے کہ وہ روزہ کھولنے اور مسلمانوں کی عید کا دن ہے اور عید الاضحیٰ میں اس لئے کہ تم اپنی قربانی کا گوشت کھا سکو۔ امام ابویسٰی ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ ابو عبیدہ کا نام سعد ہے انہیں مولیٰ عبدالرحمن بن ازہر بھی کہا جاتا ہے۔ عبدالرحمن بن ازہر، عبدالرحمن بن عوف کے چچا زاد بھائی ہیں۔

۵۲۳: باب ایام تشریق

حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَ أَبُو الْعَبَّاسِ هُوَ الشَّاعِرُ الْأَعْمَى وَ اسْمُهُ السَّائِبُ بْنُ فَرُوحٍ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَفْضَلُ الصَّيَامِ أَنْ يَصُومَهُ يَوْمًا وَيُفْطِرَ يَوْمًا وَيُقَالُ هَذَا هُوَ أَشَدُّ الصَّيَامِ.

۵۲۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّوْمِ

يَوْمَ الْفِطْرِ وَ يَوْمَ النَّحْرِ

۴۵۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ نَافِعٍ الْعَرِينِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُمَرَوِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامَيْنِ صِيَامِ يَوْمِ الْأَضْحَى وَ يَوْمِ الْفِطْرِ وَ فِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَوِ بْنِ عَلِيٍّ وَ عَائِشَةَ وَ أَبِي هُرَيْرَةَ وَ عَقْبَةَ بْنِ غَامِرٍ وَ أَنَسٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَ الْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَ عُمَرَوُ بْنُ يَحْيَى هُوَ ابْنُ عَمَارَةَ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ الْمَازِنِيِّ الْمَدَنِيِّ وَ هُوَ ثِقَةٌ رَوَى عَنْهُ سَفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَ شُعْبَةُ وَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ.

۴۵۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي الشَّوَارِبِ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ شَهِدْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِي يَوْمٍ نَحَرْنَا بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ صَوْمِ هَذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ أَمَّا يَوْمُ الْفِطْرِ فَفَطَرُكُمْ مِنْ صَوْمِكُمْ وَ عِيدٌ لِلْمُسْلِمِينَ وَ أَمَّا يَوْمُ الْأَضْحَى فَكُلُوا مِنْ لَحْمِ نُسُكِكُمْ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَ أَبُو عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ اسْمُهُ سَعْدٌ وَ يُقَالُ لَهُ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَزْهَرَ أَيْضًا وَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ أَزْهَرَ هُوَ ابْنُ عَمِّ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ.

۵۲۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

میں روزہ رکھنا حرام ہے

۵۲: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عرفہ کا دن اور عید الاضحیٰ کا دن اور ایام تشریق (یعنی ذی الحجہ کی گیارہویں، بارہویں، تیرہویں تاریخ) ہم مسلمانوں کے عید اور کھانے پینے کے دن ہیں۔ اس باب میں حضرت علیؓ، سعدؓ، ابو ہریرہؓ، جابرؓ، نبیشہؓ، بشر بن عجمہؓ، عبد اللہ بن حذافہؓ، انسؓ، حمزہ بن عمروؓ، سلمیٰؓ، کعب بن مالکؓ، عائشہؓ، عمرو بن عاصؓ اور عبد اللہ بن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ عقبہ بن عامرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ ایام تشریق میں روزے رکھنا مکروہ ہے لیکن صحابہؓ کی ایک جماعت اور بعض صحابہؓ مُتَمَتِّع کے لئے اگر اس کے پاس قربانی کے لئے جانور نہ ہو تو روزہ رکھنے کی اجازت دیتے ہیں بشرطیکہ اس نے پہلے دس دنوں میں روزے نہ رکھے ہوں۔ امام شافعیؒ، مالکؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ اہل عراق، موسیٰ بن علی بن رباح اور اہل مصر موسیٰ بن علی کہتے ہیں۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ میں نے قتیبہ کو لیث بن سعد کے حوالے سے کہتے ہوئے سنا ہے کہ موسیٰ بن علی کہا کرتے تھے کہ میں اپنے باپ کے نام کی تصغیر کرنے والے کو کبھی معاف نہیں کروں گا۔

۵۲۳: باب روزہ دار

کو سچھپنے لگانا مکروہ ہے

۵۳: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سچھپنے لگانے اور لگوانے والا دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا۔ اس باب میں حضرت سعدؓ، علیؓ، شداد بن اوسؓ، ثوبانؓ، اسامہ بن زیدؓ، عائشہؓ، معقل بن یسارؓ (انہیں معقل بن سنان بھی کہا جاتا ہے) ابو ہریرہؓ، ابن عباسؓ، ابو

صَوْمُ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ

۵۲: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَا وَكَيْعٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمُ عَرَفَةَ وَيَوْمُ النَّحْرِ أَيَّامُ التَّشْرِيقِ عِيدُنَا أَهْلُ الْإِسْلَامِ وَهِيَ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَسَعْدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ وَنُبَيْشَةَ وَبَشَرَ بْنِ سَحِيمٍ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنِ حُذَافَةَ وَانْسِ وَحُمَزَةَ بْنِ عَمْرِو الْأَسْلَمِيِّ وَكَعْبَ بْنَ مَالِكٍ وَعَائِشَةَ وَعُمَرُو ابْنِ الْعَاصِ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَكْرَهُونَ صِيَامَ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ إِنْ قَوْمًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ رَخَّصُوا لِلْمُتَمَتِّعِ إِذَا لَمْ يَجِدْ هَذَا وَلَمْ يَصُمْ فِي الْعَشْرِ أَنْ يَصُومَ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ وَبِهِ يَقُولُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَاسْحَقُ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَأَهْلُ الْعِرَاقِ يَقُولُونَ مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ بْنِ رِبَاحٍ وَأَهْلُ مِصْرَ يَقُولُونَ مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ وَقَالَ سَمِعْتُ قُتَيْبَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ اللَّيْثَ ابْنَ سَعْدٍ يَقُولُ قَالَ مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ لَا أَجْعَلُ أَحَدًا فِي حِلٍّ صَغَرًا سَمِ أَبِي.

۵۲۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَّةِ

الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ

۵۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ النَّيْسَابُورِيُّ وَمَحْمُودُ بْنُ غِيْلَانَ وَيَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالُوا قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَارِظٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَفْطَرُ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ

موسیٰ، اور بلالؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ رافع بن خدیج کی حدیث حسن صحیح ہے۔ امام احمد بن حنبلؓ فرماتے ہیں کہ اس باب میں زیادہ صحیح رافع بن خدیج کی حدیث ہے۔ علی بن عبداللہ کے بارے میں مذکور ہے کہ انہوں نے کہا ثوبانؓ اور شداد بن اوس کی حدیث اس باب میں اصح ہے۔ اس لئے کہ یحییٰ بن ابویکثیر ابو قلابہ سے دونوں حدیثیں روایت کرتے ہیں۔ ثوبانؓ کی بھی اور شداد بن اوس کی بھی۔ علماء صحابہؓ کی ایک جماعت اور ان کے علاوہ بھی کئی حضرات روزے دار کے لئے پچھنے لگوانے کو مکروہ سمجھتے ہیں یہاں تک کہ بعض صحابہؓ جیسے کہ ابو موسیٰ اشعرؓ اور ابن عمرؓ کو پچھنے لگوا کر دیتے تھے۔ ابن مبارکؓ بھی اسی کے قائل ہیں۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں۔ میں نے اسحاق بن منصور سے سنا کہ عبدالرحمن بن مہدی پچھنا لگوانے والے روزہ دار کے متعلق قضا کا حکم دیتے ہیں۔ اسحاق بن منصور کہتے ہیں کہ احمد بن حنبلؓ اور اسحاق بن ابراہیمؓ بھی اسی کے قائل ہیں۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں حسن بن محمد زعفرانی نے مجھے بتایا کہ امام شافعیؒ کا کہنا ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے روزے کی حالت میں پچھنے لگوانا مروی ہے اور یہ بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا پچھنے لگانے والے اور پچھنے لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا۔ پس مجھے علم نہیں کہ ان میں سے کونسی روایت ثابت ہے۔ لہذا اگر روزہ دار اس سے اجتناب کرے تو میرے نزدیک بہتر ہے اور اگر پچھنے لگوائے تو میرے خیال میں اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ امام شافعیؒ کا یہ قول بغداد کا ہے اور مصر آنے کے بعد وہ پچھنا لگانے کی اجازت کی طرف مائل ہو گئے تھے اور ان کے نزدیک پچھنے لگوانے میں کوئی حرج نہیں۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر روزے اور احرام کی حالت میں پچھنے لگوائے

وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَعَلِيٍّ وَشَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ وَثُوبَانَ وَأَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَعَائِشَةَ وَمَعْقِلَ بْنِ يَسَّارٍ وَيُقَالَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي مُوسَى وَبِلَالٍ وَقَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَذَكَرَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ أَنَّهُ قَالَ أَصَحُّ شَيْءٍ فِي هَذَا الْبَابِ حَدِيثُ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَذَكَرَ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ أَصَحُّ شَيْءٍ فِي هَذَا الْبَابِ حَدِيثُ ثُوبَانَ وَشَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ لِأَنَّ يَحْيَى بْنَ أَبِي كَثِيرٍ رَوَى عَنْ أَبِي قَلَابَةَ الْحَدِيثَيْنِ جَمِيعًا حَدِيثُ ثُوبَانَ وَحَدِيثُ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمُ الْحِجَامَةَ لِلصَّائِمِ حَتَّى أَنْ يَغُصَّ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتِجَمَ بِاللَّيْلِ مِنْهُمْ أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ وَابْنُ عُمَرَ وَبِهَذَا يَقُولُ ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَبُو عِيسَى وَسَمِعْتُ إِسْحَقَ بْنَ مَنْصُورٍ يَقُولُ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ مَنْ اخْتِجَمَ فَهُوَ صَائِمٌ فَلَعَلَّيْهِ الْقَضَاءُ قَالَ إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَهَكَذَا قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبُو عِيسَى وَاخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ قَالَ الشَّافِعِيُّ قَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ اخْتِجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ وَرَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ وَلَا أَعْلَمُ أَحَدًا مِنْ هَذَيْنِ الْحَدِيثَيْنِ ثَابِتًا وَلَوْ تَوَقَّى رَجُلٌ الْحِجَامَةَ وَهُوَ صَائِمٌ كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ وَإِنْ اخْتِجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ لَمْ أَرِ ذَلِكَ أَنْ يُفْطَرَهُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَكَذَا كَانَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ بِبَغْدَادَ وَأَمَّا بِمِصْرَ فَمَالَ إِلَى الرُّخْصَةِ وَلَمْ يَرِ بِالْحِجَامَةِ بَأْسًا وَاحْتَجَّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتِجَمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ مُحْرِمٌ صَائِمٌ

فِي ذَلِكَ

کی اجازت

۴۵۴: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے اور احرام کی حالت میں پچھنے لگوائے۔ امام ابو یوسفی ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔ وہیب نے اسی طرح عبدالوارث کی مثل بیان کیا ہے۔ اسمعیل بن ابراہیم نے بواسطہ ایوب، عکرمہ سے مرسل روایت نقل کی ہے۔ اس روایت میں انہوں نے حضرت ابن عباسؓ کا ذکر نہیں کیا۔

۴۵۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے کی حالت میں پچھنے لگوائے۔ امام ابو یوسفی ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

۴۵۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ اور مدینہ کے درمیان احرام اور روزے کی حالت میں پچھنے لگائے۔ اس باب میں ابوسعید رضی اللہ عنہ، جابر رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو یوسفی ترمذیؒ فرماتے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔ علماء صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعینؓ کا اسی حدیث پر عمل ہے اور وہ روزہ دار کے لئے پچھنے لگانے میں کچھ حرج نہیں سمجھتے۔ سفیان ثوریؒ، مالک بن انسؒ اور امام شافعیؒ کا یہی قول ہے۔

۵۲۶: باب روزوں میں وصالؓ

کی کراہت کے متعلق

۴۵۷: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا روزہ پر روزہ اس طرح نہ رکھو کہ بیچ میں کچھ نہ کھاؤ۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ تو وصال ہی

۴۵۴: حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ هِلَالٍ الْبَصْرِيُّ نَا عَبْدَ الْوَارِثِ ابْنَ سَعِيدٍ نَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ احْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ صَائِمٌ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ هَكَذَا رَوَى وَهَيْبٌ نَحْوَ رَايَةِ عَبْدِ الْوَارِثِ وَرَوَى إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرَمَةَ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

۴۵۵: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوُجْهِ.

۴۵۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مِقْسَمٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ فِيمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ وَهُوَ مُحْرِمٌ صَائِمٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَجَابِرٍ وَآنَسٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ إِلَى هَذَا الْحَدِيثِ وَلَمْ يَرَوْا بِالْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ بَأْسًا وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَالشَّافِعِيِّ.

۵۲۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

الْوَصَالِ فِي الصَّيَامِ

۴۵۷: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ نَا بَشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ وَخَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَوَاصِلُوا قَالُوا فَإِنَّكَ تَوَاصِلُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنِّي لَسْتُ كَأَحَدِكُمْ إِنَّ رَبِّي
يُطْعِمُنِي وَيَسْقِيُنِي وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَآبِي هُرَيْرَةَ
وَعَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَآبِي سَعِيدٍ وَبَشِيرِ بْنِ
الْخَصَاصِيَّةِ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ
الْعِلْمِ كَرَهُوا الْوِصَالَ فِي الصِّيَامِ وَرَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ كَانَ يُوَاصِلُ لَيْلًا وَلَا يُفْطِرُ۔

۵۲۷: باب صبح تک حالت

۵۲۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجُنُبِ يُدْرِكُهُ

الْفَجْرُ وَهُوَ يُرِيدُ الصَّوْمَ

جنابت میں رہتے ہوئے روزے کی نیت کرنا

۷۵۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْكَثِّ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي
بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ
أَخْبَرْتَنِي عَائِشَةُ وَآمُ سَلَمَةُ زَوْجَا النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ
ﷺ كَانَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ مِنْ أَهْلِهِ ثُمَّ
يَغْتَسِلُ فَيَصُومُ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ وَآمُ
سَلَمَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا
عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ وَالشَّافِعِيِّ
وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَقَدْ قَالَ قَوْمٌ مِنَ التَّابِعِينَ إِذَا
أَصْبَحَ جُنُبًا يَقْضِي ذَلِكَ الْيَوْمَ وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ۔

۷۵۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ام سلمہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا (ازواج مطہرات) فرماتی ہیں کہ نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کو حالت جنابت میں صبح ہو جایا کرتی تھی پھر
آپ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے اور روزہ رکھتے۔ امام ابو عیسیٰ
ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن صحیح ہے۔
اکثر علماء صحابہ وغیرہ کا اسی پر عمل ہے۔ سفیان، شافعی، احمد
اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔ بعض تابعین کہتے ہیں کہ اگر
حالت جنابت میں صبح ہو جائے تو روزہ قضا کرے لیکن پہلا
قول صحیح ہے۔

خلاصۃ الاولیاء: پیر اور جمعرات میں خصوصیت سے روزہ رکھنے کی حکمت حدیث میں مذکور ہے پھر

پیر کی تو خاص طور سے اس لئے بھی اہمیت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی۔ اسی دن آپ ﷺ کی بعثت ہوئی۔
اسی دن آپ ﷺ ہجرت کر کے قباء پہنچے۔ ۲ حدیث سے باب بدھ کے روزہ کی بھی فضیلت ثابت ہو رہی ہے۔ ۳ عرفہ کا روزہ
رکھنا مستحب ہے بلکہ عشرہ ذی الحجہ میں روزے رکھنا اور راتوں کو قیام کرنے کا بہت اجر و ثواب ہے۔ ۴ عاشوراء عشرہ سے ماخوذ
ہے اس سے مراد محرم کی دسویں تاریخ ہے پہلے عاشوراء کا روزہ فرض تھا بعد میں اس کی فرضیت منسوخ ہو گئی صرف استحباب باقی رہ
گیا۔ ۵ ائمہ عظام کے نزدیک عید کے چھ روزے مستحب ہیں البتہ امام مالک ان روزوں کی کراہت کے قائل ہیں۔ ۶ حافظ ابن
حجرؒ نے دس صورتیں ایام بیض کی تعیین کے بارے میں لکھی ہیں تمام صورتوں میں تین دن روزہ رکھنے کی فضیلت ہو جائے گی یعنی
ایسا شخص صائم الدھر سمجھا جائے گا۔ صوم الدھر (یعنی پورا زمانہ روزہ کی حالت میں) کے تین مفہوم ہیں ان میں سے صوم داؤد

علیہ السلام یعنی ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن افطار کرنا یہ باتفاق افضل اور مستحب ہے اسی سے فرق کر لینا چاہئے صوم وصال اور صوم دھر میں کہ صوم وصال (پے درپے روزے رکھنا) کہ روزہ افطار نہ کرنا یا ایام منہیہ میں بھی روزے رکھنا۔ ۷۔ نبی کریم ﷺ روزے رکھتے تھے اور افطار بھی کرتے تھے اس طرح رات کو نماز پڑھتے تھے اور سوتے بھی تھے۔ ۸۔ عید الفطر میں روزہ کی ممانعت اس لئے ہے کہ مسلمانوں کی عید ہے اور عید الاضحیٰ اور ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی ممانعت اس لئے ہے کہ ایام حق تعالیٰ کی جانب تھے اپنے مسلمان بندوں کی ضیافت کے دن ہیں۔ ۹۔ جمہور ائمہ کے نزدیک حجامت یعنی (پچھنے لگانے یا لگوانے) سے روزہ نہ ٹوٹتا ہے اور نہ یہ عمل مکروہ ہے۔ ۱۰۔ حدیث باب کے عموم کی بنا پر جمہور ائمہ کے نزدیک جنابت روزہ کے منافی نہیں خواہ روزہ فرض ہو یا نفل فجر کے طلوع کے بعد فوراً غسل کر لے یا تاخیر کر کے۔

۵۲۸: باب روزہ دار کو دعوت قبول کرنا

۷۵۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم میں سے کسی کو کھانے کی دعوت دی جائے تو وہ اسے قبول کرے پھر اگر وہ روزے سے ہو تو دعا کرے۔

۵۲۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي إِجَابَةِ الصَّائِمِ الدَّعْوَةَ

۷۵۹: حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ الْبَصْرِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عُرْوَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ فَلْيَجِبْ فَإِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيَصِلْ بِغَيْرِ الدَّعَاءِ.

۷۶۰: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کسی روزہ دار کی دعوت کی جائے تو وہ کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں۔ امام ابو یوسفی ترمذی فرماتے ہیں کہ اس باب میں دونوں حدیثیں جو حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہیں حسن صحیح ہیں۔

۷۶۰: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ قَالَ أَبُو عِيسَى فَبِكَلَا الْحَدِيثَيْنِ فِي هَذَا الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۵۲۹: باب عورت کا شوہر کی

اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھنا مکروہ ہے

۷۶۱: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کوئی عورت اپنے شوہر کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر رمضان کے علاوہ کوئی دوسرا (یعنی نفلی) روزہ نہ رکھے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابو سعد سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اس حدیث کو ابو زناد نے روایت کیا ہے۔ موکی بن ابی عثمان سے وہ اپنے والد سے اور وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔

۵۲۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ صَوْمِ

الْمَرْأَةِ إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا

۷۶۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَصُومُ الْمَرْأَةُ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ يَوْمًا مِنْ غَيْرِ شَهْرِ رَمَضَانَ إِلَّا بِإِذْنِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي سَعِيدٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۵۳۰: باب رمضان کی قضاء میں تاخیر

۷۶۲: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے میں اپنے رمضان کے قضا روزے شعبان میں رکھتی تھی یہاں تک کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کو یحییٰ بن سعید انصاری نے ابوسلمہؒ سے اور وہ حضرت عائشہؓ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۳۱: باب روزہ دار کا ثواب جب

لوگ اس کے سامنے کھانا کھائیں

۷۶۳: ابویلیٰ اپنی مولاء سے نقل کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی روزہ دار کے سامنے کھانا پیا جائے تو فرشتے اس کی مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ شعبہ یہ حدیث حبیب بن زید سے وہ اپنی دادی ام عمارہ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے مثل روایت کرتے ہیں۔

۷۶۴: ام عمارہ بنت کعب انصاریہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ان کے گھر تشریف لائے تو میں نے آپ ﷺ کی خدمت میں کھانا پیش کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم بھی کھاؤ میں نے عرض کیا میرا روزہ ہے آپ ﷺ نے فرمایا اگر کسی روزہ دار کے سامنے کھانا جائے تو ان کے کھانے سے فارغ ہونے سے یا فرمایا ان کے سیر ہو جانے تک فرشتے روزہ دار کے لئے مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح اور شریک کی روایت سے صحیح ہے۔

۷۶۵: محمد بن بشار، محمد بن جعفر سے، وہ شعبہ سے وہ حبیب بن زید سے وہ اپنی مولاء (لیلیٰ) سے اور وہ ام عمارہ بنت کعب سے اسی کی مثل روایت کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اس کی

۵۳۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَاخِيرِ قَضَاءِ رَمَضَانَ

۷۶۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ السُّدِّيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْبُهَمِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كُنْتُ أَقْضِي مَا يَكُونُ عَلَيَّ مِنْ رَمَضَانَ إِلَّا فِي شُعْبَانَ حَتَّى تُوَفِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَ هَذَا.

۵۳۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّائِمِ

إِذَا أَكَلَ عِنْدَهُ

۷۶۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا شَرِيكَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ لَيْلَى عَنْ مَوْلَاهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّائِمُ إِذَا أَكَلَ عِنْدَهُ الْمَفَاطِيرُ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ قَالَ أَبُو عِيسَى وَرَوَى شُعْبَةُ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ جَدِّهِ أُمِّ عَمَارَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۷۶۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِلَّانٍ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ مَوْلَاةً لَنَا يَقُولُ لَهَا لَيْلَى تُحَدِّثُ عَنْ أُمِّ عَمَارَةَ ابْنَةِ كَعْبِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَقَدِمَتْ إِلَيْهِ طَعَامًا فَقَالَ كُلِّي فَقَالَتْ إِنِّي صَائِمَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الصَّائِمَ تُصَلِّي عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ إِذَا أَكَلَ عِنْدَهُ حَتَّى يَقْرَعُوا وَرُبَّمَا قَالَ حَتَّى يَشْبَعُوا قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ شَرِيكَ.

۷۶۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مَوْلَاةٍ لَهُمْ يَقُولُ لَهَا لَيْلَى عَنْ أُمِّ عَمَارَةَ بِنْتِ كَعْبِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

مثل لیکن اس میں "حَتَّى يَفْرَغُوا وَيَشْبَعُوا" کے الفاظ کا ذکر نہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ ام عمارہ، حبیب بن زید انصاری کی دادی ہیں۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ حَتَّى يَفْرَغُوا أَوْ يَشْبَعُوا قَالَ أَبُو عَيْسَى وَأُمُّ عَمَارَةَ وَهِيَ جَدَّةُ حَبِيبِ بْنِ زَيْدِ الْأَنْصَارِيِّ.

۵۳۲: باب حائضہ روزوں

۵۳۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي قَضَاءِ الْحَائِضِ

کی قضا کرے نماز کی نہیں

الصِّيَامَ دُونَ الصَّلَاةِ

۷۶۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایام حیض سے پاک ہوتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں روزوں کی قضاء کا حکم دیا کرتے تھے اور جب کہ نماز کی قضا کا حکم نہیں دیتے تھے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اور معاویہ سے بھی بواسطہ عائشہ مروی ہے۔ اہل علم کا اس مسئلے میں اتفاق ہے کہ حائضہ صرف روزوں کی قضا کرے اور نماز کی قضا نہ کرے۔ امام ترمذی کہتے ہیں عبیدہ وہ عبیدہ بن معتب رضی اللہ عنہ ہیں ان کی کنیت ابو عبد اللہ الکرم ہے۔

۷۶۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَلِيَّ بْنَ مُسْهِرٍ عَنْ عُيَيْدَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نَحْبِضُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَطْهَرُ فَيَا مُرْنَا بِقَضَاءِ الصِّيَامِ وَلَا يَا مُرْنَا بِقَضَاءِ الصَّلَاةِ قَالَ أَبُو عَيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَيْضًا وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا نَعْلَمُ بَيْنَهُمْ اخْتِلَافًا فِي أَنَّ الْحَائِضَ تَقْضِي الصِّيَامَ وَلَا تَقْضِي الصَّلَاةَ قَالَ أَبُو عَيْسَى وَعُيَيْدَةُ هُوَ ابْنُ مُعْتَبٍ الصَّبِيُّ الْكُوفِيُّ وَيُكْنَى أَبَا عَبْدِ الْكَرِيمِ.

۵۳۳: باب روزہ دار کے لئے

۵۳۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ مُبَالَغَةِ

ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرنا مکروہ ہے

الِاسْتِشْقَاقِ لِلصَّائِمِ

۷۶۷: عاصم بن لقیط بن صبرہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے وضو کا طریقہ بتائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اچھی طرح وضو کرو انگلیوں کا خلال کرو اور اگر روزے سے نہ ہو تو ناک میں بھی اچھی طرح پانی ڈالو۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ علماء نے روزے کی حالت میں ناک میں دو ڈالنے کو مکروہ کہا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ یہ حدیث ان کے اس قول کی تائید کرتی ہے۔

۷۶۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابُ الْوَرَّاقُ وَأَبُو عَمَّارٍ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ لَقِيطِ بْنِ صَبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي عَنِ الْوُضُوءِ قَالَ أَسْبِغِ الْوُضُوءَ وَخَلِّلْ بَيْنَ الْأَصَابِعِ وَبَالِغْ فِي الْإِسْتِشْقَاقِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَائِمًا قَالَ أَبُو عَيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ كَرِهَ أَهْلُ الْعِلْمِ السُّعُوطَ لِلصَّائِمِ وَرَأَوْا أَنَّ ذَلِكَ يُفْطَرُهُ وَفِي الْحَدِيثِ مَا يَقْوَى قَوْلُهُمْ.

۵۳۴: باب جو شخص کسی کا مہمان ہو تو میزبان کی

۵۳۴: بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ

اجازت کے بغیر (نظلی) روزہ نہ رکھے

فَلَا يَصُومُ إِلَّا بِإِذْنِهِمْ

۷۶۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول

۷۶۸: حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقْدِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا أَيُّوبُ بْنُ

وَإِقْبِدَ الْكُوفِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ نَزَلَ عَلَى قَوْمٍ فَلَا يَصُومُونَ تَطَوُّعًا إِلَّا يَأْذِبُهُمْ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ لَا نَعْرِفُ أَحَدًا مِنَ الثَّقَاتِ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ وَقَدْ رَوَى مُوسَى بْنُ دَاوُدَ عَنْ أَبِي بَكْرِ الْمَدَنِيِّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوًا مِنْ هَذَا وَهَذَا حَدِيثٌ ضَعِيفٌ أَيْضًا أَبُو بَكْرٍ ضَعِيفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَأَبُو بَكْرٍ الْمَدَنِيُّ الَّذِي رَوَى عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ اسْمُهُ الْفَضْلُ بْنُ مُبَشِّرٍ وَهُوَ أَوثَقُ مِنْ هَذَا وَأَقْدَمُ.

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی کے ہاں مہمان بن کر جائے تو وہ ان کی اجازت کے بغیر روزہ نہ رکھے۔ امام ابویسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث منکر ہے ہم اسے کسی ثقہ راوی کی ہشام بن عروہ سے روایت کے متعلق نہیں جانتے۔

موسیٰ بن داؤد، ابوبکر مدنی سے وہ ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔ یہ حدیث بھی ضعیف ہے کیونکہ محدثین کے نزدیک ابوبکر ضعیف ہیں۔ ابوبکر مدنی جو جابر بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں ان کا نام فضل بن مبشر ہے اور وہ ان سے زیادہ ثقہ اور پرانے ہیں۔

خلاصۃ الابواب: جمہور علماء کے نزدیک عورت کے لئے بغیر شوہر کی اجازت کے روزہ یا اور کوئی نفلی عبادت کرنا حرام ہے گناہ گار ہوگی۔ ۲۔ قضاء رمضان میں جلدی کرنا واجب نہیں اگرچہ افضل اور مستحب ہے۔ ۳۔ روزہ کی حالت میں ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرنے سے اس لئے روکا گیا ہے کہ اس سے پانی کے دماغ یا گلے تک پہنچنے کا خطرہ ہوتا ہے اسی حدیث سے فقہاء نے اصول مستحب کیا ہے کہ اگر کوئی چیز دماغ میں یا پیٹ کے اندر تک پہنچ جائے تو وہ مفسد صوم (روزہ توڑنے والی) ہوتی ہے اس اصول سے ثابت ہوا کہ سگریٹ یا حقہ سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور انجکشن سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اسی پر فتویٰ ہے۔

۵۳۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَعْتِكَافِ

۵۳۵: باب اعتكاف

۷۶۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى يَقْبِضَهُ اللَّهُ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۷۷۰: حَدَّثَنَا هُنَادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ

۷۶۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور عروہ رضی اللہ عنہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وفات تک رمضان کے آخری دس دن اعتکاف کیا کرتے تھے۔ اس باب میں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، ابولیلی، ابوسعید رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ ابو ہریرہ اور عائشہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۷۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کا ارادہ کرتے تو فجر کی نماز کے بعد ہی اپنی اعتکاف گاہ میں داخل ہو جایا کرتے تھے۔

امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث یحییٰ بن سعید سے بھی مروی ہے وہ عمرہ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کرتے ہیں۔ مالک اور کئی راوی بھی اس حدیث کو یحییٰ بن سعید سے مرسل روایت کرتے ہیں۔ اوزاعی اور سفیان ثوری بھی، یحییٰ بن سعید سے وہ عمرہ سے اور وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے وہ کہتے ہیں کہ اعتکاف کا ارادہ ہو تو فجر کے بعد اعتکاف گاہ میں داخل ہو جائے۔ امام احمد بن حنبلؓ اور اسحاق بن ابراہیمؓ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ جس روز اعتکاف کرنا ہو اس رات کو سورج غروب ہونے سے پہلے اسے اپنی اعتکاف گاہ میں بیٹھنا چاہیے۔ سفیان ثوریؓ اور مالک بن انسؓ کا یہی قول ہے۔

فِي مُعْتَكِفِهِ قَالَ أَبُو عِيسَى وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَرَوَاهُ مَالِكٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ مُرْسَلًا وَرَوَاهُ الْأَوْزَاعِيُّ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ يَقُولُونَ إِذَا أَرَادَ الرَّجُلُ أَنْ يَعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ فِي مُعْتَكِفِهِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ وَاسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ فَلْيَغْتَبِ لَهُ الشَّمْسُ مِنَ اللَّيْلَةِ الَّتِي يُرِيدُ أَنْ يَعْتَكِفَ فِيهَا مِنَ الْعِدَّةِ وَقَدْ قَعَدَ فِي مُعْتَكِفِهِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ.

۵۳۶: باب شب قدر

۵۳۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ

۷۷۱: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری دس دن اعتکاف بیٹھتے اور فرماتے شب قدر کو رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کرو۔ اس باب میں حضرت عمرؓ، ابی بن کعبؓ، جابر بن سمرہؓ، جابر بن عبد اللہؓ، ابن عمرؓ، فلتان بن عاصمؓ، انسؓ، ابو سعیدؓ، عبد اللہ بن انیسؓ، ابوبکرہؓ، ابن عباسؓ، بلالؓ اور عبادہ بن صامتؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ”یجاور“ کے معنی اعتکاف کرنے کے ہیں۔ اکثر روایتوں میں یہی ہے کہ شب قدر کو رمضان کے آخری عشرے کی ہر طاق رات میں تلاش کرو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شب قدر کے متعلق یہ بھی مروی ہے کہ وہ اکیسویں، تیسویں، پچیسویں، اٹھیسویں یا رمضان کی آخری رات ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک واللہ علم اس کی حقیقت یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جس طرح کا سوال کیا جاتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس

۷۷۱: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَقَ الْهَمْدَانِيُّ نَا عُبَادَةَ بْنَ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ غُرُورَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُجَاوِرُ فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ مِنْ رَمَضَانَ وَيَقُولُ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ مِنْ رَمَضَانَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَأَبِي بَنْ كَعْبٍ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبْنِ عُمَرَ وَالْفَلْتَانَ ابْنِ عَاصِمٍ وَأَنَسٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ وَأَبِي بَكْرَةَ وَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَبِلَالٍ وَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَوْلُهَا يُجَاوِرُ تَعْنِي يَعْتَكِفُ وَ أَكْثَرُ الرِّوَايَاتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ التَّمَسُّوْهَا فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ فِي كُلِّ وَتَرٍ وَرَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ أَنَّهَا لَيْلَةُ إِحْدَى وَعِشْرِينَ وَ لَيْلَةُ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ وَخَمْسٍ وَعِشْرِينَ وَسَبْعٍ وَعِشْرِينَ وَتِسْعٍ وَعِشْرِينَ

طرح کا جواب دیا کرتے تھے۔ اگر کہا جاتا کہ ہم اسے اس رات میں تلاش کریں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے اچھا اس میں تلاش کرو لیکن میرے نزدیک قوی روایت اکیسویں رات والی ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ قسم کھا کر فرمایا کرتے تھے کہ یہ ستائیسویں رات ہی ہے اور فرماتے کہ ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی علامات بتائی تھیں ہم نے اسے گن کر یاد کر لیا۔ ابو قلابہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا شب قدر آخری عشرے میں بدلتی رہتی ہے۔ ہمیں اس کی خبر عبد بن حمید نے عبد الرزاق کے حوالے سے دی۔ وہ معمر سے وہ ایوب سے اور وہ ابو قلابہ سے روایت کرتے ہیں۔

۷۷۲: حضرت زر نے ابی بن کعب سے پوچھا کہ آپ نے ابو منذر کو کس طرح کہا کہ شب قدر رمضان کی ستائیسویں رات ہے۔ فرمایا بے شک ہمیں رسول اللہ ﷺ نے بتایا کہ وہ ایسی رات ہے کہ اس کے بعد جب صبح سورج نکلتا ہے تو اس میں شعاعیں نہیں ہوتیں۔ ہم نے گنا اور حفظ کر لیا قسم ہے اللہ کی کہ ابن مسعود بھی جانتے تھے کہ یہ رات رمضان کی ستائیسویں رات ہی ہے لیکن تم لوگوں کو بتانا بہتر نہیں سمجھتا کہ تم صرف اس رات پر بھروسہ نہ کرنے لگو اور دوسری راتوں میں عبادت کرنا کم نہ کرو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۷۳: عیینہ بن عبد الرحمن اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ابو بکرہؓ کے سامنے شب قدر کا تذکرہ کیا گیا تو انہوں نے فرمایا میں نے اس وقت سے اسے تلاش کرنا چھوڑ دیا ہے جب سے رسول اللہ ﷺ نے اس کے متعلق فرمایا کہ اسے رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کرو۔ آپ ﷺ نے فرمایا جب رمضان کے ختم ہونے میں نوراتیں باقی رہ جائیں اور اسے (یعنی لیلة القدر کو) تلاش کرو یا جب سات راتیں رہ جائیں یا جب پانچ راتیں رہ جائیں یا پھر رمضان کی آخری رات۔ راوی کہتے ہیں کہ ابو بکرہؓ

وَأَخِرُ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ قَالَ الشَّافِعِيُّ كَانَ هَذَا عِنْدِي وَاللَّهِ أَعْلَمُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُجِيبُ عَلَى نَحْوِ مَا يُسْأَلُ عَنْهُ يَقُولُ لَهُ نَلْتَمِسُهَا فِي لَيْلَةٍ كَذَا فَيَقُولُ التَّمَسُّوْهَا فِي لَيْلَةٍ كَذَا قَالَ الشَّافِعِيُّ وَأَقْوَى الرِّوَايَاتِ عِنْدِي فِيهَا لَيْلَةُ إِحْدَى وَعِشْرِينَ قَالَ أَبُو عِيسَى وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّهُ كَانَ يَخْلِفُ أَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ وَيَقُولُ أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِعَلَامَتِهَا فَعَدَدْنَا وَحَفِظْنَا وَرَوَى عَنْ أَبِي قَلَابَةَ أَنَّهُ قَالَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ تَنْقَلِبُ فِي الْعَشْرِ الْوَاحِدِ أَخْبَرَنَا بِذَلِكَ عَبْدُ بَنِ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ بِهَذَا.

۷۷۴: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْكُوفِيُّ نَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زُرِّ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنِّي عَلِمْتُ أَنَّ لَيْلَةَ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ قَالَ بَلَى أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا لَيْلَةُ صَبِيحَتِهَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ فَعَدَدْنَا وَحَفِظْنَا وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمَ ابْنُ مَسْعُودٍ أَنَّهَا فِي رَمَضَانَ وَأَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ وَلَكِنْ كِبَرُهُ أَنْ يُخْبِرَ كُمْ فَتَكَلَّمُوا قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۷۷۵: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعُودَةَ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا عُيَيْنَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ ذَكَرْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ عِنْدَ أَبِي بَكْرَةَ فَقَالَ مَا أَنَا بِمَلْتَمِسِهَا لِشَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا فِي الْعَشْرِ الْوَاحِدِ فَأَنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ التَّمَسُّوْهَا فِي تِسْعٍ يَبْقَيْنَ أَوْ سَمِعَ يَبْقَيْنَ أَوْ خَمْسٍ يَبْقَيْنَ أَوْ ثَلَاثٍ أَوْ آخِرَ لَيْلَةٍ قَالَ وَكَانَ أَبُو بَكْرَةَ يُصَلِّي فِي الْعِشْرِينَ مِنْ رَمَضَانَ كَصَلَوْتِهِ فِي سَائِرِ السَّنَةِ

فَإِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ جُتِّهْدَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.
رمضان کے پہلے بیس دن پورے سال کی مانند پڑھتے پھر جب
آخری عشرہ شروع ہوتا تو (زیادہ سے زیادہ عبادت کرنے کی)
کوشش کرتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۳۷: بَابُ مِنْهُ

۵۳۷: باب اسی سے متعلق

۴۷۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا وَكِيعٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ
أَبِي إِسْحَقَ عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيمَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوقِفُ أَهْلَهُ فِي الْعَشْرِ الْوَاخِرِ مِنْ
رَمَضَانَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.
۴۷۴: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں اپنے گھر
والوں کو جگایا کرتے تھے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی کہتے ہیں یہ
حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۷۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ
الْحَسَنِ بْنِ غُبَيْدٍ اللَّهُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْوَاخِرِ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِي غَيْرِهَا
قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.
۴۷۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں عبادت
کی جس قدر کوشش فرماتے اتنی دوسرے دنوں میں نہ کرتے
تھے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب حسن
صحیح ہے۔

۵۳۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّوْمِ فِي الشِّتَاءِ

۵۳۸: باب سردیوں کے روزے

۴۷۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَا
سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ نُمَيْرِ بْنِ غَرِيبٍ عَنْ عَامِرِ
بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
الْفَيْمَةُ الْبَارِدَةُ الصَّوْمُ فِي الشِّتَاءِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا
حَدِيثٌ مُرْسَلٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ مَسْعُودٍ لَمْ يُذَكِّرْ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ وَالذَّابِرُ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ عَامِرِ
الْقُرَشِيِّ الَّذِي رَوَى عَنْهُ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ.
۴۷۶: حضرت عامر بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھنڈی نعمت (یعنی
نعمت کا ثواب) سردیوں میں روزہ رکھنا ہے۔ امام ابو عیسیٰ
ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث مرسل ہے عامر بن مسعود نے
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ نہیں پایا اور یہ ابراہیم بن
عامر قرشی کے والد ہیں ان سے شعبہ اور سفیان ثوری نے
روایت کی ہے۔

خلاصہ الابیواب: ۵۳۸ تا ۵۳۵ اعتکاف کی تین قسمیں ہیں۔ ۱۔ اعتکاف مسنون جو صرف رمضان
المبارک کے آخری عشرہ میں اکیسویں شب سے عید کا چاند دیکھنے تک کیا جاتا ہے۔ ۲۔ اعتکاف نفل وہ اعتکاف ہے جو کسی بھی
وقت کیا جاسکتا ہے۔ ۳۔ اعتکاف واجب۔ وہ اعتکاف ہے جو نذر کرنے یعنی منت ماننے سے واجب ہو گیا ہو واضح رہے کہ کسی
عبادت کے انجام دینے کا دل میں ارادہ کر لینے سے نذر نہیں ہوتی بلکہ نذر کے الفاظ کا زبان سے ادا کرنا ضروری ہے نیز زبان
سے بی صرف ارادہ کا اظہار کافی نہیں بلکہ یہ کہے کہ میں نے اعتکاف کو اپنے ذمہ لازم کر لیا۔

۵۳۹: بَابُ مَا جَاءَ عَلَى

۵۳۹: باب ان لوگوں کا روزہ

الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ

رکھنا جو اس کی طاقت رکھتے ہیں

۷۷۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَرْثُومٍ عَنْ مَرْثُومٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بَكْرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ مَوْلَى سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَ عَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ (ترجمہ: یعنی جن لوگوں میں روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو وہ اس کے بدلے میں مسکین کو کھانا کھلائیں) تو ہم میں سے جو چاہتا کہ روزہ نہ رکھے تو وہ فدیہ دے دیتا یہاں تک کہ اس کے بعد والی آیت نازل ہوئی اور اس نے اس حکم کو منسوخ کر دیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور یزید ابو عبید کے بیٹے اور سلمہ بن اکوع کے مولیٰ ہیں۔

خِلَافَةُ الْبَابِ:

حنفیہ اور جمہور کے نزدیک یہ جائز نہیں کہ کوئی شخص ارادہ سفر کرے اور شہر سے نکلنے سے پہلے روزہ چھوڑ دے۔ جہاں تک حدیث کا تعلق ہے سو وہ اس بارے میں صریح نہیں کہ حضرت انسؓ نے اپنے وطن میں کھانا کھایا تھا بلکہ ہو سکتا ہے کہ یہ راستہ کی کسی منزل کا واقعہ ہے۔ (واللہ اعلم) ۲۔ حاجت طبعیہ مثلاً بول و براز اور غسل جنابت اور حاجت شرعیہ مثلاً نماز جمعہ نماز عید اور اذان وغیرہ کے لئے نکلنا جائز ہے۔ امام ابو حنیفہؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ اور جمہور امت کا اس پر اتفاق ہے کہ کم از کم میں رکعات تراویح ہیں البتہ امام مالکؒ سے ایک روایت میں چھتیس اور ایک روایت میں اکتالیس رکعتیں مروی ہیں جبکہ انکی تیسری روایت جمہور ائمہ ہی کے مطابق ہے پھر ان چھتیس رکعات کی اصل بھی یہ ہے کہ اہل مکہ مکرمہ کا معمول بیس رکعات تراویح پڑھنے کا تھا لیکن وہ ہر ترویجہ کے بعد ایک طواف کیا کرتے تھے اہل مدینہ چونکہ طواف نہیں کر سکتے تھے اس لئے انہوں نے اپنی نماز میں ایک طواف کی جگہ چار رکعتیں بڑھا دیں اس طرح ان کی تراویح میں اہل مکہ کے مقابلہ میں سولہ رکعتیں زیادہ ہو گئیں تفصیل کے لئے (الْمَغْنِیْ لَا یَنْ قُدَّامَهُ ج ۲ ص ۱۶۷ فصل) (والمختار عند ابی عبد اللہ فیما عشوون رکعة) دیکھئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اصلاً ان کے نزدیک بھی رکعات تراویح بیس تھیں گویا تراویح کی بیس رکعات پر ائمہ کا اجماع ہے۔ موطا امام مالک میں حضرت یزید بن رومانؒ سے روایت ہے کان الناس یَقْوُمُونَ فِی زَمَانِ عَمْرٍو بْنِ الْخَطَّابِ فِی رَمَضَانَ بِثَلَاثٍ وَعَشْرٍ مِنْ رَكْعَةٍ۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں لوگ تیس رکعات ادا کرتے تھے (بیس رکعات تراویح اور تین وتر) یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو بیس رکعات پڑھائے۔ مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۳۹۳۔ امام ابن تیمیہؒ لکھتے ہیں فَلَمَّا جَمَعَهُمْ عُمَرُ عَلَى أَبِي بَنِي كَعْبٍ كَانَ يُصَلِّيْ بِهْمُ عَشْرِينَ رَكْعَةً۔ پس جب حضرت عمرؓ نے لوگوں کو ابی بن کعب پر جمع کیا تو وہ لوگوں کو بیس رکعات پڑھاتے تھے فتاویٰ ابن تیمیہ ج ۲ ص ۲۷۲۔ امام شعرانی لکھتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کی خلافت کے ابتدائی دور میں تراویح تیرہ رکعات پڑھتے تھے اور قاری لمبی سورتیں پڑھتا تھا یہاں تک کہ لمبے قیام کی وجہ سے لاشیوں پر ٹیک لگاتے تھے اور ان دنوں میں امام حضرت ابی بن کعبؓ اور تمیم داریؓ تھے پھر حضرت عمرؓ نے تیس رکعات پڑھنے کا حکم دیا بیس رکعات تراویح اور تین وتر اور اسی پر معاملہ ٹک گیا مختلف شہروں میں۔

۵۴۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ أَكَلَ ثُمَّ

خَرَجَ يُرِيدُ سَفَرًا

۴۷۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ كَعْبٍ أَنَّهُ قَالَ آتَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فِي رَمَضَانَ وَهُوَ يُرِيدُ سَفَرًا وَقَدْ رَجَلَتْ لَهُ رَاحِلَتُهُ وَلَيْسَ ثِيَابُ السَّفَرِ فَدَعَى بِطَعَامٍ فَأَكَلَ فَقُلْتُ لَهُ سُنَّةٌ فَقَالَ سُنَّةٌ ثُمَّ رَكِبَ.

۴۷۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ كَعْبٍ قَالَ آتَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فِي رَمَضَانَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ هُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ مَدِينِيٌّ ثِقَةٌ وَهُوَ أَخُو إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ هُوَ ابْنُ نَجِيحٍ وَالِدُ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِينِيِّ وَكَانَ يَحْيَى بْنُ مُعِينٍ يُضَعِّفُهُ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا الْحَدِيثِ وَقَالَ لِلْمَسَافِرِ أَنْ يَفْطُرَ فِي بَيْتِهِ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ وَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَقْصُرَ الصَّلَاةَ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ جِدَارِ الْمَدِينَةِ أَوْ الْقَرْيَةِ وَهُوَ قَوْلُ إِسْحَاقَ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ.

۵۴۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَخْفَةِ الصَّائِمِ

۴۸۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَرِيفٍ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ مَأْمُونٍ عَنْ الْحَسَنِ ابْنِ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخْفَةُ الصَّائِمِ الدُّهْنُ وَالْمَجْمَرُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِسْنَادُهُ بِذَاكَ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ سَعْدِ بْنِ طَرِيفٍ وَسَعْدُ يُضَعِّفُ وَيُقَالُ عُمَيْرُ بْنُ مَأْمُونٍ أَيْضًا.

۵۴۰: بَابُ جَوْخُضِ رَمَضَانَ

میں کھانا کھا کر سفر کے لئے نکلے

۴۷۸: محمد بن کعب سے روایت ہے کہ میں رمضان میں انس بن مالک کے پاس آیا تو وہ کہیں جانے کا ارادہ کر رہے تھے اور ان کی سواری تیار تھی انہوں نے سفر کا لباس پہن لیا تھا پھر انہوں نے کھانا منگوایا اور کھایا۔ میں نے کہا کیا یہ سنت ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں سنت ہے۔ اور پھر سوار ہو گئے۔

۴۷۹: محمد بن اسماعیل، سعید بن ابومریم سے وہ محمد بن جعفر سے وہ زید بن اسلم سے وہ محمد بن منکدر سے اور وہ محمد بن کعب سے روایت کرتے ہیں کہ میں انس بن مالک کے پاس آیا اور پھر اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ محمد بن جعفر، ابن ابی کثیر مدنی ہیں۔ یہ ثقہ ہیں اور اسماعیل بن جعفر کے بھائی ہیں۔ عبد اللہ بن جعفر نجح کے بیٹے اور علی بن مدینی کے والد ہیں۔ یحییٰ بن معین انہیں ضعیف کہتے ہیں۔ بعض اہل علم کا اس حدیث پر عمل ہے وہ کہتے ہیں کہ مسافر کو سفر کے لئے نکلنے سے پہلے افطار کرنا چاہیے۔ لیکن قصر نماز اس وقت تک نہ شروع کرے جب تک گاؤں یا شہر کی حدود سے باہر نہ نکل جائے یہ اسحاق بن ابراہیم کا قول ہے۔

۵۴۱: بَابُ رَوْزِهِ دَارِكَ تَخْفَةٍ

۴۸۰: حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ دار کو تھکا دیا جائے تو تیل یا خوشبو وغیرہ دینی چاہیے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اس کی سند قوی نہیں ہے۔ ہم اس حدیث کو سعد بن طریف کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے اور سعد ضعیف ہیں۔ انہیں عمیر بن مامون بھی کہا جاتا ہے۔

۵۴۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْفِطْرِ

۵۴۲: بَابُ عِيدِ الْفِطْرِ

وَالْأَصْحَى مَتَى يَكُونُ

٤٨١: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى نَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُكَدِّرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفِطْرُ يَوْمٌ يُفْطِرُ النَّاسُ وَالْأَصْحَى يَوْمٌ يُصْحَى النَّاسُ قَالَ أَبُو عِيْسَى سَأَلْتُ مُحَمَّدًا قُلْتُ لَهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُكَدِّرِ سَمِعَ مِنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نَعَمْ يَقُولُ فِي حَدِيثِهِ سَمِعْتُ عَائِشَةَ قَالَتْ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

٥٣٣: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَعْتِكَافِ إِذَا خَرَجَ مِنْهُ ٤٨٢: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ أَنبَانَا حُمَيْدُ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَكِفُ عَامًا فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ مِنْ رَمَضَانَ فَلَمْ يَغْتَكِفْ عَامًا فَلَمَّا كَانَ فِي الْعَامِ الْمُقْبِلِ اغْتَكِفَ عَشْرِينَ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ فَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْمُغْتَكِفِ إِذَا قَطَعَ اغْتِكَافَهُ قَبْلَ أَنْ يُتِمَّهُ عَلَى مَا نَوَى فَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا نَقَضَ اغْتِكَافَهُ وَجَبَ عَلَيْهِ الْقَضَاءُ وَاحْتَجُّوا بِالْحَدِيثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ اغْتِكَافِهِ فَاعْتَكَفَ عَشْرًا مِنْ شَوَّالٍ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ أَنْ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ نَذْرٌ اغْتِكَافٍ أَوْ شَيْءٍ أَوْجَبَهُ عَلَى نَفْسِهِ وَكَانَ مُتَطَوِّعًا فَخَرَجَ فَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ أَنْ يَقْضِيَ إِلَّا أَنْ يُحِبَّ ذَلِكَ اخْتِيَارَ امْنِهِ وَلَا يُجِبُ ذَلِكَ عَلَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَكُلُّ عَمَلٍ لَكَ أَنْ لَا تَدْخُلَ فِيهِ فَإِذَا دَخَلْتَ فِيهِ فَخَرَجْتَ مِنْهُ فَلَيْسَ عَلَيْكَ أَنْ تَقْضِيَ إِلَّا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

اور عید الاضحی کب ہوتی ہے؟

٤٨١: حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عید الفطر اس دن جب جب سب لوگ افطار کریں (یعنی روزہ نہ رکھیں) اور عید الاضحی اس دن ہے جس دن سب لوگ قربانی کریں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے سوال کیا کہ کیا محمد بن منکدر نے حضرت عائشہ سے احادیث سنی ہیں انہوں نے فرمایا ہاں وہ اپنی حدیث میں کہتے ہیں کہ میں نے عائشہ سے سنا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث اس سند سے حسن غریب صحیح ہے۔

٥٣٣: باب ایام اعتکاف گزر جانا

٤٨٢: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ اعتکاف نہ کر سکے تو آئندہ سال میں دن کا اعتکاف کیا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث انس کی روایت سے حسن غریب صحیح ہے۔ علماء کا اس محکم (اعتکاف کرنا والا) کے بارے میں اختلاف ہے جو اسے پورا ہونے سے پہلے توڑ دے بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اگر اعتکاف توڑ دے تو اس کی قضا واجب ہے۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ ”ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ اعتکاف سے نکل آئے تو شوال میں دس دن اعتکاف کیا“۔ یہ امام مالک کا قول ہے۔ امام شافعی وغیرہ کہتے ہیں کہ اگر یہ اعتکاف نذر یا خود اپنے اوپر واجب کیا ہوا اعتکاف نہیں تھا تو اس کی قضا واجب نہیں اور فقط نفل کی نیت سے اعتکاف میں تھا اور پھر نفل آیا تو اس پر قضا واجب نہیں البتہ اگر اس کی چاہت ہو تو قضا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ امام شافعی کہتے ہیں۔ اگر کوئی عمل واجب نہ ہو اور تم اسے ادا کرنے لگو لیکن مکمل نہ کر سکو تو اس کی قضا واجب نہیں۔ ہاں اگر عمرے یا حج میں ایسا ہو تو قضا واجب ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ سے بھی روایت ہے۔

۵۴۴: بَابُ الْمُعْتَكِفِ يَخْرُجُ

لِحَاجَتِهِ أَمْ لَا

۴۸۳: حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ الْمَدِينِيُّ قَرَأَهُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ غُرُورَةَ عَنْ عُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَكَفَ أَذْنَى إِلَى رَأْسِهِ فَأَرْجَلُهُ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ هَكَذَا رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ غُرُورَةَ عَنْ عُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَالصَّحِيحُ عَنْ غُرُورَةَ وَعُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ هَكَذَا رَوَى اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ غُرُورَةَ عَنْ عُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ.

۴۸۴: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ قُتَيْبَةُ عَنِ اللَّيْثِ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا اغْتَكَفَ الرَّجُلُ أَنْ لَا يَخْرُجَ مِنْ اغْتِكَافِهِ إِلَّا لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ وَاجْتَمَعُوا عَلَى هَكَذَا أَنَّهُ يَخْرُجُ لِقَضَاءِ حَاجَتِهِ لِلْغَائِطِ وَالْبَوْلِ ثُمَّ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي عِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَشُهُودِ الْجُمُعَةِ وَالْجَنَازَةِ لِلْمُعْتَكِفِ فَرَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ يَغُودَ الْمَرِيضَ وَلِيَتَّبَعَ الْجَنَازَةَ وَيَشْهَدَ الْجُمُعَةَ إِذَا اشْتَرَطَ ذَلِكَ وَهُوَ قَوْلُ سَفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ لَهُ أَنْ يَفْعَلَ شَيْئًا مِنْ هَذَا وَرَأَوْا لِلْمُعْتَكِفِ إِذَا كَانَ فِي مَضَرٍّ يُجْمَعُ فِيهِ أَنْ لَا يَغْتَكِفَ إِلَّا فِي الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ لَا نَهَمُ كَرَهُوَالَهُ الْخُرُوجَ مِنْ مُعْتَكِفِهِ إِلَى الْجُمُعَةِ وَلَمْ يَرَوْا لَهُ أَنْ يَتْرَكَ الْجُمُعَةَ فَقَالُوا لَا يَغْتَكِفُ إِلَّا فِي الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ حَتَّى لَا يَحْتَاجَ إِلَى أَنْ يَخْرُجَ مِنْ مُعْتَكِفِهِ لِغَيْرِ حَاجَةِ الْإِنْسَانِ لِأَنَّ خُرُوجَهُ لِغَيْرِ حَاجَةٍ

۵۴۴: بَابُ كَيْفَ مَعْتَكِفٌ

اپنی حاجت کے لئے نکل سکتا ہے

۴۸۳: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اعتکاف میں ہوتے تو میری طرف اپنا سر مبارک جھکا دیتے اور میں اس میں کنگھی کر دیتی اور آپ ﷺ حاجت انسانی کے علاوہ گھر میں تشریف نہ لاتے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اسی طرح کئی راوی مالک بن انس سے وہ ابن شہاب سے وہ عروہ سے اور عمرہ سے اور وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں اور صحیح یہ ہے کہ عروہ اور عمرہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ لیث بن سعد بھی ابن شہاب سے وہ عروہ سے انہوں نے عمرہ سے اور وہ دونوں حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں۔

۴۸۴: ہم سے بیان کی یہ حدیث قمیمہ نے انہوں نے لیث سے اور اسی پر علماء کا عمل ہے کہ اعتکاف کرنے والا انسانی حاجت (یعنی پاخانہ یا پیشاب) کے علاوہ اعتکاف سے نہ نکلے۔ علماء کا اسی پر اجماع ہے کہ اعتکاف کرنے والا صرف قضائے حاجت کے لئے ہی نکل سکتا ہے۔ اہل علم کا مریض کی عیادت، جمعہ کی نماز اور جنازہ میں شرکت کیلئے معتکف کے نکلنے میں اختلاف ہے۔ بعض صحابہؓ وغیرہ نے کہا کہ مریض کی عیادت بھی کرے اور جمعہ و جنازے میں بھی شریک ہو لیکن اس شرط پر کہ اعتکاف شروع کرتے وقت اس نے ان چیزوں کی نیت کی ہو۔ سفیان ثوریؒ اور ابن مبارکؒ کا یہی قول ہے بعض اہل علم کے نزدیک ان میں سے کوئی عمل بھی جائز نہیں پس اگر اعتکاف کرنے والا ایسے شہر میں ہو کہ اس میں جمعہ کی نماز ہوتی ہو تو اسے اسی مسجد میں اعتکاف بیٹھنا چاہیے اس لئے کہ ان حضرات کے نزدیک معتکف کا جمعہ کیلئے جانا مکروہ ہے۔ اور ان کے نزدیک معتکف کیلئے جمعہ چھوڑ دینا بھی جائز نہیں اس لئے اسے ایسی جگہ اعتکاف کرنا چاہیے تاکہ اسے قضائے حاجت کے علاوہ کسی دوسری ضرورت

الْإِنْسَانِ قَطَعَ عِنْدَهُمْ لِلْإِعْتِكَافِ وَهُوَ قَوْلُ
مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ وَقَالَ أَحْمَدُ لَا يُعَوِّذُ الْمَرِيضُ وَلَا
يَتَّبِعُ الْجَنَازَةَ عَلَى حَدِيثِ عَائِشَةَ وَقَالَ إِسْحَقُ إِنْ
اشْتَرَطَ ذَلِكَ فَلَهُ أَنْ يَتَّبِعَ الْجَنَازَةَ وَيُعَوِّذَ الْمَرِيضَ.
نکلتا جائز نہیں سمجھتے۔ اِسْحَقُ فرماتے ہیں کہ اگر اعتکاف کے شروع میں اس کی نیت کی ہو تو پھر عیادت مریض اور جنازے کے ساتھ
جانا جائز ہے۔

۵۴۵: باب رمضان میں رات کو نماز پڑھنا

۷۸۵: حضرت ابو ذرؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روزے رکھے۔ آپؐ نے تیسویں رات تک
ہمارے ساتھ رات کی نماز نہیں پڑھی (یعنی تراویح) پھر تیسویں
رات کو ہمیں لے کر کھڑے ہوئے یہاں تک کہ تہائی رات گزر
گئی پھر چوبیسویں رات کو نماز نہ پڑھائی لیکن پچیسویں رات کو
آدھی رات تک نماز (تراویح) پڑھائی۔ ہم نے عرض کیا یا
رسول اللہ ﷺ ہماری آرزو تھی کہ آپؐ رات بھی ہمارے
ساتھ نوافل پڑھتے۔ آپؐ نے فرمایا جو شخص امام کے ساتھ اس
کے فارغ ہونے تک نماز میں شریک رہا اس کے لئے پوری
رات کا قیام لکھ دیا گیا۔ پھر نبی ﷺ نے ستائیسویں رات تک
نماز نہ پڑھائی۔ ستائیسویں رات کو پھر کھڑے ہوئے اور
ہمارے ساتھ اپنے گھر والوں اور عورتوں کو بھی بلایا یہاں تک کہ
ہمیں اندیشہ ہوا کہ فلاح کا وقت نہ نکل جائے۔ راوی کہتے ہیں
میں نے ابو ذرؓ سے پوچھا فلاح کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا
سحری۔ امام ابو یوسفؒ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔
اہل علم کا رمضان میں رات کی نماز (یعنی تراویح) کے بارے
میں اختلاف ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک وتر سمیت اکتالیس
رکعتیں پڑھنی چاہئیں یہ اہل مدینہ کا قول ہے اور اسی پر ان کا عمل
ہے اکثر اہل علم کا اس پر عمل ہے جو حضرت عمرؓ علیؓ اور دوسرے
صحابہؓ سے مروی ہے کہ بیس رکعات پڑھے۔ سفیان ثوریؒ، ابن
مبارکؒ، شافعیؒ کا یہی قول ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ میں

۵۴۵: باب مَا جَاءَ فِي قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ

۷۸۵: حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ الْفَضِيلِ عَنْ دَاوُدَ
ابْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُرَشِيِّ
عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنِ أَبِي ذَرٍّ صُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُصَلِّ بِنَا حَتَّى بَقِيَ سَبْعٌ مِنَ
الشَّهْرِ فَقَامَ بِنَا حَتَّى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ
بِنَا فِي السَّادِسَةِ وَقَامَ بِنَا فِي الْخَامِسَةِ حَتَّى ذَهَبَ
شَطْرُ اللَّيْلِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ نَقَلْنَا بَقِيَّةَ لَيْلِنَا
هَذِهِ فَقَالَ إِنَّهُ مَنْ قَامَ مَعَ الْإِمَامِ حَتَّى يَنْصَرِفَ كُتِبَ
لَهُ قِيَامُ لَيْلَةٍ ثُمَّ لَمْ يُصَلِّ بِنَا حَتَّى بَقِيَ ثُلُثٌ مِنَ الشَّهْرِ
وَصَلَّى بِنَا فِي الثَّالِثَةِ وَدَعَى أَهْلَهُ وَنِسَاءَهُ فَقَامَ بِنَا
حَتَّى تَخَوَّفْنَا الْفَلَاحَ قُلْتُ لَهُ وَمَا الْفَلَاحُ قَالَ
السُّحُورُ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ
وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ فَرَأَى بَعْضُهُمْ
أَنْ يُصَلِّيَ إِحْدَى وَارْبَعِينَ رَكْعَةً مَعَ الْوُتْرِ وَهُوَ قَوْلُ
أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَالْعَمَلِ عَلَى هَذَا عِنْدَهُمْ بِالْمَدِينَةِ وَ
أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلَى مَا رَوَى عَنْ عَلِيٍّ وَغَمَرٍ وَغَيْرِ
هِمَا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرِينَ
رَكْعَةً وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَ
الشَّافِعِيِّ وَهَكَذَا أَذْرَكْتُ بِلَدِنَا بِمَكَّةَ يُصَلُّونَ
عِشْرِينَ رَكْعَةً وَقَالَ أَحْمَدُ رَوَى فِي هَذَا الْوَأْنِ وَلَمْ
يَقْضِ فِيهِ بِشَيْءٍ وَقَالَ إِسْحَقُ بَلْ نَخْتَارُ إِحْدَى وَ

أَرْبَعِينَ رَكْعَةً عَلَى مَا رَوَى عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ وَ اخْتَارَ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَ أَحْمَدُ وَ اسْحَقُ الصَّلَوَةَ مَعَ الْإِمَامِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ وَ اخْتَارَ الشَّافِعِيُّ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ وَخَذَهُ إِذَا كَانَ قَائِمًا.

نے اسی طرح اپنے شہر مکہ مکرمہ والوں کو بیس رکعت پڑھتے ہوئے پایا ہے۔ امام احمدؒ فرماتے ہیں کہ اس بارے میں مختلف روایات ہیں۔ لہذا انہوں نے اس مسئلے میں کچھ نہیں کہا۔ اسحقؒ اکتالیس رکعات کا مذہب اختیار کرتے ہیں۔ جیسے ابی بن کعب

سے مروی ہے ابن مبارکؒ، احمدؒ اور اسحقؒ فرماتے ہیں کہ رمضان میں امام کے ساتھ نماز (تراویح) پڑھی جائے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اگر خود قاری ہو تو اکیلے نماز پڑھے۔

فائدہ یعنی اگر امام حافظ یا قاری نہ ہو اور وہ چھوٹی سورتوں سے تراویح پڑھائے تو حافظ قاری کو اکیلے تراویح پڑھنا چاہیے۔ نماز تراویح کے متعلق امام ترمذیؒ صرف یہی ایک باب لائے ہیں جس میں حضور ﷺ سے رکعات کی تعداد منقول نہیں لیکن امام ترمذیؒ نے وتر سمیت اکتالیس۔ بڑے صحابہؓ سے بیس رکعات اور امام شافعیؒ کا مشاہدہ بیان فرمایا کہ مکہ میں بیس پڑھتے تھے۔ امام احمد بن حنبلؒ کے متعلق لکھا ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں مختلف روایات کی بناء پر کچھ نہیں کہتا۔ صحابہؓ کے زمانے سے لے کر حرمین شریفین میں بیس رکعات ہی ادا کی جاتی ہیں۔ حکومت کا مذہب حنبلی ہے لیکن حرمین شریفین کے علاوہ سعودی عرب کے دوسرے شہروں میں سنا ہے کہ آٹھ پڑھی جاتی ہیں۔ جب اس بارے میں حضرت عاکشہ صدیقہؓ سے سوال کیا گیا تو آپؓ نے جواب میں فرمایا کہ آپ ﷺ رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعت پڑھتے تھے گویا چندوں جو آپ ﷺ نے بعد عشاء باجماعت نماز ادا کی وہ تہجد ہی تھی تراویح نہیں۔

۵۴۶: باب روزہ افطار کرانے کی فضیلت

۷۸۶: حضرت زید بن خالد جعفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرایا اس کو بھی اتنا ہی اجر ملے گا جتنا روزہ دار کو اور روزہ دار کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہو گی۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۴۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ مَنْ فَطَرَ صَائِمًا

۷۸۶: حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَطَرَ صَائِمًا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ الصَّائِمِ شَيْئًا قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۵۴۷: باب رمضان میں نماز شب (یعنی تراویح)

کی ترغیب اور فضیلت

۷۸۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیام رمضان (تراویح) کی طرف رغبت دیتے لیکن وجوب کا حکم نہ فرماتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے جس شخص نے رمضان (کی راتوں) میں ایمان اور اخلاص کے ساتھ قیام کیا (یعنی نماز پڑھی) اس کے پچھلے

۵۴۷: بَابُ التَّرْغِيبِ فِي قِيَامِ شَهْرِ

رَمَضَانَ وَمَا جَاءَ فِيهِ مِنَ الْفَضْلِ

۷۸۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ عَبْدِ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَغِّبُ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَهُمْ بِغَزِيمَةٍ وَيَقُولُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَ احْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

فَتَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ ثُمَّ كَانَ الْأَمْرُ كَذَلِكَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَلَى ذَلِكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ أَيْضًا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

گناہ معاف کر دیئے گئے۔ پھر آپ ﷺ کے وفات پا جانے تک اسی پر عمل رہا۔ اسی طرح خلافت ابو بکر صدیقؓ اور پھر خلافت عمرؓ کے ابتدائی دور میں بھی اسی پر عمل رہا۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے اور زہری نے یہ حدیث بواسطہ عروہ حضرت عائشہؓ سے مرفوعاً روایت کی ہے۔

أَبْوَابُ الْحَجِّ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَبْوَابُ حَجِّ

جو مروی ہیں رسول اللہ ﷺ سے

۵۴۸: باب مکہ کا حرم ہونا

۵۴۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي حُرْمَةِ مَكَّةَ

۷۸۸: حضرت ابو شریح عدویؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عمرو بن سعید سے مکہ کی طرف لشکر بھیجتے ہوئے کہا۔ اے امیر مجھے اجازت دو کہ میں تم سے ایک ایسی حدیث بیان کروں جو رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کی صبح کھڑے ہو کر فرمائی۔ میرے کانوں نے اسے سنا دل نے یاد رکھا اور آنکھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے دیکھا۔ آپ ﷺ نے اللہ کی حمد و ثناء بیان کی اور فرمایا مکہ اللہ تعالیٰ کا حرم ہے۔ اسے لوگوں نے حرمت کی جگہ قرار نہیں دیا کسی بھی شخص کے لئے جو اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس میں خون بہانا اور وہاں کے درخت کا شا حلال نہیں اگر کوئی شخص رسول اللہ ﷺ کے (وہاں) قال کی وجہ سے اس میں لڑائی کو جائز سمجھے تو اسے کہہ دو کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو اس کی اجازت دی تھی۔ تجھے تو اجازت نہیں دی (آپ ﷺ نے فرمایا) مجھے بھی دن کے کچھ حصے میں اس کی اجازت دی گئی اور اس کے بعد اس کی حرمت اسی دن اسی طرح لوٹ آئی جیسے کل تھی اور حاضر و غائب تک یہ حکم پہنچا دے۔ ابو شریحؓ سے پوچھا گیا کہ اس پر عمرو بن سعید نے کیا کہا۔ انہوں نے کہا کہ اس نے کہا اے ابو شریحؓ میں اس حدیث کو تم سے بہتر جانتا ہوں۔ حرم نافرمان اور باغیوں کو پناہ نہیں دیتا اور نہ قتل کر کے بھاگنے والوں یا چوری کر کے بھاگنے والوں کو پناہ دیتا ہے۔ امام ابو یوسفؒ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ

۷۸۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرٍو بْنِ سَعْدٍ وَهُوَ يَبْعُثُ الْبُعُوثَ إِلَى مَكَّةَ ائْذَنْ لِي أَيُّهَا الْأَمِيرُ أَحَدُ ثَكِّ قَوْلًا قَامَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَدْوُ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ سَمِعْتُهُ أَذْنًا وَوَعَاهُ قَلْبِي وَأَبْصَرْتُهُ عَيْنًا حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ أَنَّهُ حَمَدَ اللَّهَ وَاسْتَنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللَّهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ وَلَا يَحِلُّ لِأَمْرِيءٍ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا أَوْ يُعْصِدَ بِهَا شَجَرَةً فَإِنْ أَخَذَ تَرَخُّصَ لِقِتَالِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا فَقُولُوا لَهُ إِنَّ اللَّهَ أَذِنَ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَأْذَنْ لَكَ وَإِنَّمَا أَذِنَ لِي فِيهَا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ وَقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْأَمْسِ وَالْيَلْبِغُ الشَّاهِدُ الْغَائِبُ فَقِيلَ لِأَبِي شُرَيْحٍ مَا قَالَ لَكَ عَمْرٍو بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَنَا أَعْلَمُ مِنْكَ بِذَلِكَ يَا أَبَا شُرَيْحٍ إِنَّ الْحَرَمَ لَا يُعْبِدُ عَاصِيًا وَلَا فَارًّا بِدَمٍ وَلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَيُرْوَى بِخَرْبَةٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

أَبُو عَيْسَى حَدِيثُ أَبِي شَرِيحٍ حَدِيثُ حَسَنٍ صَحِيحٌ وَأَبُو شَرِيحٍ الْخَزَاعِيُّ اسْمُهُ خُوَيْلِدُ بْنُ عَمْرِو الْعَدَوِيُّ الْكُفَيْيُّ وَمَعْنَى قَوْلِهِ وَلَا فَارًا بِخَرْبَةٍ يَعْنِي جَنَابَةَ يَقُولُ مَنْ جَنَى جَنَابَةً أَوْ أَصَابَ دَمًا ثُمَّ جَاءَ إِلَى الْحَرَمِ فَإِنَّهُ يُقَامُ عَلَيْهِ الْحُدُّ.

”بِخَرْبَةٍ“ کی جگہ ”بِخَرْبَةٍ“ کے الفاظ بھی مروی ہیں (خرابہ کے معنی ذلت کے ہیں) اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ابو شریحؒ کی حدیث حسن صحیح ہے اور ابو شریح خزاعی کا نام خویلید بن عمرو عدوی کفیی ہے۔ ”وَلَا فَارًا بِخَرْبَةٍ“ کے معنی جنابت یعنی تقصیر کر کے بھاگنے والا ہے۔ جو شخص نقصان کر کے خوزیزی کے بعد حرم میں آجائے اس پر حد قائم کی جائے۔

۵۴۹: باب حج اور عمرے کا ثواب

۷۸۹: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج اور عمرے پے درپے کیا کرو کیونکہ یہ دونوں فقر اور گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتے ہیں جیسے بھٹی لوہے، سونے اور چاندی کے میل کو ختم کر دیتی ہے اور حج مقبول کا بدلہ صرف جنت ہی ہے۔ اس بارے میں عمر رضی اللہ عنہ، عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن حبشی رضی اللہ عنہ، ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

۷۹۰: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے حج کیا اور اس دوران عورتوں کے ساتھ نفحش کلامی یا فسق (یعنی گناہ) کا ارتکاب نہیں کیا تو اس کے تمام پچھلے گناہ بخش دیے گئے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور ابو حازم کوئی اشجعی ہیں ان کا نام سلمان ہے اور یہ عذۃ الاشجعیہ کے غلام ہیں۔

۵۵۰: باب ترک حج کی مذمت

۷۹۱: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص سامان سفر اور اپنی سواری کی ملکیت رکھتا ہو کہ وہ اسے بیت اللہ تک پہنچا سکے پھر اس کے باوجود وہ حج نہ کرے تو اس

۵۴۹: بَاب مَا جَاءَ فِي ثَوَابِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

۷۸۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجَعِيُّ قَالَ نَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ قَيْسٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابِعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَإِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوبَ كَمَا يَنْفِي الْكَبِيرُ خُبْتُ الْحَدِيدَ وَالذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَيْسَ لِلْحَجَّةِ الْمَبْرُورَةِ ثَوَابٌ إِلَّا الْجَنَّةُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَغَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُبَيْشٍ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَجَابِرٍ قَالَ أَبُو عَيْسَى حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثُ حَسَنٍ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ.

۷۹۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ قَالَ أَبُو عَيْسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثُ حَسَنٍ صَحِيحٌ وَأَبُو حَازِمٍ كُوفِيٌّ وَهُوَ الْأَشْجَعِيُّ وَاسْمُهُ سَلْمَانُ مَوْلَى عَذْرَةَ الْأَشْجَعِيَّةِ.

۵۵۰: بَاب مَا جَاءَ مِنَ التَّغْلِيطِ فِي تَرْكِ الْحَجِّ

۷۹۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَيْبِيُّ الْبَصْرِيُّ نَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ نَا هِلَالُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى رَبِيعَةَ ابْنِ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ الْهَاهِلِيَّ نَا أَبُو اسْحَقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ

میں کوئی فرق نہیں کہ وہ یہودی یا نصرانی ہو کر مرے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے۔ ”وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا“ اور اللہ کے لئے بیت اللہ کا حج ان لوگوں پر فرض ہے جو اس کی استطاعت رکھتے ہوں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند سے پہنچاتے ہیں اور اس کی سند میں کلام ہے۔ ہلال بن عبد اللہ مجہول ہے اور حارث کو حدیث میں ضعیف کہا گیا ہے۔

۵۵۱: باب زاد راه اور سواری

کی ملکیت سے حج فرض ہو جاتا ہے

۷۹۲: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور دریافت کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ حج کس چیز سے فرض ہوتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا زاد راه (سامان سفر) اور سواری سے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ اگر کسی شخص کے پاس سامان سفر اور سواری ہو تو اس پر حج فرض ہے۔ ابراہیم بن یزید خوزی مکی ہیں۔ بعض علماء نے ان کے حافظے کی وجہ سے ان کو ضعیف کہا ہے۔

۵۵۲: باب کتنے حج فرض ہیں

۷۹۳: حضرت علی بن ابی طالبؓ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ”وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا“ تو صحابہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ کیا ہر سال حج کرنا فرض ہے؟ آپ ﷺ خاموش رہے۔ صحابہؓ نے پھر پوچھا اے اللہ کے رسول! کیا ہر سال حج فرض ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں اور اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال حج فرض ہو جاتا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا.....“ (یعنی اے ایمان والو ایسی چیزوں کے بارے میں مت سوال کرو کہ اگر ان کی حقیقت تم پر ظاہر کر دی

الْحَارِثُ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَلَكَ زَادًا أَوْ رَاحِلَةً تَبْلُغُهُ إِلَى بَيْتِ اللَّهِ وَلَمْ يَحُجَّ فَلَا عَلَيْهِ أَنْ يَمُوتَ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا وَذَلِكَ أَنَّ اللَّهَ يَقُولُ فِي كِتَابِهِ وَاللَّهُ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَفِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ وَهَلَالُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ مَجْهُولٌ وَالْحَارِثُ يُضْعَفُ فِي الْحَدِيثِ.

۵۵۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي إِيْجَابِ الْحَجَّ

بِالزَّادِ وَالرَّاحِلَةِ

۷۹۲: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيسَى نَا وَكِيعٌ نَا اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ بَزِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يُوجِبُ الْحَجَّ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا مَلَكَ زَادًا أَوْ رَاحِلَةً وَجَبَ عَلَيْهِ الْحَجُّ وَ اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ زَيْدٍ هُوَ الْخَوْزَنِيُّ الْمَكِّيُّ وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيهِ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ.

۵۵۲: بَابُ مَا جَاءَ كَمْ فَرَضَ الْحَجَّ

۷۹۳: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيْدٍ الْأَشْجِيُّ نَا مَنْصُورُ بْنُ وَرْدَانَ كُوفِيٌّ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْبَحْتَرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ آفَى كُلِّ عَامٍ فَسَكَتَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فِي كُلِّ عَامٍ قَالَ لَا وَلَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوْجَبَتْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُونَا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسْوَأُكُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى

جائے تو تمہیں بری لگیں“ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ کی حدیث اس سند سے حسن غریب ہے اور ابو بختری کا نام سعید بن ابوعمران ہے اور وہ سعید بن ابوفیروز ہیں۔

۵۵۳: باب نبی اکرم ﷺ نے کتنے حج کئے

۷۹۲: حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے تین حج کئے دو ہجرت سے پہلے اور ایک ہجرت کے بعد جس کے ساتھ عمرہ بھی کیا۔ اس حج میں آپ ﷺ قربانی کے لئے اپنے ساتھ تریسٹھ اور باقی اونٹ حضرت علیؓ یمن سے ساتھ لے کر آئے۔ ان میں سے ایک اونٹ ابو جہل کا بھی تھا جس کے ناک میں چاندی کا چھلہ تھا آپؐ نے انہیں ذبح کیا اور ہر اونٹ میں سے گوشت کا ایک ایک ٹکڑا اکٹھا کرنے کا حکم دیا پھر اسے پکایا گیا اور اس کے بعد آپؐ نے اس کا کچھ شوربہ پیا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث سفیان کی روایت سے غریب ہے ہم اسے صرف زید بن حباب کی روایت سے جانتے ہیں۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن اپنی کتاب میں یہ حدیث عبد اللہ بن ابوزیاد سے روایت کرتے ہیں۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ میں نے امام بخاریؒ سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بھی سفیان ثوریؒ کی سند سے نہیں پہچانا۔ جعفر اپنے والد وہ جابر سے اور وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ امام بخاریؒ کے نزدیک یہ حدیث محفوظ نہیں فرماتے ہیں کہ یہ حدیث ثوریؒ نے ابواسحاق سے اور وہ مجاہد سے مرسل روایت کرتے ہیں۔

۷۹۵: حضرت قتادہؒ سے روایت ہے کہ میں نے انس بن مالکؓ سے پوچھا کہ نبی اکرم ﷺ نے کتنے حج کئے؟ انہوں نے فرمایا ایک حج اور چار عمرے۔ ایک عمرہ ذیقعدہ میں ایک صلح حدیبیہ کے موقع پر، ایک حج کے ساتھ اور ایک عمرہ ہجرت کے بعد جب آپ ﷺ نے غزوہ حنین کے مال غنیمت کی تقسیم کی۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ جہان بن

حَدِیْثُ عَلِیِّ حَدِیْثُ حَسَنٍ غَرِیْبٌ مِنْ هَذَا الْوُجْهِ وَ اسْمُ ابِی الْبُخْتَرِیِّ سَعِیْدُ بْنُ ابِی عُمَرَ اَنْ وَهُوَ سَعِیْدُ بْنُ ابِی فِیْرُوْزٍ۔

۵۵۳: بَابُ مَا جَاءَ كُمْ حَجَّ النَّبِيِّ ﷺ

۷۹۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زَيْدٍ نَازِدٌ بْنُ حُبَابٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّ ثَلَاثَ حَجَجٍ حَجَّتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَهَاجِرَ وَحَجَّةً بَعْدَ مَا هَاجَرَ مَعَهَا عُمْرَةً فَسَاقَ ثَلَاثَةً وَبَتَيْنِ بَذَنَةً وَجَاءَ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ بَقِيَّتِهَا فِيهَا جَمَلٌ لِأَبِي جَهْلٍ فِي أَنْفِهِ بُرَّةٌ مِنْ فِضَّةٍ فَسَحَرَهَا فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كُلِّ بَذَنَةٍ بِبَضْعَةٍ فَطُبِخَتْ فَشَرِبَ مِنْ مَرَقِهَا قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ مِنْ حَدِیْثِ سُفْيَانَ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِیْثِ زَيْدِ بْنِ حُبَابٍ وَرَأَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ رَوَى هَذَا الْحَدِیْثَ فِي كُتُبِهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زَيْدٍ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا فَلَمْ يَعْرِفْهُ مِنْ حَدِیْثِ الثَّوْرِيِّ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتُهُ لَا يَعُدُّ هَذَا الْحَدِیْثَ مُحْفُوْظًا وَقَالَ إِنَّمَا يَرْوَى عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ مُجَاهِدٍ مُرْسَلٌ۔

۷۹۵: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَاحِبَانُ بْنُ هَلَالٍ نَاحِبَانُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَنْسِ بْنِ مَالِكٍ كَمْ حَجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَجَّةً وَاحِدَةً وَاعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرٍ عُمْرَةً فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً الْخُدَيْيَّةَ وَعُمْرَةً مَعَ حَجَّتِهِ وَعُمْرَةً الْجِعْرَانَةِ إِذَا قَسَمَ غَنِيْمَةً حُنَيْنٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ

صَحِيحٌ وَحَبَانُ بْنُ هَلَالٍ أَبُو حَبِيبٍ الْبَصْرِيُّ هُوَ هَلَالٌ كُنِيَ ابُو حَبِيبٍ بَصْرِيٌّ هُوَ۔ اور وہ بڑے بزرگ اور ثقہ جَلِيلٌ ثَقَّةٌ وَثِقَّةٌ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ۔ ہیں۔ یحییٰ بن سعید قطان انہیں ثقہ کہتے ہیں۔

خُلاَصَةُ الْأَسْبَابِ : حج کی فرضیت کا حکم راجح قول کے مطابق ۹ھ میں آیا اور اس کے اگلے سال ۱۰ھ میں اپنی وفات سے صرف تین مہینے پہلے رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام کی بہت بڑی جماعت کے ساتھ حج فرمایا جو ”حجۃ الوداع“ کے نام سے مشہور ہے اور اگر بندہ کو حج اور مخلصانہ حج نصیب ہو جائے جسے دین و شریعت کی زبان میں حج مبرور کہتے ہیں اور ابراہیمی و محمدی نسبت کا کوئی ذرہ اس کو عطا ہو جائے تو گویا اس کو سعادت کا اعلیٰ مقام حاصل ہو گیا۔ اس مختصر تمہید کے بعد حضرت علیؓ کی حدیث پر نظر ڈالئے کہ اس حدیث میں ان لوگوں کے لئے بڑی سخت وعید ہے جو حج کرنے کی استطاعت کے باوجود حج نہ کریں اس لئے سورہ آل عمران کی اس آیت کا حوالہ دیا گیا اور اس کی سند پیش کی گئی ہے جس میں حج کی فرضیت کا بیان ہے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ راوی نے صرف حوالہ کے طور پر آیت کا ابتدائی حصہ پڑھنے پر اکتفا کیا یہ وعید آیت کے جس حصے سے نکلتی ہے وہ اس کے آگے والا حصہ ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اس حکم کے بعد جو کوئی کافر نہ رویہ اختیار کرے یعنی باوجود استطاعت کے حج نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کو کوئی پروا نہیں وہ ساری دنیا اور ساری کائنات سے بے نیاز ہے۔ مراد یہ ہے کہ ایسے ناشکرے اور نافرمان جو کچھ بھی کریں اور جس حال میں مریں اللہ کو ان کی کوئی پروا نہیں ہے۔ (۱) حدیث باب کی بنا پر جمہور کے نزدیک فرضیت حج کے لئے زاد راہ اور راحلہ (سفر خرچ اور سواری) کا ہونا ضروری ہے ایک اور حدیث میں ہے کہ قرآن پاک کی آیت ﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا﴾ جب نازل ہوئی تو کسی نے سوال کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا سبیل یعنی سبیل سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا زاد راہ اور راحلہ یعنی خرچہ اور سواری مراد ہے (۲) اس پر اجماع ہے کہ حج کی فرضیت ایک ہی بار ہے جیسا کہ حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ کی حدیث باب سے ثابت ہوتا ہے (۳) اس پر بھی روایات متفق ہیں آپ ﷺ نے بعثت کے بعد ہجرت سے پہلے ایک سے زائد حج کئے چنانچہ آپ ﷺ کی عادت شریفہ یہ تھی کہ آپ ﷺ موسم حج میں حجاج کے مجموعوں میں جاتے اور انہیں دین اسلام کی دعوت دیتے تھے اور ارکان حج کی ادائیگی میں اسوۂ ابراہیمی کی پیروی کرتے ہوئے روایت باب میں ہجرت سے پہلے آپ کے صرف دو مرتبہ حج کرنے کا بیان ہے لیکن یہ روایت راجح نہیں کیونکہ دوسری روایات اس پر دال ہیں کہ آپ ﷺ نے ہجرت سے پہلے دو سے زیادہ حج کئے اور یہی صحیح ہے اس لیے کہ ہجرت سے پہلے حج کے موسم میں تین مرتبہ انصار مدینہ کے ساتھ آپ ﷺ کی ملاقات ثابت ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ قبل ہجرت دو سے زیادہ حج کئے لیکن راجح یہ ہے کہ ان حجوں کی صحیح تعداد معلوم نہیں۔

۵۵۴ باب مَا جَاءَكُمْ اَعْتَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ ۵۵۴ : باب نبی اکرم ﷺ نے کتنے عمرے کئے ۷۹۶ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَطَّارُ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ دِينَارٍ عَنْ عُرْجَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتَمَرَ اَرْبَعَ عُمَرَةَ الْحُدَّيَّةِ وَ عُمَرَةَ الثَّانِيَةِ مِنْ قَابِلِ عُمَرَةَ الْقِصَاصِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَ عُمَرَةَ الثَّالِثَةَ مِنَ الْجِعْرَانَةِ وَ الرَّابِعَةَ الَّتِي مَعَ ۷۹۶ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کئے ایک عمرہ حدیبیہ کے موقع پر دوسرا آئندہ سال ذیقعدہ میں حدیبیہ والے عمرے کی قضائیں تیسرا عمرہ جعرانہ اور چوتھا عمرہ حج کے ساتھ۔ اس باب میں حضرت انسؓ، عبد اللہ بن عمرؓ، اور ابن عمرؓ سے بھی روایت

ہے۔ امام ابو یسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ ابن عباسؓ کی حدیث غریب ہے ابن عیینہ نے یہ حدیث عمرو بن دینار سے اور وہ عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کئے اور اس میں انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ذکر نہیں کیا۔

۷۹۷: یہ حدیث روایت کی سعید بن عبد الرحمن مخزومی نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر یہ حدیث پہلی حدیث کی مثل بیان کی۔

۵۵۵: باب نبی اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم نے کس جگہ احرام باندھا

۷۹۸: حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا ارادہ کیا تو لوگوں میں اعلان کرایا۔ لوگ جمع ہو گئے پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیداء کے مقام پر پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا۔ اس باب میں حضرت ابن عمرؓ انسؓ اور مسور بن مخرمہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو یسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ حدیث جابر حسن صحیح ہے۔

۷۹۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ تم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھتے ہو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیداء کے مقام پر احرام باندھا اللہ کی قسم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ کے پاس درخت کے قریب سے لبیک پکارنا شروع کیا۔ امام ابو یسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۵۶: باب نبی

صلی اللہ علیہ وسلم نے کب احرام باندھا

۸۰۰: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے بعد لبیک پکاری۔ امام ابو یسیٰ ترمذی فرماتے ہیں

حَجَّتِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ وَ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثُ غَرِيبٌ وَ رَوَى بَنُ عَيِّنَةَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عُمَرَ وَ بَنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرَ وَ لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

۷۹۷: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ وَ بَنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

۵۵۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي آيِ مَوْضِعِ أَحْرَمَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۷۹۸: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَجَّ أَذَّنَ فِي النَّاسِ فَاجْتَمَعُوا فَلَمَّا أَتَى الْبَيْدَاءَ أَحْرَمَ وَ فِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَ أَنَسٍ وَ الْمُسَوِّدِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۷۹۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ الْبَيْدَاءُ الَّتِي تَكْدُبُونَ فِيهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهُ مَا أَهَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ مِنْ عِنْدِ الشَّجَرَةِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۵۵۶: بَابُ مَا جَاءَ مَتَى أَحْرَمَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۸۰۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلٌ فِي ذُبُرِ الصَّلَاةِ قَالَ
أَبُو عَيْسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُ أَحَدًا رَوَاهُ
غَيْرُ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ حَرْبٍ وَهُوَ الَّذِي يَسْتَحِبُّ أَهْلُ
الْعِلْمِ أَنْ يُحَرِّمَ الرَّجُلُ فِي ذُبُرِ الصَّلَاةِ.

یہ حدیث غریب ہے ہمیں نہیں معلوم کہ اس حدیث کو عبد السلام
بن حرب کے علاوہ کسی اور نے روایت کیا ہو۔ اہل علم اس کو
مستحب کہتے ہیں کہ آدمی نماز کے بعد احرام باندھے اور تلبیہ
پڑھے۔

حُذِرَ لِمَنْ لَا يَتَذَكَّرُ فِي جِهَةِ الْوُدَاعِ كَيْفَ يَتَذَكَّرُ فِي جِهَةِ الْوُدَاعِ
بَانْدَا لِيَكُنَ اس میں روایات مختلف ہیں کہ آپ ﷺ نے تلبیہ کب پڑھا۔ بعض روایات میں ہے کہ آپ ﷺ نے نماز کے فوراً
بعد مسجد ہی میں پڑھا تھا بعض سے معلوم ہوتا ہے کہ درخت کے پاس مسجد سے نکلتے ہی پڑھا تھا بعض سے معلوم ہوتا ہے کہ جب
آپ ﷺ اونٹنی پر اچھی طرح سوار ہو گئے تب پڑھا تھا اور بعض سے معلوم ہوتا ہے کہ رویداء کے مقام پر پہنچ کر پڑھا لیکن
حضرت ابن عباسؓ کی روایت سے یہ اختلاف دور ہو جاتا ہے وہ فرماتے ہیں کہ دراصل نبی کریم ﷺ نے ان تمام مقامات پر
تلبیہ پڑھا تھا لہذا جس نے بھی جہاں آپ ﷺ کا تلبیہ سن لیا اسی طرح روایت کر دیا۔

۵۵۷: باب حج افراد

۵۵۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي أَفْرَادِ الْحَجِّ

۸۰۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے حج افراد کیا (یعنی حج میں فقط حج کا احرام
باندھا) اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما
سے بھی روایت ہے امام ابویسٰی ترمذی فرماتے ہیں کہ حدیث
عائشہ رضی اللہ عنہا حسن صحیح ہے۔ اسی پر بعض اہل علم کا عمل ہے۔
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے کہ نبی اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم نے حج افراد کیا اور اسی طرح ابو بکر رضی اللہ عنہ، عمر
رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی حج افراد کیا۔

۸۰۱: حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ قِرَاءَةً عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْرَدَ الْحَجَّ وَفِي
الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عَيْسَى حَدِيثُ
عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا
عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَرَوَى عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْرَدَ الْحَجَّ وَأَفْرَدَ أَبُو بَكْرٍ وَ
عُمَرُ وَعُثْمَانُ.

۸۰۲: ہم سے روایت کی اس کی تفسیر نے وہ عبد اللہ بن نافع
صالح سے وہ عبید اللہ بن عمرؓ سے وہ نافع سے اور وہ ابن عمرؓ سے
روایت کرتے ہیں۔ امام ابویسٰی ترمذی فرماتے ہیں کہ سفیان
ثوریؒ نے فرمایا کہ اگر آدمی حج افراد کرے تو بہتر ہے اور اگر تمتع
کرے تو بھی بہتر ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ ہمارے

۸۰۲: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ قُتَيْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِفِيُّ
عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِهِذَا قَالَ
أَبُو عَيْسَى وَقَالَ الثَّوْرِيُّ إِنَّ أَفْرَدَ الْحَجَّ فَحَسَنٌ
وَأَنْ قَرَنْتَ فَحَسَنٌ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ مِثْلَهُ وَقَالَ أَحَبُّ
إِلَيْنَا الْأَفْرَادُ ثُمَّ التَّمَتُّعُ ثُمَّ الْقِرَانُ.

نزدیک حج افراد سب سے بہتر ہے پھر حج تمتع اور اس کے بعد حج قرآن۔

(نک) حج کی تین قسمیں ہیں (۱) حج افراد (۲) حج تمتع (۳) حج قرآن۔ صرف حج کا احرام باندھنا وہ حج افراد ہے۔ حج قرآن وہ
ہے کہ حج اور عمرے کا اکٹھا احرام باندھے۔ حج تمتع یہ ہے کہ عمرہ کا احرام باندھ کر عمرہ کرے اور احرام کھول دے پھر حج کے دنوں میں
حج کا احرام باندھ کر حج کرے اور اگر قربانی کا جانور ساتھ لایا ہے تو احرام نہ کھولے اور اگر قربانی کا جانور ساتھ نہیں ہے تو احرام کھول
دے اور مکہ مکرمہ میں ہی ٹھہرے اور حج سے پہلے کہیں نہ جائے۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک حج قرآن افضل ہے۔

۵۵۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ

الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

۸۰۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ حَمَّادٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا وَاخْتَارُوهُ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ وَغَيْرِهِمْ.

۵۵۸: باب حج اور

عمرہ ایک ہی احرام میں کرنا

۸۰۳: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ اکرم ﷺ سے سنا فرماتے تھے لیکن بعمرہ وحجۃ الہی میں حج اور عمرہ دونوں کے ساتھ تیری بارگاہ میں حاضر ہوں۔ اس باب میں حضرت عمرؓ اور عمران بن حصینؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت انسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے بعض اہل علم اسی پر عمل کرتے ہیں۔ اہل کوفہ اور دوسرے لوگوں نے اسے (یعنی حج قرآن کو) پسند کیا ہے۔

۵۵۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّمَتُّعِ

۸۰۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ وَالضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ وَهُمَا يَذْكُرَانِ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَقَالَ الضَّحَّاكَ بْنُ قَيْسٍ لَا يَصْنَعُ ذَلِكَ إِلَّا مَنْ جَهِلَ أَمَرَ اللَّهُ تَعَالَى فَقَالَ سَعْدُ بْنُ قَيْسٍ مَا قُلْتَ يَا ابْنَ أَخِي فَقَالَ الضَّحَّاكَ فَإِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَدْ نَهَى عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ سَعْدُ قَدْ صَنَعَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَنَعَهَا مَعَهُ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۵۵۹: باب تمتع کے بارے میں

۸۰۴: حضرت محمد بن عبد اللہ بن حارث بن نوفل سے روایت ہے انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ اور ضحاک بن قیسؓ سے سنا کہ وہ دونوں تمتع کا ذکر کر رہے تھے جس میں حج کے ساتھ عمرہ بھی کیا جاتا ہے۔ ضحاک بن قیسؓ نے کہا یہ تو وہی کرے گا جو اللہ کے حکم سے بے خبر ہو۔ حضرت سعدؓ نے کہا اے بھتیجے تو نے بری بات کہی۔ ضحاک نے کہا کہ عمر بن خطابؓ نے تمتع سے منع کیا ہے۔ حضرت سعدؓ فرمانے لگے کہ نبی اکرم ﷺ نے خود بھی (حج) تمتع کیا اور آپ ﷺ کے ساتھ ہم نے بھی اسی طرح کیا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۸۰۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنِي يَقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ نَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الشَّامِ وَهُوَ يُسَالُ عَبْدِ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ عَنِ التَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ هِيَ حَلَالٌ فَقَالَ الشَّامِيُّ إِنَّ أَبَاكَ قَدْ نَهَى عَنْهَا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ أَبِي نَهَى عَنْهَا وَصَنَعَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرُ أَبِي يُتَّبَعُ أَمْ أَمْرُ رَسُولِ اللَّهِ

۸۰۵: ابن شہاب سے روایت ہے کہ ان سے سالم بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ انہوں نے ایک شامی کو حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے حج کے ساتھ عمرے کو ملانے (یعنی تمتع) کے متعلق سوال کرتے ہوئے سنا۔ عبد اللہ بن عمرؓ نے فرمایا یہ جائز ہے۔ شامی نے کہا آپؓ کے والد نے اس سے منع کیا ہے۔ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا دیکھو اگر میرے والد کسی کام سے منع کریں اور رسول اللہ ﷺ وہی کام کریں تو میرے والد کی اتباع کی جائے گی یا رسول اللہ ﷺ کی۔ شامی نے کہا کہ نبی اکرم ﷺ کی۔ ابن

عمرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۰۶: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا۔ اسی طرح ابو بکرؓ، عمرؓ، اور عثمانؓ نے بھی تمتع ہی کیا اور جس نے سب سے پہلے تمتع سے منع کیا وہ امیر معاویہؓ ہیں۔ اس باب میں حضرت علیؓ، عثمانؓ، جابرؓ، سعدؓ، اسماء بنت ابی بکرؓ، اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں۔ ابن عباسؓ کی حدیث حسن ہے۔ علماء صحابہؓ کی ایک جماعت نے تمتع ہی کو اختیار کیا ہے۔ یعنی حج اور عمرے کو۔ تمتع حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے اور اس کے بعد حج کرنے تک وہیں رہنے کو کہتے ہیں۔ اور اس میں قربانی کرنا واجب ہے۔ اگر کوئی قربانی نہ کر سکتا ہو تو حج کے دنوں میں تین اور گھر واپس آنے پر سات روزے رکھے۔ اور اس کے لئے مستحب ہے کہ تین روزے ذوالحجہ کے پہلے دس دنوں میں رکھ لے اس طرح کہ تیسرا روزہ عرفہ کے دن ہو۔ یعنی پہلے عشرے کے آخری تین دن۔ اگر ان دنوں میں روزے نہ رکھے ہوں تو بعض علماء صحابہؓ جس میں حضرت عمرؓ اور عائشہؓ بھی شامل ہیں کے نزدیک ایام تشریق میں روزے رکھے۔ امام مالکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ ایام تشریق میں روزے نہ رکھے۔ اہل کوفہ (احناف) کا بھی یہی قول ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ محدثین تمتع ہی کو اختیار کرتے ہیں۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۵۶۰: باب تلبیہ (لبیک کہنے) کہنا

۸۰۷: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کا تلبیہ یہ تھا "لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ " (اے اللہ میں حاضر ہوں میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں تیری بارگاہ میں۔ تمام تعریفیں اور نعمتیں تیرے ہی لئے ہیں۔ تیری بادشاہت میں تیرا کوئی شریک نہیں۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَقَدْ صَنَعَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۸۰۶: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ تَمَتَّعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَغُثْمَانُ وَأَوَّلُ مَنْ نَهَى عَنْهُ مُعَاوِيَةُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَغُثْمَانَ وَجَابِرٍ وَسَعْدٍ وَأَسْمَاءَ ابْنَتِ أَبِي بَكْرٍ وَابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَاخْتَارَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمُ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ وَالتَّمَتُّعُ أَنْ يَدْخُلَ الرَّجُلُ بَعُمْرَةً فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ ثُمَّ يَقِيمُ حَتَّى يَحْجَّ فَهُوَ مُتَمَتِّعٌ وَعَلَيْهِ دَمٌ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةَ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ وَيُسْتَحَبُّ لِلْمُتَمَتِّعِ إِذَا صَامَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ أَنْ يُصُومَ فِي الْعَشْرِ وَيَكُونَ آخِرَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فَإِنْ لَمْ يُصُمْ فِي الْعَشْرِ صَامَ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ فِي قَوْلِ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ ابْنُ عُمَرَ وَعَائِشَةُ وَبِهِ يَقُولُ مَالِكٌ وَ الشَّافِعِيُّ وَ أَحْمَدُ وَ إِسْحَاقُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يُصُومُ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ وَهُوَ قَوْلُ أَهْلِ الْكُوفَةِ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَأَهْلُ الْحَدِيثِ يَخْتَارُونَ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ فِي الْحَجِّ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَ أَحْمَدَ وَ إِسْحَاقَ.

۵۶۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّلْبِيَةِ

۸۰۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ تَلْبِيَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ.

۸۰۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَهْلٌ فَأَنْطَلَقَ يُهْلُ يَقُولُ لَيْتَكَ اللَّهُمَّ لَيْتَكَ لَيْتَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَيْتَكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكُ لَا شَرِيكَ لَكَ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَقُولُ هَذِهِ تَلْبِيَّةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يَزِيدُ مِنْ عِنْدِهِ فِي آثَرِ تَلْبِيَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْتَكَ لَيْتَكَ وَسَعْدُكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ لَيْتَكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْغُودٍ وَجَابِرٍ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدُ وَاسْحَقُ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ فَإِنْ زَادَ زَائِدٌ فِي التَّلْبِيَةِ شَيْئًا مِنْ تَعْظِيمِ اللَّهِ فَلَا بَأْسَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَأَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يَقْتَصِرَ عَلَى تَلْبِيَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَإِنَّمَا قُلْنَا لَا بَأْسَ بِزِيَادَةِ تَعْظِيمِ اللَّهِ فِيهَا لَمَّا جَاءَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَهُوَ حَفِظَ التَّلْبِيَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ زَادَ ابْنُ عُمَرَ فِي تَلْبِيَةِ مَنْ قَبْلَهُ لَيْتَكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ.

۸۰۸: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے احرام باندھا اور یہ تلبیہ کہتے ہوئے چلے ”لَيْتَكَ اللَّهُمَّ لَيْتَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ“ (میں حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں تیری بارگاہ میں۔ تیرا کوئی شریک نہیں میں تیرے حضور حاضر ہوں بے شک تعریف نعت اور بادشاہت تیرے ہی لئے ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں حضرت نافعؓ کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن عمرؓ فرمایا کرتے تھے کہ یہ رسول اللہ ﷺ کا تلبیہ ہے۔ آپؐ (حضرت ابن عمرؓ) اس تلبیہ میں یہ اضافہ فرماتے ”لَيْتَكَ لَيْتَكَ وَسَعْدُكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ لَيْتَكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ“ (ترجمہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں تیری عبادت کے لئے ہر وقت تیار ہوں بھلائی تیرے ہی اختیار میں ہے تیری ہی طرف رغبت ہے اور عمل تیری ہی رضا کے لئے ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ امام ابو عیسیٰ فرماتے ہیں کہ اس باب میں حضرت ابن مسعودؓ، جابرؓ، عائشہؓ، ابن عباسؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ فرماتے ہیں کہ ابن عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ علماء صحابہ وغیرہ کا اسی پر عمل ہے۔ سفیان ثوریؓ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحقؒ کا یہی قول ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے تلبیہ میں کچھ ایسے الفاظ زیادہ کئے جن میں اللہ تعالیٰ کی تعظیم پائی جاتی ہے تو انشاء اللہ کوئی حرج نہیں لیکن مجھے یہ بات پسند ہے کہ صرف رسول اللہؐ کا تلبیہ ہی پڑھے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ یہ بات کہ تعظیم خداوندی کے کچھ الفاظ زیادہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہم نے اس لئے کہی کہ ابن عمرؓ کو رسول اللہؐ کا تلبیہ یاد تھا پھر بھی حضرت

ابن عمرؓ نے اپنی طرف سے یہ الفاظ ”لَيْتَكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ“ زیادہ کئے (میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں تیری ہی طرف رغبت ہے اور تیرے ہی لئے عمل ہے۔)

خلاصۃ الآبی لاب : حج کی تین قسمیں ہیں (۱) افراد (۲) تمتع (۳) قرآن : تمام فقہاء کے نزدیک قرآن سب سے افضل ہے پھر تمتع پھر افراد۔ امام شافعیؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک سب سے افضل افراد ہے پھر تمتع پھر قرآن۔ امام احمدؒ کے نزدیک ان میں سے ہر ایک قسم جائز ہے اختلاف صرف افضلیت میں ہے۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک وہ تمتع افضل ہے جس میں سوق ہدی نہ ہو یعنی قربانی کا جانور ساتھ نہ ہو پھر افراد پھر قرآن۔ (تفصیل کے لئے دیکھئے درس ترمذی ج: ۳)

۵۶۱: باب تلبیہ اور قربانی کی فضیلت

۸۰۹: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون سا حج افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس میں تلبیہ (یعنی لیک) کی کثرت ہو اور خون بہایا جائے یعنی قربانی کی جائے۔

۸۱۰: حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی مسلمان تلبیہ کہتا ہے تو اس کے دائیں بائیں تمام پتھر، درخت اور کنکریاں سب تلبیہ کہتے ہیں۔ یہاں تک کہ زمین ادھر ادھر (مشرق و مغرب) سے پوری ہو جاتی ہے۔ (یعنی جہاں تک زمین ہے سب لیک پکارتے ہیں۔)

۸۱۱: ہم سے روایت کی حسن بن محمد زعفرانی اور عبد الرحمن بن اسود، ابوعمر و بصری نے کہا کہ ہم سے روایت کی عبیدہ بن حمید نے عمارہ بن غزیہ سے انہوں نے ابی حازم سے انہوں نے سہل بن سعد سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسمعیل بن عیاش کی حدیث کی مثل، اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث ابی بکر غریب ہے۔ ہم اسے ابن ابی ندیک کی ضحاک بن عثمان سے روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔ محمد بن منکدر، سعید بن عبد الرحمن بن یزید سے بھی ان کے والد کے حوالے سے اس کے علاوہ روایت کرتے ہیں ابونعیم طحان ضرار بن مردیہ حدیث ابن ابی ندیک سے وہ ضحاک سے وہ محمد بن منکدر سے وہ سعید بن عبد الرحمن بن یزید سے وہ اپنے والد سے وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں لیکن ضرار نے اس میں غلطی کی ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے احمد بن حنبلؒ سے سنا آپؒ فرماتے تھے وہ شخص جو اس حدیث کو محمد بن منکدر سے وہ سعید بن عبد الرحمن بن یزید سے

۵۶۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ التَّلْبِيَةِ وَالنَّحْرِ

۸۰۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ نَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ وَثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَرْبُوعَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْحَجِّ أَفْضَلُ قَالَ الْعَجُّ وَالنَّحْجُ.

۸۱۰: حَدَّثَنَا هَنَادُ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُلَبِّيُ إِلَّا لَبَّيْ مَنْ عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ مِنْ حَجَرٍ أَوْ شَجَرٍ أَوْ مَذْرٍ حَتَّى تَنْقُطَ الْأَرْضُ مِنْ هَهُنَا وَهَهُنَا.

۸۱۱: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّغْفَرَانِيُّ وَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَسْوَدِ أَبُو عُمَرَ وَ الْبَصْرِيُّ قَالَا نَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عِيَّاشٍ وَ فِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَ جَابِرٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَبِي بَكْرٍ حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي فُدَيْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ وَ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَرْبُوعَ وَ قَدْ رَوَى مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَرْبُوعَ عَنْ أَبِيهِ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ وَ رَوَى أَبُو نَعِيمٍ الطَّحَّانُ ضَرَّارُ بْنُ صُرَدٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ ابْنِ أَبِي فُدَيْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَرْبُوعَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ أَخْطَاءٌ فِيهِ ضَرَّارٌ قَالَ أَبُو عِيْسَى سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ يَقُولُ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ مَنْ قَالَ فِي الْحَدِيثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ

سے اور وہ اپنے والد سے اس سند سے روایت کرتا ہے پس اس نے خطا کی۔ (امام ترمذی کہتے ہیں) میں نے امام بخاری کے سامنے ضرار بن مرد کی ان ابی فدیک سے روایت بیان کی تو انہوں نے فرمایا کچھ نہیں۔ پس ان لوگوں نے اسے ابن ابی فدیک سے روایت کر دیا ہے۔ اور سعید بن عبد الرحمن کو چھوڑ دیا ہے۔ (امام ترمذی کہتے ہیں) میرے خیال میں امام بخاری ضرار بن مرد کو ضعیف سمجھتے ہیں۔ مجمع کے معنی بلند آواز سے تلبیہ کہنا اور حج قربانی کو کہتے ہیں۔

۵۶۲: باب تلبیہ بلند آواز سے پڑھنا

۸۱۲: حضرت خلا بن سائب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبرائیل آئے اور مجھے حکم دیا کہ میں اپنے صحابہ کو تلبیہ بلند آواز سے پڑھنے کا حکم دوں۔ راوی کو شک ہے کہ اہلال فرمایا یا تلبیہ دونوں کے معنی ایک ہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ خلا کی ان کے والد سے مروی حدیث حسن صحیح ہے بعض راوی اسے خلا بن سائب سے، زید بن خالد کے حوالے سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔ یہ صحیح نہیں ہے۔ خلا کی اپنے والد سے روایت ہی صحیح ہے وہ خلا بن سائب بن خلا بن سوید انصاری ہیں۔ اس باب میں زید بن خالد رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

۵۶۳: باب احرام باندھتے وقت غسل کرنا

۸۱۳: حضرت خارجہ بن زید بن ثابت اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے احرام باندھتے وقت کپڑے اتارے اور غسل فرمایا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض اہل علم احرام باندھتے وقت غسل کرنے کو مستحب کہتے ہیں۔ امام شافعی کا بھی یہی قول ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَرْبُوعٍ عَنْ أَبِيهِ فَقَدْ أَخْطَأَ قَالَ وَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ ذَكَرْتُ لَهُ حَدِيثَ ضَرَّارِ بْنِ صُرَدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي قُدَيْبٍ فَقَالَ هُوَ خَطَاءٌ فَقُلْتُ قَدْ رَوَاهُ غَيْرُهُ عَنْ ابْنِ أَبِي قُدَيْبٍ أَيْضًا مِثْلَ رَوَاتِهِ فَقَالَ لَأَشْيَاءُ إِنَّمَا رَوَاهُ عَنْ ابْنِ أَبِي قُدَيْبٍ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَرَأَيْتُهُ يُضْعَفُ ضَرَّارُ بْنُ صُرَدٍ وَالْعَجُّ هُوَ رَفْعُ الصَّوْتِ بِالتَّلْبِيَةِ وَالتَّحُّ هُوَ نَحْرُ الْبُذْنِ.

۵۶۲: بَاب مَا جَاءَ فِي رَفْعِ الصَّوْتِ بِالتَّلْبِيَةِ

۸۱۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا سَفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ خَلَادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا ابْنِي جَبْرِئِيلُ فَأَمَرَنِي أَنْ أُمَرَأَ صَحَابِي أَنْ يَرْفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِالْإِهْلَالِ أَوْ التَّلْبِيَةِ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ خَلَادٍ عَنْ أَبِيهِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ خَلَادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَصِحُّ وَالصَّحِيحُ هُوَ خَلَادُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ وَهُوَ خَلَادُ بْنُ السَّائِبِ بْنِ خَلَادِ بْنِ سُؤَيْدِ الْأَنْصَارِيِّ وَفِي الْبَابِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَابْنِ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ.

۵۶۳: بَاب مَا جَاءَ فِي الْإِغْتِسَالِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ

۸۱۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زَيْدٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ يَعْقُوبَ الْمَدَنِيَّ عَنْ ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجَرَّدَ لِإِهْلَالِهِ وَاعْتَسَلَ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ اسْتَحَبَّ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الْإِغْتِسَالُ عِنْدَ الْإِحْرَامِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ.

۵۶۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي مَوَاقِيتِ

الْأَحْرَامِ لِأَهْلِ الْإِفَاقِ

۸۱۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ مِنْ أَيْنَ نَهْلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ يُهْلُ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَأَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَأَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ قَالَ وَأَهْلُ الْيَمَنِ مَنْ يَلْمَلَمُ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ.

۸۱۵: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَتْ لِأَهْلِ الْمَشْرِقِ الْعَقِيقُ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۵۶۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي مَا لَا يَجُوزُ

لِلْمُحْرَمِ لِبَسُهُ

۸۱۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَاذَا تَأْمُرُنَا أَنْ نَلْبَسَ مِنَ الثِّيَابِ فِي الْحَرَمِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسَ الْقَمِيصَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا الْبُرَانِسَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ أَحَدٌ لَيْسَتْ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْخَفَيْنِ مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكُعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا شَيْئًا مِنَ الثِّيَابِ مَسَّهُ الزُّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرُسُ وَلَا تَنْتَقِبُ الْمَرْأَةُ الْحَرَامُ وَلَا تَلْبَسِ الْقَفَازِينَ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ.

۵۶۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي لُبْسِ السَّرَاوِيلِ

۵۶۴: بَابُ آفَاقِي كَلِّهِ الْأَحْرَامِ

باندھنے کی جگہ

۸۱۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کہاں سے احرام باندھیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل مدینہ ذوالحلیفہ سے اہل شام جھ سے، اہل نجد قرن سے اور یمن والے یلملم سے احرام باندھیں۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ، جابر بن عبد اللہؓ اور عبد اللہ بن عمروؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عمرؓ حسن صحیح ہے اور اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔

۸۱۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اہل مشرق کے لئے عقیق کو میقات (احرام باندھنے کی جگہ مقرر فرمایا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

۵۶۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي مَا لَا يَجُوزُ

لِلْمُحْرَمِ لِبَسُهُ

۸۱۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حالت احرام میں ہم کون کون سے کپڑے پہن سکتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قمیض، شلوار، برساتی، گپڑی اور موزے نہ پہنو البتہ اگر کسی کے پاس جوتے نہ ہوں تو موزے پہن سکتا ہے لیکن انہیں ٹخنوں کے نیچے تک کاٹ دے۔ پھر ایسا کپڑا بھی نہ ہو جس میں درس (ایک خوشبو) یا زعفران لگا ہوا ہو اور عورت اپنے چہرے پر نقاب نہ ڈالے اور ہاتھوں میں دستانے نہ پہنے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے۔

۵۶۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي لُبْسِ السَّرَاوِيلِ

نہ ہوں تو پا جامہ اور موزے پہن لے

۸۱۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جب محرم (احرام باندھنے والے) کو تہبند نہ ملے تو شلوار پہن لے اور اگر جوتے نہ ہوں تو موزے پہن لے۔

۸۱۸: ہم سے روایت کی قتیبہ نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے عمرو سے اسی حدیث کی طرح۔ اس باب میں ابن عمرؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے وہ کہتے ہیں کہ اگر لنگی نہ ہو تو شلوار پہن لے اور اگر جوتے نہ ہوں تو موزے پہن لے۔ امام احمدؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم ابن عمرؓ کی حدیث سے استدلال کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر جوتے نہ ہوں تو موزے پہن سکتا ہے۔ بشرطیکہ موزوں کو ٹخنوں کے نیچے تک کاٹ دے۔ سفیان ثوریؒ اور شافعیؒ کا یہی قول ہے۔

۵۶۷: باب جو شخص

قمیص یا جبہ پہنے ہوئے احرام باندھے

۸۱۹: عطاء روایت کرتے ہیں یعلیٰ بن امیہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اعرابی کو احرام کی حالت میں جبہ پہنے ہوئے دیکھا تو اسے حکم دیا کہ اسے اتار دے۔

۸۲۰: ہم سے روایت کی ابن ابی عمر نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے صفوان بن یعلیٰ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اسی کے ہم معنی حدیث۔ امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ صحیح ہے اور اس حدیث میں قصہ ہے۔ اسی طرح قتادہ حجاج بن ارطاة اور کئی راوی بھی عطاء سے یعلیٰ بن امیہ کے

وَالْخُفَيْنِ لِلْمُحْرِمِ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْإِزَارَ وَالنَّعْلَيْنِ ۸۱۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّبِيِّ الْبَصْرِيُّ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَا أَيُّوبُ نَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُحْرِمُ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْإِزَارَ فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيلَ وَإِذَا لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَيْنِ.

۸۱۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُمَرَ وَنَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا إِذَا لَمْ يَجِدِ الْمُحْرِمُ الْإِزَارَ لَبَسَ السَّرَاوِيلَ وَإِذَا لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ لَبَسَ الْخُفَيْنِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَلَى حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ.

۵۶۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الَّذِي يُحْرِمُ

وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ أَوْ جُبَّةٌ

۸۱۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرَابِيًّا قَدْ أَحْرَمَ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ فَأَمَرَهُ أَنْ يَنْزِعَهَا.

۸۲۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ قَالَ أَبُو عِيسَى وَهَذَا أَصَحُّ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ وَهَكَذَا رَوَى قَتَادَةُ وَالْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ وَالصَّحِيحُ مَا رَوَى عَمْرُو

بُن دِينَارٍ وَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .
واسطے سے روایت کرتے ہیں لیکن صحیح عمرو بن دینار اور ابن جریج کی ہی روایت ہے یہ دونوں عطاء سے وہ صفوان بن یعلیٰ سے اور وہ اپنے والد سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔

خلاصۃ الابواب : کعبین سے مراد قدم کی پشت کی ہڈی ہے نہ کہ ٹخنہ مطلب یہ ہے کہ ہڈی جوتے میں چھپی نہیں رہنی چاہئے احرام کی حالت میں عورت کے چہرہ پر اس طریقہ سے نقاب ڈالنا کہ وہ نقاب اس کے چہرہ پر لگنے لگے جائز نہیں چہرہ سے دور رہنا ضروری ہے جیسا کہ حضرت عائشہؓ کی حدیث سے ثابت ہے حنفیہ کے نزدیک عورت کے لئے دستانے پہننا جائز ہے جس حدیث میں عورت کے لئے دستانے پہننا منع ہے وہ حضرت ابن عمرؓ کے اپنے الفاظ ہیں حضور ﷺ نے منع نہیں فرمایا۔ (۲) امام شافعیؒ اور امام احمدؒ اس حدیث کے ظاہر پر عمل کرتے ہیں چنانچہ ان کے نزدیک محرم کو اگر چادر مہیا نہ ہو تو سلا ہوا کپڑا (پاجامہ) پہن سکتا ہے اور اس کے پہننے سے فدیہ بھی واجب نہیں۔ حنفیہ اور مالکیہ کے نزدیک اس صورت میں بھی سلا ہوا پاجامہ پہننا جائز نہیں بلکہ سلے ہوئے کپڑے کو پھاڑ کر اسے چادر بنا لے پھر پہن لے اگر یہ ممکن نہ ہو تو شلوار پہن لے لیکن اس صورت میں فدیہ ادا کرنا واجب ہے ان کے دلائل وہ مشہور احادیث ہیں جن میں محرم کو سلے ہوئے کپڑے پہننے سے روکا گیا ہے۔

۵۶۸: بَابُ مَا جَاءَ مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدُّوَابِّ ۵۶۸: باب محرم کا کن جانوروں کو مارنا جائز ہے
۸۲۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي الشَّوَّازِ ۸۲۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ احرام میں پانچ چیزوں کو مارنا جائز ہے۔ چوہا، بچھو، کوا، چیل اور کانٹے والا کتا۔ اس باب میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ، ابن عمر رضی اللہ عنہما، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابوسعید رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۲۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ السَّبْعَ الْعَادِيَّ وَالْكَلْبَ الْعَقُورَ وَالْفَأْرَةَ وَالْعُقْرَبَ وَالْحِدَاةَ وَالْفَرَابَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَ الْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا الْمُحْرِمُ يَقْتُلُ السَّبْعَ الْعَادِيَّ وَالْكَلْبَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ كُلُّ سَبْعٍ عَدَى عَلَى النَّاسِ أَوْ عَلَى دَوَابِّهِمْ فَلِلْمُحْرِمِ قَتْلُهُ
۸۲۲: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا محرم کے لئے درندے، کانٹے والے کتے، چوہے، بچھو، چیل اور کوا کو مارنا جائز ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے وہ کہتے ہیں کہ درندے اور کانٹے والے کتے کو قتل کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ سفیان ثوریؒ اور امام شافعیؒ کا یہی قول ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ جو درندہ انسان یا جانور پر حملہ آور ہوتا ہو تو محرم کے لئے اس کو مارنا بھی جائز ہے۔

خلاصۃ الابواب : امام ابو حنیفہؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک ان کو قتل کرنے کی علت ان کا ابتداء ایذا دینا ہے اس کی تائید حضرت ابو سعید خدریؓ کی حدیث سے ہوتی ہے جس میں ہے یقتل المحرم السبع العادی کے محرم سات ظالم درندوں کو مار سکتا ہے۔

۵۶۹: باب محرم کے پچھنے لگانا

۸۲۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں پچھنے لگائے۔ اس باب میں حضرت انسؓ، عبد اللہ بن مسعودؓ، اور جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو یوسفؒ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض اہل علم محرم کو پچھنے لگانے کی اجازت دیتے ہیں بشرطیکہ بال نہ مونڈھے۔ امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ محرم بغیر ضرورت کے پچھنے نہ لگائے۔ سفیان ثوریؒ اور امام شافعیؒ کہتے ہیں کہ اگر بال نہ اکھاڑے جائیں تو محرم کے لئے پچھنے لگانے میں کوئی حرج نہیں۔

۵۶۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ

۸۲۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ وَعَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُحَيْنَةَ وَجَابِرٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ وَقَالُوا لَا يَحِلُّ شَعْرًا وَقَالَ مَالِكٌ لَا يَخْتَجِمُ الْمُحْرِمُ إِلَّا مِنْ ضَرُورَةٍ وَقَالَ سَفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَالشَّافِعِيُّ لَا بَأْسَ أَنْ يَخْتَجِمَ الْمُحْرِمُ وَلَا يَنْزِعُ شَعْرًا.

خلاصہ الباب: جمہور ائمہ کے نزدیک محرم کے لئے پچھنے لگوانے میں کوئی حرج نہیں۔

۵۷۰: باب احرام کی حالت میں نکاح کرنا مکروہ ہے

۸۲۴: نبیہ بن وہب سے روایت ہے کہ ابن عمرؓ نے اپنے بیٹے کی شادی کا ارادہ کیا تو مجھے امیر حج ابان بن عثمان کے پاس بھیجا۔ میں گیا اور کہا کہ آپ کا بھائی اپنے بیٹے کا نکاح کرنا چاہتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ آپ اس بات پر گواہ ہوں۔ ابان بن عثمان نے فرمایا وہ گنوار اور بے عقل آدمی ہے۔ محرم (احرام باندھنے والا) نہ خود نکاح کر سکتا ہے اور نہ کسی کا نکاح کروا سکتا ہے یا اسی طرح کچھ کہا پھر حضرت عثمان سے مرفوعاً اسی کے مثل روایت بیان کی۔ اس باب میں حضرت ابورافعؓ اور میمونہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو یوسفؒ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ عثمان کی حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہؓ کا اسی پر عمل ہے جن میں عمر بن خطابؓ، علیؓ، اور ابن عمرؓ شامل ہیں پھر بعض فقہاء تابعینؒ، امام مالکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور احنافؒ بھی احرام کی حالت میں نکاح کرنے کو ناجائز سمجھتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر نکاح کر لیا جائے تو وہ نکاح باطل ہے۔

۵۷۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ تَزْوِيجِ الْمُحْرِمِ

۸۲۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ غُلَيَّةٍ نَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ أَرَادَ ابْنُ مَعْمَرٍ أَنْ يُنْكَحَ ابْنَةُ قُبَيْشٍ إِلَى ابْنِ أَبِي عَثْمَانَ وَهُوَ أَمِيرُ الْمَوْسِمِ فَاتَيْنَاهُ فَقُلْتُ إِنَّ أَخَاكَ يُرِيدُ أَنْ يُنْكَحَ ابْنَةُ فَاحَبٌ أَنْ يُشْهَدَكَ ذَلِكَ فَقَالَ لَا أَرَاهُ إِلَّا أَعْرَابِيًّا جَافِيًّا إِنَّ الْمُحْرِمَ لَا يُنْكَحُ وَلَا يُنْكَحُ أَوْ كَمَا قَالَ ثُمَّ حَدَّثَ عَنْ مَيْمُونَةَ مِثْلَهُ يَرْفَعُهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ وَ مَيْمُونَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ عُثْمَانَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَ الْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَ ابْنُ عُمَرَ وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ فُقَهَاءِ التَّابِعِينَ وَ بِهِ يَقُولُ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَ إِسْحَاقُ لَا يَرَوْنَ أَنْ يَتَزَوَّجَ الْمُحْرِمُ وَقَالُوا إِنْ نَكَحَ فَنِكَاحُهُ بَاطِلٌ.

۸۲۵: حضرت ابورافعؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے میمونہؓ کے ساتھ نکاح کیا تو آپ محرم نہیں تھے۔ پھر جب صحبت کی تب بھی

۸۲۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ

عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ حَلَالٌ وَبَنَى بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ وَكُنْتُ أَنَا الرَّسُولُ فِيمَا بَيْنَهُمَا قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا أَسَنَدَهُ غَيْرَ حَمَادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مَطَرِ الْوَرَّاقِ عَنْ رَبِيعَةَ وَرَوَى مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ رَبِيعَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ حَلَالٌ وَرَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا وَرَوَاهُ أَيْضًا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ رَبِيعَةَ مُرْسَلًا قَالَ أَبُو عِيسَى وَرَوَى عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ حَلَالٌ وَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ حَلَالٌ قَالَ أَبُو عِيسَى وَيَزِيدُ بْنُ الْأَصَمِ هُوَ ابْنُ أُخْتِ مَيْمُونَةَ.

آپ احرام سے نہیں تھے۔ میں دونوں کے درمیان قاصد تھا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے ہم نہیں جانتے کہ حماد بن زید کے علاوہ کسی نے اس کو مسند بیان کیا ہو۔ حماد بواسطہ مطر الوراق، ربیعہ سے روایت کرتے ہیں۔ مالک بن انس نے بواسطہ ربیعہ، سلیمان بن یسار سے مرسل روایت کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت میمونہؓ سے نکاح کیا تو آپ محرم نہ تھے۔ سلیمان بن بلال نے بھی ربیعہ سے مرسل روایت کی ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ یزید بن اہم نے حضرت میمونہؓ سے روایت کیا وہ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم نے مجھ سے نکاح کیا تو آپ محرم نہ تھے۔ بعض راوی یزید بن اہم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم نے میمونہؓ سے نکاح کیا تو وہ حلال (یعنی احرام کی حالت میں نہیں تھے)۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ یزید بن اہم میمونہؓ کے بھانجے ہیں۔

۵۷۱: باب محرم کو نکاح کی اجازت

۸۲۶: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مُسْعَدَةَ نَافِعِيَانِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرَمٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَ أَهْلُ الْكُوفَةِ.

۸۲۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ حَمَّادٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرَمٌ.

۸۲۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَطَّارِ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الشَّعْنَاءِ يُحَدِّثُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرَمٌ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَأَبُو الشَّعْنَاءِ اسْمُهُ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ وَ اخْتَلَفُوا

۸۲۶: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے میمونہؓ سے نکاح کیا اور آپ ﷺ اس وقت محرم تھے۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ ابن عباسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض اہل علم کا اس پر عمل ہے سفیان ثوریؒ اور اہل کوفہ بھی اسی کے قائل ہیں۔

۸۲۷: حضرت ایوب، عکرمہ سے ابو داؤد ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت میمونہؓ سے نکاح کیا تو آپ ﷺ اس وقت حالت احرام میں تھے۔

۸۲۸: ہم سے روایت کی قتیبہ نے ان سے داؤد بن عبد الرحمن عطار نے انہوں نے عمرو بن دینار سے کہا عمرو نے کہ میں نے سنا ابو شعناءؒ سے وہ روایت کرتے ہیں ابن عباسؓ سے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت میمونہؓ سے حالت احرام میں نکاح کیا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ ابو شعناءؒ کا

فِي تَزْوِيجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُونَةَ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا فِي طَرِيقِ مَكَّةَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ تَزَوَّجَهَا حَلَالًا وَظَهَرَ أَمْرُ تَزْوِيجِهَا وَهُوَ مُحَرَّمٌ ثُمَّ بَنَى بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ بِسَرَفٍ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ وَمَاتَتْ مَيْمُونَةُ بِسَرَفٍ حَيْثُ بَنَى بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذُفِنَتْ بِسَرَفٍ.

نام جابر بن زید ہے۔ اہل علم کا نبی اکرم ﷺ کے میمونہ سے نکاح کے متعلق اختلاف ہے۔ اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے مکہ کے راستے میں نکاح کیا تھا۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ نکاح حلال ہوتے ہوئے ہوا لیکن لوگوں کو اس کا پتہ احرام باندھنے کی حالت میں چلا پھر دخول بھی حلال ہونے کی حالت میں ہی سرف (ایک مقام ہے) کے مقام پر مکہ میں ہوا۔ حضرت میمونہ کی وفات بھی سرف میں ہوئی اور آپؐ وہیں دفن ہوئیں۔

۸۲۹: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ نَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ أَبَا فَرَاةَ يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهُوَ حَلَالٌ وَبَنَى بِهَا حَلَالًا وَمَاتَتْ بِسَرَفٍ وَذُفِنَتْ فِي الطَّلَةِ الَّتِي بَنَى بِهَا فِيهَا قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَرَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ مُرْسَلًا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ حَلَالٌ.

۸۲۹: حضرت میمونہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ نے مجھ سے نکاح بھی اور جماعت بھی حلال ہوتے ہوئے ہی فرمائی تھی۔ (یعنی جب محرم نہیں تھے) راوی کہتے ہیں پھر میمونہ سرف کے مقام پر فوت ہوئیں اور ہم نے انہیں اسی اقامت گاہ میں دفن کیا جہاں آپؐ نے ان کے ساتھ پہلی رات گزاری تھی۔ امام بو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث غریب ہے اور متعدد راویوں نے اسے حضرت یزید بن اہم سے مرسل روایت کیا ہے کہ نبی اکرمؐ نے حضرت میمونہ سے نکاح کیا اور اس وقت آپؐ حالت احرام میں نہیں تھے۔

جَلَا صِلَةُ الْبَابِ: محرم کے نکاح کا مسئلہ معرکہ آراء اختلافیات میں سے ہے۔ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک حالت احرام میں نکاح ناجائز ہے۔ امام ابو حنیفہؒ اور ان کے اصحاب کے نزدیک حالت احرام میں نکاح کرنا جائز ہے اور اپنی بیٹی وغیرہ نکاح کر کے دینا بھی جائز ہے۔ ائمہ ثلاثہ کی دلیل حدیث باب ہے ہا ینکح ولا ینکح۔ امام ابو حنیفہؒ کا استدلال اگلے باب کی حدیث ہے امام صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباسؓ کی حدیث رائج ہے جس میں یہ ذکر ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے حضرت میمونہ سے بحالت احرام نکاح کیا تھا اس روایت کے ہم پلہ کوئی حدیث نہیں اور یہ روایت تواتر کے ساتھ مروی ہے نیز اس کے شواہد موجود ہیں۔

۵۷۲: باب محرم کو شکار کا گوشت کھانا

۸۳۰: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا! حالت احرام میں خشکی کا شکار تمہارے لئے حلال ہے جب تک کہ تم خود شکار نہ کرو اور نہ ہی تمہارے حکم سے شکار کیا جائے۔ اس باب میں حضرت ابوقادہؓ اور طلحہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں حدیث جابرؓ مفسر ہے

۵۷۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الصَّيْدِ لِلْمَحْرَمِ

۸۳۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ الْمُطَّلِبِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَيْدُ الْبَرِّ لَكُمْ حَلَالٌ وَأَنْتُمْ حُرْمٌ مَا لَمْ تَصِيدُوا أَوْ يُصْذَلَكُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ وَطَلْحَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ

اور مُطْلَب کے جابر سے سماع کا ہمیں علم نہیں۔ اہل علم کا اس پر عمل ہے وہ کہتے ہیں کہ محرم کے لئے شکار کا گوشت کھانے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ اس نے خود یا صرف اسی کے لئے شکار نہ کیا گیا ہو۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں۔ یہ حدیث اس باب کی احسن اور قیاس کے سب سے زیادہ موافق حدیث ہے اور اسی پر عمل ہے۔ امام احمد اور اسحقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۸۳۱: حضرت ابوقادہؓ فرماتے ہیں کہ میں اور صحابہ کرامؓ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مکہ جا رہے تھے۔ جب مکہ کے قریب پہنچے تو میں اپنے کچھ ساتھیوں کے ساتھ پیچھے رہ گیا۔ صرف میں احرام میں نہیں تھا اور باقی سب احرام میں تھے۔ پس ابوقادہؓ نے ایک وحشی گدھے کو دیکھا تو اپنے گھوڑے پر چڑھ گئے اور ساتھیوں سے لاشی مانگی۔ انہوں نے انکار کر دیا پھر نیزہ مانگا انہوں نے اس سے بھی انکار کیا تو آپ ﷺ نے خود ہی اٹھا لیا اور اس گدھے پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا۔ بعض صحابہؓ نے اس میں سے کھایا اور بعض نے انکار کر دیا۔ جب وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس پہنچے اور اس کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا وہ تو کھانا تھا جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں کھلایا۔

۸۳۲: ہم سے روایت کی قتیبة نے انہوں نے مالک سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابوقادہؓ سے وحشی گدھے کے متعلق ابوالنضر کی حدیث کے مثل روایت کیا ہے۔ لیکن اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارے پاس اس کے گوشت میں سے کچھ باقی ہے؟ امام ابویسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

جَابِرٌ حَدَّثَنَا مَفْسَّرٌ وَالْمُطَلَّبُ لَا نَعْرِفُ لَهُ سَمَاعًا مِنْ جَابِرٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ بِأَكْثَرِ بِالصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ بَأْسًا إِذَا لَمْ يُعْطَدْهُ أَوْ يُصَدَّ مِنْ أَجْلِهِ قَالَ الشَّافِعِيُّ هَذَا أَحْسَنُ حَدِيثٍ رُوِيَ فِي هَذَا الْبَابِ وَاقْيَسُ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَاسْحَقَ.

۸۳۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِيقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ مُحْرِمِينَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَأَى حِمَارًا وَحَشِيًّا فَاسْتَوَى عَلَى فَرَسِهِ فَسَأَلَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُبَا وَلَوْهُ سَوْطَةً فَأَبَوْا فَسَأَلَهُمْ رُمْحًا فَأَبَوْا عَلَيْهِ فَآخَذَهُ فَشَدَّهُ عَلَى الْحِمَارِ فَمَقَلَهُ فَأَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ بَعْضِهِمْ فَأَذْرَكُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلُوهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا هِيَ طُمْعَةٌ أَطْعَمَكُمْوَهَا اللَّهُ.

۸۳۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ فِي حِمَارِ الْوَحْشِ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي النَّضْرِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

خلاصۃ الباب: (۱) محرم کے لئے خشکی کا شکار از روئے قرآن پاک سے حرام ہے اسی طرح اگر محرم نے کسی غیر محرم کی شکار میں مدد کی یا اشارہ یا اس کو شکار کے بارے میں بتایا کہ فلاں جگہ شکار موجود ہے تب بھی اس شکار کا کھانا محرم کے لئے باقی حرام ہے البتہ اگر محرم کی مدد یا رہنمائی یا اشارہ کے بغیر کسی غیر محرم نے شکار کیا ہو تو محرم کے حق میں ایسے شکار کے جائز ہونے میں فقہاء کا اختلاف ہے۔ امام ابوحنیفہؒ اور ان کے اصحاب کے نزدیک محرم کے لئے ایسے شکار کا کھانا مطلقاً جائز ہے ان کی دلیل اسی باب میں حضرت ابوقادہؓ کی روایت ہے (۲) سمندری شکار محرم کے لئے بغض قرآن جائز ہے البتہ ٹڈی کے بارہ

میں جمہور کا مذہب یہ ہے کہ وہ خشکی کا شکار ہے لہذا اس کے مارنے پر جزاء واجب ہے جس کی دلیل موطا امام مالک میں حضرت عمر کے فرمان سے ہے ”لَسْتُمْ رَعِيَّةَ خَيْرٍ مِنْ جَرَادَةٍ“ کہ ایک کھجور بہتر ہے مٹی سے۔ (۳) ضعیف ایک درندہ ہے جسے فارسی میں ”کفتار“ اور اردو میں کچھو کہتے ہیں۔ حنفیہ کے نزدیک اگر وہ یا اور کوئی درندہ از خود حملہ آور ہو اور اسے محرم قتل کر دے تو کوئی جزا واجب نہیں اور اگر محرم اسے ابتداء قتل کرے تو جزا واجب ہے جو زیادہ سے زیادہ ایک بکری ہوگی حدیث باب کا مطلب یہی ہے

۵۷۳: باب محرم کے

لئے شکار کا گوشت کھانا مکروہ ہے

۸۳۳: صعب بن جثامہ نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صعب کو ”ابواء“ یا ”ودان“ (دونوں مقام مکہ اور مدینہ کے درمیان میں) لے کر گئے تو صعب ایک وحشی گدھا رسول اللہ کے لئے ہدیہ لائے۔ آپ نے واپس لوٹا دیا۔ جب رسول اللہ نے ان کے چہرے پر کراہت کے آثار دیکھے تو آپ نے فرمایا کہ یہ میں نے اس لئے واپس کیا ہے کہ ہم احرام میں ہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ کا اس حدیث پر عمل ہے۔ ان کے نزدیک محرم کو شکار کا گوشت کھانا مکروہ ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے اسے اس لئے واپس کیا تھا کہ ان کے خیال میں صعب نے اسے نبی اکرمؐ ہی کے لئے شکار کیا تھا۔ اور آپؐ کا اسے ترک کرنا تنزیہاً ہے۔ زہری کے بعض ساتھی بھی اسے زہری سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ صعب نے وحشی گدھے کا گوشت ہدیہ میں پیش کیا تھا لیکن یہ غیر محفوظ ہے اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

۵۷۴: باب کہ محرم کے لئے سمندری جانوروں

کا شکار حلال ہے

۸۳۴: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ہم حج یا عمرہ کے لئے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ نکلے تو ہمارے سامنے مٹی ڈل آ گیا پس ہم نے انہیں اپنی لاشیہوں اور کوزوں سے مارنا شروع

۵۷۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

لَحْمِ الصَّيْدِ لِلْمُحْرَمِ

۸۳۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ السَّيِّثِ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ الصَّعْبَ ابْنَ جَثَامَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بَوْدَانَ فَأَهْدَى لَهُ جِمَارًا وَحَشِيًا فَرَدَّهُ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ قَالَ إِنَّهُ لَيْسَ بِنَارِدٍ عَلَيْكَ وَلَكِنَّهُ حَرَّمَ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ إِلَى هَذَا الْحَدِيثِ وَكَرَهُوا أَكْلَ الصَّيْدِ لِلْمُحْرَمِ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ إِنَّمَا وَجْهٌ هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَنَا إِنَّمَا رَدُّ عَلَيْهِ لِمَا ظَنَّ أَنَّهُ صَيْدٌ مِنْ أَجْلِهِ وَتَرَكَهُ عَلَى التَّنْزِيهِ وَقَدْ رَوَى بَعْضُ أَصْحَابِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ هَذَا الْحَدِيثَ وَقَالَ أَهْدَى لَهُ لَحْمَ جِمَارٍ وَحَشٍ وَهُوَ غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ.

۵۷۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي صَيْدِ

الْبَحْرِ لِلْمُحْرَمِ

۸۳۴: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا وَكِيعٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَزَّمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ

کر دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اسے کھاؤ یہ دریا کا شکار ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے ابو مہزم کی حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔ ابو مہزم کا نام یزید بن سفیان ہے۔ شعبہ نے ان کے متعلق کلام کیا ہے۔ علماء ایک جماعت محرم کے لئے ہڈی کو شکار کر کے کھانے کی اجازت دیتی ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اگر محرم ہڈی کو کھائے یا اس کا شکار کرے گا تو اس پر صدقہ واجب ہو جائے گا۔

فَاسْتَقْبَلَنَا رَجُلٌ مِنْ جَرَادٍ فَجَعَلَنَا نَضْرِبُهُ بِأَسْيَاطِينَا وَ عَصِينَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّوهُ فَإِنَّهُ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي الْمُهْزَمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَ أَبِي الْمُهْزَمِ اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ سَفْيَانَ وَ قَدْ تَكَلَّمْتُ فِيهِ شُعْبَةً وَ قَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ لِلْمُحْرِمِ أَنْ يَصِيدَ الْجَرَادَ وَ يَأْكُلَهُ وَ رَأَى بَعْضُهُمْ أَنَّ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ إِذَا اصْطَادَهُ أَوْ أَكَلَهُ.

۵۷۵: باب محرم کے لئے

بجو کے شکار کا حکم

۸۳۵: حضرت ابن ابی عمارؓ سے روایت ہے کہ میں نے جابر بن عبد اللہ سے پوچھا کیا بجو شکار ہے؟ انہوں نے فرمایا! ہاں میں نے پوچھا کیا میں اسے کھا سکتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا ہاں میں نے پوچھا کیا رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح فرمایا ہے؟ انہوں نے فرمایا! ہاں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ علی، یحییٰ بن سعید کے حوالے سے کہتے ہیں کہ جریر بن حازم یہ حدیث روایت کرتے ہوئے بحوالہ جابرؓ حضرت عمرؓ سے روایت کرتے ہیں۔ ابن جریج کی روایت اصح ہے اور امام احمدؓ اور اسحاقؓ کا یہی قول ہے۔ اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے کہ محرم اگر بجو کا شکار کرے تو اس پر جزاء ہے۔

۵۷۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّيْعِ

يُصَيِّهَا الْمُحْرِمُ

۸۳۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ ابْنِ أَبِي عَمْرٍاءَ قَالَ قُلْتُ لِحَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الصَّيْعُ أَصِيدُ هِيَ قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ أَكُلُهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ أَقَالَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ رَوَى جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ هَذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ وَ حَدِيثُ ابْنِ جُرَيْجٍ أَصَحُّ وَ هُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَ إِسْحَقَ وَ الْعَمَلُ فِي الْمُحْرِمِ إِذَا أَصَابَ صَيْعًا أَنْ عَلَيْهِ الْجَزَاءُ.

فَالْأَمْرُ: بجو ایک جانور ہے۔ جو مردار کھاتا ہے۔ بجو کا شکار جائز لیکن اس کا کھانا منع ہے کیونکہ کیل والے شکاری درندوں کے کھانے سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ امام ابو حنیفہؒ، امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کا یہی مسلک ہے۔

۵۷۶: مکہ داخل ہونے کے لئے غسل کرنا

۸۳۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے لئے فح کے مقام پر غسل فرمایا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث غیر محفوظ ہے۔ اور صحیح وہی ہے جو نافع سے مروی ہے کہ ابن عمرؓ

۵۷۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِغْتِسَالِ لِدُخُولِ مَكَّةَ

۸۳۶: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنِي هَارُونُ ابْنُ صَالِحٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدٍ بِنِ اسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اغْتَسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِدُخُولِ مَكَّةَ بِفَحٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ غَيْرُ

مکہ میں جانے کے لئے غسل کیا کرتے تھے۔ امام شافعی کا بھی یہی قول ہے کہ مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے لئے غسل کرنا مستحب ہے۔ عبدالرحمن بن زید بن اسلم حدیث میں ضعیف ہیں۔ امام احمد بن حنبل اور علی بن مدینی وغیرہ نے انہیں ضعیف کہا ہے۔ اور ہم اس حدیث کو صرف انہی کی روایت سے مرفوع جانتے ہیں۔

۵۷۷: باب نبی اکرم ﷺ

مکہ میں بلندی کی طرف سے داخل ہوئے
اور پستی کی طرف سے باہر نکلے

۸۳۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ گئے تو بلندی کی طرف سے داخل ہوئے اور پستی کی طرف سے باہر نکلے۔ اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۷۸: باب آنحضرت ﷺ

مکہ میں دن کے وقت داخل ہوئے

۷۳۸: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ مکہ میں دن کے وقت داخل ہوئے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۵۷۹: باب بیت اللہ کے

دیکھنے کے وقت ہاتھ اٹھانا مکروہ ہے

۸۳۹: مہاجر جری سے روایت ہے کہ جابر بن عبد اللہؓ سے پوچھا گیا کیا بیت اللہ کو دیکھ کر آدمی ہاتھ اٹھائے؟ آپؐ نے فرمایا ہم نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حج کیا تو کیا کہیں ہم ہاتھ اٹھاتے تھے (یعنی ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے) امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں کہ بیت اللہ کو دیکھنے پر ہاتھ اٹھانے کی کراہت کے متعلق ہم

مَحْفُوظٌ وَ الصَّحِيحُ مَا رَوَى نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَغْتَسِلُ لِدُخُولِ مَكَّةَ وَ بِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ يُسْتَحَبُّ الْأَغْتِسَالُ لِدُخُولِ مَكَّةَ وَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ زَيْدٍ بَنِ اسْلَمَ ضَعِيفٌ فِي الْحَدِيثِ ضَعَفَهُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ وَ غَيْرُهُمَا وَ لَا نَعْرِفُ هَذَا مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِهِ.

۵۷۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي دُخُولِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ مِنْ

أَعْلَاهَا وَ خُرُوجِهِ مِنْ أَسْفَلِهَا

۸۳۷: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَافِعُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَكَّةَ دَخَلَهَا مِنْ أَعْلَاهَا وَ خَرَجَ مِنْ أَسْفَلِهَا وَ فِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۵۷۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي دُخُولِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ نَهَارًا

۸۳۸: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عِيْسَى نَافِعُ بْنُ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ نَهَارًا قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۵۷۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

رَفْعِ الْيَدِ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْبَيْتِ

۸۳۹: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عِيْسَى نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنْ أَبِي قُرْعَةَ الْبَاهِلِيِّ عَنِ الْمُهَاجِرِ الْمَكِّيِّ قَالَ سَأَلَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَيْدِي الرِّجْلِ يَدَيْهِ إِذَا رَأَى الْبَيْتَ فَقَالَ حَجَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ كُنَّا نَفْعَلُهُ قَالَ أَبُو عِيْسَى رَفْعُ الْيَدِ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْبَيْتِ

صرف شعبہ کی ابو قزعمہ سے روایت سے جانتے ہیں۔ ابو قزعمہ کا نام سوید بن حجر ہے۔

إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي قَرْعَةَ وَاسْمُ أَبِي قَرْعَةَ سُوَيْدُ بْنُ حُجْرٍ.

۵۸۰: باب طواف کی کیفیت

۵۸۰: بَابُ مَا جَاءَ كَيْفَ الطَّوَافِ

۸۴۰: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ مکہ تشریف لائے تو مسجد حرام میں داخل ہوئے اور حجر اسود کو بوسہ دیا۔ پھر داہنی طرف چل دیئے (یعنی طواف شروع کیا) تین چکر بازوؤں کو تیز تیز ہلاتے ہوئے پورے کئے اور چار چکروں میں (اپنی عادت کے مطابق) چلے۔ پھر مقام ابراہیم کے پاس آئے اور آیت کریمہ ”وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى“ مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ پڑھ کر دو رکعتیں پڑھیں اس وقت مقام ابراہیم آپ اور بیت اللہ کے درمیان تھا۔ پھر حجر اسود کی طرف آئے اور اسے بوسہ دیا۔ پھر صفا کی طرف چلے گئے۔ راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ آپؐ یہ آیت پڑھی ”إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ.....“ یعنی صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں

۸۴۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ نَا سُفْيَانُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَاسْتَلَمَ الْحَجَرَ ثُمَّ مَضَى عَلَى يَمِينِهِ فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَ مَشَى أَرْبَعًا ثُمَّ أَتَى الْمَقَامَ فَقَالَ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى فَصَلُّوا رُكْعَتَيْنِ وَ الْمَقَامَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ الْبَيْتِ ثُمَّ أَتَى الْحَجَرَ بَعْدَ الرُّكْعَتَيْنِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ أَظْنُهُ قَالَ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيْنَسَى حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَ الْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ.

میں سے ہیں۔ اس باب میں حضرت ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو یوسفؒ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث جابرؓ حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔

خلاصۃ الابیواب : (۱) بیت اللہ شریف کو دیکھ کر دعاء کرنا متعدد روایات سے ثابت ہے البتہ اس میں بحث ہے کہ رفع یدین کے ساتھ ہو یا بغیر رفع یدین کے۔ احناف کے اس میں دو قول ہیں (۱) امام طحاوی نے ہاتھ چھوڑنے کو ترجیح دی ہے اور اسی کو فقہائے حنفیہ کا مسلک بتایا ہے (۲) بعض علماء نے متعدد محققین حنفیہ کا قول نقل کیا ہے کہ رفع یدین کے ساتھ دعاء کرنا مستحب ہے

۵۸۱: باب حجر اسود سے رمل شروع کرنے اور

۵۸۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّمْلِ مِنَ

اسی پر ختم کرنا

الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ

۸۴۱: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے مونڈھے ہلاتے ہوئے تیز تیز قدم چل کر حجر اسود سے حجر اسود تک تین چکر لگائے اور پھر چار چکر اپنی عادت کے مطابق چل کر پورے کئے۔ اس باب میں حضرت ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو یوسفؒ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث جابرؓ حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اگر بھول کر رمل

۸۴۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ ثَلَاثًا وَ مَشَى أَرْبَعًا وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيْنَسَى حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَ الْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالَ

(تیزی سے چلنا) چھوڑ دے تو اس نے غلطی کی لیکن اس پر کوئی بدلہ نہیں اور اگر پہلے تین چکروں میں رمل نہیں کیا تو باقی چکروں میں بھی رمل نہ کرے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اہل مکہ پر رمل واجب نہیں اور نہ ہی اس پر رمل واجب ہے جس نے مکہ سے احرام باندھا ہو۔

۵۸۲: باب حجر اسود اور رکن

یمانی کے علاوہ کسی چیز کو بوسہ نہ دے
۸۴۲: حضرت ابو طفیل سے روایت ہے کہ ہم ابن عباسؓ اور معاویہؓ کے ساتھ طواف کر رہے تھے۔ معاویہؓ جس رکن سے گزرتے اسے چوم لیتے تھے۔ اس پر ابن عباسؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ حجر اسود اور رکن یمانی کے علاوہ کسی چیز کو بوسہ نہیں دیتے تھے۔ حضرت معاویہؓ نے فرمایا کہ بیت اللہ میں کوئی چیز بھی نہیں چھوڑنی چاہیے۔ اس باب میں حضرت عمرؓ سے بھی روایت ہے امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عباسؓ حسن صحیح ہے۔ اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ حجر اسود اور رکن یمانی کے علاوہ کسی چیز کو بوسہ نہ دے۔

۵۸۳: باب نبی اکرم ﷺ

نے اضطباع کی حالت میں طواف کیا

۸۴۳: ابن ابی یعلیٰ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے اضطباع کی حالت میں طواف کیا اور آپ ﷺ کے بدن پر ایک چادر تھی۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث ثوری کی ابن جریج سے مروی ہے۔ ہم اسے ان کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عبد الحمید، عبد الحمید بن جبیر بن شیبہ ہیں۔ اور ابن یعلیٰ، یعلیٰ بن امیہ ہیں۔

فَالْأَنْبَاءُ: چادر کو دائیں کندھے کے نیچے سے گزار کر دونوں کونے یا ایک کونہ بائیں کندھے پر ڈالنے کو اضطباع کہتے ہیں۔

۵۸۴: باب حجر اسود کو بوسہ دینا

۸۴۴: عابس بن ربیعہ سے روایت ہے کہ میں نے عمر بن

الشَّافِعِيُّ إِذَا تَرَكَ الرَّمْلَ عَمَدًا فَقَدْ آسَاءَ وَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَإِذَا لَمْ يَرْمُلْ فِي الْأَشْوَاطِ الثَّلَاثَةِ لَمْ يَرْمُلْ فِيمَا بَقِيَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَيْسَ عَلَى أَهْلِ مَكَّةَ رَمْلٌ وَلَا عَلَى مَنْ أَحْرَمَ مِنْهَا.

۵۸۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي اسْتِلَامِ الْحَجَرِ

وَالرُّكْنِ الْيَمَانِيِّ دُونَ مَا سِوَاهُمَا

۸۴۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا سُفْيَانَ وَ مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ خَنِيمٍ عَنِ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ كُنَّا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ مُعَاوِيَةَ لَا يَمُرُّ بِرُكْنِ الْإِسْلَامَةِ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَسْتَلِمُ إِلَّا الْحَجَرَ الْأَسْوَدَ وَ الرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لَيْسَ شَيْءٌ مِنَ الْبَيْتِ مَهْجُورًا وَ فِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَ الْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ لَا يَسْتَلِمُ إِلَّا الْحَجَرَ الْأَسْوَدَ وَ الرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ.

۵۸۳: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ مُضْطَبِعًا

۸۴۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا قَبِيصَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنِ ابْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ طَافَ بِالْبَيْتِ مُضْطَبِعًا وَ عَلَيْهِ بُرْدٌ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثُ الثَّوْرِيِّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِهِ وَ هُوَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَ عَبْدِ الْحَمِيدُ هُوَ ابْنُ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ أَبِي يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ وَ هُوَ يَعْلَى بْنُ أُمَيَّةَ.

۵۸۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَقْبِيلِ الْحَجَرِ

۸۴۴: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ

ابراہیم عن عابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ ابْنَ
الْخَطَّابِ يَقْبَلُ الْحَجَرَ وَيَقُولُ إِنِّي أَقْبَلْتُكَ وَأَعْلَمُ
أَنَّكَ حَجَرٌ وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقْبَلُكَ لَمْ أَقْبَلُكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَ
ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ
صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّونَ
تَقْبِيلَ الْحَجَرِ فَإِنْ لَمْ يُمْكِنَهُ أَنْ يَصِلَ إِلَيْهِ اسْتَلَمَهُ بِيَدِهِ
وَقَبَّلَ يَدَهُ وَإِنْ لَمْ يَصِلْ إِلَيْهِ اسْتَقْبَلَهُ إِذَا حَاضَى بِهِ وَ
كَبَّرَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ.

خطاب رضی اللہ عنہما کو حجر اسود کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھا اور وہ
فرماتے تھے میں تجھے بوسہ دیتا ہوں اور میں جانتا ہوں کہ تو
ایک پتھر ہے اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ
دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں کبھی تجھے بوسہ نہ دیتا۔ امام ابو
عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ حدیث عمر حسن صحیح ہے۔ اور اس پر
اہل علم کا عمل ہے کہ حجر اسود کو بوسہ لینا مستحب ہے۔ اگر اس تک
پہنچنا ممکن نہ ہو تو ہاتھ سے چھو کر ہاتھ کو چوم لے اور اگر ایسا بھی
ممکن نہ ہو تو اس کے سامنے ہو کر تکبیر کہے۔ امام شافعی کا یہی
قول ہے۔

خلاصۃ الابواب : رکن یمانی حجر اسود کے بالمقابل بیت اللہ کے جنوب مغربی گوشہ کو کہتے ہیں۔ حجر اسود اور
رکن یمانی کے حکم میں یہ فرق ہے کہ اگر حجر اسود کو چومنے یا استلام کا موقع نہ ملے تو دور سے اشارہ کر کے ہاتھوں کو چوم لینا مسنون
ہے لیکن رکن یمانی میں اگر ہاتھ سے استلام کا موقع مل جائے فیہا ورنہ دور سے اشارہ کرنا مسنون نہیں۔ دوسرا فرق یہ کہ حجر اسود کی
طرح رکن یمانی کو چومنا ثابت نہیں نیز امام ازرقی نے ایسی روایات نقل کی ہیں جس سے حجر اسود اور رکن یمانی کے استلام کے وقت
دعاء کی قبولیت کی خاص امید معلوم ہوتی ہے۔

۵۸۵: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّهُ يَبْدَأُ بِالْصَّفَا قَبْلَ الْمَرْوَةِ
۸۳۵: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ
جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِئَ قَدِمَ مَكَّةَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَ
اتَى الْمَقَامَ فَقَرَأَ وَاتَّخَذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى
فَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ ثُمَّ أَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ قَالَ
نَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللَّهُ بِهِ فَبَدَأَ بِالْصَّفَا وَقَرَأَ إِنَّ الصَّفَا
وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ
أَنَّهُ يَبْدَأُ بِالْصَّفَا قَبْلَ الْمَرْوَةِ فَإِنْ بَدَأَ بِالْمَرْوَةِ لَمْ
يُجْزِهِ وَيَبْدَأُ بِالْصَّفَا وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي مَنْ
طَافَ بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَطْفِ بِبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ حَتَّى
رَجَعَ فَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِنْ لَمْ يَطْفِ بِبَيْنَ الصَّفَا

۵۸۵: باب سعی صفا سے شروع کرنا چاہیے
۸۳۵: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرمؐ جب مکہ
تشریف لائے تو آپؐ نے بیت اللہ کا طواف کیا۔ پھر مقام
ابراہیم پر آئے اور یہ آیت پڑھی: ”وَاتَّخِذُوا مِنْ.....“ (اور
مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ) پھر مقام ابراہیم کے پیچھے نماز
پڑھنے کے بعد حجر اسود کی طرف آئے اور اسے بوسہ دیا پھر فرمایا
ہم بھی اسی طرح شروع کرتے ہیں جس طرح اللہ نے شروع کیا
اور صفا کی سعی شروع کرتے ہوئے یہ آیت پڑھی ”إِنَّ الصَّفَا
وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ“ یعنی صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں
میں سے ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے
اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ سعی میں صفا سے شروع کرے لہذا اگر
مروہ سے شروع کرے گا تو وہ سعی نہیں ہوگی۔ علماء کا اس شخص کے
بارے میں اختلاف ہے جو طواف کعبہ کر کے بغیر سعی کئے واپس

آجائے بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اگر طواف کعبہ کیا اور سعی صفا و مروہ کئے بغیر مکہ سے نکل گیا تو اگر وہ قریب ہی ہو تو واپس آجائے اور سعی کرے۔ اگر اپنے وطن پہنچنے تک یاد نہ آئے تو دم کے طور پر قربانی کرے۔ سفیان ثوریؒ کا یہی قول ہے۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ اگر وہ سعی کئے بغیر اپنے وطن واپس پہنچ جائے تو اس کا حج نہیں ہوا۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ صفا و مروہ کے درمیان سعی واجب ہے اس کے بغیر حج نہیں ہوتا۔

۵۸۶: باب صفا اور مروہ کے درمیان

سعی کرنا

۸۳۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کی سعی اس لئے کی تا کہ مشرکین کو اپنی قوت دکھائیں۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، ابن عمر رضی اللہ عنہما، جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما حسن صحیح ہے۔ اہل علم کے نزدیک صفا اور مروہ کے درمیان دوڑ کر چلنا مستحب ہے۔ لیکن آہستہ چلنا بھی جائز ہے۔

۸۳۷: حضرت کثیر بن جہان سے روایت ہے کہ میں نے ابن عمرؓ کو صفا و مروہ کی سعی کے دوران آہستہ چلتے ہوئے دیکھا تو پوچھا؟ کیا آپ صفا و مروہ کے درمیان آہستہ چلتے ہیں؟ فرمایا کہ اگر میں دوڑ کر چلوں تو میں نے حضور اکرم ﷺ کو دوڑتے ہوئے دیکھا ہے اور اگر آہستہ چلوں تو میں نے نبی اکرم ﷺ کو آہستہ چلتے ہوئے بھی دیکھا ہے اور میں بہت بوڑھا ہوں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سعید بن جبیرؒ نے بھی عبد اللہ بن عمرؓ سے ایسے ہی روایت کی ہے۔

۵۸۷: باب سواری پر طواف کرنا

۸۳۸: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ

وَالْمَرْوَةَ حَتَّى خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ فَإِنْ ذَكَرَ وَهُوَ قَرِيبٌ مِنْهَا رَجَعَ فَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَإِنْ لَمْ يَذْكُرْ حَتَّى أَتَى بِلَادَهُ أَجْزَأُهُ وَعَلَيْهِ دَمٌ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَقَالَ بَعْضُ إِنْ تَرَكَ الطَّوْفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ حَتَّى أَتَى إِلَى بِلَادِهِ فَإِنَّهُ لَا يُجْزئُهُ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ قَالَ الطَّوْفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ وَاجِبٌ لَا يَجُوزُ الْحَجُّ إِلَّا بِهِ.

۵۸۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّعْيِ

بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ

۸۳۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّمَا سَعَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّبِيِّ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيُرَى الْمُشْرِكِينَ قُوَّتَهُ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ الَّذِي يَسْتَحِبُّ أَهْلُ الْعِلْمِ أَنْ يَسْعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ فَإِنْ لَمْ يَسْعَ وَمَشَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ رَأَوْهُ جَائِزًا.

۸۳۷: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عِيْسَى نَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ كَثِيرِ بْنِ جُمَهَانَ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَمْشِي فِي الْمَسْعَى فَقُلْتُ لَهُ أَتَمْشِي فِي الْمَسْعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ فَقَالَ لَنْ سَعَيْتُ فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْعَى وَلَنْ مَشَيْتُ فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَمْشِي وَأَنَا شَيْخٌ كَبِيرٌ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَ هَذَا.

۵۸۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الطَّوْفِ رَاكِبًا

۸۳۸: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ نَا عَبْدُ الْوَارِثِ

نے اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر طواف کیا پس جب آپ ﷺ حجر اسود کے سامنے پہنچتے تو اس کی طرف اشارہ کر دیتے تھے۔ اس باب میں حضرت جابرؓ ابو طفیلؓ اور ام سلمہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عباسؓ حسن صحیح ہے بعض اہل علم صفا و مروہ کی سعی اور بیت اللہ کا طواف بغیر عذر کے سواری پر کرنا مکروہ سمجھتے ہیں امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۵۸۸: باب طواف کی فضیلت کے بارے میں

۸۴۹: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے پچاس مرتبہ بیت اللہ کا طواف کیا وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو گیا جیسے کہ اس کی ماں نے ابھی جنا ہے۔ اس باب میں حضرت انسؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عباسؓ غریب ہے میں نے امام بخاریؒ سے اس حدیث کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ ابن عباسؓ سے موقوفاً مروی ہے۔

۸۵۰: حضرت ایوب کہتے ہیں کہ محدثین عبد اللہ بن سعید بن جبیر کو ان کے والد سے افضل سمجھتے تھے ان کا ایک بھائی عبد الملک بن سعید بن جبیر بھی ہے ان سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔

۵۸۹: باب عصر اور فجر کے بعد طواف کے دو

(نفل) پڑھنا

۸۵۱: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے بنو عبد مناف! جو شخص اس گھر کا طواف کرے اور دن یا رات کے کسی حصے میں بھی نماز پڑھے تو اسے منع نہ کرو۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ اور ابو ذرؓ سے بھی روایت ہے امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ

وَعَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّادِ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ فَإِذَا انْتَهَى إِلَى الرُّكْنِ أَشَارَ إِلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ الطُّفَيْلِ وَامِّ سَلَمَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ يَطُوفَ الرَّجُلُ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ رَاكِبًا إِلَّا مِنْ عَذْرِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ.

۵۸۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الطَّوَافِ.

۸۴۹: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ عَنْ شَرِيكَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ سَعِيدٍ بَنِي جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ خَمْسِينَ مَرَّةً خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ غَرِيبٌ سَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ إِنَّمَا يُرْوَى هَذَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

۸۵۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ كَانُوا يَعُدُّونَ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ سَعِيدٍ ابْنَ جُبَيْرٍ أَفْضَلَ مِنْ أَبِيهِ وَلَهُ أَخٌ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ أَيْضًا.

۵۸۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ

وَبَعْدَ الصُّبْحِ فِي الطَّوَافِ لِمَنْ يَطُوفُ

۸۵۱: حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ بَابَاهُ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعَمٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعُوا أَحَدًا طَافَ بِهَذَا الْبَيْتِ وَصَلَّى آيَةً سَاعَةً شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ ذَرٍّ قَالَ أَبُو عِيْسَى

فرماتے ہیں حدیث جابر بن مطعم حسن صحیح و قد رواہ عبد اللہ بن ابی نجیح عن عبد اللہ بن باباہ ایضاً و قد اختلف اهل العلم فی الصلوة بعد العصر و بعد الصبح بمکة فقال بعضهم لا بأس بالصلوة و الطواف بعد العصر و بعد الصبح و هو قول الشافعی و أحمد و اسحق و احتجوا بحديث النبی صلی اللہ علیہ وسلم و قال بعضهم اذا طاف بعد العصر لم یصل حتی تغرب الشمس و كذلك ان طاف بعد صلوۃ الصبح ایضاً لم یصل حتی تطلع الشمس و احتجوا بحديث عمر انہ طاف بعد صلوۃ الصبح فلم یصل و خرج من مکة حتی نزل بذی طوی فصلی بعد ما طلعت الشمس و هو قول سفیان الثوری و مالک بن انس۔

فرماتے ہیں حدیث جابر بن مطعم حسن صحیح ہے عبد اللہ بن ابی نجیح نے اسی عبد اللہ بن باباہ سے بھی روایت کیا ہے اہل علم کا عصر اور فجر کے بعد مکہ مکرمہ میں نماز پڑھنے کے بارے میں اختلاف ہے بعض کے نزدیک عصر اور فجر کے بعد طواف کرنے اور نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحقؒ کا یہی قول ہے بعض علماء کہتے ہیں کہ اگر عصر کے بعد طواف کرے تو غروب آفتاب تک نماز نہ پڑھے ان کی دلیل حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ انہوں نے فجر کے بعد طواف کیا اور نماز پڑھے بغیر مکہ مکرمہ سے باہر تشریف لے گئے۔ یہاں تک کہ مقام ذی طوی میں پہنچے اور طلوع آفتاب کے بعد طواف کے کوائل ادا کئے سفیان ثوریؒ اور مالک بن انس رضی اللہ عنہ کا یہی قول ہے۔

۵۹۰: باب طواف کی

دو رکعتوں میں کیا پڑھا جائے

۸۵۲: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کی نماز کی ایک رکعت میں ”يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ“ اور دوسری رکعت میں ”قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ“ پڑھی۔

۸۵۳: ہنادو کج سے وہ سفیان سے وہ جعفر بن محمد سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ طواف کی دو رکعتوں میں ”يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ“ اور ”قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ“ پڑھنا پسند کرتے تھے۔ امام ابو یسٰی ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث عبد العزیز بن عمران کی حدیث سے صحیح ہے اور جعفر بن محمد کی اپنے والد سے مروی حدیث حضرت جابرؒ سے مرضوعاً روایت ہے عبد العزیز بن عمران حدیث میں ضعیف ہیں۔

۵۹۱: باب ننگے ہو

۵۹۰: بَابُ مَا جَاءَ مَا يُقْرَأُ

فِي رَكَعَتِي الطَّوَّافِ

۸۵۲: حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ قِرَاءَةً عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ ابْنِ عِمْرَانَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي رَكَعَتِي الطَّوَّافِ بِسُورَةِ الْإِخْلَاصِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ۔

۸۵۳: حَدَّثَنَا هَنَادٌ وَ كَيْعَفٌ عَنْ سَفْيَانَ عَنْ جَعْفَرِ ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يَقْرَأَ فِي رَكَعَتِي الطَّوَّافِ بِقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَ هَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ابْنِ عِمْرَانَ وَ حَدِيثِ جَعْفَرِ ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ عَبْدِ الْعَزِيزِ ابْنِ عِمْرَانَ ضَعِيفٌ فِي الْحَدِيثِ۔

۵۹۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

الطَّوَّافِ عُرْيَانًا

۸۵۵: ابواسحاق سے اسی حدیث کی مثل روایت کی اور زید بن اشجع کی جگہ زید بن شیع کیا اور یہ زیادہ صحیح ہے امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ شعبہ سے اس میں خطا ہوئی اور انہوں نے زید بن اشیل کہا

٨٥٥: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا نَا
سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ نَحْوَهُ وَقَالَ زَيْدُ بْنُ يَشِيعَ
وَهَذَا أَصَحُّ قَالَ أَبُو عِيسَى وَشُعْبَةُ وَهُمْ فِيهِ فَقَالَ
زَيْدُ بْنُ أَثِيلَ.

خلاصۃ الایجاب : (۱) حدیث باب سے استدلال کر کے امام شافعیؒ اور امام احمدؒ اس بات کے قائل ہیں کہ طواف کے بعد دو رکعتیں اوقات مکروہہ میں بھی ادا کی جاسکتی ہیں۔ امام ابوحنیفہؒ کا مسلک یہ ہے کہ یہ رکعتیں اوقات مکروہہ میں ادا نہیں کی جاسکتیں بلکہ فجر اور عصر کے بعد طواف کرنے والے کو چاہئے کہ وہ طواف کرتا رہے اور آخر میں تمام طوافوں کی رکعات سورج کے طلوع یا غروب کے بعد ایک ساتھ ادا کرے انکی دلیل حضرت عمرؓ کی حدیث ہے (۲) نبی کریم ﷺ نے ۹ حج کے حج میں حضرت ابو بکر صدیقؓ کو مکہ مکرمہ بھیجا تھا تا کہ وہ میدان عرفات اور منیٰ میں جہاں تمام قبائل عرب کا اجتماع ہوتا تھا سورہ براءت میں نازل شدہ احکام کا اعلان کر دیں بعد میں آپ ﷺ نے اسی سلسلہ میں حضرت علیؓ کو بھی بھیجا تھا مشرکین ننگے ہو کر بیت اللہ کا طواف کرتے تھے تو حضور ﷺ نے اسی سے روکا تھا۔

٥٩٢: بَابُ مَا جَاءَ فِي دُخُولِ الْكُعْبَةِ.

۵۹۲: باب خانہ کعبہ میں داخل ہونا

۸۵۶: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے آپ ﷺ کو اپنے پاس سے نکلے تو آنکھیں ٹھنڈی اور مزاج خوش تھا لیکن جب واپس تشریف لائے تو غمگین تھے میں نے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا میں کعبہ میں داخل ہوا کاش کہ میں کعبہ

٨٥٦: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا وَكُفَّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِي وَهُوَ قَرِيرُ الْعَيْنِ طَيِّبُ النَّفْسِ فَرَجَعَ إِلَيَّ وَهُوَ حَزِينٌ

میں داخل نہ ہوا ہوتا مجھے ڈر ہے کہ میں نے اپنے بعد اپنی امت کو تکلیف میں ڈال دیا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۹۳: باب کعبہ میں نماز پڑھنا

۸۵۷: حضرت بلالؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے وسطہ کعبہ میں نماز پڑھی حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے نماز نہیں پڑھی بلکہ صرف تکبیر کہی اس باب میں حضرت اسامہ بن زیدؓ، فضل بن عباسؓ، عثمان بن طلحہؓ اور شیبہ بن عثمانؓ سے بھی روایت ہے امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت بلالؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ خانہ کعبہ میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں امام مالک بن انسؒ فرماتے ہیں کہ خانہ کعبہ میں نوافل پڑھنے میں بھی کوئی حرج نہیں البتہ فرض نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ نفل نماز ہو یا فرض نماز دونوں کے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں اس لئے کہ طہارت اور قبلہ کا حکم فرض اور نفل دونوں کے لئے ایک جیسا ہے۔

۵۹۴: باب خانہ کعبہ کو توڑ کر بنانا

۸۵۸: حضرت اسود بن یزیدؓ فرماتے ہیں کہ ابن زبیرؓ نے ان سے کہا کہ مجھے وہ باتیں بتاؤ جو حضرت عائشہؓ تمہیں بتایا کرتی تھیں اسود نے کہا کہ وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا اگر تمہاری قوم عہد جاہلیت کے قریب نہ ہوتی (یعنی جاہلیت چھوڑ کر نئے نئے مسلمان نہ ہوئے ہوتے) تو میں کعبہ کو توڑ کر اس میں دو دروازے بناتا پھر جب ابن زبیر مکہ کے حاکم مقرر ہوئے تو انہوں نے اسے توڑ کر دوبارہ بنایا اور اس کے دو دروازے کر دیے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۹۵: باب حطیم میں نماز پڑھنا

۸۵۹: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں چاہتی تھی کہ

فَقُلْتُ لَهُ فَقَالَ إِنِّي دَخَلْتُ الْكَعْبَةَ وَوَدِدْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ فَعَلْتُ إِنِّي أَخَافُ أَنْ أَكُونَ أَتَعْبَتْ أُمَّتِي مِنْ بَعْدِي قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۵۹۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ فِي الْكَعْبَةِ

۸۵۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ بِلَالٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي جَوْفِ الْكَعْبَةِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ يُصَلِّ وَلَكِنَّهُ كَبَّرَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَالْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَعُثْمَانَ بْنِ طَلْحَةَ وَشَيْبَةَ بْنِ عُثْمَانَ قُلْتُ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ بِلَالٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرُونَ بِالصَّلَاةِ فِي الْكَعْبَةِ بَأْسًا وَقَالَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ لَا بَأْسَ بِالصَّلَاةِ النَّافِلَةِ فِي الْكَعْبَةِ وَكَرِهَ أَنْ تُصَلَّى الْمَكْتُوبَةُ فِي الْكَعْبَةِ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ لَا بَأْسَ أَنْ تُصَلَّى الْمَكْتُوبَةُ وَالتَّطَوُّعُ فِي الْكَعْبَةِ لِأَنَّ حُكْمَ النَّافِلَةِ وَالْمَكْتُوبَةِ فِي الطَّهَارَةِ وَالْقِبْلَةِ سَوَاءٌ.

۵۹۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَسْرِ الْكَعْبَةِ

۸۵۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ قَالَ لَهُ حَدَّثَنِي بِمَا كَانَتْ تَقْضِي إِلَيْكَ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ يَعْنِي عَائِشَةَ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا لَوْ لَا أَنَّ قَوْمَكَ حَدِيثٌ عَهْدٌ بِالْجَاهِلِيَّةِ لَهَدَمْتُ الْكَعْبَةَ وَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ فَلَمَّا مَلَكَ بْنُ الزُّبَيْرِ هَدَمَهَا وَجَعَلَ لَهَا بَابَيْنِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۵۹۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ فِي الْحِجْرِ

۸۵۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلْقَمَةَ

بْنِ أَبِي عُلْقَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُحِبُّ أَنْ أَدْخُلَ الْبَيْتَ فَأُصَلِّيَ فِيهِ فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ بِيَدِي فَأَدْخَلَنِي الْحَجْرَ وَقَالَ صَلَّى فِي الْحَجْرِ إِنْ أَرَدْتَ دُخُولَ الْبَيْتِ فَإِنَّمَا هُوَ قِطْعَةٌ مِنَ الْبَيْتِ وَلَكِنْ قَوْمُكَ اسْتَفْصَرُوهُ حِينَ بَنُوا الْكَعْبَةَ فَأَخْرَجُوهُ مِنَ الْبَيْتِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعُلْقَمَةُ بْنُ أَبِي عُلْقَمَةَ هُوَ عُلْقَمَةُ بْنُ بِلَالٍ

کعبہ میں داخل ہو کر نماز پڑھوں پس رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے حطیم میں لے گئے پھر فرمایا حطیم میں نماز پڑھو۔ اگر تم بیت اللہ میں داخل ہونا چاہتی ہو تو یہ بھی اس کا ایک حصہ ہے لیکن تمہاری قوم نے کعبہ کی تعمیر کے وقت تعظیم کی اسے چھوڑ دیا اور اسے کعبہ سے نکال دیا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے علقمہ بن ابی علقمہ سے مراد علقہ بن بلال ہیں۔

خلاصۃ الابواب: (۱) یہ فتح مکہ کا واقعہ ہے نبی کریم ﷺ کے کعبہ میں نماز کے پڑھنے کے بارے میں روایات متعارض ہیں۔ حضرت بلالؓ کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے داخل ہونے کے بعد وہاں نماز پڑھی جبکہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور فضل بن عباسؓ کی روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے وہاں نماز نہیں پڑھی بلکہ صرف تکبیر کہی۔ جمہور نے حضرت بلالؓ کی روایت کو ترجیح دی ہے۔ (۲) کعبہ شریف کی تعمیر دس مرتبہ ہوئی (۱) سب سے پہلی تعمیر ملائکہ نے حضرت آدمؑ کی تخلیق سے دو ہزار سال پہلے کی تھی اور اس کا مقصد بیت معمور کے بالمقابل زمین پر ایک عبادت گاہ تعمیر کرنا تھا۔ دسویں مرتبہ حجاج بن یوسف نے تعمیر کیا اور حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کے کئے ہوئے اضافے کو چھوڑ کر پھر سے قریش کی بنیادوں پر کعبہ کو تعمیر کیا چنانچہ پھر حطیم باہر رہ گئی اور کعبہ کا دروازہ ایک رہ گیا (۳) حجر کے بیت اللہ کا حصہ ہونے پر جمہور کا اتفاق ہے اس لئے کہ یہ وہی حصہ ہے جسے قریش نے بناء کعبہ کے وقت چھوڑ دیا تھا البتہ حطیم کے بارہ میں اختلاف ہے کہ وہ بیت اللہ کا جزو ہے یا نہیں حجر بیت اللہ کی شمالی دیوار کے بعد چھ ذراع کی جگہ کو کہتے ہیں۔

۵۹۶: باب حجر اسود رکن یمانی اور مقام ابراہیم

۵۹۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْحَجْرِ

کی فضیلت

الْأَسْوَدَ وَالرُّكْنَ وَالْمَقَامَ

۸۶۰: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حجر اسود جب جنت سے اتارا گیا تو دودھ سے بھی زیادہ سفید تھا لیکن بنی آدم کے گناہوں نے اسی سیاہ کر دیا۔ اس باب میں عبداللہ بن عمرؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ ابن عباسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۶۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ الْحَجَرُ الْأَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ فَسَوَّدَتْهُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۸۶۱: مساعی حاجب نے عبداللہ بن عمرؓ کو روایت کرتے ہوئے سنا۔ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رکن یمانی اور مقام ابراہیم جنت کے یا قوتوں میں سے دو یا قوت ہیں۔ اللہ تعالیٰ

۸۶۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ زُرَيْعٍ عَنْ رَجَاءِ أَبِي يَحْيَى قَالَ سَمِعْتُ مُسَافِعًا الْحَاجِبَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الرُّكْنَ وَالْمَقَامَ يَأْتِيَانِ مِنْ يَأْتِيَانِ قُوتُ الْحِنَةِ طَمَسَ اللَّهُ نُورَهُمَا وَلَوْ لَمْ يَطْمَسْ نُورُهُمَا لَأَضَاءَ تَامًا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا يُرْوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو مَوْفُوفًا قَوْلُهُ وَفِيهِ عَنْ أَنَسٍ أَيْضًا وَهُوَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

نے ان کے نور کی روشنی بجا دی اور اگر اللہ تعالیٰ اسے نہ بھاتا تو ان کی روشنی مشرق سے مغرب تک سب کچھ روشن کر دیتی۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث عبد اللہ بن عمرو کا اپنا قول (حدیث موقوف) مروی ہے۔ اس باب میں حضرت انس سے بھی روایت ہے اور وہ غریب روایت ہے۔

خَلَاَصَةُ الْبَابِ : نبی کریم ﷺ نے منیٰ میں قصر کیا تھا۔ اس قصر کی علت کے بارے میں جمہور ائمہ کا مسلک یہ ہے کہ یہ قصر سفر کی بناء پر تھا چنانچہ ان کے نزدیک اہل مکہ کے لئے منیٰ میں قصر نہیں ہوگا جبکہ امام مالک اور اوزاعی کا مسلک یہ ہے کہ منیٰ میں قصر کرنا اسی طرح مناسک حج میں سے ہے جسے عرفات و مزدلفہ میں جمع بین الصلوتین۔ لہذا مکہ مکرمہ یا اس کے آس پاس سے آئے ہوں وہ بھی منیٰ میں قصر کریں۔

۵۹۷: باب منیٰ کی طرف جانا اور قیام کرنا

۸۶۲: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منیٰ میں ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر کی نمازیں پڑھائیں اور پھر صبح عرفات کی طرف تشریف لے گئے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ اسمعیل بن مسلم کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔

۸۶۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں ظہر اور فجر کی نماز پڑھائی اور پھر عرفات کی طرف تشریف لے گئے۔ اس باب میں حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ علی بن مدینی یحییٰ کے حوالے سے اور وہ شعبہ کے حوالے سے کہتے ہیں کہ حکم نے مقسم سے صرف پانچ حدیثیں سنی ہیں شعبہ نے ان حدیثوں کو شمار کرتے ہوئے اس حدیث کا ذکر نہیں کیا۔

۵۹۸: باب منیٰ میں پہلے پہنچنے والا قیام کا زیادہ حق دار ہے

۸۶۴: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے وہ کہ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا ہم منیٰ میں آپ ﷺ کے لئے ایک سایہ دار جگہ نہ بنادیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں منیٰ ان لوگوں کی جگہ ہے جو پہلے وہاں پہنچ جائیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے

۵۹۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخُرُوجِ إِلَى مَنَى وَالْمَقَامِ بِهَا

۸۶۲: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْأَجَلَجِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنَى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ غَدَا إِلَى عَرَفَاتٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَاسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ قَدْ تَكَلَّمُوا فِيهِ.

۸۶۳: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْأَجَلَجِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِمِنَى الظُّهْرَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ غَدَا إِلَى عَرَفَاتٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَأَنَسٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثٌ مِقْسَمٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ قَالَ يَحْيَى قَالَ شُعْبَةُ لَمْ يَسْمَعْ الْحَكَمُ مِنْ مِقْسَمٍ إِلَّا خَمْسَةَ أَشْيَاءَ وَغَدَاً وَلَيْسَ هَذَا الْحَدِيثُ فِيمَا عَدَّ شُعْبَةُ.

۵۹۸: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ مَنَى مَنَاحٌ مِنْ سَبَقِ

۸۶۴: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عِيْسَى وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ قَالَا نَا وَكَيْعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ أُمِّهِ مُسَيِّكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا نَبْنِي لَكَ بَيْتًا يُطْلُكَ بِمِنَى قَالَ لَا مَنَى

مُنَاخَ مَنْ سَبَقَ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

۵۹۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَقْصِيرِ الصَّلَاةِ بِمَنْى

۵۹۹: باب منی میں قصر نماز پڑھنا

۸۲۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْى أَمِنْ مَا كَانَ النَّاسُ وَأَكْثَرُهُ رَكَعَتَيْنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَابْنِ عُمرٍ وَأَنَسٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثٌ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْى رَكَعَتَيْنِ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ وَمَعَ عُمرٍ وَعثْمَانُ رَكَعَتَيْنِ صَدْرًا مِنْ أَمَارَتِهِ وَقَدْ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي تَقْصِيرِ الصَّلَاةِ بِمَنْى لِأَهْلِ مَكَّةَ أَنَّ يَقْضُوا الصَّلَاةَ بِمَنْى الْأَمِنْ كَانَ بِمَنْى مُسَافِرًا وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ جُرَيْجٍ وَسُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَقُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا بَأْسَ لِأَهْلِ مَكَّةَ أَنْ يَقْضُوا الصَّلَاةَ بِمَنْى وَهُوَ قَوْلُ الْأَوْزَاعِيِّ وَمَالِكٍ وَسُفْيَانَ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ.

۸۲۵: حضرت حارثہ بن وہب سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ اور بہت سے لوگوں کے ساتھ منی میں بے خوف و خطر دو رکعتیں قصر نماز پڑھی۔ اس باب میں حضرت ابن مسعودؓ، ابن عمرؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حارثہ بن وہب کی حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا میں نے نبی اکرم ﷺ، ابو بکرؓ، عمرؓ اور عثمانؓ کی خلافت کے ابتدائی دور میں ان حضرات کے ساتھ منی میں دو رکعتیں ہی پڑھیں (یعنی قصر نماز) اہل مکہ کے معنی میں قصر کرنے کے بارے میں اہل علم کا اختلاف ہے بعض علماء کہتے ہیں کہ منی میں صرف مسافر ہی قصر نماز پڑھ سکتا ہے اہل مکہ نہیں ابن جریج، سفیان، ثوری، یحییٰ بن سعید قطان، شافعی، احمد اور اسحقؒ کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اگر اہل مکہ منی میں قصر نماز پڑھیں تو اس میں کوئی حرج نہیں اوزاعیؒ، مالکؒ، سفیان بن عیینہؒ اور عبد الرحمن بن مہدیؒ کا یہی قول ہے۔

۶۰۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُقُوفِ

۶۰۰: باب عرفات میں ٹھہرنا اور

بَعَرَاتٍ وَالِدُعَاءِ فِيهَا

دعا کرنا

۸۲۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ شَيْبَانَ قَالَ أَتَانَا ابْنُ مَرْبَعٍ الْأَنْصَارِيُّ وَنَحْنُ وَقُوفٌ بِالْمَوْقِفِ مَكَانًا يَبَا عِدَهُ عُمَرُو فَقَالَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْكُمْ يَقُولُ كُونُوا أَعْلَى مَشَاعِرِ كُمْ فَإِنَّكُمْ عَلَى إِرْبٍ مِنْ إِرْبِ إِبْرَاهِيمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ وَجَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَالْشَّرِيدِ بْنِ السَّوَيْدِ الثَّقَفِيِّ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثٌ مَرْبَعٍ

۸۲۶: حضرت یزید بن شیبان سے روایت ہے کہ ہمارے پاس ابن مرہج انصاری تشریف لائے۔ انہوں نے فرمایا میں تمہاری طرف رسول اللہ ﷺ کا قاصد ہوں۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ تم لوگ اپنی اپنی عبادت کی جگہ بیٹھے رہو کیونکہ تم لوگ ابراہیم علیہ السلام کے ترکہ میں سے ایک ترکہ پر ہو۔ اس باب میں حضرت علیؓ، عائشہؓ، جبیر بن مطعمؓ اور شریذ بن سوید ثقفیؓ سے بھی روایت ہے امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابن مرہج کی حدیث حسن صحیح ہے ہم اسے صرف ابن عیینہ کی روایت سے

جانتے ہیں وہ عمرو بن دینار سے روایت کرتے ہیں ابن مربع کا نام یزید بن مربع انصاری ہے ان سے بھی ایک حدیث مروی ہے۔

۸۶۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ قریش اور ان کے متبعین جنہیں محس کہا جاتا ہے مزدلفہ میں ٹھہر جاتے (عرفات نہ جاتے) اور کہتے ہم بیت اللہ کے خادم اور مکہ کے رہنے والے ہیں جب کہ دوسرے تمام لوگ عرفات میں جا کر ٹھہرتے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ” ثُمَّ أَفِضُوا“ (پھر جہاں سے دوسرے لوگ واپس ہوتے ہیں تم بھی وہیں سے واپس ہو) امام ابو عیسیٰ ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اہل مکہ حرم سے باہر نہیں جاتے تھے جب کہ عرفات حرم سے باہر ہے وہ لوگ مزدلفہ میں ہی ٹھہر جاتے اور کہتے کہ ہم تو اللہ کے گھر کے قریب رہنے والے ہیں لیکن دوسرے لوگ عرفات میں جا کر ٹھہرتے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی (پھر وہاں سے واپس لوٹو جہاں سے دوسرے لوگ لوٹتے ہیں) محس سے مراد اہل حرم ہیں۔

۶۰۱: باب تمام عرفات ٹھہرنے کی جگہ ہے

۸۶۸: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ عرفات میں ٹھہرے اور فرمایا یہ عرفات ٹھہرنے کی جگہ ہے۔ پھر غروب آفتاب کے وقت آپؐ واپس ہوئے اور اسامہ بن زیدؓ کو ساتھ بٹھالیا اور اپنی عادت کے مطابق سکون و اطمینان کیساتھ ہاتھ سے اشارے کرنے لگے لوگ دائیں بائیں اپنے اونٹوں کو چلانے کے لئے مار رہے تھے۔ نبی اکرمؐ نے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا اے لوگو اطمینان سے چلو پھر آپؐ مزدلفہ پہنچے اور مغرب و عشاء دو نمازیں اکٹھی پڑھیں صبح کے وقت قروح کے مقام پر آئے اور وہاں ٹھہرے آپؐ نے فرمایا یہ قروح ہے اور یہ ٹھہرنے کی جگہ ہے بلکہ مزدلفہ سارے کا سارا ٹھہرنے کی

حَدِيثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ وَ ابْنِ مَرْبَعٍ اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ مَرْبَعٍ الْأَنْصَارِيُّ وَأَمَّا يُعْرِفُ لَهُ هَذَا الْحَدِيثُ الْوَاحِدُ.

۸۶۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَلَى الصَّنْعَانِيِّ الْبَصْرِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الطَّفَاوِيُّ نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ قُرَيْشٌ وَمَنْ كَانَ عَلَى دِينِهَا وَهُمْ الْحُمْسُ يَقْفُونَ بِالْمُزْدَلِفَةِ يَقُولُونَ نَحْنُ قَطِينٌ اللَّهُ وَكَانَ مَنْ سِوَاهُمْ يَقْفُونَ بِعَرَفَةَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ أَفِضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ كَانُوا لَا يَخْرُجُونَ مِنَ الْحَرَمِ وَعَرَفَةَ خَارِجٌ مِنَ الْحَرَمِ فَأَهْلُ مَكَّةَ كَانُوا يَقْفُونَ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَيَقُولُونَ نَحْنُ قَطِينٌ اللَّهُ يَعْنِي سُكَّانُ اللَّهِ وَمَنْ سِوَى أَهْلِ مَكَّةَ كَانُوا يَقْفُونَ بِعَرَفَاتٍ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى ثُمَّ أَفِضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ وَالْحُمْسُ هُمْ أَهْلُ الْحَرَمِ.

۶۰۱: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ عَرَفَةَ كُلُّهَا مَوْقِفٌ

۸۶۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عِيَّاشِ ابْنِ أَبِي رَيْعَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ وَقَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ فَقَالَ هَذِهِ عَرَفَةٌ وَهُوَ الْمَوْقِفُ وَ عَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ ثُمَّ أَفَاضَ حِينَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَارْدَفَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَجَعَلَ يُشِيرُ بِيَدِهِ عَلَى هَيْأَتِهِ وَالنَّاسُ يَضْرِبُونَ يَمِينًا وَ شِمَالًا يَلْتَفِتُ إِلَيْهِمْ وَيَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ ثُمَّ أَتَى جَمْعًا فَصَلَّى

جگہ ہے۔ پھر وہاں سے چل کر وادی محسر میں پہنچے تو اونٹنی کو ایک کوڑا مارا جس سے وہ دوڑنے لگی یہاں تک کہ آپ اس وادی سے نکل گئے پھر زکے اور فضل بن عباسؓ کو اپنے ساتھ بٹھا کر جمرہ کے پاس آئے اور کنکریاں ماریں اس کے بعد قربانی کی جگہ پہنچے اور فرمایا یہ قربانی کی جگہ ہے اور منیٰ پورے کا پورا قربان گاہ ہے۔ یہاں قبیلہ خثعم کی ایک لڑکی نے آپؐ کو پوچھا۔ اس نے عرض کیا میرے والد بہت بوڑھے ہیں اور ان پر حج فرض ہے۔ کیا میں انکی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ فرمایا ہاں اپنے والد کی طرف سے حج کر لو۔ پھر راوی کہتے ہیں آپؐ نے فضل بن عباسؓ کی گردن دوسری طرف موڑ دی۔ اس پر حضرت عباسؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ آپؐ نے اپنے چچا زاد کی گردن کیوں پھیر دی۔ نے فرمایا میں نے نوجوان مرد اور نوجوان عورت کو دیکھا تو میں ان پر شیطان سے بے خوف نہیں ہوا۔ پھر ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہؐ میں نے سرمنڈانے سے پہلے کعبۃ اللہ کا طواف کر لیا ہے۔ فرمایا کوئی حرج نہیں سرمنڈ والے یا فرمایا بال کٹوالے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر ایک شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہؐ میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کر لی۔ فرمایا کوئی حرج نہیں اب کنکریاں مار لو پھر نبی اکرمؐ بیت اللہ کے پاس آئے اس کا طواف کیا اور پھر آپؐ زمزم پر تشریف لائے اور فرمایا اے عبدالمطلب کی اولاد اگر مجھے یہ ڈرنہ ہوتا کہ لوگ تم پر غالب آجائیں گے تو میں بھی زمزم کا پانی کھینچتا (نکالتا) یعنی میرے اس طرح نکالنے پر لوگ میری سنت کی اتباع میں تمہیں پانی نکالنے کی مہلت نہ دیں گے۔ اس باب میں حضرت جابرؓ سے بھی روایت ہے امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث علی حسن صحیح ہے ہم اسے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث سے صرف عبد الرحمن بن حارث بن عیاش کی روایت سے جانتے ہیں کئی راوی ثوری سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں اسی پر اہل علم کا عمل

بِهِمُ الصَّلَوَتَيْنِ جَمِيعًا فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَى قَرَحَ وَ وَقَفَ عَلَيْهِ وَقَالَ هَذَا قَرَحُ وَهُوَ الْمَوْقِفُ وَجَمَعَ كُلُّهَا مَوْقِفًا ثُمَّ أَفَاضَ حَتَّى انْتَهَى إِلَى وَادِي مُحَسِّرٍ فَقَرَعَ نَاقَتَهُ فَخَبَّتْ حَتَّى جَاوَزَ الْوَادِي فَوَقَفَ وَارْدَفَ الْفَضْلَ ثُمَّ أَتَى الْجُمُرَةَ فَرَمَاهَا ثُمَّ أَتَى الْمَنْحَرَ فَقَالَ هَذَا الْمَنْحَرُ وَبَنِي كُلُّهَا مَنَحَرٌ وَاسْتَفْتَتْهُ جَارِيَةٌ شَابَةً مِنْ خَثْعَمٍ فَقَالَتْ إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ قَدْ أَدْرَكَتْهُ فَرِيضَةُ اللَّهِ فِي الْحَجِّ أَفِجْزِي أَنْ أَحْجَّ عَنْهُ قَالَ حُجِّي عَنْ أَبِيكَ قَالَ وَلَوْ لَوَيْ غُنِقَ الْفَضْلُ فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ لَوَيْتَ غُنِقَ ابْنُ عَمِّكَ قَالَ رَأَيْتَ شَابًا وَ شَابَةً فَلَمْ آمَنِ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِمَا فَاتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَفَضْتُ قَبْلَ أَنْ أَحْلِقَ قَالَ أَحْلِقْ وَلَا حَرَجَ أَوْ قَصَرَ وَلَا حَرَجَ قَالَ وَجَاءَ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ أَرِمِ وَلَا حَرَجَ قَالَ ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ فَطَافَ بِهِ ثُمَّ أَتَى زَمْزَمَ فَقَالَ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَوْلَا أَنْ يَغْلِبَكُمْ عَلَيْهِ النَّاسُ لَنَزَعْتُ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَلِيٍّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عَلِيٍّ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عِيَّاشٍ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الثَّوْرِيِّ مِثْلَ هَذَا وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ قَدْ رَأَوْا أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِعَرَفَةَ فِي وَقْتِ الظُّهْرِ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا صَلَّى الرَّجُلُ فِي رَحْلِهِ وَلَمْ يَشْهَدْ الصَّلَاةَ مَعَ الْإِمَامِ إِنْ شَاءَ جَمَعَ هُوَ بَيْنَ الصَّلَوَتَيْنِ مِثْلَ مَا صَنَعَ الْإِمَامُ وَزَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ هُوَ ابْنُ حُسَيْنِ ابْنِ

عَلِيَّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ . ہے۔ کہ عرفات میں ظہر اور عصر کی نماز ظہر کے وقت میں جمع

کی جائیں۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنے خیمہ میں اکیلا نماز پڑھے اور امام کی جماعت میں شریک نہ ہو تو وہ بھی امام ہی کی طرح دونوں نمازیں جمع کر کے پڑھ سکتا ہے۔ زید بن علی وہ زید بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب ہیں۔

۶۰۲: باب عرفات سے واپسی

۸۶۹: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ وادی حسر میں تیزی سے چلے۔ بشر نے اس میں یہ اضافہ کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب مزدلفہ سے لوٹے تو اطمینان کے ساتھ اور صحابہؓ کو آپ ﷺ نے اسی کا حکم دیا۔ ابو نعیم نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے صحابہؓ کو ایسی کنکریاں مارنے کا حکم دیا جو دو انگلیوں میں پکڑی جاسکیں یعنی کھجور کی گٹھلی کے برابر پھر آپ ﷺ نے فرمایا شاید میں اس سال کے بعد تم لوگوں کو نہ دیکھ سکوں۔ اس باب میں حضرت اسامہ بن زیدؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۰۳: باب مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کو

جمع کرنا

۸۷۰: حضرت عبداللہ بن مالک سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مزدلفہ میں دونوں نمازیں ایک ہی تکبیر سے پڑھیں اور فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی جگہ اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۸۷۱: حضرت سعید بن جبیر نے حضرت ابن عمرؓ سے اسی کی مثل حدیث مرفوعاً روایت کی۔ محمد بن بشار، یحییٰ بن سعید کے حوالے سے کہتے ہیں کہ سفیان کی حدیث صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت علیؓ، ابویوبؓ، عبداللہ بن مسعودؓ، جابرؓ اور اسامہ بن زیدؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں کہ ابن عمرؓ کی حدیث بروایت سفیان اسامیل بن خالد کی روایت سے صحیح ہے۔ اور حدیث سفیان حسن صحیح ہے۔ اسرائیل بھی یہ حدیث

۶۰۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِقَاضَةِ مِنْ عَرَفَاتٍ

۸۶۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ وَكَيْفٌ وَبِشْرُ ابْنِ السَّرِيِّ وَابُو نُعَيْمٍ قَالُوا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْضَعَ فِي وَادِي مُحَسِّرٍ وَزَادَ فِيهِ بَشْرٌ وَأَفَاضَ مِنْ جَمْعٍ وَعَلَيْهِ السَّكِينَةُ وَأَمَرَهُمْ بِالسَّكِينَةِ وَزَادَ فِيهِ أَبُو نُعَيْمٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَرْمُوا بِمِثْلِ حَصَا الْحَذَفِ وَقَالَ لَعَلِّي لَا أَرَاكُمْ بَعْدَ عَامِي هَذَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۶۰۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ

الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمُزْدَلِفَةِ

۸۷۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ نَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ صَلَّى بِجَمْعٍ فَجَمَعَ بَيْنَ الصَّلَوَتَيْنِ بِإِقَامَةٍ وَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ مِثْلَ هَذَا فِي هَذَا الْمَكَانِ.

۸۷۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ يَحْيَى وَالصَّوَابُ حَدِيثُ سُفْيَانَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ أَيُّوبَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَجَابِرٍ وَأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ بِرِوَايَةِ سُفْيَانَ أَصَحُّ مِنْ رِوَايَةِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي

ابو اسحاق سے وہ عبد اللہ اور خالد (یہ دونوں مالک کے بیٹے ہیں) سے اور وہ ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں۔ سعید بن جبیر کی ابن عمرؓ سے مروی حدیث بھی حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کو سلمہ بن کھیل، سعید بن جبیرؓ سے روایت کرتے ہیں جب کہ ابو اسحق، عبد اللہ اور خالد سے اور وہ دونوں ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ مغرب کی نماز مزدلفہ سے پہلے نہ پڑھی جائے۔ پس جب حاجی مزدلفہ پہنچیں تو مغرب اور عشاء دونوں نمازوں کو ایک ہی وقت میں ایک ہی تکبیر کے ساتھ پڑھیں اور ان کے درمیان کوئی نفل نماز نہ پڑھیں۔ بعض اہل علم نے یہی مسلک اختیار کیا ہے۔ جن میں سفیان ثوریؒ بھی ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ اگر چاہے تو مغرب پڑھ کر کھانا کھائے، کپڑے اتارے اور پھر تکبیر کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھے۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ مغرب اور عشاء کی نمازیں مزدلفہ میں ایک اذان اور دو تکبیروں کے ساتھ پڑھی جائیں۔ یعنی مغرب کیلئے اذان اور اقامت کہے اور نماز پڑھے۔ پھر اقامت کہے کر عشاء کی نماز پڑھے امام شافعیؒ کا یہی قول ہے۔

۶۰۴: باب امام کو مزدلفہ

میں پانے والے نے حج کو پایا

۸۷۲: عبد الرحمن بن یحییٰؒ سے روایت ہے کہ اہل نجد کے کچھ آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپؐ اس وقت عرفات میں تھے۔ ان لوگوں نے آپؐ سے حج کے متعلق پوچھا۔ آپؐ نے منادی کو حکم دیا کہ لوگوں میں یہ اعلان کرے کہ حج عرفات میں توقف کا نام ہے اور جو شخص مزدلفہ کی رات طلوع فجر سے پہلے عرفات میں پہنچ جائے تو اس نے حج کو پایا۔ منیٰ کا قیام تین دن ہے لیکن اگر کوئی جلدی کرتے ہوئے دونوں کے بعد واپس آ گیا تو اس پر کوئی گناہ نہیں اور جو ٹھہرا رہا اس پر بھی کوئی گناہ نہیں۔ محمد کہتے ہیں کہ یحییٰ کی روایت میں یہ

خَالِدٌ وَحَدِيثُ سُفْيَانَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَالَ وَرَوَى إِسْرَائِيلُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَخَالِدِ ابْنَيْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَحَدِيثُ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ هُوَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ أَيْضًا رَوَاهُ سَلَمَةُ بْنُ كَهِيلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَأَمَّا أَبُو إِسْحَقَ فَإِنَّمَا رَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَخَالِدِ ابْنَيْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ حَجَرٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ لَا يُصَلِّيُ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ دُونَ جَمْعٍ فَإِذَا آتَى جَمْعًا وَهُوَ الْمَزْدَلِفَةُ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلَوَتَيْنِ بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ وَلَمْ يَسْطَوْعَ فِيمَا بَيْنَهُمَا وَهُوَ الَّذِي اخْتَارَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ وَذَهَبُوا إِلَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ قَالَ سُفْيَانٌ وَإِنْ شَاءَ صَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ تَعَشَى وَوَضَعَ ثِيَابَهُ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمَزْدَلِفَةِ بِأَذَانٍ وَإِقَامَتَيْنِ يُؤَدِّنُ لَصَلَاةِ الْمَغْرِبِ وَيَقِيمُ وَيُصَلِّي الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَقِيمُ وَيُصَلِّي الْعِشَاءَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ.

۶۰۴: بَابُ مَا جَاءَ مَنْ أَدْرَكَ الْإِمَامَ

بِجَمْعٍ فَقَدْ أَدْرَكَ الْحَجَّ

۸۷۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْمَرَ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ أَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بَعْرَةَ فَسَأَلُوهُ فَأَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى الْحَجَّ عَرَفَةَ مَنْ جَاءَ لَيْلَةَ جَمْعٍ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ فَقَدْ أَدْرَكَ الْحَجَّ أَيَّامَ مِنَى ثَلَاثَةً فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَزَادَ يَحْيَى وَارْدَفَ رَجُلًا فَنَادَى بِهِ.

الفاظ زائد ہیں کہ آپ ﷺ نے ایک آدمی کو اپنی سواری پر چھپے بٹھایا اور اس نے اعلان کیا۔

۸۷۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ
سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ يَعْمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ
قَالَ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَهَذَا
أَجْوَدُ حَدِيثٍ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ قَالَ أَبُو عِيْسَى
وَالْعَمَلُ عَلَى حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْمَرَ عِنْدَ أَهْلِ
الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
غَيْرِهِمْ أَنَّهُ مَنْ لَمْ يَقِفْ بِعَرَفَاتٍ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ
فَقَدْ فَاتَهُ الْحَجُّ وَلَا يُجْزِي عَنْهُ إِنْ جَاءَ بَعْدَ فَاتِهِ
الْحَجُّ وَلَا يُجْزِي عَنْهُ إِنْ جَاءَ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ
يَجْعَلُهَا عُمْرَةً وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ وَهُوَ قَوْلُ
الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدُ وَاسْحَقُ وَقَدْ رَوَى
شُعْبَةُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ نَحْوَ حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ قَالَ
سَمِعْتُ الْجَارُودَ يَقُولُ سَمِعْتُ وَكَيْفًا رَوَى هَذَا
الْحَدِيثُ فَقَالَ هَذَا الْحَدِيثُ أُمُّ الْمَنَاسِكِ.

۸۷۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ دَاوُدَ ابْنِ أَبِي
هِنْدٍ نَا وَاسْمِعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ وَزَكَرِيَّا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ
عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مَضَرَسٍ ابْنِ أَوْسٍ بْنِ حَارِثَةَ
بْنِ لَامِ الطَّائِي قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِالْمُزْدَلِفَةِ حِينَ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ فَقُلْتُ يَا
رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي جِئْتُ مِنْ جَبَلِي طَيِّئًا أَكَلْتُ رَاحِلَتِي وَ
أَتَعَبْتُ نَفْسِي وَاللَّهِ مَا تَرَكْتُ مِنْ جَبَلٍ إِلَّا وَقَفْتُ عَلَيْهِ
فَهَلْ لِي مِنْ حَجٍّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ شَهِدَ صَلَاتَنَا هَذِهِ وَوَقَفَ مَعَنَا حَتَّى يَذْفَعَ وَقَدْ
وَقَفَ بِعَرَفَةَ قَبْلَ ذَلِكَ لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَقَدْ تَمَّ حُجُّهُ وَ
قَضَى تَفْتَهُ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۶۰۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَقْدِيمِ الضَّعْفَةِ مِنْ جَمْعِ بَلِيلٍ
۸۷۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ

۸۷۳: ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ سے وہ سفیان ثوری سے وہ
بکیر بن عطاء سے وہ عبدالرحمن بن یحمر وہ نبی ﷺ سے اسی
کے ہم معنی روایت کرتے ہیں۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں
ابن ابی عمر سفیان بن عیینہ کا قول نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا
کہ سفیان ثوری کی روایت میں سے یہ روایت سب سے بہتر
ہے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں کہ علماء صحابہ وغیرہ
عبدالرحمن بن یحمر کی حدیث پر عمل کرتے ہیں کہ جو شخص طلوع
فجر سے پہلے عرفات نہ پہنچا اس کا حج نہیں ہوا پس طلوع فجر کے
بعد پہنچنے والے شخص کا حج فوت ہو گیا۔ وہ اس مرتبہ عمرہ کرے اور
آئندہ سال کا حج اس پر واجب ہے۔ سفیان ثوری، شافعی، احمد
اور اہل حق کا یہی قول ہے۔ شعبہ نے بھی بکیر بن عطاء سے ثوری
کی حدیث کی مثل روایت کی ہے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے
ہیں کہ میں نے جارد سے سنا وہ کعب سے نقل کرتے ہیں کہ
انہوں نے یہ حدیث روایت کی اور کہا کہ یہ حدیث ام المناسک
(یعنی مسائل حج کی اصل) ہے۔

۸۷۴: حضرت عروہ بن مضرس بن اوس بن حارثہ بن ام طائی
سے روایت ہے کہ میں مزدلفہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت
میں حاضر ہوا آپ ﷺ نماز کے لئے نکل رہے تھے میں نے
عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں طے کے دو پہاڑوں سے آیا
ہوں میں نے اپنی اونٹنی کو بھی خوب تھکایا اور خود بھی بہت تھک
گیا ہوں۔ قسم ہے پروردگار کی میں نے کوئی پہاڑ نہیں چھوڑا
جس پر نہ ٹھہرا ہوں کیا میرا حج ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
جس نے ہماری اس وقت کی نماز میں شرکت کی اور واپس
جانے تک ہمارے پاس ٹھہرا اس سے پہلے ایک رات، ہون
عرفات میں ٹھہرا تو اس کا حج پورا ہو گیا۔ اور اس کی میل پچھل
دور ہو گئی۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۰۵: باب ضعیف لوگوں کو مزدلفہ سے جلدی روانہ کرنا
۸۷۵: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَقَلٍ مِنْ جَمْعٍ بَلِيلٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأم حَبِيبَةَ وَأَسْمَاءَ وَالْفَضْلِ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَقَلٍ مِنْ جَمْعٍ بَلِيلٍ حَدِيثٌ صَحِيحٌ رَوَى عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَرَوَى شُعْبَةُ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ مُشَاشٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَّمَ ضَعْفَةَ أَهْلَهُ مِنْ جَمْعٍ بَلِيلٍ وَهَذَا الْحَدِيثُ خَطَاءٌ أَخْطَأَ فِيهِ مُشَاشٌ وَزَادَ فِيهِ عَنِ الْفَضْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَرَوَى ابْنُ جُرَيْجٍ وَغَيْرُهُ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ.

۸۷۶: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا وَكِيعٌ عَنِ الْمَسْعُودِيِّ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَّمَ ضَعْفَةَ أَهْلِهِ وَقَالَ لَا تَرْمُوا الْجُمُرَةَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ لَمْ يَرَوْا بَأْسًا أَنْ يَتَقَدَّمَ الضَّعْفَةُ مِنَ الْمُرْدَلْفَةِ بَلِيلٍ يَصِيرُونَ إِلَى مَنْى وَقَالَ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ بِحَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ لَا يَرْمُونَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَرَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي أَنْ يَرْمُوا بَلِيلٍ وَالْعَمَلُ عَلَى حَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ.

باب ۶۰۶

۸۷۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الرُّبَيْسِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي يَوْمَ النَّحْرِ ضَحًى وَأَمَّا بَعْدَ ذَلِكَ فَبَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ

ﷺ نے مجھے سامان وغیرہ کے ساتھ رات ہی کو مزدلفہ سے بھیج دیا تھا۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ، ام حبیبہؓ، اسماءؓ اور فضلؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابن عباسؓ کی یہ حدیث صحیح ہے اوکئی طرق سے انہی (ابن عباسؓ) سے مروی ہے۔ شعبہ یہ حدیث مشاش سے وہ عطاء سے اور وہ ابن عباسؓ سے اور انہوں نے فضل بن عباس سے روایت کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے کمزوروں کو رات ہی کے وقت مزدلفہ سے روانہ کر دیا تھا۔ اس حدیث میں مشاش سے غلطی ہوئی ہے اور انہوں نے اس میں فضل بن عباس کا واسطہ زیادہ کیا ہے۔ کیونکہ ابن جریج وغیرہ یہ حدیث عطاء سے اور وہ ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اس میں فضل بن عباس کا ذکر نہیں کیا۔

۸۷۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر کے ضعفاء کو مزدلفہ پہلے روانہ کر دیا اور فرمایا کہ طلوع آفتاب سے پہلے کنکریاں نہ مارنا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے کہ کمزوروں کو مزدلفہ سے جلد منہی بھیج دینے میں کوئی حرج نہیں۔ اکثر اہل علم یہی کہتے ہیں کہ سورج نکلنے سے پہلے کنکریاں نہ ماریں۔ بعض اہل علم رات کے وقت ہی کنکریاں مارنے کی اجازت دیتے ہیں۔ لیکن عمل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پر ہی ہے۔ سفیان ثوریؒ اور امام شافعیؒ کا یہی قول ہے۔

باب ۶۰۶

۸۷۷: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ قربانی کے دن چاشت کے وقت کنکریاں مارتے تھے لیکن دوسرے دنوں میں زوال شمس کے بعد کنکریاں مارتے تھے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اکثر اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ قربانی کے دن زوال آفتاب کے بعد ہی

اللَّهُ لَا يَوْمِي بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ إِلَّا بَعْدَ الزَّوَالِ.

نکریاں ماری جائیں۔

۶۰۷: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْإِفَاضَةَ مِنْ

۶۰۷: باب مزدلفہ سے طلوع آفتاب

جَمْعُ قَبْلِ طُلُوعِ الشَّمْسِ

سے پہلے نکلنا

۸۷۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَاضَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَإِنَّمَا كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَنْتَظِرُونَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ يُفِضُونَ.

۸۷۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ مزدلفہ سے سورج طلوع ہونے سے پہلے واپس ہوئے۔ اس باب میں حضرت عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ زمانہ جاہلیت کے لوگ طلوع آفتاب کا انتظار کرتے اور اس کے بعد مزدلفہ سے نکلتے تھے۔

۸۷۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ أَنبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ وَابْنَ مَيْمُونٍ يَقُولُ كُنَّا وَفُوقًا بِجَمْعٍ فَقَالَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ إِنَّ الْمَشْرِكِينَ كَانُوا لَا يُفِضُونَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَكَانُوا يَقُولُونَ اشْرُقْ نَبِيرُ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالَفَهُمْ فَأَفَاضَ عُمَرُ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۸۷۹: حضرت ابواسحق، عمرو بن میمونؓ سے نقل کرتے ہیں کہ ہم مزدلفہ میں تھے کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے فرمایا مشرکین سورج نکلنے سے پہلے مزدلفہ سے واپس نہیں ہوتے تھے اور کہتے تھے کہ شیر پہاڑ پر دھوپ پہنچ جائے تو تب نکل لیکن رسول اللہ ﷺ نے ان کی مخالفت فرمائی پس حضرت عمرؓ طلوع آفتاب سے پہلے وہاں سے چل پڑے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خُلَاصَةُ الْأَبْوَابِ: حُمْسٌ "أَخْمُسٌ" کی جمع ہے اس کے معنی حاجب قوت و شدت یہ قریش اور اس

کے آس پاس کے چند قبیلوں کا لقب ہے۔ ان کو خمس اس لئے کہا جاتا تھا کہ انہوں نے ایام حج میں اپنے اوپر سختی کی ہوئی تھی اور دوسرے اہل عرب سے زیادہ پابندیاں عائد کی ہوئی تھیں یہ لوگ احرام باندھنے کے بعد گوشت کو حرام کر لیتے تھے۔ بالوں کے خیموں میں نہیں رہتے تھے اسی طرح متعدد جائز کاموں سے احتراز کرتے تھے پھر جب مکہ لوٹتے تھے تو اپنے پہلے کپڑے اتار رکھتے تھے اور خمس کے کپڑوں کے سوا طواف کو جائز نہیں سمجھتے تھے (۲) امام مالکؒ کا مسلک یہ ہے کہ عرفات سے بطن عرفہ اور مزدلفہ میں وادی محسر میں وقف کیا تو مکروہ ہوگا لیکن وقف ہو جائیگا۔ دسویں ذی الحجہ کو حاجیوں کے ذمہ چار مناسک ہوتے ہیں (۱) رمی (۲) قربانی (قارن اور متمتع کے لئے) (۳) حلق یا قصر (۴) طواف زیارت۔ نبی کریم ﷺ سے ان افعال کا بالترتیب کرنا ثابت ہے پھر مذکورہ چار کاموں میں سے شروع کے تین میں امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک واجب ہے اس ترتیب کے قصداً چھوڑنے سے دم واجب ہے اور بھولے سے یا جہالت کی وجہ سے چھوڑنے سے دم واجب نہیں ہوتا (۳) حنیفہ کے نزدیک عرفات میں ظہر و عصر کو جمع کرنا مسنون ہے اور مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کو جمع کر کے پڑھنا واجب ہے۔ عرفات میں جمع تقدیم ہے یعنی عصر کو ظہر کے وقت

میں چند شرائط کے ساتھ پڑھنا ہے اور مزدلفہ میں مغرب کی نماز کو عشاء کے وقت میں تاخیر کی شرائط کے ساتھ پڑھنا ہے۔ (۴)
وقوف عرفات کا وقت ۹ ذی الحجہ کے زوال سے دس ذی الحجہ کے طلوع فجر تک ہے اس دوران جس وقت بھی آدمی عرفات پہنچ جائے
البتہ رات کا کچھ حصہ عرفات میں گزارنا ضروری ہے اگر کوئی شخص غروب آفتاب سے پہلے عرفات سے روانہ ہو جائے تو اس پر دم
واجب ہوگا (۵) ترجمۃ الباب میں ”ضعف“ سے مراد عورتیں، بچے، کمزور بوڑھے اور مریض ہیں اور حدیث کا مطلب یہ ہے کہ ضعف
کے صبح صادق ہونے سے پہلے مزدلفہ سے منیٰ روانہ ہونے میں کوئی حرج نہیں۔ (۶) یوم النحر (دسویں تاریخ) میں جمرہ عقبہ کی رمی
کے تین اوقات ہیں (۱) وقت مسنون: سورج کے طلوع کے بعد زوال شمس سے پہلے (۲) وقت مباح زوال کے بعد غروب شمس تک
(۳) وقت مکروہ یوم النحر گزرنے کے بعد گیارہ ذی الحجہ کی رات۔

۶۰۸: باب چھوٹی چھوٹی

کنکریاں مارنا

۶۰۸: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْجِمَارَ الَّتِي

تُرْمَى مِثْلَ حَصَى الْخَذَفِ

۸۸۰: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ حذف (جو کنکریاں دو انگلیوں سے پھینکی جائیں یعنی چھوٹی کنکریاں) کے برابر کنکریاں مارتے تھے۔ اس باب میں سلیمان بن عمرو بن احوصؓ بواسطہ ان کی والدہ ام جندب ازدیہ، ابن عباسؓ، فضل بن عباسؓ، عبدالرحمن بن عثمان تمیمیؓ اور عبدالرحمن بن معاویہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسٰی ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ علماء اسی کو اختیار کرتے ہیں کہ جو کنکریاں ماری جائیں وہ ایسی ہوں جن کو دو انگلیوں سے پھینکا جاسکے یعنی چھوٹی کنکریاں ہوں۔

۶۰۹: باب زوال آفتاب کے بعد کنکریاں مارنا

۸۸۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زوال آفتاب کے بعد کنکریاں مارتے تھے۔ امام ابویسٰی ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۶۱۰: باب سوار ہو کر کنکریاں مارنا

۸۸۲: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے قربانی کے دن (دس ذوالحجہ کو) سوار ہو کر جمرہ عقبہ پر کنکریاں ماریں۔ اس باب میں حضرت جابرؓ، قدامہ بن

۸۸۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي الْجِمَارَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذَفِ وَفِي الْبَابِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْأَحْوَصِ عَنْ أُمِّهِ وَهِيَ أُمُّ جَنْدَبِ الْأَزْدِيَّةِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَالْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُثْمَانَ التَّمِيمِيَّ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ الَّذِي اخْتَارَهُ أَهْلُ الْعِلْمِ أَنْ تَكُونَ الْجِمَارُ الَّتِي تُرْمَى بِهَا مِثْلَ حَصَى الْخَذَفِ.

۶۰۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّمْيِ بَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ

۸۸۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّغِيِّ الْبَصْرِيُّ نَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي الْجِمَارَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۶۱۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي رَمْيِ الْجِمَارِ رَاكِبًا

۸۸۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَى

عبداللہؐ، اور ام سلیمان بن عمرو بن احوصؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسٰی ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابن عباسؓ کی حدیث حسن ہے۔ بعض اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ کنکریاں پیدل چل کر ماریں چاہئیں ہمارے نزدیک حدیث کا مطلب یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے بعض اوقات سوار ہو کر کنکریاں ماریں تاکہ آپ ﷺ کے فعل کی پیروی کی جائے۔ اہل علم کا دونوں حدیثوں پر عمل ہے۔

۸۸۳: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جروں پر کنکریاں مارنے کے لئے پیدل جاتے اور پیدل ہی واپس تشریف لاتے۔ امام ابویسٰی ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض راوی اسے عبید اللہ سے روایت کرتے ہوئے مرفوع نہیں کرتے اکثر اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ قربانی والے دن (دس ذوالحجہ) کو سوار ہو کر اور باقی دنوں میں پیدل چل کر کنکریاں مارے۔ امام ابویسٰی ترمذیؒ فرماتے ہیں جس نے یہ کہا گویا کہ اس نے نبی اکرم ﷺ کی سنت کی پیروی کا خیال کیا کیونکہ نبی کریم ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے قربانی کے دن (دس ذوالحجہ) کو حجرہ عقبہ پر سواری پر سوار ہو کر کنکریاں ماری تھیں اور اس دن صرف حجرہ عقبہ پر ہی کنکریاں ماری جاتی ہیں۔

۶۱۱: باب کنکریاں کیسے ماری جائیں

۸۸۴: عبدالرحمن بن یزید فرماتے ہیں کہ جب عبداللہؓ حجرہ عقبہ پر میدان کے درمیان میں پہنچے تو قبلہ رخ ہوئے اور اپنی داہنی جانب حجرے پر کنکریاں مارنے لگے پھر انہوں نے سات کنکریاں ماریں اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر پڑھتے رہے۔ پھر فرمایا اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اس جگہ سے انہوں نے کنکریاں ماری تھیں جن پر سورۃ بقرہ نازل ہوئی تھی (یعنی نبی کریم ﷺ)

۸۸۵: مسعودی اسی سند سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔

الْجُمُرَةُ يَوْمَ النَّحْرِ رَاكِبًا وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَ قُذَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَأَمِّ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْأَخْوَصِ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَ اخْتَارَ بَعْضُهُمْ أَنْ يَمْشِيَ إِلَى الْجِمَارِ وَ وَجْهٌ هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَنَا أَنَّهُ رَكِبَ فِي بَعْضِ الْأَيَّامِ لِيَقْتَدِيَ بِهِ فِي فِعْلِهِ وَ كِلَا الْحَدِيثَيْنِ مُسْتَعْمَلٌ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ.

۸۸۳: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عِيْسَى نَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ غُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَمَى الْجِمَارَ مَشَى إِلَيْهِ ذَاهِبًا وَ رَاجِعًا قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُ عَنْ غُبَيْدِ اللَّهِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ بَعْضُ يَرْكَبُ يَوْمَ النَّحْرِ وَ يَمْشِيَ فِي الْأَيَّامِ الَّتِي بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَ كَانَ مَنْ قَالَ هَذَا إِنَّمَا أَرَادَ اتِّبَاعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي فِعْلِهِ لِأَنَّهُ إِنَّمَا رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَكِبَ يَوْمَ النَّحْرِ حَيْثُ ذَهَبَ يَرْمِي الْجِمَارَ وَلَا يَرْمِي يَوْمَ النَّحْرِ الْأَجْمَرَةَ الْعَقْبَةَ.

۶۱۱: بَابُ كَيْفَ تُرْمَى الْجِمَارُ

۸۸۴: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عِيْسَى نَا وَكِيعٌ نَا الْمُسْعُوْدِيُّ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ أَبِي صَخْرَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ لَمَّا أَتَى عَبْدُ اللَّهِ جُمُرَةَ الْعَقْبَةِ اسْتَبْطَنَ الْوَادِي وَ اسْتَقْبَلَ الْكَعْبَةَ وَ جَعَلَ يَرْمِي الْجُمُرَةَ عَلَى حَاجِبِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ رَمَى بِسَبْعِ حَصِيَّاتٍ يُكْبِرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ مِنْ هَهُنَا رَمَى الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ.

۸۸۵: حَدَّثَنَا هَذَا نَا وَكِيعٌ عَنِ الْمُسْعُوْدِيِّ بِهِذَا الْإِسْنَادِ

اس باب میں فضل بن عباسؓ، ابن عباسؓ، ابن عمرؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابن مسعودؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اس پر عمل ہے وہ پسند کرتے ہیں کہ کنکریاں مارنے والا میدان کے درمیان سے سات کنکریاں مارے اور ہر کنکری پر تکبیر کہے۔ بعض اہل علم نے اجازت دی ہے کہ اگر وسط وادی سے کنکریاں بارنا ممکن نہ ہو تو جہاں سے کنکریاں مار سکے وہاں سے ہی مارے۔

۸۸۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاں پر کنکریاں مارنا اور صفا و مروہ کے درمیان دوڑنا اللہ تعالیٰ کی یاد کرنے کے لئے مقرر ہوا ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

نَحْوَهُ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَخْتَارُونَ أَنْ يَرْمِيَ الرَّجُلُ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِنْ لَمْ يُمْكِنَهُ أَنْ يَرْمِيَ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي رَمَى مِنْ حَيْثُ قَدَّرَ عَلَيْهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي بَطْنِ الْوَادِي.

۸۸۶: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ حَاشِرٍ قَالَا نَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ رَمَى الْجِمَارِ وَالسَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِإِقَامَةِ ذِكْرِ اللَّهِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۶۱۲: باب رمی کے وقت لوگوں کو دھکیلنے

کی کراہت

۸۸۷: حضرت قدامہ بن عبد اللہؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اونٹنی پر بیٹھے کنکریاں مارتے دیکھا نہ تو وہاں مارنا تھا نہ ادھر ادھر کرنا اور نہ یہ کہ ایک طرف ہو جاؤ۔ اس باب میں حضرت عبد اللہ بن حنظلہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث قدامہ بن عبد اللہ حسن صحیح ہے۔ یہ حدیث صرف اسی سند سے معروف ہے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ایمن بن نابلؓ محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔

۶۱۳: باب اونٹ اور گائے میں

شراکت

۸۸۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے صلح حدیبیہ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ

۶۱۲: بَابُ مَا جَاءَ كَرَاهِيَةِ طَرْدِ

النَّاسِ عِنْدَ رَمَى الْجِمَارِ

۸۸۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا مَرْوَانَ بْنَ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَيْمَنِ بْنِ نَابِلٍ عَنْ قَدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي الْجِمَارَ عَلَى نَاقَةٍ لَيْسَ ضَرْبٌ وَلَا طَرْدٌ وَلَا إِلَيْكَ إِلَيْكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْظَلَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ قَدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَإِنَّمَا يُعْرَفُ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَهُوَ حَدِيثُ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَآيْمَنُ بْنُ نَابِلٍ هُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ.

۶۱۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِشْتِرَاكِ

فِي الْبُدْنَةِ وَالْبَقَرَةِ

۸۸۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَحَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ عَامَ الْخُدَيْيَةِ الْبُقْرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَ فِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَ أَبِي هُرَيْرَةَ وَ عَائِشَةَ وَ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عَيْسَى حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَ الْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ غَيْرِهِمْ يَرَوْنَ الْجَزُورَ عَنْ سَبْعَةٍ وَ الْبُقْرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَ هُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَ الشَّافِعِيِّ وَ أَحْمَدَ وَ زُيْجَرَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْبُقْرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَ الْجَزُورَ عَنْ عَشْرَةٍ وَ هُوَ قَوْلُ إِسْحَقَ وَ اخْتَجَّ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَ حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ وَجْهِ وَاحِدٍ.

۸۸۹: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ خُرَيْبٍ وَ غَيْرُهُ وَاحِدٌ قَالُوا أَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ عِلْبَاءَ بْنِ أَحْمَرَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَحَضَرَ الْأَضْحَى فَاشْتَرَّ كُنَّا فِي الْبُقْرَةِ سَبْعَةً وَ فِي الْجَزُورِ عَشْرَةً قَالَ أَبُو عَيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَ هُوَ حَدِيثُ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ.

۸۸۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ ہم ایک سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ عید الاضحیٰ آگئی تو ہم لوگ گائے میں سات اور اونٹ میں دس افراد شریک ہوئے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ حسین بن واقد کی حدیث غریب ہے۔

خلاصۃ الابی اب: جمہور ائمہ کے نزدیک مزدلفہ سے اسفار (روشنی) کے بعد طلوع شمس سے پہلے روانہ ہونا چاہئے۔ البتہ امام مالکؒ کے نزدیک اسفار سے بھی پہلے روانگی مستحب ہے (۲) اس پر اتفاق ہے کہ تمام جمرات کی رمی کسی جانب سے کسی بھی کیفیت کے ساتھ کی جاسکتی ہے اور جمرہ اولیٰ اور جمرہ وسطیٰ کی رمی کے وقت قبلہ رو ہونا مستحب ہے صحیحین میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے اسی واقعہ میں بیت اللہ اس کے بائیں جانب اور منیٰ کے دائیں جانب ہونے کا ذکر ہے جمہور کا مسلک بھی یہی ہے کہ جمرہ کبریٰ کی رمی کے وقت جمرہ کا استقبال کرتے ہوئے اسی بیت سے کھڑا ہونا چاہیے کہ بیت اللہ بائیں جانب ہو اور منیٰ دائیں جانب۔ حدیث باب کو علامہ ابن حجر نے شاذ کیا ہے۔

۶۱۳: باب قربانی کے اونٹ کا

۶۱۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي

اشعار

إِشْعَارِ الْبُذْنِ

۸۹۰: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا وَ كَيْفَ عَنْ هِشَامٍ ۸۹۰: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے

قربانیوں کی اونٹنیوں کے گلوں میں جوتیوں کا ہار ڈالا (یعنی تقلید کیا) اور ہدی کو داہنی جانب سے زخمی کیا ذوالحلیفہ میں اور اس کا خون صاف کر دیا۔ اس باب میں مسور بن مخرمہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ ابن عباسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو حسان اعرج کا نام مسلم ہے۔ علماء صحابہؓ اور دیگر اہل علم اسی حدیث پر عمل کرتے ہیں۔ وہ اشعار کو سنت سمجھتے ہیں۔ امام ثوریؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحقؒ کا یہی قول ہے۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں میں نے یوسف بن عیسیٰ کو یہ حدیث و کعبہ کے حوالے سے روایت کرتے ہوئے سنا۔ انہوں نے فرمایا کہ اس مسئلے میں اہل رائے کا قول نہ دیکھو (اہل رائے سے مراد امام عبدالرحمن تیمی مدنی ہیں جو امام مالکؒ کے استاد ہیں) اس لئے کہ نشان لگانا (یعنی اشعار) سنت ہے۔ اہل رائے کہتے ہیں کہ یہ بدعت ہے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ابوسائب سے سنا وہ کہتے ہیں ہم و کعبہ کے پاس تھے کہ انہوں نے اہل رائے میں سے ایک شخص سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اشعار کیا (یعنی نشان لگایا) اور امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں کہ یہ مثلہ (اعضا کا کاٹنا ہے) اس شخص نے کہا ابراہیم نخعی بھی کہتے ہیں کہ اشعار مثلہ ہے۔ اس پر و کعبہ غصے میں آ گئے اور فرمایا میں تم سے کہتا ہوں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اور تم کہتے ہو کہ ابراہیم نخعی نے یوں کہا۔ تم اس قابل ہو کہ تمہیں قید کر دیا جائے یہاں تک کہ تم اپنے اس قول سے رجوع کر لو۔

الدُّسْتَوَانِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَسَّانٍ الْأَعْرَجِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَلَّدَ نَعْلَيْنِ وَأَشْعَرَ الْهَدْيَ فِي الشَّقِ الْأَيْمَنِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ وَأَمَاطَ عَنْهُ الدَّمَ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْمُسَوْرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو حَسَّانٍ الْأَعْرَجُ اسْمُهُ مُسْلِمٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ يَرَوْنَ الْأَشْعَارَ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَآحْمَدَ وَإِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ عِيسَى يَقُولُ سَمِعْتُ وَكِيعًا يَقُولُ حِينَ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ لَا تَنْظُرُوا إِلَى قَوْلِ أَهْلِ الرَّأْيِ فِي هَذَا فَإِنَّ الْأَشْعَارَ سُنَّةٌ وَقَوْلُهُمْ بِذَعَةِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا السَّائِبِ يَقُولُ كُنَّا عِنْدَ وَكِيعٍ فَقَالَ لِرَجُلٍ مِمَّنْ يَنْظُرُ فِي الرَّأْيِ أَشْعَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُولُ أَبُو حَنِيفَةَ هُوَ مُثَلَّةٌ قَالَ الرَّجُلُ فَإِنَّهُ قَدْ رَوَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ أَنَّهُ قَالَ الْأَشْعَارُ مُثَلَّةٌ قَالَ فَرَأَيْتُ وَكِيعًا غَضِبَ غَضَبًا شَدِيدًا أَوْ قَالَ أَقُولُ لَكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُولُ قَالَ إِبْرَاهِيمُ مَا أَحَقَّكَ بِأَنْ تُحْبَسَ ثُمَّ لَا تُخْرَجَ حَتَّى تَنْزِعَ عَنْ قَوْلِكَ هَذَا.

(فائدہ) احناف نشان لگانے کے تو قائل ہیں لیکن ایسا نہ ہو کہ زخم گہرا ہو جائے اور جانور میں نقص پڑ جائے۔

خلاصۃ الابیاب: تقلید (گلے میں جوتا یا اور کوئی چمڑا ڈالنا) بالاتفاق سنت ہے تاکہ لوگ سمجھ جائیں کہ یہ ہدی خرقہ ہے۔ دوسرا طریقہ اشعار تھا جس کی صورت یہ ہے کہ اونٹ کی داہنی کروٹ میں نیزے سے زخم لگا دیا جاتا ہے یہ بھی جمہور کے نزدیک سنت ہے امام ابو حنیفہؒ بھی اس کی سنت ہونے کے قائل ہیں البتہ ان کے زمانے میں لوگ اشعار کرنے میں بہت زیادہ مبالغہ کرنے لگے تھے اور گہرے زخم لگا دیتے تھے جس سے جانوروں کو ناقابل برداشت تکلیف ہوتی تھی اس لئے انہوں نے اشعار سے روکا تھا ورنہ ان کا مقصود نفس اشعار سے روکنا نہ تھا بلکہ مبالغہ سے روکنا تھا۔ اگر امام ابو حنیفہؒ سے اشعار کے مکروہ ہونے کا کوئی دوسرا قول مروی ہے تو اس کا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ اشعار کے مقابلہ میں تقلید نعلین افضل ہے جس کی دلیل

ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جتنے بدنوں کا سوق (ہانکا) فرمایا ان میں سے ایک کا آپ ﷺ نے اشعار فرمایا باقی سب میں تقلید (گلے میں جوتا ڈالنا) کی صورت پر عمل کیا تھا۔ واضح رہے کہ حضرت عائشہؓ اور حضرت ابن عباسؓ سے ایسی روایات مروی ہیں کہ جن میں اشعار کرنے اور نہ کرنے کے اختیار کا پتہ چلتا ہے گویا کہ ان دونوں حضرات کے نزدیک اشعار نہ سنت ہے اور نہ مستحب بلکہ مباح ہے جس سے معلوم ہوا کہ امام ابوحنیفہؒ کا مسلک حضرت عائشہؓ اور حضرت ابن عباسؓ کے قریب قریب ہے۔ واللہ اعلم

باب ۶۱۵

باب ۶۱۵

۸۹۱: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے مقام قدید سے ہدی کا جانور خریدا۔ امام ابوہیثمی ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے ثوری کی روایت سے یحییٰ بن ییمان کی روایت کے علاوہ نہیں جانتے۔ نافع سے مروی ہے کہ ابن عمرؓ نے بھی مقام قدید سے ہی ہدی کا جانور خریدا۔ امام ابوہیثمی ترمذیؒ کہتے ہیں کہ یہ روایت اصح ہے۔

۸۹۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابُو سَعِيدٍ الْأَشْجُ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْيَمَانِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُيَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى هَذِيئَةً مِنْ قُذَيْدٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى ابْنِ الْيَمَانِ وَرَوَى عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ اشْتَرَى مِنْ قُذَيْدٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَهَذَا أَصَحُّ.

باب ۶۱۶: مقام قدید سے ہدی کا ہدی کے گلے میں

باب ۶۱۶: مَا جَاءَ فِي تَقْلِيدِ

ہارڈالنا

الْهَدْيِ لِلْمَقِيمِ

۸۹۲: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی ہدی کے ہار کے لئے رسیاں بٹا کرتی تھی پھر آپؐ نے نہ تو احرام باندھا اور نہ کپڑے ہی پہننا ترک کیے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے ہدی کے جانور کے گلے میں ہار ڈالتا ہے تو اس وقت اس پر سلعے ہوئے کپڑے یا خوشبو حرام نہیں ہوتی جب تک کہ وہ احرام نہ باندھے۔ بعض کہتے ہیں کہ ہدی کے گلے میں ہار ڈالنے (تقلید) کے ساتھ ہی اس پر وہ تمام چیزیں واجب ہو جاتی ہیں جو محرم پر واجب ہوتی ہیں۔

۸۹۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ فَتَلْتُ فَلَا يَنْدُ هَذِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَمْ يُحْرَمْ وَلَمْ يَتْرُكْ شَيْئًا مِنَ الثِّيَابِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا إِذَا قَلَّدَ الرَّجُلُ الْهَدْيَ وَهُوَ يُرِيدُ الْحَجَّ لَمْ يُحْرَمْ عَلَيْهِ شَيْءٌ مِنَ الثِّيَابِ وَالطَّيِّبِ حَتَّى يُحْرَمْ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا قَلَّدَ الرَّجُلُ الْهَدْيَ فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ مَا وَجَبَ عَلَى الْمُحْرَمِ.

حَالًا صَدَقَ الْبَابُ: شافعیہ اور حنابلہ کے نزدیک اونٹوں کی طرح بکریوں میں تقلید مشروع ہے حدیث

باب ان کی دلیل ہے۔ حنفیہ اور مالکیہ کے نزدیک قلاوہ ڈالنا اونٹوں اور گائے تیل کے ساتھ خاص ہے اس لئے کہ حضور ﷺ سے حج میں بکریاں لے جانا ثابت نہیں بلکہ اونٹ لے جانا ثابت ہے۔ واللہ اعلم۔

باب ۶۱۷: بکریوں کی تقلید کے بارے میں

باب ۶۱۷: مَا جَاءَ فِي تَقْلِيدِ الْغَنَمِ

۸۹۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ ۸۹۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی کی بکریوں کے گلے کے باروں کی رسیاں بنا کرتی تھی۔ پھر آپ ﷺ احرام نہیں باندھتے تھے (یعنی اپنے اوپر کسی چیز کو حرام نہیں کرتے تھے)۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اسی پر بعض صحابہ وغیرہ کا عمل ہے کہ بکریوں کے گلے میں بار ڈالے جائیں۔

۶۱۸: باب اگر ہدی کا جانور

مرنے کے قریب ہو تو کیا کیا جائے

۸۹۳: حضرت ناجیہ خزاعیؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ ہدی مرنے کے قریب ہو تو کیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا اسے ذبح کرو پھر اس کے گلے کی جوتی کو اس کے خون میں ڈبو دو پھر اسے لوگوں کے کھانے کے لئے چھوڑ دو۔ اس باب میں حضرت ذویب، ابو قبیصہ خزاعیؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ حدیث ناجیہ حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ اگر نفلی قربانی کا جانور مرنے کے قریب ہو تو وہ خود یا اس کے دوست اس کا گوشت نہ کھائیں بلکہ دوسرے لوگوں کو کھلا دیں اس طرح اس کی قربانی ہو جائے گی۔ امام شافعیؒ، احمد اور اسحقؒ کا یہی قول ہے وہ کہتے ہیں کہ اگر اس میں سے کچھ کھالیا تو جتنا کھایا ہے تو اتنا ہی تاوان ادا کرے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں اگر اس گوشت میں سے کچھ کھالیا تو اتنی قیمت ادا کرے۔

۶۱۹: باب قربانی کے اونٹ پر سوار ہونا

۸۹۵: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ ہدی کو ہانک کر لے جا رہا ہے۔ فرمایا اس پر سوار ہو جا۔ وہ عرض کرنے لگا یا رسول اللہ ﷺ یہ ہدی کا جانور ہے۔ آپ نے تیسری یا چوتھی مرتبہ فرمایا تجھ پر افسوس ہے یا تیری لئے ہلاکت ہے تو اس پر سوار ہو جا۔ اس باب

مہدی عن سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَقْبِلُ فَلَا بُدَّ هَذِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّهَا عِنَّمَا ثُمَّ لَا يُحْرَمُ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ يَرَوْنَ تَقْلِيدَ الْعَمَلِ.

۶۱۸: بَابُ مَا جَاءَ إِذَا عَطِبَ

الْهَدْيُ مَا يُضْنَعُ بِهِ

۸۹۴: حَدَّثَنَا هُرُوثُ بْنُ إِسْحَقَ الْهَمْدَانِيُّ نَا عَبْدَهُ بَنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ غُرُوةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ نَاجِيَةِ الْخَزَاعِيِّ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَضْنَعُ بِمَا عَطِبَ مِنَ الْهَدْيِ قَالَ انْحَرُهَا ثُمَّ اغْمِسْ نَعْلَهَا فِي دَمِهَا ثُمَّ خَلِّ بَيْنَ النَّاسِ وَبَيْنَهَا فَيَا كُلُّوْهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ ذَوَيْبِ أَبِي قَبِيصَةَ الْخَزَاعِيِّ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثٌ نَاجِيَةٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا فِي هَذِي التَّطَوُّعِ إِذَا عَطِبَ لَا يَأْكُلُ هُوَ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ رُقَّتِهِ وَيُخَلِّي بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّاسِ يَأْكُلُونَهُ وَقَدْ أَجْزَأَ عَنْهُ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَاسْحَقَ وَقَالُوا إِنْ أَكَلَ مِنْهُ شَيْئًا غَرِمَ بِقَدْرِ مَا أَكَلَ مِنْهُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا أَكَلَ مِنْ هَذِي التَّطَوُّعِ شَيْئًا فَقَدْ ضَمِنَ.

۶۱۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي رُكُوبِ الْبِدَنَةِ

۸۹۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ لَهُ ارْكَبْهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا بَدَنَةٌ فَقَالَ لَهُ فِي الثَّلَاثَةِ أَوْ فِي الرَّابِعَةِ ارْكَبْهَا وَيُحْك أَوْ وَيُلْك وَفِي الْبَابِ

عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ صَحِيحٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ فِي رُكُوبِ الْبِدْنَةِ إِذَا اخْتِاجَ إِلَى ظَهْرِهَا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاحْمَدُ وَاسْحَقُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَرْكَبُ مَا لَمْ يُضْطَرَّ إِلَيْهِ

میں حضرت علیؓ، ابو ہریرہؓ، اور جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث انسؓ صحیح حسن ہے۔ صحابہ کرامؓ اور تابعینؓ کی ایک جماعت نے ضرورت کے وقت قربانی کے جانور (ہدی) پر سوار ہونے کی رخصت (اجازت) دی ہے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ، اور اسحاقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ اس وقت تک سوار نہ ہو جب تک مجبور نہ ہو۔

خلاصة الابواب: حنفیہ کے نزدیک ایسے جانور کا گوشت مالداروں کو کھلانا جائز نہیں بلکہ اسے صرف فقراء کھا سکتے ہیں البتہ اگر وہ ہدی واجب تھی تو اس کے ذمہ ضروری ہے کہ اس کی جگہ دوسری ہدی قربان کرے اور یہ ہدی اس کی ملکیت ہوگئی چنانچہ اسے خود کھانے، غنی لوگوں اور فقراء کو کھلانے اور ہر قسم کے تصرف کا اختیار ہے یہی مذہب مالکیہ اور امام احمدؒ کا بھی ہے (۲) سفیان ثوریؒ، امام شعبہؒ، حسن بصریؒ، عطاء اور حنفیہ کے نزدیک سوار ہونا درست نہیں الا یہ کہ مجبور ہو تو جائز ہے۔ ان کی دلیل صحیح مسلم میں حضرت جابرؓ کی روایت ہے

۶۲۰: باب سر کے بال کس

طرف سے منڈوانے شروع کئے جائیں

۸۹۶: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب جمرہ عقبہ پر کنکریاں مارنے سے فارغ ہوئے تو قربانی کے جانور ذبح کئے۔ پھر حجام کو بلایا اور سر کی دائیں جانب اس کے سامنے کر دی۔ اس نے اس طرف سے سر موٹا۔ آپؐ نے وہ بال ابو طلحہؓ کو دئے۔ پھر حجام کی طرف بائیں جانب کی تو اس نے اس طرف بھی سر موٹا۔ پھر رسول اللہؐ نے فرمایا یہ بال لوگوں میں تقسیم کر دو۔

۸۹۷: ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ سے اور وہ ہشام سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۲۱: باب بال منڈوانا اور کتر وانا

۸۹۸: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرامؓ کی ایک جماعت نے سر کے بال منڈوائے جب کہ بعض صحابہؓ نے بال کتر وائے۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے ایک یا دو مرتبہ فرمایا اے اللہ سر کے

۶۲۰: بَابُ مَا جَاءَ بِأَيِّ جَانِبِ

الرَّاسِ يُبْدَأُ فِي الْحَلْقِ

۸۹۶: حَدَّثَنَا أَبُو عَمَارٍ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا رَمَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُرَةَ نَحَرَ نُسْكُهُ ثُمَّ نَازَلَ الْحَالِقَ شِقَّهُ الْأَيْمَنَ فَحَلَقَهُ فَأَعْطَاهُ أَبَا طَلْحَةَ ثُمَّ نَا وَلَهُ شِقُّهُ الْأَيْسَرَ فَحَلَقَهُ فَقَالَ أَقْسِمُ بَيْنَ النَّاسِ.

۸۹۷: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ نَحْوَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۶۲۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَلْقِ وَالتَّقْصِيرِ

۸۹۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَلَقَ طَائِفَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ قَالَ ابْنُ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَحِمَ اللَّهُ

بال مندوانے والوں پر رحم فرما پھر فرمایا بال کتروانے والوں پر بھی (اللہ رحم فرمائے)۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ، ابن ام حصینؓ، ماربؓ، ابوسعیدؓ، ابومریمؓ، حبشی بن جنادہؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے کہ اگر آدمی سر کے بال مندوانے تو بہتر ہے لیکن اگر سر کے بال کتروانے تو بھی جائز ہے۔ سفیان ثوریؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ کا یہی قول ہے۔

۶۲۲: باب عورتوں کے

لئے سر کے بال مندوانا حرام ہے

۸۹۹: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو سر کے بال مندوانے سے منع فرمایا۔

۹۰۰: خلاص اسی کے مثل روایت کرتے ہیں لیکن انہوں نے اس میں حضرت علیؓ کا ذکر نہیں کیا۔ امام ابویسی ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں اضطراب ہے۔ پھر یہ حدیث حماد بن سلمہ سے بھی قتادہ کے حوالے سے حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے عورت کو سر کے بال مندوانے سے منع فرمایا اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ عورت سر کے بال نہ مندوانے (یعنی حلق نہ کرے) بلکہ بال بکتر والے۔

۶۲۳: باب جو آدمی سر مندوالے ذبح سے پہلے اور

قربانی کر لے کنکریاں مارنے سے پہلے

۹۰۱: حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے قربانی سے پہلے سر مندوالیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا کوئی حرج نہیں اب قربانی کر لو۔ دوسرے شخص نے سوال کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کر لی۔

الْمُحَلِّقِينَ مَرَّةً وَ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ وَالْمُقَصِّرِينَ وَ فِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ ابْنِ أُمِّ الْحُصَيْنِ وَ مَارِبٍ وَ أَبِي سَعِيدٍ وَ أَبِي مُرَيْمٍ وَ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ وَ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَخْتَارُونَ لِلرَّجُلِ أَنْ يَحْلِقَ رَأْسَهُ وَ أَنْ يَقْصُرَ يَرُونَ أَنَّ ذَلِكَ يُجْزِئُ عَنْهُ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَ الشَّافِعِيِّ وَ أَحْمَدَ وَ إِسْحَقَ.

۶۲۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

الْحَلْقِ لِلنِّسَاءِ

۸۹۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْجَرَّاشِيُّ الْبَصْرِيُّ نَأْبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ نَاهَمًا عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خِلَاسِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَحْلِقَ الْمَرْأَةُ رَأْسَهَا.

۹۰۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَأْبُو دَاوُدَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ خِلَاسِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثٌ عَلِيٍّ فِيهِ إِضْطِرَابٌ وَ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ تَحْلِقَ الْمَرْأَةُ رَأْسَهَا وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ عَلَى الْمَرْأَةِ حَلْقًا وَ يَرَوْنَ أَنَّ عَلَيْهَا التَّقْصِيرَ.

۶۲۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ حَلَقَ قَبْلَ أَنْ

يَذْبَحَ أَوْ نَحَرَ قَبْلَ أَنْ يَرْمِيَ

۹۰۱: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ وَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ فَقَالَ أَذْبَحْ وَلَا حَرَجَ وَ سَأَلَهُ آخَرُ فَقَالَ

نَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ أَرْمِ وَلَا حَرَجَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَجَابِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ وَأَسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَحَدِيثُ حَسَنٍ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَاسْحَقُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا قَدَّمَ نُسْكَأَ قَبْلَ نُسْكِ فَعَلَيْهِ دَمٌ.

آپ ﷺ نے فرمایا کوئی حرج نہیں اب کنکریاں مار لو۔ اس باب میں حضرت علیؓ، جابرؓ، ابن عباسؓ، ابن عمرؓ، اور اسامہ بن شریکؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث عبداللہ بن عمروؓ حسن صحیح ہے۔ اکثر اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ امام احمدؒ اور اسحقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ افعال حج میں تقدیم و تاخیر سے جانور ذبح کرنا واجب ہے

(فائدہ) عبادلہ اربعہ مشہور ہیں۔ (۱) عبداللہ بن عمرؓ (۲) عبداللہ بن عباسؓ (۳) عبداللہ بن مسعودؓ (۴) عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ۔

خلاصۃ الابواب: حدیث باب سے معلوم ہوا کہ حلق (یعنی سرمندانہ) سرمندانے والے کے دائیں جانب سے ابتداء کرنا مستحب ہے (۲) علامہ عینیؒ فرماتے ہیں دونوں جانبوں کے بال نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوطحہؓ کو دے دیے تھے پس دائیں جانب کے بال تو حضرت ابوطحہؓ نے نبی کریم ﷺ کے حکم سے (ایک ایک دو دو کر کے) لوگوں میں تقسیم کر دیے اور بائیں جانب کے آپ ﷺ کے حکم سے اپنی اہلیہ حضرت ام سلیمؓ کو دیدئے۔ اس طرح کی احادیث سلف صالحین کے تبرکات کے بارے میں اصل کی حیثیت رکھتی ہیں۔ حضرت خالد بن ولیدؓ نے جنگ یمامہ میں اپنی جان کو خطرہ میں ڈال کر وہ ٹوپی حاصل کر لی تھی جس میں حضور ﷺ کے موئے مبارک تھے۔ (۳) اس پر اتفاق ہے کہ حلق (سرمندانہ) افضل قصر سے یعنی (بال ترشوانا) پھر اس پر بھی اتفاق ہے کہ حلق اور قصر ارکان حج و عمرہ اور ان کے مناسک میں سے ہیں اور ان کے بغیر حج و عمرہ میں کوئی بھی مکمل نہیں ہوتا۔

۶۲۴: باب احرام کھولنے کے بعد طواف زیارت

۶۲۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي الطَّيِّبِ

سے پہلے خوشبو لگانا

عِنْدَ الْإِحْلَالِ قَبْلَ الزِّيَارَةِ

۹۰۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام باندھنے سے پہلے خوشبو لگائی۔ اور نحر کے دن دس ذوالحجہ کو طواف زیارت سے پہلے ایسی خوشبو لگائی جس میں مسک بھی تھا (یعنی مشک والی خوشبو) اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا حسن صحیح ہے۔ اکثر صحابہؓ و تابعینؓ کا اسی حدیث پر عمل ہے کہ محرم کے لئے قربانی کے دن (یعنی دس ذوالحجہ کو) جمرہ عقبہ پر کنکریاں مارنے۔ قربانی کرنے اور حلق یا قصر کروانے کے بعد عورتوں کے علاوہ تمام چیزیں حلال ہو جاتی ہیں۔ امام شافعیؒ،

۹۰۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَاهِشِيمَ نَا مَنْصُورُ ابْنُ زَادَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ وَيَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ بِطَيِّبٍ فِيهِ مِسْكٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ يَرَوْنَ أَنَّ الْمُحْرِمَ إِذَا رَمَى جَمْرَةَ الْعُقْبَى يَوْمَ النَّحْرِ وَذَبَحَ وَحَلَّقَ أَوْ قَصَرَ فَقَدْ حَلَّ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ حَرُمَ عَلَيْهِ إِلَّا النِّسَاءَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَ

احمدؒ اور اسحقؒ کا یہی قول ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عورتوں اور خوشبو کے علاوہ اس کے لئے تمام چیزیں حلال ہو جاتی ہیں۔ بعض صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ اور اہل کوفہ کا یہی قول ہے۔

۶۲۵: باب حج میں

لبیک کہنا کب ترک کیا جائے

۹۰۳: حضرت فضل بن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے مزدلفہ سے منیٰ تک مجھے اپنے ساتھ سواری پر بٹھالیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جمرہ عقبہ کو نکلیاں مارنے تک لبیک کہتے رہے۔ اس باب میں حضرت علیؓ ابن مسعودؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسی پر اہل علم صحابہؓ و تابعینؓ کا عمل ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حاجی کو تلبیہ پڑھنا اسی وقت چھوڑنا چاہیے جب جمرہ عقبہ کو نکلیاں مارے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحقؒ کا یہی قول ہے۔

۶۲۶: باب عمرے میں

تلبیہ پڑھنا کب ترک کرے

۹۰۴: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ عمرے میں تلبیہ پڑھنا اس وقت چھوڑتے تھے جب حجر اسود کو بوسہ دیتے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عباسؓ صحیح ہے۔ اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ عمرے میں تلبیہ اس وقت تک ختم نہ کرے جب تک حجر اسود کو بوسہ نہ دے لے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ جب مکہ کی آبادی میں پہنچ جائے تو تلبیہ ترک کر دے لیکن عمل رسول اللہ ﷺ کی حدیث پر ہی ہے۔ سفیانؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

أَحْمَدُ وَ إِسْحَقُ وَقَدْ رَوَى عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ حَلَّ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا النِّسَاءَ وَالطِّيبَ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ أَهْلِ الْكُوفَةِ.

۶۲۵: بَابُ مَا جَاءَ مَتَى يَقْطَعُ

التَّلْبِيَةُ فِي الْحَجِّ

۹۰۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَرَدْتُ أَنْ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَمْعٍ إِلَى مَنَى فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقْبَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِئِنَّ الْحَاجَّ لَا يَقْطَعُ التَّلْبِيَةَ حَتَّى يَرْمِيَ الْجَمْرَةَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَ إِسْحَقَ.

۶۲۶: بَابُ مَا جَاءَ مَتَى يَقْطَعُ

التَّلْبِيَةُ فِي الْعُمْرَةِ

۹۰۴: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَا هُشَيْمٌ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ يَرْفَعُ الْحَدِيثُ أَنَّهُ كَانَ يُمَسِّكُ عَنِ التَّلْبِيَةِ فِي الْعُمْرَةِ إِذَا اسْتَلَمَ الْحَجَرَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا لَا يَقْطَعُ الْمُعْتَمِرُ التَّلْبِيَةَ حَتَّى يَسْتَلِمَ الْحَجَرَ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا انْتَهَى إِلَى بَيْتِ مَكَّةَ قَطَعَ التَّلْبِيَةَ وَالْعَمَلُ عَلَى حَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ بِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ وَ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَ إِسْحَقُ.

خلاصۃ الابیاب: جمہور ائمہ کا مسلک یہی ہے کہ حج میں تلبیہ وقت احرام سے جمرہ عقبہ کی رمی تک رہتا

ہے پھر ان میں اختلاف ہے امام ابو حنیفہؒ سفیان ثوریؒ امام شافعیؒ اور ابو ثورؒ کے نزدیک جمرہ عقبہ پر پہلی کنکری مارنے کے ساتھ ہی تلبیہ ختم ہو جائیگا۔ امام احمدؒ اور امام اسحاقؒ کے نزدیک جمرہ عقبہ کی رمی مکمل کرنے تک تلبیہ جاری رہے گا ان کی دلیل حدیث باب اپنے ظاہر کے اعتبار سے ہے۔ حنفیہ اور شافعیہ کی دلیل بیہقی کی روایت ہے (۲) حدیث باب امام ابو حنیفہؒ اور امام شافعیؒ کا مسلک ہے کہ عمرہ کرنے والے کا تلبیہ (طواف شروع کرنے تک) اسلام حجرا سود تک جاری رہے گا۔ واللہ اعلم

۶۲۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي طَوَافِ

۶۲۷: باب رات کو طواف

الزِّيَارَةِ بِاللَّيْلِ

زیارت کرنا

۹۰۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَّرَ طَوَافَ الزِّيَارَةِ إِلَى اللَّيْلِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي أَنْ يُؤَخَّرَ طَوَافُ الزِّيَارَةِ إِلَى اللَّيْلِ وَاسْتَحَبَّ بَعْضُهُمْ أَنْ يُؤَخَّرَ وَلَوْ إِلَى آخِرِ آيَاتِ مَنْى.

۹۰۵: حضرت ابن عباسؓ اور حضرت عائشہؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے طواف زیارت میں رات تک تاخیر کی۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ بعض اہل علم نے اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے طواف زیارت میں رات تک تاخیر کی اجازت دی ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ نحر کے دن طواف زیارت کرنا مستحب ہے۔ بعض علماء نے منیٰ میں قیام کے آخر تک بھی طواف زیارت کی اجازت دی ہے۔

خُلاصَةُ الْبَابِ:

(۱) بظاہر حدیث باب سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے طواف زیارت رات کے وقت کیا لیکن دوسری تمام روایات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے طواف زیارت دن میں فرمایا تھا اس لئے حدیث میں علماء نے مختلف تاویلات کی ہیں ان میں سے ایک تاویل یہ ہے کہ آپ ﷺ نے طواف زیارت رات کے وقت کرنے کی اجازت دی یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ ﷺ نے خود رات کے وقت طواف زیارت کیا۔ (۲) نبی کریم ﷺ کا منیٰ سے واپسی کے موقع پر بطحاء مکہ یعنی محصب میں نزول قصد تھا لیکن مقصود و سفر مدینہ میں صرف آسانی پیدا کرنا ہی نہ تھا بلکہ اللہ لطیف و خیر کی قدرت کا اظہار مقصود تھا کہ جس وادی میں کفر پر قسمیں کھائی گئی تھیں اور مومنین سے شعب ابی طالب میں مقاطعہ کیا گیا تھا آج ان سب علاقوں میں حق تعالیٰ شانہ نے مومنین کو فلاح بنا کر مشرکین کو مغلوب کر دیا گویا وہاں آپ ﷺ کا اترنے سے مقصود تذکیر نعمت اور تحدیث نعمت تھا۔

۶۲۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي نُزُولِ الْأَبْطَحِ

۶۲۸: باب وادی ابطح میں اترنا

۹۰۶: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَغُثْمَانُ يَنْزِلُونَ الْأَبْطَحَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ رَافِعٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثٌ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَدْ اسْتَحَبَّ بَعْضُ أَهْلِ

۹۰۶: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ، ابو بکرؓ، عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ وادی ابطح میں اترتے تھے۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، ابو رافع رضی اللہ عنہ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اسے صرف عبدالرزاق کی عبید اللہ بن عمر سے روایت سے پہچانتے ہیں۔ بعض اہل علم کے نزدیک وادی ابطح میں ٹھہرنا

مستحب ہے واجب نہیں۔ جو چاہے تو ٹھہرے ورنہ واجب نہیں۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ وادی الطح میں اترنا حج کے افعال میں سے نہیں ہے۔ یہ ایک مقام ہے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اترتے تھے۔

۹۰۷: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں تحصیب کوئی (لازمی) چیز نہیں وہ تو ایک منزل ہے جہاں حضور ﷺ اترتے تھے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں تحصیب کا مطلب وادی الطح میں اترنا ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۶۲۹:

۹۰۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وادی الطح میں اس لئے اترتے تھے کہ وہاں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا (مدینہ کی طرف) جانا آسان تھا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابن ابی عمر نے بواسطہ سفیان، ہشام بن عروہ اس کے ہم معنی روایت کی ہے۔

باب ۶۳۰: بچے کا حج

۹۰۹: حضرت بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ ایک عورت ایک بچے کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا اس کا بھی حج صحیح ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں اور ثواب تجھے ملے گا۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ جابرؓ کی حدیث غریب ہے۔

۹۱۰: تنبیہ، قزاعہ بن سوید باہلی سے وہ محمد بن منکدر سے اور وہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً اس کے مثل روایت کرتے ہیں جب کہ محمد بن منکدر سے مرسل بھی روایت ہے۔

۹۱۱: حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرے

الْعِلْمُ نَزُولُ الْأَبْطَحِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَرَوْا ذَلِكَ وَاجِبًا إِلَّا مَنْ أَحَبَّ ذَلِكَ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَنَزُولُ الْأَبْطَحِ لَيْسَ مِنَ النَّسَكِ فِي شَيْءٍ إِنَّمَا هُوَ مَنْزِلٌ نَزَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۹۰۷: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنْ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَيْسَ التَّحْصِيبُ بِشَيْءٍ إِنَّمَا هُوَ مَنْزِلٌ نَزَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عِيسَى التَّحْصِيبُ نَزُولُ الْأَبْطَحِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

باب ۶۲۹:

۹۰۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى نَافِعُ بْنُ زُرَيْعٍ نَافِعُ بْنُ حَبِيبٍ الْمُعَلَّمُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّمَا نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَبْطَحَ لِأَنَّهُ كَانَ أَسْمَحَ لَخُرُوجِهِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ نَحْوَهُ.

باب ۶۳۰: مَا جَاءَ فِي حَجِّ الصَّبِيِّ

۹۰۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ الْكُوفِيُّ نَافِعُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ رَفَعَتْ امْرَأَةٌ صَبِيًّا لَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْهَذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۹۱۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَرْثُومٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ أَبِي هَالٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ وَقَدْ رَوَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مَرْسَلًا.

۹۱۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَافِعُ بْنُ حَاتِمٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ

والد نے حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا میں بھی انکے ساتھ تھا اس وقت میری عمر سات سال تھی۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر اجماع ہے کہ نابالغ بچے کا حج کر لینے سے فرض ساقط نہیں ہوتا اسی طرح غلام کا بھی حالت غلامی میں کیا ہوا حج کافی نہیں اسے آزاد ہونے کے بعد دوسرا حج کرنا ہوگا۔ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، شافعی رحمۃ اللہ علیہ، احمد رحمۃ اللہ علیہ اور اسحاق رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے۔

مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَجَّ أَبِي أَبِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَأَنَا ابْنُ سَبْعِ سِنِينَ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ أَجْمَعَ أَهْلُ الْعِلْمِ أَنَّ الصَّبِيَّ إِذَا حَجَّ قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَ فَعَلَيْهِ الْحَجُّ إِذَا أَذْرَكَ لَا تُجْزَى عَنْهُ تِلْكَ الْحَجَّةُ عَنْ حَجَّةِ الْإِسْلَامِ وَكَذَلِكَ الْمَمْلُوكُ إِذَا حَجَّ فِي رِقِّهِ ثُمَّ أَعْتَقَ فَعَلَيْهِ الْحَجُّ إِذَا وَجَدَ إِلَى ذَلِكَ سَبِيلًا وَلَا يُجْزَى عَنْهُ مَا حَجَّ فِي حَالِ رِقِّهِ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَاحْمَدُ وَإِسْحَاقُ.

۹۱۲: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ جب ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حج کرتے تو عورتوں کی طرف سے تلبیہ (لبیک) کہتے اور بچوں کی طرف سے کنکریاں مارتے تھے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں اہل علم کا اسی پر اجماع ہے کہ عورت کی طرف سے کوئی دوسرا تلبیہ (لبیک) نہ کہے بلکہ وہ خود کہے لیکن اس کے لئے آواز بلند کرنا مکروہ ہے۔

۹۱۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْوَاسِطِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ نُمَيْرٍ عَنْ أَشْعَثِ بْنِ سَوَّارٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا إِذَا حَجَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنَّا نُلَبِّي عَنِ النِّسَاءِ وَنَرْمِي عَنِ الصِّبْيَانِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الرَّوْجِ وَقَدْ أَجْمَعَ أَهْلُ الْعِلْمِ أَنَّ الْمَرْأَةَ لَا يُلَبِّي عَنْهَا غَيْرَهَا بَلْ هِيَ تُلَبِّي وَيُكْرَهُ لَهَا رَفْعُ الصَّوْتِ بِالتَّلْبِيَةِ.

۶۳۱: باب بہت بوڑھے اور میت کی طرف

۶۳۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَجِّ عَنْ

سے حج کرنا

الشَّيْخِ الْكَبِيرِ الْمَيِّتِ

۹۱۳: حضرت فضل بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ قبیلہ نضیم کی ایک عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے والد پر حج فرض ہے اور وہ بہت بوڑھے ہیں، اونٹ کی پیٹھ پر بیٹھ بھی نہیں سکتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم ان کی طرف سے حج کر لو۔ اس باب میں حضرت علیؓ، بریدہؓ، حصین بن عوفؓ، ابورزین عقیلیؓ، سودہ رضی اللہ عنہ، اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔ یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی بواسطہ سنان بن عبد اللہ جہنی ان کی پھوپھی سے مروی ہے

۹۱۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَّارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ خَضَعَمَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبِي أَذْرَكَهُ فَرِيضَةُ اللَّهِ فِي الْحَجِّ وَهُوَ شَيْخٌ كَبِيرٌ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى ظَهْرِ الْبَعِيرِ قَالَ حُجَّ عَنْهُ وَلَهُ الْبَابُ عَنْ عَلِيٍّ وَبُرَيْدَةَ وَحَصِينَ بْنِ عَوْفٍ وَابْنِ رَزِينٍ الْعَقِيلِيِّ وَسُودَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ الْفَضْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی یہ مرفوعاً مروی ہے۔
امام ترمذی کہتے ہیں میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری سے
ان روایات کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا کہ اس باب میں
اصح روایت ابن عباس کی فضل بن عباس سے مرفوعاً روایت
ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں یہ بھی احتمال ہے کہ حضرت ابن
عباس نے یہ حدیث فضل بن عباس وغیرہ کے واسطے سے
حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سن کر مرسل روایت کی ہو۔ امام
ترمذی فرماتے ہیں کہ اس باب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
سے مروی کئی احادیث صحیح ہیں۔ اسی حدیث پر صحابہؓ تابعین کا
عمل ہے۔ سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق کا
بھی یہی قول ہے کہ میت کی طرف سے حج کیا جاسکتا ہے۔ امام
مالک فرماتے ہیں کہ اگر میت نے مرنے سے پہلے حج کرنے
کی وصیت کی تھی تو اس کی طرف سے حج کیا جائے۔ بعض علماء
نے زندہ کی طرف سے بھی حج کرنے کی اجازت دی ہے جب
کہ وہ بوڑھا ہو یا ایسی حالت میں ہو کہ حج نہ کر سکتا ہو۔ ابن
مبارک اور امام شافعی کا یہی قول ہے۔

أَيْضًا عَنْ سِنَانِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْجُهَنِيِّ عَنْ عَمَّتِهِ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذِهِ الرِّوَايَاتِ
فَقَالَ أَصَحُّ شَيْءٍ فِي هَذَا الْبَابِ مَا رَوَى ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ
الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
مُحَمَّدٌ وَيُحْتَمَلُ أَنْ يَكُونَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَمِعَهُ مِنَ الْفَضْلِ
وَعَبْرِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَوَى هَذَا
فَارْسَلَهُ وَلَمْ يَذْكُرِ الَّذِي سَمِعَهُ مِنْهُ قَالَ أَبُو عِيسَى وَقَدْ
صَحَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْبَابِ غَيْرُ
حَدِيثٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَبِهِ يَقُولُ الثَّوْرِيُّ وَ
ابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَاحْمَدُ وَإِسْحَاقُ يَرَوْنَ أَنَّ
يُحْجُّ عَنِ الْمَيِّتِ وَقَالَ مَالِكٌ إِذَا أَوْصَى أَنْ يُحْجَّ عَنْهُ
حُجٌّ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُهُمْ أَنْ يُحْجَّ عَنِ الْحَيِّ إِذَا كَانَ
كَبِيرًا أَوْ بِحَالٍ لَا يَقْدِرُ أَنْ يُحْجَّ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ
الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ.

خلاصۃ الابواب: اس پر علماء کا اتفاق ہے کہ بچہ اگر حج کرے تو درست ہو جاتا ہے اور یہ حج نفل ہوگا
جس کا ثواب اس کے ولی کو ملے گا اور بالغ ہونے کے بعد اس کو فریضہ حج مستقلاً ادا کرنا ہوگا (۲) حدیث باب کا مطلب یہ ہے کہ
عورتیں تلبیہ اونچی آواز سے نہ پڑھیں۔

۶۳۲: باب اسی سے متعلق

۶۳۲: بَابُ مِنْهُ

۹۱۴: حضرت ابو زین عقیلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا
رسول اللہ ﷺ میرے والد بہت بوڑھے ہیں نہ حج کر سکتے
ہیں نہ عمرہ اور نہ سواری پر بیٹھنے کے قابل ہیں آپ ﷺ نے
فرمایا تم اپنے باپ کی طرف سے حج اور عمرہ کرلو۔ امام ابو عیسیٰ
ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی
طرف سے عمرے کا ذکر صرف اسی حدیث میں ہے کہ کسی

۹۱۴: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عِيسَى نَا وَكَيْفَ عَنْ شُعْبَةَ
عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ عَنْ أَبِي
رَزِينٍ الْعُقَيْلِيِّ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ لَا يَسْتَطِيعُ
الْحَجَّ وَلَا الْعُمْرَةَ وَلَا الظَّعْنَ قَالَ حُجَّ عَنْ أَبِيكَ
وَاعْمُرْ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ
وَأَمَّا ذِكْرُ الْعُمْرَةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

دوسرے کی طرف سے بھی کیا جاسکتا ہے۔ ابورزین عقیلی کا نام لقیط بن عامر ہے۔

۹۱۵: حضرت عبداللہ بن بریدہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ایک عورت نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا میری ماں فوت ہو چکی ہیں۔ انہوں نے حج نہیں کیا۔ کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں تم ان کی طرف سے حج کرو۔ امام ابویسلی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ تَغْتَمِرَ الرَّجُلُ عَنْ غَيْرِهِ وَأَبُورَزَيْنِ الْعَقِيلِيُّ اسْمُهُ لَقِيطُ ابْنِ عَامِرٍ.

۹۱۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى نَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَلَمْ تَحُجَّ أَفَأَحُجُّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ حُجِّي عَنْهَا قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

خُلاَصَةُ الْبَابِ : حنفیہ کے نزدیک جو عبادات محض مالی ہیں ان میں نیابت درست ہے جو محض بدنی عبادت ہیں ان میں نیابت درست نہیں اور جو عبادات مالی بھی ہوں اور بدنی بھی ہوں جیسے حج ان میں سخت کمزوری اور عاجزی کے وقت درست ہے امام مالک کے نزدیک حج میں نیابت درست نہیں البتہ امام شافعی اس مسئلہ میں امام ابوحنیفہ کے ساتھ ہیں۔

۶۳۳: باب عمرہ واجب ہے یا نہیں

۹۱۶: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عمرے کے بارے میں پوچھا گیا کہ کیا عمرہ واجب ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں اگر تم عمرہ کرو تو بہتر ہے (یعنی افضل ہے)۔ امام ابویسلی ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض علماء کا یہی قول ہے کہ عمرہ واجب نہیں اور کہا جاتا ہے کہ حج کی دو قسمیں ہیں حج اکبر جو قربانی کے دن یعنی دس ذوالحجہ کو ہوتا ہے اور دوسرا حج اصغر یعنی عمرہ۔ امام شافعی فرماتے ہیں عمرہ سنت ہے کسی نے اس کے ترک کی اجازت نہیں دی اور نہ ہی اس کے نفل ہونے کے متعلق کوئی روایت ثابت ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں کہ ایک روایت اسی طرح کی ہے لیکن ضعیف ہے۔ اس سے استدلال نہیں کیا جاسکتا ہمیں معلوم ہوا ہے کہ حضرت ابن عباسؓ اسے واجب کہتے تھے۔

۶۳۴: باب اسی سے متعلق

۹۱۷: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ عمرہ قیامت تک حج میں داخل ہو گیا۔ اس باب

۶۳۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعُمْرَةِ أَوْ أَجَبَةً هِيَ أَمْ لَا

۹۱۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَانِيُّ ثنا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ سَأَلَ عَنِ الْعُمْرَةِ أَوْ أَجَبَةً هِيَ قَالَ لَا وَأَنَّ تَغْتَمِرُوا هُوَ أَفْضَلُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا الْعُمْرَةُ لَيْسَتْ بِوَاجِبَةٍ وَكَانَ يَقَالُ هُمَا حَجَّانِ الْحَجُّ الْأَكْبَرُ يَوْمَ النَّحْرِ وَالْحَجُّ الْأَصْغَرُ الْعُمْرَةُ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ الْعُمْرَةُ سُنَّةٌ لَا نَعْلَمُ أَحَدًا رَخَّصَ فِي تَرْكِهَا وَنَسَسَ فِيهَا شَيْءً ثَابِتٌ بَانَهَا تَطَوُّعٌ قَالَ وَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ ضَعِيفٌ لَا يَقُومُ بِمِثْلِهِ الْحُجَّةُ وَقَدْ نَلَعَا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ يُوجِبُهَا.

۶۳۴: باب منه

۹۱۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَدَدٍ السَّيِّ تَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ بُرَيْدَةَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مُحَاوِدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ

میں حضرت سراقہ بن مالک بن جعشم اور جابر بن عبد اللہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس حسن ہے اس کا معنی یہ ہے کہ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ امام شافعی، احمد، اور اسحق کا یہی قول ہے۔ اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ دور جاہلیت کے لوگ حج کے مہینوں میں عمرہ نہیں کرتے تھے۔ جب اسلام آیا تو نبی اکرم ﷺ نے اس کی اجازت دی اور فرمایا قیامت تک عمرہ حج میں داخل ہو گیا۔ یعنی حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے میں کوئی حرج نہیں حج کے مہینے شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ کے دس دن ہیں۔ حج کے لئے تلبیہ (لبیک کہنا) انہی چار مہینوں میں جائز ہے۔ پھر حرام کے مہینے رجب ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم ہیں۔ کئی راوی علماء صحابہ وغیرہ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَرَّاقَةَ بْنِ مَالِكٍ بْنِ جُعْشَمٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ لَا بَأْسَ بِالْعُمْرَةِ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ وَهَكَذَا قَالَ الشَّافِعِيُّ وَاحْمَدُ وَاسْحَقُ وَمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوا لَا يَعْتَمِرُونَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ قَالَ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ يَعْنِي لَا بَأْسَ بِالْعُمْرَةِ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ وَأَشْهُرِ الْحَجِّ شَوَّالٌ وَذُو الْقَعْدَةِ وَعَشْرٌ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ لَا يَنْبَغِي لِلرَّجُلِ أَنْ يَهْلَ بِالْحَجِّ إِلَّا فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ وَأَشْهُرِ الْحُرْمِ رَجَبٌ وَذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمَحْرَمُ هَكَذَا رَوَى قَالَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ.

خلاصہ الالباب: راجح قول یہ ہے کہ عمرہ سنت مؤکدہ ہے امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک پانچ دنوں میں عمرہ مکروہ ہے یوم عرفہ، یوم النحر اور ایام تشریق کے تین دن یعنی گیارہویں بارہویں تیرہویں تاریخ میں۔ امام مالک، حسن بصری اور محمد بن سیرین کے نزدیک سال میں ایک سے زائد عمرہ مکروہ ہے امام شافعیؒ کے نزدیک زیادہ عمرے کرنے میں کوئی حرج نہیں بلکہ مستحب ہے۔ (۲) جمہور کے نزدیک حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اشہیر حج (شوال، ذوالقعدہ اور ذی الحج کے ابتدائی دنوں میں عمرہ درست ہے

۶۳۵: باب عمرے کی فضیلت

۹۱۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عمرہ دوسرے عمرے تک کے گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مقبول کا بدلہ جنت ہی ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۳۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي ذِكْرِ فَضْلِ الْعُمْرَةِ

۹۱۸: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَمِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ تَكْفِّرُهَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۶۳۶: باب تنعيم سے عمرے کے لئے جانا

۹۱۹: حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو تنعيم سے عمرے کے لئے احرام بندھوالاؤ۔

۶۳۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعُمْرَةِ مِنَ التَّنْعِيمِ

۹۱۹: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن

صحیح ہے۔

۶۳۷: باب جمرانہ سے عمرے کے

لئے جانا

۹۲۰: حضرت عمرش کعبیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جمرانہ سے رات کے وقت عمرے کا احرام باندھ کر نکلے اور رات ہی کو مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے۔ اپنا عمرہ پورا کیا پھر اسی وقت مکہ سے واپس چل پڑے اور صبح تک جمرانہ میں پہنچے جیسے کوئی کسی کے ہاں رات رہتا ہے پھر زوال آفتاب کے وقت نکلے اور سرف میدان کی طرف تشریف لے گئے یہاں تک کہ مزدلفہ کے ساتھ ساتھ میدان سرف کے وسط میں پہنچ گئے۔ اسی لئے لوگوں پر آپ ﷺ کا یہ عمرہ پوشیدہ رہا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم عمرش کعبی کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس روایت کے علاوہ کوئی روایت نہیں جانتے۔

۶۳۸: باب رجب میں عمرہ کرنا

۹۲۱: حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمرؓ سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے کون سے مہینے میں عمرہ کیا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا رجب میں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ابن عمرؓ نبی اکرم ﷺ کے ہر عمرے میں ان کے ساتھ تھے۔ لیکن آپ ﷺ نے رجب میں کبھی عمرہ نہیں کیا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ میں نے امام بخاریؒ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ حبیب بن ابی ثابت نے عروہ بن زبیر سے کوئی حدیث نہیں سنی۔

۹۲۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے ان میں سے ایک رجب کے مہینے میں تھا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث

وَسَلَّمَ أَمْرَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنْ يُعِمِّرَ عَائِشَةَ مِنْ التَّعْمِيمِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۶۳۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعُمْرَةِ

مِنَ الْجَعْرَانَةِ

۹۲۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ مُزَاحِمِ بْنِ أَبِي مُزَاحِمٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُعْرِشِ الْكُفَيْيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْجَعْرَانَةِ لَيْلًا مُعْتَمِرًا فَدَخَلَ مَكَّةَ لَيْلًا فَقَضَى عُمْرَتَهُ ثُمَّ خَرَجَ مِنْ لَيْلَتِهِ فَأَصْبَحَ بِالْجَعْرَانَةِ كَتَابَتْ فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ مِنْ الْغَدِ خَرَجَ مِنْ بَطْنِ سَرْفٍ حَتَّى جَاءَ مَعَ الطَّرِيقِ طَرِيقِ جَمْعٍ بَطْنِ سَرْفٍ فَمِنْ أَجْلِ ذَلِكَ خَفِيَثَ عُمْرَتُهُ عَلَى النَّاسِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَلَا نَعْرِفُ لِمُعْرِشِ الْكُفَيْيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ.

۶۳۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي عُمْرَةِ رَجَبٍ

۹۲۱: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عِيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ فِي أَيِّ شَهْرٍ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فِي رَجَبٍ قَالَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ مَا اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَّا وَهُوَ مَعَهُ تَعْنِي ابْنُ عُمَرَ وَمَا اعْتَمَرَ فِي شَهْرِ رَجَبٍ قَطُّ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ.

۹۲۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى نَا شَيْبَانُ عَنْ مَنصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ أَرْبَعًا اخْدَهْنِ فِي رَجَبٍ

غریب حسن صحیح ہے۔

۶۳۹: باب ذیقعدہ میں عمرہ کرنا

۹۲۳: حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذیقعدہ کے مہینے میں عمرہ کیا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

۶۴۰: باب رمضان میں عمرہ کرنا

۹۲۴: حضرت ام معقلؓ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان میں عمرہ کرنے کا ثواب حج کے برابر ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ، جابرؓ، ابو ہریرہؓ، انسؓ اور وہب بن خبیشؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں انہیں ہرم بن خبیش بھی کہا جاتا ہے۔ بیان اور جابر نے شععی سے وہب بن خبیش اور داؤد اودی نے شععی سے ہرم بن خبیش نقل کیا۔ لیکن وہب بن خبیش زیادہ صحیح ہے۔ حدیث ام معقل اس سند سے حسن غریب ہے۔ امام احمدؒ اور اسحقؒ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ رمضان میں عمرہ ایک حج کے برابر ہے۔ امام اسحقؒ کہتے ہیں کہ اس حدیث کا مطلب اسی طرح ہے جیسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ”قل هو اللہ احد“ پڑھی اس نے قرآن کا ایک تہائی پڑھا۔

قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۶۳۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي عُمْرَةِ ذِي الْقَعْدَةِ.

۹۲۳: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ ثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ السُّلَوِيُّ الْكُوفِيُّ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَمَرَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ.

۶۴۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي عُمْرَةِ رَمَضَانَ

۹۲۴: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَابُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ ثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ ابْنِ أُمِّ مَعْقِلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ وَابْنِ هُرَيْرَةَ وَانْسٍ وَوَهْبِ بْنِ خَبِيشٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَ يُقَالُ هَرَمٌ بَنُ خَبِيشٍ وَقَالَ يَزِيدُ وَجَابِرُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ وَحْبِ بْنِ خَبِيشٍ وَقَالَ دَاوُدُ الْأَوْدِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ هَرَمِ بْنِ خَبِيشٍ وَوَهْبٍ أَصَحُّ وَحَدِيثُ أُمِّ مَعْقِلٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَالَ أَحْمَدُ وَاسْحَقُ قَدْ ثَبَتَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عُمْرَةَ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً قَالَ إِسْحَقُ مَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ مِثْلُ مَا رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فَقَدْ قَرَأَ ثُلُثَ الْقُرْآنِ.

خلاصۃ الابیواب:

(۱) عمرہ کا بہت ثواب بیان فرمایا (۲) اہل مکہ کے لئے عمرہ کی میقات محل ہے خواہ وہ تنعم ہو یا حل کا کوئی اور حصہ۔ ائمہ اربعہ کا یہی مذہب ہے۔ چونکہ تنعم دوسری حدود محل کے مقابلے میں قریب تھی اس لئے آپ ﷺ نے تنعم سے عمرہ کرانے کے لئے کہا (۳) ماہ رجب میں عمرہ کے بارے میں حضرت عائشہؓ کا بیان صحیح ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے رجب میں کوئی عمرہ نہیں کیا واللہ اعلم۔ (۴) رمضان میں عمرہ کرنے کا ثواب حج کے برابر ہے لیکن حجۃ الاسلام کے قائم مقام نہ ہوگا۔

۶۴۱: باب جو حج کے لئے

۶۴۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الَّذِي يُهْلُ

بِالْحَجِّ فَيَكْسِرُ أَوْ يَعْرِجُ

۹۲۵: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ نَا حَجَّاجُ الصَّوَّافِ نَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَجَّاجُ بْنُ عَمْرِو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَسَرَ أَوْ عَرَجَ فَقَدْ حَلَّ وَ عَلَيْهِ حَجَّةٌ أُخْرَى فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِأَبِي هُرَيْرَةَ وَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَا صَدَقَ.

۹۲۶: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ عَنِ الْحَجَّاجِ مِثْلَهُ قَالَ وَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَ هَكَذَا رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْحَجَّاجِ الصَّوَّافِ نَحْوُ هَذَا الْحَدِيثِ وَ رَوَى مَعْمَرٌ وَ مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرِو عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْحَدِيثُ وَ حَجَّاجُ الصَّوَّافِ لَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِهِ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ رَافِعٍ وَ حَجَّاجُ ثِقَّةٌ حَافِظٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ رَوَاهُ مُعْمَرٌ وَ مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ أَصَحُّ.

۹۲۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرِو عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۲۴۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَشْتِرَاطِ فِي الْحَجِّ

۹۲۸: حَدَّثَنَا زَيَْادُ بْنُ أَبِي الْبَغْدَادِيِّ نَا عُبَادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ ضَبَاعَةَ بِنْتَ الزُّبَيْرِ أَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ أَفَأَشْتَرِطُ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ كَيْفَ أَقُولُ قَالَ قُولِي

لِبَيْكِ بِكَارِنِي كَيْفَ بَعْدَ زَحْمِي يَا مَعْذُورٌ هُوَ جَائِزٌ

۹۲۵: حضرت عکرمہؓ سے روایت ہے کہ مجھے حجاج بن عمروؓ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کا کوئی عضو ٹوٹ گیا یا لنگڑا ہو گیا تو وہ احرام سے نکل گیا اب اس پر دوسرے سال (یعنی آئندہ) حج واجب ہے۔ حضرت عکرمہؓ فرماتے ہیں میں نے ابو ہریرہؓ اور ابن عباسؓ سے اس کا ذکر کیا تو ان دونوں نے فرمایا اس (یعنی حجاج بن عمروؓ) نے سچ کہا۔

۹۲۶: اسحاق بن منصور، محمد بن عبد اللہ انصاری سے اور وہ حجاج سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ کئی راوی حجاج صواف سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔ معمر اور معاویہ بن سلام یہ حدیث یحییٰ بن ابی کثیر سے وہ عکرمہ سے وہ عبد اللہ بن رافع سے وہ حجاج بن عمرو سے اور وہ نبی ﷺ سے یہی حدیث روایت کرتے ہیں۔ حجاج صواف اپنی روایت میں عبد اللہ بن رافع کا ذکر نہیں کرتے اور حجاج محدثین کے نزدیک ثقہ اور حافظ ہیں۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ میں نے امام بخاریؒ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ معمر اور معاویہ بن سلام کی روایت اصح ہے۔

۹۲۷: عبد بن حمید، عبد الرزاق سے وہ معمر سے وہ یحییٰ بن ابی کثیر سے وہ عکرمہ سے وہ عبد اللہ بن رافع سے وہ حجاج بن عمرو سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۴۲: باب حج میں شرط لگانا

۹۲۸: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ضباعہ بنت زبیرؓ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں حج کرنا چاہتی ہوں۔ کیا میں شرط لگا سکتی ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں۔ وہ عرض کرنے لگیں کیا! کہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا یہ کہو ”لَبَّيْكَ“ (میں حاضر ہوں۔ اے

لَيْتَكَ الْبَلْهَمُ لَيْتَكَ مَحِلِّي مِنَ الْأَرْضِ حَيْثُ تَحْسُنِي وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَأَسْمَاءَ وَعَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ يَرَوْنَ الْأَشْتِرَاطَ فِي الْحَجِّ وَيَقُولُونَ إِنْ اشْتَرَطَ فَعَرَضَ لَهُ مَرَضٌ أَوْ عُذْرٌ فَلَهُ أَنْ يَحِلَّ وَيَخْرُجَ مِنْ إِحْرَامِهِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاحْمَدُ وَإِسْحَاقُ وَلَمْ يَرْتَعْضْ أَهْلُ الْعِلْمِ الْأَشْتِرَاطَ فِي الْحَجِّ وَقَالُوا إِنْ اشْتَرَطَ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَخْرُجَ مِنْ إِحْرَامِهِ وَيَرَوْنَهُ كَمَنْ لَمْ يَشْتَرِطْ

اللہ تیری بارگاہ میں حاضر ہوں۔ اس زمیں میں جہاں تو روکے۔ احرام سے باہر آ جاؤں گی) اس باب میں حضرت جابرؓ، اسماءؓ اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابن عباسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ حج میں شرط لگانا جائز ہے۔ (یعنی احرام کو مشروط کرنا) وہ فرماتے ہیں کہ اگر مشروط احرام کی نیت کی ہو اور پھر بیمار یا معذور ہو جائے تو اس کیلئے احرام کھولنا جائز ہے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اٹلؒ کا یہی قول ہے بعض علماء کے نزدیک حج کو کسی شرط کے ساتھ مشروط کرنا جائز نہیں وہ فرماتے ہیں کہ اگر شرط کی تب بھی احرام کھولنا جائز نہیں۔ گویا نزدیک شرط لگانا یا نہ لگانا دونوں برابر ہیں۔

خلاصة الأبواب: احصار حج یا عمرہ سے روکنے والا۔ حنفیہ کے نزدیک ہر اس چیز سے ثابت ہو جاتا ہے جو بیت اللہ سے منع کر دے حضرات صحابہ میں سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ حضرت زید بن ثابتؓ، ابن عباسؓ، عطاء بن ابی رباحؓ، ابرہیم غنیؓ اور سفیان ثوریؓ کا بھی یہی مسلک ہے بہر حال مرض وغیرہ سے حنفیہ کے نزدیک احصار متحقق ہوتا ہے۔ امام مالکؒ، امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک احصار صرف دشمن سے متحقق ہوتا ہے مرض سے نہیں۔ محصور (جس بندہ کو روکا گیا ہے) کے حق میں اس بارے میں بھی اختلاف ہے کہ اس کے ذمہ اس حج اور عمرہ کی قضاء واجب ہے یا نہیں۔ شافعیہ اور مالکیہ کے نزدیک قضاء واجب نہیں امام احمدؒ کی دوسری روایت اسی کے مطابق ہے ان حضرات کا کہنا ہے کہ قرآن کریم نے وجوب قضاء کا ذکر نہیں فرمایا حنفیہ کے نزدیک محصور اگر دم ذبح کر کے حلال ہو جائے تو اس پر قضاء واجب ہے۔ (۲) شرط کا مطلب یہ ہے کہ تلبیہ کے ساتھ یوں کہے کہ جس مقام پر مجھے کوئی مرض یا عذر پیش آجائے تو احرام سے نکلنے کا مجھے اختیار ہے بہت سارے ائمہ کے نزدیک اشتراط کا اعتبار نہیں۔ حدیث باب کا جواب یہ ہے کہ یہ حضرت ضباعہؓ کی خصوصیت تھی۔

۶۲۳: بَابُ مِنْهُ

۶۲۳: بَابُ اسِي سے متعلق

۹۲۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنِي مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يُكْرِ الْأَشْتِرَاطَ فِي الْحَجِّ وَيَقُولُ لَيْسَ حَسْبُكُمْ سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۹۲۹: سالم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ وہ حج میں شرط لگانے سے انکار کرتے تھے اور فرماتے کیا تمہارے لئے تمہارے نبی ﷺ کی سنت کافی نہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۲۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَرْأَةِ

۶۲۴: بَابُ طَوَافِ زِيَارَتِ

تَحِيصُ بَعْدَ الْإِفَاضَةِ

کے بعد کسی عورت کو حیض آ جانا

۹۳۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

۹۳۰: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے

سامنے ذکر کیا گیا کہ صفیہ بنت حی حائضہ ہوگئی۔ یعنی منیٰ میں قیام کے دنوں میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا وہ ہمیں روکنے والی ہیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا انہوں نے طواف زیارت کر لیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اب کوئی بات نہیں (یعنی رکنے کی ضرورت نہیں) اس باب میں حضرت ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث عائشہؓ حسن صحیح ہے۔ اس پر اہل علم کا عمل ہے کہ اگر کسی عورت کو طواف زیارت کے بعد حیض آ جائے تو وہ چلی آئے اس پر کوئی چیز واجب نہیں۔ سفیان ثوریؒ، شافعیؒ، اور اسحقؒ کا یہی قول ہے۔

۹۳۱: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ جو شخص حج کرے اسے آخر میں بیت اللہ کا طواف کر کے جانا چاہیے ہاں البتہ حائضہ کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (طواف زیارت ترک کرنے کی) رخصت دی ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عمرؓ حسن صحیح ہے۔ اسی پر اہل علم کا عمل ہے۔

۶۲۵: باب حائضہ

کون کون سے افعال کر سکتی ہے

۹۳۲: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں حج کے موقع پر حائضہ ہوگئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے خانہ کعبہ کے طواف کے علاوہ تمام مناسک حج ادا کرنے کا حکم دیا۔ امام ابویسیٰ ترمذیؒ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ علماء کا اسی پر عمل ہے کہ حائضہ بیت اللہ کے طواف کے علاوہ تمام مناسک حج ادا کرے۔

یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اور سند سے بھی مروی ہے۔

۹۳۳: حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما مرفوع حدیث بیان کرتے ہیں کہ نفاس اور حیض والی عورتیں غسل کر کے احرام باندھیں اور تمام مناسک حج ادا کریں سوائے بیت اللہ کے

الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ ذُكِرَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُجَيٍّ حَاضَتْ فِي أَيَّامِ مِنَى فَقَالَ أَحَابِسْتُنَا هِيَ قَالُوا إِنَّهَا قَدْ أَفَاضَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا إِذَا وَفَى الْبَابَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا طَافَتْ طَوَافَ الْإِفَاضَةِ ثُمَّ حَاضَتْ فَإِنَّمَا تَنْفِرُ وَلَيْسَ عَلَيْهَا شَيْءٌ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَاحْمَدٌ وَاسْحَقٌ.

۹۳۱: حَدَّثَنَا أَبُو عَمَارٍ نَا عِيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ حَجَّ الْبَيْتِ فَلْيَكُنْ آخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ إِلَّا الْحَيْضَ وَرَخَّصَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ.

۶۲۵: بَابُ مَا جَاءَ مَا تَقْضَى الْحَائِضُ

مِنَ الْمَنَاسِكِ

۹۳۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا شَرِيكَ عَنْ جَابِرٍ وَهُوَ ابْنُ يَزِيدَ الْحُفَيفِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ حِضْتُ فَأَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْضِيَ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا إِلَّا الطَّوْافَ بِالْبَيْتِ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الْحَائِضَ تَقْضَى الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا مَا خَلَا الطَّوْافَ بِالْبَيْتِ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَائِشَةَ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ أَيْضًا.

۹۳۳: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَيُّوبَ نَا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ الْجَزَرِيُّ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ عِكْرِمَةَ وَ مُجَاهِدٍ وَ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَفَعَ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَنَّ النَّفْسَاءَ وَالْحَائِضَ تَغْتَسِلُ وَتُحْرَمُ وَتَقْضِي طواف کے یہاں تک کہ پاک ہو جائیں۔ یہ حدیث اس سند الْمَنَاسِكَ كُلُّهَا غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفَ بِالْبَيْتِ حَتَّى تَطْهَرَ سے حسن غریب ہے۔
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مَعَ هَذَا الْوَجْهِ.

خلاصۃ الباب : اس پر اتفاق ہے کہ عورت کو اگر حیض آجائے تو اس سے طواف وداع ساقط ہو جاتا ہے یہاں سے یہ بھی معلوم ہوا کہ طواف زیارت ساقط نہ ہوگا چنانچہ اگر کسی عورت کو طواف زیارت کرنے سے پہلے حیض آنے لگا اب اس کو رک کر اپنے پاک ہونے کا انتظار کرنا ہوگا اور پاکی کے بعد طواف زیارت لازم ہوگا اس پر تمام ائمہ کا اتفاق ہے۔

۶۳۶ : بَابُ مَا جَاءَ مَنْ حَجَّ أَوْ اعْتَمَرَ ۶۳۶ : باب جو شخص حج یا عمرہ کے لئے آئے اسے

فَلْيَكُنْ آخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ چاہیے کہ آخر میں بیت اللہ سے ہو کر واپس لوٹے

۹۳۴ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكُوفِيُّ نَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مُعِينَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ عَنْ عُمَرُو بْنِ أَوْسٍ عَنْ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ مَنْ حَجَّ هَذَا الْبَيْتِ أَوْ اعْتَمَرَ فَلْيَكُنْ آخِرَ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ خَرَرْتُ مِنْ يَدَيْكَ سَمِعْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تُخْبِرُنَا بِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَوْسٍ حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَهَكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ مِثْلُ هَذَا وَقَدْ خُولِفَ الْحَجَّاجُ فِي بَعْضِ هَذَا الْإِسْنَادِ.

۹۳۴ : حضرت حارث بن عبد اللہ بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جو شخص اس گھر کا حج یا عمرہ کرے وہ آخر میں بیت اللہ کا طواف کرنے کے بعد روانہ ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا افسوس ہے تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات سنی اور ہمیں نہیں بتائی۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں حارث کی حدیث غریب ہے۔ کئی راوی حجاج بن ارطاء سے بھی اسی کی مثل روایت کرتے ہیں جب کہ بعض نے اس سند کے بیان کرنے میں حجاج سے اختلاف بھی کیا ہے۔

خلاصۃ الباب : طواف وداع کے بارہ میں ائمہ کے اقوال مختلف ہیں امام شافعی کے نزدیک واجب

ہے امام مالک کا مسلک یہ کہ سنت ہے امام ابو حنیفہ کے نزدیک آفاقی پر واجب ہے مکی اور میقاتی وغیرہ پر نہیں

۶۳۷ : بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْقَارِنَ يَطُوفُ طَوَافًا وَاحِدًا ۶۳۷ : باب قارن صرف ایک طواف کرے

۹۳۵ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَنَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَطَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى

۹۳۵ : حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج قرآن کیا۔ یعنی حج اور عمرہ ایک ساتھ کیا اور دونوں کے لئے صرف ایک طواف کیا۔

اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے اور اسی پر علماء

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ قَالُوا الْقَارِنُ يَطُوفُ طَوَافًا وَاحِدًا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاحْمَدُ وَاسْحَقُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ يَطُوفُ طَوَافَيْنِ وَيَسْعَى سَعْيَيْنِ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ.

۹۳۶: حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ أَسْلَمَ الْبَغْدَادِيُّ نَا عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَجْرَمَ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ أَجْزَأُ طَوَافٍ وَاحِدٍ وَسَعْيٍ وَاحِدٍ مِنْهُمَا حَتَّى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ تَفَرَّدَ بِهِ الدَّرَاوَزِيُّ عَلَى ذَلِكَ اللَّفْظِ وَقَدَرُواهُ غَيْرَ وَاحِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَلَمْ يَرَفَعُوهُ وَهُوَ أَصَحُّ.

حَالِصَةُ الْبَابِ: یہ مسئلہ بھی معرکہ الاراء مسائل میں سے ہے کہ حج قرآن کرنے والے کے ذمہ کتنے طواف ہیں؟ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک قارن پر کل تین طواف واجب ہیں۔ طواف قدم، طواف زیارت، طواف وداع۔ طواف عمرہ قارن (قرآن کرنے والے) کو مستقلاً نہیں کرنا پڑتا۔ حنفیہ کے نزدیک قارن پر کل چار طواف ہوتے ہیں۔ اول: طواف عمرہ جس کے بعد سعی بھی ہوتی ہے۔ دوسرے طواف قدم جو سنت ہے۔ تیسرے طواف زیارت جو رکن حج ہے اس کے بعد حج کی سعی بھی ہوتی ہے بشرطیکہ طواف قدم کے ساتھ نہ کی ہو۔ چوتھے طواف وداع جو واجب ہے البتہ حائضہ وغیرہ پر ساقط ہو جاتا ہے۔ ان چار طوافوں میں حنفیہ کے نزدیک ایک طواف کرنے کی گنجائش ہے اور وہ اس طرح کہ طواف عمرہ ہی میں طواف قدم کی نیت کر لے تو الگ طواف قدم کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی اور یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ مسجد میں داخل ہونے کے بعد سنتوں یا فرائض میں تحیۃ المسجد کی نیت کر لی جائے۔ حنفیہ کے دلائل سنن دارقطنی میں حضرت علیؓ، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، حضرت عمران بن حصینؓ، حضرت ابن عمرؓ، کتاب الآثار میں حضرت علیؓ کا اثر مصنف ابن ابی شیبہؒ میں حضرت علیؓ اور ابن مسعودؓ کا فتویٰ حضرت حسن بن علیؓ کا فتویٰ، محلی بن حرمؒ میں حضرت حسین بن علیؓ کا فتویٰ موجود ہے۔ بانی حدیث باب میں جو حضرت جابرؓ سے روایت ہے اور اس کے علاوہ اس مضمون کی احادیث میں تاویل کی گئی ہے ان کا ظاہری مفہوم کسی کے نزدیک مراد نہیں کیونکہ اس پر اتفاق ہے کہ آنحضرت ﷺ نے صرف ایک طواف نہیں کیا بلکہ تین طواف کئے۔

۶۲۸: باب مہاجر حج

۶۲۸: بَابُ مَا جَاءَ أَنْ يَمْكُثَ الْمُهَاجِرُ

کے بعد تین دن تک مکہ میں رہے

بِمَكَّةَ بَعْدَ الصَّدْرِ ثَلَاثًا

۹۳۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ

۹۳۷:

حضرت علاء بن حصینؓ مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ مہاجر

حج کے افعال ادا کر چکنے کے بعد تین دن مکہ مکرمہ میں قیام کرے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس سند سے اسی طرح کئی راوی اسے مروفا روایت کرتے ہیں۔

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حُمَيْدٍ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضَرَمِيِّ يَعْصِي مَرْفُوعًا قَالَ يَمُكُثُ الْمُهَاجِرُ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهِ بِمَكَّةَ ثَلَاثًا قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ بِهِذَا الْإِسْنَادِ مَرْفُوعًا.

۶۴۹: باب حج

اور عمرے سے واپسی پر کیا کہے

۹۳۸: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کسی جہاد حج یا عمرہ سے واپس تشریف لے جاتے تو جب کسی بلند مقام یا نیلے پر چڑھتے تو تین مرتبہ تکبیر کہتے اور پڑھتے ”لا الہ الا اللہ“ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اس کی بادشاہی اور تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ہم لوٹنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، اپنے رب کے لئے پھرنے والے اور اپنے رب کی حمد و ثناء بیان کرنے والے ہیں۔ اللہ نے اپنا وعدہ حج کر دکھایا۔ اپنے بندے کی مدد کی اور مخالف لشکروں کو اکیلے شکست دی) اس باب میں حضرت براءؓ، انسؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ ابن عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۵۰: باب محرم جوا حرام میں مرجائے

۹۳۹: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ہم ایک سفر میں نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھے آپ ﷺ نے دیکھا کہ ایک آدمی اپنے اونٹ سے گرا اور اس کی گردن ٹوٹ گئی اور وہ مر گیا۔ وہ احرام باندھے ہوئے تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے میری کے چوں اور پانی سے غسل دو۔ انہی کپڑوں میں اسے دفن کرو اور اس کا سر مت ڈھانپو۔ قیامت کے دن یہ اسی حالت میں احرام باندھے ہوئے یا تلبیہ کہتے ہوئے اٹھایا جائے گا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے سفیان ثوریؒ،

۶۴۹: بَابُ مَا جَاءَ مَا يَقُولُ عِنْدَ

الْقُفُولِ مِنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

۹۳۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي ثَوْبٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوَةٍ أَوْ حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ فَعَلَا قَدْ قَدَا مِنَ الْأَرْضِ أَوْ شَرَفًا كَثِيرًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ابْنُونَ تَابُونَ عَابِدُونَ سَائِحُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ صَدَقَ اللَّهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَحَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْبَرَاءِ وَأَنَسٍ وَجَابِرٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۶۵۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُحْرَمِ يَمُوتُ فِي إِحْرَامِهِ

۹۳۹: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَرَأَى رَجُلًا سَقَطَ عَنْ بَعِيرِهِ فَوَقَصَ فَمَاتَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ يَهْلُ أَوَّلَيْبَى قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ

وَالشَّافِعِيُّ وَاحْمَدُ وَاسْتَحَقَّ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ شافعی، احمد اور اسحق کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اِذَا مَاتَ الْمُحْرِمُ انْقَطَعَ إِحْرَامُهُ وَ يُصْنَعُ بِهِ كَمَا يُصْنَعُ بِغَيْرِ الْمُحْرِمِ۔ محرم کے مرنے سے اس کا احرام ختم ہو جاتا ہے لہذا اس کے ساتھ بھی غیر محرم کی طرح معاملہ کیا جائے گا۔

خلاصۃ الباب: حدیث باب امام شافعی، امام احمد اور ظاہریہ کا استدلال ہے جبکہ امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے نزدیک موت سے محرم کا احرام ختم ہو جاتا ہے ان کی دلیل مسلم شریف کی روایت ہے اور موطا امام مالک کی روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمرؓ کا یہاں حالات احرام میں وفات پا گیا تو ابن عمرؓ نے اس کے سر کو ڈھانپا اور چہرے کو بھی معلوم ہوا کہ اگر محرم حالت احرام میں فوت ہو جائے تو اس کے ساتھ وہ معاملہ کیا جائے گا جو حلال کے ساتھ کیا جاتا ہے چنانچہ اسے خوشبو لگانا اور اس کا سر ڈھلکانا جائز ہیں۔

۶۵۱: باب محرم اگر آنکھوں کی تکلیف

میں مبتلا ہو جائے تو صبر (ایلوے) کا لپ کرے
۹۴۰: نبیہ بن دہب فرماتے ہیں کہ عمر بن عبید اللہ بن معمر کی احرام کی حالت میں آنکھیں دکھ لگیں۔ انہوں نے ابان بن عثمان سے پوچھا (کہ کیا کروں) تو انہوں نے فرمایا اس پر صبر کا لپ کرو۔ میں نے حضرت عثمان بن عفانؓ کو نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا اس پر صبر (ایلوے) کا لپ کرو۔ امام ابو یوسف ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ محرم کے دوا استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ اس میں خوشبو نہ ہو۔

۶۵۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُحْرِمِ يَشْتَكِي

عَيْنُهُ فَيَضْمِدُهَا بِالصَّبْرِ
۹۴۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْمَرٍ اشْتَكَى عَيْنَيْهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَسَأَلَ أَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ فَقَالَ اضْمِدْهُمَا بِالصَّبْرِ فَإِنِّي سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَذْكُرُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اضْمِدْهُمَا بِالصَّبْرِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ بَأْسًا أَنْ يَتَدَاوَى الْمُحْرِمُ بِدَوَاءٍ مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ طِبُّ۔

۶۵۲: باب اگر محرم احرام کی

حالت میں سر منڈا دے تو کیا حکم ہے

۹۴۱: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ میں مکہ مکرمہ داخل ہونے سے پہلے ان کے پاس سے گزرے جبکہ وہ احرام کی حالت میں ہنڈیا کے نیچے آگ سلگا رہے تھے اور جوئیں گر کر ان کے منہ پر پڑ رہی تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا یہ جوئیں تمہیں اذیت دیتی ہیں؟ عرض کیا ہاں۔ آپ صلی

۶۵۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُحْرِمِ يَحْلِقُ

رَأْسَهُ فِي إِحْرَامِهِ مَا عَلَيْهِ

۹۴۱: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ وَابْنِ أَبِي نَجِيحٍ وَحَمِيدُ الْأَعْرَجِ وَعَبْدُ الْكَرِيمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِهِ وَهُوَ بِالْحَدْيِيَّةِ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَهُوَ يُوقِدُ تَحْتَ قَدْرٍ وَالْقَمْلُ يَتَهافتُ عَلَى وَجْهِهِ فَقَالَ اتَّوْذِيكَ هُوَ أَمَّا

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سرمنڈالو اور ایک فرق (تین صاع) کھانا چھ مسکینوں کو کھلا دو۔ یا پھر تین دن روزہ رکھو یا ایک جانور ذبح کرو۔ ابن ابی نجیح کہتے ہیں یا ایک بکری ذبح کرو۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسی پر علماء صحابہ و تابعین کا عمل ہے کہ محرم جب سر منڈوائے یا ایسا کپڑا پہن لے جو احرام میں نہیں پہننا چاہیے تھا۔ یا خوشبو لگائے تو اس پر کفارہ ہوگا۔ جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

۶۵۳: باب چرواہوں کو اجازت

ہے کہ ایک دن رمی کریں اور ایک دن چھوڑ دیں ۹۴۲: ابوالہداح بن عدی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چرواہوں کو ایک دن کنگریاں مارنے اور ایک دن چھوڑنے کی رخصت دی۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ ابن عیینہ نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔ مالک بن انس بھی عبید اللہ بن ابوبکر سے وہ اپنے والد سے اور ابوالہداح بن عاصم بن عدی سے ان کے والد کے حوالے سے روایت کرتے ہیں مالک کی روایت اصح ہے۔ اہل علم کی ایک جماعت چرواہوں کو ایک دن کنگریاں مارنے اور ایک دن چھوڑ دینے کی اجازت دیتی ہے۔ امام شافعی کا بھی یہی قول ہے۔

۹۴۳: ابوالہداح بن عاصم بن عدی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اونٹ چرانے والوں کو مئی میں رات نہ رہنے کی اجازت دی۔ وہ اس طرح کہ قربانی کے دن کنگریاں ماریں پھر دو دن کی رمی اکٹھی کر لیں۔ پھر ایک دن میں ان دونوں کی رمی کر لیں۔ امام مالک فرماتے ہیں میرا خیال ہے کہ راوی نے کہا دونوں دنوں کی رمی پہلے دن کرے اور پھر اسی دن رمی کے لئے آجائے جس دن وہاں سے کوچ کیا جاتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور یہ ابن عیینہ کی عبد اللہ بن ابوبکر سے مروی روایت سے اصح ہے۔

هَذِهِ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ اخْلُقْ وَأَطْعِمْ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةٍ مَسَاكِينَ وَالْفَرَقُ ثَلَاثَةُ أَصْحِ أَوْصُمُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ ائْسُكْ نَسِيكَةً قَالَ ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ أَوْ اذْبَحْ شَاةً قَالَ أَبُو عَيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ الْمُحْرِمَ إِذَا حَلَقَ أَوْ لَبَسَ مِنَ الْبَيَاسِ مَا لَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَلْبَسَ فِي إِحْرَامِهِ أَوْ تَطَيَّبَ فَعَلَيْهِ الْكَفَّارَةُ بِمِثْلِ مَا رَوَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

۶۵۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ لِلرَّعَاءِ

أَنْ يَرْمُوا يَوْمًا وَيَدْعُوا يَوْمًا

۹۴۲: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ وَبْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَبْدِ عَدِيٍّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِلرَّعَاءِ أَنْ يَرْمُوا يَوْمًا وَيَدْعُوا يَوْمًا قَالَ أَبُو عَيْسَى هَكَذَا رَوَى ابْنُ عُيَيْنَةَ وَرَوَى مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عَبْدِ عَدِيٍّ عَنْ أَبِيهِ وَرَوَاهُ مَالِكٌ أَصَحُّ وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ لِلرَّعَاءِ أَنْ يَرْمُوا يَوْمًا وَيَدْعُوا يَوْمًا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ.

۹۴۳: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عَبْدِ عَدِيٍّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلرَّعَاءِ الْإِبِلَ فِي الْبَيْتُوتِ أَنْ يَرْمُوا يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ يَجْمَعُوا رَمِيَّ يَوْمَيْنِ بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ فَيَرْمُونَ فِي أَحَدِهِمَا قَالَ مَالِكٌ ظَنَنْتُ أَنَّهُ قَالَ فِي الْأَوَّلِ مِنْهُمَا ثُمَّ يَرْمُونَ يَوْمَ النَّفَرِ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ.

بَاب : ۶۵۴

۹۴۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي نَاسِلِيمُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ سَمِعْتُ مَرْوَانَ الْأَصْفَرَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَلِيًّا قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ بَمَا أَهْلَلْتُ قَالَ أَهْلَلْتُ بِمَا أَهَلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا أَنَّ مَعِيَ هَذَا لَأَخْلَلْتُ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

بَاب : ۶۵۳

۹۴۳: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ حجۃ الوداع کے موقع پر یمن سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے پوچھا تم نے کس نیت سے احرام باندھا ہے۔ عرض کیا جس نیت سے رسول اللہ ﷺ نے احرام باندھا ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میرے پاس ہدی (یعنی قربانی کا جانور) نہ ہوتی تو میں احرام کھول دیتا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔

بَاب : ۶۵۵

۹۴۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ ابْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ نَاسِلِيمُ بْنُ أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَوْمِ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ فَقَالَ يَوْمُ النَّحْرِ. ۹۴۶: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَاسِلِيمُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ يَوْمُ النَّحْرِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَهَذَا أَصَحُّ مِنَ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ وَرَوَاةُ ابْنِ عُبَيْدٍ مَوْفُوفًا أَصَحُّ عَنْ رَوَاةِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ مَرْفُوعًا قَالَ أَبُو عِيْسَى هَكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْمُحْفَظِّينَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ مَوْفُوفًا.

بَاب : ۶۵۵

۹۴۵: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حج اکبر کے بارے میں پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ قربانی کا دن ہے (یعنی دس ذوالحجہ)۔

۹۴۶: حضرت علی رضی اللہ عنہ غیر مرفوع حدیث روایت کرتے ہیں کہ حج اکبر کا دن قربانی کا دن ہے۔ یہ حدیث پہلی حدیث سے اصح ہے اور ابن عیینہ کی موقوف روایت محمد بن اسحاق کی مرفوع روایت سے اصح ہے۔ کئی حفاظ حدیث ابو اسحق سے وہ حارث سے اور وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اسی طرح موقوف روایت کرتے ہیں۔

بَاب : ۶۵۶

۹۴۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ غَمَيْرِ بْنِ أَبِيهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُزَاحِمُ عَلَى الرُّكْنَيْنِ فَقُلْتُ يَا بَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّكَ تُزَاحِمُ عَلَى الرُّكْنَيْنِ زِحَامًا مَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُزَاحِمُ عَلَيْهِ فَقَالَ إِنْ أَفْعَلْتُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مَسْحَهُمَا كَفَّارَةٌ لِلْخَطَا

بَاب : ۶۵۶

۹۴۷: ابو عبید بن عمیر اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ابن عمرؓ دونوں رکنوں (حجر اسود اور رکن یمانی) پر ٹھہرا کرتے تھے۔ میں نے کہا اے ابو عبد الرحمن آپ دونوں رکنوں پر ٹھہرتے ہیں جب کہ میں نے کسی صحابی کو ایسا کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ ابن عمرؓ نے فرمایا میں کیوں نہ ٹھہروں میں نے رسول اللہؐ سے سنا کہ ان کو چھونے سے گناہوں کا کفارہ ادا ہوتا ہے۔ میں نے یہ بھی سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ جس نے اس گھر کا سات مرتبہ طواف کیا اور

اس کی حفاظت کی تو یہ ایک غلام آزاد کرنے کی مثل (اجر) ہے۔ میں نے یہ بھی سنا کہ آپؐ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص طواف میں ایک قدم رکھتا ہے اور ایک قدم اٹھاتا ہے تو اس کا ایک گناہ معاف اور ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے امام ابو یسٰی ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حماد بن زید بھی عطاء بن سائب سے وہ عبید بن عمیر سے اور وہ ابن عمرؓ سے اسی کی مثل راویت کرتے ہیں لیکن ابن عبید کے والد کا ذکر نہیں کرتے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

باب : ۶۵۷

۹۳۸: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا بیت اللہ کا طواف نماز ہی کی طرح ہے۔ سن لو تم اس میں گفتگو کر لیتے ہو لہذا جو اس میں بات کرے وہ نیکی کی ہی بات کرے۔ امام ابو یسٰی ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابن طاووس وغیرہ طاووس سے اور وہ ابن عباسؓ سے یہ حدیث موقوفہ روایت کرتے ہیں۔ ہم اس حدیث کو عطاء بن سائب کی روایت کے علاوہ مرفوع نہیں جانتے۔ اکثر علماء کا اس پر عمل ہے وہ کہتے ہیں کہ طواف میں باتیں نہ کرنا مستحب ہے لیکن ضرورت کے وقت یا علم کی باتیں یا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کی اجازت ہے۔

باب : ۶۵۸

۹۳۹: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجر اسود کے بارے میں فرمایا۔ اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو اس حالت میں اٹھائے گا کہ اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے دیکھے گا اور زبان ہوگی جس سے بات کرے گا اور جس نے اسے حق کے ساتھ چوما اس کے متعلق گواہی دے گا۔ امام ابو یسٰی ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

۹۵۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم احرام کی حالت میں بغیر خوشبو زیتون کا تیل استعمال کرتے تھے۔ امام ابو یسٰی ترمذیؒ فرماتے ہیں مقتت کے معنی خوشبودار کے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس

يَا وَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ طَافَ بِهَذَا الْبَيْتِ أُسْبُوعًا فَإِنَّ حَصَاهُ كَانَ كَعَتَقِ رَقَبَةٍ وَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ لَا يَضَعُ قَدَمًا وَلَا يَرْفَعُ أُخْرَى إِلَّا حَطَّ اللَّهُ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً وَ كُتِبَتْ لَهُ بِهَا حَسَنَةٌ قَالَ أَبُو عِيسَى وَ رَوَى حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ ابْنِ عَبِيدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ أَبِيهِ وَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

باب : ۶۵۷

۹۳۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطَّوَافُ حَوْلَ الْبَيْتِ مِثْلُ الصَّلَاةِ إِلَّا أَنْكُمْ تَتَكَلَّمُونَ فِيهِ فَمَنْ تَكَلَّمَ فِيهِ فَلَا يَتَكَلَّمُ إِلَّا بِخَيْرٍ قَالَ أَبُو عِيسَى وَ قَدْ رَوَى عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ وَ غَيْرِهِ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ مَوْقُوفًا وَلَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّونَ أَنْ لَا يَتَكَلَّمَ الرَّجُلُ فِي الطَّوَافِ إِلَّا لِحَاجَةٍ أَوْ يَذْكُرَ اللَّهَ تَعَالَى أَوْ مِنَ الْعِلْمِ.

باب : ۶۵۸

۹۳۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ ابْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجَرِ وَاللَّهُ لَيَبْعَثَنَّهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ لَهُ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا وَلِسَانٌ يَنْطِقُ بِهِ يَشْهَدُ عَلَى مَنْ اسْتَلَمَهُ بِحَقِّ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۹۵۰: حَدَّثَنَا هَنَادٌ وَ كَيْعٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ فَرْقِدِ السَّخَيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْهَنُ بِالزَّيْتِ وَهُوَ مُحَرَّمٌ غَيْرَ الْمُقَتَّتِ قَالَ أَبُو عِيسَى مُقَتَّتٌ مُطَيَّبٌ

هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ فَرْقِدِ السَّبْحِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَقَدْ تَكَلَّمَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ فِي فَرْقِدِ السَّبْحِيِّ وَرَوَى عَنْهُ النَّاسُ.

حدیث کو فرقد سبخی کی سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت سے ہی جانتے ہیں۔ یحییٰ بن سید نے فرقد سبخی میں کلام کیا ہے لیکن لوگ ان سے روایت کرتے ہیں۔

باب : ۶۵۹

۹۵۱: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا خَلَادُ بْنُ يَزِيدَ الْجُعْفِيُّ نَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْمِلُ مِنْ مَاءٍ زَمْزَمَ وَتُخْبِرُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَحْمِلُهُ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۹۵۱: ہشام بن عروہ اپنے والد حضرت عروہ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ زمرم کا پانی اپنے ساتھ لے جایا کرتی تھیں اور فرماتیں کہ رسول اللہ ﷺ بھی اسے لے جایا کرتے تھے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

باب : ۶۶۰

۹۵۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْوَزِيرِ الْوَاسِطِيُّ الْمَنْعِيُّ وَاحِدٌ قَالَا نَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ الْأَزْرَقِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رَفِيعٍ قَالَ قُلْتُ لَأَنْسَ حَدَّثَنِي بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ صَلَّى الظُّهْرُ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ بِمِنَى قَالَ قُلْتُ فَأَيْنَ صَلَّى الْعَصْرُ يَوْمَ النَّفَرِ قَالَ بِالْأَبْطَحِ ثُمَّ قَالَ أَفْعَلْ كَمَا يَفْعَلُ أَمْرَاؤُكَ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ يُسْتَعْرَبُ مِنْ حَدِيثِ الْأَزْرَقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ.

۹۵۲: عبد العزیز بن رفیع کہتے ہیں میں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ مجھے ایسی حدیث سنائیں جو آپؐ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی۔ رسول اللہ ﷺ نے آٹھویں ذی الحجہ کو ظہر کی نماز کہاں پڑھی؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا منی میں نے کہا جس دن آپ ﷺ روانہ ہوئے اس دن عصر کہاں پڑھی؟ فرمایا وادی ابطح میں۔ پھر حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم اسی طرح کرو جس طرح تمہارے امیر کرتے ہیں (یعنی تم وہاں نماز پڑھا کرو جہاں تمہارے حج کے امیر نماز پڑھیں)

خلاصۃ الابیواب : یہاں دو مسئلے زیر بحث آتے ہیں مسئلہ: منی (منی کی راتیں) میں رات گزارنا: امام ابوحنیفہ امام احمد کے نزدیک سنت مؤکدہ ہے۔ امام مالک اور امام شافعی کے نزدیک (رات منی میں گزارنا) واجب ہے پھر اگر حاجی ممیت (منی کی راتوں میں مقام منی میں رات نہ گزارے) ترک کر دے۔ امام مالک کے نزدیک ایک رات ترک (چھوڑ دے) کر دے تو ایک بکری دینا واجب ہے۔ امام شافعی کے نزدیک ایک رات کے بدلہ میں ایک درہم واجب ہے دو راتوں کے دو درہم۔ البتہ تینوں راتوں کے ترک کی صورت میں امام مالک کی طرح دم واجب ہے۔ حنفیہ کے نزدیک ممیت کو ترک یعنی رات منی میں نہ گزارے) کرنا مکروہ ہے اور اس پر کوئی کفارہ نہیں۔ مسئلہ ۲: اکثر ائمہ کرام کے نزدیک رُعاۃ یعنی چرواہے قسم کے لوگوں کو اجازت ہے کہ وہ دودن کی رمی یعنی نکلیاں مارنے کے عمل کو اکٹھا کر کے ایک دن کر لیں، اس صورت میں ان حضرات کے نزدیک کسی قسم کا جزاء اور فدیہ بھی واجب نہیں۔ حدیث باب ان حضرات کی دلیل ہے جبکہ امام ابوحنیفہ کے نزدیک صرف اونٹ چرانا کافی نہیں بلکہ اس کے ساتھ اونٹوں کے ضائع ہو جانے کا اندیشہ ہو تو اس صورت میں دودن کی رمی کو جمع

کر سکتے ہیں جس کی صورت یہ ہے کہ دسویں تاریخ میں حجرہ عقبہ کی رمی کر کے وہ چلا جائے اور گیارہ ذی الحجہ میں رات کے آخری حصہ میں آئے اور طلوع صبح صادق سے پہلے گیارہویں کی رمی کر لے اور طلوع صبح صادق کے بعد بارہویں تاریخ کی رمی کر لے اس کو جمع تاخیر صوری کہتے ہیں۔ اس صورت میں حدیث باب امام صاحب کے مسلک کے خلاف نہیں (۲) مبہم نیت کے ساتھ احرام باندھنا ائمہ اربعہ کے نزدیک جائز ہے پھر احتلاف کے نزدیک نیت مبہم کی صورت میں افعال حج یا افعال عمرہ کی ادائیگی سے قبل اس احرام کو حج یا عمرہ کے واسطے معین کرنا ضروری ہوگا۔ تفصیل کے لئے علماء سے رجوع کیا جائے۔ (۳) سفیان ثوریؒ فرماتے ہیں کہ حج کے پانچوں دن یوم الحج الاکبر کا مصداق ہیں جن میں عرفہ (نویں ذوالحجہ) یوم الآخر دونوں داخل ہیں حدیث باب لفظ یوم کو مفرد لانے کا تعلق ہے یہ عرب کے محاورہ کے مطابق ہے اس لئے کہ بسا اوقات لفظ ”یوم“ بول کر منطلق زمانہ یا چند ایام مراد ہوتے ہیں جیسے غزوہ بدر کے چند ایام کو قرآن کریم نے ”یوم الفرقان“ کے مفرد نام سے تعبیر کیا ہے بہر حال عامۃ الناس میں جو یہ مشہور ہے کہ جس سال عرفہ کے دن جمعہ ہو صرف وہی حج اکبر ہے قرآن و سنت کی اصطلاح میں اس کی کوئی اصل نہیں بلکہ ہر سال کا حج حج اکبر ہی ہے (۴) کسی طواف کرنے والے کو تکلیف پہنچا کر استلام حجر اسود جائز نہیں چنانچہ حضرت عمر بن خطابؓ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا اے عمرؓ طواف کرتے وقت کسی کو ایذا نہ دینا کیونکہ تم بہت قوی آدمی ہو حجر اسود کو بوسہ دینے کے لئے کسی کے ساتھ مزاحمت کر کے استلام نہ کرنا تو حدیث باب میں ابن عمرؓ کا زحام بھی اسی پر محمول ہے کہ وہ بغیر ایذا کے ہوتا اگرچہ استلام حجر کی سنت پوری کرنے کا وہ نہایت اہتمام فرماتے تھے۔ (۵) حالت احرام میں ایسا تیل جو خود خوشبو ہو یا اس میں خوشبو ملی ہوئی ہو، دوا کے طور پر درست ہے۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک عام تیل کا استعمال حالت احرام میں دم (قربانی) کو واجب کرتا ہے (دم دینا واجب ہے) امام صاحب فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ حج کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا انشئت الفضل اصل حاجی وہ ہے جو پراگندہ بال اور میلا کچھلا ہو اور تیل لگانا پراگندگی کے خلاف ہے۔ امام شافعیؒ کے نزدیک سر اور داڑھی میں لگانے سے دم واجب ہے ان کے علاوہ جسم پر استعمال کرنا درست ہے۔ حدیث باب کو شافعیہ سر اور داڑھی کے علاوہ پر محمول کرتے ہیں اور امام صاحب فرماتے ہیں کہ حدیث باب کا دار و مدار فقہ السنیؒ پر ہے جو کہ ضعیف ہے یہ بھی ممکن ہے کہ نبی کریم ﷺ نے احرام سے پہلے تیل لگایا ہو جس کے اثرات باقی رہ گئے ہوں۔ واللہ اعلم (۶) اس روایت میں ماء زم زم کو دوسرے علاقوں میں لے جانے کا جائز ہونا ثابت ہوتا ہے بلکہ سنت ہونا معلوم ہوتا ہے زم زم کی فضیلت متعدد روایات سے ثابت ہے معجم طہران کبیر میں حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے فرماتے ہیں روئے زمین پر بہترین پانی زم زم ہے اس میں غذا نیت بھی اور بیماریوں کی شفا بھی موجود ہے زم زم پینے کے آداب میں سے یہ ہے کہ بیت اللہ کی طرف منہ کر کے دائیں ہاتھ سے تین سانس میں پئے اور ہر دفعہ کے شروع میں بسم اللہ کہے اور سانس لینے پر الحمد للہ کہے اور زم زم خوب پیٹ بھر کر پئے چنانچہ حضرت ابن عباسؓ کی حدیث سے اس کی تائید ہوتی ہے۔

أَبْوَابُ الْجَنَائِزِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَيِّتَ (جَنَازَةٍ) كَ الْأَبْوَابِ

جو مروی ہیں رسول اللہ ﷺ سے

۶۶۱: باب بیماری کا ثواب

۹۵۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مؤمن کو کوئی کانا نہیں چھتا یا اسے بڑی تکلیف نہیں پہنچتی مگر اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کا ایک درجہ بلند کرتا اور اس کی ایک غلطی معاف کرتا ہے۔ اس باب میں حضرت سعد بن ابی وقاصؓ، ابو عبیدہ بن جراحؓ، ابو ہریرہؓ، ابوامامہؓ، ابوسعیدؓ، انسؓ، عبداللہ بن عمروؓ، اسد بن کرزؓ، جابرؓ، عبدالرحمن بن ازہرؓ اور ابوموسیٰؓ سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ابویحییٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث عائشہؓ حسن صحیح ہے۔

۹۵۴: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مؤمن کو کوئی زخم، غم یا رنج حتیٰ کہ اگر کوئی پریشانی بھی ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس کے (مؤمن) گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ امام ابویحییٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث اس باب میں حسن ہے۔ میں نے جارود سے سنا انہوں نے وکیعؓ کا قول نقل کیا کہ انہوں نے فرمایا میں نے اس روایت کے علاوہ کسی روایت میں نہیں سنا کہ پریشانی یا فکر سے بھی گناہ مٹ جاتے ہیں۔ بعض راوی یہ حدیث عطاء بن یسارؓ سے اور وہ ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔

۶۶۲: باب مریض کی عیادت

۹۵۵: حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے

۶۶۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي ثَوَابِ الْمَرِيضِ

۹۵۳: حَدَّثَنَا هَنَادُنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ وَأَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي أُمَامَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَنَسٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَوَأَسَدِ بْنِ كُرَيْزٍ وَجَابِرٍ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَزْهَرَ وَأَبِي مُوسَى قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۹۵۴: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَابِي عَنِ أَسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ شَيْءٍ يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا حَزَنٍ وَلَا وَصَبٍ حَتَّى يَهْمُ بِهِمْ يَهْمُهُ إِلَّا يَكْفُرُ اللَّهُ بِهِ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ فِي هَذَا الْبَابِ قَالَ وَسَمِعْتُ الْجَارُودَ يَقُولُ سَمِعْتُ وَكِيعًا يَقُولُ إِنَّهُ لَمْ يَسْمَعْ فِي الْهَمِّ أَنَّهُ يَكُونُ كَفَّارَةً لِأَفْوِي هَذَا الْحَدِيثِ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

۶۶۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي عِيَادَةِ الْمَرِيضِ

۹۵۵: حَدَّثَنَا حَمِيدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَائِرُ بْنُ زُرَيْعٍ

فرمایا جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو وہ اتنی دیر جنت میں میوے چنتا رہتا ہے۔

اس باب میں حضرت علیؓ، ابوموسیٰؓ، براءؓ، ابو ہریرہؓ، انسؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسی ترمذیؒ فرماتے ہیں ثوبانؓ کی حدیث حسن ہے۔ ابو غفار اور عاصم احوال یہ حدیث ابو قلابہ سے وہ ابوالاشعث سے وہ ابواسماء سے وہ ثوبان سے اور وہ نبی کریم ﷺ سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں میں نے محمد بن اسماعیل بخاریؒ سے سنا کہ وہ فرماتے ہیں جو یہ حدیث ابوالاشعث سے اور وہ ابواسماء سے روایت کرتے ہیں۔ اس حدیث کی روایت اصح ہے۔ امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ ابو قلابہ کی احادیث (براہ راست) ابواسماء سے مروی ہیں۔ لیکن میرے نزدیک یہ حدیث ابو قلابہ نے بواسطہ ابوالاشعث، ابواسماء سے روایت کی ہے۔

۹۵۶: ہم سے روایت کی محمد بن وزیر واسطیؒ نے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے عاصم احوال سے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے ابوالاشعث سے انہوں نے ابواسماء سے انہوں نے ثوبان سے اور انہوں نے نبی ﷺ سے اسی حدیث کی مثل اور اس میں یہ الفاظ زیادہ نقل کئے ”قِيلَ مَا خُرْفَةُ الْجَنَّةِ.... خُرْفَةُ جَنَّتٍ کیا ہے؟ فرمایا اس (جنت) کے پھل۔

۹۵۷: ہم سے روایت کی احمد بن عبدہ ضعی نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے اسماء سے انہوں نے ثوبان سے اور انہوں نے نبی ﷺ سے خالد کی حدیث کی مثل اور اس میں ابوالاشعث کا ذکر نہیں کیا۔ بعض راوی یہ حدیث حماد بن زید سے بھی غیر مرفوع روایت کرتے ہیں۔

۹۵۸: ثور اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا چلو حسینؑ کی عیادت کے لئے چلیں ہم نے ان کے پاس حضرت ابوموسیٰؓ کو پایا تو حضرت علیؓ نے پوچھا اے ابوموسیٰؓ بیمار پرسی کے لئے آئے ہو یا ملاقات کے لئے؟ عیادت

نَاخَالِدَ الْحَدَّاءُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ عَنْ ثُوبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا عَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ مُوسَى وَالْبَرَاءِ وَابْنِ هُرَيْرَةَ وَانْسٍ وَجَابِرٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ثُوبَانَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَرَوَى أَبُو غَفَارٍ وَعَاصِمُ الْأَحْوَلِ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثُوبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ قَالَ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ مَنْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ فَهُوَ أَصَحُّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَاحِدِيَّتُ أَبِي قِلَابَةَ إِنَّمَا هِيَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ إِلَّا هَذَا الْحَدِيثُ فَهُوَ عِنْدِي عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ.

۹۵۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَزِيرِ الْوَاسِطِيُّ نَائِرِزْدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثُوبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَزَادَ فِيهِ قِيلَ مَا خُرْفَةُ الْجَنَّةِ قَالَ جَنَاهَا.

۹۵۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّبِيِّ نَاخَالِدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَسْمَاءَ عَنْ ثُوبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ خَالِدٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ أَبَا الْأَشْعَثِ وَرَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ حَمَادِ بْنِ زَيْدٍ وَلَمْ يَرْفَعَهُ.

۹۵۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ إِسْرَائِيلُ عَنْ ثَوْبَرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَخَذَ عَلِيٌّ بِيَدِي فَقَالَ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى الْحُسَيْنِ نَعُوذُ فَوَجَدْنَا عِنْدَهُ أَبَا مُوسَى فَقَالَ عَلِيٌّ أَغَائِدَا جَنَّتْ يَا أَبَا مُوسَى أَمْ زَائِرَا فَقَالَ لَا بَلْ

کے لئے۔ حضرت علیؑ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ جب کوئی مسلمان کسی مسلمان کی صبح کے وقت عیادت کرتا ہے تو ستر ہزار فرشتے شام تک اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں اور اگر شام کو عیادت کرے تو صبح تک۔ اور اس کے لئے جنت میں ایک باغ ہوگا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب حسن ہے۔ حضرت علیؑ سے یہ حدیث کئی سندوں سے مروی ہے۔ بعض راوی یہ حدیث موقوفاً روایت کرتے ہیں۔ ابوظاخرہ کا نام سعید بن علاقہ ہے۔

۶۶۳: باب موت کی تمنا کرنے کی ممانعت

۹۵۹: حضرت حارثہ بن مضربؓ سے روایت ہے کہ میں خواب کے پاس حاضر ہوا۔ انہوں نے اپنے پیٹ میں داغ لگوا دیا تھا۔ وہ فرمانے لگے مجھے نہیں معلوم کہ صحابہ کرامؓ میں سے کسی نے اتنی تکلیف اٹھائی ہو جتنی میں نے اٹھائی ہے۔ میرے پاس نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں ایک درہم بھی نہ ہوتا تھا اور اب میرے گھر کے ایک کونے میں چالیس ہزار درہم پڑے ہوئے ہیں۔ اگر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں موت کی تمنا سے منع نہ کیا ہوتا تو میں موت کی تمنا کرتا۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ، انسؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث خواب حسن صحیح ہے۔ حضرت انس بن مالکؓ سے بھی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی کسی تکلیف کے باعث جو اسے پہنچی ہو، موت کی تمنا نہ کرے بلکہ یہ کہے ”اللھم اٰخِیْنِیْ.... خیر الٰہی۔ (ترجمہ)۔ اے اللہ اگر میرے لئے زندگی بہتر ہو تو مجھے زندہ رکھ اور اگر موت بہتر ہو تو موت دے دے

۹۶۰: علی بن حجر، اسمعیل بن ابراہیم سے وہ عبدالعزیز بن صہیب سے وہ انس بن مالکؓ اور وہ نبی ﷺ سے یہی حدیث روایت کرتے ہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

عَائِدًا فَقَالَ عَلِيٌّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعُوذُ مُسْلِمًا غَدَوَةً إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُمْسِيَ وَإِنْ عَادَهُ عَشِيَّةً إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُصْبِحَ وَكَانَ لَهُ خَرِيفٌ فِي الْجَنَّةِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ عَلِيٍّ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَمِنْهُمْ مَنْ وَقَفَهُ وَلَمْ يَرْفَعَهُ وَاسْمُ أَبِي فَاخِتَةَ سَعِيدُ بْنُ عَلَاةٍ.

۶۶۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ التَّمَنِّيِ لِلْمَوْتِ

۹۵۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَامُ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَاشِئَةً عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرَّبٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى خَبَّابٍ وَقَدْ اكْتَسَوَى فِي بَطْنِهِ فَقَالَ مَا أَعْلَمُ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ مِنَ الْبَلَاءِ مَا لَقِيتُ لَقَدْ كُنْتُ وَمَا أَجِدُ زُهْمًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي نَاحِيَةِ بَيْتِي أَرْبَعُونَ أَلْفًا وَلَوْلَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَوْ نَهَى أَنْ يَتَمَنَّى الْمَوْتُ لَتَمَنَيْتُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ وَجَابِرٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ خَبَّابٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ لِيُضْرَ نَزَلَ بِهِ وَلِيَقْلِلَ اللَّهُمَّ أَحِبِّنِي مَا كَانَتْ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتْ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي.

۹۶۰: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا سَمْعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَاعِبُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صَهْبِيبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۶۶۲: باب مریض کے لئے تعوذ

۹۶۱: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت جبرائیل نبی اکرمؑ کے پاس آئے اور فرمایا اے محمد ﷺ کیا آپ بیمار ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ جبرائیلؑ نے کہا ”بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ.....“ (ترجمہ میں اللہ کے نام سے آپ کو ہر تکلیف دینے والی چیز سے ہر خبیث نفس کی برائی سے اور ہر حسد کرنے والے کی نظر سے دم کرتا ہوں۔ میں اللہ کے نام سے آپ کو دم کرتا ہوں اللہ آپ کو شفا عطا فرمائے۔

۹۶۲: حضرت عبدالعزیز بن صہیب سے روایت ہے کہ میں اور ثابت بنانی حضرت انس بن مالکؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ثابت نے کہا اے ابوہریرہ میں بیمار ہوں۔ حضرت انسؓ نے فرمایا کیا میں تمہیں رسول اللہؐ کی دعا سے نہ جھاڑوں (یعنی دم نہ کروں) انہوں نے کہا کیوں نہیں۔ حضرت انسؓ نے یہ پڑھا ”اللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ.....“ (ترجمہ اے اللہ: لوگوں کے پالنے والے اے تکلیفوں کو دور کرنے والے شفا عطا فرما۔ کیونکہ تیرے بغیر کوئی شفا دینے والا نہیں۔ ایسی شفا عطا فرما کہ کوئی بیماری نہ رہے۔ اس باب میں حضرت انسؓ اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں ابوسعیدؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ میں نے ابوہریرہ سے اس حدیث کے متعلق پوچھا کہ عبدالعزیز بن ابونضرہ سے بحوالہ ابوسعید مروی حدیث زیادہ صحیح ہے یا عبدالعزیز کی انسؓ سے مروی حدیث؟ ابوہریرہ نے کہا دونوں صحیح ہیں۔ عبدالصمد بن عبدالوارث اپنے والد سے وہ عبدالعزیز بن صہیب سے وہ ابونضرہ سے اور وہ ابوسعیدؓ سے روایت کرے ہیں۔ عبدالعزیز بن صہیب، انسؓ سے بھی روایت کرتے ہیں۔

۶۶۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّعَوُّذِ لِلْمَرِيضِ

۹۶۱: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هَلَالٍ الصَّوَّافُ الْبَصْرِيُّ نَاعِبُ الدَّوَارِثِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ جَبْرَائِيلَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اشْتَكَيْتَ قَالَ نَعَمْ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ أَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ وَعَيْنٍ حَاسِدٍ بِسْمِ اللَّهِ أَرْقِيْكَ وَاللَّهُ يَشْفِيْكَ.

۹۶۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَاعِبُ الدَّوَارِثِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَثَابِتُ الْبَنَانِيُّ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَقَالَ ثَابِتُ يَأَبَا حَمْزَةَ اشْتَكَيْتَ فَقَالَ أَنَسُ أَفَلَا أَرْقِيْكَ بِرُقِيَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلَى قَالَ اللَّهُمَّ رَبَّ النَّاسِ مُذْهِبَ الْبَاسِ اشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شَافِيَ إِلَّا أَنْتَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَعَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَالَ وَسَأَلْتُ أَبَا زُرْعَةَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقُلْتُ لَهُ زَوَايَةُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَصَحُّ أَوْ حَدِيثُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كِلَاهُمَا صَحِيحٌ نَاعِبُ الدَّوَارِثِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ بْنِ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ ابْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ ابْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ.

خلاصہ الابی اپ: موت کی تمنا اگر دنیوی نقصان کی وجہ سے ہو تو جائز نہیں اگر اخروی ضرر کی وجہ سے ہو مثلاً اس کو اپنے ایمان کے ضائع ہونے کا خطرہ ہو تو تمہنی موت میں کوئی حرج نہیں بلکہ علامہ نوویؒ فرماتے ہیں کہ مندوب ہے۔

۶۶۵: باب وصیت کی ترغیب

۶۶۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَثِّ عَلَى الْوَصِيَّةِ

۹۶۳: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

۹۶۳: حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَاعِبُ الدَّوَارِثِ بْنِ سَعِيدٍ

نُمِيزُ نَاعِيذُ اللَّهِ بِنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَبِيتُ لَيْلَتَيْنِ وَلَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ الْأَوْصِيَّةُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

فرمایا کہ کسی مسلمان کو یہ حق نہیں کہ وہ دو راتیں بھی اس طرح گزارے کہ اس کے پاس کوئی ایسی چیز ہو جس کی وصیت کرنی چاہیے لیکن وہ وصیت کتابت کی صورت میں اس کے پاس موجود نہ ہو۔ اس باب میں ابن ابی اوفی سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ ابن عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

خلاصۃ الآلہ اپ : (۱) حدیث کا مطلب ہے یہ کہ جس شخص کے پاس کوئی امانت ہو یا اس کے ذمہ کوئی قرض ہو یا حق واجب ہو خواہ اللہ تعالیٰ کا حق ہو یا حقوق العباد میں سے ہو یا وارث کا کوئی حق ہو یا غیر وارث کا تو اس کے لئے واجب ہے کہ وہ اس کے بارے میں وصیت کرے اگر کسی قسم کا کوئی حق اس کے ذمہ نہ ہو تو وصیت واجب نہیں (۲) حدیث باب میں والنسل کثیر (یعنی تہائی زیادہ ہے) کے تین مطلب ہو سکتے ہیں (۱) ثلث ۱/۳ وصیت کا وہ انتہائی درجہ ہے جو جائز ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ اس سے کم کیا جائے (۲) تہائی کی وصیت بھی اکمل ہے یعنی اس کا اجر و ثواب زیادہ ہے (۳) تہائی بھی کثیر ہے قلیل نہیں ہے۔ حنفیہ نے پہلے مطلب کو ترجیح دی ہے اس کی تائید حضرت ابن عباسؓ کی روایت سے ہوتی ہے (۳) جب کسی پر موت کے اثرات ظاہر ہونے لگیں تو اس کو کلمہ شہادت کی تلقین کریں۔ مستحب ہے جس کی صورت یہ ہوگی کہ اس کے پاس موجود لوگ بلند آواز سے کلمہ شہادت پڑھیں اس کو پڑھنے کا حکم نہ دیا جائے اس لئے کہ وہ بڑے کٹھن لجات ہوتے ہیں حکم دینے کی صورت میں نہ جانے اس کے منہ سے کیا نکل جائے۔ (۴) اس حدیث کا بعض روایات کے ساتھ تعارض معلوم ہوتا ہے کہ مومن کی روح بہت آسانی سے نکل جاتی ہے اس کا جواب یہ ہے کہ مومن مرض کی شدت میں مبتلا کیا جاتا ہے لیکن اس کی روح آسانی سے نکل جاتی ہے۔ نبی کریم ﷺ کے حق میں بھی مرض کی شدت تھی نہ کہ موت کی سختی۔ واللہ اعلم۔ (۵) المؤمن یموت بعرق الجبین کے مطلب میں علماء کے کئی اقوال ہیں (۱) عرق جبین کتنا یہ ہے اس مشقت سے جو مومن طلب رزق حلال کے لئے اٹھاتا ہے اور روایت کا مطلب یہ کہ مومن زندگی بھر رزق حلال کمانے کی کوشش کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کی موت آجاتی ہے (۲) موت کے وقت اپنی سیئات اور اللہ تعالیٰ کی جانب سے اکرام دیکھ کر جو بندہ پرندامت کی کیفیت طاری ہوتی ہے اس کی وجہ سے اسے پسینہ آجاتا ہے (۳) مومن بندہ کی سیئات کو ختم کرنے یا اس کے درجات کو بلند کرنے کے لئے اس کے ساتھ قبض روح میں سختی کا معاملہ کیا جاتا ہے۔ (۴) پیشانی پر پسینہ مومن نہ موت کی علامت ہے اگرچہ اس کی وجہ سے عقل سے نہ سمجھی جاسکے۔ (۵) امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ موت کے قریب امید کا غلبہ مناسب ہے اس لئے کہ اس سے محبت پیدا ہوتی ہے اور اس سے پہلے خوف کا غلبہ مناسب ہے اس لئے کہ اس شہوت کی آگ بجھ جاتی ہے اور دل سے دنیا کی محبت ختم ہو جاتی ہے۔

۶۶۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوَصِيَّةِ بِالثَّلْثِ وَالرُّبْعِ ۶۶۶: باب تہائی اور چوتھائی مال کی وصیت

۹۶۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَاجِرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ عَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَرِيضٌ فَقَالَ أَوْصَيْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكُمْ قُلْتُ بِمَا لِي كَلِّهِ فَبِي سَبِيلَ اللَّهِ قَالَ فَمَا تَرَكْتَ لَوْلَدِكَ قَالَ هُمْ

۹۶۴: حضرت سعد بن مالکؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ میری بیمار پرسی کے لئے تشریف لائے اور میں بیمار تھا۔ پس آپؐ نے فرمایا کیا تم نے وصیت کر دی ہے؟ میں عرض کیا: ہاں۔ فرمایا: کتنے مال کی۔ میں نے کہا اللہ کی راہ میں پورے مال کی۔ فرمایا: اپنی اولاد کے لئے: کیا چھوڑا۔ عرض کیا

وہ سب مالدار ہیں۔ فرمایا اپنے مال کے دسویں حصے کی وصیت کرو حضرت سعدؓ کہتے ہیں کہ میں متواتر کم سمجھتا رہا یہاں تک کہ آپؐ نے فرمایا تہائی مال کی وصیت کرو اور تہائی حصہ بھی بہت ہے۔ ابو عبد الرحمنؓ کہتے ہیں ہم مستحب جانتے ہیں کہ تہائی حصے سے بھی کچھ کم میں وصیت کریں کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا تہائی حصہ بھی بہت ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰؒ فرماتے ہیں کہ حدیث سعدؓ حسن صحیح ہے اور یہ کئی طریقوں سے مروی ہے۔ پھر کئی سندوں میں ”کبیر“ اور کئی سندوں میں ”کثیر“ کا لفظ آیا ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ کوئی شخص تہائی مال سے زیادہ کی وصیت نہ کرے بلکہ تہائی مال سے بھی کم کی وصیت کرنا مستحب ہے۔ سفیان ثوریؒ کہتے ہیں کہ اہل علم مال کے پانچویں یا جس نے تہائی حصے کی وصیت کی گویا کہ اس نے کچھ نہیں چھوڑا اور اس کو تہائی مال سے زیادہ کی وصیت کرنا جائز نہیں۔

۶۶۷: باب حالت نزع میں مریض کو تلقین

اور دعا کرنا

۹۶۵: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے قریب الموت لوگوں کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کیا کرو۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ام سلمہ رضی اللہ عنہا، عائشہ رضی اللہ عنہا، جابر رضی اللہ عنہ اور سعدی المریہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ سعدی مریہؓ بن عبید اللہ کی بیوی ہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث ابو سعید غریب حسن صحیح ہے۔

۹۶۶: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا جب تم مریض یا میت کے پاس جاؤ تو اچھی دعا کرو۔ اس لیے کہ فرشتے تمہاری دعا پر آمین کہتے ہیں ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ جب ابو سلمہؓ کا انتقال ہوا تو میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا

أَغْنِيَاءَ بَخِيرَ فَقَالَ أَوْصِ بِالْعَشْرِ قَالَ فَمَا زِلْتُ أَنَا قِصَّةً حَتَّى قَالَ أَوْصِ بِالثَّلَاثِ وَالثَّلَاثُ كَثِيرٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَتَحْنُ نَسْتَحِبُّ أَنْ يَنْقُصَ مِنَ الثَّلَاثِ لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالثَّلَاثُ كَثِيرٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ سَعْدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهِ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ كَثِيرٌ وَيُرْوَى كَثِيرٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ أَنَّ يُوصَى الرَّجُلُ بِأَكْثَرِ مِنَ الثَّلَاثِ وَيَسْتَحِبُّونَ أَنْ يَنْقُصَ مِنَ الثَّلَاثِ وَقَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ فِي الْوَصِيَّةِ الْخُمْسَ ذُوْنَ الرَّبْعِ وَالرَّبْعَ ذُوْنَ الثَّلَاثِ وَمَنْ أَوْصَى بِالثَّلَاثِ فَلَمْ يَتْرُكْ شَيْئًا وَلَا يَجُوزُ لَهُ إِلَّا الثَّلَاثُ.

چوتھے حصے کی وصیت کو تہائی حصے کی وصیت سے مستحب سمجھتے ہیں۔ جس نے تہائی حصے کی وصیت کی گویا کہ اس نے کچھ نہیں چھوڑا اور اس کو تہائی مال سے زیادہ کی وصیت کرنا جائز نہیں۔

۶۶۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَلْقِينِ الْمَرِيضِ

عِنْدَ الْمَوْتِ وَالِدُعَاءِ لَهُ

۹۶۵: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ الْبَصْرِيُّ نَابِشُرْبُنَ الْمُفَضَّلِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَعَائِشَةَ وَجَابِرٍ وَسُعْدَى الْمُزَنِيِّ وَهِيَ امْرَأَةُ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۹۶۶: حَدَّثَنَا هَنَادٌ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَضَرْتُمْ الْمَرِيضَ أَوِ الْمَيِّتَ فَقُولُوا خَيْرًا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤْمِنُونَ عَلَى مَا تَقُولُونَ قَالَتْ فَلَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ

اے اللہ کے رسول ﷺ ابوسلمہ کا انتقال ہو گیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ دعا پڑھو ”اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ... حَسَنَةً“ (ترجمہ اے اللہ مجھے بھی اور اس کو بھی بخش دے اور اس کے بدلے میں مجھے ان سے بہتر عطا فرما۔ حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے یہی دعا مانگی تو اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سے بہتر شوہر دے دیا (یعنی رسول اللہ ﷺ)۔ امام ابویسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں شقیق۔ شقیق بن سلمہ ابو وائل اسدی ہیں۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں ام سلمہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ موت کے وقت مریض کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرنا مستحب ہے۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں جب قریب المرگ آدمی ایک مرتبہ کلمہ طیبہ پڑھ کر خاموش ہو جائے تو بار بار اسے اس کی تلقین نہ کی جائے۔ ابن مبارک سے مروی ہے کہ جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو ایک شخص انہیں بار بار کلمہ طیبہ کی تلقین کرنے لگا۔ ابن مبارکؒ نے فرمایا کہ جب میں نے ایک مرتبہ یہ کلمہ پڑھ لیا تو جب تک دوسری بات نہ کروں اسی پر قائم ہوں۔ عبد اللہ بن مبارکؒ کی یہ بات رسول اللہ ﷺ کی حدیث کے مطابق ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جس کی آخری بات ”لا الہ الا اللہ“ ہو وہ جنت میں داخل ہو گیا۔

۶۶۸: باب موت کی سختی

۹۶۷: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو وفات کے وقت دیکھا۔ آپ ﷺ کے پاس پانی کا ایک پیالہ رکھا ہوا تھا۔ آپ ﷺ پیالے میں اپنا ہاتھ ڈالتے اور چہرہ اقدس پر ملتے پھر فرماتے ”اللّٰهُمَّ اَعِنِيْ عَلٰی غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ“ (ترجمہ ”اے اللہ موت کی سختیوں اور تکلیفوں پر میری مدد فرما۔“ امام ابویسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔

۹۶۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کی وفات کے موقع پر موت کی شدت دیکھنے کے بعد

اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا سَلَمَةَ مَاتَ قَالَ فَقَوْلِيْ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلَهُ وَاَعْقِبِيْ مِنْهُ غُفْبِيْ حَسَنَةً قَالَتْ فَقُلْتُ فَاَعْقِبِيْ اللّٰهُ مِنْهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُو عِيْسَى شَقِيْقٌ هُوَ ابْنُ سَلَمَةَ اَبُو وَاثِلِ الْاَسَدِيُّ قَالَ اَبُو عِيْسَى حَدِيْثٌ اُمُّ سَلَمَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ كَانَ يُسْتَحَبُّ اَنْ يُلْقَنَ الْمَرِيْضُ عِنْدَ الْمَوْتِ قَوْلٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا قَالَ ذَلِكَ مَرَّةً فَمَالَمْ يَتَكَلَّمْ بَعْدَ ذَلِكَ فَلَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُلْقَنَ وَلَا يُكْتَرُ عَلَيْهِ فِيْ هَذَا وَرَوَى عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ اَنَّهُ لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ جَعَلَ رَجُلٌ يُلْقِنُهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاكْتَرَّ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ اِذَا قُلْتَ مَرَّةً فَاَنَا عَلٰی ذَلِكَ مَا لَمْ اَتَكَلَّمْ بِكَلَامٍ وَاِنَّمَا مَعْنٰی قَوْلِ عَبْدِ اللّٰهِ اِنَّمَا اَرَادَ مَا رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ اٰخِرَ قَوْلِهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ.

۶۶۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّشْدِيْدِ عِنْدَ الْمَوْتِ

۹۶۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ النُّعْمَانِ عَنْ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ سَرْجَسَ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْمَوْتِ وَعِنْدَهُ قَدَحٌ فِيْهِ مَاءٌ وَهُوَ يَدْخُلُ يَدَهُ فِي الْقَدَحِ ثُمَّ يَمْسَحُ وَجْهَهُ بِالْمَاءِ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اَعِنِيْ عَلٰی غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ قَالَ اَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۹۶۸: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَرَارِيُّ مُبَشِّرُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْحَلَبِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْعَلَاءِ عَنْ

میں کسی کی آسانی سے موت کی تمنا نہیں کرتی۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں میں نے ابو زرعہ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا کہ عبدالرحمن بن علاء کون ہیں؟ فرمانے لگے علاء بن الجلاح کے بیٹے ہیں۔ میں اس حدیث کو اس سند کے علاوہ نہیں جانتا۔

باب: ۶۶۹

۹۶۹: حضرت عبداللہ بن بریدہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مؤمن جب مرتا ہے تو اس کی پیشانی پر پسینہ آجاتا ہے۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ بعض محدثین فرماتے ہیں کہ قتادہ کے عبداللہ بن بریدہ سے سماع کا ہمیں علم نہیں۔

باب: ۶۷۰

۹۷۰: حضرت انس فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ایک جوان شخص کے پاس تشریف لے گئے وہ قریب الموت تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنے آپ کو کیسے پاتے ہو؟ اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! اللہ کی قسم میں اللہ کی رحمت و مغفرت کا امیدوار ہوں اور اپنے گناہوں کی وجہ سے خوف میں مبتلا ہوں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس موقع پر (یعنی موت کے وقت) اگر مؤمن کے دل میں یہ دونوں چیزیں امید اور خوف جمع ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ اسے اس کی امید کے مطابق عطا کرتا ہے اور اسے اس چیز سے دور کر دیتا ہے جس سے وہ ڈرتا ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ بعض راوی یہ حدیث ثابت سے مرسل روایت کرتے ہیں۔

۶۷۱: باب کسی کی موت کی خبر کا اعلان کرنا مکروہ ہے

۹۷۱: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب میں مرجاؤں تو کسی کو خبر نہ کرنا کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ یہ سچی ہے۔ میں

أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غِطُّ أَحَدًا بِهَوْنٍ مَوْتٍ بَعْدَ الَّذِي رَأَيْتُ مِنْ شِدَّةِ مَوْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ وَسَأَلْتُ أَبَا زُرْعَةَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ قُلْتُ لَهُ مَنْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ هُوَ ابْنُ الْعَلَاءِ وَابْنُ اللَّجْلَاجِ وَأَنَا أَعْرِفُهُ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ .

باب: ۶۶۹

۹۶۹: حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ نَائِحِي بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ يَمُوتُ بِعَرَقِ الْحَبِيبِ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ لَا نَعْرِفُ لِقَتَادَةَ سَمَاعًا مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ .

باب: ۶۷۰

۹۷۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ وَهَارُونُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبَزَّازُ الْبَغْدَادِيُّ قَالَا نَاسِيَارُ ابْنِ حَاتِمٍ نَاجِعُفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى شَابٍ وَهُوَ بِالْمَوْتِ فَقَالَ كَيْفَ تَجِدُكَ وَ اللَّهُ يَارَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَرْجُو اللَّهَ وَإِنِّي أَخَافُ ذُنُوبِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْتَمِعَانِ فِي قَلْبِ عَبْدٍ فِي مِثْلِ هَذَا الْمَوْطِنِ إِلَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ مَا يَرْجُو وَأَمَنَهُ مِمَّا يَخَافُ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا .

۶۷۱: باب مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ النَّعْيِ

۹۷۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ ابْنُ بَكْرِ بْنِ حُنَيْسٍ نَا حَبِيبُ بْنُ سُلَيْمٍ الْعَبْسِيُّ عَنْ بِلَالِ بْنِ

نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے موت کی خبر کو مشہور کرنے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث حسن ہے۔

يَحْيَى الْعَبْسِيُّ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ إِذَا مِتَّ فَلَا تُؤْذِنُوْنِي أَحَدًا فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونَ نَعْيًا وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنْهَى عَنِ النَّعْيِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۹۷۲: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نبی سے بچو کیونکہ یہ جہالت کے کاموں میں سے ہے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کسی کی موت کا اعلان کرنا ہے (یعنی فلاں شخص مر گیا) اس باب میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

۹۷۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ نَاحِجًا ابْنَ سَلَمٍ وَهَارُونَ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ عُبَيْسَةَ عَنْ أَبِي حُمْزَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالنَّعْيَ فَإِنَّ النَّعْيَ مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَالنَّعْيُ أَذَانٌ بِالْمَيِّتِ وَفِي الْبَابِ عَنْ حُدَيْفَةَ.

۹۷۳: عبداللہ رضی اللہ عنہ اسی کے مثل غیر مرفوع روایت کرتے ہیں۔ لیکن اس روایت میں ”النَّعْيُ أَذَانٌ بِالْمَيِّتِ“ کے الفاظ بیان نہیں کرتے۔ یہ حدیث عنہ کی ابو حمزہ سے مروی حدیث سے اصح ہے۔ ابو حمزہ کا نام میمون اور ہے۔ یہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔ امام ابویسی ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں عبداللہ رضی اللہ عنہ کی حدیث غریب ہے۔ بعض علماء نبی (موت کی تشہیر) کو کمزور کہتے ہیں انکے نزدیک نبی کا مطب یہ ہے کہ کسی کی موت کا اعلان کیا جائے تاکہ لوگ اس کے جنازے میں شریک ہوں۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اپنے رشتہ داروں اور بھائیوں کو اطلاع دینے میں کوئی حرج نہیں۔ ابراہیم بھی یہی کہتے ہیں کہ رشتہ داروں کو خبر دینے میں کوئی حرج نہیں۔

۹۷۳: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ نَاعِبُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ الْعَدَنِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَبِي حُمْزَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ وَالنَّعْيُ أَذَانٌ بِالْمَيِّتِ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ عُبَيْسَةَ عَنْ أَبِي حُمْزَةَ وَأَبُو حُمْزَةَ هُوَ مَيِّمُونُ الْأَعْوَرُ وَلَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ ذَكَرَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ النَّعْيَ وَالنَّعْيُ عِنْدَ هُمْ أَنْ يُنَادَى فِي النَّاسِ أَنْ فَلَانَا مَاتَ لِيَشْهَدُوا جَنَازَتَهُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا بَأْسَ بَأَنْ يُعْلِمَ الرَّجُلُ قَرَابَتَهُ وَإِخْوَانَهُ وَرَوَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ لَا بَأْسَ بَأَنْ يُعْلِمَ الرَّجُلُ قَرَابَتَهُ.

۶۷۲: باب صبر وہی ہے جو صدمہ کے شروع میں ہو ۹۷۴: حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صبر وہی ہے جو مصیبت کے شروع میں ہو (یعنی ثواب اسی میں ملتا ہے) امام ابویسی ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔

۶۷۲: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الصَّبْرَ فِي الصَّدْمَةِ الْأُولَى ۹۷۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ نَازِلٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّبْرُ فِي الصَّدْمَةِ الْأُولَى قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۹۷۵: ثابت بنانی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے

۹۷۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ

ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صبر وہی ہے جو صدمہ کے نازل ہوتے ہی ہو۔ امام ابو یسلی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۷۳: باب میت کو بوسہ دینا

۹۷۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی میت کا بوسہ لیا۔ اس وقت آپ ﷺ رو رہے تھے یا فرمایا آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ، جابرؓ اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ سب فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے نبی اکرم ﷺ کی وفات کے بعد آپ ﷺ کا بوسہ لیا۔ امام ابو یسلی ترمذی فرماتے ہیں حدیث عائشہ حسن صحیح ہے۔

۶۷۴: باب میت کو غسل دینا

۹۷۷: حضرت ام عطیہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی فوت ہوئیں تو آپ ﷺ نے فرمایا اسے طاق مرتبہ، تین یا پانچ یا ضرورت سمجھو تو اس سے بھی زیادہ مرتبہ غسل دو۔ اور غسل پانی اور بیری کے پتوں سے دو اور آخری مرتبہ اس میں کافور ڈال دو یا فرمایا تھوڑا کافور ڈال دو۔ پھر جب تم فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع کرنا (ام عطیہؓ فرماتی ہیں) غسل سے فراغت کے بعد ہم نے آپ کو خبر دی تو آپ نے اپنا ازار بند ہلادی طرف ڈال کر فرمایا اسے اس کا شعار بناؤ (یعنی کفن سے نیچے رکھو) ہشیم کہتے ہیں دوسری روایات جن میں مجھے معلوم نہیں شاید ہشام بھی انہی میں سے ہیں۔ ام عطیہؓ فرماتی ہیں ہم نے ان کے بالوں کی تین چوٹیاں بنائیں۔ ہشیم کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ راوی نے مزید یہ کہا کہ ہم نے ان کی چوٹیاں پیچھے کی طرف ڈال دیں۔ ہشیم کہتے ہیں ہم سے خالد نے بواسطہ حفصہ اور محمد، ام عطیہؓ سے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں فرمایا کہ دائیں طرف سے اور اعضائے وضو سے شروع کریں (یعنی غسل) اس باب میں حضرت ام سلمہؓ

شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۶۷۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَقْبِيلِ الْمَيِّتِ .

۹۷۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ ابْنَ مَهْدِيٍّ نَاسِطِيَّانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ عُثْمَانَ بْنَ مَطْعُونٍ وَهُوَ مَيِّتٌ وَهُوَ يَبْكِي أَوْ قَالَ عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ وَعَائِشَةَ قَالُوا إِنَّ أَبَا بَكْرٍ قَبَّلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَيِّتٌ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

۶۷۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي غُسْلِ الْمَيِّتِ .

۹۷۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَاهُشِيمَ نَاخَالِدٌ وَمَنْصُورٌ وَهْشَامٌ فَأَمَّا خَالِدٌ وَهْشَامٌ فَقَالَا عَنْ مُحَمَّدٍ وَحَفْصَةَ وَقَالَ مَنْصُورٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ تَوَفَّيْتُ إِحْدَى بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا وَتَرَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ وَاغْسِلْنَهَا بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْأَخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَعْتُنَّ فَأَذِنِّي فَلَمَّا فَرَعْنَا أَذْنَاهُ قَالَ لِي إِنَّا حَقَّقُوهُ فَقَالَ اشْعَرْنَاهَا بِهِ قَالَ هُشَيْمٌ وَفِي حَدِيثٍ غَيْرِ هَؤُلَاءِ وَلَا أَذْرِي وَلَعَلَّ هِشَامًا مِنْهُمْ قَالَتْ وَصَفَرْنَا شَعْرَهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ قَالَ هُشَيْمٌ فَحَدَّثَنَا خَالِدٌ مِنْ بَنِي الْقَوْمِ عَنْ حَفْصَةَ وَمُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ وَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْتَدَأَنَ بِمَيِّمَا مِنْهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى

سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ ام عطیہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر علماء کا عمل ہے۔ ابراہیم نخعیؒ سے مروی ہے کہ غسل میت غسل جنابت ہی کی طرح ہے۔ مالک بن انسؒ فرماتے ہیں کہ میت کے غسل کی کوئی مقررہ حد اور نہ ہی اس کی کوئی خاص کیفیت ہے بلکہ مقصد یہی ہے کہ میت پاک ہو جائے۔ امام شافعیؒ کہتے ہیں کہ امام مالکؒ کا قول مجمل ہے کہ میت کو نہلایا اور صاف کیا جائے خالص پانی یا کسی چیز کی ملاوٹ والے پانی سے میت کو صاف کیا جائے۔ تب بھی کافی ہے لیکن تین مرتبہ یا اس سے زائد غسل دینا میرے نزدیک مستحب ہے۔ تین سے کم نہ کیا جائے۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ انیس تین یا پانچ بار غسل دو۔ اگر تین مرتبہ سے کم ہی میں صفائی ہو جائے تو بھی جائز ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں۔ کہ نبی اکرم ﷺ کے اس حکم سے مراد پاک و صاف کرنا ہے۔ خواہ تین بار سے ہو یا پانچ بار سے۔ کوئی تعداد مقرر نہیں، فقہاء کرام نے یہی فرمایا ہے اور وہ حدیث کے معانی کو سب سے زیادہ سمجھتے ہیں۔ امام احمد اور اسحاقؒ کا قول یہ ہے کہ میت کو پانی اور پیری کے پتوں سے غسل دیا جائے اور آخر میں کافور بھی ساتھ ملا یا جائے۔

۶۷۵: باب میت کو مشک لگانا

۹۷۸: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشک کے استعمال کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تمہاری سب خوشبوؤں سے بہتر ہے۔

۹۷۹: روایت کی ہم سے خود بن غیلان نے انہوں نے ابوداؤد اور شبابہ سے ان دونوں نے روایت کی شعبہ سے انہوں نے خلیل بن جعفر سے اسی حدیث کے مثل۔ امام ابویسٰی ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ امام احمد اور اسحاقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک میت کو مشک لگانا مکروہ ہے اور روایت کی یہ حدیث مستربن

حَدِيثُ أُمِّ عَطِيَّةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَدْ رَوَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ أَنَّهُ قَالَ غُسْلُ الْمَيِّتِ كَالْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ وَقَالَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ لَيْسَ لِلْغُسْلِ الْمَيِّتِ عِنْدَنَا حَدٌّ مُوقَّتٌ وَلَيْسَ لِدَلِكْ صِفَةٌ مَعْلُومَةٌ وَلَكِنْ يُظَهَّرُ قَالَ الشَّافِعِيُّ إِنَّمَا قَالَ مَالِكٌ قَوْلًا مُجْمَلًا يُغَسَّلُ وَيُنْفَى وَإِذَا انْقَضَى الْمَيِّتُ بِمَاءٍ قَرَّاحٍ أَوْ مَاءٍ غَيْرِهِ أَجْزَأُ ذَلِكَ مِنْ غُسْلِهِ وَلَكِنْ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يُغَسَّلَ ثَلَاثًا فَصَا عِدًّا لَا يُنْقَضُ مِنْ ثَلَاثٍ لَمَّا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إَغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا وَإِنْ انْقَضَا فِي أَقَلِّ مِنْ ثَلَاثٍ مَرَّاتٍ أَجْزَأُ وَلَا يَرَى أَنَّ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هُوَ عَلَى مَعْنَى الْإِنْقَاءِ ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا وَلَمْ يُوقَّتْ وَكَذَلِكَ قَالَ الْفُقَهَاءُ وَهُمْ أَغْلَمُ بِمَعَانِي الْحَدِيثِ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَيَكُونُ فِي الْأَخِرَةِ شَيْءٌ مِنَ الْكَافُورِ.

۶۷۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمِسْكِ لِلْمَيِّتِ

۹۷۸: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَائِبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خُلَيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْمِسْكِ فَقَالَ هُوَ أَطْيَبُ طِبِّكُمْ.

۹۷۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَابُودَاوُدَ وَشَبَابَةُ قَالَا نَا شُعْبَةَ عَنْ خُلَيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَاسْحَقْ وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الْمِسْكَ لِلْمَيِّتِ وَقَدْ رَوَاهُ الْمُسْتَمِرُّ بْنُ الرِّيَّانِ أَيْضًا عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي

ریان نے بھی انہوں نے ابو نضرہ سے انہوں نے ابو سعید سے انہوں نے نبی ﷺ سے علی کہتے ہیں۔ یحییٰ بن سعد کے نزدیک مسمر بن ریان اور خلیل بن جعفر (دونوں) ثقہ ہیں۔

۶۷۶: باب میت کو غسل دے کر خود غسل کرنا

۹۸۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میت کو غسل دینے والے کو غسل کرنا چاہیے اور میت کو اٹھانے والے کو وضو کرنا چاہیے۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حسن ہے اور ان سے موقوفاً بھی مروی ہے۔ اہل علم کا اس مسئلے میں اختلاف ہے۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دوسرے علماء کے نزدیک میت کو غسل دینے کے بعد غسل کرنا لازم ہے اور بعض کے نزدیک وضو کر لینا کافی ہے۔ امام مالک فرماتے ہیں میت کو غسل دینے کے بعد غسل کرنا مستحب ہے۔ واجب نہیں۔ امام شافعی بھی اسی کے قائل ہیں۔ امام احمد فرماتے ہیں کہ جو میت کو غسل دے میرے خیال میں اس پر غسل واجب نہیں۔ جب کہ وضو کی روایات بہت کم ہیں۔ اسحق کہتے ہیں کہ وضو کرنا ضروری ہے۔ عبد اللہ بن مبارک سے مروی کہ غسل میت کے بعد نہانایا غسل کرنا ضروری نہیں۔

باب کفن کس طرح دینا مستحب ہے

۹۸۱: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سفید کپڑے پہنا کرو کیونکہ یہ تمہارے کپڑوں میں سے بہترین ہیں اور اسی میں اپنے مردوں کو کفن دیا کرو۔ اس باب میں سمرہؓ، ابن عمرؓ اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں ابن عباسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کے نزدیک یہی مستحب ہے۔ ابن مبارک کہتے ہیں مجھے یہ بات پسند ہے کہ جن کپڑوں میں وہ (یعنی مرنے والا)

سَعِيدٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلِيُّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْمُسْتَمِرُّ بْنُ الرِّثَّانِ ثَقَّةٌ وَخَلِيدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَقَّةٌ.

۶۷۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغُسْلِ مِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ

۹۸۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَّارِبِ نَاعْبُدُ الْعَزِيزُ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ غَسَلَهُ الْغُسْلُ وَمِنْ حَمَلِهِ الْوُضُوءُ يَعْنِي الْمَيِّتَ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَوْقُوفًا وَقَدْ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الَّذِي يُغَسَّلُ الْمَيِّتَ فَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ إِذَا غَسَّلَ مَيِّتًا فَعَلَيْهِ الْغُسْلُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَلَيْهِ الْوُضُوءُ وَقَالَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ اسْتَحَبَّ الْغُسْلُ مِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ وَلَا أَرَى ذَلِكَ وَاجِبًا وَهَكَذَا قَالَ الشَّافِعِيُّ وَقَالَ أَحْمَدُ مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا أَرْجُو أَنْ لَا يَجِبَ عَلَيْهِ الْغُسْلُ وَأَمَّا الْوُضُوءُ فَاقْلُ مَا قِيلَ فِيهِ وَقَالَ إِسْحَاقُ لَا يَدْخُلُ الْوُضُوءُ وَقَدْ رَوَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَنَّهُ قَالَ لَا يَغْتَسِلُ وَلَا يَتَوَضَّأُ مَنْ غَسَلَ الْمَيِّتَ.

۶۷۷: بَابُ مَا جَاءَ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْأَكْفَانِ

۹۸۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ نَاصِرٍ عَنْ الْمُفَضَّلِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبُسُومُ مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضُ فَإِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ وَكَفَنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَمُرَةَ وَابْنِ عَمْرٍو وَعَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ الَّذِي يُسْتَحَبُّ أَهْلُ الْعِلْمِ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ

أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يُكْفَنَ فِي ثِيَابِهِ النَّبِيُّ كَانَ يُصَلِّي فِيهَا
وَقَالَ أَحْمَدُ وَأَسْلَقُ أَحَبُّ الثِّيَابِ إِلَيْنَا أَنْ يُكْفَنَ فِيهَا
الْبَيَاضُ وَيُسْتَحَبُّ حُسْنُ الْكُفْنِ۔
نماز پڑھتا تھا ان ہی میں سے کفن دیا جائے۔ امام احمد اور
اسحقؒ فرماتے ہیں کہ کفن میں سفید کپڑے کا ہونا مجھے پسند ہے
اور اچھا کفن دینا مستحب ہے۔

باب ۶۷۸:

باب ۶۷۸

۹۸۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَاعِمَرُ بْنُ يُونُسَ
نَاعِكِرْمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ
بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَلِيَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُحْسِنْ كَفَنَهُ
وَفِيهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
غَرِيبٌ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ سَلَامٌ بْنُ أَبِي مُطِيعٍ فِي
قَوْلِهِ وَلْيُحْسِنْ أَحَدُكُمْ كَفَنَ أَخِيهِ قَالَ هُوَ الصَّفَاءُ
وَلَيْسَ بِالْمُرْتَفِعِ۔
۹۸۲: حضرت ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے فوت ہو جانے والے بھائی کا ولی
ہو تو اسے بہترین کفن دے۔ اس باب میں حضرت جابرؓ سے بھی
روایت ہے۔ امام ابویسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب
ہے۔ ابن مبارکؒ فرماتے ہیں سلام بن مطیع نے اس روایت کے
بارے میں ”کہ تمہیں اپنے (مردہ) بھائی کو اچھا کفن دینا چاہیے“ وہ
فرماتے ہیں کہ اس روایت کا مطلب یہ ہے کہ صاف اور سفید
کپڑوں کا کفن دیا جائے نہ کہ قیمتی کپڑے کا۔

خلاصۃ الابواب: ”نعمی“ لغت میں موت کی خبر کو کہتے ہیں یہاں اس سے نفی الجاہلیہ مراد ہے جس
کی صورت یہ ہوتی تھی کہ عرب میں جب کوئی بڑا آدمی مر جاتا یا قتل کر دیا جاتا تو کسی آدمی کو گھوڑے پر سوار کر کے مختلف قبائل کی
طرف بھیجتے تھے جو روتا جاتا تھا اور کہتا جاتا تھا کہ فلاں کی موت کی خبر کو ظاہر کرو۔ جن روایات میں نفی (موت کی خبر دینا) کی ممانعت آئی
ہے وہ مذکورہ نفی جاہلیت پر ہی محمول ہے۔ واللہ اعلم۔ (۲) یعنی صبر کی اصل فضیلت صدقہ کے شروع کے وقت ہے اس لئے کہ وقت
گذرنے کے ساتھ ساتھ انسان کو صبر آتی جاتا ہے اس کا اعتبار نہیں۔ صبر کے لئے دو چیزیں ضروری ہیں ایک رضا بالقضاء دوسرے
اختیاری چیخنے چلانے سے بچنا۔ رضا بالقضاء کا طریقہ یہ ہے کہ غور کرے کہ اللہ تعالیٰ حاکم بھی ہیں اور حکیم بھی ان کے حاکم ہونے کا
تقاضہ یہ ہے کہ ان کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں ہو سکتا۔ حاصل یہ کہ اللہ تعالیٰ نے جو فیصلہ فرمایا اس کا انہیں کلی اختیار ہے اور اس کے
نتیجہ میں ہمیں اس صدمہ کا سامنا کرنا پڑا وہ اگرچہ ہمارے لئے بظاہر ناگوار ہے لیکن ان کی حکمت کے بمقتضی اس میں یقیناً ہمارے لئے
خیر ہوگا۔ معلوم ہوا کہ میت کو بوسہ دینا جائز ہے۔ (۳) حضور اقدس ﷺ کی کون سی صاحبزادی مراد ہے ایک قول یہ ہے کہ حضرت
رقیہؓ مراد ہیں جبکہ دوسرا قول یہ ہے کہ حضرت ام کلثومؓ مراد ہیں لیکن رائج یہ ہے کہ حضرت ابوالعاصؓ بن الربیع کی اہلیہ حضرت زینبؓ مراد
ہیں جو نبی کریم ﷺ کی بیٹیوں میں سے سب سے بڑی ہیں۔ میت کو ایک دفعہ غسل دینا فرض کفایہ ہے اگرچہ وہ ظاہر اپاک صاف ہو
اور تین مرتبہ پانی بہانا مسنون ہے (۴) صدر اول کے بعد اس پر اجماع منعقد ہو گیا کہ غسل میت یعنی میت کو غسل دینے سے غسل
واجب نہیں ہوتا اور نہ جنازہ اٹھانے سے وضو واجب ہوتا ہے اسکی دلیل بیہقی شریف میں حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے۔ دوسری
دلیل مصنف ابن ابی شیبہؒ میں حضرت ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ میت کو غسل دینے والے پر غسل کرنا واجب نہیں۔

۶۷۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَمِّ كَفْنٍ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۹۸۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ غِيَاثِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَفَّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ بَيْضَ يَمَانِيَةٍ لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ قَالَ فَذَكَرُوا الْعَائِشَةَ قَوْلَهُمْ فِي ثَوْبَيْنِ وَبُرْدٍ حَبْرَةٍ فَقَالَتْ قَدْ آتَى بِالْبُرْدِ وَلَكِنَّهُمْ رَدُّوهُ وَلَمْ يَكْفِنُوهُ فِيهِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۹۸۴: حَدَّثَنَا أَبُو أَبِي عُمَرَ نَابِشُرْبُنُ السَّرِيِّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَّنَ حَمْزَةَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فِي نَمِرَةٍ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَغْفَلٍ وَابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى فِي كَفْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَايَاتٌ مُخْتَلِفَةٌ وَحَدِيثُ عَائِشَةَ أَصَحُّ الْأَحَادِيثِ الَّتِي رُوِيَ فِي كَفْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَقَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ يُكْفَنُ الرَّجُلُ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ إِنْ شَتَّ فِي قَمِيصٍ وَلِفَافَتَيْنِ وَإِنْ شَتَّ فِي ثَلَاثِ لِفَافَتٍ وَيُجْزَى ثَوْبٌ وَاحِدٌ إِنْ لَمْ يَجِدُوا ثَوْبَيْنِ وَالثَّوْبَانِ يُجْزَيَانِ وَالثَّلَاثَةُ لِمَنْ وَجَدَهَا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ وَقَالُوا اتَّكَفَّنُ الْمَرْأَةُ فِي خَمْسَةِ أَثْوَابٍ.

۶۸۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الطَّعَامِ يُصْنَعُ لِأَهْلِ الْمَيِّتِ

۹۸۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا بَا

۶۷۹: بَابُ نَبِيِّ الْأَكْرَمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کے کفن میں کتنے کپڑے تھے

۹۸۳: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا کفن مبارک تین سفید یعنی کپڑوں پر مشتمل تھا۔ ان میں قمیص اور پگڑی نہیں تھی۔ حضرت عائشہؓ سے ذکر کیا گیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے کفن میں دو کپڑے اور ایک حمیری (تیل بونے والی چادر) تھی۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا چادر لائی گئی تھی لیکن اسے واپس کر دیا گیا اور اس میں کفن نہیں دیا گیا۔ امام ابویسٰی ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۸۴: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حمزہ بن عبد المطلب کو ایک چادر یعنی ایک ہی کپڑے میں کفن دیا۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما، عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسٰی ترمذیؒ فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کفن مبارک کے بارے میں مختلف روایات مذکور ہیں اور ان تمام روایات میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت زیادہ صحیح ہے۔ اکثر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دیگر علماء کا اسی پر عمل ہے۔ سفیان ثوریؒ کہتے ہیں کہ مرد کو تین کپڑوں میں کفن دیا جائے ایک قمیص اور دو لفافے۔ اگر چاہے تو تین لفافوں میں ہی کفن دے دے۔ پھر اگر تین کپڑے نہ ہوں تو دو اور دو بھی نہ ہوں تو ایک سے بھی کفن دیا جاسکتا ہے۔ امام شافعیؒ احمدؒ اور اسحقؒ کا یہی قول ہے۔ یہ حضرات کہتے ہیں کہ عورت کو پانچ کپڑوں میں کفن دیا جائے۔

۶۸۰: بَابُ أَهْلِ الْمَيِّتِ كَيْفَ لَمْ يَكُنْ

۹۸۵: حضرت عبد اللہ بن جعفرؒ سے روایت ہے جب حضرت

جعفر کی شہادت کی خبر آئی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جعفر کے گھر والوں کے لیے کھانا پکاؤ کیونکہ انہیں ایک آنے والے حادثہ نے (کھانا پکانے) سے روک رکھا ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے بعض اہل علم اسے مستحب گردانتے ہیں کہ میت کے گھر والوں کے پاس کوئی نہ کوئی چیز بھیجی جائے کیونکہ وہ مصیبت میں مشغول ہوتے ہیں۔ امام شافعی کا بھی یہی قول ہے۔ جعفر بن خالد سارہ کے بیٹے ہیں یہ ثقہ ہیں۔ ان سے ابن جریج روایت کرتے ہیں۔

۶۸۱: باب مصیبت کے وقت

چہرہ پیٹنا اور گریبان پھاڑنا منع ہے

۹۸۶: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رخساروں کو پیٹے، گریبان چاک کرے یا زمانہ جاہلیت کی پکار پکارے (یعنی ناشکری کی باتیں کرے) اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۸۲: باب نوحہ حرام ہے

۹۸۷: حضرت علی بن ربیعہ اسدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار میں سے ایک شخص قرظہ بن کعب فوت ہو گئے تو لوگ اس پر نوحہ کرنے لگے۔ پس حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے منبر پر چڑھے اور اللہ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد فرمایا۔ نوحہ کی اسلام میں کیا حیثیت ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جس پر نوحہ کیا جاتا ہے اسے عذاب میں مبتلا کیا جاتا ہے۔ اس باب میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، علی رضی اللہ عنہ، ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ، قیس بن عاصم رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ، جنادہ بن مالک، انس ام عطیہ، سمیرہ اور ابومالک اشعری سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں حدیث مغیرہ بن شعبہ غریب حسن صحیح ہے۔

سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ لَمَّا جَاءَ نَعْيُ جَعْفَرٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْنَعُوا لِأَهْلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَإِنَّهُ قَدْ جَاءَهُمْ مَا يَشْغَلُهُمْ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ كَانَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّ أَنْ يُوجَّهَ إِلَى أَهْلِ الْمَيِّتِ بَشْيٌ لِيُشْغِلَهُمْ بِالْمُصِيبَةِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَجَعْفَرُ بْنُ خَالِدٍ هُوَ ابْنُ سَارَةَ وَهُوَ ثِقَةٌ رَوَى عَنْهُ جُرَيْجٌ.

۶۸۱: بَاب مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ ضَرْبِ

الْخُدُودِ وَشَقِّ الْجُيُوبِ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ

۹۸۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ الْإِيَامِيُّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ شَقَّ الْجُيُوبَ وَضَرَبَ الْخُدُودَ وَدَعَا بِدَعْوَةِ الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۶۸۲: بَاب مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ النَّوْحِ

۹۸۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا قُرْآنُ بْنُ تَمَّامٍ وَمَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُيَيْنَةَ الطَّائِي عَنْ عَلِيٍّ بْنِ رَبِيعَةَ الْأَسَدِيِّ قَالَ مَاتَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ قَرْظَةُ بْنُ كَعْبٍ فَنِيحَ عَلَيْهِ فَجَاءَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ مَا بَالُ النَّوْحِ فِي الْإِسْلَامِ أَمَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ نِيحَ عَلَيْهِ غَدَبَ مَا نِيحَ عَلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَأَبِي مُوسَى وَقَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَجَنَادَةَ بْنِ مَالِكٍ وَأَنْسِ وَأُمِّ عَطِيَّةٍ وَبِسْمَرَةَ وَأَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ

حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۹۸۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زمانہ جاہلیت کی چار چیزیں ایسی ہیں جو میری امت کے چند لوگ نہیں چھوڑیں گے۔ نوحر کرنا، نسب پر طعن کرنا چھوت یعنی یہ اعتقاد رکھنا کہ اونٹ کو خارش ہوئی تو سب کو بھی ہوگی اگر ایسا ہی ہے تو پہلے اونٹ کو کس سے لگی تھی۔ اور یہ اعتقاد رکھنا کہ بارش ستاروں کی گردش سے ہوتی ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

۹۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَابِيُّ دَاوُدَ نَاشِعَةُ وَالْمُسَوْدِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَرْبَعٌ فِي أُمَّتِي مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَنْ يَذْهَبَنَّ النَّاسُ النَّيَاحَةَ وَالطُّغْنَ فِي الْأَحْسَابِ وَالْعُدْوَى أَجْرَبَ بَعِيرٍ فَأَجْرَبَ مَائَةٌ بَعِيرٍ مَنْ أَجْرَبَ الْبَعِيرَ الْأَوَّلَ وَالْآنَوَاءَ مُطَرْنَا بَنُو كَذَا وَكَذَا قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۶۸۳: باب میت پر

۶۸۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

بلند آواز سے رونا منع ہے

الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ

۹۸۹: حضرت سالم بن عبد اللہ اپنے والد اور وہ حضرت عمرؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میت کے گھر والوں کے بلند آواز سے رونے پر میت کو عذاب ہوتا ہے۔ اس باب میں حضرتؓ اور عمران بن حصینؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم میت پر زور سے رونے کو حرام کہتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر میت کے گھر والے روئیں تو ان کے رونے سے میت پر عذاب ہوتا ہے۔ یہ حضرات اسی حدیث پر عمل کرتے ہیں۔ ابن مبارکؒ فرماتے ہیں کہ اگر وہ خود اپنی زندگی میں انہیں اس سے روکتا رہا اور مرنے سے پہلے منع بھی کیا تو امید ہے کہ اس کو عذاب نہیں ہوگا۔

۹۸۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ نَابِيُّ دَاوُدَ يُعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ نَابِيُّ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَمْرٍو وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ الْبُكَاءَ عَلَى الْمَيِّتِ قَالُوا الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ وَذَهَبُوا إِلَى هَذَا الْحَدِيثِ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ أَرَجُّوْا كَانَ يَنْهَاهُمْ فِي حَيَاتِهِ أَنْ لَا يَكُونُ عَلَيْهِ مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ.

۹۹۰: موسیٰ بن ابوموسیٰ اشعریؒ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی مرنے والا مرتا ہے اور اس پر رونے والے کھڑا ہو اور وہ کہے کہ اے میرے پہاڑ۔ اے میرے سردار یا اسی قسم کے کوئی اور الفاظ کہتا ہے۔ تو میت پر دو فرشتے مقرر کیے جاتے ہیں جو اس کے سینے پر گھونے (کے) مارتے ہیں اور پوچھتے ہیں کیا تو ایسا ہی تھا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۹۹۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَابِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي إِسِيدُ بْنُ أَبِي إِسِيدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي مُوسَى أَلَا شُعْرَبِي أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مَيِّتٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ بِأَكْبَهُمْ فَيَقُولُ وَاجِبَلَاهُ وَأَسِيدَاهُ أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ إِلَّا وَكَلَّ بِهِ مَلَكَانِ يَلْهَزَانِهِ أَهَكَذَا كُنْتَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۶۸۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّحْصَةِ

فِي الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ

۹۹۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَالِكٍ وَثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ أَخْبَرْتُهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ وَذَكَرَ لَهَا أَنَّ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ فَقَالَتْ عَائِشَةُ غَفَرَ اللَّهُ لِأَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَكْذِبْ وَلَكِنَّهُ نَسِيَ أَوْ أَخْطَأَ إِنَّمَا مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى يَهُودِيَةٍ يُبْكِي عَلَيْهَا فَقَالَ إِنَّهُمْ لَيَبْكُونَ عَلَيْهَا وَإِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِي قَبْرِهَا قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۹۹۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ عَبَادٍ بْنُ عَبَادٍ الْمُهَلْبِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ قَالَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَرْحَمُهُ اللَّهُ لَمْ يَكْذِبْ وَلَكِنَّهُ وَهُمْ إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مَاتَ يَهُودِيًّا إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ وَإِنَّ أَهْلَهُ لَيَبْكُونَ عَلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَقُرْظَةَ بْنِ كَعْبٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَأَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٌ عَنْ عَائِشَةَ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا وَقَالُوا هَذِهِ الْآيَةُ (وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى) هُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ.

۹۹۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ نَاعِمُسِيُّ بْنُ يُونُسَ عَنْ ابْنِ لَيْلَى عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَخَذَ

۶۸۴: بَابُ مَيِّتِ

پُر چلائے بغیر رونا جائز ہے

۹۹۱: حضرت عمرؓ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے سامنے کسی نے ذکر کیا کہ ابن عمرؓ کہتے ہیں میت کو زندہ آدمی کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ابو عبد الرحمنؓ کی مغفرت فرمائے انہوں نے یقیناً جھوٹ نہیں بولا لیکن یا تو وہ بھول گئے ہیں یا ان سے غلطی ہوئی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ایک یہودی عورت کی میت کے پاس سے گزرے۔ لوگ اس کی موت پر رورہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ اس پر رورہے ہیں اور اسے قبر میں عذاب ہو رہا ہے۔ امام ابویسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

۹۹۲: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میت پر اس کے رشتہ داروں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا اللہ ان پر رحم فرمائے انہوں نے جھوٹ نہیں کہا بلکہ انہیں وہم ہو گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ایک یہودی کے لئے فرمائی تھی کہ وہ مر گیا تھا پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ میت پر عذاب ہو رہا ہے اور اس کے گھر والے اس پر رورہے ہیں۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ، قرظہ بن کعبؓ، ابو ہریرہؓ، ابن مسعودؓ اور اسامہ بن زیدؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث عائشہؓ حسن صحیح ہے۔ اور یہ حدیث حضرت عائشہؓ ہی سے کئی سندوں سے مروی ہے۔ بعض اہل علم کا اس روایت پر عمل ہے اور انہوں نے قرآن کریم کی اس آیت کی تفسیر کی ہے کہ اللہ فرماتا ہے ”وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى“ کوئی شخص کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۹۹۳: حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عبد الرحمن بن عوفؓ کا ہاتھ پکڑا اور انہیں

اپنے صاحبزادے ابراہیم کے پاس لے گئے۔ وہ اس وقت نزع کی حالت میں تھے۔ آپ ﷺ نے انہیں اپنی گود میں لیا اور رونے لگے۔ عبد الرحمن نے عرض کیا آپ ﷺ بھی روتے ہیں؟ کیا آپ ﷺ نے رونے سے منع نہیں کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں۔ بلکہ بیوقوفی اور نا فرمانی کی دوا آوازوں سے منع کیا ہے۔ ایک تو مصیبت کے وقت کی آواز جب چہرہ نو چا جائے اور اگر بیان چاک کیا جائے اور دوسری شیطان کی طرف رونے کی آواز (یعنی نوحہ) امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

۶۸۵: باب جنازہ کے آگے چلنا

۹۹۴: حضرت سالم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جنازے کے آگے چلتے ہوئے دیکھا۔

۹۹۵: ہم سے روایت بیان کی حسن بن علی خلال نے انہوں نے عمرو بن عاصم سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے منصور سے اور بکر کوئی اور زیادہ سے اور سفیان سے یہ سب روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے زہری سے سنا۔ انہوں نے سالم بن عبد اللہ سے انہوں نے اپنے باپ سے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ ابو بکرؓ اور عمرؓ کو دیکھا کہ وہ جنازے کے آگے چلتے تھے۔

۹۹۶: ہم سے روایت کی عبد بن حمید نے انہوں نے عبد الرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ابو بکرؓ اور عمرؓ جنازے کے آگے چلتے تھے۔ زہری نے کہا کہ ہمیں سالم نے خبر دی کہ ان کے باپ جنازے کے آگے چلتے تھے۔ اس باب میں حضرت انسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عمرؓ کی مانند ابن جریج اور زیادہ بن سعد اور کئی لوگوں نے روایت کی زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے باپ سے حدیث ابن عیینہ کی طرح اور روایت کی معمر اور یونس

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْدُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنِ عَوْفٍ فَأَنْطَلَقَ بِهِ إِلَى ابْنِهِ ابْرَاهِيمَ فَوَجَدَهُ يَجُودُ بِنَفْسِهِ فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَهُ فِي حَجْرِهِ فَبَكَى فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ أَتَبْكِي أَوْ لَمْ تَكُنْ نَهَيْتَ عَنِ الْبُكَاءِ قَالَ لَا وَلَكِنْ نَهَيْتُ عَنْ صَوْتَيْنِ أَحْمَقَيْنِ فَاجْرَيْنِ صَوْتٍ عِنْدَ مُصِيبَةٍ خَمْسُ وَجُوهٍ وَشَقِ جُيُوبٍ وَرَنَةِ شَيْطَانٍ وَفِي الْحَدِيثِ كَلَامٌ أَكْثَرُ مِنْ هَذَا قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۶۸۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَشْيِ أَمَامَ الْجَنَازَةِ

۹۹۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَاسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَمَحْمُودُ بْنُ غِيْلَانَ قَالُوا أَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ يَمْشُونَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ.

۹۹۵: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَاعَمْرُو ابْنُ عَاصِمٍ نَاهِمًا عَنْ مَنْصُورٍ وَبَكْرِ الْكُوفِيِّ وَزِيَادٍ وَسُفْيَانَ كُلَّهُمْ يَذْكُرُ أَنَّهُ سَمِعَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ يَمْشُونَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ.

۹۹۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَاعْبُدُ الرَّزَّاقِ نَاعْمَرُ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ يَمْشُونَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَأَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يَمْشِي أَمَامَ الْجَنَازَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ هَكَذَا رَوَى ابْنُ جُرَيْجٍ وَزِيَادُ ابْنِ سَعْدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَرَوَى مَعْمَرٌ وَيُونُسُ بْنُ يَزِيدَ وَمَالِكٌ وَغَيْرُ هُمْ مِنَ الْحَفَاطِ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

بن یزید اور مالک وغیرہ حفاظ نے زہری سے کہ نبی ﷺ جنازے کے آگے چلتے تھے۔ تمام محدثین کا اتفاق ہے کہ اس باب میں مرسل حدیث زیادہ صحیح ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں۔ یحییٰ بن موسیٰ نے عبدالرزاق سے ابن مبارک کے حوالے سے سنا کہ زہری کی ہرسل حدیث ابن عیینہ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ ابن مبارک کہتے ہیں۔ شاید ابن جریج نے یہ روایت ابن عیینہ سے لی ہو۔ امام ترمذی کہتے ہیں ہمام بن یحییٰ نے یہ حدیث زیاد بن سعد سے پھر منصور ابو بکر اور سفیان نے زہری سے انہوں نے سالم سے اور انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔ جب کہ ہمام، سفیان بن عیینہ سے روایت کرتے ہیں۔ اس مسئلے میں اہل علم کا اختلاف ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دوسرے علماء کے نزدیک جنازے کے آگے چلنا افضل ہے۔ امام شافعی اور احمدؒ کا یہی قول ہے۔

۹۹۷: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ابو بکر، عمرؓ اور عثمانؓ جنازہ کے آگے چلتے تھے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں میں نے امام بخاریؒ سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ اس میں محمد بن بکر نے غلطی کی ہے اور یہ حدیث بواسطہ یونسؓ زہری سے مروی ہے کہ نبی کرام ﷺ ابو بکرؓ اور عمرؓ سب جنازے کے آگے چلتے تھے۔ زہری فرماتے ہیں۔ مجھے سلام نے بتایا کہ ان کے والد حضرت عبداللہ بن عمرؓ بھی جنازے کے آگے چلا کرتے تھے اور یہاں صحیح ہے۔

۶۸۶: باب جنازہ کے پیچھے چلنا

۹۹۸: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے جنازے کے پیچھے چلنے کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا جلدی چلو (یعنی دوڑنے سے ذرا کم) اور اگر وہ نیک ہے تو اسے جلدی قبر میں پہنچا دو گے اور اگر وہ برا ہے تو اہل جہنم ہی کو دوڑ کیا جاتا ہے۔ پس جنازے

وَسَلَّمَ كَانَ يَمْشِي أَمَامَ الْجَنَازَةِ وَأَهْلُ الْحَدِيثِ كُلُّهُمْ يَرَوْنَ أَنَّ الْحَدِيثَ الْمُرْسَلُ فِي ذَلِكَ أَصَحُّ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَسَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مُوسَى يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّزَّاقِ يَقُولُ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ حَدِيثُ الزُّهْرِيِّ فِي هَذَا مُرْسَلٌ أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَارَى ابْنُ جُرَيْجٍ أَخَذَهُ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَرَوَى هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ زِيَادٍ وَهُوَ ابْنُ سَعْدٍ وَمَنْصُورٌ وَبَكْرٌ وَسُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ وَأَنَّمَاهُو سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ رَوَى عَنْهُ هَمَّامٌ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْمَشْيِ أَمَامَ الْجَنَازَةِ فَرَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْمَشْيَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ أَفْضَلُ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ.

۹۹۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَافِعُ بْنُ بَكْرٍ نَا يُونسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي أَمَامَ الْجَنَازَةِ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُثْمَانُ وَسَالَتْ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ أَخْطَأَ فِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ وَ إِنَّمَا يَرَوِي هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ يُونسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانُوا يَمْشُونَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَأَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يَمْشِي أَمَامَ الْجَنَازَةِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهَذَا أَصَحُّ.

۶۸۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَشْيِ خَلْفَ الْجَنَازَةِ

۹۹۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَاوُهْبُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَحْيَى إِمَامِ بَنِي تَيْمٍ اللَّهُ عَنْ أَبِي مَاجِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَشْيِ خَلْفَ الْجَنَازَةِ فَقَالَ مَا دُونَ الْحَبِيبِ فَإِنْ كَانَ خَيْرًا عَجَلْتُمُوهُ وَإِنْ كَانَ

کے پیچھے چلنا چاہیے نہ کہ اسکو پیچھے چھوڑنا چاہیے اور جو اس سے آگے چلتا ہے وہ ان کے ساتھ نہیں۔ امام ابو یوسفؒ ترمذیؒ فرماتے ہیں اس حدیث کو ہم اس سند سے صرف ابن مسعودؓ کی روایت سے جانتے ہیں۔ میں نے امام بخاریؒ سے سنا وہ ابو ماجد کی اس روایت کو ضعیف کہتے ہیں۔ امام بخاریؒ نے بواسطہ حمیدی ابن عیینہ سے نقل کیا کہ یحییٰ سے ابو ماجد کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا ایک مجہول الحال شخص ہیں وہ ہم سے روایت کرتے ہیں۔ بعض صحابہ کرامؓ اور دیگر علماء کا یہی مسلک ہے کہ جنازے کے پیچھے چلنا افضل ہے۔ سفیان ثوریؒ اور اسحقؒ کا یہی قول ہے کہ ابو ماجد مجہول ہیں اور ان کے واسطے سے ابن مسعودؓ سے دو حدیثیں منقول ہیں۔ یحییٰ امام نبی تیم اللہ ثقہ ہیں۔ ان کی کنیت ابو حارث ہے۔ انہیں جابر اور یحییٰ مجبر بھی کہا جاتا ہے یہ کوئی ہیں۔ شعبہ سفیان ثوریؒ ابو احوص اور سفیان بن عیینہ ان سے روایت کرتے ہیں۔

۶۸۷: باب جنازہ کے

پیچھے سوار ہو کر چلنا مکروہ ہے

۹۹۹: حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک جنازے میں گئے آپ ﷺ نے کچھ لوگوں کو سواری پر چلتے ہوئے دیکھا تو فرمایا تمہیں شرم نہیں آتی اللہ کے فرشتے پیدل چل رہے ہیں اور تم سواریوں پر سوار ہو۔ اس باب میں مغیرہ بن شعبہؓ اور جابر بن سمرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو یوسفؒ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ثوبانؓ حضرت ثوبانؓ ہی سے موقوفاً مروی ہے۔

۶۸۸: باب جنازے کے پیچھے سواری پر سوار

ہو کر جانے کی اجازت

۱۰۰۰: حضرت سماک بن حربؓ، حضرت جابر بن سمرہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ابن وداح کے

شراً فلا یسعد إلا أهل النار الجنازة متبوعة ولا تتبع لیس منعا من تقدمها قال أبو عیسیٰ هذا حدیث لا نعرفه من حدیث ابن مسعود إلا من هذا الوجه وسمعت محمد بن اسمعيل یضعف حدیث أبی ماجد هذا وقال محمد قال الحمیدي قال ابن عیینة قيل لیحیی من أبو ماجد هذا فقال طائر طار فحد ثنا وقد ذهب بعض أهل العلم من أصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرهم إلى هذا وروا أن المشی خلفها أفضل وبه یقول الثوری وإسحق وأبو ماجد رجل مجهول وله حدیثان عن ابن مسعود ویحییٰ امام بنی تیم اللہ ثقة یکنی أبا الحارث ویقال له یحیی الجابر ویقال له یحیی المجبر ایضا وهو کوفی روى له شعبه وسفیان الثوری وأبو الأحوص وسفیان بن عیینة.

۶۸۷: باب ماجاء فی کراهية

الرکوب خلف الجنازة

۹۹۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ بَكْرِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ فَرَأَى نَاسًا رُكَبَانًا فَقَالَ أَلَا تَسْتَحْيُونَ إِنَّ مَلَائِكَةَ اللَّهِ عَلَى أَقْدَامِهِمْ وَأَنْتُمْ عَلَى ظُهُورِ الدَّوَابِّ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ثَوْبَانَ قَدْ رَوَى عَنْهُ مَوْقُوفًا.

۶۸۸: باب ماجاء فی الرخصة

فی ذلک

۱۰۰۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ شُعْبَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ ابْنَ سَمُرَةَ

يَقُولُ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةِ ابْنِ الدُّخْدَاحِ وَهُوَ عَلَى فَرَسٍ لَهُ يَسْعَى وَنَحْنُ حَوْلُهُ وَهُوَ يَقْصُصُ بِهِ.

جنازے میں گئے۔ آپ ﷺ اپنے گھوڑے پر سوار تھے۔ جو دوڑتا تھا۔ ہم آپ ﷺ کے ارد گرد تھے۔ آپ ﷺ اسے چھوٹے چھوٹے قدموں سے لیے جا رہے تھے۔

۱۰۰۱. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْهَاشِمِيُّ نَا أَبُو قَتَيْبَةَ عَنِ الْجَرَّاحِ عَنْ سِمَاكِ عَنْ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ يَقُولُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّبَعَ جَنَازَةَ ابْنِ الدُّخْدَاحِ مَا شِئًا وَرَجَعَ عَلَى فَرَسٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۰۱: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابن و حداح کے جنازے میں پیدل گئے اور گھوڑے پر واپس تشریف لائے۔

امام ابوعیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۸۹ باب جنازہ کو جلدی لے جانا

۶۸۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَسْرَاعِ بِالْجَنَازَةِ

۱۰۰۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَابُنْ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَنْبُغُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ أَسْرَعُوا بِالْجَنَازَةِ فَإِنْ تَكَ خَيْرًا تَقْدُمُوهَا إِلَيْهِ وَإِنْ تَكَ شَرًّا تَضَعُوهُ عَنْ رِقَابِكُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۰۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنازہ جلدی لے جاؤ اس لیے کہ اگر وہ نیک ہے تو اسے جلد بہتر جگہ پہنچایا جائے اور اگر برا ہے تو اپنی گردنوں سے جلد بوجھ اتارا جائے۔ اس باب میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے۔

خلاصۃ الابواب: (۱) مختلف حضرات نے آپ ﷺ کے کفن کے لئے مختلف کپڑے پیش کئے لیکن حضرات صحابہؓ نے ان میں سے تین کا انتخاب کیا اور باقی واپس کر دیے۔ ضرورت کے وقت صرف ایک کپڑے کا کفن بھی کافی ہوتا ہے۔ نیز حدیث باب سے جمہور کا مسلک ثابت ہوتا ہے کہ تین کپڑے مرد کے لئے مسنون ہیں۔ جمہور علماء کے نزدیک مرد کے کفن میں پگڑی کوئی مسنون نہیں ہے۔ البتہ تین کپڑوں کی تعین کے بارے میں اختلاف ہے۔ امام شافعیؒ کے نزدیک وہ تین کپڑے تین لفافے ہیں جبکہ حنفیہ کے نزدیک وہ تین کپڑے یہ ہیں لفافہ۔ ازار اور قمیض اور قمیض زندوں کی قمیض کی طرح ہو یا مردوں جیسی۔ (۲) اس حدیث کی بنا پر مستحب ہے کہ جس گھر میں موت واقع ہوئی ہو اس کے رشتہ دار یا پڑوسی کھانا پکا کر وہاں بھیجیں تاکہ وہ اپنی مصیبت کھانے کی فکر میں مبتلا نہ ہوں لیکن ہمارے زمانے میں میت کے گھر والے اس موقع پر رشتہ داروں اور تعزیت کے لئے آنے والوں کے لئے کھانے اور دعوت کا انتظام کرتے ہیں یہ مکروہ اور گمراہ کن عمل ہے اس لئے کہ دعوت سرور (خوشی) کے موقع پر ہوتی ہے نہ کہ مصیبت کے موقع پر اس کے بدعت ہونے کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ ہمارے زمانے میں عوام نے میت کے گھر والوں کی جانب سے اس دعوت کو واجبات دینیہ میں سے سمجھ لیا ہے اور جو چیز شریعت میں واجب نہ ہو اس کو ضروری سمجھ کر کرنا بدعت ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ اور تابعین تبع تابعین کے دور میں اس دعوت کا رواج نہیں تھا (۳) مطلب یہ ہے کہ میت کو اس کے گھر والوں کے نوحہ کرنے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے جب تک وہ نوحہ کرتے رہتے ہیں البتہ ہلکا رونا جو بغیر آواز کے ہو تو جائز ہے یعنی زور زور سے رویا دھویا جائے اور چیخ و پکار کی جائے یا میت کے

مبالغہ آمیز فضائل گنائے جائیں اور تقدیر خداوندی کو غلط قرار دیا جائے تو سخت گناہ ہے اور نوحہ کرنے والی عورتیں جب کہتی ہیں واجملہ، واستیدہ ہائے میرے آقا تو فرشتے اس کے سینے پر ہاتھ مار کر کہتے ہیں تم اتنے عظیم ہو تم ایسے ایسے ہو۔ (۴) جنازہ کے آگے پیچھے دائیں بائیں ہر طرف چلنا بالاتفاق جائز ہے البتہ افضلیت میں اختلاف ہے۔ امام مالکؒ اور احمدؒ کے نزدیک پیدل چلنے والے کے لئے آگے چلنا اور سوار کے لئے جنازہ کے پیچھے چلنا افضل ہے۔ امام شافعیؒ کے نزدیک جنازہ کے آگے چلنا افضل ہے امام ابو حنیفہؒ ان کے اصحاب اور امام اوزاعیؒ کا مسلک یہ ہے کہ مطلقاً جنازہ کے پیچھے چلنا افضل ہے۔ امام ابو حنیفہؒ کی دلیل حدیث نمبر ۹۹۸ ہے اس کے علاوہ طحاوی اور مصنف عبدالرزاق میں احادیث موجود ہیں کہ پیچھے چلنا افضل ہے۔ حدیث نمبر ۹۹۹ اس روایت سے جنازہ کے ساتھ سواری کرنے کی کراہت معلوم ہوتی ہے لیکن سنن ابی داؤد میں حضرت مغیرہؓ کی روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ سوار جنازہ کے پیچھے چلے جس سے جنازہ کے ساتھ سواری کی اجازت معلوم ہوتی ہے۔ علماء فرماتے ہیں کہ بغیر عذر کے سوار ہونا مکروہ ہے لیکن بیماری یا لنگڑا ہونے کی صورت میں مکروہ نہیں۔ نبی کریم ﷺ نے سواری کرنے پر تکفیر فرشتوں کی وجہ سے تھی جو جنازہ کے ساتھ چل رہے تھے۔

۶۹۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي قَتْلِي

۶۹۰: بَابُ شَهَادَةِ أَحَدٍ

أَحَدٌ وَزَكَرُ حَمَزَةً

حضرت حمزہؓ

۱۰۰۳: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ جنگ احد میں نبی اکرم ﷺ حضرت حمزہؓ کی شہادت کے بعد ان کے پاس تشریف لائے تو دیکھا کہ ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے ہیں۔ فرمایا اگر صفیہؓ کے دل پر گراں گزرنے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں انہیں اسی طرح چھوڑ دیتا۔ یہاں تک کہ انہیں جانور کھا جاتے پھر قیامت کے دن انہیں جانوروں کے پیٹوں سے اٹھایا جاتا۔ راوی کہتے ہیں پھر رسول اللہ ﷺ نے چادر منگوائی اور اس میں سے انہیں کفن دیا۔ وہ چادر بھی ایسی تھی کہ اگر سر پر ڈالی جاتی تو پاؤں ننگے رہ جاتے اور اگر پاؤں ڈھکے جاتے تو سر سے ہٹ جاتی۔ راوی کہتے ہیں پھر شہید زیادہ ہو گئے اور کپڑے کم پڑ گئے۔ پس ایک دو اور تین شہیدوں تک کو ایک ہی کپڑے میں کفن دیا گیا اور پھر ایک ہی قبر میں دفن کیا گیا۔ اس دوران نبی اکرم ﷺ ان کے بارے میں پوچھتے تھے کہ قمران زیادہ یاد تھا۔ پس جس کو قمران زیادہ یاد ہوتا آپؐ قبر میں قبلہ کی طرف سے آگے کرتے۔ راوی کہتے ہیں پھر رسول اللہ ﷺ نے سب کو دفن کیا اور ان کی نماز جنازہ نہیں پڑھی۔ امام ابو یوسفؒ سی ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث انسؓ حسن

۱۰۰۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي صَفْوَانَ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ أَنَسُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حَمْزَةٍ يَوْمَ أُحُدٍ فَوَقَّفَ عَلَيْهِ فَرَأَاهُ قَدْ مِثَلَ بِهِ فَقَالَ لَوْلَا أَن تَجِدَ صَفِيَّةً فِي نَفْسِهَا لَتَرَكْتُهَ حَتَّى تَأْكُلَهُ الْعَافِيَةُ حَتَّى يُحْشَرَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ مِنْ بَطُونِهَا قَالَ ثُمَّ دَعَا بِنَمْرَةٍ فَكَفَّنَهَا فِيهَا فَكَانَتْ إِذَا مُدَّتْ عَلَى رَأْسِهِ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا مُدَّتْ عَلَى رِجْلَيْهِ بَدَا رَأْسُهُ قَالَ فَكَثُرَ الْقَتْلَى وَقَلَّتِ الْيَتَامَى قَالَ فَكَفَّنَ الرَّجُلُ وَالرَّجُلَانِ وَالثَلَاثَةُ فِي الثُّوبِ الْوَاحِدِ ثُمَّ يُدْفَنُونَ فِي قَبْرِ وَاحِدٍ قَالَ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُ عَنْهُمْ أَتَيْتُمْ قُرْآنًا فَيَقْدُمُهُ إِلَى الْقَبْلِ قَالَ فَذَنَّهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ بِحَسَنٍ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ إِلَّا مِنْ

هَذَا الْوَجْهَ.

غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے حضرت انسؓ کی روایت سے جانتے ہیں۔

باب ۶۹۱

۱۰۰۴: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مریض کی عیادت کرتے، جنازے میں شریک ہوتے، گدھے پر سوار ہوتے اور غلام کی دعوت قبول کرتے تھے۔ جنگ بنی قریظہ کے دن بھی آپ گدھے پر سوار تھے جس کی لگام بھجور کی چھال کی رسی سے بنی ہوئی تھی اور اس پر زین بھی بھجور کی چھال کا تھا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ہم اس حدیث کو صرف مسلم کی روایت سے جانتے ہیں۔ مسلم، انسؓ سے روایت کرتے ہیں۔ مسلم اعور ضعیف ہیں اور کیسان ملائی کے بیٹے ہیں۔

باب ۶۹۲

۱۰۰۵: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو صحابہؓ میں آپ ﷺ کی تدفین کے متعلق اختلاف پیدا ہو گیا۔ پس حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک بات سنی اور کبھی نہیں بھولا کہ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نبی کی روح اسی جگہ قبض فرماتے ہیں جس جگہ اس کی تدفین کو پسند فرماتے ہیں۔ اس پر آپ ﷺ کو آپ کے بستر مبارک کی جگہ ہی دفن کیا گیا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ عبد الرحمن بن ابوبکر ملکی حافظ کے وجہ سے ضعیف ہیں اور یہ حدیث کئی سندوں سے مروی ہے حضرت ابن عباسؓ نے یہ حدیث حضرت ابو بکر صدیقؓ سے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے۔

باب ۶۹۳

۱۰۰۶: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے فوت ہو جانے والوں کی بھلائیاں یاد کیا کرو اور ان کی برائیوں کے ذکر سے رک جاؤ۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے

باب ۶۹۱ آخر

۱۰۰۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا عَلِيَّ بْنَ مُسْهِرٍ عَنْ مُسْلِمٍ الْأَعْمَرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغُودُ الْمَرِيضَ وَيَشْهَدُ الْجَنَازَةَ وَيَرْكَبُ الْحِمَارَ وَيُجِيبُ دَعْوَةَ الْعَبْدِ وَكَانَ يَوْمَ بَنِي قَرْيِظَةَ عَلَى حِمَارٍ مَخْطُومٍ بِحَبْلِ مِنْ لَيْفٍ عَلَيْهِ أَكَاثُ لَيْفٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُسْلِمٍ عَنْ أَنَسٍ وَمُسْلِمٍ الْأَعْمَرِيِّ يُضَعَّفُ وَهُوَ مُسْلِمٌ بْنُ كَيْسَانَ الْمَلَانِيُّ.

باب ۶۹۲

۱۰۰۵: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَلَفُوا فِي دَفْنِهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مَا نَسِيْتُهُ قَالَ مَا قُبِضَ اللَّهُ نَبِيًّا إِلَّا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي يُحِبُّ أَنْ يُدْفَنَ فِيهِ فَدَفَنُوهُ فِي مَوْضِعٍ فَرَأَاهُ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمَلِكِيُّ يُضَعَّفُ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ رَوَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب ۶۹۳ آخر

۱۰۰۶: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَامُعَاوِيَةَ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَنَسٍ الْمَكِّيِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اذْكُرُوا

ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ میں نے امام بخاری سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ عمران بن انس کی منکر الحدیث ہیں۔ بعض راوی عطاء سے بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے روایت کرتے ہیں۔ عمران بن انس مصری، عمران بن انس کی سے زیادہ ثابت اور مقدم ہیں۔

۶۹۴: باب جنازہ رکھنے سے پہلے بیٹھنا

۱۰۰۷: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی جنازہ میں تشریف لے جاتے تو اسے قبر میں اتارنے تک بیٹھتے نہیں تھے۔ پس یہودیوں کا ایک عالم آیا تو اس نے کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم بھی اسی طرح کرتے ہیں۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کی مخالفت کرو۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اور بشر بن رافع حدیث میں قوی نہیں۔

۶۹۵: باب مصیبت پر صبر کی فضیلت

۱۰۰۸: حضرت ابوسنان سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بیٹے سنان کو دفن کیا تو ابوطحہ خولانی قبر کے کنارے بیٹھے ہوئے تھے۔ میں جب باہر آنے لگا تو انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا: اے ابوسنان کیا میں تمہیں خوشخبری نہ سناؤں میں نے کہا کیوں نہیں۔ فرمایا ضحاک بن عبدالرحمن بن عرزب، ابوموسیٰ اشعری سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جب کسی آدمی کا بچہ فوت ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے کیا تم نے میرے بندے کے بیٹے کی روح قبض کی؟ عرض کرتے ہیں ”ہاں“۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم نے اس کے دل کا پھل (کھڑا) قبض کیا؟ وہ عرض کرتے ہیں جی ہاں۔ پھر اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں میرے بندے نے کیا کہا فرشتے عرض کرتے ہیں اس نے تیری تعریف کی اور ”انا للہ وانا الیہ راجعون“ پڑھا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ میرے بندے کیلئے جنت میں ایک گھر بناؤ اور اس کا نام بیت الحمد (تعریف

مَحَاسِنِ مَوْتَاكُمْ وَكُفُّوا عَنْ مَسَاوِيهِمْ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ عِمْرَانُ بْنُ أَنَسٍ الْمَكِّيُّ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ وَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ وَعِمْرَانُ بْنُ أَنَسٍ مِصْرِيُّ اثْبَتَ وَأَقْدَمُ مِنْ عِمْرَانَ بْنِ أَنَسٍ الْمَكِّيِّ.

۶۹۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجُلُوسِ قَبْلَ أَنْ تُوَضَّعَ

۱۰۰۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا صَفْوَانُ بْنُ عِيْسَى عَنْ بَشْرِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ ابْنِ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةٍ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اتَّبَعَ الْجَنَازَةَ لَمْ يَقْعُدْ حَتَّى تُوَضَّعَ فِي اللَّحْدِ فَعَرَضَ لَهُ خَبَرٌ فَقَالَ هَكَذَا نَصْنَعُ يَا مُحَمَّدُ فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ خَالِفُوهُمْ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَبَشْرُ بْنُ رَافِعٍ لَيْسَ بِالْقَوِي فِي الْحَدِيثِ.

۶۹۵: بَابُ فَضْلِ الْمُصِيبَةِ إِذَا اخْتَسِبَ .

۱۰۰۸: حَدَّثَنَا سُورِدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَنَانٍ قَالَ دَفَنْتُ ابْنِي سَنَانًا وَأَبُو طَلْحَةَ الْخَوْلَانِيُّ جَالِسٌ عَلَى شَفِيرِ الْقَبْرِ فَلَمَّا أَرَدْتُ الْخُرُوجَ أَخَذَ بِيَدِي فَقَالَ أَلَا أَبَشِّرُكَ يَا أَبَا سَنَانٍ قُلْتُ بَلَى قَالَ حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَزْرَبٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللَّهُ لِمَلَائِكَتِهِ قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِي فَيَقُولُونَ نَعَمْ يَقُولُ قَبَضْتُمْ ثَمَرَةً فَوَادِهِ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيَقُولُ مَاذَا قَالَ عَبْدِي فَيَقُولُونَ حَمْدَكَ وَاسْتَرْجَعَ فَيَقُولُ اللَّهُ ابْنُوا لِعَبْدِي بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَسَمُّوهُ بَيْتَ الْحَمْدِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ .

کا گھر رکھو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۶۹۶: باب تکبیرات جنازہ

۱۰۰۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کی نماز جنازہ پڑھی اور اس میں چار مرتبہ تکبیر کہی۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ، جابر رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ اور یزید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یزید بن ثابت، ثابت، یزید بن ثابت کے بڑے بھائی ہیں اور یہ جنگ بدر میں بھی شریک تھے جب کہ یزید اس جنگ میں شریک نہیں ہوئے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اکثر علماء صحابہؓ اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہی جائیں۔ سفیان ثوری، مالک بن انس، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۶۹۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّكْبِيرِ عَلَى الْجَنَازَةِ

۱۰۰۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَافِعُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى النَّجَاشِيِّ فَكَبَّرَ أَرْبَعًا وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ أَبِي أَوْفَى وَجَابِرٍ وَانْسٍ وَيَزِيدُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَيَزِيدُ بْنُ ثَابِتٍ هُوَ أَخُو زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْهُ شَهِدَ بَدْرًا وَزَيْدٌ لَمْ يَشْهَدْ بَدْرًا قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ مَنْ أَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ يَرَوْنَ التَّكْبِيرَ عَلَى الْجَنَازَةِ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ وَهُوَ قَوْلُ سَفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَاسْحَقَ.

(ف) نجاشی حبشہ کے بادشاہ تھے اور وہ مسلمان ہو گئے تھے آپ ﷺ نے ان کی نماز جنازہ غائبانہ پڑھی جب کہ اس کے علاوہ آپ ﷺ نے کسی کا بھی غائبانہ جنازہ نہیں پڑھا۔ احناف غائبانہ نماز جنازہ کے قائل نہیں ان کے دلائل یہ ہیں:

(۱) کہ حبشہ میں نجاشی کا جنازہ پڑھنے والا کوئی نہ تھا۔ (۲) یہ نجاشی وہ بادشاہ تھا کہ جس نے مسلمانوں کی ہجرت اولی حبشہ میں معاونت کی جب کہ مشرکین مکہ مخالفت کے لئے گئے۔ نجاشی نے ان کی بات نہ مانی۔ (۳) یہ نجاشی کی خصوصیت اور اس کی تکریم تھی۔ (۴) یہ نبی اکرم ﷺ کی خصوصیت تھی۔ ورنہ سوال یہ ہے کہ سیکڑوں صحابہؓ جنگوں میں شہید ہوئے جب کہ حضور اکرم ﷺ مدینہ منورہ میں تھے لیکن آپ ﷺ نے کسی کی نماز جنازہ نہیں پڑھی۔ غزوہ موتہ میں حضور ﷺ کے تین نامور اور جا بجا صحابہؓ شہید ہوئے۔ آپ ﷺ ان کی شہادت کی (وحی آنے پر) یا کشف کے ذریعہ خبر دی اور پھر منبر پر چڑھے اور ان کے لئے دعا کی اور صحابہؓ نے جو مسجد نبوی میں موجود تھے اس دعا میں شرکت کی۔ (مترجم)

۱۰۱۰: حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ یزید بن ارقم رضی اللہ عنہ ہمارے جنازوں کی نماز میں چار تکبیریں کہتے تھے۔ ایک مرتبہ انہوں نے ایک جنازہ پڑھتے ہوئے پانچ تکبیریں کہیں تو ہم نے ان سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح کرتے تھے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں حدیث یزید بن ارقم رضی

۱۰۱۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَافِعُ بْنُ جَعْفَرٍ نَاشِعَةُ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَرْثَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كَانَ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمٍ يُكَبِّرُ عَلَى جَنَائِزِنَا أَرْبَعًا وَأَنَّهُ كَبَّرَ عَلَى جَنَازَةِ خُمَسَا فَسَأَلْنَا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُهَا قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ

اللہ عنہ حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دوسرے علماء کا یہی مسلک ہے کہ جنازہ کی پانچ تکبیریں ہیں۔ امام احمد اور اسحقؒ فرماتے ہیں کہ اگر امام جنازہ پر پانچ تکبیریں کہے تو مقتدی بھی اس کی اتباع کریں۔

باب نماز جنازہ میں کیا پڑھا جائے

۱۰۱۱: حضرت یحییٰ بن ابوکثیر، ابوالبرہم اشہلی سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ مَنْ ”اے اللہ ہمارے زندوں، مردوں و حاضر، غائب، چھوٹوں، بڑوں، مردوں اور عورتوں کی بخشش فرما“۔ یحییٰ بھی ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے اور وہ ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً اسی کی مانند روایت کرتے ہوئے یہ الفاظ زیادہ نقل کرتے ہیں اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهُ ترجمہ۔ (اے اللہ ہم میں جسے زندہ رکھے اسے اسلام پر زندہ رکھ اور جسے موت دے اسے ایمان پر موت دے) اس باب میں عبدالرحمن بن عوفؓ، ابوقادہؓ، عائشہؓ، جابرؓ اور عوف بن مالکؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسٰی ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔ ہشام، ستوائی اور علی بن مبارک بھی یہ حدیث یحییٰ بن ابوکثیر سے اور وہ ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے مرسل روایت کرتے ہیں۔ عکرمہ بن عمار بھی یحییٰ بن کثیر سے وہ ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں۔ عکرمہ بن عمار کی حدیث غیر محفوظ ہے کیونکہ عکرمہ یحییٰ بن ابوکثیر کی حدیث میں وہم کرتے ہیں۔

۱۰۱۲: عبداللہ بن ابی قتادہ اپنے والد اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے امام بخاریؒ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ ان تمام روایات میں سب سے زیادہ صحیح روایت یحییٰ بن ابوکثیر کی ہے جو ابراہیم اشہلی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ میں

صَحِيحٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ رَأَوْا التَّكْبِيرَ عَلَى الْجَنَازَةِ خَمْسًا وَقَالَ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ إِذَا كَبَّرَ الْإِمَامُ عَلَى الْجَنَازَةِ خَمْسًا فَإِنَّهُ يَتَّبِعُ الْإِمَامَ.

۶۹۷. بَابُ مَا يَقُولُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْمَيِّتِ

۱۰۱۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا هَقْلُ بْنُ زِيَادٍ نَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِبْرَاهِيمَ الْأَشْهَلِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى عَلَى الْجَنَازَةِ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيَاتِنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَذَكْرِنَا وَأُنْثَانَا قَالَ يَحْيَى وَحَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذَلِكَ وَزَادَ فِيهِ اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهُ مَنَّا فَاحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مَنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيمَانِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَبْنِ مَالِكٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ وَالِدِ أَبِي إِبْرَاهِيمَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَرَوَى عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيثُ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَعِكْرِمَةُ رُبَّمَا يَهْمُ فِي حَدِيثِ يَحْيَى.

۱۰۱۲: وَرَوَى عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ أَصَحُّ الرِّوَايَاتِ فِي هَذَا حَدِيثُ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ الْأَشْهَلِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ وَسَأَلْتُهُ عَنِ اسْمِ

أَبِي إِبْرَاهِيمَ إِلَّا شَهْلِي فَلَمْ يَعْرِفْهُ۔

نے امام بخاری سے ابو ابراہیم اشہلی کا نام پوچھا تو انہیں معلوم نہیں تھا۔

۱۰۱۳: حضرت عوف بن مالکؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز جنازہ میں دعا پڑھتے ہوئے سنا تو مجھے آپ ﷺ کی یہ دعا سمجھ آئی ”اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ“ ترجمہ (اے اللہ اس کی مغفرت فرما، اس پر رحم فرما اور اسکے گناہوں کو (رحمت) کے اولوں سے اس طرح دھو دے جس طرح کپڑا دھویا جاتا ہے) امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ محمد بن اسماعیل بخاریؒ فرماتے ہیں اس باب میں یہ حدیث سب سے زیادہ صحیح ہے

۱۰۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ تَابَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ نَامِعَاوِيَّةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى مَيِّتٍ فَقَهَمْتُ مِنْ صَلَوَتِهِ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَاغْسِلْهُ بِالْبَرْدِ كَمَا يُغَسَّلُ الثُّرْبُ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَصَحُّ شَيْءٍ فِي هَذَا الْبَابِ هَذَا الْحَدِيثُ۔

۶۹۸: باب نماز جنازہ میں

۶۹۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ عَلَى الْجَنَازَةِ

سورہ فاتحہ پڑھنا

بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

۱۰۱۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھی۔ اس باب میں ام شریک رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی سند قوی ہیں۔ ابراہیم بن عثمان یعنی ابوشیبہ واسطی منکر الحدیث ہے اور صحیح ابن عباس سے یہی ہے کہ انہوں نے کہا (یعنی ابن عباس رضی اللہ عنہما نے) کہ نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھنا سنت ہے۔

۱۰۱۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَزِيدُ بْنُ حَبَّابٍ نَا إِبْرَاهِيمَ بْنَ عُثْمَانَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ عَلَى الْجَنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ شَرِيكٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِذَلِكَ الْقَوِيَّ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُثْمَانَ هُوَ أَبُو شَيْبَةَ الْوَاسِطِيُّ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ وَالصَّحِيحُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَوْلُهُ مِنَ السُّنَّةِ الْقِرَاءَةُ عَلَى الْجَنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔

۱۰۱۵: حضرت طلحہ بن عبد اللہ بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک مرتبہ جنازہ کی نماز پڑھی تو اس میں سورہ فاتحہ بھی پڑھی۔ میں نے ان سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: یہ سنت ہے یا فرمایا ”مِنْ تَمَامِ السُّنَّةِ“ تکمیل سنت سے ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسی پر بعض علماء صحابہ رضی اللہ عنہم اور دوسرے علماء کا عمل ہے۔ وہ تکبیر اولیٰ کے بعد سورہ فاتحہ کا پڑھنا پسند کرتے ہیں۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحقؒ

۱۰۱۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَاعِدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَقُلْتُ لَهُ فَقَالَ إِنَّهُ مِنَ السُّنَّةِ أَوْ مِنْ تَمَامِ السُّنَّةِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ يَخْتَارُونَ أَنْ يُقْرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ بَعْدَ التَّكْبِيرَةِ الْأُولَى وَهُوَ قَوْلُ

”کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ نہ پڑھے کیونکہ یہ (نماز جنازہ) اللہ تعالیٰ کی ثناء، درود شریف اور میت کے لئے دعا پر مشتمل ہے۔ سفیان ثوری اور اہل کوفہ (احناف) کا یہی قول ہے۔

۶۹۹: باب نماز جنازہ کی کیفیت اور میت کے لئے

شفاعت کرنا

۱۰۱۶: حضرت مرثد بن عبد اللہ یزنی سے روایت ہے کہ مالک بن ہمیرہ جب نماز جنازہ پڑھتے اور لوگ کم ہوتے تو انہیں تین صفوں میں تقسیم کر دیتے۔ پھر فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس میت پر تین صفوں نے نماز پڑھی اس کے لیے جنت واجب ہوگئی۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، ام حبیبہ رضی اللہ عنہا، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، اور میمونہ رضی اللہ عنہا (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی) سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ حدیث مالک بن ہمیرہ حسن صحیح ہے۔ کئی راوی ابوالحسن سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔ ابراہیم بن عمر بھی محمد بن اسحاق سے یہ حدیث روایت کرتے ہیں اور مرثد اور مالک بن ہمیرہ کے درمیان ایک اور آدمی کا ذکر کرتے ہیں۔ ہمارے نزدیک پہلی روایت زیادہ صحیح ہے۔

۱۰۱۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں میں سے کوئی شخص ایسا نہیں کہ جس کی موت کے بعد نماز جنازہ میں مسلمانوں کی ایک جماعت جس کی تعداد (۱۰۰) سو تک ہو وہ سب اس کے لیے شفاعت کریں اور ان کی شفاعت قبول نہ کی جائے۔ علی رضی اللہ عنہ اپنی نقل کر وہ حدیث میں کہتے ہیں کہ ان کی تعداد (۱۰۰) سو یا اس سے زیادہ ہو۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا حسن صحیح ہے بعض راوی اسے موقوفاً روایت کرتے ہیں۔

الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَقُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَفْرُقُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَائِزِ أَمَّا هُوَ الثَّنَاءُ عَلَى اللَّهِ وَالصَّلَاةُ عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالِدُعَاءُ لِلْمَيِّتِ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَغَيْرِهِ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ.

۶۹۹: بَابُ كَيْفِ الصَّلَاةِ عَلَى

الْمَيِّتِ وَالشَّفَاعَةُ لَهُ

۱۰۱۶: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَاعِبُ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَيُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَرْثَدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْيَزَنِيِّ قَالَ كَانَ مَالِكُ بْنُ هُبَيْرَةَ إِذَا صَلَّى عَلَى جَنَائِزٍ فَقَالَ النَّاسُ عَلَيْهَا جَزَاءُ هُمْ ثَلَاثَةُ أَجْزَاءٍ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ ثَلَاثَةَ صُفُوفٍ فَقَدْ أَوْحَبَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ حَبِيبَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَمَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ مَالِكِ بْنِ هُبَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ هَكَذَا رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ وَرَوَى إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ هَذَا الْحَدِيثُ وَأَدْخَلَ بَيْنَ مَرْثَدٍ وَمَالِكِ بْنِ هُبَيْرَةَ رَجُلًا وَرَوَايَةُ هَؤُلَاءِ أَصَحُّ عِنْدَنَا.

۱۰۱۷: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَاعِبُ الْوُهَابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ وَثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ رَضِيَكَ كَانَ لِعَائِشَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمُوتُ أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَتُصَلَّى عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَنْتَفِعُونَ أَنْ يَكُونُوا أُمَّةً فَيُشْفَعُوا لَهُ إِلَّا شَفَعُوا فِيهِ وَقَالَ عَلِيُّ فِي حَدِيثِهِ مِائَةً فَمَا فَوْقَهَا قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ أَوْفَقَهُ بَعْضُهُمْ وَلَمْ يَرْفَعَهُ.

۷۰۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّلَاةِ عَلَى

۷۰۰: بَابُ طُلُوعِ وَغُرُوبِ

الْجَنَازَةِ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوبِهَا

آفتاب کے وقت نماز جنازہ پڑھنا مکروہ ہے

۱۰۱۸: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَاوَيْجُ عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ ابْنِ رِبَاحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ ثَلَاثَ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْهَانَا أَنْ نُصَلِّيَ فِيهِنَّ أَوْ نَقْبِرَ فِيهِنَّ مَوْتَانَا حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَارِغَةً حَتَّى تَرْفَعُ وَحِينَ تَقُومُ قَائِمُ الظُّهَيْرَةِ حَتَّى تَمِيلَ وَحِينَ تَصِيفُ لِلْغُرُوبِ حَتَّى تَغْرُبَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ يَكْرَهُونَ الصَّلَاةَ عَلَى الْجَنَازَةِ فِي هَذِهِ السَّاعَاتِ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ مَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ وَأَنْ نَقْبِرَ فِيهِنَّ مَوْتَانَا يَعْنِي الصَّلَاةَ عَلَى الْجَنَازَةِ وَكَرِهَ الصَّلَاةَ عَلَى الْجَنَازَةِ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَ عِنْدَ غُرُوبِهَا وَإِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَاسْحَقَ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ لَا بَأْسَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَى الْجَنَازَةِ فِي السَّاعَاتِ الَّتِي تُكْرَهُ فِيهَا الصَّلَاةُ.

۱۰۱۸: حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تین اوقات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز جنازہ پڑھنے اور میت کو دفنانے سے منع فرمایا کرتے تھے۔ طلوع آفتاب کے وقت یہاں تک کہ سورج بلند ہو جائے۔ دوپہر کے وقت یہاں تک کہ سورج ڈھل جائے اور غروب آفتاب کے وقت یہاں تک کہ سورج پوری طرح ڈوب نہ جائے۔ امام ابویسلی ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دیگر علماء کا اسی پر عمل ہے کہ ان اوقات میں نماز جنازہ پڑھنا مکروہ ہے۔ ابن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مردوں کی تدفین سے ان اوقات میں منع کرنے کا مطلب یہی ہے کہ نماز جنازہ نہ پڑھی جائے۔ ان کے نزدیک ان اوقات میں نماز جنازہ پڑھنا مکروہ ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ اور اسحق رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ ان اوقات میں نماز جنازہ پڑھنا مکروہ نہیں۔

خلاصۃ الابی اب: (۱) اس حدیث کی بنا پر ائمہ اور جمہور کا مسلک یہ ہے کہ نماز جنازہ چار تکبیرات پر مشتمل ہے دراصل نبی کریم ﷺ سے نماز جنازہ میں چار سے لیکر نو تک تکبیر ثابت ہیں لیکن جمہور ائمہ نے چار کو ترجیح دی ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت علیؓ کی والدہ فاطمہ بنت اسد کی نماز جنازہ میں چار تکبیرات کہیں اس اجتماع میں حضرات شیخین اور حضرت علیؓ کے علاوہ حضرت عباسؓ، حضرت ابویوب انصاریؓ، حضرت اسامہ بن زیدؓ جیسے جلیل القدر حضرات صحابہؓ بھی موجود تھے اس کے علاوہ بھی احادیث میں چار تکبیرات کا ذکر ہے۔ (۲) حدیث نمبر ۱۰۱۴، ۱۰۱۵۔ شافعیہ اور حنابلہ کی دلیل ہے کہ نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھنا واجب ہے جبکہ امام ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ کا مسلک یہ ہے کہ سورہ فاتحہ کا پڑھنا واجب نہیں ان کی دلیل موطاء امام مالکؒ کی روایت سے ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نماز جنازہ میں قراءت نہیں کرتے تھے اس لئے فقہاء مدینہ کا عمل بھی یہ بیان کیا ہے کہ وہ جنازہ میں فاتحہ نہیں پڑھتے پھر عالمگیری میں یہ تفصیل لکھی ہے کہ اگر نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ دعاء کی نیت سے پڑھ لی جائے تو کوئی حرج نہیں البتہ قراءت کی نیت سے نہ پڑھی جائے اس لئے کہ وہ قراءت کا محل نہیں۔ (۳) جمہور ائمہ کا مسلک یہ ہے کہ اوقات مکروہ میں جس طرح پانچ وقتی نمازیں پڑھنا مکروہ ہیں اسی طرح ان اوقات میں نماز جنازہ پڑھنا بھی مکروہ ہے۔ (۴) حدیث نمبر ۱۰۱۸ سے استدلال کر کے امام شافعیؒ اور امام احمدؒ اس بات کے قائل ہیں کہ مسجد میں نماز جنازہ پڑھنے میں کوئی حرج نہیں جبکہ امام ابوحنیفہؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک مسجد میں مکروہ ہے ان کے دلائل صحیح بخاری سنن ابی داؤد اور صحیح مسلم کی روایات ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۷۰۱: باب بچوں کی نماز جنازہ

۱۰۱۹: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سوار جنازہ کے پیچھے رہے اور پیدل چلنے والے جہاں جی چاہے (آگے یا پیچھے) وہاں چلے اور لڑکے پر بھی نماز جنازہ پڑھی جائے۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسرائیل اور کئی راوی یہ حدیث سعید بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دیگر علماء اس حدیث پر عمل کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ بچے پر نماز جنازہ پڑھی جائے اگر چہ وہ پیدا ہونے کے بعد رویا بھی نہ ہو صرف اس کی شکل ہی بنی ہو۔ امام احمد اور اسحق کا بھی یہی قول ہے۔

۷۰۲: باب اگر بچہ پیدا ہونے کے بعد نہ روئے تو

اس کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے

۱۰۲۰: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بچہ جب تک پیدا ہونے کے بعد روئے نہیں اس کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے۔ اور نہ وہ کسی کا وارث ہوتا ہے اور نہ ہی اس کا کوئی وارث۔ امام ابویسی ترمذی فرماتے ہیں اس حدیث میں اضطراب ہے۔ بعض راوی اس حدیث کو ابو زبیر سے وہ جابرؓ سے اور وہ نبی ﷺ سے موقوفاً روایت کرتے ہیں۔ اشعث بن سوار اور کئی راوی حضرت جابرؓ سے موقوفاً انہی کا قول روایت کرتے ہیں۔ اور یہ مرفوع حدیث کے مقابلے میں زیادہ صحیح ہے۔ بعض اہل علم کا یہی مسلک ہے کہ اگر بچہ پیدائش کے بعد روئے نہیں تو اس کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے۔ ثوری اور شافعی کا بھی یہی قول ہے۔

۷۰۳: باب مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا

۱۰۲۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سمیل بن بیضاء کی نماز

۷۰۱: بَابُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْأَطْفَالِ

۱۰۱۹: حَدَّثَنَا يَشْرُبُنْ أَدَمُ بْنُ بَنْتِ أَزْهَرَ السَّمَانُ نَاسِمِعِيلُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَبِيدِ اللَّهِ نَابِي عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّائِبُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِي حَيْثُ يَشَاءُ مِنْهَا وَالطِّفْلُ يُصَلِّي عَلَيْهِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى إِسْرَائِيلُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبِيدِ اللَّهِ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ قَالُوا يُصَلَّى عَلَى الطِّفْلِ وَإِنْ لَمْ يَسْتَهْلْ بَعْدَ أَنْ يُعْلَمَ أَنَّهُ خَلِقَ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَقَ.

۷۰۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الصَّلَاةِ

عَلَى الطِّفْلِ حَتَّى يَسْتَهْلَ

۱۰۲۰: حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَامُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطِّفْلُ لَا يُصَلَّى عَلَيْهِ وَلَا يَرِثُ وَلَا يُوْرَثُ حَتَّى يَسْتَهْلَ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ قَدْ اضْطَرَبَ النَّاسُ فِيهِ فَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْفُوعًا وَرَوَى أَشْعَثُ بْنُ سَوَّارٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ مَوْقُوفًا وَكَانَ هَذَا أَصَحُّ مِنَ الْحَدِيثِ الْمَرْفُوعِ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا وَقَالُوا لَا يُصَلَّى عَلَى الطِّفْلِ حَتَّى يَسْتَهْلَ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ.

۷۰۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْمَيِّتِ فِي الْمَسْجِدِ

۱۰۲۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَاعْبُدُ الْعُرَيْزِينَ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ حَمْرَةَ عَنْ عَبَادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

جنازہ مسجد میں پڑھی۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ امام مالک نے فرمایا کہ مسجد میں نماز جنازہ نہ پڑھی جائے۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ مسجد میں نماز جنازہ پڑھی جائے۔ امام شافعی نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے۔

۷۰۴: باب مرد اور عورت

کی نماز جنازہ میں امام کہاں کھڑا ہو

۱۰۲۲: حضرت ابو غالب سے روایت ہے کہ میں نے انس بن مالک کے ساتھ ایک شخص کی نماز جنازہ پڑھی وہ اس کے سر کے مقابل کھڑے ہوئے۔ پھر لوگ ایک قریشی عورت کا جنازہ لائے اور ان سے کہا گیا: اے ابو حمزہ اس کی نماز جنازہ پڑھائیے۔ آپ چارپائی کے درمیان کے مقابل کھڑے ہوئے۔ اس پر حضرت علاء بن زید نے ان سے پوچھا کیا آپ نے نبی کریم ﷺ کو مرد اور عورت کا نماز جنازہ پڑھاتے ہوئے اس جگہ کھڑے ہوتے ہوئے دیکھا ہے جہاں آپ کھڑے ہوئے۔ فرمایا ہاں۔ پھر جب جنازہ سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا اسے یاد رکھو۔ اس باب میں حضرت سرہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں حدیث انس حسن ہے۔ کئی راوی ہمام سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔ وکیع یہ حدیث ہمام سے روایت کرتے ہوئے وہم کرتے ہیں۔ وکیع اپنی روایت میں کہتے ہیں کہ غالب سے روایت ہے جب کہ صحیح ابو غالب ہے۔ پھر عبد الوارث بن سعد اور کئی راوی بھی یہ حدیث ابو غالب سے ہمام ہی کے مثل روایت کرتے ہیں۔ ابو غالب کے نام میں اختلاف ہے۔ بعض نافع اور بعض رافع کہتے ہیں۔ بعض اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے۔ امام احمد، اسحق کا بھی یہی قول ہے۔

۱۰۲۳: حضرت سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی

الرَّزِيِّير عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى سُهَيْلِ بْنِ الْبَيْضَاءِ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ أَبُو عَيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالَ الشَّافِعِيُّ قَالَ مَالِكٌ يُصَلِّي عَلَى الْمَيِّتِ فِي الْمَسْجِدِ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ يُصَلِّي عَلَى الْمَيِّتِ فِي الْمَسْجِدِ وَاحْتَجَّ بِهَذَا الْحَدِيثِ.

۷۰۴: بَاب مَا جَاءَ آيِن يَقُومُ إِلَّا مَام

مِنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ

۱۰۲۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي غَالِبٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَلَى جَنَازَةِ رَجُلٍ فَقَامَ حِيَالَ رَأْسِهِ ثُمَّ جَاؤُا بِجَنَازَةِ أَمْرَأَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالُوا يَا أَبَا حَمْزَةَ صَلِّ عَلَيْهَا فَقَامَ حِيَالَ وَسْطِ السَّرِيرِ فَقَالَ لَهُ الْعَلَاءُ بْنُ زِيَادٍ هَكَذَا رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْجَنَازَةِ مَقَامَكَ مِنْهَا وَمِنْ الرَّجُلِ مَقَامَكَ مِنْهُ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ احْفَظُوا وَفِي الْبَابِ عَنْ سَمُرَةَ. قَالَ أَبُو عَيْسَى حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ هَمَّامٍ مِثْلَ هَذَا وَرَوَى وَكِيعٌ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ هَمَّامٍ فَوَهِمَ فِيهِ فَقَالَ عَنْ غَالِبٍ عَنْ أَنَسٍ وَالصَّحِيحُ عَنْ أَبِي غَالِبٍ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَبْدُ الْوَارِثِ ابْنُ سَعِيدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ أَبِي غَالِبٍ مِثْلَ رِوَايَةِ حَمَّامٍ وَاخْتَلَفُوا فِي اسْمِ أَبِي غَالِبٍ هَذَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ يُقَالُ اسْمُهُ نَافِعٌ وَيُقَالُ رَافِعٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَاسْحَقَ.

۱۰۲۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا ابْنَ الْمُبَارَكِ وَالْفَضْلُ

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کی نماز جنازہ پڑھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم جنازہ کے وسط میں کھڑے ہوئے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ نے حسین معلم سے اسے روایت کیا ہے۔

۷۰۵: باب شہید پر نماز جنازہ نہ پڑھنا

۱۰۲۴: حضرت عبدالرحمن بن کعب بن مالک سے روایت ہے کہ جابر بن عبد اللہ نے مجھے بتایا کہ نبی اکرم ﷺ شہدائے احد میں سے دودوا آدمیوں کو ایک ہی کپڑے میں کفن دینے کے بعد پوچھتے کہ ان میں سے کون زیادہ قرآن کا حافظ ہے جب ان میں سے ایک کی طرف اشارہ کیا جاتا تو آپ ﷺ اسے قبر میں آگے کرتے اور فرماتے میں قیامت کے دن ان سب پر گواہ ہوں گا۔ آپ ﷺ نے ان سب کو ان کے خون سمیت دفن کرنے کا حکم دیا اور نہ تو اس کی نماز جنازہ پڑھی اور نہ ہی انہیں غسل دیا گیا۔ اس باب میں حضرت انس بن مالک سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ حضرت جابر کی حدیث حسن صحیح ہے اور زہری سے بحوالہ انس مرفوعاً مروی ہے۔ زہری عبد اللہ بن ثعلبہ بن ابوصغیر سے اور وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ جب کہ کچھ راوی حضرت جابر سے بھی روایت کرتے ہیں۔ اہل علم کا شہید کی نماز جنازہ پڑھنے کے بارے میں اختلاف ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ شہداء کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے۔ اہل مدینہ، امام شافعی اور احمد کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ شہید کی نماز جنازہ پڑھی جائے۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حمزہ کی نماز جنازہ پڑھی۔ سفیان ثوری، اہل کوفہ (احناف) اور اسحق کا یہی قول ہے۔

۷۰۶: باب قبر پر نماز جنازہ پڑھنا

۱۰۲۵: شعبی کہتے ہیں کہ مجھ سے اس آدمی نے بیان کیا جس نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور اس نے ایک اکیلی قبر دیکھی جس پر نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام کی صف بندی فرمائی اور نماز جنازہ

بُن مُوسَى عَنِ الْحُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى امْرَأَةٍ فَقَامَ وَسَطَهَا قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ عَنِ الْحُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ.

۷۰۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الصَّلَاةِ عَلَى الشَّهِيدِ

۱۰۲۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَالِثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ فِي الثُّوبِ الْوَاحِدِ ثُمَّ يَقُولُ أَيُّهُمَا أَكْثَرُ حِفْظًا لِلْقُرْآنِ فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدَّمَ فِيهِ اللَّحْدَ فَقَالَ أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هَؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَأَمْرِي فِيهِمْ فِي دِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغْسَلُوا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ ابْنِ أَبِي صُعَيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْهُمْ مَنْ ذَكَرَهُ عَنْ جَابِرٍ وَقَدْ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الشَّهِيدِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يُصَلَّى عَلَى الشَّهِيدِ وَهُوَ قَوْلُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَاحْمَدُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُصَلَّى عَلَى الشَّهِيدِ وَاحْتَجُّوا بِحَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى عَلَى حَمْزَةَ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ وَبِهِ يَقُولُ إِسْحَاقُ.

۷۰۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْقَبْرِ

۱۰۲۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَاهِشِيمُ أَخْبَرَنَا الشَّيْبَانِيُّ نَالِثُ الشَّعْبِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَى قَبْرًا مُنْتَبِذًا فَصَفَّ

پڑھائی۔ شعی سے پوچھا گیا کہ وہ کون ہے جس نے آپ ﷺ کو یہ واقعہ سنایا؟ انہوں نے فرمایا کہ حضرت ابن عباسؓ۔ اس باب میں حضرت انسؓ، بریدہؓ، یزید بن ثابتؓ ابو ہریرہؓ، عامر بن ربیعہؓ، ابو قتادہؓ اور اہل بن حنیفؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ابن عباسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اکثر صحابہ کرامؓ اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحقؒ کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ قبر پر نماز جنازہ نہ پڑھی جائے۔ امام مالکؒ کا بھی یہی قول ہے۔ ابن مبارکؒ فرماتے ہیں کہ اگر میت کو نماز جنازہ پڑھے بغیر دفن کیا جائے تو قبر پر نماز جنازہ پڑھی جائے۔ ابن مبارکؒ کے نزدیک قبر پر نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے۔ امام احمدؒ اور اسحقؒ فرماتے ہیں کہ قبر پر ایک ماہ تک نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ہم نے سعید بن مسیبؓ سے اکثر سنا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ام سعد بن عبادہؓ کی قبر پر ایک ماہ بعد نماز جنازہ پڑھی۔

۱۰۲۶: حضرت سعید بن مسیبؓ سے روایت ہے کہ ام سعد بنی اکرم ﷺ کی غیر موجودگی میں فوت ہو گئیں۔ پھر آپ ﷺ واپس تشریف لائے تو ان پر نماز جنازہ پڑھی جب کہ ان کی وفات کو ایک ماہ ہو گیا تھا۔

۷۰۷: باب نبی اکرم ﷺ کا نجاشی کی نماز

جنازہ پڑھنا

۱۰۲۷: حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا کہ تمہارے بھائی نجاشی کا انتقال ہو گیا ہے۔ چلو اٹھو اور ان کی نماز جنازہ پڑھو۔ حضرت عمران کہتے ہیں ہم کھڑے ہوئے اور اسی طرح صفیں بنائیں جس طرح نماز جنازہ میں صفیں بنائی جاتی ہیں۔ اور نماز جنازہ پڑھی جس طرح میت پر پڑھی جاتی ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ، ابو سعید رضی اللہ عنہ، حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ اور جریر بن

أَصْحَابُهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ فَقِيلَ لَهُ مَنْ أَخْبَرَكَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَبُرَيْدَةَ وَبُرَيْدِ ابْنِ ثَابِتٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ وَأَبِي قَتَادَةَ وَسَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَقَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يُصَلَّى عَلَى الْقَبْرِ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ إِذَا دُفِنَ الْمَيِّتُ وَلَمْ يُصَلَّ عَلَيْهِ صَلَّيْ عَلَى الْقَبْرِ وَقَالَ أَحْمَدُ وَإِسْحَقُ يُصَلَّى عَلَى الْقَبْرِ إِلَى شَهْرٍ وَقَالَا أَكْثَرُ مَا سَمِعْنَا عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّيْ عَلَى قَبْرِ أُمِّ سَعْدِ بْنِ عَبَادَةَ بَعْدَ شَهْرٍ.

۱۰۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَائِحِي بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عُرْوَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَائِبٌ فَلَمَّا قَدِمَ صَلَّيْ عَلَيْهَا وَقَدْ مَضَى لِلذِّكِّ شَهْرٌ.

۷۰۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَوةِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّجَاشِيِّ

۱۰۲۷: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ يَحْيَى بْنِ خَلْفٍ وَحُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَا نَا بَشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ نَائِوْنُسُ ابْنُ غُبَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيْرِينَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَحَاكُمُ النَّجَاشِيَّ قَدِمَاتِ فَنَقُومُوا فَصَلُّوا عَلَيْهِ قَالَ فَقَمْنَا وَصَفَفْنَا كَمَا يَصِفُ عَلَى الْمَيِّتِ وَصَلَّيْنَا عَلَيْهِ كَمَا يُصَلَّى عَلَى الْمَيِّتِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبِي

عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ ابو قلابہ بھی یہ حدیث اپنے چچا ابو مہلب سے اور وہ عمران بن حصین سے روایت کرتے ہیں۔ ابو مہلب کا نام عبدالرحمن بن عمرو ہے۔ انہیں معاویہ بن عمرو بھی کہتے ہیں۔

۷۰۸: باب نماز جنازہ کی فضیلت

۱۰۲۸: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص نماز جنازہ پڑھے اس کے لئے ایک قیراط ثواب اور جو جنازہ کے پیچھے چلا یہاں تک کہ دفن سے فارغ ہوا تو اس کے لئے دو قیراط۔ جن میں سے ایک یا فرمایا ان دونوں میں سے چھوٹا قیراط احد پہاڑ کے برابر ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں میں نے اس حدیث کا ابن عمرؓ سے تذکرہ کیا تو انہوں نے حضرت عائشہؓ کے پاس کسی کو بھیج کر اس کے بارے میں دریافت کیا۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ ابو ہریرہؓ نے سچ کہا ہے۔ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا: ہم نے تو بہت سے قیراطوں کا نقصان کر دیا۔ اس باب میں حضرت براءؓ، عبداللہ بن مغفلؓ، عبداللہ بن مسعودؓ، ابوسعیدؓ، ابی بن کعبؓ وابن عمرؓ اور عثمانؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت ابو ہریرہؓ ہی سے کئی سندوں سے مروی ہے۔

۷۰۹: دوسرا باب

۱۰۲۹: ابو مہزم کہتے ہیں: میں دس سال تک ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحبت میں رہا۔ میں نے ان سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جنازے کے ساتھ چلا اور اسے تین مرتبہ اٹھایا (یعنی کندھا دیا) اس نے اس کا حق ادا کر دیا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ بعض راوی یہ حدیث اسی سند سے غیر مرفوع روایت کرتے ہیں۔ ابو مہزم کا نام یزید بن سفیان ہے۔ شعبہ انہیں

سَعِيدٌ وَحَدِيثُهُ بْنُ أَبِي سَيْدٍ وَجَرِيرٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا التَّوَجُّهِ وَقَدْ رَوَاهُ أَبُو قَلَابَةَ عَنْ عَمِّهِ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَأَبُو الْمُهَلَّبِ اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرِو وَيُقَالُ لَهُ مُعَاوِيَةُ ابْنُ عَمْرِو.

۷۰۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ

۱۰۲۸: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو وَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَلَهُ قِيرَاطٌ وَمَنْ تَبِعَهَا حَتَّى يُقْضَى دَفْنُهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ أَحَدُهُمَا أَوْ أَصْغَرُهُمَا مِثْلُ أَحَدٍ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِابْنِ عَمْرٍو فَأَرْسَلَ إِلَيَّ عَائِشَةُ فَسَأَلَهَا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَتْ صَدَقَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَالَ ابْنُ عَمْرٍو لَقَدْ فَرَطْنَا فِي قَرَارِيطٍ كَثِيرَةٍ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْبَرَاءِ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ وَعَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي بَنِ كَعْبٍ وَابْنِ عَمْرٍو وَثَوْبَانَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ.

۷۰۹: بَابُ الْآخَرُ

۱۰۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ نَاعْبَادُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْمُهَزَّمِ يَقُولُ صَحِبْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَشْرَ سِنِينَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَبَعَ جَنَازَةً وَحَمَلَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ قُضِيَ مَا عَلَيْهِ مِنْ حَقِّهَا قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ بِهَذَا إِلَّا سَنَادَهُ لَمْ يَرْفَعَهُ وَأَبُو الْمُهَزَّمِ اسْمُهُ

ضعیف کہتے ہیں۔

يَزِيدُ بْنُ سُفْيَانَ وَضَعْفَةُ شُعْبَةَ.

۷۱۰: باب جنازہ کے لئے کھڑا ہونا

۱۰۳۰: حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جایا کرو یہاں تک کہ وہ گزر جائے یا رکھ دیا جائے۔ اس باب میں حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ، جابر رضی اللہ عنہ، سہیل بن حنیف رضی اللہ عنہ، قیس بن سعد رضی اللہ عنہ، اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ امام ابویسٰی ترمذی فرماتے ہیں کہ عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۳۱: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ تم میں سے جو آدمی جنازے کے ساتھ ہو تو جب تک جنازہ رکھ نہ دیا جائے ہرگز نہ بیٹھے۔ امام ابویسٰی ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابو سعید رضی اللہ عنہ اس باب میں حسن صحیح ہے۔ امام احمد اور اسحقؒ کا یہی قول ہے کہ جنازے کے ساتھ آنے والا شخص اس کے نیچے رکھے جانے تک نہ بیٹھے۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دیگر اہل علم سے مروی ہے کہ وہ جنازہ کے آگے آگے چلتے تھے اور جنازہ پہنچنے سے پہلے بیٹھ جاتے۔ امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۷۱۱: باب جنازہ کے لئے کھڑا نہ ہونا

۱۰۳۲: حضرت علی بن ابی طالبؓ سے منقول ہے کہ انہوں نے جنازہ کی آمد پر اس کے رکھے جانے تک کھڑے رہنے کا ذکر کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا۔ نبی اکرم ﷺ شروع میں کھڑے ہوتے تھے پھر بیٹھنے لگے۔ اس باب میں حسن بن علیؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسٰی ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں تابعین کرامؓ سے

۷۱۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ

۱۰۳۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ نَافِلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ نَافِلٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا لَهَا حَتَّى تَخْلُقَكُمْ أَوْ تَوَضَّعَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَجَابِرٍ وَسَهْلِ بْنِ حَنِيْفٍ وَقَيْسِ بْنِ سَعْدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۳۱: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَوَانِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَقْعُدَنَّ حَتَّى تَوَضَّعَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ فِي هَذَا الْبَابِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَاسْحَقَ قَالَا مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَلَا يَقْعُدَنَّ حَتَّى تَوَضَّعَ عَنْ أَغْنَاكِ الرَّجَالِ وَقَدْ رَوَى عَنْ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّهُمْ كَانُوا يَتَقَدَّمُونَ الْجَنَازَةَ وَيَقْعُدُونَ قَبْلَ أَنْ تَنْتَهِيَ إِلَيْهِمُ الْجَنَازَةُ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ.

۷۱۱: بَابُ فِي الرُّحْصَةِ فِي تَرْكِ الْقِيَامِ لَهَا

۱۰۳۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ نَافِلٍ عَنْ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ وَاقِدِ بْنِ عُمَرَ وَبْنِ سَعْدٍ ابْنِ مُعَاذٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مَسْعُودِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ ذَكَرَ الْقِيَامَ فِي الْجَنَائِزِ حَتَّى تَوَضَّعَ فَقَالَ عَلِيٌّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَعَدَ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

چار روایتیں ہیں۔ جو ایک دوسرے سے روایت کرتے ہیں۔ اس پر بعض اہل علم کا عمل ہے امام شافعی فرماتے ہیں یہ حدیث اس باب میں اصح ہے اور پہلی حدیث کو منسوخ کرتی ہے جس میں یہ فرمایا گیا کہ جنازہ دیکھ کر کھڑے ہو جاؤ۔ امام احمد فرماتے ہیں اگر چاہے تو کھڑا ہو ورنہ بیٹھا رہے۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ شروع شروع میں کھڑے ہوا کرتے تھے لیکن بعد میں بیٹھے رہتے۔ احناف کا بھی یہی قول ہے۔ حضرت علیؓ کی حدیث کا مطلب یہی ہے کہ نبی اکرم ﷺ شروع شروع میں جنازہ کے لئے کھڑے ہو جایا کرتے تھے لیکن بعد میں آپ ﷺ نے کھڑا ہونا ترک کر دیا اور جب آپ ﷺ جنازہ دیکھتے تو کھڑے نہ ہوتے۔

۷۱۲: باب نبی اکرمؐ نے فرمایا کہ

لحد ہمارے لیے ہیں اور شق دوسروں کے لئے ہے

۱۰۳۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لحد ہمارے لئے ہے اور شق دوسرے لوگوں کے لئے۔ اس باب میں جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی اللہ عنہا، ابن عمر رضی اللہ عنہما اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما اس سند سے غریب ہے۔

۷۱۳: باب میت کو قبر

میں اتارتے وقت کیا کہا جائے

۱۰۳۴: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ جب میت قبر میں رکھتے راوی کہتے ہیں کہ ابو خالد کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: جب میت لحد میں رکھی جاتی تو یہ دعا پڑھتے: ”بِسْمِ اللّٰهِ“

أَبُو عَيْسَى حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَسَنٍ صَحِيحٌ وَفِيهِ رِوَايَةُ أَرْبَعَةٍ مِنَ السَّابِعِينَ بَعْضُهُمْ عَنْ بَعْضٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَهَذَا أَصَحُّ شَيْءٍ فِي هَذَا الْبَابِ نَاسِخٌ لِلْحَدِيثِ الْأَوَّلِ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا وَقَالَ أَحْمَدُ إِنْ شَاءَ قَامَ وَإِنْ شَاءَ لَمْ يَقُمْ وَاجْتَنَحَ بَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَرُوا عَنْهُ أَنَّهُ قَامَ ثُمَّ قَعَدَ وَهَكَذَا قَالَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمَعْنَى قَوْلِ عَلِيٍّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَازَةِ ثُمَّ قَعَدَ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ إِذَا رَأَى الْجَنَازَةَ ثُمَّ تَرَكَ ذَلِكَ بَعْدَ فَكَانَ لَا يَقُومُ إِذَا رَأَى الْجَنَازَةَ.

۷۱۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَلْحَدِّ لَنَاوَالشَّقُّ لغيرِنَا

۱۰۳۳: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَنَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكُوفِيُّ وَيُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ الْبَغْدَادِيُّ قَالُوا نَا حَكَّامُ بْنُ سَلَمٍ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَلْحَدِّ لَنَاوَالشَّقُّ لغيرِنَا وَفِي الْبَابِ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ قَالَ أَبُو عَيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۷۱۳: بَابُ مَا جَاءَ مَا يَقُولُ إِذَا

أُدْخِلَ الْمَيِّتُ قَبْرَهُ

۱۰۳۴: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ نَاحِلِدُ الْأَحْمَرُ نَا الْحَجَّاجُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أُدْخِلَ الْمَيِّتُ الْقَبْرَ وَقَالَ أَبُو

۱۔ لحد: قبر کو سیدھا کھودنے کے بعد نیچے سے ایک جانب کو کھودنے کو کہتے ہیں اگر زمین سخت ہو تو لحد افضل ہے۔

۲۔ شق: زمین کو سیدھا نیچے کی طرف کھودنے کو شق کہتے ہیں۔ نرم زمین میں شق مناسب ہے واللہ اعلم (مترجم)

وَبِاللَّهِ“ (ترجمہ) ہم اس میت کو اللہ کے نام کے ساتھ اور رسول اللہ ﷺ کی شریعت پر قبر میں اتارتے ہیں (ابو خالد نے دوسری باریہ دعا روایت کی) ”بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ وَعَلَى سُنَّةِ“ (مطلب دونوں کا ایک ہی ہے) امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے اور اس کے علاوہ بھی کئی سندوں سے حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے۔ ابن عمرؓ کی اکرمؓ سے روایت کرتے ہیں۔ ابوصدیق ناجی نے بھی یہ حدیث ابن عمرؓ سے مرفوعاً روایت کی ہے اور ابوبکر ناجی کے واسطے سے بھی ابن عمرؓ سے مرفوعاً مروی ہے۔

خلاصہ الاپیلاب: شافعیہ اور اکثر احناف کا مسلک یہ ہے کہ امام مرد کے جنازے میں سر کے مقابل جبکہ عورت کے جنازے میں درمیان میں کھڑا ہوگا۔ امام ابو حنیفہؒ کی مشہور روایت یہ ہے کہ امام میت کے سینے کے مقابل کھڑا ہو خواہ میت مرد ہو یا عورت۔ امام ابو یوسفؒ کی مشہور روایت بھی یہی ہے شیخ ابن ہمام نے امام ابو حنیفہؒ کی اسی روایت کو رائج قرار دیا ہے اور دلیل کے طور پر امام احمدؒ کی ایک روایت ذکر کی ہے کہ حضرت انسؓ نے ایک جنازہ کی نماز پڑھی تو سینے کے برابر کھڑے ہوئے۔ واللہ اعلم۔ شہید کی نماز جنازہ کے بارے میں امام ابو حنیفہؒ کا مسلک یہ ہے کہ نماز جنازہ پڑھی جائے گی دلائل سنن ابن ماجہ، مسند احمد اور بخاری میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے شہداء احد کی نماز جنازہ پڑھی تھی۔

۱۴: باب قبر میں میت کے

نیچے کپڑا بچھانا

۱۰۳۵: جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ابوطحہ نے لحد (قبر) کھودی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام شقران نے اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نیچے چادر بچھائی۔ جعفر کہتے ہیں مجھے ابن ابی رافع نے بتایا کہ میں نے شقران کو یہ کہتے ہوئے سنا: اللہ کی قسم میں نے ہی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نیچے چادر بچھائی تھی۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ علی بن مدینی نے بھی یہ حدیث عثمان بن مرقد سے روایت کی ہے۔

۱۰۳۶: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

۱۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

يُلْقَى تَحْتَ الْمَيِّتِ فِي الْقَبْرِ

۱۰۳۵: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَحْزَمَ الطَّائِيُّ نَاعُثْمَانُ بْنُ فَرْقِدٍ قَالَ سَمِعْتُ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ الَّذِي أَحَدَقَبِرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو طَلْحَةَ وَالَّذِي أَلْقَى الْقُطَيْفَةَ تَحْتَهُ شُقْرَانُ مَوْلَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَعْفَرُ وَأَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ شُقْرَانَ يَقُولُ أَنَا وَاللَّهِ طَرَحْتُ الْقُطَيْفَةَ تَحْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَبْرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ شُقْرَانَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَرَأَى عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ فَرْقِدٍ هَذَا الْحَدِيثَ .

۱۰۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ

ﷺ کی قبر مبارک میں سرخ چادر بچھائی گئی۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ نے اس حدیث کو ابو حمزہ قصاب سے روایت کیا۔ ان کا نام عمران بن ابوعطاء ہے اور ابو حمزہ ضعی سے بھی روایت ہے۔ ان کا نام نصر بن عمران ہے۔ یہ دونوں حضرت ابن عباسؓ کے دوستوں میں سے ہیں۔ حضرات ابن عباسؓ سے یہ بھی مروی ہے کہ میت کے نیچے قبر میں کچھ بچھانا مکروہ ہے۔ بعض اہل علم کا یہی مذہب ہے۔

۱۰۳۷: ایک اور جگہ محمد بن بشار کہتے ہیں کہ ہم سے روایت کی محمد بن جعفر اور یحییٰ نے شعبہ سے انہوں نے ابو حمزہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

۷۱۵: باب قبروں کو زمین کے برابر کر دینا

۱۰۳۸: حضرت ابو وائل سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے ابو ہیان اسدی سے فرمایا میں تمہیں اس کام کے لئے بھیج رہا ہوں جس کے لئے رسول اللہ ﷺ نے مجھے بھیجا تھا کہ تم کسی اونچی قبر کو زمین کے برابر کئے بغیر نہ چھوڑو اور نہ کسی تصویر کو مٹائے بغیر چھوڑو۔ اس باب میں حضرت جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ کی حدیث حسن ہے اور بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ قبر کو زمین سے بلند کرنا حرام ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ قبر کو زمین سے اونچا کرنا حرام ہے۔ البتہ اتنی اونچی کی جائے جس سے اس کا قبر ہوتا معلوم ہوتا کہ لوگ اس پر چلیں یا بیٹھیں نہیں۔

۷۱۶: باب قبروں

پر چلنا اور بیٹھنا منع ہے

۱۰۳۹: حضرت ابو مریم غنوی سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ تو قبروں پر بیٹھو اور نہ ان کی طرف نماز پڑھو۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ عمرو بن

عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جُعِلَ فِي قَبْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطِيفَةٌ حُمْرَاءُ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الْقَصَابِ وَاسْمُهُ عِمْرَانُ بْنُ أَبِي عَطَاءٍ وَرَوَى عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الضَّبْعِيُّ وَاسْمُهُ نَصْرُ بْنُ عِمْرَانَ وَكِلَاهُمَا مِنْ أَصْحَابِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَقَدْ رَوَى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُلْقَى تَحْتَ الْمَيِّتِ فِي الْقَبْرِ شَيْءٌ وَالْيَهِ هَذَا ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ.

۱۰۳۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَيَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهَذَا أَصَحُّ.

۷۱۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَسْوِيَةِ الْقَبْرِ

۱۰۳۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَاعِبُ الدَّرَّحَمِيِّ بْنِ مَهْدِيٍّ نَاسِطِيَّانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ لِأَبِي الصَّيَّاحِ الْأَسَدِيِّ أَبْعَثْكَ عَلَى مَا بَعَثَنِي بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا تَدْعَ قَبْرًا مُشْرِفًا إِلَّا سَوَّيْتَهُ وَلَا تَمْنَالَا إِلَّا طَمَسْتَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثٌ عَلِيٍّ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَكْرَهُونَ أَنْ يُرْفَعَ الْقَبْرُ فَوْقَ الْأَرْضِ قَالَ الشَّافِعِيُّ أَكْرَهُهُ أَنْ يُرْفَعَ الْقَبْرُ لَا يَقْدَرُ مَا يُعْرِفُ أَنَّهُ قَبْرٌ لِكَيْلَا يُوْطَأَ وَلَا يَجْلَسَ عَلَيْهِ.

۷۱۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْوُطْئِ

عَلَى الْقُبُورِ وَالْجُلُوسِ عَلَيْهَا

۱۰۳۹: حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ أَبِي الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدٍ اللَّهُ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ وَائِلَةَ بْنِ الْأَسَقَعِ عَنْ أَبِي

حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اور بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ محمد بن بشار نے بواسطہ عبدالرحمن بن مہدی، عبداللہ بن مبارک سے اسی سند کے ساتھ اسی کے مثل روایت کی ہے۔

۱۰۳۰: بسر بن عبید اللہ نے بواسطہ وائلہ بن اسقع ابو مرشد غنوی سے اس کی مثل مرفوع حدیث روایت کی ہے اور اس میں ابو اور یس کا واسطہ مذکور نہیں اور یہی صحیح ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ امام بخاری نے فرمایا کہ ابن مبارک کی اس حدیث میں ان سے خطا ہوئی ہے۔ انہوں نے اس میں ابو اور یس خولانی کا نام زیادہ ذکر کیا ہے۔ حالانکہ بسر بن عبید اللہ بلا واسطہ وائلہ بن اسقع سے روایت کرتے ہیں۔ کئی راوی عبدالرحمن بن جابر سے اسی طرح روایت کرتے ہیں اور وہ ابو اور یس خولانی کا نام ذکر نہیں کرتے۔ بسر بن عبید اللہ نے وائلہ بن اسقع سے احادیث سنی ہیں۔

باب قبروں کو پختہ کرنا

کے ارد گرد اور اوپر لکھنا حرام ہے

۱۰۳۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو پختہ کرے، ان پر لکھنے، ان پر تعمیر کرنے اور ان پر چلنے سے منع فرمایا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ بعض اہل علم جن میں حسن بصری بھی شامل ہیں قبروں کو گارے سے لپنے کی اجازت دیتے ہیں۔ امام شافعی کے نزدیک بھی اس میں کوئی حرج نہیں۔

۱۸: باب قبرستان جانے کی دعا

۱۰۳۲: حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مَرْثِدُ الْغَنَوِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُورِ وَلَا تَصَلُّوا عَلَيْهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ وَبَشِيرِ بْنِ الْخَصَاصِيَّةِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَارٍ نَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ بِهَذَا إِلَّا سَنَدَ نَحْوَهُ.

۱۰۳۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَأَبُو عَمَّارٍ قَالَا نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ وَائِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ عَنْ أَبِي مَرْثِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَيْسَ فِيهِ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ وَهَذَا الصَّحِيحُ قَالَ أَبُو عِيْسَى قَالَ مُحَمَّدٌ حَدِيثُ ابْنِ الْمُبَارَكِ خَطَأٌ أَخْطَأَ فِيهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَزَادَ فِيهِ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ وَإِنَّمَا هُوَ بُسْرِ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ وَائِلَةَ هَكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ فِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ وَلَيْسَ فِيهِ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ وَبُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ قَدْ سَمِعَ مِنْ وَائِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ.

۱۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ تَجْصِصِ الْقُبُورِ وَالْكِتَابَةِ عَلَيْهَا

۱۰۳۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَسْوَدِ أَبُو عَمْرِو وَابْنُ بَصْرَةَ عَنْ أَبِي جَرِيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُجْصَّصَ الْقُبُورُ وَأَنْ يُكْتَبَ عَلَيْهَا وَأَنْ يُسْنَى عَلَيْهَا وَأَنْ تُطَوَّأَ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرٍ وَرَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ فِي تَطْيِينِ الْقُبُورِ قَالَ الشَّافِعِيُّ لَا بَأْسَ أَنْ يُطَيَّنَ الْقَبْرُ.

۱۸: بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا دَخَلَ الْمَقَابِرَ

۱۰۳۲: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ عَنْ

مدینہ طیبہ کے قبرستان سے گزرے تو قبروں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ ”السَّلَامُ عَلَيْكُمْ.....“ (ترجمہ اے قبر والو! تم پر سلام ہو اللہ تعالیٰ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے۔ تم ہم سے پہلے پہنچے ہو اور ہم بھی تمہارے پیچھے آنے والے ہیں۔ اس باب میں حضرت بریدہؓ اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابو کدینہ کا نام یحییٰ بن مہلب ہے اور ابو ظہیان کا نام حصین بن جندب ہے۔

۷۱۹: باب قبروں کی زیارت کی اجازت

۱۰۴۳: حضرت سلیمان بن بریدہؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا۔ بلاشبہ اب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی اجازت مل گئی ہے۔ پس تم بھی قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ یہ آخرت کی یاد دلاتی ہے۔ اس باب میں حضرت ابوسعیدؓ، ابن مسعودؓ، انسؓ، ابو ہریرہؓ اور ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حدیث بریدہ حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے کہ قبروں کی زیارت کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ ابن مبارک شافعی، احمدؒ اور اسحقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۷۲۰: باب عورتوں کو

قبروں کی زیارت کرنا ممنوع ہے

۱۰۴۴: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبروں کی زیارت کے لئے بکثرت جانے والی عورتوں پر لعنت فرمائی۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ اور حسان بن ثابتؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک یہ اس وقت تھا جب نبی اکرم ﷺ نے زیارت قبر کی اجازت نہیں دی تھی۔

أَبُو كُدَيْنَةَ عَنْ قَابُوسَ بْنِ أَبِي ظَبْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُورِ الْمَدِينَةِ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْقُبُورِ يَغْفِرُ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ أَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْآثَرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَعَائِشَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَأَبُو كُدَيْنَةَ اسْمُهُ يَحْيَى ابْنُ الْمُهَلَّبِ وَأَبُو ظَبْيَانَ اسْمُهُ حُصَيْنُ بْنُ جُنْدَبٍ.

۷۱۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي زِيَارَةِ الْقُبُورِ

۱۰۴۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمَحْمُودُ بْنُ غِيْلَانَ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ قَالُوا نَا أَبُو عَاصِمٍ النَّبِيلُ نَاسِفَيَانِ عَنْ عُلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَقَدْ أَذِنَ لِمُحَمَّدٍ فِي زِيَارَةِ قَبْرِ أُمِّهِ فَرُزُّوْهَا فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ الْآخِرَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَانْسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ بُرَيْدَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ بِزِيَارَةِ الْقُبُورِ بَأْسًا وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَقَ.

۷۲۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

زِيَارَةِ الْقُبُورِ لِلنِّسَاءِ

۱۰۴۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي عَوَّانَةَ عَنْ عُمَرَ ابْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ زَوَارَاتِ الْقُبُورِ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ أَبُو عِيسَى وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ هَذَا كَانَ قَبْلَ أَنْ يُرَخَّصَ

جب آپ ﷺ نے اجازت دے دی تو یہ اجازت مردوں اور عورتوں دونوں کو شامل ہے۔ بعض حضرات کہتے ہیں کہ عورتوں کے لئے قبروں کی زیارت اس لیے حرام ہے کہ ان میں صبر کم اور رونا پیٹنا، چیخنا، چلانا زیادہ ہوتا ہے۔

۷۲۱: باب عورتوں کا قبروں کی زیارت کرنا

۱۰۴۵: حضرت ابو ملیکہ سے روایت ہے کہ عبدالرحمن بن ابو بکر حبشہ میں فوت ہو گئے تو ان کو مکہ مکرمہ لا کر دفن کیا گیا۔ پھر جب حضرت عائشہؓ عبدالرحمن کی قبر پر آئیں تو (اشعار میں) فرمایا۔ ہم دونوں اس طرح تھے جس طرح بادشاہ جزیرہ کے دو ہم نشین جو ایک مدت تک اکٹھے رہے ہوں۔ یہاں تک کہ کہا جانے لگا یہ کبھی جدا نہ ہوں گے لیکن جب ہم جدا ہوئے تو ایسا محسوس ہوا گویا کہ مدت دراز تک اکٹھا رہنے کے باوجود میں اور مالک نے ایک رات بھی اکٹھے نہیں گزاری پھر فرمایا اللہ کی قسم اگر میں وہاں ہوتی تو تمہیں تمہاری وفات کی جگہ ہی دفن کراتی اور اگر موت سے پہلے تمہیں دیکھ لیتی تو کبھی تمہاری قبر پر نہ آتی۔

۷۲۲: باب رات کو دفن کرنا

۱۰۴۶: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایک قبر میں (تدفین کے لئے) رات کے وقت اترے تو آپ ﷺ کے لئے چراغ سے روشنی کی گئی۔ آپ ﷺ نے میت کو قبیلے کی طرف سے پکڑا اور فرمایا اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے، تم بہت نرم دل اور قرآن کی اکثریت سے تلاوت کرنے والے تھے۔ آپ ﷺ نے اس (کے جنازہ) پر چار تکبیریں پڑھی۔ اس باب میں حضرت جابرؓ اور یزید بن ثابتؓ سے بھی روایت ہے۔ یزید، یزید بن ثابت کے بڑے بھائی ہیں۔ امام ابو یوسفی ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن عباسؓ حسن ہے۔ بعض اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے فرماتے ہیں کہ میت کو قبیلے کی طرف سے قبر میں اتارا جائے۔ بعض حضرات فرماتے ہیں کہ سر کی

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي زيارَةِ الْقُبُورِ فَلَمَّا رَخَّصَ دَخَلَ فِي رُحْصَتِهِ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ قَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّمَا كَرِهَ زيارَةَ الْقُبُورِ لِلنِّسَاءِ لِقِلَّةِ صَبْرِهِنَّ وَكَثْرَةِ حَزَنِهِنَّ.

۷۲۱: بَاب مَا جَاءَ فِي زيارَةِ الْقُبُورِ لِلنِّسَاءِ

۱۰۴۵: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ نَاعِيسِي ابْنُ يُونُسَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ تَوَقَّيْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ بِالْحَبَشَةِ قَالَ فَحَمِلَ إِلَى مَكَّةَ فَدَفِنَ فِيهَا فَلَمَّا قَدِمْتُ عَائِشَةُ أَتَتْ قَبْرَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَتْ وَكُنَّا كُنْدَ مَانَى جَزِيرَةَ حَفْبَةَ مِنَ الدَّهْرِ حَتَّى قِيلَ لَنْ نَنصُدَّ عَا فَمَلْنَا تَفَرَّقْنَا كَمَا بَيْنِي وَمَا لِكَا لَطُولِ اجْتِمَاعٍ لَمْ يَبْتَ لَيْلَةً مَعَانِمْ قَالَتْ وَاللَّهِ لَوْ حَضَرْتُكَ مَا دُفِنْتُ إِلَّا حَيْثُ مِتُّ وَلَوْ شَهِدْتُكَ مَا زُرْتُكَ.

۷۲۲: بَاب مَا جَاءَ فِي الدَّفْنِ بِاللَّيْلِ

۱۰۴۶: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو السَّوَّاقِ قَالَا نَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ عَنِ الْمُنْهَالِ بْنِ خَلِيفَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْقَبْرَ لَيْلًا فَأَسْرَجَ لَهُ سِرَاجًا فَأَخَذَهُ مِنْ قِبَلِ الْقَبْلَةِ وَقَالَ رَحِمَكَ اللَّهُ إِنْ كُنْتَ لَا وَهَاءَ تَلَاءَ الْقُرْآنِ وَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا فِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَيزِيدُ بْنُ ثَابِتٍ وَهُوَ أَخُو زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَكْبَرُ مِنْهُ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا وَقَالَ يُدْخَلُ الْمَيِّتُ الْقَبْرَ مِنْ قِبَلِ الْقَبْلَةِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُسَلُّ سَلًا وَرَخَّصَ أَكْثَرُ أَهْلِ

طرف سے رکھ کر قبر میں کھینچ لیں۔ اکثر اہل علم نے رات کو دفن کرنے کی اجازت دی ہے۔

الْعِلْمُ فِي الدَّفْنِ بِاللَّيْلِ.

۷۲۳: باب میت کو اچھے الفاظ میں

یاد کرنا

۱۰۴۷: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا۔ صحابہ کرامؓ نے اس کی اچھی تعریف کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے لئے جنت واجب ہوگی پھر فرمایا تم زمین پر اللہ کے گواہ ہو۔ اس باب میں حضرت عمرؓ، کعب بن عجرہؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث انس رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے۔

۱۰۴۸: حضرت ابواسود دلیؓ فرماتے ہیں میں مدینہ میں ایک روز حضرت عمرؓ پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک جنازہ گزرا۔ لوگوں نے اس کی تعریف بیان کی۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا واجب ہوگی۔ میں نے کہا: کیا واجب ہوگی۔ آپؓ نے فرمایا میں نے اسی طرح کہا جس طرح رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس مسلمان کے حق میں تین آدمی گواہی دے دیں اس کے لئے جنت واجب ہوگی۔ ابواسود فرماتے ہیں ہم نے عرض کیا اگر دو شخص گواہی دیں تب بھی آپ ﷺ نے فرمایا ”ہاں دو بھی“۔ راوی کہتے ہیں ہم نے آپؓ سے ایک شخص کے بارے میں نہیں پوچھا۔ امام ابویسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابواسود دلیؓ کا نام ظالم بن عمرو بن سفیان ہے۔

۷۲۴: جس کا بیٹا فوت ہو جائے اس کا ثواب

۱۰۴۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں میں سے اگر کسی کے تین بیٹے فوت ہو جائیں تو اسے دوزخ کی آگ نہیں چھوئے گی مگر صرف قسم پوری کرنے کے بقدر۔ اس

۷۲۳: بَاب مَا جَاءَ فِي الثَّنَاءِ

الْحَسَنِ عَلَى الْمَيِّتِ

۱۰۴۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَائِبُ بْنُ هَارُونَ نَاحِمِيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَرَّ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ ثُمَّ قَالَ أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَكَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ وَ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۰۴۸: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى وَ هَارُونَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبَرَّازُ قَالَا نَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ نَادَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفَرَاتِ نَاعْبُدُ اللَّهَ بْنَ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي أَسْوَدَ الدِّيْلِيِّ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَجَنَسْتُ إِلَى عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ فَمَرُّوا بِجَنَازَةٍ فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ عُمَرُ وَجَبَتْ فَقُلْتُ لِعُمَرَ وَمَا وَجَبَتْ قَالَ أَقُولُ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ لَهُ ثَلَاثَةٌ إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ قَالَ قُلْنَا وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ قَالَ وَلَمْ نَسْأَلْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوَاحِدِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَأَبُو الْأَسْوَدِ الدِّيْلِيُّ اسْمُهُ ظَالِمُ بْنُ عُمَرَ وَبْنُ سَفْيَانَ.

۷۲۴: بَاب مَا جَاءَ فِي ثَوَابِ مَنْ قَدَّمَ وَلَدًا

۱۰۴۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ح وَ نَا الْأَنْصَارِيُّ نَا مَعْنُ نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمُوتُ لِأَحَدٍ مِّنْ

باب میں حضرت عمر، معاذ، کعب بن مالک، عتبہ بن عبد، ام سلیم، جابر، انس، ابو ذر، ابن مسعود، ابو ثعلبہ، شعیب، ابن عباس، عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ، ابوسعید رضی اللہ عنہ، قرہ بن ایاس مزنی رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے اور ابو ثعلبہ کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک ہی حدیث مروی ہے اور یہ ابو ثعلبہ حشی نہیں ہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے۔

۱۰۵۰: حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے تین نابالغ بچے فوت ہوئے۔ وہ اسے دوزخ سے بچانے کے لئے مضبوط قلعے کی مانند ہوں گے۔ ابو ذرؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ میں دو (بچے) بھیج چکا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو بھی اسی طرح ہیں۔ سید القراء ابی بن کعبؓ نے عرض کیا میرا بھی ایک بیٹا فوت ہوا ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک بھی لیکن یہ (ثواب) پہلے صدمہ کے وقت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ ابو عبیدہ نے اپنے والد سے کوئی حدیث نہیں سنی۔

۱۰۵۱: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا کہ میری امت میں سے جس کے دو بیٹے فوت ہوئے۔ اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا۔ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا: آپ ﷺ کی امت میں جس کا ایک بیٹا فوت ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ایک بھی کافی ہے اے نیک عورت۔ پھر عرض کیا: اگر کسی کا کوئی بیٹا نہ ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا میں اپنی امت لے کا فرط ہوں میری امت کے لئے کسی کی جدائی کی تکلیف میری جدائی کی تکلیف سے زیادہ

الْمُسْلِمِينَ ثَلَاثَةً مِنَ الْوَلَدِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ إِلَّا تَحِلَّهُ الْقَسَمُ
وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَمُعَاذٍ وَكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَغُثَبَةَ
بْنِ عَبْدِ وَأُمِّ سُلَيْمٍ وَجَابِرٍ وَأَنَسٍ وَأَبِي ذَرٍّ وَأَبِي
مَسْعُودٍ وَأَبِي ثَعْلَبَةَ الْأَشْجَعِيِّ وَأَبِي عَبَّاسٍ وَغُثَبَةَ ابْنِ
عَامِرٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَقُرَّةَ بِنِ إِيَّاسِ الْمُزْنِيِّ وَأَبُو ثَعْلَبَةَ لَهُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثٌ وَاحِدٌ هَذَا
الْحَدِيثُ وَلَيْسَ هُوَ بِالْخَشَنِيِّ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ
أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۵۰: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ نَاسِحُ
ابْنِ يُوسُفَ نَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشِبٍ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ
مَوْلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَدَّمَ ثَلَاثَةً لَمْ يَلْغُوا
الْحَنْتَ كَمَا نَوَالَهُ حَضَنًا حَصِينًا قَالَ أَبُو ذَرٍّ قَدَّمْتُ
اِثْنَيْنِ قَالَ وَاِثْنَيْنِ فَقَالَ أَبُو بَنٍ كَعْبِ سَيِّدُ الْقُرَاءِ
قَدَّمْتُ وَاحِدًا قَالَ وَوَاحِدًا وَلَكِنْ إِنَّمَا ذَلِكَ عِنْدَ
الصَّدَمَةِ الْأُولَى قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ
وَأَبُو عُبَيْدَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيهِ.

۱۰۵۱: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَأَبُو
الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْبَصْرِيُّ قَالَا نَا عَبْدُ رَبِّهِ بْنِ
بَارِقِ الْحَنْفِيُّ قَالَ سَمِعْتُ جَدِّي أَبَا أُمَيٍّ سَمَاكَ بْنَ
الْوَلِيدِ الْحَنْفِيَّ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ
سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَ
لَهُ فَرَطَانِ مِنْ أُمَّتِي أَذْخَلَهُ اللَّهُ بِهِمَا الْجَنَّةَ فَقَالَتْ لَهُ
عَائِشَةُ فَمَنْ كَانَ لَهُ فَرَطٌ مِنْ أُمَّتِكَ قَالَ وَمَنْ كَانَ لَهُ
فَرَطٌ يَأْمُرُ قَوْمَهُ فَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ فَرَطٌ مِنْ أُمَّتِكَ

۱۔ فرط سے مراد یہ ہے کہ جس طرح نبی اکرم ﷺ کی امت کے بچے فوت ہو کر ان کے لئے ذخیرہ آخرت بنادیتے گئے اسی طرح قیامت کے دن جن کے بچے نہیں ہیں ان کی شفاعت رسول اللہ ﷺ کریں گے۔ (مترجم)

نہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف عبد ربہ بن باریق کی روایت سے جانتے ہیں۔ ان سے کئی ائمہ حدیث روایت کرتے ہیں۔

۱۰۵۲: ہم سے روایت کی احمد بن سعید مرابطی نے انہوں نے حبان بن ہلال سے انہوں نے عبد ربہ بن باریق سے اسی کی مثل روایت کی ہے اور سماک بن ولید حنفی وہ ابو زمیل حنفی ہیں۔

۷۲۵: باب شہداء کون ہیں

۱۰۵۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شہید پانچ ہیں۔ طاعون سے مرنے والا، پیٹ کی بیماری سے مرنے والا، ڈوب کر مرنے والا، دیوار وغیرہ کے نیچے دب کر مرنے والا اور اللہ کے راستے میں شہید ہونے والا۔ اس باب میں حضرت انسؓ، صفوان بن امیہ، جابر بن عقیق، خالد بن عرفطہ، سفیان بن صرد، ابو موسیٰؓ اور حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں حدیث ابو ہریرہؓ حسن صحیح ہے۔

۱۰۵۴: حضرت ابواسحق سیسیؓ سے روایت ہے کہ سلیمان بن صردؓ نے خالد بن عرفطہؓ سے یا خالدؓ نے سلیمان سے کہا: کیا تم نے رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث سنی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جو پیٹ کی بیماری کی وجہ سے مر گیا اسے عذاب قبر نہیں ہوگا۔ یہ سن کہ دونوں میں سے ایک نے دوسرے سے کہا ”ہاں“ میں نے (حدیث) سنی ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث اس باب میں حسن غریب ہے اور یہ حدیث دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

۷۲۶: باب طاعون

سے بھاگنا منع ہے

۱۰۵۵: حضرت اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے طاعون کا ذکر کیا تو فرمایا یہ بنی اسرائیل کی ایک

قَالَ فَإِنَّا فَرَطُ أُمْتِي لَمْ يُصَابُوا بِمِثْلِي قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ بَارِقٍ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ غَيْرٌ وَاحِدٌ مِنَ الْأَئِمَّةِ.

۱۰۵۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْمُرَابِطِيُّ نَاحِبَانُ بْنُ هَلَالٍ نَاعِبُ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ بَارِقٍ فَذَكَرَ بَنَحْوَهُ وَبِسَمَّاكَ بْنِ الْوَلِيدِ الْحَنْفِيُّ هُوَ أَبُو زُمَيْلٍ الْحَنْفِيُّ.

۷۲۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الشَّهَدَاءِ مَنْ هُمْ

۱۰۵۳: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَافِعُ بْنُ نَافِلٍ ح وَنَافِعِيَّةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سَمِيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّهَدَاءُ خُمُسُ الْمَطْعُونُ وَالْمَبْطُونُ وَالْغَرَقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَصَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ وَجَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ وَخَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ وَسَلِيمَانَ ابْنِ صُرَدٍ وَأَبِي مُوسَى وَعَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۵۴: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ أَسْبَاطٍ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ الْكُوفِيُّ نَافِعُ بْنُ سَنَانَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ السَّيِّعِيِّ قَالَ قَالَ سَلِيمَانُ بْنُ صُرَدٍ لَخَالِدِ ابْنِ عُرْفُطَةَ أَوْ خَالِدٍ لِسَلِيمَانَ أَمَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَتَلَهُ بَطْنُهُ لَمْ يَعْذَبْ فِي قَبْرِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ نَعَمْ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ فِي هَذَا الْبَابِ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ.

۷۲۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

الْفَرَارِ مِنَ الطَّاعُونِ

۱۰۵۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عُمَرَ ابْنِ دِينَارٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ

جماعت کی طرف بھیجنے جانے والا عذاب کا بچا ہوا حصہ ہے۔ پس اگر کسی جگہ میں یہ وبا پھیلی ہوئی ہو اور تم وہیں ہو تو وہاں سے فرار نہ اختیار کرو اور اگر تم اس جگہ نہیں ہو جہاں طاعون پھیلا تو وہاں نہ جاؤ۔ اس باب میں حضرت سعدؓ، خزیمہؓ، ثابتؓ، عبدالرحمن بن عوفؓ، جابرؓ اور حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث اسامہ بن زہد حسن صحیح ہے۔

۷۲۷: باب جو اللہ کی ملاقات کو محبوب رکھے اللہ بھی

اس سے ملنا پسند فرماتا ہے

۱۰۵۶: حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو محبوب رکھتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا پسند فرماتا ہے اور جو اللہ کی ملاقات کو ناپسند کرے اللہ بھی اس سے ملاقات کرنا پسند نہیں کرتے۔ اس باب میں حضرت ابو موسیٰؓ، ابو ہریرہؓ اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث عبادہ بن صامتؓ حسن صحیح ہے۔

۱۰۵۷: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اللہ سے ملنا چاہتا ہے اللہ بھی اس سے ملنے کی چاہت رکھتے ہیں اور جو اللہ سے ملاقات کو ناپسند کرے اللہ بھی اس سے ملنا پسند نہیں کرتا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم میں سے ہر آدمی موت کو ناپسند کرتا ہے۔ فرمایا یہ بات نہیں بلکہ جب مومن کو اللہ کی رحمت، اس کی رضا اور جنت کی بشارت دی جاتی ہے۔ تو اس کے دل میں اللہ سے ملاقات کا اشتیاق پیدا ہوتا ہے۔ پس اللہ بھی اس سے ملاقات کے مشتاق ہوتے ہیں لیکن جب کافر کو اللہ کے عذاب اور اس کے غصے کے بارے میں بتایا جاتا ہے تو وہ اللہ کی ملاقات سے گریز کرتا ہے پس اللہ بھی اس سے ملاقات کرنے کو ناپسند کرتا ہے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الطَّاعُونَ فَقَالَ بَقِيَّةُ حِزْبٍ أَوْ عَذَابٍ أُرْسِلَ عَلَى طَائِفَةٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ إِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَلَسْتُمْ بِهَا فَلَا تَهْبِطُوا عَلَيْهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَخُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَجَابِرٍ وَعَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۷۲۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ أَحَبَّ

لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ

۱۰۵۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَمْدِ أَمَّ أَبُو الْأَشْعَثِ الْعَجَلِيُّ نَالِ الْمُعْتَمِرِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي مُوسَى وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ وَقَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۵۷: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ ح وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَبِي أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا ذَكَرَتْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كُنَّا نَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ لَيْسَ كَذَلِكَ وَلَكِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللَّهِ وَرِضْوَانِهِ وَجَنَّتِهِ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ وَأَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللَّهِ وَسَخَطِهِ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ وَكَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

خلاصۃ الابواب : عورتوں کے لئے قبروں کی زیارت اس شرط کے ساتھ جائز ہے کہ وہ شریعت کے خلاف کوئی کام نہ کریں ورنہ سخت گناہ ہے۔ (۲) طاعون زدہ علاقہ میں جانا اور اس سے نکلنا اس شخص کے لئے جائز ہے جس کا اعتقاد پختہ ہو کہ نفع و نقصان جو کچھ لاحق ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے ہوتا ہے لیکن اگر اس کے اعتقاد میں کمزوری ہو اور سمجھتا ہو کہ اگر شہر سے نکل جائیگا تو نجات پا جائے گا تو نکلنا درست نہیں (۳) جمہور ائمہ کے نزدیک خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی تو ان حضرات کی نزدیک حدیث باب زجر پر محمول ہے تاکہ اس فعل کی شفاعت واضح ہو سکے

۷۲۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ يَقْتُلُ نَفْسَهُ ۷۲۸: باب خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ

۱۰۵۸: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عِيسَى نَاوَكِيْعٌ نَا إِسْرَائِيلَ وَشَرِيْكٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَتَلَ نَفْسَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي هَذَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ يُصَلِّي عَلَى كُلِّ مَنْ صَلَّى إِلَى الْقَبْلَةِ وَعَلَى قَاتِلِ النَّفْسِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَإِسْحَاقَ قَالَ أَحْمَدُ لَا يُصَلِّيُ الْإِمَامُ عَلَى قَاتِلِ النَّفْسِ وَيُصَلِّيُ عَلَيْهِ غَيْرُ الْإِمَامِ

۱۰۵۸: حضرت جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے خودکشی کر لی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھی۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اہل علم کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ جس شخص نے بھی قبلہ رخ نماز پڑھی ہو اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے خواہ اس نے خودکشی ہی کیوں نہ کی ہو۔ سفیان ثوریؒ اور اسحاقؒ کا یہی قول ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ پڑھنا امام کے لئے جائز نہیں۔ باقی لوگ پڑھ لیں۔

خلاصۃ الباب : (۱) مقروض کی نماز جنازہ شروع دور میں نبی کریم ﷺ نہیں پڑھا کرتے تھے البتہ دوسروں سے پڑھوایا کرتے تھے لیکن بعد میں آپ ﷺ نے مقروض کی نماز پڑھانی شروع کر دی تھی جیسا کہ اگلی روایت میں آ رہا ہے (۲) امام ابو حنیفہؒ امام مالکؒ اور سفیان ثوریؒ وغیرہ کے نزدیک بقیہ تکبیروں میں ہاتھ نہیں اٹھائے جائیں گے ان کی دلیل حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث باب ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صرف پہلی تکبیر میں رفع یدین فرمایا۔ یہ حدیث درجہ حسن میں ہے۔

۷۲۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَدْيُونِ ۷۲۹: باب قرض دار کی نماز جنازہ

۱۰۵۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا شُعْبَةُ عَنْ غُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ أَبِي قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَى بِرَجُلٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوا عَلَيَّ صَاحِبِكُمْ فَإِنَّ عَلَيْهِ دَيْنًا قَالَ أَبُو قَتَادَةَ هُوَ عَلَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْوَفَاءِ قَالَ بِالْوَفَاءِ فَصَلُّوا

۱۰۵۹: حضرت عثمان بن عبد اللہ موہبؓ نے عبد اللہ بن ابی قتادہؓ کو اپنے والد سے نقل کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک جنازہ لایا گیا تاکہ اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے۔ آپ ﷺ نے صحابہؓ کو حکم دیا کہ اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھو۔ یہ مقروض تھا۔ ابو قتادہؓ نے عرض کیا وہ قرض میرے ذمہ ہے میں ہی اسے ادا کروں گا۔ آپ ﷺ نے پوچھا پورا قرضہ۔ انہوں نے عرض کیا: ہاں پورا۔ پس آپ ﷺ نے

اس کی نماز جنازہ پڑھی۔ اس باب میں حضرت جابرؓ، سلمہ بن اکوعؓ اور اسماء بنت یزیدؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابو قتادہؓ حسن صحیح ہے۔

۱۰۶۰: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ اگر رسول اللہ ﷺ کے پاس کسی مقروض شخص کی میت نماز جنازہ کے لئے لائی جاتی تو آپ ﷺ پوچھتے کیا اس نے اپنے قرض کی ادائیگی کے لئے کچھ چھوڑا ہے۔ اگر کہا جاتا کہ چھوڑا ہے تو اس کی نماز پڑھتے ورنہ مسلمانوں سے فرماتے اپنے ساتھی کی نماز پڑھ لو لیکن جب اللہ تعالیٰ نے بہت سی فتوحات عنایت فرمائیں تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا میں مومنوں کے لئے اپنی ذات سے بھی زیادہ بہتر ہوں۔ لہذا جو مسلمان قرض چھوڑ کر مر جائے اس کی ادائیگی میرے ذمے ہے اور جو کچھ وہ وراثت میں چھوڑے گا وہ اس کے وارثوں کے لئے ہوگا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ یحییٰ بن بکیر اور کئی راوی بھی یہ حدیث لیث بن سعد سے روایت کرتے ہیں۔

۷۳۰ باب عذاب قبر

۱۰۶۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کسی میت یا فرمایا تم میں سے کسی ایک کو قبر میں رکھ دیا جاتا ہے تو اس کے پاس سیاہ رنگ کے نیلی آنکھوں والے دو فرشتے آتے ہیں۔ ایک کو منکر دوسرے کو نکیر کہا جاتا ہے وہ دونوں اس میت سے پوچھتے ہیں تو اس شخص (یعنی نبی اکرمؐ) کے بارے میں کہا کہتا تھا۔ وہ شخص وہی جواب دیتا ہے جو دنیا میں کہتا تھا کہ وہ اللہ کے بندے اور رسولؐ ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اللہ کے بندے اور رسولؐ ہیں۔ پھر وہ فرشتے کہیں گے کہ ہم جانتے تھے تو یہی جواب دے گا پھر اس کی قبر ستر گز وسیع کر دی جاتی ہے اور اسے منور کر دیا جاتا ہے۔ پھر اسے کہا جاتا ہے کہ سو جا۔ وہ کہتا ہے میں اپنے گھر والوں کے پاس جا کر ان کو بتا دوں۔ وہ کہتے ہیں

عَلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَسَلْمَةَ بْنِ الْأَشْجَعِ وَأَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ قَالَ أَبُو عَيْسَى حَدِيثُ أَبِي قَتَادَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۶۰: حَدَّثَنَا أَبُو الْفَضْلِ مَكْتُومُ بْنُ الْعَبَّاسِ قَالَ ثَنِي عَبْدَ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ ثَنِي اللَّيْثُ ثَنِي عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتَى بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفَّى عَلَيْهِ الدِّينَ فَيَقُولُ هَلْ تَرَكَ لِدِينِهِ مِنْ قَضَاءٍ فَإِنْ حَدَّثَ أَنَّهُ تَرَكَ وَفَاءً صَلَّى عَلَيْهِ وَالْأَقَالُ لِلْمُسْلِمِينَ صَلُّوا عَلَيَّ صَاحِبَكُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْقَبْرَ قَامَ فَقَالَ أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تَوَفَّى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَتَرَكَ دِينًا فَعَلَى قَضَاؤِهِ وَمَنْ تَرَكَ مَا لَا فَهَوَ لَوْرَثِهِ قَالَ أَبُو عَيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ بَكِيرٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ اللَّيْثِ ابْنِ سَعْدٍ.

۷۳۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ

۱۰۶۱: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ الْبَصْرِيُّ نَابِشُرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قُبِرَ الْمَيِّتُ أَوْ قَالَ أَحَدُكُمْ أَنَا هَلْ كَانَ أَسْوَدَ أَوْ أَرْوَقَ أَوْ قَالَ لَا أَحَدَهُمَا الْمُنْكَرُ وَالْأَخَرُ النَّكِيرُ فَيَقُولَانِ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ فَيَقُولُ مَا كَانَ يَقُولُ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَيَقُولَانِ قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُولُ هَذَا ثُمَّ يَفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ سَبْعُونَ ذِرَاعًا فِي سَبْعِينَ ثُمَّ يُنَوِّرُ لَهُ فِيهِ ثُمَّ يَقَالُ لَهُ تَمَّ فَيَقُولُ أَرْجِعْ إِلَى أَهْلِي فَأَخْبِرْهُمْ

دلہن کی طرح سو جاؤ جسے اس کے محبوب ترین شخص کے علاوہ کوئی نہیں جگاتا۔ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن اس کی خواب گاہ سے اٹھائے گا اور اگر وہ منافق ہو تو تو یہ جواب دے گا میں لوگوں سے کچھ سنا کرتا تھا اور اسی طرح کہا کرتا تھا۔ مجھے نہیں معلوم۔ فرشتے کہیں گے ہمیں معلوم تھا کہ تو یہی جواب دے گا۔ پھر زمین کو حکم دیا جاتا ہے کہ اسے دبوج لے۔ وہ اسے اس طرح دبوجتی ہے کہ اس کی پسلیاں ایک دوسری میں گھس جاتی ہیں پھر اسے اسی طرح عذاب دیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ قیامت کے دن اسے اسی جگہ سے اٹھایا جائے گا۔ اس باب میں حضرت علیؓ، زید بن ثابتؓ، ابن عباسؓ، براء بن عازبؓ، ابو ایوبؓ، انسؓ، جابرؓ، عائشہؓ اور ابوسعیدؓ نبی اکرم ﷺ سے عذاب قبر کے متعلق روایت کرتے ہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابو ہریرہؓ حسن غریب ہے۔

۱۰۶۲: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص مرتا ہے تو اسے اس کے رہنے کی جگہ دکھائی جاتی ہے۔ اگر وہ جنت والوں میں سے ہوتا ہے تو جنت اور اگر اہل دوزخ میں سے ہوتا ہے تو دوزخ دکھائی جاتی ہے۔ پھر اس سے کہا جاتا ہے۔ یہ تیرا ٹھکانہ ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تجھے اٹھائے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۳۱: باب مصیبت زدہ کو تسلی دینے پر اجر

۱۰۶۳: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مصیبت زدہ کو تسلی دیتا ہے۔ اسے بھی اسی طرح ثواب ہوتا ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف علی بن عاصم کی روایت سے مرفوع جانتے ہیں۔ بعض راوی اس حدیث کو محمد بن سوقة سے بھی اس سند سے اسی کی مثل موقوفاً روایت کرتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اکثر علی بن عاصم پر اسی

فَيَقُولَانِ لَهُ نَمُ كَنُومَةُ الْعَرُوسِ الَّذِي لَا يُوقِظُهُ إِلَّا أَحَبُّ أَهْلِهِ إِلَيْهِ حَتَّى يَبْعَثَهُ اللَّهُ مِنْ مَضْجِعِهِ ذَلِكَ وَإِنْ كَانَ مُنَافِقًا قَالَ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ فَقُلْتُ مِثْلَهُ لَا أَذَرِي فَيَقُولَانِ قَدْ نَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُولُ ذَلِكَ فَيَقَالُ لِلْأَرْضِ التَّنْمِي عَلَيْهِ فَتَلْتِمُ عَلَيْهِ فَتُخْتَلِفُ أَضْلَاعُهُ فَلَا يَزَالُ فِيهَا مُعَذَّبًا حَتَّى يَبْعَثَهُ اللَّهُ مِنْ مَضْجِعِهِ ذَلِكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَالْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَأَبِي أَيُّوبَ وَأَنَسٍ وَجَابِرٍ وَعَائِشَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ كُلَّهُمْ رَوَوْا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۱۰۶۲: حَدَّثَنَا هَذَا نَاعْبُدُهُ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ فَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ ثُمَّ يُقَالُ هَذَا مَقْعَدُكَ حَتَّى يَبْعَثَكَ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۷۳۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي أَجْرِ مَنْ عَزَى مُصَابًا

۱۰۶۳: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عِيسَى نَاعِلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ قَالَ نَاوَالَهُ مُحَمَّدُ بْنُ سُوقَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ عَزَى مُصَابًا فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَلِيِّ بْنِ عَاصِمٍ وَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ بِهِذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ مَوْفُوقًا وَلَمْ يَرْفَعَهُ وَيُقَالُ أَكْثَرُ مَا ابْتُلِيَ

حدیث کی وجہ سے طعن کیا گیا۔

۷۳۲: باب جمعة کے دن مرنے والے کی فضیلت

۱۰۶۲۳: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات کوفت ہوتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اسے قبر کے فتنے سے محفوظ رکھتے ہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ اس کی سند متصل نہیں کیونکہ ربیعہ بن سیف اسے عبد الرحمن حلی سے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کرتے ہیں۔ ہم نہیں جانتے کہ ربیعہ بن سیف نے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کوئی حدیث سنی ہو۔

۷۳۳: باب جنازہ میں جلدی کرنا

۱۰۶۲۵: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی تین چیزوں میں دیر نہ کرو۔ نماز جب کہ اس کا وقت ہو جائے۔ جنازہ جب حاضر ہو اور بیوہ عورت جب اس کے لئے کفو (مناسب رشتہ) مل جائے۔

امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اور میں اس کی سند کو متصل نہیں سمجھتا۔

۷۳۴: باب تعزیت کی فضیلت

۱۰۶۲۶: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جس نے کسی عورت سے اس کے بیٹے کے فوت ہو جانے پر تعزیت کی۔ اسے جنت میں ایک چادر پہنائی جائے گی۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند قوی نہیں۔

۷۳۵: باب نماز جنازہ میں ہاتھ اٹھانا

۱۰۶۲۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

بہ علی بن عاصم بهذا الحديث نَقَمُوا عَلَيْهِ .

۷۳۲: بَاب مَا جَاءَ فِي مَنْ يَمُوتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۱۰۶۲۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَاعِبُ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ وَأَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ نَاهِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ سَيْفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا وَقَاهُ اللَّهُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ رَبِيعَةُ بْنُ سَيْفٍ إِتْمَايَرُوى عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبْلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَلَا نَعْرِفُ لِرَبِيعَةَ بْنِ سَيْفٍ سَمَاعًا مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو .

۷۳۳: بَاب مَا جَاءَ فِي تَعْجِيلِ الْجَنَازَةِ .

۱۰۶۲۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَاعِبُ اللَّهِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْجُهَنِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا عَلِيُّ ثَلَاثٌ لَا تُؤَخِّرْهَا الصَّلَاةُ إِذَا أَنْتَ وَالْجَنَازَةُ إِذَا حَضَرَتْ وَالْأَيْمُ إِذَا وَجَدْتَ لَهَا كُفُوفًا قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَمَا أَرَى إِسْنَادَهُ مُتَّصِلًا .

۷۳۴: بَاب أَخْرَفِي فَضْلَ التَّعْزِيَةِ

۱۰۶۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُؤَدَّبُ نَائِبُ نُسَ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أُمُّ الْأَسْوَدِ عَنْ مُمِيَّةِ ابْنَةِ عُبَيْدَةَ بْنِ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ جَلَّتْهَا أَبِي بَرْزَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَزَى ثَكْلِي كُتِبَ بُرْدًا فِي الْجَنَّةِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِي .

۷۳۵: بَاب مَا جَاءَ فِي رَفْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الْجَنَازَةِ

۱۰۶۲۷: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ الْكُوفِيُّ نَا إِسْمَاعِيلَ ابْنَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازہ پر تکبیر کہی اور (صرف) پہلی تکبیر میں ہاتھ اٹھائے اور دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ اہل علم کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے۔ اکثر صحابہ کرام اور دوسرے علماء فرماتے ہیں کہ جنازہ کی تمام تکبیروں میں ہاتھ اٹھائے جائیں۔ ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ، شافعی رحمۃ اللہ علیہ، احمد رحمۃ اللہ علیہ اور اہل حق رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ صرف پہلی مرتبہ ہاتھ اٹھائے سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور اہل کوفہ (احناف) کا یہی قول ہے۔ ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ نماز جنازہ میں ہاتھ باندھنا ضروری ہیں لیکن بعض اہل علم کے نزدیک نماز جنازہ میں بھی دوسری نمازوں کی طرح ہاتھ باندھنے چاہئیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مجھے ہاتھ باندھنا زیادہ پسند ہے۔

۷۳۶: باب مومن کا جی قرض کی طرف لگا رہتا ہے

جب تک کوئی اس کی طرف سے ادا نہ کر دے

۱۰۶۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کا دل اس کے قرض ہی کی طرف لگا رہتا ہے جب تک کوئی اس کی طرف سے ادا نہ کرے۔

۱۰۶۹: ہم سے روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے عبد الرحمن بن مہدی سے انہوں نے ابراہیم بن سعد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا مومن کا دل وجان لگا رہتا ہے اپنے قرض میں یہاں تک کہ اس کی طرف سے ادا نہ کر دیا جائے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اور پہلی حدیث سے صحیح ہے۔

أَبَانُ الْوَرَّاقِ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْقَى الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِي قُرَّةَ يَزِيدَ بْنِ سِنَانٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَبَّرَ عَلَى جَنَازَةٍ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيرِهِ وَوَضَعَ الْيَمْنَى عَلَى الْيُسْرَى قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي هَذَا فَرَأَى أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ أَنَّهُ أَنْ يَرَفَعَ الرَّجُلُ يَدَيْهِ فِي كُلِّ تَكْبِيرَةٍ عَلَى الْجَنَازَةِ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَلِلشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَفَعُ يَدَيْهِ إِلَّا فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ وَذَكَرَ عَنْ ابْنِ الْمُبَارَكِ أَنَّهُ قَالَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ لَا يَقْبِضُ يَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ وَرَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ لَا يَقْبِضُ يَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ كَمَا يَقْعَلُ فِي الصَّلَاةِ قَالَ أَبُو عِيسَى يَقْبِضُ أَحَبُّ إِلَيَّ.

۷۳۶: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ نَفْسَ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ

بِذَنْبِهِ حَتَّى يَقْضَى عَنْهُ

۱۰۶۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَابُو أُسَامَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ زَائِدَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِذَنْبِهِ حَتَّى يَقْضَى عَنْهُ.

۱۰۶۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ ابْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِذَنْبِهِ حَتَّى يَقْضَى عَنْهُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَهُوَ أَصَحُّ مِنَ الْأَوَّلِ.

أَبْوَابُ النِّكَاحِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نِكَاحُ كَيْسِ بْنِ

جور رسول الله ﷺ سے مروی ہیں

۱۰۷۰: حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار چیزیں انبیاء کی سنتوں میں سے ہیں۔ حیاء کرنا، عطر لگانا، مسواک کرنا اور نکاح کرنا۔ اس باب میں حضرت عثمان، ثوبان، ابن مسعود، عائشہ، عبد اللہ بن عمرو، جابر اور عکاف رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے حدیث ابی ایوب رضی اللہ عنہ حسن غریب ہے۔

۱۰۷۱: ہم سے روایت کی محمود بن خدش نے انہوں نے عباد بن عوام سے انہوں نے حجاج سے انہوں نے مکحول سے انہوں نے ابو اشمال سے انہوں نے ابو ایوب سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے حفص کی حدیث کی مثل روایت کرتے ہیں پھر یہی حدیث ہشیم، محمد بن یزید واسطی، معاویہ اور کئی راوی بھی حجاج سے وہ مکحول سے اور وہ ابو ایوب سے روایت کرتے ہیں لیکن وہ ابو اشمال کا ذکر نہیں کرتے۔ حفص بن غیاث اور عباد بن عوام کی حدیث اصح ہے۔

۱۰۷۲: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے۔ ہم جوان تھے لیکن نکاح کی استطاعت نہیں رکھتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے نوجوانوں تم ضرور نکاح کرو کیونکہ یہ آنکھوں کو نیچا رکھتا ہے اور شرمگاہ کی حفاظت کرتا ہے۔ جسے نکاح کی طاقت نہ ہو وہ روزہ رکھے کیوں کہ روزہ اس کے حق میں گویا خصی کرنا ہے (یعنی شہوت ختم ہو جاتی ہے) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۷۰: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي الشَّامَلِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعٌ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِينَ الْحَيَاءُ وَالتَّعَطُّرُ وَالسَّوَاكُ وَالنِّكَاحُ وَفِي الْأَبَابِ عَنْ عُثْمَانَ وَثُوبَانَ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَجَابِرٍ وَعُكَّافٍ حَدِيثُ أَبِي أَيُّوبَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۱۰۷۱: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَدَّاشٍ نَاعِبَادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي الشَّامَلِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ حَفْصٍ وَرَوَى هَذَا الْحَدِيثُ هَشِيمٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْوَاسِطِيُّ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ أَبِي الشَّامَلِ وَحَدِيثُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ وَعَبَادُ بْنُ الْعَوَّامِ أَصَحُّ.

۱۰۷۲: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غِيْلَانَ نَا أَبُو أَحْمَدَ نَاسُفِيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عَمِيرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَابٌ لَا نَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ وَقَالَ يَامَعْشَرَ الشَّبَابِ عَلَيْكُمْ بِالنَّبَاءِ فَإِنَّهُ أَغْضَى لِلْبَصَرِ وَأَخْصَنَ لِلْفَرْجِ فَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ النَّبَاءَ فَعَلَيْهِ بِالصُّومِ فَإِنَّ الصُّومَ لَهُ وَجَاءَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۷۳: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَاعِبُ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ نَا الْأَعْمَشَ عَنْ عُمَارَةَ نَحْوَهُ وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ هَذَا وَرَوَى أَبُو مُعَاوِيَةَ وَالْمُحَارِبِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۱۰۷۳: ہم سے روایت کی حسن بن علی خلال نے انہوں نے عبد اللہ بن نمیر سے انہوں نے اعمش سے انہوں عمارہ سے اسی حدیث کی مثل اور کئی راوی اعمش سے بھی اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔ ابو معاویہ اور محارب بنی بھی اعمش سے وہ ابراہیم سے وہ علقمہ سے وہ عبد اللہ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔

۷۳۸: بَابُ تَرْكِ نِكَاحِ كِي مَانَعَتِ

۱۰۷۴: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَاعِبُ الرَّزَّاقِ نَاعِمٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ رَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ التَّبْتُلَ وَلَوْ أَدْنَى لَهُ لَا خُتْمَنَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۷۴: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو ترک نکاح کی اجازت نہیں دی اور اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں اجازت دے دیتے تو ہم سب نکاحی ہو جاتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۷۵: حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرَّفَاعِيُّ وَزَيْدُ بْنُ أَحْزَمٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَصْرِيُّ قَالُوا نَامِعَادُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ التَّبْتُلِ وَزَادَ زَيْدُ بْنُ أَحْزَمٍ فِي حَدِيثِهِ وَقَرَأَ قَتَادَةُ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رَسُولًا مِنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ أَزْوَاجًا وَذُرِيَّةً وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدِ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثُ سَمُرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَرَوَى الْأَشْعَثُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَيُقَالُ كِلَا الْحَدِيثَيْنِ صَحِيحٌ.

۱۰۷۵: حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ترک نکاح کی ممانعت فرمائی۔ زید بن اخزم نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا کہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی ”وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا.....“ (ترجمہ ”یعنی ہم نے آپ سے پہلے بہت سے رسول بھیجے اور انہیں بیویاں اور اولاد عطا فرمائی“) اس باب میں حضرت سعد، انس بن مالک، عائشہ، ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث سمرہ رضی اللہ عنہ حسن غریب ہے۔ اشعث بن عبد الملک نے یہ حدیث بواسطہ حسن اور سعد بن ہشام، حضرت عائشہ سے اس کے ہم معنی مرفوع حدیث روایت کی کہا جاتا ہے۔ کہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔

۷۳۹: بَابُ حَسَنِ كِي دِينَارِي

پسند کرو اس سے نکاح کرو

۱۰۷۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ ابْنِ وَثِيئَةَ النَّضْرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

۱۰۷۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہیں ایسا شخص نکاح کا پیغام

۷۳۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ تَرْضَوْنَ

دینہ فرز و جوہ

دے جس کا دین و اخلاق تمہیں پسند ہو تو اس سے نکاح کرو۔ اگر ایسا نہ کیا تو زمین میں فتنہ برپا ہو جائے گا اور بہت بڑا فساد ہوگا۔ اس باب میں ابو حاتم مرنی اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ میں عبد الحمید بن سلیمان سے اختلاف کیا گیا ہے۔ لیث بن سعد، ابن عجلان سے اور وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرسل روایت کرتے ہیں۔ امام محمد بن اسماعیل بخاری فرماتے ہیں حدیث لیث اشبہ اور حدیث عبد الحمید محفوظ ہے۔

۱۰۷۷: حضرت ابو حاتم مرنی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارے پاس ایسا شخص آئے جس کے دین اور اخلاق کو تم پسند کرتے ہو تو اس سے نکاح کرو۔ اگر ایسا نہ کرو گے تو زمین میں فتنہ اور فساد ہوگا۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگرچہ وہ مفلس ہی کیوں نہ ہو۔ فرمایا اگر اس کی دینداری اور اخلاق کو تم پسند کرتے ہو تو اسی سے نکاح کرو۔ یہی الفاظ تین مرتبہ فرمائے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابو حاتم مرنی کی صحابیت ثابت ہے۔ لیکن ان کی اس حدیث کے علاوہ کسی اور حدیث کا ہمیں علم نہیں۔

۷۴۰: باب لوگ تین

چیزیں دیکھ کر نکاح کرتے ہیں

۱۰۷۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت سے اس کے دین اس کے مال اور اس کی خوبصورتی کی وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے لہذا تم دیندار عورت کو نکاح کے لئے اختیار کرو۔ (پھر فرمایا) تمہارے دونوں ہاتھ خاک آلودہ ہوں۔ اس باب میں عوف بن مالکؓ، عائشہؓ، عبد اللہ بن عمرؓ اور ابو سعیدؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث جابر رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے۔

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ إِلَيْكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِينَهُ وَخُلُقَهُ فَرَوْحُوهُ إِلَّا تَفْعَلُوا تَكُنْ فِتْنَةً فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِضٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي حَاتِمٍ الْمُرْنِيِّ وَعَائِشَةَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ قَدْ خُوِّلَفَ عَبْدُ الْحَمِيدِ ابْنُ سُلَيْمَانَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَرَوَاهُ اللَّيْثُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي عَجْلَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا قَالَ مُحَمَّدٌ حَدِيثُ اللَّيْثِ أَشْبَهُ وَلَمْ يَعُدَّ حَدِيثُ عَبْدِ الْحَمِيدِ مَحْفُوظًا.

۱۰۷۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ نَاحَاتِمِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ هُرَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدٍ وَسَعِيدِ ابْنَيْ عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي حَاتِمٍ الْمُرْنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَ كُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِينَهُ وَخُلُقَهُ فَانْكَحُوهُ إِنْ لَا تَفْعَلُوهُ تَكُنْ فِتْنَةً فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنْ كَانَ فِيهِ ثَلَاثُ مَرَاتٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ أَبُو حَاتِمٍ الْمُرْنِيُّ لَهُ صُحْبَةٌ وَلَا نَعْرِفُ لَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ.

۷۴۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ يَنْكِحُ

عَلَى ثَلَاثِ خِصَالٍ

۱۰۷۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ مُوسَى نَاسِطُ ابْنِ يُوْسُفَ الْأَزْرَقِ نَاعِبُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ الْمَرْأَةُ تَنْكِحُ عَلَى دِينِهَا وَمَالِهَا وَجَمَالِهَا فَعَلَيْكَ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبْتُ يَدَاكَ وَفِي السَّابِ عَنْ عَوْفِ ابْنِ مَالِكٍ وَعَائِشَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو وَابْنِ سَعِيدٍ حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۷۴۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّظَرِ

إِلَى الْمَخْطُوبَةِ

۱۰۷۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَائِبُ أَبِي زَائِدَةَ ثَنِي عَاصِمُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيِّ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّهُ خَطَبَ امْرَأَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْظِرِ إِلَيْهَا فَإِنَّهُ أُخْرَى أَنْ يُؤَدَّمَ بَيْنَكُمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ وَجَابِرِ وَأَنَسٍ وَأَبِي حُمَيْدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا الْحَدِيثِ وَقَالُوا لَا بَأْسَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهَا وَلَمْ يَرَمْنَهَا مُحَرَّمًا وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَقَ وَمَعْنَى قَوْلِهِ أُخْرَى أَنْ يُؤَدَّمَ بَيْنَكُمَا قَالَ أُخْرَى أَنْ تَدُومَ الْمُؤَدَّةُ بَيْنَكُمَا.

۷۴۱: بَابُ جِسْ عَوْرَتِ سَيِّمِ نَكَاحِ كَرِي

اس كود كيه لينا

۱۰۷۹: حضرت مغیرہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک عورت کو نکاح کا پیغام دیا (یعنی منگنی کی) پس نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اسے دیکھ لو۔ یہ تمہاری محبت کو قائم رکھنے کے لئے زیادہ مناسب ہے۔ اس باب میں محمد بن مسلمہؓ، جابرؓ، انسؓ، ابو حمیدؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ بعض علماء نے اس حدیث کے مطابق فرمایا کہ جس عورت کو آدمی نکاح کا پیغام بھیجے اسکو دیکھنے میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن اس کا کوئی ایسا عضو نہ دیکھے جس کو دیکھنا حرام ہو۔ امام احمدؓ اور اسلمیؓ کا یہی قول ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے ارشاد ”اُخْرَى أَنْ.....“ کے معنی یہ ہیں کہ تمہارے درمیان محبت کے ہمیشہ رہنے کے لئے زیادہ مناسب ہے۔

۷۴۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي إِعْلَانِ النِّكَاحِ

۱۰۸۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَاهُشِيمُ بْنُ أَبِي بَلْجٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبِ الْجَمْعِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَّلْ مَا بَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ الدُّفَّ وَالصُّوْثَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَجَابِرِ وَالرُّبَيْعِ بْنِ مَعُوذٍ وَحَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَأَبُو بَلْجٍ اسْمُهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ وَيُقَالُ ابْنُ سُلَيْمٍ أَيْضًا وَمُحَمَّدُ ابْنُ حَاطِبٍ قَدْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ غُلَامٌ صَغِيرٌ.

۷۴۲: بَابُ نَكَاحِ كَا اِعْلَانِ كَرِنَا

۱۰۸۰: محمد بن حاطبؓ جعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حرام اور حلال کے درمیان فرق صرف دف بجانے اور آواز کا ہے (یعنی حرام چوری سے اور حلال شہرت سے ہوتا ہے) اس باب میں حضرت عائشہؓ، جابرؓ اور ربیع بنت معوذؓ سے بھی روایت ہے۔ محمد بن حاطبؓ کی حدیث حسن ہے۔ ابو بلجؓ کا نام یحییٰ بن ابوسلیم ہے۔ انیس ابن سلیم بھی کہتے ہیں۔ محمد بن حاطبؓ نے اپنے بچپن کے زمانے میں نبی اکرم ﷺ کو دیکھا ہے۔

۱۰۸۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَائِبُ زَيْدِ بْنِ هُرُونَ نَاعِيسَى بْنُ مَيْمُونٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلِنُوا هَذَا النِّكَاحَ وَاجْعَلُوهُ فِي الْمَسَاجِدِ وَاضْرِبُوا عَلَيْهِ بِالْأُفُوفِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ فِي هَذَا الْبَابِ وَعِيسَى بْنُ

۱۰۸۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ نکاح کی تشہیر کرو۔ اسے مسجدوں میں کیا کرو اور نکاح کے وقت دف بجایا کرو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ عیسیٰ بن میمون انصاریؓ کو حدیث میں ضعیف کہا گیا ہے عیسیٰ بن میمون جو ابن ابی نجیح سے تفسیر

روایت کرتے ہیں وہ ثقہ ہیں۔

۱۰۸۲: حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سہاگ کے بعد کی صبح میرے ہاں تشریف لائے اور بستر پر بیٹھے جہاں (اے خالد بن زکوان) تم بیٹھے ہو۔ ہماری لونڈیاں دف بجاتی اور ہمارے آباء اجداد میں سے جو لوگ جنگ بدر میں شہید ہو گئے تھے ان کے متعلق مرثیہ گاری تھی یہاں تک کہ ان میں سے ایک نے یہ شعر پڑھا ”وَفِينَا نَيْسِي“..... (اور ہمارے درمیان ایسا نبی ہے جو کل کی باتیں جانتا ہے) پس آپ ﷺ نے فرمایا خاموش ہو جاؤ اور اس طرح کے اشعار نہ پڑھو بلکہ جس طرح پہلے پڑھ رہی تھیں اسی طرح پڑھو اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مِمُّونَ الْأَنْصَارِيِّ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ وَعِيسَى بْنُ مِمُّونَ الَّذِي يَرَوِي عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ التَّفْسِيرُ هُوَ ثَقَّةٌ۔
۱۰۸۲: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ الْبَصْرِيُّ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ نَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ مُعَوِذٍ قَالَتْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عَلَى عَدَاةِ بَنِي بَيْ فَجَلَسَ عَلَى فِرَاشِي كَمَا جَلَسَكَ نَبِيٌّ وَجُوبَرِيَّاتٌ لَنَا يَضْرِبْنَ بِدُفُونِهِنَّ وَيَنْدُبْنَ مَنْ قِيلَ مِنْ آبَائِي يَوْمَ بَدْرٍ إِلَى أَنْ قَالَتْ أَحَدًا هُنَّ وَفِينَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي عَدٍ فَقَالَ لَهَا اسْكُتِي عَنْ هَذِهِ وَقُولِي النَّبِيَّ كُنْتَ تَقُولِينَ قَبْلَهَا وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۷۴۳: بَابُ مَا يُقَالُ لِلْمَتَزَوِّجِ

۱۰۸۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَفَا الْإِنْسَانَ إِذَا تَزَوَّجَ قَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۰۸۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَفَا الْإِنْسَانَ إِذَا تَزَوَّجَ قَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۷۴۴: بَابُ جَبِ يَبُوءُ كَيْسَ جَاءَ تَوْ

۷۴۴: بَابُ مَا جَاءَ فِيمَا يَقُولُ إِذَا دَخَلَ

کیا کہے؟

عَلَى أَهْلِهِ؟

۱۰۸۴: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس جائے (صحبت کے لئے) تو یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ (اللہ کے نام کے ساتھ! اے اللہ ہمیں شیطان سے دور رکھ اور ہمیں جو اولاد دے اسے بھی شیطان سے محفوظ فرما۔ پس اگر اللہ تعالیٰ نے ان کے درمیان اولاد مقدر کی ہوگی تو اسے

۱۰۸۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَاسُفِيَّانُ بْنُ عِيْنَةَ عَنْ نُسُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا لَشَيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْنَا فَإِنْ قَضَى اللَّهُ بَيْنَهُمَا وَلَدًا لَمْ يَضُرَّهُ الشَّيْطَانُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

صَحِيحٌ

شیطان نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۴۵: باب وہ اوقات

جن میں نکاح کرنا مستحب ہے

۱۰۸۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے شوال میں نکاح کیا پھر صحبت بھی شوال میں کی۔ حضرت عائشہ اپنی سہیلیوں کی سہاگ رات شوال میں ہونا پسند کرتی تھیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اسے صرف ثوری کی اسماعیل سے روایت کے ذریعہ جانتے ہیں۔

۷۴۶: باب ولیمہ

۱۰۸۶: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ ایک دن نبی اکرم ﷺ نے عبدالرحمن بن عوفؓ کے بدن یا کپڑوں پر زرد رنگ کا اثر دیکھا تو پوچھا یہ کیا ہے؟ عبدالرحمن نے عرض کیا میں نے گھٹلی بھر سونے کے عوض ایک عورت سے نکاح کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تمہیں مبارک کرے۔ دعوت ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری ہی سے ہو۔ اس باب میں ابن مسعودؓ، عائشہؓ، جابرؓ، زہیر بن عثمانؓ سے روایت ہے۔ حدیث انسؓ حسن صحیح ہے۔ امام احمد بن حنبلؓ فرماتے ہیں کہ ایک گھٹلی کے برابر سونا تین درہم اور درہم کے تہائی حصے کے برابر ہوتا ہے۔ اسلئے کہتے ہیں کہ پانچ درہم کے برابر ہوتا ہے۔

۱۰۸۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ بنت حسی سے نکاح پر سقا اور کھجور سے ولیمہ کیا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۰۸۸: ہم سے روایت کی محمد بن یحییٰ نے انہوں نے حمید سے انہوں نے سفیان سے اسی کی مثل روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث ابن عیینہ انہوں نے زہری انہوں نے انسؓ سے اور اس

۷۴۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَوْقَاتِ الَّتِي

يَسْتَحَبُّ فِيهَا النِّكَاحُ

۱۰۸۵: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ رَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَاسِفِينَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَوَّالٍ وَبَنَى بِي فِي شَوَّالٍ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَسْتَحِبُّ أَنْ يُسْنَى بِنِسَائِهَا فِي شَوَّالٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ.

۷۴۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوَلِيمَةِ

۱۰۸۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ حَمَّادٍ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ اثْرَ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَا هَذَا فَقَالَ إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاقٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ أَوَّلِمَ وَلَوْ بِشَاةٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَعَائِشَةَ وَجَابِرٍ وَزُهَيْرِ بْنِ عُثْمَانَ حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَزْنُ نَوَاقٍ مِنْ ذَهَبٍ وَزْنُ ثَلَاثَةِ دَرَاهِمٍ وَثَلَاثٌ وَقَالَ إِسْحَاقُ هُوَ وَزْنُ خَمْسَةِ دَرَاهِمٍ.

۱۰۸۷: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَاسِفِيَانِ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ وَائِلِ بْنِ ذَاوُدَ عَنْ أَبِيهِ تَوْفٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلِمَ عَلَى صَفِيَّةَ بِنْتِ حَبِيبٍ بِسَوِيْقٍ وَتَمَرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۱۰۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَاسِفِيَانِ عَنْ سُفْيَانَ نَحْوَهُذَا وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ

میں وائل کا ذکر نہیں کیا۔ وائل اپنے بیٹے نوف سے روایت کرتے ہیں۔ سفیان بن عیینہ اس حدیث میں تدلیس کرتے ہیں کیونکہ کبھی وائل کا ذکر کرتے ہیں اور کبھی نہیں کرتے۔

۱۰۸۹: حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پہلے دن کا کھانا واجب ہے دوسرے دن کا سنت اور تیسرے دن کا کھانا ریاکاری ہے۔ لہذا جو کوئی شہرت تلاش کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے کام لوگوں کو سنائے گا (یعنی اس کے لئے آخرت میں کوئی بدلہ نہیں) ہم حدیث ابن مسعودؓ کو مرفوعاً صرف زیاد بن عبد اللہ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ زیاد بن عبد اللہ بہت غریب اور منکر حدیثیں روایت کرتا ہے۔ میں نے محمد بن اسماعیل بخاریؒ سے سنا وہ محمد بن عقبہ کے واسطے سے وکیع کا قول نقل کرتے ہیں کہ زیاد بن عبد اللہ با عزت ہونے کے باوجود حدیث میں جھوٹ بولتے ہیں۔

۷۴۷: باب دعوت قبول کرنا

۱۰۹۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہیں دعوت دی جائے تو قبول کرو۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، براء رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ اور ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما حسن صحیح ہے۔

۷۴۸: باب بن بلائے ولیمہ

میں جانا

۱۰۹۱: حضرت ابو مسعودؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص ابو شعیب اپنے غلام لحام کے پاس آیا اور اسے کہا کہ پانچ آدمیوں کا کھانا پکاؤ۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کے چہرہ مبارک پر بھوک کے آثار دیکھے ہیں۔ غلام نے کھانا پکایا تو میں نے نبی اکرم ﷺ کو ہم نشینوں سمیت بلوایا۔ پس آپ

عَنْ وَائِلٍ عَنِ ابْنِهِ نَوْفٍ وَكَانَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ يُدَلِّسُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ فَرَبَّمَا لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ وَائِلٍ عَنِ ابْنِهِ وَرَبَّمَا ذَكَرَهُ.

۱۰۸۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْبَصْرِيُّ نَزَّيَادُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ نَاعِطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ أَوَّلِ يَوْمٍ حَقٌّ وَطَعَامُ يَوْمِ الثَّانِي سُنَّةٌ وَطَعَامُ يَوْمِ الثَّلَاثِ سَمْعَةٌ وَمَنْ سَمِعَ سَمِعَ اللَّهُ بِهِ حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ زِيَادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَزِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ كَثِيرُ الْغُرَائِبِ وَالْمَنَاكِبِ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَذْكُرُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ قَالَ قَالَ وَكِيعُ زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ مَعَ شَرَفِهِ يَكْذِبُ فِي الْحَدِيثِ.

۷۴۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي إِجَابَةِ الدَّاعِي

۱۰۹۰: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ نَا بَشْرُ ابْنِ مَقْصُورٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَوُوا الدَّعْوَةَ إِذَا دُعِيتُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَالْبَرَاءِ وَالنَّسِ وَأَبِي أَيُّوبَ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۷۴۸: . بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ يَجِيئُ

إِلَى الْوَلِيمَةِ بِغَيْرِ دَعْوَةٍ

۱۰۹۱: حَدَّثَنَا هَنَادُ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ أَبُو شُعَيْبٍ إِلَى غُلَامٍ لَهُ لَحَامٌ فَقَالَ اصْنَعْ لِي طَعَامًا مَا يَكْفِي خَمْسَةَ فَرَسَاتٍ رَأَيْتُ فِي وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُوعَ فَصَنَعَ طَعَامًا ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى

ﷺ کے ساتھ ایک ایسا شخص بھی چل دیا جو دعوت دینے کے وقت موجود نہیں تھا۔ آپ ﷺ جب دعوت دینے والے کے دروازے پر پہنچے تو اس سے فرمایا ہمارے ساتھ ایک ایسا شخص بھی ہے جو دعوت دیتے وقت موجود نہیں تھا اگر تم اجازت دو تو وہ بھی آجائے۔ ابوشعیب نے عرض کیا ہم نے اجازت دی وہ بھی آجائے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت عمرؓ سے بھی روایت ہے۔

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَاهُ وَجُلَسَاءَهُ الَّذِينَ مَعَهُ فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّبَعَهُمْ رَجُلٌ لَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ حِينَ دُعُوا فَلَمَّا انْتَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْبَابِ قَالَ لِصَاحِبِ الْمَنْزِلِ إِنَّهُ اتَّبَعَنَا رَجُلٌ لَمْ يَكُنْ مَعَنَا حِينَ دَعَوْتَنَا فَإِنْ أَذْنَتْ لَهُ دَخَلَ قَالَ فَقَدْ أَذْنًا لَهُ فَلْيَدْخُلْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ.

باب کنواری لڑکیوں سے نکاح کرنے کے بارے میں

۴۹۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْوِيجِ الْأَبْكَارِ

۱۰۹۲: حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک عورت سے نکاح کیا تو نبی اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ نے پوچھا کیا تم نے نکاح کیا ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا کنواری سے یا بیوہ سے میں نے عرض کیا بیوہ سے۔ فرمایا کسی کنواری سے نکاح کیوں نہیں کیا وہ تم سے کھیتی اور تم اس سے۔ عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے والد (عبد اللہ) فوت ہو گئے اور سات یا نو لڑکیاں چھوڑ گئے (راوی کو شک ہے) پس میں نے ایسی عورت سے شادی کی جو ان کی نگرانی کر سکے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے میرے لئے دعا فرمائی۔ اس باب میں حضرت ابی بن کعبؓ اور کعب بن عجرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۰۹۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ نَاحِمٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو ابْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اتَزَوَّجْتُ يَا جَابِرُ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكْرًا أَمْ تَيْيًّا فَقُلْتُ لَا بَلْ تَيْيًّا فَقَالَ هَلَّا جَارِيَةٌ تَلَاعِبُهَا وَتَلَاعِبُكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ مَاتَ وَتَرَكَ سَبْعَ بَنَاتٍ أَوْ تَسْعَا فَبِحُثِّ بَيْنَ يَقُومُ عَلَيْهِنَّ فَدَعَا لِي وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَنِي كَعْبٍ وَكَعْبِ بْنِ عَجْرَةَ حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

خلاصۃ الابواب : نکاح میں ایسی خصوصیات ہیں جو دوسرے معاملات میں نہیں اس وجہ سے احتیاف کے نزدیک دوسرے معاملات کی طرح محض یہ ایک معاملہ نہیں بلکہ یہ بھی عبادت ہے۔ غلبہ شہوت کی صورت میں نکاح ضروری ہے۔ چنانچہ ایسا شخص میر اور نان نفقہ پر قدرت رکھنے اور حقوق زوجیت ادا کرنے پر قدرت ہونے کے باوجود اگر نکاح نہ کرے گا تو گناہگار ہوگا اگر غلبہ شہوت نہیں تو نکاح مسنون ہے (۲) اسلام نے نسب اور حرمت (پیشہ) کا اعتبار کیا ہے یعنی عمدہ اخلاق والے اور اپنے پیشہ اور نسب والے کو نکاح کر کے دو اس کو کفایت کہتے ہیں یہ اسلام کے اصول مساوات کے منافی نہیں (۳) جمہور ائمہ کے نزدیک مرد کا اپنی بیوی کو دیکھنا جائز ہے بلکہ مستحب ہے (۴) نکاح کے موقع پر دُف بجانا جائز ہے لیکن آلات موسیقی کے ذریعے گانا بجانا جائز نہیں اس لئے قرآن و سنت سے موسیقی کے تمام آلات کی حرمت ثابت ہے۔ (۵) ولیمہ جمہور ائمہ کے نزدیک مسنون ہے بشرطیکہ فضول خرچی اور نمود و نمائش مقصود نہ ہو۔ حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ اور حضرت جابر بن عبد اللہؓ کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے نکاح کے بعد آپ ﷺ کو اطلاع دی اس سے نکاح میں سادگی کا پسندیدہ اور مستحب ہونا معلوم ہوتا ہے۔

۱۰۹۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت دلی کی اجازت کے بغیر نکاح کرے اسکا نکاح باطل ہے، باطل ہے، باطل ہے پھر اگر خاوند نے اس سے جماع کیا تو اس پر مہر واجب ہو جائے گا۔ کیونکہ مرد نے اس کی شرمگاہ سے فائدہ اٹھایا۔ اگر ان کے درمیان کوئی جھگڑا ہو جائے تو بادشاہ وقت اس کا ولی ہے جس کا کوئی ولی (یعنی وارث) نہ ہو۔ یہ حدیث حسن ہے۔ یحییٰ بن سعید انصاری، یحییٰ بن ایوب، سفیان ثوری اور کئی حفاظ حدیث ابن جریج سے اسی کے شل روایت کرتے ہیں۔ ابو موسیٰ کی حدیث میں اختلاف ہے۔ اسرائیل، شریک بن عبد اللہ، ابو عوانہ۔ زہیر بن معاویہ اور قیس بن ربیع، ابو اسحاق سے وہ ابو بردہ سے وہ ابو موسیٰ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کو روایت کرتے ہیں۔ ابو عبیدہ حداد، یونس بن ابوالفتح سے وہ ابو بردہ سے وہ ابو موسیٰ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند روایت کرتے ہیں اور اس میں ابوالفتح کا ذکر نہیں کرتے۔ یہ حدیث یونس بن ابوالفتح سے بھی ابو بردہ کے حوالے سے مرفوعہ مروی ہے۔ شعبہ اور سفیان ثوری بھی ابوالفتح سے وہ ابو موسیٰ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث روایت کرتے ہیں۔ سفیان کے بعض

۷۵۰: بَابُ مَا جَاءَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيِّ

١٠٩٣: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا شَرِيكَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ وَثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ وَثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زَيْدٍ نَا زَيْدُ بْنُ حَبَابٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيِّ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَأَنَسٍ.

١٠٩٣ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَاسُفِيَانُ بْنُ عَيْنَةَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحْتُ بِغَيْرِ إِذْنٍ وَلَيْتَهَا فَبَكَهَا بَاطِلٌ فَبَكَهَا بَاطِلٌ فَبَكَهَا بَاطِلٌ فَإِنْ دَخَلَ بِهَا فَلَنَا الْمَهْرُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا فَإِنْ اسْتَحْرَوْا فَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَا وَلِيَ لَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقُلْتُ رَوَى يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَسَفْيِينُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْخُفَاطِ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ نَحْوَ هَذَا وَحَدِيثُ أَبِي مُوسَى حَدِيثٌ فِيهِ اخْتِلَافٌ رَوَاهُ إِسْرَائِيلُ وَشَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبُو عَوَانَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ وَقَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ أَصْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَزَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى أَبُو عُبَيْدَةَ الْحَدَّادُ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ وَقُلْتُ رَوَى عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَنْ

ساتھی بھی سفیان سے وہ ابوالخث سے وہ ابوبردہ سے اور وہ ابو موسیٰ سے روایت کرتے ہیں لیکن یہ صحیح نہیں۔ میرے نزدیک ابوالخث کی ابوبردہ سے اور ان کی ابوموسیٰ کے حوالے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی حدیث کہ ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا زیادہ صحیح ہے۔ اس لیے کہ ان تمام راویوں کا جو ابوالخث سے روایت کرتے ہیں۔ ابوالخث سے حدیث سننا مختلف اوقات میں تھا۔ اگرچہ سفیان اور شعبہ ان سب سے زیادہ اثبت اور احفظ ہیں۔ پس کئی راویوں کی روایت میرے نزدیک (یعنی امام ترمذی) اصح و اشبه ہے۔ اس لیے کہ ثوری اور شعبہ دونوں نے یہ حدیث اس ابوالخث سے ایک ہی وقت میں سنی ہے۔ جس کی دلیل یہ ہے کہ محمود بن غیلان، ابوداؤد سے روایت کرتے ہیں کہ ان سے شعبہ نے کہا: میں نے سفیان ثوری کو ابوالخث سے یہ پوچھتے ہوئے سنا کہ کیا آپ نے ابوبردہ سے یہ حدیث سنی ہے۔ تو انہوں نے فرمایا: ہاں پس یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ ان دونوں نے یہ حدیث ایک ہی وقت میں سنی جب کہ دوسرے راویوں نے مختلف اوقات میں سنی پھر اسرائیل ابوالخث کی روایتوں کو اچھی طرح یاد رکھنے والے ہیں۔ محمد بن ثنی، عبدالرحمن بن مہری کے حوالے سے کہتے ہیں کہ انہوں نے کہا ثوری کی جو احادیث مجھ سے چھوٹی گئی ہیں وہ اسرائیل ہی پر بھروسہ کرنے کی وجہ سے چھوٹی ہیں کیونکہ یہ انہیں اچھی طرح یاد رکھتے تھے پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا“ حسن ہے۔ اس حدیث کو ابن جزق، سلیمان بن موسیٰ سے وہ زہری سے وہ عروہ رضی اللہ عنہ سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں۔ پھر حجاج بن ارطاة اور جعفر بن ربیعہ بھی زہری سے وہ عروہ سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی کے مثل مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔ ہشام بھی اپنے والد سے وہ حضرت

أَبِي اسْحَقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيِّي وَقَدْ ذَكَرَ بَعْضُ أَصْحَابِ سُفْيَانَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى وَلَا يَصِحُّ وَرَوَاهُ هُوَلَاءِ الَّذِينَ رَوَوْا عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيِّي عِنْدِي أَصَحُّ لَأَنَّ سَمَاعَهُمْ مِنْ أَبِي اسْحَقَ فِي أَوْقَاتٍ مُخْتَلِفَةٍ وَإِنْ كَانَ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ أَحْفَظُ وَابْتُئِثَ مِنْ جَمِيعِ هُوَلَاءِ الَّذِينَ رَوَوْا عَنْ أَبِي اسْحَقَ هَذَا الْحَدِيثَ فَإِنَّ رَوَايَةَ هُوَلَاءِ عِنْدِي أَشْبَهُ وَأَصَحُّ لَأَنَّ شُعْبَةَ وَالثَّوْرِيُّ سَمِعَا هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ أَبِي اسْحَقَ فِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ وَمِمَّا يَدُلُّ عَلَى ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَابُو دَاوُدَ أَبَانَا شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ يَسْأَلُ أَبَا اسْحَقَ أَسَمِعْتَ أَبَا بُرْدَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيِّي فَقَالَ نَعَمْ فَدَلَّ هَذَا الْحَدِيثُ عَلَى أَنَّ سَمَاعَ شُعْبَةَ وَالثَّوْرِيَّ هَذَا الْحَدِيثَ فِي وَقْتٍ وَاحِدٍ وَإِسْرَائِيلُ هُوَ ثَبَتَ فِي أَبِي اسْحَقَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُثَنَّى يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مَهْدِيٍّ يَقُولُ مَا فَاتَنِي الَّذِي فَاتَنِي مِنْ حَدِيثِ الثَّوْرِيَّ عَنْ أَبِي اسْحَقَ إِلَّا لَمَّا اتَّكَلْتُ بِهِ عَلَى إِسْرَائِيلَ لِأَنَّهُ كَانَ يَأْتِي بِهِ أَتَمَّ وَحَدِيثَ عَائِشَةَ فِي هَذَا الْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيِّي حَدِيثٌ حَسَنٌ وَرَوَى بَنُو جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُروَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ وَجَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُروَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُروَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَصْحَابِ الْحَدِيثِ فِي حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُروَةَ

عائشہ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں بعض محدثین زہری کی بحوالہ عائشہ رضی اللہ عنہا، عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں کلام کرتے ہیں۔ ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نے زہری سے ملاقات کی اور اسی حدیث کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا میں نے یہ حدیث روایت نہیں کی۔ لہذا اسی وجہ سے اس حدیث کو محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے۔ یحییٰ بن معین کے بارے میں مذکور ہے کہ انہوں نے کہا حدیث کے یہ الفاظ صرف اسماعیل بن ابراہیم ہی ابن جریج سے روایت کرتے ہیں اور ان کا ابن جریج سے سماع قوی نہیں۔ ان کے نزدیک بھی یہ ضعیف ہیں۔ اس باب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کہ ”ولی کے بغیر نکاح نہیں“ پر بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عمل ہے۔ جن میں عمر بن خطابؓ، علی بن ابی طالبؓ، عبد اللہ بن عباسؓ، ابو ہریرہؓ وغیرہم شامل ہیں۔ بعض فقہاء تابعینؓ سے بھی اسی طرح مروی ہے کہ ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔ سعید بن مسیب، حسن بصری، شریح، ابراہیم نخعی عمر بن عبد العزیز وغیرہم ان تابعین میں شامل ہیں سفیان ثوری، اوزاعی، مالک، عبد اللہ بن مبارک شافعی، احمد اور اسحاقؒ کا یہی قول ہے۔

۷۵۱: باب بغیر گواہوں کے نکاح صحیح نہیں

۱۰۹۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زانی عورتیں وہی ہیں جو گواہوں کے بغیر نکاح کرتی ہیں۔ یوسف بن حماد کہتے ہیں کہ عبد الاعلیٰ نے یہ حدیث تفسیر کے باب میں مرفوع اور کتاب الطلاق میں موقوف نقل کی ہے۔

۱۰۹۶: تہذیب، غندر سے، وہ سعید سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں اور اسے مرفوع نہیں کرتے اور یہی صحیح ہے یہ حدیث غیر محفوظ ہے۔ ہمیں علم نہیں کہ اسے عبد الاعلیٰ کے علاوہ کسی اور نے مرفوعاً

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ ثُمَّ لَقِيتُ الزُّهْرِيَّ فَسَأَلْتُهُ فَانْكَرَهُ فَضَعَّفُوا هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ أَجْلِ هَذَا وَذَكَرَ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَعِينٍ أَنَّهُ قَالَ لَمْ يَذْكُرْ هَذَا الْحَرْفَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ إِلَّا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَسَمَاعُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ لَيْسَ بِذَاكَ إِنَّمَا صَحَّحَ كُتِبَ عَلَى كُتُبِ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ مَسْمُوعٍ مِنْ ابْنِ جُرَيْجٍ وَضَعَّفَ يَحْيَى رَوَايَةَ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَالْعَمَلُ فِي هَذَا الْبَابِ عَلَى حَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيِّ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ وَأَبُو هُرَيْرَةَ وَغَيْرُهُمْ وَهَكَذَا رَوَى عَنْ بَعْضِ فَقَهَاءِ التَّابِعِينَ أَنَّهُمْ قَالُوا لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيِّ مِنْهُمْ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَالْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ وَشُرَيْحُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيُّ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَغَيْرُهُمْ وَبِهَذَا يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَالْأَوْزَاعِيُّ وَمَالِكٌ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَاسْحَقُ.

۷۵۱: بَابُ مَا جَاءَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِبَيِّنَةٍ

۱۰۹۵: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَمَادٍ الْمَعْنِيُّ الْبَصْرِيُّ نَاعِبُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَغَايَا اللَّاتِي يُنْكَحْنَ أَنْفُسَهُنَّ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ قَالَ يُونُسُ بْنُ حَمَادٍ رَفَعَ عَبْدُ الْأَعْلَى هَذَا الْحَدِيثَ فِي التَّفْسِيرِ وَأَوْقَفَهُ فِي كِتَابِ الطَّلَاقِ وَلَمْ يَرْفَعَهُ.

۱۰۹۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَعْنَدٍ عَنْ سَعِيدٍ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعَهُ وَهَذَا أَصَحُّ هَذَا حَدِيثٌ غَيْرُ مَحْفُوظٍ لَا نَعْلَمُ أَحَدًا رَفَعَهُ إِلَّا مَا رَوَى عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ

روایت کیا ہو۔ عبدالاعلیٰ اسے سعید سے اور وہ قتادہ سے موقوفاً روایت کرتے ہیں۔ پھر عبدالاعلیٰ ہی اسے سعید سے موقوفاً بھی روایت کرتے ہیں۔ صحیح یہی ہے کہ یہ ابن عباسؓ کا قول ہے کہ انہوں نے فرمایا گواہوں کے بغیر نکاح صحیح نہیں۔ کئی راوی سعید بن عروبہ سے بھی اسی کے مثل موقوفاً روایت کرتے ہیں۔ اس باب میں عمران بن حصینؓ، انسؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ علماء صحابہؓ، تابعینؓ اور دیگر علماء کا اسی پر عمل ہے کہ بغیر گواہوں کے نکاح نہیں ہوتا۔ سلف میں سے کسی کا اس مسئلے میں اختلاف نہیں۔ البتہ علماء متاخرین کی ایک جماعت کا اس میں اختلاف ہے۔ پھر علماء کا اس مسئلے میں اختلاف ہے کہ اگر ایک گواہ دوسرے کے بعد گواہی دے تو کیا حکم ہے۔ چنانچہ اکثر علماء کوفہ اور دیگر علماء کا قول ہے کہ اگر دونوں گواہ بیک وقت نکاح کے وقت موجود نہ ہوں تو ایسا نکاح جائز نہیں۔ بعض اہل مدینہ کہتے ہیں کہ اگر دونوں بیک وقت موجود نہ ہوں اور یکے بعد دیگرے گواہی دیں تو نکاح صحیح ہے۔ بشرطیکہ نکاح کا اعلان کیا جائے۔ مالک بن انسؓ کا یہی قول ہے اور اسحق بن ابراہیمؓ کی بھی یہی رائے ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک نکاح میں ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی کافی ہے۔ امام احمدؓ اور اسحقؓ کا بھی یہی قول ہے۔

۷۵۲: باب خطبہ نکاح

۱۰۹۷: حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے ہمیں نماز کے لئے تشہد سکھانے کے ساتھ ساتھ حاجت کے لئے بھی تشہد سکھایا۔ آپؐ نے فرمایا نماز میں اس طرح تشہد پڑھو ”التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ..... وَرَسُولُهُ تَبَكَ (ترجمہ تمام قولی عبدنی اور مالی عبادتیں اللہ کے لئے ہیں۔ اے نبیؐ آپؐ پر سلام اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔ ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اللہ کے بندے اور رسول ہیں) اور حاجات جیسے کہ نکاح وغیرہ کا تشہد یہ ہے ”الْحَمْدُ لِلَّهِ نَسْتَعِينُهُ.....

قَبَادَةَ مَرْفُوعًا وَرَوَى عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ هَذَا الْحَدِيثَ مَوْفُوقًا الصَّحِيحَ مَارُوِي عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَوْلُهُ لَانِكَاحِ إِلَّا بَيِّنَةً وَهَكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ نَحْوُ هَذَا مَرْفُوعًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَانْسٍ وَابْنِ هُرَيْرَةَ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَ هُمْ مِنَ التَّابِعِينَ وَغَيْرِهِمْ قَالُوا لَا نِكَاحَ إِلَّا بِشَهْوِدٍ لَمْ يَخْتَلِفُوا فِي ذَلِكَ عِنْدَنَا مَنْ مَضَى مِنْهُمْ إِلَّا قَوْمًا مِنَ الْمُتَأَخِّرِينَ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي هَذَا إِذَا شَهِدَ وَاحِدٌ بَعْدَ وَاحِدٍ فَقَالَ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ وَغَيْرِهِمْ لَا يَجُوزُ النِّكَاحُ حَتَّى يَشْهَدَ الشَّاهِدَانِ مَعًا عِنْدَ عُقْدَةِ النِّكَاحِ وَقَدْ رَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ إِذَا شَهِدَ وَاحِدٌ بَعْدَ وَاحِدٍ أَنَّهُ جَائِزٌ إِذَا أَعْلَنُوا ذَلِكَ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَهَكَذَا قَالَ إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ فِيمَا حَكَى عَنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ شَهَادَةُ رَجُلٍ وَأَمْرَاتَيْنِ تَجُوزُ فِي النِّكَاحِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَقَ.

۷۵۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي خُطْبَةِ النِّكَاحِ

۱۰۹۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ عَبَّاسٍ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُدَ فِي الصَّلَاةِ وَالتَّشَهُدَ فِي الْحَاجَةِ قَالَ التَّشَهُدُ فِي الصَّلَاةِ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَالتَّشَهُدُ فِي الْحَاجَةِ إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ

۱۰۹۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس خطبہ میں تشہد نہ ہو وہ ایسا ہے جیسے کوزہ کا ہاتھ۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

اجازت

۱۰۹۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کنواری اور بیوہ دونوں کا نکاح

نَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ
أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا
مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يَضِلَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا
إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
قَالَ وَيَقْرَأُ ثَلَاثَ آيَاتٍ قَالَ عَبَّاسٌ فَفَسَّرَ آيَاتِ
سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا
وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ اتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا
قَوْلًا سَدِيدًا آيَةُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ
حَاتِمٍ حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ حَدِيثُ حَسَنٍ رَوَاهُ
الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَكَلَا الْحَدِيثَيْنِ صَحِيحٌ لِأَنَّ إِسْرَائِيلَ جَمَعَهُمَا
فَقَالَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ وَأَبِي
غُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ قَالَ بَعْضُ أَهْلِ
الْعِلْمِ إِنَّ النِّكَاحَ جَائِزٌ بِغَيْرِ خُطْبَةٍ وَهُوَ قَوْلُ
سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَغَيْرِهِ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ .

اخلاق سے وہ ابو حوص اور ابو عبیدہ سے وہ عبد اللہ بن مسعود سے اور وہ کے بغیر بھی جائز ہے۔ سفیان ثوریؒ اور کئی اہل علم کا یہی قول ہے۔

١٠٩٨: حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامَ الرَّفَاعِيُّ نَابِتُ فُضَيْلٍ عَنْ
عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ خُطْبَةٍ لَيْسَ فِيهَا
تَشَهُدٌ فَهِيَ كَالْيَدِ الْجَذْمَاءِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

٤٥٣: بَابُ مَا جَاءَ فِي اسْتِِمَارِ

البُكَرُ وَالشَّيْبُ

١٠٩٩ : حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَامُحَمَّدُ بْنُ
يُوسُفَ نَالَا وَرَأَعِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي

ان کی اجازت کے بغیر نہ کیا جائے اور کنواری لڑکی کی اجازت اس کا خاموش رہنا ہے۔ اس باب میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما، عائشہ رضی اللہ عنہا اور عرس بن عمیرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے اسی پر اہل علم کا عمل ہے کہ بیوہ کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر نہ کیا جائے۔ اگرچہ اس کا والد ہی اس کا نکاح کرنا چاہے اور اگر اس کے والد نے اس کی رضامندی کے بغیر نکاح کر دیا تو اکثر اہل علم کے نزدیک نکاح ٹوٹ جائے گا۔ جب کہ کنواری لڑکی کے نکاح کے متعلق علماء کا اختلاف ہے۔ اکثر علماء کو ذہ اور دوسرے لوگوں کے نزدیک اگر بالغ کنواری لڑکی کا نکاح اس کے باپ نے اس کی رضامندی کے بغیر کیا تو یہ نکاح ٹوٹ جائے گا۔ بعض علماء مدینہ کہتے ہیں کنواری لڑکی کا باپ اگر اس کا نکاح کر دے تو اس کی عدم رضا کے باوجود یہ نکاح جائز ہے۔ امام مالک بن انس، شافعی، احمد اور اسحقؒ کا یہی قول ہے۔

۱۱۰۰: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بالغہ عورت اپنے نفس کی ولی سے زیادہ حق دار ہے اور کنواری لڑکی سے بھی نکاح کی اجازت لی جائے اور اس کی اجازت خاموش رہنا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ اور سفیان ثوری نے اسے مالک بن انسؓ سے روایت کیا ہے۔ بعض لوگوں نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ ولی کے بغیر نکاح ہو سکتا ہے۔ لیکن یہ استدلال صحیح نہیں۔ کیونکہ ابن عباسؓ سے یہ حدیث کئی سندوں سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ”ولی کے بغیر نکاح صحیح نہیں“ نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابن عباسؓ نے اسی پر فتویٰ بھی دیا ہے اور فرمایا کہ ولی کے بغیر نکاح نہیں۔ نبی اکرم ﷺ کا یہ قول کہ بالغہ اپنے نفس کی ولی سے زیادہ حقدار ہے کا مطلب اکثر علماء کے نزدیک یہ ہے کہ ولی اس کی رضامندی اور اجازت کے بغیر

سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْكُحُ الْيَتِيمَ حَتَّى تَسْتَأْذِنَهُ وَلَا تَنْكُحُ الْبُكَرَ حَتَّى تَسْتَأْذِنَ وَادْنُهَا الصُّمُوتُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ وَالْعُرْسِ ابْنِ عَمِيرَةَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الْيَتِيمَ لَا تَزْوُجُ حَتَّى تَسْتَأْذِنَ زَوْجَهَا الْأَبَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَسْتَأْذِنَهَا فَكَرِهَتْ ذَلِكَ فَالِنِكَاحِ مَفْسُوحٌ عِنْدَ عَامَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي تَزْوِيجِ الْأَبْكَارِ إِذَا زَوَّجَهُنَّ الْأَبَاءُ فَرَأَى أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ الْأَبَ إِذَا زَوَّجَ الْبُكَرَ وَهِيَ بِالْغَةِ بِغَيْرِ أَمْرِهَا فَلَمْ تَرْضَ بِتَزْوِيجِ الْأَبِ فَالِنِكَاحِ مَفْسُوحٌ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ تَزْوِيجُ الْأَبِ عَلَى الْبُكَرِ جَائِزٌ وَإِنْ كَرِهَتْ ذَلِكَ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَاسْحَقٍ.

۱۱۰۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَالِكٍ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْفَضْلِ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعَمٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِيمَ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبُكَرُ تَسْتَأْذِنُ فِي نَفْسِهَا وَادْنُهَا صَمَاتُهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَاحْتَجَّ بَعْضُ النَّاسِ فِي إِجَازَةِ النِّكَاحِ بِغَيْرِ وَلِيٍّ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَلَيْسَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ مَا يَحْتَجُّوْنَ بِهِ لِأَنَّهُ قَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا نِكَاحَ بَوْلِي وَهَكَذَا أَفْتَى بِهِ ابْنُ عَبَّاسٍ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيِّي وَإِنَّمَا مَعْنَى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِيمَ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا عِنْدَ أَكْثَرِ

اس کا نکاح نہ کرے۔ اگر ایسا کرے گا تو نکاح ٹوٹ جائے گا۔ جیسے کہ خساء بنت خدام کی حدیث میں ہے کہ وہ بیوہ تھیں اور ان کے والد نے ان کی مرضی کے بغیر ان کا نکاح کر دیا تو نبی کریم ﷺ نے نکاح کو فسخ کر دیا۔

۷۵۴: باب یتیم لڑکی

پر نکاح کے لئے زبردستی صحیح نہیں

۱۱۰۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یتیم لڑکی سے بھی نکاح کے لئے اس کی اجازت لی جائے اگر وہ خاموش رہے تو یہ اس کی رضامندی ہے اور اگر وہ انکار کر دے تو اس پر کوئی جبر نہیں۔ اس باب میں ابو موسیٰؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابویسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابو ہریرہؓ حسن ہے۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ اگر یتیم لڑکی کا اس کی اجازت کے بغیر نکاح کر دیا تو یہ موقوف ہے۔ یہاں تک کہ وہ بالغ ہو جائے پھر اسے اختیار ہے کہ چاہے تو قبول کرے اور اگر چاہے تو ختم کر دے۔ بعض تابعین وغیرہم کا بھی یہی قول ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ یتیم لڑکی کا بلوغت سے پہلے نکاح کرنا جائز نہیں اور نہ ہی نکاح میں اختیار دینا جائز ہے۔ سفیان ثوریؒ شافعیؒ اور دوسرے علماء کا یہی قول ہے۔ امام حمادؒ اور اسحقؒ کہتے ہیں کہ اگر یتیم لڑکی کا نو سال کی عمر میں اس کی رضامندی سے نکاح کیا گیا تو جوانی کے بعد اس کو کوئی اختیار باقی نہیں رہتا۔ ان کی دلیل حضرت عائشہؓ کی حدیث ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ان کے ساتھ نو سال کی عمر میں شب زفاف (یعنی سہاگ رات) گزاری۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اگر لڑکی کی عمر نو سال ہو تو وہ مکمل جوان ہے۔

۷۵۵: باب اگر دو ولی دو مختلف

جگہ نکاح کر دیں تو کیا کیا جائے

۱۱۰۲: حضرت سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

أَهْلُ الْعِلْمِ أَنَّ الْوَلِيَّ لَا يُزَوِّجُهَا إِلَّا بِرِضَاهَا وَأَمْرُهَا فَإِنْ زَوَّجَهَا فَالنِّكَاحُ مَقْسُوحٌ عَلَى حَدِيثِ خَنْسَاءَ بِنْتِ خَدَامٍ حَيْثُ زَوَّجَهَا أَبُو هَارِثٍ وَهِيَ تَيْبٌ فَكَرِهَتْ ذَلِكَ فَرَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِكَاحَهُ.

۷۵۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي إِكْرَاهٍ

الْيَتِيمَةِ عَلَى التَّزْوِيجِ

۱۱۰۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الْعَرِينِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَتِيمَةُ تُسْتَأْمَرُ فِي نَفْسِهَا فَإِنْ صَمَتَتْ فَهِيَ أَذْنُهَا وَإِنْ أَبَتْ فَلَا جَوَازَ عَلَيْهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي مُوسَى وَابْنِ عُمَرَ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي تَزْوِيجِ الْيَتِيمَةِ فَرَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الْيَتِيمَةَ إِذَا زُوِّجَتْ فَالنِّكَاحُ مَوْفُوقٌ حَتَّى تَبْلُغَ فَإِذَا بَلَغَتْ فَلَهَا الْخِيَارُ فِي إِجَارَةِ النِّكَاحِ أَوْ فُسْخِهِ وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ التَّابِعِينَ وَغَيْرِهِمْ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَجُوزُ نِكَاحُ الْيَتِيمَةِ حَتَّى تَبْلُغَ وَلَا يَجُوزُ الْخِيَارُ فِي النِّكَاحِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَغَيْرِهِمَا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ إِذَا بَلَغَتْ الْيَتِيمَةُ تِسْعَ سِنِينَ فَزَوِّجَتْ فَالرِّضَا فَالنِّكَاحُ جَائِزٌ وَلَا خِيَارَ لَهَا إِذَا أَذْرَكَتْ وَاحْتَجَّابُ حَدِيثِ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنَى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعَ سِنِينَ وَقَدْ قَالَتْ عَائِشَةُ إِذَا بَلَغَتْ الْجَارِيَةُ تِسْعَ سِنِينَ فَهِيَ أَمْرَاءُ.

۷۵۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي

الْوَلِيِّينِ يُزَوِّجَانِ

۱۱۰۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي

ﷺ نے فرمایا جس عورت کے دو دلیوں نے اس کا دوجہ نکاح کر دیا۔ (یعنی دو آدمیوں کے ساتھ) تو وہ ان دونوں میں سے پہلے کی بیوی ہوگی اور اسی طرح اگر کوئی شخص ایک چیز کو دو آدمیوں کے ہاتھ فروخت کرے گا تو وہ ان دونوں میں سے پہلے کی ہوگی۔ یہ حدیث حسن ہے اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ اہل علم کا اس مسئلے میں کوئی اختلاف نہیں کہ اگر کسی عورت کے دو دلی ہوں اور ایک اس کا نکاح کر دے لیکن دوسرے کو اس کا علم نہ ہو اور وہ بھی کہیں اور نکاح کر دے تو وہ پہلے والے کی بیوی ہے اور دوسرا نکاح باطل ہے اور اگر دونوں ایک ہی وقت میں نکاح کریں تو دونوں کا ہی باطل ہوگا۔ سفیان ثوری، احمد اور اسحق کا یہی قول ہے۔

۷۵۶: باب غلام کا اپنے مالک کی اجازت

کے بغیر نکاح کرنا

۱۱۰۳: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی غلام اپنے مالک کی اجازت کے بغیر نکاح کرے تو وہ زانی ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ حدیث جابر رضی اللہ عنہ حسن ہے۔ بعض راوی یہ حدیث عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے اور وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں لیکن یہ صحیح نہیں۔ صحیح یہی ہے کہ عبد اللہ بن محمد بن عقیل حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین کا اسی پر عمل ہے کہ مالک کی اجازت کے بغیر غلام کا نکاح صحیح نہیں۔ امام احمد، اسحق اور دوسرے حضرات کا بھی یہی قول ہے۔

۱۱۰۴: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو غلام اپنے مالک کی اجازت کے بغیر نکاح کرے وہ زانی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

عُرُوبَةً عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ زَوَّجَهَا وَلَيَّانَ فَهِيَ لِلأَوَّلِ مِنْهُمَا وَمَنْ بَاعَ بَيْعًا مِنْ رَجُلَيْنِ فَهُوَ لِلأَوَّلِ مِنْهُمَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا نَعْلَمُ بَيْنَهُمْ فِي ذَلِكَ اخْتِلَافًا إِذَا زَوَّجَ أَحَدُ الْوَلِيِّينِ قَبْلَ الْآخَرِ فَنِكَاحُ الْأَوَّلِ جَائِزٌ وَنِكَاحُ الْآخِرِ مَفْسُوخٌ وَإِذَا زَوَّجَا جَمِيعًا فَنِكَاحُهُمَا جَمِيعًا مَفْسُوخٌ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَأَحْمَدَ وَاسْحَقَ .

۷۵۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي نِكَاحِ الْعَبْدِ

بِغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهِ

۱۱۰۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَالِ الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا عَبْدٍ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهِ فَهُوَ غَايِرٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَرَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ ابْنِ عَقِيلٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَصِحُّ وَالصَّحِيحُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ ابْنِ عَقِيلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ نِكَاحَ الْعَبْدِ بِغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهِ لَا يَجُوزُ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَاسْحَقَ وَغَيْرِهِمَا .

۱۱۰۴: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَمَوِيُّ نَابِئُ نَائِبِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا عَبْدٍ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهِ فَهُوَ غَايِرٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

۷۵۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي مُهُورِ النِّسَاءِ

۷۵۷: باب عورتوں کا مہر

۱۱۰۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالُوا نَاشِئَةً عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَامِرٍ بْنَ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ بَنِي فِرَازَةَ تَزَوَّجَتْ عَلَى نَعْلَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْضَيْتِ مِنْ نَفْسِكَ وَمَا لِكَ بِنَعْلَيْنِ قَالَتْ نَعَمْ فَأَجَازَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ غَمَرَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَسَهْلِ بْنِ سَعِيدٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَنَسٍ وَعَائِشَةَ وَجَابِرٍ وَأَبِي حَذْرَةَ الْأَسْلَمِيِّ حَدِيثُ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْمَهْرِ فَقَالَ بَعْضُهُمُ الْمَهْرُ عَلَى مَا تَرَاضَوْا عَلَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَقُ وَقَالَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ لَا يَكُونُ الْمَهْرُ أَقْلٌ مِنْ رُبْعِ دِينَارٍ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْكُوفَةِ لَا يَكُونُ الْمَهْرُ أَقْلٌ مِنْ عَشْرَةِ دَرَاهِمٍ.

۱۱۰۵: عاصم بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ میں نے عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ سے ان کے والد کے حوالے سے سنا کہ قبیلہ بنو فزارہ کی ایک عورت نے دو جوتیاں مہر مقرر کر کے نکاح کیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا کیا تم جوتیوں کے بدلے میں اپنی جان و مال دینے پر راضی ہو: اس نے عرض کیا! ہاں پس آپ ﷺ نے اس کو اجازت دے دی۔

اس باب میں حضرت عمرؓ، ابو ہریرہؓ، سہل بن سعدؓ، ابوسعیدؓ، انسؓ، عائشہؓ، جابرؓ اور ابو حذرہؓ سلمیؓ سے بھی روایت ہے۔ عامر بن ربیعہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ مہر کے مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ مہر کی کوئی مقدار متعین نہیں لہذا زوجین جس پر متفق ہو جائیں وہی مہر ہے۔ سفیان ثوریؓ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحقؒ کا یہی قول ہے۔ امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ مہر چار دینار سے کم نہیں۔ بعض اہل کوفہ (احناف) فرماتے ہیں کہ مہر دس درہم سے کم نہیں ہوتا۔

۱۱۰۶: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَلَالُ نَا إِسْحَقُ ابْنُ عِيسَى وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ قَالَا نَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ إِنِّي وَهَبْتُ نَفْسِي لَكَ فَقَامَتْ طَوِيلًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ رُؤُوسُ اللَّهِ رُؤُوسُهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ تُصَدِّقُهَا فَقَالَ مَا عِنْدِي إِلَّا إِزَارِي هَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَكَ إِنِّي أَعْطَيْتُهَا جِلْسَتَ وَلَا إِذَا رَكَ فَالتَّمَسَ شَيْئًا فَقَالَ مَا أَجِدُ قَالَ التَّمَسَ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ قَالَ فَالتَّمَسَ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ سُورَةٌ كَذَا وَسُورَةٌ كَذَا السُّورِ سَمَّاها فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ

۱۱۰۶: حضرت سہل بن سعدیؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا، میں نے خود کو آپ ﷺ کے حوالے کر دیا۔ پھر کافی دیر کھڑی رہی تو ایک شخص نے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ اگر آپ ﷺ کو اس کی حاجت نہیں تو اس کا نکاح مجھ سے کر دیجئے آپ ﷺ نے فرمایا تمہارے پاس مہر کے لئے کچھ ہے؟ اس نے عرض کیا۔ میرے پاس صرف یہی تہمند ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم اپنا تہمند اسے دو گے تو خود خالی بیٹھے رہو گے۔ پس تم کوئی اور چیز تلاش کرو۔ اس نے کہا: میرے پاس کچھ نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تلاش کرو اگر چہ وہ لوہے کی انگٹھی ہی کیوں نہ ہو۔ راوی کہتے ہیں اس نے تلاش کیا لیکن کچھ نہ پا کر وہ دوبارہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے پوچھا: تم نے قرآن میں سے کچھ حفظ کیا ہے۔ اس نے عرض کیا۔ جی

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَوَّجْتُهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ ذَهَبَ الشَّافِعِيُّ إِلَى هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ شَيْءٌ يُصَدِّقُهَا فَتَزَوَّجَهَا عَلَى سُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ فَالنِّكَاحُ جَائِزٌ وَيُعَلِّمُهَا سُورَةً مِنَ الْقُرْآنِ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ النِّكَاحُ جَائِزٌ وَيَجْعَلُ لَهَا صَدَاقَ مِثْلِهَا وَهُوَ قَوْلُ أَهْلِ الْكُوفَةِ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَقُ.

۱۱۰۷: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَاسُفِيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي الْعَجْفَاءِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِلَّا لَا تَغَالَوْا صَدَقَةَ النِّسَاءِ فَإِنَّهَا لَوْ كَانَتْ مَكْرُمَةً فِي الدُّنْيَا وَتَقْوَى عِنْدَ اللَّهِ لَكَانَ أَوْلَاكُمْ بِهِائِبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَلِمْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَكَحَ شَيْئًا مِنْ نِسَائِهِ وَلَا أَنْكَحَ شَيْئًا مِنْ بَنَاتِهِ عَلَى أَكْثَرِ مِنْ ثِنْتَيْ عَشْرَةِ أَوْقِيَّةٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو الْعَجْفَاءِ السُّلَمِيُّ اسْمُهُ هَرَمٌ وَالْوُقِيَّةُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَرْبَعُونَ دِرْهَمًا وَثِنْتَا عَشْرَةَ وَقِيَّةً هُوَ أَرْبَعُ مِائَةٍ وَثَمَانُونَ دِرْهَمًا.

۱۱۰۷: ابو عجماء سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا خبردار عورتوں کا مہر زیادہ نہ بڑھاؤ۔ اگر یہ دنیا میں باعث عزت اور اللہ کے ہاں تقویٰ ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تم سے زیادہ اس کے حق دار تھے۔ مجھے علم نہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات میں سے کسی کے ساتھ یا اپنی بیٹیوں کے نکاحوں میں بارہ اوقیہ (چاندی) سے زیادہ مہر رکھا ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو عجماء کا نام ہرم ہے۔ اہل علم کے نزدیک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے اور بارہ اوقیہ چار سو اسی (۲۸۰) درہم ہوئے۔

۵۸: باب آزاد کردہ لونڈی سے نکاح کرنا

۱۱۰۸: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ کو آزاد کیا اور ان کی آزادی کو ہی ان کا مہر مقرر کیا۔ اس باب میں حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دوسرے حضرت کا اس پر عمل ہے۔ امام شافعی، احمد اور اسحق کا یہی قول ہے۔ بعض علماء کے نزدیک آزادی کو مہر مقرر کرنا مکروہ ہے۔ ان کے نزدیک آزادی کے علاوہ مہر مقرر کرنا چاہیے۔ لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

۵۹: باب (آزاد کردہ لونڈی سے) نکاح

۵۸: بَاب مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُعْتِقُ الْأَمَةَ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا ۱۱۰۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَ صَفِيَّةً وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ صَفِيَّةَ حَدِيثُ أَنَسِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَقُ وَكَرِهَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ يُجْعَلَ عِتْقُهَا صَدَاقَهَا حَتَّى يُجْعَلَ لَهَا مَهْرٌ أَسْوَى الْعِتْقِ وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ.

۵۹: بَاب مَا جَاءَ فِي

الْفَضْلُ فِي ذَلِكَ

کی فضیلت

۱۱۰۹: حضرت ابو بردہؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین آدمیوں کو دوا ہر اثواب دیا جائے گا۔ وہ غلام جس نے اللہ تعالیٰ اور اپنے مالک کا حق ادا کیا اسے دو گنا اجر ملے گا۔ ایسا شخص جس کی ملکیت میں خوبصورت لونڈی ہو وہ اس کی اچھی تربیت کرے پھر اسے آزاد کر کے محض اللہ کی خوشنودی کے لیے نکاح کرے تو اسے بھی دو گنا اثواب ملے گا اور تیسرا وہ شخص جو پہلی کتاب پر بھی (یعنی توراۃ، زبور، انجیل) ایمان لایا اور پھر دوسری کتاب نازل ہوئی (یعنی قرآن) تو اس پر بھی ایمان لایا۔ اس کے لئے بھی دو گنا اثواب ہے۔

۱۱۰۹: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَاعِلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْفَضْلِ ابْنِ يَزِيدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ يُؤْتُونَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ عَبْدٌ آذَى حَقَّ اللَّهِ وَحَقَّ مَوْلَاهُ فَلِذَلِكَ يُؤْتَى أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهُ جَارِيَةٌ وَصِيْنَةٌ فَأَذْبَهَا فَأَحْسَنَ أَدْبَهَا ثُمَّ تَزَوَّجَهَا يَتَتَعَبَى بِذَلِكَ وَجَهَ اللَّهُ فَلِذَلِكَ يُؤْتَى أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ وَرَجُلٌ آمَنَ بِالْكِتَابِ الْأَوَّلِ ثُمَّ جَاءَهُ الْكِتَابُ الْآخَرُ فَأَمِنَ بِهِ فَلِذَلِكَ يُؤْتَى أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ۔

۱۱۱۰: ہم سے روایت کی ابن عمرؓ نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے صالح بن صالح سے کہ وہ جی کے بیٹے ہیں۔ انہوں نے روایت کی شعبی سے انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے ابو موسیٰ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی حدیث کی مثل حدیث ابو موسیٰ حسن صحیح ہے۔ ابو بردہ بن موسیٰ کا نام عامر بن عبد اللہ بن قیس ہے۔ شعبہ اور ثوری نے یہ حدیث صالح بن صالح بن جی سے روایت کی ہے۔

۱۱۱۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَاسِفِيَانُ عَنْ صَالِحِ بْنِ صَالِحٍ وَهُوَ ابْنُ حَيٍّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ حَدِيثُ أَبِي مُوسَى حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو بَرْدَةَ ابْنُ أَبِي مُوسَى اسْمُهُ عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ وَالْفُورِيُّ عَنْ صَالِحِ بْنِ صَالِحٍ ابْنِ حَيٍّ هَذَا الْحَدِيثُ۔

۷۶۰: جو شخص کسی عورت سے نکاح کرنے کے

۷۶۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ يَتَزَوَّجُ

بعد اس سے صحبت سے پہلے طلاق دے دے تو کیا

الْمَرْأَةُ ثُمَّ يَطْلِقُهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ

وہ اس کی بیٹی سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں

بِهَا هَلْ يَتَزَوَّجُ ابْنَتَهَا أَمْ لَا

۱۱۱۱: حضرت عمرو بن شعیبؓ اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو آدمی کسی عورت سے نکاح کر کے اس سے صحبت بھی کرے اس کے لئے اس عورت کی لڑکی سے نکاح کرنا جائز نہیں۔ لیکن اگر صحبت نہ کی ہو تو اس صورت میں اس کی بیٹی اس کے لئے حلال ہے اور اگر کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کر لے تو اس کی ماں اس پر حرام ہو جاتی ہے خواہ اس نے صحبت کی ہو یا نہ کی ہو۔ امام ترمذیؒ

۱۱۱۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ لَهَيْعَةَ عَنْ عُمَرَ ابْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةً فَدَخَلَ بِهَا فَلَا يَحِلُّ لَهُ نِكَاحُ ابْنَتِهَا فَإِنْ لَمْ يَكُنْ دَخَلَ بِهَا فَلْيَنْكِحْ ابْنَتَهَا وَ أَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةً فَدَخَلَ بِهَا أَوْ لَمْ يَدْخُلْ فَلَا يَحِلُّ لَهُ نِكَاحُ أُمِّهَا قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ لَا يَصِحُّ مِنْ قَبْلِ إِسْنَادِهِ

فرماتے ہیں اس حدیث کی سند صحیح نہیں ابن لہیعہ، مثنیٰ بن صباح اور وہ عمرو بن شعیب سے روایت کرتے ہیں اور ابن لہیعہ اور مثنیٰ دونوں حدیث میں ضعیف ہیں۔ اکثر اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کر کے اس سے صحبت کے بغیر طلاق دے دے تو اس کی بیٹی اس کے لئے حلال ہے لیکن بیوی کی ماں اس پر ہر صورت میں حرام ہے چاہے وہ اس کے ساتھ (یعنی اپنی بیوی) صحبت کر کے طلاق دے یا اس سے پہلے۔ اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”وَأُمَّهَاتُكُمْ“ اور تمہاری بیویوں کی مائیں (تمہارے لئے حرام ہیں) امام شافعی، احمد اور اسحق کا بھی یہی قول ہے۔

۷۶: باب جو شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے

اور اس کے بعد وہ عورت کسی اور سے شادی کر لے

لیکن یہ شخص صحبت سے پہلے ہی اسے طلاق دے دے

۱۱۱۲: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رفاعہ قرظی کی بیوی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا میں رفاعہ کے نکاح میں تھی کہ انہوں نے مجھے تین طلاقیں دے دیں۔ پھر میں نے عبدالرحمن بن زبیر کے ساتھ شادی کی لیکن ان کے پاس کچھ نہیں مگر جیسے کو نایا کپڑے کا کنارہ ہوتا ہے (یعنی جماع کی قوت نہیں) آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم چاہتی ہو کہ دوبارہ رفاعہ کے نکاح میں آ جاؤ؟ نہیں (لوٹ سکتی) جب تک کہ تم دونوں (یعنی عبدالرحمن اور تم) ایک دوسرے کا مزہ نہ چکھ لو (یعنی جماع کی لذت حاصل نہ کر لو) اس باب میں ابن عمرؓ انسؓ رمیصاءؓ یا غمیصاءؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت عائشہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ تمام صحابہ کرامؓ اور دوسرے اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دے پھر وہ عورت کسی دوسرے آدمی سے نکاح کرے اور وہ آدمی جماع سے پہلے طلاق دے دے تو وہ عورت پہلے خاوند

وَأِنَّمَا رَوَاهُ ابْنُ لَهَيْعَةَ وَالْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ وَالْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ وَابْنُ لَهَيْعَةَ يُضَعِّفَانِ فِي الْحَدِيثِ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ امْرَأَةً ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا حَلًّا لَهُ أَنْ يَنْكِحَ ابْنَتَهَا وَإِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ فَطَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا لَمْ يَحِلَّ لَهُ نِكَاحُ أُمِّهَا لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (وَأُمَّهَاتُ نِسَاءِكُمْ) وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَقَ.

۷۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ

ثَلَاثًا فَيَتَزَوَّجُهَا آخَرَ فَيُطَلِّقَهَا قَبْلَ

أَنْ يَدْخُلَ بِهَا

۱۱۱۲: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا نَسْفِيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ امْرَأَةٌ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِي قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِي فَتَزَوَّجْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَمَا مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ هَذِهِ الثُّوبِ فَقَالَ اتْرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ لَأَحْتِيَ تَذَوُّقِي غُسْلَتَهُ وَيَذَوُّقِي غُسْلَتِكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَأَنَسٍ وَالرَّمِثِصَاءِ أَوْ الْغَمِثِصَاءِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثُ حَسَنٍ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ غَاثَةِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ فَطَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ

يَدْخُلُ بِهَا أَنَّهَا لَا تَحِلُّ لِلزَّوْجِ الْأَوَّلِ إِذَا لَمْ يَكُنْ جَامِعَهَا الزَّوْجُ الْآخَرُ.

کے لئے حلال نہیں ہے۔ یہاں تک کہ دوسرا شوہر اس عورت سے جماع کرے۔

۷۲۴: باب حلالہ کرنے اور کرانے والا

۱۱۱۳: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلالہ کرنے اور حلالہ کرانے والے دونوں پر لعنت بھیجی ہے۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود، ابو ہریرہ، عقبہ بن عامر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی کہتے ہیں حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث معطل ہے۔ اشعث بن عبد الرحمن بھی خالد سے وہ عامر سے وہ حارث سے وہ علی رضی اللہ عنہ سے وہ عامر سے وہ جابر سے وہ عبد اللہ سے اور وہ نبی ﷺ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ اس لیے کہ مجالد بن سعید بعض محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں جن میں احمد بن حنبل بھی شامل ہیں عبد اللہ بن نمیر بھی یہ حدیث مجالد سے وہ عامر سے وہ جابر سے اور وہ علی سے نقل کرتے ہیں۔ اس روایت میں ابن نمیر وہم کرتے ہیں اور پہلی حدیث زیادہ صحیح ہے۔ مغیرہ، ابن ابو خالد سے اور کئی راوی بھی شعبی سے وہ حارث سے اور وہ حضرت علی سے روایت کرتے ہیں۔

۱۱۱۴: ہم سے روایت بیان کی محمود بن غیلان نے ابو احمد سے وہ سفیان سے وہ ابو قیس سے وہ ہزیرل بن شریل سے اور وہ حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے حلالہ کرنے اور کرانے والے دونوں پر لعنت بھیجی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو القیس کا نام عبد الرحمن بن ثروان ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے یہ حدیث مختلف سندوں سے منقول ہے۔ بعض صحابہ کرام جن میں حضرت عمر بن خطاب، عثمان بن عفان، عبد اللہ بن عمر اور کئی دوسرے صحابہ شامل ہیں کا اس پر عمل ہے۔ فقہاء تابعین کا یہی قول ہے۔ سفیان ثوری

۷۲۴: بَاب مَا جَاءَ فِي الْمُحِلِّ وَالْمُحَلَّلِ لَهُ

۱۱۱۳: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَاشِعْتُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زُبَيْدٍ الْأَيَمِيُّ نَاجِدًا عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَعَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْمُحِلَّ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَلِيٍّ وَجَابِرٍ حَدِيثٌ مَعْلُولٌ وَهَكَذَا رَوَى أَشْعَثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَامِرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِإِقْبَائِهِمْ لِأَنَّ مُجَالِدَ بْنَ سَعِيدٍ قَدْ ضَعَفَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَرَوَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَلِيٍّ وَهَذَا قَدْ وَهَمَ فِيهِ ابْنُ نُمَيْرٍ وَالْحَدِيثُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ وَقَدْ رَوَاهُ مَغِيرَةُ وَابْنُ أَبِي خَالِدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ.

۱۱۱۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَاشِعَةُ عَنْ أَبِي قَيْسٍ عَنْ هُزَيْرِ بْنِ شَرَجِيلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُحِلَّ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو قَيْسٍ الْأَوْدِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ثُرَوَانَ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ

ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحق کا بھی یہی قول ہے۔ میں نے جارود سے سنا کہ کعب بھی اس کے قائل ہیں۔ کعب فرماتے ہیں کہ اس باب میں اہل رائے کی رائے پھینک دینے کے قابل ہے۔ کعب کہتے ہیں کہ سفیان کے نزدیک اگر کوئی شخص کسی عورت سے اسی نیت سے نکاح کرے کہ اسے پہلے شوہر کے لئے حلال کر دے اور پھر اس کی چاہت ہو کہ وہ اسے اپنے ہی پاس رکھے تو دوسرا نکاح کرے کیونکہ پہلا نکاح صحیح نہیں۔

۷۶۳: باب نکاح متعة

۱۱۱۵: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے موقع پر عورتوں سے متعة کرنے اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔ اس باب میں سبرہ جہنی رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرامؓ اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے متعة کے بارے میں کسی قدر اجازت منقول ہے لیکن بعد میں جب انہیں بتایا گیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے تو انہوں نے اپنے اس قول سے رجوع کر لیا تھا۔ اکثر اہل علم متعة کو حرام کہتے ہیں۔ سفیان ثوریؒ ابن مبارک شافعی، احمد اور اسحق کا بھی یہی قول ہے۔

۱۱۱۶: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ متعة ابتدائے اسلام میں تھا۔ جب کوئی شخص کسی نئی جگہ جاتا جہاں اس کی جان پہچان نہ ہوتی تو جتنے دن اسے وہاں رہنا ہوتا اتنے دن کے لئے کسی عورت سے نکاح کر لیتا۔ تاکہ وہ عورت اس کے سامان کی حفاظت اور اس کے اموال کی اصلاح کرے۔ پھر جب یہ آیت نازل ہوئی ”الَّا عَلَىٰ.....“ (ترجمہ مگر صرف اپنی بیویوں اور لونڈیوں سے جماع کر سکتے ہو) تو حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا دونوں کے علاوہ ہر شر مگاہ حرام ہے۔

عَمْرٍو وَغَيْرُهُمْ وَهُوَ قَوْلُ الْفُقَهَاءِ مِنَ التَّابِعِينَ وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَاسْحَقُ وَاسْمَعْتُ الْجَارُودَ يَذْكُرُ عَنْ وَكَيْعٍ أَنَّهُ قَالَ بِهَذَا وَقَالَ يَنْبَغِي أَنْ يُرْمَى بِهَذَا الْبَابِ مِنْ قَوْلِ أَصْحَابِ الرَّأْيِ قَالَ وَكَيْعٌ وَقَالَ سُفْيَانُ إِذَا تَزَوَّجَ الْمَرْأَةُ لِيَحْلِلَ لَهَا ثُمَّ بَدَّالَهُ أَنْ يُمَسِّكَهَا فَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يُمَسِّكَهَا حَتَّى تَزَوَّجَهَا بِنِكَاحٍ جَدِيدٍ.

۷۶۳: بَاب مَا جَاءَ فِي نِكَاحِ الْمُتْعَةِ

۱۱۱۵: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍو نَاسُفِيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَالْحَسَنِ ابْنَيْ مُحَمَّدٍ بَنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِمَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمْرِ إِلَّا أَهْلِيَّةَ زَمَنٍ خَيْرٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ عَلِيٌّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِ وَأَنَّمَا رَوَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ شَيْءٌ مِنَ الرُّخْصَةِ فِي الْمُتْعَةِ ثُمَّ رَجَعَ عَنْ قَوْلِهِ حَيْثُ أَخْبَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّا أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلَى تَحْرِيمِ الْمُتْعَةِ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدُ وَاسْحَقُ.

۱۱۱۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ نَاسُفِيَانُ بْنُ عُقْبَةَ أَخُو قَبِيصَةَ بْنِ عُقْبَةَ نَاسُفِيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ كَعْبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّمَا كَانَتِ الْمُتْعَةُ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ كَمَا أَنَّ الرَّجُلَ يَقْدُمُ الْبَلَدَةَ لَيْسَ لَهُ بِهَا مَعْرِفَةٌ فَيَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ بِقَدْرِ مَا يَرَى أَنَّهُ يَقِيمُ فَتَحْفَظُ لَهُ مَتَاعَهُ وَتُصْلَحُ لَهُ شَيْئُهُ حَتَّى إِذَا نَزَلَتِ الْآيَةُ إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَكُلُّ فَرْجٍ سِوَاهُمَا فَهُوَ حَرَامٌ.

خلاصۃ الباب: پہلا مسئلہ یہ ہے کہ عورتوں کی عبارت سے نکاح ہوتا ہے یا نہیں۔ جمہور ائمہ کے نزدیک ولی کی تعبیر ضروری ہے صرف عورت کے بولنے سے نکاح نہیں ہوتا۔ جبکہ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک عورتوں کی عبارت سے نکاح منعقد ہو جاتا ہے بشرطیکہ عورت آزاد اور عاقلہ بالغہ ہو البتہ ولی کا ہونا مستحب ہے۔ امام ابوحنیفہؒ کا مسلک نہایت مضبوط قوی اور رائج ہے اس لئے کہ امام صاحب کے پاس دلائل کا ایک بڑا ذخیرہ موجود ہے۔ سب سے پہلے تو قرآن کریم کی آیت میں اولیاء کو خطاب کرتے ہوئے ارشاد ہے ”اور جب طلاق دی تم نے عورتوں کو پھر پورا کر چکیں اپنی عدت کو تو اب نہ روکو ان کو اس سے کہ نکاح کر لیں اپنے شوہروں سے“ (سورہ بقرہ آیت ۲۳۲، ۲۳۰، ۲۳۱) احادیث میں بخاری اور مؤطا میں روایت ہے کہ ایک عورت نے اپنے نفس کو آنحضرت ﷺ پر پیش کیا آپ ﷺ نے سکوت فرمایا اور صحابی کی درخواست پر ان سے نکاح کر دیا اس واقعہ میں عورت کا ولی موجود نہ تھا اس کے علاوہ طحاوی، کنز العمال، مسلم، ابوداؤد وغیرہ میں صحیح روایات موجود ہیں کہ ولی کے بغیر عورت کا نکاح درست ہے۔ جن روایات میں نکاح کا باطل ہونا مروی ہے وہ اس صورت پر محمول ہیں جبکہ عورت نے ولی کے بغیر غیر کفو میں نکاح کر لیا ہو اور حسن بن زیاد کی روایت کے مطابق امام صاحب کے نزدیک بھی اس صورت میں نکاح باطل ہے اسی روایت پر فتویٰ بھی ہے۔ دوسرا مسئلہ ولایت اجبار یعنی ولی کے لئے اپنی بیٹی وغیرہ کا زبردستی نکاح کا اختیار کس صورت میں ہے؟ امام شافعیؒ کے نزدیک کنواری پر اختیار ہے خواہ صغیرہ ہو یا بڑی ہو اس کے برعکس احناف کے نزدیک دار و مدار لڑکی کے چھوٹا ہونے یا بڑا ہونے پر ہے لہذا صغیرہ (چھوٹی بچی) پر ولایت اجبار ہے اور بڑی پر نہیں۔ دلائل صحیح بخاری و مسلم، سنن نسائی و ابی داؤد اور سنن ابن ماجہ میں موجود ہیں۔ لوہے اور پیتل وغیرہ کی انگلی حرام ہے خواہ اس میں چاندی ملی ہوئی ہو جس حدیث میں اجازت ہے وہ مرجوح اور حرمت والی روایت رائج ہے۔ جمہور علماء کے نزدیک تعلیم قرآن کو مہر بنانا ناجائز نہیں جس حدیث میں تعلیم قرآن کے عوض نکاح کرنے کا ذکر ہے اس کی مراد یہ ہے کہ علم قرآن کے سبب تم پر مہر مجمل ضروری قرار نہیں دیا جاتا البتہ مہر مؤجل قواعد کے مطابق واجب ہوگا۔ متعہ کا مفہوم یہ ہے کہ کوئی شخص کسی عورت سے کہے کہ میں نے تم سے اتنی مدت کے لئے اتنے مال کے عوض متعہ کیا اور وہ عورت اس کو قبول کر لے۔ اس کے حرام ہونے پر تمام ائمہ کا اجماع ہے اور سوائے اہل تشیع کے کوئی اس کے حلال ہونے کا قائل نہیں اور ان کی مخالفت کا کوئی اعتبار نہیں۔

۷۶۲: بَابُ مَا جَاءَ مِنَ النَّهْيِ عَنْ نِكَاحِ الشَّغَارِ ۷۶۷: بَابُ نِكَاحِ شَغَارٍ کی ممانعت کے متعلق

۱۱۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي ۱۱۱: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جلب لے جب لے اور شغار اسلام

۱۔ شغار۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی آدمی اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح اس شرط پر کسی کے ساتھ کرے کہ وہ بھی اس سے اپنی بہن یا بیٹی کا نکاح کرے اور ان میں مہر مقرر نہ کیا جائے۔

۲۔ جلب۔ کا مطلب یہ ہے کہ زکوٰۃ کا مال (یعنی زکوٰۃ وصول کرنے والا) کسی ایک جگہ پر جائے اور جانور رکھنے والے لوگوں سے کہے کہ وہ خود اپنے اپنے جانور اس کے پاس لائیں۔ (اس سے نبی اکرم ﷺ نے منع فرمایا ہے حکم یہ ہے کہ زکوٰۃ وصول کرنے والا خود جہاں چرگا ہیں ہوں زکوٰۃ کا مال وصول کرے) یہی لفظ جلب گھوڑ دوڑ میں استعمال ہوتا ہے۔ اس میں اس کا معنی یہ ہے کہ ایک آدمی ایک گھوڑے پر سوار ہو اور ساتھ دوسرا گھوڑا بھی ہوتا کہ ایک گھوڑا تھک جائے تو دوسرے گھوڑے پر سوار ہو جائے۔

۳۔ جب۔ کے بھی معنی وہی ہیں جو جلب کے تھے۔ مگر بعض نے یہ معنی بھی کئے ہیں کہ زکوٰۃ دینے والے اپنے جانور دور لے کر چلے جائیں تاکہ زکوٰۃ وصول کرنے والا ان کو ڈھونڈتا اور تلاش کرتا پھرے۔ (مترجم)

پھوپھی کی موجودگی میں اس کی بھتیجی اور بھتیجی کی موجودگی میں اس کی پھوپھی اور پھر خالہ کی موجودگی میں اس کی بھانجی اور بھانجی کی موجودگی میں اس کی خالہ سے نکاح کرنے سے منع فرمایا (یعنی بڑی کی موجودگی میں چھوٹی اور چھوٹی کی موجودگی میں بڑی سے نکاح نہیں کیا جاسکتا) حضرت ابن عباسؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیثیں حسن صحیح ہیں۔ عام علماء کا اس پر عمل ہے۔ اس میں ہمیں کوئی اختلاف معلوم نہیں کہ کسی مرد کے لئے خالہ اور بھانجی یا پھوپھی اور بھانجی کو ایک نکاح میں جمع کرنا حلال نہیں۔ اگر کسی عورت کو اس کی پھوپھی یا خالہ پر نکاح میں لایا جائے تو دوسرا نکاح فسخ ہو جائے گا۔ عام علماء یہی فرماتے ہیں۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ شعبہ کی حضرت ابو ہریرہؓ سے ملاقات ثابت ہے۔ میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بھی کہا کہ یہ بھی صحیح ہے اور شعبہ، حضرت ابو ہریرہؓ سے ایک شخص کے واسطے سے بھی روایت کرتے ہیں۔

۷۶۶: باب عقد نکاح کے وقت شرائط

۱۱۲۲: حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شرائط میں سے وفا کے سب سے زیادہ لائق وہ شرط ہے جس کے بدلے تم نے شرمگاہوں کو حلال کیا۔

۱۱۲۳: ہم سے روایت کی ابو موسیٰ محمد بن ثنی نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے اور وہ عبد الحمید بن جعفر سے اس کی مثل حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض اہل علم صحابہؓ وغیرہ کا اسی پر عمل ہے۔ جن میں عمر بن خطابؓ بھی شامل ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کسی عورت سے اس شرط پر نکاح کرے کہ وہ اسے اس کے شہر سے باہر نہیں لے جائے گا۔ تو اسے اس شرط کو پورا کرنا چاہیے۔ بعض علماء شافعی، احمد اور اسحقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ حضرت علیؓ سے مروی ہے آپ

نَادَاؤُذُنُ أَبِي هِنْدٍ عَامِرٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ تُنَكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا أَوْ أَلْعَمَّةِ عَلَى بِنْتِ أَخِيهَا أَوْ الْمَرْأَةُ عَلَى خَالَيْهَا أَوْ الْخَالَةَ عَلَى بِنْتِ أَخِيهَا وَلَا تُنَكَحَ الصُّغْرَى عَلَى الْكُبْرَى وَلَا الْكُبْرَى عَلَى الصُّغْرَى حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ عَامَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا نَعْلَمُ بَيْنَهُمْ اخْتِلَافًا أَنَّهُ لَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا أَوْ خَالَيْهَا فَإِنْ نَكَحَ امْرَأَةً عَلَى عَمَّتِهَا أَوْ خَالَيْهَا أَوْ أَلْعَمَّةِ عَلَى بِنْتِ أَخِيهَا فَنِكَاحُ الْأُخْرَى مِنْهُمَا مَفْسُوخٌ وَبِهِ يَقُولُ عَامَّةُ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالَ أَبُو عِيسَى أَذْرَكَ الشَّعْبِيُّ أَبَا هُرَيْرَةَ وَرَوَى عَنْهُ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا فَقَالَ صَحِيحٌ قَالَ أَبُو عِيسَى وَرَوَى الشَّعْبِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

۷۶۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الشَّرْطِ عِنْدَ عَقْدِ النِّكَاحِ

۱۱۲۲: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عِيسَى نَاوِكِيْعٌ نَا عَبْدَ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْيَزَنِيِّ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَحَقَّ الشَّرُوطِ أَنْ يُوفَى بِهَا مَا اسْتَحَلَّتُمْ بِهَا الْفُرُوجَ. ۱۱۲۳: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَائِبُ حَبِيبٍ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ نَحْوَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ إِذَا اتَّزَوْجَ الرَّجُلُ امْرَأَةً وَشَرَطَ لَهَا أَنْ لَا يُخْرِجَهَا مِنْ مَضْرَافِلَيْسَ لَهُ أَنْ يُخْرِجَهَا وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَاحْمَدُ وَاسْحَقُ وَرَوَى عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي

ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی شرط ہر شرط پر مقدم ہے۔ گویا کہ ان کے نزدیک شوہر کا اپنی بیوی کو اس شرط کے باوجود شہر سے دوسرے شہر لے جانا صحیح ہے۔ بعض اہل علم کا بھی قول ہے۔ سفیان ثوریؒ اور بعض اہل کوفہ کا بھی یہی قول ہے۔

۷۶۷: باب اسلام لاتے

وقت دس بیویاں ہوں تو کیا حکم ہے

۱۱۲۳: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے غیلان بن سلمہ ثقفی مسلمان ہوئے تو ان کے نکاح میں دس بیویاں تھیں وہ بھی ان کے ساتھ ہی مسلمان ہو گئیں۔ نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا کہ ان میں سے چار کا انتخاب کر لیں۔ معمر بھی زہری سے وہ سالم سے اور وہ اپنے والد سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔ میں نے محمد بن اسماعیل بخاریؒ سے سنا کہ یہ حدیث غیر محفوظ ہے اور صحیح وہ ہے جو شعیب بن حمزہ وغیرہ زہری سے اور وہ محمد بن سوید ثقفی سے نقل کرتے ہیں۔ کہ غیلان بن سلمہ اسلام لائے تو ان کی دس بیویاں تھیں۔ امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ زہری کی سالم سے اور ان کی ان کے والد سے منقول یہ حدیث بھی صحیح ہے کہ بنو ثقیف کے ایک شخص نے اپنی بیویوں کو طلاق دی تو حضرت عمرؓ نے اسے حکم دیا کہ تم ان سے رجوع کرو، ورنہ میں تمہاری قبر کو بھی ابورغال کی قبر کی طرح رجم کروں گا۔ اس باب میں غیلان ہی کی حدیث پر اہل علم کا عمل ہے۔ جن میں امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ بھی شامل ہیں۔

۷۶۸: باب نو مسلم کے نکاح

میں دو بہنیں ہوں تو کیا حکم ہے

۱۱۲۵: ابو وہب جیہانی، ابن فیروز دیلی سے نقل کرتے ہیں کہ ان کے والد نے فرمایا: کہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ میں مسلمان ہو گیا ہوں اور میرے نکاح میں دو بہنیں ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا

طَالِبُ أَنَّهُ قَالَ شَرَطُ اللَّهِ قَبْلَ شَرْطِهَا كَأَنَّهُ رَأَى لِلزَّوْجِ أَنْ يُخْرِجَهَا وَإِنْ كَانَتْ اشْتَرَطَتْ عَلَى أَنْ لَا يُخْرِجَهَا وَذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَبَعْضُ أَهْلِ الْكُوفَةِ.

۷۶۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُسْلِمُ

وَعِنْدَهُ عَشْرُ نِسَاءٍ

۱۱۲۳: حَدَّثَنَا هُنَّا ذُنَا عَبْدُهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ غِيلَانَ بْنَ سَلَمَةَ الثَّقَفِيَّ أَسْلَمَ وَلَهُ عَشْرُ نِسَاءٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَسْلَمْنَ مَعَهُ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَخَيَّرَ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا هَكَذَا رَوَاهُ مَعْمَرُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ هَذَا حَدِيثٌ غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَالصَّحِيحُ مَا رَوَى شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ وَغَيْرُهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثْتُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوَيْدٍ الثَّقَفِيِّ أَنَّ غِيلَانَ بْنَ سَلَمَةَ أَسْلَمَ وَعِنْدَهُ عَشْرُ نِسَاءٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَإِنَّمَا حَدِيثُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ ثَقِيفٍ طَلَّقَ نِسَاءً فَقَالَ لَهُ عُمَرُ لَتُرَاجِعَنَّ نِسَاءً كَأَوْ لَا رُجْمَنُ قَبْرِكَ كَمَا رُجِمَ قَبْرُ أَبِي رِغَالٍ وَالْعَمَلُ عَلَى حَدِيثِ غِيلَانَ بْنِ سَلَمَةَ عِنْدَ أَصْحَابِنَا مِنْهُمْ الشَّافِعِيُّ وَاحْمَدُ وَاسْحَاقُ.

۷۶۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ

يُسْلِمُ وَعِنْدَهُ اخْتَانٌ

۱۱۲۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ نَافِعٍ لَهَيْعَةَ عَنْ أَبِي وَهَبٍ الْجَيْشَانِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ فَيْرُوزَ الدِّيلَمِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَسْلَمْتُ وَتَحْتِي اخْتَانٌ فَقَالَ

تم ان دونوں میں سے جس کو چاہو اپنے لئے منتخب کرلو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابو وہب حیثانی کا نام دہلیم بن ہوشع ہے۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَرَا بَيْنَهُمَا شَيْئًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَأَبُو وَهْبٍ الْجَيْشَانِيُّ اسْمُهُ الدَّلِيمُ بْنُ هُوَ شُعْ.

۷۶۹: باب وہ شخص

جو حاملہ لونڈی خریدے

۱۱۲۶: حضرت روایف بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنا پانی (یعنی مٹی کا پانی) دوسرے کی اولاد کو نہ پلائے (یعنی جو عورت کسی اور سے حاملہ ہو (لونڈی) اور اس نے اسے خریدا تو اس سے صحبت نہ کرے) یہ حدیث حسن ہے اور کئی سندوں سے روایف بن ثابتؓ ہی سے منقول ہے اہل علم کا اسی پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں کہ کوئی شخص کسی باندی کو حاملہ ہوتے ہوئے خریدے تو بچہ پیدا ہونے تک اس سے جماع نہ کرے۔ اس باب میں ابو درداءؓ، عرباض بن ساریہؓ اور ابو سعیدؓ سے بھی روایت ہے۔

۷۷۰: باب اگر شادی شدہ لونڈی قیدی بن کر آئے

تو اس سے جماع کیا جائے یا نہیں

۱۱۲۷: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہم نے جنگ اوطاس کے موقع پر کچھ ایسی عورتیں قید کیں جو شادی شدہ تھیں اور ان کے شوہر بھی اپنی اپنی قوم میں موجود تھے۔ پس نبی اکرم ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا گیا تو یہ آیت نازل ہوئی "وَالْمُحْصَنَاتِ مِنَ النِّسَاءِ....." (ترجمہ اور وہ عورتیں جو شوہروں والی ہیں ان سے صحبت کرنا حرام ہے البتہ اگر وہ تمہاری ملکیت میں آجائیں تو وہ حلال ہیں) یہ حدیث حسن ہے۔ ثوریؓ، عثمان بنی بھی ابوخلیلؓ سے اور وہ ابوسعیدؓ سے اسی حدیث کی مثل بیان کرتے ہیں۔ ابوخلیل کا نام صالح بن مریم ہے۔

۱۱۲۸: روایت کی ہمام نے یہ حدیث قتادہ سے انہوں نے صالح

۷۶۹: باب الرَّجُلُ يَشْتَرِي

الْجَارِيَةَ وَهِيَ حَامِلٌ

۱۱۲۶: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ الشَّيْبَانِيُّ الْبَصْرِيُّ نَاعِبُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ نَائِجِي بْنُ أَيُّوبَ عَنْ رَبِيعَةَ ابْنِ سُلَيْمٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَسْقِي مَاءَهُ وَلَدَ غَيْرِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ لِلرَّجُلِ إِذَا اشْتَرَى جَارِيَةً وَهِيَ حَامِلٌ أَنْ يَطَّاهَا حَتَّى تَضَعَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَالْعُرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ.

۷۷۰: باب مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَسْبِي الْأَمَةَ

وَلَهَا زَوْجٌ هَلْ يَحِلُّ لَهُ وَطِئُهَا

۱۱۲۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَاهُشِيمَ نَاهُشِيمَ عَنْ أَبِي النَّبِيِّ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أَصَبْنَا سَبَايَا يَوْمَ أُوطَاسٍ وَلَهُنَّ أَزْوَاجٌ فِي قَوْمِهِنَّ فَلَذَكُرُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَلَّتْ وَالْمُحْصَنَاتِ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَهَكَذَا رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عُثْمَانَ النَّبِيِّ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبُو الْخَلِيلِ اسْمُهُ صَالِحُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ.

۱۱۲۸: رَوَى هَمَامٌ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ

ابی خلیل سے انہوں نے ابی علقمہ ہاشمی سے انہوں نے ابی سعید سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ ہم سے روایت کی یہ عبد بن حمید نے انہوں نے حبان بن ہلال سے انہوں نے ہمام سے۔

۷۷۱: باب زنا کی اجرت حرام ہے

۱۱۲۹: حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت، زانیہ کی اجرت اور کاہن غیب کے علم کے دعویدار کی مٹھائی کھانے سے منع فرمایا اس باب میں حضرت رافع بن خدیج، ابو حنیفہ، ابو ہریرہ، ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ ابو مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۷۲: باب کسی کے

پیغام نکاح پر پیغام نہ بھیجا جائے

۱۱۳۰: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے قتیبہ نے کہا ابو ہریرہؓ اس حدیث کو نبی اکرم ﷺ تک پہنچاتے تھے اور احمد نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی شخص اپنے بھائی کی بیٹی کی چیز پر وہی چیز اس سے کم قیمت میں فروخت نہ کرے اور نہ ہی اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام بھیجے۔ اس باب میں حضرت سرہ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابو ہریرہؓ حسن صحیح ہے۔ مالک بن انسؒ فرماتے ہیں کہ پیغام نکاح پر پیغام دینے کی ممانعت سے یہ مراد ہے کہ اگر کسی نے نکاح کا پیغام دیا اور عورت اس پر راضی ہو گئی تو کسی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ اس کے پاس پیغام بھیجے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ پیغام سے وہ راضی ہو گئی اور اس کی طرف مائل ہو گئی تو اب کوئی دوسرا اس کی طرف نکاح کا پیغام نہ بھیجے۔ لیکن اس کی رضا مندی اور میلان سے پہلے پیغام نکاح بھیجنے میں کوئی حرج نہیں۔ اس کی دلیل حضرت فاطمہ بنت قیسؓ والی روایت ہے کہ انہوں نے بارگاہ نبویؐ میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ابو

صالح ابی الخلیل عن ابی علقمہ الهاشمی عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدثنا بذلك عبد بن حمید نا حبان بن ہلال ناہمام

۷۷۱: باب ما جاء فی کراہیۃ مہر البغی

۱۱۲۹: حدثنا قتیبة نا اللیث عن ابن شہاب عن ابی بکر بن عبد الرحمن عن ابی مسعود الأنصاری قال نهی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ثمن الکلب ومہر البغی وحلوان الکاهن وفي الباب عن رافع بن خدیج وابی جحيفة وابی هريرة وابن عباس وحديث ابی مسعود حديث حسن صحيح.

۷۷۲: باب ما جاء أن لا یخطب

الرجل علی خطبة أخیه

۱۱۳۰: حدثنا أحمد بن منیع و قتیبة قال نا ناسفیان بن عیینة عن الزهري عن سعید بن المسیب عن ابی هريرة قال قتیبة یبلغ به وقال أحمد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یبیع الرجل علی بیع أخیه ولا یخطب علی خطبة أخیه وفي الباب عن سمرة وابن عمر قال أبو عیسی حدیث ابی هريرة حدیث حسن صحيح قال مالک بن انس انما معنی کراہیۃ أن یخطب الرجل علی خطبة أخیه إذا خطب الرجل المرأة فرضیت به فلیس لاحد أن یخطب علی خطبته وقال الشافعی معنی هذا الحدیث لا یخطب الرجل علی خطبة أخیه هذا عند نا إذا خطب الرجل المرأة فرضیت به وركنت الیه فلیس لاحد أن یخطب علی خطبته فاما قبل أن یعلم رضاها أو ركونها الیه فلا بأس أن یخطبها والحجة فی ذلك حدیث فاطمة بنت

جہم بن حذیفہ اور معاویہ بن ابوسفیان نے مجھے نکاح کا پیغام بھیجا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ابو جہم تو ایسا شخص ہے کہ عورتوں کو بہت مارتا ہے اور معاویہ مفلس ہیں۔ ان کے پاس کچھ بھی نہیں لہذا تم اسامہؓ سے نکاح کر لو۔ ہمارے نزدیک اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ حضرت فاطمہ بنت قیس نے ان دونوں میں سے کسی ایک کے ساتھ رضامندی کا اظہار نہیں کیا کیونکہ اگر انہوں نے آپ ﷺ کو بتایا ہوتا کہ وہ کسی ایک کے ساتھ راضی ہیں تو آپ ﷺ کبھی انہیں اسامہؓ سے شادی کا مشورہ نہ دیتے۔

۱۱۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ أَنَا نَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ جَهْمٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو سَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَحَدَّثَتْ أَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا وَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا سَكْنًى وَلَا نَفَقَةً قَالَتْ وَوَضَعَ لِي عَشْرَةَ أَقْفِزَةٍ عِنْدَ ابْنِ عَمٍّ لَهُ خَمْسَةَ شَعِيرًا وَخَمْسَةَ بُرٍ قَالَتْ فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهَا قَالَتْ فَقَالَ صَدَقَ فَأَمَرَنِي أَنْ أَعْتَدَ فِي بَيْتِ أُمِّ شَرِيكِ ثُمَّ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بَيْتَ أُمِّ شَرِيكِ بَيْتُ يَغْشَاهُ الْمُهَاجِرُونَ وَلَكِنْ اغْتَدِي فِي بَيْتِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ فَعَسَى أَنْ تَلْقَى ثِيَابَكَ وَلَا يَرَاكِ فَإِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُكَ فَجَاءَ أَحَدٌ يَخْطُبُكَ فَاتَيْنِي فَلَمَّا انْقَضَتْ عِدَّتِي خَطَبَنِي أَبُو جَهْمٍ وَمُعَاوِيَةُ قَالَتْ فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ أَمَّا مُعَاوِيَةُ فَرَجُلٌ لَا مَالَ لَهُ وَأَمَّا أَبُو جَهْمٍ فَرَجُلٌ شَدِيدٌ عَلَى النِّسَاءِ قَالَتْ فَخَطَبَنِي أَسَامَةُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ ابْنِ أَبِي جَهْمٍ نَحْوُ

۱۱۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ أَنَا نَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ جَهْمٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو سَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَحَدَّثَتْ أَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا وَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا سَكْنًى وَلَا نَفَقَةً قَالَتْ وَوَضَعَ لِي عَشْرَةَ أَقْفِزَةٍ عِنْدَ ابْنِ عَمٍّ لَهُ خَمْسَةَ شَعِيرًا وَخَمْسَةَ بُرٍ قَالَتْ فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهَا قَالَتْ فَقَالَ صَدَقَ فَأَمَرَنِي أَنْ أَعْتَدَ فِي بَيْتِ أُمِّ شَرِيكِ ثُمَّ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بَيْتَ أُمِّ شَرِيكِ بَيْتُ يَغْشَاهُ الْمُهَاجِرُونَ وَلَكِنْ اغْتَدِي فِي بَيْتِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ فَعَسَى أَنْ تَلْقَى ثِيَابَكَ وَلَا يَرَاكِ فَإِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُكَ فَجَاءَ أَحَدٌ يَخْطُبُكَ فَاتَيْنِي فَلَمَّا انْقَضَتْ عِدَّتِي خَطَبَنِي أَبُو جَهْمٍ وَمُعَاوِيَةُ قَالَتْ فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ أَمَّا مُعَاوِيَةُ فَرَجُلٌ لَا مَالَ لَهُ وَأَمَّا أَبُو جَهْمٍ فَرَجُلٌ شَدِيدٌ عَلَى النِّسَاءِ قَالَتْ فَخَطَبَنِي أَسَامَةُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ ابْنِ أَبِي جَهْمٍ نَحْوُ

۱۱۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ أَنَا نَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ جَهْمٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو سَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَحَدَّثَتْ أَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا وَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا سَكْنًى وَلَا نَفَقَةً قَالَتْ وَوَضَعَ لِي عَشْرَةَ أَقْفِزَةٍ عِنْدَ ابْنِ عَمٍّ لَهُ خَمْسَةَ شَعِيرًا وَخَمْسَةَ بُرٍ قَالَتْ فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهَا قَالَتْ فَقَالَ صَدَقَ فَأَمَرَنِي أَنْ أَعْتَدَ فِي بَيْتِ أُمِّ شَرِيكِ ثُمَّ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بَيْتَ أُمِّ شَرِيكِ بَيْتُ يَغْشَاهُ الْمُهَاجِرُونَ وَلَكِنْ اغْتَدِي فِي بَيْتِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ فَعَسَى أَنْ تَلْقَى ثِيَابَكَ وَلَا يَرَاكِ فَإِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُكَ فَجَاءَ أَحَدٌ يَخْطُبُكَ فَاتَيْنِي فَلَمَّا انْقَضَتْ عِدَّتِي خَطَبَنِي أَبُو جَهْمٍ وَمُعَاوِيَةُ قَالَتْ فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ أَمَّا مُعَاوِيَةُ فَرَجُلٌ لَا مَالَ لَهُ وَأَمَّا أَبُو جَهْمٍ فَرَجُلٌ شَدِيدٌ عَلَى النِّسَاءِ قَالَتْ فَخَطَبَنِي أَسَامَةُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ ابْنِ أَبِي جَهْمٍ نَحْوُ

بن جہم سے اسی کے مثل حدیث نقل کرتے ہیں اور اس میں یہ اضافہ کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا۔ اسامہ سے نکاح کرلو۔
۱۱۳۲: بیان کی یہ بات محمود بن غیلان نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابی بکر بن ابی جہم سے۔

۷۷۳: باب عزل کے بارے میں

۱۱۳۳: حضرت جابرؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم عزل کیا کرتے تھے لیکن یہود کے خیال میں یہ زندہ درگور کرنے کی چھوٹی قسم ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہود جھوٹ بولتے ہیں۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ جب کسی کو پیدا کرنا چاہتا ہے تو اسے کوئی چیز بھی لاوک نہیں سکتی۔ اس باب میں حضرت عمرؓ، براءؓ، ابو ہریرہؓ اور ابوسعیدؓ سے بھی روایت ہے۔

۱۱۳۴: حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ ہم قرآن کے نازل ہونے کے زمانے میں عزل کیا کرتے تھے۔ حدیث جابرؓ حسن صحیح ہے۔ یہ حدیث حضرت جابرؓ ہی سے کئی سندوں سے منقول ہے۔ بعض صحابہ کرامؓ اور علماء نے عزل کی اجازت دی ہے۔ مالک بن انسؓ فرماتے ہیں کہ آزاد عورت سے اجازت لے کر عزل کیا جائے اور لونڈی سے عزل کے لئے اجازت کی ضرورت نہیں۔

(امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔) (مترجم)

۷۷۴: باب عزل کی کراہت

۱۱۳۵: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے عزل کا ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی ایسا کیوں کرتا ہے۔ ابن عمرؓ اپنی حدیث میں یہ الفاظ زیادہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ تم میں سے کوئی ایسا نہ کرے۔ دونوں راوی کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس نفس نے پیدا ہونا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے (ضرور)

هَذَا الْحَدِيثِ وَزَادَ فِيهِ فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انكِحِي أُسَامَةَ.

۱۱۳۲: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَاوَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ بِهَذَا.

۷۷۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَزْلِ

۱۱۳۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي الشَّوَّارِبِ نَائِرُ بْنُ زُرَيْعٍ نَاعِمٌ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ قُوتَبَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا نَعْزِلُ فَرَعَمَتِ الْيَهُودُ أَنَّهُ الْمَوْتُ وَذَةُ الصَّغْرَى فَقَالَ كَذَبَتِ الْيَهُودُ إِنَّ اللَّهَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْلُقَهُ لَمْ يَمْنَعْهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَالْبَرَاءِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ.

۱۱۳۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ عُمرٍ قَالَا نَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمرٍ وَابْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا نَعْزِلُ وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ قَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ فِي الْعَزْلِ وَقَالَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ تُسْتَأْمَرُ الْخُرَّةُ فِي الْعَزْلِ وَلَا تُسْتَأْمَرُ الْأَمَةُ.

۷۷۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْعَزْلِ

۱۱۳۵: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمرٍ وَقُتَيْبَةُ قَالَا نَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيْعٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ قَرَعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ ذَكَرَ الْعَزْلُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِمَ يَفْعَلُ ذَلِكَ أَحَدُكُمْ زَادَ ابْنُ أَبِي عُمرٍ فِي حَدِيثِهِ وَلَمْ يَقُلْ لَا يَفْعَلُ ذَاكَ أَحَدُكُمْ قَالَا فِي حَدِيثِهِمَا فَإِنَّمَا لَيْسَتْ نَفْسٌ مَخْلُوقَةً إِلَّا اللَّهُ

پیدا کرے گا۔ اس باب میں حضرت جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو سعیدؓ حسن صحیح ہے اور ابو سعیدؓ ہی سے کئی سندوں سے منقول ہے۔ صحابہ کرامؓ اور دوسرے علماء کی ایک جماعت نے عزل کو ناپسند کیا ہے۔

۷۷۵: باب کنواری اور بیوہ کیلئے رات کی تقسیم

۱۱۳۶: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ اگر تم چاہو تو میں یہ بھی کہہ سکتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ لیکن انسؓ نے یہی فرمایا کہ سنت یہ ہے کہ جب پہلی بیوی پر کنواری لڑکی سے نکاح کرے تو اس کے پاس سات راتیں گزارے اور اگر بیوی کے ہوتے ہوئے کسی بیوہ سے نکاح کرے تو اس کے پاس تین رات ٹھہرے۔ اس باب میں حضرت ام سلمہؓ سے بھی روایت ہے حدیث انسؓ حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کو محمد بن اسحقؒ ایوب وہ ابو قلابہ اور وہ انسؓ سے مرفوعاً بھی روایت کرتے ہیں۔ بعض حضرات نے اسے غیر مرفوع روایت کہا ہے۔ بعض اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ہوتے ہوئے کنواری لڑکی سے شادی کرے تو اس کے پاس سات دن تک ٹھہرے۔ اور اس کے بعد دونوں میں برابر باری رکھے اور اگر پہلی بیوی کے ہوتے ہوئے بیوہ سے نکاح کرے تو اس کے پاس تین دن۔

خَالِفْهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَقَدْ كَرِهَ الْعَزْلُ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ.

۷۷۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِسْمَةِ لِلْبُكَرِ وَالثِّبِ

۱۱۳۶: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ نَابِشُرًا بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَوْ شِئْتُ أَنْ أَقُولَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنَّهُ قَالَ السُّنَّةُ إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْبُكَرَ عَلَى امْرَأَتِهِ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَفَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ وَلَمْ يَرْفَعَهُ بَعْضُهُمْ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ امْرَأَةً بَكْرًا عَلَى امْرَأَتِهِ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا ثُمَّ قَسَمَ بَيْنَهُمَا بَعْدَ بِالْعَدْلِ وَإِذَا تَزَوَّجَ الثِّبَّ عَلَى امْرَأَتِهِ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا.

خلاصۃ الباب : (۱) امرۃ ثلاثہ کے نزدیک دوسرا نکاح کرنے والا اپنی بیوی کے پاس اگر باکرہ ہو تو سات دن اور اگر ثیبہ ہو تو تین دن ٹھہر سکتا ہے اور یہ مدت باری سے خارج ہوگی۔ جبکہ امام ابو حنیفہؒ، حماد وغیرہ کا مسلک یہ ہے کہ یہ ایام باری سے خارج نہیں بلکہ یہ بھی باری میں محسوب (شمار) ہونگے اگلے باب میں حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت امام صاحب کی دلیل ہے۔

سو کنوں کے درمیان باری مقرر کرنا

۷۷۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْوِيَةِ بَيْنَ الصَّرَائِرِ

۱۱۳۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیویوں کے درمیان راتیں برابر تقسیم کرتے اور فرماتے اے اللہ یہ تقسیم تو میرے اختیار میں ہے پس تو جس چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ میں اس پر قادر نہیں۔ تو مجھے ایسی چیز پر ملامت نہ کر۔ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کئی راویوں نے حماد

۱۱۳۷: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَابِشُرُ بْنُ السَّرِيِّ نَابِشُرًا عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْسِمُ بَيْنَ نِسَائِهِ فَيُعَدِّلُ وَيَقُولُ اللَّهُمَّ هَذِهِ قِسْمَتِي فِيمَا أَمْلِكُ فَلَا تَلْمَنِي فِيمَا تَمْلِكُ وَلَا أَمْلِكُ حَدِيثٌ

عَائِشَةَ هَكَذَا رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ
 أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَائِشَةَ
 أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْسِمُ وَرَوَاهُ حَمَّادُ
 بْنُ زَيْدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ مُرْسَلًا أَنَّ
 النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْسِمُ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ
 حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَمَعْنَى قَوْلِهِ لَا تَلْمِئْنِي فِيمَا
 تَمْلِكُ وَلَا أَمْلِكُ إِنَّمَا يَعْنِي بِهِ الْحُبَّ وَالْمُودَّةَ كَذَا
 فُسِّرَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ.

۱۱۳۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَاعِدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ
 مَهْدِيٍّ نَاهِمَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ
 بَشِيرِ بْنِ نَهْيَكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَتْ عِنْدَ الرَّجُلِ امْرَأَتَانِ فَلَمْ
 يَعْدِلْ بَيْنَهُمَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَشَقُّهُ سَاقِطٌ وَإِنَّمَا
 اسْتَدَّ هَذَا الْحَدِيثُ هَمَامُ بْنُ يَحْيَى عَنْ قَتَادَةَ وَرَوَاهُ
 هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ كَانَ يَقَالُ وَلَا نَعْرِفُ
 هَذَا الْحَدِيثَ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ هَمَامٍ.

۷۷۷: باب مشرك میاں بیوی

میں سے ایک مسلمان ہو جائے تو؟

۱۱۳۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَهَذَا قَالَا أَبُو مُعَاوِيَةَ
 عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عُمَرُو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ
 أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ ابْنَتَهُ زَيْنَبَ
 عَلَى أَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ بِمَهْرٍ جَدِيدٍ وَنِكَاحٍ جَدِيدٍ
 هَذَا حَدِيثٌ فِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا
 الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا أَسْلَمَتْ قَبْلَ
 زَوْجِهَا ثُمَّ أَسْلَمَ زَوْجُهَا وَهِيَ فِي الْعِدَّةِ أَنَّ زَوْجَهَا
 أَحَقُّ بِهَا مَا كَانَتْ فِي الْعِدَّةِ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ
 وَلَا وَرَاعِيٍّ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدُ وَاسْحَقُ.

۱۱۴۰: حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

۱۱۳۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی شخص کی دو بیویاں ہوں اور وہ ان کے درمیان انصاف اور عدل نہ کرتا ہو تو وہ قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس کے بدن کا آدھا حصہ مفلوج ہوگا۔ یہ حدیث ہمام بن یحییٰ، قتادہ سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔ ہشام دستوائی قتادہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ ایسا کیا جاتا تھا۔ ہمیں یہ حدیث مرفوعاً صرف ہمام کی روایت سے معلوم ہے۔

۱۱۳۹: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو دوبارہ ابو عباس بن ربیع رضی اللہ عنہ کے نکاح میں دیا اور نیا مہر مقرر کیا۔ اس حدیث کی سند میں کلام ہے۔ اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ اگر بیوی شوہر سے پہلے اسلام لے آئے اور اس کے بعد عورت کی عرت ہی کے دوران شوہر بھی مسلمان ہو جائے تو اس مدت میں وہی شوہر اپنی بیوی کا زیادہ مستحق ہے۔ امام مالک بن انس، اوزاعی، شافعی، احمد اور اسحق کا یہی قول ہے۔

۱۱۴۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول

بِهَا ابْنُ مَسْعُودٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْجَرَّاحِ.

آپؓ نے فیصلہ کیا ہے۔ اس پر حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بہت خوش ہوئے اس باب میں حضرت جرّاحؓ سے بھی روایت ہے۔

۱۱۴۳: ہم سے روایت کی حسن بن علی خلال نے انہوں نے یزید بن ہارون سے اور عبدالرزاق سے دونوں نے سفیان سے انہوں نے منصور سے اسی کی مثل۔ حدیث ابن مسعودؓ صحیح ہے اور انہی سے کئی سندوں سے مروی ہے۔ بعض صحابہ کرامؓ اور دیگر علماء کا اسی پر عمل ہے۔ سفیان ثوریؒ، احمدؒ اور اسحقؒ کا یہی قول ہے۔ بعض صحابہ کرامؓ جن میں علی بن ابی طالبؓ، زید بن ثابتؓ، ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ بھی شامل ہیں نے فرمایا جب کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کرے اور مہر مقرر نہ کیا جائے تو جماع سے پہلے فوت ہونے کی صورت میں اس عورت کا میراث میں تو حصہ ہے لیکن مہر نہیں البتہ عدت گزارے گی۔ امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اگر بروء بنت واشقؓ والی حدیث ثابت بھی ہو جائے تو بھی حجت وہی بات ہوگئی جو نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے۔ امام شافعیؒ سے مروی ہے کہ وہ مصر میں گئے تو انہوں نے اپنے قول سے رجوع کر لیا تھا اور بروء بنت واشقؓ کی حدیث پر عمل کرنے لگے تھے۔

۱۱۴۳: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَائِيْدُ ابْنِ هَارُونَ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ نَحْوَهُ حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ غَيْرُ وَجْهِ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَبِهِ يَقُولُ الثَّوْرِيُّ وَاحْمَدُ وَإِسْحَاقُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَيَزِيدُ بْنُ ثَابِتٍ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ عُمَرَ إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا حَتَّى مَاتَ قَالُوا لَهَا الْمِيرَاثُ وَلَا صَدَاقَ لَهَا وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَقَالَ لَوْ ثَبِتَ حَدِيثُ بَرُوعِ بِنْتِ وَاشِقٍ لَكَانَتْ الْحُجَّةُ فِيهَا رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى عَنِ الشَّافِعِيِّ أَنَّهُ رَجَعَ بِمَضْرُوعٍ عَنْ هَذَا الْقَوْلِ وَقَالَ بِحَدِيثِ بَرُوعِ بِنْتِ وَاشِقٍ.

خلاصۃ الابواب: اگر بیوی مسلمان ہو جائے اور شوہر کافر ہو تو حنفیہ کے نزدیک شوہر پر اسلام پیش کیا جائے گا اگر وہ اسلام قبول کر لے تو بیوی اسی کی ہوگی اگر انکار کر دے تو اس کے انکار کے سبب نکاح فسخ ہو جائے گا۔ حدیث باب میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی صاحبزادی زینبؓ کو ان کے شوہر ابوالعاص کے پاس چھ سال کے بعد لوٹایا جبکہ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ چار سال بعد لوٹایا اور بعض سے معلوم ہوتا ہے کہ دو سال بعد لوٹایا اس طرح روایات میں تعارض ہو جاتا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ دراصل ابوالعاص غزوہ بدر کے موقع پر قیدی بنا کر لائے گئے، یعنی ہجرت کے دو سال اور اس وعدے پر چھوڑے گئے کہ حضرت زینبؓ کو مکہ مکرمہ سے بھیج دیں گے چنانچہ ابوالعاص نے بھیج دیا پھر ہجرت کے چار سال بعد ابوالعاص دوبارہ گرفتار کئے گئے جس کا واقعہ یہ ہوا کہ قریش کے اموال تجارت لے کر شام گئے تجارتی سفر سے واپسی کے وقت آنحضرت ﷺ کے ایک فوجی دستے سے سامنا ہوا جس نے ان کا سامان تجارت اپنے قبضے میں لے لیا انہوں نے رات کے وقت بھاگ کر حضرت زینبؓ کے پاس پناہ لی۔ حضور ﷺ نے اس امان کو باقی رکھا پھر آپ ﷺ کی خواہش پر مسلمانوں نے ان کا سارا مال ان کو واپس کر دیا یہ مکہ مکرمہ چلے آئے قریش کو ان کی امانتیں لوٹا دیں پھر مکہ ہی میں مشرف باسلام ہوئے اور ۶ھ میں ہجرت کی اس موقع پر آنحضرت ﷺ نے اپنی صاحبزادی کو ان کے حوالہ کر دیا۔ اس واقعہ کو پیش نظر رکھ کر روایات میں تطبیق دی جائے گی۔

أَبْوَابُ الرِّضَاعِ

رضاعت (دودھ پلانے) کے ابواب

۷۷۹: بَابُ مَا جَاءَ يَحْرُمُ مِنَ الرِّضَاعِ

۷۷۹: باب نسب سے حرام رشتے

مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ

رضاعت سے بھی حرام ہوتے ہیں

۱۱۴۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا سَمْعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَاعِلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ مِنَ الرِّضَاعِ مَا حَرَّمَ مِنَ النَّسَبِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأُمِّ حَبِيبَةَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۱۱۴۴: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جو رشتے نسب سے حرام کئے ہیں وہی رشتے رضاعت سے بھی حرام کئے ہیں۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ، ابن عباسؓ، ام حبیبہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۱۴۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نَامَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ح وَنَا اسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَامَعْنُ نَامَالِكُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ مِنَ الرِّضَاعَةِ مَا حَرَّمَ مِنَ الْوِلَادَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَحَدِيثٌ عَلِيٌّ حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ عَامَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لَا نَعْلَمُ بَيْنَهُمْ فِي ذَلِكَ اخْتِلَافًا.

۱۱۴۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے رضاعت سے بھی وہی رشتے حرام کئے ہیں جو ولادت (یعنی نسب) سے حرام کئے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دیگر اہل علم کا اسی پر عمل ہے اور اس مسئلہ میں علماء کا اتفاق ہے۔

خلاصۃ الباب: اس حدیث پر متفق علیہ طور پر عمل ہے کہ جو رشتہ نسب میں حرام ہے وہ رشتہ رضاعت میں بھی حرام ہے البتہ کتب حنفیہ میں متعدد رشتوں کو مستثنیٰ کیا گیا ہے۔ (۲) مضہ اسم ہے مَصْ یَمُص سے ماخوذ ہے یعنی چونسا جو بچہ کا فعل ہے جبکہ ”املاخ“ داخل کرنے کے معنی میں ہے جو دودھ پلانے والی کا فعل ہے۔ رضاعت کی ہر مقدار حرام کرنے والی ہے قلیل ہو یا کثیر ہو۔ امام ابو حنیفہؒ اور ان کے اصحاب امام مالک، سفیان ثوریؒ، امام احمدؒ کی مشہور روایت بھی اس کے مطابق ہے صحابہ میں سے حضرت علیؓ، ابن مسعودؓ، ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ کا یہی قول ہے۔ ان کے دلائل قرآن کریم میں سورہ نساء کی آیت ۴/۲۳ اور احادیث نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام ہیں جہاں تک حدیث باب کا تعلق ہے وہ حضرت علیؓ کی روایت سے منسوخ ہے۔ یہاں آپ ﷺ نے بطور احتیاط علیحدگی کا حکم دیا، چنانچہ بخاری شریف میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جب ایک بات کہہ کر شبہ پیدا کر دیا گیا تو اب بیوی کو نکاح میں کیسے رکھو گے کیونکہ شبہ کی کیفیت میں خوشگوار پییدائہ ہوگی۔

۷۸۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي لَبَنِ الْفَحْلِ

۱۱۳۶: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَابُنْ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ غَزْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ عَمِّي مِنَ الرِّضَاعَةِ يَسْتَاذِنُ عَلَيَّ فَأَبَيْتُ أَنْ أَذِنَ لَهُ حَتَّى اسْتَأْمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَلِجْ عَلَيْكَ فَإِنَّهُ عَمُّكَ قَالَتْ إِنَّمَا أَرْضَعْتَنِي الْمَرْأَةَ وَلَمْ يُرْضَعْنِي الرَّجُلُ قَالَ فَإِنَّهُ عَمُّكَ فَلْيَلِجْ عَلَيْكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ كَرَهُوا لَبْنَ الْفَحْلِ وَالْأَصْلُ فِي هَذَا حَدِيثٍ عَائِشَةَ وَقَدْ رَحَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي لَبَنِ الْفَحْلِ وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ.

۱۱۳۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَعْلُوكٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ نَضَارٍ نَابِعٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَنْ رَجُلٍ لَهُ جَارِيَتَانِ أَرْضَعَتْ أَحَدَهُمَا جَارِيَةً وَالْأُخْرَى غُلَامًا أَبَحِلَ لِلْغُلَامِ أَنْ يَتَرَوَّجَ الْجَارِيَةَ فَقَالَ لَا اللَّفَّاحُ وَاحِدٌ وَهَذَا تَفْسِيرُ لَبَنِ الْفَحْلِ وَهَذَا الْأَصْلُ فِي هَذَا الْبَابِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَاسْحَقَ.

۷۸۱: بَابُ مَا جَاءَ لَا تُحْرِمُ

الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ

۱۱۳۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّنْعَانِيُّ نَابِعُ الْمُعْتَمِرِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَتْ سَمِعْتُ أَبَا ثَوْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحْرِمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ

۷۸۰: بَابُ دَوْدِهِ مَرْدِي طَرَفِ مَنْسُوبِ هِ

۱۱۳۶: حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ میرے پاس میرے رضاعی چچا تشریف لائے اور اندر آنے کی اجازت چاہی۔ میں نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھے بغیر انہیں اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا وہ تمہارے پاس داخل ہو سکتے ہیں کیونکہ وہ تو تمہارے چچا ہیں۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے تو عورت نے دودھ پلایا ہے مرد نے نہیں آپ ﷺ نے فرمایا انہیں چاہیے کہ وہ تمہارے پاس آ جائیں اس لیے کہ وہ تمہارے چچا ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرام و دیگر علماء کا اس پر عمل ہے کہ انہوں رضاعی رشتہ والے مرد کے سامنے ہونے کو مکروہ کہا ہے۔ بعض اہل علم نے اس کی اجازت دی ہے لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

۱۱۳۷: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ان سے سوال کیا گیا کہ ایک شخص کے پاس دو لونڈیاں ہیں۔ ان میں سے ایک نے ایک لڑکی کو اور دوسری نے ایک لڑکے کو دودھ پلایا۔ کیا اس لڑکے کے لئے وہ لڑکی حلال ہے۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا نہیں۔ کیونکہ مٹی تو ایک ہی ہے۔ (یعنی وہ شخص دونوں باندیوں کے ساتھ صحبت کرتا ہے) یہ مرد کے دودھ کی تفسیر ہے۔ اس باب میں یہی اصل ہے۔ امام احمد اور اسحقؒ کا یہی قول ہے۔

۷۸۱: بَابُ اِيَكِ يَادُوْهُوْنُ

دودھ پینے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی

۱۱۳۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ایک یادو گھونٹ دودھ پینے سے حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔ اس باب میں ام الفضلؓ، ابو ہریرہؓ، زبیرؓ، ابن زبیرؓ سے بھی روایت ہے۔ ابن زبیرؓ حضرت عائشہؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتی ہیں کہ ایک یادو گھونٹ

دودھ پینے سے رضاعت کی حرمت ثابت نہیں ہوتی۔ محمد بن دینار، ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے وہ عبد اللہ بن زبیر سے وہ زبیر سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہوئے یہ الفاظ زیادہ بیان کرتے ہیں کہ زبیر نے نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے۔ لیکن یہ غیر محفوظ ہے۔ محدثین کے نزدیک صحیح حدیث ابن ابی ملیکہ کی ہے۔ ابن ابی ملیکہ عبد اللہ بن زبیر سے وہ عائشہ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتی ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس پر بعض علماء صحابہ وغیرہم کا عمل ہے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ قرآن میں دس مرتبہ دودھ چوسنے پر رضاعت کے حکم کے متعلق آیت نازل ہوئی جو واضح ہے پھر پانچ کا حکم منسوخ ہو گیا اور پانچ دفعہ کارہ گیا جو معلوم ہے۔ پھر نبی اکرم ﷺ کی وفات ہوئی اور یہی حکم برقرار رہا کہ پانچ مرتبہ دودھ پینے سے رضاعت ثابت ہوتی ہیں۔

۱۱۴۹: ہم سے حضرت عائشہؓ کا یہ قول اسحاق بن موسیٰ انصاری نے انہوں نے معن سے انہوں نے مالک سے انہوں نے عبد اللہ بن ابوبکر سے انہوں نے عمرہ سے اور انہوں نے حضرت عائشہؓ سے نقل کیا ہے۔ حضرت عائشہؓ اور بعض ازواج مطہراتؓ کا فتویٰ بھی اسی پر ہے۔ امام شافعیؒ اور اسحاقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ امام احمدؒ قائل ہیں اس حدیث کے جو مروی ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے کہ ایک یا دو بار (دودھ) چوسنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی اور یہ بھی کہا اگر کوئی حضرت عائشہؓ (پانچ بار دودھ چوسنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی) کے قول کو اپنائے تو یہ بھی قوی ہے۔ امام احمدؒ اس مسئلے میں حکم دینے سے ڈرتے تھے۔ بعض صحابہ کرامؓ اور تابعینؓ فرماتے ہیں کہ کم اور زیادہ دونوں ہی سے رضاعت ثابت ہو جاتی ہے۔ بشرطیکہ دودھ پیٹ میں گیا ہو۔ سفیان ثوریؒ، مالکؒ، ابو زاعیؒ، ابن مبارکؒ، کعب اور اہل کوفہ کا یہی قول ہے۔

وَالزُّبَيْرُ وَابْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحْرِمُ الْمَصَّةُ وَالْمَصَّتَانِ وَرَوَى مُحَمَّدُ بْنُ دِينَارٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَ فِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ دِينَارٍ عَنِ الزُّبَيْرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَالصَّحِيحُ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ حَدِيثُ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثُ حَسَنٍ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ قَالَتْ عَائِشَةُ أَنْزَلَ فِي الْقُرْآنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ فَتُسَخَّرُ مِنْ ذَلِكَ خَمْسٌ وَصَارَ إِلَى خَمْسٍ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ فَتُؤْفَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ.

۱۱۴۹: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ نَائِمٌ نَا مَا لَكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ تَقْبِي وَبَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَإِسْحَاقُ وَقَالَ أَحْمَدُ بِحَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُحْرِمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ وَقَالَ إِنْ ذَهَبَ ذَاهَبَ إِلَى قَوْلِ عَائِشَةَ فِي خَمْسٍ رَضَعَاتٍ فَهِيَ مَذْهَبُ قَوْمٍ وَجَبَّ عَنْهُ أَنْ يَقُولَ فِيهِ شَيْئًا وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ يُحْرِمُ قَلِيلُ الرِّضَاعِ وَكَثِيرُهُ إِذَا وَصَلَ إِلَى الْجَوْفِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ ابْنِ أَنَسٍ وَالْأَوْزَاعِيِّ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَوَكَيْعٍ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ.

الْوَحْدَةُ فِي الرِّضَاعِ

میں ایک عورت کی گواہی کافی ہے

۱۱۵۰: عبد اللہ بن ابی ملیکہ، عبید بن ابی مریم سے اور وہ عقبہ بن حارث سے نقل کرتے ہیں۔ عبد اللہ کہتے ہیں میں نے یہ حدیث عقبہ سے بھی سنی ہے لیکن عبید کی حدیث مجھے زیادہ یاد ہے کہ عقبہ نے کہا میں نے ایک عورت سے نکاح کیا تو ایک سیاہ فام عورت آئی اور اس نے کہا میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ پس میں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں نے فلاں عورت سے نکاح کیا تھا کہ ایک سیاہ فام عورت آئی اور کہنے لگی کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے اور وہ جھوٹی ہے۔ عقبہ کہتے ہیں آپ ﷺ نے مجھ سے چہرہ پھیر لیا۔ میں پھر آپ ﷺ کے سامنے آیا اور عرض کیا وہ جھوٹی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیسے؟ جب کہ اس کا دعویٰ ہے کہ اس نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے تم اس عورت کو چھوڑ دو۔ حدیث عقبہ بن حارث حسن صحیح ہے۔ کئی راوی یہ حدیث ابن ابی ملیکہ سے اور وہ عقبہ بن حارث سے نقل کرتے ہیں اور اس میں عبید بن ابی مریم کا ذکر نہیں کرتے۔ پھر اس حدیث میں یہ الفاظ بھی نہیں ہیں کہ ”تم اس کو چھوڑ دو“ بعض علماء صحابہ وغیرہ کا اسی پر عمل ہے کہ رضاعت کے ثبوت کے لئے ایک عورت کی گواہی کافی ہے۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ یہ اس صورت میں کافی ہے کہ اس عورت سے قسم لی جائے۔ امام احمدؒ اداً بحق کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ ایک عورت کی گواہی کافی نہیں بلکہ زیادہ ہونی چاہئیں۔ امام شافعیؒ کا یہی قول ہے۔ عبد اللہ بن ابی ملیکہ، عبد اللہ بن عبید اللہ بن ابی ملیکہ ہیں ان کی کنیت ابو محمد ہے۔ عبد اللہ بن زبیرؓ نے انہیں طائف میں قاضی مقرر کیا تھا۔ ابن جریج کہتے ہیں کہ ابن ابی ملیکہ نے کہا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے تیس صحابیوں کو پایا ہے۔ ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نے جبارود بن معاذ سے سنا کہ وکیع کے نزدیک بھی رضاعت کے لئے ایک عورت کی گواہی کافی نہیں لیکن اگر ایک

۱۱۵۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا سَمِعَ بَنِي إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي ثَوْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ ثَنِي غَيْبُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ عُقْبَةَ قَالَ وَسَمِعْتُهُ مِنْ عُقْبَةَ وَلَكِنِّي لِحَدِيثِ غَيْبٍ أَحْفَظُ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَجَاءَتْ نَسًا امْرَأَةً سَوْدَاءَ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ فَلَانَةَ بِنْتَ فَلَانَ فَجَاءَتْ نَسًا امْرَأَةً سَوْدَاءَ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا وَهِيَ كَاذِبَةٌ قَالَ فَأَعْرَضَ عَنِّي قَالَ فَاتَيْتُهُ مِنْ قَبْلِ وَجْهِهِ فَقُلْتُ إِنَّهَا كَاذِبَةٌ قَالَ وَكَيْفَ بِهَا وَقَدْ زَعَمْتَ أَنَّهَا قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا دَعَهَا عَنْكَ حَدِيثُ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ غَيْبِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ دَعَهَا عَنْكَ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَجَازُ وَاشْهَادَةُ الْمَرْأَةِ الْوَاحِدَةِ فِي الرِّضَاعِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَجُوزُ شَهَادَةُ امْرَأَةٍ وَاحِدَةٍ فِي الرِّضَاعِ وَيُؤْخَذُ بِمِثْلِهَا وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَاسْحَاقُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ امْرَأَةٍ وَاحِدَةٍ فِي الرِّضَاعِ حَتَّى يَكُونَ أَكْثَرُ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ غَيْبِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ وَيَكْنَى أَبَا مُحَمَّدٍ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ قَدْ اسْتَقْضَاهُ عَلَى الطَّائِفِ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَذْرَكْتُ ثَلَاثِينَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ الْجَارُودَ بْنَ مُعَاذٍ يَقُولُ سَمِعْتُ وَكَيْعًا يَقُولُ لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ امْرَأَةٍ وَاحِدَةٍ فِي الرِّضَاعِ فِي الْحُكْمِ

عورت کی گواہی سے اپنی بیوی کو چھوڑ دے تو یہی عین تقویٰ ہے۔

وَيُنْفَارُ فِيهَا فِي الرِّضَاعِ.

۷۸۳: بَابُ رِضَاعَتِ كِي حَرَمَتِ

۷۸۳: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الرِّضَاعَةَ لَا تُحَرِّمُ

صرف دو سال کی عمر تک ہی ثابت ہوتی ہے

إِلَّا فِي الصَّغِيرِ دُونَ الْحَوْلَيْنِ

۱۱۵۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ غُرُورَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْرُمُ مِنَ الرِّضَاعِ إِلَّا مَا فَتَقَ الْأَمْعَاءُ فِي الثَّدْيِ وَكَانَ قَبْلَ الْفِطَامِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ الرِّضَاعَةَ لَا تُحَرِّمُ إِلَّا مَا كَانَ دُونَ الْحَوْلَيْنِ وَمَا كَانَ بَعْدَ الْحَوْلَيْنِ الْكَامِلَيْنِ فَإِنَّهُ لَا يَحْرُمُ شَيْئًا وَفَاطِمَةُ بِنْتُ الْمُنْذِرِ بِنْتُ الزُّبَيْرِ بِنْتُ الْعَوَّامِ وَهِيَ أُمُّ هِشَامِ بْنِ غُرُورَةَ.

۷۸۴: بَابُ مَا يُذْهَبُ مَذْمَةُ الرِّضَاعِ

۱۱۵۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ نَاحَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ هِشَامِ بْنِ غُرُورَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يُذْهَبُ عَنْ مَذْمَةِ الرِّضَاعِ فَقَالَ غُرَّةٌ عَبْدُ أَوَّامَةٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ هَكَذَا رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ وَحَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ غُرُورَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى سَنِينَ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ غُرُورَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَبِي حَجَّاجٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيثُ ابْنِ عُيَيْنَةَ غَيْرُ مُحْفُوظٍ وَالصَّحِيحُ مَا رَوَى هَؤُلَاءِ عَنْ هِشَامِ بْنِ غُرُورَةَ عَنْ أَبِيهِ وَهِشَامُ بْنُ غُرُورَةَ يُكْنَى أَبَا الْمُنْذِرِ وَقَدْ أَدْرَكَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَقَالَ مَعْنَى

۱۱۵۲: حَجَّاجُ بْنُ حَجَّاجِ الْأَسْلَمِيُّ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ میرے ذمے سے دودھ پینے کا حق کیسے ادا ہو سکتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ایک غلام یا لونڈی۔ (یعنی ایک غلام یا لونڈی دودھ پلانے والی کو دے دو تو حق ادا ہو گیا) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ یحییٰ بن سعید قطان، حاتم بن اسماعیل اور کئی راوی ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے وہ حجاج بن حجاج سے اور وہ اپنے والد سے یہ حدیث اسی طرح مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔ سفیان بن عیینہ ہشام سے وہ اپنے والد سے وہ حجاج بن ابی حجاج سے وہ اپنے والد سے وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کے مثل حدیث نقل کرتے ہیں۔ حدیث ابن عیینہ غیر محفوظ ہے۔ صحیح وہی ہے جو کئی راوی ہشام سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ ہشام بن عروہ کی کنیت ابو منذر ہے۔ اور ان کی جابر بن عبد اللہ سے ملاقات ہوئی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ”مَا يُذْهَبُ عَنْ مَذْمَةِ الرِّضَاعِ“ کا مطلب یہ

ہے کہ کوئی ایسی چیز ہے جو دودھ پلانے کے حق کو ادا کر دیتی ہے۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا۔ اگر تم اپنی دودھ پلانے والی کو غلام یا باندی دے دو۔ تو اس کا حق ادا ہو جاتا ہے۔ ابو طفیل سے منقول ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک عورت آئی آپ ﷺ نے ان کے لئے ایک چادر بچھادی تو وہ اس پر بیٹھ گئیں پھر جب وہ چلی گئیں تو لوگ کہنے لگے کہ وہ خاتون آپ ﷺ کی رضاعی ماں ہیں (یعنی حضرت حلیمہ)

۷۸۵: باب شادی شدہ لونڈی کو آزاد کرنا

۱۱۵۳: حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ بریرہ کے شوہر غلام تھے نبی اکرم ﷺ نے انہیں نکاح باقی رکھنے یا نہ رکھنے کا اختیار دے دیا تو انہوں نے خاوند سے علیحدگی اختیار کر لی۔ اگر ان کے شوہر آزاد ہوتے تو نبی اکرم ﷺ انہیں اختیار نہ دیتے۔

۱۱۵۴: ہم سے روایت کی نہاد نے انہوں نے ابو معاویہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ بریدہ کا شوہر آزاد تھا اور آپ ﷺ نے بریدہ کو اختیار دیا۔ حدیث عائشہ حسن صحیح ہے۔ ہشام بن عروہ بھی اپنے والد سے اور وہ حضرت عائشہ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں کہ بریرہ کا شوہر غلام تھا۔ عکرمہ ابن عباس کے حوالے سے کہتے ہیں کہ انہوں نے بریرہ کے شوہر کو دیکھا وہ غلام تھا اور اسے مغیث کہتے تھے۔ ابن عمر سے بھی اسی طرح منقول ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک اسی حدیث پر عمل ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر باندی کو آزاد کیا جائے اور وہ کسی آزاد شخص کے نکاح میں ہو تو اسے اختیار نہیں لیکن اگر غلام کے نکاح میں ہو تو اسے اختیار ہے۔ امام شافعی احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔ کئی راوی اعمش سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے اور وہ حضرت عائشہ سے یہ بھی نقل کرتے ہیں کہ بریرہ کا شوہر آزاد تھا اور آپ ﷺ نے اسے اختیار دیا تھا۔ ابو عوانہ یہ حدیث اعمش سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے اور وہ حضرت عائشہ سے بریدہ کا

قَوْلُهُ مَا يَذْهَبُ عَنِّي مَذْمَةُ الرِّضَاعِ يَقُولُ إِنَّمَا يَعْطِي ذِمَامَ الرِّضَاعَةِ وَحَقَّهَا يَقُولُ إِذَا أُعْطِيَ الْمُرْصُعةُ عَبْدًا أَوْ أَمَةً فَقَدْ قُضِيَ ذِمَامُهَا وَيُرَوَّى عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِداءً فَقَعَدْتُ عَلَيْهِ فَلَمَّا ذَهَبْتُ قِيلَ هَذِهِ كَانَتْ أَرْضَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۷۸۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَمَةِ تُعْتَقُ وَلَهَا زَوْجٌ

۱۱۵۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَاجِرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ عَبْدًا فَخَيَّرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَلَوْ كَانَ حُرًّا لَمْ يُخَيَّرَهَا.

۱۱۵۴: حَدَّثَنَا هُنَّادُ بْنُ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ حُرًّا فَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ هَكَذَا رَوَى هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ عَبْدًا وَرَوَى عِكْرَمَةُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَأَيْتُ زَوْجَ بَرِيرَةَ وَكَانَ عَبْدًا يُقَالُ لَهُ مُغِيثٌ وَهَكَذَا رَوَى عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالُوا إِذَا كَانَتِ الْأَمَةُ تَحْتَ الْحُرِّ فَأُعْتِقَتْ فَلَا خِيَارَ لَهَا وَإِنَّمَا يَكُونُ لَهَا الْخِيَارُ إِذَا أُعْتِقَتْ وَكَانَتْ تَحْتَ عَبْدٍ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدُ وَاسْتَحَقَّ وَرَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ حُرًّا فَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى أَبُو عَوَانَةَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ فِي قِصَّةِ بَرِيرَةَ قَالَ الْأَسْوَدُ

قصہ نقل کرتے ہیں۔ اسود کہتے ہیں کہ بریدہ کا شوہر آزاد تھا۔ بعض علماء تابعین اور ان کے بعد کے علماء کا اسی پر عمل ہے۔ سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا بھی یہی قول ہے۔

۱۱۵۵: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ بریرہ جب آزاد کی گئیں تو ان کا خاوند بنو مغیرہ کا سیاہ فام غلام تھا۔ اللہ کی قسم ایسے لگتا ہے کہ وہ مدینہ کی گلیوں میں میرے سامنے پھر رہا ہے۔ اس کی داڑھی آنسوؤں سے تر ہے اور وہ بریرہ کو راضی کر رہے ہیں تاکہ وہ اسے اختیار کرے لیکن بریرہ نے ایسا نہیں کیا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ سعید بن ابی عروبہ سے مراد سعید بن مہران ہیں۔ ان کی کنیت ابو النضر ہے۔

۷۸۶: باب لڑکا صاحب فراش کے لئے ہے

۱۱۵۶: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اولاد صاحب فراش (یعنی شوہر یا باندی کے مالک) کے لئے ہے اور زانی کے لئے پتھر ہیں۔ اس باب میں حضرت عمرؓ، عثمانؓ، عائشہؓ، ابوامامہؓ عمرو بن خارجہؓ، عبد اللہ بن عمروؓ براء بن عازبؓ اور زید بن ارقمؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ زہری یہ حدیث سعید بن مسیب اور ابوسلمہؓ سے اور وہ ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے۔

۷۸۷: باب مرد کسی عورت کو

دیکھے اور وہ اسے پسند آجائے

۱۱۵۷: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک عورت کو دیکھا تو اپنی بیوی زینبؓ کے پاس داخل ہوئے اور اپنی حاجت پوری کی (یعنی محبت کی) پھر باہر نکلے اور فرمایا عورت جب سامنے آتی ہے تو شیطان کی صورت میں آتی ہے۔ پس اگر تم میں سے کوئی کسی عورت کو دیکھے اور اسے اچھی لگے تو چاہیے کہ وہ اپنی بیوی کے پاس آجائے کیونکہ اس کے

وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ.

۱۱۵۵: حَدَّثَنَا هَذَا نَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَيُّوبَ وَقَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ زَوْجَ بَرِيرَةَ كَانَ عَبْدًا اسْوَدَ لِبَنِي الْمُغِيرَةِ يَوْمَ اغْتَقَتْ بَرِيرَةَ وَاللَّهُ لَكَائِي بِهِ فِي طُرُقِ الْمَدِينَةِ وَنَوَاحِيهَا وَإِنْ دُمُوعُهُ لَتَسِيلُ عَلَى لَحْيَتِهِ يَتَرَصَّاهَا لِيَتَخَارَهُ فَلَمْ تَفْعَلْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَسَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ هُوَ سَعِيدُ بْنُ مَهْرَانَ وَيَكْنَى أَبَا النُّضَرِ.

۷۸۶: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْوَلَدَ لِلْفِرَاشِ

۱۱۵۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَاسُفِيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَائِشَةَ وَأَبِي أُمَامَةَ وَعَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو وَابْنِ بَرَاءٍ وَابْنِ عَازِبٍ وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ.

۷۸۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ

يَرَى الْمَرْأَةَ فَتَعْجِبُهُ

۱۱۵۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ اللَّهِ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَلِيُّ نَاهِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ الدُّسْتَوَائِيُّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى امْرَأَةً فَدَخَلَ عَلَى زَيْنَبَ فَقَضَى حَاجَتَهُ وَخَرَجَ وَقَالَ إِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا أَقْبَلَتْ أَقْبَلْتُ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ فَإِذَا رَأَى أَحَدَ كُمْ امْرَأَةً فَأَعْجَبَتْهُ فَلْيَاثِ أَهْلُهُ

پاس بھی وہی چیز ہے جو اس (دوسری) کے پاس ہے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت جابرؓ کی حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہشام بن ابی عبداللہ، دستوائی کے دوست اور سنہر کے بیٹے ہیں۔

۷۸۸: باب بیوی پر شوہر کے حقوق

۱۱۵۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں کسی کو کسی دوسرے کے لئے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔ اس باب میں معاذ بن جبل، سراقہ بن مالک بن جشم عاتشہ، ابن عباس، عبداللہ بن ابی اوفی، طلق بن علی، ام سلمہ، انس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس سند سے حسن غریب ہے۔ یعنی محمد بن عمرو کی ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے اور ان کی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے۔

۱۱۵۹: حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب شوہر بیوی کو اپنی حاجت (یعنی صحبت) کے لئے بلائے تو اسے اس کے پاس جانا چاہیے اگرچہ وہ تنور پر ہی کیوں نہ ہو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۱۶۰: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت اس حال میں مرے کہ اس کا خاوند اس سے راضی ہو وہ جنت میں داخل ہوگی۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۷۸۹: عورت کے حقوق خاوند پر

۱۱۶۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمانوں میں سے کامل ترین ایمان والا وہ ہے جو اخلاق میں سب سے بہتر ہے اور تم میں سے بہترین

فَإِنَّ مَعَهَا مِثْلَ الَّذِي مَعَهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثُ حَسَنٍ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَهَشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ هُوَ صَاحِبُ الدُّسْتَوَائِي هُوَ هَشَامُ بْنُ سَنَبِرٍ.

۷۸۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي حَقِّ الزَّوْجِ عَلَى الْمَرْأَةِ

۱۱۵۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ النَّضْرِيُّ شَمِيلٌ نَا مُحَمَّدَ بْنَ عُمَرَ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كُنْتُ امْرَأًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَسَرَّاقَةَ بِنِ مَالِكِ بْنِ جُعْفٍ وَعَائِشَةَ وَابْنَ عَبَّاسٍ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى وَطَلْقَ بْنَ عَلِيٍّ وَأُمَّ سَلَمَةَ وَابْنَ عُمَرَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثُ حَسَنٍ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدَ بْنَ عُمَرَ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

۱۱۵۹: حَدَّثَنَا هَذَا نَا مَلَا زَمَ بْنَ عُمَرَ وَثَنِي عَبْدَ اللَّهِ بْنُ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ أَبِيهِ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا الرَّجُلُ دَعَا زَوْجَتَهُ لِحَاجَتِهِ فَلْتَأْتِهِ وَإِنْ كَانَتْ عَلَى التَّنَوُّرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۱۱۶۰: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْكُوفِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبِي نَضْرٍ عَنْ مُسَاوِرِ بْنِ الْحَمِيرِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيُّمَا امْرَأَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۷۸۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَرْأَةِ عَلَى زَوْجِهَا

۱۱۶۱: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ وَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لوگ وہ ہیں جو اپنی عورتوں کے حق میں اچھے ہیں۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے حدیث ابو ہریرہؓ حسن صحیح ہے۔

۱۱۶۲: سلمان بن عمرو بن احوں کہتے ہیں کہ ان کے والد نے انہیں بتایا کہ حجۃ الوداع کے موقع پر وہ بھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ ﷺ نے اللہ کی حمد و ثناء بیان کی اور وعظ و نصیحت فرمائی۔ راوی نے یہ حدیث بیان کرتے ہوئے ایک واقعہ بیان کیا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خبردار میں تمہیں عورتوں کے حق میں بھلائی کی نصیحت کرتا ہوں اس لئے کہ وہ تمہارے پاس قید ہیں اور تم ان پر اس کے علاوہ کوئی اختیار نہیں رکھتے کہ ان سے صحبت کرو۔ البتہ یہ کہ وہ کھلم کھلا بے حیائی کی مرتکب ہوں۔ تو انہیں اپنے بستر سے الگ کر دو اور ان کی معمولی پٹائی کرو۔ پھر اگر وہ تمہاری بات ماننے لگیں تو انہیں تکلیف پہنچانے کے راستے تلاش نہ کرو۔ جان لو کہ تمہارا تمہاری بیویوں پر اور ان کا تم پر حق ہے تمہارا ان پر حق یہ ہے کہ وہ تمہارے بستر پر ان لوگوں کو نہ بٹھائیں جنہیں تم ناپسند کرتے ہو بلکہ ایسے لوگوں کو گھر میں بھی داخل نہ ہونے دیں اور ان کا تم پر یہ حق ہے کہ تم انہیں بہترین کھانا اور بہترین لباس دو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ”عَوَانِ عِنْدَكُمْ“ کے معنی یہ ہیں کہ وہ تمہارے پاس قیدی نہیں۔

أَكْمَلَ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنَهُمْ خُلُقًا وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۱۶۲: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَالِ الْحُسَيْنِ ابْنِ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ شَيْبِ بْنِ عَرَفَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْأَخْوَصِ قَالَ ثَبِي أَبُو أَنَّهُ شَهِدَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَذَكَرُوا وَعَظَ فَذَكَرَ فِي الْحَدِيثِ قِصَّةً فَقَالَ لَا وَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرَ أَفْئَمَةٍ هُنَّ عَوَانٌ عِنْدَكُمْ لَيْسَ تَمْلِكُونَ مِنْهُنَّ شَيْئًا غَيْرَ ذَلِكَ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَنَّ بِفَاحِشَةٍ مُبِينَةٍ فَإِنْ فَعَلْنَ فَأَهْجَرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبْرِحٍ فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا إِلَّا أَنْ لَكُمْ عَلَى نِسَاءٍ كُمْ حَقًّا وَلِنِسَاءٍ كُمْ عَلَيْكُمْ حَقًّا فَأَمَّا حَقُّكُمْ عَلَى نِسَاءٍ كُمْ فَلَا يُوْطِئَنَّ فُرُشَكُمْ مَنْ تَكْرَهُونَ وَلَا يَأْذَنَنَّ فِي بُيُوتِكُمْ لِمَنْ تَكْرَهُونَ إِلَّا وَحَقُّهُنَّ عَلَيْكُمْ أَنْ تُحْسِنُوا إِلَيْهِنَّ فِي كِسْوَتِهِنَّ وَطَعَامِهِنَّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَمَعْنَى قَوْلِهِ عَوَانٌ عِنْدَكُمْ يَعْنِي أَسْرَى فِي أَيْدِيكُمْ.

۷۹۰: باب عورتوں کے

پیچھے سے صحبت کرنا حرام ہے

۱۱۶۳: حضرت علی بن طلحہؓ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی، نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم میں سے کوئی کسی وقت جنگل میں ہوتا ہے۔ جہاں پانی کی قلت ہوتی ہے وہاں اس کی ہوا خارج ہو جاتی ہے تو وہ کیا کرے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کی ہوا خارج ہو تو وہ وضو کرے اور عورتوں کے پیچھے یعنی دبر میں

۷۹۰: باب مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ اتِّبَانِ

النِّسَاءِ فِي أَذْبَارِهِنَّ

۱۱۶۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَهَنَّا ذَقَالَا نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمِ الْأَخْوَلِ عَنْ عِيْسَى بْنِ حِطَّانٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ أَتَى أَعْرَابِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجُلُ مَنَافِكُونُ فِي الْفَلَاةِ فَتَكُونُ مِنْهُ الرُّوَيْحَةُ وَيَكُونُ فِي الْمَاءِ قَلَّةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا فَسَّاحَكُمْ فَلْيَتَوَضَّأُوا وَلَاتَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَعْجَازِهِنَّ

جامع نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ حق بات کہنے سے حیا نہیں فرماتا۔ اس باب میں حضرت عمرؓ، خزیمہ بن ثابتؓ، ابن عباسؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت علی بن طلحہؓ کی حدیث حسن ہے (امام ترمذی کہتے ہیں) میں نے امام بخاریؒ سے سنا وہ فرماتے ہیں میں علی بن طلحہؓ کی نبی اکرم ﷺ سے اس حدیث کے علاوہ کوئی حدیث نہیں جانتا اور میں طلحہ بن علیؓ کی بھی یہ روایت نہیں پہچانتا۔ گویا امام بخاریؒ کے خیال میں یہ کوئی دوسرے صحابی ہیں۔ کتب نے بھی یہ حدیث روایت کی ہے۔

۱۱۶۳: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سے کسی کی ہوا خارج ہو تو وضو کرے اور عورتوں کے پیچھے سے بدفعی نہ کرو۔ یہ علیؓ، حضرت علی بن طلحہؓ ہیں۔

۱۱۶۵: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) اس شخص کی طرف (نظر رحمت) سے نہیں دیکھے گا جو کسی مرد یا عورت سے غیر فطری عمل کرے (یعنی پیچھے سے جماع کرے) یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۷۹۱: باب عورتوں کو

بناؤ سنگھار کر کے نکلنا منع ہے

۱۱۶۶: نبی اکرم ﷺ کی خادمہ حضرت میمونہ بنت سعدؓ سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خاوند کے سوا دوسروں کے لئے زینت کے ساتھ نازخے سے چلنے والی عورت اس طرح ہے جیسے قیامت کی تاریکی جس میں کوئی روشنی نہ ہو۔ اس حدیث کو ہم صرف موسیٰ بن عبیدہ کی روایت سے پہچانتے ہیں اور موسیٰ بن عبیدہ کو حفظ کے اعتبار سے ضعیف قرار دیا گیا ہے۔ لیکن وہ سچے ہیں۔ شعبہ اور ثوری ان سے روایت کرتے ہیں۔ بعض راوی یہ حدیث موسیٰ بن عبیدہ ہی سے غیر مرفوع بھی نقل کرتے ہیں۔

فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَخُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثُ عَلِيِّ بْنِ طَلْحَةَ حَدِيثُ حَسَنٍ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ لَا أَعْرِفُ لِعَلِيِّ بْنِ طَلْحَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ الْوَاحِدِ وَلَا أَعْرِفُ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ حَدِيثِ طَلْحَةَ بْنِ عَلِيٍّ السَّحْمِيِّ وَكَانَهُ رَأَى أَنَّ هَذَا رَجُلٌ أَخْرَجَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى وَكَيْفَ هَذَا الْحَدِيثُ.

۱۱۶۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا أَنَا وَكَيْفَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ وَهُوَ ابْنُ سَلَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَسَا أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَعْجَازِهِنَّ وَعَلِيٌّ هَذَا هُوَ عَلِيُّ بْنُ طَلْحَةَ.

۱۱۶۵: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنِ الصُّحَّاحِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مَحْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى رَجُلٍ أَتَى رَجُلًا أَوْ امْرَأَةً فِي الدُّبُرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۷۹۱: بَاب مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

خُرُوجِ النِّسَاءِ فِي الزَّيْنَةِ

۱۱۶۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُشْرَمٍ نَاعِيسِي بْنُ يُونُسَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ سَعْدٍ وَكَانَتْ خَادِمًا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الرَّافِلَةِ فِي الزَّيْنَةِ فِي غَيْرِ أَهْلِهَا كَمَثَلِ ظُلْمَةِ يَوْمِ الْقِيَمَةِ لَا تَوْرَ لَهَا هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ وَمُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ وَهُوَ صَدُوقٌ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

۷۹۲: بَاب مَا جَاءَ فِي الْغَيْرَةِ

۱۱۶۷: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مُسْعَدَةَ تَأْسُفِيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الْحَجَّاجِ الصَّوَّافِ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَغَارُ وَالْمُؤْمِنُ يَغَارُ وَغَيْرَةُ اللَّهِ أَنْ يَأْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ عَلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثُ حَسَنٍ غَرِيبٌ وَزَوَى عَنْ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَسْمَاءَ ابْنَةِ أَبِي بَكْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْحَدِيثُ وَكَلاَ الْحَدِيثَيْنِ صَحِيحٌ وَحَجَّاجُ الصَّوَّافِ هُوَ حَجَّاجُ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ وَأَبُو عُثْمَانَ اسْمُهُ مَيْسَرَةُ وَحَجَّاجُ يُكْنَى أَبَا الصَّلْبِ وَثَقَّهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ.

۱۱۶۸: حَدَّثَنَا أَبُو عِيْسَى نَابُؤُ بَكْرِ الطَّطَارُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمَدَنِيِّ قَالَ سَأَلْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ الْقَطَّانَ عَنْ حَجَّاجِ الصَّوَّافِ فَقَالَ هُوَ قَطْنٌ كَيْسٌ.

۷۹۳: بَابُ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ تُسَافِرَ الْمَرْأَةُ وَحْدَهَا ۱۱۶۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَابُؤُ مَعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تَوُفُّ بِأَلَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُسَافِرُ سَفَرًا يَكُونُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَصَاعِدًا إِلَّا وَمَعَهَا أَبُو هَا أَوْ أَخُو هَا أَوْ زَوْجُهَا أَوْ ابْنُهَا أَوْ ذُو مَحْرَمٍ مِنْهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَزَوَى عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا تُسَافِرُ امْرَأَةٌ مَسِيرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَكْرَهُونَ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تُسَافِرَ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْمَرْأَةِ إِذَا كَانَتْ مُوسِرَةً وَلَمْ يَكُنْ لَهَا مَحْرَمٌ هَلْ تَحُجُّ فَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ

۷۹۲: بَابُ غَيْرَتِ الْبَارِئِ فِي

۱۱۶۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بہت غیرت والا ہے اسی طرح مومن بھی غیرت مند ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو اس وقت غیرت آتی ہے جب مومن وہ کام کرے جو اس پر حرام ہے۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ اور عبد اللہ بن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہؓ حسن غریب ہے۔ یحییٰ بن کثیر بھی یہ حدیث ابوسلمہؓ سے وہ عروہ سے وہ اسماء بنت ابوبکرؓ سے اور وہ نبی ﷺ سے نقل کرتی ہیں یہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔ حجاج صواف، حجاج بن ابوعثمان ہیں ان کا نام میسرہ ہے۔ حجاج کی کنیت ابوصلت ہے یحییٰ بن سعید قطان نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔

۱۱۶۸: روایت کی علی بن عبد اللہ مدنی نے کہ میں نے یحییٰ بن سعید قطان سے حجاج صواف کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا وہ ذہین اور ہوشیار ہیں۔

۷۹۳: بَابُ عَوْرَتِ الْبَارِئِ فِي كَيْفَةِ سَفَرِهَا صَحِيحٌ نَهَى

۱۱۶۹: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی ایسی عورت کے لئے جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہو جائز نہیں کہ وہ تین دن یا اس سے زیادہ کا سفر اپنے والد بھائی، شوہر بیٹے یا کسی محرم کو ساتھ لیے بغیر کرے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ، ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے یہ بھی منقول ہے کہ کوئی عورت ایک دن رات کا سفر محرم کے بغیر نہ کرے۔ اہل علم کا اس پر عمل ہے وہ محرم کے بغیر عورت کے سفر کو مکروہ سمجھتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی عورت حج کی استطاعت رکھتی ہو اور اس کا کوئی محرم نہ ہو تو اس کے بارے میں اہل علم کا اختلاف ہے۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ اس پر حج فرض نہیں کیونکہ محرم کا ہونا بھی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "مَنْ

اَسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا“ یعنی حج اس پر فرض ہے جس میں جانے کی استطاعت ہو اور یہ عورت استطاعت نہیں رکھتی کیونکہ اسکا کوئی محرم نہیں۔ سفیان ثوریؒ اور اہل کوفہ کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اگر راستے میں امن ہو تو وہ حج کے قافلے کے ساتھ جائے۔ امام مالک رحمہ اللہ اور شافعی رحمہ اللہ کا یہی قول ہے۔

۱۱۷۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی عورت محرم کے بغیر ایک رات و دن کا (بھی) سفر نہ کرے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۹۴: باب غیر محرم عورت کے ساتھ خلوت منع ہے ۱۱۷۱: حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ عورتوں کے پاس داخل ہونے سے پرہیز کرو۔ ایک انصاری شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ (یعنی شوہر کا باپ، بھائی اور عزیز واقارب) کے بارے میں کیا ارشاد ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا جموت موت ہے۔ اس باب میں حضرت عمرؓ جابرؓ اور عمرو بن عاصؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت عقبہ بن عامرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ عورتوں کے پاس داخل ہونے سے ممانعت کا مطلب اسی طرح ہے جیسے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص کسی تہا عورت کے پاس ہو تو تیسرا شیطان ہوتا ہے۔ ”خمو“ کے معنی خاوند کے بھائی کے ہیں گویا کہ آپ ﷺ نے دیور کو اپنی بھابھ کے پاس تہا ٹھہرنے سے منع فرمایا۔

باب ۷۹۵:

۱۱۷۲: حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جن عورتوں کے شوہر گھر وں میں موجود نہ ہوں اُن کے پاس نہ جاؤ کیونکہ شیطان تمہاری رگوں میں خون کی طرح دوڑتا ہے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ کے لئے بھی ایسا

الْعِلْمُ لَا يَجِبُ عَلَيْهَا الْحَجُّ لِأَنَّ الْمَحْرَمَ مِنَ السَّبِيلِ لِقَوْلِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ مَنْ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا فَقَالُوا إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهَا مُحْرَمٌ فَلَمْ تَسْتَطِعْ إِلَيْهِ سَبِيلًا وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا كَانَ الطَّرِيقُ آمِنًا فَإِنَّهَا تَخْرُجُ مَعَ النَّاسِ فِي الْحَجِّ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَالشَّافِعِيِّ.

۱۱۷۰: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ بِإِسْرَائِيلَ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَالِكٍ بْنِ أَنَسٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسَافِرُ الْمَرْأَةُ مَسِيرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مُحْرَمٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۷۹۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الدُّخُولِ عَلَى الْمُغَيَّبَاتِ ۱۱۷۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ نَافِلٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْدُّخُولَ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَرَأَيْتَ الْحَمُومَ قَالَ الْحَمُومُ الْمَوْتُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَعُمَرَوِ بْنِ الْعَاصِ حَدِيثُ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَإِنَّمَا مَعْنَى كَرَاهِيَةِ الدُّخُولِ عَلَى النِّسَاءِ عَلَى نَحْوِ مَا رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُونَ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا كَانَ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ وَمَعْنَى قَوْلِهِ الْحَمُومُ يُقَالُ الْحَمُومُ أَخُو الزَّوْجِ كَأَنَّهُ كَرِهَ لَهُ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا.

باب ۷۹۵:

۱۱۷۲: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَاعِيسِي بْنُ يُونُسَ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلْجُوا عَلَى الْمُغَيَّبَاتِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنْ أَحَدِكُمْ مَجْرَى الدَّمِ قُلْنَا

ہے۔ فرمایا ہاں لیکن اللہ تعالیٰ نے میری اس پردہ فرمائی اور میں اس سے محفوظ ہوں۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ بعض علماء مجاہد بن سعید کے حافظے میں کلام کرتے ہیں۔ علی بن خشرم، سفیان بن عیینہ کے حوالے سے کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے اس قول ”کہ اللہ تعالیٰ نے میری مدد کی“ کا مقصد یہ ہے کہ میں اس کے شر سے محفوظ ہو گیا ہوں۔ سفیان کہتے ہیں کہ شیطان تو اسلام نہیں لاتا۔ مغیبات مغیہ کی جمع ہے اور مغیہ اس عورت کو کہتے ہیں جس کا خاوند گھر میں موجود نہ ہو۔

باب: ۷۹۶

۱۱۷۳: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت پردہ میں رہنے کی چیز ہے۔ کیونکہ جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اسے بہکانے کے لئے موقع تلاش کرتا رہتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

باب: ۷۹۷

۱۱۷۴: حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی عورت دنیا میں اپنے خاوند کو تکلیف پہنچاتی ہے۔ تو اس کی جنت والی بیوی (حور) کہتی ہے اللہ تجھے غارت کرے۔ اپنے شوہر کو تکلیف نہ پہنچا کیونکہ وہ دنیا میں تیرا مہمان ہے اور غریب تجھے چھوڑ کر ہمارے پاس آ جائیگا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں اور اسماعیل بن عیاشؓ کی اہل شام سے منقول احادیث زیادہ درست نہیں لیکن مجاز اور عراق والوں سے وہ منکر احادیث روایت کرتے ہیں۔

خلاصۃ الایہ: دو دھرم کی طرف منسوب ہے۔ بعض صحابہ اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے کہ انہوں نے رضاعی رشتے والے مرد کے سامنے ہونے کو مکروہ جبکہ بعض اہل علم نے اس کی اجازت دی ہے۔ (۲) رضاعت کے ثبوت کے لئے ایک عورت کی گواہی کافی ہے۔ بعض علماء صحابہ کا اس پر عمل ہے جبکہ بعض اہل علم کے نزدیک ایک عورت کی گواہی کافی نہیں۔ (۳) رضاعت کی حرمت صرف دو سال تک ہی ثابت ہوتی ہے۔ اس پر صحابہ اور اہل علم کا عمل ہے۔ اولاد صاحب فراش کے لئے ہے۔ اس پر اہل علم کا عمل ہے۔ (۴) خاوند کے سوا دوسروں کے لئے زینت کرنے والی عورت پر سخت وعید۔ (۵) غیر محرم عورت کے ساتھ خلومت ممانعت۔ قابل توجہ امر یہ ہے کہ حضور نے دیور کی خاص طور پر نشان دہی فرمائی ہے جبکہ ہمارے ہاں اس رشتے کو عموماً نظر انداز کیا جاتا ہے جس کے بھیا نک نتائج ہم بھگتے رہے ہیں۔ اللہ محفوظ فرمائے۔

وَمِنْكَ قَالَ وَمِنْنِي وَلَكِنَّ اللَّهَ أَعَانَنِي عَلَيْهِ فَاسْلَمَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ تَكَلَّمْتُ بَعْضُهُمْ فِي مُجَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ وَسَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ خُشْرَمٍ يَقُولُ قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ فِي تَفْسِيرِ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنَّ اللَّهَ أَعَانَنِي عَلَيْهِ فَاسْلَمَ يَعْنِي فَاسْلَمَ آتَامُهُ قَالَ سُفْيَانُ فَالشَّيْطَانُ لَا يُسْلِمُ لَا تَلْجُوا عَلَى الْمُغِيَّاتِ وَالْمُغِيَّةُ الْمَرْأَةُ الَّتِي يَكُونُ زَوْجُهَا غَائِبًا وَالْمُغِيَّاتُ جَمَاعَةُ الْمُغِيَّةِ.

باب: ۷۹۶

۱۱۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَاعِمُ بْنُ عَاصِمٍ نَاهِلَمُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مَوْزِقٍ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ فَإِذَا خَرَجَتْ اسْتَشَرَّهَا الشَّيْطَانُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

باب: ۷۹۷

۱۱۷۴: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ نَاسِمَاعِيُّ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ بَجْرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مَرْثَةَ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تُؤْذِي امْرَأَةً زَوْجَهَا فِي الدُّنْيَا إِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ لَا تُؤْذِيهِ فَاتْلُكِ اللَّهَ فَإِنَّمَا هُوَ عِنْدَكَ ذَخِيرٌ يُوشِكُ أَنْ يُفَارِقَكَ إِنَّمَا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَرَوَاهُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنِ الشَّامِيِّينَ أَصْلَحُ وَلَهُ عَنْ أَهْلِ الْحِجَازِ وَأَهْلِ الْعِرَاقِ

أَبْوَابُ الطَّلَاقِ وَاللِّعَانِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

طَلَاقٍ أَوْ لِعَانٍ كَيْفَ بَاب

جو رسول اللہ ﷺ سے مروی ہیں

۷۹۸: باب طلاق سنت

۷۹۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي طَلَاقِ السُّنَّةِ

۱۱۷۵: حضرت یونس بن جبیر سے روایت ہے کہ میں نے ابن عمرؓ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو اپنی بیوی کو ایام حیض میں طلاق دیتا ہے۔ فرمایا تم عبد اللہ بن عمرؓ کو جانتے ہو؟ انہوں نے بھی اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دی تھی جس پر حضرت عمرؓ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا آپؐ نے انہیں رجوع کرنے کا حکم دیا۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا کیا وہ طلاق بھی گئی جائے گی؟ فرمایا: خاموش رہو۔ اگر وہ عاجز ہو اور پاگل ہو جائیں تو کیا ان کی طلاق نہیں گئی جائے گی (یعنی طلاق گئی جائے گی)

۱۱۷۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ هَلْ تَعْرِفُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ فَإِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَسَأَلَ عُمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا قَالَ قُلْتُ فَيُعْتَدُ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ قَالَ فِيهِ أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ.

۱۱۷۶: حضرت سالم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی بیوی کو ایام حیض میں طلاق دی۔ جس پر حضرت عمرؓ نے نبی اکرم ﷺ سے اس کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا انہیں رجوع کرنے کا حکم دو۔ پھر حاملہ ہونے یا حیض سے پاک ہونے کی صورت میں طلاق دیں۔ حضرت یونس بن جبیر کی ابن عمرؓ اور سالم کی اپنے والد سے مروی حدیث دونوں حسن صحیح ہیں۔ یہ دوسری حدیث حضرت ابن عمرؓ سے کئی سندوں سے مروی ہے۔ اس پر علماء صحابہ اور دیگر علماء کا عمل ہے۔ کہ طلاق سنت یہی ہے کہ ایسے طہر (یعنی پاکیزگی کے ایام) میں طلاق دی جائے جس میں جماع نہ کیا ہو۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ ایک طہر میں ایک طلاق دینا بھی سنت ہے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ طلاق

۱۱۷۶: حَدَّثَنَا هُنَّا ذَنَاوَكْنَعُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى ابْنِ طَلْعَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فِي الْحَيْضِ فَسَأَلَ عُمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرَّةً فَلْيُرَاجِعَهَا ثُمَّ لِيُطْلِقْهَا طَاهِرًا أَوْ حَامِلًا حَدِيثُ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ حَسَنٍ صَحِيحٌ وَكَذَلِكَ حَدِيثُ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ طَلَاقَ السُّنَّةِ أَنْ يُطْلَقَهَا طَاهِرًا مِنْ غَيْرِ جَمَاعٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ طَلْقَهَا ثَلَاثًا وَهِيَ طَاهِرَةٌ فَإِنَّهُ يَكُونُ لِلْسُّنَّةِ أَيْضًا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَقَالَ

سنت اسی صورت میں ہوگی۔ کہ ایک ہی طلاق دے۔ ثوری، اسحق کا یہی قول ہے۔ حاملہ عورت کو جس وقت چاہے طلاق دے۔ امام شافعی، احمد اور اسحق کا یہی قول ہے۔ بعض علماء کے نزدیک اسے ہر ماہ میں ایک طلاق دی جائے۔

۹۹: باب جو شخص اپنی بیوی

کو ”البتہ“ کے لفظ سے طلاق دے

۱۱۷۷۔ حضرت عبداللہ بن یزید بن رکانہ اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ میں نبی اکرم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے اپنی بیوی کو البتہ طلاق دی (یوں کہا تجھ پر طلاق ہے یا مطلقہ ہے البتہ) آپ نے پوچھا اس سے تمہاری مراد کتنی طلاقیں تھیں۔ میں نے کہا: ایک۔ آپ نے فرمایا اللہ کی قسم۔ میں نے کہا ہاں اللہ کی قسم۔ پس آپ نے فرمایا وہی ہوگی جو تم نے نیت کی (یعنی ایک طلاق ہی واقع ہوئی ہے) اس حدیث کو ہم صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ علماء صحابہ اور دوسرے علماء کا لفظ البتہ کے استعمال میں اختلاف ہے کہ اس سے کتنی طلاقیں واقع ہوتی ہیں حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ یہ ایک ہی طلاق ہے۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ اس سے تین طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ طلاق دینے والے کی نیت کا اعتبار ہے اگر ایک طلاق کی نیت کی ہو تو ایک اور اگر تین کی نیت ہو تو تین واقع ہوتی ہیں لیکن اگر دو کی نیت کرے تو ایک طلاق ہی واقع ہوگی۔ سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا یہی قول ہے۔ امام مالک بن انس فرماتے ہیں اگر لفظ البتہ کے ساتھ طلاق دے اور عورت سے صحبت کر چکا ہو تو تین طلاق واقع ہو جائیں گی۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ اگر ایک طلاق کی نیت ہو تو ایک واقع ہوگی اور رجوع کا اختیار باقی رہے گا اور اگر دو کی نیت ہو تو دو اور اگر تین طلاق کی نیت کرے تو تین واقع ہوں گی۔

۸۰۰: باب عورت سے کہنا کہ

بَعْضُهُمْ لَا يَكُونُ ثَلَاثًا لِلْسِّنَةِ إِلَّا أَنْ يُطَلِّقَهَا وَاحِدَةً وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَاسْحَاقَ وَقَالُوا فِي طَلَاقِ الْحَامِلِ يُطَلِّقُهَا مَتَى شَاءَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاحْمَدَ وَاسْحَاقَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُطَلِّقُهَا عِنْدَ كُلِّ شَهْرٍ تَطْلِيقَةً.

۹۹: باب مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ

يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ

۱۱۷۷: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَا قَبِيصَةُ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ رُكَّانَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَتْ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي طَلَّقْتُ أَمْرًا تَبَى الْبَتَّةَ فَقَالَ مَا أَرَدْتَ بِهَا قُلْتُ وَاحِدَةً قَالَ وَاللَّهِ قُلْتُ وَاللَّهِ قَالَ فَهُوَ مَا أَرَدْتَ هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ فِي طَلَاقِ الْبَتَّةِ فَرَوَى عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ جَعَلَ الْبَتَّةَ وَاحِدَةً وَرَوَى عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ جَعَلَهَا ثَلَاثًا وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِيهِ نِيَّةُ الرَّجُلِ إِنْ نَوَى وَاحِدَةً فَوَاحِدَةً وَإِنْ نَوَى ثَلَاثًا فَثَلَاثٌ وَإِنْ نَوَى ثِنْتَيْنِ لَمْ تَكُنْ إِلَّا وَاحِدَةً وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ وَقَالَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ فِي الْبَتَّةِ إِنْ كَانَ قَدْ دَخَلَ بِهَا فَهِيَ ثَلَاثٌ تَطْلِيقَاتٍ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ إِنْ نَوَى وَاحِدَةً فَوَاحِدَةٌ يَمْلِكُ الرَّجُلُ أَنْ يَنْتِنِ ثِنْتَيْنِ وَإِنْ نَوَى ثَلَاثًا فَثَلَاثٌ.

۸۰۰: باب مَا جَاءَ فِي

أَمْرُكَ بِيَدِكَ

۱۱۷۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ نَسْلِيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَاحِمًا ذُبْنَ زَيْدٌ قَالَ قُلْتُ لَا يُؤْبَ هَلْ عَلِمْتُ أَحَدًا قَالَ فِي أَمْرِكَ بِيَدِكَ أَنَّهَا ثَلَاثُ إِلَّا الْحَسَنَ قَالَ لَا إِلَّا الْحَسَنَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ غَفِّرْ لَنَا مَا حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ كَثِيرٍ مَوْلَى بَنِي سَمُرَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثُ قَالَ أَيُّوبُ فَلَقِيْتُ كَثِيرًا مَوْلَى بَنِي سَمُرَةَ فَسَأَلْتُهُ فَلَمْ يَعْرِفْهُ فَرَجَعْتُ إِلَى قَتَادَةَ فَخَبَرْتُهُ فَقَالَ نَسِيَ هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ حَرْبٍ عَنْ حَمَادِ بْنِ زَيْدٍ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ حَمَادِ بْنِ زَيْدٍ بِهِذَا وَإِنَّمَا هُوَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَوْفُوقٌ وَلَمْ يُعْرِفْ حَدِيثَ أَبِي هُرَيْرَةَ مَوْفُوعًا وَكَانَ عَلِيُّ بْنُ نَصْرِ حَافِظًا صَاحِبَ حَدِيثٍ وَقَدْ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي أَمْرِكَ بِيَدِكَ فَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ هِيَ وَاحِدَةٌ هُوَ قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَ هُمْ وَقَالَ عُثْمَانُ ابْنُ عَفَّانَ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ الْقَضَاءُ مَا قَضَيْتُ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا جَعَلَ أَمْرَهَا بِيَدِهَا وَطَلَّقَتْ نَفْسَهَا ثَلَاثًا وَانْكَرَ الزَّوْجُ وَقَالَ لَمْ أَجْعَلْ أَمْرَهَا بِيَدِهَا إِلَّا فِي وَاحِدَةٍ اسْتَحْلَفَ الزَّوْجُ وَكَانَ الْقَوْلُ قَوْلَهُ مَعَ يَمِينِهِ وَذَهَبَ سُفْيَانُ وَأَهْلُ الْكُوفَةِ إِلَى قَوْلِ عُمَرَ وَعَبْدُ اللَّهِ وَأَمَّا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ فَقَالَ الْقَضَاءُ مَا قَضَيْتُ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَأَمَّا إِسْحَاقُ فَذَهَبَ إِلَى قَوْلِ ابْنِ عُمَرَ.

تمہارا معاملہ تمہارے ہاتھ میں ہے
۱۱۷۸: حماد بن زید نقل کرتے ہیں کہ میں نے ایوب سے پوچھا: کیا آپ حسن کے علاوہ کسی اور شخص کو جانتے ہیں جس نے کہا کہ ”بیوی سے یہ کہنے سے کہ تمہارا معاملہ تمہارے ہاتھ میں ہے“ تین طلاق واقع ہو جاتی ہیں۔ فرمایا ”میں حسن کے سوا کسی کو نہیں جانتا۔ پھر فرمایا اے اللہ بخشش فرما۔ مجھے یہ حدیث قتادہ سے پہنچی انہوں نے ابو ہریرہؓ سے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے نقل کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا تین طلاقیں ہو گئیں۔ ایوب کہتے ہیں میں نے کثیر سے ملاقات کر کے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے اس سے لاعلمی کا اظہار کیا۔ پھر میں حضرت قتادہ کے پاس آیا اور انہیں اس بات کی خبر دی انہوں نے فرمایا کہ کثیر بھول گئے ہیں۔ یہ حدیث ہم صرف سلیمان بن حرب کی حماد بن زید سے روایت سے جانتے ہیں۔ میں نے امام بخاریؒ سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا ہم سے بھی سلیمان بن حرب، حماد بن زید سے یہی حدیث نقل کرتے ہیں۔ لیکن یہ حضرت ابو ہریرہؓ پر موقوف ہے یعنی حضرت ابو ہریرہؓ کا قول ہے۔ علی بن نصر حافظ اور صاحب حدیث ہیں۔ اہل علم کا اس مسئلے میں اختلاف ہے کہ اگر کوئی اپنی بیوی کو اختیار دیتے ہوئے یہ کہے کہ ”تیرا معاملہ تیرے ہاتھ میں ہے تو کتنی طلاقیں واقع ہوتی ہیں“ بعض علماء صحابہؓ جن میں حضرت عمرؓ اور عبد اللہ بن مسعودؓ بھی شامل ہیں کہتے ہیں کہ اس سے ایک ہی طلاق واقع ہوگی اور یہ تابعین اور ان کے بعد کے علماء میں سے کئی حضرات کا قول ہے۔ عثمان بن عفانؓ اور زید بن ثابتؓ کہتے ہیں کہ فیصلہ وہی ہوگا جو عورت کرے گی۔ ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو اختیار دے اور وہ خود کو تین طلاق دے دے تو اس صورت میں اگر خاوند کا دعویٰ ہو کہ اس نے صرف ایک ہی طلاق کا اختیار دیا تھا تو اس سے قسم لی جائے گی اور اسی کے قول کا اعتبار ہوگا۔ امام احمدؒ کا بھی یہی قول ہے۔ امام احنافؒ حضرت ابن عمرؓ کے قول پر عمل کرتے ہیں۔

۸۰۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخِيَارِ

۸۰۱: باب بیوی کو طلاق کا اختیار دینا

۱۱۷۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَاعِبُ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ نَاسِطُفَيَّانَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مُسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَيَّرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْتَرْنَا أَنَا أَفْكَانَ طَلَا قًا.

۱۱۷۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اختیار دیا تو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہنے کو اختیار کیا۔ تو کیا یہ طلاق ہوئی۔

۱۱۸۰: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الصُّحَيْحِ عَنْ عَائِشَةَ بِمِثْلِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْخِيَارِ فَرَوَى عَنْ عُمَرَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُمَا قَالَا إِنَّ اخْتَارَتْ نَفْسُهَا فَوَاحِدَةً بَائِنَةً وَرَوَى عَنْهُمَا قَالَا أَيْضًا وَاحِدَةً يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ وَإِنْ اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَلَا شَيْءَ وَرَوَى عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ إِنْ اخْتَارَتْ نَفْسُهَا فَوَاحِدَةً بَائِنَةً وَإِنْ اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَوَاحِدَةً يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ إِنْ اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَوَاحِدَةً وَإِنْ اخْتَارَتْ نَفْسُهَا فَثَلَاثٌ وَذَهَبَ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ وَالْفِقْهِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ فِي هَذَا الْبَابِ إِلَى قَوْلِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ وَأَمَّا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فَلَذَهَبَ إِلَى قَوْلِ عَلِيٍّ.

۱۱۸۰: مسروق حضرت عائشہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بیوی کو اختیار دینے کے مسئلہ میں اہل علم کا اختلاف ہے۔ حضرت عمرؓ اور عبد اللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق کا اختیار دے دے اور وہ خود کو طلاق دے دے تو ایک طلاق بائنہ ہوگی۔ ان سے یہ بھی مروی ہے کہ وہ ایک طلاق رجعی بھی دے سکتی ہے۔ لیکن اگر وہ اپنے شوہر کو اختیار کرے تو کچھ بھی نہیں۔ حضرت علیؓ سے منقول ہے کہ اگر وہ خود کو اختیار کرے گی تو ایک طلاق بائنہ اور اگر وہ اپنے شوہر کے ساتھ رہنا اختیار کرے گی تو ایک طلاق رجعی ہوگی۔ حضرت زید بن ثابتؓ کہتے ہیں کہ اگر اس نے اپنے شوہر کو اختیار کیا تو ایک اور اگر خود کو اختیار کرے گی تو تین طلاق واقع ہو جائیں گی۔ اکثر فقہاء و علماء صحابہؓ اور تابعینؓ نے اس باب میں حضرت عمرؓ اور عبد اللہ بن مسعودؓ کا قول اختیار کیا ہے۔ سفیان ثوریؒ اور اہل کوفہ بھی یہی قول ہے۔ امام احمد بن حنبلؒ حضرت علیؓ کے قول پر عمل کرتے ہیں۔

۸۰۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُطْلَقَةِ ثَلَاثًا

۸۰۲: باب جس عورت کو تین طلاقیں دی گئی ہوں اس کا

لَا سُكْنَى لَهَا وَلَا نَفَقَةٌ

نان نفقہ اور گھر شوہر کے ذمہ نہیں

۱۱۸۱: حَدَّثَنَا هَانِئٌ دَا جَرِيدٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ طَلَّقَنِي زَوْجِي ثَلَاثًا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا سُكْنَى لَكَ وَلَا نَفَقَةٌ قَالَ مُغِيرَةُ فَلَذَكَرْتُهُ لِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ قَالَ عُمَرُ لَا نَدْعُ

۱۱۸۱: حضرت شعیب کہتے ہیں کہ فاطمہ بنت قیس نے فرمایا میرے شوہر نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں مجھے تین طلاقیں دیں تو آپ ﷺ نے فرمایا تیرے لئے نہ تو گھر ہے اور نہ نفقہ۔ مغیرہ کہتے ہیں کہ میں نے جب ابراہیم سے اس حدیث کا تذکرہ کیا تو انہوں نے کہا کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا: ہم

اللہ کی کتاب اور اپنے نبی کی سنت کو ایک عورت کے قول کی وجہ سے نہیں چھوڑ سکتے۔ جس کے متعلق ہمیں یہ بھی معلوم نہ ہو کہ اسے یاد بھی ہے یا بھول گئی ہے۔ حضرت عمرؓ تین طلاق والی کو گھر اور کپڑا دیتے تھے۔ (یعنی شوہر کے ذمہ لگایا کرتے تھے)

۱۱۸۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَاهِشِيمُ نَاهِشِيْنِ وَأَسْمَاعِيلُ وَمُجَالِدٌ قَالَ هُشَيْمٌ وَنَادَاوُدُ أَيْضًا عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى فَاطِمَةَ ابْنَةِ قَيْسٍ فَسَأَلْتُهَا عَنْ قَضَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا فَقَالَتْ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا ابْنَةُ وَخَاصَمَتُهُ فِي السُّكْنَى وَالنَّفَقَةِ فَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُكْنَى وَلَا نَفَقَةً وَفِي حَدِيثِ دَاوُدَ وَأَمْرِي أَنْ أَعْتَدَ فِي بَيْتِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ وَعَطَاءُ بْنُ أَبِي رِبَاحٍ وَالشَّعْبِيُّ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَأَسْحَقُ وَقَالُوا لَيْسَ لِلْمُطَلَّغَةِ سُكْنَى وَلَا نَفَقَةٌ إِذَا لَمْ يَمْلِكْ زَوْجُهَا الرَّجْعَةَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ وَعَبْدُ اللَّهِ إِنَّ الْمُطَلَّغَةَ ثَلَاثًا لَهَا السُّكْنَى وَلَا نَفَقَةٌ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَهَا السُّكْنَى وَلَا نَفَقَةٌ لَهَا وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَاللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَالشَّافِعِيِّ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ إِنَّمَا جَعَلْنَا لَهَا السُّكْنَى بِكِتَابِ اللَّهِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَنَّ بِفَاحِشَةٍ مُبَيَّنَةٍ قَالُوا هُوَ الْبَدَاءُ أَنْ تَبْدُو عَلَى أَهْلِهَا وَاعْتَلَّ بِأَنَّ فَاطِمَةَ ابْنَةَ قَيْسٍ لَمْ يَجْعَلْ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّكْنَى لِمَا كَانَتْ تَبْدُو عَلَى أَهْلِهَا قَالَ الشَّافِعِيُّ وَلَا نَفَقَةَ لَهَا لِحَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قِصَّةِ حَدِيثِ فَاطِمَةَ ابْنَةِ قَيْسٍ .

۱۱۸۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَاهِشِيمُ نَاهِشِيْنِ وَأَسْمَاعِيلُ وَمُجَالِدٌ قَالَ هُشَيْمٌ وَنَادَاوُدُ أَيْضًا عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى فَاطِمَةَ ابْنَةِ قَيْسٍ فَسَأَلْتُهَا عَنْ قَضَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا فَقَالَتْ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا ابْنَةُ وَخَاصَمَتُهُ فِي السُّكْنَى وَالنَّفَقَةِ فَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُكْنَى وَلَا نَفَقَةً وَفِي حَدِيثِ دَاوُدَ وَأَمْرِي أَنْ أَعْتَدَ فِي بَيْتِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ وَعَطَاءُ بْنُ أَبِي رِبَاحٍ وَالشَّعْبِيُّ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَأَسْحَقُ وَقَالُوا لَيْسَ لِلْمُطَلَّغَةِ سُكْنَى وَلَا نَفَقَةٌ إِذَا لَمْ يَمْلِكْ زَوْجُهَا الرَّجْعَةَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ وَعَبْدُ اللَّهِ إِنَّ الْمُطَلَّغَةَ ثَلَاثًا لَهَا السُّكْنَى وَلَا نَفَقَةٌ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَهَا السُّكْنَى وَلَا نَفَقَةٌ لَهَا وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَاللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَالشَّافِعِيِّ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ إِنَّمَا جَعَلْنَا لَهَا السُّكْنَى بِكِتَابِ اللَّهِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَنَّ بِفَاحِشَةٍ مُبَيَّنَةٍ قَالُوا هُوَ الْبَدَاءُ أَنْ تَبْدُو عَلَى أَهْلِهَا وَاعْتَلَّ بِأَنَّ فَاطِمَةَ ابْنَةَ قَيْسٍ لَمْ يَجْعَلْ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّكْنَى لِمَا كَانَتْ تَبْدُو عَلَى أَهْلِهَا قَالَ الشَّافِعِيُّ وَلَا نَفَقَةَ لَهَا لِحَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قِصَّةِ حَدِيثِ فَاطِمَةَ ابْنَةِ قَيْسٍ .

۱۱۸۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَاهِشِيمُ نَاهِشِيْنِ وَأَسْمَاعِيلُ وَمُجَالِدٌ قَالَ هُشَيْمٌ وَنَادَاوُدُ أَيْضًا عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى فَاطِمَةَ ابْنَةِ قَيْسٍ فَسَأَلْتُهَا عَنْ قَضَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا فَقَالَتْ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا ابْنَةُ وَخَاصَمَتُهُ فِي السُّكْنَى وَالنَّفَقَةِ فَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُكْنَى وَلَا نَفَقَةً وَفِي حَدِيثِ دَاوُدَ وَأَمْرِي أَنْ أَعْتَدَ فِي بَيْتِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ وَعَطَاءُ بْنُ أَبِي رِبَاحٍ وَالشَّعْبِيُّ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَأَسْحَقُ وَقَالُوا لَيْسَ لِلْمُطَلَّغَةِ سُكْنَى وَلَا نَفَقَةٌ إِذَا لَمْ يَمْلِكْ زَوْجُهَا الرَّجْعَةَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ وَعَبْدُ اللَّهِ إِنَّ الْمُطَلَّغَةَ ثَلَاثًا لَهَا السُّكْنَى وَلَا نَفَقَةٌ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَهَا السُّكْنَى وَلَا نَفَقَةٌ لَهَا وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَاللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَالشَّافِعِيِّ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ إِنَّمَا جَعَلْنَا لَهَا السُّكْنَى بِكِتَابِ اللَّهِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَنَّ بِفَاحِشَةٍ مُبَيَّنَةٍ قَالُوا هُوَ الْبَدَاءُ أَنْ تَبْدُو عَلَى أَهْلِهَا وَاعْتَلَّ بِأَنَّ فَاطِمَةَ ابْنَةَ قَيْسٍ لَمْ يَجْعَلْ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّكْنَى لِمَا كَانَتْ تَبْدُو عَلَى أَهْلِهَا قَالَ الشَّافِعِيُّ وَلَا نَفَقَةَ لَهَا لِحَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قِصَّةِ حَدِيثِ فَاطِمَةَ ابْنَةِ قَيْسٍ .

خلاصۃ الباب : امام ابو حنیفہؒ اور امام مالکؒ کا مسلک یہ ہے کہ بیک وقت تین طلاقیں دینا حرام اور بدعت ہے۔ امام احمدؒ کی بھی ایک روایت اس کے مطابق ہے حضرات صحابہ کرامؓ میں سے حضرت عمر فاروقؓ، حضرت علیؓ حضرت ابن مسعودؓ، حضرت ابن عباسؓ اور حضرت ابن عمرؓ کا بھی یہی مسلک ہے۔ امام شافعیؒ کے نزدیک اس طرح طلاق دینا جائز ہے اب مسئلہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص ایک کلمہ کے ساتھ تین طلاقیں دے یا ایک مجلس میں دے تو کتنی واقع ہوتی ہیں تو چاروں اماموں کا مذہب یہ ہے کہ اس طرح تینوں طلاقیں واقع ہو جائیں گی اور عورت مغلطہ ہو جائے گی ان کے دلائل یہ ہیں (۱) بخاری کی روایت ہے حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں پھر اس نے دوسرا نکاح کیا اس عورت کو دوسرے شوہر نے طلاق دیدی حضور ﷺ سے سوال کیا گیا کہ یہ عورت پہلے خاوند کے لئے حلال ہوگئی؟ حضور ﷺ نے فرمایا نہیں حلال ہوئی یہاں تک کہ دوسرا شوہر اس کا شہد نہ چکھ لے جس طرح پہلے نے چکھا تھا اور بھی متعدد احادیث جہورائہ کی دلیل ہیں (۲) فقہاء کا اس پر اتفاق ہے کہ مطلقہ رجعیہ اور متبوتہ حاملہ عدت کے دوران نفقہ اور سکنی (رہائش) دونوں کی مستحق ہوتی ہے البتہ جس عورت کو بائناہ طلاق ہوئی ہو اور وہ غیر حاملہ ہو اس کا نفقہ اور رہائش بھی مطلقاً شوہر پر واجب ہے یہ مذہب امام ابو حنیفہؒ اور ان کے اصحاب کا ہے امیر المؤمنین حضرت عمر بن الخطابؓ اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا بھی یہی مسلک ہے نیز سفیان ثوریؒ ابراہیم نخعیؒ ابن شہر مہ ابن ابی لیلیٰ وغیرہ بھی اس مسلک کے قائل ہیں امام احمدؒ بن حنبلؒ اور اہل ظاہر کا مسلک یہ ہے کہ اس کے لئے نفقہ نہ سکنی (رہائش) ہے حضرت علیؓ حضرت ابن عباسؓ اور حضرت جابرؓ کی طرف بھی یہی قول منسوب ہے۔ ان کی دلیل حضرت فاطمہ بنت قیس کی روایت ہے۔ احناف کے دلائل سورہ بقرہ کی آیت ۲۳۱ کہ مطلقہ عورتوں کے لئے متاع ہے دستور کے مطابق ہے اس آیت میں متاع سے مراد نفقہ اور سکنی دونوں مراد ہیں۔ دوسری دلیل سورہ طلاق کی آیت کریمہ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ عورتوں کو اپنی طاقت اور وسعت کے مطابق رہائش دو اور ان کو تکلیف نہ پہنچاؤ۔ امام بصاص نے اس آیت سے تین طریقوں سے سکنی اور نفقہ ثابت فرمایا ہے ربی حضرت فاطمہ بنت قیس کی روایت سواس کے متعدد جوابات دئے گئے ہیں (۱) بخاری جلد ۲ صفحہ ۸۰۲ میں حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ فاطمہ بنت قیس اپنے شوہر کے گھر میں تنہا ہونے کی وجہ سے وحشت محسوس کرتی تھیں اس لئے آپ ﷺ نے ان کو حضرت عبداللہ بن ام مکتومؓ کے گھر عدت گزارنے کی اجازت دی۔ رہا نفقہ کا معاملہ تو جب سکونت ختم ہوگئی تو خرچہ بھی ختم ہو گیا۔

۸۰۳: بَابُ مَا جَاءَ لَا طَلَاقَ

۸۰۳: باب نکاح سے

پہلے طلاق واقع نہیں ہوتی

قَبْلَ النِّكَاحِ

۱۱۸۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا عَامِرُ الْأَخْوَلُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذَرُ لِابْنِ آدَمَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَلَا عِتَقَ لَهُ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَلَا طَلَاقَ لَهُ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَمُعَاذٍ وَجَابِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ حَدَّثَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو وَحَدَّثَ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ أَحْسَنُ شَيْءٍ رَوَى فِي

۱۱۸۳: عمرو بن شعيب اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ابن آدم جس چیز پر ملکیت نہیں رکھتا اس میں اس کی نذر صحیح نہیں۔ اسی طرح ایسے غلام یا باندی کو آزاد کرنا بھی صحیح نہیں جس کا وہ مالک نہیں۔ اور طلاق نہیں اس میں جس کا وہ مالک نہیں۔ اس باب میں حضرت علیؓ، معاذؓ، جابرؓ، ابن عباسؓ اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث عبداللہ بن عمرو حسن صحیح ہے۔ اس باب میں یہ صحیح حدیث ہے۔ اکثر علماء صحابہ وغیرہ کا یہی قول ہے۔ علی بن ابی طالبؓ، ابن عباسؓ، جابرؓ

بن عبد اللہ، سعید بن مسیب حسن، سعید بن جبیر، علی بن حسین، شریح^۲ اور جابر بن زید سے بھی یہی منقول ہے۔ کئی فقہاء تابعین اور شافعی کا بھی یہی قول ہے۔ حضرت ابن مسعود سے منقول ہے کہ اگر عورت یا قبیلہ کا تعین کر کے کہے (یعنی یہ کہ فلاں قبیلہ کی عورت سے نکاح کروں تو طلاق ہے) تو طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ یعنی جیسے ہی وہ نکاح کرے گا طلاق واقع ہو جائے گی۔ ابراہیم نخعی، شعبی اور دیگر اہل علم سے مروی ہے کہ کوئی وقت مقرر کرے گا تو طلاق ہو جائے گی۔ سفیان ثوری^۳ اور مالک بن انس کا یہی قول ہے۔ کہ جب کسی خاص عورت کا نام لے یا کوئی وقت مقرر کرے یا کہے اگر میں فلاں شہر کی عورت سے نکاح کروں (تو اسے طلاق ہے) ان صورتوں میں نکاح کرتے ہی طلاق واقع ہو جائے گی۔ ابن مبارک اس مسئلے میں شدت اختیار کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ایسا کرنے سے وہ عورت حرام بھی نہیں ہوتی۔ واقعہ یہ ہے کہ ابن مبارک سے کسی نے پوچھا کہ اگر کوئی شخص نکاح نہ کرنے پر طلاق کی قسم کھالے۔ یعنی کہے کہ اگر میں نے نکاح کیا تو میری بیوی کو طلاق ہے۔ پھر اسے نکاح کا خیال آیا تو کیا اس کے لئے ان فقہاء کے قول پر عمل جائز ہے جو اس کی اجازت دیتے ہیں۔ ابن مبارک نے فرمایا اگر وہ اس مسئلے میں مبتلا ہونے سے پہلے ان کے قول کو صحیح سمجھتا تھا تو اب بھی اس پر عمل کر سکتا ہے لیکن اگر پہلے اجازت نہ دینے والے فقہاء کے قول کو ترجیح دیتا تھا تو اب بھی اجازت دینے والے فقہاء کے قول پر عمل جائز نہیں۔ امام احمد فرماتے ہیں کہ اگر اس نے نکاح کر لیا تو میں اس کو بیوی چھوڑنے کا حکم نہیں دیتا۔ اسحاق^۴ فرماتے ہیں کہ میں کسی متعین قبیلہ، شہر یا عورت کے متعلق حضرت ابن مسعود کی حدیث کی بنا پر اجازت دیتا ہوں اور اگر وہ نکاح کر لے۔ تو میں نہیں کہتا کہ عورت اس پر حرام ہے۔ غیر منسوبہ عورت کے بارے میں بھی اسحاق^۵ نے وسعت دی ہے۔

۸۰۴: باب لونڈی کی طلاق دو طلاقیں ہیں

۱۱۸۴: حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

هَذَا الْبَابُ وَهُوَ قَوْلُ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ رَوَى ذَلِكَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَالْحَسَنِ وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَعَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ وَشَرِيحٍ وَجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَغَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ فُقَهَاءِ التَّابِعِينَ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَرَوَى عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ فِي الْمَنْصُوبَةِ أَنَّهَا تَطْلُقُ وَرَوَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ وَالشَّعْبِيِّ وَغَيْرِهِمْ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُمْ قَالُوا إِذَا وَقَّتْ نَزَلَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّهُ إِذَا سَمِيَ امْرَأَةً بِعَيْنِهَا أَوْ وَقَّتْ وَقْنَا أَوْ قَالَ إِنْ تَزَوَّجْتُ مِنْ كُزُرَةٍ كَذَا فَإِنَّهُ إِنْ تَزَوَّجَ فَإِنَّهَا تَطْلُقُ وَأَمَّا ابْنُ الْمُبَارَكِ فَشَدَّدَ فِي هَذَا الْبَابِ وَقَالَ إِنْ فَعَلَ لَا أَقُولُ هِيَ حَرَامٌ وَذَكَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ حَلَفَ بِالطَّلَاقِ أَنْ لَا يَتَزَوَّجَ ثُمَّ بَدَأَ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ هَلْ لَهُ رُخْصَةٌ بَأَنِّ يَأْخُذَ بِقَوْلِ الْفُقَهَاءِ الَّذِينَ رَخَّصُوا فِي هَذَا فَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ إِنْ كَانَ يَرَى هَذَا الْقَوْلَ حَقًّا مِنْ قَبْلِ أَنْ يَنْتَلِيَ بِهِدِهِ الْمَسْئَلَةَ فَلَهُ أَنْ يَأْخُذَ بِقَوْلِهِمْ فَأَمَّا مَنْ لَمْ يَرْضَ بِهِدًا فَلَمَّا ابْتَلَى أَحَبَّ أَنْ يَأْخُذَ بِقَوْلِهِمْ فَلَا أَرَى لَهُ ذَلِكَ وَقَالَ أَحْمَدُ إِنْ تَزَوَّجَ لَا امْرَأَةَ أَنْ يَفَارِقَ امْرَأَتَهُ وَقَالَ إِسْحَاقُ أَنَا أَجِيزُ فِي الْمَنْصُوبَةِ لِحَدِيثِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَإِنْ تَزَوَّجَهَا لَا أَقُولُ تَحْرُمُ عَلَيْهِ امْرَأَتُهُ وَوَسَّعَ إِسْحَاقُ فِي غَيْرِ الْمَنْصُوبَةِ.

۸۰۴: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ طَلَاقَ الْأَمَةِ تَطْلِيقَتَانِ

۱۱۸۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُورِيُّ نَابُؤُ

نے فرمایا کہ لونڈی کی طلاق دو طلاقیں ہیں اور اس کی عدت دو حیض ہے۔ محمد بن یحییٰ کہتے ہیں کہ ہم کو اس حدیث کی خبر ابو عاصم نے دی او انہوں نے مظاہر سے روایت کی اس باب میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا غریب ہے۔ ہم اسے صرف مظاہر بن اسلم کی روایت سے مرفوع جانتے ہیں اور ان کی اس کے علاوہ کوئی حدیث نہیں۔ علماء صحابہ رضی اللہ عنہم وغیرہ کا اسی حدیث پر عمل ہے۔ سفیان ثوری شافعی، احمد اور اسحق کا یہی قول ہے۔

عَاصِمٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَأَلْتُ مُظَاهِرَ بْنَ أَسْلَمٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طَلَاقُ الْأَمَةِ تَطْلِيقَتَانِ وَعِدَّتُهَا حَيْضَتَانِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَأَنَا أَبُو عَاصِمٍ نَا مُظَاهِرٌ بِهِذَا فِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثُ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُظَاهِرِ بْنِ أَسْلَمٍ وَمُظَاهِرٌ لَا نَعْرِفُ لَهُ فِي الْعِلْمِ عِنْدَ هَذَا الْحَدِيثِ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا أَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَاسْحَاقَ.

۸۰۵: باب کوئی شخص اپنے

دل میں اپنی بیوی کو طلاق دے

۱۱۸۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ میری امت کے دلوں میں آنے والے خیالات پر پکڑ نہیں کرتے جب تک زبان سے نہ نکالیں یا اس پر عمل نہ کریں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو دل میں طلاق دے تو وہ طلاق واقع نہیں ہوتی جب تک زبان سے طلاق کے الفاظ ادا نہ کرے۔

۸۰۵: بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَنْ يُحَدِّثُ

نَفْسَهُ بِطَلَاقِ امْرَأَتِهِ

۱۱۸۵. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي عَوْنَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّادَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجَاوَزَ اللَّهُ لِأُمَّتِي مَا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهَا مَا لَمْ تَكَلِّمْ بِهِ أَوْ تَعْمَلْ بِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا حَدَّثَ نَفْسَهُ بِالطَّلَاقِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا حَتَّى يَتَكَلَّمَ.

۸۰۶: باب ہنسی اور مذاق

میں بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے

۱۱۸۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین چیزیں ایسی ہیں جو نیت کے ساتھ تو واقع ہوتی ہی ہیں مذاق میں بھی واقع ہو جاتی ہیں طلاق، نکاح اور طلاق کے بعد رجوع کرنا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اس پر اہل علم صحابہ کرام وغیرہ کا عمل ہے۔ عبد الرحمن، عبد الرحمن بن حبیب بن ادرك بن ماہک ہیں

۸۰۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجَدِّ

وَالْهَزْلُ فِي الطَّلَاقِ

۱۱۸۶. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ حَاتِمٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَدْرَكٍ حَدَّثَنِي عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ مَاهِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثُ جَدُّ هُنَّ جَدُّ وَهَزْلُهُنَّ جَدُّ النِّكَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالرَّجْعَةُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرُهُمْ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ هُوَ ابْنُ حَبِيبٍ بِنِ
أَذْرَكَ وَابْنُ مَاهَكَ هُوَ يُونُسُ بْنُ مَاهَكَ .
اور میرے نزدیک ابن ماحک سے مراد یوسف بن ماحک
ہے۔

۸۰۷: باب مَا جَاءَ فِي الْخَلْعِ

۸۰۷: باب خلع کے بارے میں

۱۱۸۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَا الْفَضْلُ بْنُ
مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَهُوَ
مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ الرَّبِيعِ
بْنِ مَعْوِذٍ عَنْ عَفْرَاءَ أَنَّهَا اخْتَلَعَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَوْ أَمَرَ أَنْ تَعْتَدَ بِحَيْضَةٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ الرَّبِيعِ بِنْتِ مَعْوِذٍ
الصَّحِيحُ أَنَّهَا أَمَرَ أَنْ تَعْتَدَ بِحَيْضَةٍ .
۱۱۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَغْدَادِيُّ قَنَا
عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ نَا هِشَامُ بْنُ يُونُسَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَمْرِو
بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً ثَابِتِ
بْنِ قَيْسٍ اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ أَنْ
تَعْتَدَ بِحَيْضَةٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ
الْعِلْمِ فِي عِلَّةِ الْمُخْتَلَعَةِ فَقَالَ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ
أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ عِلَّةَ الْمُخْتَلَعَةِ
عِلَّةُ الْمُطَلَّاقَةِ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلُ الْكُوفَةِ يَقُولُ
أَحْمَدُ وَاسْحَقُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ
النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ عِلَّةُ الْمُخْتَلَعَةِ حَيْضَةٌ قَالَ
إِسْحَاقُ وَإِنْ ذَهَبَ ذَاهِبَ إِلَى هَذَا فَهُوَ مَذْهَبٌ قَوِيٌّ .
۱۱۸۷: حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا سے
روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
زمانے میں اپنے شوہر سے خلع لیا۔ پھر آپ نے انہیں حکم دیا
یا انہیں حکم کیا گیا کہ وہ ایک حیض تک عدت میں رہیں۔ اس
باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ امام
ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا کی
صحیح روایت یہ ہے کہ انہیں ایک حیض عدت گزارنے کا حکم
دیا گیا تھا۔

۱۱۸۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ثابت بن قیس کی بیوی
نے اپنے شوہر سے خلع لیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں
ایک حیض عدت گزارنے کا حکم فرمایا۔ یہ حدیث حسن غریب
ہے۔ خلع لینے والی عورت کی عدت کے بارے میں علماء کا
اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ اس کی عدت بھی مطلقہ کی
طرح ہے۔ ثوری، اہل کوفہ (احناف)، احمد اور اسحق کا یہی
قول ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک خلع لینے والی عورت کی
عدت ایک حیض ہے۔ اسحق فرماتے ہیں کہ اگر کوئی اس مسلک
پر عمل کرے تو یہی قوی مسلک ہے۔

خلاصۃ الباب: لفظ ”خلع“ سے نکلا ہے اس کے معنی اتارنے کے ہیں اور مناسبت یہ ہے کہ

قرآن کریم نے میاں بیوی کو ایک دوسرے کا لباس قرار دیا ہے اور خلع کے ذریعے ایک دوسرے سے علیحدگی لباس اتار دینے کے
مترادف ہے۔ جمہور ائمہ کے نزدیک حدیث باب میں ”حیضہ“ سے مراد جنس حیض ہے نیز یہ خبر واحد ہے نہ قرآنی سورہ بقرہ کی
آیت ۲۲۸ پ ۲۔ میں ہے طلاق والی عورتیں تین حیض تک اپنے آپ کو نکاح سے روکے رکھیں کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ جمہور ائمہ کے
ز نزدیک خلع طلاق ہے۔

۸۰۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُخْتَلَعَاتِ

۸۰۸: باب خلع لینے والی عورتیں

۱۱۸۹: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خلع لینے والی عورتیں منافق ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ اس کی سند قوی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ جو عورت بغیر عذر کے اپنے شوہر سے خلع حاصل کرے گی وہ جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھ سکے گی۔

۱۱۸۹: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا مُرَاجِمُ بْنُ ذَوَادِنٍ عَلِيَّةٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ لَيْثٍ عَنْ أَبِي الْخَطَّابِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْمُخْتَلَعَاتُ هُنَّ الْأُمْنَاءُ فَقَاتِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِي وَرَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ اخْتَلَعَتْ مِنْ غَيْرِ بَأْسٍ لَمْ تَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ.

۱۱۹۰: ہم سے یہ حدیث روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے عبد الوہاب ثقفی سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابی قلابہ سے انہوں نے اپنی دادی سے انہوں نے ثوبان سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو عورت اپنے شوہر سے بغیر عذر کے طلاق لیتی ہے وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پاسکے گی۔ یہ حدیث حسن ہے۔ یہ حدیث ایوب، ابوقلابہ سے وہ ابواسماء سے اور وہ ثوبان سے نقل کرتے ہیں۔ بعض نے اس سند کے ساتھ ایوب سے غیر مرفوع روایت کی۔

۱۱۹۰: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَمْرِو حَدَّثَهُ عَنْ ثَوْبَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا طَلَاقًا مِنْ غَيْرِ بَأْسٍ فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَيُرْوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَوْ يَرْفَعُهُ.

۸۰۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي مُدَارَاةِ النِّسَاءِ

۸۰۹: باب عورتوں کے ساتھ حسن سلوک

۱۱۹۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت پہلی کی طرح ہے۔ اگر اسے سیدھا کرنا چاہے گا تو توڑ دے گا اور اگر اسی طرح چھوڑ دے گا تو اس کی کچی کے باوجود اس سے فائدہ اٹھائے گا۔ اس باب میں ابو ذر رضی اللہ عنہ، سمرہ رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

۱۱۹۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ أَبِي زَيْدٍ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ ثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْمَرْأَةَ كَالْصِّلَعِ إِنْ ذَهَبَتْ تَقِيمُهَا كَسَرَتْهَا وَإِنْ تَرَكْتَهَا اسْتَمْتَعَتْ بِهَا عَلَى عَوَجٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَسَمُرَةَ وَعَائِشَةَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۸۱۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَسْأَلُهُ

۸۱۰: باب جس کو

أَبُوهُ أَنْ يُطَلِّقَ امْرَأَتَهُ

باپ کہے کہ اپنی بیوی کو طلاق دے دو

۱۱۹۲: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ میری ایک بیوی تھی

۱۱۹۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا

جس سے مجھے محبت تھی۔ میرے والد اسے ناپسند کرتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے مجھے طلاق دینے کا حکم دیا۔ میں نے انکار کر دیا اور نبی اکرم ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے عبداللہ بن عمرؓ اپنی بیوی کو طلاق دے دو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اسے صرف ابن ابی ذئب کی روایت سے جانتے ہیں۔

۸۱۱: باب عورت اپنی

سوکن کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے

۱۱۹۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ وہ اس حدیث کو نبی اکرم ﷺ تک پہنچاتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کوئی عورت اپنی سوکن کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے تاکہ وہ اٹھائے جو اس کے برتن میں ہے۔ اس باب میں حضرت ام سلمہؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہؓ حسن صحیح ہے۔

۸۱۲: باب پاگل کی طلاق

۱۱۹۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معتوہ (جس کی عقل مغلوب ہو چکی ہو) کی طلاق کے علاوہ ہر طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ اس حدیث کو ہم صرف عطاء بن عجلان کی روایت سے مرفوع جانتے ہیں اور وہ ضعیف ہیں اور حدیثیں بھول جاتے ہیں۔ علماء صحابہ رضی اللہ عنہم وغیرہ کا اسی پر عمل ہے کہ دیوانے کی طلاق واقع نہیں ہوتی مگر وہ دیوانہ جسے کبھی کبھی ہوش آ جاتا ہو اور وہ اسی حالت میں طلاق دے تو طلاق واقع ہو جائے گی۔

ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَمْرَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ تَحْتِي امْرَأَةً أُحِبُّهَا وَكَانَ أَبِي يَكْرَهُهَا فَأَمَرَنِي أَنْ أُطْلِقَهَا فَأَبَيْتُ فَبَكَتْ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ طَلَّقِ امْرَأَتَكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ.

۸۱۱: بَابُ مَا جَاءَ لَا تَسْأَلُ

الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا

۱۱۹۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سُهَيْبٍ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يُبْلَغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَكْتَفِي مَا فِي إِيَّانَهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۸۱۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي طَلَاقِ الْمَعْتُوهِ

۱۱۹۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ عَنْ عَجْلَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ الْمَخْزُومِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ طَلَاقٍ جَائِزٌ إِلَّا طَلَاقَ الْمَعْتُوهِ الْمَغْلُوبِ عَلَى عَقْلِهِ هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَطَاءِ بْنِ عَجْلَانَ وَعَطَاءُ بْنُ عَجْلَانَ ضَعِيفٌ ذَاهِبُ الْحَدِيثِ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ طَلَاقَ الْمَعْتُوهِ الْمَغْلُوبِ عَلَى عَقْلِهِ لَا يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ مَعْتُوهُمَا يَفِيقُ إِلَّا خِيَانٌ فَيُطَلَّقُ فِي حَالِ إِفَاقَتِهِ.

خلاصۃ الباب: حدیث باب میں "معتوہ" سے مراد مجنون ہے۔ مجنون و معتوہ کی طلاق کے واقع نہ ہونے پر

اجماع ہے۔ واللہ اعلم

۸۱۳: بَابُ

۸۱۳: بَابُ

۱۱۹۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ يَعْلَى بْنُ شَيْبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ غُرُورَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ وَالرَّجُلُ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ مَا شَاءَ أَنْ يُطَلِّقَهَا وَهِيَ امْرَأَتُهُ إِذَا ارْتَجَعَهَا وَهِيَ فِي الْعِدَّةِ وَإِنْ طَلَّقَهَا مِائَةَ مَرَّةٍ أَوْ أَكْثَرَ حَتَّى قَالَ رَجُلٌ لِامْرَأَتِهِ وَاللَّهِ لَا أَطْلُقُكَ فَتَيْنَيْنِ مِنِّي وَلَا آوِيكَ أَبَدًا قَالَتْ وَكَيْفَ ذَاكَ قَالَ أَطْلُقُكَ فَكُلَّمَا هَمَّتْ عِدَّتُكَ أَنْ تَنْقُضِي رَاجِعْتُكَ فَذَهَبَتِ الْمَرْأَةُ حَتَّى دَخَلَتْ عَلَى عَائِشَةَ فَأَخْبَرَتْهَا فَسَكَتَتْ عَائِشَةُ حَتَّى جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْهُ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى نَزَلَ الْقُرْآنُ الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَأَمْسَكَتُ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٍ بِإِحْسَانٍ قَالَتْ عَائِشَةُ فَاسْتَأْنَفَ النَّاسُ الطَّلَاقَ مُسْتَقْبَلًا مَنْ كَانَ طَلَّقَ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ طَلَّقَ.

۱۱۹۵: حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ زمانہ جاہلیت میں کوئی شخص اپنی بیوی کو جتنی بار چاہتا طلاق دے دیتا اور پھر عدت کے دوران رجوع کر لیتا تو وہ اس کی بیوی رہتی۔ اگرچہ اس نے سو بار یا اس سے زیادہ مرتبہ طلاق ہی کیوں نہ دی ہوتیں۔ یہاں تک کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا خدا کی قسم میں تمہیں کبھی طلاق نہ دوں گا تا کہ تو مجھ سے جدا نہ ہو جائے لیکن اس کے باوجود تجھ سے کبھی نہیں ملوں گا۔ اس نے پوچھا وہ کیسے؟ اس نے کہا وہ اس طرح کہ میں تجھے طلاق دے دوں گا اور پھر جب تمہاری عدت پوری ہونے والی ہوگی تو میں رجوع کر لوں گا۔ وہ عورت حضرت عائشہ کے پاس آئی اور انہیں بتایا تو وہ خاموش رہیں یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور انہیں یہ واقعہ سنایا گیا لیکن نبی اکرم ﷺ بھی خاموش رہے۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی۔ ”الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ.....“ (طلاق دو ہی مرتبہ ہے۔ اس کے بعد یا تو قاعدے کے مطابق رکھ لویا احسن طریقے سے چھوڑ دو)

حضرت عائشہ فرماتی ہیں اس کے بعد لوگوں نے طلاق کا حساب رکھنا شروع کر دیا۔ جو طلاق دے چکے تھے انہوں نے بھی اور جنہوں نے نہیں دی تھی انہوں نے بھی۔

ابو کریب محمد بن علاء، عبد اللہ بن ادریس سے وہ ہشام بن عروہ سے اور وہ اپنے والد سے اسی کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں لیکن اس میں حضرت عائشہ کا ذکر نہیں کرتے۔ یہ حدیث یعلیٰ بن شعیب کی حدیث سے اسح ہے۔

۸۱۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَامِلِ الْمُتَوَفَّى

۸۱۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَامِلِ الْمُتَوَفَّى

عَنْهَا زَوْجُهَا تَضَعُ

خَاوَنَدِی وَفَاتِ كِے بَعْدِ بَچَے

۱۱۹۶: ابوسائل بن بَعَكْک سے روایت ہے کہ سیمہ کے ہاں ان کے شوہر کی وفات کے تیس یا پچیس دن بعد ولادت ہوئی۔ پھر جب وہ نفاس سے پاک ہوئیں تو نکاح کے لئے

۱۱۹۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثنا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي السَّنَابِلِ بْنِ بَعَكْک قَالَ وَضَعَتْ سُبَيْعَةُ بَعْدَ وَ

زینت اختیار کی لیکن لوگوں نے اس پر اعتراض کیا۔ جب یہ واقعہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اس کی عدت پوری ہو چکی ہے اگر وہ نکاح کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

۱۱۹۷: ہم سے روایت کی احمد بن منیع نے انہوں نے حسن بن موسیٰ سے انہوں نے شعبان سے انہوں نے منصور سے اسی کی مانند اس باب میں ام سلمہؓ سے بھی روایت ہے۔ ابوسائل کی حدیث اس سند سے مشہور اور غریب ہے۔ ہمیں اسود کی ابو سائل سے اس حدیث کے علاوہ کسی روایت کا علم نہیں۔ میں نے امام بخاریؒ سے سنا کہ مجھے علم نہیں کہ ابوسائلؓ نبی اکرم ﷺ کی وفات کے بعد زندہ رہے ہوں۔ اکثر علماء کا اسی پر عمل ہے کہ حاملہ عورت کا خاوند اگر فوت ہو جائے تو وہ ولادت کے بعد نکاح کر سکتی ہے۔ اگرچہ اس کی عدت کے دن پورے نہ ہوئے ہوں۔ سفیان ثوریؒ، احمدؒ، شافعیؒ اور احناف کا یہی قول ہے۔ بعض علماء صحابہؓ اور دیگر اہل علم سے منقول ہے کہ وہ زیادہ تاخیر والی عدت گزارے لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے کہ حاملہ عورت کی عدت ولادت سے پوری ہو جاتی ہے۔

۱۱۹۸: حضرت سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ ابو ہریرہؓ ابن عباسؓ اور ابوسلمہ بن عبد الرحمنؓ نے آپس میں اس عورت کا تذکرہ کیا جو حاملہ ہو اور اس کا شوہر فوت ہو جائے۔ ابن عباسؓ نے کہا کہ اس کی عدت دو مدتوں میں سے زیادہ عدت ہوگی یعنی ولادت یا عدت کے دنوں میں سے جس میں زیادہ دن ہوں گے وہی اس کی عدت ہے۔ ابوسلمہؓ نے کہا اس کی عدت ولادت تک ہے۔ جب پیدائش ہوگی تو وہ حلال ہوگی۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا کہ میں بھی اپنے بھتیجے ابوسلمہؓ کے ساتھ ہوں پھر انہوں نے ام سلمہؓ کے پاس کسی شخص کو یہ مسئلہ پوچھے کے لئے بھیجا۔ انہوں نے فرمایا سیدہ سلمیٰؓ کے ہاں ان کے شوہر کی وفات کے چند دن بعد ولادت ہوئی تھی۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو نبی اکرم ﷺ

فَاتِ زَوْجَهَا بِثَلَاثَةِ وَعِشْرِينَ يَوْمًا أَوْ خَمْسَةِ وَعِشْرِينَ يَوْمًا فَلَمَّا تَعَلَّتْ تَشَوُّقًا لِلنِّكَاحِ فَأَنْكَرَ عَلَيْهَا ذَلِكَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ تَفَعَّلَ فَقَدْ حَلَّ أَجَلُهَا.

۱۱۹۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ حَدِيثُ أَبِي السَّنَابِلِ حَدِيثٌ مَشْهُورٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَلَا نَعْرِفُ إِلَّا سَوْدَ شَيْبَا عَنْ أَبِي السَّنَابِلِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ لَا أَغْرِفُ أَنَّ أَبَا السَّنَابِلِ عَاشَ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ الْحَامِلَ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجَهَا إِذَا وَضَعَتْ فَقَدْ حَلَّ لَهَا التَّزْوِيجُ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ انْقَضَتْ عِدَّتُهَا وَهُوَ قَوْلُ سَفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدُ وَاسْحَاقُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ تَعْتَدُ آخِرَ الْأَجَلَيْنِ وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ.

۱۱۹۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ وَابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ تَذَكَّرُوا الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجَهَا الْحَامِلُ تَضَعُ عِنْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَعْتَدُ آخِرَ الْأَجَلَيْنِ وَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ بَلْ تَحِلُّ حِينَ تَضَعُ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَا مَعَ ابْنِ أَخِي يَعْنِي أَبَا سَلَمَةَ فَأَرْسَلُونَا إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ قَدْ وَضَعَتْ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِسَبْعِينَ يَوْمًا فَاسْتَفْتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا أَنْ تَتَزَوَّجَ هَذَا حَدِيثٌ

حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۸۱۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي عِدَّةِ

الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا

۱۱۹۹: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ بِهَذِهِ الْأَحَادِيثِ الثَّلَاثَةِ قَالَ قَالَتْ زَيْنَبُ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوَفِّيَ أَبُوهَا أَبُو سَفْيَانَ بْنِ حَرْبٍ فَدَعَتْ بِطِيبٍ فِيهِ صُفْرَةٌ خُلُوقٍ أَوْ غَيْرِهِ فَدَهَنْتُ بِهِ جَارِيَةً ثُمَّ مَسَّتُ بِعَارِضِيهَا ثُمَّ قَالَتْ وَاللَّهِ مَا لِيَ بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تَوُفِّيَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ الْأَعْلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ زَيْنَبُ فَدَخَلْتُ عَلَى زَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشٍ حِينَ تُوَفِّيَ أَخُوهَا فَدَعَتْ بِطِيبٍ فَمَسَّتُ مِنْهُ ثُمَّ قَالَتْ وَاللَّهِ مَا لِيَ بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تَوُفِّيَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ زَيْنَبُ وَسَمِعْتُ أُمِّي أُمَّ سَلَمَةَ تَقُولُ جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنَتِي تُوَفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَقَدْ اشْتَكَتْ عَيْنَيْهَا أَفَنَكْحُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ لَا تُنْمِ قَالَ إِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَقَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِي بِالْبُعْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ وَفِي الْبَابِ عَنْ فُرَيْعَةَ ابْنَةِ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ أُخْبِتِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ وَحَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ حَدِيثُ زَيْنَبَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

نے انہیں نکاح کرنے کی اجازت دی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۱۵: باب جس کا خاوند فوت ہو جائے

اس کی عدت

۱۱۹۹: حمید بن نافع سے روایت ہے کہ زینب بنت ابوسلمہ نے انہیں ان تین حدیثوں کے متعلق بتایا۔ حمید فرماتے ہیں حضرت زینب نے فرمایا کہ میں ام المؤمنین ام حبیبہؓ کے والد حضرت ابوسفیان کی وفات پر ان کی خدمت میں حاضر ہوئی انہوں نے خوشبو منگوائی جس میں خلوک ایک خوشبو کی زردی تھی یا کچھ اور تھا۔ انہوں نے وہ خوشبو ایک لڑکی کو لگائی اور پھر اپنے رخساروں پر ملی اور فرمایا اللہ کی قسم مجھے خوشبو کی ضرورت نہیں لیکن میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھنے والی کسی عورت کے لئے جائز نہیں کہ وہ میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے صرف خاوند کی وفات پر چار ماہ دس دن سوگ منائے۔ زینب بنت ابوسلمہؓ فرماتی ہیں زینب بنت جحشؓ کی وفات پر میں ان کے پاس گئی انہوں نے بھی خوشبو منگوا کر لگائی پھر فرمایا اللہ کی قسم مجھے خوشبو کی ضرورت نہیں لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ کسی مومنہ عورت کے لئے میت پر تین دن سے زیادہ سوگ ماننا جائز نہیں صرف اپنے خاوند پر چار ماہ دس دن سوگ منائے۔ زینبؓ کہتی ہیں میں نے اپنی والدہ حضرت ام سلمہؓ سے سنا وہ فرماتی ہیں کہ ایک عورت نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میری لڑکی کا شوہر فوت ہو گیا ہے اور اس کی آنکھیں دکھتی ہیں۔ کیا ہم اسے سرمہ لگا سکتے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے دو یا تین مرتبہ فرمایا نہیں۔ پھر فرمایا یہ چار ماہ دس دن ہیں اور زمانہ جاہلیت میں تم ایک سال گزارنے پر اونٹ کی میکیاں پھینکتی تھیں۔ اس باب میں فریعیہ بنت مالک بن سنان (جو ابوسعید خدریؓ کی بہن ہیں)

اور حصہ بنت عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث زہب حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرامؓ اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ جس کا شوہر فوت ہو جائے وہ خوشبو اور زیبائش سے پرہیز کرے۔ سفیان ثوریؒ، مالکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحقؒ کا یہی قول ہے۔

۸۱۶: باب جس آدمی نے اپنی بیوی سے ظہار کیا

اور کفارہ ادا کرنے سے پہلے صحبت کر لی

۱۲۰۰: حضرت سلمہ بن صحر بیاضی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ جو شخص ظہار کا کفارہ ادا کرنے سے پہلے جماع کرے اس پر ایک ہی کفارہ ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ سفیان ثوریؒ، مالکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک ایسے شخص پر دو کفارے واجب ہیں۔ عبدالرحمن بن مہدی کا بھی یہی قول ہے۔

۱۲۰۱: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص اپنی بیوی سے ظہار کرنے کے بعد اس سے صحبت کر بیٹھا پھر وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے اپنی بیوی سے ظہار کیا تھا اور کفارہ ادا کرنے سے پہلے اس سے صحبت کر لی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ تم پر رحم کرے۔ تمہیں کس چیز نے اس پر مجبور کیا۔ وہ کہنے لگا میں نے چاند کی روشنی میں اس کی پازیب دیکھ لی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اب اللہ کا حکم پورا کرنے (یعنی کفارہ ادا کرنے) سے پہلے اس کے پاس نہ جانا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجَهَا تَقِي فِي عِدَّتِهَا الطَّيِّبَ وَالزَّيْنَةَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ.

۸۱۶: بَاب مَا جَاءَ فِي الْمُظَاهِرِ

يُؤَاقِعُ قَبْلَ أَنْ يُكْفَرَ

۱۲۰۰: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ عَنِ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ الْبِاضِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُظَاهِرِ يُؤَاقِعُ قَبْلَ أَنْ يُكْفَرَ قَالَ كَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا وَقَعَهَا قَبْلَ أَنْ يُكْفَرَ فَعَلَيْهِ كَفَّارَتَانِ وَهُوَ قَوْلُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ.

۱۲۰۱: حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنِيُّ بْنُ حُرَيْثٍ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَبَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ظَاهَرَ مِنْ أَمْرَاتِهِ فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي ظَاهَرْتُ مِنْ أَمْرَاتِي فَوَقَعْتُ عَلَيْهَا قَبْلَ أَنْ أَكْفَرَ فَقَالَ وَمَا حَمَلَكَ عَلَى ذَلِكَ يَرْحَمُكَ اللَّهُ قَالَ رَأَيْتُ خَلْعًا لَهَا فِي ضَوْءِ الْقَمَرِ قَالَ فَلَا تَقْرَبْهَا حَتَّى تَفْعَلَ مَا أَمَرَكَ اللَّهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۱۔ ظہار کا مطلب یہ ہے کہ اپنی بیوی کو کسی ایسی عورت سے تشبیہ دینا جو ہمیشہ کے لئے حرام ہے یا اس کے برابر کہنا۔ مثلاً کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے کہ تو مجھ پر میری ماں یا میری بہن وغیرہ کی طرح حرام ہے۔ اس میں اگر اس کی طلاق کی نیت نہیں تھی تو یہ ظہار ہے ورنہ پھر طلاق واقع ہو جائیگی۔ اب یہ شخص اپنی بیوی سے اس وقت تک جماع نہیں کر سکتا جب تک کفارہ ادا نہ کرے اور یہ کفارہ ایک غلام آزاد کرنا اگر نہ ہو تو دو ماہ کے مسلسل روزے رکھنا یا پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے۔

۸۱۷. بَابُ مَا جَاءَ فِي كَفَّارَةِ الظَّهَارِ

۱۲۰۲. حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ ثَنَا أَبُو سَلَمَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ سَلْمَانَ بْنَ صَخْرٍ الْأَنْصَارِيَّ أَحَدَيْتَنِي بَيَاضَةَ جَعَلَ امْرَأَتَهُ عَلَيْهِ كَظْهَرِ أُمِّهِ حَتَّى يَمُضِيَ رَمَضَانُ فَلَمَّا مَضَى بَصَفَ مِنْ رَمَضَانَ وَقَعَ عَلَيْهَا لَيْلًا قَاتِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْنَقِي رَقَبَةً قَالَ لَا أَجِدُهَا قَالَ فَصُمُ شَهْرَيْنِ مُتَابَعَيْنِ قَالَ لَا أَصْطِيعُ قَالَ أَطْعِمِي سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا أَجِدُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِفَرْوَةَ بِنِ عَمْرٍو أَعْطِيهِ ذَلِكَ الْعَرَقَ وَهُوَ مَكْتَلٌ يَأْخُذُ خُمُسَةَ عَشَرَ صَاعًا أَوْ سِتَّةَ عَشَرَ صَاعًا أَطْعَامِ سِتِّينَ مِسْكِينًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ يَقَالُ سَلْمَانُ بْنُ صَخْرٍ وَيُقَالُ سَلَمَةُ بْنُ صَخْرٍ الْبَيَاضِيُّ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي كَفَّارَةِ الظَّهَارِ.

۸۱۸. بَابُ مَا جَاءَ

فِي الْإِيلَاءِ

۱۲۰۳. حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ قُرْعَةَ الْبَصْرِيُّ ثَنَا مَسْلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ ثَنَا دَاوُدُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ وَحَرَمٍ فَجَعَلَ الْحَرَامَ حَلَالًا وَجَعَلَ فِي الْيَمِينِ كَفَّارَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي مُوسَى وَانْسٍ حَدِيثُ مَسْلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ دَاوُدَ رَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَغَيْرُهُ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ سَلَاوْ لَيْسَ فِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ

۸۱۷. بَابُ كَفَّارَةِ ظَهَارِ كَ بَارِے میں

۱۲۰۲: حضرت ابوسلمہؓ اور محمد بن عبدالرحمنؓ فرماتے ہیں کہ قبیلہ بنویاضہ کے ایک شخص سلمان بن صخر انصاری نے اپنی بیوی سے کہا کہ رمضان گزارنے تک تم مجھ پر میری ماں کی پشت کی طرح ہو لیکن ابھی آدھا رمضان ہی گزرا تھا کہ بیوی سے رات کو صحبت کر لی۔ اور پھر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کا تذکرہ کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ایک غلام آزاد کرو۔ اس نے عرض کیا میں نہیں کر سکتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا پھر دو مہینے کے متواتر روزے رکھو۔ اس نے عرض کیا مجھ میں اتنی قوت نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔ اس نے عرض کیا میرے پاس اس کی بھی قوت نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فروہ بن عمرو کو حکم دیا کہ اسے یہ (مکھوروں کا) ٹوکرا دے دو۔ اس میں پندرہ یا سولہ صاع ہوتے ہیں جو ساٹھ آدمیوں کے لئے کافی ہوتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے اور سلمان بن صخر کو سلمہ بن صخر بیاضی بھی کہا جاتا ہے۔ اہل علم کا ظہار کے کفارے کے متعلق اسی حدیث پر عمل ہے۔

۸۱۸. بَابُ إِيْلَاءِ عَوْرَتِ كَ بَارِے نہ جانے کی

قسم کھانا

۱۲۰۳: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں سے ایلاء کیا اور انہیں اپنے اوپر حرام کر لیا۔ پھر آپ ﷺ نے قسم کا کفارہ ادا کیا اور جس چیز کو حرام کیا تھا اسے حلال کیا۔ اس باب میں حضرت ابو موسیٰؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے۔ سلمہ بن عقیل کی داؤد سے منقول حدیث علی بن مسہر وغیرہ داؤد سے منقول حدیث نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایلاء کیا..... الخ اس حدیث میں مسروق کے عائشہؓ سے نقل کرنے کا ذکر نہیں اور یہ حدیث مسلمہ کی حدیث سے

زیادہ صحیح ہے۔ ایلاء کی تعریف یہ ہے کہ کوئی شخص قسم کھائے کہ وہ چار مہینے یا اس سے زیادہ تک اپنی بیوی کے قریب بھی نہیں جائے گا پھر چار مہینے گزر جانے کے بعد عورت کے قریب نہ جائے تو کیا حکم ہے؟ اہل علم کا اس بارے میں اختلاف ہے۔ بعض علماء صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ فرماتے ہیں کہ چار ماہ گزر جانے پر تو وہ ٹھہر جائے یا توجوع کرے یا طلاق دے۔ امام مالک بن انسؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ کا یہی قول ہے۔ بعض علماء صحابہؓ اور دوسرے علماء فرماتے ہیں کہ چار ماہ گزرنے پر ایک طلاق بائن خود بخود واقع ہو جائے گی۔ سفیان ثوریؒ اور اہل کوفہ (احناف) کا یہی قول ہے۔

عَائِشَةُ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ مُسْلِمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ وَالْإِیْلَاءُ أَنْ يَحْلِفَ الرَّجُلُ أَنْ لَا يَقْرُبَ امْرَأَتَهُ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَأَكْثَرَ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِيهِ إِذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ إِذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ يُرْقَفُ فَإِمَّا أَنْ يَفِيَّ وَإِمَّا أَنْ يُطَلِّقَ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ إِذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فَهِيَ تَطْلِيقَةٌ بَآئِنَةٌ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ .

۸۱۹: باب لعان

۸۱۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي اللَّعَانِ

۱۲۰۴: حَدَّثَنَا هَذَا ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سُلِّتُ عَنِ الْمُتَلَاعِنِينَ فِي إِمَارَةِ مُضْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَيْفَرُقُ بَيْنَهُمَا فَمَا ذَرِيتُ مَا أَقُولُ فَقُمْتُ مَكَانِي إِلَى مَنْزِلِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرِو فَاسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ فَقِيلَ لِي إِنَّهُ قَائِلٌ فَسَمِعْتُ كَلَامِي فَقَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ أَدْخُلْ مَا جَاءَ بِكَ الْإِحَاجَةَ قَالَ فَقَدْ خَلْتُ فَإِذَا هُوَ مُفْتَرِشٌ بِرُذَعَةِ رَحُلٍ لَهُ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُتَلَاعِنَانِ أَيْفَرُقُ بَيْنَهُمَا فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ نَعَمْ إِنْ أَوَّلَ مَنْ سَأَلَ عَنْ ذَلِكَ فَلَانُ بْنُ فُلَانٍ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ أَحَدًا نَارَأَى امْرَأَتَهُ عَلَى فَاحِشَةٍ كَيْفَ يَصْنَعُ إِنْ تَكَلَّمَ تَكَلَّمَ بِأَمْرِ عَظِيمٍ وَإِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلَى أَمْرِ عَظِيمٍ قَالَ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ الدُّنْيَا سَأَلَتْكَ عَنْهُ قَدْ ابْتُلِيتُ

۱۲۰۴: حضرت سعید بن جبیرؒ سے روایت ہے کہ مصعب بن زبیر کی امارت کے زمانے میں مجھ سے لعان کرنے والے میاں بیوی کے متعلق پوچھا گیا کہ کیا ان دونوں کے درمیان تفریق کر دی جائے یا نہیں۔ میری سمجھ میں نہیں آیا کہ میں کیا کہوں۔ پس میں اٹھا اور عبداللہ بن عمرؓ کے گھر کی طرف چل دیا۔ وہاں پہنچ کر اجازت مانگی تو مجھے کہا گیا کہ وہ اس وقت قیلولہ کر رہے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے میری گفتگو سن لی اور فرمایا ابن جبیر آ جاؤ یقیناً تم کسی کام کے لئے ہی آئے ہو گے۔ کہتے ہیں میں اندر داخل ہوا تو وہ اونٹ پر ڈالنے والی چادر بچھا کر آرام کر رہے تھے میں نے کہا اے ابوعبدالرحمن کیا لعان کرنے والوں کے درمیان تفریق کر دی جائے۔ آپ نے فرمایا ”سبحان اللہ“ ہاں فلاں بن فلاں نے یہ مسئلہ سب سے پہلے پوچھا وہ نبی اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہؐ اگر ہم میں سے کوئی اپنی بیوی کو زنا کرتے دیکھے تو کیا کرے؟ اگر وہ کچھ کہے تو بھی یہ بہت بڑی بات ہے اور اگر خاموش رہے تو ایسے معاملے میں خاموش رہنا بہت مشکل ہے۔ عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا نبی اکرمؐ اس وقت خاموش رہے اور اسے کوئی جواب نہ دیا۔ کچھ عرصہ بعد وہ پھر حاضر

ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ جس چیز کے متعلق میں نے آپ سے پوچھا تھا اسی میں مبتلا ہو گیا ہوں۔ اس پر سورہ نور کی آیات نازل ہوئیں ”وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ.....“ (ترجمہ جو لوگ اپنی بیویوں کو تہمت لگائیں اور ان کے پاس اپنے علاوہ کوئی گواہ نہ ہو) آپ نے اسی آدمی کو بلایا اور اس کے سامنے آیات پڑھیں اور اسے وعظ و نصیحت کی اور فرمایا۔ دنیا کی تکلیف آخر کے عذاب کے مقابلے میں کچھ نہیں۔ اس نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ۔ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ رسول بنا کر بھیجا میں نے اس پر تہمت نہیں لگائی۔ پھر نبی اکرم نے وہی آیات عورت کے سامنے پڑھی اور اسے بھی اس طرح سمجھایا کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب کے مقابلے میں بہت آسان ہے۔ اس نے عرض کی نہیں یا رسول اللہ۔ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ رسول بنا کر بھیجا ہے یہ شخص سچا نہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے مرد سے گواہی شروع کی اس نے چار بار اللہ کی قسم کے ساتھ گواہی دی کہ وہ سچا ہے اور پانچویں مرتبہ کہا کہ اگر وہ جھوٹا ہے تو اس پر اللہ کی لعنت۔ پھر عورت نے اسی طرح کہا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے دونوں (خاوند اور بیوی) کے

بِهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ هَذِهِ آيَاتِ التَّيْنِ فِي سُورَةِ النُّورِ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شَهَادَةٌ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ حَتَّى خَتَمَ الْآيَاتِ فَدَعَى الرَّجُلَ فَقَالَ الْآيَاتُ عَلَيْهِ وَوَعظُهُ وَذِكْرُهُ وَأَخْبَرَهُ أَنَّ الْعَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ فَقَالَ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا كَذَبْتُ عَلَيْهَا ثُمَّ ثَنَى بِالْمَرْأَةِ وَوَعظَهَا وَذَكَّرَهَا وَأَخْبَرَهَا أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ فَقَالَتْ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا صَدَقَ قَالَ فَبَدَأَ بِالرَّجُلِ فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ وَالْخَامِسَةَ أَنَّ لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ثُمَّ ثَنَى بِالْمَرْأَةِ فَشَهِدَتْ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ ثُمَّ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَخُذِيفَةَ وَابْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثُ بَنِي عُمرَ حَدِيثُ حَسَنٍ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ.

درمیان تفریق فرمادی۔ اس باب میں حضرت سہل بن سعد، ابن عباس، خذیفہ اور ابن مسعود سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے اور اہل علم کا اسی ہے عمل ہے۔

۱۲۰۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی سے لعان کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو الگ کر دیا اور بچے کو ماں کے حوالہ کر دیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔

۱۲۰۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَالِكٍ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمرَ قَالَ لَا عَنْ رَجُلٍ أَمْرَأَتَهُ وَفَرَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا وَالْحَقُّ الْوَلَدُ بِالْأَمِّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ.

باب شوہر فوت ہو جائے تو عورت عدت کہاں گزارے ۱۲۰۶: حضرت سعد بن اسحق بن کعب بن عجرہ اپنی پھوپھی زینب بنت کعب بن عجرہ سے نقل کرتے ہیں کہ ابوسعید خدری کی بہن فریہ بنت مالک بن سنان نے انہیں بتایا کہ میں نے نبی

۸۲۰: بَابُ مَا جَاءَ إِيَّانَ تَعَتُّدُ الْمَتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا ۱۲۰۶: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ عَمَّتِهِ زَيْنَبِ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ الْفَرِيعَةَ بِنْتُ مَالِكِ

اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے خاوند اپنے غلاموں کو ڈھونڈنے کے لئے نکلے تھے۔ جب وہ قدم (ایک جگہ کا نام) پر پہنچے تو وہ انہیں مل گئے لیکن انہوں نے میرے شوہر کو قتل کر دیا۔ کیا میں اپنے رشتے داروں کے پاس بنو خدرہ چلی جاؤں کیونکہ میرے خاوند نے میرے لئے نہ مکان چھوڑا ہے اور نہ ہی نان نفقہ وغیرہ۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہاں چلی جاؤ۔ وہ فرماتی ہیں میں واپس لوٹی تو ابھی حجرے یا مسجد ہی میں تھی کہ آپ ﷺ نے مجھے بلایا کسی کو حکم دیا کہ مجھے بلائے اور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم نے کیا کہا تھا؟ میں نے اپنے شوہر کا سارا قصہ دوبارہ بیان کر دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم اپنے گھر ٹھہری رہو یہاں تک کہ عدت پوری ہو جائے۔ حضرت فریغہؓ فرماتی ہیں پھر میں نے اس کے گھر چار ماہ دس دن عدت گزاری۔ پھر جب حضرت عثمانؓ خلیفہ ہوئے تو انہوں نے آدمی بھیج کر مجھ سے اس مسئلہ کے بارے میں پوچھا تو میں نے آپؐ کو خبر دی۔ پس حضرت عثمانؓ نے اسی پر عمل کیا اور اسی کے مطابق فیصلہ دیا۔ کہ عورت جس گھر میں ہو اسی میں اپنی عدت پوری کرے۔

۱۲۰۷: ہم سے روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے سعد بن اسحق بن کعب بن عجرہ سے اسی کے ہم معنی حدیث نقل کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس پر اکثر علماء صحابہ رضی اللہ عنہم وغیرہ کا عمل ہے کہ جس عورت کا شوہر فوت ہو جائے وہ اسی گھر میں عدت پوری کرے اور اپنے شوہر کے گھر سے منتقل نہ ہو۔ سفیان ثوریؒ، شافعیؒ، احمدؒ، اور اسحقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دیگر اہل علم فرماتے ہیں کہ عورت جہاں چاہے عدت گزار سکتی ہے۔ اگرچہ اپنے خاوند کے گھر عدت نہ گزارے پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

بْنِ سِنَانٍ وَهِيَ أُخْتُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَخْبَرَتْهَا أَنَّهَا جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ أَنْ تَرْجِعَ إِلَى أَهْلِهَا فِي بَيْتِ خُدْرَةَ وَأَنَّ زَوْجَهَا خَرَجَ فِي طَلَبِ عَبْدٍ لَهُ أَبْقَوْا حَتَّى إِذَا كَانَ بِطَرْفِ الْقُدُومِ لِحَقِّهِمْ فَقَتَلُوهُ قَالَتْ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَرْجِعَ إِلَى أَهْلِي فَإِنَّ زَوْجِي لَمْ يَتْرُكْ لِي مَسْكَنًا يَمْلِكُهُ وَلَا نَفَقَةً قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَتْ فَانْصَرَفْتُ حَتَّى إِذَا كُنْتُ فِي الْحُجْرَةِ أَوْفَى الْمَسْجِدِ نَادَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ أَمْرَبِي فَنُودِيَتْ لَهُ فَقَالَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَتْ فَرَدَدْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ الَّتِي ذَكَرْتُ لَهُ مِنْ شَأْنِ زَوْجِي قَالَ امْكُثِي فِي بَيْتِكَ حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ قَالَتْ فَاعْتَدْتُ فِيهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ أَرْسَلَ إِلَيَّ فَسَأَلَنِي عَنْ ذَلِكَ فَأَخْبَرْتُهُ فَاتَّبَعَهُ وَقَضَى بِهِ.

۱۲۰۷. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا سَعْدُ بْنُ إِسْحَقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عَجْرَةَ فَلَذَكَرَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لَمْ يَرَوْا لِلْمُعْتَدَةِ أَنْ تَنْتَقِلَ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا وَهُوَ قَوْلُ سَفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَقَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَعْتَذَّ حَيْثُ شَاءَتْ وَإِنْ لَمْ تَعْتَذْ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ.

أَبْوَابُ الْبُيُوعِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

خريد و فروخت کے ابواب

جو مروی ہیں رسول اللہ ﷺ سے

۸۲۱: باب شہادت کو ترک کرنا

۸۲۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الشَّهَادَاتِ

۱۲۰۸: حضرت نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی۔ اور ان کے درمیان کچھ مشتبہ چیزیں ہیں جن سے اکثر لوگ ناواقف ہیں کہ آیا وہ حلال چیزوں سے ہیں یا حرام چیزوں سے۔ جس نے ان کو چھوڑا اس نے اپنا دین اور اپنی عزت محفوظ کر لی اور جو ان چیزوں میں مبتلا ہو گیا وہ حرام کام میں پڑنے کے قریب ہے۔ جیسے کوئی چراوا اپنے جانوروں کو سرحد کے قریب چراتا ہے تو ڈرہوتا ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ حدود پار کر جائے۔ جان لو کہ ہر بادشاہ کی حدود ہوتی ہیں اور اللہ کی حدود اس کی حرام کی ہوئی چیزیں ہیں۔

۱۲۰۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُجَالِيدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَبَيْنَ ذَلِكَ أُمُورٌ مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَدْرِي كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ آمَنَ الْحَلَالَ هِيَ أَمْ مِنَ الْحَرَامِ فَمَنْ تَرَكَهَا اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِرْضِهِ فَقَدْ سَلِمَ وَمَنْ وَقَعَ شَيْئًا مِنْهَا يُوشِكُ أَنْ يُوَاقِعَ الْحَرَامَ كَمَا أَنَّ مَنْ يَرْعَى حَوْلَ الْجَمْنَى يُوشِكُ أَنْ يُوَاقِعَهُ إِلَّا وَأَنْ لِلْكَفْلِ مَلِكٌ جَمَى إِلَّا وَإِنَّ جَمَى اللَّهِ مَحَارِمُهُ.

۱۲۰۹: ہم سے روایت کی بناد نے انہوں نے کبج انہوں نے زکریا بن ابی زائدہ انہوں نے شعبی انہوں نے نعمان بن بشیر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ کئی راوی یہ حدیث شعبی کے واسطے سے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کرتے ہیں۔

۱۲۰۹: حَدَّثَنَا هَنَادٌ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ هَذَا الْحَدِيثُ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ.

فَلَا إِلَهَ: اللہ تعالیٰ کی یہ رحمت ہے کہ اس نے حلال و حرام کا معاملہ لوگوں پر مبہم نہیں رکھا بلکہ حلال کو واضح اور حرام کی تفصیل بیان کر دی۔ علاوہ ازیں ایک دائرہ واضح حلال اور واضح حرام کے درمیان مشتبہات کا بھی ہے۔ ایسے امور میں لوگ التباس محسوس کرنے لگتے ہیں اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ کبھی تو دلائل ہی غیر واضح ہوتے ہیں اور کبھی نص پیش آمدہ واقعے پر منطبق کرنا سخت الجھن کا باعث بن جاتا ہے۔ اس قسم کے مشتبہ امور سے بچنے کا نام اسلام میں تورع ہے۔ یہ تورع سد زریعہ کا کام دیتا ہے۔ اور انسان کی درست ڈھنگ پر تربیت کرتا ہے ورنہ اس بات کا اندیشہ ہوتا ہے کہ آدمی مشتبہات میں پڑ کر حرام کار تکاب کر بیٹھے۔ یہ اصول نبی کریم کے درج بالا ارشاد پر مبنی ہے۔

۸۲۲: باب سود کھانا

۱۲۱۰: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے، کھلانے والے، اس کے گواہوں اور لکھنے والوں پر لعنت بھیجی ہے۔ اس باب میں حضرت عمر، علی، اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۲۳: باب جھوٹ اور جھوٹی گواہی

دینے کی مذمت

۱۲۱۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبیرہ گناہوں کے متعلق فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، والدین کو ناراض کرنا، کسی کو (ناحق) قتل کرنا اور جھوٹ بولنا کبیرہ گناہوں میں سے ہیں۔ اس باب میں حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ، ایمین بن خرم اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث انس رضی اللہ عنہ حسن صحیح غریب ہے۔

۸۲۴: باب اس بارے میں کہ تاجروں کو

نبی اکرم ﷺ کا ”تجار“ کا خطاب دینا

۱۲۱۲: حضرت قیس بن ابی غرزہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہماری طرف نکلے۔ لوگ ہمیں ساسرہ (یعنی دلال) کہا کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے تاجروں کی جماعت: خرید و فروخت میں شیطان اور گناہ دونوں موجود ہوتے ہیں لہذا تم لوگ اپنی خرید و فروخت کو صدفے کے ساتھ ملادیا کرو۔ اس باب میں براء بن عازب اور رفاعہ سے بھی روایت ہے۔ حدیث قیس بن ابی غرزہ حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کو منصور، اعش، حبیب بن ثابت اور کئی راوی بھی ابو وائل سے اور وہ قیس بن ابی غرزہ سے نقل کرتے ہیں۔ ان کی کوئی اور حدیث ہمارے نزدیک معروف نہیں۔

۸۲۲: بَاب مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الرِّبَا

۱۲۱۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي عَوَّانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْلَ الرِّبَا وَأُمُوكَلَّهُ وَشَاهِدِيهِ وَكَاتِبِيهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَجَابِرٍ حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۸۲۳: بَاب مَا جَاءَ فِي التَّغْلِيظِ فِي

الْكُذْبِ وَالزُّورِ وَنَحْوَهُ

۱۲۱۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَانِيُّ ثنا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ ثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكِبَائِرِ قَالَ الشِّرْكُ بِاللَّهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَقَوْلُ الزُّورِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَأَيُّمَنُ بْنُ خُرَيْمٍ وَابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۸۲۴: بَاب مَا جَاءَ فِي التَّجَارِ وَتَسْمِيَةِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُمْ

۱۲۱۲: حَدَّثَنَا هَذَا ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي غَرْزَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نُسَمِّي السَّامَةَ سِرَّةً فَقَالَ يَا مَعْشَرَ التَّجَارِ إِنَّ الشَّيْطَانَ وَالْإِثْمَ يَحْضُرَانِ الْبَيْعَ فَشُوبُوا أَبْيَعُكُمْ بِالْصَّدَقَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَرِفَاعَةَ حَدِيثُ قَيْسِ بْنِ أَبِي غَرْزَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ رَوَاهُ مَنْصُورٌ وَالْأَعْمَشُ وَحَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي غَرْزَةَ وَلَا نَعْرِفُ لِقَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ هَذَا.

۱۲۱۳: ہم سے روایت کی ہناد نے انہوں نے ابی معاویہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے شقیق بن سلمہ عن قیس بن ابی غرزہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ بمعناہ ہذا حدیث صحیح۔

معنی حدیث روایت کی ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۲۱۴: حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سچا اور امانت دار تاجر قیامت کے دن انبیاء (علیہم السلام) صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔

۱۲۱۵: روایت کی ہم سے سوید نے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے سفیان سے اور وہ ابو حمزہ سے اسی سند سے اسی کے مثل نقل کرتے ہیں۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے پہچانتے ہیں یعنی ثوری کی ابو حمزہ سے روایت سے۔ ابو حمزہ کا نام عبد اللہ بن جابر ہے یہ بصری شیخ ہیں۔

۱۲۱۶: اسمعیل بن عبید بن رفاعہ اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید گاہ کی طرف نکلے تو دیکھا کہ لوگ خرید و فروخت کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اے تاجر وہ سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف متوجہ ہو گئے اپنی گردنیں اٹھالیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھنے لگے۔ فرمایا تاجر قیامت کے دن نافرمان اٹھائے جائیں گے۔ البتہ جو اللہ سے ڈرے، نیکی کرے اور سچ بولے۔ (تو وہ اس حکم میں داخل نہیں) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسمعیل بن عبید کو اسمعیل بن عبید اللہ بن رفاعہ بھی کہا جاتا ہے۔

۸۲۵: باب سودے پر جھوٹی قسم کھانا

۱۲۱۷: حضرت ابو ذر سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمی ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا اور نہ ہی انہیں پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون لوگ ہیں؟ وہ تو برباد ہو گئے اور خسارے میں رہ

۱۲۱۳: حَدَّثَنَا هَنَادُ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي غَرْزَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۱۲۱۴: حَدَّثَنَا هَنَادُ ثَنَا قَيْصَةُ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّاجِرُ الصَّدُوقُ الْآمِنُ مَعَ النَّبِيِّ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءَ.

۱۲۱۵: حَدَّثَنَا سُؤَيْدٌ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ بِهِذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ وَأَبُو حَمْزَةَ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَابِرٍ وَهُوَ شَيْخٌ بَصْرِيٌّ.

۱۲۱۶: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَلَفٍ ثَنَا بَشَرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمُصَلَّى فَرَأَى النَّاسَ يَتَبَايَعُونَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ التَّجَارِ فَاسْتَجَابُوا الرَّسُولَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَفَعُوا أَعْنَاقَهُمْ وَأَبْصَرَهُمْ إِلَيْهِ فَقَالَ إِنَّ التَّجَارِ يَبْعَثُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فُجَارًا إِلَّا مَنْ اتَّقَى اللَّهَ وَبَرَّ وَصَدَّقَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَيُقَالُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ رِفَاعَةَ أَيْضًا.

۸۲۵: بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَنْ حَلَفَ عَلَى سِلْعَةٍ كَاذِبًا

۱۲۱۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ مُذَرِّكِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ يُحَدِّثُ عَنْ خُرُوشَةَ بْنِ الْحَوْزِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ

گئے۔ فرمایا ایک احسان جتلانے والا دوسرا تکبر کی وجہ سے شلوار تہبند وغیرہ ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا اور تیسرا جھوٹی قسم کے ساتھ اپنا مال بیچنے والا۔ اس باب میں حضرت ابن مسعودؓ، ابو ہریرہؓ، ابوامامہ بن ثعلبہؓ، عمران حصینؓ اور معقل بن یسار سے بھی روایات مروی ہیں۔ حدیث ابو ذرؓ حسن صحیح ہے۔

فائدہ: کاروبار میں بکثرت قسمیں کھانا اس لئے ناپسندیدہ ہے کہ ایسی صورت میں غلط بیانی کا زیادہ احتمال ہے نیز اس کے نتیجے میں دل سے اللہ کی عظمت بھی زائل ہو جاتی ہے۔

۸۲۶: باب صبح سویرے تجارت

۱۲۱۸: حضرت صحر غامدیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی ”اے اللہ میری امت میں سے صبح جلدی جانے والوں کو برکت عطا فرما۔ چنانچہ آپ ﷺ جب کبھی کوئی لشکر روانہ کرتے تو صبح صبح بھیجتے۔ راوی کہتے ہیں کہ صحر بھی تاجر تھے وہ بھی جب تاجروں کو بھیجتے تو شروع دن میں ہی بھیجا کرتے تھے۔ پس وہ امیر ہو گئے اور ان کے پاس مال کی کثرت ہو گئی۔ اس باب میں علیؓ، بریدہؓ، ابن مسعودؓ، انسؓ ابن عمرؓ، ابن عباسؓ اور جابرؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ صحر غامدیؓ کی روایت حسن ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے صحر غامدیؓ کی اس کے علاوہ کوئی روایت ہمارے علم میں نہیں۔ یہ حدیث سفیان ثوریؒ بھی شعبہ سے اور وہ یعلیٰ بن عطاء سے نقل کرتے ہیں۔

فائدہ: ان تاجروں کے لئے برکت کی دعا اس صورت میں جب وہ صبح جلدی جائیں۔ موجودہ دور میں اکثریت اس بات سے غافل ہے۔ آج کل کاروبار کا آغاز دوپہر کے قریب کیا جاتا ہے جبکہ صبح کا مبارک وقت سونے میں صرف کیا جاتا ہے۔ جس کے باعث کاروبار میں برکت کا عنصر غائب ہو گیا ہے۔

۸۲۷: باب کسی چیز کی قیمت

معینہ مدت تک ادھار کرنا جائز ہے

۱۲۱۹: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے جسم مبارک پر قطر کے بنے ہوئے دو مونے کپڑے تھے۔ جب آپ بیٹھتے اور پسینہ آتا تو یہ آپ کی طبیعت پر گراں گزرتے۔ اسی اثنا میں ایک

عذاب آئیم قلْتُ مَنْ هُمْ يَارَسُوْلَ اللهِ وَقَدْ خَابُوا وَخَسِرُوا قَالَ الْمَنَانُ وَالْمُسْبِلُ اِزَارَةُ وَالْمُنْفِقُ سَلْعَتُهُ بِالْحَلِيفِ الْكَاذِبِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَابْنِ هُرَيْرَةَ وَمَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ حَدِيثُ حَسَنٍ صَحِيحٌ

۸۲۶: بَاب مَا جَاءَ فِي التَّبَكُّيرِ بِالتَّجَارَةِ

۱۲۱۸: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورِيُّ ثَنَا هُشَيْمٌ ثَنَا يَعْلىٰ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ جَدِيدٍ عَنْ صَخْرٍ الْغَامِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَارِكْ لَأُمَّتِي فِي بُكُورِهَا قَالَ وَكَانَ إِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً أَوْ جَيْشًا بَعَثَهُمْ أَوَّلَ النَّهَارِ وَكَانَ صَخْرٌ جَلَّاجًا وَكَانَ إِذَا بَعَثَ تَجَارَةً بَعَثَهُمْ أَوَّلَ النَّهَارِ فَأَثَرِي وَكَثُرَ مَا لَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَبُرَيْدَةَ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَأَنَسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ حَدِيثُ صَخْرٍ الْغَامِدِيِّ حَدِيثُ حَسَنٍ وَلَا نَعْرِفُ لِصَخْرٍ الْغَامِدِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ وَقَدْ رَوَى سَفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَعْلىٰ بْنِ عَطَاءٍ هَذَا الْحَدِيثَ

۸۲۷: بَاب مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ

فِي الشَّرَاءِ إِلَى أَجَلٍ

۱۲۱۹: حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ثَنَا عُمَارَةُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ ثَنَا عِكْرَمَةُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

یہودی کے پاس شام سے قیمتی کپڑا آیا میں نے عرض کیا کہ آپ کسی کو بھیجیں کہ وہ آپ کے لئے اس سے دو کپڑے خرید لائے۔ جب ہمیں سہولت ہوگی ہم ان کی قیمت ادا کر دیں گے۔ آپ نے ایک شخص کو بھیجا۔ تو اس نے جواب دیا کہ جانتا ہوں کہ آپ چاہتے ہیں کہ میرا کپڑا اور پیسے دونوں چیزوں پر قبضہ کر لیں۔ آپ نے فرمایا وہ جھوٹا ہے۔ اسے معلوم ہے کہ میں ان سب سے زیادہ پرہیز گار بھی ہوں اور امانت دار بھی۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ، انسؓ، اسماء بنت یزیدؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حدیث عائشہؓ حسن صحیح غریب ہے۔ شعبہ بھی اس حدیث کو عمارہ بن ابی حفصہ سے نقل کرتے ہیں۔ محمد بن فراس بصری، ابو داؤد، طیالسی کے حوالے سے کہتے ہیں کہ شعبہ سے کسی نے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو وہ فرمانے لگے کہ میں اس حدیث کو اس وقت تک بیان نہیں کروں گا جب تک تم کھڑے ہو کر حرمی بن عمارہ کے سر کا بوسہ نہیں لو گے اور حرمی اس وقت وہاں موجود تھے۔ (اس سے مراد حرمی کی تعظیم ہے کیونکہ شعبہ نے یہ حدیث حرمی بن عمارہ سے سنی ہے)

۱۲۲۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وفات پائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زرہ میں صاع غلے کے عوض گروی رکھی ہوئی تھی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر والوں کے لئے قرض لیا تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۲۱: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جو کی روٹی اور باسی چربی پیش کی۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زرہ ایک یہودی کے پاس بیس صاع غلے کے عوض گروی رکھی ہوئی تھی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر والوں کے لئے لیا تھا۔ حضرت انسؓ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ شام تک آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس غلے یا کھجور میں سے ایک صاع بھی باقی نہ رہا۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں نوازدواج مطہرات تھیں۔ یہ حدیث

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَانِ فَطَرَبَانِ غَلِيظَانِ فَكَانَ إِذَا قَعَدَ فَعَرِقَ ثَقُلًا عَلَيْهِ فَقَدِمَ بَرٌّ مِنَ الشَّامِ لِفُلَانٍ الْيَهُودِيِّ فَقُلْتُ لَوْ بَعَثْتَ إِلَيْهِ فَاشْتَرَيْتَ مِنْهُ ثَوْبَيْنِ إِلَى الْمَيْسَرَةِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ مَا يُرِيدُ إِنَّمَا يُرِيدُ أَنْ يَذْهَبَ بِمَالِي أَوْ بِدِرَاهِمِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذِبٌ قَدْ عَلِمَ آتَى مِنْ اتِّقَا هُمْ وَأَذَاهُمْ لِلْأَمَانَةِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَنَسٍ وَأَسْمَاءَ ابْنَةِ يَزِيدَ حَدِيثٌ غَائِبٌ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ ابْنُ عُمَارَةَ بْنِ حَفْصَةَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ فِرَاسٍ الْبَصْرِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا دَاوُدَ الطَّيَالِسِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ شُعْبَةَ يَوْمًا عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ لَسْتُ أَخَذْتُكُمْ حَتَّى تَقْرَءُوا إِلَى حَرَمِي بْنِ عُمَارَةَ فَتَقْبَلُوا رَأْسَهُ قَالَ وَحَرَمِي فِي الْقَوْمِ.

۱۲۲۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَوَفَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِرْعُهُ مَرْهُونَةٌ بِعِشْرِينَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَخَذَهُ لِأَهْلِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۲۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامِ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَأَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ ثَنَى أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَشَيْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَبَرٍ شَعِيرٍ وَاهِلَةٍ سِخِيَةٍ وَلَقَدْ رُهِنَ لَهُ دِرْعٌ مَعَ يَهُودِيٍّ بِعِشْرِينَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَخَذَهُ لِأَهْلِهِ وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ ذَاتَ يَوْمٍ يَقُولُ مَا أَمْسَى عِنْدَ آلِ مُحَمَّدٍ صَاعٌ تَمْرٍ وَلَا صَاعٌ حَبٍّ وَإِنَّ عِنْدَهُ يَوْمَئِذٍ لَيَسَّعُ

حسن صحیح ہے۔

بِسْوَةِ هَذَا حَدِيثٍ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

فلا شك: یہاں یہ بیان کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح کوئی چیز نقد خریدنا جائز ہے اسی طرح باہمی رضامندی سے ادھار خریدنا بھی جائز ہے۔ لیکن اگر بائع ادھار کی وجہ سے قیمت بڑھا کر قسط وار ادائیگی کی شرط پر فروخت کرے تو بعض فقہاء کے نزدیک یہ صورت حرام ہے اس بناء پر کہ ادائیگی میں تاخیر کی وجہ سے جواز اندر قرض وصول کی جاتی ہے وہ ایک طرح کا سود ہے۔ مگر جمہور علماء اس کی اجازت دیتے ہیں کیونکہ یہ اصلاً مباح ہے اور اس کی جھوٹ کے سلسلہ میں کوئی نص وارد نہیں ہوتی ہے۔ امام شوکانی نیل الاوطار ج ۵ ص ۵۳ پر فرماتے ہیں:

شافعیہ حنفیہ زید بن علی مؤید باللہ اور جمہور کے نزدیک یہ صورت جواز کے عام دلائل پر بنا پر جائز ہے اور بظاہر یہ بات صحیح معلوم ہوتی ہے۔

۸۲۸: باب بیع کی شرائط لکھنا

۸۲۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي كِتَابَةِ الشَّرْطِ

۱۲۲۲: محمد بن بشر، عباد بن لیث (کپڑے بیچنے والے) سے اور وہ عبد الحمید بن وہب سے نقل کرتے ہیں کہ عدا بن خالد بن ہوذہ نے ان سے کہا کیا میں تمہیں ایسی تحریر نہ پڑھاؤں جو رسول اللہ ﷺ نے میرے لئے تحریر کرائی تھی۔ انہوں نے کہا کیوں نہیں۔ اس پر انہوں نے ایک تحریر نکالی اس میں لکھا تھا۔ یہ اقرار نامہ ہے کہ عدا بن خالد بن ہوذہ نے محمد رسول اللہ ﷺ سے ایک غلام یا ایک لونڈی خریدی جس میں نہ بیماری ہے نہ دھوکہ ہے۔ یہ مسلمان کی مسلمان سے بیع ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف عباد بن لیث کی حدیث سے جانتے ہیں۔ ان سے متعدد محدثین نے یہ حدیث روایت کی ہے۔

۱۲۲۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ لَيْثٍ صَاحِبُ الْكُرَّاءِ بَيْسَى ثَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ قَالَ لِي الْعَدَاءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ هُوْذَةَ أَلَا أَقْرَنُكَ كِتَابًا كَتَبَهُ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ بَلَى فَأَخْرَجَ لِي كِتَابًا هَذَا مَا اشْتَرَى الْعَدَاءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ هُوْذَةَ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى مِنْهُ عَبْدًا أَوْ أَمَةً لَا ذَاً وَلَا غَائِلَةً وَلَا خَبْنَةً بَيْعَ الْمُسْلِمِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبَّادِ بْنِ لَيْثٍ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ هَذَا الْحَدِيثَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْحَدِيثِ.

۸۲۹: باب ناپ تول

۸۲۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمِكْيَالِ وَالْمِيزَانِ

۱۲۲۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناپ تول کرنے والوں سے فرمایا: تم ایسے دو کاموں (ناپ تول) کے نگران بنائے گئے ہو جن میں کمی بیشی کی وجہ سے سابقہ امتیں ہلاک ہو گئیں۔ اس حدیث کو ہم صرف حسین بن قیس کی روایت سے مرفوعاً پہچانتے ہیں۔ حسین بن قیس کی حدیث کو ضعیف کہا گیا ہے۔ یہ حدیث اسی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے موقوفاً بھی منقول ہے۔

۱۲۲۳: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَعْقُوبَ الطَّالْقَانِيُّ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْوَاسِطِيُّ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صُحَابَ الْكَيْلِ وَالْمِيزَانِ إِنَّكُمْ قَدْ وُلِّيتُمْ أَمْرَيْنِ هَلَكَتْ فِيهِ إِلَّا مِمَّ السَّابِقَةُ قَبْلَكُمْ هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْحُسَيْنِ بْنِ قَيْسٍ وَحُسَيْنُ بْنُ قَيْسٍ يَضَعُفُ فِي الْحَدِيثِ وَقَدْ رَوَى هَذَا بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ مَوْقُوفًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

فَأَقْلَبَ: ہلاک شدہ امتوں میں سے ایک امت جس کا ذکر قرآن کریم کی سورۃ ہود میں تفصیل سے ہے قوم شعیب ہے۔ اس قوم نے معاملات میں ظالمانہ روش اختیار کی تھی اور لوگوں کو دینے لگی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اسے عدل اور اصلاح کی راہ پر لگانے کے لئے شعیب علیہ السلام کو بھیجا۔ یہ واقعہ ایک مثال کی حیثیت رکھتا ہے جس سے واضح ہوتا ہے کہ ایک مسلمان کو کس طرح کی زندگی بسر کرنا چاہئے اور اپنے تعلقات اور تمام معاملات کو کن باتوں کا پابند بنانا چاہئے۔ مسلمانوں کا یہ کام نہیں کہ دو بیانیوں سے ناپے لینے کے پیمانے اور ہوں اور دینے کے اور۔

۸۳۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي بَيْعِ مَنْ يَزِيدُ

۸۳۰: بَابُ نِيْلَامِ كَيْفَ ذَرِيْعَةِ خَرِيْدٍ وَفُرُوْخِ

۱۲۲۴: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شُمَيْطِ بْنِ عَجْلَانَ ثَنَا الْأَخْضَرُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْحَنْفِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاعَ جَلَسًا وَقَدْ حَاوَلَ مَنْ يَشْتَرِي هَذَا الْجِلْسَ وَالْقَدَحَ فَقَالَ رَجُلٌ أَخَذْتُهُمَا بِدِرْهِمٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَزِيدُ عَلَى دِرْهِمٍ مِنْ يَزِيدُ عَلَى دِرْهِمٍ فَأَعْطَاهُ رَجُلٌ دِرْهِمَيْنِ فَبَاغَهُمَا مِنْهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْأَخْضَرِ بْنِ عَجْلَانَ وَعَبْدُ اللَّهِ الْحَنْفِيُّ الَّذِي رَوَى عَنْ أَنَسٍ هُوَ أَبُو بَكْرِ الْحَنْفِيُّ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ لَمْ يَزِدُوا بَأْسًا بِبَيْعِ مَنْ يَزِيدُ فِي الْغَنَائِمِ وَالْمَوَارِيثِ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ الْمُعْتَمَرُ ابْنُ سُلَيْمَانَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْحَدِيثِ عَنِ الْأَخْضَرِ بْنِ عَجْلَانَ۔

۱۲۲۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چادر اور ایک پیالہ بیچنے کا ارادہ کیا تو فرمایا یہ چادر اور پیالہ کون خریدے گا۔ ایک شخص نے عرض کیا میں انہیں ایک درہم میں خریدتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک درہم سے زیادہ کون دے گا۔ (دوسرے فرمایا) تو ایک شخص نے دو درہم دے دئے۔ اس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دونوں چیزیں اسے دو درہم کے عوض دے دیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ہم اسے صرف اخضر بن عجلان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ عبد اللہ حنفی جو یہ حدیث انس رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں وہ ابو بکر حنفی ہیں۔ بعض اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے وہ کہتے ہیں کہ غنیمت اور وراثت کے مال کو نیلام کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ یہ حدیث معتمر بن سلیمان اور کئی راوی بھی اخضر بن عجلان سے نقل کرتے ہیں۔

۸۳۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي بَيْعِ الْمُدَبَّرِ

۸۳۱: بَابُ مَدَبَرِ كَيْفَ بَيْعِ

۲۲۵: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ دَبَّرَ غُلَامًا مَالَهُ قَمَاتٌ وَلَمْ يَتْرُكْ مَا لَا غَيْرَهُ فَبَاغَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَرَاهُ نَعِيمُ ابْنِ النَّحَّاسِ قَالَ جَابِرٌ عَبْدًا قِطْطِمَاتٍ عَامَ الْأَوَّلِ فِي إِمَارَةِ بْنِ الزُّبَيْرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ

۱۲۲۵: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری نے اپنے غلام سے کہا کہ تو میری موت کے بعد آزاد ہے (اس کو مدبر کہتے ہیں) پھر وہ آدمی فوت ہو گیا اور اس نے اس غلام کے علاوہ ترکے میں کچھ نہیں چھوڑا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس غلام کو نعیم بن النحاس کے ہاتھوں بیچ دیا۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں وہ قطعی تھا اور ابن زبیر رضی اللہ عنہ کی امارت کے پہلے سال فوت ہوا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ ہی سے منقول ہے۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ مدبر کے بیچنے میں کوئی حرج نہیں۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور سنیؒ کا بھی یہی قول ہے۔ سفیان ثوریؒ، مالکؒ، اوزاعیؒ اور بعض علماء کے نزدیک مدبر کی بیع مکروہ ہے۔

۸۳۲: بیچنے والوں کے استقبال کی ممانعت

۱۲۲۶: حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غلہ بیچنے والے قافلے سے شہر سے باہر خرید و فروخت کرنے سے منع فرمایا جب تک وہ شہر کے اندر آ کر خود نہ فروخت کریں۔ اس باب میں حضرت علیؓ، ابن عباسؓ، ابو ہریرہؓ، ابوسعیدؓ، ابن عمرؓ اور ایک دوسرے صحابی سے بھی روایت منقول ہیں۔

۱۲۲۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی غلہ بیچنے والے قافلے سے شہر سے باہر جا کر ملنے سے منع فرمایا۔ اور اگر کوئی شخص ان سے کچھ خریدے تو شہر میں داخل ہونے کے بعد غلے والوں کو (سودا برقرار رکھنے یا بیخ کرنے کا) اختیار ہے۔ یہ حدیث ایوب کی روایت سے حسن غریب ہے۔ ابن مسعودؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کی ایک جماعت نے شہر سے باہر جا کر تجارتی قافلے سے ملاقات کو مکروہ کہا ہے کیونکہ یہ بھی ایک قسم کا دھوکہ ہے۔ امام شافعیؒ اور ہمارے اصحاب کا یہی قول ہے۔

۸۳۳: باب کوئی شہری

گاؤں والے کی چیز فروخت نہ کرے

۱۲۲۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہیہ کہتے ہیں کہ وہ بھی یہ حدیث جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شہری، دیہاتی کی کوئی چیز نہ بیچے۔ اس باب میں

الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لَمْ يَرَوْا بَيْعَ الْمُدَبِّرِ بَأْسًا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَاسْحَاقَ وَكَرَّةَ قَوْمٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ بَيْعَ الْمُدَبِّرِ وَهُوَ قَوْلُ سَفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكٍ وَالْأَوْزَاعِيِّ.

۸۳۲: بَاب مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ تَلْقَى الْبُيُوعِ

۱۲۲۶: حَدَّثَنَا هَذَا ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا سُلَيْمَانُ التَّمِيمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ تَلْقَى الْبُيُوعِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ عُمَرَ وَرَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۲۲۷: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَيْبٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَالرَّقِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَتَلَقَّى الْجَلْبُ فَإِنْ تَلَقَّاهُ إِنْسَانٌ فَابْتِغَاةُ فَصَاحِبِ السَّلْعَةِ فِيهَا بِالْخِيَارِ إِذَا وَرَدَ السُّوقَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَيُّوبَ وَحَدِيثِ ابْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ تَلْقَى الْبُيُوعِ وَهُوَ ضَرْبٌ مِنَ الْخَدِيعَةِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَغَيْرِهِ مِنْ أَصْحَابِنَا.

۸۳۳: بَاب مَا جَاءَ لَا يَبِيعُ

حَاضِرٌ لِبَادٍ

۱۲۲۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَا ثَنَا سَفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ قُتَيْبَةُ يَنْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ

حضرت طلحہ، انس، جابر، ابن عباس اور حکیم بن ابی زید رضی اللہ عنہم (اپنے والد سے) کثیر بن عبد اللہ کے دادا عمرو بن عوف مزنی اور ایک اور صحابی سے بھی روایات منقول ہیں۔

۱۲۲۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہری، دیہاتی کا سودا نہ بیچے۔ لوگوں کو چھوڑ دو تا کہ اللہ تعالیٰ بعض کو بعض کے ذریعے رزق پہنچائے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے۔ حدیث جابر رضی اللہ عنہ بھی حسن صحیح ہے۔ بعض علماء صحابہ رضی اللہ عنہم وغیرہ کا اسی پر عمل ہے کہ شہری دیہاتی کی چیزیں فروخت نہ کرے۔ بعض اہل علم نے اس کی اجازت دی ہے کہ شہری دیہاتی سے مال خرید لے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ یہ مکروہ ہے کہ کوئی شہری، دیہاتی کی چیزیں فروخت کرے لیکن اگر ایسا کیا تو بیع جائز ہے۔

طَلْحَةَ وَأَنَسٍ وَجَابِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَحَكِيمِ بْنِ أَبِي يَزِيدٍ عَنْ أَبِيهِ وَعَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُرَنِّيَّ جَدَّ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَرَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ۔

۳۲۹: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَا قَتْنَا سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ دَعَوْا النَّاسَ يَرْزُقُ اللَّهُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثُ حَسَنٍ صَحِيحٌ وَحَدِيثُ جَابِرٍ فِي هَذَا هُوَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ أَيْضًا وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ كَرَهُوا أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَرَخَّصَ بَعْضُهُمْ فِي أَنْ يَشْتَرِيَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ يَكْرَهُ أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَإِنْ بَاعَ فَلْيَبِيعْ جَائِزٌ۔

فَأُولَئِكَ: بیع وشراء کی کئی ایسی شکلیں جو عرب معاشرے میں رائج تھیں لیکن ان کے اندر ہر فریق کو اس کا پورا حق ملنے کی ضمانت نہ تھی بلکہ بعض دفعہ ایک فریق کو اپنے حق سے کلی یا جزوی طور پر محروم ہو جانا پڑتا تھا۔ ان بیوع میں سے چند ایک کا ذکر ان احادیث میں آ رہا ہے لہذا قاری کے لئے بہتر ہوگا کہ ان کا مختصر تعارف پیش کیا جائے تاکہ وہ آسانی سے ان اصطلاحات کو سمجھ سکے۔

(۱) بیع الحاقہ: صاف گہیوں کی متعین مقدار کے بدلے گہیوں کی تیار کھیتی کا خریدنا بیچنا۔ (۲) بیع الحاقہ: صرف گہیوں کے ساتھ مختص نہیں بلکہ صاف جو، صاف جوار، بارجرہ، چنا اور چاول وغیرہ کے عوض جو، جوار، بارجرہ، چنا اور چاول وغیرہ کی تیار فصل کا خریدنا بیچنا بھی محاقہ ہے۔

(۳) بیع المزانیہ: خشک چھوہاروں کی متعین مقدار کے بدلے درخت پر لگی تازہ کھجوروں کی خرید و فروخت کرنا۔ اسی طرح کشمش کی متعین مقدار کے عوض بیلوں میں لگے ہوئے تازہ انگوروں کی خرید و فروخت بھی۔

(۴) بیع المناذہ: نام ہے اس بیع وشراء کا جس میں یہ طے ہوتا ہے کہ دوران سودا جب کوئی ایک فریق اپنا کپڑا دوسرے کی طرف پھینک دے گا تو معاملہ مکمل ہو جائے گا بغیر یہ کہے کہ ”بعت“ اور ”اشریت“ اور بغیر یہ دیکھے کہ خریدی اور بیچی جانے والی چیز کیسی ہے اور کیسی نہیں۔ بعض علماء نے اس سے ذرا مختلف تعریف بھی بیان کی ہے۔

(۵) بیع الملامہ: بھی تقریباً اسی قسم کی بیع ہے۔

(۶) بیع الحصاة: وہ بیع جس کے اندر کسی چیز کی خرید و فروخت کا معاملہ اس وقت مکمل سمجھا جاتا ہے جب فریقین میں سے کوئی فریق دوسرے کی طرف لنگری پھینک دیتا ہے۔

(۷) بیع العربان: وہ بیع جس میں خریدار کسی شے کی خریداری کے سلسلے میں دکاندار کو بطور رقم کچھ بطور بیعانہ اس شرط کے ساتھ دیتا

ہے کہ اگر معاملہ طے پا گیا تو یہ رقم شے کی قیمت میں شامل اور شمار ہوگی اور طے نہ پایا تو بیعانے کی یہ رقم دکاندار کی ہو جائے گی۔ خریدار کو واپس نہیں ملے گی۔

(۸) بیع السنین یا بیع العادمۃ: کسی باغ کے پھل کو آئندہ کئی سالوں کے لئے بیچنا۔

(۹) بیع الحیوان بالحم: زندہ جانور کو کھلے ہوئے گوشت کے عوض بیچنا خریدنا۔

(۱۰) بیع الغرر: بیچنے والا اپنی چیز کو جانتے ہوئے بھی اس طرح پیش کرے کہ جیسے وہ ہر لحاظ سے ٹھیک ہے۔ ایسی شے کی خرید و فروخت بھی بیع الغرر میں آتی ہے جس کا وصول ہونا خریدار کے لئے یقینی نہ ہو۔

(۱۱) بیع المعاوضۃ: جس میں ماپ تول کے بغیر محض اندازے اور تخمینے سے اشیاء کی خرید و فروخت ہوتی ہے مثلاً غلہ کے ڈھیر کو ماپ تول کے بغیر دوسری معلوم المقدار یا مجہول المقدار چیز کے عوض بیچنا اور خریدنا بیع المعاوضۃ ہے۔

(۱۲) بیع المعدوم: جس میں ایسی شے کی خرید و فروخت ہوتی ہے جو معاملہ کرتے وقت موجود نہیں ہوتی یعنی معدوم ہوتی ہے۔

(۱۳) بیع العینۃ: وہ بیع ہے جس میں فریقین کا اصل مقصود کسی شے کی خرید و فروخت نہیں ہوتا بلکہ اصل مقصود کسی ویشی کے ساتھ زرو نقدی کا لین دین ہوتا ہے۔

(۱۴) بیع المحاضرۃ: باغ کے پھلوں کو ایسی حالت میں بیچنا خریدنا کہ وہ ابھی بالکل سبز کچے ہوں اور ان پر پکنے کے آثار نہ ہوں۔

ان مذکورہ بیوع کے علاوہ احادیث نبویہ میں کچھ اور بیوع کا ذکر ہے جن سے روکا اور منع کیا گیا ہے۔ گویا ہر وہ معاشی معاملہ جو اسلام کے معیار کے مطابق نہ تھا اس میں ایک فریق کی حق تلفی کا ضرور احتمال تھا۔

۸۳۴: باب محاقلة اور مزانہ کی ممانعت

۸۳۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَانَةِ

۱۴۳۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَانَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَسَعْدِ بْنِ جَابِرٍ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَأَبِي سَعِيدٍ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْمُحَاقَلَةُ بَيْعُ الزَّرْعِ بِالْحِنْطَةِ وَالْمُزَانَةُ بَيْعُ التَّمْرِ عَلَى رُؤُوسِ النُّخْلِ بِالتَّمْرِ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ كَرَهُوا بَيْعَ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَانَةِ۔

۱۴۳۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلة اور مزانہ سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما، زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ، جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایات منقول ہیں۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ بیع محاقلة اور مزانہ حرام ہے۔

۱۴۳۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ زَيْدَ ابْنِ عِيَّاشٍ سَأَلَ سَعْدَ بْنَ عَدْنَةَ عَنِ الْبَيْضَاءِ فَقَالَ لَيْسَ أَفْضَلُ قَالَ الْبَيْضَاءُ فَتَهَى عَنْ ذَلِكَ وَقَالَ سَعْدٌ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ

۱۴۳۱: حضرت عبد اللہ بن یزید سے روایت ہے کہ زید ابو عیاش نے سعد سے گویہوں کو جو کے عوض خریدنے کے بارے میں پوچھا۔ سعد نے کہا ان دونوں میں سے افضل کون سی چیز ہے؟ زید نے کہا گندم۔ پس انہوں نے منع کر دیا کہ یہ جائز

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُ عَنِ اشْتِرَاءِ التَّمْرِ بِالرُّطْبِ فَقَالَ لِمَنْ حَوْلَهُ أَيْتَقُصُّ الرُّطْبُ إِذَا يَسَّ قَالُوا نَعَمْ فَنَهَى عَنْ ذَلِكَ.

نہیں اور فرمایا میں نے کسی کو رسول اللہ سے سوال کرتے ہوئے سنا کہ کھجوروں کو کچی کھجوروں کے عوض خریدنے کا کیا حکم ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنے پاس بیٹھے ہوئے لوگوں سے پوچھا کہ

جب کچی کھجوریں پکتی ہیں تو کیا وزن میں کم ہو جاتی ہیں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ پس آپ نے منع فرمادیا۔

۱۲۳۲: حَدَّثَنَا هَذَا ثَنَا وَكَيْفَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ زَيْدِ أَبِي عِيَّاشٍ قَالَ سَأَلْنَا سَعْدًا قَدْ كَرَّ نَحْوَهُ هَذَا أَحَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَصْحَابِنَا.

۱۲۳۲: ہم سے روایت کی بنیاد نے انہوں نے مالک سے انہوں نے عبد اللہ بن یزید سے زید ابی عیاش سے سنا کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے سعد سے پوچھا پھر اسی حدیث کی مانند حدیث ذکر کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ امام شافعیؒ اور ہمارے اصحاب کا یہی قول ہے۔

۸۳۵: باب پھل بکنے

شروع ہونے سے پہلے بیچنا صحیح نہیں

۱۲۳۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوروں کو خوش رنگ یعنی پختہ ہونے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا۔ اسی سند سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گیتھوں کو سفید ہونے اور آفت وغیرہ سے محفوظ ہونے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا۔ بیچنے اور خریدنے والے دونوں کو منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت انسؓ، عائشہؓ، ابو ہریرہؓ، ابن عباسؓ، جابرؓ، ابو سعیدؓ اور زید بن ثابتؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرامؓ اور دیگر علماء کا اسی پر عمل ہے کہ پھلوں کو بکنے سے پہلے فروخت کرنا منع ہے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ و اسحقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۱۲۳۴: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگور کے سیاہ ہونے اور تمام دانوں یا غلوں کے سخت ہونے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف حماد بن

۸۳۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ

الثَّمَرَةِ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ وَصَلَاحُهَا

۱۲۳۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى يَزْهُوَ وَبِهَذَا إِسْنَادُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ السَّنْبَلِ حَتَّى يَبْيَضَ وَيَأْمَنَ الْعَاهَةُ نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُسْتَرَى وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَعَائِشَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ كَرِهُوا بَيْعَ التَّمَارِ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَاسْحَقَ.

۱۲۳۴: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ وَعَفَّانُ وَسُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْعِنَبِ حَتَّى يَسْوَدَ وَعَنْ بَيْعِ الْحَبِّ حَتَّى يَشْتَدَّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا

نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ.

۸۳۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ

عَنْ بَيْعِ حَبْلِ الْحَبْلَةِ

۱۲۳۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ حَبْلِ الْحَبْلَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ حَسَنٍ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَحَبْلُ الْحَبْلَةِ نِتَاجُ النَّتَاجِ وَهُوَ بَيْعُ مَقْسُوعٍ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ مِنْ بُيُوعِ الْغَرَرِ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَرَوَى عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ وَغَيْرُهُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَنَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا أَصَحُّ.

۸۳۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الْغَرَرِ

۱۲۳۶: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ وَبَيْعِ الْخَصَاةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَنَسٍ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ وَبَيْعِ الْخَصَاةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَنَسٍ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثُ حَسَنٍ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ كَرَهُوا بَيْعَ الْغَرَرِ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَمَنْ بَيْعَ الْغَرَرِ بَيْعَ السَّمَكِ فِي الْمَاءِ وَبَيْعَ الْعَبْدِ الْأَبِيِّ وَبَيْعَ الطَّيْرِ فِي السَّمَاءِ وَنَحْوُ ذَلِكَ مِنَ الْبُيُوعِ وَمَعْنَى بَيْعِ الْخَصَاةِ أَنْ يَقُولَ الْبَائِعُ لِلْمُسْتَرِي إِذَا نَبَذْتُ إِلَيْكَ بِالْخَصَاةِ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكَ وَهُوَ يُشَبَّهُ بِبَيْعِ

سلمہ کی روایت سے مرفوعاً جانتے ہیں۔

۸۳۶: باب حاملہ کا حمل بیچنے کی

ممانعت

۱۲۳۵: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹنی کے حمل کے بچے کو بیچنے سے منع فرمایا۔ اس باب میں عبد اللہ بن عباسؓ اور ابو سعید خدریؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عمرؓ حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ حبل الحبلہ سے مراد اونٹنی کے بچے کا بچہ ہے۔ اس کا فروخت کرنا اہل علم کے نزدیک باطل ہے اس لیے کہ وہ دھوکے کی بیع ہے۔ شعبہ یہ حدیث ایوب سے وہ سعید بن جبیر سے اور وہ ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں۔ عبد الوہاب ثقفی وغیرہ بھی یہ حدیث ایوب سے وہ سعید بن جبیر سے وہ نافع سے وہ ابن عمرؓ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

۸۳۷: باب دھوکے کی بیع حرام ہے

۱۲۳۶: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دھوکے اور کنکریاں مارنے کی بیع سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت ابن عمرؓ، ابن عباسؓ، ابو سعیدؓ اور انسؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ابو ہریرہؓ حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ دھوکے والی بیع حرام ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ دھوکے والی بیع میں یہ چیزیں داخل ہیں مچھلی کا پانی میں ہوتے ہوئے فروخت کرنا۔ مفرور (یعنی بھاگے ہوئے) غلام کا فروخت کرنا اور پرندے کا اڑتے ہوئے فروخت کرنا اور اسی طرح کی دوسری بیوع بھی اسی ضمن میں آتی ہیں۔ بیع الحصاة کنکری مارنے والی بیع کا مطلب یہ ہے کہ بیچنے والا خریدنے والے سے یہ کہے کہ جب میں تیری طرف کنکری پھینکوں تو میرے اور تیرے درمیان بیع واجب ہوگئی۔ یہ بیع منابذہ ہی کے

مشابہ ہے۔ یہ سب زمانہ جاہلیت کی بیوع ہیں۔

۸۳۸: باب ایک بیع

میں دو بیع کرنا منع ہے

۱۲۳۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک بیع میں دو بیع کرنے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت عبد اللہ بن عمروؓ، ابن عمرؓ اور ابن مسعودؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر علماء کا عمل ہے۔ بعض علماء اس کی تفسیر یہ کرتے ہیں کہ کوئی شخص دوسرے سے کہے کہ میں تمہیں یہ کپڑا نقد دس روپے میں اور ادھا میں روپے میں فروخت کرتا ہوں بشرطیکہ وہ دونوں میں سے کسی چیز پر متفق ہونے سے پہلے جدا ہو جائیں۔ پس اگر وہ نقد یا ادھا رکے ایک چیز پر متفق ہو گئے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ ایک بیع میں دو کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص کسی سے کہے کہ میں اپنا گھراتی قیمت میں بیچتا ہوں بشرطیکہ تم اپنا غلام مجھے اتنی قیمت میں فروخت کرو۔ پس جب تمہارا غلام میری ملکیت میں آ گیا۔ تو تم میرے مکان کے مالک ہو جاؤ گے۔ یہ ایسی بیع پر علیحدگی ہے جس کی قیمت معلوم نہیں۔ ان میں سے ایک بھی نہیں جانتا کہ اس کی چیز کس پر واقع ہوئی۔

۸۳۹: باب جو چیز بیچنے

والے کے پاس نہ ہو اس کو بیچنا منع ہے

۱۲۳۸: حضرت حکیم بن حزامؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ لوگ میرے پاس آ کر ایسی چیز طلب کرتے ہیں جو میرے پاس نہیں ہوتی۔ کیا میں بازار سے خرید کر انہیں بیچ سکتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا جو چیز تمہارے پاس نہ ہو اسے فروخت نہ کرو۔

۱۲۳۹: حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

الْمُنَابَذَةُ وَكَانَ هَذَا مِنْ بُيُوعِ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ.

۸۳۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ

عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ

۱۲۳۷: حَدَّثَنَا هَذَا دُثْنَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَدْ فَسَّرَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ أَنْ يَقُولَ أَيْبُوعُكَ هَذَا الثَّوبَ بِتَقْدِيرِ عَشْرَةٍ وَبِئْسَيَّةٍ بِعَشْرِينَ وَلَا يُفَارِقُهُ عَلَى أَحَدٍ الْبَيْعَتَيْنِ فَإِذَا فَارَقَهُ عَلَى أَحَدِهِمَا فَلَا بَأْسَ إِذَا كَانَتْ الْعُقُودَةُ عَلَى وَاحِدٍ مِنْهُمَا قَالَ الشَّافِعِيُّ وَمِنْ مَعْنَى مَا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ أَنْ يَقُولَ أَيْبُوعُكَ هَذَا بِكَذَا عَلَى أَنْ تَبِيعَنِي غُلَامَكَ بِكَذَا فَإِذَا وَجَبَ لِي غُلَامُكَ وَجَبَ لَكَ ذَاؤِي هَذَا يُفَارِقُ عَنْ بَيْعٍ بغيرِ ثَمَنِ مَعْلُومٍ وَلَا يَدْرِي كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى مَا وَقَعَتْ عَلَيْهِ صَفَقَتُهُ.

۸۳۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

بَيْعِ مَا لَيْسَ عِنْدَهُ

۱۲۳۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ مَاهِكٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ الرَّجُلُ فَيَسْأَلُنِي مِنَ الْبَيْعِ مَا لَيْسَ عِنْدِي أَتَبَاغُ لَهُ مِنَ السُّوقِ ثُمَّ أَيْبُوعُهُ قَالَ لَا تَبِعْ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ.

۱۲۳۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ

کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس چیز کے فروخت کرنے سے منع فرمایا جو میرے پاس نہ ہو۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اس باب میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

۱۲۳۰: عبداللہ بن عمرو بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سلف اور بیع حلال نہیں۔ اور ایک بیع میں دو شرطیں بھی جائز نہیں۔ جس چیز کا وہ ضامن نہ ہو اس کا نفع بھی حلال نہیں اور جو چیز اس کے پاس نہ ہو اس کا فروخت کرنا بھی جائز نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسحق بن منصور کہتے ہیں کہ میں نے امام احمد سے پوچھا کہ سلف کیساتھ بیع کی ممانعت کا کیا مطلب ہے۔ انہوں نے فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ کوئی شخص کسی کو قرض دے اور پھر کوئی چیز اسے قیمت سے زیادہ کی فروخت کر دے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس کے معنی یہ ہوں کہ کوئی شخص کسی چیز کی قیمت قرض چھوڑ دے اور اس سے یہ کہے کہ اگر تم یہ قیمت ادا نہ کر سکتے تو یہ چیز میرے ہاتھ فروخت ہوگئی۔ اسحاق کہتے ہیں پھر میں نے امام احمد سے اسی کا معنی پوچھا کہ (جن کا ضامن نہ ہو اس کا منافع بھی حلال نہیں) انہوں نے فرمایا میرے نزدیک یہ صرف غلے وغیرہ میں ہے۔ یعنی جب تک قبضہ نہ ہو۔ اسحق کہتے ہیں جو چیزیں تولی یا ناپی جاتی ہیں ان کا حکم بھی اسی طرح ہے یعنی قبضے سے پہلے اس کی بیع جائز نہیں۔ امام احمد فرماتے ہیں اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میں نے یہ کپڑا تمہارے ہاتھ اس شرط پر فروخت کیا کہ سلائی اور دھلائی میرے ذمہ ہے۔ تو یہ ایک بیع میں دو شرطوں کی طرح ہے۔ لیکن اگر یہ کہے کہ تمہیں یہ کپڑا فروخت کرتا ہوں اس کی سلائی بھی مجھ پر ہی ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ اسی طرح اگر صرف دھلائی کی شرط ہو تب بھی جائز ہے۔ اس لیے کہ یہ ایک ہی شرط ہے۔ اسحاق نے اسی طرح کچھ کہا ہے (یعنی امام ترمذی مضطرب ہیں) حکیم بن حزام کی حدیث حسن ہے۔ اور یہ حکیم بن حزام ہی سے کئی سندوں سے مروی ہے۔ یہ حدیث ایوب سختیانی اور ابوالبشر بھی یوسف بن

یوسف بن ماہک عن حکیم بن حزام قال نہانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أن أبيع ما ليس عندي هذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن عبد الله بن عمرو.

۱۲۳۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَنَا أَيُّوبُ ثَنَا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا أَبِي عَنْ أَبِيهِ حَتَّى ذَكَرَ عَبْدَ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ سَلْفٌ وَبَيْعٌ وَلَا شَرْطَانِ فِي بَيْعٍ وَلَا رِبْحٌ مَالٌ يَضْمَنُ وَلَا بَيْعٌ مَالَيْسَ عِنْدَكَ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَالَ إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قُلْتُ لَا حَمْدَ مَا مَعْنَى نَهَى عَنْ سَلْفٍ وَبَيْعٍ قَالَ أَنْ يَكُونَ يَفْرُضُهُ قَرْضًا ثُمَّ يَبِيعُهُ بَيْعًا يَزِيدُ أَذًا عَلَيْهِ وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ يُسَلِّفُ إِلَيْهِ فِي شَيْءٍ فَيَقُولُ إِنْ لَمْ يَتَّهَيْأَ عِنْدَكَ فَهُوَ بَيْعٌ عَلَيْكَ قَالَ إِسْحَاقُ كَمَا قَالَ قُلْتُ لِأَحْمَدَ وَعَنْ بَيْعٍ مَالٌ تَضْمَنُ قَالَ لَا يَكُونُ عِنْدِي إِلَّا فِي الطَّعَامِ يَعْنِي مَالٌ تَقْبِضُ قَالَ إِسْحَاقُ كَمَا قَالَ فِي كُلِّ مَا يَكَالُ وَيُوزَنُ قَالَ أَحْمَدُ وَإِذَا قَالَ أَيْبَعُكَ هَذَا الثَّوبُ وَعَلَى خِيَاطَتِهِ وَ قَصَارَتِهِ فَهَذَا مِنْ نَحْوِ شَرْطَيْنِ فِي بَيْعٍ وَإِذَا قَالَ أَيْبَعُكَ وَعَلَى خِيَاطَتِهِ فَلَا بَأْسَ بِهِ أَوْ قَالَ أَيْبَعُكَ وَعَلَى قَصَارَتِهِ فَلَا بَأْسَ بِهِ إِنَّمَا هَذَا شَرْطٌ وَاحِدٌ قَالَ إِسْحَاقُ كَمَا قَالَ حَدِيثُ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَرَوَى أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ وَأَبُو بَشِيرٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ مَاهِكٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ وَرَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَوْفٌ وَهَشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا حَدِيثٌ مُرْسَلٌ إِنَّمَا رَوَاهُ ابْنُ سِيرِينَ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ يُونُسَ

بْنِ مَاهِكٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ هَكَذَا. ماہک سے اور وہ حکیم بن حزام سے نقل کرتے ہیں۔ پھر عوف اور ہشام بن حسان، ابن سیرین سے اور وہ حکیم بن حزام سے مرسل نقل کرتے ہیں۔ ابن سیرین، ایوب سختیانی سے وہ یوسف بن ماہک سے اور وہ حکیم بن حزام سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

۱۲۴۱: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَعَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا إِنَّا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهِكٍ عَنْ حَكِيمٍ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَبِيعَ مَالِيَسَ عِنْدِي وَرَوَى وَكِيعٌ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهِكٍ وَرَوَايَةُ عَبْدِ الصَّمَدِ أَصَحُّ وَقَدْ رَوَى يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ يَحْيَى بْنِ حَكِيمٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَصَمَةَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا أَنْ يَبِيعَ الرَّجُلُ مَالِيَسَ عِنْدَهُ.

۱۲۴۱: حکیم بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وہ چیز فروخت کرنے سے منع فرمایا جو میرے پاس نہ ہو۔ وکیع یہی حدیث یزید بن ابراہیم سے وہ ابن سیرین سے وہ ایوب سے اور وہ حکیم بن حزام سے نقل کرتے ہیں اور اس میں یوسف بن ماہک کا ذکر نہیں کرتے۔ عبد الصمد کی حدیث زیادہ صحیح ہے۔ یحییٰ بن ابوکثیر بھی یہی حدیث یحییٰ بن حکیم سے وہ یوسف بن ماہک سے وہ عبد اللہ بن عصمہ سے اور وہ حکیم بن حزام سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں اکثر اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ آدمی کے پاس جو چیز نہ ہو اس کا فروخت کرنا حرام ہے۔

۸۴۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهَيْبَتِهِ

۱۲۴۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ وَشُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هَيْبَتِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَدْ رَوَى يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهَيْبَتِهِ وَهُوَ وَهُمْ وَهُمْ فِيهِ يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ وَقَدْ رَوَى عَبْدُ الْوَهَّابِ

۸۴۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهَيْبَتِهِ

۱۲۴۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حق ولاء کے بیچنے اور ہبہ کرنے سے منع فرمایا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اسے صرف عبد اللہ بن دینار کی ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے جانتے ہیں۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے یحییٰ بن سلیم یہ حدیث عبید اللہ بن عمر سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ اس حدیث میں وہم ہے۔ یحییٰ بن سلیم اس میں وہم کرتے ہیں۔ عبد الوہاب ثقفی، عبد اللہ بن نمیر اور

۱۔ ولاء وہ حق ہے جو مالک کو غلام آزاد کرنے کی وجہ سے ملتا ہے۔ جب غلام فوت ہو جائے تو اس کا نسب سے وارث نہ ہو تو اسکے ترکہ کا مالک غلام کو آزاد کرنے

والا ہوتا ہے۔ (مترجم)

کئی راوی یہ حدیث عبد اللہ بن عمر سے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث یحییٰ بن سلیم کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

۸۴۱: باب جانور کے عوض

جانور بطور قرض فروخت کرنا صحیح نہیں

۱۲۴۳: حضرت سرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حیوان کے بدلے حیوان بطور قرض فروخت کرنے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، جابر رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حسن کا حضرت سرہ رضی اللہ عنہ سے سماع بھی صحیح ہے۔ علی بن مدینی وغیرہ نے یہی کہا ہے۔ اکثر علماء صحابہ رضی اللہ عنہم وغیرہ کا اسی پر عمل ہے۔ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اہل کوفہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور دیگر علماء نے جانور کو جانور کے بدلے ادھار فروخت کرنے کی اجازت دی ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور اہل حق رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

۱۲۴۴: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک جانور کے بدلے دو جانور ادھار بیچنا جائز نہیں۔ لیکن نقد بیچنے میں کوئی حرج نہیں۔

یہ حدیث حسن ہے۔

۸۴۲: باب دو غلاموں کے بدلے میں ایک

غلام خریدنا

۱۲۴۵: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ایک غلام نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ہجرت کی بیعت کی۔ آپ ﷺ کو علم نہیں تھا کہ یہ غلام ہے جب اس کا مالک اسے لے جانے کے

التَّقْفِي وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَلِيمٍ.

۸۴۱: بَاب مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ

الْحَيَوَانَ بِالْحَيَوَانَ نَسِيئَةً

۱۲۴۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى أَبُو مُوسَى ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانَ بِالْحَيَوَانَ نَسِيئَةً وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرِ وَابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ سَمُرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَسَمَاعُ الْحَسَنِ مِنْ سَمُرَةَ صَحِيحٌ هَكَذَا قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ وَغَيْرُهُ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ فِي بَيْعِ الْحَيَوَانَ بِالْحَيَوَانَ نَسِيئَةً هُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ فِي بَيْعِ الْحَيَوَانَ بِالْحَيَوَانَ نَسِيئَةً وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاسْتِخْقَ.

۱۲۴۴: حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ الْحُرَيْثِ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْحَجَّاجِ وَهُوَ ابْنُ أَرْطَاةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَيَوَانُ اثْنَيْنِ بَوَاحِدَةٍ لَا يَصْلُحُ نَسِيئًا وَلَا بَأْسَ بِهِ يَدًا بِيَدٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۸۴۲: بَاب مَا جَاءَ فِي شِرَاءِ

الْعَبْدِ بِالْعَبْدَيْنِ

۱۲۴۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ عَبْدٌ قَبَايِعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْهَجْرَةِ وَلَا يَشْعُرُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اِنَّهُ عَبْدٌ فَجَاءَ سَيِّدُهُ يُرِيدُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْنِيهِ فَأَشْتَرَاهُ بِعَبْدَيْنِ أَسْوَدَيْنِ ثُمَّ لَمْ يَبَاعَ أَحَدًا بَعْدَ حَتَّى يَسْأَلَهُ أَعْبَدَهُ هُوَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثُ حَسَنٍ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِعَبْدٍ بِعَبْدَيْنِ يَدَايِيدُ وَاخْتَلَفُوا فِيهِ إِذَا كَانَ نَسَبًا.

لئے آگیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا کہ اسے میرے ہاتھ فروخت کر دو۔ پس آپ ﷺ نے اسے دو سیاہ قام غلاموں کے عوض خریدا۔ اس کے بعد نبی اکرم ﷺ کسی سے اس وقت تک بیعت نہ کرتے جب تک اس سے پوچھ نہ لیتے کہ وہ غلام تو نہیں۔ اس باب میں حضرت انسؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت جابرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ دو غلام دے

کر ایک غلام خریدنے میں کوئی حرج نہیں۔ بشرطیکہ ہاتھوں ہاتھ (یعنی نقد) ہو جب کہ قرض میں اختلاف ہے۔

۸۴۳: بَابُ مَا جَاءَ إِنْ الْحِنْطَةَ بِالْحِنْطَةِ

مِثْلًا بِمِثْلٍ وَكَرَاهِيَةَ التَّفَاضُلِ فِيهِ

۱۲۳۶: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْخَدَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدُّهَبُ بِالذَّهَبِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ مِثْلًا بِمِثْلٍ فَمَنْ زَادَ أَوْ زَادَ فَقَدْ أَرَبَى يَبْعُو الدَّهَبَ بِالْفِضَّةِ كَيْفَ شِئْتُمْ يَدَايِيدُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَبِلَالٍ حَدِيثُ عُبَادَةَ حَدِيثُ حَسَنٍ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ خَالِدٍ بِهِذَا الْإِسْنَادِ قَالَ يَبْعُو الْبُرَّ بِالشَّعِيرِ كَيْفَ شِئْتُمْ يَدَايِيدُ وَرَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ عُبَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَدِيثَ وَزَادَ فِيهِ قَالَ خَالِدٌ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ يَبْعُو الْبُرَّ بِالشَّعِيرِ كَيْفَ شِئْتُمْ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ أَنْ يَبَاعَ الْبُرُّ بِالْبُرِّ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ فَإِذَا اخْتَلَفَ

۸۴۳: باب گیہوں کے بدلے گیہوں بیچنے

کا جواز اور کمی بیشی کا عدم جواز

۱۲۳۶: حضرت عبادہ بن صامتؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سونے کے بدلے سونا برابر بیچو اور اسی طرح چاندی کے عوض چاندی، کھجور کے بدلے کھجور، گیہوں کے بدلے گیہوں، نمک کے بدلے نمک، اور جو کے عوض جو برابر فروخت کرو۔ جس نے زیادہ لیا یا دیا اس نے سود کا معاملہ کیا۔ پس سونا چاندی کے عوض، گیہوں کھجور کے عوض اور جو کھجور کے بدلے جس طرح چاہو فروخت کرو بشرطیکہ ہاتھوں ہاتھ (یعنی نقد) ہو۔ اس باب میں حضرت ابوسعیدؓ، ابو ہریرہؓ اور بلالؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت عبادہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض راوی یہ حدیث اسی سند سے خالد سے بھی روایت کرتے ہیں اس میں یہ الفاظ ہیں۔ گیہوں کے بدلے جو کو جس طرح چاہو فروخت کرنا لیکن نقد و نقد ہونا شرط ہے۔ بعض راوی یہ حدیث خالد سے وہ ابو قلابہ سے وہ ابو الاشعث سے وہ عبادہ سے اور وہ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں اور اس میں یہ الفاظ زیادہ کرتے ہیں کہ خالد ابو قلابہ کے حوالہ سے کہتے ہیں کہ گیہوں جو کے عوض جیسے چاہو فروخت کرو..... الخ

اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ گندم کو گندم کے عوض برابر ہی بیچا جاسکتا ہے اور اسی طرح جو کے عوض جو بھی برابر برابر

فروخت کئے جاسکتے ہیں یعنی اگر جنس مختلف ہو تو کمی بیشی سے بیچنے میں کوئی حرج نہیں جب کہ سودا نقد ہو۔ اکثر صحابہ کرامؓ اور دیگر علماء کا یہی قول ہے۔ سفیان ثوریؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اس کی دلیل یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو کے عوض گندم جس طرح چاہو فروخت کرو لیکن شرط یہ ہے کہ نقد و نقد ہو۔ اہل علم کی ایک جماعت نے جو کے بدلے گندم بڑھا کر بیچنے کو مکروہ کہا ہے۔ امام مالک بن انسؒ کا یہی قول ہے۔ پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

۸۴۴: باب بیع صرف کے بارے میں

۱۲۴۷: حضرت نافع سے روایت ہے کہ میں اور ابن عمرؓ حضرت ابوسعیدؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے بتایا کہ میں نے اپنے ان دونوں کانوں سے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ سونا سونے کے بدلے اور چاندی، چاندی کے عوض برابر بیچو نہ زیادہ۔ اور ان دونوں کی ادائیگی دست بدست (نقد) کرو۔ یعنی دونوں فریق ایک ہی وقت میں ادائیگی کریں کوئی اس میں تاخیر نہ کرے۔ اس باب میں ابوبکر صدیقؓ، عمرؓ، عثمانؓ، ابوبکرؓ، ہشام بن عامرؓ، براءؓ، زید بن ارقمؓ، فضالہ بن عبیدؓ، ابوبکرؓ، ابن عمرؓ، ابودرداءؓ اور بلالؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ابوسعید حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرامؓ اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ سونے کے بدلے سونا اور چاندی کے بدلے میں چاندی میں کمی زیادتی جائز ہے۔ بشرطیکہ دست بدست (نقد) ہو وہ فرماتے ہیں کہ یہ ربا تو اس صورت میں ہے کہ یہ معاملہ قرض کی صورت میں ہو۔ حضرت ابن عباسؓ کے بعض دوستوں سے بھی اسی طرح منقول ہے۔ لیکن ابن عباسؓ نے جب یہ حدیث ابوسعید خدریؓ کی سنی تو اپنے قول سے رجوع کر لیا تھا۔ لہذا پہلا قول ہی صحیح ہے اور اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحقؒ کا یہی قول ہے۔

الْأَصْنَافُ فَلَا بَأْسَ أَنْ يُبَاعَ مُتَفَاضِلًا إِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ وَهَذَا قَوْلُ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَاسْحَقَ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ وَالْحُجَّةُ فِي ذَلِكَ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيَعُوا الشَّعِيرَ بِالْبُرِّ كَيْفَ شِئْتُمْ يَدًا بِيَدٍ وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ يُبَاعَ الْحِنْطَةُ بِالشَّعِيرِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلِ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ.

۸۴۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّرْفِ

۱۲۴۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ انْطَلَقْتُ أَنَا وَابْنُ عُمَرَ إِلَى أَبِي سَعِيدٍ فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُهُ أَدْنَاهَا هَاتَيْنِ يَقُولُ لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلِ وَالْفِضَّةَ بِالْفِضَّةِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلِ لَا يُشَفُّ بَعْضُهُ عَلَى بَعْضٍ وَلَا تَبِيعُوا مِنْهُ غَائِبًا بِنَا جِزْوَ فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَهَشَامِ بْنِ عَامِرٍ وَالْبَرَاءِ وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ وَفَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ وَأَبِي بَكْرَةَ وَابْنَ عُمَرَ وَأَبِي الثَّوْدَاءِ وَبِلَالَ حَدَّثْتُ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَ حَسَنٍ صَحِيحٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مَا رَوَى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا أَنْ يُبَاعَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ مُتَفَاضِلًا وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ مُتَفَاضِلًا إِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ وَقَالَ إِنَّمَا الرِّبَا فِي التَّسْبِيئَةِ وَكَذَلِكَ مَرُوي عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ شَيْءٌ مِنْ هَذَا وَقَدْ رَوَى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ رَجَعَ عَنْ قَوْلِهِ حِينَ حَدَّثَهُ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ

حضرت عبداللہ بن مبارکؓ سے منقول ہے کہ بیع صرف میں کوئی اختلاف نہیں۔

وَالشَّافِعِيُّ وَاحْمَدُ وَاسْحَاقُ وَزَيْدٌ عَنْ ابْنِ الْمُبَارَكِ أَنَّهُ قَالَ لَيْسَ فِي الصَّرْفِ اخْتِلَافٌ .

۱۲۳۸: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں بیع کے بازار میں دیناروں کے عوض اونٹ فروخت کیا کرتا تھا۔ پس دیناروں کے عوض بیچنے پر دراہم میں بھی قیمت وصول کر لیتا اور اسی طرح دراہم کے عوض بیچنے میں دیناروں میں بھی۔ پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ حصہ کے گھر سے نکل رہے تھے میں نے آپ ﷺ سے اس مسئلے کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا قیمت طے کر لینے کی صورت میں کوئی حرج نہیں۔ اس حدیث کو ہم صرف سماک بن حرب کی روایت سے مرفوعاً جانتے ہیں۔ سماک بن حرب سعید بن جبیر سے اور وہ ابن عمرؓ سے نقل کرتے ہیں۔ داؤد بن ابی ہند یہی حدیث سعید بن جبیر سے اور وہ ابن عمرؓ موقوفاً نقل کرتے ہیں۔ بعض علماء کا اسی پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں کہ سونے اور چاندی کے لین دین میں کوئی حرج نہیں۔ امام احمدؒ اور اسحاقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض صحابہ کرامؓ اور دیگر علماء نے اسے ناپسند کیا ہے۔

۱۲۳۸: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ أَبِيعُ الْأَيْلَ بِالْبَقِيعِ فَأَبِيعُ بِاللَّدْنَانِ فَأَخْذُ مَكَانَهَا الْوَرِقَ وَأَبِيعُ بِالْوَرِقِ فَأَخْذُ مَكَانَهَا الدَّنَانِيرَ فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُهُ خَارِجًا مِنْ بَيْتِ حَفْصَةَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهِ بِالْقِيمَةِ هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَزَيْدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوفًا وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ لَا بَأْسَ أَنْ يَفْتَضِيَ الذَّهَبُ مِنَ الْوَرِقِ وَالْوَرِقُ مِنَ الذَّهَبِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَاسْحَاقَ وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ ذَلِكَ .

۱۲۳۹: حضرت مالک بن مالک بن اوس کہتے ہیں کہ میں بازار میں یہ پوچھتا ہوا داخل ہوا کہ دیناروں کے بدلے مجھے کون درہم دے سکتا ہے۔ طلحہ بن عبید اللہ جو حضرت عمرؓ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہنے لگے اپنا سونا ہمیں دکھاؤ اور پھر تھوڑی دیر بعد آنا جب ہمارا خادم آجائے تو ہم تمہیں تمہارے درہم دے دیں گے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: اللہ کی قسم یہ ممکن نہیں یا تو تم انہیں اپنے درہم دکھاؤ یا ان کا سونا واپس کر دو کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سونے کے بدلے چاندی اگر دست بدست (نقد) نہ ہو تو سود ہے۔ اور اسی طرح گندم کے بدلے گندم، جو، کے بدلے جو اور کھجور کے بدلے کھجور سود ہے مگر یہ کہ دست بدست (نقد) ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔

۱۲۳۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَّ ثَنَا أَنَّهُ قَالَ أَقْبَلْتُ أَقُولُ مَنْ يَضْطَرُّ الدَّرَاهِمَ فَقَالَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ وَهُوَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَرَانَا ذَهَبَكَ ثُمَّ أَتَيْنَا إِذَا جَاءَ خَادِمُنَا نَعِطُكَ وَرِقَّكَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كَلَّا وَاللَّهِ لَتُعْطِيَنَّهُ وَرَقَةً أَوْ لَتَرُدَّنَّ إِلَيْهِ ذَهَبَهُ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَرِقُ بِالذَّهَبِ رِبَاً وَالْأَهَاءُ وَهَاءُ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبَاً وَالْأَهَاءُ وَهَاءُ وَالشُّعِيرُ بِالشُّعِيرِ رِبَاً وَالْأَهَاءُ وَهَاءُ وَهَاءُ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبَاً وَالْأَهَاءُ وَهَاءُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَمَعْنَى قَوْلِهِ الْأَهَاءُ

”الْأَهَاءُ وَهَاءٌ“ کا مطلب ہاتھوں ہاتھ (یعنی نقد)۔

وَهَاءٌ يَقُولُ يَدٌ أَبِيدٌ.

۸۴۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي ابْنِ عَبَّاسٍ النَّخْلُ

بَعْدَ التَّائِبِ وَالْعَبْدِ وَلَهُ مَالٌ

مالدار غلام کی بیع

۱۲۵۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْكَائِثِ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ ابْتَاعَ نَخْلًا بَعْدَ أَنْ تَوَبَّرَ فَتَمَرَ تَهَا لِلدَّيِّ بَاعَهَا إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَمَنْ ابْتَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلدَّيِّ بَاعَهُ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ حَسَنٍ صَحِيحٌ هَكَذَا رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ابْتَاعَ نَخْلًا بَعْدَ أَنْ تَوَبَّرَ فَتَمَرَ تَهَا لِلْبَّائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَمَنْ بَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلْبَّائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَرَوَى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ابْتَاعَ نَخْلًا قَدْ أُتِرَتْ فَتَمَرَ تَهَا لِلْبَّائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَرَوَى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ أَنَّ قَالَ مَنْ بَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلْبَّائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ هَكَذَا رَوَى غُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَغَيْرُهُ عَنْ نَافِعِ الْحَدِيثَيْنِ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا وَرَوَى عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ سَالِمٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدُ وَاسْحَاقُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَحَدِيثُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَحُّ.

۱۲۵۰: حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جو شخص کھجور کا درخت پیوند کاری کے بعد خریدے تو اس کا پھل بیچنے والے کے لئے ہے۔ البتہ اگر خریدار شرط لگا چکا ہو تو کوئی حرج نہیں اور اگر کوئی مال دار غلام کو فروخت کرے تو اس کا مال بھی بیچنے والے کے لئے ہے مگر یہ کہ خریدار شرط طے کر لے۔ اس باب میں حضرت جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابن عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور یہ حدیث زہری سے بھی بحوالہ سالم کئی سندوں سے اسی طرح منقول ہے۔ سالم، ابن عمرؓ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا اگر کسی نے کھجور کا درخت پیوند کاری کے بعد خرید تو پھل فروخت کرنے والا کا ہوگا بشرطیکہ خریدنے والے نے خریدتے وقت اس کی بھی شرط نہ لگائی ہو۔ اسی طرح اگر کوئی شخص غلام فروخت کرے گا۔ تو غلام کا مال بیچنے والے کی ملکیت ہوگا بشرطیکہ خریدار نے اس کی بھی شرط نہ لگائی ہو۔ حضرت نافعؓ، حضرت ابن عمرؓ سے اور وہ نبی ﷺ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں کہ پیوند کاری کے بعد فروخت کی جانے والی کھجوروں (کے درختوں) کا پھل بیچنے والے کا ہوگا بشرطیکہ خریدنے والا اس کی شرط نہ لگا چکا ہو۔ پھر اسی سند سے حضرت عمرؓ سے بھی منقول ہے کہ جس شخص نے غلام کو فروخت کیا اور خریدنے والے نے مال کی شرط نہ لگائی تو مال فروخت کرنے والے ہی کا ہے۔ عبید اللہ بن عمرؓ بھی نافع سے دونوں حدیثیں اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ بعض راوی یہ حدیث بحوالہ ابن عمرؓ، نافع سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔ پھر عکرمہ بن خالد بھی ابن عمرؓ سے حضرت سالم

ہی کی حدیث کے مثل نقل کرتے ہیں۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے، جن میں امام شافعیؒ، احمدؒ، اور اسحاقؒ بھی شامل ہیں۔ امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ کہتے ہیں کہ زہری کی سالم سے اور ان کی اپنے والد سے منقول حدیث اصح ہے۔

۸۴۶: بَابُ مَا جَاءَ الْبَيْعَانِ

بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا

۱۲۵۱: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْكُوفِيُّ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ يَخْتَارَ قَالَ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا ابْتِئَاعَ بَيْعًا وَهُوَ قَاعِدٌ قَامَ لِيَجِبَ لَهُ.

۱۲۵۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ ثَنِي قَتَادَةَ عَنْ صَالِحِ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَّا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَذَبَا وَكُتِمَا مُحِقَّتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا وَهَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَرزَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَسَمُرَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَاسْحَقَ وَقَالُوا الْفُرْقَةُ بِالْأَبْدَانِ لَا بِالْكَلَامِ وَقَدْ قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مَعْنَى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا يَعْنِي الْفُرْقَةَ بِالْكَلَامِ وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ لِأَنَّ ابْنَ عُمَرَ هُوَ رَوَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَعْنَى مَا رَوَى وَرَوَى عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُوجِبَ الْبَيْعَ مَشَى لِيَجِبَ لَهُ هَكَذَا رَوَى عَنْ أَبِي بَرزَةَ الْأَسْلَمِيِّ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَيْهِ فِي فَرَسٍ بَعْدَ مَا تَبَايَعَا فَكَانُوا فِي سَفِينَةٍ فَقَالَ لَا أَرَأَيْتُمَا أَفْتَرَقْتُمَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۸۴۶: بَابُ بَالْعِ اور مشتری

کو افتراق سے پہلے اختیار ہے

۱۲۵۱: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بیچنے اور خریدنے والا جب تک جدا نہ ہوں انہیں اختیار ہے (کہ بیچ کو باقی رکھیں یا فسخ کر دیں) کیا یہ کہ وہ آپس میں اختیار کی شرط کر لیں۔ نافع کہتے ہیں حضرت ابن عمرؓ جب کوئی چیز خریدتے اور آپ ﷺ بیٹھے ہوتے تو کھڑے ہو جاتے تاکہ بیچ مکمل ہو جائے۔

۱۲۵۲: حضرت حکیم بن حزامؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فروخت کرنے والے اور خریدنے والے کو جدا ہونے تک اختیار ہے۔ پس اگر ان لوگوں نے بیچ میں سچائی کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا تو ان کی بیچ میں برکت دے دی گئی لیکن اگر انہوں نے جھوٹ کا سہارا لیا تو اس بیچ سے برکت اٹھالی گئی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ، عبد اللہ بن عمروؓ، سمیرہؓ، ابو ہریرہؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابن عمرؓ کی حدیث بھی حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرامؓ اور دیگر علماء کا اسی پر عمل ہے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اتحقؒ کا بھی یہی قول ہے کہ جدائی سے مراد جسوں کی جدائی ہے نہ کہ بات کی۔ بعض اہل علم نے اسے کلام کے اختتام پر محمول کیا ہے۔ لیکن پہلا قول ہی صحیح ہے۔ اس لیے کہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرنے والے راوی وہ خود ہیں اور وہ اپنی نقل کی ہوئی حدیث کو سب سے زیادہ سمجھتے ہیں۔ ابن عمرؓ سے ہی منقول ہے کہ وہ بیچ کا ارادہ کرتے تو اٹھ کر چل دیتے تاکہ اختیار باقی نہ رہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ اسلمیؓ سے بھی اسی طرح منقول ہے کہ ان کے پاس دو شخص ایک گھوڑے کی خرید و فروخت کے متعلق فیصلہ کرانے کے لئے حاضر ہوئے جس کی بیچ کشتی میں ہوئی تھی تو ابو ہریرہؓ نے فرمایا تمہیں اختیار ہے اس لیے کہ کشتی میں سفر کرنے والے جدا نہیں ہو سکتے

اور نبی اکرم ﷺ نے جدائی کو اختیار کے ساتھ مشروط کیا ہے۔ بعض اہل علم کا مسلک یہی ہے کہ اس سے مراد افتراق بالکلام ہے۔ اہل کوفہ، ثوری اور امام مالک کا بھی یہی قول ہے۔ ابن مبارک کہتے ہیں کہ جسوں کے افتراق کا مذہب زیادہ قوی ہے کیونکہ اس میں نبی اکرم ﷺ سے صحیح حدیث منقول ہے نبی اکرم ﷺ کے ارشاد کے معنی یہ ہیں کہ فروخت کرنے والا خریدنے والے کو اختیار دے لیکن اگر اس اختیار دینے کے بعد خریدنے والے نے بیع کو اختیار کر لیا تو پھر خریدنے والے کا اختیار ختم ہو گیا۔ خواہ جدا ہوئے ہوں یا نہ ہوئے ہوں۔ امام شافعی اور کئی اہل علم حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی حدیث کی یہی تفسیر کرتے ہیں کہ اس سے مراد افتراق ابدان (یعنی جسموں کا افتراق ہے)

۱۲۵۳: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ جدائی تک بیچنے اور خریدنے والے کو اختیار ہے البتہ اگر بیع میں خیاری شرط لگائی گئی ہو تو بعد میں بھی اختیار باقی رہتا ہے۔ پھر ان میں سے کسی کے لئے بھی یہ جائز نہیں کہ دوسرے سے اس لیے جلدی و فارت اختیار کرے کہ کہیں وہ بیع فسخ نہ کر دے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اس حدیث کے معنی بھی بدلوں کے افتراق ہی کے ہیں کیونکہ اگر اس سے مراد افتراق کلام لیا جاتا تو اس حدیث کے کوئی معنی نہ بنتے جب کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی اس ڈر سے جدائی کی راہ اختیار نہ کرے کہ کہیں بیع فسخ نہ ہو جائے۔

۸۴۷: باب

۱۲۵۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فروخت کرنے اور خریدنے والا اس وقت تک جدا نہ ہوں جب تک وہ آپس میں راضی نہ ہوں یہ حدیث غریب ہے۔

۱۲۵۵: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی

الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ وَغَيْرِهِمْ إِلَى أَنَّ الْفُرْقَةَ بِالْكَلَامِ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَهَكَذَا رَوَى عَنْ مَالِكِ ابْنِ أَنَسٍ وَرَوَى عَنِ الْمُبَارِكِ أَنَّهُ قَالَ كَيْفَ ارْذُهِذَا وَالْحَدِيثُ فِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَحِيحٌ فَقَوِيَ هَذَا الْمَذْهَبُ وَمَعْنَى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَبْيَعُ الْخِيَارِ مَعْنَاهُ أَنْ يُخَيَّرَ الْبَائِعُ الْمُشْتَرِي بَعْدَ إِجْبَابِ الْبَيْعِ فَإِذَا خَيَّرَهُ فَاخْتَارَ الْبَيْعَ فَلَيْسَ لَهُ خِيَارٌ بَعْدَ ذَلِكَ فِي فسخِ الْبَيْعِ وَإِنْ لَمْ يَتَفَرَّقَا هَكَذَا فَسَّرَهُ الشَّافِعِيُّ وَغَيْرُهُ مِمَّا يَقْوَى قَوْلُ مَنْ يَقُولُ الْفُرْقَةُ بِالْأَبْدَانِ لَا بِالْكَلَامِ حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۲۵۳: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ قُتَيْبَةُ بْنُ الْوَيْلِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَفَقَةً خِيَارًا وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يُفَارِقَ صَاحِبَهُ خَشْيَةَ أَنْ يُسْتَقِيلَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَمَعْنَى هَذَا أَنْ يُفَارِقَهُ بَعْدَ الْبَيْعِ خَشْيَةَ أَنْ يُسْتَقِيلَهُ وَلَوْ كَانَ الْفُرْقَةُ بِالْكَلَامِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ خِيَارٌ بَعْدَ الْبَيْعِ لَمْ يَكُنْ لِهَذَا الْحَدِيثِ مَعْنَى حَيْثُ قَالَ وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يُفَارِقَهُ خَشْيَةَ أَنْ يُسْتَقِيلَهُ.

۸۴۷: بَابُ

۱۲۵۴: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَنَّ أَبَا أَحْمَدَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ بْنَ عُمَرَ وَيُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَفَرَّقَنَّ عَنْ بَيْعٍ إِلَّا عَنْ تَرَاضٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۱۲۵۵: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ الشَّيْبَانِيُّ ثَنَا ابْنُ

وَهَبَ عَنْ أَبِي جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرَ أَعْرَابِيًّا بَعْدَ الْبَيْعِ وَهَذَا أَحَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دیہاتی کو بیع کے بعد اختیار دیا۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۸۳۸: بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ يَخْدَعُ فِي الْبَيْعِ

۱۲۵۶: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَمَّادٍ الْبَصْرِيُّ ثنا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا كَانَ فِي عَقْدِهِ ضَعْفٌ وَكَانَ يَبِيعُ وَأَنَّ أَهْلَهُ اتُّوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ احْجُرْ عَلَيْهِ فَدَعَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَهَاةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ إِنِّي لَا أَضْبِرُ فِي الْبَيْعِ فَقَالَ إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ هَاءَ وَهَاءَ وَلَا خِلَابَةَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالُوا الْحَجْرُ عَلَى الرَّجُلِ الْحُرِّ فِي الْبَيْعِ وَالْبُرْءُ إِذَا كَانَ ضَعِيفَ الْعَقْلِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَاسْحَاقَ وَلَمْ يَرِ بَعْضُهُمْ أَنَّ يُحَجَّرَ عَلَى الْحُرِّ الْبَالِغِ.

۱۲۵۷: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اشْتَرَى مُصْرَاةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ إِذَا حَلَّتْهَا إِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَرَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَرَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۲۵۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ ثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اشْتَرَى مُصْرَاةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ رَدَّهَا رَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ طَعَامٍ لَا

۱۲۵۶: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص خرید و فروخت میں کمزور تھا اور وہ خرید و فروخت کرتا تھا چنانچہ اس کے گھروالے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اسے بیع سے روک دیں۔ آپ ﷺ نے اسے بلایا اور تجارت سے منع کیا تو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے اس کے بغیر صبر نہیں آتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اچھا اگر تم خرید و فروخت کرو تو اس طرح کہہ دیا کرو کہ برابر برابر لین دین ہے اس میں غریب اور دھوکہ نہیں۔ اس باب میں حضرت ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت انسؓ کی حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ کمزور عقل والے کو خرید و فروخت سے روکا جائے۔ امام احمدؒ اور اسحقؒ کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک ایک آزاد اور بالغ آدمی کو خرید و فروخت سے روکنا جائز نہیں۔

۸۳۹: بَابُ دَوْدِ رُوَكَّ هُوَ جَانُورُ كِرْبِ

۱۲۵۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کسی شخص نے ایسا دودھ دینے والا جانور خریدا جس کا دودھ اسکے مالک نے کئی روز سے روکا ہوا تھا تو اسے اختیار ہے کہ دودھ دوہنے کے بعد چاہے تو ایک صاع کھجور کے ساتھ واپس کر دے۔ اس باب میں حضرت انسؓ اور ایک دوسرے صحابی سے بھی روایت ہے۔

۱۲۵۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے تھنوں میں روکے ہوئے دودھ والا جانور خریدا اسے تین دن تک اختیار ہے اگر واپس کرے تو گندم کے علاوہ کوئی دوسرا غلہ ایک صاع دے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہمارے اصحاب کا اسی پر عمل ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، احمد رحمۃ اللہ علیہ اور اسحاق رحمۃ اللہ علیہ بھی ان میں شامل ہیں۔

۸۵۰: باب جانور

بیچتے وقت سواری کی شرط لگانا

۱۲۵۹: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک اونٹ فروخت کیا اور اس پر اپنے گھرتک سواری کرنے کی شرط لگائی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کئی سندوں سے منقول ہے۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اود دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ بیچ میں ایک شرط جائز ہے۔ امام احمدؒ اور اسحاقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک بیچ میں شرط لگانا جائز نہیں اور مشروط بیچ پوری نہیں ہوگی۔

۸۵۱: باب رہن رکھی ہوئی چیز سے فائدہ اٹھانا

۱۲۶۰: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ گروی رکھے جانے والے جانور کو سواری کے لئے استعمال کرنا یا اس کا دودھ استعمال کرنا جائز ہے۔ لیکن سوار ہونے اور دودھ استعمال کرنے پر اس کا نفقہ وغیرہ بھی واجب ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اسے صرف ابو شعبی کی حضرت سے روایت سے صرف مرفوع جانتے ہیں۔ کئی راوی یہ حدیث اعمش سے وہ ابو صالح سے اور وہ حضرت ابو ہریرہؓ سے موقوفاً نقل کرتے ہیں۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ امام احمدؒ اور اسحاقؒ بھی اسی کے قائل ہیں۔ بعض اہل علم کے نزدیک گروی رکھی ہوئی چیز سے فائدہ اٹھانا جائز نہیں۔

۸۵۲: باب ایسا ہار خریدنا جس میں سونے اور ہیرے ہوں

۱۲۶۱: حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ غزوہ خیبر

سَمَرَاءَ مَعْنَى لَا سَمَرَاءَ لَا بَرُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَصْحَابِنَا مِنْهُمْ الشَّافِعِيُّ وَاحْمَدُ وَاسْحَقُ.

۸۵۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي اشْتِرَاطِ

ظَهَرَ الدَّابَّةُ عِنْدَ الْبَيْعِ

۱۲۵۹: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ بَاعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيرًا وَاشْتَرَطَ ظَهْرَهُ إِلَى أَهْلِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَدَرَوِي مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ جَابِرٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ يَرَوْنَ الشَّرْطَ جَائِزًا فِي الْبَيْعِ إِذَا كَانَ شَرْطًا وَاحِدًا وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَاسْحَقُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَجُوزُ الشَّرْطُ فِي الْبَيْعِ وَلَا يَتِمُّ الْبَيْعُ إِذَا كَانَ فِيهِ شَرْطٌ.

۸۵۱: بَابُ الْإِنْتِفَاعِ بِالرَّهْنِ

۱۲۶۰: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَيُوسُفُ بْنُ عِيسَى قَالَا ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظَّهْرُ يُرْكَبُ إِذَا كَانَ مَرَهُوْنَا وَلَبَنُ الدَّرِي شَرِبَ إِذَا كَانَ مَرَهُوْنَا وَعَلَى الَّذِي يَرْكَبُ وَيَشْرِبُ نَفَقَتُهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ غَامِرِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَدَرَوِي غَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَوْقُوفًا وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَاسْحَقُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَيْسَ لَهُ أَنْ يَنْتَفِعَ مِنَ الرَّهْنِ بِشَيْءٍ.

۸۵۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي شِرَاءِ الْقِلَادَةِ وَفِيهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ

۱۲۶۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي شُجَاعٍ سَعِيدٍ

کے موقع پر میں نے بارہ دینار کا ایک ہار خریدا جس میں سونا اور گنیے جڑے ہوئے تھے۔ میں نے انہیں الگ کیا تو بارہ دینار سے زیادہ (سونا) پایا۔ پس میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونا الگ کئے بغیر نہ بیچا جائے۔

۱۲۶۲: ہم سے روایت کی تھیہ نے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے ابی شجاع سے انہوں نے سعید بن یزید سے اسی اسناد سے اسی حدیث کی مثل۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ کسی تلوار یا کمر بند وغیرہ جس میں چاندی لگی ہوئی ہو اس کا ان چیزوں سے الگ کئے بغیر فروخت کرنا جائز نہیں تاکہ دونوں چیزیں الگ الگ ہو جائیں۔ ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحق کا بھی یہی قول ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء نے اس کی اجازت دی ہے۔

۸۵۳: باب غلام یا باندی آزاد

کرتے ہوئے ولاء کی شرط کی ممانعت

۱۲۶۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے بریرہ کو خریدنے کا ارادہ کیا تو بیچنے والوں نے ولاء کی شرط لگائی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اسے خرید لو کیونکہ حق ولاء تو اسی کے لئے ہے جو اس کی قیمت دے یا اس کا مالک بن جائے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ منصور بن معتمر کی کنیت ابو عتاب ہے۔

۱۲۶۴: ابو بکر عطار بصری، علی بن مدینی سے اور وہ یحییٰ بن سعید کے حوالے سے کہتے ہیں کہ جب تمہیں منصور کے واسطے سے کوئی حدیث پہنچے تو سمجھ لو کہ تمہارے دونوں ہاتھ خیر سے بھر گئے اور اس کے بعد کسی اور کی ضرورت نہیں۔ یحییٰ کہتے ہیں کہ ابراہیم نخعی اور

بْنِ يَزِيدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ حَنْشِ الصَّنَعَانِيِّ عَنْ فَصَالَةَ بْنِ عُيَيْدٍ قَالَ اشْتَرَيْتُ يَوْمَ خَيْرٍ قِلَادَةً بِائْتِي عَشْرَ دِينَارًا فِيهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ فَقَضَلْتُهَا فَوَجَدْتُ فِيهَا أَكْثَرَ مِنْ ائْتِي عَشْرَ دِينَارًا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَبَاعُ حَتَّى تَفْصَلَ.

۱۲۶۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ أَبِي شَجَاعٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لَمْ يَرَوْا أَنَّ يُبَاعَ سَيْفٌ مُحَلًى أَوْ مِنْطَقَةٌ مُفَقَّصَةٌ أَوْ مُنْثَلٌ هَذَا بِدَرَاهِمٍ حَتَّى يُمَيَّزَ وَيَفْصَلَ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَاسْحَقَ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي ذَلِكَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۸۵۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي اشْتِرَاطِ

الْوَلَاءِ وَالرَّجْرِ عَنْ ذَلِكَ

۱۲۶۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثنا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ فَاشْتَرَطُوا الْوَلَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْطِيَ الثَّمَنَ أَوَّلَ مَنْ وَلِيَ النِّعْمَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ يَكُنَى أَبَا عَتَابٍ.

۱۲۶۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الْغَطَّارُ الْبَصْرِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِينِيِّ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ إِذَا حَدَّثْتَ عَنْ مَنْصُورٍ فَقَدْ مَلَأْتَ يَدَكَ مِنَ الْخَيْرِ لَا تَرُدُّغِيرَهُ ثُمَّ قَالَ يَحْيَى مَا جَدُّ فِي إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ

مجاہد سے روایت کرنے والوں سے منصور سے اثبت کوئی نہیں۔
امام بخاری، عبد اللہ بن اسود سے اور وہ عبد الرحمن بن مہدی سے نقل
کرتے ہیں کہ منصور کوفہ کے تمام راویوں سے اثبت ہیں۔

باب ۸۵۳

۱۲۶۵۔ حضرت حکیم بن حزامؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں ایک دینار کے عوض قربانی کے لئے جانور خریدنے کے لئے بھیجا انہوں نے اس سے جانور خریدا اور اسے دو دینار میں فروخت کر دیا۔ پھر ایک اور جانور ایک دینار کے عوض خرید کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور وہ دینار بھی ساتھ ہی پیش کیا جو منافع ہوا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا کہ جانور کو ذبح کر دو اور دینار صدقے میں دے دو۔ حکیم بن حزام کی یہ حدیث ہم صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ ہمارے علم میں حبیب بن ابی ثابت کا حکیم بن حزام سے سماع ثابت نہیں۔
۱۲۶۶۔ حضرت عروہ باریؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک دینار دیا اور حکم دیا کہ ان کے لئے ایک بکری خرید لاؤں۔ میں نے ایک دینار میں دو بکریاں خریدیں اور ان میں سے ایک بکری ایک دینار کی فروخت کرنے کے بعد دوسری بکری اور ایک دینار لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پھر آپ ﷺ کے سامنے قصہ بیان کیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہارے دائیں ہاتھ میں برکت دے اس کے بعد حضرت عروہ کوفہ میں کناسہ کے مقام پر تجارت کیا کرتے اور بہت زیادہ نفع کمایا کرتے۔ پس حضرت عروہ کوفہ میں سب سے زیادہ مال دار تھے۔

باب ۸۵۴

۱۲۶۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي حُسَيْنٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ يَشْتَرِي لَهُ أَضْحِيَّةً بِدِينَارٍ فَأَشْتَرَى أَضْحِيَّةً فَأَرْبَحَ فِيهَا دِينَارًا فَأَشْتَرَى أُخْرَى مَكَانَهَا فَجَاءَ بِالْأَضْحِيَّةِ وَالِدِينَارٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحَّ بِالْشَاةِ وَتَصَدَّقْ بِالِدِينَارِ حَدَّثَ حَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَحَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ لَمْ يَسْمَعْ عِنْدِي مِنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ.
۱۲۶۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ ثَنَا حَبَّانُ ثَنَا هَارُونُ بْنُ مُوسَى ثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ الْخَرِيتِ عَنْ أَبِي لَيْبِدٍ عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ قَالَ دَفَعَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَارًا لَا أَشْتَرِي لَهُ شَاةً فَأَشْتَرَيْتُ لَهُ شَاتَيْنِ فَبِعْتُ أَحَدَهُمَا بِدِينَارٍ وَجِئْتُ بِالشَّاةِ وَالِدِينَارٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ لَهُ مِنْ أَمْرِهِ فَقَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي صَفْقَةِ يَمِينِكَ فَكَانَ يَخْرُجُ بَعْدَ ذَلِكَ إِلَى كُنَاسَةِ الْكُوفَةِ فَيَرْبَحُ الرِّيحَ الْعَظِيمَ فَكَانَ مِنْ أَكْثَرِ أَهْلِ الْكُوفَةِ مَالًا.

۱۲۶۷۔ احمد بن سعید، حبان سے وہ سعید بن زید سے وہ زبیر بن خریث سے اور ابولید سے اسی کے مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ بعض اہل علم کا مسلک اسی کے مطابق ہے۔ امام احمدؒ اور اسحاقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ لیکن بعض علماء اس پر عمل نہیں کرتے۔ امام شافعیؒ اور حماد بن زید کے بھائی سعید بن زید بھی

۱۲۶۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا حَبَّانُ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ ثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ خَرِيتٍ عَنْ أَبِي لَيْبِدٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا الْحَدِيثِ وَقَالُوا بِهِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَاسْحَقَ وَلَمْ يَأْخُذْ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ بِهَذَا الْحَدِيثِ مِنْهُمْ الشَّافِعِيُّ وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ

انہیں میں شامل ہیں۔ ابولیبہ کا نام لمازہ ہے۔

۸۵۵: باب مکاتیب کے پاس

ادا نیگی کے لئے مال ہو تو؟

۱۲۶۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مکاتیب کو دیت یا وراثت کا مال ملے تو وہ اتنے ہی مال کا مستحق ہوگا جتنا وہ آزاد ہو چکا ہے۔ اگر اس کی دیت ادا کی جائے تو جتنا آزاد ہو چکا ہے اتنی آزاد شخص کی دیت اس کے وارثوں کو دی جائے اور جتنا غلام ہے اتنی غلام کی قیمت اس کے مالک کو بطور بدل کتابت دی جائے۔ اس باب میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث منقول ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔ یحییٰ بن ابی کثیر بھی عکرمہ سے اور وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہی حدیث اسی طرح مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔ خالد بن حذاء بھی عکرمہ سے اور وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے انہیں کا قول نقل کرتے ہیں۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دیگر علماء کا اسی پر عمل ہے۔ اکثر صحابہ کرام اور اہل علم کے نزدیک مکاتیب پر ایک درہم بھی باقی ہو تو وہ غلام ہی ہے۔ سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۱۲۶۹: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کسی نے اپنے غلام کو سواوقیہ دینے کی شرط پر آزاد کرنے کا کہا لیکن غلام دس اوقیہ یا (فرمایا) دس درہم ادا نہ کر سکا تو وہ غلام ہی ہے۔ (یعنی باقی نوے درہم ادا کر دے لیکن دس درہم باقی ادا نہ کر سکا)

یہ حدیث غریب ہے۔ اکثر صحابہ کرام اور دیگر علماء کا اسی پر عمل ہے کہ مکاتیب اس وقت تک غلام ہے جب تک اس کے ذمے کچھ بھی باقی ہے۔ جاج بن ارطاة نے عمرو بن شعیب سے اس کی مثل بیان کیا ہے۔

أَخُو حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ وَأَبُو لَيْبَةَ اسْمُهُ لِمَا زَةَ.

۸۵۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَكَاتِبِ

إِذَا كَانَ عِنْدَهُ مَا يُؤَدَّى

۱۲۶۸: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبَزَارِيُّ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَصَابَ الْمَكَاتِبَ حَدًّا أَوْ مِيرَاثًا وَرِثَ بِحَسَابِ مَا عَتَقَ مِنْهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَدَّى الْمَكَاتِبُ بِحِصَّةٍ مَا أَدَّى دِيَّةَ حُرٍّ وَمَا بَقِيَ دِيَّةَ عَبْدٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَهَكَذَا رَوَى يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى خَالِدُ الْحَدَّاءُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَوْلُهُ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَقَالَ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ الْمَكَاتِبُ عَبْدٌ مَابَقِيَ عَلَيْهِ دِرْهَمٌ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدُ وَاسْحَقُ.

۱۲۶۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي أَنَسَةَ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَقُولُ مَنْ كَاتَبَ عَبْدَهُ عَلَى مِائَةِ أَوْقِيَّةٍ فَأَدَّاهَا إِلَّا عَشْرَةَ أَوْاقٍ أَوْ قَالَ عَشْرَةَ دَرَاهِمٍ ثُمَّ عَجَزَ فَهُوَ رَقِيقٌ وَهَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ الْمَكَاتِبَ عَبْدٌ مَابَقِيَ عَلَيْهِ شَيْءٌ مِنْ كِتَابَتِهِ وَقَدْ رَوَاهُ الْحُجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ شُعَيْبٍ نَحْوَهُ.

۱۲۷۰: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی عورت کے مکاتیب کے پاس اتنا مال ہو کہ وہ اپنی مکاتیب کی تمام رقم ادا کر سکے تو اس سے پردہ کرنا چاہیے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کے نزدیک اس کا مطلب تقویٰ و احتیاط ہے ورنہ جب تک وہ ادائیگی نہ کرے آزاد نہ ہوگا اگرچہ اس کے پاس اتنی رقم ہو۔

۸۵۶: باب کوئی شخص مقروض

کے پاس اپنا مال پائے تو کیا حکم ہے

۱۲۷۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مفلس ہو جائے پھر کوئی آدمی اپنا مال بعینہ اسکے پاس پائے تو وہ دوسروں کی نسبت اس مال کا زیادہ حق دار ہے۔ اس باب میں حضرت سرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے۔ بعض اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ امام شافعی، احمد اور اسحق کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ وہ دوسرے قرض خواہوں کے برابر ہے۔ اہل کوفہ کا یہی قول ہے۔

۸۵۷: باب مسلمان کسی

ذمی کو شراب بیچنے کے لئے نہ دے

۱۲۷۲: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ ہمارے پاس ایک یتیم کی شراب تھی کہ سورہ مائدہ نازل ہوئی تو میں نے نبی اکرم ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا اور عرض کیا کہ وہ ایک یتیم لڑکے کی ہے آپ ﷺ نے فرمایا اس کو بہادو۔ اس باب میں حضرت انس بن مالکؓ سے بھی روایت ہے۔ ابوسعیدؓ کی روایت حسن ہے اور کئی سندوں سے نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے۔ بعض علماء اسی کے قائل ہیں۔ ان کے نزدیک شراب کو

۱۲۷۰: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ لَنَا سُفْيَانُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ نُبَهَانَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ عِنْدَ مُكَاتِبٍ أَحَدُكُمْ مَا يُؤَدِّي فَلْتَحْتَجِبْ مِنْهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلَى التَّوَرُّعِ وَقَالُوا لَا يَعْتَقُ الْمَكَاتِبُ وَإِنْ كَانَ عِنْدَهُ مَا يُؤَدِّي حَتَّى يُؤَدِّي.

۸۵۶: بَابُ مَا جَاءَ إِذَا أَفْلَسَ لِلرَّجُلِ

غَرِيمٍ فَيَجِدُ عِنْدَهُ مَتَاعَهُ

۱۲۷۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْكَائِثِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ أَيُّمَا امْرَأٍ أَفْلَسَ وَوَجَدَ رَجُلًا سَلَعَتْهُ عِنْدَهُ بَعَيْنَاهَا فَهُوَ أَوْلَى بِهَا مِنْ غَيْرِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَمُرَةَ وَابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدُ وَأَسْحَقُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ هُوَ أَسْوَأُ لِلْغَرَمَاءِ وَهُوَ قَوْلُ أَهْلِ الْكُوفَةِ.

۸۵۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ لِلْمُسْلِمِ أَنْ

يُدْفَعَ إِلَى الذَّمِّ الْحَمْرُ يَبِيعُهَا لَهُ

۱۲۷۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَشْرَمٍ ثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ أَبِي الْوَدَّاعِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَ عِنْدَنَا خَمْرٌ لَيْتِمٍ فَلَمَّا نَزَلَتْ الْمَائِدَةُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُلْتُ إِنَّهُ لَيْتِمٌ قَالَ أَهْرَيقُوهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا وَقَالَ بِهِذَا

سرکہ بنانا حرام ہے۔ شاید اس لئے کہ واللہ اعلم مسلمان شراب سے سرکہ بنانے کے لئے اپنے گھروں میں نہ رکھنے لگیں۔ بعض اہل علم خود بخود سرکہ بن جانے والی شراب کو رکھنے کی اجازت دیتے ہیں۔

باب ۸۵۸:

۱۲۷۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تمہارے پاس کوئی شخص امانت رکھے تو اسے ادا کرو اور جو تمہارے ساتھ خیانت کرے اس کے ساتھ خیانت نہ کرو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی کو قرض دیا اور وہ ادا کئے بغیر چلا گیا اور قرض خواہ کے پاس اپنی کوئی چیز چھوڑ گیا تو اس کے لئے جائز نہیں کہ اس کی چیز پر قبضہ کر لے۔ بعض تابعین نے اس کی اجازت دی ہے۔ سفیان ثوری کہتے ہیں کہ اگر اس کے پاس اس کے درہم تھے اور قرض خواہ کے پاس اس کے دینار رکھے ہوئے تھے تو ان کو رکھنا جائز نہیں البتہ اگر درہم ہوتے تو اپنے قرض کے برابر رکھ لینا درست تھا۔

باب ۸۵۹: مستعار

چیز کا واپس کرنا ضروری ہے

۱۲۷۴: حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حجۃ الوداع کے موقع پر خطبہ دیتے ہوئے سنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا مستعار چیز قابل واپسی ہے۔ ضامن ذمہ دار ہے اور قرض ادا کیا جائے۔

اس باب میں حضرت سرہ، صفوان بن امیہ اور انسؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابی امامہؓ حسن ہے اور نبی اکرم ﷺ سے بواسطہ ابو امامہؓ اور سندوں سے بھی مروی ہے۔

۱۲۷۵: حضرت سرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہاتھ

باب ۸۵۸:

أَهْلِي الْعِلْمِ وَكَرِهُوا أَنْ يَتَّخِذَ الْخَمْرُ خَلًا وَأَنَّمَا كُرِهَ بَعْضُ مَنْ ذَلِكَ وَاللَّهُ أَعْلَمُ أَنْ يَكُونَ الْمُسْلِمُ فِي بَيْتِهِ خَمْرٌ حَتَّى يَصِيرَ خَلًا وَرَخَّصَ بَعْضُهُمْ فِي خَلِّ الْخَمْرِ إِذَا وَجَدَ قَدْ صَارَ خَلًا.

۱۲۷۳: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَامٍ عَنْ شَرِيكَ وَقَيْسٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا الْأَمَانَةُ إِلَى مِنَ اتَّمَنَكَ وَلَا نَحْنُ مِنْ خَانَكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ قَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا الْحَدِيثِ وَقَالُوا إِذَا كَانَ لِلرَّجُلِ عَلَى آخِرَتِي قَدْ ذَهَبَ بِهِ فَوْقَ لَهُ عِنْدَهُ شَيْءٌ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَحْبِسَ عَنْهُ بِقَدَرِ مَا ذَهَبَ لَهُ عَلَيْهِ وَرَخَّصَ فِيهِ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ تَابِعِينَ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَقَالَ إِنْ كَانَ لَهُ عَلَيْهِ ذَرَاهِمُ فَوْقَ عِنْدَهُ ذَنَابِيرُ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَحْبِسَ بِمَكَانٍ ذَرَاهِمِهِ إِلَّا أَنْ يَقَعَ عِنْدَهُ ذَرَاهِمُ فَلَهُ حِينَئِذٍ أَنْ يَحْبِسَ مِنْ ذَرَاهِمِهِ بِقَدَرِ مَالِهِ عَلَيْهِ.

باب ۸۵۹: مَا جَاءَ أَنْ

الْعَارِيَةِ مُوَدَّاةٍ

۱۲۷۴: حَدَّثَنَا هَنَادٌ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ شَرَحْبِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ الْعَارِيَةُ مُوَدَّاةٌ وَالزَّعِيمُ غَارِمٌ وَالذَّيْنُ مَقْضَىٰ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَمُرَةَ وَصَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةٍ وَآنَسٍ حَدِيثُ أَبِي أُمَامَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۲۷۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ

پر اس چیز کی ادائیگی واجب ہے جو اس نے لی۔ یہاں تک کہ ادا کرے۔ قتادہ کہتے ہیں کہ پھر حسن بھول گئے اور فرمانے لگے وہ تمہارا امین ہے اور اس دی ہوئی چیز کے ضائع ہونے پر جرمانہ نہیں ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر علماء کا یہی مسلک ہے۔ کہ چیز لینے والا ضامن ہوتا ہے۔ امام شافعی اور احمد کا بھی یہی قول ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دوسرے علماء کے نزدیک اگر مالک کربلی ہوئی چیز ضائع ہو جائے تو اس پر جرمانہ نہیں ہوگا۔ بشرطیکہ مالک کی مرضی کے خلاف استعمال نہ کرے۔ اگر مالک کی مرضی کے خلاف استعمال کرے اور وہ چیز ضائع ہو جائے تو اس صورت میں اسے جرمانے کے طور پر ادا کرنا ضروری ہے۔ اہل کوفہ اور اہل حق کا یہی قول ہے۔

۸۶۰: باب غلے کی ذخیرہ اندوزی

۱۲۷۶: حضرت معمر بن عبد اللہ بن فضلہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ ذخیرہ اندوزی کر کے مہنگائی کا انتظار کرنے والا گنہگار ہے۔ راوی کہتے ہیں میں نے سعید سے کہا اے ابو محمد آپ بھی تو ذخیرہ اندوزی کرتے ہیں تو انہوں نے فرمایا معمر بھی کرتے تھے اور سعید بن مسیب سے منقول ہے کہ وہ تیل اور چارے کی ذخیرہ اندوزی کیا کرتے ہیں۔ (یعنی غلے کے علاوہ ان چیزوں کی ذخیرہ اندوزی کرتے تھے جو کھانے پینے میں استعمال نہیں ہوتیں)

اس باب میں حضرت عمرؓ، علیؓ، ابوامہؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ غلے کی ذخیرہ اندوزی حرام ہے۔ بعض اہل علم غلے کے علاوہ دیگر اشیاء میں اس کی اجازت دیتے ہیں۔ ابن مبارک کہتے ہیں کہ روٹی اور چمڑے کی ذخیرہ اندوزی میں کوئی حرج نہیں۔

عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَى الْيَدِمَا أَخَذْتُ حَتَّى تُوَدَّى قَالَ قَتَادَةُ ثُمَّ نَسِيَ الْحَسَنُ فَقَالَ هُوَ أَمِينُكَ لَا ضَمَانَ عَلَيْهِ يَعْنِي الْغَارِيَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ إِلَى هَذَا وَقَالُوا يَضْمَنُ صَاحِبُ الْغَارِيَةِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لَيْسَ عَلَى صَاحِبِ الْغَارِيَةِ ضَمَانٌ إِلَّا يَخَالَفُ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ وَبِهِ يَقُولُ إِسْحَقُ.

۸۶۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِخْتِكَارِ

۱۲۷۶: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَضْلَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَخْتَكِرُ إِلَّا خَاطِي فَقُلْتُ لِسَعِيدٍ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ إِنَّكَ تَخْتَكِرُ قَالَ وَمَعْمَرٌ قَدْ كَانَ يَخْتَكِرُ وَأَنْمَارُوى عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ كَانَ يَخْتَكِرُ الزَّيْتُ وَالْحِنْطَةَ وَنَحْوَ هَذَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَأَبِي أُمَامَةَ وَابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ مَعْمَرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا الْإِخْتِكَارَ الطَّعَامِ وَرَخَّصَ بَعْضُهُمْ فِي الْإِخْتِكَارِ فِي غَيْرِ الطَّعَامِ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ لَا بَأْسَ بِالْإِخْتِكَارِ فِي الْقُطْنِ وَالسَّخِيانِ وَنَحْوِهِ.

فائدہ: اگرچہ اسلام افراد کو بیع و شراء اور فطری مقابلہ کی آزادی دیتا ہے لیکن اس بات سے اسے شدید انکار ہے کہ لوگ خود غرضی اور لالچ میں مبتلا ہو کر اپنی دولت میں اضافہ کرتے چلے جائیں خواہ اجناس اور قوم کی دیگر اشیاء ضرورت ہی کے ذریعے کیوں نہ دولت سمیٹی جاسکے اس لئے نبی کریم ﷺ کے ارشادات میں ذخیرہ اندوزی کی سخت ممانعت وارد ہوئی ہے۔ ایک حدیث

میں ذخیرہ اندوزی کی نفسیات اس طرح بیان کی گئی ہیں ”بہت برا ہے وہ بندہ جو ذخیرہ اندوزی کرتا ہے جب ارزانی ہوتی ہے تو برا محسوس ہونے لگتا ہے اور جب گرانی ہوتی ہے تو خوش ہو جاتا ہے۔“ اصل میں تاجر کے نفع کمانے کی دو صورتیں ہیں: ایک صورت یہ ہے کہ اشیائے تجارت جمع کر رکھے تاکہ مہنگے داموں فروخت کر سکے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ اشیائے تجارت بازار میں لے آئے اور تھوڑے نفع کے ساتھ اسے فروخت کر دے پھر دوسرا مال لے اور تھوڑے نفع کے ساتھ اسے بھی فروخت کر دے اسی طرح اپنا کاروبار جاری رکھے۔ ذخیرہ اندوزی کی حرمت دو باتوں سے مشروط ہے ایک یہ کسی ایسی جگہ ایسے وقت ذخیرہ کیا جائے جبکہ وہاں باشندوں کو اس سے تکلیف پہنچے۔ دوسرے اس سے مقصود محتئیں چڑھانا ہوتا کہ خوب نفع کمایا جاسکے۔

۸۶۱: باب دودھ روکے ہوئے جانور کو

۸۶۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي

فروخت کرنا

بَيْعِ الْمُحْفَلَاتِ

۱۲۷۷: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مال کے بازار میں پہنچنے سے پہلے خریدنے میں جلدی نہ کرو اور دودھ دینے والے جانور کا دودھ خریدار کو دھوکے میں ڈالنے کے لئے نہ روکو۔ اور جھوٹے خریدار بن کر کسی چیز کی قیمت نہ بڑھاؤ۔ (بیلام وغیرہ میں) اس باب میں حضرت ابن مسعودؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عباسؓ حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ دودھ روک کر جانور کو بیچنا حرام ہے۔ مصراۃ اور محفلہ دونوں ایک ہی چیزیں ہیں۔ کسی دودھ دینے

۱۲۷۷: حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ سَمَاقٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَسْقُبُوا السُّوقَ وَلَا تَحْفَلُوا وَلَا يَنْفِقُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ فِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ كَرِهُوا بَيْعَ الْمُحْفَلَةِ وَهِيَ الْمَصْرَاةُ لَا يَحْلِبُهَا صَاحِبُهَا أَيَّامًا أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ لِيَجْمَعَ اللَّبَنُ فِي ضَرْعِهَا فَيَغْتَرِبُهَا الْمُشْتَرِي وَهَذَا ضَرْبٌ مِنَ الْحَدِيثَةِ وَالْعَرَرِ.

والے جانور کا کئی دن تک دودھ نہ نکالا جائے تاکہ دودھ اس کے تھنوں میں جمع ہو جائے اور خریدار دھوکے میں پڑ کر اسے خرید لے یہ دھوکے اور فریب کی ایک ہی قسم ہے۔

۸۶۲: باب جھوٹی قسم کھا کر کسی کا مال

۸۶۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الِیْمَنِ الْفَاجِرَةِ

غصب کرنا

يَقْتَضِعُ بِهَا مَالَ الْمُسْلِمِ

۱۲۷۸: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کوئی شخص کسی کا مال غصب کرنے کے لئے جھوٹی قسم کھائے گا تو وہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوں گے۔ اشعث بن قیس فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم یہ تو مجھ ہی سے متعلق ہے۔ میرے اور ایک یہودی کے درمیان ایک زمین میں شرکت تھی

۱۲۷۸: حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقِ ابْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لِيَقْتَضِعَ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانُ فَقَالَ الْأَشْعَثُ فِي وَاللَّهِ لَقَدْ كَانَ ذَلِكَ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ مِّنْ

لیکن اس نے (میرے حصے) کا انکار کیا تو میں اسے لیکر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تمہارے پاس گواہ ہیں۔ میں نے عرض کیا نہیں۔ آپ ﷺ نے یہودی سے کہا کہ تم قسم کھاؤ۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ تو قسم کھالے گا اور میرا مال لے جائے گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ.....“ (جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے تھوڑی قیمت لیتے ہیں ان کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں) اس باب میں واکل بن حجر، ابو موسیٰ، ابو امامہ بن ثعلبہ انصاری، اور عمران بن حصین سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن مسعود حسن صحیح ہے۔

۸۶۳: باب اگر خریدنے اور

فروخت کرنے والے میں اختلاف ہو جائے

۱۲۷۹: حضرت ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب فروخت کرنے والے اور خریدنے والے میں اختلاف ہو جائے تو بیچنے والے کے قول کا اعتبار ہوگا اور خریدنے والے کو اختیار ہے چاہے تو لے ورنہ واپس کر دے۔ یہ حدیث مرسل ہے اس لیے کہ عون بن عبد اللہ کی ابن مسعود سے ملاقات نہیں ہوئی۔ یہ حدیث قاسم بن عبد الرحمن بھی ابن مسعود سے مرسل نقل کرتے ہیں۔ ابن منصور نے احمد بن حنبل سے پوچھا کہ اگر بائع اور مشتری میں اختلاف ہو جائے اور کوئی گواہ نہ ہو تو کیا حکم ہے؟ فرمایا کہ اس میں فروخت کرنے والے کے قول کا اعتبار کیا جائے گا۔ پس اگر مشتری راضی ہو تو خریدے ورنہ چھوڑ دے۔ اُخت کہتے ہیں کہ فروخت کرنے والے کا قول قسم کیساتھ معتبر ہوگا۔ بعض تابعین جن میں شرح بھی شامل ہیں سے بھی یہی منقول ہے۔

۸۶۴: باب ضرورت سے زائد پانی کو

فروخت کرنا

۱۲۸۰: ایاس بن عبد مزیٰ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ

الْیَهُودِ أَرْضَ فَجَحَدَنِي فَقَدَّمْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَك بَيِّنَةٌ فَقُلْتُ لَا فَقَالَ لِلْيَهُودِيِّ أَحْلَفْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَنْ يَخْلِفُ فَيَذْهَبُ بِمَا لِي فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بَعْدَ اللَّهِ وَإِيْمًا بِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا الْآيَةَ إِلَى آخِرِهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ وَائِلِ ابْنِ حُجْرٍ وَأَبِي مُوسَى وَأَبِي أُمَامَةَ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْأَنْصَارِيِّ وَعُمَرَ ابْنِ حُصَيْنٍ حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثُ حَسَنٍ صَحِيحٌ.

۸۶۳: بَابُ مَا جَاءَ إِذَا

اُخْتَلَفَ الْبَيْعَانِ

۱۲۷۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اُخْتَلَفَ الْبَيْعَانِ فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْبَائِعِ وَالْمُبْتَاعُ بِالْخِيَارِ هَذَا حَدِيثُ مُرْسَلٌ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ لَمْ يَذْكُرْ ابْنُ مَسْعُودٍ وَقَدْ رَوَى عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْحَدِيثُ أَيْضًا وَهُوَ مُرْسَلٌ أَيْضًا قَالَ ابْنُ مَنْصُورٍ قُلْتُ لَا حَمْدَ إِذَا اُخْتَلَفَ الْبَيْعَانِ وَلَمْ تَكُنْ بَيِّنَةٌ قَالَ الْقَوْلُ مَا قَالَ رَبُّ السِّلْعَةِ أَوْ يَتَرَادَّ أَنْ قَالَ إِسْحَاقُ كَمَا قَالَ وَكُلُّ مَنْ كَانَ الْقَوْلُ قَوْلَهُ فَعَلَيْهِ الْيَمِينُ وَقَدْ رَوَى نَحْوَ هَذَا عَنْ بَعْضِ التَّابِعِينَ مِنْهُمْ شَرِيحٌ.

۸۶۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي

بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ

۱۲۸۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَطَّارُ

علیہ وسلم نے پانی فروخت کرنے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ، بھیسہ رضی اللہ عنہ، بواسطہ والد، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی اللہ عنہا، انس رضی اللہ عنہ، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

حدیث ایسا حسن صحیح ہے۔ اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ کہ پانی بیچنا مکروہ ہے۔ ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحق کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم نے پانی فروخت کرنے کی اجازت دی ہے۔ حضرت حسن بصریؒ بھی اسی میں شامل ہیں۔

۱۲۸۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اپنی ضرورت سے زائد پانی سے کسی کو نہ روکا جائے کہ جس کی وجہ سے گھاس چارہ وغیرہ میں رکاوٹ پیش آئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۶۵: باب نزکو مادہ پر چھوڑنے کی اجرت

لینے کی ممانعت

۱۲۸۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نزکو مادہ پر چھوڑنے پر اجرت لینے سے منع فرمایا۔

اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما حسن صحیح ہے۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ اگر کوئی اسے بطور انعام کچھ دے تو یہ جائز ہے۔

۱۲۸۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنو کلاب کے ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے نزکو مادہ پر چھوڑنے کی اجرت کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے منع فرمایا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم جب نزکو چھوڑتے ہیں تو لوگ بطور انعام کچھ نہ کچھ دیتے ہیں۔ پس آپ ﷺ نے اسے اس کی اجازت دی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف ابراہیم بن حمید کی ہشام بن عروہ

عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي الْمُنْهَالِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْمَزْنِيِّ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْمَاءِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَبُهَيْسَةَ عَنْ أَبِيهَا وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ وَانْسٍ وَعَبْدَ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ وَحَدِيثُ إِبْرَاهِيمَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُمْ كَرِهُوا بَيْعَ الْمَاءِ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَقَ وَرَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي بَيْعِ الْمَاءِ مِنْهُمْ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ.

۱۲۸۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْكَائِكَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُمنَعَ بِهِ الْكَلَاءُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۸۶۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

عَسْبِ الْفَخْلِ

۱۲۸۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَأَبُو عَمَّارٍ قَالَا لَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسْبِ الْفَخْلِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَانْسٍ وَأَبِي سَعِيدٍ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ فِي قَبُولِ الْكَرَامَةِ عَلَى ذَلِكَ.

۱۲۸۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْخَزَّاعِي الْبَصْرِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حُمَيْدٍ الرَّوَاسِيِّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ كِلَابٍ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسْبِ الْفَخْلِ فَتَهَاةُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَطْرُقُ الْفَخْلَ فَتُكْرَمُ فَرَخَّصَ لَهُ فِي الْكَرَامَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ

سے روایت سے پہچانتے ہیں۔

۸۶۶: باب کتے کی قیمت

۱۲۸۴: حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت لینے، زنا کی اجرت لینے اور کاہن کو مٹھائی دینے سے منع فرمایا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۸۵: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھنے لگانے کی اجرت، زنا کی اجرت اور کتے کی قیمت حرام ہے۔

اس باب میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، ابن مسعود رضی اللہ عنہ، جابر رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما، ابن عمر رضی اللہ عنہما اور عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے۔ اکثر اہل علم کا اسی پر علم ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ کتے کی قیمت حرام ہے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم نے شکاری کتے کی قیمت کو جائز قرار دیا ہے۔

۸۶۷: باب کچھنے لگانے والے کی اجرت

۱۲۸۶: بنو حارثہ کے بھائی ابن مجیصہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ سے کچھنے لگانے پر اجرت لینے کی اجازت چاہی تو آپ نے منع فرمایا۔ لیکن بار بار پوچھتے رہے تو نبی اکرمؐ نے فرمایا اسے اپنے اونٹ کے چارے یا غلام کے کھانے پینے کے لئے استعمال کرلو۔ اس باب میں رافع بن خدیجؒ، ابو حمزہؒ، جابرؒ اور سائبؒ سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث مجیصہ حسن ہے۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ امام احمدؒ فرماتے ہیں کہ اگر کچھنے لگانے والا مجھ سے اجرت مانگے گا تو میں اسے منع کر دوں گا۔ امام احمدؒ نے اسی حدیث سے استدلال کیا ہے۔

حَدِيثُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ.

۸۶۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي ثَمَنِ الْكَلْبِ

۱۲۸۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْوَيْلِيِّ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ ح وَثَنَا سَعِيدُ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قُلْنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَخُلُوانِ الْكَاهِنِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۸۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَارِظٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَسَبَ الْحَجَّامُ خَيْثٌ وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَيْثٌ وَثَمَنِ الْكَلْبِ خَيْثٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَجَابِرٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدِيثُ رَافِعٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ كَرَهُوا ثَمَنَ الْكَلْبِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَاسْحَاقَ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي ثَمَنِ كَلْبِ الصَّيِّدِ.

۸۶۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَسَبِ الْحَجَّامِ

۱۲۸۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ مُحَيْصَةَ أَخِي بَنِي حَارِثَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِجَارَةِ الْحَجَّامِ فَتَهَاةً عَنْهَا وَلَمْ يَزَلْ يَسْأَلُهُ وَيَسْتَأْذِنُهُ حَتَّى قَالَ أَغْلَفَهُ نَا ضَحَكَ وَأَطَعْنَاهُ رَقِيقَكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَأَبِي جُحَيْفَةَ وَجَابِرٍ وَالسَّائِبِ حَدِيثُ مُحَيْصَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ أَحْمَدُ إِنْ سَأَلَنِي حَجَّامٌ نَهَيْتُهُ وَأَخَذَ بِهَذَا الْحَدِيثِ.

۸۶۸: بَابُ مَا جَاءَ مِنَ الرُّخْصَةِ

فِي كَسْبِ الْحَجَّامِ

۱۲۸۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ كَسْبِ الْحَجَّامِ فَقَالَ أَنَسُ اخْتَجِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَجَمَهُ أَبُو طَيْبَةَ فَأَمَرَهُ بِصَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَكَلَّمَ أَهْلَهُ فَوَضَعُوا عَنْهُ مِنْ خِرَاجِهِ وَقَالَ إِنَّ أَفْضَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحَجَامَةُ أَوْ إِنْ مِنْ أَمَثَلِ ذَوَائِكُمْ الْحَجَامَةُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ فِي كَسْبِ الْحَجَّامِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ

۸۶۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنُورِ

۱۲۸۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنُورِ هَذَا حَدِيثٌ فِي إِسْنَادِهِ اضْطِرَابٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ جَابِرٍ وَاضْطَرَبُوا عَلَى الْأَعْمَشِ فِي رِوَايَةِ هَذَا الْحَدِيثِ وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ ثَمَنَ الْهَرِّ وَرَخَّصَ فِيهِ بَعْضُهُمْ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَاسْحَاقَ وَرَوَى ابْنُ فَضِيلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ

۱۲۸۹: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا عُمَرُ بْنُ زَيْدٍ الصَّنَعَانِيُّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الْهَرِّ

۸۶۸: بَابُ كَچھنے لگانے والے کی اجرت

کے جواز کے بارے میں

۱۲۸۷: حضرت حمیدؓ کہتے ہیں کہ انس رضی اللہ عنہ سے حجام کی اجرت کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا ابو طیبہ نے نبی اکرم ﷺ کو کچھنے لگائے تو آپ ﷺ نے انہیں دو صاع غلہ دینے کا حکم دیا اور ان کے مالکوں سے گفتگو فرمائی۔ پس انہوں نے ابو طیبہ کے خراج سے کچھ کم کر دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا سب سے بہترین علاج کچھنے لگانا ہے۔ یا فرمایا بہترین دوائی کچھنے لگانا ہے۔ اس باب میں حضرت علیؓ، ابن عمرؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث انسؓ حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرامؓ اور دیگر علماء نے سیکنی لگانے والے کی کمائی کو جائز کہا ہے۔ امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۸۶۹: باب کتے اور بلی

کی قیمت لینا حرام ہے

۱۲۸۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے اور بلی کی قیمت لینے سے منع فرمایا۔ اس حدیث کی سند میں اضطراب ہے۔ اعمش بھی اپنے بعض ساتھیوں سے اور وہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں۔ اس حدیث کی روایت میں اعمش پر راویوں کا اضطراب ہے۔ اہل عمل کی ایک جماعت بلی کی قیمت کو مکروہ سمجھتی ہے۔ بعض علماء اس کی اجازت دیتے ہیں۔ امام احمدؒ اور اسحاقؒ کا یہی قول ہے۔ ابو فضیل، اعمش سے وہ ابو حازم سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سند کے علاوہ بھی ایسے ہی نقل کرتے ہیں۔

۱۲۸۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلی کو کھانے اور اس کی قیمت لینے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ عمر بن زید کو کوئی بڑی شخصیت

نہیں۔ ان سے عبد الرزاق کے علاوہ اور لوگ بھی روایت کرتے ہیں۔

وَتَمَنِيهِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَعُمَرُ بْنُ زَيْدٍ لَا نَعْرِفُ كَثِيرٌ أَحَدٌ رَوَى عَنْهُ غَيْرُ عَبْدِ الرَّزَّاقِ.

۸۷۰: بَابُ

۸۷۰: بَابُ

۱۲۹۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شکاری کتے کے علاوہ کتے کی قیمت لینے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث اس سند سے صحیح نہیں۔ ابو ہریرہ کا نام یزید بن سفیان ہے۔ شعبہ بن جابر ان میں کلام کرتے ہیں۔ حضرت جابرؓ سے اسی کی مثل مرفوعاً روایت منقول ہے لیکن اس کی سند بھی صحیح نہیں۔

۱۲۹۰: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَزَّمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى عَنْ تَمَنِ الْكَلْبِ إِلَّا كَلْبَ الصَّيْدِ هَذَا حَدِيثٌ لَا يَصِحُّ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَأَبُو الْمُهَزَّمِ اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ سَفْيَانَ وَتَكَلَّمَ فِيهِ شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ وَرَوَى عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا وَلَا يَصِحُّ إِسْنَادُهُ أَيْضًا.

۸۷۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

۸۷۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

لوٹدیوں کی فروخت حرام ہے

بَيْعُ الْمُغْنِيَّاتِ

۱۲۹۱: حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا گانے والی عورتوں (باندیوں) کی خرید و فروخت نہ کیا کرو اور نہ انہیں گانا سکھاؤ کیونکہ ان کی تجارت میں کوئی بھلائی نہیں اور ان کی قیمت حرام ہے۔ یہ آیت اسی کے متعلق نازل ہوئی ”وَمَنْ النَّاسِ مِنْ.....“ (ترجمہ بعض لوگ ایسے ہیں جو کھیل کی باتوں کے خریدار نہیں تاکہ بغیر سمجھے لوگوں کو گمراہ کریں اور اس کا مذاق اڑائیں۔ ایسے لوگوں کے لئے ذلت کا عذاب ہے۔ اس باب میں حضرت عمر بن خطابؓ سے بھی روایت ہے۔ ابوامامہؓ کی حدیث ہم اس طرح صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ بعض اہل علم علی بن یزید کو ضعیف کہتے ہیں۔ یہ شام کے رہنے والے ہیں۔

۱۲۹۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرٍّ عَنْ غُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زُحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبْيَعُوا الْقَيْنَاتِ وَلَا تَشْتَرُوهُنَّ وَلَا تَعْلَمُوهُنَّ وَلَا تَخَيَّرُوا فِي تِجَارَةٍ فِيهِنَّ وَتَمْنَهُنَّ حَرَامٌ فِي مِثْلِ هَذَا أَنْزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهُوَ الْحَدِيثُ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حَدِيثُ أَبِي أُمَامَةَ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِثْلَ هَذَا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي عَلِيِّ بْنِ يَزِيدٍ وَضَعْفُهُ وَهُوَ شَامِيٌّ.

فَالْقَوْلُ: قصہ سروان حرام کاموں میں سے ہے جن کی کمائی کو اسلام نے حرام ذرائع میں شامل کیا ہے۔ قصہ صنفی جذبات ابھارتا ہے اور طبیعت میں جنسی ہیجان پیدا کرتا ہے مثلاً فحش گانے، حیا سوز ایکٹنگ اور اس قسم کے دوسرے بے ہودہ کام اگرچہ موجودہ دور میں لوگوں نے اس قسم کی چیزوں کا نام فن (Art) رکھا ہے اور اسے تو ترقی شمار کرتے ہیں لیکن الفاظ کا یہ نہایت گمراہ کن استعمال ہے۔ درج بالا حدیث بھی اسلام کے احکام اصول کو واضح کرتی ہے۔

۸۷۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَ

۸۷۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَ

بچوں یا بھائیوں کو الگ الگ بیچنا منع ہے

۱۲۹۲: حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جو شخص کسی ماں اور اس کے بچوں کے جدا کرے گا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اس کے محبوب لوگوں سے جدا کر دے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۹۳: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دو غلام دیئے۔ وہ دونوں آپس میں بھائی تھے میں نے ایک کو بیچ دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا اے علی تمہارا ایک غلام کیا ہوا۔ حضرت علیؑ کہتے ہیں میں نے واقعہ سنایا تو آپ ﷺ نے فرمایا اسے واپس لے آؤ (دوسرے فرمایا) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض صحابہ کرامؓ اور دیگر علماء نے قیدیوں کو بیچنے وقت جدا کر دینے کو بھی مکروہ کہا ہے۔ بعض علماء نے ان قیدیوں کو جو سر زمین اسلام میں پیدا ہوئے۔ (یعنی دارالاسلام میں) جدا کرنے کی اجازت دی ہے۔ پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔ ابراہیم سے منقول ہے کہ انہوں نے ماں بیٹے کو جدا کر دیا تو لوگوں نے ان پر اعتراض کیا اس پر انہوں نے کہا میں نے اس کی والدہ سے پوچھ لیا تھا۔ وہ اس پر رضامند تھی۔

۸۷۳: باب غلام خریدنا

پھر نفع کے بعد عیب پر مطلع ہونا

۱۲۹۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ ہر چیز کا نفع اسی کے لئے ہے جو اس کا ضامن ہو۔

(یعنی غلام کا خریدنے والا اس کا ضامن ہو تو اسکی منفعت بھی اسے حلال ہوئی) یہ حدیث حسن ہے اور کئی سندوں سے منقول ہے اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔

الْأَخَوَيْنِ أَوْ بَيْنَ الْوَالِدَةِ وَلَدِهَا فِي الْبَيْعِ

۱۲۹۲: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ الشَّيْبَانِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي حَيْثُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الْوَالِدَةِ وَلَدِهَا فَرَّقَ اللَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَحِبَّتِهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۹۳: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَيْبٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ وَهَبَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامَيْنِ أَخَوَيْنِ فَبِعْتُ أَحَدَهُمَا فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ مَا فَعَلَ غُلَامُكَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ رُدُّهُ رُدُّهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمُ التَّفْرِيقَ بَيْنَ السَّيِّ فِي الْبَيْعِ وَرَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي التَّفْرِيقِ بَيْنَ الْمُؤَلَّدَاتِ اللَّذِينَ وَلِدُوا فِي أَرْضِ الْإِسْلَامِ وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ وَرَوَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ فَرَّقَ بَيْنَ الْوَالِدَةِ وَلَدِهَا فِي الْبَيْعِ فَقِيلَ لَهُ فِي ذَلِكَ فَقَالَ إِنِّي قَدْ اسْتَأْذَنْتُهَا فِي ذَلِكَ فَرَضِيَتْ.

۸۷۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ يَشْتَرِي الْعَبْدَ

يَسْتَغْلَهُ ثُمَّ يَجِدُ بِهِ عَيْبًا

۱۲۹۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي ذُنَبٍ عَنْ مَخْلَدِ بْنِ خُفَّافٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى أَنَّ الْخَرَاجَ بِالضَّمَانِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ.

۱۲۹۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ ہر چیز کا نفع اسی کے لئے ہے جو اس کا ضامن ہو۔ یہ حدیث ہشام بن عروہ کی روایت سے صحیح غریب ہے۔ امام بخاری نے عمر بن علی کی روایت سے اسے غریب کہا ہے۔ یہ حدیث مسلم بن خالد زنجی بھی ہشام بن عروہ سے روایت کرتے ہیں۔ جریر نے بھی اس حدیث کو ہشام سے روایت کیا۔ کہا گیا ہے کہ جریر کی روایت میں تالیس ہے۔ اس لیے کہ جریر نے ہشام سے یہ حدیث نہیں سنی۔ اس حدیث کی تفسیر یہ ہے کہ ایک شخص نے غلام خریدا اور اس سے نفع اٹھایا بعد میں پتہ چلا۔ کہ اس میں کوئی عیب ہے تو اسے واپس کر دیا۔ اس صورت میں اس نے جو کچھ غلام کے ذریعے کمایا وہ اسی کا ہوگا کیونکہ اگر وہ غلام ہلاک ہو جاتا تو خسارہ خریدنے والے ہی کا تھا۔ اس قسم کے دوسرے مسائل کا یہی حکم ہے کہ نفع اسی کا ہوگا۔ جو ضامن ہوگا۔

۸۷۴: باب راہ گزرنے والے کے لئے راستے

کے پھل کھانے کی اجازت

۱۲۹۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص کسی باغ میں داخل ہو تو وہ اس سے کھا سکتا ہے۔ لیکن کپڑے وغیرہ میں جمع کر کے نہ لے جائے۔ اس باب میں عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، عباد بن شریح رضی اللہ عنہ، رافع بن عمرو رضی اللہ عنہ، ابوحمزہ کے مولیٰ عمیر رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایات منقول ہیں۔ حضرت ابن عمرؓ کی حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ بعض علماء اس کی اجازت دیتے ہیں لیکن بعض علماء نے قیمت ادا کئے بغیر پھل کھانے کو مکروہ کہا ہے۔

۱۲۹۷: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درختوں پر لگی ہوئی کھجوروں کے متعلق پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ

۱۲۹۵: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ ثَنَا عُمَرُ ابْنُ عَلِيٍّ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى أَنَّ الْخَرَاجَ بِالضَّمَانِ وَهَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ وَاسْتَفْرَبَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ حَدِيثِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ وَقَدْ رَوَى مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ الزَّجَّجِيُّ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ وَرَوَاهُ جَرِيرٌ عَنْ هِشَامٍ أَيْضًا وَحَدِيثُ جَرِيرٍ يُقَالُ تَذْلِيلٌ ذَلَّسَ فِيهِ جَرِيرٌ لَمْ يَسْمَعْهُ مِنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ وَتَفْسِيرُ الْخَرَاجِ بِالضَّمَانِ هُوَ الرَّجُلُ يَشْتَرِي الْعَبْدَ فَيَسْتَعْلِيهِ ثُمَّ يَجِدُ بِهِ عَيْبًا فَيَرُدُّهُ عَلَى الْبَائِعِ فَأَلْفَلَّةٌ لِلْمُشْتَرِي لِأَنَّ الْعَبْدَ لَوْ هَلَكَ مِنْ مَالِ الْمُشْتَرِي وَنَحْوُ هَذَا مِنَ الْمَسَائِلِ يَكُونُ فِيهِ الْخَرَاجُ بِالضَّمَانِ.

۸۷۴: بَابُ مَا جَاءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِي

أَكْلِ الثَّمَرَةِ لِلْمَارِبِهَا.

۱۲۹۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي الشَّوَّازِ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلِيمٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَخَلَ حَائِطًا فَلْيَأْكُلْ وَلَا يَتَّخِذْ حَبْنَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَوَعْبَادِ بْنِ شَرْحِبِيلٍ وَرَافِعِ بْنِ عُمَرَ وَوَعْمِيرِ مَوْلَى أَبِي اللُّحْمِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَلِيمٍ وَقَدْ رَخَّصَ فِيهِ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لِابْنِ السَّبِيلِ فِي أَكْلِ الثَّمَارِ وَكَرِهَهُ بَعْضُهُمْ إِلَّا بِالْثَمَنِ.

۱۲۹۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعْلَقِ فَقَالَ مَنْ

علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی ضرورت مند جمع کئے بغیر کھالے تو کوئی حرج نہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۲۹۸: حضرت رافع بن عمروؓ سے روایت ہے کہ میں انصار کے کھجوروں کے درختوں پر پتھر مار رہا تھا کہ وہ مجھے پکڑ کر نبی اکرم ﷺ کے پاس لے گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا رافع کیوں ان کے کھجور کے درختوں کو پتھر مار رہے تھے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ بھوک کی وجہ سے۔ آپ ﷺ نے فرمایا پتھر نہ مارو جو گری ہوئی ہوں وہ کھالیا کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں سیر کرے اور آسودہ کرے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

۸۷۵: باب خرید و فروخت میں استثناء کی ممانعت ۱۲۹۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع، محاققہ مذابنہ، مخابره اور غیر معلوم چیز کی استثناء سے منع فرمایا۔

یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے یعنی یونس بن عبید، عطاء سے اور وہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

۸۷۶: باب غلے کو اپنی ملکیت

میں لینے سے پہلے فروخت کرنا منع ہے

۱۳۰۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غلہ خریدے وہ اسے قبضہ کرنے سے پہلے نہ بیچے۔

اس باب میں حضرت جابرؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابن عباسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ کسی چیز پر قبضہ کرنے سے پہلے اسے بیچنا جائز نہیں، بعض علماء کا مسلک یہ ہے کہ جو چیزیں تولی یا وزن نہیں کی جاتیں اور نہ ہی کھانے پینے میں استعمال ہوتی ہیں۔ ان کا قبضہ سے پہلے فروخت کرنا جائز ہے۔ اہل علم کے نزدیک صرف

أَصَابَ مِنْهُ مِنْ ذِي حَاجَةٍ غَيْرُ مُتَّخِذٍ خُبْنَةً فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۲۹۸: حَدَّثَنَا أَبُو عَمَارٍ الْحُسَيْنِيُّ بْنُ حُرَيْثٍ الْحِزْرَاعِيُّ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ صَالِحِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كُنْتُ أَرْمِي نَخْلَ الْأَنْبَسَارِ فَأَخَذُونِي فَذَهَبُوا إِلَيَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَافِعُ لِمَ تَرْمِي نَخْلَهُمْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْجُوعُ قَالَ لَا تَرْمِ وَكُلْ مَا وَقَعَ أَشْبَعَكَ اللَّهُ وَأَزْوَكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۸۷۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الشُّبَا ۱۲۹۹: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ الْبَغْدَادِيُّ ثَنَا عَبَادُ بْنُ الْعَوَّامِ أَخْبَرَنِي سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقِقَةِ وَالْمَزَابِنَةِ وَالْمَخَابِرَةِ الشُّبَا إِلَّا أَنْ يَعْلَمَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ.

۸۷۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الطَّعَامِ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ

۱۳۰۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبْعُهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَأَحْسَبُ كُلَّ شَيْءٍ مِثْلَهُ وَفِي السَّابِ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ كَرَهُوا بَيْعَ الطَّعَامِ حَتَّى يَقْبِضَهُ الْمُشْتَرِي وَقَدْ رُفِضَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي مَنْ ابْتَاعَ شَيْئًا مِمَّا لَا يُوَكَّلُ وَلَا يُوزَنُ وَإِنَّمَا التَّشْدِيدُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي

غلے میں سختی ہے۔ امام احمد اور اسحاقؒ کا یہی قول ہے۔

۸۷۷: باب اس بارے میں کہ اپنے

بھائی کی بیع پر بیع کرنا منع ہے

۱۳۰۱: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کوئی شخص دوسرے کی فروخت کی ہوئی چیز پر وہی چیز اس سے کم قیمت میں نہ بیچے اور کسی عورت کے کسی کیساتھ نکاح پر راضی ہونے کے بعد کوئی اسے نکاح کا پیغام نہ بھیجے۔

اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ اور سمرہؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ابن عمرؓ حسن صحیح ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کوئی شخص اپنے بھائی کی لگائی ہوئی قیمت پر قیمت نہ لگائے۔ بعض اہل علم کے نزدیک اس حدیث میں بیع سے قیمت لگانا مراد ہے۔

۸۷۸: باب شراب بیچنے

کی ممانعت

۱۳۰۲: حضرت ابو طلحہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے ان تیسوں کے لئے شراب خریدی تھی جو میری کفالت میں ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا شراب کو بہادو اور برتن کو توڑ ڈالو۔

اس باب میں جابرؓ، عائشہؓ، ابوسعیدؓ، ابن مسعودؓ، ابن عمرؓ اور انسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت ابو طلحہؓ کی حدیث ثوریؒ، سدیؒ سے وہ یحییٰ بن عبادؒ سے اور وہ انسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ ابو طلحہؓ ان کے نزدیک تھے۔ یہ حدیث لیث کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

۱۳۰۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ کیا شراب سے سرکہ بنالیا جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

الطَّعَامُ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَاسْحَاقَ.

۸۷۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ

الْبَيْعِ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ

۱۳۰۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا يَخْطُبُ بَعْضُكُمْ عَلَى خِطْبَةِ بَعْضٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَسَمُرَةَ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَسُومُ الرَّجُلُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ وَمَعْنَى الْبَيْعِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ هُوَ السَّوْمُ.

۸۷۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي بَيْعِ الْخَمْرِ

وَالنَّهْيِ عَنْ ذَلِكَ

۱۳۰۲: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ لَيْثًا يَحْدِثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَادٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي اشْتَرَيْتُ خَمْرًا لَا يَتَامُ فِي جِجَرِي قَالَ أَهْرِقِ الْخَمْرَ وَانْكَسِرِ الْبَدَنَانِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَعَائِشَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَابْنِ عُمَرَ وَأَنَسٍ حَدِيثُ أَبِي طَلْحَةَ رَوَى الثَّوْرِيُّ هَذَا الْحَدِيثُ عَنِ السُّلَدِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَادٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ كَانَ عِنْدَهُ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ اللَّيْثِ.

۱۳۰۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ السُّلَدِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَادٍ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْتَعِدْ الْخَمْرُ خَلًّا قَالَ لَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۰۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مِينٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَاغِصِمَ عَنْ شَيْبِ بْنِ بِشْرِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمْرِ عَشْرَةَ عَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَشَارِبَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُولَةَ إِلَيْهِ وَسَاقِيَهَا وَبَانِعَهَا وَإِكْلَ ثَمَنِهَا وَالْمُشْتَرِيَ لَهَا وَالْمُشْتَرَاةَ لَهُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ وَقَدْ رَوَى نَحْنُ هَذَا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۳۰۴: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شراب سے متعلق دس آدمیوں پر لعنت بھیجی ہے، (۱) نکالنے والے (۲) شراب نکلوانے والے (۳) پینے والے (۴) لے جانے والے (۵) جس کی طرف لے جانی جارہی ہو، (۶) پلانے والے (۷) فروخت کرنے والے (۸) شراب کی قیمت کھانے والے (۹) خریدنے والے اور، (۱۰) جس کے لئے خریدی گئی ہوئی اس پر۔ یہ حدیث حضرت انس کی روایت سے غریب ہے۔ حضرت ابن عباسؓ، ابن مسعودؓ اور ابن عمرؓ سے بھی اس کی مثل منقول ہے۔ یہ حضرات نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔

شراب ایک الکھولی مادہ ہے جو نشہ پیدا کرتا ہے۔ عرب زمانہ جاہلیت میں شراب کے متوالے تھے ان کی زبان میں شراب کے تقریباً ایک سو نام تھے اور ان کی شاعری میں شراب کی اقسام اس کی خصوصیات اور جام و مینا اور محفل سرود کا ذکر بڑی خوبی سے کیا گیا ہے۔ جب اسلام کی آمد ہوئی تو اس نے تربیت کا نہایت حکیمانہ انداز اختیار کیا اور اسے تدریجاً حرام قرار دیا۔ یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ شراب کے کتنے مضر اثرات انسان کے عقل و جسم اور اس کے دین و دنیا پر مرتب ہوتے ہیں اور ایک خاندان، قوم اور سماج کی مادی، اخلاقی اور روحانی زندگی کے لئے یہ کس قدر خطرناک ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اس بات کو کوئی اہمیت نہیں دی کہ شراب کس چیز سے بنائی جاتی ہے بلکہ اس کے اثر یعنی نشہ کو قابل لحاظ سمجھا۔ خواہ لوگوں نے اسے کوئی نام دیا ہو اور خواہ وہ کسی بھی چیز سے تیار کی گئی ہو۔ نبی سے پوچھا گیا کہ شہد مکئی اور جو سے جو شراب بنائی جاتی ہے اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ آپ نے اس کے جواب میں بڑی جامع بات ارشاد فرمائی: ”ہر نشہ آور چیز خمر ہے اور ہر خمر (شراب) حرام ہے۔“ اس طرح یہ خواہ قلیل ہو یا کثیر کوئی رعایت نہیں دی۔ نبی کریم نے فرمایا: ”جو چیز کثیر مقدار میں نشہ لائے اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے۔“ (احمد) نیز اسکی تجارت کو بھی حرام ٹھہرایا خواہ غیر مسلموں کے ساتھ کی جائے۔ سد ذریعہ کے طور پر اسلام نے یہ بات بھی حرام کر دی کہ کوئی مسلمان کسی ایسے شخص کے ہاتھ انگور فروخت کرے جس کے بارے میں معلوم ہو کہ وہ ان کو نچوڑ کر شراب بنائے گا۔ حدیث مبارکہ ہے: ”جس نے انگور کو فصل کٹنے پر روک رکھا تا کہ وہ کسی یہودی یا عیسائی یا کسی ایسے شخص کے ہاتھ بیچ دے گا جو اس سے شراب بناتا ہو تو وہ جانتے بوجھے آگ میں گھس پڑا (رواہ الطبرانی فی الاوسط) شراب کا فروخت کرنا اور اس کی قیمت کھا جانا ہی حرام نہیں بلکہ کسی مسلم یا غیر مسلم کو شراب کا ہدیہ دینا بھی حرام ہے۔ مسلمان پاک ہے اور پاک چیز کا ہدیہ دینا اور لینا پسند کرتا ہے۔ یعنی کہ مسلمان پر ان مجلسوں کا بائیکاٹ بھی کرنا لازم ہے جہاں پر شراب پیش کی جائے۔ حضور کی حدیث ہے ”جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ کسی ایسے دسترخوان پر نہ بیٹھے جس پر شراب کا دور چل رہا ہو۔“ (احمد) رہا دوا کے طور پر شراب کے استعمال کا مسئلہ تو رسول اللہ نے ایک شخص کے پوچھنے پر اس سے منع فرمایا: ”شراب دوا نہیں بلکہ بیماری ہے۔“ (مسلم) نیز فرمایا ”اللہ نے بیماری اور دوا دونوں نازل کی ہیں اور تمہارے لئے بیماری کا علاج بھی رکھا ہے لہذا علاج کرو لیکن حرام چیز سے علاج نہ کرو۔“ (ابوداؤد) تفصیل کے لئے علامہ یوسف القرضاوی کی کتاب ”الحلال والحرام فی الاسلام“ ملاحظہ فرمائیں۔

۸۷۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي اخْتِلَابِ

الْمَوَاشِي بِغَيْرِ اِذْنِ الْاَرْبَابِ

۱۳۰۵: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ عَلَى مَاشِيَةٍ فَإِنْ كَانَ فِيهَا صَاحِبُهَا فَلْيَسْتَأْذِنْهُ فَإِنْ أَذِنَ لَهُ فَلْيَخْتَلِبْ وَلْيَشْرَبْ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهَا أَحَدٌ فَلْيَصُوتْ ثَلَاثًا فَإِنْ أَجَابَهُ أَحَدٌ فَلْيَسْتَأْذِنْهُ فَإِنْ لَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ فَلْيَخْتَلِبْ وَلَا يَحْمِلْ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ سَعِيدٍ حَدِيثُ سَمُرَةَ حَدِيثُ حَسَنِ غَرِيبٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَاسْحَقُ وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ سَمَاعُ الْحَسَنِ مِنْ سَمُرَةَ صَحِيحٌ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ فِي رِوَايَةِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ وَقَالُوا إِنَّمَا يُحَدِّثُ عَنْ صَحِيفَةِ سَمُرَةَ.

۸۸۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي بَيْعِ جُلُودِ

الْمَيْتَةِ وَالْأَضْنَامِ

۱۳۰۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْكَائِثِ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْحَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيرِ وَالْأَضْنَامِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ شُحُومَ الْمَيْتَةِ فَإِنَّهُ يُطْلَى بِهِ الشُّفْنُ وَيُدَّ هُنَّ بِهَا الْجُلُودُ وَيَسْتَصْبَحُ بِهَا النَّاسُ قَالَ لَا هُوَ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ قَاتِلِ اللَّهُ الْيَهُودَ أَنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيْهِمُ الشُّحُومَ فَاجْمَلُوهُ ثُمَّ بَاغُوهُ فَاکْلُوا ثَمَنَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ

۸۷۹: باب جانوروں کا ان کے مالکوں کی اجازت

کے بغیر دودھ نکالنا

۱۳۰۵: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی (کسی کے) مویشیوں پر گزرے تو اگر ان کا مالک موجود ہو اور وہ اجازت (بھی) دے دے تو اس کا دودھ نکال کر پی لے اور اگر وہاں کوئی نہ ہو تو تین مرتبہ آواز دے اگر جواب آئے تو اس سے اجازت لے اگر جواب نہ دے تو دودھ نکال کر پی لے لیکن ساتھ نہ لے جائے۔ اس باب میں حضرت ابن عمرؓ اور ابوسعیدؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث سمرہؓ حسن غریب ہے۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ امام احمدؓ اور اسحقؓ کا بھی یہی قول ہے۔ علی بن مدینیؒ فرماتے ہیں کہ حسن کا سمرہؓ سے سماع صحیح ہے۔ بعض محدثین نے سمرہؓ سے حسن کی روایت میں کلام کیا ہے اور فرمایا کہ وہ سمرہؓ کے صحیفہ سے روایت کرتے ہیں۔

۸۸۰: باب جانوروں کی کھال اور ہتھوں

کو فروخت کرنا

۱۳۰۶: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فتح مکہ کے سال نبی اکرم ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا اللہ اور اس کے رسول نے شراب، مردار، خنزیر اور بت فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔ پس آپ ﷺ سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ، مردار کی چربی کا کیا حکم ہے؟ کیونکہ اس سے کشتیوں کو ملا جاتا ہے۔ اور چمڑوں پر بطور تیل استعمال کی جاتی ہے اور لوگ اس سے چراغ جلاتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”نہیں“ یہ بھی حرام ہے۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا یہودیوں پر اللہ کی مार ہو۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر چربی حرام کی تو انہوں نے اس کو پگھلا کر بیچ دیا اور اس کی قیمت کھالی۔ اس

باب میں حضرت عمرؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔

۸۸۱: باب کوئی چیز ہبہ

کر کے واپس لینا ممنوع ہے

۱۳۰۷: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صفات ذمیرہ کا اپنانا ہمارے (مسلمانوں کے) شایان شان نہیں۔ ہبہ کی ہوئی چیز واپس لینے والے ایسے کتے کی طرح ہے جو اپنی تے کو چاٹ لے۔

اس باب میں ابن عمرؓ سے بھی مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کسی شخص کے لئے جائز نہیں کہ کوئی چیز کسی کو دینے کے بعد واپس لے لے البتہ بیٹے سے واپس لے سکتا ہے۔

۱۳۰۸: یہ حدیث محمد بن بشر، ابن ابی عدی سے وہ حسین معلم سے وہ عمرو بن شعیب سے وہ طاؤس سے نقل کرتے ہیں۔ اور وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہیں۔ یہ دونوں حضرات اس حدیث کو مرفوع نقل کرتے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم و دیگر علماء کا اسی پر عمل ہے کہ اگر کسی نے کوئی چیز اپنے کسی محرم رشتہ دار کو عطیہ دی اسے واپس لوٹانے کا کوئی حق نہیں۔ لیکن اگر غیر محرم رشتہ دار کو دی ہو تو وہ واپس لینا جائز ہے۔ بشرطیکہ اس کے بدلے کوئی چیز نہ لے چکا ہو۔ اسلئے کا بھی یہی قول ہے۔

امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ والد کے علاوہ کسی کا کوئی چیز واپس لینا جائز نہیں وہ اپنے قول پر حجت کے طور پر حدیث باب ہی پیش کرتے ہیں۔ یعنی حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

۸۸۲: باب بیع عرایا اور اس کی اجازت

۱۳۰۹: حضرت زید بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

وَأَبْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثُ حَسَنٍ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ.

۸۸۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

الرُّجُوعِ مِنَ الْهَبَةِ

۱۳۰۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّمِيّ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ لَنَا مِثْلُ السُّوءِ الْعَانِدِ فِي هَبْتِهِ كَالْكَلْبِ يَغْوُذُ فِي فَيْتِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَحِلُّ لَأَحَدٍ أَنْ يُعْطِيَ عَطِيَّةً فَيَرْجِعَ فِيهَا إِلَّا الْوَالِدَ فِيمَا يُعْطَى وَلَدَهُ.

۱۳۰۸: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يُحَدِّثُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ يَرْفَعَانِ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثُ حَسَنٍ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ قَالُوا مَنْ وَهَبَ هَبَةً لِدَى رَجِيمٍ مَحْرَمٍ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَرْجِعَ فِي هَبْتِهِ وَمَنْ وَهَبَ هَبَةً بَغِيرِ ذِي رَجِيمٍ مَحْرَمٍ فَلَهُ أَنْ يَرْجِعَ فِيهَا مَا لَمْ يَثْبُثْ مِنْهَا وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يُعْطِيَ عَطِيَّةً فَيَرْجِعَ فِيهَا إِلَّا الْوَالِدَ فِيمَا يُعْطَى وَلَدَهُ وَاحْتَجَّ الشَّافِعِيُّ بِحَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لَأَحَدٍ أَنْ يُعْطِيَ عَطِيَّةً فَيَرْجِعَ فِيهَا إِلَّا الْوَالِدَ فِيمَا يُعْطَى وَلَدَهُ.

۸۸۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَرَايَا وَالرُّخَصَةِ فِي ذَلِكَ

۱۳۰۹: حَدَّثَنَا هَذَا ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اسْحَقَ

ﷺ نے بیع محالہ اور مذابہ سے منع فرمایا لیکن عرایا (محتاج لوگ جنہیں درختوں کے پھل عاریہ دیے گئے ہوں) والوں کو اندازہ کے مطابق فروخت کرنے کی اجازت دی۔

اس باب میں ابو ہریرہؓ اور جابرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت زید بن ثابتؓ کی حدیث کو محمد بن اسحاق بھی ایسے ہی نقل کرتے ہیں۔ ایوب، عبید اللہ بن عمر اور مالک بن انس نے بواسطہ نافع حضرت ابن عمرؓ سے روایت کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے محالہ اور مذابہ سے منع فرمایا۔ اس اسناد سے بواسطہ ابن عمرؓ حضرت زید بن ثابتؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے پانچ وسق (ساٹھ صاع) سے کم میں عرایا کی اجازت دی ہے۔ یہ روایت محمد بن اسحاقؓ کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔

۱۳۱۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل عرایا کو پانچ وسق سے کم پھل اندازے سے بیچنے کی اجازت دی یا اسی طرح فرمایا۔

۱۳۱۱: حضرت مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے عرایا کو پانچ وسق یا اس سے کم مقدار میں بیچنے کی اجازت دی۔

۱۳۱۲: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا کو اندازے کے ساتھ بیچنے کی اجازت دی۔ یہ حدیث اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض اہل علم، شافعی، احمد اور اسحاقؓ اسی پر عمل کرتے ہیں۔ ان حضرات کا کہنا ہے کہ عرایا محالہ اور مذابہ کی بیوع کی ممانعت سے مستثنیٰ ہیں۔ ان کی دلیل حضرت زید رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں ہیں۔ امام شافعی، احمد اور اسحاقؓ فرماتے ہیں کہ عرایا کے لئے پانچ وسق سے کم پھلوں کو بیچنا جائز ہے۔ بعض اہل علم

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ إِلَّا أَنَّهُ قَدْ أَذِنَ لِأَهْلِ الْعَرَايَا أَنْ يَبِيعُوا بِمِثْلِ خَرْصِهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ حَدِيثُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ هَكَذَا رَوَى مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ هَذَا الْحَدِيثَ وَرَوَى أَيُّوبُ وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَبِهَذَا إِلَّا سَنَادَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ.

۱۳۱۰: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ مَوْلَى ابْنِ أَحْمَدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ كَذَا.

۱۳۱۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ نَحْوَهُ وَرَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا فِي خَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ.

۱۳۱۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ قَالُوا إِنَّ الْعَرَايَا مُسْتَثْنَاةٌ مِنْ جُمْلَةِ نَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَهَى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَاحْتَجُّوا بِحَدِيثِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَحَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ

اس کی یہ تفسیر کرتے ہیں کہ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ان کے لئے آسانی اور وسعت کے لئے تھا۔ کیونکہ انہوں نے شکایت کی تھی کہ ہم تازہ پھل خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتے مگر یہ کہ پرانی کھجوروں سے خریدیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پانچ وسق سے کم خریدنے کی اجازت دے دی تاکہ وہ تازہ پھل کھا سکیں۔

۱۳۱۳: ولید بن کثیر، بنو حارثہ کے مولیٰ بشیر بن یسار سے نقل کرتے ہیں کہ رافع بن خدیجؓ اور سہل بن ابی حمزہؓ نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے بیع مزابلہ یعنی درختوں سے اتری ہوئی کھجور کے عوض درختوں پر لگی ہوئی کھجور خریدنے سے منع فرمایا لیکن اصحاب عریا کو اس کی اجازت دی اور تازہ انگور کو خشک انگور کے عوض اور تمام پھلوں کو اندازے سے بیچنے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

۸۸۳: باب دلالی میں قیمت زیادہ لگانا حرام ہے ۱۳۱۴: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپس میں نجش نہ کرو۔ قہیہ کہتے ہیں کہ وہ اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے ہیں۔ اس باب میں ابن عمرؓ اور انسؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ نجش حرام ہے نجش یہ ہے کہ کوئی ماہر تجارت آئے اور خریدار کی موجودگی میں تاجر کے پاس آ کر سامان کی اصل قیمت سے زیادہ قیمت لگائے اور مقصد خریدنا نہ ہو بلکہ محض خریدار کو دھوکہ دینا چاہتا ہو۔ یہ دھوکہ کی ایک قسم ہے۔

امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی نجش کرے تو وہ اپنے اس فعل کے سبب گناہ گار ہوگا لیکن بیع جائز ہے کیونکہ بیچنے والے نے نجش نہیں کیا۔

۸۸۴: باب تولتے وقت جھکاؤ

۱۳۱۵: سوید بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور

وَقَالُوا لَئِنْ يَشْتَرِي مَا ذُوْنَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ وَمَعْنَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ التَّوَسُّعَ عَلَيْهِمْ فِي هَذَا لِأَنَّهُمْ شَكُّوا إِلَيْهِ وَقَالُوا لَا نَجِدُ مَا نَشْتَرِي مِنَ الثَّمَرِ إِلَّا بِالثَّمَرِ فَرَخَّصَ لَهُمْ فِيمَا ذُوْنَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَنْ يَشْتَرَوْهَا فَيَاكُلُوهَا رُطْبًا.

۱۳۱۳: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ الْوَلِيدِ ابْنِ كَثِيرٍ ثَنَا بَشِيرُ بْنُ يَسَارٍ مَوْلَى بَنِي حَارِثَةَ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ وَسَهْلَ بْنَ أَبِي حَظْمَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْمُرَابَلَةِ الثَّمَرِ بِالثَّمَرِ إِلَّا لِصَحَابِ الْعَرَايَا فَإِنَّهُ قَدْ أَذِنَ لَهُمْ وَعَنْ بَيْعِ الْعَنْبِ بِالزَّيْبِ وَعَنْ كُلِّ ثَمَرٍ بَخَرَصَهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۸۸۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ النَّجْشِ

۱۳۱۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَاحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قُتَيْبَةُ يُلْغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنَاجَشُوا وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَانْسٍ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ كَرَهُوا النَّجْشَ مَا النَّجْشُ أَنْ يَأْتِيَ الرَّجُلَ الَّذِي يُبْصِرُ السَّلْعَةَ إِلَى صَاحِبِ السَّلْعَةِ فَيَسْتَأْمُ بِأَكْثَرِ مِمَّا تَسَوَّى وَذَلِكَ عِنْدَ مَا يَحْضُرُهُ الْمُشْتَرِي يُرِيدُ أَنْ يَغْتَرَّ الْمُشْتَرِي بِهِ وَلَيْسَ مِنْ رَأْيِهِ الشَّرَاءُ إِنَّمَا يُرِيدُ أَنْ يَنْخَدَعَ الْمُشْتَرِي بِمَا يَسْتَأْمُ وَهَذَا ضَرَبٌ مِنَ الْخَلِيعَةِ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَإِنْ نَجَشَ رَجُلٌ فَالْناجِشُ إِنْهُ فِيمَا يَصْنَعُ وَالْبَيْعُ جَائِزٌ لِأَنَّ الْبَائِعَ غَيْرَ الْناجِشِ.

۸۸۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّحْجَانِ فِي الْوَزْنِ

۱۳۱۵: حَدَّثَنَا هَنَادٌ وَمَحْمُودُ بْنُ غِيْلَانَ قَالَا ثَنَا

مخرفہ عبدی ہجر کے مقام پر کپڑا بیچنے کے لئے لائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ایک پاجامے کا سودا کیا۔ میرے پاس ایک تولیے والا تھا جو اجرت پر تولتا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تولو اور جھکاؤ کے ساتھ تولو۔ اس باب میں حضرت جابرؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ حضرت سدیدؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ علماء وزن میں جھکاؤ کو پسند کرتے ہیں۔ شعبہ نے یہ حدیث سماک سے اور وہ ابو صفوان سے نقل کرتے ہوئے پوری حدیث بیان کرتے ہیں۔

۸۸۵: باب تنگ دست کے لئے قرض کی ادائیگی

میں مہلت اور اس سے نرمی کرنا

۱۳۱۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے تنگ دست کو مہلت دی یا اس کا قرض معاف کر دیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے عرش کے سائے میں رکھے گا جب کہ اس کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔ اس باب میں حضرت ابو یسرؓ، ابو قتادہؓ، حذیفہؓ، ابو مسعودؓ اور عبادہؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔

حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ ۱۳۱۷: حضرت ابو مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلی امتوں میں سے کسی شخص کا حساب کیا گیا تو اس کے پاس کوئی نیکی نہ لگی لیکن اتنا تھا کہ وہ شخص امیر تھا اور لوگوں سے لین دین کرتا تھا اور اپنے غلاموں کو حکم دے رکھا تھا کہ اگر کوئی مقررہ تنگ دست ہو تو اسے معاف کر دیا کرو۔ پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہم اس بات کے اس سے زیادہ حق دار ہیں لہذا اس سے درگزر کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۸۶: باب مال دار کا قرض کی

وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَمَاقِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ جَلَبْتُ أَنَا وَمَخْرَفَةُ الْعَبْدِيُّ بَزَائِمَ هَجْرٍ فَجَاءَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَوْنَا بِسَرَاوِيلٍ وَعَنْدِي وَزَّانٌ يَزُنُ بِالْأَجْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْوَزَّانِ زِنْ وَأَرْجِعْ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ سُوَيْدٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَهْلُ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّونَ الرَّحْمَانَ فِي الْوَزْنِ وَرَوَى شُعْبَةُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ سَمَاقٍ فَقَالَ عَنْ أَبِي صَفْوَانَ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

۸۸۵: بَاب مَا جَاءَ فِي انْظَارِ

الْمُعْسِرِ وَالرَّفْقِ بِهِ

۱۳۱۶: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثنا اسْحَقُ بْنُ سَلَيْمَانَ الرَّازِيُّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا أَوْ وَضَعَ لَهُ أَظْلَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا أَظْلُهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي الْيَسْرِ وَأَبِي قَتَادَةَ وَحَذِيفَةَ وَأَبِي مَسْعُودٍ وَعَبَادَةَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۳۱۷: حَدَّثَنَا هَنَادٌ ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُوسِبَ رَجُلٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَلَمْ يُوجَدْ لَهُ مِنَ الْخَيْرِ شَيْءٌ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ رَجُلًا مُوسِرًا فَكَانَ يُخَالِطُ النَّاسَ فَكَانَ يَأْمُرُ غُلَامَانَهُ أَنْ يَتَجَاوَزُوا عَنْ الْمُعْسِرِ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى نَحْنُ أَحَقُّ بِذَلِكَ مِنْهُ فَجَاوَزُوا عَنْهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۸۸۶: بَاب مَا جَاءَ فِي مَطْلٍ

الْغَنِيِّ أَنَّهُ ظَلَمَ

ادائیگی میں تاخیر کرنا ظلم ہے

۱۳۱۸: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امیر آدمی کی طرف سے قرض کی ادائیگی میں تاخیر کرنا ظلم ہے اور کسی شخص کو کسی مالدار شخص کی طرف تحویل نہ کر دیا جائے تو اسے چاہیے کہ وہ اس سے وصول کرے۔ اس باب میں ابن عمرؓ اور شریذؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہؓ حسن صحیح ہے۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ اگر کسی کو کسی مالدار کی طرف حوالہ کیا جائے تو اس سے وصول کرے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اگر اس مالدار نے قبول کر لیا تو قرض دار بری ہو گیا وہ اس سے طلب نہیں کر سکتا۔ امام شافعیؒ، احمدؒ، اور اسحقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اگر محال علیہ (جس کی طرف حوالہ کیا گیا) مفلس ہو جائے اور قرض خواہ کا مال ضائع ہو جائے تو اس صورت میں وہ دوبارہ پہلے قرض دار سے رجوع کرنے کا حق رکھتا ہے کیونکہ حضرت عثمانؓ سے منقول ہے کہ مسلمان کا مال ضائع نہیں ہو سکتا۔ اسحقؒ بھی اس قول کے یہی معنی بیان کرتے ہیں کہ اگر کسی شخص کو کسی دوسرے کی طرف حوالہ کیا جائے اور جو بظاہر غنی معلوم ہوتا ہو لیکن حقیقت میں وہ مفلس ہو تو اس صورت میں قرض خواہ کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ پہلے قرض دار سے رجوع کرے۔

۸۸۷: بَابُ بَيْعِ مَنَابِذِهِ أَوْ مَلَامَسِهِ

۱۳۱۹: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیع منابذہ اور ملامسہ سے منع فرمایا۔ اس باب میں ابوسعیدؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے سے کہے کہ جب میں تمہاری طرف کوئی چیز پھینکوں گا ہمارے درمیان بیع میں واجب ہوگی۔ (یہ بیع منابذہ ہے) بیع ملامسہ یہ ہے کہ اگر

۱۳۱۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَإِذَا اتَّبَعَ أَحَدُكُمْ عَلَى مَلِيٍّ فَلْيَتَّبِعْ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَالشَّرِيدِ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَمَعْنَاهُ أَنَّهُ إِذَا أُحِيلَ الرَّجُلُ عَلَى مَلِيٍّ فَاحْتَالَهُ فَقَدْ بَرِيَ الْمُحِيلُ وَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَرْجِعَ عَلَى الْمُحِيلِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَقَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا تَوَى مَالٌ هَذَا بِإِفْلَاسِ الْمُحَالِ عَلَيْهِ فَلَهُ أَنْ يَرْجِعَ عَلَى الْأَوَّلِ وَاحْتَجُّوا بِقَوْلِ عُثْمَانَ وَغَيْرِهِ حِينَ قَالُوا لَيْسَ عَلَى مَالِ مُسْلِمٍ تَوَى قَالَ إِسْحَقُ مَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ لَيْسَ عَلَى مَالِ مُسْلِمٍ تَوَى هَذَا إِذَا أُحِيلَ الرَّجُلُ عَلَى آخَرٍ وَهُوَ يَرَى أَنَّهُ مَلِيٌّ فَإِذَا هُوَ مُعْدِمٌ فَلَيْسَ عَلَى مَالِ مُسْلِمٍ تَوَى.

۸۸۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُنَابَذَةِ وَالْمَلَامَسَةِ

۱۳۱۹: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَمَحْمُودُ بْنُ غِيْلَانَ قَالَا ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْمُنَابَذَةِ وَالْمَلَامَسَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ أَنْ يَقُولَ إِذَا بَدَأْتُ إِلَيْكَ بِالشَّيْءِ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ بَيْنِي وَبَيْنَكَ وَالْمَلَامَسَةُ أَنْ يَقُولَ إِذَا

۱۔ تحویل: حوالہ سے جس کے معنی یہ ہیں کہ مقروض اپنے قرض خواہ سے کہے کہ میرے اوپر جتنا تمہارا قرض ہے وہ تم فلاں شخص سے وصول کر لو۔ اب قرض خواہ کو اس شخص سے وصول کرنا چاہیے۔ (واللہ اعلم، مترجم)

میں نے کوئی چیز چھولی تو بیع واجب ہوگئی اگرچہ اس نے کچھ بھی نہ دیکھا ہو۔ مثلاً وہ چیز کسی تھیلے وغیرہ میں ہو۔ یہ دور جاہلیت کی بیع ہے اس لئے نبی اکرم ﷺ نے ان سے منع فرمایا۔

۸۸۸: باب غلہ اور کھجور میں بیع سلم (یعنی پیشگی

قیمت ادا کرنا)

۱۳۲۰: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو وہ لوگ کھجوروں کی قیمت پیشگی ادا کر دیا کرتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو بیع سلم کرے (یعنی پیشگی قیمت ادا کرے) تو وہ معلوم پیمانہ اور معلوم وزن میں معلوم وقت تک کرے۔ اس باب میں حضرت ابن ابی اوفیٰؓ اور عبدالرحمن بن ابی بکرؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابن عباسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے صحابہ کرامؓ اور تابعینؓ کا اس پر عمل ہے۔ ان کے نزدیک غلے، کپڑے اور ان دوسری چیزوں میں جن کی مقدار اور صفت معلوم ہو، بیع سلم جائز ہے۔ جانوروں کی بیع سلم (یعنی پیشگی قیمت دینے) میں اختلاف ہے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ اسے جائز کہتے ہیں جب کہ بعض صحابہؓ، سفیان ثوریؒ اور اہل کوفہؒ جانوروں کی بیع سلم (یعنی پیشگی قیمت ادا کرنے) کو ناجائز کہتے ہیں۔

۸۸۹: باب مشترکہ زمین سے

کوئی اپنا حصہ بیچنا چاہے؟

۱۳۲۱: حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اگر کسی شخص کا کسی باغ میں حصہ ہو تو وہ اپنا حصہ اپنے دوسرے شریک کو بتائے بغیر فروخت نہ کرے۔

اس حدیث کی سند متصل نہیں۔ میں نے امام بخاریؒ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ سلیمان یثکریؒ کا حضرت جابر بن عبد اللہؓ کی زندگی میں انتقال ہو گیا۔ قتادہ اور ابو بکر نے بھی سلیمان سے

لَمَسْتُ الشَّيْءَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ وَإِنْ كَانَ لَا يَرَى مِنْهُ شَيْئًا مِثْلُ مَا يَكُونُ فِي الْجَرَابِ أَوْ غَيْرِ ذَلِكَ وَإِنَّمَا كَانَ هَذَا مِنْ بَيُوعِ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ فَهِيَ عَنْ ذَلِكَ.

۸۸۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّلَفِ

فِي الطَّعَامِ وَالْتَمَرِ

۱۳۲۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي الْمُنْهَالِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يُسَلِّفُونَ فِي الثَّمَرِ فَقَالَ مَنْ أَسْلَفَ فَلْيَسْلِفْ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوزنٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ أَبِي أَوْفَى وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجَازُوا السَّلَفَ فِي الطَّعَامِ وَالثِّيَابِ وَغَيْرِ ذَلِكَ مِمَّا يَعْرِفُ حُدُودَهُ وَصِفَتَهُ وَاخْتَلَفُوا فِي السَّلَمِ فِي الْحَيَوَانِ فَرَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمُ السَّلَمَ فِي الْحَيَوَانِ جَائِزًا وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ.

۸۸۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي أَرْضِ الْمُشْتَرَكِ

يُرِيدُ بَعْضُهُمْ بَيْعَ نَصِيبِهِ

۱۳۲۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْيَشْكُرِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ شَرِيكَ فِي حَائِطٍ فَلَا يَبِيعُ نَصِيبَهُ مِنْ ذَلِكَ حَتَّى يَعْزِضَهُ عَلَى شَرِيكِهِ هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ سُلَيْمَانُ الْيَشْكُرِيُّ

کوئی حدیث نہیں سنی۔ امام بخاریؒ ہی فرماتے ہیں کہ مجھے علم نہیں کہ سلیمان یشکری سے عمرو بن دینار کے علاوہ کسی اور کا سماع ہو۔ انہوں نے بھی شاید حضرت جابرؓ کی زندگی ہی میں ان سے احادیث سنی ہوں۔ اور قتادہ سلیمان یشکری کی کتاب سے حدیثیں نقل کرتے ہیں جس میں انہوں نے جابر بن عبد اللہؓ سے منقول احادیث لکھی ہوئی تھیں۔

۱۳۲۲: علی بن مدینی، یحییٰ بن سعید سے نقل کرتے ہیں کہ سلیمان تمیمی کہتے ہیں کہ ہم جابر بن عبد اللہؓ کی کتاب حسن بصری کے پاس لے گئے تو انہوں نے اسے رکھ لیا۔ یا فرمایا کہ اس سے احادیث نقل کیں۔ پھر لوگ اسے قتادہ کے پاس لے گئے۔ تو انہوں نے اس سے روایت کی پھر میرے پاس لائے لیکن میں نے اس سے روایت نہیں کی۔ ہمیں یہ باتیں ابو بکر عطار نے علی بن مدینی کے حوالے سے بتائیں۔

۸۹۰: باب بیع مخابرہ اور معاومہ

۱۳۲۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع محالہ، مزانہ، مخابرہ اور معاومہ سے منع فرمایا لیکن عرایا میں ان کی اجازت دی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۹۱: باب

۱۳۲۴: حضرت انسؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں مہنگائی ہوئی تو ہم نے عرض کیا کہ قیمتیں مقرر کر دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ، نرخ مقرر کرنے والا، تنگ کرنے والا، کشادہ کرنے والا اور رزق دینے والا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اپنے رب سے اس حال میں ملوں کہ کوئی شخص مجھ سے اپنے خون یا مال میں ظلم کا مطالبہ کرنے والا نہ ہو یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۹۲: باب کہ بیع میں دھوکہ

يُقَالُ إِنَّهُ مَاتَ فِي حَيَاةِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ وَلَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ قَتَادَةُ وَلَا أَبُو بَشِيرٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَا نَعْرِفُ لَا حَدِيثَهُمْ سَمَاعَيْنِ سُلَيْمَانَ الْيَشْكُرِيُّ إِلَّا أَنْ يَكُونُ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ وَلَعَلَّهُ سَمِعَ مِنْهُ فِي حَيَاةِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ وَإِنَّمَا يُحَدِّثُ قَتَادَةُ عَنْ صَحِيفَةِ سُلَيْمَانَ الْيَشْكُرِيِّ وَكَانَ لَهُ كِتَابٌ.

۱۳۲۲: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سُلَيْمَانُ التَّمِيمِيُّ ذَهَبُوا بِصَحِيفَةِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ إِلَى الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ فَأَخَذَهَا أَوْ قَالَ فَرَوَاهَا وَذَهَبُوا بِهَا إِلَى قَتَادَةَ فَرَوَاهَا فَاتَّوَضَعْتُ بِهَا فَلَمْ أَرَوْهَا حَدَّثَنَا بِذَلِكَ أَبُو بَكْرِ الْعَطَّارُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِينِيِّ.

۸۹۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَخَابَرَةِ وَالْمُعَاوَمَةِ

۱۳۲۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ الشَّقْفِيُّ ثنا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي الزَّبِيرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَانَةِ وَالْمَخَابَرَةِ وَالْمُعَاوَمَةِ وَرَخَّصَ فِي الْعَرَايَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۸۹۱: بَابُ

۱۳۲۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ ثنا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمُنْهَالِ ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَثَابِتٍ وَحُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ غَلَا السَّعْرُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ سَعَرْنَا فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمُسَعِّرُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الرِّزَاقُ وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنَّ الْقَسَى رَبِّي وَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْكُمْ يَطْلُبُنِي بِمُظْلِمَةٍ فِي دَمٍ وَلَا مَالٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۸۹۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْعَشْرِ

فِي الْبَيُوعِ

دینا حرام ہے

۱۳۲۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ غلے کے ایک ڈھیر کے پاس سے گزرے تو اپنا ہاتھ اس میں داخل کیا۔ آپ ﷺ نے اس میں نمی محسوس کی تو فرمایا۔ اے غلہ کے مالک یہ کیا ہے۔ غلہ فروخت کرنے والے نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ بارش کی وجہ سے گیلا ہو گیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم نے اس جھگے ہوئے مال کو اوپر کیوں نہیں رکھ دیا تاکہ لوگ دیکھ سکیں۔ پھر فرمایا جس نے دھوکہ کیا وہ ہم سے نہیں۔ اس باب میں ابن عمرؓ، ابو حمزہؓ، ابن عباسؓ، بریدؓ، ابو بردہ بن دینارؓ اور حذیفہ بن یمانؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ابو ہریرہؓ حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ ان کے نزدیک خرید و فروخت میں دھوکہ و فریب حرام ہے۔

۸۹۳: باب اونٹ یا کوئی جانور

قرض لینا

۱۳۲۶: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک جوان اونٹ قرض لیا اور ادائیگی کے وقت اس سے بہتر اونٹ دیا اور فرمایا تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو بہتر بن طریقے سے قرض ادا کرتے ہیں۔ اس باب میں حضرت ابو رافعؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہؓ حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کو شعبہ اور سفیان، سلمہؓ سے نقل کرتے ہیں۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے وہ اونٹ بطور قرض لینے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک یہ مکروہ ہے۔

۱۳۲۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے قرض کا تقاضا کیا اور کچھ بدتمیزی سے پیش آیا۔ صحابہ کرامؓ نے اسے جواب دینے کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اسے چھوڑ دو۔ حق والے کو کچھ کہنے کی گنجائش ہے۔ فرمایا

۱۳۲۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى صُبْرَةٍ مِنْ طَعَامٍ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيهَا فَثَلَّتْ أَصَابِعُهُ بَلَلًا فَقَالَ يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ مَا هَذَا قَالَ أَصَابَتْهُ السَّمَاءُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَفَلَا جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعَامِ حَتَّى يَرَاهُ النَّاسُ ثُمَّ قَالَ مَنْ عَشَّ فَلَيْسَ مِنَّا وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ الْحُمَرَائِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَبُرَيْدَةَ وَابْنِ بُرْدَةَ بْنِ دِينَارٍ وَحُذَيْفَةَ ابْنِ الْيَمَانِ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ كَرَهُوا الْعِشَّ وَقَالُوا الْعِشُّ حَرَامٌ.

۸۹۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي اسْتِقْرَاضِ الْبَعِيرِ

أَوْ الشَّيْءِ مِنَ الْحَيَوَانِ

۱۳۲۶: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ صَالِحٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَقْرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِنًا فَأَعْطَى سِنًا خَيْرًا مِنْ سِنِّهِ وَقَالَ خَيْرًا زَكَمَ أَحَا سِنُكُمْ قَضَاءً وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ لَمْ يَرَوْا بِاسْتِقْرَاضِ السِّنِّ مِنَ الْإِبِلِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَقَ وَكَرَهُ بَعْضُهُمْ ذَلِكَ.

۱۳۲۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا تَقَاضَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَغْلَطَ لَهُ فَهَمَّ بِهِ أَصْحَابَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ

اس کے لئے ایک اونٹ خریدو اور اسے دے دو۔ صحابہ کرام نے تلاش کیا تو اس کے اونٹ سے بہتر اونٹ ملا اس جیسا نہ مل سکا۔ فرمایا اسے خرید کر اسے دے دو۔ تم میں سے بہتر وہی ہے جو قرض کی ادائیگی کرنے میں اچھا ہو۔

۱۳۲۸: محمد بن بشار، محمد بن جعفر سے وہ شعبہ سے اور وہ سلمہ بن کھیل سے اسی کے مثل حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۲۹: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک جوان اونٹ بطور قرض لیا۔ پھر جب آپ ﷺ کے پاس زکوٰۃ کے اونٹ آئے تو مجھے حکم دیا کہ اس شخص کو اونٹ دے دوں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ان میں سے کوئی جوان اونٹ نہیں ہے۔ البتہ اس کے اونٹ سے بہتر اونٹ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا وہی دے دو کیونکہ وہی لوگ اچھے ہیں جو قرض کی ادائیگی اچھی طرح کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۸۹۳

۱۳۳۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نرم روی کے ساتھ خرید و فروخت کرنے والے اور نرمی ہی کے ساتھ قرض ادا کرنے کو پسند کرتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ بعض لوگوں نے اس حدیث کو یونس سے انہوں نے سعید مقبری سے اور انہوں نے ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے۔

۱۳۳۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تم سے پہلے ایک شخص کو بخش دیا۔ وہ بیچنے، خریدنے اور تقاضہ قرض میں نرمی اختیار کرتا تھا۔ یہ حدیث اس سند سے غریب صحیح حسن ہے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا فَنَاصِحًا لِحَاجَةِ الْحَقِّ مَقَالًا فَقَالَ اشْتَرُوا لَهُ بَعِيرًا فَأَعْطُوهُ إِيَّاهُ فَطَلَبُوهُ فَلَمْ يَجِدُوا إِلَّا سِنًا أَفْضَلَ مِنْ سِنِهِ فَقَالَ اشْتَرُوهُ فَأَعْطُوهُ إِيَّاهُ فَإِنْ خَيْرَ كُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً.

۱۳۲۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ نَحْوَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۲۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ ابْنِ حَمِيدٍ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ اسْتَسْلَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِيَّاهُ وَسَلَّمَ بَكْرًا فَجَاءَتْهُ إِبِلٌ مِنَ الصَّدَقَةِ قَالَ أَبُو رَافِعٍ فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْضِيَ الرَّجُلَ بَكْرَةً فَقُلْتُ لَا أَجِدُ فِي الْإِبِلِ إِلَّا جَمَلًا خَيْرًا رُبَاعِيًّا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَعْطِهِ إِيَّاهُ فَإِنْ خَيَّرَ النَّاسَ أَحْسَنَهُمْ قَضَاءً هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

باب ۸۹۴

۱۳۳۰: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُعِينَةَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ سَمْعَ الْبَيْعِ سَمْعَ الشِّرَاءِ سَمْعَ الْقَضَاءِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ يُونُسَ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

۱۳۳۱: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ ثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَطَاءٍ بَنِي السَّائِبِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّدِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَفَّرَ اللَّهُ لِرَجُلٍ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانَ سَهْلًا إِذَا بَاعَ سَهْلًا إِذَا اشْتَرَى سَهْلًا إِذَا أَقْضَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ حَسَنٌ

مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۸۹۵: بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبَيْعِ

فِي الْمَسْجِدِ

۱۳۳۲: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا عَارِمٌ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَبِيعُ أَوْ يَتَّاعُ فِي الْمَسْجِدِ فَقُولُوا لَا أَرْبَحَ اللَّهُ تِجَارَتَكَ وَ إِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَنْشُدُ فِيهِ ضَالَّةً فَقُولُوا لَا رَدَّ اللَّهُ عَلَيْكَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ كَرَهُوا الْبَيْعَ وَالشِّرَاءَ فِي الْمَسْجِدِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَاسْحَقُ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ فِي الْمَسْجِدِ.

۸۹۵: باب مسجد میں خرید و فروخت کی

ممانعت کے بارے میں

۱۳۳۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی ایسے شخص کو دیکھو جو مسجد میں خرید و فروخت کرتا ہے تو کہو اللہ تیری تجارت کو نفع بخش نہ بنائے اور جب کسی کو مسجد میں گم شدہ چیز کا اعلان کرتے دیکھو تو کہو کہ اللہ تمہاری چیز واپس نہ لوٹائے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حسن غریب ہے۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے وہ کہتے ہیں کہ مسجد میں خرید و فروخت حرام ہے۔ امام احمد اور اٹلح کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم مسجد میں خرید و فروخت کی اجازت دیتے ہیں۔

أَبْوَابُ الْأَحْكَامِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حُكُومَتِ أَوْ قِضَاءِ كَيْ بَارِے مِیں

رسول اللہ ﷺ سے منقول احادیث کے ابواب

۸۹۶: بَابُ مَا جَاءَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۸۹۶: باب قاضی کے متعلق آنحضرت ﷺ

سے منقول احادیث

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَاضِي

۱۳۳۳: حضرت عبداللہ بن مہبؓ سے روایت ہے کہ حضرت عثمانؓ نے ابن عمرؓ سے فرمایا: جاؤ اور لوگوں کے درمیان فیصلے کیا کرو۔ انہوں نے کہا۔ اے امیر المؤمنین آپ مجھے اس کام سے صاف رکھیں۔ حضرت عثمانؓ نے پوچھا تم اسے ناپسند کیوں کرتے ہو حالانکہ تمہارے والد بھی تو فیصلے کیا کرتے تھے۔ ابن عمرؓ نے عرض کیا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ جس نے قاضی بن کر لوگوں کے درمیان عدل کے ساتھ فیصلے کئے تو امید ہے کہ وہ برابر، برابر چھوٹ جائے۔ اس کے بعد بھی کیا میں اس کی امید رکھوں۔ اس حدیث میں ایک واقعہ ہے۔ اس باب میں ابو ہریرہؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ حضرت ابن عمرؓ کی حدیث غریب ہے۔ میرے نزدیک اس کی سند متصل نہیں۔ عبدالملک جو معتبر سے نقل کرتے ہیں وہ عبدالملک بن جمیلہ ہیں۔

۱۳۳۴: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے منصب قضا کا خود سوال کیا وہ اپنے نفس کے حوالے کیا گیا اور جس شخص کو زبردستی یہ عہدہ دیا گیا اس کی مدد اور غلط راستے پر جانے سے روکنے کے لئے ایک فرشتہ اترتا ہے۔

۱۳۳۵: خثیمہ بصری حضرت انسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو قضا کے عہدے پر فائز ہونا چاہتا ہے

۱۳۳۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الْمَلِكِ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ أَنَّ عُثْمَانَ قَالَ لِابْنِ عُمَرَ أَذْهَبَ فَأُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ قَالَ أَوْتَعَفَيْتُنِي يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ فَمَا تَكْرَهُ مِنْ ذَلِكَ وَقَدْ كَانَ أَبُوكَ يَقْضِي قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَ قَاضِيًا فَقَضَى بِالْعَدْلِ فَلَا لِحَرَى أَنْ يَنْقَلِبَ مِنْهُ كِفَافًا فَمَا أَرْجُوا بَعْدَ ذَلِكَ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ غَرِيبٍ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ عِنْدِي بِمُتَّصِلٍ وَعَبْدُ الْمَلِكِ الَّذِي رَوَى عَنْهُ الْمُعْتَمِرُ هَذَا هُوَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ جَمِيلَةَ.

۱۳۳۴: حَدَّثَنَا هَنَادٌ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ بِلَالِ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ الْقَضَاءَ وَكَلَّ إِلَى نَفْسِهِ وَعَنْ أُجْبِرَ عَلَيْهِ يَنْزِلُ عَلَيْهِ مَلَكٌ فَيَسِدُّهُ.

۱۳۳۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ عَنْ أَبِي عَوَّانَةَ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى الثَّلَاجِيِّ عَنْ بِلَالِ

اور اس کے لئے سفارشیں کرتا ہے۔ اسے اس کے نفس پر چھوڑ دیا جاتا ہے یعنی غیبی مدد نہیں ہوتی اور جسے زبردستی اس منصب پر فائز کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی مدد کے لئے ایک فرشتہ اتارتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور اسرائیل کی عبد الاعلیٰ سے منقول حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

۱۳۳۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو قضاء سوچی گئی یا (فرمایا) اسے لوگوں کے درمیان قاضی بنایا گیا وہ بغیر چھری کے ذبح کیا گیا۔

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے اور اس کے علاوہ سند سے بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً منقول ہے۔

۸۹۷: باب قاضی کا فیصلہ صحیح بھی ہوتا ہے اور غلط بھی ۱۳۳۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حاکم فیصلہ کرتے وقت غورو فکر سے کام لے اور صحیح فیصلہ کرے تو اس کے لئے دو اجر ہیں اور اگر خطاء ہو جائے تو اس کے لئے ایک ثواب ہے۔ اس باب میں حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہؓ اس سند سے حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو سفیان ثوریؒ کی یحییٰ بن سعید سے روایت کے متعلق عبدالرزاق کی سند کے علاوہ کسی اور سند سے نہیں جانتے۔ عبدالرزاق معمر سے اور وہ سفیان ثوریؒ سے روایت کرتے ہیں

۸۹۸: باب قاضی کیسے فیصلہ کرے

۱۳۳۸: حضرت معاذؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یمن کا قاضی بنا کر بھیجا تو پوچھا کہ تم کس طرح فیصلہ کرو گے۔ انہوں نے عرض کیا اللہ کی کتاب قرآن مجید کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر وہ اللہ کی کتاب

ابن مرقاس القزازی عن خيثمة وهو البصري عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من ابتغى القضاء وسأل فيه شفعا وكل الى نفسه ومن اكره عليه انزل الله عليه ملكا يسدده هذا حديث حسن غريب وهو اصح من حديث اسرائيل عن عبد الاعلى.

۱۳۳۶: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضِيُّ ثَنَا الْفَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ أَبِي عُمَرَ وَعَنْ سَعِيدِ الْمُقْبِرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ وَلِيَ الْقَضَاءَ أَوْ جُعِلَ قَاضِيًا بَيْنَ النَّاسِ فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّينٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى أَيْضًا مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۸۹۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقَاضِيِ يُصِيبُ وَيُخْطِئُ ۱۳۳۷: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عُمَرَ وَبْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَنِدْ فَأَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ وَإِذَا حَكَمَ فَأَخْطَا فَلَهُ أَجْرٌ وَاحِدٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ الْعَاصِ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ لَأَنَّهُ لَمْ يَرَفَّهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ.

۸۹۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقَاضِيِ كَيْفَ يَقْضِي ۱۳۳۸: حَدَّثَنَا هَسَادُ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي عَوْنٍ عَنِ الْحَارِثِ ابْنِ عُمَرَ وَعَنْ رِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِ مُعَاذٍ عَنْ مُعَاذٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ كَيْفَ تَقْضِي

میں نہ ہو (یعنی تم نہ پاؤ) انہوں نے عرض کیا رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر سنت میں بھی نہ ہو۔ عرض کیا اپنی رائے سے (کتاب و سنت کے مطابق) اجتہاد کروں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے اپنے رسول کے قاصد کو یہ توفیق بخشی۔

۱۳۳۹: محمد بن بشار، محمد بن جعفر اور عبد الرحمن بن مہدی سے وہ دونوں شعبہ سے وہ ابو عون سے وہ حارث سے وہ کئی اہل حمص سے اور وہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے اسی کی مانند حدیث مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں اور یہ سند متصل نہیں۔ ابو عون ثقفی کا نام محمد بن عبید اللہ ہے۔

۸۹۹: باب عادل امام

۱۳۴۰: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن اللہ کا سب سے زیادہ محبوب اور اس کے سب سے زیادہ قریب بیٹھنے والا عادل حکمران ہوگا اور سب سے زیادہ قابل نفرت اور سب سے دور بیٹھنے والا ظالم حکمران ہوگا۔ اس باب میں ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۱۳۴۱: حضرت ابن ابی اوفیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ قاضی کے ساتھ ہوتا ہے جب تک وہ ظلم نہ کرے۔ جب وہ ظلم کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا ساتھ چھوڑ دیتا ہے اور شیطان اس سے چٹ جاتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف عمران قطان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۹۰۰: باب قاضی اس وقت تک فیصلہ نہ کرے جب

فَقَالَ أَقْضِي بِمَا فِي كِتَابِ اللَّهِ قَالَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللَّهِ قَالَ فَبِسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ لَمْ يَكُنْ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْتَهِدْ رَأْيِي قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَفَّقَ رَسُولَ اللَّهِ.

۱۳۳۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عَوْنٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أَخٍ لِلْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَنَسٍ مِنْ أَهْلِ حِمَصٍ عَنْ مُعَاذٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنَحْوِهِ هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ عِنْدِي بِمُتَّصِلٍ وَأَبُو عَوْنٍ الثَّقَفِيُّ اسْمُهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبِيدِ اللَّهِ.

۸۹۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَمَامِ الْعَادِلِ

۱۳۴۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ الْكُوفِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ فَضِيلِ بْنِ مَرْزُوقٍ عَنْ عَطِيَّةٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَحَبَّ النَّاسُ إِلَى اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَأَدْنَا هُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا إِمَامًا عَادِلًا وَأَبْعَضَ النَّاسَ إِلَى اللَّهِ وَأَبْعَدَ هُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا إِمَامًا جَائِرًا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي أَوْفَى حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۳۴۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو بَكْرِ الْعَطَّارُ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ ثَنَا عُمَرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ اللَّهُ مَعَ الْقَاضِي مَا لَمْ يَجْرُ فَإِذَا جَارَ تَحَلَّى عَنْهُ وَلَزِمَهُ الشَّيْطَانُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عُمَرَانَ الْقَطَّانِ.

۹۰۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقَاضِي لَا يَقْضِي

بَيْنَ الْخَصْمَيْنِ حَتَّى يَسْمَعَ كَلَامَهَا

۱۳۴۲: حَدَّثَنَا هَنَادٌ ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سَمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ حَنْشٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَقَاضَا إِلَيْكَ رَجُلَانِ فَلَا تَقْضِ لِلأَوَّلِ حَتَّى تَسْمَعَ كَلَامَ الْآخِرِ فَسَوْفَ تَدْرِي كَيْفَ تَقْضِي قَالَ عَلِيٌّ زِلْتُ قَاضِيًا بَعْدَ هَذَا حَدِيثٍ حَسَنٍ.

۹۰۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي إِمَامِ الرَّعِيَّةِ

۱۳۴۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ ثَنَا أَبُو الْحَسَنِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ مُرَّةٍ لِمُعَاوِيَةَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ إِمَامٍ يُغْلِقُ بَابَهُ دُونَ ذَوِي الْحَاجَةِ وَالْخَلَّةِ وَالْمُسْكِنَةِ إِلَّا أَغْلَقَ اللَّهُ أَبْوَابَ السَّمَاءِ دُونَ خَلَّتِهِ وَحَاجَّتِهِ وَمُسْكِنَتِهِ فَجَعَلَ مُعَاوِيَةُ رَجُلًا عَلَى حَوَائِجِ النَّاسِ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ عُمَرَ وَبْنِ مُرَّةٍ حَدِيثُ غَرِيبٍ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ وَعُمَرُ وَبْنُ مُرَّةٍ الْجُهَنِيُّ يُكْنَى أَبَا مَرِيَمَ.

۱۳۴۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خُنَيْرٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنْ أَبِي مَرْيَمَ صَاحِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُ هَذَا الْحَدِيثِ بِمَعْنَاهُ.

تک فریقین کے بیانات نہ سن لے

۱۳۴۲: حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا جب دو آدمی تمہارے پاس فیصلہ لینے آئیں تو دوسرے کی بات سننے سے پہلے ایک کے حق میں فیصلہ نہ کرنا۔ عنقریب تم فیصلہ کرنے کا طریقہ جان لو گے۔
حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں ہمیشہ (قاضی) یعنی فیصلے کرتا رہا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۰۱: باب رعایا کی خبر گیری

۱۳۴۳: حضرت عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ اگر کوئی حاکم اپنی رعایا کے حاجت مندوں بھتا جوں اور مسکینوں کے لئے اپنے دروازے بند کر دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجات، ضروریات اور فقر کو دور کرنے سے پہلے آسمانوں کے دروازے بند کر دیتا ہے۔ اس پر معاویہؓ نے اس وقت ایک شخص کو لوگوں کی ضروریات معلوم کرنے کے لئے مقرر کر دیا۔
اس باب میں حضرت ابن عمرؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ حضرت عمرو بن مرہ کی حدیث غریب ہے اور ایک اور سند سے بھی منقول ہے۔ عمرو بن جہنی کی کنیت ابو مریم ہے۔

۱۳۴۴: علی بن حجر، یحییٰ بن حمزہ سے وہ یزید بن ابی مریم سے وہ قاسم بن خمیرہ سے اور وہ ابو مریم رضی اللہ عنہ سے (جو صحابی ہیں) اس کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں۔

۹۰۲: باب قاضی غصے

کی حالت میں فیصلہ نہ کرے

۱۳۴۵: حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے والد نے عبید اللہ بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ (جو قاضی تھے) کو لکھا کہ دو آدمیوں کے درمیان غصے کی حالت

۹۰۲: بَابُ مَا جَاءَ لَا يَقْضِي

الْقَاضِي وَهُوَ غَضَبَانُ

۱۳۴۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ كَتَبَ أَبِي إِلَى عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ وَهُوَ قَاضٍ أَنْ تَحْكُمَ

میں کبھی فیصلہ نہ کرنا کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ کوئی حاکم غصہ کی حالت میں فریقین کے درمیان فیصلہ نہ کرے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کا نام نفع ہے۔

۹۰۳: باب امراء کو تحفے دینا

۱۳۴۶: حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یمن بھیجا تو میں روانہ ہو گیا۔ آپ ﷺ نے میری روانگی کے بعد کسی شخص کو مجھے بلانے کے لئے بھیجا میں واپس آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا جانتے ہو میں نے تمہیں واپس کیوں بلایا۔ اس لیے کہ میری اجازت کے بغیر کوئی چیز نہ لینا کیونکہ یہ خیانت ہے۔ اور جو خیانت کرے گا وہ قیامت کے دن اپنی خیانت کی ہوئی چیز لے کر حاضر ہوگا۔ میں نے یہی کہنے کے لئے تمہیں بلایا تھا۔ اب جاؤ۔ اس باب میں حضرت عدی بن عمیرؓ، بریرہؓ، مستور بن شدادؓ، ابو حمیدؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابو اسامہ کی روایت والی سند سے جانتے ہیں۔ ابو اسامہ، داؤد داودی سے نقل کرتے ہیں۔

۹۰۴: باب مقدمات میں رشوت لینے اور

دینے والا

۱۳۴۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رشوت لینے اور دینے والے دونوں پر لعنت فرمائی۔ اس باب میں عبد اللہ بن عمروؓ، عائشہؓ، ابن عمرؓ اور ام سلمہؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ابو ہریرہؓ حسن ہے۔ یہ حدیث ابو سلمہؓ بن عبد الرحمنؓ، حضرت عبد اللہ بن عمروؓ سے بھی مروی ہے۔ ابو سلمہؓ اس حدیث کو اپنے والد سے اور وہ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ لیکن یہ روایت صحیح نہیں۔ میں نے عبد اللہ بن عبد الرحمنؓ سے سنا کہ حضرت ابو سلمہؓ کی عبد اللہ

بَيْنَ اثْنَيْنِ وَأَنْتَ غَضَبَانُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحْكُمُ الْحَاكِمُ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضَبَانُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو بَكْرَةَ اسْمُهُ نَفِيعٌ

۹۰۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي هَذَا الْأَمْرَاءِ

۱۳۴۶: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ يَزِيدَ الْأَوْدِيِّ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُبَيْلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ فَلَمَّا سِرْتُ أَرْسَلَ فِيَّ اثْرَى فَرُدُّدْتُ فَقَالَ أَتَدْرِي لِمَ بَعَثْتُ إِلَيْكَ لَا تُصَيِّبَنَّ شَيْئًا بِغَيْرِ إِذْنِي فَإِنَّهُ غُلُولٌ وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَمَةِ لِهَذَا دَعَوْتُكَ وَامْضِ لِعَمَلِكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَدِيِّ ابْنِ غَمِيرَةَ وَبُرَيْدَةَ وَالْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ وَأَبِي حُمَيْدٍ وَابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ مُعَاذٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ دَاوُدَ الْأَوْدِيِّ.

۹۰۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّاشِي

وَالْمُرْتَشِي فِي الْحُكْمِ

۱۳۴۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاشِيَّ الْمُرْتَشِيَّ فِي الْحُكْمِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ وَابْنِ حَبِيدَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَرَوَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا

بن عمروؓ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول حدیث اس باب کی سب سے زیادہ صحیح حدیث ہے۔

۱۳۳۸: ابو موسیٰ، محمد بن ثنیٰ، ابو عامر عقدی سے وہ ابن ابی ذئب سے وہ خالد حارث بن عبد الرحمن سے وہ ابو سلمہ سے اور وہ عبد اللہ بن عمروؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رشوت لینے اور دینے والے دونوں پر لعنت فرمائی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۰۵: باب تحفہ اور دعوت

قبول کرنا

۱۳۳۹: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے بکری کا ایک کھر بھی ہدیے میں دیا جائے تو میں قبول کر لوں اور اگر اس پر دعوت دی جائے تو ضرور جاؤں۔ اس باب میں حضرت علیؓ، عائشہؓ، مغیرہ بن شعبہؓ، سلیمانؓ، معاویہ بن حیدہؓ اور عبد الرحمن بن علقمہؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث انسؓ حسن صحیح ہے۔

۹۰۶: باب اگر غیر مستحق کے حق

میں فیصلہ ہو جائے تو اسے وہ چیز لینا جائز نہیں
۱۳۵۰: حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم لوگ میرے پاس اپنے تنازعات لیکر آتے ہو تاکہ میں تمہارے درمیان فیصلہ کروں۔ اور میں بھی ایک انسان ہوں ہو سکتا ہے کہ تم میں سے ایک اپنی دلیل بیان کرنے میں دوسرے سے زیادہ تیز زبان ہو پس اگر میں کسی کے لئے اس کے بھائی کے حق سے فیصلہ کر دوں تو میں اس کے لیے دوزخ کا ایک ٹکڑا کاٹا ہوں۔ لہذا وہ اس میں سے کچھ نہ لے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ، عائشہؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ام سلمہؓ حسن صحیح ہے۔

يَصِحُّ وَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ شَيْءٍ فِي هَذَا الْبَابِ وَأَصَحُّ. ۱۳۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ثَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنْ خَالِدِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاشِيَّ وَالْمُرْتَشِيَّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۹۰۵: باب مَا جَاءَ فِي قَبُولِ الْهَدِيَّةِ

وَاجَابَةِ الدَّعْوَةِ

۱۳۳۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَزِيعٍ ثَنَا بَشْرُ بْنُ الْمُفْضِلِ ثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَهْدِيَ إِلَيَّ كِرَاعٌ لَقَبِلْتُ وَلَوْ دُعِيتُ عَلَيْهِ لَاجَبْتُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ وَالْمَغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ وَ سُلَيْمَانَ وَمُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ وَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُلْقَمَةَ حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۹۰۶: باب مَا جَاءَ فِي التَّشْدِيدِ عَلَى مَنْ

يُقْضَى لَهُ بِشَيْءٍ لَيْسَ لَهُ أَنْ يَأْخُذَهُ

۱۳۵۰: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ غَرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ وَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ الْخَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ فَإِنْ قَضَيْتُ لَا حِدْمَتَكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ فَلَا يَأْخُذُ مِنْهُ شَيْئًا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ حَدِيثُ أُمِّ سَلَمَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۹۰۷: بَاب مَا جَاءَ فِي أَنَّ الْبَيِّنَةَ عَلَى

الْمُدْعَى وَالْيَمِينِ عَلَى الْمُدْعَى عَلَيْهِ

۱۳۵۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عُلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ حَضْرَمَوْتَ وَرَجُلٌ مِنْ كِنْدَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا غَلَبَنِي عَلَى أَرْضٍ لِي فَقَالَ الْكِنْدِيُّ هِيَ أَرْضِي وَفِي يَدِي لَيْسَ لَهُ فِيهَا حَقٌّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَضْرَمِيِّ الْكَ بَيِّنَةٌ قَالَ فَلَكَ يَمِينُهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الرَّجُلَ فَاجِرٌ لَا يَبَالِي عَلَى مَا حَلَفَ عَلَيْهِ وَلَيْسَ يَتَوَرَّعُ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَيْسَ لَكَ مِنْهُ إِلَّا ذَلِكَ قَالَ فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ لِيُحْلِفَ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَذْبَرَ لَنْزِلَ حَلَفَ عَلَى مَا لَكَ لِيَأْكُلَهُ ظُلْمًا لِيَلْقِيَنَّ اللَّهُ وَهُوَ عَنْهُ مُعْرِضٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَالْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ حَدِيثُ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ حَدِيثُ حَسَنٍ صَحِيحٌ.

۱۳۵۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ غَيْرُهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ غُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عُمَرَ وَابْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي خُطْبَتِهِ الْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدْعَى وَالْيَمِينِ عَلَى الْمُدْعَى عَلَيْهِ هَذَا حَدِيثٌ فِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ غُبَيْدِ اللَّهِ الْعَرُزِيُّ يُضَعِّفُ فِي الْحَدِيثِ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ ضَعْفَهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَغَيْرُهُ.

۱۳۵۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ بْنُ عَسْكَرٍ الْبَغْدَادِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ ثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ الْجُمَحِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

۹۰۷: باب مدعی

کے لئے گواہ اور مدعی علیہ پر قسم ہے

۱۳۵۱: حضرت علقمہ بن وائل اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ حضرموت اور کندہ سے ایک ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرمی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس نے میری زمین پر قبضہ کر لیا ہے جبکہ کندی نے عرض کیا۔ وہ میری زمین ہے، میرے ہاتھ میں ہے کسی کا اس پر کوئی حق نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے حضرمی سے پوچھا: کیا تمہارے پاس گواہ ہیں۔ اس نے کہا نہیں۔ فرمایا پھر تم اس سے قسم لے سکتے ہو۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ تو فاجر آدمی ہے قسم اٹھالے گا پھر اس میں پرہیزگاری بھی نہیں۔ فرمایا تم اس سے قسم کے علاوہ کچھ بھی نہیں لے سکتے۔ پس اس نے قسم کھائی اور جانے کے لیے مڑا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر اس نے تیرے مال پر قسم کھائی تاکہ اسے ظلمًا کھائے تو وہ اللہ تعالیٰ سے قیامت کے دن اس حالت میں ملاقات کرے گا کہ وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) اس کی طرف توجہ نہیں فرمائے گا۔ اس باب میں حضرت عمرؓ، ابن عباسؓ، عبد اللہ بن عمرؓ اور اشعث بن قیسؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث وائل بن حجرؓ حسن صحیح ہے۔

۱۳۵۲: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: مدعی کے لئے گواہ پیش کرنا اور مدعی علیہ کے لئے قسم کھانا ضروری ہے۔ اس حدیث کی سند میں کلام ہے۔ محمد بن عبید اللہ عززی حدیث میں حافظے کی وجہ سے ضعیف ہیں۔ ابن مبارکؒ وغیرہ نے انہیں ضعیف کہا ہے۔

۱۳۵۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا کہ قسم مدعی علیہ پر ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دیگر اہل

علم کا اس پر عمل ہے۔ کہ گواہ مدعی علیہ کے ذمہ اور قسم مدعی علیہ پر ہے۔

اگر ایک گواہ ہو تو مدعی قسم کھائے گا

۱۳۵۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہ اور مدعی کی قسم پر فیصلہ فرمایا بیچ کہتے ہیں کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے ایک بیٹے نے مجھے بتایا کہ ہم نے سعد رضی اللہ عنہ کی کتاب میں پڑھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہ اور مدعی کی قسم پر فیصلہ فرمایا۔ اس باب میں حضرت علی، جابر، ابن عباس اور سرق رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہ اور قسم کے ساتھ فیصلہ فرمایا حسن غریب ہے۔

۱۳۵۵: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہ اور قسم کے ساتھ فیصلہ فرمایا۔

۱۳۵۶: حضرت جعفر بن محمد اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہ اور قسم کے ساتھ فیصلہ فرمایا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی تمہارے درمیان اسی پر فیصلہ کیا۔ یہ حدیث سب سے زیادہ صحیح ہے۔ سفیان ثوری بھی جعفر بن محمد سے وہ اپنے والد سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلہ اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ عبد العزیز بن ابی سلمہ اور یحییٰ بن سلیم بھی یہ حدیث جعفر بن محمد سے وہ اپنے والد سے اور وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔ بعض علماء صحابہ رضی اللہ عنہم وغیرہ کا اسی پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ اگر مدعی کے پاس ایک ہی گواہ ہو تو دوسرے گواہ کے بدلے اس سے قسم لی جائے۔

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى أَنَّ الْيَمِينَ عَلَى الْمُدْعَى عَلَيْهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ الْيَمِينَ عَلَى الْمُدْعَى وَالْيَمِينَ عَلَى الْمُدْعَى عَلَيْهِ.

۹۰۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْيَمِينَ مَعَ الشَّاهِدِ ۱۳۵۴: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا رَبِيعَةُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْيَمِينَ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ قَالَ رَبِيعَةُ وَخَبَرَنِي ابْنُ لَسْعَدٍ بْنُ غَبَاةٍ قَالَ وَجَدْنَا فِي كِتَابِ سَعْدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى بِالْيَمِينَ مَعَ الشَّاهِدِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَجَابِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَسَرَّقَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى بِالْيَمِينَ مَعَ الشَّاهِدِ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۱۳۵۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى بِالْيَمِينَ مَعَ الشَّاهِدِ.

۱۳۵۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالْيَمِينَ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ قَالَ وَقَضَى بِهَا عَلِيٌّ فِيكُمْ وَهَذَا أَصَحُّ وَهَكَذَا رَوَى سَفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَرَوَى عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ وَيَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ رَأَوْا أَنَّ الْيَمِينَ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ جَائِزَةٌ فِي الْحَقُوقِ

یہ حقوق واموال میں جائز ہے۔ امام مالکؒ کا بھی یہی قول ہے۔ امام شافعیؒ احمدؒ اور اسحاقؒ بھی ایک گواہ اور قسم پر حقوق واموال میں فیصلہ کرنے کو جائز سمجھتے ہیں۔ بعض اہل کوفہ وغیرہ کہتے ہیں کہ ایک گواہ کے بدلے مدعی سے قسم لے کر فیصلہ کرنا جائز نہیں۔

۹۰۹: باب مشترکہ غلام میں سے اپنا

حصہ آزاد کرنا

۱۳۵۷: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے کسی مشترکہ غلام کے اپنے حصہ کو آزاد کیا اور اس آزاد کرنے والے کے پاس اتنا مال ہے کہ اس غلام کی بازار کی قیمت کے برابر پہنچتا ہے تو وہ غلام آزاد ہو گیا۔ ورنہ اتنا حصہ ہی آزاد ہوگا۔ جتنا اس کا حصہ تھا۔

ایوب کہتے ہیں کہ نافع نے بعض اوقات اس روایت میں یوں کہا اس سے اتنا آزاد ہو جتنا اس نے آزاد کیا۔ حدیث ابن عمرؓ حسن صحیح ہے۔ سالم نے یہ حدیث اپنے والد سے انہوں نے نبی ﷺ سے نقل کی ہے۔

۱۳۵۸: حضرت سالم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے کسی مشترکہ غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کیا تو اگر آزاد کرنے والے کے پاس اتنا مال ہے کہ غلام کی قیمت پوری ہو جاتی ہے تو وہ غلام آزاد ہے۔ (یعنی اسے چاہیے کہ تمام حصہ داروں کو ان کے حصے کی قیمت ادا کر کے غلام کو مکمل آزاد کر دے) یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۳۵۹: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے کسی مشترکہ غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کیا تو اگر وہ مالدار ہے تو اسے پورا آزاد کر اے اور اگر غریب ہے تو غلام کی بازار کے مطابق صحیح قیمت مقرر کی جائے۔ اور پھر جو حصہ آزاد نہیں ہو اس کے لئے غلام سے محنت کرا کے بقیہ حصہ کی قیمت ادا کر دی جائے۔ لیکن اس کو زیادہ مشقت میں نہ ڈالا

وَالْأَمْوَالِ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدُ وَاسْحَقُ وَقَالُوا لَا يَقْضَىٰ بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ إِلَّا فِي الْحَقُوقِ وَالْأَمْوَالِ وَلَمْ يَرِيعْضُ أَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ يَقْضَىٰ بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ.

۹۰۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَبْدِ يَكُونُ بَيْنَ

رَجُلَيْنِ فَيَعْتَقُ أَحَدُهُمَا نَصِيبَهُ

۱۳۵۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا أَوْ قَالَ شَقِيقًا أَوْ قَالَ شُرْكَاءَ لَهُ فِي عَبْدٍ فَكَانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَهُ بِقِيَمَةِ الْعَدْلِ فَهُوَ عَتِيقٌ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ قَالَ أَيُّوبُ وَرُبَّمَا قَالَ نَافِعٌ فِي هَذَا الْحَدِيثِ يَعْنِي فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۳۵۸: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا لَهُ فِي عَبْدٍ فَكَانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَهُ فَهُوَ عَتِيقٌ مِنْ مَالِهِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۱۳۵۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهْيَكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا أَوْ قَالَ شَقِيقًا مِمْلُوكٍ فَخَلَّاصَهُ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ فَوَمَّ قِيَمَةَ عَدْلٍ ثُمَّ

جائے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے بھی روایت ہے۔

۱۳۶۰: سعید بن ابی عروبہ نے اسی کی مثل حدیث نقل کی اور (نصبہ) کی جگہ ”شقیصہ“ کا لفظ استعمال کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابان بن یزید نے قتادہ سے سعید بن ابی عروبہ کی روایت کی مثل نقل کی لیکن محنت کا ذکر نہیں کیا۔ غلام سے محنت کرانے کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض علماء کے نزدیک اس سے محنت کرائی جائے۔ سفیان ثوریؒ اور اہل کوفہ کا یہی قول ہے۔ اسٹی بھی یہی کہتے ہیں۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ اگر غلام دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہو اور ان میں سے ایک اپنا حصہ آزاد کر دے تو دیکھا جائے اگر اس کے پاس اپنے ساتھی کا حصہ ادا کرنے کے لئے مال ہے تو یہ غلام آزاد ہو جائے گا۔ اگر اس کے پاس مال نہ ہو تو جتنا آزاد کیا اتنا ہی آزاد ہوگا لیکن اس سے محنت مشقت نہیں کرائی جائیگی۔ ان حضرات نے حضرت ابن عمرؓ کی حدیث کے مطابق رائے دی ہے۔ اہل مدینہ کا بھی یہی قول ہے۔ مالک بن انسؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسٹی کا بھی یہی قول ہے۔

۹۱۰: باب عمر بھر کے لئے کوئی چیز ہبہ کرنا

۱۳۶۱: حضرت سمرہؓ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا عمریٰ جائز ہے اور وہ گھر اسی کا ہے جس کو دیا ہے یا فرمایا اس میں رہنے والوں کے لئے میراث ہے۔ اس باب میں حضرت زید بن ثابتؓ، جابرؓ، ابو ہریرہؓ، عائشہؓ، ابن زبیرؓ اور معاویہؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔

۱۳۶۲: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کوئی گھر کسی کو ساری عمر رہنے کے لئے دیا گیا اور کہا گیا کہ یہ گھر تمہارے لیے اور تمہارے وارثوں کے لئے ہے تو وہ اسی کا رہے گا۔ جسے دیا گیا اور جس نے اسے دیا ہے دوبارہ اس کا نہیں ہوگا۔ کیونکہ اس نے ایسا عطیہ دیا جس میں میراث واقع ہوئی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کو معمر اور کئی راوی بھی

يُسْتَسْعَى فِي نَصِيبِ الْيَدَى لَمْ يُعْتَقْ غَيْرَ مَشْفُوقٍ عَلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو.

۱۳۶۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عُرُوبَةَ نَحْوَهُ وَقَالَ شَقِیْصًا هَذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَهَكَذَا ارَوٰی ابَانُ ابْنِ یَزِیْدٍ عَنْ قَتَادَةَ مِثْلَ رَوَايَةِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عُرُوبَةَ وَرَوٰی شُعْبَةُ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي السَّعَايَةِ فَرَأٰی بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ السَّعَايَةَ فِي هَذَا وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ وَبِهِ يَقُولُ إِسْحَاقُ وَقَدْ قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا كَانَ الْعَبْدُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَأَعْتَقَ أَحَدَهُمَا نَصِيبَهُ فَإِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ غَرِمَ نَصِيبَ أَخِيهِ وَعَتَقَ الْعَبْدَ مِنْ مَالِهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ عَتَقَ مِنَ الْعَبْدِ مَا عَتَقَ وَلَا يُسْتَسْعَى وَقَالُوا بِمَا رَوٰی عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا قَوْلُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَبِهِ يَقُولُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ.

۹۱۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعُمَرَى

۱۳۶۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْعُمَرَى جَائِزَةٌ لِأَهْلِهَا أَوْ مِيرَاثٌ لِأَهْلِهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَجَابِرٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ وَابْنِ الزُّبَيْرِ وَمُعَاوِيَةَ.

۱۳۶۲: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا مَالِكُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ أَعْمَرَ عُمَرَى لَهُ وَلَعَقِبَهُ فَإِنَّهَا لِلَّذِي يُعْطَاهَا لَا تَرْجِعُ إِلَى الْيَدَى أَعْطَاهَا لِأَنَّهُ أَعْطَى عَطَاءً وَقَعَتْ فِيهِ الْمَوَارِثُ هَذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَهَكَذَا ارَوٰی

زہری سے مالک ہی کی حدیث کے مثل نقل کرتے ہیں۔ بعض محدثین نے زہری سے روایت کیا لیکن ”ولعقبہ“ کے الفاظ مذکور نہیں۔ بعض علماء کا اس پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں جب گھر دینے والے نے کہا یہ ساری زندگی تیرے لئے اور تیرے بعد والوں کے لئے ہے تو یہ اسی کے لئے ہوگا جس کو دیا گیا۔ پہلے کی طرف واپس نہیں ہوگا۔ اور اگر وارثوں کا ذکر نہ کیا تو اس شخص کی وفات کے بعد مالک کو مکان واپس کر دیا جائے گا۔ مالکؒ اور شافعیؒ کا یہی قول ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے کئی سندوں سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا عمری اس کا ہے جسے دیا گیا۔ بعض اہل علم اسی حدیث پر عمل کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ عمری اسی کا ہوگا جسے دیا گیا اور اس کے مرنے کے بعد اس کے وارث اس کے حق دار ہوں گے خواہ دیتے وقت وارثوں کا ذکر کیا گیا یا نہیں۔ سفیان ثوریؒ، احمد اور اسحقؒ کا یہی قول ہے۔

مَعْمَرٌ وَغَيْرُهُ وَاحِدٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ مِثْلَ رِوَايَةِ مَالِكٍ وَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ وَلَعَقِبِهِ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا إِذَا قَالَ هِيَ لَكَ حَيَاتِكَ وَلَعَقِبِكَ فَإِنَّهَا لِمَنْ أُعْمِرَ هَا لَا تَرْجِعْ إِلَى الْأَوَّلِ وَإِذَا لَمْ يَقُلْ لَعَقِبِكَ فَهِيَ رَاجِعَةٌ إِلَى الْأَوَّلِ إِذَا مَاتَ الْمُعْمَرُ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَالشَّافِعِيِّ وَرَوَى مِنْ غَيْرِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمَرَى جَائِزَةٌ لَا أَهْلِهَا وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا إِذَا مَاتَ الْمُعْمَرُ فَهِيَ لَوَرَثَتِهِ وَإِنْ لَمْ تُجْعَلْ لَعَقِبِهِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَحْمَدَ وَاسْحَاقَ.

۹۱۱: باب رقبی

۱۳۶۳: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عمری جائز ہے اور وہ اسی کا ہو جاتا ہے جس کو دیا جاتا ہے اسی طرح رقبی بھی جائز ہے اور اسی کا ہو جاتا ہے جسے کو دیا جاتا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ بعض راوی یہ حدیث ابو زبیر سے اور وہ جابرؓ سے موقوفاً نقل کرتے ہیں۔ صحابہ کرامؓ اور دیگر علماء کا اسی پر عمل ہے وہ کہتے ہیں کہ رقبی عمری ہی کی طرح جائز ہے۔ امام احمدؒ اور اسحقؒ کا یہی قول ہے۔ بعض علماء کوفہ وغیرہ عمری اور رقبی میں تفریق کرتے ہیں پس وہ عمری کو جائز اور رقبی کو ناجائز قرار دیتے ہیں۔ رقبی کا مطلب یہ ہے کہ دینے والا دوسرے کو کہے جب تک تو زندہ ہے یہ چیز تیرے لئے ہے اگر تم مجھ سے پہلے مر جاؤ تو یہ دوبارہ میری ملکیت ہو جائے گی۔ امام احمدؒ اور اسحقؒ فرماتے ہیں رقبی بھی عمری کی طرح ہے یہ اسی کے لئے ہوگا جس کو دیا گیا۔ دوبارہ دینے والے کی ملکیت میں نہیں آتا۔

۹۱۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّقْبِيِّ

۱۳۶۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمَرَى جَائِزَةٌ لَا أَهْلِهَا وَالرَّقْبَى جَائِزَةٌ لَا أَهْلِهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ مَوْقُوفًا وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ الرَّقْبَى جَائِزَةٌ مِثْلَ الْعُمَرَى وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَاسْحَاقَ وَفَرَّقَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ وَغَيْرِهِمْ بَيْنَ الْعُمَرَى وَالرَّقْبَى فَاجَازُوا الْعُمَرَى وَلَمْ يُجِزُوا الرَّقْبَى وَتَفْسِيرُ الرَّقْبَى أَنْ يَقُولَ هَذَا الشَّيْءُ لَكَ مَا عَشْتُ فَإِنْ مِتُّ قَبْلِي فَهِيَ رَاجِعَةٌ إِلَيَّ وَقَالَ أَحْمَدُ وَاسْحَاقُ الرَّقْبَى مِثْلُ الْعُمَرَى وَهِيَ لِمَنْ أُعْطِيَهَا وَلَا تَرْجِعُ إِلَى الْأَوَّلِ.

۹۱۲: باب لوگوں کے درمیان صلح کے متعلق

رسول اللہ ﷺ سے منقول احادیث

۱۳۶۴: حضرت کثیر بن عبد اللہ بن عمرو بن عوف مزی اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمانوں کے درمیان صلح کرانا جائز ہے۔ البتہ وہ صلح جس میں حرام کو حلال یا حلال کو حرام کہا گیا ہو جائز نہیں۔ مسلمانوں کو اپنی شروط پوری کرنی چاہیے مگر کوئی ایسی شرط ہو جو حلال کو حرام اور حرام کو حلال کر دے (جائز نہیں) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۱۳: باب پڑوسی کی دیوار

پر لکڑی رکھنا

۱۳۶۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے پڑوسی سے اس کی دیوار پر لکڑی (یعنی چھت کا شہتیر وغیرہ) رکھنے کی اجازت مانگے تو وہ اسے منع نہ کرے۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے جب یہ حدیث بیان کی تو لوگوں نے اپنے سر جھکا دیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا وجہ ہے کہ میں تمہیں اس سے منہ پھیرتے دیکھتا ہوں۔ اللہ کی قسم میں یہ حدیث تمہارے کندھوں پر ماروں گا (یعنی اس پر عمل کروا کے رہوں گا)۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ اور مجمع بن جاریہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض اہل علم سے منقول ہے کہ پڑوسی کو اپنی دیوار پر لکڑی رکھنے سے منع کرنا جائز ہے۔ امام مالکؒ کا یہی قول ہے۔ لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

۹۱۴: باب قسم دلانے والے

کی تصدیق پر ہی قسم صحیح ہوتی ہے

۱۳۶۶: حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری قسم

۹۱۲: بَاب مَاذَكَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصُّلْحِ بَيْنَ النَّاسِ

۱۳۶۴: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ثَنَا كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمَزْنِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصُّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا صَلَاحًا حَرَّمَ حَلَالًا أَوْ أَحَلَّ حَرَامًا وَالْمُسْلِمُونَ عَلَى شُرُوطِهِمْ إِلَّا شَرْطًا حَرَّمَ حَلَالًا أَوْ أَحَلَّ حَرَامًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۹۱۳: بَاب مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَضَعُ

عَلَى حَائِطٍ جَارِهِ خَشْبًا

۱۳۶۵: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدُكُمْ جَارَهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَةً فِي جِدَارِهِ فَلَا يَمْنَعُهُ فَلَمَّا حَدَّثَ أَبُو هُرَيْرَةَ طَاطَنُوا رُؤُوسَهُمْ فَقَالَ مَالِي أَرَأَيْتُمْ عَنْهَا مُعْرِضِينَ وَاللَّهِ لَا رَمِيَنَ بِهَا بَيْنَ أَكْثَرِكُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَمُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ الشَّافِعِيُّ وَرَوَى عَنْ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ قَالُوا لَهُ أَنْ يَمْنَعَ جَارَهُ أَنْ يَضَعَ خَشَبَةً فِي جِدَارِهِ وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ.

۹۱۴: بَاب مَا جَاءَ أَنَّ الْيَمِينَ

عَلَى مَا يُصَدِّقُهُ صَاحِبُهُ

۱۳۶۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَاحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَا ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

اسی صورت میں صحیح ہوگی جب تمہارا سامنی (قسم دینے والا) تمہاری تصدیق کرے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے صرف ہشیم کی روایت سے جانتے ہیں۔ ہشیم، سہیل بن ابو صالح کے بھائی عبداللہ بن ابوصالح سے نقل کرتے ہیں۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ امام احمد اور اسحق کا بھی یہی قول ہے۔ ابراہیم مخفی فرماتے ہیں کہ اگر قسم کھلانے والا ظالم ہو تو قسم کھانے والی کی نیت معتبر ہوگی اور اگر قسم کھلانے والا مظلوم ہو تو اس کی نیت کا اعتبار کیا جائے گا۔

۹۱۵: باب اختلاف کی

صورت میں راستہ کتنا بڑا بنایا جائے

۱۳۶۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا راستہ سات گز چوڑا بناؤ۔

۱۳۶۸: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم لوگوں میں راستے کی وجہ سے اختلاف ہو جائے تو راستہ کو سات گز چوڑا بناؤ۔

یہ حدیث کعب کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ اس باب میں ابن عباس سے بھی حدیث منقول ہے۔ بشیر بن کعب کی حضرت ابو ہریرہ سے منقول حدیث حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کو بعض محدثین قتادہ سے وہ بشیر نہیک سے اور وہ ابو ہریرہ سے نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث غیر محفوظ ہے۔

۹۱۶: باب والدین کی جدائی کے وقت

بچے کو اختیار دیا جائے

۱۳۶۹: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بچے کو اختیار دیا چاہے تو باپ کے ساتھ رہے اور چاہے تو ماں کے پاس۔ اس باب میں عبداللہ بن عمرو

أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَمِينُ عَلَى مَا يَصْدُقُكَ بِهِ صَاحِبُكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ هُشَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ وَعَبْدُ اللَّهِ هُوَ أَخُو سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ وَرَوَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ أَنَّهُ قَالَ إِذَا كَانَ الْمُسْتَحْلِفُ ظَالِمًا فَلْيَنْتِهِ نِيَّةَ الْحَالِفِ وَإِنْ كَانَ الْمُسْتَحْلِفُ مَظْلُومًا فَلْيَنْتِهِ الَّذِي اسْتَحْلَفَ.

۹۱۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الطَّرِيقِ إِذَا

اِخْتَلَفَ فِيهِ كَمْ يُجْعَلُ

۱۳۶۷: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ سَعِيدٍ الصُّبُعِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهْيِكَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوا الطَّرِيقَ سَبْعَةَ أَذْرُعَ.

۱۳۶۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ بَشِيرِ بْنِ كَعْبٍ الْعَدَوِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَشَاجَرْتُمْ فِي الطَّرِيقِ فَاجْعَلُوا سَبْعَةَ أَذْرُعَ هَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ وَكِيعٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثُ بَشِيرِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهْيِكَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَهُوَ غَيْرُ مَحْفُوظٍ.

۹۱۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَخْيِيرِ الْغُلَامِ

بَيْنَ آبَوَيْهِ إِذَا افْتَرَقَا

۱۳۶۹: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ الثَّعْلَبِيِّ عَنْ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

اور عبد الحمید بن جعفر کے دادا سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حدیث ابو ہریرہ حسن صحیح ہے۔ ابو میمونہ کا نام سلیم ہے۔ صحابہ کرامؓ اور دیگر علماء کا اسی پر عمل ہے وہ کہتے ہیں کہ بچے کو اختیار دیا جائے کہ چاہے تو ماں کے ساتھ رہے اور چاہے تو باپ کے ساتھ رہے۔ یعنی جب ماں باپ میں کوئی جھگڑا وغیرہ ہو جائے۔ امام احمدؒ اور اسحقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ امام احمدؒ اور اسحقؒ فرماتے ہیں کہ جب تک بچہ چھوٹا ہے اس کی ماں زیادہ مستحق ہے۔ اور جب اس کی عمر سات سال ہو جائے تو اسے اختیار دیا جائے کہ ماں باپ میں سے جس کے پاس چاہے رہے۔ ہلال بن ابی میمونہ، علی بن اسامہ کے بیٹے اور مدنی ہیں۔ ان سے یحییٰ بن ابی کثیر، مالک بن انس اور فلیح بن سلیمان احادیث نقل کرتے ہیں۔

۹۱۷: باب باپ اپنے بیٹے کے

مال میں سے جو چاہے لے سکتا ہے

۱۳۷۰: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارا سب سے بہترین مال وہ ہے جو تم اپنی کمائی سے کھاتے ہو۔ اور تمہاری اولاد بھی تمہاری کمائی ہی میں داخل ہے۔ اس باب میں جابرؓ اور عبد اللہ بن عمروؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ بعض محدثین نے اسے عمارہ بن عمیر سے وہ اپنی والدہ سے اور وہ حضرت عائشہؓ سے نقل کرتی ہیں۔ اکثر نے ان کی پھوپھی کے واسطے سے حضرت عائشہؓ سے نقل کیا ہے۔ بعض صحابہ کرامؓ اور دیگر اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ والد کو اپنے بیٹے کے مال پر پورا حق ہے جتنا چاہے لے سکتا ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ والد بیٹے کے مال میں سے صرف ضرورت کے وقت ہی لے سکتا ہے۔

۹۱۸: باب کسی شخص کی کوئی

وَسَلَّمَ خَيْرَ غَلَامًا بَيْنَ أَبِيهِ وَأُمِّهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَوَجَدَ عَبْدَ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدِيثَ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثَ حَسَنٍ صَحِيحٍ وَأَبُو مَيْمُونَةَ اسْمُهُ سَلِيمٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ قَالُوا يُخَيَّرُ الْغُلَامُ بَيْنَ أَبِيهِ إِذَا وَقَعَتْ بَيْنَهُمَا الْمُنَازَعَةُ فِي الْوَلَدِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَاسْحَقٍ وَقَالَا مَا كَانَ الْوَلَدُ صَغِيرًا فَلَا لَمْ أَحَقَّ فَإِذَا بَلَغَ الْغُلَامُ سَبْعَ سِنِينَ خَيْرَ بَيْنَ أَبِيهِ وَهَلَالٍ بَنِ أَبِي مَيْمُونَةَ هُوَ هَلَالُ بْنُ عَلِيٍّ بَنِ أَسَامَةَ وَهُوَ مَدَنِيٌّ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَفَلْيَحُ بْنُ سُلَيْمَانَ .

۹۱۷: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْوَالِدَ

يَأْخُذُ مِنْ مَالِ وَلَدِهِ

۱۳۷۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثنا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَمَّتِهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَطِيبَ مَا أَكَلْتُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ وَإِنْ أَوْلَا ذِكْمٌ مِنْ كَسْبِكُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ وَكَثُرَ هُمْ قَالُوا عَنْ عَمَّتِهِ عَنْ عَائِشَةَ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ قَالُوا إِنْ يَدُ الْوَالِدِ مَبْسُوطَةٌ فِي مَالِ وَلَدِهِ يَأْخُذُ مَا شَاءَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَأْخُذُ مِنْ مَالِهِ إِلَّا عِنْدَ الْحَاجَةِ إِلَيْهِ .

۹۱۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ يُكْسِرُ لَهُ الشَّيْءُ

مَا يَحْكُمُ لَهُ مِنْ مَالِ الْكَاسِرِ

۱۳۷۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَهْدَتْ بَعْضُ أَرْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فِي قِصْعَةٍ فَضَرَبَتْ عَائِشَةُ الْقِصْعَةَ بِيَدِهَا فَالْقَتْ مَا فِيهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامٌ بِطَعَامٍ وَإِنَاءٌ بِإِنَاءٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۷۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعَارَ قِصْعَةً فَضَاعَتْ فَضَمْنَهَا لَهُمْ وَهَذَا حَدِيثٌ غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَإِنَّمَا أَرَادَ عِنْدِي سُؤَيْدُ الْحَدِيثِ الَّذِي رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ وَحَدِيثُ الثَّوْرِيِّ أَصَحُّ.

۹۱۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي حَدِّ بُلُوغِ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ ۱۳۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَزِيرٍ الْوَاسِطِيُّ ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ عَرَضْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَيْشٍ وَأَنَا ابْنُ أَرْبَعِ عَشْرَةَ فَلَمْ يَقْبَلْنِي فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ مِنْ قَابِلٍ فِي جَيْشٍ وَأَنَا ابْنُ خَمْسِ عَشْرَةَ فَقَبِلَنِي قَالَ نَافِعٌ فَحَدَّثْتُ بِهَِذَا الْحَدِيثَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَ هَذَا حَدٌّ مَا بَيْنَ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ ثُمَّ كَتَبَ أَنْ يُفْرَضَ لِمَنْ بَلَغَ الْخَمْسَ عَشْرَةَ.

۱۳۷۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ أَنَّ عُمَرَ ابْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ أَنَّ هَذَا حَدٌّ مَا بَيْنَ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَذَكَرَ ابْنُ عُيَيْنَةَ فِي حَدِيثِهِ قَالَ حَدَّثْتُ بِهِ

چیز توڑی جائے تو؟

۱۳۷۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ازواج مطہرات میں کسی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ کھانا ایک پیالے میں ڈال کر بطور ہدیہ بھیجا۔ حضرت عائشہؓ نے اس پر اپنا ہاتھ مارا تو وہ گر گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ کھانے کے بدلے کھانا اور پیالے کے بدلے پیالہ دینا چاہیے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۷۲: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک پیالہ کسی سے مستعار لیا تو وہ گم ہو گیا۔ پس آپ ﷺ ضامن ہوئے اسکے یعنی اس کے عوض ایک پیالہ انہیں دیا۔ یہ حدیث غیر محفوظ ہے۔ میرے نزدیک سوید وہی حدیثیں مراد لیتے ہیں۔ جو سفیان ثوریؒ نقل کرتے ہیں اور سفیان ثوریؒ کی حدیث زیادہ صحیح ہے۔

۹۱۹: باب مرد و عورت کب بالغ ہوتے ہیں

۱۳۷۳: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک لشکر میں مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا اس وقت میری عمر چودہ سال تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے مجھے اجازت نہیں دی۔ پھر آئندہ سال دوبارہ ایک لشکر کی تیاری کے موقع پر پیش کیا گیا جب کہ میری عمر پندرہ سال تھی۔ اس مرتبہ آپ ﷺ نے مجھے اجازت دے دی۔ نافع کہتے ہیں۔ میں نے یہ حدیث عمر بن عبد العزیز کے سامنے بیان کی تو انہوں نے فرمایا یہ بالغ اور نابالغ کے درمیان حد ہے پھر اپنے عاملوں کو لکھا کہ پندرہ سال کی عمروالوں کو مال غنیمت میں سے حصہ دیا جائے۔

۱۳۷۴: ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ سے وہ عبید اللہ بن عمر سے وہ نافع سے وہ عبد اللہ بن عمر سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مثل حدیث نقل کرتے ہیں اور اس حدیث میں عمر بن عبد العزیز کے اپنے عاملوں کو حکم دینے کا تذکرہ نہیں کرتے۔ ابن عیینہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث عمر بن

عبدالعزیز کے سامنے بیان کی تو انہوں نے فرمایا یہ جہاد میں لڑنے والوں اور بچوں کے درمیان حد ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔

امام شافعیؒ ثوریؒ، ابن مبارکؒ، احمدؒ اور اسحقؒ بھی یہی کہتے ہیں کہ جب لڑکا پندرہ سال کا ہو جائے تو اس کا حکم مردوں کا ہوگا اور اگر پندرہ برس سے پہلے بالغ ہو جائے (یعنی احتلام آئے) تو اس کا حکم بھی مردوں ہی کا ہوگا۔ امام احمدؒ اور اسحقؒ فرماتے ہیں کہ بالغ ہونے کی تین علامات ہیں۔ پندرہ سال کا ہو جانا یا احتلام ہونا۔ اگر یہ دونوں معلوم نہ ہو سکیں تو زیناف بالوں کا آنا۔

۹۲۰: باب جو شخص اپنے

والد کی بیوی سے نکاح کرے

۱۳۷۵: حضرت براءؓ سے روایت ہے کہ میرے ماموں ابو بردہ بن نيار میرے پاس سے گزرے تو ان کے ہاتھ میں ایک نیزہ تھا۔ میں نے پوچھا کہاں جا رہے ہیں۔ انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک ایسے آدمی کا سر لانے کا حکم دیا ہے جس نے اپنے باپ کی بیوی سے شادی کر لی ہے۔ اس باب میں قرہ سے بھی حدیث منقول ہے۔ حدیث براء حسن غریب ہے۔ محمد بن اسحقؒ بھی یہ حدیث عدی بن ثابت سے اور وہ براء سے نقل کرتے ہیں۔ اشعثؒ بھی یہ حدیث عدی سے وہ یزید بن براء سے اور وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی اشعثؒ، عدی سے وہ یزید بن براء سے اور وہ اپنے ماموں سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔

۹۲۱: باب دو آدمیوں کا اپنے کھیتوں کو پانی

دینے سے متعلق جن میں سے ایک کا

کھیت اونچا اور دوسرے کا کھیت پست ہو

۱۳۷۶: حضرت عروہ کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ نے انہیں بتایا کہ ایک انصاری نے رسول اللہ ﷺ کے پاس

عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَ هَذَا حَدَّثَانِيَنَّ الدَّرِيَّةَ وَالْمُقَاتِلَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَاسْحَقُ يَرَوْنَ أَنَّ الْعِلَامَ إِذَا اسْتَكْمَلَ خَمْسَ عَشْرَةَ فَحُكْمُهُ حُكْمُ الرِّجَالِ وَإِنْ اِخْتَلَمَ قَبْلَ خَمْسَ عَشْرَةَ فَحُكْمُهُ حُكْمُ الرِّجَالِ وَقَالَ أَحْمَدُ وَاسْحَقُ لِلْبُلُوغِ ثَلَاثُ مَنَازِلَ بُلُوغٌ خَمْسَ عَشْرَةَ أَوْ الْإِخْتِلَامُ فَإِنْ لَمْ يُعْرِفْ سِنُهُ وَلَا اِخْتِلَامُهُ فَلَا نَبَأٌ يَعْنِي الْعَانَةَ.

۹۲۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ

تَرَوَّجَ امْرَأَةً أَبِيهِ

۱۳۷۵: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجَعِيُّ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ الْبَرَاءِ قَالَ مَرَّ بِي خَالِي أَبُو بَرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ وَمَعَهُ لَوَاءٌ فَقُلْتُ أَيْنَ تُرِيدُ فَقَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً أَبِيهِ أَنْ آتِيَهُ بِرَأْسِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ قُرَّةَ حَدِيثُ الْبَرَاءِ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْبَرَاءِ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْبَرَاءِ عَنْ أَبِيهِ وَرَوَى عَنْ أَشْعَثَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْبَرَاءِ عَنْ خَالِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۹۲۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلَيْنِ

يَكُونُ أَحَدُهُمَا أَسْفَلَ

مِنْ الْأُخْرَى فِي الْمَاءِ

۱۳۷۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ غُرُورَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا

حضرت زبیرؓ سے پتھر ملی زمین کی ان ٹالیوں کے بارے میں جھگڑا کیا جن کے ذریعے کھجوروں کو پانی دیا جاتا تھا۔ انصاری نے کہا۔ پانی کو چلنا چھوڑ دیا جائے۔ زبیرؓ نے انکار کیا۔ پس وہ دونوں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش ہوئے۔ نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا کہ اے زبیرؓ تم اپنے کھیتوں کو پانی پلا کر اپنے پڑوسی کے کھیتوں میں چھوڑ دیا کرو۔ اس پر انصاری غصہ میں آگئے اور کہنے لگے۔ یہ آپ ﷺ کے چھو بھی زاد بھائی ہیں اس لئے آپ ﷺ نے ان کے حق میں فیصلہ دیا ہے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ کے چہرے کا رنگ متغیر ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے زبیرؓ تم اپنے کھیتوں کو پانی دے کر پانی روک لو۔ یہاں تک کہ منڈ پر تک واپس چلا جائے۔ حضرت زبیرؓ فرماتے ہیں اللہ کی قسم یہ آیت اس مسئلے میں نازل ہوئی ”فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ.....“ (تمہارے رب کی قسم ان لوگوں کا ایمان اسی وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا جب تک یہ آپ ﷺ کو اپنے جھگڑوں میں منصف نہ بنائیں اور پھر آپ ﷺ کے فیصلے کو تہ دل سے قبول نہ کر لیں اور ان کے دلوں میں اس فیصلے کے متعلق ذرا سی بھی کدورت باقی نہ رہے) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کو شعیب بن ابی حمزہ، زہری سے وہ

مِنْ الْأَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِي يَسْقُونَ بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ سَرَحَ الْمَاءَ يَمُرُّ قَابِنِي عَلَيْهِ فَأَخْصَصُوا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أَرْسَلَ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ أَنْ كَانَ ابْنُ عَمَّتِكَ فَتَلَوْنَ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا زُبَيْرُ اسْقِ ثُمَّ أَحْبَسَ الْمَاءَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْجَدْرِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ وَاللَّهِ إِنِّي لَا أَحْسِبُ نَزَلْتُ هَذِهِ الْآيَةَ فِي ذَلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحْكُمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا الْآيَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَرَوَى شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَرَوَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنِ اللَّيْثِ وَيُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ نَحْوَ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ .

عروہ بن زبیر سے اور وہ عبد اللہ بن زبیر سے نقل کرتے ہیں۔ لیکن اس میں عبد اللہ بن زبیر کا تذکرہ نہیں کرتے۔ عبد اللہ بن وہب بھی اس حدیث کو لیث سے وہ یونس سے وہ زہری سے وہ عروہ سے اور وہ عبد اللہ بن زبیر سے اسی کے مثل حدیث نقل کرتے ہیں۔

۹۲۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ يُعْتَقُ مِمَّا لِيَكُهُ

عِنْدَ مَوْتِهِ وَلَيْسَ لَهُ

مَالٌ غَيْرُهُمْ

۹۲۲: باب جو شخص موت کے وقت اپنے غلام

اور لونڈیوں کو آزاد کر دے اور ان کے علاوہ اس کے

پاس کوئی مال نہ ہو

۱۳۷۷: حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ ایک

انصاری نے اپنی موت کے وقت اپنے چھ غلاموں کو آزاد کر دیا۔

اور اسکے پاس اسکے علاوہ کوئی مال نہیں تھا۔ یہ خبر جب رسول اللہ

ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ نے ان کے متعلق سخت الفاظ

۱۳۷۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ حَمَّادٍ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ

أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ

أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ اعْتَقَ سِتَّةَ أَغْبِدِلَةٍ عِنْدَ مَوْتِهِ وَلَمْ

يَكُنْ لَهُ مَالُهُمْ غَيْرُهُمْ فَلَبِغَ ذَلِكَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

فرمائے اور پھر غلاموں کو بلا کر انہیں حصوں میں تقسیم کر کے سب کے درمیان قرعہ ڈالا اس کے بعد دو کو آزاد کر دیا اور چار کو غلام رہنے دیا۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ حضرت عمران بن حصین کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور عمران بن حصین سے کئی سندوں سے منقول ہے۔ بعض علماء کا اسی پر عمل ہے۔ امام مالکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ بھی ایسے معاملات میں قرعہ ڈالنے کو جائز کہتے ہیں۔ بعض علماء کو ذہن فرماتے ہیں کہ قرعہ ڈالنے کی ضرورت نہیں کیونکہ ایسی صورت میں ہر غلام کا تہائی حصہ آزاد ہو جاتا ہے لہذا وہ اپنی اپنی قیمت کی دو تہائی کے لئے کام وغیرہ کر کے پوری کر لے۔ ابو مہلب کا نام عبدالرحمن بن عمرو ہے۔ انہیں معاویہ بن عمرو بھی کہا جاتا ہے۔

۹۲۳: باب اگر کسی کا کوئی

رشتہ دار غلامی میں آجائے

۱۳۷۸: حضرت سمرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کوئی شخص اپنے کسی محرم رشتہ دار کا مالک ہو جائے۔ (یعنی وہ کسی صورت میں اس کی غلامی میں آجائے) تو وہ غلام آزاد ہو جاتا ہے۔ اس حدیث کو ہم صرف حماد بن سلیم ہی کی روایت سے جانتے ہیں۔ بعض راوی یہ حدیث قتادہ سے وہ حسن سے اور وہ عمر سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔

۱۳۷۹: حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے محرم رشتہ دار کی غلامی میں آجائے وہ آزاد ہے۔ اس حدیث میں صرف محمد بن بکر نے عامم اجول کا واسطہ ذکر کیا ہے۔ بعض اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے۔ بواسطہ ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے محرم رشتہ دار کی غلامی میں آجائے وہ آزاد ہو جائے گا۔ ضمرہ بن ربیعہ نے اسی حدیث کو سفیان ثوری سے وہ عبداللہ بن دینار سے اور وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ قَوْلًا شَدِيدًا قَالَ ثُمَّ دَعَا هُمْ فَجَزَاهُمْ ثُمَّ أَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَارْقَى أَرْبَعَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثُ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ حَدِيثُ حَسَنٍ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَاسْحَقَ يَرَوْنَ الْقُرْعَةَ فِي هَذَا وَفِي غَيْرِهِ وَأَمَّا بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ وَغَيْرِهِمْ فَلَمْ يَرَوْا الْقُرْعَةَ وَقَالُوا يُعْتَقُ مِنْ كُلِّ عَبْدٍ الثُّلُثُ وَيُسْتَسْعَى فِي ثُلَاثِي قِيَمَتِهِ وَأَبُو الْمُهَلَّبِ اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ عَمْرٍو وَيُقَالُ مُعَاوِيَةُ ابْنُ عَمْرٍو.

۹۲۳: بَاب مَا جَاءَ فِي مَنْ

مَلَكَ ذَا مَحْرَمٍ

۱۳۷۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ مُسْنَدًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حَمَّادِ ابْنِ سَلَمَةَ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُمَرَ شَيْئًا مِنْ هَذَا.

۱۳۷۹: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِيُّ الْبَصْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَعَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا ذَكَرَنِي هَذَا الْحَدِيثَ عَاصِمًا إِلَّا أَحْوَلٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ غَيْرَ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَدْ رَوَى عَنْ ابْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ رَوَاهُ ضَمْرَةُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ

مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔ اسی حدیث میں ضمیرہ بن ربیعہ کا کوئی متابع نہیں۔ محدثین کے نزدیک اس حدیث میں غلطی ہوئی ہے۔

۹۲۴: باب کسی کی زمین میں بغیر اجازت

کھیتی باڑی کرنا

۱۳۸۰: حضرت رافع بن خدیجؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کسی نے کسی دوسرے کی زمین میں اس کی اجازت کے بغیر کسی چیز کی کاشت کی تو اس کے لئے اس کھیتی میں سے کچھ نہیں۔ البتہ بونے والا اپنا خرچ جو اس نے اس پر کیا ہے۔ وہ لے سکتا ہے۔ لیکن کھیتی زمین والے کی ہی ہوگی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے ابواسحاقؓ کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ ابواسحاقؓ شریک بن عبد اللہ سے نقل کرتے ہیں۔ بعض علماء کا اسی پر عمل ہے۔ امام احمدؓ، اور اسحاقؓ کا بھی یہی قول ہے۔ میں نے امام بخاریؓ سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا یہ حدیث حسن ہے۔ میں اسے شریک بن عبد اللہ کی روایت سے جانتا ہوں امام بخاریؓ کہتے ہیں معقل بن مالک بصری ہم سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے یہ حدیث عقبہ بن اجم سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے رافع بن خدیجؓ سے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اس کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

۹۲۵: باب اولاد کو

ہبہ کرتے وقت برابری قائم رکھنا

۱۳۸۱: حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ ان کے والد نے اپنے ایک بیٹے کو ایک غلام دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ بنانے کے لئے حاضر ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے ہر بیٹے کو اس طرح غلام دیا ہے۔ جس طرح اسے دیا ہے۔ تو عرض کی نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اس کو واپس کرلو۔

سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَا يُتَابَعُ ضَمِيرَةُ بْنُ رَبِيعَةَ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ وَهُوَ حَدِيثٌ خَطَأٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ.

۹۲۴: بَاب مَا جَاءَ مِنْ زَرَاعٍ فِي

أَرْضِ قَوْمٍ بَغَيْرِ إِذْنِهِمْ

۱۳۸۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ شَائِبٍ عَنْ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ النَّخَعِيِّ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ زَرَاعٍ فِي أَرْضِ قَوْمٍ بَغَيْرِ إِذْنِهِمْ فَلَيْسَ لَهُ مِنَ الزَّرْعِ شَيْءٌ وَلَهُ نَفَقَتُهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي إِسْحَقَ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ شَرِيكَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَقَ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ هُوَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَالَ لَا أَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي إِسْحَقَ إِلَّا مِنْ رِوَايَةِ شَرِيكَ قَالَ مُحَمَّدُ ثَنَا مَعْقِلُ بْنُ مَالِكٍ الْبَصْرِيُّ ثَنَا عُقْبَةُ بْنُ الْأَصَمِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۹۲۵: مَا جَاءَ فِي النَّحْلِ وَالتَّسْوِيَةِ

بَيْنَ الْوَلَدِ

۱۳۸۱: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ يُحَدِّثَانِ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ أَبَاهُ نَحَلَ ابْنَاهُ غُلَامًا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشْهِدُهُ فَقَالَ أَكُلْ وَلَدَكَ قَدْ نَحَلْتَهُ مِثْلَ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کئی سندوں سے منقول ہے۔ بعض علماء اولاد کے درمیان برابری کو مستحب کہتے ہیں۔ بعض تو یہاں تک کہتے ہیں کہ چومنے میں بھی برابری کرنی چاہیے۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ ہبہ اور عطیہ میں بیٹوں اور بیٹیوں سب کو برابر، برابر دینا چاہیے لیکن بعض اہل علم کے نزدیک لڑکوں کو دو گنا اور لڑکیوں کو ایک گنا دینا، برابری ہے جیسے کہ میراث کی تقسیم میں کہا جاتا ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور اسحاق رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

۹۲۶: باب شفعہ کے بارے میں

۱۳۸۲: حضرت سمرہؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا مکان کا پڑوسی مکان کا زیادہ حق دار ہے۔ اس باب میں حضرت شریہ ابو رافعؓ، اور انسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حدیث سمرہؓ حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کو عیسیٰ بن یونس، سعید بن ابی عروبہؓ سے، وہ انسؓ سے اور وہ نبی اکرمؐ سے اس کے مثل حدیث نقل کرتے ہیں۔ پھر سعید بن ابی عروبہؓ، قتادہؓ سے وہ حسن سے وہ سمرہؓ سے اور وہ نبیؐ سے نقل کرتے ہیں۔ اہل علم کے نزدیک حسن کی سمرہؓ سے روایت صحیح ہے۔ حضرت انسؓ سے قتادہؓ کی روایت ہمیں صرف عیسیٰ بن یونس سے معلوم ہے۔ حضرت عمرو بن شریہؓ کی اس باب میں منقول حدیث حسن ہے۔ وہ اپنے والد سے اور وہ نبیؐ سے نقل کرتے ہیں۔ ابراہیم بن میرہ بھی عمرو بن شریہؓ سے اور ابو رافعؓ سے یہ حدیث مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔ میں نے امام بخاریؒ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک یہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔

۹۲۷: باب غائب کے لئے شفعہ

۱۳۸۳: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

مَا نَحَلْتُ هَذَا قَالًا لَا قَالًا فَارْذُوهَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّونَ التَّسْوِيَةَ بَيْنَ الْوَلَدَيْنِ حَتَّى بَعْضُهُمْ يُسَوِّي بَيْنَ وَلَدِهِ حَتَّى فِي الْقُبْلَةِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُسَوِّي بَيْنَ فِي النُّحْلِ وَالْعَطِيَّةِ الذَّكْرُ وَالْأُنْثَى سَوَاءٌ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَقَالَ بَعْضُهُمْ التَّسْوِيَةَ بَيْنَ الْوَلَدَيْنِ أَنْ يُعْطَى الذَّكَرُ مِثْلَ حِظِّ الْأُنثَيْنِ مِثْلَ قِسْمَتِ الْمِيرَاثِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَاسْحَقَ.

۹۲۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الشُّفْعَةِ

۱۳۸۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَارُ الدَّارِ أَحَقُّ بِالدَّارِ قَالَ أَبُو عِيْسَى وَفِي الْبَابِ عَنِ الشَّرِيدِ وَأَبِي رَافِعٍ وَأَنْسِ حَدِيثُ سَمُرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى عِيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّحِيحُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ حَدِيثُ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ وَلَا نَعْرِفُ حَدِيثَ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عِيْسَى بْنِ يُونُسَ وَحَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الطَّائِفِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ كِلَا الْحَدِيثَيْنِ عِنْدِي صَحِيحٌ.

۹۲۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الشُّفْعَةِ لِلْغَائِبِ

۱۳۸۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْوَاسِطِيُّ

۱۔ شفعہ: کسی پڑوسی کو دوسرے پڑوسی کے اپنا مکان فروخت کرتے وقت یا کسی شریک کو دوسرے حصہ کو فروخت کرتے وقت خریدنے کا حق ہوتا ہے۔ جو مکان یا زمین کے ساتھ محفوظ ہے جسے حق حاصل ہوتا ہے اسے شفعہ اور اس حق کا نام شفعہ ہے۔ فقہاء نے اس کی یہی تعریف کی ہے۔ (واللہ اعلم۔ مترجم)

فرمایا ہمسایہ اپنے شفعہ کا زیادہ حق دار ہے۔ لہذا اگر وہ غائب ہو تو اس کا انتظار کیا جائے جب کہ دونوں کے آنے جانے کا راستہ ایک ہی ہو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے عبد الملک بن ابی سلیمان کی سند کے علاوہ نہیں جانتے۔ عبد الملک بن سلیمان اس حدیث کو عطاء سے اور وہ جابر سے نقل کرتے ہیں۔ شعبہ نے اس حدیث کے سبب عبد الملک بن ابی سلیمان کے بارے میں کلام کیا ہے۔ لیکن وہ محدثین کے نزدیک ثقہ اور مامون ہیں۔ شعبہ کے علاوہ کسی کے ان پراعتراض کا ہمیں علم نہیں۔ کیچ بھی شعبہ سے اور وہ عبد الملک سے ہی حدیث نقل کرتے ہیں۔ ابن مبارک سے منقول ہے کہ سفیان ثوری کہتے تھے کہ عبد الملک بن سلیمان علم کے ترازو ہیں (یعنی حق و باطل کو اچھی طرح سمجھتے ہیں) اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی غائب ہو تب بھی وہ اپنے شفعہ کا مستحق ہے۔ لہذا وہ آنے کے بعد اسے طلب کر سکتا ہے۔ اگرچہ طویل مدت ہی کیوں نہ گزر چکی ہو۔

۹۲۸: باب جب حدود مقرر ہو جائیں

اور راستے الگ الگ ہو جائیں تو حق شفعہ نہیں

۱۳۸۴: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب حدود مقرر ہو جائیں اور ہر حصے کا الگ الگ راستہ ہو جائے تو پھر شفعہ باقی نہیں رہتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض راوی اس حدیث کو ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے مرسل بھی نقل کرتے ہیں۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کا اسی پر عمل ہے۔ بعض فقہاء تابعین جیسے عمر بن عبد العزیز، یحییٰ بن سعید انصاری، ربیعہ بن ابی عبد الرحمن، مالک بن انس، شافعی، احمد اور سنی اور اہل مدینہ کا یہی قول ہے۔ کہ شفعہ صرف شریک کے لئے ہے۔ پڑوسی اگر شریک نہ ہو تو اسے حق شفعہ حاصل نہیں

عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَارُ أَحَقُّ بِشَفْعِهِ يُنْتَظَرُ بِهِ وَإِنْ كَانَ غَائِبًا إِذَا كَانَ طَرِيقَهُمَا وَاحِدًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ غَيْرَ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَدْ تَكَلَّمَ شُعْبَةُ فِي عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ مِنْ أَجْلِ هَذَا الْحَدِيثِ وَعَبْدُ الْمَلِكِ هُوَ ثِقَةٌ مَأْمُونٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ لَا نَعْلَمُ أَحَدًا تَكَلَّمَ فِيهِ غَيْرُ شُعْبَةَ مِنْ أَجْلِ هَذَا الْحَدِيثِ وَقَدْ رَوَى وَكَيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ هَذَا الْحَدِيثَ وَرَوَى عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ مِيزَانٌ يَعْنِي فِي الْعِلْمِ وَالْعَمَلِ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الرَّجُلَ أَحَقُّ بِشَفْعِهِ وَإِنْ كَانَ غَائِبًا إِذَا قَدِمَ فَلَهُ الشَّفْعَةُ وَإِنْ تَطَاوَلَ ذَلِكَ.

۹۲۸: بَابُ إِذَا حُدَّتِ الْحُدُودُ

وَقَعَتِ السَّهَامُ فَلَا شَفْعَةَ

۱۳۸۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَضُرِبَتِ الطَّرِيقُ فَلَا شَفْعَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ مُرْسَلًا عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَغُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَبِهِ يَقُولُ بَعْضُ فَقَهَاءِ التَّابِعِينَ مِثْلُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَغَيْرِهِ وَهُوَ قَوْلُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مِنْهُمْ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ وَرَبِيعَةُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَبِهِ يَقُولُ

ہوگا۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دیگر علماء فرماتے ہیں کہ پڑوسی کو حق شفعہ حاصل ہے۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکان کا پڑوسی مکان کا زیادہ حق رکھتا ہے۔ دوسری مرتبہ ارشاد فرمایا۔ ہمسایہ نزدیک ہونے کی وجہ سے شفعہ کا زیادہ حق رکھتا ہے۔ سفیان ثوری، ابن مبارک اور اہل کوفہ کا یہی قول ہے۔

۹۲۹: باب ہر شریک شفعہ کا حق رکھتا ہے

۱۳۸۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر شریک شفعہ ہے اور شفعہ ہر چیز میں ہے۔ ہم کو نہیں معلوم کہ ابو حمزہ سکری کے علاوہ کسی اور نے اس کے مثل حدیث نقل کی ہو۔ کئی راوی یہ حدیث عبد العزیز بن رفیع سے وہ ابن ابی ملیکہ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل نقل کرتے ہیں۔ یہ زیادہ صحیح ہے۔

۱۳۸۶: روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے ابو بکر بن عیاش نے انہوں نے عبد العزیز بن رفیع سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی اور اس کی مثل اور اس میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ذکر نہیں کیا۔ یہ حدیث ابو حمزہ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ ابو حمزہ ثقہ ہیں۔ ممکن ہے کہ اس میں کسی اور سے خطاء ہوئی ہو۔

۱۳۸۷: ہم سے روایت کی ہناد نے انہوں نے کہا ہم سے روایت کی ابو الاحوص نے انہوں نے عبد العزیز بن رفیع سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ابی بکر بن عیاش کی حدیث کی مانند۔ اکثر اہل علم کہتے ہیں کہ شفعہ صرف مکان اور زمین میں ہوتا ہے۔ ہر چیز میں نہیں۔ لیکن بعض اہل علم کہتے ہیں کہ شفعہ ہر چیز میں ہے۔ پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَاسْتَحَقُّ لَا يَرُونَ الشُّفْعَةَ إِلَّا لِلْخَلِيطِ وَلَا يَرُونَ لِلْجَارِ شُفْعَةً إِذَا لَمْ يَكُنْ خَلِيطًا وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ الشُّفْعَةُ لِلْجَارِ وَاحْتَجُّوا بِالْحَدِيثِ الْمَرْفُوعِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ جَارُ الدَّارِ أَحَقُّ بِالْدارِ وَقَالَ الْجَارُ أَحَقُّ بِسَقْفِهِ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ.

۹۲۹: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الشَّرِيكَ شَفِيعٌ

۱۳۸۵: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عِيسَى ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ أَبِي حَمْزَةَ السُّكْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّرِيكَ شَفِيعٌ وَالشُّفْعَةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ مِثْلَ هَذَا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي حَمْزَةَ السُّكْرِيِّ وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلًا وَهَذَا أَصَحُّ.

۱۳۸۶: حَدَّثَنَا هَنَادُ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَلَيْسَ فِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهَكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ مِثْلَ هَذَا لَيْسَ فِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي حَمْزَةَ وَأَبُو حَمْزَةَ ثِقَةٌ يُمْكِنُ أَنْ يَكُونَ الْخَطَاءُ مِنْ غَيْرِ أَبِي حَمْزَةَ.

۱۳۸۷: حَدَّثَنَا هَنَادُ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عِيَّاشٍ وَقَالَ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِنَّمَا يَكُونُ الشُّفْعَةُ فِي الدُّوَرِ وَالْأَرْضَيْنِ وَلَمْ يَرَوْا الشُّفْعَةَ فِي كُلِّ شَيْءٍ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الشُّفْعَةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ.

۹۳۰: باب گری پڑی چیز اور گم شدہ

اونٹ یا بکری

۱۳۸۸: حضرت سوید بن غفلہ سے روایت ہے کہ میں زید بن صوحان اور سلمان بن ربیعہ کے ساتھ سفر میں نکلا تو ایک کوڑا پڑا ہوا پایا۔ ابن نمیر اپنی حدیث میں کہتے ہیں کہ انہوں نے ایک کوڑا گرا ہوا پایا تو اسے اٹھا لیا اور دونوں ساتھیوں نے کہا رہنے دو نہ اٹھاؤ۔ میں نے کہا نہیں۔ میں اسے درندوں کی خوراک بننے کے لئے نہیں چھوڑوں گا۔ اپنے کام میں لاؤں گا۔ پھر میں (سوید) ابی بن کعب کے پاس آیا اور ان سے قصہ بیان کیا انہوں نے فرمایا تم نے اچھا کیا مجھے بھی نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں سودینا کی ایک تھیلی ملی تھی۔ تو آپ ﷺ نے حکم دیا کہ میں ایک سال تک اس کا اعلان اور تشہیر کروں میں نے اسی طرح کیا لیکن کوئی نہیں آیا۔ پھر میں دوبارہ حاضر ہوا۔ فرمایا ایک سال اور اسی طرح کرو۔ میں پھر ایک سال تک اعلان کرتا رہا لیکن کسی نے بھی اپنی ملکیت ظاہر نہیں کی پھر تیسری مرتبہ بھی آپ نے یہی حکم دیا اور فرمایا کہ اس کے بعد ان کو گن لو اور تھیلی اور باندھنے والی رسی کو ذہن نشین رکھو۔ پھر اگر تم سے کوئی انہیں طلب کرنے کے لئے آئے اور نشانیاں بتا دے تو اسے دو۔ ورنہ استعمال کرو۔

۱۳۸۹: حضرت زید بن خالد جہنیؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی اکرمؐ سے لفظ کا حکم پوچھا تو آپؐ نے فرمایا ایک سال تک اس کا اعلان اور تشہیر کرو اور پھر اس کی تھیلی وغیرہ اور رسی کو ذہن نشین کر کے خرچ کر لو اس کے بعد اگر اس کا مالک آجائے تو اسے دے دو۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر کسی کی گم شدہ بکری ملے تو اس کا کیا حکم ہے آپؐ نے فرمایا اسے پکڑ لو۔ وہ تمہاری ہے یا تمہارے بھائی کی ورنہ اسے کوئی بھیڑیا کھا جائے گا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر کسی کا گمشدہ اونٹ ملے تو اس کا کیا حکم ہے۔ اس پر نبی اکرمؐ غصہ میں آ گئے۔ یہاں تک کہ آپؐ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا۔ پھر آپؐ نے فرمایا

۹۳۰: بَاب مَا جَاءَ فِي اللَّقْطَةِ

وَضَالَّةِ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ

۱۳۸۸: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ وَسَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ فَوَجَدْتُ سَوْطًا قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي حَدِيثِهِ فَأَلْقَيْتُ سَوْطًا فَأَخَذْتُهُ قَالَ لَا دَعَا فَقُلْتُ لَا أَدَعُوهُ تَأْكُلُهُ السَّبَاعُ لَا خُدْنُهُ فَلَا سَتَمْتِعَنَّ مِنْهُ فَقَدِمْتُ عَلَى أَبِي بِنِ كَعْبٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ وَحَدَّثْتُهُ الْحَدِيثَ فَقَالَ أَحْسَنْتَ وَجَدْتَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضِرَّةً فِيهَا مِائَةُ دِينَارٍ قَالَ فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ لِي عَرَفْتُهَا حَوْلًا فَعَرَفْتُهَا حَوْلًا فَمَا أَجِدُ مَنْ يَعْرِفُهَا ثُمَّ أَتَيْتُهَا بِهَا فَقَالَ عَرَفْتُهَا حَوْلًا آخَرَ فَعَرَفْتُهَا حَوْلًا ثُمَّ أَتَيْتُهَا فَقَالَ عَرَفْتُهَا حَوْلًا آخَرَ فَقَالَ أَحْصِ عِدَّتَهَا وَوَعَاءَهَا وَوِكَاءَهَا فَإِنْ جَاءَ طَالِبُهَا فَأَخْبِرْكَ بِعِدَّتِهَا وَوَعَاءِهَا وَوِكَاءِهَا فَأَذْفَعَهَا إِلَيْهِ وَإِلَّا فَاسْتَمْتِعْ بِهَا هَذَا.

۱۳۸۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنبِيعِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجَهَنِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللَّقْطَةِ فَقَالَ عَرَفْتُهَا سَنَةً ثُمَّ اغْرِفْ وَكَاءَ هَا وَوَعَاءَ هَا وَعِصًا صَهَا ثُمَّ اسْتَيْفِقْ بِهَا فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَأَذْفَعَهَا إِلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ فَقَالَ خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لَا خِيَاكَ أَوْ لِي لِيَذْئِبَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَضَالَّةُ الْإِبِلِ قَالَ فَغَضِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ أَوْ احْمَرَّ وَجْهُهُ فَقَالَ مَالِكٌ وَلَهَا مَعَهَا حِذَاءٌ

تمہارا اس سے کیا کام۔ اس کے پاس چلنے کے لئے پاؤں بھی ہیں اور ساتھ میں پانی کا ذخیرہ بھی (یعنی اونٹ) یہاں تک کہ اس کا مالک اسے پالے۔ اس باب میں ابی بن کعبؓ، عبد اللہ بن عمرؓ، جارد بن معلیؓ، عیاض بن حماد اور جریر بن عبد اللہؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث زید بن خالد حسن صحیح ہے اور ان سے متعدد اسناد سے مروی ہے۔ منبغ کے مولیٰ زید کی حدیث جو وہ زید بن خالد سے نقل کرتے ہیں حسن صحیح ہے۔ یہ حدیث بھی کئی سندوں سے انہی سے منقول ہے۔ بعض علماء صحابہ وغیرہ اس پر عمل کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ گری پڑی ہوئی چیز کی ایک سال تک تشہیر کرنے کے بعد اسے استعمال کرنا جائز ہے۔ امام شافعیؒ، احمدؒ اور احنفؒ کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ ایک سال تک تشہیر کے بعد بھی اگر اس کا مالک نہ پہنچے تو اسے صدقہ کر دے۔ سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ اور اہل کوفہ کا یہی قول ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر وہ غنی ہو تو اس کا ایسی چیز کو استعمال کرنا جائز نہیں۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اگر چہ وہ غنی ہی ہو پھر بھی وہ گری پڑی ہوئی چیز کو استعمال کر سکتا ہے۔ ان کی دلیل ابی بن کعبؓ کی روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ میں حضرت ابی بن کعبؓ نے ایک ٹھیلی جس میں سودینا رتھے پائی تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ ایک سال تک تشہیر کریں پھر نفع اٹھائیں اور حضرت ابی بن کعبؓ مالدار تھے۔ اور دو تین صحابہ کرامؓ میں سے تھے۔ انہیں نبی اکرم ﷺ نے تشہیر کا حکم دیا پھر مالک کے نہ ملنے پر استعمال کا حکم دیا۔ اگر گرم شدہ چیز حلال نہ ہوتی تو حضرت علیؓ کے لئے بھی حلال نہ ہوتی کیونکہ آپؓ نے بھی نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں ایک دینار پایا۔ اس کی تشہیر کی پھر جب کوئی پہچاننے والا نہ ملا تو آپ ﷺ نے انہیں استعمال کرنے کا حکم دیا حالانکہ حضرت علیؓ کے لئے صدقہ جائز نہیں۔ بعض اہل علم نے بلا تشہیر گرم شدہ چیز کو استعمال کرنے کی اجازت دی ہے جب کہ وہ گرم شدہ چیز قلیل ہو۔ بعض فرماتے

هَذَا وَسَقَاءُ هَا حَتَّى تَلْقَى رَبَّهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَنِي كَعْبٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَالْجَارُودِ بْنِ الْمُعَلَّى وَعِيَّاضِ بْنِ حِمَارٍ وَجَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدِيثُ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ حَدِيثُ حَسَنٍ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ حَدِيثُ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَغِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ حَدِيثُ حَسَنٍ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ رَخْصُوا فِي اللَّقْطَةِ إِذَا عَرَفَهَا سَنَةً فَلَمْ يَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا أَنْ يَنْتَفِعَ بِهَا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَاسْحَقَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِ هُمْ يُعْرِفُهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَلَا تَصَدَّقَ بِهَا وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَهُوَ قَوْلُ أَهْلِ الْكُوفَةِ لَمْ يَرَوْا لِصَاحِبِ اللَّقْطَةِ أَنْ يَنْتَفِعَ بِهَا إِذَا كَانَ غَنِيًّا وَقَالَ الشَّافِعِيُّ يَنْتَفِعُ بِهَا وَإِنْ كَانَ غَنِيًّا لِأَنَّ أَبِي بَنِي كَعْبٍ أَصَابَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضُرَّةً فِيهَا مِائَةُ دِينَارٍ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَعْرِفَهَا ثُمَّ يَنْتَفِعَ بِهَا وَكَانَ أَبِي كَثِيرَ الْمَالِ مِنْ مَيَاسِيرِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَعْرِفَهَا فَلَمْ يَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْكُلَهَا فَلَوْ كَانَتْ اللَّقْطَةُ لَمْ تَحِلَّ إِلَّا لِمَنْ تَحِلَّ لَهُ الصَّدَقَةُ لَمْ تَحِلَّ لِغُلَامِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ لِأَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ أَصَابَ دِينَارًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَفَهُ يَجِدُ مَنْ يَعْرِفُهَا فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَكْلِهَا وَكَانَ عَلِيٌّ لَا تَحِلَّ لَهُ الصَّدَقَةُ رَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا كَانَتْ اللَّقْطَةُ يَسِيرَةً أَنْ يَنْتَفِعَ بِهَا وَلَا يَعْرِفَ

ہیں کہ گم شدہ چیز دینار سے کم ہو تو ایک ہفتہ تک تشہیر کرے۔
 اٹحق بن ابراہیم کا یہی قول ہے۔

۱۳۹۰: حضرت زید بن خالد جہنیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے لفظ (یعنی گری پڑی چیز) کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ایک سال تک اس کی تشہیر کرو اور اگر کوئی پہچان لے تو اسے دے دو۔ ورنہ اس کی تعداد تھیلی اور رسی وغیرہ کو ذہن نشین کر کے اسے استعمال کر لو تا کہ اگر اس کا مالک آجائے تو اسے دے سکو۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ امام احمد بن حنبلؓ فرماتے ہیں کہ اس باب میں یہ حدیث سب سے زیادہ صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرامؓ اور دیگر علماء اسی پر عمل کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ ایک سال تک تشہیر (اعلان) کرنے کے بعد لفظ (گری پڑی ہوئی چیز) کو استعمال کرنا جائز ہے۔ امام شافعیؒ، احمد اور اسحقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۹۳۱: باب وقف کے بارے میں

۱۳۹۱: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ کو خیبر میں کچھ زمین ملی تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے خیبر میں ایسا مال ملا ہے کہ اس سے زیادہ عزیز کوئی چیز نہیں ملی۔ اس کے بارے میں آپ ﷺ کیا حکم فرماتے ہیں۔ فرمایا: اگر چاہو تو اس کی اصل اپنے پاس رہنے دو اور اس کے نفع کو صدقہ کر دو۔ پس حضرت عمرؓ نے وہ زمین صدقہ کر دی۔ اس طرح کہ نہ وہ بچی جاسکتی تھی اور نہ وہ ہبہ کی جاسکتی تھی۔ اور نہ ہی وراثت میں دی جاسکتی تھی۔ اس سے فقراء و اقرباء غلاموں کو آزاد کرنے، اللہ کی راہ اور مہمانوں وغیرہ پر خرچ کیا جاتا۔ اسکے متولی پر اس کا استعمال کرنا جائز تھا۔ بشرطیکہ عرف کے مطابق ہو۔ اسی طرح وہ اپنے کسی دوست وغیرہ کو بھی کھلا سکتا تھا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے یہ حدیث ابن سیرین کے سامنے بیان کی تو انہوں نے فرمایا اسے مال اکٹھا کرنے کا ذریعہ نہ بنائے۔ ابن عوفؓ فرماتے ہیں ایک

فَهَا وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا كَانَ دُونُ دِينَارٍ يَعْرِفُهَا قَدَرُ جُمُعَةٍ وَهُوَ قَوْلُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ.

۱۳۹۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو بَكْرِ الْحَنْبَلِيُّ ثَنَا الصُّحَّاحُ بْنُ عُثْمَانَ ثَنِي سَالِمُ أَبُو النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُنِلَ عَنِ اللَّقْطَةِ فَقَالَ عَرَفَهَا سَنَةً فَإِنْ اعْتَرَفَتْ فَأَدَّهَا وَإِلَّا فَاغْرِفْ عَقَاصَهَا وَوَكَّاءَهَا وَعَدَّهَا ثُمَّ كُلَّهَا فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَأَدَّهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ أَصَحُّ شَيْءٍ فِي هَذَا الْبَابِ هَذَا الْحَدِيثُ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ رَخْصُوا فِي اللَّقْطَةِ إِذَا عَرَفَهَا سَنَةً فَلَمْ يَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا أَنْ يَنْتَفِعَ بِهَا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ.

۹۳۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوَقْفِ

۱۳۹۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَصَابَ عُمَرُ أَرْضًا بِخَيْرٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصَبْتُ مَالًا بِخَيْرٍ لَمْ أَصِبْ مَالًا لَقَطْتُ أَنْفَسَ عِنْدِي مِنْهُ فَمَا تَأْمُرُنِي قَالَ إِنْ شِئْتَ حَبَسْتُ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا عُمَرُ فَتَصَدَّقَ بِهَا لَا يَبْنَعُ أَصْلَهَا وَلَا يُوهَبُ وَلَا يُورَثُ تَصَدَّقَ بِهَا فِي الْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبَىٰ وَفِي الرِّقَابِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَالضَّيْفِ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ أَوْ يُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ قَالَ فَذَكَرْتُهُ لِمُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ فَقَالَ غَيْرُ مُتَأْتِلٍ مَالًا قَالَ ابْنُ عَوْفٍ فَحَدَّثَنِي بِهِ رَجُلٌ أَخْرَأَنِي قِرَاهَا فِي قِطْعَةٍ أَدِيمٍ أَحْمَرُ غَيْرُ مُتَأْتِلٍ مَالًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَالَ إِسْمَاعِيلُ وَأَنَا

دوسرے آدمی نے مجھ سے بیان کیا کہ اس نے ایک سرخ چمڑے کے کٹڑے پر ”غیر شامل“ کے الفاظ پڑھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسماعیل فرماتے ہیں میں نے ابن عبید اللہ بن عمر کے پاس پڑھا اس میں یہی الفاظ تھے۔ بعض صحابہؓ اور دیگر علماء کے نزدیک اسی پر عمل ہے۔ ہم زمین وغیرہ کو وقف کرنے میں متقدمین حضرات میں کوئی اختلاف نہیں پاتے۔

۱۳۹۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص مر جاتا ہے تو اس کے تمام اعمال منقطع ہو جاتے ہیں البتہ تین عمل (باقی رہتے ہیں) صدقہ جاریہ علم کہ اس سے نفع حاصل ہو رہا ہو اور نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۳۲: باب اگر حیوان کسی

کوزخی کر دے تو اس کا قصاص نہیں

۱۳۹۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کوئی جانور کسی کوزخی کر دے تو اس کا کوئی قصاص نہیں اس طرح اگر کتوں کھودتے ہوئے یا کسی کان وغیرہ میں مر جائے تو بھی کوئی قصاص نہیں اور مدفون خزانے پر یا نچواں حصہ زکوٰۃ ہے۔ اس باب میں حضرت جابرؓ عمرو بن عوفؓ مزنیؓ اور عبادہ بن صامتؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۹۴: ہم سے روایت کی تھیہ نے انہوں نے کہا ہم سے روایت کی لیث نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب سے اور ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے اور انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مانند۔

۱۳۹۵: مالک بن انسؓ نے کہا کہ نبی اکرم ﷺ نے جو فرمایا ”الْعَجَمَاءُ جُرْحُهَا جَبَارٌ“ کے معنی یہ ہیں کہ اگر کوئی جانور کسی کوزخی کر دے یا مار ڈالے تو وہ ہدر ہے یعنی اس میں کوئی قصاص نہیں۔ بعض علماء اس کی تفسیر یہ کرتے ہیں کہ ”عجماء“ اس جانور کو کہتے ہیں جو مالک سے بھاگ گیا ہو۔ اگر ایسا جانور کسی کو

قَرَأَتْهَا عِنْدَ ابْنِ عَبِيدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فَكَانَ فِيهِ غَيْرُ مُتَأْتِلٍ مَالًا وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لَا نَعْلَمُ بَيْنَ الْمُتَقَدِّمِينَ مِنْهُمْ فِي ذَلِكَ اخْتِلَافًا فِي إِجَارَةِ وَقْفِ الْأَرْضَيْنِ وَغَيْرِ ذَلِكَ.

۱۳۹۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ وَعِلْمٍ يَنْتَفَعُ بِهِ وَوَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۹۳۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَجَمَاءِ

أَنَّ جُرْحَهَا جَبَارٌ

۱۳۹۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَجَمَاءُ جُرْحُهَا جَبَارٌ وَالْبُيُوتُ جَبَارُ وَالْمَعْدِنُ جَبَارُ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمْسُ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَعُمَرَ وَبْنِ عَوْفٍ الْمُزْنِيُّ وَغَبَّادَةَ بْنِ الصَّامِتِ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۹۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۳۹۵: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنٌ قَالَ قَالَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَتَفْسِيرُ حَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَجَمَاءُ جُرْحُهَا جَبَارٌ يَقُولُ هَذَرٌ لَا دِيَةَ فِيهِ وَمَعْنَى قَوْلِهِ الْعَجَمَاءُ جُرْحُهَا جَبَارٌ فَسَّرَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا الْعَجَمَاءُ الدَّابَّةُ الْمُنْفَلِتَةُ مِنْ صَاحِبِهَا فَمَا

نقصان پہنچا دے تو اس کے مالک پر جرم نہ نہیں کیا جائیگا۔
 ”الْمُعْدِنُ جَبَّارٌ“ کے معنی یہ ہیں کہ اگر کوئی شخص کان
 کھدوائے اور اس میں کوئی شخص گرجائے تو کھدوانے والے
 کے ذمہ کوئی تاوان نہیں ہوگا۔ اسی طرح کنویں کا بھی یہی حکم ہے
 کہ اگر کوئی شخص راہ گیروں کے لئے کنواں کھدوائے اور اس میں
 کوئی شخص گرجائے تو اس پر کوئی تاوان نہیں اور ”رکاز“ زمانہ
 جاہلیت کے دفن شدہ خزانے کو کہتے ہیں۔ اگر کسی کو ایسا خزانہ مل
 جائے تو وہ پانچواں حصہ زکوٰۃ ادا کرے اور باقی خود رکھے۔

۹۳۳: باب بنجر زمین کو آباد کرنا

۱۳۹۶: حضرت سعید بن زیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
 ﷺ نے فرمایا جس نے بنجر زمین آباد کی وہ اسی کی ملکیت ہوئی
 اور ظالم کے درخت بودینے سے اس کا حق ثابت نہیں ہوتا۔
 یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۳۹۷: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت
 ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے بنجر
 زمین کو آباد کیا وہ اسی کی ملکیت ہوگئی۔ یہ حدیث حسن صحیح
 ہے۔ بعض راوی یہ حدیث ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد
 سے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل نقل کرتے
 ہیں۔ بعض علماء صحابہ کرام رضی اللہ عنہم و دیگر علماء کا اسی پر عمل
 ہے۔ امام احمد اور اسلمؒ کا بھی یہی قول ہے کہ بنجر زمین کو آباد
 کرنے کے لئے حاکم کی اجازت ضروری نہیں۔ بعض اہل علم
 کے نزدیک حاکم کی اجازت ضروری ہے۔ لیکن پہلا قول
 زیادہ صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے
 دادا عمرو بن عوف مزی رضی اللہ عنہ اور سرہ رضی اللہ عنہ سے
 بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۳۹۸: ابو موسیٰ محمد بن ثنیٰ نے ابو الولید طیلانی سے ”لَيْسَ
 لِعِرْقِ ظَالِمٍ“ کا معنی پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ اس سے
 مراد کسی کی زمین غصب کرنے والا ہے۔ (ابو موسیٰ کہتے ہیں)

أَصَابَتْ فِي أَنْفِلَاتِهَا فَلَا غُرْمَ عَلَى صَاحِبِهَا وَالْمُعْدِنُ
 جَبَّارٌ يَقُولُ إِذَا اخْتَفَرَ الرَّجُلُ مَعْدِنًا فَوَقَعَ فِيهِ إِنْسَانٌ
 فَلَا غُرْمَ عَلَيْهِ وَكَذَلِكَ الْبُرُّ إِذَا اخْتَفَرَهَا الرَّجُلُ
 لِلْسَّبِيلِ فَوَقَعَ فِيهَا إِنْسَانٌ فَلَا غُرْمَ عَلَى صَاحِبِهَا وَفِي
 الرِّكَازِ الْخُمْسُ فَالرَّكَازُ مَا وَجَدَ مِنْ دَفْنِ أَهْلِ
 الْجَاهِلِيَّةِ فَمَنْ وَجَدَ رِكَازًا أَذَى مِنْهُ الْخُمْسُ إِلَى
 السُّلْطَانِ وَمَا بَقِيَ مِنْهُ فَهُوَ لَهُ.

۹۳۳: بَابُ مَا ذُكِرَ فِي أَحْيَاءِ أَرْضِ الْمَوَاتِ

۱۳۹۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ ثنا
 أَيُّوبُ عَنْ هِشَامِ بْنِ غُرُوةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ
 النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ أَخْبَى أَرْضًا مَيِّتَةً فَهِيَ لَهُ وَلَيْسَ
 لِعِرْقِ ظَالِمٍ حَقٌّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۹۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ
 الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ هِشَامِ بْنِ غُرُوةَ عَنْ وَهْبِ بْنِ
 كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ أَخْبَى
 أَرْضًا مَيِّتَةً فَهِيَ لَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
 صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ غُرُوةَ عَنْ
 أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَالْعَمَلُ عَلَى
 هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ قَالُوا
 لَهُ أَنْ يُخْبِيَ الْأَرْضَ الْمَوَاتِ بِغَيْرِ إِذْنِ السُّلْطَانِ
 وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ لَهُ أَنْ يُخْبِيَهَا إِلَّا بِإِذْنِ السُّلْطَانِ
 وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَعُمَرَ
 وَبْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ جَدِّ كَثِيرٍ وَسَمُرَةَ.

۱۳۹۸: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُشَنَّى قَالَ
 سَأَلْتُ أَبَا الْوَلِيدِ الطَّلَبِيَّ عَنِ قَوْلِهِ لَيْسَ لِعِرْقِ
 ظَالِمٍ حَقٌّ فَقَالَ الْعِرْقُ الظَّالِمُ الْغَاصِبُ الَّذِي يَأْخُذُ

میں نے کہا کہ اس سے مراد وہ شخص ہے جو کسی دوسرے کی زمین کاشت کرتا ہے تو انہوں نے فرمایا ہاں وہی ہے۔

۹۳۴: باب جاگیر دینے کے بارے میں

۱۳۹۹: حضرت ابیض بن حمال سے روایت ہے کہ وہ نبی اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور درخواست کی کہ انہیں نمک کی کان جاگیر کے طور پر دی جائے۔ آپ نے انہیں کان عطا کر دی جب وہ جانے کے لئے مڑے تو ایک شخص نے عرض کیا۔ آپ نے انہیں جاگیر میں تیار پانی دے دیا ہے۔ جو کبھی موقوف نہیں ہوتا یعنی اس سے بہت زیادہ نمک نکلتا ہے۔ راوی کہتے ہیں نبی اکرم نے وہ کان ان سے واپس لے لی۔ پھر انہوں نے آپ سے پیلو کے درختوں کی زمین گھیرنے کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا وہ زمین (چراگاہ) جس میں اونٹوں کے پاؤں نہ پہنچیں۔ امام

ترمذی کہتے ہیں جب میں نے یہ حدیث قتیبہ کو سنائی تو انہوں نے اس کی تصدیق کی۔

۱۴۰۰: محمد بن یحییٰ بن ابی عمر و محمد بن یحییٰ بن قیس ماربی سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔ اس باب میں وائل رضی اللہ عنہ اور اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا سے بھی احادیث منقول ہیں۔ ابیض بن حمال کی حدیث حسن غریب ہے۔ بعض علماء صحابہ رضی اللہ عنہم اور دیگر علماء کا اسی پر عمل ہے کہ حکمران جس کے لئے چاہے جاگیر مقرر کر سکتا ہے۔

۱۴۰۱: حضرت علقمہ بن وائل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے حضرموت میں ایک زمین جاگیر کے طور پر دی۔ محمود کہتے ہیں نصر نے شعبہ سے روایت کیا۔ اور اس میں یہ اضافہ کیا ”اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو ان کے ساتھ پیکش کے لئے بھیجا“ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۳۵: باب درخت لگانے کی فضیلت

۱۴۰۰۲: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

مَا لَيْسَ لَهُ قُلْتُ هُوَ الرَّجُلُ الَّذِي يَغْرِسُ فِي أَرْضٍ غَيْرِهِ قَالَ هُوَ ذَلِك.

۹۳۴: بَاب مَا جَاءَ فِي الْقَطَائِعِ

۱۳۹۹: قُلْتُ لِقُتَيْبَةَ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَكُمْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ قَيْسٍ الْمَارِبِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ شَرَاهِيلَ عَنْ سُمَيِّ بْنِ قَيْسٍ عَنْ سُمَيْرٍ عَنْ أَبِيضِ بْنِ حَمَالٍ أَنَّهُ وَقَدَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَقَطَعَهُ الْمِلْحَ فَقَطَعَ لَهُ فَلَمَّا أَنْ وَلَّى قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمَجْلِسِ أَتَدْرِي مَا قَطَعْتَ لَهُ إِنَّمَا قَطَعْتَ لَهُ الْمَاءَ الْعِدَّ قَالَ فَاَنْتَزَعَهُ مِنْهُ قَالَ وَسَالَهُ عَنْ مَا يُحْضِي مِنَ الْأَرَاكِ قَالَ مَا لَمْ تَنْلُهُ خِفَافٌ إِلَّا بِلِ فَأَقْرَبَهُ قُتَيْبَةُ وَقَالَ نَعَمْ.

۱۴۰۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ قَيْسٍ الْمَارِبِيُّ نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ وَائِلٍ وَأَسْمَاءَ ابْنَةِ أَبِي بَكْرٍ حَدِيثُ أَبِيضِ بْنِ حَمَالٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ فِي الْقَطَائِعِ نِعَ يَرَوْنَ جَائِزًا أَنْ يَقْطَعَ إِلَّا مَا لَمْ يَرَأَى ذَلِكَ.

۱۴۰۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ قَالَ سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ بْنَ وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْطَعَهُ أَرْضًا بِحَضْرَمَوْتَ قَالَ مُحَمَّدُ ثَنَا النَّضْرُ عَنْ شُعْبَةَ وَزَادَ فِيهِ وَبَعَثَ مَعَهُ مُعَاوِيَةَ لِيَقْطَعَهَا إِيَّاهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۹۳۵: بَاب مَا جَاءَ فِي فَصْلِ الْغَرْسِ

۱۴۰۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ

فرمایا جو مسلمان درخت لگائے یا کھیتی باڑی کرے پھر اس سے انسان پرندے یا جانور کھائیں تو اسے صدقے کا ثواب ملتا ہے۔ اس باب میں ابوالیوب، ام مبشر، جابر اور زید بن خالد سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت انسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۳۶: باب کھیتی باڑی کرنا

۱۴۰۳: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل خیبر کو اس اقرار پر زمین دی کہ اس کی پیداوار میں سے آدھا حصہ آپ ﷺ کو ادا کریں۔ خواہ وہ پھل ہو یا کوئی اور چیز۔ اس باب میں حضرت انسؓ، ابن عباسؓ، زید بن ثابتؓ اور جابرؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرامؓ اور دیگر علماء کا اسی پر عمل ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ زمین کو مزارعت پر دینے میں کوئی حرج نہیں۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ ایسی صورت میں بیج زمین کے مالک کی طرف سے ہوگا۔ امام احمدؒ اور اسحاقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم نے مزارعت کو مکروہ کہا ہے لیکن ان کے نزدیک کھجوروں کو ٹٹ یا ربیع پیداوار کی شرط پر پانی دینے میں کوئی حرج نہیں۔ مالک بن انسؒ اور امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض علماء کے نزدیک مزارعت کسی صورت میں بھی جائز نہیں مگر یہ کہ زمین سونے اور چاندی کے بدلے میں لی جائے۔

۹۳۷: باب

۱۴۰۴: حضرت رافع بن خدیجؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک نفع بخش کام سے منع کیا۔ وہ یہ کہ ہم میں سے کسی کے پاس زمین ہوتی تھی تو وہ اسے خراج کے کچھ حصے یا دراہم کے عوض دے دیتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر کسی کے پاس زمین ہو تو اسے اپنے بھائی کو مزارعت کے لئے مفت دینی چاہیے ورنہ خود مزارعت کرے

۱۴۰۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزارعت سے منع نہیں کیا بلکہ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا أَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ إِنْسَانٌ أَوْ طَيْرٌ بَهِيمَةٌ إِلَّا كَانَ لَهُ أَجْرٌ وَكَانَتْ لَهُ صَدَقَةٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ وَأُمِّ مُبَشِّرٍ وَجَابِرٍ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۹۳۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَزَارَعَةِ

۱۴۰۳: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ غُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَامَلَ أَهْلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَجَابِرٍ هَذَا أَحَدُ حَدِيثٍ حَسَنٍ صَحِيحٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لَمْ يَرَوْا بِالْمَزَارَعَةِ بَأْسًا عَلَى النِّصْفِ وَالثُّلُثِ وَالرُّبْعِ وَاخْتَارَ بَعْضُهُمْ أَنْ يَكُونَ الْبَذَرُ مِنْ رَبِّ الْأَرْضِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَاسْحَقَ وَكَرِهَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الْمَزَارَعَةَ بِالثُّلُثِ وَالرُّبْعِ وَلَمْ يَرَوْا بِمَسَاقَةِ النَّخِيلِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبْعِ بَأْسًا وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَالشَّافِعِيِّ وَلَمْ يَرَبَعْضُهُمْ أَنْ يَصِحَّ شَيْءٌ مِنَ الْمَزَارَعَةِ إِلَّا أَنْ تَسْتَأْجَرَ الْأَرْضَ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ.

۹۳۷: بَابُ

۱۴۰۴: حَدَّثَنَا هَذَا ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَمْرِ كَانَ لَنَا إِذَا كَانَتْ لَنَا حَدَنًا أَرْضٌ أَنْ يُعْطِيَهَا بِبَعْضِ خَرَاجِهَا أَوْ يَدَّارِهَا وَقَالَ إِذَا كَانَتْ لِأَحَدِكُمْ أَرْضٌ فَلْيَمْنَحْهَا أَخَاهُ وَلْيَزْرَعْهَا.

۱۴۰۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى الشَّيْبَانِيُّ ثَنَا شَرِيكَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ

دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُحَرِّمِ الْمَزَارَعَةَ وَلَكِنْ أَمَرَ أَنْ يَرْفُقَ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ حَدِيثٌ رَافِعٍ حَدِيثٌ فِيهِ اضْطِرَابٌ يُرَوَّى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ عَمُومَتِهِ وَيُرَوَّى عَنْ ظَهْرِ بْنِ رَافِعٍ وَهُوَ أَحَدُ عَمُومَتِهِ وَيُرَوَّى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْهُ عَلَى رِوَايَاتٍ مُخْتَلِفَةٍ.

ایک دوسرے کے ساتھ ترمذی کا حکم دیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔ حضرت رافع رضی اللہ عنہ کی حدیث میں اضطراب ہے۔ یہ حدیث رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ اپنے چچاؤں سے بھی روایت کرتے ہیں اور اپنے چچا ظہیر بن رافع سے بھی نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حضرت رافع سے کئی سندوں سے مروی ہے۔

چند اہم کتب احادیث کے تراجم

صحیح مسلم شریف ﴿۳ جلدیں﴾

مترجم: مولانا عزیز الرحمن

سنن ابوداؤد شریف ﴿۳ جلدیں﴾

مترجم: مولانا خورشید حسن قاسمی

سنن ابن ماجہ شریف ﴿۳ جلدیں﴾

مترجم: مولانا قاسم امین

سنن نسائی شریف ﴿۲ جلدیں﴾

مترجم: مولانا خورشید حسن قاسمی

ریاض الصالحین ﴿۲ جلدیں﴾

مترجم: مولانا شمس الدین

نزہۃ المتقین شرح ریاض الصالحین ﴿اردو﴾

مترجم: مولانا شمس الدین

ناشر

مکتبۃ العلم

۱۸- اردو بازار دلاہود O پاکستان

مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ فَانْتَهُوا۔
رسول اللہ ﷺ جو کچھ تم کو دیں اس کو لے لو، اور جس سے منع کریں اس سے باز آ جاؤ۔

جامع ترمذی شریف

مترجم اردو مع مختصر شرح

تالیف

امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی

مترجم

مولانا ظفر الدین

جلد اول O حصہ سوم

ابواب الدیات	ابواب الحدود	ابواب الصید
ابواب الاضاحی	ابواب النذر والایمان	ابواب الجہاد
ابواب الباس	ابواب الاطعمۃ	ابواب الاشریۃ
ابواب البر واصلۃ	ابواب الطب	ابواب الفرائض
ابواب الوصایا	ابواب الولاء والہبۃ	

ناشر

مکتبۃ العلم

۱۸۔ اردو بازار لاہور O پاکستان

مَا أَتَيْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ إِلَّا وَرَأَيْتُمْ عَنْهُمْ جُحُودًا
اللہ کے رسول جو کچھ تم کو دیں، اس کو لے لو، اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز آ جاؤ

جامع ترمذی شریف

جلد اوّل

تالیف: امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی

مترجم: مولانا ناسم الدین مدظلہ

شرح: مولانا عبدالرؤف علوی حفظہ اللہ التاؤ جامعہ عثمانیہ



ناشر

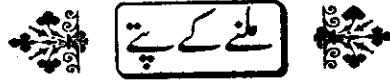
۱۸- اردو بازار ۵ لاہور ۵ پاکستان

Ph: 7211788-7231788

مکتبۃ المسلم

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

نام کتاب: جامع ترمذی شریف
تالیف: امام ابو نعیم محمد بن نعیم دمشقی
مترجم: مولانا نظم الدین
نظر ثانی: حافظ محبوب احمد خان
طابع: خالد مقبول
مطبع: زاہد بشیر



7224228 مکتبہ رحمانیہ اقرء سینٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔

7221395 مکتبہ علوم اسلامیہ اقرء سینٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔

7211788 مکتبہ جویریہ 18 اردو بازار لاہور

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
	ابواب دیت		
۷۱۶	۹۳۸: دیت میں کتنے اونٹ دئے جائیں		
۷۱۷	۹۳۹: دیت کتنے دراہم سے ادا کی جائے		
	۹۴۰: ایسے زخم کی دیت کے بارے میں جن میں ہڈی ظاہر ہو جائے		
۷۱۸	۹۴۱: انگلیوں کی دیت کے بارے میں		
	۹۴۲: (دیت) معاف کر دینا		
۷۱۹	۹۴۳: جس کا سر پتھر سے کچل دیا گیا ہو		
۷۲۰	۹۴۴: مومن کے قتل پر عذاب کی شدت کے بارے میں		
	۹۴۵: باب خون کے فیصلے کے متعلق		
۷۲۱	۹۴۶: کوئی شخص اپنے بیٹے کو قتل کر دے تو قصاص لیا جائے یا نہیں		
	۹۴۷: مسلمان کا قتل تین باتوں کے علاوہ جائز نہیں		
۷۲۳	۹۴۸: معاہدہ قتل کرنے کی ممانعت کے بارے میں		
	۹۴۹: بلا عنوان		
	۹۵۰: مقتول کے ولی کو اختیار ہے چاہے تو قصاص لے		
	ورنہ معاف کر دے		
۷۲۴	۹۵۱: مشد کی ممانعت کے بارے میں		
۷۲۵	۹۵۲: (جین) حمل ضائع کر دینے کی دیت کے بارے میں		
	۹۵۳: مسلمان کا فر کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے		
۷۲۷	۹۵۴: اس شخص کے بارے میں جو اپنے غلام کو قتل کر دے		
	۹۵۵: بیوی کو اس کے شوہر کی دیت سے ترکہ ملے گا		
	۹۵۶: قصاص کے بارے میں		
۷۲۸	۹۵۷: تہمت میں قید کرنا		
۷۲۹	۹۵۸: اپنے مال کی حفاظت میں مرنے والا شہید ہے		
	۹۵۹: قسامت کے بارے میں		
۷۳۱	ابواب حدود		
	۹۶۰: جن پر حدود واجب نہیں		
	۹۶۱: حدود کو ساقط کرنا		
۷۳۲	۹۶۲: مسلمان کے محبوب کی پردہ پوشی کے بارے میں		
۷۳۳	۹۶۳: حدود میں تلقین سے متعلق		
	۹۶۴: معترف اپنے اقرار سے پھر جائے تو حد ساقط ہو جاتی ہے		
۷۳۵	۹۶۵: حدود میں سفارش کی ممانعت کے بارے میں		
	۹۶۶: رجم کی تحقیق کے بارے میں		
۷۳۶	۹۶۷: رجم صرف شادی شدہ پر ہے		

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۷۶۰	۱۰۰۰: زندہ جانور سے جو عضو کاٹا جائے وہ مردار ہے	۷۳۸	۹۶۸: اسی سے متعلق
۷۶۱	۱۰۰۱: حلق اور لہہ میں ذبح کرنا چاہیے	۹۶۹	۹۶۹: اہل کتاب کو سنگسار کرنا
	۱۰۰۲: چھچک کو مارنا	۷۳۹	۹۷۰: زانی کی جلا وطنی کے بارے میں
	۱۰۰۳: سانپ کو مارنا	۷۴۰	۹۷۱: حدود جن پر جاری کی جائیں ان کیلئے گناہوں کا کفارہ ہوتی ہیں
۷۶۳	۱۰۰۴: کتوں کو ہلاک کرنا	۷۴۱	۹۷۲: لونڈیوں پر حدود قائم کرنا
	۱۰۰۵: کتابا لے والے کی نیکیاں کم ہوتی ہیں	۷۴۲	۹۷۳: نذر والے کی حد کے بارے میں
۷۶۴	۱۰۰۶: بانس وغیرہ سے ذبح کرنا	۷۴۳	۹۷۴: شرابی کی سزائیں مرتبہ تک کوڑے اور چوٹی مرتبہ پر قتل ہے
۷۶۵	۱۰۰۷: اس بارے میں جب اونٹ پھاگ جائے	۷۴۴	۹۷۵: کتنی قیمت کی چیز چوری کرنے پر ہاتھ کاٹا جائے
۷۶۶	البواب قربانی	۷۴۵	۹۷۶: چور کا ہاتھ کاٹ کر اس کے گلے میں لٹکانا
	۱۰۰۸: قربانی کی فضیلت کے بارے میں		۹۷۷: خائن اُچھے اور ڈاکو کے بارے میں
	۱۰۰۹: دو مینڈھوں کی قربانی کے بارے میں		۹۷۸: بھلوان اور مگھور کے خوشوں کی چوری پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا
۷۶۷	۱۰۱۰: قربانی جس جانور کی مستحب ہے	۷۴۶	۹۷۹: جہاد کے دوران چور کا ہاتھ نہ کاٹا جائے
	۱۰۱۱: اس جانور کے بارے میں جس کی قربانی درست نہیں		۹۸۰: جو شخص اپنی بیوی کی لونڈی سے زنا کرے
۷۶۸	۱۰۱۲: اس جانور کے بارے میں جس کی قربانی مکروہ ہے	۷۴۷	۹۸۱: اس عورت کے بارے میں جس کے ساتھ زبردستی زنا بالجبر کیا جائے
	۱۰۱۳: چھ ماہ کی بھینر کی قربانی کے بارے میں	۷۴۸	۹۸۲: جو شخص جانور سے بدکاری کرے
۷۶۹	۱۰۱۴: قربانی میں شریک ہونا	۷۴۹	۹۸۳: لواطت کی سزا کے بارے میں
۷۷۰	۱۰۱۵: ایک بکری ایک گھم کے لئے کافی ہے	۷۵۰	۹۸۴: مرتد کی سزا کے بارے میں
۷۷۱	۱۰۱۶: باب		۹۸۵: جو شخص مسلمانوں پر ہتھیاراٹھائے
	۱۰۱۷: نماز عید کے بعد قربانی کرنا	۷۵۱	۹۸۶: جادوگر کی سزا کے بارے میں
۷۷۲	۱۰۱۸: تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانا مکروہ ہے		۹۸۷: جو شخص غنیمت کا مال چرائے اس کی سزا کے متعلق
	۱۰۱۹: تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانا جائز ہے	۷۵۲	۹۸۸: جو شخص کسی کو بیچو اکہد کر پکارے اس کی سزا کے متعلق
۷۷۳	۱۰۲۰: فرغ اور عتیرہ کے بارے میں		۹۸۹: باب تعزیر کے بارے میں
۷۷۴	۱۰۲۱: عقیدہ کے بارے میں	۷۵۳	شکار کے متعلق باب
۷۷۵	۱۰۲۲: بچے کے کان میں اذان دینا		۹۹۰: کتے کے شکار میں سے کیا کھانا جائز ہے اور کیا کھانا ناجائز ہے
۷۷۶	باب ۱۰۲۳ تا ۱۰۲۸	۷۵۵	۹۹۱: بھوسے کے کتے سے شکار کرنا
۷۷۸	نذروں اور قسموں کے متعلق		۹۹۲: باز کے شکار کے بارے میں
	۱۰۲۹: اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی صورت میں نذر ماننا صحیح نہیں	۷۵۶	۹۹۳: تیر لگے ہوئے شکار کے غائب ہو جانا
۷۷۹	۱۰۳۰: جو چیز آدمی کی ملکیت نہیں اس کی نذر ماننا صحیح نہیں		۹۹۴: جو شخص تیر لگنے کے بعد شکار کو پانی میں پائے
	۱۰۳۱: نذر غیر مجہن کے کفارے کے متعلق	۷۵۷	۹۹۵: معراض سے شکار کا حکم
	۱۰۳۲: اگر کوئی شخص کسی کام کے کرنے کی قسم کھائے اور اس قسم		۹۹۶: پتھر سے ذبح کرنا
۷۸۰	کو توڑنے میں ہی بھلائی ہو تو اس کو توڑ دے		۹۹۷: بندھے ہوئے جانور پر تیر چلا کر ہلاک کرنے کے
	۱۰۳۳: کفارہ قسم توڑنے سے پہلے دے	۷۵۸	بعد اسے کھانا منج ہے
۷۸۱	۱۰۳۴: قسم میں (استثناء) انشاء اللہ کہنا	۷۵۹	۹۹۸: (جنین) جانور کے پیٹ کے بچے کو ذبح کرنے کے متعلق
۷۸۲	۱۰۳۵: غیر اللہ کی قسم کھانا حرام ہے		۹۹۹: ذی ناب اور ذی خلل کی حرمت کے بارے میں

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۸۰۰	۱۰۶۵: عورتوں اور بچوں کو قتل کرنا منع ہے	۷۸۲	۱۰۳۶: باب
	۱۰۶۶: باب	۷۸۳	۱۰۳۷: جو شخص چلنے کی استطاعت نہ ہونے کی باوجود
۸۰۱	۱۰۶۷: مال غنیمت میں خیانت کے بارے میں		چلنے کی قسم کھالے
۸۰۲	۱۰۶۸: عورتوں کی جنگ میں شرکت کے بارے میں	۷۸۴	۱۰۳۸: نذر کی کراہت کے بارے میں
	۱۰۶۹: مشرکین کے تحائف قبول کرنا		۱۰۳۹: نذر کو پورا کرنا
۸۰۳	۱۰۷۰: سجدہ شکر کے بارے میں	۷۸۵	۱۰۴۰: نبی اکرم ﷺ کیسے قسم کھاتے تھے
	۱۰۷۱: عورت اور غلام کا کسی کو امان دینا		۱۰۴۱: غلام آزاد کرنے کے ثواب کے بارے میں
۸۰۴	۱۰۷۲: عہد شکنی کے بارے میں		۱۰۴۲: جو شخص اپنے غلام کو طہا نچہ مارے
	۱۰۷۳: قیامت کے دن ہر عہد شکن کے لئے ایک جھنڈا ہوگا	۷۸۶	۱۰۴۳: باب
	۱۰۷۴: کسی کے حکم پر پورا اترنا		۱۰۴۴: باب
۸۰۵	۱۰۷۵: حلف (یعنی قسم) کے بارے میں		۱۰۴۵: میت کی طرف سے نذر پوری کرنا
۸۰۶	۱۰۷۶: مجوسیوں سے جزیہ لینا	۷۸۷	۱۰۴۶: باب گردیش آزاد کرنے کی فضیلت کے بارے میں
	۱۰۷۷: ذمیوں کے مال میں سے کیا حلال ہے	۷۸۸	ابواب جہاد
۸۰۷	۱۰۷۸: ہجرت کے بارے میں		۱۰۴۷: باب لڑائی سے پہلے اسلام کی دعوت دینا
	۱۰۷۹: بیعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں	۷۸۹	۱۰۴۸: باب
	۱۰۸۰: بیعت توڑنا		۱۰۴۹: شب خون مارنے اور حملہ کرنا
۸۰۸	۱۰۸۱: غلام کی بیعت کے بارے میں	۷۹۰	۱۰۵۰: باب کفار کے گھروں کو آگ لگانا اور برباد
۸۰۹	۱۰۸۲: عورتوں کی بیعت کے بارے میں		کرنا
	۱۰۸۳: اصحاب بدر کی تعداد کے بارے میں	۷۹۱	۱۰۵۱: باب مال غنیمت کے بارے میں
	۱۰۸۴: خمس (پانچویں حصے) کے بارے میں		۱۰۵۲: باب گھوڑے کے حصے کے بارے میں
۸۱۰	۱۰۸۵: تقسیم سے پہلے مال غنیمت میں سے کچھ لینا مکروہ ہے	۷۹۲	۱۰۵۳: لشکر کے متعلق
	۱۰۸۶: اہل کتاب کو اسلام کرنے کے بارے میں		۱۰۵۴: مال غنیمت میں کس کس کو حصہ دیا جائے
۸۱۱	۱۰۸۷: مشرکین میں رہنے کی کراہت کے بیان میں	۷۹۳	۱۰۵۵: کیا غلام کو بھی حصہ دیا جائے گا
۸۱۲	۱۰۸۸: یہود و نصاریٰ کو جزیرہ عرب سے نکال دینا	۷۹۴	۱۰۵۶: ذمی اگر مسلمانوں کے ساتھ جہاد میں
	۱۰۸۹: باب نبی اکرم ﷺ کے ترکہ کے بارے میں		شریک ہوں تو کیا انہیں بھی مال غنیمت میں سے حصہ دیا جائے
	۱۰۹۰: فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا		۱۰۵۷: باب مشرکین کے برتن استعمال کرنا
۸۱۳	فرمان کہ آج کے بعد مکہ میں جہاد نہ کیا جائے گا	۷۹۵	۱۰۵۸: باب نفل کے متعلق
	۱۰۹۱: قتال کے مستحب اوقات کے بارے میں	۷۹۶	۱۰۵۹: جو شخص کسی کا فر کو قتل کرے اس کا سامان اسی کے لئے ہے
۸۱۵	۱۰۹۲: طیرہ کے بارے میں	۷۹۷	۱۰۶۰: تقسیم سے پہلے مال غنیمت کی چیزیں فروخت کرنا مکروہ ہے
۸۱۶	۱۰۹۳: جنگ کے متعلق نبی اکرم ﷺ کی وصیت		۱۰۶۱: قید ہونے والی حاملہ عورتوں سے پیش از سر سے پہلے صحبت
۸۱۸	ابواب فضائل جہاد		کرنے کی ممانعت کے بارے میں
	۱۰۹۴: جہاد کی فضیلت کے بارے میں		۱۰۶۲: مشرکین کے کھانے کے حکم کے بارے میں
	۱۰۹۵: مجاہد کی موت کی فضیلت کے بارے میں	۷۹۸	۱۰۶۳: قیدیوں کے درمیان تفریق کرنا مکروہ ہے
۸۱۹	۱۰۹۶: جہاد کے دوران روزہ رکھنے کی فضیلت کے بارے میں		۱۰۶۴: قیدیوں کو قتل کرنے اور فدیہ لینے کے بارے میں

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۸۳۰	۱۱۲۹: شعار کے بارے میں	۸۲۰	۱۰۹۷: جہاد میں مال خرچ کرنے کی فضیلت کے بارے میں
	۱۱۳۰: رسول اللہ ﷺ کی تلوار کے بارے میں		۱۰۹۸: جہاد میں خدمت گاری کی فضیلت کے بارے میں
۸۳۱	۱۱۳۱: جنگ کے وقت روزہ افطار کرنا	۸۲۱	۱۰۹۹: غازی کو سامان جنگ دینا
	۱۱۳۲: گھبراہٹ کے وقت باہر نکلتا		۱۱۰۰: اس کی فضیلت کے بارے میں جس
	۱۱۳۳: لڑائی کے وقت ثابت قدم رہنا		قدم اللہ کے راستے میں غبار آلود ہوں
۸۳۲	۱۱۳۴: تلوار اور اس کی زینت کے بارے میں	۸۲۲	۱۱۰۱: جہاد کے غبار کی فضیلت کے بارے میں
۸۳۳	۱۱۳۵: زورہ کے بارے میں		۱۱۰۲: جو شخص جہاد کرتے ہوئے بوڑھا ہو جائے
	۱۱۳۶: خود پہننا	۸۲۳	۱۱۰۳: جہاد کی نیت سے گھوڑا رکھنے کی فضیلت کے بارے میں
۸۳۴	۱۱۳۷: گھوڑوں کی فضیلت کے بارے میں	۸۲۴	۱۱۰۴: اللہ کے راستے میں تیرا اندازی کی فضیلت کے بارے میں
	۱۱۳۸: پسندیدہ گھوڑوں کے بارے میں		۱۱۰۵: جہاد میں پہرہ دینے کی فضیلت کے بارے میں
۸۳۵	۱۱۳۹: ناپسندیدہ گھوڑوں کے بارے میں	۸۲۵	۱۱۰۶: شہید کے ثواب کے بارے میں
	۱۱۴۰: گھڑ دوڑ کے بارے میں	۸۲۶	۱۱۰۷: اللہ تعالیٰ کے نزدیک شہداء کی فضیلت کے بارے میں
۸۳۶	۱۱۴۱: گھوڑی پر گدھا چھوڑنے کی کراہت کے بارے میں	۸۲۷	۱۱۰۸: سمندر کے راستے جہاد کرنا
	۱۱۴۲: فقراء مسکین سے دعائے خیر کرنا	۸۲۸	۱۱۰۹: اس کے بارے میں جو ریا کاری یا دنیا کیلئے جہاد کرے
	۱۱۴۳: گھوڑوں کے گلے میں گھنٹیاں لٹکانے کے بارے میں		۱۱۱۰: جہاد میں صبح و شام چلنے کی فضیلت کے بارے میں
۸۳۷	۱۱۴۴: جنگ کا امیر مقرر کرنا	۸۲۹	۱۱۱۱: بہترین لوگ کون ہیں
	۱۱۴۵: امام کے بارے میں	۸۳۰	۱۱۱۲: شہادت کی دعائیں لگنا
۸۳۸	۱۱۴۶: امام کی اطاعت کے بارے میں		۱۱۱۳: مجاہد، مکاتب اور نکاح کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت
	۱۱۴۷: اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت جائز نہیں	۸۳۱	۱۱۱۴: جہاد میں زخمی ہونے کی فضیلت کے بارے میں
۸۳۹	۱۱۴۸: جانوروں کو لڑانے اور چہرہ داغنا		۱۱۱۵: کون سا عمل افضل ہے
	۱۱۴۹: بلوغ کی حد اور مال غنیمت میں حصہ دینا	۸۳۲	۱۱۱۶: باب
۸۵۰	۱۱۵۰: شہید کے قرض کے بارے میں		۱۱۱۷: اس کے بارے میں کہ کون سا آدمی افضل ہے
۸۵۱	۱۱۵۱: شہداء کی تدفین کے بارے میں		۱۱۱۸: باب
	۱۱۵۲: مشورے کے بارے میں	۸۳۶	جہاد کے باب
	۱۱۵۳: کافر قیدی کی لاش فدیہ لے کر ندی جائے		۱۱۱۹: اہل عذر کو جہاد میں عدم شرکت کی اجازت کے متعلق
۸۵۲	۱۱۵۴: جہاد سے فرار کے بارے میں		۱۱۲۰: اس کے بارے میں جو والدین کو چھوڑ کر جہاد میں جائے
۸۵۳	۱۱۵۵: سفر سے واپس آنے والے کا استقبال کرنا	۸۳۷	۱۱۲۱: ایک شخص کو بطور لشکر بھیجنا
	۱۱۵۶: مال فقی کے بارے میں		۱۱۲۲: اکیلے سفر کرنے کی کراہت کے بارے میں
۸۵۴	البواب لباس		۱۱۲۳: جنگ میں جھوٹ اور فریب کی اجازت کے بارے میں
	۱۱۵۷: مردوں کیلئے ریشم اور سونا حرام ہے	۸۳۸	۱۱۲۴: غزوات نبوی کی تعداد کے بارے میں
	۱۱۵۸: ریشمی کپڑے لڑائی میں پہننے کے بیان میں		۱۱۲۵: جنگ میں صف بندی اور ترتیب کے بارے میں
۸۵۵	باب	۸۳۹	۱۱۲۶: لڑائی کے وقت دعاء کرنا
	۱۱۶۰: مردوں کے لئے سرخ کپڑا پہننے کی اجازت کے بارے میں		۱۱۲۷: لشکر کے چھوٹے جھنڈوں کے بارے میں
	۱۱۶۱: مردوں کیلئے کسم سے رنگے ہوئے کپڑے پہننا مکروہ ہے		۱۱۲۸: بڑے جھنڈوں کے بارے میں

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۸۷۶	باب ۱۱۹۸: یاب	۸۵۶	۱۱۶۲: پوشین پہننے کے بارے میں
۸۷۷	ابواب طعام	۸۵۷	۱۱۶۳: دباغت کے بعد مردار جانور کی کھال کے بارے میں
	نبی اکرم ﷺ کھانا کس چیز پر رکھ کر کھاتے تھے	۸۵۸	۱۱۶۴: کپڑا رانٹوں سے نیچے رکھنے کی ممانعت کے بارے میں
	خرگوش کھانا		۱۱۶۵: عورتوں کے دامن کی لمبائی کے بارے میں
۸۷۸	۱۲۰۱: گوہ کھانے کے بارے میں	۸۵۹	۱۱۶۶: اون کا لباس پہننا
	باب ۱۲۰۲: بھگت کھانا	۸۶۰	۱۱۶۷: سیاہ عمامہ کے بارے میں
۸۷۹	۱۲۰۳: گھوڑوں کا گوشت کھانا		۱۱۶۸: سونے کی انگلی پہننا منع ہے
	۱۲۰۴: پالتو گدھوں کے گوشت کے متعلق	۸۶۱	۱۱۶۹: چاندی کی انگلی کے بارے میں
۸۸۰	۱۲۰۵: کفار کے برتنوں میں کھانا کھانا		۱۱۷۰: چاندی کے کھینا
۸۸۱	۱۲۰۶: اگر چوہا گھی میں گر کر مر جائے تو اس کا حکم		۱۱۷۱: دامن ہاتھ میں انگلی پہننے کے بارے میں
۸۸۲	۱۲۰۷: بائیں ہاتھ سے کھانے پینے کی ممانعت کے بارے میں	۸۶۲	۱۱۷۲: انگلی پر کچھ نقش کرانا
	انگلیاں چاٹنا	۸۶۳	۱۱۷۳: تصویر کے بارے میں
	۱۲۰۹: گر جانے والے لقمے کے بارے میں		۱۱۷۴: تصویر بنانے والوں کے بارے میں
۸۸۳	۱۲۱۰: کھانے کے درمیان سے کھانا کھانے کی کراہت کے متعلق	۸۶۴	۱۱۷۵: خضاب کے بارے میں
	۱۲۱۱: لہسن اور پیاز کھانے کی کراہت کے بارے میں		۱۱۷۶: لمبے بال رکھنا
۸۸۴	۱۲۱۲: پکا ہوا لہسن کھانے کی اجازت کے متعلق	۸۶۵	۱۱۷۷: روزانہ کھانے کرنے کی ممانعت کے بارے میں
	۱۲۱۳: سوتے وقت برتنوں کو ڈھکنے اور چراغ و آگ بجھا کر سونے کے متعلق		۱۱۷۸: سرمہ لگانا
۸۸۵	۱۲۱۴: دودھ بھجوریں ایک ساتھ کھانے کی کراہت کے بارے میں	۸۶۶	۱۱۷۹: صماء اور ایک کپڑے میں احتباء کی ممانعت کے بارے میں
۸۸۶	۱۲۱۵: کھجور کی فضیلت کے بارے میں	۸۶۷	۱۱۸۰: مصنوعی بال جوڑنا
	۱۲۱۶: کھانا کھانے کے بعد اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا		۱۱۸۱: ریشمی زین پوشی کی ممانعت کے متعلق
	۱۲۱۷: کوڑھی کے ساتھ کھانا کھانا	۸۶۸	۱۱۸۲: نبی اکرم ﷺ کے بستر مبارک کے بارے میں
۸۸۷	۱۲۱۸: مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے	۸۶۹	۱۱۸۳: قمیص کے بارے میں
	۱۲۱۹: ایک شخص کا کھانا دوسروں کیلئے کافی ہوتا ہے		۱۱۸۴: نیا کپڑا پہننے وقت کیا کہے
۸۸۹	۱۲۲۰: مٹی کھانا	۸۷۰	۱۱۸۵: جہہ پہننا
	۱۲۲۱: جلالہ کے دودھ اور گوشت کا حکم		۱۱۸۶: دانٹوں پر سونا چھانا
۸۹۰	۱۲۲۲: مرغی کھانا	۸۷۱	۱۱۸۷: درندوں کی کھال استعمال کرنا
	۱۲۲۳: سرخاب کا گوشت کھانا		۱۱۸۸: نبی اکرم ﷺ کے نعلین مبارک کے بارے میں
۸۹۱	۱۲۲۴: بھنا ہوا گوشت کھانا	۸۷۲	۱۱۸۹: ایک جوتا پہن کر چلنا مکروہ ہے
	۱۲۲۵: نکیہ لگا کر کھانے کی کراہت کے متعلق		۱۱۹۰: ایک جوتا پہن کر چلنے کی اجازت کے متعلق
	۱۲۲۶: نبی اکرم ﷺ کا میٹھی چیز اور شہد کو پسند کرنا	۸۷۳	۱۱۹۱: پہلے کس پاؤں میں جوتا پہننے
	۱۲۲۷: شور باز یا دہ کرنا	۸۷۴	۱۱۹۲: کپڑوں میں بیوند لگانا
	۱۲۲۸: شہید کی فضیلت کے بارے میں	۸۷۵	۱۱۹۳: باب ۱۱۹۳ تا ۱۱۹۵
۸۹۲	۱۲۲۹: گوشت نوح کر کھانا		۱۱۹۶: لوہے اور پتیل کی انگلی کے بارے میں
			۱۱۹۷: ریشمی کپڑا پہننے کی ممانعت کے متعلق

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۹۱۱	۱۴۶۰: برتن میں سانس لینا مکروہ ہے	۸۹۳	۱۴۳۰: چھری سے گوشت کاٹ کر کھانے کی اجازت کے متعلق
	۱۴۶۱: مشکیزہ (وغیرہ) اوندھا کر کے پانی پینا منع ہے		۱۴۳۱: نبی اکرم ﷺ کو کونسا گوشت پسند تھا
	۱۴۶۲: اس کی اجازت کے بارے میں	۸۹۴	۱۴۳۲: سر کر کے بارے میں
۹۱۲	۱۴۶۳: واسطے ہاتھ والے پہلے پینے کے زیادہ مستحق ہیں	۸۹۵	۱۴۳۳: تریز کو ترہجور کے ساتھ کھانا
	۱۴۶۴: پلانے والا آخر میں پئے		۱۴۳۴: گزلی کو گجور کے ساتھ ملا کر کھانا
	۱۴۶۵: مشروبات میں سے کونسا شروب نبی اکرم ﷺ کو زیادہ پسند تھا	۸۹۶	۱۴۳۵: اونٹوں کا پیہ شاب پینا
۹۱۳	۱۴۶۶: مائیں باپ سے حسن سلوک کے متعلق		۱۴۳۶: کھانا کھانے سے پہلے اور بعد وضو کرنا
	۱۴۶۷: بلا عنوان	۸۹۷	۱۴۳۷: کھانے سے پہلے وضو نہ کرنا
۹۱۵	۱۴۶۸: والدین کی رضامندی کی فضیلت کے متعلق		۱۴۳۸: کدو کھانا
۹۱۶	۱۴۶۹: والدین کی نافرمانی کے متعلق	۸۹۸	۱۴۳۹: زیتون کا تیل کھانا
	۱۴۷۰: والد کے دوست کی عزت کرنا		۱۴۴۰: باندی یا غلام کے ساتھ کھانا کھانا
۹۱۷	۱۴۷۱: خالہ کے ساتھ نیکی کرنا	۸۹۹	۱۴۴۱: کھانا کھلانے کی فضیلت کے بارے میں
	۱۴۷۲: والدین کی دعا کے بارے میں		۱۴۴۲: رات کے کھانے کی فضیلت کے متعلق
۹۱۸	۱۴۷۳: والدین کے حق کے بارے میں	۹۰۰	۱۴۴۳: کھانے پر بسم اللہ پڑھنا
	۱۴۷۴: قطع رحمی کے بارے میں	۹۰۱	۱۴۴۴: چکنے ہاتھ دھوئے بغیر سونا مکروہ ہے
	۱۴۷۵: صلہ رحمی کے بارے میں	۹۰۲	پینے کی اشیاء کے ابواب
۹۱۹	۱۴۷۶: اولاد کی محبت کے بارے میں		۱۴۴۵: شراب پینے والے کے بارے میں
	۱۴۷۷: اولاد پر شفقت کرنا	۹۰۳	۱۴۴۶: ہرنشہ اور چیز حرام ہے
۹۲۰	۱۴۷۸: لڑکیوں پر خرچ کرنا		۱۴۴۷: جس چیز کی بہت سی مقدار نشہ دے اس کا تھوڑا سا استعمال بھی حرام ہے
۹۲۱	۱۴۷۹: یتیم پر رحم کرنا اور اس کی کفالت کرنا	۹۰۴	۱۴۴۸: مشکوں میں نبیذ بنانا
۹۲۲	۱۴۸۰: بچوں پر رحم کرنا		۱۴۴۹: کدو کے خول، ہمبر روٹی گھڑے اور گزلی (گجوری) کے برتن میں نبیذ بنانے کی ممانعت کے متعلق
۹۲۳	۱۴۸۱: لوگوں پر رحم کرنا	۹۰۵	۱۴۵۰: برتنوں میں نبیذ بنانے کی اجازت کے بارے میں
۹۲۴	۱۴۸۲: نصیحت کے بارے میں		۱۴۵۱: مشک میں نبیذ بنانا
	۱۴۸۳: مسلمان کی مسلمان پر شفقت کے متعلق	۹۰۶	۱۴۵۲: ان دانوں کے بارے میں جن سے شراب بنتی ہے
۹۲۵	۱۴۸۴: مسلمان کی پردہ پوشی کے بارے میں	۹۰۷	۱۴۵۳: کچی پکی گجوروں کو ملا کر نبیذ بنانا
	۱۴۸۵: مسلمان سے مصیبت دور کرنا		۱۴۵۴: سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے کی ممانعت کے متعلق
۹۲۶	۱۴۸۶: ترک ملاقات کی ممانعت کے متعلق		۱۴۵۵: کھڑے ہو کر پینے کی ممانعت کے بارے میں
	۱۴۸۷: مسلمان بھائی کی غم خواری کے متعلق	۹۰۸	۱۴۵۶: کھڑے ہو کر پینے کی اجازت کے بارے میں
۹۲۷	۱۴۸۸: غیبت کے بارے میں	۹۰۹	۱۴۵۷: برتن میں سانس لینا
	۱۴۸۹: حد کے بارے میں		۱۴۵۸: دوبار سانس لے کر پانی پینے کے بارے میں متعلق
۹۲۸	۱۴۹۰: آپس میں بغض رکھنے کی برائی میں	۹۱۰	۱۴۵۹: پینے کی چیز میں بھونکیں مارنا منع ہے
	۱۴۹۱: آپس میں صلہ کرنا		

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۹۴۹	۱۳۲۶: اچھے اخلاق کے بارے میں	۹۲۹	۱۲۹۲: خیانت اور دھوکہ کے متعلق
	۱۳۲۷: احسان اور معاف کرنا		۱۲۹۳: بڑی کے حقوق کے بارے میں
۹۵۰	۱۳۲۸: بھائیوں سے ملاقات کے متعلق	۹۳۰	۱۲۹۴: خادم سے اچھا سلوک کرنا
	۱۳۲۹: حیا کے بارے میں	۹۳۱	۱۲۹۵: خادموں کو مارنے اور گالی دینے کی ممانعت کے بارے میں
۹۵۱	۱۳۳۰: آہستگی اور عجلت کے بارے میں		۱۲۹۶: خادم کو ادب سکھانا
	۱۳۳۱: نرمی کے بارے میں	۹۳۲	۱۲۹۷: خادم کو معاف کر دینا
۹۵۲	۱۳۳۲: مظلوم کی دعا کے بارے میں		۱۲۹۸: اولاد کو ادب سکھانا
	۱۳۳۳: اخلاق نبوی ﷺ کے بارے میں	۹۳۳	۱۲۹۹: ہدیہ قبول کرنے اور اس کے بدلے میں کچھ دینا
۹۵۳	۱۳۳۴: حسن وفا کے بارے میں		۱۳۰۰: محسن کا شکر یہ ادا کرنا
۹۵۴	۱۳۳۵: بلند اخلاق کے بارے میں	۹۳۴	۱۳۰۱: نیک کاموں کے متعلق
	۱۳۳۶: لعن و طعن کے بارے میں		۱۳۰۲: عاریت دینا
۹۵۵	۱۳۳۷: غصہ کی زیادتی کے بارے میں	۹۳۵	۱۳۰۳: راستہ میں سے تکلیف دہ چیز ہٹانا
۹۵۶	۱۳۳۸: بڑوں کی تعظیم کے بارے میں		۱۳۰۴: مجالس امانت کے ساتھ ہیں
	۱۳۳۹: ملاقات ترک کرنے والوں کے متعلق		۱۳۰۵: سخاوت کے بارے میں
	۱۳۴۰: صبر کے بارے میں	۹۳۶	۱۳۰۶: بخل کے بارے میں
۹۵۷	۱۳۴۱: ہر ایک کے منہ پر اس کی طرف فداہی کرنے والے کے متعلق	۹۳۷	۱۳۰۷: اہل و عیال پر خرچ کرنا
	۱۳۴۲: چغل خوری کرنے والے کے متعلق		۱۳۰۸: مہمان نوازی کے بارے میں
	۱۳۴۳: کم گوئی کے بارے میں	۹۳۸	۱۳۰۹: قیموں اور بیواؤں کی خبر گیری کے بارے میں
	۱۳۴۴: بعض بیان میں جادو ہے	۹۳۹	۱۳۱۰: کشادہ پیشانی اور ریشاش چہرے سے ملنا
۹۵۸	۱۳۴۵: تواضع کے بارے میں		۱۳۱۱: سچ اور جھوٹ کے بارے میں
	۱۳۴۶: ظلم کے بارے میں	۹۴۰	۱۳۱۲: بے حیائی کے بارے میں
۹۵۹	۱۳۴۷: نعمت میں عیب جوئی ترک کرنا	۹۴۱	۱۳۱۳: لعنت بھیجنا
	۱۳۴۸: مؤمن کی تعظیم کے بارے میں		۱۳۱۴: نسب کی تعظیم کے بارے میں
۹۶۰	۱۳۴۹: تجربے کے بارے میں	۹۴۲	۱۳۱۵: اپنے بھائی کیلئے پس پشت دعا کرنا
	۱۳۵۰: جو چیز اپنے پاس نہ ہو اس پر فخر کرنا		۱۳۱۶: گالی دینا
	۱۳۵۱: احسان کے بدلے تعریف کرنا	۹۴۳	۱۳۱۷: اچھی بات کہنا
۹۶۲	۱۳۵۲: طب کے ابواب		۱۳۱۸: نیک غلام کی فضیلت کے بارے میں
	۱۳۵۳: پرہیز کرنا	۹۴۴	۱۳۱۹: لوگوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا
۹۶۳	۱۳۵۴: دواء اور اس کی فضیلت کے متعلق		۱۳۲۰: بدگمانی کے بارے میں
	۱۳۵۵: مریض کو کیا کھلایا جائے		۱۳۲۱: مزاح کے بارے میں
۹۶۴	۱۳۵۶: مریض کو کھانے پینے پر مجبور نہ کیا جائے	۹۴۵	۱۳۲۲: جھگڑے کے بارے میں
	۱۳۵۷: کلونجی کے بارے میں	۹۴۶	۱۳۲۳: حسن سلوک کے بارے میں
۹۶۵	۱۳۵۸: اونٹوں کا پیشاب پینا		۱۳۲۴: محبت اور بغض میں میانہ روی اختیار کرنا
	۱۳۵۹: اس کے بارے میں جس نے ذہر کھا کر خودکشی کی	۹۴۷	۱۳۲۵: تکبر کے بارے میں

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۹۸۴	۱۳۹۱: بہنوں کی میراث کے بارے میں	۹۶۶	۱۳۵۹: نشہ آور چیز سے علاج کرنا منع ہے
	۱۳۹۲: عصبہ کی میراث کے بارے میں		۱۳۶۰: ناک میں دوائی ڈالنا
۹۸۵	۱۳۹۳: دادا کی میراث کے بارے میں	۹۶۷	۱۳۶۱: داغ لگانے کی ممانعت کے متعلق
	۱۳۹۴: دادی، مائی کی میراث کے متعلق		۱۳۶۲: داغ لگانے کی اجازت کے متعلق
	۱۳۹۵: باپ کی موجودگی میں دادی کی میراث کے بارے میں	۹۶۸	۱۳۶۳: بچنے لگانا
۹۸۶		۹۶۹	۱۳۶۴: مہندی سے علاج کرنا
	۱۳۹۶: ماموں کی میراث کے بارے میں		۱۳۶۵: تعویذ اور جھاڑ پھونک کی ممانعت کے بارے میں
	۱۳۹۷: جو آدمی اس حالت میں فوت ہو کہ اس کا کوئی وارث نہ ہو		۱۳۶۶: تعویذ اور دم وغیرہ کی اجازت کے بارے میں
۹۸۷		۹۷۰	۱۳۶۷: معوذتین کے ساتھ جھاڑ پھونک کرنا
	۱۳۹۸: آزاد کردہ غلام کو میراث دینا		۱۳۶۸: نظر بد سے جھاڑ پھونک کے متعلق
۹۸۸	۱۳۹۹: مسلمان اور کافر کے درمیان کوئی میراث نہیں	۹۷۱	۱۳۶۹: نظر لگ جانا حق ہے اور اس کیلئے غسل کرنا
۹۸۹	۱۴۰۰: قاتل کی میراث باطل ہے	۹۷۲	۱۳۷۰: تعویذ پر اجرت لینا
	۱۴۰۱: شوہر کی وراثت سے بیوی کو حصہ دینا		۱۳۷۱: جھاڑ پھونک اور ادویات کے متعلق
	۱۴۰۲: میراث داروں کیلئے اور دیت عصبہ کے ذمہ ہے	۹۷۳	۱۳۷۲: کھمبی اور بچہ (عمدہ کجور) کے متعلق
۹۹۰	۱۴۰۳: اس شخص کے بارے میں جو کسی کے ہاتھ پر مسلمان ہو	۹۷۵	۱۳۷۳: کاہن کی اجرت
۹۹۱	۱۴۰۴: ولہاء کا کون وارث ہوگا		۱۳۷۴: گلے میں تعویذ لگانا
۹۹۲	۱۴۰۵: وصیتوں کے متعلق ابواب	۹۷۶	۱۳۷۵: بخار کو پانی سے ٹھنڈا کرنا
	۱۴۰۶: تہائی مال کی وصیت کے بارے میں		۱۳۷۶: بچے کو دودھ پلانے کی حالت میں بیوی سے جماع کرنا
۹۹۳	۱۴۰۷: وصیت کی ترغیب کے بارے میں		۱۳۷۷: نمونیہ کے علاج کے بارے میں
	۱۴۰۸: رسول اللہ ﷺ نے وصیت نہیں کی	۹۷۷	۱۳۷۸: باب
۹۹۴	۱۴۰۹: وارث کیلئے وصیت نہیں		۱۳۷۹: سنہ کے بارے میں
۹۹۵	۱۴۱۰: قرض وصیت سے پہلے ادا کیا جائے		۱۳۸۰: شہد کے بارے میں
	۱۴۱۱: موت کے وقت صدقہ کرنے یا غلام آزاد کرنا	۹۷۸	۱۳۸۱: باب
۹۹۶	۱۴۱۲: ولہاء اور عصبہ کے متعلق ابواب		۱۳۸۲: باب
۹۹۷	۱۴۱۳: ولہاء آزاد کرنے والے کا حق ہے		۱۳۸۳: راہ سے زخم کا علاج کرنا
	۱۴۱۴: ولہاء کو بچنے اور عصبہ کرنے کی ممانعت کے متعلق	۹۸۰	۱۳۸۴: باب
	۱۴۱۵: باپ اور آزاد کرنے والے کے علاوہ کسی کو باپ یا آزاد کرنے والا کہنا	۹۸۱	ابواب فرائض
۹۹۸	۱۴۱۶: باپ کا اولاد سے انکار کرنا		۱۳۸۵: جس نے مال چھوڑا وہ وارثوں کیلئے ہے
	۱۴۱۷: قیافہ شناسی کے بارے میں	۹۸۲	۱۳۸۶: فرائض کی تعلیم کے بارے میں
۹۹۹	۱۴۱۸: آنحضرت ﷺ کا ہدیہ دینے پر رغبت دلانا		۱۳۸۷: لڑکیوں کی میراث کے بارے میں
	۱۴۱۹: ہدیہ یا عصبہ دینے کے بعد واپس لینے کی کراہت کے متعلق	۹۸۳	۱۳۸۸: بیٹی کے ساتھ پوتیوں کی میراث کے بارے میں
۱۰۰۰			۱۳۸۹: سگے بھائیوں کی میراث کے بارے میں
			۱۳۹۰: بیٹوں اور بیٹیوں کی میراث کے متعلق

أَبْوَابُ الدِّيَّاتِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَبْوَابُ دِيَّتِ

جو رسول اللہ ﷺ سے منقول ہیں

۹۳۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي الدِّيَّةِ

۹۳۸: باب دیت

كَمْ هِيَ مِنَ الْأَبْلِ

میں کتنے اونٹ دئے جائیں

۱۴۰۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ الْكُوفِيُّ ثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ خَشْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دِيَةِ الْخَطَا عِشْرِينَ بَنَتَ مَخَاضٍ وَعِشْرِينَ بَنَى مَخَاضٍ ذُكُورًا وَعِشْرِينَ بَنَتَ لَبُونٍ وَعِشْرِينَ جَذَعَةً وَعِشْرِينَ حَقَّةً.

۱۴۰۷: حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرَّفَاعِيُّ ثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ وَأَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةٍ نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَحَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مَوْقُوفًا وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَأَسْحَقَ وَقَدْ أَجْمَعَ أَهْلُ الْعِلْمِ عَلَى أَنَّ الدِّيَّةَ تُؤْخَذُ فِي ثَلَاثِ سِنِينَ فِي كُلِّ سَنَةٍ ثَلَاثُ الدِّيَّةِ وَرَأَوْنَا دِيَةَ الْخَطَا عَلَى الْعَاقِلَةِ فَرَأَى بَعْضُهُمْ أَنَّ الْعَاقِلَةَ قَرَابَةُ الرَّجُلِ مِنْ قَبْلِ أَبِيهِ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّمَا الرِّبَةُ عَلَى الرِّجَالِ دُونَ النِّسَاءِ وَالصَّبِيَّانِ مِنَ الْعَصَبَةِ وَيُحْمَلُ وَكُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ رُبْعُ دِينَارٍ وَقَدْ قَالَ بَعْضُهُمْ إِلَى نِصْفِ دِينَارٍ فَإِنْ تَمَّتْ

۱۴۰۶: حضرت خشف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل خطاء کی دیت میں بیس اونٹ اور بیس اونٹیاں ایک سالہ، بیس اونٹ دو سالہ، بیس اونٹ تین سالہ اور بیس اونٹ چار سالہ (کل ایک سواونٹ) دیت مقرر فرمائی۔

۱۴۰۷: روایت کی ابن ابی زائدہ نے اور ابو خالد احمر نے حجاج بن ارطاة سے اسی کے مثل۔ اس باب میں عبد اللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے ابن مسعود کی حدیث کو ہم صرف اسی سند سے مرفوع جانتے ہیں۔ یہ حدیث حضرت ابن مسعود سے موقوفاً بھی مروی ہے بعض اہل علم اسی طرف گئے ہیں۔ امام احمد اور اسلم کا یہی قول ہے۔ اہل علم کا اسی پر اجماع ہے کہ دیت تین سالوں میں ہر سال ایک تہائی کے حساب سے لی جائے۔ وہ کہتے ہیں کہ قتل خطاء کی دیت عاقلہ پر ہے۔ بعض علماء کے نزدیک عاقلہ سے مرد کی طرف سے رشتہ دار مراد ہیں۔ امام شافعی اور امام مالک کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ دیت عصبہ مردوں پر ہے۔ عورتوں پر نہیں۔ پھر ان میں سے ہر ایک ربع دینار ادا کرے۔ بعض کہتے ہیں کہ نصف دینار ادا کرے۔ اگر دیت پوری ہو جائے تو ٹھیک ورنہ باقی دیت

ان کے قریبی قبائل میں سے قریب ترین قبیلے پر زخم کی جائے۔

۱۳۰۸: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کسی شخص نے کسی کو عمدہ قتل کیا تو اسے مقتول کے وارثوں کے حوالے کر دیا جائے۔ اگر وہ چاہیں تو اسے قتل کر دیں اور اگر چاہیں تو دیت لے لیں اور دیت میں انہیں تیس، تین سالہ تیس، چار سالہ اور چالیس حاملہ اونٹیاں دینی پڑیں گی اور اگر صلح کر لیں تو وہی کچھ ہے جس پر صلح کر لیں اور یہ دیت عاقلہ پر سخت ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۹۳۹: باب دیت

کتنے دراہم سے ادا کی جائے

۱۳۰۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہ ہزار درہم دیت مقرر کی۔

۱۳۱۰: ہم سے روایت کی سعید بن عبد الرحمن مخزومی نے انہوں نے کہا ہم سے روایت کی سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمر و بن دینار سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کی مانند اور اس میں ابن عباسؓ کا ذکر نہیں کیا۔ ابن عیینہ کی حدیث میں اس سے زائد الفاظ ہیں۔ محمد بن مسلم کے علاوہ کسی اور نے ابن عباسؓ سے یہ حدیث نقل نہیں کی۔ بعض اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے۔ امام احمد اور اسحاقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض علماء کہتے ہیں دیت دس ہزار درہم ہے۔ سفیان ثوریؒ اور اہل کوفہ کا بھی یہی قول ہے۔ امام شافعیؒ کہتے ہیں کہ دیت صرف اونٹوں سے دی جاتی ہے اور ان کی تعداد سو اونٹ ہے۔

۹۴۰: باب ایسے زخم کی دیت

الدِّيَةُ وَالْأَنْظَرُ إِلَى أَقْرَبِ الْقِبَالِ مِنْهُمْ فَأَلْزَمُوا ذَلِكَ.

۱۳۰۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ قَنَا حَبَّانُ قَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ قَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى عَنْ عُمَرَ وَبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ مُعَمَّدًا أَدْفَعْ إِلَى أَوْلِيَاءِ الْمَقْتُولِ فَإِنْ شَاءَ وَأَقْتُلُوا وَإِنْ شَاءَ وَاتَّخَذُوا الدِّيَةَ وَهِيَ ثَلَاثُونَ حَقَّةً وَثَلَاثُونَ جَذَعَةً وَأَرْبَعُونَ خِلْفَةً وَمَا صَلَحُوا عَلَيْهِ فَهُوَ لَهُمْ وَذَلِكَ لِتَشْدِيدِ الْعَقْلِ حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ وَحَدِيثُ حَسَنٍ غَرِيبٌ.

۹۳۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي الدِّيَةِ

كَمْ هِيَ مِنَ الدَّرَاهِمِ

۱۳۰۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَنَا مُعَاذُ بْنُ هَانِيٍّ قَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ هُوَ لَطَّالْفِيُّ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ جَعَلَ الدِّيَةَ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا.

۱۳۱۰: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ قَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ وَابْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ كَلَامٌ أَكْثَرُ مِنْ هَذَا وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا يَذْكُرُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ غَيْرَ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَاسْحَقَ وَرَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الدِّيَةَ عَشْرَةَ أَلْفٍ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ لَا أَعْرِفُ الدِّيَةَ إِلَّا مِنَ الْإِبِلِ وَهِيَ مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ.

۹۴۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي

جن میں ہڈی ظاہر ہو جائے

۱۳۱۱: حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسے زخم جن میں ہڈی ظاہر ہو جائے۔ پانچ پانچ اونٹ دیت ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق کا یہی قول ہے کہ ایسے زخموں میں پانچ اونٹ دیت ہے۔

۹۴۱: باب انگلیوں کی دیت

۱۳۱۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاتھوں اور پیروں کی انگلیوں کی دیت برابر ہے ایک انگلی کی دیت دس اونٹ ہیں۔ اس باب میں حضرت ابو موسیٰ اور عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی روایات منقول ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ بعض اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق کا یہی قول ہے۔

۱۳۱۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اور یہ یعنی انگوٹھا اور چھوٹی انگلی دیت میں برابر ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۴۲: باب (دیت) معاف کر دینا

۱۳۱۴: ابوسفر کہتے ہیں کہ قریش کے ایک آدمی نے ایک انصاری کا دانت توڑ دیا۔ اس نے حضرت معاویہؓ کے سامنے یہ معاملہ پیش کیا اور کہا کہ اے امیر المؤمنین اس نے میرا دانت اکھاڑ دیا ہے۔ حضرت معاویہؓ نے فرمایا ہم تمہیں راضی کر دیں گے۔ اس پر دوسرے آدمی نے منت سماجت شروع کر دی یہاں تک کہ معاویہؓ تک آ گئے۔ حضرت معاویہؓ نے فرمایا تم جانو اور تمہارا ساتھی

المَوْضِحَة

۱۳۱۱: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمِ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْمَوَاضِحِ خُمْسُ خُمْسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ سَفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَاسْتَحَقَّ أَنْ فِي الْمَوْضِحَةِ خُمْسًا مِنَ الْإِبِلِ .

۹۴۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي دِيَةِ الْأَصَابِعِ

۱۳۱۲: حَدَّثَنَا أَبُو عَمَارٍ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ الْحُسَيْنِ ابْنِ وَاقِدٍ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَةُ أَصَابِعِ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ سَوَاءٌ عَشْرَةٌ مِنَ الْإِبِلِ لِكُلِّ أَصْبَعٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي مُوسَى وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَحَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ سَفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَاسْتَحَقَّ .

۱۳۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ جَفَّارٍ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ هَذِهِ وَهَذِهِ سَوَاءٌ يَعْنِي الْخِنْصَرَ وَالْإِبْهَامَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۹۴۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعُقُورِ

۱۳۱۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ ثَنَا أَبُو السَّفَرِ قَالَ دَقَّ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ سِنَّ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَاسْتَعْدَى عَلَيْهِ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ لِمُعَاوِيَةَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ هَذَا دَقَّ سِنِّي فَقَالَ مُعَاوِيَةُ إِنَّا سَتَرُضْنِكَ وَالْحَ أَلَا خَرُّ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَأَبْرَمَهُ فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ شَانِكَ

جانے۔ ابودرداءؓ بھی اس وقت بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ اگر کسی شخص کو اس کے جسم میں کوئی زخم وغیرہ آجائے اور وہ زخم دینے والے کو معاف کر دے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس کا ایک درجہ بلند فرماتے اور ایک گناہ بخش دیتے ہیں۔ انصاری نے کہا کیا آپؐ نے یہ رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ فرمایا ہاں میرے ان کانوں نے سنا اور دل نے محفوظ کر لیا۔ انصاری نے کہا میں اسے معاف کرتا ہوں۔ حضرت معاویہؓ نے فرمایا اب کوئی حرج نہیں لیکن میں تمہیں محروم نہیں رکھوں گا۔ پھر اسے کچھ مال دینے کا حکم دیا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ ہمیں ابوسفر کے ابو درداءؓ سے سماع کا علم نہیں۔ ابوسفر کا نام سعید بن احمد ہے۔ انہیں ابن یحمد ثوری بھی کہا جاتا ہے۔

۹۴۳: باب جس کا

سر پتھر سے کچل دیا گیا ہو

۱۴۱۵: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک لڑکی کہیں جانے کے لیے نکلی اس نے چاندی کا زیور پہنا ہوا تھا۔ ایک یہودی نے اسے پکڑ لیا اور اس کا سر پتھر سے کچل دیا اور زیور اتار لیا۔ انسؓ فرماتے ہیں کہ ابھی اس میں تھوڑی سی جان باقی تھی کہ لوگ پہنچ گئے اور اس عورت کو نبی اکرم ﷺ کے پاس لئے آئے۔ آپ ﷺ نے پوچھا تمہیں کس نے قتل کیا، کیا فلاں نے قتل کیا۔ اس نے اشارہ کیا کہ نہیں۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ نے اس یہودی کا نام لیا تو اس عورت نے سر سے اشارہ کر دیا کہ ہاں۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ وہ یہودی پکڑا گیا اور اس نے اعتراف کر لیا۔ پس نبی اکرم ﷺ نے اس یہودی کا سر پتھر سے کچلنے کا حکم دیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ امام احمد اور اسحقؒ کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ قصاص صرف تلوار ہی سے لیا جائے۔

بِصَاحِبِكَ وَأَبُو الدَّرْدَاءِ جَالِسٌ عِنْدَهُ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ رَجُلٍ يُصَابُ بِشَيْءٍ فِي جَسَدِهِ فَتَتَصَدَّقَ بِهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهِ دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهِ خَطِيئَةٌ فَقَالَ أَلَا نُنْصَرِي أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُهُ أَذْنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي قَالَ فَإِنِّي أَذْرُهَا لَهُ قَالَ مُعَاوِيَةُ لَا جَرَمَ لَا أُخَيِّبُكَ فَأَمَرَ لَهُ بِمَالٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَلَا أَعْرِفُ لِأَبِي السَّفَرِ سَمَاعًا مِنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَأَبُو السَّفَرِ اسْمُهُ سَعِيدُ بْنُ أَحْمَدَ وَيُقَالُ ابْنُ يُحْمَدَ الثَّوْرِيُّ.

۹۴۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ رُضِخَ

رَأْسُهُ بِصَخْرَةٍ

۱۴۱۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَرَجْتُ جَارِيَةً عَلَيْهَا أَوْصَاحٌ فَأَخَذَهَا يَهُودِيٌّ فَرَضَخَ رَأْسَهَا وَأَخَذَ مَا عَلَيْهَا مِنَ الْخَلْيِ قَالَ فَأَذْرَكْتُ وَبِهَارَمَقُ فَأَتَى بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ قَتَلَكَ أَفْلَانٌ فَقَالَتْ بَرَأْسَهَا لَا قَالَ أَفْلَانٌ حَتَّى سَمِعْتُ الْيَهُودِيَّ فَقَالَتْ بَرَأْسَهَا نَعَمْ قَالَ فَأَخَذَ فَأَعْتَرَفَ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُضِخَ رَأْسُهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَاسْحَقَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا قَوْلَ إِلَّا بِالسَّيْفِ.

باب مومن کے قتل پر عذاب کی شدت

۱۴۱۶: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک پوری دنیا کا ختم ہو جانا ایک مسلمان مرد کے قتل ہو جانے سے سہل ہے۔

۱۴۱۷: ہم سے روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے کہا ہم سے روایت کی محمد بن جعفر نے انہوں نے کہا ہم سے روایت کی محمد بن شعبہ نے انہوں نے یعلیٰ بن عطاء سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرو سے اسی کی مانند غیر مرفوع روایت نقل کی۔ یہ حدیث ابن عدی کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت سعد، ابن عباس، ابوسعید، ابو ہریرہ، عقبہ بن عامر، اور بریدہ سے بھی روایات منقول ہیں۔ سفیان ثوری، یعلیٰ بن عطاء سے عبد اللہ بن عمرو بن عاص کی حدیث اسی طرح موقوفاً نقل کرتے ہیں۔ اور یہ مرفوع حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

باب خون کے فیصلے

۱۴۱۸: حضرت عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے بندوں کے درمیان سب سے پہلے خون (قتل) کا فیصلہ کریں گے۔ حضرت عبد اللہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ کئی راوی اس حدیث کو اسی طرح اعمش سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔ بعض راوی اعمش سے غیر مرفوع بھی نقل کرتے ہیں۔

۱۴۱۹: روایت کی ابو وائل سے انہوں نے عبد اللہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندوں کے درمیان سب سے پہلے جس چیز کا فیصلہ ہوگا وہ خون (یعنی قتل) ہیں۔

۱۴۲۰: حضرت عبد اللہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندوں کے درمیان سب سے پہلے خون (قتل) کا

۹۴۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَشْدِيدِ قَتْلِ الْمُؤْمِنِ

۱۴۱۶: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ بَرْيَعٍ قَالَا ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَزَوَالِ الدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ قَتْلِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ.

۱۴۱۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعَهُ وَهَذَا أَصَحُّ عَنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَغُفْبَةَ بْنِ غَامِرٍ وَبُرَيْدَةَ حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرٍو وَهَكَذَا رَوَاهُ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ فَلَمْ يَرْفَعَهُ وَهَكَذَا رَوَى سَفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ مَوْقُوفًا وَهَذَا أَصَحُّ مِنَ الْحَدِيثِ الْمَرْفُوعِ.

۹۴۵: بَابُ الْحُكْمِ فِي الدِّمَاءِ

۱۴۱۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحْكَمُ بَيْنَ الْعِبَادِ فِي الدِّمَاءِ حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ حَدِيثُ حَسَنٍ صَحِيحٌ وَهَكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ مَرْفُوعًا وَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ وَلَمْ يَرْفَعُوهُ.

۱۴۱۹: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحْكَمُ بَيْنَ الْعِبَادِ فِي الدِّمَاءِ.

۱۴۲۰: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

فیصلہ ہوگا

۱۳۲۱: یزید رقاشی، ابوالحکم بجلی سے نقل کرتے ہیں کہ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ذکر کر رہے تھے کہ اگر تمام آسمانوں و زمین والے کسی مؤمن کے قتل میں شریک ہوں تو اللہ تعالیٰ ان سب کو جہنم میں دھکیل دیں گے۔

یہ حدیث غریب ہے۔

۹۳۶: باب اگر کوئی شخص اپنے

بیٹے کو قتل کر دے تو قصاص لیا جائے یا نہیں

۱۳۲۲: حضرت سراقہ بن مالکؓ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ رسول اللہ ﷺ بیٹے سے باپ کا قصاص لیتے تھے لیکن باپ سے بیٹے کا قصاص نہیں لیتے تھے۔ اس حدیث کو ہم سراقہ کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں اور یہ سند صحیح نہیں۔ اسماعیل بن عیاش نے ثنی بن صباح سے روایت کیا ہے اور ثنی بن صباح کو حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔ اور پھر یہ حدیث ابوالخالد احمر سے بھی منقول ہے۔ ابوالخالد احمر حجاج سے وہ عمرو بن شعیب سے وہ اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے وہ عمرؓ سے اور وہ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث عمرو بن شعیب سے مرسل بھی منقول ہے لیکن اس میں اضطراب ہے۔ اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ اگر کوئی باپ اپنے بیٹے کو قتل کر دے تو وہ قصاص میں قتل نہ کیا جائے اور اسی طرح باپ اگر بیٹے پر زنا کی تہمت لگائے تو اس پر حد قذف قائم نہ کی جائے۔

۱۳۲۳: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ باپ بیٹے کے قتل کے جرم میں قتل نہ کیا جائے۔

۱۳۲۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ مَا يَقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ فِي الدِّمَاءِ.

۱۳۲۱: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ ثَنَا أَبُو الْحَكَمِ الْبَجَلِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخَدْرِيَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يَذْكُرَانِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّ أَهْلَ السَّمَاءِ وَأَهْلَ الْأَرْضِ اشْتَرَوْا فِئَةً مِّنْ مُّوْمِنٍ لَا كَتَبَهُمُ اللَّهُ فِي النَّارِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۹۳۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَقْتُلُ

ابْنَهُ يَقَادِمُهُ أَمْ لَا

۱۳۲۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ ثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ سُرَّاقَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَضَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبِذُ الْآبَ مِنْ ابْنِهِ وَلَا يَقْبِذُ الْإِبْنَ مِنْ أَبِيهِ هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ سُرَّاقَةَ الْأَمْنِ هَذَا الْوَجْهَ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ رَوَاهُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ الصَّبَّاحِ وَالْمُثَنَّى ابْنُ الصَّبَّاحِ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ وَقَدَّرُوا هَذَا الْحَدِيثَ أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدَّرُوا هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ شُعَيْبٍ مُّرْسَلًا وَهَذَا حَدِيثٌ فِيهِ اضْطِرَابٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الْآبَ إِذَا قَتَلَ ابْنَهُ لَا يَقْتُلُ بِهِ وَإِذَا قَذَفَهُ لَا يَحْدُ.

۱۳۲۳: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ ثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَقَادُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ.

۱۳۲۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجدوں میں حدیں قائم نہ کی جائیں (یعنی حد قف و دیگر) اور باپ کو بیٹے کے قتل کے بدلے قتل نہ کیا جائے۔

اس حدیث کو ہم صرف اسمعیل بن مسلم کی روایت سے مرفوع جانتے ہیں۔ اسمعیل بن مسلم ہی ہیں۔ بعض علماء نے ان کے حافظے پر کلام کیا ہے۔

۹۴۷: باب مسلمان کا قتل

تین باتوں کے علاوہ جائز نہیں

۱۴۲۵: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مسلمان اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ تین صورتوں کے علاوہ اس کا خون حلال نہیں۔ شادی شدہ زانی۔ قتل کرنے والا اور دین اسلام کو چھوڑنے اور جماعت سے الگ ہونے والا (مرتد) اس باب میں حضرت عثمانؓ، عائشہؓ اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۴۸: باب معاہدہ کو قتل کرنے کی ممانعت

۱۴۲۶: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے کسی معاہدہ (یعنی وہ کافر جس سے حاکم کے ساتھ جنگ نہ کرنے کا معاہدہ کیا ہوا ہو) کو قتل کر دیا جسے اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے پناہ دی تھی تو اس نے اللہ کی پناہ کو توڑ ڈالا۔ ایسا شخص جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھ سکے گا جو ستر برس کی مسافت سے آتی ہے۔ اس باب میں ابو بکرؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور حضرت ابو ہریرہؓ ہی سے کئی سندوں سے مرفوعاً منقول ہے۔

۹۴۹: باب

۱۴۲۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ بنو عامر کے دو آدمیوں کی

عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقَامُ الْحُدُودُ فِي الْمَسَاجِدِ وَلَا يُقْتَلُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ وَاسْمَعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْمَكِّيُّ تَكَلَّمَ فِيهِ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ قَلِيلٍ حِفْظُهُ.

۹۴۷: بَاب مَا جَاءَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ

مُسْلِمٍ إِلَّا بِأَحَدٍ ثَلَاثٍ

۱۴۲۵: حَدَّثَنَا هَنَادٌ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَّا بِأَحَدٍ ثَلَاثٍ الثَّيْبُ الزَّانِي وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالتَّارِكُ لِدِينِهِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثُ ابْنِ مُسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۹۴۸: بَاب مَا جَاءَ فِيمَنْ يُقْتَلُ نَفْسًا مُعَاهِدَةً

۱۴۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَمَنُ قَتْلُ نَفْسٍ مُعَاهِدَةً لَهُ ذِمَّةُ اللَّهِ وَذِمَّةُ رَسُولِهِ فَقَدْ أَخْفَرَ بِذِمَّةِ اللَّهِ فَلَا يَرُوحُ رَائِحَةُ الْجَنَّةِ وَإِنْ رِيحَهَا لَتُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ سَبْعِينَ خَرِيفًا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۹۴۹: بَاب

۱۴۲۷: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ آدَمَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي سَعْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

جن کے ساتھ آپ ﷺ کا عہد تھا دو مسلمانوں سے دیت دلوائی (یعنی ان کے قتل کی بنا پر) یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ ابوسعید بقال کا نام سعید بن مرزبان ہے۔

۹۵۰: باب مقتول کے ولی کو اختیار

ہے چاہے تو قصاص لے ورنہ معاف کر دے

۱۳۲۸: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ اللہ نے جب اپنے رسول ﷺ کو مکہ پر فتح عطا فرمائی تو آپ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور اللہ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا جس کا کوئی رشتہ دار قتل ہو جائے وہ معاف کرنے یا قتل کرنے میں سے جس کو بہتر سمجھے اختیار کرے۔ اس باب میں حضرت وائل بن حجر، انسؓ، ابوشرحؓ اور خویلید بن عمروؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۳۲۹: حضرت ابوشرحؓ کعمیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مکہ کو حرمت کی جگہ ٹھہرایا ہے لوگوں نے نہیں۔ پس جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ یہاں کسی کا خون نہ بہائے اور نہ ہی اس میں سے کوئی درخت اکھاڑے اور اگر کوئی میرے مکہ کو فتح کرنے کو دلیل کے طور پر پیش کرتے ہوئے اپنے لئے رخصت کی راہ نکالے (تو اس سے کہہ دیا جائے) کہ اللہ تعالیٰ نے اسے میرے لیے حلال کیا ہے۔ لوگوں نے نہیں۔ اور پھر میرے لئے بھی اس کی حرمت کو دن کے ایک مخصوص حصے میں حلال کیا گیا اور اس کے بعد قیامت تک کے لئے حرام کر دیا گیا۔ اے قبیلہ بنو خزاعہ تم نے بنو ہذیل کے فلاں شخص کو قتل کر دیا ہے میں اس کی دیت دلوانے کا اعلان کرتا ہوں۔ آج کے بعد اگر کسی شخص کا کوئی (قربی) قتل کر دیا گیا تو اس کے اہل و عیال کو اختیار ہے اگر وہ چاہیں تو قاتل کو قتل کریں ورنہ دیت لے لیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور حدیث ابو ہریرہؓ بھی حسن صحیح ہے۔ شیبان بھی یحییٰ بن کثیر سے اس کی مثل روایت

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَى الْعَامِرِيَّ بِدِيَةِ الْمُسْلِمِينَ وَكَانَ لَهُمَا عَهْدٌ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَأَبُو سَعْدٍ الْبَقَالُ اسْمُهُ سَعِيدُ بْنُ الْمُرْزَبَانِ.

۹۵۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي حُكْمِ وَلِيِّ الْقَتِيلِ فِي الْقَصَاصِ وَالْعَفْوِ

۱۳۲۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ وَيَحْيَى ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مَكَّةَ قَامَ فِي النَّاسِ فَحَمَدَ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ وَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِمَّا أَنْ يَغْفِرَ وَإِمَّا أَنْ يَقْتُلَ وَفِي الْبَابِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَانْسِ وَأَبِي شُرَيْحٍ خُوَيْلِدِ بْنِ عَمْرٍو.

۱۳۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ثنا بَنُ أَبِي ذَنْبٍ قَالَ ثَبِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمُقْبَرِيُّ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَسْفِكَنَّ فِيهَا دَمًا وَلَا يُعْصِدَنَّ فِيهَا شَجَرًا فَإِنْ تَرَخَّصَ مُتَرَخِّصٌ فَقَالَ أَحَلَّتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ اللَّهَ أَحَلَّهَا لِي وَلَمْ يُحَلِّهَا لِلنَّاسِ وَإِنَّمَا أَحَلَّتْ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ ثُمَّ هِيَ حَرَامٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ ثُمَّ أَنْكُمْ مَعْشَرُ خُزَاعَةَ قَتَلْتُمْ هَذَا الرَّجُلَ مِنْ هَذِيلٍ وَإِنْ عَاقَلْتُمْ فَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَأَهْلُهُ بَيْنَ خَيْرَتَيْنِ إِمَّا أَنْ يَقْتُلُوهُ أَوْ يَأْخُذُوا الْعَقْلَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَاهُ شَيْبَانُ أَيْضًا عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ مِثْلَ هَذَا

کرتے ہیں۔ ابوشریح نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا مقتول کے ورثا کو اختیار ہے کہ چاہیں تو قاتل کو قتل کر دیں یا معاف کر دیں۔ یا دیت لے لیں۔ بعض اہل علم اس طرف گئے ہیں۔ امام احمد اور اسحق کا بھی یہی قول ہے۔

۱۳۳۰: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک آدمی نے کسی کو قتل کر دیا تو اسے مقتول کے ورثا کے حوالہ کیا گیا تو اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اللہ کی قسم میں نے اسے قتل کرنے کا ارادہ نہیں کیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر یہ سچ کہتا ہے اور تم نے اس کو قصاص کے طور پر قتل کر دیا تو تم جہنم میں جاؤ گے۔ اس پر اس نے اسے معاف کر دیا۔ چنانچہ اس کے ہاتھ پیچھے بندھے ہوئے تھے اور وہ انہیں کھینچتا ہوا وہاں سے نکلا۔ اس کے بعد اس کا نام ذالنجہ مشہور ہو گیا۔ (یعنی تمے والا) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۵۱: باب مشلہ کی ممانعت

۱۳۳۱: سلیمان بن بریدہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو کسی لشکر کا امیر مقرر کرتے تو اسے خاص طور پر اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنے اور اپنے مسلمان ساتھیوں سے بھلائی کرنے کی وصیت کرتے۔ پھر فرماتے اللہ تعالیٰ کے نام سے اس کے راستے میں کفار سے جہاد کرو۔ خیانت نہ کرو عہد شکنی نہ کرو، مثلہ نہ کرو (یعنی اعضاء جسم نہ کاٹو) اور بچوں کو قتل نہ کرو۔ اس حدیث میں ایک واقعہ ہے۔ اس باب میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ، شداد بن اوس، مغیرہ رضی اللہ عنہ، یحییٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ اور ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم نے مثلہ کو مکروہ کہا ہے۔

۱۳۳۲: حضرت شداد بن اوسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر چیز میں احسان کو لازم رکھا لہذا جب قتل کرو تو اچھے طریقے سے کرو۔ جب ذبح کرو تو اچھے

وَرَوَى عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَلَهُ أَنْ يَقْتُلَ أَوْ يُعْفُو أَوْ يَأْخُذَ الدِّيَةَ وَذَهَبَ إِلَى هَذَا بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَاسْحَقَ.

۱۳۳۰: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قُتِلَ رَجُلٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَفَعَ الْقَاتِلُ إِلَى وَلِيِّهِ فَقَالَ الْقَاتِلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا أَرَدْتُ قَتْلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّهُ إِنْ كَانَ صَادِقًا فَقَتَلْتَهُ دَخَلْتَ النَّارَ فَخَلَا عَنْهُ الرَّجُلُ وَكَانَ مَكْتُوفًا بِسَعَةِ قَالَ فَخَرَجَ يَجُرُّ نِسْعَتَهُ فَكَانَ يُسَمَّى ذَا النِّسْعَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۹۵۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْمَثَلَةِ.

۱۳۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَ أَمِيرًا عَلَى جَيْشٍ أَوْ صَاةٍ فِي خَاصَّةٍ نَفْسِهِ بِتَقْوَى اللَّهِ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا فَقَالَ اغْزُوا بِاسْمِ اللَّهِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ اغْزُوا وَلَا تَغْلُوا وَلَا تَغْدُرُوا وَلَا تَمْثَلُوا وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيْدًا وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَشَدَادِ بْنِ أَوْسٍ وَسَمُرَةَ وَالْمَغِيرَةَ وَيَعْلَى بْنِ مَرْثَةَ وَأَبِي أَيُّوبَ حَدِيثُ بُرَيْدَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَكَرِهَ أَهْلُ الْعِلْمِ الْمَثَلَةَ.

۱۳۳۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا هُشَيْمٌ ثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصُّنْعَانِيِّ عَنْ شَدَادِ بْنِ أَوْسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ لَمْ يَكُنْ

طریقے سے کرو۔ جب تم میں سے کوئی ذبح کرنا چاہے تو وہ اپنی چھری تیز کر لے اور ذبیحہ کو آرام دے (یعنی تاکہ جانور کو تکلیف نہ ہو) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوالاشعث کا نام شرجیل بن اذہ ہے۔

۹۵۲: باب (جنین) حمل ضائع کر دینے کی دیت

۱۳۳۳: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو عورتوں کے درمیان جھگڑا ہو گیا تو ایک نے دوسری کو پتھر یا خیمے کی کوئی میخ وغیرہ ماردی جس سے اس کا حمل ضائع ہو گیا۔ پس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت کے طور پر ایک غلام یا باندی دینے کا حکم دیا اور اسے (یعنی دیت کو) قاتل عورت کے خاندان کے ذمہ قرار دیا۔ حسن کہتے ہیں زید بن حباب نے بواسطہ سفیان، منصور سے یہ حدیث روایت کی۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۳۴: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جنین (حمل گرانے والی) کی دیت میں ایک غلام یا لونڈی دینے کا فیصلہ فرمایا تو جس کے متعلق فیصلہ کیا تھا اس نے کہا کیا ہم سے اس کی دیت دلوار ہے میں جس نے نہ کھایا نہ پیا اور نہ چننا۔ ایسی چیز کا خون تو رائیگاں ہوتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ تو شاعروں کی طرح باتیں کرتا ہے۔ بے شک اس کی دیت ایک غرہ ہے چاہے غلام ہو یا لونڈی۔ اس باب میں حمید بن مالک بن نابغہ سے بھی حدیث منقول ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ غرہ سے مراد ایک غلام یا لونڈی یا پانچ سو درہم ہیں۔ بعض فرماتے ہیں گھوڑا یا خچر بھی اس میں داخل ہیں۔

۹۵۳: باب مسلمان کو کافر کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے

۱۳۳۵: شعبی ابو حنیفہ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت علیؓ سے کہا: امیر المومنین کیا آپ کے پاس کوئی ایسی تحریر ہے جو

كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قُتِلْتُمْ فَاحْسِنُوا الْقَتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَةَ وَلْيُجِدْ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ وَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ فَأَبُو الْأَشْعَثِ اسْمُهُ شَرْجِيلُ بْنُ أَذَةَ۔

۹۵۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي دِيَةِ الْجَنِينِ

۱۳۳۳: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نَضْلَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ أُمْرَاتَيْنِ كَانَتَا صَرَتَيْنِ قَرَمَتْ أَحَدَهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ أَوْ عَمُودٍ فَسَطَاطٌ فَأَلْقَتْ جَنِينَهَا فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِينِ غُرَّةً عَبْدًا أَوْ أَمَةً وَجَعَلَهُ عَلَى عَصَةِ الْمَرَأَةِ قَالَ الْحَسَنُ وَثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۳۳۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ ثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِينِ بِغُرَّةٍ عَبْدًا أَوْ أَمَةً فَقَالَ الَّذِي قَضَى عَلَيْهِ أَنْعُطِي مَنْ لَا شَرْبَ وَلَا أَكْلَ وَلَا صَاحَ فَاسْتَهْلَ فَمِثْلُ ذَلِكَ يُطْلَقُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا لَيَقُولُ بِقَوْلِ الشَّاعِرِ بَلَى فِيهِ غُرَّةٌ عَبْدًا أَوْ أَمَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ مَالِكٍ بْنِ النَّابِغَةِ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ بَعْضُهُمُ الْغُرَّةُ عَبْدًا أَوْ أَمَةً أَوْ خَمْسُ مِائَةِ دِرْهَمٍ وَقَالَ بَعْضُهُمُ أَوْ قَرَسٌ أَوْ بَغْلٌ۔

۹۵۳: بَابُ مَا جَاءَ لَا يَقْتُلُ مُسْلِمٌ بَكَافِرٍ

۱۳۳۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا هُشَيْمٌ ثَنَا مُطَرِّفٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ ثَنَا أَبُو جَحْفَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيِّ

اللہ کی کتاب میں نہ ہو۔ حضرت علیؑ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس نے دانے کو پھاڑا اور روح کو وجود بخشا۔ مجھے علم نہیں کہ کوئی ایسی چیز ہو جو قرآن میں نہ ہو البتہ ہمیں قرآن کی وہ سمجھ ضرور دی گئی ہے جو کسی انسان کو اللہ تعالیٰ عطا کرتا ہے۔ پھر کچھ چیزیں ہمارے پاس مکتوب بھی ہیں۔ راوی کہتے ہیں میں نے پوچھا وہ کیا ہیں۔ حضرت علیؑ نے فرمایا اس میں دیت ہے اور قیدیوں یا غلاموں کے آزاد کرنے کا ذکر ہے اور یہ کہ مسلمان کو کافر کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت علیؑ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ سفیان ثوریؒ، مالک بن انسؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ کا یہی قول ہے۔ کہ مؤمن

يَا أَيُّهَا الْمُؤْمِنِينَ هَلْ عِنْدَكُمْ سَوْدَاءٌ فِي بَيْضَاءٍ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ قَالَ وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ مَا عَلِمْتُهُ إِلَّا فَهْمًا يُعْطِيهِ اللَّهُ رَجُلًا فِي الْقُرْآنِ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ قَالَ قُلْتُ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ قَالَ فِيهَا الْعَقْلُ وَفِكَاكُ الْأَسِيرِ وَأَنْ لَا يُقْتَلَ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ عَلَيْهِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَاسْحَقَ لَا يُقْتَلَ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ يُقْتَلَ الْمُسْلِمُ بِالْمُعَاهِدِ وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ.

کافر کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ ذمی کافر کے بدلے مسلمان کو بطور قصاص قتل کیا جائے لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

۱۳۳۶: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے اسی سند سے نبی اکرم ﷺ سے یہ بھی منقول ہے کہ کافر کی دیت مؤمن کی دیت کا نصف ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ کی اس باب میں منقول حدیث حسن ہے۔ اہل علم کا یہود و نصاریٰ کی دیت میں اختلاف ہے۔ بعض اہل علم اس طرف گئے ہیں جو رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز فرماتے ہیں کہ یہودی اور نصرانی کی دیت مسلمان کی دیت سے آدھی ہے۔ امام احمد بن حنبلؒ کا بھی یہی قول ہے۔ حضرت عمر بن خطابؓ سے منقول ہے کہ یہودی اور نصرانی کی دیت چار ہزار درہم اور مجوسی کی دیت آٹھ سو درہم ہے۔ امام مالکؒ، شافعیؒ اور اسحاقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ یہودی اور عیسائی کی دیت مسلمان کی دیت کے برابر ہے۔ سفیان ثوریؒ اور اہل کوفہ کا یہی قول ہے۔

۱۳۳۶: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ أَحْمَدَ ثَنَا ابْنُ وَهَبٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دِيَّةُ عَقْلِ الْكَافِرِ نِصْفُ عَقْلِ الْمُؤْمِنِ حَدِيثٌ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ فِي هَذَا الْبَابِ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي دِيَّةِ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ فَذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى مَا رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ دِيَّةُ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ نِصْفُ دِيَّةِ الْمُسْلِمِ وَبِهَذَا قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَرَوَى عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ دِيَّةُ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ أَرْبَعَةُ أَلْفٍ دِرْهَمٍ وَدِيَّةُ الْمَجُوسِيِّ ثَمَانِ مِائَةٍ وَبِهَذَا يَقُولُ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَاسْحَقُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ دِيَّةُ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ مِثْلُ دِيَّةِ الْمُسْلِمِ هُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ.

۹۵۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَقْتُلُ عَبْدَهُ

۱۴۳۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سُمْرَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهُ جَدَعْنَاهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِينَ مِنْهُمْ إِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ إِلَى هَذَا وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ وَعَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ لَيْسَ بَيْنَ الْحُرِّ وَالْعَبْدِ قِصَاصٌ فِي النَّفْسِ وَلَا فِي مَا دُونَ النَّفْسِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَاسْحَقَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا قَتَلَ عَبْدَهُ لَا يُقْتَلُ بِهِ وَإِذَا قَتَلَ عَبْدٌ غَيْرَهُ قُتِلَ بِهِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ.

۹۵۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَرْأَةِ

تَرِثُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا

۱۴۳۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ عَمَّارٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ الدِّيَةُ عَلَى الْعَاقِلَةِ وَلَا تَرِثُ الْمَرْأَةُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا شَيْئًا حَتَّى أَخْبَرَهُ الضَّحَّاكُ بْنُ سُفْيَانَ الْكَلَابِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَيْهِ أَنْ وَرِثَ امْرَأَةً أَشِيمَ الضَّبَابِيِّ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ.

۹۵۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِصَاصِ

۱۴۳۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ زُرَّارَةَ بِنَ أَوْفَى يُحَدِّثُ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَجُلًا غَضَّ يَدَ رَجُلٍ فَزَرَ يَدَهُ فَوَقَعَتْ نَيْبَاهُ فَاحْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَعْصُ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ

۹۵۴: بَابُ جَوَابِ غِلَامٍ قُتِلَ كَرْدُ

۱۴۳۷: حضرت سمرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کسی نے اپنے غلام کو قتل کر دیا تو اس کے بدلے اسے قتل کریں گے اور جس نے اپنے غلام کے اعضاء (ناک، کان وغیرہ) کاٹے ہم بھی اس کے اعضاء (ناک، کان وغیرہ) کاٹیں گے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض علماء تابعین اور ابراہیم نخعی کا یہی مذہب ہے بعض اہل علم جن میں حضرت حسن بصریؒ اور عطاء بن ابی رباحؒ بھی شامل ہیں فرماتے ہیں کہ آزاد اور غلام کے درمیان خون اور زخم میں قصاص نہیں۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ اگر مالک اپنے غلام کو قتل کرے تو اس سے قصاص نہ لیا جائے لیکن اگر غلام کسی اور کا ہو تو اس کے بدلے آزاد کو بھی قتل کیا جائے۔ سفیان ثوریؒ کا یہی قول ہے۔

۹۵۵: بَابُ يَبْوَى كَوَاسِ كَ

شَوَّهِرُ كِي دِيَتِ سَ تَرَ كَ مَلَكَا

۱۴۳۸: حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ فرمایا کرتے تھے کہ دیت مرد کے قبیلے پر ہے اور عورت خاوند کی دیت سے وارث نہیں ہوتی۔ یہاں تک کہ ضحاک بن سفیان کلابی نے حضرت عمرؓ کو خبر دی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں لکھا کہ اشیم ضبابی کی بیوی کو اس کے شوہر کی دیت میں سے ورثہ دو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر علماء کا عمل ہے۔

۹۵۶: بَابُ قِصَاصِ كَ بَارَے مِیں

۱۴۳۹: حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے دوسرے شخص کے ہاتھ پر دانتوں سے کاٹ دیا۔ اس نے اپنا ہاتھ کھینچا تو اس کے دودانت گر گئے۔ پھر وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش ہوئے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم لوگوں میں ایسے بھی ہیں جو اپنے بھائی کو اونٹ کی طرح کاٹتے ہیں۔ تمہارے

كَمَا يَعْصُ الْفَعْلُ لَادِيَةِ لَكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى
وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمِيَّةَ
وَسَلَمَةَ بْنِ أُمِيَّةَ وَهُمَا أَخَوَانِ حَدِيثُ عِمْرَانَ بْنِ
حُصَيْنٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۹۵۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَبْسِ فِي التُّهْمَةِ

۱۳۳۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ
عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبَسَ رَجُلًا فِي تَهْمَةٍ ثُمَّ خَلَّى عَنْهُ
وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ بَهْزٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ
حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ بَهْزِ بْنِ
حَكِيمٍ هَذَا الْحَدِيثَ أَتَمَّ مِنْ هَذَا وَأَطْوَلَ.

۱۳۳۰: حضرت بہز بن حکیم اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا
سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو کسی
تہمت کی وجہ سے قید کیا تھا پھر بعد میں اسے چھوڑ دیا۔
اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ بہز
بن حکیم کی حدیث حسن ہے اور اسماعیل بن ابراہیم بھی بہز بن
حکیم سے طویل حدیث نقل کرتے ہیں۔

۹۵۸: بَابُ مَا جَاءَ مِنْ قَتْلِ

دُونِ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ

۱۳۳۱: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَيْبٍ وَحَاتِمُ بْنُ سِيَّاهِ
الْمُرُوزِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ بْنِ عُمَرَ وَبْنِ سَهْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عُمَرَ
وَبْنِ نُفَيْلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ
دُونِ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۳۱: حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
جو آدمی اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے قتل ہو جائے وہ شہید
ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ
الْعَقَدِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُطَّلِبِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
الْحَسَنِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ
اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
مَنْ قُتِلَ دُونِ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ
وَسَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبْنِ عُمَرَ وَأَبْنِ عَبَّاسٍ
وَجَابِرٍ حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَحَدِيثُ حَسَنٍ
وَقَدْ رَوَى عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ

۱۳۳۲: حضرت عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم
ﷺ نے فرمایا اپنے مال کی حفاظت میں قتل ہونے والا شہید
ہے۔ اس باب میں حضرت علیؓ، سعید بن زیدؓ، ابو ہریرہؓ، ابن عمرؓ،
ابن عباسؓ اور جابرؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ عبد اللہ بن
عمروؓ کی حدیث حسن ہے اور ان سے متعدد سندوں سے مروی
ہے۔ بعض اہل علم نے جان و مال کی حفاظت میں لڑنے کی
اجازت دی ہے۔ ابن مبارکؒ فرماتے ہیں کہ اپنے مال کی
حفاظت میں لڑے اگرچہ دودرہم ہوں۔

الْعِلْمُ لِلرَّجُلِ أَنْ يُقَاتِلَ عَنْ نَفْسِهِ وَمَالِهِ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ يُقَاتِلُ عَنْ مَالِهِ وَلَوْ ذُرْهَمَيْنِ .

۱۳۴۳: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس آدمی کا مال ناحق طور پر لینے کا ارادہ کیا گیا وہ لڑا اور مارا گیا تو وہ شہید ہے۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۳۴۳: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ ثَنَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ ثَنَى إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ سُفْيَانُ وَأَنْشَى عَلَيْهِ خَيْرًا قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أُرِيدَ مَالُهُ بِغَيْرِ حَقٍّ فَقَاتَلَ فَقُتِلَ فَهُوَ شَهِيدٌ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ .

۱۳۴۴: محمد بن بشار اس حدیث کو عبدالرحمن بن مہدی سے وہ سفیان سے وہ عبداللہ بن حسن سے وہ ابراہیم بن محمد بن طلحہ سے وہ عبداللہ بن عمرو سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کے مثل نقل کرتے ہیں۔

۱۳۴۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ .

۱۳۴۵: حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو آدمی اپنے مال کی حفاظت میں قتل ہو جائے وہ شہید ہے۔ جو اپنی جان کی حفاظت کرتے ہوئے قتل ہو جائے وہ شہید ہے۔ اپنے دین کی حفاظت میں قتل ہونے والا بھی شہید ہے۔ اور اہل و عیال کی حفاظت میں قتل ہونے والا بھی شہید ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابراہیم بن سعد سے متعدد افراد نے اسی طرح اسی کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ یعقوب بن ابراہیم بن سعد بن ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف زہری ہیں۔

۱۳۴۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ ثَنَا أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمَّارٍ بْنِ يَاسِرٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُونَ دِمِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُونَ دِينِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُونَ أَهْلِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهَكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ نَحْوَهُذَا وَيَعْقُوبُ هُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ الزُّهْرِيُّ .

۹۵۹: بَابُ قَسَامَتِ كَبَارِئِ فِي

۱۳۴۶: حضرت رافع بن خدیج سے روایت ہے حضرت عبداللہ بن سہل بن زید اور حبیصہ بن مسعود بن زید سفر میں ایک ساتھ روانہ ہوئے لیکن خیر پہنچنے پر وہ دونوں الگ ہو گئے پھر حضرت حبیصہ نے عبداللہ بن سہل کو مقتول پایا۔ چنانچہ وہ خود حبیصہ بن مسعود اور عبدالرحمن بن سہل نبی اکرم ﷺ کی خدمت

۹۵۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقَسَامَةِ

۱۳۴۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ ابْنِ أَبِي حَتْمَةَ قَالَ يَحْيَى وَحَسِبْتُ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّهُمَا قَالَ خَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلٍ بْنُ زَيْدٍ وَمُحَبِّصَةُ بْنُ مَسْعُودٍ بْنُ زَيْدٍ حَتَّى إِذَا كَانَ بِخَيْرٍ تَفَرَّقَا فَبِئْسَ مَا هُنَاكَ ثُمَّ

میں حاضر ہوئے۔ عبدالرحمن ان میں سے چھوٹے تھے انہوں نے گفتگو کرنا چاہی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا بڑے کی بڑائی کا خیال رکھو۔ وہ دونوں خاموش ہو گئے اور ان کے دوسرے دونوں ساتھیوں نے گفتگو کی پھر یہ بھی ان کے ساتھ بولنے لگے اور نبی اکرم ﷺ سے عبداللہ بن سہل کے قتل کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم پچاس قسمیں کھا سکتے ہو کہ انہیں فلاں نے قتل کیا ہے۔ تاکہ تم اپنے ساتھی کی دیت یا قصاص لینے کے مستحق ہو جاؤ۔ (یا فرمایا اپنے مقتول کی) انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم نے دیکھا نہیں تو کیسے قسم کھالیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا پھر یہودی پچاس قسمیں کھا کر بری ہو جائیں گے۔ عرض کرنے لگے یا رسول اللہ ﷺ ہم کیسے کافر قوم کی قسموں کا اعتبار کر لیں۔ جب نبی اکرم ﷺ نے یہ معاملہ دیکھا تو اپنی طرف سے دیت ادا فرمائی۔

۱۴۴۷: بشیر بن یسار سے انہوں نے سہل بن ابو حمزہ اور رافع بن خدیج سے اسی حدیث کی مانند۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ قسامت کے بارے میں اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ بعض فقہائے مدینہ کے خیال میں قسامت سے قصاص آتا ہے۔ بعض اہل کوفہ اور دیگر علماء فرماتے ہیں کہ قسامت سے قصاص واجب نہیں ہوتا صرف دیت واجب ہوتی ہے۔

إِنَّ مُحَيِّصَةَ وَجَدَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ فَنَيْلًا قَدْ قُتِلَ فَأَقْبَلَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَخُوَيْصَةُ بْنُ مَسْعُودٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ وَكَانَ أَصْغَرَ الْقَوْمِ ذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ لِيَتَكَلَّمَ قَبْلَ صَاحِبِهِ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِيرُ الْكَبِيرِ فَصَمَتَ وَتَكَلَّمَ صَاحِبَاهُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مَعَهُمَا فَذَكَرُوا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْتَلَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَهْلٍ فَقَالَ لَهُمْ اتَّخِلْفُونِ خَمْسِينَ يَمِينًا فَتَسْتَحِقُّونَ صَاحِبَكُمْ أَوْ قَاتِلَكُمْ قَالُوا كَيْفَ نَخْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ قَالَ فَتَسِرْ نُكْمُ يَهُودٍ بِخَمْسِينَ يَمِينًا قَالُوا وَكَيْفَ نَقْبَلُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَى عَقْلَهُ.

۱۴۴۷: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَسَمَةَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ نَحْوَ هَذَا الْحَدِيثِ بِمَعْنَاهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْقَسَامَةِ وَقَدْ رَأَى بَعْضُ فُقَهَاءِ الْمَدِينَةِ الْقَوْدَ بِالْقَسَامَةِ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ الْقَسَامَةَ لَا تُوجِبُ الْقَوْدَ وَإِنَّمَا تُوجِبُ الدِّيَةَ.

أَبْوَابُ الْحُدُودِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَبْوَابُ حُدُودِ

جورسول اللہ ﷺ سے مروی ہیں

۹۶۰: باب جن پر حدود واجب نہیں

۱۳۳۸: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین قسم کے آدمیوں سے قلم اٹھالیا گیا، سونے والا یہاں تک کہ بیدار ہو جائے، بچہ یہاں تک کہ بالغ ہو جائے اور پاگل یہاں تک کہ اس کی عقل لوٹ آئے۔ اسی باب میں حضرت عائشہؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ حضرت علیؓ کی حدیث اس سند سے حسن غریب ہے اور کئی سندوں سے حضرت علیؓ سے ہی منقول ہے۔ بعض راوی اس میں ”بچہ جب تک بالغ نہ ہو جائے“ کے الفاظ بھی ذکر کرتے ہیں۔ حضرت حسن کا حضرت علیؓ سے سماع ہمارے علم میں نہیں۔ یہ حدیث عطاء بن سائب سے بھی منقول ہے۔ عطاء بن سائب، ابوظبیاں سے اور وہ حضرت علیؓ سے اسی کی مثل مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔ اعمش بھی یہی حدیث ابوظبیاں سے وہ ابن عباسؓ سے اور وہ حضرت علیؓ سے موقوفاً نقل کرتے ہیں۔ اہل علم کے نزدیک اسی حدیث پر عمل ہے۔ ابوظبیاں کا نام حصین بن جندب ہے۔

۹۶۱: باب حدود کو ساقط کرنا

۱۳۳۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاں تک ہو سکے مسلمانوں سے حدود کو دور کرو۔ اگر اس کے لئے کوئی راستہ ہو تو اس کا راستہ چھوڑ دو امام کا غلطی سے معاف کر دینا، غلطی سے سزا دینے سے بہتر ہے۔

۹۶۰: بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ الْحَدُّ

۱۳۳۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقَطَعِيُّ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عَمْرِو ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَفَعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَشِبَّ وَعَنِ الْمَعْتُوهِ حَتَّى يَعْقِلَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ حَدِيثٌ عَلِيٍّ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ عَلِيٍّ وَذَكَرَ بَعْضُهُمْ عَنْ الْغَلَامِ حَتَّى يَحْتَلِمَ وَلَا نَعْرِفُ لِلْحَسَنِ سَمَاعًا مِنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا الْحَدِيثِ وَرَوَاهُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ مَوْقُوفًا وَلَمْ يَرْفَعَهُ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَأَبُو ظَبْيَانَ اسْمُهُ حُصَيْنُ بْنُ جُنْدَبٍ.

۹۶۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي دَرءِ الْحُدُودِ

۱۳۳۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَسْوَدِ وَأَبُو عَمْرِو الْبَصْرِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زِيَادٍ الدِّمَشْقِيُّ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ غُرُورَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْرُءُوا وَالْحُدُودَ عَنِ الْمُسْلِمِينَ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَإِنْ كَانَ لَهُ مَخْرَجٌ فَخَلُّوا سَبِيلَهُ فَإِنَّ الْإِمَامَ أَنْ يُخْطِئَ فِي الْعَفْوِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يُخْطِئَ فِي الْعُقُوبَةِ.

۱۳۵۰: حَدَّثَنَا هَذَا ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زِيَادٍ نَحْوَ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ رَبِيعَةَ وَلَمْ يَرْفَعَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَحَدِيثِ عَائِشَةَ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ زِيَادٍ الدِّمَشْقِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ وَكَيْعٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زِيَادٍ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعَهُ وَرِوَايَةٌ وَكَيْعٌ أَصَحُّ وَقَدْ رَوَى نَحْوُ هَذَا عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَالُوا مِثْلَ ذَلِكَ وَيَزِيدُ بْنُ زِيَادٍ الْكُوفِيُّ اثْبَتَ مِنْ هَذَا وَأَقْدَمَ.

۱۳۵۰: ہم سے روایت کی ہناد نے انہوں نے کہا ہم سے روایت کی وکیع نے انہوں نے یزید بن زیاد سے، محمد بن ربیعہ کی حدیث کی مانند اور اس کو مرفوع نہیں کیا۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ اور عبد اللہ بن عمروؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت عائشہؓ کی حدیث کو ہم صرف محمد بن ربیعہ کی سند سے مرفوع جانتے ہیں۔ محمد بن ربیعہ، یزید بن زیاد دمشقی سے نقل کرتے ہیں۔ وہ زہری سے وہ عروہ سے وہ حضرت عائشہؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتی ہیں۔ وکیع بھی یزید بن زیاد سے اسی طرح کی حدیث غیر مرفوع نقل کرتے ہیں اور یہ زیادہ صحیح ہے کئی صحابہؓ سے اسی کے مثل منقول ہے۔ یزید بن زیاد دمشقی ضعیف ہیں۔ اور یزید بن ابوزیاد کوئی ان سے اثبت اور اقدم ہیں۔

۹۶۲: باب مسلمان کے عیوب کی پردہ پوشی

۱۳۵۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَفَسَ مِنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ الدُّنْيَا نَفَسَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ الْآخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ عَلَى مُسْلِمٍ سَتَرَ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَابْنِ عَمْرٍو حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ هَكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ رِوَايَةِ أَبِي عَوَانَةَ وَرَوَى اسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثْتُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ. حَدَّثَنَا بِذَلِكَ عُثَيْدُ بْنُ اسْبَاطٍ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَى عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْحَدِيثِ.

۱۳۵۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو آدمی کسی مسلمان سے دنیاوی مصائب میں سے کوئی مصیبت دور کرے اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے دن مصیبت دور فرمائے گا اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ اس کی دنیا و آخرت میں پردہ پوشی کریں گے۔ اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں ہوتا ہے جب تک بندہ اپنے مسلمان بھائی کی مدد میں رہے۔ اس باب میں حضرت عقبہ بن عامرؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث کو کئی راوی اعمش سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ اعمش، ابوصالح سے وہ ابو ہریرہؓ سے اور وہ نبی ﷺ سے ابوعوانہ ہی کی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔ اسباط بن محمد، اعمش سے وہ ابو ہریرہؓ سے اور وہ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ ہم سے یہ حدیث عبید بن اسباط بن محمد اپنے والد کے واسطے سے اعمش سے نقل کرتے ہیں۔

۹۶۲. بَابُ مَا جَاءَ فِي السِّتْرِ عَلَى الْمُسْلِمِ

۱۳۵۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَفَسَ مِنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ الدُّنْيَا نَفَسَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ الْآخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ عَلَى مُسْلِمٍ سَتَرَ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَابْنِ عَمْرٍو حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ هَكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ رِوَايَةِ أَبِي عَوَانَةَ وَرَوَى اسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثْتُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ. حَدَّثَنَا بِذَلِكَ عُثَيْدُ بْنُ اسْبَاطٍ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَى عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْحَدِيثِ.

۱۳۵۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

۱۳۵۳: حضرت سالم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے نہ وہ اس پر ظلم

کرے اور نہ اسے ہلاکت میں ڈالے جس نے اپنے مسلمان بھائی کی حاجت پوری کی اللہ اس کی حاجت پوری کرے گا اور جو شخص کسی مسلمان کی کسی مصیبت کو دور کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی مصیبتوں میں سے ایک مصیبت دور کر دے گا اور جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے عیوب کو پوشیدہ رکھیں گے۔ یہ حدیث ابن عمر کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

۹۶۳: باب حدود میں تلقین

۱۳۵۳: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ماعز بن مالک سے فرمایا، کیا تمہاری جو خبر ہم تک پہنچی ہے وہ صحیح ہے۔ عرض کیا (یا رسول اللہ) آپ کو میرے بارے میں کیا خبر پہنچی ہے۔ فرمایا مجھے خبر ملی ہے کہ تم نے فلاں قبیلے کی لڑکی کے ساتھ زنا کیا ہے۔ عرض کیا جی ہاں۔ پھر ماعز نے چار مرتبہ اقرار کیا۔ اور نبی اکرمؐ نے ان کے رجم کا حکم دیا۔ اس باب میں سائب بن یزید سے بھی حدیث منقول ہے۔ حضرت ابن عباسؓ کی حدیث حسن ہے۔ شعبہ یہ حدیث سماک بن حرب سے اور وہ سعید بن جبیر سے مرسل نقل کرتے ہیں اور اس میں ابن عباسؓ کا ذکر نہیں کرتے۔

۹۶۴: باب معترف اپنے اقرار

سے پھر جائے تو حد ساقط ہو جاتی ہے

۱۳۵۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ماعز اسلمی، نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ انہوں نے زنا کا ارتکاب کیا ہے۔ آپؐ نے ان سے منہ پھیر لیا۔ وہ دوسری طرف سے حاضر ہوئے اور پھر عرض کیا کہ میں نے زنا کیا ہے۔ آپؐ نے پھر منہ پھیر لیا وہ پھر دوسری جانب سے آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے زنا کیا ہے۔ پھر آپؐ نے چوتھی مرتبہ ان کے رجم کرنے کا حکم دیا۔ پس انہیں پتھرین زمین کی طرف لے جا کر سنگسار کیا گیا جب انہیں پتھرین

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَتِهِ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ يَوْمِ الْقِيَمَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ.

۹۶۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّلْقِينِ فِي الْحَدِّ

۱۳۵۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ أَحَقُّ مَا بَلَغَنِي عَنْكَ قَالَ مَا بَلَغَكَ عَنِّي قَالَ بَلَغَنِي أَنَّكَ وَقَعْتَ عَلَى جَارِيَةِ الْفُلَانِ قَالَ نَعَمْ فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَأَمَرَهُ فَرُجِمَ وَفِي الْبَابِ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدٍ حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

۹۶۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي ذَرْءِ الْحَدِّ

عَنِ الْمُعْتَرِفِ إِذَا رَجَعَ

۱۳۵۵: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ وَثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ مَاعِزٌ إِلَى سَلَمَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ زَنَى فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَ مِنَ الشَّقِ الْأَخَرِ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ زَنَى فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَ مِنَ الشَّقِ الْأَخَرِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ قَدْ زَنَى فَأَمَرَهُ فِي الرَّابِعَةِ فَأُخْرِجَ إِلَى الْحَرَّةِ فَرُجِمَ بِالْحِجَارَةِ فَلَمَّا وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ فَرَّ يَشْتَدُّ حَتَّى مَرَّ بِرَجُلٍ مَعَهُ

لَحَى جَمَلٍ فَضْرَبَهُ بِهِ وَضْرَبَهُ النَّاسَ حَتَّى مَاتَ
فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّهُ فَرَّحِينَ وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ وَمَسَّ الْمَوْتِ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَّا تَرَكَتُمُوهُ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ قَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
وَرَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا.

۱۳۵۶: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا
عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ
أَسْلَمَ جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْتَرَفَ
بِالزَّنا فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ اعْتَرَفَ فَأَعْرَضَ عَنْهُ حَتَّى
شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْكَ جُنُودٌ قَالَ لَا قَالَ أَخَصَّتْ قَالَ
نَعَمْ فَأَمَرَ بِهِ فَرَجَمَ فِي الْمِصْلِيِّ فَلَمَّا أَذْ لَقْنَتْهُ الْحِجَارَةُ
فَرَفَادَرَكَ فَرَجَمَ حَتَّى مَاتَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ
عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الْمُعْتَرِفَ بِالزَّنا إِذَا أَقْرَعَ عَلَى نَفْسِهِ
أَرْبَعَ مَرَّاتٍ أَقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ
وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا أَقْرَعَ عَلَى نَفْسِهِ مَرَّةً أَقِيمَ
عَلَيْهِ الْحَدُّ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَالشَّافِعِيِّ
وَحُجَّةٌ مَنْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ
بْنِ خَالِدٍ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنِي
زَنَى بِامْرَأَةٍ هَذَا الْحَدِيثُ بَطُولُهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغْدِيَا أَنِيسَ إِلَى امْرَأَةٍ هَذَا فَإِنْ

تکلیف پہنچی تو بھاگ کھڑے ہوئے یہاں تک کہ ایک آدمی
کے پاس سے گزرے اس کے پاس اونٹ کا جبرٹا تھا اس نے
اس سے انکو مارا اور لوگوں نے بھی مارا حتیٰ کہ وہ فوت
ہو گئے۔ لوگوں نے رسول اللہ سے اس کا ذکر کیا کہ جب انہوں
نے پتھروں اور موت کی تکلیف محسوس کی تو بھاگ گئے۔ آپ
نے فرمایا تم نے انہیں چھوڑ کیوں نہ دیا۔ یہ حدیث حسن ہے اور
حضرت ابو ہریرہ سے کئی سندوں سے منقول ہے۔ ابوسلمہ بھی
یہ حدیث جابر بن عبد اللہ سے مرفوعاً اسی طرح نقل کرتے ہیں۔
۱۳۵۶: حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ ایک شخص
نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے زنا کا
اعتراف کیا۔ آپ ﷺ نے اس سے منہ پھیر لیا۔ اس نے
دوبارہ اعتراف کیا تو اس مرتبہ بھی آپ ﷺ نے اس سے منہ
پھیر لیا۔ یہاں تک کہ اس نے چار مرتبہ اقرار کیا۔ پھر آپ نے
اس سے پوچھا کیا تم پاگل ہو۔ اس نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے
فرمایا کیا تم شادی شدہ ہو۔ اسے کہا جی ہاں۔ پھر آپ نے حکم دیا
اور اسے عید گاہ میں سنگسار کیا گیا۔ لیکن جب اسے پتھر لگے تو
بھاگ کھڑا ہوا اور پھر لوگوں نے اسے پکڑ لیا اور سنگسار کر دیا۔
جب وہ فوت ہو گیا تو آپ نے اس کے حق میں کلمہ خیر فرمایا۔
لیکن نماز جنازہ نہیں پڑھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض علماء کا
اس حدیث پر عمل ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اقرار کرنے والے کے
لئے چار مرتبہ اقرار کرنا ضروری ہے۔ پھر اس پر حد جاری کی
جائے۔ امام احمد اور اسحق کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کے
نزدیک ایک مرتبہ اقرار کرنے پر ہی حد جاری کر دی جائے۔
امام مالک اور شافعی کا یہی قول ہے۔ ان کی دلیل حضرت
ابو ہریرہ اور زید بن خالد کی حدیث ہے کہ دو آدمی نبی اکرم کی
خدمت میں حاضر ہوئے اور ان میں سے ایک نے عرض کیا کہ
میرے بیٹے نے اس کی بیوی سے زنا کیا ہے۔ یہ حدیث طویل
ہے۔ پھر آپ نے حضرت انیس کو حکم دیا کہ صبح اس کی بیوی کے

پاس جاؤ اگر وہ اقرار کر لے تو اسے سنگسار کر دو۔ چنانچہ آپؐ نے یہ نہیں فرمایا کہ اگر چار مرتبہ اقرار کرے تو پھر سنگسار کرنا۔

۹۶۵: باب حدود میں سفارش کی ممانعت

۱۳۵۷: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ قریش قبیلہ بنو مخزوم کی ایک عورت کے چوری کرنے پر رنجیدہ ہو گئے اور کہنے لگے کون رسول اللہ ﷺ سے اس کی سفارش کر سکتا ہے۔ سب نے کہا اسامہ بن زیدؓ کے سوا کون اس کی جرأت کر سکتا ہے۔ پس حضرت اسامہؓ نے نبی اکرم ﷺ سے بات کی تو آپؐ نے فرمایا تم اللہ کی حدود میں سفارش کرتے ہو پھر کھڑے ہوئے اور خطبہ دیا اور فرمایا تم سے پہلے لوگ اس لئے ہلاک ہوئے کہ جب ان کا کوئی معزز چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور جب کمزور چوری کرتا تو اس پر حد قائم کرتے۔ اللہ کی قسم اگر محمد ﷺ کی بیٹی فاطمہؓ بھی چوری کرتی تو میں اس کا ہاتھ کاٹ دیتا۔ اس باب میں مسعود بن عجماء (انہیں ابن اعجم بھی کہا جاتا ہے)، ابن عمرؓ اور جابرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت عائشہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۶۶: باب رجم کی تحقیق

۱۳۵۸: حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب نازل فرمائی۔ اس کتاب میں رجم کی آیت بھی تھی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم کیا اور ہم نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایسا ہی کیا۔ مجھے ڈر ہے کہ کہیں طویل عرصہ گزرنے پر کوئی کہنے والا کہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی کتاب میں رجم (کا حکم) نہیں پاتے پس وہ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ ایک فریضہ کو چھوڑ کر گمراہ ہو جائیں۔ سن لو بے شک رجم اس زانی پر ثابت ہے جو شادی شدہ: اس پر گواہی قائم ہو جائے یا وہ خود اعتراف کرے یا حمل کی صورت میں ظاہر ہو۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

اعْتَرَفَتْ فَأَرْجُمُهَا وَلَمْ يَقُلْ فَإِنْ اعْتَرَفَتْ أَرْبَع مَرَّاتٍ.

۹۶۵: بَاب مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يُشْفَعَ فِي الْحُدُودِ

۱۳۵۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْكَائِثِ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمُّهُمْ شَأْنَ الْمَرْأَةِ الْمَخْزُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوا مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا مَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حُبَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ أَسَامَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّشَفَعُ فِي حَدِّ مَنْ حُدِّدَ اللَّهُ ثُمَّ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكَوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَأَيُّمَ اللَّهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ مَسْعُودِ بْنِ الْعَجْمَاءِ وَيُقَالُ ابْنُ الْأَعْجَمِ وَابْنُ عُمَرَ وَجَابِرُ حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۹۶۶: بَاب مَا جَاءَ فِي تَحْقِيقِ الرَّجْمِ

۱۳۵۸: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَيْبٍ وَاسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا إِنَّا عُبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ وَكَانَ فِيمَا أَنْزَلَ عَلَيْهِ آيَةُ الرَّجْمِ فَرَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ وَإِنِّي خَافْتُ أَنْ يَطُولَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ فَيَقُولُوا قَائِلٌ لَا نَجِدُ الرَّجْمَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَيَضْلُوا بِتَرْكِ فَرِيضَةِ أَنْزَلَهَا اللَّهُ إِلَّا وَإِنَّ الرَّجْمَ حَقٌّ عَلَى مَنْ زَنَى إِذَا أَحْصَنَ وَقَامَتِ الْبَيِّنَةُ أَوْ كَانَ حَمْلٌ أَوْ الْإِعْتِرَافُ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۱۳۵۹: حضرت عمر بن خطابؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے رجم کیا پھر ان کے بعد ابو بکرؓ نے رجم کیا اور ان کے بعد میں نے رجم کیا اور اگر میں قرآن میں زیادتی کو ناپسند نہ کرتا تو مصحف میں لکھوا دیتا۔ اس لیے کہ مجھے اندیشہ ہے کہ بعد میں کچھ ایسے لوگ نہ آجائیں جو رجم کو قرآن کریم میں نہ پا کر اس کا انکار نہ کر دیں۔ اس باب میں حضرت علیؓ سے حدیث منقول ہے۔ حضرت عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت عمرؓ ہی سے کئی سندوں سے منقول ہے۔

۹۶۷: باب رجم صرف شادی شدہ پر ہے

۱۳۶۰: حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ میں نے ابو ہریرہؓ، زید بن خالدؓ اور شبیلؓ سے سنا کہ یہ تینوں نبی اکرمؐ کی خدمت میں حاضر تھے کہ دو آدمی جھگڑا کرتے ہوئے حاضر خدمت ہوئے ان میں سے ایک آپؐ کے سامنے کھڑا ہو گیا اور عرض کیا۔ میں آپؐ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ آپؐ ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرمائیں۔ اس پر اس کا مخالف بھی بول اٹھا جو اس سے زیادہ سمجھدار تھا کہ جی ہاں یا رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ فرمائیے اور مجھے اجازت دیجئے کہ میں عرض کروں۔ میرا بیٹا اس کے پاس مزدوری کرتا تھا اس نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کر لیا۔ مجھے بتایا گیا کہ میرے بیٹے پر رجم ہے تو میں نے سو بکریاں فدیے کے طور پر دیں اور ایک غلام آزاد کیا۔ پھر میری اہل علم سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے بتایا کہ میرے بیٹے پر سو کوڑے اور ایک سال جلاوطنی کی سزا ہے اور اس شخص کی عورت پر رجم ہے۔ آپؐ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں تمہارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ وہ سو بکریاں اور غلام واپس لے لو۔ تمہارے بیٹے پر سو کوڑے اور ایک سال

۱۳۵۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا اسْحَقُ بْنُ يُوْسُفَ الْأَزْرَقِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ رَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمَ أَبُو بَكْرٍ وَرَجَمْتُ وَلَوْ لَا أَنِّي أَكْرَهُ أَنْ أَزِيدَ فِي كِتَابِ اللَّهِ لَكُنْتُ فِي الْمُصْحَفِ فَإِنِّي قَدْ خَشِيتُ أَنْ يَجِيئَ أَقْوَامٌ فَلَا يَجِدُوهُ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَيَكْفُرُونَ بِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ حَدِيثُ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى مِنْ غَيْرٍ وَجْهٌ عَنْ عُمَرَ.

۹۶۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجْمِ عَلَى الثَّيِّبِ

۱۳۶۰: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَغَيْرٌ وَاحِدٌ قَالُوا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ سَمِعَهُ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَشَبِيلٍ أَنَّهُمْ كَانُوا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَاهُ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ فَقَامَ إِلَيْهِ أَحَدُهُمَا فَقَالَ أَنَشُدُكَ اللَّهَ يَارَسُولَ اللَّهِ لَمَّا قُضِيَتْ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ فَقَالَ خَصْمُهُ وَكَانَ أَفْقَهُ مِنْهُ أَجَلُ يَارَسُولَ اللَّهِ أَفْضَلُ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَأَذِنَ لِي فَاتَكَلَّمْتُ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا فَرَزَنِي بِأَمْرَاتِهِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَقَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ ثُمَّ لَقِيتُ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ فَرَعَمُوا أَنَّ عَلَى ابْنِي جُلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَأَنَا الرَّجْمُ عَلَى امْرَأَةٍ هَذَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا قُضِيَ بَيْنَكُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ الْمِائَةَ شَاةٍ وَالْخَادِمَ رَدُّ عَلَيْكَ وَعَلَى ابْنِكَ جُلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَاعْدُ يَا أُنَيْسُ عَلَى امْرَأَةٍ هَذَا فَإِنْ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمُهَا فَعَدَى عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا.

جلاوطنی ہے۔ پھر فرمایا اے انیسؓ کل صبح اس شخص کی بیوی کے پاس جاؤ اگر وہ اقرار کرے تو اسے رجم کر دو۔ حضرت انیسؓ دوسرے دن گئے تو اس نے اعتراف کر لیا اس پر انہوں نے اسے سنگسار کیا۔

۱۳۶۱: ہم سے روایت کی اسحق بن موسیٰ الأنصاریؒ نے انہوں نے معن سے انہوں نے مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے اور وہ حضرت ابو ہریرہؓ اور زید بن خالد جہنی سے مرفوعاً اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

۱۳۶۲: ہم سے روایت کی قتیبہ نے انہوں نے لیث سے انہوں نے ابن شہاب سے اسی سند سے۔ مالک کی حدیث کی مثل۔ اس باب میں ابوبکرؓ، عبادہ بن صامتؓ، ابو ہریرہؓ، ابوسعید، ابن عباسؓ، جابر بن سمرةؓ، ہزالؓ، بریدہؓ، سلمہ بن محرزؓ، ابو ہریرہؓ اور عمران بن حفصؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ اور زید بن خالد کی حدیث حسن صحیح ہے۔

مالک بن انسؒ، معمر اور کئی راوی بھی یہ حدیث زہری سے وہ عبید اللہ بن عبد اللہ سے وہ ابو ہریرہؓ اور زید بن خالدؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح یہ حدیث نقل کرتے ہیں۔ اسی سند سے یہ بھی منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا اگر باندی زنا کرے تو اسے سو کوڑے مارو اگر چار مرتبہ زنا کرے تو چوتھی مرتبہ اسے فروخت کر دو خواہ بالوں کی رسی کے عوض ہی فروخت کرو۔ سفیان بن عیینہ بھی زہری سے وہ عبید اللہ سے اور وہ حضرت ابو ہریرہؓ، زید بن خالدؓ اور شبلؓ سے نقل کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ..... الخ۔

ابن عیینہ نے دونوں حدیثیں ان تینوں حضرات سے نقل کی ہیں اور اس میں وہم ہے۔ وہ یہ کہ سفیان بن عیینہ نے ایک حدیث کے الفاظ دوسری میں داخل کر دیئے ہیں۔ صحیح حدیث وہی ہے جو زبیدی، یونس بن زید اور زہری کے ہتھیان سے، وہ عبید اللہ سے وہ ابو ہریرہؓ اور زید بن خالدؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ اگر باندی زنا کرے تو..... الخ محدثین کے نزدیک یہ روایت صحیح ہے۔ شبل بن خالد صحابی نہیں ہیں۔ وہ عبید اللہ بن مالک اسی کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ ابن عیینہ کی حدیث غیر محفوظ ہے۔

۱۳۶۱: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيِّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ.

۱۳۶۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ بِمَعْنَاهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعَبْدَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَهَزَالٍ وَبُرَيْدَةَ وَسَلَمَةَ ابْنِ الْمُحَبِّقِ وَأَبِي بَرْزَةَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهَكَذَا رَوَى مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَمَعْمَرٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَوْا بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا زَنَتِ الْأَمَةُ فَأَجْلِدُوهَا فَإِنْ زَنَتْ فِي الرَّابِعَةِ فَيُعْوَها وَلَوْ بِضَفِيرٍ وَرَوَى سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَشَبْلٍ قَالُوا كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا رَوَى ابْنُ عُيَيْنَةَ الْحَدِيثَيْنِ جَمِيعًا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَشَبْلٍ وَحَدِيثُ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَهَمٌّ وَهَمٌّ فِيهِ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ أَدْخَلَ حَدِيثًا فِي حَدِيثٍ وَالصَّحِيحُ مَا رَوَى الزُّبَيْدِيُّ وَيُونُسُ ابْنُ يَزِيدَ وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا زَنَتِ الْأَمَةُ وَهَذَا الصَّحِيحُ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَشَبْلُ بْنُ خَالِدٍ لَمْ يُذَكَّرِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّمَا رَوَى شَبْلُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ الْأَوْسِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ان سے منقول ہے کہ فرمایا شبل بن حامد نے۔ جو غلط ہے۔ صحیح نام شبل بن خالد ہے۔ انہیں شبل بن خلید بھی کہا جاتا ہے۔

۱۳۶۳: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے یہ بات ذہن نشین کرلو کہ اللہ تعالیٰ نے ان عورتوں کے لئے راستہ نکال دیا ہے۔ پس اگر زانی شادی شدہ ہوں تو انہیں سو کوڑے مارنے کے بعد سنگسار کر دیا جائے اور اگر غیر شادی شدہ ہوں تو سو کوڑے اور ایک سال جلاوطن کرنا ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے بعض علماء صحابہؓ، علی بن طالبؓ، ابی بن کعبؓ، عبد اللہ بن مسعودؓ وغیرہ کا اسی پر عمل ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ محسن (شادی شدہ) کو پہلے کوڑے مارے جائیں پھر سنگسار کیا جائے۔ بعض علماء اور اسحق کا بھی یہی قول ہے۔ بعض علماء صحابہؓ، ابو بکرؓ، عمرؓ وغیرہ فرماتے ہیں کہ محسن (شادی شدہ) کو صرف سنگسار کیا جائے کوڑے نہ مارے جائیں کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی احادیث میں منقول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف رجم کا حکم دیا کوڑے مارنے کا حکم نہیں دیا۔ جیسے کہ ماعز کا قصہ وغیرہ۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، شافعیؒ اور احمدؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۹۶۸: باب اسی سے متعلق

۱۳۶۴: حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ ایک جہنی عورت نے نبی اکرمؐ کے سامنے زنا کا اعتراف کیا اور بتایا کہ وہ حمل سے ہے۔ آپؐ نے اس کے ولی کو بلایا اور حکم دیا کہ اسے اچھی طرح رکھو اور جب بچہ پیدا ہو جائے تو مجھے بتادینا۔ اس نے ایسا ہی کیا۔ پھر آپؐ نے حکم دیا تو اس کے کپڑے اس کے بدن کے ساتھ باندھ دیئے گئے (تاکہ بے پردگی نہ ہو) اور آپؐ نے اسے سنگسار کرنے کا حکم دیا۔ اس طرح اسے سنگسار کیا گیا۔ پھر آپؐ

وَهَذَا صَحِيحٌ وَحَدِيثُ ابْنِ عُيَيْنَةَ غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَرَوَى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ شَبْلُ بْنُ حَامِدٍ وَهُوَ خَطَا إِنَّمَا هُوَ شَبْلُ بْنُ خَالِدٍ وَيُقَالُ أَيْضًا شَبْلُ بْنُ خَلِيدٍ.

۱۳۶۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَرْثُومٍ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ زَادَانَ عَنْ حِطَّانِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوا عَنِّي فَقَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا الثَّيْبُ بِالثَّيْبِ جِلْدٌ مِائَةٌ ثُمَّ الرَّجْمُ وَالْبُكَرُ بِالبُكَرِ جِلْدٌ مِائَةٌ وَنَفْيُ سَنَةِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَأَبُو بَنِي كَعْبٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ وَغَيْرُهُمْ قَالُوا الثَّيْبُ يُجْلَدُ وَتَرْجَمُ وَإِلَى هَذَا ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ إِسْحَاقَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَغَيْرُهُمَا الثَّيْبُ إِنَّمَا عَلَيْهِ الرَّجْمُ وَلَا يُجْلَدُ وَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ هَذَا فِي غَيْرِ حَدِيثٍ فِي قِصَّةِ مَا عَزَّ وَغَيْرِهِ أَنَّهُ أَمَرَ بِالرَّجْمِ وَلَمْ يَأْمُرْ أَنْ يُجْلَدَ قَبْلَ أَنْ يُرْجَمَ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ.

۹۶۸: بَابُ مِنْهُ

۱۳۶۴: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ اغْتَرَفَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالزَّانَا وَقَالَتْ أَنَا حُبْلَى فَدَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْهَا فَقَالَ أَحْسِنِ إِلَيْهَا فَإِذَا وَضَعَتْ حَمْلَهَا فَأَخْبِرْنِي فَفَعَلَ فَأَمَرَ بِهَا فَشُدَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا ثُمَّ أَمَرَ

نے اس کی نماز جنازہ پڑھی۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپؐ نے اسے رجم کیا اور پھر اس پر نماز پڑھی۔ آپؐ نے فرمایا اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اہل مدینہ میں ستر اشخاص پر تقسیم کر دی جائے تو ان کے لئے بھی کافی ہے پھر کیا اس سے بہتر بھی کوئی چیز تمہاری نظر میں ہے کہ اس نے اپنی جان اللہ کے لئے خرچ کر دی۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۹۶۹: باب اہل کتاب کو سنگسار کرنے

۱۳۶۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی مرد اور یہودی عورت کو سنگسار کیا۔ اس حدیث میں ایک واقعہ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۶۶: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی مرد اور عورت کو سنگسار کیا۔ اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما، براء رضی اللہ عنہ، جابر بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ، عبد اللہ بن حارث بن جزء رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ ان کی سند سے حسن غریب ہے۔ اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ اگر یہود و نصاریٰ اپنے مقدمات مسلمانوں کی عدالتوں میں دائر کریں تو ان کا فیصلہ قرآن و سنت کے مطابق کیا جائے۔ امام احمدؒ اور اسحاقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ ان پر زنا کی حد نہ لگائی جائے لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

۹۷۰: باب زانی کی جلا وطنی

۱۳۶۷: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوڑے بھی مارے اور جلا وطن بھی کیا۔ اسی طرح ابو بکرؓ، عمرؓ نے بھی کوڑے اور جلا وطنی کی سزا دی۔ اس باب میں ابو بکرؓ، زید بن خالدؓ اور عبادہ بن صامتؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ ابن عمرؓ کی حدیث غریب ہے۔ اس حدیث کو کئی راوی

بَرَجَمَهَا فَرُجِمَتْ ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهَا فَقَالَ لَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَجِمْتَهَا ثُمَّ تَصَلَّى عَلَيْهَا فَقَالَ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قَسِمْتُ بَيْنَ سَعِينَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَوْ سَعَتْهُمْ وَهَلْ وَجَدْتُ شَيْئًا أَفْضَلَ مِنْ أَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلَّهِ وَهَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۹۶۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي رَجْمِ أَهْلِ الْكِتَابِ

۱۳۶۵: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنُ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ يَهُودِيًّا وَيَهُودِيَّةً وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۶۶: حَدَّثَنَا هَنَادٌ ثَنَا شَرِيكَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ يَهُودِيًّا وَيَهُودِيَّةً وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَالْبَرَاءِ وَجَابِرِ بْنِ أَبِي أَوْفَى وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثُ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا إِذَا اخْتَصَمَ أَهْلُ الْكِتَابِ وَتَرَافَعُوا إِلَى حُكَّامِ الْمُسْلِمِينَ حَكَمُوا بَيْنَهُمْ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَبِأَحْكَامِ الْمُسْلِمِينَ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَاسْحَقَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَقَامُ عَلَيْهِمُ الْحَدُّ فِي الزَّانَا وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ.

۹۷۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّفْيِ

۱۳۶۷: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَيَحْيَى بْنُ أَكْثَمَ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ غُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَأَنَّ عُمَرَ ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَعُبَادَةَ بْنِ

عبداللہ بن ادریس سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔ بعض راوی یہ حدیث عبداللہ بن ادریس سے وہ عبید اللہ سے وہ نافع سے اور وہ ابن عمرؓ سے نقل کرتے ہیں کہ ابوبکرؓ نے (غیر شادی شدہ زانی) کو سو کوڑے مارے اور جلاوطن کیا۔ اسی طرح حضرت عمرؓ نے کوڑے بھی مارے اور جلاوطن بھی کیا۔

۱۳۶۸: ہم سے یہ حدیث ابوسعید اشج نے بحوالہ عبداللہ بن ادریس نقل کی ہے۔ پھر یہ حدیث ان کے علاوہ بھی اسی طرح منقول ہے۔ محمد بن اسحق بھی نافع سے اور وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کوڑے مارے اور جلاوطن بھی کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی کوڑے اور جلاوطنی کی سزا ایک ساتھ دی لیکن اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کوڑے مارنے اور جلاوطن کرنے کا ذکر نہیں کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جلاوطن کرنا ثابت ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ، زید بن خالد، عبادہ بن صامت اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا۔ صحابہ کرام جن میں ابوبکرؓ، عمرؓ، علیؓ، ابی بن کعبؓ، عبداللہ بن مسعودؓ اور ابوذرؓ وغیرہ شامل ہیں کا اس پر عمل ہے۔ متعدد فقہاء تابعین سے بھی اسی طرح منقول ہے۔ سفیان ثوریؒ مالک بن انسؒ، عبداللہ بن مبارکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

الصَّامِتِ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ غَرِيبٍ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ اِدْرِيسَ فَرَفَعُوهُ وَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ اِدْرِيسَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ غَبِيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ اَبَابَكْرٍ ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَاَنَّ عُمَرَ ضَرَبَ وَغَرَّبَ.

۱۳۶۸: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ أَبُو سَعِيْدٍ الْاَشْجُ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ اِدْرِيسَ وَهَكَذَا رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ رِوَايَةٍ ابْنُ اِدْرِيسَ عَنْ غَبِيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ نَحْوُ هَذَا وَهَكَذَا رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ اَبَابَكْرٍ ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَاَنَّ عُمَرَ ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ صَحَّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّفْيُ رَوَاهُ أَبُو هُرَيْرَةَ وَزَيْدُ بْنُ خَالِدٍ وَعْبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ وَغَيْرُهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعَلِيٌّ وَأَبُو بَكْرٍ كَعَبٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ وَأَبُو ذَرٍّ وَغَيْرُهُمْ كَذَلِكَ رَوَى عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ فَقْهَاءِ التَّابِعِينَ وَهُوَ قَوْلُ سَفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَقُ.

۹۷۱: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْحُدُودَ

كَفَّارَةً لِّأَهْلِهَا

۹۷۱: بَابُ حَدُودِ جَنِّ پَر جَارِی کی

جائیں ان کے لئے گناہوں کا کفارہ ہوتی ہیں

۱۳۶۹: حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا مجھ سے بیعت کرو کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے، چوری نہیں کرو گے، زنا نہیں کرو گے پھر اسی سے متعلق آیت پڑھی اور فرمایا جس نے اپنے اس عہد کو پورا کیا اس کا اجر اللہ تعالیٰ دے گا۔ اور جو اس میں سے کسی گناہ کا مرتکب ہوا اور

۱۳۶۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا سَفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَبَايَعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا لَكُمْ قَرَأَ عَلَيْهِمُ الْآيَةَ فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ عَلَيْهِ

فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَسْتَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ فَهُوَ إِلَى اللَّهِ إِنْ شَاءَ عَذْبُهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرْلَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَجَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَخُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ حَدِيثُ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ لَمْ أَسْمَعْ فِي هَذَا الْبَابِ أَنَّ الْحَدِيثَ يَكُونُ كَفَّارَةً لِأَهْلِهِ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَأُحِبُّ لِمَنْ أَصَابَ ذَنْبًا فَسْتَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ أَنْ يَسْتُرَ عَلَى نَفْسِهِ وَيَتُوبَ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَبِّهِ وَكَذَلِكَ رَوَى عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ أَنَّهُمَا أَمَرَ رَجُلًا أَنْ يَسْتُرَ عَلَى نَفْسِهِ.

اسے سزا دی گئی تو یہ اس کے لئے کفارے کی طرح ہوگا اور اگر کوئی ایسے گناہ کا مرتکب ہوا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کے گناہ کو پوشیدہ رکھا تو وہ اللہ ہی کے اختیار میں ہے چاہے تو وہ اسے عذاب دے اور چاہے تو معاف کر دے۔ اس باب میں حضرت علیؓ، جریر بن عبد اللہؓ اور خزیمہ بن ثابتؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت عبادہ بن صامتؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اس باب میں اس حدیث سے بہتر کوئی حدیث نہیں دیکھی کہ حدود اس کے گناہوں کا کفارہ ہوتی ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ اس کے عیوب پوشیدہ رکھے تو اسے خود بھی چاہیے

کہ وہ اسے ظاہر نہ کرے بلکہ اللہ سے توبہ کرے اس طرح کہ اس کے اور رب ہی کے درمیان ہو۔ ابو بکرؓ اور عمرؓ سے بھی اسی طرح منقول ہے کہ اپنے عیب کو چھپائے۔

۹۷۲: باب لوئذ یوں پر حدود قائم کرنا

۱۴۷۰: حضرت ابو عبد الرحمن السلمی سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اے لوگو اپنے غلاموں وغیرہ پر حدود جاری کرو خواہ وہ شادی شدہ ہوں یا غیر شادی شدہ۔ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کی ایک باندی نے زنا کیا تو مجھے حکم دیا کہ اسے کوڑے ماروں جب میں اس کے پاس گیا تو پتہ چلا کہ اسے ابھی نفاس کا خون آیا ہے۔ مجھے اندیشہ ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ میں اسے کوڑے ماروں تو یہ مرجائے یا فرمایا کہیں قتل نہ کر دوں۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر واقعہ عرض کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا تم نے اچھا کیا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۴۷۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر تم میں سے کسی کی باندی زنا کرے تو وہ اسے تین مرتبہ اللہ کی کتاب کے مطابق کوڑے مارے اور اگر چوتھی مرتبہ پھر زنا کرے تو اسے فروخت کر دے خواہ بالوں کی ایک رسی کی عوض فروخت کرے۔ اس باب میں زید بن خالدؓ اور اشبلؓ

۹۷۲: بَاب مَا جَاءَ فِي أَقَامَةِ الْحُدُودِ عَلَى الْإِمَاءِ

۱۴۷۰: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ثَنَا زَائِدَةُ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلْمِيِّ قَالَ خَطَبَ عَلِيٌّ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَقِيمُوا الْحُدُودَ عَلَى أَرْقَانِكُمْ مَنْ أَحْصَنَ مِنْهُمْ وَمَنْ لَمْ يُحْصِنْ وَإِنَّ أَمَةً لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَنْتٌ فَأَمَرَنِي أَنْ أَجْلِدَهَا فَاتَيْتُهَا فَاذَاهِي حَدِيثُهُ عَهْدَ بِنَفَاسٍ فَخَشِيتُ إِنْ أَنَا جَلَدْتُهَا أَنْ أَقْتُلَهَا أَوْ قَالَ تَمُوتُ فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ أَحْسَنْتَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۱۴۷۱: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجَعُ ثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا زَنْتُ أَمَةً أَحَدَكُمْ فَلْيَجْلِدْهَا ثَلَاثًا بِكِتَابِ اللَّهِ فَإِنْ عَادَتْ فَلْيَعْصَهَا وَلَوْ بِحَبْلِ مِنْ شَعْرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ زَيْدِ بْنِ

سے بھی احادیث منقول ہیں۔ شبلی، عبد اللہ بن مالک اوسی سے نقل کرتے ہیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت ابو ہریرہؓ ہی سے کئی سندوں سے منقول ہے۔ بعض علماء صحابہؓ وغیرہ کا اسی پر عمل ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اپنے غلام یا باندی پر حد جاری کرنے کے لئے حاکم کے پاس جانے کی ضرورت نہیں۔ امام احمدؒ اور اسحاقؒ کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ اسے حاکم کے سپرد کر دے حد جاری نہ کرے۔ لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

۹۷۳: باب نشہ والے کی حد

۱۴۷۲: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس جوتے مارنے کی حد مقرر کی۔ مسعر کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ وہ (حد) شراب پر تھی۔ اس باب میں حضرت علی، عبد الرحمن بن ازہر، ابو ہریرہ، سائب بن عباس رضی اللہ عنہم اور عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے۔ ابو صدیق ناجی کا نام بکر بن عمرو ہے۔

۱۴۷۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص کو لایا گیا اس نے شراب پی تھی۔ آپؐ نے اسے کھجور کی دو چھڑیاں چالیس کے قریب ماریں۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بھی اسی پر عمل کیا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے مشورہ کیا تو عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا سب سے ہلکی حد اسی (۸۰) کوڑے ہیں۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسی کا حکم دے دیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرامؓ اور تابعینؓ اہل علم کے نزدیک اس پر عمل ہے۔ کہ شرابی کی حد اسی (۸۰) کوڑے ہیں۔

۹۷۴: باب شرابی کی سزائیں

خَالِدٌ وَشِبْلٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ الْأَوْسِيِّ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ زَاوَأُ أَنْ يُقِيمَ الرَّجُلُ الْحَدَّ عَلَى مَمْلُوكِهِ ذُوْنِ السُّلْطَانِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَاسْحَقُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يَذْفَعُ إِلَى السُّلْطَانِ وَلَا يُقِيمُ الْحَدَّ هُوَ بِنَفْسِهِ وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ.

۹۷۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي حَدِّ السَّكَرَانِ

۱۴۷۲: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ ثَنَا أَبِي عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ زَيْدِ الْعَمِّيِّ عَنْ أَبِي الصَّدِّيقِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ الْحَدَّ بِنَعْلَيْنِ أَرْبَعِينَ قَالَ مِسْعَرُ أَظُنُّهُ فِي الْخَمْرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَزْهَرَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَالسَّائِبِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَأَبُو الصَّدِّيقِ النَّاجِيُّ اسْمُهُ بَكْرُ بْنُ عَمْرٍو.

۱۴۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَنْبَى بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَضْرَبَهُ بِحَرِيدَتَيْنِ نَحْوِ الْأَرْبَعِينَ وَفَعَلَهُ أَبُو بَكْرٍ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ اسْتَشَارَ النَّاسَ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ كَأَخَفِ الْخُذُودِ ثَمَانِينَ فَأَمَرَ بِهِ عُمَرُ حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ حَدَّ السَّكَرَانِ ثَمَانُونَ.

۹۷۴: بَابُ مَا جَاءَ مِنْ شَرِبِ الْخَمْرِ

فَاجْلِدُوهُ فَإِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ فَاقتُلُوهُ

۱۴۷۴: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُ فَإِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ فَاقتُلُوهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَالْشَّرِيدِ وَشَرَحْبِيلَ بْنِ أَوْسٍ وَجَرِيرٍ وَأَبِي الرَّمْدِ الْبَلَوِيِّ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو حَدِيثُ مُعَاوِيَةَ هَكَذَا رَوَى الثَّوْرِيُّ أَيْضًا عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى ابْنُ جُرَيْجٍ وَمَعْمَرٌ عَنْ سَهِيلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بَنِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ حَدِيثُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّا كَانَ هَذَا فِي أَوَّلِ الْأَمْرِ ثُمَّ نُسِخَ بَعْدَ هَكَذَا رَوَى مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُ فَإِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ فَاقتُلُوهُ قَالَ ثُمَّ أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فِي الرَّابِعَةِ فَضْرَبَهُ وَلَمْ يَقْتُلْهُ وَكَذَلِكَ رَوَى الزُّهْرِيُّ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُوَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا قَالَ فَرَفَعَ الْقَتْلُ وَكَانَتْ رُخْصَةً وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ غَاثَةِ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا نَعْلَمُ بَيْنَهُمْ اخْتِلَافًا فِي ذَلِكَ فِي الْقَدِيمِ وَالْحَدِيثِ وَمِمَّا يُقَوِّى هَذَا مَا رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَوْجِهٍ كَثِيرَةٍ أَنَّهُ قَالَ لَا يَجِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَّا بِأَحَدٍ ثَلَاثِ النَّفْسِ بِالنَّفْسِ وَالنَّيْبِ

مرتبہ تک کوڑے اور چوتھی مرتبہ پر قتل ہے

۱۴۷۴: حضرت معاویہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کوئی شخص شراب پیئے تو اسے کوڑے مارو اور اگر چوتھی مرتبہ بھی پئے تو اسے قتل کر دو۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ، شریذؓ، شرحبیل بن اوسؓ، جریرؓ، ابوہریرہؓ بلویؓ اور عبد اللہ بن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث ثوری بھی عاصم سے وہ ابوصالح سے وہ معاویہ سے اور وہ نبی ﷺ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ ابن جریج اور معمر بھی سہیل بن ابوصالح سے وہ اپنے والد سے وہ ابو ہریرہؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ میں نے امام بخاریؒ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ اس باب میں ابوصالح کی حضرت معاویہؓ سے روایت حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت کی نسبت زیادہ صحیح ہے۔ قتل کا حکم شروع شروع میں تھا بعد میں منسوخ ہو گیا۔ محمد بن اسحاق بھی منکدر سے وہ جابر بن عبد اللہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص شراب پیئے اسے کوڑے مارو اور چوتھی مرتبہ اسے قتل کر دو۔ جابر کہتے ہیں کہ پھر ایک شخص کو آپ ﷺ کے پاس لایا گیا جس نے چوتھی مرتبہ شراب پی تھی تو آپ ﷺ نے اسے کوڑے مارنے کا حکم دیا۔ قتل نہیں کیا۔ زہری بھی قبیسہ بن ذویب سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ یعنی اس طرح قتل کا حکم اٹھایا گیا جس کی پہلے اجازت تھی۔ تمام علماء کا اس پر عمل ہے۔ اس مسئلے میں اہل علم کے درمیان کوئی اختلاف نہیں۔ اس بات کو ایک دوسری حدیث سے بھی تائید حاصل ہے جو مختلف اسناد سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کا خون تین چیزوں کے علاوہ حلال نہیں بشرطیکہ وہ گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ وہ تین چیزیں یہ ہیں۔ قصاص، شادی شدہ

الزَّائِي وَالنَّارِكُ لِدِينِهِ.

زانی اور مرتد۔

۹۷۵: بَاب مَا جَاءَ فِي كُم

تُقَطَّعُ يَدُ السَّارِقِ

۱۳۷۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ
عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرْتَهُ عُمَرَةُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْطَعُ فِي رُبْعِ دِينَارٍ فِصَاعِدًا
حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا
الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ مَوْفُوفًا
وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ مَوْفُوفًا

۱۳۷۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ
عُمَرَ قَالَ قَطَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
مِخْنٍ قِيمَتُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعِيدٍ وَ عَبْدِ
اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ أَبِي هُرَيْرَةَ وَ أُمِّ أَيْمَنَ
حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ
عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ قَطَعَ
فِي خُمُسَةِ دَرَاهِمٍ وَ رَوَى عَنْ عُثْمَانَ وَعَلِيٍّ
أَنَّهُمَا قَطَعَا فِي رُبْعِ دِينَارٍ وَ رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَ أَبِي
سَعِيدٍ أَنَّهُمَا قَالََا تَقْطَعُ الْيَدُ فِي خُمُسَةِ دَرَاهِمٍ
وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ فَقَهَاءِ التَّابِعِينَ وَهُوَ
قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَ الشَّافِعِيِّ وَ أَحْمَدَ وَ اسْحَقَ
رَأَوْا الْقَطْعَ فِي رُبْعِ دِينَارٍ فِصَاعِدًا وَقَدْ رَوَى عَنْ ابْنِ
مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ لَا قَطْعَ إِلَّا فِي دِينَارٍ أَوْ عَشْرَةِ دَرَاهِمٍ
وَهُوَ حَدِيثُ مُرْسَلٍ رَوَاهُ الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَ الْقَاسِمُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ ابْنِ مَسْعُودٍ
وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ
سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَ أَهْلِ الْكُوفَةِ قَالُوا لَا قَطْعَ فِي أَقَلِّ مِنْ
عَشْرَةِ دَرَاهِمٍ.

۹۷۵: باب کتنی قیمت کی

چیز چوری کرنے پر ہاتھ کاٹا جائے

۱۳۷۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ کے عوض
ہاتھ کاٹا کرتے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ یہ حدیث متعدد
اسناد سے بواسطہ عمرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً
مروی ہے۔ بعض نے بواسطہ عمرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
سے موقوفاً روایت کی ہے۔

۱۳۷۶: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے
ایک شخص کا ہاتھ ایک ڈھال چوری کرنے کے جرم میں کاٹا جس
کی قیمت تین درہم تھی۔ اس باب میں حضرت سعدؓ، عبد اللہ بن
عمرؓ، ابن عباسؓ ابو ہریرہؓ اور ام ایمنؓ سے بھی روایات منقول
ہیں۔ حضرت ابن عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے بعض صحابہ کرامؓ کا
اسی پر عمل ہے حضرت ابو بکرؓ بھی ان میں شامل ہیں۔ انہوں
نے پانچ درہم کی چوری پر ہاتھ کاٹا۔ حضرت عثمانؓ اور حضرت
علیؓ سے منقول ہے کہ انہوں نے چوتھائی دینار کی چوری پر ہاتھ
کاٹا۔ حضرت ابو ہریرہؓ اور ابو سعیدؓ سے منقول ہے کہ پانچ درہم
کی چوری پر ہاتھ کاٹا جائے۔ بعض فقہاء تابعین کا اس پر عمل
ہے۔ امام مالک بن انسؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحقؒ کا یہی قول ہے
کہ چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ کی چیز چوری کرنے پر ہاتھ
کاٹا جائے۔ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے منقول ہے کہ آپ
ﷺ نے فرمایا ایک دینار یا دس درہم سے کم کی چیز میں ہاتھ نہ
کاٹا جائے۔ یہ حدیث مرسل ہے۔ اسے قاسم بن عبد الرحمن
نے ابن مسعودؓ سے روایت کیا ہے۔ لیکن قاسم کا ابن مسعودؓ سے
سماع نہیں۔ بعض اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ سفیان ثوریؒ اور اہل
کوفہ کا بھی یہی قول ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ دس درہم سے کم
میں ہاتھ نہ کاٹا جائے۔

۹۷۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي

تَعْلِيْقِ يَدِ السَّارِقِ

۱۳۷۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْمُقَدِّمِ أَنَّ الْحَجَّاجَ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَيْرِيزٍ قَالَ سَأَلْتُ فَصَالَهَ بْنَ عُبَيْدٍ عَنْ تَعْلِيْقِ الْيَدِ فِي عُنُقِ السَّارِقِ أَمِنْ السَّنَةِ هُوَ قَالَ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَارِقٍ فَقُطِعَتْ يَدُهُ ثُمَّ أَمَرُ بِهَا فَعُلِقَتْ فِي عُنُقِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْمُقَدِّمِ عَنْ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةٍ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَيْرِيزٍ هُوَ أَخُو عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَيْرِيزٍ شَامِيٍّ

۹۷۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخَائِنِ

وَالْمُخْتَلِسِ وَالْمُنْتَهَبِ

۱۳۷۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُشْرَمٍ أَنَّ عِيسَى بْنَ يُونُسَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى خَائِنٍ وَلَا مُنْتَهَبٍ وَلَا مُخْتَلِسٍ قُطْعٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَدْ رَوَى مُغِيرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَ مُغِيرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ هُوَ بَصْرِيُّ أَخُو عَبْدِ الْعَزِيزِ الْقَسْمَلِيِّ كَذَا قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ

۹۷۸: بَابُ مَا جَاءَ لَا قُطْعَ

فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثْرٍ

۱۳۷۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۹۷۶: بَابُ چور کا ہاتھ کاٹ کر اس کے گلے

میں لٹکانا

۱۳۷۷: حضرت عبدالرحمن بن محیریز سے روایت ہے کہ میں نے فضالہ بن عبید سے چور کا ہاتھ اس کی گردن میں لٹکانے کے متعلق پوچھا کہ آیا یہ سنت ہے۔ تو انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک چور کو لایا گیا اور اس کا ہاتھ کاٹا گیا۔ آپ ﷺ نے حکم دیا کہ یہ ہاتھ اس کی گردن میں لٹکا دیا جائے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف عمر بن علی مقدی کی حدیث سے جانتے ہیں۔ عمر بن علی، حجاج بن ارطاة سے نقل کرتے ہیں۔ عبدالرحمن بن محیریز، عبداللہ بن محیریز شامی ہیں۔

۹۷۷: بَابُ خَائِنٍ اُچکے

اور ڈاکو

۱۳۷۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خائن اچکے اور ڈاکو کی سزا ہاتھ کاٹنا نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ مغیرہ بن مسلم، ابوزبیر سے وہ جابر رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ابن جریج ہی کی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔ مغیرہ بن مسلم بصری، علی بن مدینی کے قول کے مطابق عبدالعزیز قسملی کے بھائی ہیں۔

۹۷۸: بَابُ پھلوں اور کھجور کے

خوشوں کی چوری پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا

۱۳۷۹: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ پھلوں اور کھجور کے خوشوں کی چوری کرنے پر ہاتھ نہ کاٹا

جائے۔ بعض راوی یحییٰ بن سعید سے وہ محمد بن یحییٰ بن صبان سے وہ اپنے چچا واسع بن صبان سے وہ رافع سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث کے مثل نقل کرتے ہیں۔ مالک بن انس اور کئی راوی یہ حدیث یحییٰ بن سعید سے وہ محمد بن یحییٰ بن صبان سے وہ رافع بن خدیج سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں اور اس میں واسع بن صبان کا ذکر نہیں کرتے۔

وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَقْطَعُ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ هَكَذَا رَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ حَبَّانٍ عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانٍ عَنْ رَافِعٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُ رَوَايَةِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَرَوَى مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانٍ.

۹۷۹: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ لَا يَقْطَعُ

الْأَيْدِي فِي الْغَزْوِ

۱۳۸۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ عِيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ شَيْمٍ بْنِ بَيْتَانَ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ أَرْطَاةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَقْطَعُ الْأَيْدِي فِي الْغَزْوِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ ابْنِ لَهْيَعَةَ بِهِذَا الْإِسْنَادِ نَحْوُ هَذَا وَقَالَ بُسْرُ بْنُ أَبِي أَرْطَاةَ أَيْضًا وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ الْأَوْزَاعِيُّ لَا يَرَوْنَ أَنَّ يُقَامُ الْحَدُّ فِي الْغَزْوِ بِحَضْرَةِ الْعَدُوِّ مَخَافَةَ أَنْ يُلْحَقَ مَنْ يُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ بِالْعَدُوِّ فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ مِنْ أَرْضِ الْحَرْبِ وَرَجَعَ إِلَى دَارِ الْإِسْلَامِ أَقَامَ الْحَدُّ عَلَى مَنْ أَصَابَهُ كَذَلِكَ قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ.

۹۷۹: باب جہاد کے

دوران چور کا ہاتھ نہ کاٹا جائے

۱۳۸۰: حضرت بسر بن ارطاة رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جنگ کے دوران ہاتھ نہ کاٹے جائیں (یعنی چوری کرنے پر)..... یہ حدیث غریب ہے۔ اس حدیث کو ابن لہیعہ کے علاوہ اور راوی بھی اسی سند سے نقل کرتے ہیں لیکن وہ بسر بن ارطاة کہتے ہیں۔ بعض اہل علم اور امام اوزاعی کا اسی پر عمل ہے وہ کہتے ہیں کہ دشمن سے مقابلے کے وقت حدود قائم نہ کی جائیں تاکہ ایسا نہ ہو کہ وہ دشمن کے ساتھ جا ملے۔ البتہ جب امام دارالحرب سے دارالسلام میں واپس آئے تو اسی وقت مجرم پر حد قائم کرے۔

۹۸۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ

يَقَعُ عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ

۱۳۸۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ وَأَبُو بَنْدٍ مِسْكِينٍ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ رَفَعَ إِلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَجُلٌ وَقَعَ عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ فَقَالَ لَا قُضِيَنَّ فِيهَا بِقَضَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّ كَانَتْ أَحَلَّتْهَا

۹۸۰: باب جو شخص اپنی بیوی کی

لوٹدی سے زنا کرے

۱۳۸۱: حبیب بن سالم کہتے ہیں کہ نعمان بن بشیر کے سامنے ایک شخص کو پیش کیا گیا جس نے اپنی بیوی کی لوٹدی سے زنا کیا تھا۔ انہوں نے فرمایا میں تمہارے درمیان رسول اللہ ﷺ کے فیصلے کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ اگر اس کی بیوی نے اس کے لئے یہ باندی حلال کر دی تھی تو اسے سو کوڑے لگاؤں گا

لَهُ لَا جِلْدَ لَهُ مِائَةً وَإِنْ لَمْ تَكُنْ أَحَلَّتْهَا لَهُ رَجُمْتُهُ.

۱۳۸۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ مَحْبِقٍ نَحْوَهُ حَدِيثُ النُّعْمَانِ فِي إِسْنَادِهِ اضْطِرَابٌ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ لَمْ يَسْمَعْ قَتَادَةُ مِنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ هَذَا الْحَدِيثَ إِنَّمَا رَوَاهُ عَنْ خَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ وَأَبُو بَشِيرٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ هَذَا الْحَدِيثَ أَيْضًا إِنَّمَا رَوَاهُ عَنْ خَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ وَقَدْ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الرَّجُلِ يَقَعُ عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ فَرَوَى عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عَلِيُّ وَابْنُ عُمرَ أَنَّ عَلَيْهِ الرِّجْمَ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ لَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ وَلَكِنْ يُعْزَرُ وَذَهَبَ أَحْمَدُ وَاسْتَحَقَّ إِلَى مَا رَوَى النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

اور اگر حلال نہیں کی تھی تو اسے سنگسار کروں گا۔

۱۳۸۲: ہم سے روایت کی علی بن حجر نے انہوں نے کہا ہم سے روایت کی ہشیم نے انہوں نے ابی بشر سے انہوں نے حبیب بن سالم سے انہوں نے نعمان بن بشیر سے اسی طرح نقل کیا ہے۔ اس باب میں سلمہ بن محیق سے بھی حدیث منقول ہے۔ نعمان کی حدیث میں اضطراب ہے۔ میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ قتادہ اور ابو بشر دونوں نے یہ حدیث حبیب بن سالم سے نہیں سنی بلکہ خالد بن عرفطہ سے سنی ہے۔ اہل علم کا اس آدمی کے حکم میں اختلاف ہے جو اپنی بیوی کی لونڈی سے جماع کرے۔ متعدد صحابہ کرام جن میں حضرت علیؓ اور ابن عمرؓ بھی شامل ہیں وہ فرماتے ہیں کہ اسے رجم کیا جائے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ اس پر حد نہیں تعزیر ہے۔ امام احمدؒ اور اسحقؒ، نعمان بن بشیر کی حدیث پر عمل کرتے ہیں۔

۹۸۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَرْأَةِ إِذَا

اسْتَكْرَهَتْ عَلَى الزَّانَا

۱۳۸۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا مَعْمَرُ بْنُ سَلَيْمَانَ الرَّقِيُّ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ حُجْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ اسْتَكْرَهَتْ امْرَأَةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا الْحَدَّ وَأَقَامَهُ عَلَى الذِّئِي أَصَابَهَا وَلَمْ يَذْكُرْ أَنَّهُ جَعَلَ لَهَا مَهْرًا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ وَائِلٍ عَنْ حُجْرٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيهِ وَلَا أَدْرَكَهُ يَقُولُ إِنَّهُ وَلِدَ بَعْدَ مَوْتِ أَبِيهِ بِأَشْهُرٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنْ لَيْسَ عَلَى الْمُسْتَكْرَهَةِ حَدٌّ.

۹۸۱: باب عورت

جس کے ساتھ زبردستی زنا کیا جائے

۱۳۸۳: عبدالجبار بن وائل بن حجر اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک عورت کے ساتھ زبردستی زنا کیا گیا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر حد نہ لگائی اور مرد پر حد قائم کی۔ راوی نے یہ ذکر نہیں کیا کہ آیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس (عورت) کو مہر دینے کا فیصلہ کیا یا نہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اس کی سند متصل نہیں۔ یہ روایت متعدد اسناد سے مروی ہے۔ میں نے امام بخاری سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ عبدالجبار نے نہ تو اپنے والد سے ملاقات کی ہے اور نہ ہی ان سے کچھ سنا ہے کہا جاتا ہے کہ یہ اپنے والد کی وفات کے چند ماہ بعد پیدا ہوئے۔ بعض صحابہ کرامؓ اور دیگر اہل علم کا اس حدیث پر عمل ہے کہ مجبور کی گئی عورت پر حد نہیں۔

۱۳۸۴: علقمہ بن وائل کندی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک عورت نماز کے لئے نکلی تو راستے میں ایک آدمی نے اسے پکڑ لیا اور اپنی حاجت پوری کر کے چل دیا۔ وہ چیختی رہ گئی۔ پھر اس کے پاس سے ایک دوسرا آدمی گزرا تو اس نے اسے بتایا کہ اس شخص نے اس کے ساتھ اس طرح کیا ہے۔ پھر مہاجرین کی ایک جماعت وہاں سے گزری تو انہیں بھی بتایا۔ وہ لوگ دوڑے اور اس شخص کو پکڑ لیا جس کے متعلق اس عورت کا خیال تھا کہ اس نے اس کے ساتھ زنا کیا ہے۔ جب اس آدمی کو اس (عورت) کے سامنے لائے تو اس (عورت) نے کہا ہاں یہی ہے۔ پھر وہ اسے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آئے اور آپ ﷺ نے اسے سنگسار کرنے کا حکم دیا تو اسی وقت ایک اور آدمی کھڑا ہوا جس نے درحقیقت اس عورت کے ساتھ زنا کیا تھا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے اس کے ساتھ زنا کیا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے اس عورت سے فرمایا جاؤ اللہ تعالیٰ نے تمہیں بخش دیا ہے۔ پہلے آدمی سے اچھا کلام کیا اور زانی کے بارے میں فرمایا اسے سنگسار کرو پھر فرمایا اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اہل مدینہ سب کے سب ایسی توبہ کریں تو بخش دیئے جائیں۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ علقمہ بن وائل بن حجر کو اپنے والد سے سماع حاصل ہے۔ وہ عبد الجبار بن وائل سے بڑے ہیں۔ عبد الجبار بن وائل نے اپنے والد سے کچھ نہیں سنا۔

۹۸۲: باب جو شخص جانور سے بدکاری کرے

۱۳۸۵: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کو چوپائے سے بدفعی کرتے پاؤ اسے قتل کر دو اور جانور کو بھی ہلاک کر دو۔ حضرت ابن عباسؓ سے کہا گیا کہ جانور کو کیوں قتل کیا جائے۔ انہوں نے فرمایا اس کے متعلق میں نے نبی اکرم ﷺ سے کچھ نہیں سنا لیکن میرا خیال ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بہتر نہیں سمجھا کہ جس جانور کے ساتھ ایسا فعل کیا گیا ہو اس کا گوشت کھایا جائے یا اس

۱۳۸۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ إِسْرَائِيلَ ثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ الْكِنْدِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً خَرَجَتْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُرِيدُ الصَّلَاةَ فَتَلَقَّاهَا رَجُلٌ فَتَجَلَّلَهَا فَقَضَى حَاجَتَهُ مِنْهَا فَصَاحَتْ فَانْطَلَقَ وَمَرَّ بِهَا رَجُلٌ فَقَالَتْ إِنَّ ذَاكَ الرَّجُلَ فَعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا وَمَرَّتْ بِعَصَابَةٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ فَقَالَتْ إِنَّ ذَاكَ الرَّجُلَ فَعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا فَانْطَلَقُوا فَاحْذَرُوا الرَّجُلَ الَّذِي ظَنَنْتُ أَنَّهُ وَقَعَ عَلَيْهَا وَاتَّوْهَا فَقَالَتْ نَعَمْ هُوَ هَذَا فَاتَّوَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَمَرَهُ لِيُرْجَمَ قَامَ صَاحِبُهَا الَّذِي وَقَعَ عَلَيْهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا صَاحِبُهَا الَّذِي وَقَعَ عَلَيْهَا فَقَالَ لَهَا أَذْهَبِي فَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ وَقَالَ لِلرَّجُلِ قَوْلًا حَسَنًا وَقَالَ لِلرَّجُلِ الَّذِي وَقَعَ عَلَيْهَا ارْجُمُوهُ وَقَالَ لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ تَابَ بِهَا أَهْلُ الْمَدِينَةِ لَقَبِلَ مِنْهُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلٍ بْنُ حُجْرٍ سَمِعَ مِنْ أَبِيهِ وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ وَعَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ وَائِلٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيهِ.

۹۸۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ يَقَعُ عَلَى الْبَهِيمَةِ

۱۳۸۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ السَّوَّاقُ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي عُمَرَ وَعَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَجَدَ ثَمُوهَ وَقَعَ عَلَى بَهِيمَةٍ فَاقْتُلُوهُ وَاقْتُلُوا الْبَهِيمَةَ فَقِيلَ لَا بَنَ عَبَّاسُ مَا شَأْنُ الْبَهِيمَةِ فَقَالَ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ شَيْئًا وَلَكِنْ أَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

سے کوئی فائدہ حاصل کیا جائے۔ اس حدیث کو ہم صرف عمرو بن ابی عمرو کی روایت سے جانتے ہیں وہ عکرمہ سے وہ ابن عباسؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ سفیان ثوریؒ، عاصمؒ سے وہ ابن رزینؒ سے اور وہ ابن عباسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ جو آدمی چوپائے سے بد فعلی کرے اس پر حد نہیں۔

۱۳۸۶: ہم سے یہ حدیث روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے کہا ہم سے روایت کی عبدالرحمن بن مہدی نے انہوں نے کہا ہم سے روایت کی سفیان ثوریؒ نے اور یہ پہلی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ امام احمد اور اسحاقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۹۸۳: باب لواطت کی سزا

۱۳۸۷: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کو قوم لوط جیسا عمل (یعنی لواطت) کرتے ہوئے پاؤ تو فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کر دو۔ اس باب میں حضرت جابرؒ اور ابو ہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ اس حدیث کو ہم ابن عباسؓ کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ محمد بن اسحاقؒ نے اس حدیث کو عمرو بن ابی عمرو سے روایت کیا اور فرمایا قوم لوط کا سا عمل کرنے والا ملعون ہے قتل کا ذکر نہیں کیا اور یہ بھی مذکور ہے کہ چوپائے سے بد فعلی کرنے والا بھی ملعون ہے۔ عاصم بن عمروؒ بھی سہیل بن ابی صالحؒ سے وہ اپنے والد سے اور وہ ابو ہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کر دو۔ اس حدیث کی سند میں کلام ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ اس حدیث کو عاصم کے علاوہ کسی اور نے بھی سہیل بن ابی صالحؒ سے روایت کیا ہو۔ عاصم بن عمر حفظ کے اعتبار سے حدیث میں ضعیف ہیں۔ لوطی عمل کرنے والے کی سزا کے بارے میں اہل علم کا اختلاف ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اسے سنگسار کیا جائے خواہ وہ شادی شدہ ہو یا غیر شادی

اللہ علیہ وسلم کمرہ أن يؤكل من لحمها أو يتنفع بها وقد عمل بها ذلك العمل لهذا حديث لا نعرفه إلا من حديث عمرو بن أبي عمرو وعن عكرمة عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم وروى سفیان الثوري عن عاصم عن أبي رزین عن ابن عباس أنه قال من أتى بهيمة فلا حد عليه.

۱۳۸۶: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَهَذَا أَصَحُّ مِنَ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا أَهْلُ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ.

۹۸۳: بَاب مَا جَاءَ فِي حَدِّ اللَّوْطِيِّ

۱۳۸۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِوٍ وَالسَّوَّاقُ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَمْرِوٍ وَعَنْ عَكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ وَجَدَ ثَمُوهُ يَعْمَلُ عَمَلِ قَوْمِ لُوطٍ فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُولَ بِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَإِنَّمَا نَعْرِفُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَرَوَى مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرِوٍ فَقَالَ مَلْعُونٌ مَنْ عَمِلَ عَمَلِ قَوْمِ لُوطٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ الْقَتْلَ وَذَكَرْ فِيهِ مَلْعُونٌ مَنْ أَتَى بِهِيمَةً وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَاصِمٍ بْنِ عَمْرٍ عَنْ سَهِيلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُولَ بِهِ هَذَا حَدِيثٌ فِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا رَوَاهُ عَنْ سَهِيلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ غَيْرَ عَاصِمِ بْنِ عَمْرِوٍ الْقَمَرِيِّ وَعَاصِمِ بْنِ عَمْرِوٍ يَضَعُفُ فِي الْحَدِيثِ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي حَدِّ اللَّوْطِيِّ فَرَأَى بَعْضُهُمْ أَنَّ عَلَيْهِ الرُّجْمَ أُخْصِنَ أَوْ لَمْ يُخْصِنَ

شده۔ امام مالکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض علماء و فقہاء تابعین، حسن بصریؒ، ابراہیم نخعیؒ اور عطاء بن ابی رباحؒ کہتے ہیں کہ لوادت کرنے والے پر اسی طرح حد جاری کی جائے جس طرح زانی پر حد جاری کی جاتی ہے۔ سفیان ثوریؒ اور اہل کوفہ کا بھی یہی قول ہے۔

۱۳۸۸: حضرت عبداللہ بن محمد بن عقیل کہتے ہیں کہ انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ ڈر قوم لوط کے سے عمل کا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں (یعنی بواسطہ عبداللہ بن محمد بن عقیل بن ابی طالب) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

۹۸۴: باب مرتد کی سزا

۱۳۸۹: حضرت عکرمہؒ سے روایت ہے کہ حضرت علیؑ نے ایک جماعت کو جو اسلام سے پھر چکی تھی جلادیا۔ یہ خبر حضرت ابن عباسؓ کو پہنچی تو فرمایا اگر ان کی جگہ میں ہوتا تو میں انہیں رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کے مطابق قتل کر دیتا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اپنا دین تبدیل کرے اسے قتل کر دو۔ پس میں انہیں نہ جلاتا۔ اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم اللہ کے خاص عذاب کی طرح عذاب نہ دو۔ جب یہ خبر حضرت علیؑ کو پہنچی تو انہوں نے فرمایا ابن عباسؓ نے سچ کہا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ کہ مرتد کو قتل کیا جائے لیکن اگر کوئی عورت مرتد ہو جائے تو اس میں اہل علم کا اختلاف ہے اوزاعیؒ، احمدؒ، اسحاقؒ اور علماء کی ایک جماعت کہتی ہے کہ اسے بھی قتل کیا جائے۔ سفیان ثوریؒ اور اہل کوفہ اور علماء کی ایک جماعت کے نزدیک عورت کو قید کیا جائے قتل نہ کیا جائے۔

۹۸۵: باب جو شخص

وَهَذَا قَوْلُ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَقَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ فَهْمَاءِ التَّابِعِينَ مِنْهُمْ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ وَابْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ وَعَطَاءُ بْنُ أَبِي رِبَاحٍ وَغَيْرُهُمْ قَالُوا اخْذِ السُّوْطِيَّ حَدَّ الزَّانِي وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ.

۱۳۸۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْمَكِّيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَخَوْفَ مَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي عَمَلُ قَوْمٍ لُوطٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ جَابِرٍ.

۹۸۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُرْتَدِّ

۱۳۸۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّمِيِّ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ عَلِيًّا حَرَّقَ قَوْمًا ارْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ فَبَلَغَ ذَلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَوْ كُنْتُ أَنَا لَقَتَلْتُهُمْ بِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ وَلَمْ أَكُنْ لَأَخَرَفَهُمْ لَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَعَذِّبُوا بِعَذَابِ اللَّهِ فَبَلَغَ ذَلِكَ عَلِيًّا فَقَالَ صَدَقَ بْنُ عَبَّاسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْمُرْتَدِّ وَاخْتَلَفُوا فِي الْمَرْأَةِ إِذَا ارْتَدَّتْ عَنِ الْإِسْلَامِ فَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ تُقْتَلُ وَهُوَ قَوْلُ الْأَوْزَاعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَقَ فَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ تُحْبَسُ وَلَا تُقْتَلُ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَغَيْرِهِ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ.

۹۸۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ

شَهْرُ السِّلَاحِ

۱۳۹۰: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَأَبُو السَّائِبِ قَالَا ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ الزُّبَيْرِ وَابْنِ هُرَيْرَةَ وَسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ حَدِيثُ أَبِي مُوسَى حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۹۸۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي حَدِّ السَّاحِرِ

۱۳۹۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَ السَّاحِرُ ضَرْبَةً بِالسَّيْفِ هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَاسْمَعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ أَلْمَكِيُّ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ مِنْ قَبْلِ حَفْظِهِ وَاسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْعَبْدِيُّ الْبَصْرِيُّ قَالَ وَكَيْفَ هُوَ ثِقَةٌ وَيُرْوَى عَنِ الْحَسَنِ أَيْضًا وَالصَّحِيحُ عَنْ جُنْدُبٍ مَوْفُوقٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ إِنَّمَا يُقْتَلُ السَّاحِرُ إِذَا كَانَ يَعْمَلُ مِنْ سِحْرِهِ مَا يُلْغُ الْكُفْرَ فَإِذَا عَمِلَ عَمَلًا دُونَ الْكُفْرِ فَلَمْ نَرِ عَلَيْهِ قِتْلًا.

۹۸۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَالِ مَا يُصْنَعُ بِهِ

۱۳۹۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ وَثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ زَائِدَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَجَدَ تُمُوءَ غُلٍّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَخْرَقُوا مَتَاعَهُ قَالَ صَالِحٌ فَدَخَلْتُ عَلَى مَسْلَمَةَ وَمَعَهُ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَوَجَدَ رَجُلًا قَدْ

مسلمانوں پر ہتھیار اٹھانے

۱۳۹۰: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہم پر ہتھیار اٹھائے گا۔ اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں۔ اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما، ابن زبیر رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۸۶: باب جادوگر کی سزا

۱۳۹۱: حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جادوگر کی سزا یہ ہے کہ اسے تلوار سے قتل کر دیا جائے اس حدیث کو ہم صرف اسماعیل بن مکی کی سند سے مرفوع جانتے ہیں اور وہ حافظ کی وجہ سے ضعیف ہیں۔ اسماعیل بن مسلم عبدی بصری کو کعب ثقفی کہتے ہیں۔ یہ روایت حسن سے بھی منقول ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موقوفاً منقول ہے۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور دوسرے اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ اگر جادوگر ایسا جادو کرے کہ کفر تک پہنچتا ہو تو اس صورت میں اسے قتل کیا جائے ورنہ نہیں۔

۹۸۷: باب جو شخص غنیمت کا مال چرانے والی کی سزا

۱۳۹۲: حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر تم کسی شخص کو غنیمت کا مال چوری کرتے ہوئے دیکھو تو اس کا سامان جلا دو۔ صالح کہتے ہیں کہ میں مسلم کے پاس گیا تو ان کے ساتھ سالم بن عبد اللہ بھی تھے۔ انہوں نے ایک شخص کو مال غنیمت میں چوری کا مرتکب پایا تو یہ حدیث بیان کی اس پر سالم نے اس شخص کا سامان جلانے کا حکم دیا۔ اس کا سامان جلایا گیا تو

اس میں سے ایک قرآن مجید بھی ملا۔ حضرت سالم نے فرمایا کہ اسے فروخت کرو اور اس کی قیمت صدقہ کرو۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ امام اوزاعی، احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔ میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا ہم سے یہ حدیث صالح بن محمد بن زائدہ (ابو داؤدہ لیشی وہ نے بیان کی ہے۔ اور وہ منکر الحدیث ہیں۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سے خائن کے بارے میں اور بھی روایات مروی ہیں لیکن کسی میں بھی اس کے سامان کو جلانے کا حکم نہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔

۹۸۸: باب جو شخص کسی کو بیچو کہ کر

پکار یا اس کی سزا

۱۳۹۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص کسی دوسرے کو ”اے یہودی“ کہہ کر پکارے تو اسے بیس دڑے مارو اور جب کوئی ”اے یہودی“ کہہ کر پکارے تو اسے بھی بیس دڑے مارو اور جو شخص کسی محرم عورت سے زنا کرے تو اسے قتل کر دو۔ اس حدیث کو ہم صرف ابراہیم بن اسماعیل کی سند سے جانتے ہیں اور ابراہیم بن اسماعیل کو حدیث میں ضعیف کہا گیا ہے۔ براء بن عازب، قرۃ بن ایاس مزنی سے نقل کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قتل کا حکم دیا۔ یہ حدیث کئی سندوں سے منقول ہے۔ ہمارے اصحاب کا اسی پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ جو شخص جانتے ہوئے کسی محرم عورت سے جماع کرے تو اسے قتل کر دیا جائے۔

۹۸۹: باب تعزیر کے بارے میں

۱۳۹۴: حضرت ابی بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

عَلَّ فَحَدَّثَ سَالِمٌ بِهَذَا الْحَدِيثِ فَأَمَرَهُ فَأُحْرِقَ مَتَاعُهُ فَوَجَدَ فِي مَتَاعِهِ مَصْحَفَ فَقَالَ سَالِمٌ بَعْ هَذَا وَتَصَدَّقْ بِشَمْسِهِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ الْأَوْزَاعِيِّ وَاحْمَدُ اسْحَقَ وَسَالَتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ إِنَّمَا رَوَى هَذَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَائِدَةَ وَهُوَ أَبُو وَقِيدٍ اللَّيْثِيُّ وَهُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَقَدْ رَوَى فِي غَيْرِ حَدِيثٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَالِ وَلَمْ يَأْمُرْ فِيهِ بِحَرْقِ مَتَاعِهِ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۹۸۸: بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَنْ يَقُولُ

لِلْأَخْرِيَا مُحَنَّتٌ

۱۳۹۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ثنا ابْنُ أَبِي فَدْيِكٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ يَا يَهُودِي فَأَضْرِبُوهُ عَشْرِينَ وَإِذَا قَالَ يَا مُحَنَّتٌ فَأَضْرِبُوهُ عَشْرِينَ وَمَنْ وَقَعَ عَلَى ذَاتِ مُحَرَّمٍ فَاقْتُلُوهُ هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ وَقُلُوهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ رَوَاهُ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَقُرْدُ بْنُ أَيَّاسٍ الْمُزْنِيُّ أَنَّ رَجُلًا تَزَوَّجَ امْرَأَةً ابْنَهُ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِهِ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَصْحَابِنَا قَالُوا مَنْ أَتَى ذَاتَ مُحَرَّمٍ وَهُوَ يَعْلَمُ فَعَلَيْهِ الْقَتْلُ وَقَالَ أَحْمَدُ مَنْ تَزَوَّجَ امْرَأَةً قَتِلَ وَقَالَ اسْحَقُ مَنْ وَقَعَ عَلَى ذَاتِ مُحَرَّمٍ قَتِلَ

۹۸۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّعْزِيرِ

۱۳۹۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حدود کے علاوہ دس کوڑوں سے زیادہ نہ مارے جائیں۔
یہ حدیث ابن لہیعہ، بکیر سے نقل کرنے میں غلطی کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ عبد الرحمن بن جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے اور وہ اپنے والد سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں لیکن یہ صحیح نہیں۔ صحیح حدیث وہی ہے جو لیث بن سعد سے منقول ہے۔ یعنی عبد الرحمن بن جابر بن عبد اللہ، ابو بردہ بن نیار سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف بکیر بن اشح کی روایت سے جانتے ہیں۔ اہل علم کا تعزیر کے بارے میں اختلاف ہے اور اس باب میں مروی احادیث میں سے سب سے زیادہ بہتر یہی حدیث ہے۔

حَبِيبٌ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَّحِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَابِرٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُجْلَدُ فَوْقَ عَشْرِ جَلْدَاتٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ بُكَيْرٍ فَأَخْطَأَ فِيهِ وَقَالَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَابِرٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ خَطَأٌ وَالصَّحِيحُ حَدِيثُ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ إِنَّمَا هُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَّحِ وَقَدْ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي التَّعْزِيرِ وَأَحْسَنُ شَيْءٍ يُرَوَى فِي التَّعْزِيرِ هَذَا الْحَدِيثُ.

أَبْوَابُ الصَّيْدِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

شكار کے متعلق باب

جو رسول اللہ ﷺ سے مروی ہیں

۹۹۰: بَابُ مَا جَاءَ مَا يُؤْكَلُ مِنْ

۹۹۰: باب کتے کے شکار میں

صَيْدِ الْكَلْبِ وَمَا لَا يُؤْكَلُ

سے کیا کھانا جائز ہے اور کیا ناجائز

۱۳۹۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ ثَنَا قَبِيصَةُ ثَنَا
 سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ
 الْحَارِثِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 إِنَّا نُرْسِلُ كِلَابَنَا لَنَا مُعَلَّمَةً قَالَ كُلُّ مَا أَمْسَكْنَ
 عَلَيْكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنْ قَتَلْنَ قَالَ وَإِنْ قَتَلْنَ
 مَا لَمْ يَشْرُكْهَا كَلْبٌ مِنْ غَيْرِهَا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ
 اللَّهِ إِنَّا نَرْمِي بِالْمِعْرَاضِ قَالَ مَا خَرَقَ فَكُلْ وَمَا
 أَصَابَ بِعَرَضِهِ فَلَا تَأْكُلْ.

۱۳۹۵: حضرت عدی بن حاتمؓ سے روایت ہے کہ میں نے
 عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم اپنے سکھائے ہوئے شکاری
 کتوں کو شکار کے لئے بھیجتے ہیں۔ فرمایا وہ جس شکار کو پکڑیں تم
 اسے کھا سکتے ہو۔ میں نے عرض کیا اگر وہ اسے مار ڈالے تب
 بھی۔ فرمایا ہاں بشرطیکہ کوئی دوسرا کتا اس کے ساتھ شریک نہ
 ہو۔ پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم معراض سے بھی شکار کو
 مارتے ہیں۔ فرمایا جو نوک سے پھٹ جائے اسے کھا لو اور جو
 اس کی چوٹ لگنے سے مرے اسے نہ کھاؤ۔

۱۳۹۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
 يُوسُفَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ
 وَسُئِلَ عَنِ الْمِعْرَاضِ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۹۶: ہم سے روایت کی محمد بن یحییٰ نے انہوں نے کہا ہم سے
 روایت کی محمد بن یوسف نے انہوں نے کہا ہم سے روایت کی
 سفیان ثوریؓ نے انہوں نے منصور سے اسی طرح کی حدیث
 نقل کی لیکن اس میں یہ الفاظ ہیں ”وَسُئِلَ عَنِ
 الْمِعْرَاضِ“ یعنی آپ ﷺ سے معراض کے بارے میں
 سوال کیا گیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

۱۳۹۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ
 ثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ وَالْحَجَّاجُ
 عَنْ الْوَلِيدِ ابْنِ أَبِي مَالِكٍ عَنْ عَائِدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
 أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُسَيْنِيَّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا
 أَهْلُ صَيْدٍ فَقَالَ إِذَا أُرْسِلَتْ كَلْبُكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ

۱۳۹۷: حضرت عائد بن عبد اللہ، ابو ثعلبہ خنی سے نقل کرتے
 ہیں کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم شکاری لوگ
 ہیں۔ فرمایا اگر تم نے اپنا کتا بھیجتے وقت بسم اللہ پڑھی اور کتے نے
 شکار پکڑ لیا تو تم اسے کھا سکتے ہو۔ میں نے عرض کیا اگر وہ اسے قتل
 کر دے تو؟ فرمایا تب بھی کھا سکتے ہو۔ میں نے عرض کیا ہم

تیر انداز لوگ ہیں۔ فرمایا جو چیز تمہارے تیر سے مر جائے وہ کھا سکتے ہو۔ پھر میں نے عرض کیا ہم سفر بھی زیادہ کرتے ہیں اور ہم یہود و نصاریٰ اور مجوسیوں کے پاس سے گزرتے ہیں ان کے برتنوں کے علاوہ ہمیں کوئی برتن نہیں ملتا۔ فرمایا اگر ان کے علاوہ اور برتن نہ ہوں تو انہیں پانی سے دھو کر ان میں کھاؤ اور پیو۔ اس باب میں حضرت عدی بن حاتم سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عائد اللہ، ابو ادريس خولانی ہیں۔

۹۹۱: باب مجوسی کے کتے سے شکار کرنا

۱۳۹۸: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں مجوسی کے کتے کے شکار سے منع کیا گیا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں اکثر اہل علم اسی پر عمل کرتے ہوئے۔ مجوسی کے کتے سے شکار کی اجازت نہیں دیتے۔ قاسم بن ابوبرزہ، قاسم بن نافع کی ہیں۔

۹۹۲: باب باز کا شکار

۱۳۹۹: حضرت عدی بن حاتمؓ نے رسول اللہ ﷺ سے باز کے شکار کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا جو چیز وہ تمہارے لیے پکڑ رکھے اسے کھاؤ۔ اس حدیث کو ہم صرف مجالد کی روایت سے جانتے ہیں اور وہ شعبی سے نقل کرتے ہیں۔ اہل عمل کا اسی پر عمل ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ باز اور صقور (شکرے) کے شکار میں کوئی حرج نہیں۔ مجالد کہتے ہیں کہ باز، وہ پرندہ ہے جو شکار کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ ان جوارح میں سے ہے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور جن جوارح کو تم سکھاؤ۔ اس مراد وہ کتے اور پرندے ہیں جن سے شکار کیا جاتا ہے۔ بعض اہل علم نے شکار کردہ جانور میں سے کچھ کھا جانے کی صورت میں بھی باز کا شکار جائز رکھا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ باز کا سکھانا یہ ہے کہ وہ حکم کی تعمیل کرے۔ بعض اہل علم نے اس صورت میں شکار کو مکروہ

اللہ علیہ فَاَمْسَكَ عَلَيْكَ فَكُلْ قُلْتُ وَاِنْ قَتَلَ قَالَ وَاِنْ قَتَلَ قُلْتُ اِنَّا اَهْلُ رَمِي قَالَ مَا رَدَّتْ عَلَيْكَ قَوْسُكَ فَكُلْ قَالَ قُلْتُ اِنَّا اَهْلُ سَفَرٍ نَمُرُّ بِالْيَهُودِ وَالنَّصَارَى وَالْمَجُوسِ فَلَا نَجِدُ غَيْرَ اَنْبِيَئِهِمْ قَالَ فَاِنْ لَمْ تَجِدُوا غَيْرَهَا فَاغْسِلُوهَا بِالْمَاءِ ثُمَّ كُلُوا فِيهَا وَاشْرَبُوا فِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَعَائِدُ اللَّهِ هُوَ أَبُو اَدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ

۹۹۱: بَاب مَا جَاءَ فِي صَيْدِ كَلْبِ الْمَجُوسِيِّ

۱۳۹۸: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عِيسَى ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا شَرِيكَ عَنْ الْحِجَّاجِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي بَزَّةَ عَنْ سَلِيمَانَ الْيَشْكُرِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَيْتُنَا عَنْ صَيْدِ كَلْبِ الْمَجُوسِيِّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرِخْصُونَ فِي صَيْدِ كَلْبِ الْمَجُوسِ وَالْقَاسِمُ بْنُ أَبِي بَزَّةَ هُوَ الْقَاسِمُ بْنُ نَافِعِ الْمَكِّيُّ

۹۹۲: بَابُ فِي صَيْدِ الْبَزَاةِ

۱۳۹۹: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَهَنَادٌ وَأَبُو عَمَّارٍ قَالُوا ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْبَزَاةِ فَقَالَ مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ فَكُلْ هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ بِصَيْدِ الْبَزَاةِ وَالصُّقُورِ بَأْسًا وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْبَزَاةُ هُوَ الطَّيْرُ الَّذِي يُصَادُّهُ مِنَ الْجَوَارِحِ الَّتِي قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَمَا عَلَّمْتُمْ مِنَ الْجَوَارِحِ فَسَرَّ الْكِلَابَ وَالطَّيْرَ الَّذِي يُصَادُّهُ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي صَيْدِ الْبَزَاةِ وَإِنْ أَكَلَ مِنْهُ وَقَالُوا إِنَّمَا تَعْلِيمُهُ اجْتَابُهُ وَكَرِهَهُ بَعْضُهُمْ وَالْفُقَهَاءُ أَكْثَرُ هُمْ قَالُوا يَأْكُلُ

وَأَنْ أَكَلَ مِنْهُ.

کہا ہے۔ اکثر فقہاء فرماتے ہیں کہ باز کا شکار کھائے۔ اگرچہ باز اس میں سے کچھ کھا بھی جائے۔

۹۹۳: باب تیر لگے شکار کا غائب ہو جانا

۱۵۰۰: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں شکار پر تیر پھینکتا ہوں لیکن شکار دوسرے دن ملتا ہے اور اس میں میرا تیر پیوست ہوتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تمہیں یقین ہو کہ وہ تمہارے تیر ہی سے ہلاک ہوا ہے کسی درندے نے اسے ہلاک نہیں کیا تو تم اسے کھا سکتے ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ شعبہ یہی حدیث ابو بشر اور عبد المالك بن میسرہ سے وہ سعید بن جبیر سے اور وہ عدی بن حاتم سے نقل کرتے ہیں۔ یہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔ اس باب میں ابو ثعلبہ خنی سے بھی حدیث منقول ہے۔

۹۹۴: باب جو شخص تیر

لگنے کے بعد شکار کو پانی میں پائے

۱۵۰۱: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکار کے متعلق سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم تیر چلاؤ تو بسم اللہ پڑھ لیا کرو۔ پھر اگر شکار اس سے مر جائے تو اسے کھاؤ لیکن اگر وہ شکار پانی میں مردہ حالت میں پاؤ تو نہ کھاؤ کیونکہ تم نہیں جانتے کہ وہ تمہارے تیر سے ہلاک ہو یا پانی میں گرنے کی وجہ سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۰۲: حضرت عدی بن حاتم سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سکھائے ہوئے کتے کے شکار کا حکم پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا جب تم بسم اللہ پڑھ کر اپنا سکھایا ہوا کتا شکار پر چھوڑ دو تو جو کچھ تمہارے لیے اٹھالائے اسے کھاؤ اور اگر وہ خود (یعنی کتا) اس میں سے کھانے لگے تو مت کھاؤ

۹۹۳: بَابُ فِي الرَّجُلِ يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَغِيبُ عَنْهُ ۱۵۰۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرُمِي الصَّيْدَ فَأَجِدُ فِيهِ مِنَ الْغَدِ سَهْمِي قَالَ إِذَا عَلِمْتَ أَنَّ سَهْمَكَ قَتَلَهُ وَلَمْ تَرَ فِيهِ أَثَرَ سَبْعٍ فَكُلْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَرَوَى شُعْبَةُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ وَكَلاَ الْحَدِيثَيْنِ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُسَنِيِّ.

۹۹۴: بَابُ فِي مَنْ يَرْمِي الصَّيْدَ

فَيَجِدُهُ مَيِّتًا فِي الْمَاءِ

۱۵۰۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَاصِمُ الْأَحْوَلُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّيْدِ فَقَالَ إِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَأَذْكُرَ اسْمَ اللَّهِ فَإِنْ وَجَدْتَهُ قَدْ قُتِلَ فَكُلْ إِلَّا أَنْ تَجِدَهُ قَدْ وَقَعَ فِي مَاءٍ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّكَ لَا تَذَرِي الْمَاءَ قَتَلَهُ أَوْ سَهْمُكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۵۰۲: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْكَلْبِ الْمُعْلَمِ قَالَ إِذَا أَرَسَلْتَ كَلْبَكَ وَذَكَّرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَكُلْ مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ فَإِنْ أَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا

کیونکہ اس نے شکار اپنے لیے پکڑا ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ۔ اگر ہمارے کتے کے ساتھ کچھ اور کتے بھی شامل ہو جائیں تو کیا کیا جائے۔ فرمایا تم نے اپنے کتے کو بھیجتے وقت بسم اللہ پڑھی تھی دوسرے کتوں پر نہیں۔ سفیان کہتے ہیں کہ اس شکار کا کھانا صحیح نہیں۔ بعض صحابہؓ اور دوسرے علماء کا اس پر عمل ہے کہ جب شکار اور ذبیحہ پانی میں گر جائیں تو اسے کھانا صحیح نہیں۔ لیکن بعض علماء فرماتے ہیں کہ اگر ذبح کئے جانے والے جانور کا حلقوم کٹ جانے کے بعد وہ پانی میں گر کر مرے تو اس کا کھانا جائز ہے۔ ابن مبارکؒ کا بھی یہی قول ہے۔ کتا شکار سے کچھ کھائے تو اس کے بارے میں اہل علم کا اختلاف ہے۔ اکثر علماء فرماتے ہیں کہ اگر کتا شکار سے کچھ کھائے تو اب اسے نہ کھاؤ۔ سفیان ثوریؒ، عبد اللہ بن مبارکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اہل علم کا یہی قول ہے۔ بعض صحابہ کرامؓ اور دیگر اہل علم نے اس کی اجازت دی ہے اگرچہ کتے نے اس سے کھایا ہو۔

۹۹۵: باب معراض سے شکار

۱۵۰۳: حضرت عدی بن حاتمؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے معراض سے شکار کا حکم پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا اگر شکار اس کی نوک سے مرے تو اسے کھا سکتے ہو اور اگر معراض کی چوٹ سے مرے تو وہ مردار ہے۔

۱۵۰۴: ہم سے روایت کی ابن عمرؓ نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے زکریا سے انہوں نے شعیب سے انہوں نے عدی بن حاتم سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کی مانند یہ حدیث صحیح ہے اور اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔

۹۹۶: باب پتھر سے ذبح کرنا

۱۵۰۵: حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ ان کی قوم کے ایک شخص نے ایک یادو خرگوشوں کا شکار کیا اور انہیں پتھر

اَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اَرَايْتَ اِنْ خَالَطَتْ كِلَابَنَا كِلَابٌ اُخْرَى قَالَ اِنَّمَا ذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تَذْكُرْ عَلَى غَيْرِهِ قَالَ سُفْيَانُ كَرِهَ لَهُ اَكْلُهُ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ اصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ فِي الصَّيْدِ وَالذَّبِيحَةِ اِذَا وَقَعَا فِي الْمَاءِ اَنْ لَا يَأْكُلَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ فِي الذَّبِيحَةِ اِذَا قُطِعَ الْحَلْقُومُ فَوَقَعَ فِي الْمَاءِ فَمَاتَ فِيهِ فَإِنَّهُ يُؤْكَلُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَقَدْ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْكَلْبِ اِذَا أَكَلَ الصَّيْدَ فَقَالَ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا أَكَلَ الْكَلْبُ مِنْهُ فَلَا تَأْكُلُ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَاسْحَقَ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ فِي الْأَكْلِ مِنْهُ وَإِنْ أَكَلَ الْكَلْبُ مِنْهُ.

۹۹۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي صَيْدِ الْمِعْرَاضِ

۱۵۰۳: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عِيسَى ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا زَكْرِيَّا عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ مَا أَصَبْتَ بِحَدِّهِ فَكُلْ وَمَا أَصَبْتَ بِعَرَضِهِ فَهُوَ وَقِيدٌ.

۱۵۰۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَكْرِيَّا عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ.

۹۹۶: بَابُ فِي الذَّبْحِ بِالْمَرْوَةِ

۱۵۰۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ

معراض: اس لاٹھی کو کہتے ہیں جو بھاری ہو اور اس کے کنارے پر نوکدار لوہا لگا ہو۔ اس کا حکم یہ ہے کہ اگر نوک لگنے سے جانور مر جائے یعنی اس کا خون بہہ جائے تو جائز ہے ورنہ جائز نہیں۔ (مترجم)

سے ذبح کیا اور انہیں لڑکا دیا یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ سے ملاقات ہوئی تو آپ ﷺ سے اس کا حکم پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا اسے کھا سکتے ہو۔ اس باب میں محمد بن صفوان، رافعؓ اور عدی بن حاتمؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ بعض اہل علم پتھر سے ذبح کرنے اور خرگوش کا گوشت کھانے کی اجازت دیتے ہیں۔ اکثر اہل علم کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم خرگوش کے گوشت کو مکروہ کہتے ہیں۔ اس حدیث کی روایت میں شععی کے ساتھیوں کا اختلاف ہے۔ داؤد بن ابی ہند، شععی سے بحوالہ محمد بن صفوان اور عاصم احوال بحوالہ صفوان بن محمد یا محمد بن صفوان نقل کرتے ہیں اور محمد بن صفوان زیادہ صحیح ہیں۔ جابر بھی شععی سے وہ جابر بن عبد اللہ سے قتادہ ہی کی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔ ہو سکتا ہے شععی نے ان دونوں سے نقل کیا ہو۔ امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ شععی کی جابرؓ سے منقول حدیث غیر محفوظ ہے۔

۹۹۷: باب بندھے ہوئے جانور پر تیر چلا کر ہلاک کرنے کے بعد اسے کھانا منع ہے

۱۵۰۶: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجسمہ کے کھانے سے منع فرمایا اور یہ وہ جانور ہے جسے باندھ کر تیر چلائے جائیں یہاں تک کہ وہ مر جائے۔ اس باب میں عرابض بن ساریہ، انس، ابن عمر، ابن عباس، جابر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حدیث ابو درداءؓ غریب ہے۔

۱۵۰۷: وہب بن خالد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھے ام حبیبہ بنت عرابض بن ساریہ نے اپنے والد کے حوالے سے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ خیبر کے موقع پر ہر دانتوں والے درندے، ہرنیوں والے پرندے، پالتو گدھوں، مجسمہ اور خلیصہ کے کھانے سے منع فرمایا اور حاملہ باندیوں کے ساتھ بچہ پیدا ہونے سے پہلے جماع کرنے سے بھی منع فرمایا۔

رَجُلًا مِّنْ قَوْمِهِ صَادَ اَرْثًا اَوْ اَنْتَيْنِ فَذَبَحَهُمَا بِمَرُوءٍ فَتَعَلَّقَهُمَا حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَأَمَرَهُ بِأَكْلِهِمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ وَرَافِعٍ وَعَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي أَنْ يُذَكِّي بِمَرُوءٍ وَلَمْ يَرَوْا بِأَكْلِ الْأَرْنَبِ بَأْسًا وَهُوَ قَوْلُ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُهُمْ أَكْلَ الْأَرْنَبِ وَاخْتَلَفَ أَصْحَابُ الشَّعْبِيِّ فِي رَوَايَةِ هَذَا الْحَدِيثِ فَرَوَى دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ وَرَوَى عَاصِمُ الْأَحْوَلُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ أَوْ مُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ صَفْوَانَ أَصَحُّ وَرَوَى جَابِرُ الْجُعْفِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ نَحْوَ حَدِيثِ قَتَادَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ الشَّعْبِيُّ رَوَى عَنْهُمَا قَالَ مُحَمَّدٌ حَدِيثُ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ غَيْرُ مَحْفُوظٍ.

۹۹۷: بَاب مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

أَكْلِ الْعَصُورَةِ

۱۵۰۶: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَفْرَاقِيِّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ الْمُجْتَمَةِ وَهِيَ الَّتِي تُصْبَرُ بِالْبَلِّ وَفِي الْبَابِ عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ وَأَنَسٍ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَحَدِيثُ أَبِي الدَّرْدَاءِ حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۱۵۰۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ وَهْبِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ الْعِرْبَاضِ ابْنِ سَارِيَةَ عَنْ أَبِيهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ وَعَنْ كُلِّ ذِي مَخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ وَعَنِ الْمُجْتَمَةِ

وَعَنِ الْخَلِيسَةِ وَأَنَّ تَوَطَّاءَ الْحَبَالِي حَتَّى يَضَعْنَ مَافِي بُطُونِهِنَّ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى هُوَ الْقَطْعِيُّ سَمِعْتُ أَبَا عَاصِمٍ عَنِ الْمُجَنَّمَةِ فَقَالَ أَنْ يُنْصَبَ الطَّيْرُ أَوْ الشَّيْءُ فَيُرْمَى وَسَمِعْتُ عَنِ الْخَلِيسَةِ فَقَالَ الذَّنْبُ أَوْ السَّبْعُ يُذَرُّ كُهُ الرَّجُلُ فَيَأْخُذُ مِنْهُ فَيَمُوتُ فِي يَدِهِ قَبْلَ أَنْ يَذْكَبَهَا.

محمد بن یحیی کہتے ہیں کہ یہ قطعی ممانعت ہے۔ ابو عاصم سے مجثمہ کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا مجثمہ یہ ہے کہ شکار یا کسی اور چیز کو سامنے باندھ کر تیر چلائے جائیں پھر ان سے خلیسہ کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا خلیسہ وہ جانور ہے جسے کوئی شخص بھیرے یا درندے وغیرہ سے چھین لے اور وہ اس کے ذبح کرنے سے پہلے ہی مر جائے۔

۱۵۰۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ سِمَاكِ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُتَّخَذَ شَيْءٌ فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۵۰۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی جاندار چیز کو پکڑ کر نشانہ بنانے سے منع فرمایا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۹۸: باب (جنین) جانور کے پیٹ کے بچے

کو ذبح کرنا

۱۵۰۹: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ماں کے ذبح کرنے سے اس کے پیٹ کا بچہ (جنین) بھی حلال ہو جاتا ہے۔

اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ، ابوامامہ رضی اللہ عنہ، ابودرداء رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحق کا بھی یہی قول ہے۔ ابوداؤد اک کا نام جبیر بن نوف ہے۔

۹۹۹: باب ذی ناب^۱ اور ذی مخلب^۲

کی حرمت کے بارے میں

۱۵۱۰: حضرت ابوثعلبہ خنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کچل والے درندے کے

۱۵۰۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُجَالِدٍ ح وَثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ أَبِي الْوَدَّاعِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذِكْوَةُ الْجَنِينِ ذِكْوَةُ أُمِّهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَأَبِي أُمَامَةَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَقَ وَأَبُو الْوَدَّاعِ اسْمُهُ جَبْرِ بْنُ نَوْفٍ.

۹۹۹: باب فِي كَرَاهِيَةِ كُلِّ ذِي

نَابٍ وَذِي مَخْلَبٍ

۱۵۱۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي إِفْرِيسَ

۱ ذی ناب : سے مراد کچل والا درندہ ہے جو اپنے شکار کو اپنے دانتوں سے پکڑتا ہے۔ مثلاً شیر بھیر یا وغیرہ۔

۲ ذی مخلب : سے مراد پنچے سے شکار کرنے والے پرندے ہیں مثلاً باز وغیرہ۔

کھانے سے منع فرمایا۔

الْخَوْلَانِي عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُسَنِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ.

۱۵۱۱: سعید بن عبد الرحمن اور کنی راوی سفیان سے اور وہ زہری سے اسی سند سے اسی کے مثل نقل کرتے ہیں۔

۱۵۱۱: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهِذَا لَا سَنَادَ نَحْوُهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو أَدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ اسْمُهُ عَائِدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ.

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو ادریس خولانی کا نام عائد اللہ بن عبد اللہ ہے۔

۱۵۱۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ ثَنَا أَبُو النَّضْرِ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْنَى يَوْمَ خَيْبَرَ الْحُمُرَ الْأَنْسِيَّةَ وَالْحُومَ الْبَغَالِ وَكُلَّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ وَذِي مَغْلَبٍ عَنِ الطَّيْرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعِزْبَانَ بْنِ سَارِيَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۱۵۱۲: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے موقع پر پالتو گدھوں، فچروں کے گوشت کچلی والے درندے اور بچوں والے پرندوں کے کھانے سے منع فرمایا۔

اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ، عریاض بن ساریہؓ اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت جابرؓ کی حدیث حسن غریب ہے۔

۱۵۱۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ كُلَّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَاسْحَقَ.

۱۵۱۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کچلی والا درندہ حرام کیا ہے۔ (مثلاً شیر اور کتا وغیرہ) یہ حدیث حسن ہے۔ اکثر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے۔ عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ، شافعی رحمۃ اللہ علیہ، احمد رحمۃ اللہ علیہ اور اسحق رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

۱۰۰۰: بَابُ مَا جَاءَ مَا قُطِعَ

مِنَ الْحَيِّ فَهُوَ مَيِّتٌ

۱۰۰۰: بَابُ زَنْدِهْ جَانُورِ

سے جو عضو کاٹا جائے وہ مردار ہے

۱۵۱۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَانِيُّ ثَنَا سَلَمَةُ بْنُ رَجَاءٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يَجُوبُونَ أَسْنِمَةَ الْإِبِلِ وَيَقْطَعُونَ الْيَاتِ الْغَنَمِ فَقَالَ مَا يَقْطَعُ مِنَ الْبَهِيمَةِ وَهِيَ حَيَّةٌ فَهُوَ مَيِّتٌ.

۱۵۱۴: حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ تشریف لائے تو وہاں کے لوگ زندہ اونٹوں کے کوہان اور زندہ دنبوں کی چکیاں کاٹتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زندہ جانور سے جو حصہ کاٹا جائے وہ مردار ہے۔

۱۵۱۵: حَدَّثَنَا ابْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ ثَنَا أَبُو النَّضْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ نَحْوُهُ هَذَا

۱۵۱۵: ہم سے روایت کی ابراہیم بن یعقوب نے انہوں نے ابو النضر سے انہوں نے عبد الرحمن بن عبد اللہ سے اسی کے مثل۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف زید بن اسلم کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ ابو واقد لشی کا نام حارث بن عوف ہے۔

حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَأَبُو وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ اسْمُهُ الْحَارِثُ بْنُ عَوْفٍ.

۱۰۰۱: باب حلق اور لبہ میں ذبح کرنا چاہیے

۱۰۰۱: بَابُ فِي الذَّكْوَةِ فِي الْحَلْقِ وَاللِّبَةِ

۱۵۱۶: حضرت ابو العشاء اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا جانوروں کو صرف حلق اور لبہ ہی سے ذبح کیا جاسکتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم اس کی ران میں بھی نیزہ مار دو تو بھی کافی ہے۔ احمد بن منیع، یزید بن ہارون کے حوالے سے کہتے ہیں کہ یہ حکم صرف ضرورت کے وقت کا ہے۔ اس باب میں رافع بن خدیج سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف حماد بن سلمہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ ابو عشاء کی اپنے والد سے اس کے علاوہ کوئی حدیث منقول نہیں۔ ابو عشاء کے نام میں اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ ابو عشاء کا نام اسامہ بن بھطم ہے جب کہ بعض یسار بن برزد بعض ابن بلز اور بعض عطار کہتے ہیں۔

۱۵۱۶: حَدَّثَنَا هَنَادٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ ح وَثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الْعَشْرَاءِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَا تَكُونُ الذَّكْوَةُ إِلَّا فِي الْحَلْقِ وَاللِّبَةِ قَالَ لَوْ طَعَنْتَ فِي فِجْذِهَا لَا جُزْأَ عَنْكَ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ هَذَا فِي الصَّرُورَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَهَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ وَلَا نَعْرِفُ لِأَبِي الْعَشْرَاءِ عَنْ أَبِيهِ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ وَاخْتَلَفُوا فِي اسْمِ أَبِي الْعَشْرَاءِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اسْمُهُ أَسَامَةُ بْنُ قَهْطَمٍ وَيُقَالُ يَسَارُ بْنُ بَرَزٍ وَيُقَالُ ابْنُ بَلَزٍ وَيُقَالُ اسْمُهُ عَطَارِدٌ.

۱۰۰۲: باب چھکلی کو مارنا

۱۰۰۲: بَابُ فِي قَتْلِ الْوَرَعِ

۱۵۱۷: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے چھکلی کو ایک ہی ضرب میں مار دیا اس کے لئے اتنی نیکیاں ہیں۔ اور جس نے دوسری ضرب میں مارا اس کے لئے اتنا اجر ہے۔ اور تیسری ضرب میں مارنے پر بھی اتنا ثواب ہے۔ (یعنی دوسری چوٹ میں پہلی مرتبہ سے کم اور تیسری میں دوسری سے بھی کم) اس باب میں ابن مسعود، سعد، عائشہ اور ام شریک سے بھی روایات منقول ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۱۷: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ شَهِيلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ وَرْعَةً بِالصُّرْبَةِ الْأُولَى كَانَ لَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً فَإِنْ قَتَلَهَا فِي الصُّرْبَةِ الثَّانِيَةِ كَانَ لَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً فَإِنْ قَتَلَهَا فِي الصُّرْبَةِ الثَّالِثَةِ كَانَ لَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَسَعْدٍ وَعَائِشَةَ وَأُمِّ شَرِيكِ وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۰۳: باب سانپ کو مارنا

۱۰۰۳: بَابُ فِي قَتْلِ الْحَيَّاتِ

۱۵۱۸: حضرت سالم بن عبد اللہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں

۱۵۱۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سانپوں کو قتل کرو۔ اس سانپ کو بھی قتل کر دو جس کی پشت پر سیاہ نقطے ہوتے ہیں اسی طرح چھوٹی دم والے سانپ کو بھی قتل کرو کیونکہ یہ دونوں بینائی کو زائل اور حمل کو گرا دیتے ہیں۔ اس باب میں ابن مسعودؓ، عائشہؓ، ابو ہریرہؓ اور سہل بن سعدؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابن عمرؓ، ابولبابہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پتلے پتلے سانپوں کو مارنے سے منع فرمایا جو گھروں میں رہتے ہیں۔ انہیں عوامر کہا جاتا ہے۔ بواسطہ ابن عمرؓ، حضرت زید بن خطابؓ سے بھی روایت مذکور ہے۔ عبد اللہ بن مبارکؓ فرماتے ہیں کہ ان سانپوں کو مارنا مکروہ ہے جو پتلے ہوں، چاندی کی طرح چمکتے ہوں اور رچنے میں بل نہ کھاتے ہوں۔

۱۵۱۹: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارے گھروں میں گھریلو سانپ رہتے ہیں۔ انہیں تین مرتبہ متنبہ کرو اور اگر اس کے بعد بھی نظر آئیں تو انہیں قتل کر دو۔

عبید اللہ بن عمرؓ بھی صفیٰ سے اور وہ ابوسعیدؓ سے یہ حدیث اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ مالک بن انسؓ بھی صفیٰ سے وہ ہشام بن زہرہ کے موسیٰ ابوسائب سے اور وہ ابوسعیدؓ سے نقل کرتے ہیں۔ اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔

۱۵۲۰: ہم سے یہ حدیث روایت کی انصاری نے انہوں نے معن سے انہوں نے کہا ہم سے روایت کی مالک نے۔ یہ روایت عبید اللہ بن عمروؓ کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔ محمد بن عجلانؓ بھی صفیٰ سے مالک کی حدیث کے مثل نقل کرتے ہیں۔

۱۵۲۱: عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ، ابولیلیٰ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی کے گھر میں سانپ نظر آ جائے تو اس سے کہو کہ ہم تجھ سے حضرت نوح علیہ السلام اور سلیمان بن داؤد علیہ السلام کے عہد کا واسطہ دے کر یہ چاہتے ہیں کہ تو ہمیں اذیت نہ پہنچا۔ اگر وہ اس کے بعد بھی نظر آئے تو

سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَأَقْتُلُوا إِذَا الطُّفَيْتَيْنِ وَالْأَبْرَقَا نَهُمَا يَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ وَيَسْقِطَانِ الْحِجْلَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَعَائِشَةَ وَابْنِ هُرَيْرَةَ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي لُبَابَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى بَعْدَ ذَلِكَ عَنْ قَتْلِ جَنَّاتِ الْبُيُوتِ وَهِيَ الْعَوَامِرُ وَيُرْوَى عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ أَيْضًا وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ إِنَّمَا يُكْرَهُ مِنْ قَتْلِ الْحَيَّاتِ الْحَبَّةِ الَّتِي تَكُونُ دَقِيقَةً كَأَنَّهَا فِصَّةٌ لَا تَلْتَوِي فِي مَشِيَّتِهَا.

۱۵۱۹: حَدَّثَنَا هَذَا ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِبُيُوتِكُمْ عُمَارًا فَحَرِّجُوا عَلَيْهِنَّ ثَلَاثًا فَإِنْ بَدَا لَكُمْ بَعْدَ ذَلِكَ مِنْهُنَّ شَيْءٌ فَأَقْتُلُوهُ هَكَذَا رَوَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَرَوَى مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ صَيْفِيٍّ عَنِ السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ.

۱۵۲۰: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنُ ثَنَا مَالِكٌ وَهَذَا أَصَحُّ عَنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَرَوَى مُحَمَّدُ بْنُ عَجَلَانَ عَنْ صَيْفِيٍّ نَحْوَ رِوَايَةِ مَالِكٍ.

۱۵۲۱: حَدَّثَنَا هَذَا ثَنَا أَبِي زَائِدَةَ ثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ ثَابِتِ الْبَنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ قَالَ أَبُو لَيْلَى قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ظَهَرَتِ الْحَيَّةُ فِي الْمَسْكَنِ فَقُولُوا لَهَا إِنَّا نَسْأَلُكَ بِعَهْدِ نُوْحٍ وَبِعَهْدِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ أَنْ لَا

اسے قتل کر دو۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو ثابت بنانی کی روایت سے صرف ابن ابی لیلیٰ کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۰۰۴: باب کتوں کو ہلاک کرنا

۱۵۲۲: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کتے اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی مخلوق نہ ہوتے تو میں ان سب کے قتل کا حکم دیتا۔ لیکن ہر کالے سیاہ کتے کو قتل کر دو۔

اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، جابر رضی اللہ عنہ، ابو رافع رضی اللہ عنہ اور ابو یوب رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض روایات میں ہے کہ خالص سیاہ رنگ کا کتا شیطان ہے یعنی جس میں بالکل سفیدی نہ ہو۔ اہل علم نے خالص کالے رنگ کے شکار کردہ جانور کو مکروہ کہا ہے۔

۱۰۰۵: باب کتا پالنے

والے کی نیکیاں کم ہوتی ہیں

۱۵۲۳: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے شکاری کتے یا جانوروں کی حفاظت کرنے والے کتے کے علاوہ کتا پالا اس کے ثواب میں سے ہر روز دو قیراط کم کئے جاتے ہیں۔ اس باب میں عبداللہ بن مغفلؓ، ابو ہریرہؓ اور سفیان بن ابوزبیرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حدیث ابن عمرؓ حسن صحیح ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا بھیتی کی حفاظت والا کتا (یعنی اس کا پالنا بھی جائز ہے)۔

۱۵۲۴: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شکاری کتوں اور جانوروں کی حفاظت کے لئے رکھے جانے والے کتوں کے علاوہ سب کتوں کو مارنے کا حکم دیا۔

تُوذِنَا فَإِنْ عَادَتْ فَاقْتُلُوهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ الثَّنَائِي إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى.

۱۰۰۴: بَاب مَا جَاءَ فِي قَتْلِ الْكِلَابِ

۱۵۲۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا هُشَيْمٌ ثَنَا مَنْصُورُ بْنُ زَادَانَ وَيُونُسُ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَغْفَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا أَنَّ الْكِلَابَ أُمَّةٌ مِنَ الْأُمَمِ لَأَمَرْتُ بِقَتْلِهَا كُلِّهَا فَاقْتُلُوا مِنْهَا كُلَّ أَسْوَدَ بَيْهِيمٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَأَبِي رَافِعٍ وَأَبِي أَيُّوبَ وَحَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَغْفَلٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَيُرْوَى فِي بَعْضِ الْحَدِيثِ أَنَّ الْكَلْبَ الْأَسْوَدَ الْبَيْهِيمَ شَيْطَانٌ وَالْكَلْبُ الْأَسْوَدُ الْبَيْهِيمُ الَّذِي لَا يَكُونُ فِيهِ شَيْءٌ مِنَ الْبَيَاضِ وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ صَيْدَ الْكَلْبِ الْأَسْوَدِ الْبَيْهِيمِ.

۱۰۰۵: بَابُ مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا

مَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ

۱۵۲۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَقْتَنَى كَلْبًا أَوْ اتَّخَذَ كَلْبًا لَيْسَ بِصَارٍ وَلَا كَلْبَ مَاشِيَةٍ نَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلُّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَغْفَلٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَسَفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ وَحَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوْ كَلْبَ زُرْعٍ.

۱۵۲۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُمَرَو بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ كَلْبَ

راوی کہتے ہیں کہ ابن عمرؓ سے کہا گیا کہ ابو ہریرہؓ کھیت کے کتے کی بھی استثناء کرتے ہیں۔ ابن عمرؓ نے فرمایا اس لئے کہ ابو ہریرہؓ کے کھیت تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۲۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کتابا پاتا ہے اس کے اجر میں سے روزانہ ایک قیراط کم ہو جاتا ہے بشرطیکہ وہ کتابا نوروں یا کھیتی باڑی کی حفاظت کے لئے نہ ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عطاء بن ابی رباح سے منقول ہے کہ انہوں نے اس شخص کو بھی کتابا پالنے کی اجازت دی ہے جس کے پاس ایک بکری ہو۔

۱۵۲۶: یہ حدیث اسحاق بن منصور، حجاج بن محمد سے وہ ابن جریج سے اور وہ عطاء سے نقل کرتے ہیں۔

۱۵۲۷: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ان لوگوں میں سے تھا جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبہ دیتے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے سے درخت کی ٹہنیاں اٹھا رکھی تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر کتے اللہ کی مخلوق میں سے ایک مخلوق نہ ہوتے تو انہیں ہلاک کرنے کا حکم دے دیتا۔ لہذا تم کالے سیاہ کتے کو قتل کر دو۔ کوئی گھروالے ایسے نہیں کہ وہ کتابا نہ کر رکھیں اور ان کے اجر میں سے روزانہ ایک قیراط کم نہ ہوتا ہو۔ لیکن کھیتی اور جانوروں کی حفاظت یا شکاری کتوں کی اجازت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے اور کئی سندوں سے حسن سے ہی منقول ہے وہ عبداللہ بن مغفلؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔

۱۰۰۶: باب بالنس وغیرہ سے ذبح کرنا

۱۵۲۸: حضرت رافع بن خدیجؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم کل دشمن سے مقابلہ کریں گے اور ہمارے پاس چھری نہیں ہے (یعنی جانور ذبح کرنے کے لئے) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو چیز خون بہادے اور اس پر

مَا شَيْءٍ قَالَ قِيلَ لَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ أَوْ كَلْبٌ زُرْعَ فَقَالَ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ لَهُ زُرْعَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۵۲۵: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اتَّخَذَ كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَا شَيْءٍ أَوْ صَيْدٍ أَوْ زُرْعَ انْتَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلُّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَيُرْوَى عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّهُ رَخَّصَ فِي امْسَاكِ الْكَلْبِ وَإِنْ كَانَ لِلرَّجُلِ شَاةٌ وَاحِدَةٌ.

۱۵۲۶: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ بِهِذَا.

۱۵۲۷: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ أَسْبَاطٍ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ ثَنَا أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَغْفَلٍ قَالَ إِنِّي لَمِمَّنْ يَرْفَعُ أَغْصَانِ الشَّجَرَةِ عَنْ وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ فَقَالَ لَوْلَا أَنَّ الْكِلَابَ أُمَّةٌ مِنَ الْأُمَمِ لَأَمَرْتُ بِقَتْلِهَا فَأَقْتُلُوا مِنْهَا كُلَّ أَسْوَدَ بَهِيمٍ وَمَا مِنْ أَهْلِ بَيْتٍ يَرْتَبُطُونَ كَلْبًا إِلَّا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِمْ كُلُّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ كَلْبَ حَرْبٍ أَوْ كَلْبَ غَنَمٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَغْفَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۰۰۶: بَابُ فِي الذَّكَاةِ بِالْقَصَبِ وَغَيْرِهِ

۱۵۲۸: حَدَّثَنَا هَنَادُ ثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عُبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ خَدِيجٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَنَلْقَى الْعَدُوَّ وَغَدَاً وَلَيْسَتْ مَعَنَا مَدَى فَقَالَ النَّبِيُّ

اللہ کا نام لیا جائے تو کھالو جب تک دانت یا ناخن نہ ہوں۔
عنقریب میں اس کے بارے میں تمہیں بیان کروں گا، دانت
(اس لیے کہ) ہڈی ہیں اور ناخن جھٹیوں کی چھری ہے۔

۱۵۲۹: رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث بیان کرتے ہیں۔
لیکن اس حدیث میں عبایہ کے بعد ان کے والد کا ذکر
نہیں۔ یہ اصح ہے۔ عبایہ کو رافع سے سماع نہیں۔ اہل علم کا
اس پر عمل ہے وہ ہڈی اور دانت سے ذبح کرنے کو جائز
نہیں سمجھتے۔

۱۰۰۷: باب جب اونٹ بھاگ جائے

۱۵۳۰: حضرت رافعؓ فرماتے ہیں کہ ہم ایک مرتبہ نبی اکرم
ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے کہ ایک اونٹ بھاگ گیا۔ ہمارے
پاس گھوڑے بھی نہیں تھے کہ اسے پکڑ سکیں۔ پس ایک شخص نے
تیر چلایا تو اللہ تعالیٰ نے اونٹ کو روک دیا۔ رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا ان چوپایوں میں سے بعض وحشی جانوروں کی طرح
بھگڑے ہوتے ہیں۔ اگر ان میں کوئی جانور اس طرح کرے
تو تم بھی اس کے ساتھ ایسا ہی کرو۔ (یعنی اسے تیر مارو یا جس
طرح قابو پایا جاسکے۔)

۱۵۳۱: ہم سے روایت کی محمود بن غیلان نے وکیع سے سفیان
سے وہ اپنے والد سے، وہ عیاض بن رفاعہ سے وہ اپنے دادا رافع بن
خدیج سے اور وہ نبی ﷺ سے اسی کے مثل نقل کرتے ہیں لیکن
اس میں عبایہ کی ان کے والد سے روایت کا ذکر نہیں کرتے۔ یہی
زیادہ صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ شعبہ بھی یہ حدیث سعید
بن مسروق سے اور وہ سفیان سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ
عَلَيْهِ فَكُلُوا مَا لَمْ يَكُنْ سِنٌّ أَوْ ظَفَرٌ وَسَاحِدٌ تُكْمُ عَنْ
ذَلِكَ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظَّفَرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ.

۱۵۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ
عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ قَالَ ثَنَا أَبِي عَنْ عَبَّادَةَ بْنِ رِفَاعَةَ
بْنِ رَافِعٍ عَنْ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عَبَّادَةَ عَنْ أَبِيهِ وَهَذَا أَصَحُّ
وَعَبَّادَةُ قَدْ سَمِعَ مِنْ رَافِعٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ
الْعِلْمِ لَا يَزُونَ أَنْ يَذْكُرَ سِنٌّ وَلَا بَعْظَمٌ.

۱۰۰۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْبَعِيرِ إِذَا نَدَّ

۱۵۳۰: حَدَّثَنَا هَنَادٌ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَّادَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَافِعٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَتَدَبَّعَ مِنْ إِبِلِ الْقَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ
مَعَهُمْ خَيْلٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللّٰهُ فَقَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِهَذِهِ الْبَهَائِمِ
أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا فَعَلَ مِنْهَا هَذَا فَأَفْعَلُوا بِهِ
هَكَذَا.

۱۵۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبَّادَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ
خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ
يَذْكُرْ فِيهِ عَبَّادَةُ عَنْ أَبِيهِ وَهَذَا أَصَحُّ وَالْعَمَلُ عَلَى
هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهَكَذَا رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
مَسْرُوقٍ مِنْ رِوَايَةِ سُفْيَانَ.

أَبْوَابُ الْأَضَاحِي

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابواب قربانی

جو رسول اللہ ﷺ سے مروی ہیں

۱۰۰۸: باب قربانی کی فضیلت

۱۰۰۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْأَضْحِيَّةِ

۱۵۳۲: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یوم نحر (دس ذوالحجہ) کو اللہ کے نزدیک خون بہانے سے زیادہ کوئی عمل محبوب نہیں (یعنی قربانی سے) قربانی کا جانور قیامت کے دن اپنے سینگوں، بالوں اور کھروں سمیت آئے گا اور بے شک اس کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے ہاں مقام قبولیت حاصل کر لیتا ہے۔ پس اس خوشخبری سے اپنے دلوں کو مطمئن کرلو۔

۱۵۳۲: حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو مُسْلِمُ بْنُ عَمْرِو الْحَدَّادُ الْمَدِينِيُّ ثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ عَنْ أَبِي الْمُثَنَّى عَنْ هِشَامِ بْنِ غُرُورَةَ عَنْ غُرُورَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَمِلَ آدَمِيُّ مِنْ عَمَلٍ يَوْمَ النَّحْرِ أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ مِنْ إِهْرَاقِ الدَّمِ إِنَّهُ لَيَأْتِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ بِقُرُونِهَا وَأَشْعَارِهَا وَأَخْلَافِهَا وَإِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللَّهِ بِمَكَانٍ قَلِيلٍ أَنْ يَقَعَ مِنَ الْأَرْضِ فَطَيَّبُوا بِهَا نَفْسًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ غُرُورَةَ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَأَبُو الْمُثَنَّى اسْمُهُ سُلَيْمَانُ بْنُ يَزِيدَ رَوَى عَنْهُ ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ وَيُرْوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي الْأَضْحِيَّةِ لِصَاحِبِهَا بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةٌ وَيُرْوَى بِقُرُونِهَا.

اس باب میں عمران بن حصینؓ اور زید بن ارقمؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے ہشام بن عروہ کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ ابوشی کا نام سلیمان بن یزید ہے ان سے ابوفدیک روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ سے یہ بھی منقول ہے کہ قربانی کرنیوالے جانور کے ہر بال کے برابر ایک نیکی دی جاتی ہے۔ بعض روایات میں یہ بھی ہے کہ ہر سینگ کے بدلے نیکی ہے۔

۱۰۰۹: باب دومینڈھوں کی قربانی

۱۰۰۹: بَابُ فِي الْأَضْحِيَّةِ بِكَبْشَيْنِ

۱۵۳۳: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دومینڈھوں کی قربانی کی جن کے سینگ تھے اور ان کا رنگ سفید و سیاہ تھا۔ آپ ﷺ نے انہیں ذبح کرتے وقت تکبیر (بسم اللہ، اللہ اکبر) کہی اور اپنا پاؤں اس کی گردن پر رکھا۔ اس باب میں حضرت علیؓ، عائشہؓ، ابو ہریرہؓ، جابرؓ،

۱۵۳۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ ضَحَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ ذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ وَسَمَّى وَكَبَّرَ وَوَضَعَ رِجْلَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ وَأَبِي أَيُّوبَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَأَبِي رَافِعٍ وَأَبِي عُمَرَ وَأَبِي بَكْرَةَ هَذَا

ابوالیوب، ابودرداء، ابورافع، ابن عمرؓ اور ابوبکرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۳۴: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ وہ ہمیشہ دو مینڈھوں کی قربانی کیا کرتے تھے۔ ایک نبی ﷺ کی طرف سے اور ایک اپنی طرف سے۔ ان سے پوچھا گیا کہ آپؐ ایسا کیوں کرتے ہیں تو انہوں نے فرمایا نبی اکرم ﷺ نے مجھے اس کا حکم دیا ہے پس میں اسے کبھی نہیں چھوڑوں گا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف شریک کی روایت سے جانتے ہیں۔ بعض اہل علم میت کی طرف سے قربانی کرنے کی اجازت دیتے ہیں جب کہ بعض اہل علم کے نزدیک یہ جائز نہیں۔ حضرت عبداللہ بن مبارکؓ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک میت کی طرف سے صدقہ دینا زیادہ افضل ہے اور میت کی طرف سے قربانی نہ کی جائے۔ اور اگر میت کی طرف سے قربانی کرے تو اس میں سے خود کچھ نہ کھائے بلکہ پورا گوشت صدقہ کر دے۔

۱۰۱۰: باب قربانی جس جانور کی مستحب ہے

۱۵۳۵: حضرت سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنگوں والے مینڈھے کی قربانی کی جوڑ تھا، اس کا منہ، چاروں پیروں اور آنکھیں سیاہ تھیں۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف حفص بن غیاث کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۱۰۱۱: باب جانور جس کی قربانی درست نہیں

۱۵۳۶: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ ایسے لنگڑے جانور جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو اور ایسے کانے جانور جس کا کانین ظاہر ہو قربانی نہ کی جائے۔ اسی طرح مریض اور بالکل کمزور جانور کی بھی قربانی نہ کی جائے جس کا مرض ظاہر ہو یا دوسری صورت میں اس کی ہڈیوں میں گودانہ ہو۔

۱۵۳۷: ہناد، ابو زائدہ سے وہ شعبہ سے وہ سلمان بن

حدیث حسن صحیح۔

۱۵۳۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ الْكُوفِيُّ ثَنَا شَرِيكَ عَنْ أَبِي الْحَسَنَاءِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ حَنْشٍ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ كَانَ يُضْحِي بِكَبْشَيْنِ أَحَدَهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْآخَرَ عَنْ نَفْسِهِ فَقِيلَ لَهُ فَقَالَ أَمَرَنِي بِهِ يَعْنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا أَدْعُهُ أَبَدًا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ شَرِيكَ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ يُضْحِيَ عَنِ الْمَيِّتِ وَلَمْ يَرَبِّضْهُمْ أَنْ يُضْحِيَ عَنْهُ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يُتَصَدَّقَ عَنْهُ وَلَا يُضْحِيَ عَنْهُ وَإِنْ ضَحَّى فَلَا يَأْكُلُ مِنْهَا شَيْئًا وَيَتَصَدَّقُ بِهَا كُلَّهَا.

۱۰۱۰: بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْأَصْحَاحِی

۱۵۳۵: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ ضَحَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشٍ أَقْرَنَ فَجِلٍ يَأْكُلُ فِي سَوَادٍ وَيَمْشِي فِي سَوَادٍ وَيَنْظُرُ فِي سَوَادٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ.

۱۰۱۱: بَابُ مَا لَا يَجُوزُ مِنَ الْأَصْحَاحِی

۱۵۳۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ فَيْرٍ وَزَعْنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَفَعَهُ قَالَ لَا يُضْحِي بِالْعَرَجَاءِ بَيْنَ ظُلُمَاتِهَا وَلَا بِالْعَوْرَاءِ بَيْنَ عَوْرَتِهَا وَبِالْمَرِيضَةِ بَيْنَ مَرَضَتِهَا وَلَا بِالْعَجَفَاءِ الَّتِي لَا تَنْقِي.

۱۵۳۷: حَدَّثَنَا هَنَادُ ثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

عبدالرحمن سے وہ عبید بن فیروز سے وہ براء سے اور وہ نبی ﷺ سے اسی کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف عبید بن فیروز کی روایت سے جانتے ہیں۔ اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے۔

۱۰۱۲: باب جانور جس کی قربانی مکروہ ہے

۱۵۳۸: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ قربانی کے جانور کی آنکھ اور کان کو اچھی طرح دیکھ لیں تاکہ کوئی نقص نہ ہو اور ہمیں منع فرمایا کہ ہم ایسے جانور کی قربانی نہ کریں۔ جس کے کان آگے یا پیچھے سے کٹے ہوئے ہوں یا پھٹے ہوئے ہوں یا ان میں سوراخ ہو۔

۱۵۳۹: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ قربانی کے جانور کی آنکھ اور کان کو اچھی طرح دیکھ لیں تاکہ کوئی نقص نہ ہو اور ہمیں منع فرمایا کہ ہم ایسے جانور کی قربانی نہ کریں۔ جس کے کان آگے یا پیچھے سے کٹے ہوئے ہوں یا پھٹے ہوئے ہوں یا ان میں سوراخ ہو۔

۱۵۳۹: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ قربانی کے جانور کی آنکھ اور کان کو اچھی طرح دیکھ لیں تاکہ کوئی نقص نہ ہو اور ہمیں منع فرمایا کہ ہم ایسے جانور کی قربانی نہ کریں۔ جس کے کان آگے یا پیچھے سے کٹے ہوئے ہوں یا پھٹے ہوئے ہوں یا ان میں سوراخ ہو۔

۱۵۳۹: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ قربانی کے جانور کی آنکھ اور کان کو اچھی طرح دیکھ لیں تاکہ کوئی نقص نہ ہو اور ہمیں منع فرمایا کہ ہم ایسے جانور کی قربانی نہ کریں۔ جس کے کان آگے یا پیچھے سے کٹے ہوئے ہوں یا پھٹے ہوئے ہوں یا ان میں سوراخ ہو۔

۱۰۱۳: باب چھ ماہ کی بھیڑ کی قربانی

۱۵۴۰: حضرت ابو کباشؓ کہتے ہیں کہ میں چھ ماہ کے دنبے مدینہ منورہ قربانی کے موقع پر فروخت کرنے کے لئے لے گیا لیکن وہ نہ بک سکے۔ پھر اچانک میری ملاقات حضرت ابو ہریرہؓ سے ہو گئی تو میں نے ان سے اس کے متعلق پوچھا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ بہترین قربانی چھ ماہ کی بھیڑ کی ہے۔ ابو کباشؓ کہتے ہیں (یہ سن کر) لوگوں نے اسے ہاتھوں ہاتھ خرید لیا۔ راوی کو شک ہے کہ ”نعم“ فرمایا

سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُيَيْدِ بْنِ قَبْرٍ عَنْ الْبَرَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عُيَيْدِ بْنِ قَبْرٍ عَنْ الْبَرَاءِ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ.

۱۰۱۲: بَاب مَا يَكْرَهُ مِنَ الْأَصْحَابِ

۱۵۳۸: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا شَرِيحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ شَرِيحِ بْنِ النُّعْمَانَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْأُذْنَ وَأَنْ لَا نَضْحِيَ بِمُقَابِلَةٍ وَلَا مُدَابِرَةٍ وَلَا شَرْقَاءَ وَلَا خُرْقَاءَ.

۱۵۳۹: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى ثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ شَرِيحِ بْنِ النُّعْمَانَ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَزَادَ قَالَ الْمُقَابِلَةُ مَا قَطَعَ طَرَفَ أُذُنِهَا وَالْمُدَابِرَةُ مَا قَطَعَ مِنْ جَانِبِ الْأُذُنِ وَالشَّرْقَاءُ الْمَشْقُوقَةُ وَالْخُرْقَاءُ الْمَتَّقُوبَةُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَشَرِيحُ بْنُ النُّعْمَانَ الصَّائِدِيُّ كُوفِيٌّ وَشَرِيحُ بْنُ الْحَارِثِ الْكِنْدِيُّ الْكُوفِيُّ الْقَاضِي يُكْنَى أَبَا أُمِيَّةٍ وَشَرِيحُ بْنُ هَانِيٍّ كُوفِيٌّ وَهَانِيٌّ لَهُ صُحْبَةٌ وَكُلُّهُمْ مِنْ أَصْحَابِ عَلِيٍّ فِي عَصْرِ وَاحِدٍ.

۱۰۱۳: بَاب فِي الْجَذْعِ مِنَ الضَّانِ فِي الْأَصْحَابِ

۱۵۴۰: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عِيسَى ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ وَقِيدٍ عَنْ كِدَامِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي كَبَاشٍ قَالَ جَلَبْتُ غَنَمًا جَذَعًا إِلَى الْمَدِينَةِ فَكَسَدَتْ عَلَيَّ فَلَقِيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَعَمْ أَوْ نَعَمَتِ الْأَضْحِيَّةُ الْجَذْعُ مِنَ الضَّانِّ قَالَ فَانْتَهَبَهُ النَّاسُ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأُمِّ بِلَالٍ بِنْتِ هِلَالٍ عَنْ أَبِيهَا

یا ”نعمت“ دونوں کے معنی ایک ہیں۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ، ام بلال بنت ہلال (یہ اپنے والد سے نقل کرتی ہیں) جابرؓ، عقبہ بن عامرؓ اور ایک اور صحابی سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اور حضرت ابو ہریرہؓ ہی سے موقوفاً بھی منقول ہے۔ صحابہ کرامؓ اور دیگر اہل علم حضرات کا اس حدیث پر عمل ہے کہ چھ ماہ کی بھڑکی قربانی درست ہے۔

۱۵۴۱: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں بکریاں دیں کہ انہیں صحابہ میں قربانی کے لئے بانٹ دیں ان میں سے ایک بکری باقی رہ گئی جو عتو دیا جدی تھی (یعنی ایک سال کی تھی یا چھ ماہ کا بچہ تھا) میں نے آپؐ سے اس کا ذکر کیا تو آپؐ نے فرمایا چھ یا سات ماہ کا بچہ ہوتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ یہ حدیث اس کے علاوہ اور سند سے بھی عقبہ بن عامرؓ سے منقول ہے کہ نبی اکرمؐ سے نے قربانی کے جانور تقسیم کئے تو ایک جذعہ باقی رہ گیا۔ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا تم خود اس کی قربانی کرو۔

۱۵۴۲: ہم سے یہ حدیث محمد بن بشار نے یزید بن ہارون اور ابو داؤد سے بیان کی۔ یہ دونوں کہتے ہیں کہ ہم سے ہشام دستوائی نے بواسطہ یحییٰ بن کثیر، ہجہ بن عبد اللہ بن بدر اور عقبہ بن عامر نبی ﷺ سے یہ حدیث روایت کرتے ہیں۔

۱۰۱۴: باب قربانی میں شریک ہونا

۱۵۴۳: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے کہ عید الاضحیٰ آگئی۔ پس ہم گائے میں سات اور اونٹ میں دس آدمی شریک ہوئے۔ اس باب میں ابوالشدا سلمیٰ بواسطہ اپنے والد، دادا سے روایت کرتے ہیں اور ابوالیوبؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ ابن عباسؓ کی حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف فضل بن موسیٰ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۱۵۴۴: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ہم نے صلح حدیبیہ کے

وَجَابِرٌ وَعُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ وَرَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثُ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَوْقُوفًا وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ الْجَذْعَ مِنَ الضَّانِ يُجْزَى فِي الْأَضْحِيَّةِ.

۱۵۴۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْوَيْلِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا فِي أَصْحَابِهِ صَحَابًا فَبَقِيَ عَتُودٌ أَوْ جَذَى فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَحَّ بِهَ أَنْتَ قَالَ وَكَيْفَ الْجَذْعُ يَكُونُ ابْنُ سَبْعَةٍ أَوْ سِتَّةٍ أَشْهُرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مَنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ قَالَ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّحَابَا فَبَقِيَ جَذْعَةٌ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَحَّ بِهَا أَنْتَ.

۱۵۴۲: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَأَبُو دَاوُدَ قَالَتَا هِشَامُ الدُّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ كَثِيرٍ عَنْ بَعْجَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَدْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِذَا الْحَدِيثِ.

۱۰۱۴: بَابُ فِي الْإِشْتِرَاكِ فِي الْأَضْحِيَّةِ

۱۵۴۳: حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ وَالْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَحَضَرَ الْأَضْحَى فَاشْتَرَكْنَا فِي الْبَقَرَةِ سَبْعَةً وَفِي الْبَعِيرِ عَشْرَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي الْأَشَدِّ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ وَأَبِي أَيُّوبَ وَحَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْفَضْلِ بْنِ مُوسَى.

۱۵۴۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَالِكٍ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ

موقع پر نبی اکرم ﷺ کے ساتھ قربانی کی تو گائے اور اونٹ، دونوں میں سات، سات آدمی شریک ہوئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرامؓ اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے۔ سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ اسحقؒ فرماتے ہیں۔ کہ اونٹ دس آدمیوں کے لئے بھی کافی ہے۔ ان کی دلیل حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی مذکورہ بالا حدیث ہے۔

۱۵۳۵: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ گائے کی قربانی سات آدمیوں کے لئے کافی ہے۔ راوی نے عرض کیا اگر وہ خریدنے کے بعد بچہ جنے فرمایا اس کو بھی ساتھ ذبح کرو۔ میں نے عرض کیا لنگڑی گائے کا کیا حکم ہے۔ فرمایا اگر قربانی گاہ تک پہنچ جائے (تو جائز ہے)۔ میں نے عرض کیا اگر اس کا سینگ ٹوٹا ہوا ہو؟ فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں اس لیے کہ ہمیں حکم دیا گیا یا فرمایا ہمیں نبی ﷺ نے حکم دیا کہ ہم کانوں اور آنکھوں کو اچھی طرح دیکھ لیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور سفیان ثوریؒ اسے سلمہ بن کہیل سے نقل کرتے ہیں۔

۱۵۳۶: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ٹوٹے ہوئے سینگ اور کٹے ہوئے کان والے جانور کی قربانی سے منع فرمایا۔ قتادہ کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن مسیب سے اس کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا سینگ اگر نصف یا نصف سے زائد ٹوٹا ہوا ہو تو اس کی ممانعت ہے۔ ورنہ نہیں۔

۱۰۱۵: باب ایک بکری

ایک گھر کے لئے کافی ہے

۱۵۳۷: عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوالیوب سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں قربانیاں کیسے ہوا کرتی تھیں؟ انہوں نے فرمایا کہ ایک آدمی اپنے اور اپنے گھروالوں کی طرف سے ایک بکری قربانی کیا کرتا تھا۔ وہ اس سے خود بھی

عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَحْرُنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَدِيثِ الْبَدَنَةِ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَقَالَ إِسْحَاقُ يُجْزَى أَيْضًا الْبَعِيرُ عَنْ عَشْرَةٍ وَاحْتَجَّ بِحَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

۱۵۳۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا شَرِيكَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ حُجَّيَةَ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ الْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ قُلْتُ فَإِنْ وَلَدَتْ قَالَ أَذْبَحْ وَلَدَهَا مَعَهَا قُلْتُ فَإِلَّا فَرَجَاءُ قَالَ إِذَا بَلَغَتِ الْمَنَسِكَ قُلْتُ فَمَكْسُورَةُ الْقَرْنِ فَقَالَ لَا بَأْسَ أَمْرُنَا أَوْ أَمْرُنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَيْنِ وَالْأُذُنَيْنِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ.

۱۵۳۶: حَدَّثَنَا هَنَادٌ ثَنَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جَرِيٍّ بْنِ كَلَيْبٍ النَّهْدِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُضْحَى بِأَعْضَبِ الْقَرْنِ وَالْأُذُنِ قَالَ قَتَادَةُ فَلَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ الْأَعْضَبُ مَا بَلَغَ النِّصْفَ فَمَا فَوْقَ ذَلِكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۱۵: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الشَّاةَ الْوَاحِدَةَ

تُجْزَى عَنْ أَهْلِ الْبَيْتِ

۱۵۳۷: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى ثَنَا أَبُو بَكْرِ الْحَنْفِيُّ ثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ ثَنَا عُمَارَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ يَقُولُ سَأَلْتُ أَبَا يُوبَ كَيْفَ كَانَتِ الضَّحَايَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

اللہ علیہ وسلم فَقَالَ كَانَ الرَّجُلُ يُصَحِّي بِالشَّاةِ عَنْهُ وَعَنْ أَهْلِ بَيْتِهِ فَيَاكُلُونَ وَيُطْعَمُونَ حَتَّى تَبَاهِيَ النَّاسُ فَصَارَتْ كَمَا تَرَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعُمَارَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ هُوَ مَدَنِيٌّ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَاسْتِخْقَاقٌ وَاجْتِبَاحٌ يَدُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَحَّى بِكَبْشٍ فَقَالَ هَذَا عَمَّنْ لَمْ يُصَحَّ مِنْ أُمَّتِي وَقَالَ بَعْضُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا تُجْزَى الشَّاةُ إِلَّا عَنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَهُوَ قَوْلُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَغَيْرِهِ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ.

کھاتے اور لوگوں کو بھی کھلایا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ لوگ فخر کرنے لگے اور اس طرح ہو گیا جس طرح تم آج کل دیکھ رہے ہو۔ (یعنی ایک گھر میں کئی قربانیاں کی جاتی ہیں) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عمارہ بن عبد اللہ مدنی ہیں۔ مالک بن انس نے بھی ان سے روایت کی ہے۔ بعض اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ امام احمد اور اسلم کا بھی یہی قول ہے۔ ان کی دلیل نبی اکرم ﷺ کی وہی حدیث ہے کہ آپ ﷺ نے ایک مینڈھا ذبح کیا اور فرمایا یہ میری امت میں سے ہر اس شخص کی طرف سے ہے جس نے قربانی نہیں کی۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ ایک بکری صرف ایک آدمی کے لئے کافی ہے۔ حضرت عبد اللہ بن مبارک اور دیگر اہل علم کا یہی قول ہے۔

باب ۱۰۱۶:

۱۵۳۸: جبہ بن حنیم سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ابن عمیر رضی اللہ عنہ سے قربانی کے متعلق پوچھا کہ کیا یہ واجب ہے انہوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں نے قربانی کی۔ اس نے دوبارہ پوچھا کہ کیا یہ واجب ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم سمجھتے نہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں نے قربانی کی۔

یہ حدیث حسن ہے اور اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ قربانی واجب نہیں بلکہ سنت ہے اس پر عمل کرنا مستحب ہے۔ سفیان ثوری اور ابن مبارک کا یہی قول ہے۔

۱۵۳۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں دس سال رہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر سال قربانی کی۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۰۱۷: نماز عید کے بعد قربانی کرنا

۱۵۵۰: حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نحر (قربانی) کے دن خطبہ دیا اور فرمایا تم میں سے کوئی

باب ۱۰۱۶:

۱۵۳۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا هُشَيْمٌ ثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُهَيْمٍ أَنَّ سَالَ بْنَ عَمَرَ عَنِ الْأَضْحِيَةِ أَوْاجِبَةٌ هِيَ فَقَالَ صَحَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ فَأَعَادَهَا عَلَيْهِ فَقَالَ اتَّعَقَلُ صَحَّى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الْأَضْحِيَةَ لَيْسَتْ بِوَاجِبَةٍ وَلَكِنَّهَا سُنَّةٌ مِنْ سُنَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْتَحَبُّ أَنْ يَعْمَلَ بِهَا وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ.

۱۵۳۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَهَذَا قَالَا ثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عَمَرَ قَالَ أَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ عَشَرَ سِنِينَ يُصَحِّي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

باب ۱۰۱۷: فی الذَّبْحِ بَعْدَ الصَّلَاةِ

۱۵۵۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ دَاوُدَ ابْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ

نماز سے پہلے جانور ذبح نہ کرے۔ براء کہتے ہیں کہ میرے ماموں کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ ایسا دن ہے کہ لوگ اس دن گوشت سے جلدی اکتا جاتے ہیں میں نے یہ سوچ کر اپنی قربانی جلدی کر لی کہ اپنے گھروالوں اور پڑوسیوں کو کھلا دوں۔ آپ ﷺ نے حکم دیا کہ تم دوبارہ قربانی کرو۔ انہوں نے عرض کیا میرے پاس ایک بکری ہے جو دودھ بھی دیتی ہے لیکن اس کی عمر ایک سال سے کم ہے اس کے باوجود وہ گوشت میں دو بکریوں سے بہتر ہے۔ کیا میں اسے ذبح کر دوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں یہ تیری اچھی قربانی ہے اور تیرے بعد کسی کے لئے (بکری کا) سال سے کم عمر کا بچہ جائز نہیں۔ اس باب میں حضرت جابرؓ، جندبؓ، انسؓ، عویمیر بن اشقرؓ، ابن عمرؓ اور ابو زید انصاریؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ شہر میں عید کی نماز ادا کرنے سے پہلے قربانی نہ کی جائے جب کہ بعض علماء گاؤں میں رہنے والوں کو طلوع فجر کے بعد قربانی کی اجازت دیتے ہیں۔ ابن مبارکؒ کا بھی یہی قول ہے۔ اہل علم کا اس پر اجماع ہے کہ چھ مہینے کا صرف دنبہ ہی قربانی میں ذبح کیا جاسکتا ہے بکری وغیرہ نہیں۔

۱۰۱۸: باب تین دن سے

زیادہ قربانی کا گوشت کھانا مکروہ ہے

۱۵۵۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص اپنی قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہ کھائے۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے منع فرمایا تھا پھر اجازت دے دی۔

۱۰۱۹: باب تین دن سے

زیادہ قربانی کا گوشت کھانا جائز ہے

الشَّعْبِيُّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمٍ نَحْرٍ فَقَالَ لَا يَذُّبَحَنَّ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُصَلِّيَ قَالَ فَقَامَ خَالِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا يَوْمٌ اللَّحْمُ فِيهِ مَكْرُوءَةٌ وَإِنِّي عَجَلْتُ نَسِيكِي لَا طُعِمَ أَهْلِي وَأَهْلُ دَارِي أَوْ جِيرَانِي قَالَ فَأَعِذْ ذُبَحَكَ بَاخِرَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عِنْدِي عَنَاقُ لَبَنٍ هِيَ خَيْرٌ مِنْ شَاتِي لَحْمٍ أَفَادُ بِحُهَا فَقَالَ نَعَمْ وَهُوَ خَيْرٌ نَسِيكِتِكَ وَلَا تَجْزِيْ جَذَعَةً بَعْدَكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَجُنْدُبٍ وَأَنَسٍ وَعَوِيْمِرِ بْنِ أَشْقَرَ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ لَا يُضَحَّى بِالْمَضَرِّ حَتَّى يُصَلِّيَ الْإِمَامُ وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ لِأَهْلِ الْقُرَى فِي الذَّبْحِ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَقَدْ أَجْمَعَ أَهْلُ الْعِلْمِ أَنْ لَا يُجْزَى الْجَذَعُ مِنَ الْمَعَزِ وَقَالُوا إِنَّمَا يُجْزَى الْجَذَعُ مِنَ الضَّانِ.

۱۰۱۸: بَابُ فِي كَرَاهِيَةِ أَكْلِ

الْأَضْحِيَةِ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ

۱۵۵۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَأْدٍ اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَأْكُلُ أَحَدُكُمْ مِنْ لَحْمِ أَضْحِيَةٍ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَنَسٍ وَحَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَإِنَّمَا كَانَ النَّهْيُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَقَدِّمًا ثُمَّ رَخَّصَ بَعْدَ ذَلِكَ.

۱۰۱۹: بَابُ فِي الرُّخْصَةِ فِي

أَكْلِهَا بَعْدَ ثَلَاثِ

۱۵۵۲: حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے تمہیں قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ کھانے سے منع کیا تھا تا کہ استطاعت والے لوگ اپنے سے غریب لوگوں پر کشاوگی کریں لیکن اب تم جس طرح چاہو کھا بھی سکتے ہو۔ لوگوں کو بھی کھلا سکتے ہو اور رکھنے کی بھی اجازت ہے۔

اس باب میں ابن مسعودؓ، عائشہؓ، ابو سعیدؓ، قتادہ بن نعمانؓ، انسؓ اور ام سلمہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ بریدہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دیگر اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔

۱۵۵۳: حضرت عابس بن ربیعہؓ کہتے ہیں کہ میں نے ام المؤمنین سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے قربانی کا گوشت کھانے سے منع فرماتے تھے۔ انہوں نے فرمایا نہیں بلکہ اس وقت بہت کم لوگ قربانی کیا کرتے تھے اس لیے آپ ﷺ نے چاہا کہ قربانی کرنے والے لوگ قربانی نہ کرنے والوں کو بھی کھلائیں۔ ہم لوگ تو ایک ران رکھ دیا کرتے تھے اور اسے دس دن بعد کھایا کرتے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ام المؤمنین سے مراد حضرت عائشہؓ نبی اکرم ﷺ کی زوجہ مطہرہ ہیں۔ یہ حدیث ان سے کئی سندوں سے منقول ہے۔

۱۰۲۰: باب فرع اور عتیرہ

۱۵۵۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسلام میں فرع ہے اور نہ عتیرہ۔ فرع۔ جانور کے پہلے بچے کو کہتے ہیں جسے کافر اپنے بتوں کے لئے ذبح کیا کرتے تھے۔ اس باب میں ہمیشہ اور محف بن سلیم سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عتیرہ وہ جانور ہے جسے رجب کے مہینے میں اس کی تعظیم کے لئے ذبح کیا جاتا تھا کیونکہ یہ حرمت والے مہینوں میں سب سے پہلا مہینہ ہے۔ حرمت والے مہینے، رجب، ذیقعدہ، ذی الحجہ

۱۵۵۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمَحْمُودُ بْنُ غِيْلَانَ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ قَالُوا ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ النَّبِيلُ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُلْفَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَصْحَابِ فَوْقَ ثَلَاثٍ لِيَتَسِعَ ذُو الطَّوْلِ عَلَى مَنْ لَا طَوْلَ لَهُ فَكُلُوا مَا بَدَا لَكُمْ وَأَطِيعُوا وَأَذْجِرُوا فِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَعَائِشَةَ وَنُيَيْشَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَقَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانَ وَانْسٍ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَحَدِيثُ بُرَيْدَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ.

۱۵۵۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ قُلْتُ لِأُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُحُومِ الْأَصْحَابِ قَالَتْ لَا وَلَكِنْ قُلٌ مَنْ كَانَ يُضْحِي مِنَ النَّاسِ فَأَحَبُّ أَنْ يُطْعِمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ يُضْحِي فَلَقَدْ كُنَّا نَرْفَعُ الْكُرَاعَ فَنَأْكُلُهُ بَعْدَ عَشْرَةِ أَيَّامٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَأُمُّ الْمُؤْمِنِينَ هِيَ عَائِشَةُ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَوَى عَنْهَا هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ.

۱۰۲۰: بَابُ فِي الْفَرَاعِ وَالْعَتِيرَةِ

۱۵۵۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا فَرَاعَ وَلَا عَتِيرَةَ وَالْفَرَاعُ أَوَّلُ النَّسَاجِ كَانَ يُنْتَجُ لَهُمْ قَيْدٌ بِحُوتِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ نُبَيْشَةَ وَمُخَنَّفِ بْنِ سُلَيْمٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَتِيرَةُ ذَبِيحَةٌ كَانُوا يَذْبَحُونَهَا فِي رَجَبٍ يُعَظَّمُونَ شَهْرَ رَجَبٍ لِأَنَّهُ أَوَّلُ شَهْرٍ مِنْ أَشْهُرِ الْحُرُمِ وَأَشْهُرِ الْحُرُمِ رَجَبٌ وَذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمِ

وَأَشْهُرُ الْحَجِّ شَوَّالٌ وَذُو الْقَعْدَةِ وَعَشْرُ مَنِ ذِي الْحِجَّةِ
كَذَلِكَ رَوَى عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ.

اور محرم ہیں۔ حج کے مہینے شوال، ذیقعدہ اور ذوالحجہ کے دس دن
ہیں۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر حضرات سے حج کے مہینوں میں
اسی طرح مروی ہے۔

۱۰۲۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَقِيقَةِ

۱۰۲۱: باب عقیقہ

۱۵۵۵: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ
ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ ابْنِ حُنَيْنٍ عَنْ يُونُسَ ابْنِ
مَاهِكٍ أَنَّهُمْ دَخَلُوا عَلَى حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
فَسَأَلُوهَا عَنِ الْعَقِيقَةِ فَأَخْبَرَتْهُمْ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهَا
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُمْ عَنِ
الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ وَفِي الْبَابِ
عَنْ عَلِيٍّ وَأُمِّ كُرْزٍ وَبُرَيْدَةَ وَسَمُرَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ
اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَالنَّسِّ وَسَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ
وَحَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثُ حَسَنٍ صَحِيحٌ وَحَفْصَةُ هِيَ
ابْنَةُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ.

۱۵۵۵: حضرت یوسف بن ماکہ سے روایت ہے کہ ہم
حفصہ بنت عبد الرحمن کے ہاں داخل ہوئے اور عقیقہ کے
بارے میں پوچھا انہوں نے فرمایا کہ عائشہ نے انہیں بتایا کہ
رسول اللہ ﷺ نے عقیقے میں لڑکے کی طرف سے ایسی دو
بکریاں ذبح کرنے کا حکم دیا جو عمر میں برابر ہوں اور لڑکی کے
عقیقے میں ایک بکری ذبح کرنے کا حکم دیا۔

اس باب میں حضرت علیؓ، ام کرز، بریدہ، سمروہ، محمد اللہ بن عمروؓ،
انسؓ، سلمان بن عامرؓ اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث منقول
ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور حضرت حفصہ، حضرت
عبد الرحمن بن ابوبکرؓ کی صاحبزادی ہیں۔

۱۵۵۶: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ
ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبيدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ عَنْ
مِسَاعٍ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ ثَابِتٍ بَنِي سَبَاعٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُمَّ
كُرْزٍ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنِ الْعَقِيقَةِ فَقَالَ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ وَاحِدَةٌ
لَا يَصْرُكُمْ ذُكْرَانَا كُنَّ أَمْ إِنَّا نَا هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۱۵۵۶: حضرت ام کرز رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیقہ کے متعلق پوچھا
تو انہوں نے ارشاد فرمایا: لڑکے کے عقیقے میں دو اور لڑکی
کے عقیقے میں ایک بکری ذبح کی جائے خواہ وہ بکری ہوں یا
بکریاں۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۵۵۷: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا
هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنِ الرَّيَّابِ
عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الْغُلَامِ عَقِيقَةٌ فَأَهْرِيقُوا عَنْهُ
دَمًا وَامِيطُوا عَنْهُ الْأَذَى.

۱۵۵۷: حضرت سلمان بن عامر حفصی رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر لڑکے
کے لئے عقیقہ ہے۔ لہذا جانور ذبح کر کے خون بہاؤ اور
اسے ہر تکلیف کی چیز سے دور کر دو (یعنی بال وغیرہ منڈا
دو)۔

۱۵۵۸: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ
عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْأَخْوَلِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ
سِيرِينَ عَنِ الرَّيَّابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ

۱۵۵۸: سلمان بن عامر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی
مش
یہ حدیث صحیح ہے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۱۰۲۲: بَابُ الْأَذَانِ فِي أَذْنِ الْمُؤَلُّودِ

۱۵۵۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ غُبَيْدٍ اللَّهُ عَنْ غُبَيْدٍ اللَّهُ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذَّنَ فِي أَذْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ جِئْنَ وَلَدَتُهُ فَاطِمَةَ بِالصَّلَاةِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ وَرَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَقِيقَةِ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنِ الْفَلَّاحِ شَاتَانِ مُكَافِلَتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةً وَرَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا أَنَّهُ عَقَّ عَنْ غُبَيْدٍ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بِشَاةٍ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا الْحَدِيثِ.

۱۰۲۳: بَابُ

۱۵۶۰: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَيْبٍ ثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ عَنْ عُفَيْرِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الْأَضْحِيَةِ الْكَبْشُ وَخَيْرُ الْكَفَنِ الْحُلَّةُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَعُفَيْرُ بْنُ مَعْدَانَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ.

۱۰۲۴: بَابُ

۱۵۶۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ثَنَا أَبُو رَمْلَةَ عَنْ مَخْنَفِ بْنِ سَلِيمٍ قَالَ كُنَّا وَقُفَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَى كُلِّ أَهْلِ بَيْتٍ فِي كُلِّ عَامٍ أَضْحِيَّةٌ وَعَتِيرَةٌ هَلْ تَلَوْنَ مَا الْعَتِيرَةُ هِيَ الَّتِي تُسَمُّونَهَا الرَّجْبِيَّةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَلَا نَعْرِفُ هَذَا الْحَدِيثَ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ بْنِ عَوْنٍ.

۱۰۲۲: باب بچے کے کان میں اذان دینا

۱۵۵۹: حضرت عبید اللہ بن ابی رافع اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حسن بن علی رضی اللہ عنہ کی ولادت کے وقت ان کے کان میں اذان دیتے ہوئے دیکھا جس طرح نماز میں اذان دی جاتی ہے۔

یہ حدیث صحیح ہے اور اسی پر عمل کیا جاتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیقہ کے باب میں کئی سندوں سے منقول ہے کہ لڑکے کی طرف سے دو اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری کافی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ نے حسن بن علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے ایک بکری کا عقیقہ دیا۔ بعض اہل علم کا اس حدیث پر عمل ہے۔

۱۰۲۳: باب

۱۵۶۰: حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین قربانی مینڈھے کی قربانی ہے اور بہترین کفن حلہ ہے (یعنی ایک جہمند اور ایک چادر قمیص کے علاوہ) یہ حدیث غریب ہے اس لیے کہ عفیر بن معدان ضعیف ہیں۔

۱۰۲۴: باب

۱۵۶۱: حضرت مخنف بن سلیمؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے عرفات میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ وقوف کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے لوگو! ہر گھر والے پر ہر سال قربانی اور عتیرہ ہے۔ کیا تم جانتے ہو عتیرہ کیا ہے؟ یہ وہی ہے جسے تم رجیبہ کہتے ہو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابن عون کی سند سے جانتے ہیں۔

بَاب : ۱۰۲۵

بَاب : ۱۰۲۵

۱۵۶۲: حضرت علی بن ابی طالبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حسنؓ کا ایک بکری سے عقیقہ کیا اور فرمایا اے فاطمہؓ اس کے سر کے بال منڈواؤ اور ان کے برابر چاندی تول کر صدقہ کرو۔ چنانچہ انہوں نے تول تو وہ (یعنی حضرت حسنؓ) ایک درہم کے برابر یا اس سے کچھ کم تھے۔
یہ حدیث حسن غریب ہے اس کی سند متصل نہیں کیونکہ ابو جعفر محمد بن علی نے علیؓ سے ملاقات نہیں کی۔

۱۵۶۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَيْبِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ عَقَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَسَنِ بِشَاةٍ وَقَالَ يَا فَاطِمَةُ اخْلُقِي رَأْسَهُ وَتَصَلِّقِي بِرَنَةِ شَعْرِهِ فِضَّةً فَوَزَنَتْهُ فَكَانَ وَزْنُهُ دِرْهَمًا أَوْ بَعْضُ دِرْهَمٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَإِسْنَادُهُ لَا يَسُ بِمُتَّصِلٍ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ لَمْ يَلِرْكَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ.

بَاب : ۱۰۲۶

بَاب : ۱۰۲۶

۱۵۶۳: حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور پھر منبر پر تشریف لا کر دو مینڈھے منگوائے اور انہیں ذبح کیا۔

۱۵۶۳: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا أَزْهَرُ بْنُ سَعْدِ السَّمَّانِ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ ثُمَّ نَزَلَ فَذَعَابِ كَبْشَيْنِ فَلَذَبَهُمَا هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۵۶۳: حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ میں عید الاضحیٰ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عید گاہ میں تھا۔ جب آپ ﷺ خطبے سے فارغ ہوئے تو منبر سے نیچے آ گئے۔ پھر ایک دنبہ لایا گیا اور آپ ﷺ نے اسے اپنے ہاتھ سے ذبح کیا اور ”بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ“ ہذا غَنَى وَعَمَّنْ لَمْ يُضَحَّ مِنْ أُمَّتِي“ پڑھا (ترجمہ) شروع اللہ کے نام سے اور اللہ بہت بڑا ہے۔ یہ میری طرف سے ہے اور میری امت کے ان افراد کی طرف سے جو قربانی نہیں کر سکتے۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ کہ ذبح کرتے وقت ”بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ“ پڑھا جائے۔ ابن مبارکؒ کا بھی یہی قول ہے۔ مطلب بن عبد اللہ بن خطاب کے بارے میں کہا گیا ہے کہ انہیں حضرت جابرؓ سے سماع حاصل نہیں۔

۱۵۶۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ الْمُطَّلِبِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَضْحَى بِالْمُصَلَّى فَلَمَّا قَضَى خُطْبَتَهُ نَزَلَ عَنْ مَنْبَرِهِ فَاتَى بِكَبْشٍ فَلَذَبَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ وَقَالَ بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ هَذَا غَنَى وَعَمَّنْ لَمْ يُضَحَّ مِنْ أُمَّتِي هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ إِذَا ذَبَحَ بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَالْمُطَّلِبِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَلٍ يَقُولُ أَنَّهُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ جَابِرٍ.

بَاب : ۱۰۲۷

بَاب : ۱۰۲۷

۱۵۶۵: حضرت سمرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لڑکا اپنے عقیقے کے ساتھ مرتبط ہے (یعنی رہن ہے) لہذا چاہیے کہ ساتویں دن اس کا عقیقہ کر دیا جائے اور پھر اس کا نام رکھ کر سر منڈوایا جائے۔

۱۵۶۶: حسن بن علی خلیل، یزید بن ہارون سے وہ سمرہ بن جندب سے اور عروہ سے وہ قتادہ سے وہ حسن سے وہ سمرہ بن جندب سے اور وہ نبی ﷺ سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ کہ عقیقہ ساتویں دن کرنا مستحب ہے اگر ساتویں دن جانور میسر نہ ہو تو چودھویں دن اور اگر اس دن بھی میسر نہ ہو تو اکیسویں دن کیا جائے۔ اہل علم فرماتے ہیں کہ عقیقے میں اسی قسم کی بکری جائز ہے جو قربانی میں جائز ہے۔

باب ۱۰۲۸:

۱۵۶۷: حضرت ام سلمہؓ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے ذوالحجہ کا چاند دیکھ لیا اور اس کا قربانی کا ارادہ ہے تو وہ اپنے بال اور ناخن قربانی تک نہ کاٹے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح نام اس سند میں عمرو بن مسلم ہے (عمر بن مسلم نہیں) ان سے محمد بن عمرو بن علقمہ اور کئی دوسرے افراد نے روایت کیا ہے۔ یہ حدیث سعید بن مسیبؓ، ام سلمہؓ سے اور وہ نبی ﷺ سے اس حدیث کے علاوہ بھی اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ بعض اہل علم کا یہی قول ہے۔ سعید بن مسیبؓ کا بھی یہی قول ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور اسحق رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی کے قائل ہیں بعض اہل علم بال منڈوانے اور ناخن تراشنے کی ان ایام میں بھی اجازت دیتے ہیں۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے۔ ان کی دلیل حضرت عائشہؓ سے منقول حدیث ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنی قربانی مدینہ سے بھیجا کرتے تھے اور کسی ایسی چیز سے پرہیز نہیں کیا کرتے تھے جن سے محرم پرہیز کرتے ہیں۔

۱۵۶۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغُلَامُ مُرْتَهَنٌ بِعَقِيقَةٍ يُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ السَّابِعِ وَيُسَمَّى وَيُحْلَقُ رَأْسُهُ.

۱۵۶۶: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّونَ أَنْ يُذْبَحَ عَنِ الْغُلَامِ الْعَقِيقَةُ يَوْمَ السَّابِعِ فَيَوْمَ الرَّابِعِ عَشَرَ فَإِنْ لَمْ يَتَهَيَّأْ عَنْهُ يَوْمَ أَحَدَى وَعِشْرِينَ وَقَالُوا لَا يُجْزَى فِي الْعَقِيقَةِ مِنَ الشَّاةِ إِلَّا مَا يُجْزَى فِي الْأَضْحِيَّةِ.

باب ۱۰۲۸:

۱۵۶۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَكَمِ الْبَصْرِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَمْرِو أَوْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ رَأَى هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ وَأَرَادَ أَنْ يُصَحِّي فَلَا يَأْخُذَنَّ مِنْ شَعْرِهِ وَلَا مِنْ أَظْفَارِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالصَّحِيحُ هُوَ عَمْرُو بْنُ مُسْلِمٍ قَدْ رَوَى عَنْهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ نَحْوَهُ هَذَا وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ كَانَ يَقُولُ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَالَّذِي هَذَا الْحَدِيثُ ذَهَبَ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ وَرَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي ذَلِكَ فَقَالُوا لَا بَأْسَ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ شَعْرِهِ وَأَظْفَارِهِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاسْتَحْجَّ بِحَدِيثِ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَبْعَثُ بِالْهَدْيِ مِنَ الْمَدِينَةِ فَلَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُ مِنْهُ الْمُحْرِمُ.

أَبْوَابُ النُّذُورِ وَالْإِيمَانِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نذروں اور قسموں کے متعلق

رسول اللہ ﷺ سے منقول احادیث کے ابواب

۱۰۲۹: باب اللہ تعالیٰ کی نافرمانی

کی صورت میں نذر ماننا صحیح نہیں

۱۵۶۸: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں نذر ماننا صحیح نہیں اور اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمرؓ، جابرؓ، عمران بن حصینؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث صحیح نہیں اس لیے کہ ابوسلمہ سے زہری نے یہ حدیث نہیں سنی۔ (امام ترمذی کہتے ہیں) میں نے امام بخاریؒ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث کئی حضرات سے منقول ہے جن میں موسیٰ بن عقبہ اور ابن ابی عتیق بھی شامل ہیں۔ ابن ابی عتیق، زہری سے وہ سلیمان بن ارقم سے وہ یحییٰ بن ابی کثیر سے وہ ابوسلمہ سے وہ حضرت عائشہؓ سے اور وہ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ امام بخاریؒ فرماتے ہیں حدیث یہی ہے۔

۱۵۶۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں نذر پوری نہیں کی جائے گی اور اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اور ابوصفوان بواسطہ یونس کی روایت سے اصح ہے۔ ابوصفوان کی ہیں اور ان کا نام عبد اللہ بن سعید ہے۔ حمیدی اور کئی دوسرے اکابر محدثین نے ان سے روایت کیا ہے۔ صحابہ کرامؓ اور دیگر اہل علم کی ایک جماعت کہتی ہے کہ گناہ سے متعلق نذر پوری نہیں کی جائے گی اور اس کا کوئی کفارہ نہیں۔ امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کا یہی قول ہے۔

۱۰۲۹: بَاب مَا جَاءَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةِ

۱۵۶۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي صفوان عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَعُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ وَهَذَا حَدِيثٌ لَا يَصِحُّ لِأَنَّ الزُّهْرِيَّ لَمْ يَسْمَعْ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ أَبِي سَلَمَةَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ رَوَى عَنْ غَيْرٍ وَاحِدٍ مِنْهُمْ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ وَابْنُ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَرْقَمَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَالْحَدِيثُ هُوَ هَذَا.

۱۵۶۹: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ يُونُسَ الْبَزْزَمِيُّ ثنا أَبُو ثَوْبٍ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَرْقَمَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَهُوَ أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي صفوان عَنْ يُونُسَ وَقَالَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ وَهُوَ

قَوْلُ أَحْمَدَ وَاسْحَقَ وَاحْتَجَّابُ حَلِيبُ الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي
سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ
ﷺ وَغَيْرِهِمْ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ وَلَا كُفَّارَةَ فِي ذَلِكَ
وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ.

۱۵۷۰: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی نذر مانے اسے اطاعت کرنی چاہیے اور جو آدمی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی نذر مانے وہ اس کی نافرمانی نہ کرے (یعنی اسے پورا نہ کرے بلکہ کفارہ ادا کرے)۔

۱۵۷۱: حسن بن علی خلال، عبد اللہ بن نمیر سے وہ عبید اللہ بن عمر سے وہ طلحہ بن عبد الملک ابلی سے وہ قاسم بن محمد سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے مثل حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ یحییٰ بن ابی کثیر نے اسے قاسم بن محمد سے روایت کیا ہے۔ بعض صحابہ کرامؓ اور دیگر اہل علم کا یہی قول ہے۔

امام مالکؒ اور امام شافعیؒ بھی یہی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کرے۔ لیکن اگر کوئی نافرمانی کی نذر مانتا ہے تو اس پر کفارہ لازم نہیں آتا۔

۱۰۳۰: باب جو چیز آدمی کی

ملکیت نہیں اس کی نذر ماننا صحیح نہیں

۱۵۷۲: حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چیز انسان کی ملکیت میں نہ ہو اس کی نذر نہیں ہوتی۔ اس باب میں عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عمران بن حصین سے بھی احادیث منقول ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۳۱: باب نذر غیر معین کے کفارے کے متعلق

۱۵۷۳: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۱۵۷۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأَيْلِيِّ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللَّهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَ اللَّهَ فَلَا يَعْصِهِ.

۱۵۷۱: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبيدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأَيْلِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَبِهِ يَقُولُ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ قَالُوا لَا يَعْصِي اللَّهَ وَلَيْسَ فِيهِ كُفَّارَةٌ يَمِينٍ إِذَا كَانَ النَّذْرُ فِي مَعْصِيَةٍ.

۱۰۳۰: بَاب لَا نَذْرَ فِي مَا لَا

يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ

۱۵۷۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثنا إِسْحَقُ بْنُ يُونُسَ عَنْ هِشَامِ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْعَبْدِ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۳۱: بَابُ فِي كُفَّارَةِ النَّذْرِ إِذَا لَمْ يُسَمَّ

۱۵۷۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غیر معین نذر کا کفارہ بھی وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

قَالَ ثَنِي مُحَمَّدٌ مَوْلَى الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ ثَنِي كَعْبُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ غَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَّارَةُ النَّذْرِ إِذَا لَمْ يُسَمَّ كَفَّارَةٌ يَمِينٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۱۰۳۲: باب اگر کوئی شخص

۱۰۳۲: بَابُ فِيمَنْ حَلَفَ عَلَى

يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا

خَيْرًا مِنْهَا

کسی کام کے کرنے کی قسم کھائے اور اس قسم کو

توڑنے میں ہی بھلائی ہو تو اس کو توڑ دے

۱۵۷۴: حضرت عبدالرحمن بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اے عبدالرحمن امارت مت مانگو اس لیے کہ اگر یہ تمہارے مانگنے سے عطا کی جائے گی تو تم تائید خداوندی سے محروم رہو گے اور اگر تمہارے طلب کیے بغیر ملے گی تو اس پر خدا کی طرف سے تمہاری مدد کی جائے گی اور اگر تم کسی کام کے کرنے کی قسم کھا لو اور پھر معلوم ہو کہ اس قسم کو توڑ دینے میں ہی بھلائی ہے تو اسے توڑ دو اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرو۔ اس باب میں عدی بن حاتمؓ، ابو درداءؓ، انسؓ، عائشہؓ، عبداللہ بن عمروؓ، ابو ہریرہؓ، ام سلمہؓ اور ابو موسیٰؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت عبدالرحمن بن سمرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۷۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ثَنَا الْمُعْتَمِرُ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ يُونُسَ ثَنَا الْحَسَنُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاعِبْدَ الرَّحْمَنِ لَا تَسْأَلِ إِلَّا مَرَّةً فَإِنَّكَ أَنْ أَتَتْكَ عَنْ مَسْئَلَةٍ وَكَلْتَ إِلَيْهَا وَإِنَّكَ إِنْ أَتَتْكَ مِنْ غَيْرِ مَسْئَلَةٍ أَعْنَتْ عَلَيْهَا وَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَاتِ الذِّى هُوَ خَيْرٌ وَلْتَكْفُرْ عَنْ يَمِينِكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَأَنَسٍ وَعَائِشَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عُمَرَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَأَبِي مُوسَى حَدِيثُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۳۳: باب کفارہ قسم توڑنے سے پہلے دے

۱۰۳۳: بَابُ فِي الْكُفَّارَةِ قَبْلَ الْحِنْثِ

۱۵۷۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کوئی شخص کسی کام کی قسم کھائے اور اس کے علاوہ کوئی دوسرا کام اسے بہتر نظر آجائے تو اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے اور وہ بہتر کام کر لے۔ اس باب میں حضرت ام سلمہؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہؓ حسن صحیح ہے۔ اکثر صحابہ کرامؓ اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ قسم توڑنے سے پہلے کفارہ دینا جائز ہے۔ امام مالکؓ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ قسم توڑنے سے

۱۵۷۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ شَهْبِيلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَكْفُرْ عَنْ يَمِينِهِ وَلْيَفْعَلْ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ الْكُفَّارَةَ قَبْلَ الْحِنْثِ تُجْزَى وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ

پہلے کفارہ ادا نہ کرے۔ سفیان ثوریؒ فرماتے ہیں کہ اگر بعد میں کفارہ دے تو میرے نزدیک مستحب ہے لیکن قسم توڑنے سے پہلے دینا بھی جائز ہے۔

۱۰۳۳: باب قسم میں (استثناء) انشاء اللہ کہنا

۱۵۷۶: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی چیز پر قسم کھائے اور ساتھ ہی انشاء اللہ بھی کہہ دے تو وہ حائث نہیں ہوگا (یعنی اس کی قسم نہیں ہوتی لہذا اس کے خلاف عمل کر لینے سے کفارہ واجب نہیں ہوگا) اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابن عمرؓ کی حدیث حسن ہے۔ عبید اللہ بن عمروؓ وغیرہ نے نافع سے اور وہ ابن عمرؓ سے یہی حدیث نقل کرتے ہیں۔ سالم بھی اسی طرح موقوف ہی نقل کرتے ہیں۔ ہم ایوب سختیانی کے علاوہ کسی دوسرے کو نہیں جانتے جس نے مرفوعاً روایت کی ہو۔ اسماعیل بن ابراہیم کہتے ہیں کہ ایوبؓ کبھی مرفوع بیان کرتے ہیں اور کبھی غیر مرفوع۔ اکثر صحابہ کرامؓ اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ قسم کے ساتھ ملا کر انشاء اللہ کہنے پر حائث نہ ہوگا۔ سفیان ثوریؒ، داؤدؒ، مالک بن انسؒ، عبد اللہ بن مبارکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسلمیؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۱۵۷۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے قسم کھاتے ہوئے ”ان شاء اللہ“ کہا تو وہ حائث نہیں ہوگا (یعنی اس کی قسم منعقد نہیں ہوئی)۔ (امام ترمذیؒ کہتے ہیں) میں نے امام بخاریؒ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا اس حدیث میں خطاء ہے۔ اور وہ خطاء عبد الرزاق سے سرزد ہوئی۔ وہ اسے معمر سے مختصر روایت کرتے ہیں۔ وہ ابن طاؤسؒ وہ اپنے والد ابو ہریرہؓ اور وہ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ سلیمان بن داؤدؒ نے کہا آج کی رات میں ستر بیویوں سے جماع کروں گا۔ ان میں سے ہر عورت ایک بچہ جنے گی۔ پھر وہ ان عورتوں کے پاس گئے لیکن ان میں سے ایک کے علاوہ کسی کے

وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَاسْحَقُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يُكْفَرُ إِلَّا بَعْدَ الْحِنْثِ قَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ إِنْ كَفَرَ بَعْدَ الْحِنْثِ أَحَبُّ إِلَيَّ وَإِنْ كَفَرَ قَبْلَ الْحِنْثِ أَجْزَأُ هـ.

۱۰۳۳: بَابُ فِي الْإِسْتِثْنَاءِ فِي الْيَمِينِ

۱۵۷۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ابْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَقَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَلَا حِنْثَ عَلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ حَسَنٍ وَقُلُودُ أَبِي عُبَيْدٍ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَغَيْرُهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوفًا وَهَكَذَا رَوَى سَالِمٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوفًا وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا رَفَعَهُ غَيْرَ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيَّ وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ كَانَ أَيُّوبُ أَحْيَانًا يَرْفَعُهُ وَأَحْيَانًا لَا يَرْفَعُهُ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ الْأَسْتِثْنَاءَ إِذَا كَانَ هُوَ مَوْصُولًا بِالْيَمِينِ فَلَا حِنْثَ عَلَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالْأَوْزَاعِيِّ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدُ وَاسْحَقُ.

۱۵۷۷: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَمْ يَحِنْثْ سَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ هَذَا حَدِيثُ خَطَاءٍ أَخْطَأَ فِيهِ عَبْدُ الرَّزَّاقِ اخْتَصَرَهُ مِنْ حَدِيثِ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ سَلِمَانَ بْنِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لَا طَوْفَنَ اللَّيْلَةَ عَلَى سَبْعِينَ امْرَأَةً تَلِدُ كُلُّ امْرَأَةٍ غُلَامًا فَطَافَ عَلَيْهِنَّ فَلَمْ تَلِدِ امْرَأَةً مِنْهُنَّ

ہاں بیٹا پیدا نہ ہوا اور وہ بھی نصف۔ پس نبی اکرمؐ نے فرمایا اگر سلیمان علیہ السلام "ان شاء اللہ" کہہ دیتے تو جیسے انہوں نے کہا تھا ویسے ہی ہو جاتا۔ عبدالرزاق بھی معمر وہ ابن طاؤس اور وہ اپنے والد سے یہی طویل حدیث نقل کرتے ہیں اور اس میں ستر عورتوں کا ذکر کرتے ہیں۔ یہ حدیث حضرت ابو ہریرہؓ سے کئی سندوں سے مروی ہے کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا کہ حضرت سلیمان بن داؤد نے فرمایا کہ میں آج کی رات ایک سو عورتوں کے پاس جاؤں گا۔

۱۰۳۵: باب غیر اللہ کی قسم کھانا حرام ہے

۱۵۷۸: حضرت سالم اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے حضرت عمرؓ کو اپنے باپ کی قسم کھاتے ہوئے سنا تو فرمایا خبردار! اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے آباء کی قسم کھانے سے منع فرماتا ہے۔ عمرؓ فرماتے ہیں اللہ کی قسم! اس کے بعد کبھی بھی میں نے اپنے باپ کی قسم نہیں کھائی نہ اپنی طرف سے اور نہ کسی دوسرے کی طرف سے۔ اس باب میں ثابت بن فاکؓ، ابن عباسؓ، ابو ہریرہؓ، قتیبہؓ اور عبدالرحمن بن سمرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو عبیدہ کہتے ہیں کہ "لا اُتُوا" کا مطلب یہی ہے کہ میں نے کسی اور سے بھی باپ کی قسم نقل نہیں کی۔

۱۵۷۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ایک قافلے میں باپ کی قسم کھاتے ہوئے پایا تو فرمایا اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے آباء کی قسم کھانے سے منع فرماتا ہے اگر کوئی قسم کھانا چاہے تو اللہ ہی کی قسم کھائے ورنہ خاموش رہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۳۶: باب

۱۵۸۰: سعد بن عبیدہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمرؓ نے ایک شخص کو کعبہ کی قسم کھاتے ہوئے سنا تو فرمایا غیر اللہ کی قسم مت کھاؤ۔ بے شک میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جس نے غیر اللہ کی قسم کھائی اس نے کفر کیا یا شرک

إِلَّا امْرَأَةً يَصِفُ غُلَامٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَكَانَ كَمَا قَالَ هَكَذَا رَوَى عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ هَذَا الْحَدِيثَ بِطَوِيلٍ وَقَالَ سَبْعِينَ امْرَأَةً وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ غَيْرٍ وَجْهٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ لَا طَوْفَنَ اللَّيْلَةَ عَلَى مِائَةِ امْرَأَةٍ.

۱۰۳۵: بَابُ فِي كَرَاهِيَةِ الْحَلْفِ بِغَيْرِ اللَّهِ

۱۵۷۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ وَهُوَ يَقُولُ وَابْنُ أَبِي فَقَالَ الْإِنُّ اللَّهُ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ فَقَالَ عُمَرُ فَوَاللَّهِ مَا حَلَفْتُ بِهِ بَعْدَ ذَلِكَ ذَا كِرًا وَلَا إِسْرًا وَفِي الْبَابِ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ هُرَيْرَةَ وَقُتَيْبَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ ابْنِ سَمُرَةَ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ مَعْنَى قَوْلِهِ وَلَا إِسْرًا يَقُولُ لَمْ أَتِرَهُ عَنْ غَيْرِي يَقُولُ لَمْ أَذْكُرْهُ عَنْ غَيْرِي.

۱۵۷۹: حَدَّثَنَا هَنَادٌ ثَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذْرَكَ عُمَرَ وَهُوَ فِي رَكْبٍ وَهُوَ يَحْلِفُ بِأَبِيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ لِيَحْلِفَ حَلْفَ اللَّهِ أَوْ لَيْسَ كُتْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۳۶: بَابُ

۱۵۸۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنِ الْحَسَنِ ابْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ لَا وَالْكَعْبَةِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ يَحْلِفُ بِغَيْرِ اللَّهِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

کیا۔ یہ حدیث حسن ہے اور بعض علماء کے نزدیک اس کی تفسیر یہ ہے کہ کفر و شرک تغلیظاً ہے۔ حضرت ابن عمرؓ کی حدیث اس باب میں حجت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمرؓ کو اپنے باپ کی قسم کھاتے ہوئے سنا تو فرمایا خبردار! اللہ تعالیٰ تمہیں باپ دادا کی قسم کھانے سے منع فرماتا ہے۔ اور اسی طرح نبی اکرم ﷺ سے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت کہ آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص لات اور عری کی قسم کھائے اسے چاہیے کہ لا الہ الا اللہ کہے یہ بھی اسی طرح ہے جس طرح نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے کہ ریا کاری شرک ہے۔ بعض اہل علم نے اس آیت "مَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا" کی تفسیر میں کہا ہے کہ اس سے مراد ریا کاری ہے۔ یعنی یہ بھی تنبیہ کے طور پر فرمایا گیا۔ ۷

۱۰۳۷: باب جو شخص چلنے کی

استطاعت نہ ہونے کے باوجود چلنے کی قسم کھالے

۱۵۸۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے قسم کھائی کہ وہ بیت اللہ تک چل کر جائے گی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا حکم پوچھا گیا تو فرمایا اللہ تعالیٰ اس کے پیدل چلنے سے بے پرواہ ہے۔ اسے کہو کہ سوار ہو کر جائے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ، عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہم اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۵۸۲: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایک بوڑھے کے پاس سے گزرے جو (کمزوری کے سبب) اپنے دو بیٹوں کے سہارے چل رہا تھا۔ فرمایا اسے کیا ہوا۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس نے پیدل چلنے کی نذر مانی ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ اس کے اپنے نفس کو تکلیف میں مبتلا کرنے سے بے نیاز ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اسے سوار ہو کر جانے کا حکم دیا۔

۱۵۸۳: ہم سے روایت کی محمد بن ثنیٰ نے انہوں نے ابی عدی

وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللَّهِ فَقَدْ كَفَرَ أَوْ أَشْرَكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَتَفْسِيرُهُ هَذَا الْحَدِيثُ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ قَوْلَهُ فَقَدْ كَفَرَ وَأَشْرَكَ عَلَى التَّغْلِيظِ وَالْحُجَّةُ فِي ذَلِكَ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ عُمَرَ يَقُولُ وَأَبِي وَأَبِي فَقَالَ أَلَا إِنَّ اللَّهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تُحْلِفُوا بِأَبَائِكُمْ وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ قَالَ فِي حَلْفِهِ وَاللَّاتِ وَالْعُزَّى فَلْيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَهَذَا مِثْلُ مَا رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الرِّيَاءُ شِرْكٌ وَقَدْ فُسِّرَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ هَذَا الْآيَةَ مَنْ كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا الْآيَةَ قَالَ لَا يُرَايَ.

۱۰۳۷: بَابُ فِي مَنْ يَحْلِفُ

بِالْمَشْيِ وَلَا يَسْتَطِيعُ

۱۵۸۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَطَّارُ الْبَصْرِيُّ ثَنَا عُمَرُو بْنُ عَاصِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْقَطَّانِ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ نَذَرْتُ امْرَأَةً أَنْ تَمْشِيَ إِلَى بَيْتِ اللَّهِ فَسُئِلَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ عَنْ مَشْيِهَا مُرُوءَهَا فَلْتَرْكَبْ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۱۵۸۲: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَرْثِ ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْخٍ كَبِيرٍ يَهْدِي بَيْنَ ابْنَيْهِ فَقَالَ مَا بَالُ هَذَا قَالُوا نَذَرْنَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ يَمْشِيَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ عَنْ تَعْدِيْبِ هَذَا نَفْسَهُ قَالَ فَأَمَرَهُ أَنْ يَرْكَبَ.

۱۵۸۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ

سے انہوں نے حمید سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی حدیث نقل کی یہ حدیث صحیح ہے۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ اگر عورت پیدل جانے کی نذر مانے تو اسے چاہیے کہ ایک بکری ذبح کرے یعنی قربانی کرے اور سوار ہو جائے۔

۱۰۳۸: باب نذر کی کراہیت

۱۵۸۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نذر نہ مانو کیونکہ اس سے تقدیر کی کوئی چیز دور نہیں ہو سکتی البتہ بخیل کا کچھ مال ضرور خرچ ہو جاتا ہے۔ اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرامؓ اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ نذر مکروہ ہے۔ عبد اللہ بن مبارک کہتے ہیں کہ فرمانبرداری اور نافرمانی دونوں طرح کی نذر مکروہ ہے۔ اگر کوئی شخص اطاعت خداوندی کی نذر مانے پھر اسے پوری کرے تو اسے اس کا اجر ملے گا اگرچہ اس کے لئے نذر مکروہ ہے۔

۱۰۳۹: باب نذر کو پورا کرنا

۱۵۸۵: حضرت عمرؓ سے روایت ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے زمانہ جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ مسجد حرام میں ایک رات کا اعتکاف کروں گا۔ فرمایا اپنی نذر پوری کرو۔ اس باب میں عبد اللہ بن عمرؓ اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض اہل علم اسی حدیث پر عمل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اسلام لائے اور اس پر اللہ کی اطاعت ہی میں نذر ہو تو وہ اسے پورا کرے۔ بعض صحابہ کرامؓ اور دیگر اہل علم فرماتے ہیں کہ اعتکاف کرنے والے کے لئے روزے رکھنا ضروری ہیں۔ لیکن بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ معتکف کے ذمہ روزہ نہیں البتہ یہ کہ وہ خود اپنے ذمہ واجب کرے۔ انہوں نے حدیث عمرؓ سے استدلال کیا ہے کہ آپ نے دور جاہلیت میں مسجد حرام میں اعتکاف کی

عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا فَلَمْ تَكُنْ نَحْوَهُ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالُوا إِذَا نَذَرَتِ الْمَرْأَةُ أَنْ تَمْسِيَ فَلْتَرْكَبْ وَلْتَهْدِ شَاةً.

۱۰۳۸: بَابُ فِي كَرَاهِيَةِ النَّذْرِ

۱۵۸۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْذِرُوا فَإِنَّ النَّذْرَ لَا يَغْنِي مِنَ الْقَدَرِ شَيْئًا وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ كَرِهُوا النَّذْرَ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ مَعْنَى الْكَرَاهَةِ فِي النَّذْرِ فِي الطَّاعَةِ وَالْمَعْصِيَةِ فَإِنْ نَذَرَ الرَّجُلُ بِالطَّاعَةِ فَوَفَّى بِهِ فَلَهُ فِيهِ أَجْرٌ وَيَكْرَهُ لَهُ النَّذْرُ.

۱۰۳۹: بَابُ فِي وَفَاءِ النَّذْرِ

۱۵۸۵: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ عُبيدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ نَذَرْتُ أَنْ أَغْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ أَوْفِ بِنَذْرِكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَحَدِيثُ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا الْحَدِيثِ قَالُوا إِذَا أَسْلَمَ الرَّجُلُ وَعَلَيْهِ نَذْرٌ طَاعَةٍ فَلْيَفِ بِهِ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَغْتَكِفُ إِلَّا بِصَوْمٍ إِلَّا أَنْ يُوجِبَ عَلَى نَفْسِهِ صَوْمًا وَاحْتَجُّوا بِحَدِيثِ عُمَرَ أَنَّهُ نَذَرَ أَنْ يَغْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْوَفَاءِ

وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَاسْحَقَ.

نذر مانی تھی تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں پورا کرنے کا حکم دیا۔
امام احمد اور اسحق کا بھی یہی قول ہے۔

۱۰۴۰: باب نبی اکرم ﷺ کیسے قسم کھاتے تھے

۱۰۴۰: بَابُ كَيْفَ كَانَ يَمِينُ النَّبِيِّ ﷺ

۱۵۸۶: حضرت سالم بن عبد اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ قسم کھایا کرتے تھے: ”لَا وَمَقْلَبِ الْقُلُوبِ“۔ ”دلوں کو پھیرنے والے کی قسم“۔

۱۵۸۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَثِيرًا مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْلِفُ بِهَذَا الْيَمِينِ لَا وَمَقْلَبِ الْقُلُوبِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۴۱: باب غلام آزاد کرنے کے ثواب

۱۰۴۱: بَابُ فِي ثَوَابِ مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً

۱۵۸۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے مومن غلام آزاد کیا اللہ تعالیٰ اس شخص کے ہر عضو کو اس غلام (یا باندی وغیرہ) کے ہر عضو کے بدلے دوزخ کی آگ سے آزاد فرمائے گا۔ یہاں تک کہ اس کی شرمگاہ کے بدلے اس کی شرمگاہ کو بھی آزاد کرے گا۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ، عمر بن عبسہؓ، ابن عباسؓ، مرثدہ بن اسحقؓ، ابوامامہؓ، کعب بن مرہؓ اور عقبہ بن عامرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ ابن ہاد کا نام یزید بن عبد اللہ بن اسامہ بن ہاد مدینی ہے۔ وہ ثقہ ہیں۔ ان سے مالک بن انس اور کئی علماء احادیث نقل کرتے ہیں۔

۱۵۸۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْوَيْلِيِّ عَنْ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَرْجَانَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً أَعْتَقَ اللَّهُ مِنْهُ بِكُلِّ عَضْوٍ مِنْهُ عَضْوًا مِنَ النَّارِ حَتَّى يُعْتِقَ فَرْجَهُ بِفَرْجِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَعَمْرِو بْنِ عَبْسَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ الْأَسَدِ وَابْنِ أَبِي أُمَامَةَ وَكَعْبِ بْنِ مُرَّةٍ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَابْنُ الْهَادِ اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَسَامَةَ ابْنِ الْهَادِ وَهُوَ مَدَنِيٌّ ثِقَةٌ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ.

۱۰۴۲: باب جو شخص اپنے غلام کو تمانچہ مارے

۱۰۴۲: بَابُ فِي الرَّجُلِ يُلْطِمُ خَادِمَهُ

۱۵۸۸: حضرت سوید بن مقرن مرنی کہتے ہیں کہ ہم سات بھائی تھے اور ہمارا ایک ہی خادم تھا۔ ہم میں سے ایک نے اسے طمانچہ مار دیا اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ اسے آزاد کر دیں۔ اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ یہی حدیث کئی راوی حصین بن عبد اللہ سے بھی نقل کرتے ہیں لیکن اس میں

۱۵۸۸: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خُصَيْنٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ مَقْرِنٍ الْمُرْنِيِّ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنَا سَبْعَ إِخْوَةٍ مَالَنَا خَادِمٌ إِلَّا وَاحِدَةً فَلَطَمَهَا أَحَدُنَا فَأَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُعْتِقَهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا

الْحَدِيثُ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَذَكَرَ بَعْضُهُمْ
فِي هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ لَطَمَهَا عَلَى وَجْهِهَا.

باب ۱۰۴۳:

باب ۱۰۴۳:

۱۵۸۹: حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اسلام کے علاوہ کسی دوسرے مذہب کی جھوٹی قسم کھاتا ہے وہ اسی طرح ہو جاتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اس مسئلے میں اختلاف ہے کہ جب کوئی شخص کسی دوسرے مذہب کی قسم کھائے اور یہ کہے کہ اگر اس نے فلاں کام کیا تو وہ یہودی یا نصرانی ہو جائے گا اور بعد میں وہی کام کرے۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ اس نے بہت بڑا گناہ کیا لیکن اس پر کفارہ نہیں۔

یہ قول اہل مدینہ کا ہے۔ ابو عبیدہ اور مالک بن انس کا بھی یہی قول ہے۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دیگر علماء فرماتے ہیں کہ اس پر کفارہ ہوگا۔ سفیان ثوری، احمد، اور اسحق کا یہی قول ہے۔

باب ۱۰۴۴:

باب ۱۰۴۴:

۱۵۹۰: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری بہن نے نذر مانی تھی کہ بیت اللہ ننگے پاؤں اور بغیر چادر کے چل کر جائے گی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو تیری بہن کی اس سختی کو جھیلنے کی ضرورت نہیں۔ اسے چاہیے کہ سوار ہو اور چادر اوڑھ کر جائے اور تین روزے رکھے۔ اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ بعض علماء کا اس پر عمل ہے۔ امام احمد اور اسحق کا بھی یہی قول ہے۔

۱۵۹۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جس نے قسم کھاتے ہوئے لات اور عزی کی قسم کھائی تو اسے چاہیے کہ

۱۵۸۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا إِسْحَقُ بْنُ يُونُسَ
الْأَزْرَقُ عَنْ هِشَامِ الدُّسْتَوَانِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ كَثِيرٍ عَنْ
أَبِي قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي
هَذَا إِذَا حَلَفَ الرَّجُلُ بِمِلَّةٍ سِوَى الْإِسْلَامِ قَالَ هُوَ
يَهُودِيٌّ أَوْ نَصْرَانِيٌّ إِنْ فَعَلَ كَذَا وَكَذَا فَفَعَلَ ذَلِكَ
الشَّيْءَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ قَدْ أَتَى عَظِيمًا وَلَا كَفَّارَةَ عَلَيْهِ
وَهُوَ قَوْلُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَبِهِ يَقُولُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَالْإِسْلَامِ
هَذَا الْقَوْلُ ذَهَبَ أَبُو عُبَيْدٍ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ
أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَالْتَابِعِينَ وَغَيْرِهِمْ عَلَيْهِ فِي ذَلِكَ
الْكُفَّارَةُ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ وَاحْمَدَ وَإِسْحَقَ.

۱۵۹۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ
عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زُخْرٍ عَنْ أَبِي
سَعِيدٍ الرَّعِنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ الْيَحْضَبِيِّ عَنْ
عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَّ أُخْتِي نَذَرَتْ
أَنْ تَمْشِيَ إِلَى الْبَيْتِ حَافِيَةً غَيْرَ مُخْتَمِرَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ
ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَصْنَعُ بِشَقَاءٍ أُخْتِكَ
فَلْتَرْكَبْ وَلْتَخْتَمِرْ وَلْتَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ
بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَقَ.

۱۵۹۱: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ ثَنَا أَبُو الْمَغِيرَةِ ثَنَا
الْأَوْزَاعِيُّ ثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

”لا اله الا الله“ کہے اور اگر کوئی کسی سے کہے کہ آؤ جو اٹھیلیں تو اسے صدقہ دینا چاہیے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو مغیرہ خولانی جمعی ہیں ان کا نام عبد القدوس بن حجاج ہے۔

۱۰۴۵: باب میّت کی طرف سے نذر پوری کرنا

۱۵۹۲: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ سعد بن عبادہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ میری والدہ نے نذر مانی تھی اور وہ اسے پورا کرنے سے پہلے فوت ہو گئیں۔ پس نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم ان کی طرف سے وہ نذر پوری کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۴۶: باب گردنیں آزاد کرنے کی فضیلت

۱۵۹۳: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ اور بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان غلام کو آزاد کرے گا اس کے بدلے اسی آزاد کرنے والے کا ہر عضو دوزخ کی آگ سے آزاد کر دیا جائے گا اور جو شخص دو مسلمان باندیوں کو آزاد کرے گا ان کے تمام اعضاء اس شخص کے ہر عضو کا دوزخ کی آگ سے فدیہ ہو جائیں گے اور کوئی عورت کسی مسلمان عورت کو آزاد کرے گی تو اس آزاد کی جانے والی عورت کا ہر عضو اس عورت کے ہر عضو کا دوزخ کی آگ سے فدیہ ہوگا۔ یہ حدیث اسی سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِي حَلْفِهِ وَاللَّهِ وَالْعَزَى فَلْيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَمَنْ قَالَ تَعَالَى أَقَامُ رُكْ فَلْيَتَصَدَّقْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو الْمَغِيرَةِ هُوَ الْخَوْلَانِيُّ الْجَمْعِيُّ وَاسْمُهُ عَبْدُ الْقُدُوسِ بْنُ الْحَجَّاجِ.

۱۰۴۵: بَابُ قَضَاءِ النَّذْرِ عَنِ الْمَيِّتِ

۱۵۹۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْوَيْثِ عَنْ شِهَابٍ عَنْ عُمَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْبَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلَى أُمِّهِ تَوَقَّيْتُ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْضِهِ عَنْهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۴۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ مَنْ أَعْتَقَ

۱۵۹۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ثَنَا عُمَرَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَهُوَ أَحْوَشُفَيَّانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ وَغَيْرِهِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا امْرِئٍ مُسْلِمٍ أَعْتَقَ امْرَأَةً مُسْلِمًا كَانَ لِكَاكِهِ مِنَ النَّارِ يُجْزَى كُلُّ عَضْوٍ مِنْهُ عَضْوًا مِنْهُ وَأَيُّمَا امْرِئٍ مُسْلِمٍ أَعْتَقَ امْرَأَتَيْنِ مُسْلِمَتَيْنِ كَانَتْ لِكَاكِهِ مِنَ النَّارِ يُجْزَى كُلُّ عَضْوٍ مِنْهُمَا عَضْوًا مِنْهُ وَأَيُّمَا امْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ أَعْتَقَتْ امْرَأَةً مُسْلِمَةً كَانَتْ لِكَاكِهَا مِنَ النَّارِ يُجْزَى كُلُّ عَضْوٍ مِنْهَا عَضْوًا مِنْهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

أَبْوَابُ السَّيْرِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَبْوَابُ جِهَادٍ

جو رسول اللہ ﷺ سے مروی ہیں

۱۰۴۷: باب لڑائی سے پہلے اسلام کی

۱۰۴۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الدَّعْوَةِ

دعوت دینا

قَبْلَ الْقِتَالِ

۱۵۹۴: ابو بکرؓ کہتے ہیں کہ سلمان فارسیؓ کی قیادت میں ایک لشکر نے فارس کے ایک قلعے کا محاصرہ کیا تو لوگوں نے عرض کیا اے ابو عبد اللہ ان پر دھاوا نہ بول دیں۔ حضرت سلمان فارسیؓ نے فرمایا مجھے ان کو اسلام کی دعوت دے لینے دو جس طرح میں نے نبی اکرم ﷺ کو دعوت اسلام دیتے سنا ہے۔ چنانچہ حضرت سلمانؓ ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا میں تم ہی میں سے ایک فارسی آدمی ہوں تم دیکھ رہے ہو کہ عرب میری اطاعت کر رہے ہیں۔ پس اگر تم اسلام قبول کر لو تو تمہارے لیے بھی وہی کچھ ہوگا جو ہمارے لیے ہے اور تم پر بھی وہی بات لازم ہوگی جو ہم پر لازم ہے اور اگر تم اپنے دین پر قائم رہو گے تو ہم تمہیں اسی پر چھوڑیں گے لیکن تمہیں ذلت قبول کرتے ہوئے اپنے ہاتھوں جزیہ دینا ہوگا۔ راوی کہتے ہیں کہ سلمانؓ نے یہ تقریر فارسی زبان میں کی اور پھر یہ بھی کہا کہ اگر تم لوگ انکار کرو گے تو یہ تمہارے لیے بہتر نہیں ہے ہم تم لوگوں کو آگاہ کرنے کے بعد جنگ کریں گے۔ انہوں نے کہا ہم ان لوگوں میں سے نہیں جو تمہیں جزیہ دے دیں بلکہ ہم جنگ کریں گے۔ لشکر والوں (یعنی مسلمانوں) نے کہا اے ابو عبد اللہ کیا ہم ان سے لڑائی نہ لڑیں۔ آپؐ نے فرمایا ”نہیں“ راوی کہتے ہیں آپؐ نے وہیں تین دن تک اسی طرح اسلام کی دعوت دی پھر فرمایا جہاد کے لئے بڑھو۔ پس ہم

۱۵۹۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ أَنَّ جَيْشًا مِنْ جِيُوشِ الْمُسْلِمِينَ كَانَ أَمِيرُهُمْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيَّ حَاصِرُوا قَصْرًا مِنْ قُصُورِ فَارِسَ فَقَالُوا يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ أَلَا نَنْهَدُ إِلَيْهِمْ قَالَ دَعُونِي أَدْعُوهُمْ كَمَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوهُمْ فَاتَاهُمْ سَلْمَانُ فَقَالَ لَهُمْ إِنَّمَا أَنَا رَجُلٌ مِنْكُمْ فَارِسِيٌّ تَرَوْنَ الْعَرَبَ يُطِيعُونِي فَإِنْ أَسْلَمْتُمْ فَلَكُمْ مِثْلُ الَّذِي لَنَا وَعَلَيْكُمْ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْنَا وَإِنْ أَبَيْتُمْ إِلَّا دِينَكُمْ تَرَكْنَاكُمْ عَلَيْهِ وَأَعْطَوْنَا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَأَنْتُمْ صَاغِرُونَ وَقَالَ وَرَطَنَ إِلَيْهِمْ بِالْفَارِسِيَّةِ وَأَنْتُمْ غَيْرُ مَحْمُودِينَ وَإِنْ أَبَيْتُمْ نَابَدْنَاكُمْ عَلَى سَوَاءٍ قَالُوا مَا نَحْنُ بِالَّذِي نُعْطِي الْجِزْيَةَ وَلَكِنَّا نَقَاتِلُكُمْ فَقَالُوا يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ أَلَا نَنْهَدُ إِلَيْهِمْ قَالَ لَا قَالَ قَدْ عَاهَمْتُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِلَى مِثْلِ هَذَا ثُمَّ قَالَ انْهَدُوا إِلَيْهِمْ قَالَ فَانْهَدْنَا إِلَيْهِمْ فَفَتَحْنَا ذَلِكَ الْقَصْرَ وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَالتَّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثُ سَلْمَانَ حَدِيثُ حَسَنٍ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَطَارِ بْنِ السَّائِبِ وَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ أَبُو الْبَخْتَرِيُّ لَمْ يُذْرِكْ سَلْمَانَ لِأَنَّهُ لَمْ يُذْرِكْ عَلِيًّا وَسَلْمَانَ مَاتَ قَبْلَ عَلِيٍّ وَقَدْ ذَهَبَ

ان کی طرف بڑھے اور وہ قلعہ فتح کر لیا۔ اس باب میں حضرت بریدہؓ، نعمان بن مقرنؓ، ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف عطاء بن سائب کی روایت سے جانتے ہیں۔ (امام ترمذیؒ کہتے ہیں) میں نے امام بخاریؒ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ابوالخثری نے حضرت سلمانؓ کو نہیں پایا کیونکہ حضرت علیؓ سے بھی ان کا سامع ثابت نہیں اور حضرت سلمانؓ، حضرت علیؓ سے پہلے فوت ہو گئے تھے۔ صحابہ کرامؓ اور دیگر اہل علم اس طرف گئے ہیں کہ لڑائی سے

بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ إِلَى هَذَا وَرَأَوْا أَنْ يُدْعَوْا قَبْلَ الْقِتَالِ وَهُوَ قَوْلُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْ تَقْدَمَ إِلَيْهِمْ فِي الدَّعْوَةِ فَحَسَنَ يَكُونُ ذَلِكَ أَهْيَبَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَادْعُوهُ الْيَوْمَ وَقَالَ أَحْمَدُ لَا أَعْرِفُ الْيَوْمَ أَحَدًا يُدْعَى وَقَالَ الشَّافِعِيُّ لَا يُقَاتِلُ الْعَدُوَّ حَتَّى يُدْعَوْا إِلَّا أَنْ يَعْجَلُوا عَنْ ذَلِكَ فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ فَقَدْ بَلَّغْتُهُمُ الدَّعْوَةَ.

پہلے اسلام کی طرف بلایا جائے۔ اسحاق بن ابراہیمؒ کا بھی یہی قول ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ اگر انہیں پہلے دعوت دی جائے تو یہ اچھا ہے اور عرب کا باعث ہے۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ اس دور میں دعوت اسلام کی ضرورت نہیں۔ امام احمدؒ فرماتے ہیں مجھے علم نہیں کہ آج بھی کسی کو دعوت اسلام کی ضرورت ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ دشمن کو اسلام کی دعوت دینے سے پہلے جنگ نہ لڑی جائے جب تک کہ وہ جلدی نہ کریں اور اگر انہیں دعوت نہ دی گئی تو انہیں پہلے ہی دعوت اسلام پہنچ چکی ہے۔

باب ۱۰۴۸:

بَابُ ۱۰۴۸:

۱۵۹۵: حضرت ابن عسّام مزیٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور یہ صحابی رسول ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی کسی بڑے یا چھوٹے لشکر کو بھیجتے تو ان سے فرماتے اگر تم لوگ کہیں مسجد کو لہو یا اذان کی آواز سن لو تو وہاں کسی کو قتل نہ کرو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور ابن عیینہ سے منقول ہے۔

۱۵۹۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَدَنِيُّ الْمَكِّيُّ وَيُكْنَى بِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ الرَّجُلُ الصَّالِحُ وَهُوَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ نَوْفَلٍ ابْنِ مُسَاحِقٍ عَنْ ابْنِ عَصَامٍ الْمُرَزِيِّ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ كَانَ رَسُولُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَ جَيْشًا أَوْ سَرِيَّةً يَقُولُ لَهُمْ إِذَا رَأَيْتُمْ مَسْجِدًا أَوْ سَمِعْتُمْ مُؤَذِّنًا فَلَا تَقْتُلُوا أَحَدًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَهُوَ حَدِيثُ ابْنِ عُيَيْنَةَ.

باب ۱۰۴۹: باب شب خون مارنے اور حملہ کرنا

باب ۱۰۴۹: بَابُ فِي الْبَيَاتِ وَالْغَارَاتِ

۱۵۹۶: حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ جب غزوہ خیبر کے لئے نکلے تو وہاں رات کو پہنچے۔ آپؐ کا معمول تھا کہ اگر کسی قوم کے پاس رات کو پہنچتے تو صبح ہونے سے پہلے حملہ نہیں کیا کرتے تھے۔ چنانچہ جب صبح ہوئی تو یہودی اپنے پھاؤڑے اور نوکرے وغیرہ لے کر آپؐ کی آمد سے بے خبر کھیتی باڑی کے لئے نکل کھڑے

۱۵۹۶: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنُ بْنُ مَالِكٍ بْنُ أَنَسٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَرَجَ إِلَى خَيْبَرَ آتَاهَا لَيْلًا وَكَانَ إِذَا جَاءَ قَوْمًا لَيْلًا لَمْ يُعْرِ عَلَيْهِمْ حَتَّى يُصْبِحَ فَلَمَّا أَصْبَحَ خَرَجَتْ يَهُودٌ بِمَسَاحِيهِمْ وَمَكَاتِلِهِمْ فَلَمَّا رَأَوْهُ

ہوئے۔ لیکن جب نبی اکرمؐ کو دیکھا تو کہنے لگے محمدؐ آگئے۔ خدا کی قسم محمدؐ لشکر لے کر آگئے۔ پس رسول اللہؐ نے فرمایا ”اللہ اکبر“ خیبر برباد ہو گیا۔ ہم لوگ جب کسی قوم کے میدان جنگ میں اترتے ہیں تو اس ڈرائی گئی قوم کی صبح بڑی بڑی ہوتی ہے۔

۱۵۹۷: حضرت ابو طلحہؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کسی قوم پر فتح حاصل کر لیتے تو ان کے میدان جنگ میں تین دن تک قیام کرتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت انسؓ کی حدیث بھی حسن صحیح ہے۔ بعض علماء رات کو حملہ کرنے کی اجازت دیتے ہیں جب کہ بعض اسے مکروہ کہتے ہیں۔ امام احمدؒ اور احنافؒ کہتے ہیں کہ دشمن پر شب خون مارنے میں کوئی حرج نہیں۔ ”وَأَفَقَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَمِيسِ“ کا مطلب یہ ہے کہ محمد ﷺ کے ساتھ لشکر بھی ہے۔

۱۰۵۰: باب کفار کے گھروں کو آگ لگانا

اور برباد کرنا

۱۵۹۸: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ بنو نضیر کے کھجوروں کے درخت جلا دیے اور کٹوا دیے۔ جو بویرا کے مقام پر تھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”مَا قَطَعْتُمْ مِنْ شَيْءٍ أَوْ تَرَكْتُمْوهَا عَلَى أَصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللَّهِ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِينَ قَائِمَةً فِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا وَلَمْ يَرَوْا بَأْسًا بِقَطْعِ الْأَشْجَارِ وَالتَّخْرِيقِ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ وَقَطْعِ الْأَشْجَارِ وَ النَّمَارِ وَقَالَ أَحْمَدُ وَقَدْ تَكُونُ فِي مَوَاضِعَ لَا يَجِدُونَ مِنْهُ بُدًّا فَأَمَّا بِالْعَبَثِ فَلَا تَحْرَقُ وَقَالَ إِسْحَقُ التَّخْرِيقُ

قَالُوا مُحَمَّدٌ وَافَقَ وَاللَّهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَمِيسِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا أَنْزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ.

۱۵۹۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا ثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا ظَهَرَ عَلَى قَوْمٍ أَقَامَ بِعَرَصَتِهِمْ ثَلَاثًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْغَارَةِ بِاللَّيْلِ وَأَنْ يَبْتِئُوا وَكَرِهَهُ بَعْضُهُمْ وَقَالَ أَحْمَدُ وَاسْحَقُ لَا بَأْسَ أَنْ يُبَيَّتَ الْعَدُوُّ لَيْلًا وَمَعْنَى قَوْلِهِ وَافَقَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَمِيسِ يَعْنِي بِهِ الْجَيْشَ.

۱۰۵۰: بَابُ فِي التَّخْرِيقِ

وَالْتَّخْرِيبِ

۱۵۹۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُؤَيْرَةُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لَبَنَةٍ أَوْ تَرَكْتُمْوهَا عَلَى أَصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللَّهِ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِينَ قَائِمَةً فِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا وَلَمْ يَرَوْا بَأْسًا بِقَطْعِ الْأَشْجَارِ وَالتَّخْرِيبِ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ وَقَطْعِ الْأَشْجَارِ وَ النَّمَارِ وَقَالَ أَحْمَدُ وَقَدْ تَكُونُ فِي مَوَاضِعَ لَا يَجِدُونَ مِنْهُ بُدًّا فَأَمَّا بِالْعَبَثِ فَلَا تَحْرَقُ وَقَالَ إِسْحَقُ التَّخْرِيقُ

سُنَّةٌ إِذَا كَانَ أَنْكَى فِيهِمْ۔
 حرج نہیں۔ امام احمد کہتے ہیں کہ بوقت ضرورت ایسا کرنے کی اجازت ہے بلا ضرورت نہیں۔ اٹکل کہتے ہیں کہ اگر کافراں سے ذلیل ہوں تو آگ لگانا سنت ہے۔

۱۰۵۱: باب مال غنیمت کے بارے میں

۱۵۹۹: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء پر فضیلت بخشی یا فرمایا میری امت کو تمام امتوں پر فضیلت دی اور ہمارے لیے مال غنیمت کو حلال کیا۔

اس باب میں علیؓ، ابوذرؓ، عبداللہ بن عمروؓ، ابو موسیٰؓ، ابن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حدیث ابوامامہ رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے۔ یہ سار بنو معاویہ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ سلیمان تمیمی، عبداللہ بن بکیر اور کئی دوسرے حضرات ان سے احادیث نقل کرتے ہیں۔

۱۶۰۰: حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے انبیاء پر چھ فضیلتیں عطا کی گئی ہیں۔ پہلی یہ کہ مجھے جامع کلام عطا کی گئی۔ دوسری یہ کہ رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی۔ تیسری یہ کہ مال غنیمت میرے لئے حلال کر دیا گیا چوتھی یہ کہ پوری زمین میرے لئے مسجد اور طہور (پاک کرنے والی) بنادی گئی۔ پانچویں یہ کہ مجھے تمام مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا اور چھٹی یہ کہ مجھ پر انبیاء کا خاتمہ کر دیا گیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۵۲: باب گھوڑے کے حصے

۱۶۰۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت تقسیم کرتے وقت گھوڑے کو دو اور آدمی کو ایک حصہ دیا۔

۱۶۰۲: ہم سے روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمن بن مہدی سے انہوں نے سلیم بن اخضر سے اسی طرح کی حدیث نقل کی۔ اس باب میں مجمع بن جاریہؓ، ابن

۱۰۵۱: بَاب مَا جَاءَ فِي الْغَنِيمَةِ

۱۵۹۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غُبَيْدٍ الْمَحَارِبِيُّ ثَنَا اسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ فَضَّلَنِي عَلَى الْأَنْبِيَاءِ أَوْ قَالَ أُمَّتِي عَلَى الْأُمَمِ وَأَحَلَّ لَنَا الْغَنَائِمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ ذَرٍّ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عُمَرَ وَابْنِ مُوسَى وَابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثُ أَبِي أَمَامَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَسَيَّارٌ هَذَا يُقَالُ لَهُ سَيَّارٌ مَوْلَى بَنِي مُعَاوِيَةَ وَرَوَى عَنْهُ سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَحِيرٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ۔

۱۶۰۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضَّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسَبْتٍ أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرَّغْبِ وَأُحِلَّتْ لِي الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِي الْأَرْضُ مَسْجِدًا أَوْ طَهُورًا وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَخُتِمَ بِي النَّبِيُّونَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۰۵۲: بَابٌ فِي سَهْمِ الْخَيْلِ

۱۶۰۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّيِّ وَحُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَا ثَنَا سُلَيْمُ بْنُ أَحْضَرَ عَنْ غُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ فِي النُّفْلِ لِلْفَرَسِ بِسَهْمَيْنِ وَلِلرَّجُلِ بِسَهْمٍ۔

۱۶۰۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ أَحْضَرَ نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ

عباسؓ اور ابن ابی عمرہؓ (سے ان کے والد) سے بھی احادیث منقول ہیں۔ ابن عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اکثر صحابہ کرامؓ اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ سفیان ثوریؒ، اوزاعیؒ، مالک بن انسؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحقؒ کا یہی قول ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ گھڑا سوار کو تین حصے دیئے جائیں ایک اس کا اور دو گھوڑے کے۔ جب کہ پیدل کو ایک حصہ دیا جائے۔

۱۰۵۳: باب لشکر کے متعلق

۱۶۰۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین صحابہ چار ہیں، بہترین لشکر چار سوار بہترین فوج چار ہزار جوانوں کی ہے۔ خبردار بارہ ہزار آدمی قلت کی وجہ سے شکست نہ کھائیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اسے جریر بن حازم کے علاوہ کسی بڑے محدث نے مرفوع نہیں کیا۔ زہری یہ حدیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل بھی نقل کرتے ہیں۔ حبان بن عترؒ بھی یہ حدیث عقیل سے وہ زہری سے وہ عبید اللہ بن عبد اللہ سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ لیث بن سعد نے یہ حدیث بواسطہ عقیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل نقل کی ہے۔

۱۰۵۴: باب مال غنیمت میں کس کس کو حصہ دیا جائے

۱۶۰۴: یزید بن ہریر کہتے ہیں کہ نجدہ حروری نے ابن عباسؓ کو لکھا کہ کیا رسول اللہ ﷺ جہاد کے لئے عورتوں کو ساتھ لے جایا کرتے اور انہیں مال غنیمت میں سے حصہ دیا کرتے تھے۔ تو ابن عباسؓ نے انہیں لکھا کہ تم نے مجھ سے پوچھا ہے کہ کیا رسول اللہ ﷺ عورتوں کو جہاد میں شریک فرماتے تھے یا نہیں۔ ہاں رسول اللہ ﷺ انہیں جہاد میں شریک کرتے تھے اور یہ بیماروں کی مرہم پٹی اور علاج وغیرہ کیا کرتی تھیں اور انہیں مال غنیمت میں سے کچھ دے دیا جاتا تھا لیکن ان کے

وَهَذَا حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ سَفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالْأَوْزَاعِيِّ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَاسْحَقَ قَالُوا لِلْفَارِسِ ثَلَاثَةٌ أَنَسُهُمْ سَهْمٌ لَهُ وَسَهْمَانِ لِفَرَسِهِ وَلِلرَّاجِلِ سَهْمٌ.

۱۰۵۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّرَايَا

۱۶۰۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ الْبَصْرِيُّ وَأَبُو عَمَّارٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْرُ الصَّحَابَةِ أَرْبَعَةٌ وَخَيْرُ السَّرَايَا أَرْبَعُ مِائَةٍ وَخَيْرُ الْجُيُوشِ أَرْبَعَةُ آلَافٍ وَلَا يَغْلِبُ اثْنَا عَشَرَ الْقَامُونَ قِلَّةٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا يُسْنِدُهُ كَبِيرٌ أَحَدٌ غَيْرُ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ وَانْمَارُؤَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلًا وَقَدْ رَوَاهُ حَبَّانُ بْنُ عَلِيٍّ الْعَنْزِيُّ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَرَوَاهُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا.

۱۰۵۴: بَابُ مَنْ يُعْطَى الْفَيْءُ

۱۶۰۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزٍ أَنَّ نَجْدَةَ الْحَرُورِيَّ كَتَبَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو بِالنِّسَاءِ وَهَلْ كَانَ يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ فَكَتَبَ إِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ كَتَبْتُ إِلَيْكَ تَسْأَلُنِي هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو بِالنِّسَاءِ وَكَانَ يَغْذُو بِهِنَّ فَيُدَاوِينَ الْمَرْضَى وَيُحْدِثِينَ مِنَ الْغَنِيمَةِ وَأَمَّا يَسْأَلُهُنَّ فَلَمْ

لئے کوئی خاص حصہ مقرر نہیں کیا گیا۔

اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ اور ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ سفیان ثوری اور شافعی کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ عورت اور بچے کا بھی حصہ مقرر کیا جائے۔ اوزاعی کا بھی یہی قول ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر میں بچوں کا بھی حصہ مقرر کیا۔ پس مسلمانوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اس پر عمل کیا۔

۱۶۰۵: ہم سے اوزاعی کا یہ قول علی بن خشرم نے روایت کیا انہوں نے عیسیٰ بن یونس سے انہوں نے اوزاعی سے اور اس قول ”يُحْذَرُ مِنَ الْغَنِيمَةِ“ کا مطلب یہ ہے کہ انہیں مال غنیمت میں سے بطور انعام کچھ دے دیا جاتا تھا۔

۱۰۵۵: باب کیا غلام کو بھی حصہ دیا جائے گا

۱۶۰۶: الباقی کے مولیٰ عمیر سے روایت ہے کہ میں خیبر میں اپنے آقاؤں کے ساتھ شریک تھا۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے میرے متعلق بات کی اور بتایا کہ میں غلام ہوں۔ آپ ﷺ نے (مجھے لڑائی میں شریک ہونے کا) حکم دیا اور میرے بدن پر ایک تلوار لٹکا دی گئی۔ میں کوتاہ قامت ہونے کی وجہ سے اسے کھینچتا ہوا چلتا تھا۔ پس آپ ﷺ نے میرے لیے مال غنیمت میں سے کچھ گھریلو اشیاء دینے کا حکم دیا۔ پھر میں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے ایک دم بیان کیا جو میں پاگل لوگوں پر پڑھ کر پھونکا کرتا تھا تو آپ ﷺ نے مجھے اس میں سے کچھ الفاظ چھوڑ دینے اور کچھ یاد رکھنے کا حکم دیا۔ اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی حدیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ غلام کو بطور انعام کچھ دے دیا جائے۔ سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔

يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَأُمِّ عَطِيَّةٍ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ سَفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُسَهَّمُ لِلْمَرْأَةِ وَالصَّبِيِّ وَهُوَ قَوْلُ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ إِلَّا وَزَاعِيٌّ وَأَسْهَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصَّبِيَّانِ بِخَيْرٍ وَأَسْهَمَتْ أُمُّهُ الْمُسْلِمِينَ لِكُلِّ مَوْلُودٍ وَلِدَفْنِي أَرْضَ الْحَرْبِ قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ وَأَسْهَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنِّسَاءِ بِخَيْرٍ وَآخَذَ بِذَلِكَ الْمُسْلِمُونَ بَعْدَهُ .

۱۶۰۵: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ثَنَا عَيْسَى ابْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ بِهِذَا وَمَعْنَى قَوْلِهِ وَيُحْذَرُ مِنَ الْغَنِيمَةِ يَقُولُ يُرْضَخُ لَهُنَّ بَشَى مِنَ الْغَنِيمَةِ يُعْطَيْنَ شَيْئًا .

۱۰۵۵: بَابُ هَلْ يُسَهَّمُ لِلْعَبْدِ

۱۶۰۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ زَيْدٍ عَنْ عُمَيْرِ مَوْلَى أَبِي اللُّحَمِ قَالَ شَهِدْتُ خَيْبَرَ مَعَ سَادَتِي فَكَلَّمُونِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَلَّمُوهُ أَنِّي مَمْلُوكٌ قَالَ فَأَمَرَنِي بِشَىءٍ مِنْ خُرْنِي الْمَتَاعِ وَعَرَضْتُ عَلَيْهِ رُقِيَّةً كُنْتُ أَرْقِي بِهَا الْمَجَانِينَ فَأَمَرَنِي بِطَرَحِ بَعْضِهَا وَحَسَنَ بَعْضِهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ يُسَهَّمُ لِلْمَمْلُوكِ وَلَكِنْ يُرْضَخُ لَهُ بَشَى وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَاحْمَدٌ وَاسْحَقٌ .

۱۰۵۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي أَهْلِ الذِّمَّةِ

يَغْزُونَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ هَلْ يُسَهَّمُ لَهُمْ

۱۶۰۷: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنُ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ
عَنِ الْفَضِيلِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَبَارِ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ
عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَرَجَ إِلَى بَدْرٍ حَتَّى إِذَا كَانَ بِحَرَّةِ الزُّبَيْرِ لِحَقِّهِ رَجُلٌ
مِنَ الْمُشْرِكِينَ يَدُكْرُمُهُ جُرَاةً وَنَجْدَةً فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوْمِنُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ قَالَ لَا قَالَ
ارْجِعْ فَلَمَّا اسْتَعِينَ بِمُشْرِكٍ وَفِي الْحَدِيثِ كَلَامٌ
أَكْثَرُ مِنْ هَذَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَالْعَمَلُ عَلَى
هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا لَا يُسَهَّمُ لِأَهْلِ الذِّمَّةِ
وَأَنْ قَاتَلُوا مَعَ الْمُسْلِمِينَ الْعُدُوَّ وَرَأَى بَعْضُ أَهْلِ
الْعِلْمِ أَنَّ يُسَهَّمُ لَهُمْ إِذَا شَهِدُوا الْقِتَالَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ
وَيُرَوَّى عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَسْهَمَ لِقَوْمٍ مِنَ الْيَهُودِ قَاتَلُوا مَعَهُ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ قُتَيْبَةُ
بْنُ سَعِيدٍ نَاعْبُدُ الْوَارِثَ بَنُ سَعِيدٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ ثَابِتٍ
عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا.

۱۶۰۸: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجُ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ
ثَنَا بَرِيدٌ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ
عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ خَبِيرًا فَاسْهَمَ لَنَا مِنَ
الَّذِينَ افْتَسَحُوا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ
وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ مَنْ
لَحِقَ بِالْمُسْلِمِينَ قَبْلَ أَنْ يُسَهَّمَ لِلْخَيْلِ أَسْهَمَ لَهُ.

۱۰۵۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِنْتِفَاعِ

بِإِنِّيَةِ الْمُشْرِكِينَ

۱۶۰۹: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَحْزَمَ الطَّائِيُّ ثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ

۱۰۵۶: بَابُ جِهَادٍ فِي شَرِكٍ

ذِي كَلِّهِ

۱۶۰۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم جنگ بدر کیلئے نکلے اور حرۃ الوبر (پتھریلی زمین) کے مقام
پر پہنچے تو ایک مشرک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر
ہوا جو دلیری میں مشہور تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے
پوچھا کہ تم اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھتے
ہو۔ اس نے کہا نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر جاؤ
میں کسی مشرک سے مدد نہیں لینا چاہتا۔ اس حدیث میں اس
سے زیادہ تفصیل ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض اہل علم کا
اسی پر عمل ہے کہ مشرک اگر مسلمانوں کے ساتھ لڑائی میں
شریک بھی ہوتا ہے اس کا مال غنیمت میں کوئی حصہ نہیں۔
بعض اہل علم کے نزدیک اسے حصہ دیا جائے گا۔ زہری سے
روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کی ایک
جماعت کو حصہ دیا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ میں
شریک تھے۔ یہ حدیث قتیبہ، عبد الوارث بن سعید سے وہ عروہ
سے اور وہ زہری سے نقل کرتے ہیں۔

۱۶۰۸: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں
خیبر کے اشعریوں کی جماعت کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ہمارے لیے بھی خیبر فتح کرنے والوں کے ساتھ حصہ مقرر کیا۔
یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔
اوزاعی کہتے ہیں کہ جو مسلمانوں سے غنائم کی تقسیم سے پہلے
ملے اسے بھی حصہ دیا جائے۔

۱۰۵۷: بَابُ مُشْرِكِينَ كَلِّهِ

استعمال کرنا

۱۶۰۹: حضرت ابو ثعلبہ حسنیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم سے مجوسیوں کے برتن استعمال کرنے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہیں دھو کر صاف کر لو اور پھر ان میں پکاؤ۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کچلی والے درندے کے کھانے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث ابو ثعلبہ سے اور بھی کئی سندوں سے منقول ہے۔ یہ حدیث ابودریس خولانی بھی ابو ثعلبہ سے نقل کرتے ہیں۔ ابو ثعلبہ سے سماع نہیں۔ وہ اسے ابواسماء کے واسطے سے نقل کرتے ہیں۔

۱۶۱۰: حضرت ابودریس خولانی عائد اللہ بن عبید اللہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو ثعلبہ نخعی سے سنا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم اہل کتاب کی زمین پر رہتے ہیں اور انہیں کے برتنوں میں کھاتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ان کے علاوہ اور برتن موجود ہوں تو ان میں نہ کھایا کرو۔ لیکن اگر اور برتن نہ ہوں تو انہیں دھو کر ان میں کھا سکتے ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۵۸: باب نفل کے متعلق

۱۶۱۱: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابتداء جہاد میں چوتھائی مال غنیمت تقسیم کر دیا کرتے تھے اور تہائی حصہ واپس لوٹتے وقت تقسیم کرتے۔ اس باب میں ابن عباس، حبیب بن مسلمہ، معن بن یزید، ابن عمر اور سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے اور ابو سلام سے بھی ایک صحابی کے واسطے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

۱۶۱۲: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بدر کے موقع پر اپنی تلوار ذوالفقار اپنے حصے سے زیادہ لی۔ اور اس کے متعلق آپ ﷺ نے احد کے موقع پر خواب دیکھا۔ یہ

سَلَّمَ بِنُ قُتَيْبَةَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قُذُورِ الْمَجُوسِ قَالَ أَنْقَوْهَا غَسَلًا وَاطْبَحُوهَا فِيهَا وَنَهَى عَنْ كُلِّ سَبْعٍ وَذِي نَابٍ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ رَوَاهُ أَبُو أَدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ وَأَبُو قَلَابَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ إِنَّمَا رَوَاهُ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ.

۱۶۱۰: حَدَّثَنَا هُنَادٌ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارِكِ عَنْ حَيَّوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ سَمِعْتُ رَبِيعَةَ بْنَ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيَّ يَقُولُ أَخْبَرَنِي أَبُو أَدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ عَائِدَ اللَّهِ بْنِ عَبِيدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ يَقُولُ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا بَارِضٌ قَوْمُ أَهْلِ كِتَابٍ نَأْكُلُ فِي آيَاتِهِمْ قَالَ إِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَ آيَاتِهِمْ فَلَا تَأْكُلُوا فِيهَا فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَاعْسَلُوهَا وَكُلُوا فِيهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۵۸: بَابُ فِي النَّفْلِ

۱۶۱۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا سَفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنْفِلُ فِي الْبَدَاةِ الرَّبْعَ وَفِي الْقُفُولِ الثَّلَاثَ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَحَبِيبِ بْنِ مَسْلَمَةَ وَمَعْنِ بْنِ يَزِيدَ وَابْنِ عُمَرَ وَسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ وَحَدِيثٌ عَنْ أَبِي سَلَامٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۶۱۲: حَدَّثَنَا هُنَادٌ ثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَفَّلَ سَيْفَهُ ذَا الْفَقَارِ يَوْمَ

حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف ابو نداد کی روایت سے جانتے ہیں۔ اہل علم کا خمس (پانچویں حصے) کے دینے میں اختلاف ہے۔ مالک بن انسؒ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر نہیں پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر جہاد میں نفل (زائد مال) تقسیم کیا ہو۔ البتہ بعض غزوات میں ایسا ہوا۔ لہذا یہ امام کے اجتہاد پر موقوف ہے چاہے لڑائی کے شروع میں تقسیم کرے یا آخر میں۔ منصور کہتے ہیں کہ میں نے امام احمدؒ سے پوچھا کہ کیا نبی اکرم ﷺ نے جہاد میں نفل کے وقت خمس کے بعد چوتھا تقسیم کیا اور واپس لوٹتے وقت خمس کے بعد تہائی مال تقسیم کیا۔ تو امام احمدؒ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ نکال کر باقی میں سے تہائی حصہ تقسیم کر دیا کرتے تھے۔ یہ حدیث ابن مسیب کے قول کی تائید کرتی ہے کہ خمس میں سے انعام دیا جاتا ہے۔ امام اسحاقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۱۰۵۹: باب جو شخص کسی کافر

کو قتل کرے اس کا سامان اسی کے لئے ہے

۱۶۱۳: حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی کافر کو قتل کیا اور اس پر اس کے پاس گواہ بھی ہوں تو مقتول کا سامان اسی کا ہے اس حدیث میں ایک واقعہ ہے۔

۱۶۱۴: اسی کی مثل۔ اس باب میں عوف بن مالکؒ، خالد بن ولیدؒ، انسؒ اور سمرہؒ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو محمد کا نام نافع ہے اور وہ ابوقادہ کے مولیٰ ہیں۔ بعض صحابہ کرامؓ اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ امام اوزاعیؒ، شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور احمد رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ امام سلب (یعنی اس کے چھینے ہوئے مال میں سے خمس نکال لے۔ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نفل یہ ہے کہ امام کہہ دے کہ جسے جو چیز مل جائے وہ اس کی

بندہ وهو الذی رآی فیہ الرؤیاء وما یوم أحد هذا حدیث حسن غریب إنما نعرفه من هذا الوجه من حدیث ابن ابی الزناد وقد اختلف اهل العلم فی النفل من الخمس فقال مالک بن انس لم یبلغنی ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نفل فی مغازیہ کذلک وقد بلغنی انه نفل فی بعضها وانما ذلک علی وجه الاجتهاد من الإمام فی أول المغمم و آخره قال ابن منصور قلت لا حمد ان النبي صلى الله عليه وسلم نفل اذ فصل بالربيع بعد الخمس و اذا فصل بالثلث بعد الخمس فقال يخرج الخمس ثم ينقل مما بقى ولا يجاوز هذا وهذا الحديث على ما قال ابن المسيب النفل من الخمس قال اسحق كما قال.

۱۰۵۹: باب ما جاء فی من

قتل قتيلا فله سلبه

۱۶۱۳: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنُ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرٍ بْنِ أَفْلَحٍ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلْبُهُ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ.

۱۶۱۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَوْفِ ابْنِ مَالِكٍ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ وَأَنَسٍ وَسَمُرَةَ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو مُحَمَّدٍ هُوَ نَافِعُ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ الْأَوْزَاعِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَآخَمَدٍ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لِلْإِمَامِ أَنْ يُخْرِجَ مِنَ السَّلْبِ الْخُمْسَ وَقَالَ

ہے اور جو کسی (کافر کو) قتل کرے تو مقتول کا سامان قاتل کے لئے ہے تو یہ جائز ہے۔ اس میں شمس نہ ہوگا۔ اسٹی فرماتے ہیں کہ سامان قاتل کا ہوگا لیکن اگر وہ مال بہت زیادہ ہو تو امام اس میں سے شمس (یعنی پانچواں حصہ) لے سکتا ہے جیسے کہ حضرت عمرؓ نے کیا تھا۔

التَّوَرَى النَّفْلُ أَنْ يَقُولَ الْإِمَامُ مَنْ أَصَابَ شَيْئًا فَهُوَ لَهُ وَمَنْ قَتَلَ قَتِيلًا فَلَهُ سَلْبُهُ فَهُوَ جَائِزٌ وَلَيْسَ فِيهِ الْخُمْسُ وَقَالَ إِسْحَقُ السَّلْبُ لِلْقَاتِلِ إِلَّا يَكُونُ شَيْئًا كَثِيرًا فَرَأَى الْإِمَامُ أَنْ يُخْرِجَ مِنْهُ الْخُمْسَ كَمَا فَعَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ .

۱۰۶۰: باب تقسیم سے پہلے

۱۰۶۰: بَابُ فِي كَرَاهِيَةِ

مال غنیمت کی چیزیں فروخت کرنا مکروہ ہے

بَيْعِ الْمَغَانِمِ حَتَّى تَقْسَمَ

۱۶۱۵: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تقسیم سے پہلے غنیمت کی چیزیں خریدنے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔

۱۶۱۵: حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ حَاتِمٍ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ جَهْضَمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شِرَاءِ الْمَغَانِمِ حَتَّى تَقْسَمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَهَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ .

۱۰۶۱: باب قید ہونے والی حاملہ عورتوں سے پیدائش

۱۰۶۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

سے پہلے صحبت کرنے کی ممانعت

وَطَيِّ الْحَبَالِي مِنَ السَّبَايَا

۱۶۱۶: عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قید ہو کر آنے والی حاملہ عورتوں سے ان کے بچہ جننے سے پہلے صحبت کرنے سے منع فرمایا۔ اس باب میں روافع بن ثابت سے بھی حدیث منقول ہے۔ عرباض کی حدیث غریب ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ اوزاعی کہتے ہیں کہ عمر بن خطابؓ سے منقول ہے کہ اگر کوئی باندی خریدی جائے اور وہ حاملہ ہو تو اس سے بچہ پیدا ہونے سے پہلے صحبت نہ کی جائے۔ اوزاعی فرماتے ہیں کہ آزاد عورتوں کے بارے میں سنت یہ ہے کہ انہیں عدت گزارنے کا حکم دیا جائے۔ (امام ترمذی کہتے ہیں) کہ یہ حدیث علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس سے اور وہ اوزاعی سے نقل کرتے ہیں۔

۱۶۱۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُورِيُّ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ النَّبِيلُ عَنْ وَهْبِ أَبِي خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ عَرَبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ أَنَّ أَبَاهَا أَخْبَرَهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ تُوطَأَ السَّبَايَا حَتَّى يَضَعْنَ مَا فِي بُطُونِهِنَّ وَفِي الْبَابِ عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ وَحَدِيثُ عَرَبَاضٍ حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ الْأَوْزَاعِيُّ إِذَا اشْتَرَى الرَّجُلُ الْجَارِيَةَ مِنَ السَّبْيِ وَهِيَ حَامِلٌ فَقَدْ رَوَى عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ لَا تُوطَأُ حَامِلٌ حَتَّى تَضَعَ قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ وَأَمَّا الْحَرَائِرُ فَقَدْ مَضَتْ السُّنَّةُ فِيهِنَّ بِأَنْ أُمِرْنَ بِالْعِدَّةِ كُلِّهَا هَذَا حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ ثَبَتِي عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ .

۱۰۶۲: باب مشرکین کا کھانے

۱۰۶۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي طَعَامِ

المُشْرِكِينَ

کے حکم

۱۶۱۷: حضرت قبیصہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عیسائیوں کے کھانے کے بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا کھانا جس میں نصرانیت کی مشابہت ہو تمہارے سینے میں شک پیدا نہ کرے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ محمود اور عبید اللہ بن موسیٰ بھی اسرائیل سے وہ سماک سے وہ قبیصہ سے اور وہ اپنے والد سے اسی طرح کی حدیث مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔ محمود اور وہب، شعبہ سے وہ سماک سے وہ مری بن قطری سے وہ عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مثل روایت بیان کرتے ہیں۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ اہل کتاب کے طعام کا کھانا جائز ہے۔

۱۰۶۳: باب قیدیوں

کے درمیان تفریق کرنا مکروہ ہے

۱۶۱۸: حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ماں اور بیٹے کے درمیان تفریق کی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے اور اس کے دوستوں کے درمیان جدائی ڈال دے گا۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ وہ قیدی ماں اور بیٹے، باپ اور بیٹے نیز بھائیوں کے درمیان تفریق کو مکروہ جانتے ہیں۔

۱۰۶۳: باب قیدیوں کو قتل کرنا اور فدیہ لینا

۱۶۱۹: حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرائیل آئے اور فرمایا کہ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو بدر کے قیدیوں کے قتل اور فدیہ کے متعلق

۱۶۱۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ شُعْبَةَ أَخْبَرَنِي سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ قَبِيصَةَ بْنَ هَلْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ طَعَامِ النَّصَارَى فَقَالَ لَا يَتَخَلَّجَنَّ فِي صَلَوكِ طَعَامَ صَارَعَتْ فِيهِ النَّصْرَانِيَّةُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ قَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ غَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ قَبِيصَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَقَالَ وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ مَرِيٍّ بْنِ قَطْرٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ الرُّخَصَةِ فِي طَعَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ.

۱۰۶۳: بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ التَّفْرِيقِ

بَيْنَ السَّيِّئِ

۱۶۱۸: حَدَّثَنَا عُمرُ بْنُ حَفْصٍ الشَّيْبَانِيُّ نَاعَبَدَ اللَّهُ بْنَ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي حُصَيْنٌ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ وَالِدَةٍ وَوَلَدِهَا فَرَّقَ اللَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَحِبَّتِهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ كَرَهُوا التَّفْرِيقَ بَيْنَ السَّيِّئِ بَيْنَ الْوَالِدَةِ وَوَلَدِهَا وَبَيْنَ الْوَلَدِ وَالْوَالِدَيْنِ الْإِخْوَةِ.

۱۰۶۳: بَابٌ مَا جَاءَ فِي قَتْلِ الْأَسَارِيِّ وَالْفِدَاءِ

۱۶۱۹: حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ أَبِي السَّفَرِ وَأَسْمُهُ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الهمداني وَمُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ قَالَا ثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَّيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ

اختیار دے دیجئے۔ اگر یہ لوگ فدیہ اختیار کریں تو آئندہ سال ان میں سے ان قیدیوں کے برابر آدمی قتل ہو جائیں گے چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا کہ ہمیں فدیہ لینا اور اپنا قتل ہونا پسند ہے۔ اس باب میں ابن مسعود، انس، ابو بزرہ اور جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث ثوری کی روایت سے حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابن ابی زائدہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ ابواسامہ، ہشام سے وہ ابن سیرین سے وہ عبیدہ سے وہ علی سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ ابن عون بھی ابن سیرین سے وہ عبیدہ سے وہ علی سے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل نقل کرتے ہیں۔ ابوداؤد حنفی کا نام عمر بن سعد ہے۔

۱۶۲۰: حضرت عمران بن حصینؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مشرک کے بدلے دو مسلمانوں کو قید سے آزاد کرادیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوقلابہ کے چچا کی کنیت ابوالمہلب اور ان کا نام عبدالرحمن بن عمرو ہے۔ انہیں معاویہ بن عمرو بھی کہتے ہیں۔ ابوقلابہ کا نام عبداللہ بن زید جرمی ہے۔ اکثر صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کا اس حدیث پر عمل ہے کہ امام کو اختیار ہے کہ قیدیوں میں سے جس کو چاہیے قتل کر دے اور جس کو چاہے (فدیہ لئے بغیر) چھوڑ دے اور جس کو چاہے فدیہ لے کر چھوڑ دے۔ بعض اہل علم نے قتل کو فدیہ پر ترجیح دی ہے۔ اوزاعی فرماتے ہیں کہ مجھے خبر ملی ہے کہ یہ آیت منسوخ ہے۔ ”فَأَمَّا مَنْ بَعْدَ وَأَمَّا فِدَاءٌ“ یعنی اس کی ناسخ قال کا حکم دینے والی آیت ہے کہ ”فَأَقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ“ ہناد نے بواسطہ ابن مبارک، اوزاعی سے ہمیں اس کی خبر دی۔ اسحاق بن منصور کہتے ہیں کہ میں نے امام احمدؒ سے پوچھا کہ جب کفار قیدی بن کر آئیں تو آپ کے نزدیک ان کو قتل کرنا بہتر ہے یا فدیہ لینا۔ انہوں نے فرمایا اگر کفار فدیہ دینے پر قادر ہوں تو کوئی حرج

عَنْ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ جَبْرِئِيلَ هَبَطَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ خَيْرٌ لَهُمْ يَغْنَى أَصْحَابَكَ فِي أَسَارِي بَدْرِ الْقَتْلِ أَوِ الْفِدَاءِ عَلَى أَنْ يُقْتَلَ مِنْهُمْ قَائِلٌ مِثْلَهُمْ قَالُوا الْفِدَاءُ وَيُقْتَلُ مِنَّا وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَانْسٍ وَأَبِي بَرْزَةَ وَجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي زَائِدَةَ وَرَوَى أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَرَوَى ابْنُ عُيُونٍ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَأَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ اسْمُهُ عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ ۱۶۲۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ ثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ عَمِّهِ عَنْ إِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَى رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِرَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعَمُّ أَبِي قَلَابَةَ هُوَ أَبُو الْمُهَلَّبِ وَاسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرِو يُقَالُ مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرِو وَأَبُو قَلَابَةَ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ الْجَرْمِيُّ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ لِلْإِمَامِ أَنْ يَمُنَّ عَلَى مَنْ شَاءَ مِنَ الْأَسَارِيِّ وَيُقْتَلَ مَنْ شَاءَ مِنْهُمْ وَيُفْدَى مَنْ شَاءَ وَاخْتَارَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الْقَتْلَ عَلَى الْفِدَاءِ وَقَالَ الْأَوْزَاعِيُّ بَلَّغْنِي أَنَّ هَذِهِ الْآيَةَ مَنْسُوخَةٌ قَوْلُهُ تَعَالَى فَأَمَّا مَنْ بَعْدَ وَأَمَّا فِدَاءٌ نَسَخَتْهَا فَأَقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ هَنَادُ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قُلْتُ لَا حَمْدَ إِذَا أُسِرَ الْأَسِيرُ يُقْتَلُ أَوْ يُفَادَى أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ إِنْ

قَدَرُوا أَنْ يُفَادُوا فَلَيْسَ بِهِ بَأْسٌ وَإِنْ قُتِلَ فَمَا عَلَمُ بِهِ
بَأْسًا قَالَ اسْحَقُ الْأُمَخَانُ أَحَبُّ إِلَيَّ إِلَّا أَنْ يَكُونُ
مَعْرُوفًا فَاطْمَعُ بِهِ الْكَثِيرُ.

۱۰۶۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ

قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصَّبِيَّانِ

۱۶۲۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ
أَخْبَرَهُ أَنَّ امْرَأَةً وَجَدَتْ فِي بَعْضِ مَغَازِي رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْتُولَةً فَانْكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ وَنَهَى عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصَّبِيَّانِ وَفِي
الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَرَبَاحٍ وَيَقَالُ رِبَاحُ ابْنِ الرَّبِيعِ وَالْأَ
سُودَيْنِ سَرِيعٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَالصَّعْبِ بْنِ جَثَامَةَ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ
الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهُوا
قَتْلَ النِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ وَهُوَ قَوْلُ سَفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ
وَرَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْبَيَاتِ وَقَتْلِ النِّسَاءِ فِيهِمْ
وَالْوِلْدَانِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَاسْحَقُ وَرَخَّصَ فِي الْبَيَاتِ.

۱۶۲۲: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ تَنَا سَفْيَانُ بْنُ
عُيَيْنَةَ عَنِ الرَّهْزَرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الصَّعْبُ بْنُ جَثَامَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ أَلَا خَلَلْنَا أَوْطَانَتِ مِنْ نِسَاءِ الْمُشْرِكِينَ وَأَوْلَادِهِمْ
قَالَ هُمْ مِنْ آبَائِهِمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۶۶: بَابُ

۱۶۲۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
عَنِ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْثٍ فَقَالَ إِنْ وَجَدْتُمْ
فُلَانًا وَفُلَانًا لِرَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ فَأَخْرِقُوهُمَا بِالنَّارِ ثُمَّ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَرَدْنَا

نہیں اور اگر قتل کر دیے جائیں تو بھی کوئی حرج نہیں۔ اسحٰق کہتے ہیں کہ خون بہانا میرے نزدیک افضل ہے بشرطیکہ عام دستور کی مخالفت نہ ہو۔ مجھے اس میں زیادہ ثواب کی امید ہے۔

۱۰۶۵: باب عورتوں

اور بچوں کو قتل کرنا منع ہے

۱۶۲۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک عورت ایک مرتبہ جہاد میں مقتول پائی گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ناپسند کیا اور بچوں و عورتوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا۔ اس باب میں بریدہؓ، رباعؓ (انہیں رباح بن ربیعہ بھی کہا گیا ہے)۔ اسود بن سرج، ابن عباسؓ اور صعب بن جثامہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرامؓ اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ ان کے نزدیک عورتوں اور بچوں کو قتل کرنا حرام ہے۔ سفیان ثوریؓ اور امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض علماء نے شب خون مارنے میں عورتوں اور بچوں کے قتل کی اجازت دی ہے۔ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ بھی اسی کے قائل ہیں۔

۱۶۲۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ صعب بن جثامہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھوڑوں نے کفار کی عورتوں اور بچوں کو روند ڈالا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ بھی اپنے باپ دادا ہی میں سے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۶۶: باب

۱۶۲۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک لشکر میں بھیجا اور حکم دیا کہ اگر قریش کے فلاں فلاں شخص کو پاؤ تو انہیں جلادینا پھر جب ہم نے جانے کا ارادہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں فلاں اور فلاں کو آگ میں جلانے کا حکم دیا

تھا لیکن آگ کے ساتھ عذاب صرف اللہ تعالیٰ ہی دیتا ہے لہذا تمہیں یہ آدمی مل جائیں تو انہیں قتل کر دینا۔

اس باب میں ابن عباسؓ اور حمزہ بن عمرو اسلمی سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ محمد بن اسحقؒ اپنی حدیث میں سلمان بن یسار اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے درمیان ایک راوی کا اضافہ کرتے ہیں اور کئی راوی لیث کی حدیث کے مثل نقل کرتے ہیں۔ لیث بن سعد کی روایت اشبہ اور اصح ہے۔

۱۰۶۷: باب مال غنیمت میں خیانت

۱۶۲۳: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تکبر، قرض اور غلول (یعنی خیانت) سے بری ہو کر فوت ہو اوہ جنت میں داخل ہوا۔ اس باب میں ابو ہریرہؓ اور زید بن خالد جہنی سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۶۲۵: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی روح اس کے جسم سے اس حالت میں جدا ہوئی کہ وہ تین چیزوں (خزانہ) خیانت اور قرض سے پاک ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

سعید نے اسی طرح کتز (خزانہ) فرمایا اور ابو عوانہ نے اپنی روایت میں کبر (تکبر) کا لفظ نقل کیا اور معدان کا واسطہ بھی ذکر نہیں کیا۔ سعید کی روایت اصح ہے۔

۱۶۲۶: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلاں شخص شہید ہو گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہرگز نہیں میں نے اسے جہنم میں دیکھا ہے کیونکہ اس نے مال غنیمت سے ایک چادر چرائی تھی۔ پھر فرمایا اے عمر اٹھو اور تین مرتبہ اعلان کرو کہ جنت میں صرف مؤمن لوگ داخل ہوں گے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

الْخُرُوجُ إِنِّي كُنْتُ أَمْرُكُمْ أَنْ تَخْرُقُوا فَلَانًا وَفَلَانًا بِالنَّارِ وَإِنَّ النَّارَ لَا يُعَذَّبُ بِهَا إِلَّا اللَّهُ فَإِنْ وَجَدْتُمُوهَا فَاقْتُلُوهُمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَحُمَزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيِّ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثُ حَسَنٍ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَدْ ذَكَرَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ بَيْنَ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَّارٍ وَبَيْنَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَجُلًا فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَرَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ مِمَّنْ رَوَى اللَّيْثُ وَحَدِيثُ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ أَشْبَهُ وَأَصَحُّ.

۱۰۶۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغُلُولِ

۱۶۲۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ ثُوبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَهُوَ بَرِيٌّ مِنَ الْكِبْرِ وَالْغُلُولِ وَالذَّيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ.

۱۶۲۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ ثُوبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَارَقَ الرُّوحَ الْجَسَدَ وَهُوَ بَرِيٌّ مِنْ ثَلَاثِ الْكُفْرِ وَالْغُلُولِ وَالذَّيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ هَكَذَا قَالَ سَعِيدُ الْكُفْرِ وَقَالَ أَبُو عَوَانَةَ فِي حَدِيثِهِ الْكِبْرِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ مَعْدَانَ وَرَوَايَةُ سَعِيدٍ أَصَحُّ.

۱۶۲۶: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سِمَاكُ أَبُو زَمِيلٍ الْحَنْفِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ ثَنَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فَلَانًا قَدْ اسْتَشْهَدَ قَالَ كَلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِي النَّارِ بَعَاءَةً قَدْ غَلَّهَا قَالَ فَمَ يَأْخُذُ فَنَادَى أَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ ثَلَاثًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۱۰۶۸: بَاب مَا جَاءَ فِي خُرُوجِ

النِّسَاءِ فِي الْحَرْبِ

۱۶۲۷: حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَيْعِيُّ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو بِأَمِّ سُلَيْمٍ وَنِسْوَةٍ مَعَهَا مِنَ الْأَنْصَارِ يَسْقِيْنَ الْمَاءَ وَيُدَاوِيْنَ الْجُرْحَى وَفِي الْبَابِ عَنِ الرَّبِيعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۶۹: بَاب مَا جَاءَ فِي قَبُولِ

هَذَا يَا الْمُشْرِكِينَ

۱۶۲۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ ثَوْبَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ كِسْرَى أَهْدَى لَهُ فَقَبِلَ وَأَنَّ الْمَلُوكَ أَهْدَوْا إِلَيْهِ فَقَبِلَ مِنْهُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَثَوْبَرٌ هُوَ ابْنُ أَبِي فَاخْتَةَ اسْمُهُ سَعِيدُ بْنُ عِلَاقَةَ وَثَوْبَرٌ يُكْنَى أَبَا جَهْمٍ.

۱۶۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ أَنَّهُ أَهْدَى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً لَهُ أَوْ نَاقَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْلَمْتُ فَقَالَ لَا قَالَ فَإِنِّي نَهَيْتُ عَنْ زَيْدِ الْمُشْرِكِينَ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَمَعْنَى قَوْلِهِ إِنِّي نَهَيْتُ عَنْ زَيْدِ الْمُشْرِكِينَ يَعْنِي هَذَا يَا هُمْ وَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقْبَلُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يَعْنِي هَذَا يَا هُمْ وَذَكَرَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ الْكَرَاهِيَةَ وَاحْتِمَالُ أَنْ يَكُونَ هَذَا بَعْدَ مَا كَانَ يَقْبَلُ مِنْهُمْ ثُمَّ نَهَى عَنْ هَذَا يَا هُمْ.

۱۰۶۸: باب عورتوں کی جنگ میں

شرکت

۱۶۲۷: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جہاد میں ام سلیم اور بعض انصاری عورتوں کو ساتھ رکھا کرتے تھے تاکہ وہ پانی وغیرہ پلائیں اور زخمیوں کا علاج کریں۔ اس باب میں ربیع بنت معوذ سے بھی حدیث منقول ہے۔ حضرت انسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۶۹: باب مشرکین کے تحائف

قبول کرنا

۱۶۲۸: حضرت علیؓ رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ کسری نے آپ ﷺ کی خدمت میں تحائف بھیجے تو آپ ﷺ نے قبول فرمائے اسی طرح دیگر بادشاہوں نے بھی آپ ﷺ کے پاس تحائف بھیجے آپ ﷺ نے انہیں قبول فرمایا۔ اس باب میں حضرت جابرؓ سے بھی حدیث منقول ہے یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ثوبیر، ابوفاختہ کے بیٹے ہیں۔ ان کا نام سعید بن علاقہ اور کنیت ابوہجم ہے۔

۱۶۲۹: حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کوئی ہدیہ یا اونٹ بطور ہدیہ بھیجا (راوی کو شک ہے)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تم اسلام لائے ہو۔ کہا نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے مشرکین کے تحائف قبول کرنے سے روکا گیا ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مشرکین کے تحائف قبول کیا کرتے تھے۔ اور یہ بھی مذکور ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکروہ سمجھتے تھے۔ چنانچہ احتمال ہے کہ شروع میں قبول کر لیتے ہوں لیکن بعد میں منع کر دیا گیا ہو۔

۱۰۷۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي سَجْدَةِ الشُّكْرِ

۱۲۳۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ثَنَا بَكَّارُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آتَاهُ أَمْرٌ فُسِّرَ بِهِ فَخَرَّ سَاجِدًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ بَكَّارِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ رَأَوْا سَجْدَةَ الشُّكْرِ.

۱۰۷۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي أَمَانِ الْمَرْأَةِ وَالْعُبْدِ ۱۲۳۱: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَكْثَمٍ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَرْأَةَ لَتَا خُذِلَ لِقَوْمُهَا بِعَنَى تُجِيرُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ هَانِيٍّ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۱۲۳۲: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي مُرَّةٍ مَوْلَى عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أُمِّ هَانِيٍّ أَنَّهَا قَالَتْ أَجَرْتُ رَجُلَيْنِ مِنْ أَحْمَانِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ آمَنَّا مِنْ آمَنَتِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَجَازُوا أَمَانَ الْمَرْأَةِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَاسْحَاقَ أَجَازَا أَمَانَ الْمَرْأَةِ وَالْعَبْدِ وَقَدْ رَوَى عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ أَجَازَ أَمَانَ الْعَبْدِ وَأَبُو مُرَّةٍ مَوْلَى عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَيُقَالُ لَهُ لَيْضًا مَوْلَى أُمِّ هَانِيٍّ وَاسْمُهُ يَزِيدُ وَرَوَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَسْعَى بِهَا أَذْنَا هُمْ وَمَعْنَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ مَنْ أَعْطَى الْأَمَانَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَهُوَ جَائِزٌ عَلَى كُلِّهِمْ.

۱۰۷۰: بَابُ سَجْدَةِ شُكْرِ

۱۲۳۰: حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک خوشخبری سنائی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے اور سجدے میں گر گئے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ سجدہ شکر جائز ہے۔

۱۰۷۱: بَابُ عَوْرَتِ امِّ بَنَاتٍ اور غلام کا کسی کو امان دینا

۱۲۳۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت کے کسی قوم کو پناہ دینے کا حق رکھتی ہے (یعنی مسلمانوں سے پناہ دلواسکتی ہے) اس باب میں حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۲۳۲: حضرت ام ہانی فرماتی ہیں کہ میں نے اپنے شوہر کے عزیزوں میں سے دو اشخاص کو پناہ دلوائی۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہم نے بھی اسے پناہ دی جسے تم نے پناہ دی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ انہوں نے عورت کسی کو پناہ دینے کو جائز قرار دیا ہے۔ امام احمد اور ائحیٰ اسی کے قائل ہیں کہ عورت اور غلام کا پناہ دینا درست ہے۔ حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ آپ نے غلام کا پناہ دینا جائز رکھا ہے۔ ابو مرہ عقیل بن ابی طالب کے مولیٰ ہیں۔ انہیں ام ہانی کا مولیٰ بھی کہا جاتا ہے۔ ان کا نام یزید ہے۔ حضرت علیؓ اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا مسلمانوں کا ذمہ ایک ہی ہے جس کے ساتھ ہر ادنیٰ شخص بھی چلتا ہے۔ اہل علم کے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں میں سے جس کسی نے بھی کسی شخص کو امان دی تمام مسلمانوں کو اس شخص کو امان دینا ضروری ہے۔

۱۰۷۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغَدْرِ

۱۰۷۲: باب عہد شکنی

۱۶۳۳: سلیم بن عامر کہتے ہیں کہ معاویہؓ اور اہل روم کے درمیان معاہدہ صلح تھا اور معاویہؓ ان کے علاقے کی طرف اس ارادے سے پیش قدمی کرنے لگے کہ جیسے ہی صلح کی مدت پوری ہو ان پر حملہ کر دیں۔ اسی اثناء میں ایک سواریا گھڑ سوار (راوی کو شک ہے) یہ کہتا ہوا آیا کہ ”اللہ اکبر“ تم لوگوں کو وفاء عہد کرنا ضروری ہے عہد شکنی نہیں۔ دیکھا گیا کہ وہ عمرو بن عبسہؓ تھے۔ حضرت معاویہؓ نے ان سے اسکے متعلق پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا جس کا کسی قوم سے معاہدہ ہو تو وہ معاہدہ کو نہ توڑے جب تک اس کی مدت ختم نہ ہو جائے اور نہ اس میں تبدیلی کرے یا پھر اس عہد کو ان کی طرف پھینک دے تاکہ انہیں پتہ چل جائے کہ ہمارے اور ان کے درمیان صلح نہیں رہی۔ یہ سن کر حضرت معاویہؓ لشکر واپس لے گئے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۶۳۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ أَنبَأَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الْفَيْضِ قَالَ سَمِعْتُ سَلِيمَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ كَانَ بَيْنَ مُعَاوِيَةَ وَبَيْنَ أَهْلِ الرُّومِ عَهْدٌ وَكَانَ يَسِيرُ فِي بِلَادِهِمْ حَتَّى إِذَا انْقَضَى الْعَهْدُ آغَارَ عَلَيْهِمْ فَأَذَارَ جُلَّ عَلَى ذَابِيَةِ أَوْ عَلَى فَرَسٍ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَفَاءٌ لَا غَدْرَ وَإِذَا هُوَ عَمْرُو بْنُ عَبْسَةَ فَسَأَلَهُ مُعَاوِيَةُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ فَلَا يَحِلُّنَّ عَهْدًا أَوْ لَا يَشِدُّنَهُ حَتَّى يَمُضِيَ أَمَدُهُ أَوْ يُنْبَذَ إِلَيْهِمْ عَلَى سَوَاءٍ قَالَ فَرَجَعَ مُعَاوِيَةُ بِالنَّاسِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۷۳: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ لِكُلِّ غَادِرٍ

۱۰۷۳: باب قیامت کے دن

ہر عہد شکن کے لئے ایک جھنڈا ہوگا

۱۶۳۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے دن ہر عہد شکن کے لئے ایک جھنڈا نصب کیا جائیگا۔ اس باب میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ، علی رضی اللہ عنہ، ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

لِوَاءٍ يَوْمَ الْقِيَمَةِ

۱۶۳۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْغَادِرَ يُنْصَبُ لَهُ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَنَسٍ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۷۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّزُولِ عَلَى الْحُكْمِ

۱۰۷۴: باب کسی کے حکم پر پورا اترنا

۱۶۳۵: حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ غزوہ خندق کے موقع پر حضرت سعد بن معاذؓ کو تیر لگ گیا جس سے ان کی اکھل یا اکھل کی رگ کٹ گئی۔ پس رسول اللہؐ نے اسے آگ سے داغا تو ان کا ہاتھ سوج گیا۔ پھر چھوڑا تو خون پھر بہنے لگا اس مرتبہ دوبارہ داغا لیکن اس مرتبہ بھی ہاتھ سوج گیا۔ انہوں نے جب یہ معاملہ دیکھا

۱۶۳۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ رَمَى الْأَخْزَابِ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَطَّعُوا أَكْحَلَهُ أَوْ أَبْجَلَهُ فَحَسَمَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّارِ فَانْتَفَحَتْ يَدُهُ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ قَالَ اللَّهُمَّ لَا تَخْرِجْ نَفْسِي حَتَّى تَقَرَّ عَيْنِي

تو دعا کی کہ یا اللہ میری روح اس وقت تک نہ نکلے جب تک تو نبی قرظہ سے میری آنکھوں کو ٹھنڈک نہ پہنچا دے۔ (ان کا فیصلہ دیکھ لوں)۔ اس پر ان کی رگ سے خون بہنا بند ہو گیا اور ایک قطرہ بھی نہ ٹپکا۔ یہاں تک کہ ان لوگوں (یہودیوں) نے سعد بن معاذؓ کو حکم (فیصلہ کرنے والا) تسلیم کر لیا۔ نبی اکرمؐ نے انہیں پیغام بھیجا تو انہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ ان کے مرد قتل جبکہ عورتیں زندہ رکھی جائیں تاکہ مسلمان ان سے مدد حاصل کر سکیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان کے معاملے میں تمہارا فیصلہ اللہ کے فیصلے کے مطابق

ہو گیا۔ وہ لوگ چار سو تھے جب نبی اکرم ﷺ ان کے قتل سے فارغ ہوئے تو سعدؓ کی رگ دوبارہ کھل گئی اور خون بہنے لگا یہاں تک کہ وہ فوت ہو گئے اس باب میں ابوسعید اور عطیہ قرظی سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۶۳۶: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مشرکین کے بوڑھوں کو قتل کرو اور ان کے نابالغ بچوں کو زندہ رہنے دو۔ بچے وہ ہیں جن کے زیر ناف بال نہ آئے ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ حجاج بن ارطاة بھی قتادہ سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔

۱۶۳۷: حضرت عطیہ قرظیؓ کہتے ہیں کہ ہم یوم قرظہ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کئے گئے تو جس کے زیر ناف بال اُگے تھے اسے قتل کر دیا گیا اور جس کے زیر ناف بال ابھی نہیں اُگے تھے اسے چھوڑ دیا گیا۔ میں ان میں سے تھا جن کے بال نہیں اُگے تھے لہذا مجھے چھوڑ دیا گیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ احتلام اور عمر کا پتہ نہ چلے تو زیر ناف بالوں کا اگنا نابالغ ہونے کی علامت ہے۔ امام احمدؒ اور اسحقؒ کا یہی قول ہے۔

۱۰۷۵: باب حلف (یعنی قسم)

۱۶۳۸: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ زمانہ جاہلیت کی قسمیں پوری کرو کیونکہ اسلام کو

مِنْ نَبِيِّ قُرَيْظَةَ فَاسْتَمْسَكَ عِرْقَهُ فَمَا قَطَرَ قَطْرَةً حَتَّى نَزَلُوا عَلَى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَحَكَمَ أَنْ يُقْتَلَ رَجَالُهُمْ وَيُسْتَحْيَى نِسَاءُهُمْ يَسْتَعِينُ بِهِنَ الْمُسْلِمُونَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَبْتُ حُكْمَ اللَّهِ فِيهِمْ وَكَانُوا أَرْبَعَ مِائَةٍ فَلَمَّا فَرَّغَ مِنْ قَتْلِهِمْ انْفَتَقَ عِرْقُهُ فَمَاتَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَعَطِيَّةِ الْقُرَظِيِّ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۶۳۶: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ اللَّيْثِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سُمْرَةَ بِنِ جُنْدُبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقْتُلُوا شُرُوحَ الْمُشْرِكِينَ وَاسْتَحْيُوا شَرَاحَهُمْ وَالشَّرْحُ الْعِلْمَانُ الَّذِينَ لَمْ يُنْبِتُوا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَرَوَاهُ حَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةٍ عَنْ قَتَادَةَ نَحْوَهُ.

۱۶۳۷: حَدَّثَنَا هَنَادُ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَطِيَّةِ الْقُرَظِيِّ قَالَ عَرَضْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قُرَيْظَةَ فَكَانَ مَنْ أَنْبَتَ قِتْلَ وَمَنْ لَمْ يُنْبِتْ خَلَى سَبِيلَهُ فَكُنْتُ فِيْمَنْ لَمْ يُنْبِتْ فَخَلَى سَبِيلِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُمْ يَرَوْنَ الْإِنْبَاتَ بُلُوغًا إِنْ لَمْ يُعْرِفِ احْتِلَامُهُ وَلَا سِنُهُ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ.

۱۰۷۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَلْفِ

۱۶۳۸: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعُودَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي

اس سے اور زیادہ تقویت ملے گی لیکن اسلام میں آنے کے بعد کوئی نیا معاہدہ نہ کرو۔ اس باب میں عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ، ام سلمہ رضی اللہ عنہا، جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور قیس بن عاصم رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۷۶: باب مجوسیوں سے جزیہ لینا

۱۶۳۹: حضرت بجالہ بن عبدہ کہتے ہیں کہ میں جزء بن معاویہ کا مناذر کے مقام پر کاتب مقرر تھا کہ ہمیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ایک خط ملا۔ جس میں یہ لکھا تھا کہ اپنے علاقے کے مجوسیوں سے جزیہ وصول کرو۔ کیونکہ مجھے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجر (ایک جگہ کا نام) کے مجوسیوں سے جزیہ وصول کیا تھا۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۶۴۰: حضرت بجالہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجوسیوں سے جزیہ نہیں لیتے تھے یہاں تک کہ انہیں عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجر کے مجوسیوں سے جزیہ لیا ہے۔ اس حدیث میں اس سے زیادہ تفصیل ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۷۷: باب ذمیوں

کے مال میں سے کیا حلال ہے

۱۶۴۱: حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہمارا ایسی قوم پر گزرتا ہوتا ہے جو ہماری مہمان نوازی نہیں کرتے اور ہمارا جوان پر حق ہے وہ ادا نہیں کرتے (یعنی میزبانی نہیں کرتے) اور نہ ہی ہم ان سے کچھ لیتے ہیں۔ فرمایا اگر وہ لوگ انکار کریں تو زبردستی ان سے لے لیا کرو۔ یہ حدیث حسن ہے۔ یہ حدیث لیث بن سعد بھی یزید بن حبیب سے نقل کرتے ہیں۔ اس حدیث کے معنی یہ ہیں کہ صحابہ جہاد کے لئے

خُطِبَتْهُ أَوْ قُوبَابُ حَلْفِ الْجَاهِلِيَّةِ فَإِنَّهُ لَا يَزِيدُهُ يَغْنَى الْإِسْلَامَ الْأَشَدُّ وَلَا تُحَدِّثُوا حَلْفًا فِي الْإِسْلَامِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبْنِ عَبَّاسٍ وَقَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۷۶: بَابُ فِي اخْتِذِ الْجِزْيَةِ مِنَ الْمَجُوسِيِّ

۱۶۳۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ بُجَالَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ كَاتِبًا لِعِزَّةَ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَلَى مُنَادِرٍ فَجَاءَنَا كِتَابُ عُمَرَ أَنْظِرْ مَجُوسَ مَنْ قَبْلَكَ فَخُذْ مِنْهُمْ الْجِزْيَةَ فَإِنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ أَخْبَرَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنْ مَجُوسٍ هَجَرَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۶۴۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ بُجَالَةَ أَنَّ عُمَرَ كَانَ لَا يَأْخُذُ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوسِ حَتَّى أَخْبَرَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنْ مَجُوسٍ هَجَرُوا فِي الْحَدِيثِ كَلَامٌ أَكْثَرُ مِنْ هَذَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۷۷: بَابُ مَا جَاءَ مَا يَحِلُّ مِنْ

أَمْوَالِ أَهْلِ الذِّمَّةِ

۱۶۴۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَمُرُّ بِقَوْمٍ فَلَا هُمْ يَصِفُونَا وَلَا هُمْ يُؤَدُّونَ مَا لَنَا عَلَيْهِمْ مِنَ الْحَقِّ وَلَا نَحْنُ نَأْخُذُ مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَبَوَايَ أَنْ تَأْخُذُوا أَكْرَهًا فَخُذُوا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَيْضًا وَإِنَّمَا

نکلتے تو ان کا ایسے لوگوں سے گزر رہتا جو کھانا بھیجنے سے انکار کر دیتے تھے۔ پس نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا کہ اگر وہ لوگ نہ قیمت سے دیں اور نہ بغیر قیمت کے تو زبردستی لے لو۔ بعض احادیث میں یہی حدیث اس تفسیر کے ساتھ بھی منقول ہے۔ حضرت عمر بن خطابؓ سے بھی یہی منقول ہے کہ وہ اسی طرح کا حکم دیتے تھے (کہ اگر کوئی قوم کھانا دینے سے انکار کر دے تو مجاہدین ان سے زبردستی لے لیں)

۱۰۷۸: باب ہجرت کے بارے میں

۱۶۳۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر ارشاد فرمایا کہ فتح مکہ کے بعد مکہ سے ہجرت نہیں (یعنی ہجرت کا حکم ختم ہو گیا) لیکن جہاد اور نیت باقی رہ گئی۔ جب تمہیں جہاد کے لئے بلایا جائے تو نکل پڑو۔ اس باب میں حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عبداللہ بن حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۰۷۹: باب بیعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم

۱۶۳۳: حضرت جابر بن عبداللہ، اللہ تعالیٰ کے قول ”لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ“ (ترجمہ) تحقیق اللہ تعالیٰ مومنوں سے راضی ہو گیا جب وہ درخت کے نیچے آپ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کر رہے تھے۔) کے متعلق فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر راہ فرار اختیار نہ کرنے پر بیعت کی تھی موت پر بیعت نہیں کی تھی۔ اس باب میں حضرت سلمہ بن اکوع، ابن عمرؓ، عبادہؓ، اور جریر بن عبداللہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث عیسیٰ بن یونس بھی اوزاعی سے وہ یحییٰ ابن ابی کثیر سے اور وہ جابر بن عبداللہؓ سے بلا واسطہ نقل کرتے ہیں اور اس میں ابوسعلمہؓ کا ذکر نہیں کرتے۔

۱۶۳۴: یزید بن ابی عبید کہتے ہیں کہ میں نے سلمہ بن اکوعؓ

مَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُمْ كَانُوا يَخْرُجُونَ فِي الْغَزْوِ فَيَمْرُونَ بِقَوْمٍ وَلَا يَجِدُونَ مِنَ الطَّعَامِ مَا يَشْتَرُونَ بِالثَّمَنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَبْوَابَ أَنْ يَبْعُوا إِلَّا أَنْ تَأْخُذُوا كَرَهَا فَخُذُوا هَكَذَا رَوَى فِي بَعْضِ الْحَدِيثِ مُفَسِّرًا وَقَدْ رَوَى عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُنَا هَذَا.

۱۰۷۸: بَاب مَا جَاءَ فِي الْهَجْرَةِ

۱۶۳۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّيِّ ثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثَنَا مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَبَيْةٌ وَإِذَا اسْتَنْفَرْتُمْ فَانْفِرُوا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُبْشٍ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ نَحْوَهُ هَذَا.

۱۰۷۹: بَاب مَا جَاءَ فِي بَيْعَةِ النَّبِيِّ ﷺ

۱۶۳۳: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَمْوِيُّ ثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَايَعُواكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ قَالَ جَابِرٌ بَايَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَنْ لَا نَفِرَ وَلَمْ نَبَايَعْهُ عَلَى الْمَوْتِ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ وَابْنِ عَمْرٍو وَعَبَادَةَ وَجَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَيْسَى بْنِ يُونُسَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ أَبُو سَلَمَةَ.

۱۶۳۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا خَاتَمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدِ بْنِ

سے پوچھا کہ تم نے صلح حدیبیہ کے موقع پر نبی اکرم ﷺ سے کس چیز پر بیعت کی تھی۔ انہوں نے فرمایا ”موت پر“ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۶۳۵: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ سے سننے اور اطاعت کرنے پر بیعت کیا کرتے تھے۔ اور آپ ﷺ ہم سے فرماتے جس قدر تم طاقت رکھتے ہو (اطاعت کرو) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۶۳۶: حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے موت پر بیعت نہیں کی تھی بلکہ نہ بھاگنے کی بیعت کی تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ دونوں حدیثوں کے معنی صحیح ہیں۔ بعض صحابہ کرامؓ نے موت پر بیعت کی اور انہوں نے عرض کیا ہم آپ ﷺ کے ساتھ مرتے دم تک لڑیں گے اور دوسروں نے فرار نہ ہونے اور ثابت قدم رہنے پر بیعت کی تھی۔

۱۰۸۰: باب بیعت توڑنا

۱۶۳۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کلام نہیں فرمائے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ ان میں سے ایک وہ شخص ہے جس نے امام کے ہاتھ پر بیعت کی اور پھر اگر امام نے اس کو کچھ دیا تو اس کی اطاعت کی ورنہ نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۸۱: باب غلام کی بیعت

۱۶۳۸: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ایک غلام آیا اور اس نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر ہجرت کی بیعت کر لی۔ نبی اکرم ﷺ کو اس کا غلام ہونا معلوم نہ ہوا۔ جب اس کا مالک آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم یہ غلام مجھے فروخت کر دو۔ پس آپ ﷺ نے اسے دو سیاه فام غلاموں کے بدلے خرید لیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ اس وقت تک بیعت نہ فرماتے جب تک یہ پوچھ نہ لیتے کہ

أَبَى عُيَيْدٌ قَالَ قُلْتُ لِسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَلَى آتَى شَيْءٍ بَايَعْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحَدَيْبِيَةِ قَالَ عَلَى الْمَوْتِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۶۳۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نُبَايِعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فَيَقُولُ لَنَا فِيمَا اسْتَطَعْتُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۶۳۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمْ نُبَايِعْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَوْتِ إِنَّمَا بَايَعْنَاهُ عَلَى أَنْ لَا نَفِرَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَمَعْنَى كِلَا الْحَدِيثَيْنِ صَحِيحٌ قَدْ بَايَعَهُ قَوْمٌ مِنْ أَصْحَابِهِ عَلَى الْمَوْتِ وَإِنَّمَا قَالُوا لَا نَزَالُ بَيْنَ يَدَيْكَ مَا لَمْ نَقْتُلْ وَبَايَعَهُ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا نَفِرُ.

۱۰۸۰: بَابُ فِي نَكْثِ الْبَيْعَةِ

۱۶۳۷: حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يَكْلِمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ رَجُلٌ بَايَعَ إِمَامًا فَإِنْ أَعْطَاهُ وَفَى لَهُ وَإِنْ لَمْ يُعْطِهِ لَمْ يَفْ لَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۸۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي بَيْعَةِ الْعَبْدِ

۱۶۳۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ جَاءَ عَبْدٌ فَبَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْهَجْرَةِ وَلَا يَشْعُرُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ عَبْدٌ فَجَاءَ سَيِّدُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثَنِي فَاشْتَرَاهُ عَبْدٌ بَيْنَ أَسْوَدَيْنِ وَلَمْ يَبَايِعْ أَحَدًا بَعْدَ حَتَّى يَسْأَلَهُ أَعْبَدُ هُوَ وَفَى الْبَابِ عَنْ

آیا وہ غلام تو نہیں۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ حدیث جابرؓ حسن غریب صحیح ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف ابن زبیر کی روایت سے جانتے ہیں۔

ابن عباسؓ حدیث جابرؓ حدیث حسن غریب صحیح لا نعرفہ الا من حدیث ابی الزبیر۔

۱۰۸۲: باب عورتوں کی بیعت

۱۶۴۹: حضرت امیہ بنت رقیقہ کہتی ہیں کہ میں نے کئی عورتوں کے ساتھ آپ ﷺ کی بیعت کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا جتنی تمہاری استطاعت اور طاقت ہو۔ میں نے کہا اللہ اور اللہ کے رسول ہماری جانوں پر ہم سے بھی زیادہ مہربان ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم سے بیعت لے لیجئے۔ سفیان نے کہا اس کا مقصد یہ تھا کہ ہم سے مصافحہ کیجئے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ایک سو عورتوں سے بھی میری بات وہی ہے جو ایک عورت سے ہے۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ عبد اللہ بن عمروؓ اور اسماء بنت یزیدؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف محمد بن منکدر کی روایت سے جانتے ہیں۔ سفیان ثوریؒ، مالک بن انسؒ اور کئی راوی محمد بن منکدر سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔

۱۰۸۲: بَاب مَا جَاءَ فِي بَيْعَةِ النِّسَاءِ

۱۶۴۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سُهَيْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ أُمِّمَةَ بِنْتَ رُقَيْقَةَ تَقُولُ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نِسْوَةٍ فَقَالَ لَنَا فِيمَا اسْتَطَعْنَا وَأَطَقْنَا قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَرْحَمُ بِنَا مِنَّا بِأَنْفُسِنَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَايَعْنَا قَالَ سُفْيَانُ تَعْنِي صَافِحْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا قَوْلِي لِمَاةٍ امْرَأَةٍ كَقَوْلِي لَامْرَأَةٍ وَاحِدَةٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَرَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ نَحْوَهُ.

۱۰۸۳: باب اصحاب بدر کی تعداد

۱۶۵۰: حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جنگ بدر میں شریک ہونے والوں کی تعداد طالوت کے ساتھیوں کے برابر تھی۔ یعنی تین سو تیرہ۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سفیان ثوریؒ وغیرہ نے بھی یہی حدیث ابواسحاق وغیرہ سے نقل کی ہے۔

۱۰۸۳: بَاب مَا جَاءَ فِي عِدَّةِ أَصْحَابِ بَدْرٍ

۱۶۵۰: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْكُوفِيُّ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ أَصْحَابَ بَدْرٍ يَوْمَ بَدْرٍ كَعِدَّةِ أَصْحَابِ طَالُوتَ ثَلَاثَ مِائَةٍ وَثَلَاثَةَ عَشْرٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُهُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ.

۱۰۸۴: باب خمس (پانچواں حصہ)

۱۶۵۱: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے عبد القیس کے قاصدوں کو حکم دیا کہ غنیمت کا پانچواں حصہ ادا کریں۔ اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح

۱۰۸۴: بَاب مَا جَاءَ فِي الْخُمْسِ

۱۶۵۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الْمُهَلَّبِيِّ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ قَدِ عُبِدَ الْقَيْسُ امْرُؤُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْخُمْسَ مَا غَنِمْتُمْ فِي

ہے۔ قثمیہ بھی حماد بن زید سے وہ ابو جمرہ سے اور وہ ابن عباسؓ سے اس کی مثل نقل کرتے ہیں۔

۱۰۸۵: باب اس بارے میں کہ تقسیم سے پہلے مال

غنیمت میں سے کچھ لینا مکروہ ہے

۱۶۵۲: حضرت رافعؓ فرماتے ہیں کہ ہم ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے کہ تیز چلنے والے آگے بڑھ گئے اور مال غنیمت کی تقسیم سے پہلے اس میں سے لیکر پکانا شروع کر دیا جبکہ رسول اللہ ﷺ پچھلے لوگوں میں تھے۔ جب آپؐ ہنڈیوں کے پاس سے گزرے تو ان کے نادینے کا حکم دیا۔ پھر آپؐ نے مال غنیمت تقسیم کیا اور ایک اونٹ کو دس بکریوں کے مقابلے میں تقسیم کیا۔ سفیان ثوریؒ بھی اپنے والد وہ عباہ اور وہ اپنے دادا رافع بن خدیج سے یہ حدیث نقل کرتے ہیں اور اس میں عباہ کے والد کا ذکر نہیں کرتے۔

۱۶۵۳: ہم سے یہ حدیث روایت کی محمود بن غیلان نے وہ وکیع سے اور وہ سفیان سے نقل کرتے ہیں اور یہ زیادہ صحیح ہے۔ عباہ بن رفاعہ کا اپنے دادا رافع بن خدیج سے سماع ثابت ہے۔ اس باب میں ثعلبہ بن حکمؒ، انسؒ، ابو ہریرہؓ، ابو ہریرہؓ، عبد الرحمن بن سمرہؓ، زید بن خالدؓ، ابو ہریرہؓ اور ابو ایوبؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۶۵۴: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے مال غنیمت کی تقسیم سے پہلے اس میں سے کچھ لے لیا وہ ہم میں سے نہیں۔

یہ حدیث حضرت انسؓ کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

۱۰۸۶: باب اہل کتاب کو سلام کرنا

۱۶۵۵: حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود و نصاریٰ کو سلام کرنے میں ابتداء نہ کرو اور اگر ان میں سے کسی کو راستے میں ملو تو اسے تنگ راستے کی طرف جانے پر مجبور کر دو۔ اس باب میں

الْحَدِيثُ قِصَّةٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ حَمَّادٍ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ نَحْوَهُ.

۱۰۸۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي

كَرَاهِيَةِ النُّهْبَةِ

۱۶۵۲: حَدَّثَنَا هَنَادٌ ثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عُبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَافِعٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَتَقَدَّمَ سَرْعَانِ النَّاسِ فَتَعَجَّلُوا مِنَ الْغَنَائِمِ فَاطْبَحُوا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُخْرَى النَّاسِ فَمَرَّ بِالْقُدُورِ فَامْرَبَهَا فَأَكْفَفْتُ ثُمَّ قَسَمَ بَيْنَهُمْ فَعَدَلَ بَعْضُهَا بِعَشْرِ شِيَاهِ وَرَوَى سَفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَايَةَ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ أَبِيهِ.

۱۶۵۳: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سَفْيَانَ وَهَذَا أَصَحُّ وَعُبَايَةُ بْنُ رِفَاعَةَ سَمِعَ مِنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ الْحَكَمِ وَأَنَسٍ وَأَبِي رِيحَانَةَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَجَابِرٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي أَيُّوبَ.

۱۶۵۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ انْتَهَبَ فَلَيْسَ مِنَّا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ.

۱۰۸۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْلِيمِ عَلَى أَهْلِ الْكُتُبِ

۱۶۵۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبْدَأُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى بِالسَّلَامِ وَإِذَا لَقِيتُمْ أَحَدَهُمْ فِي الطَّرِيقِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، انس رضی اللہ عنہ، ابوبصرہ رضی اللہ عنہ غفاری (صحابی) سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس کے معنی یہ ہیں کہ تم خود ان سے سلام نہ کرو بلکہ جواب دو۔ بعض اہل علم کے نزدیک کراہت کی وجہ ان کی تعظیم ہے۔ اور مسلمانوں کو ان کی تذلیل کا حکم دیا گیا ہے۔ اور اسی طرح اگر وہ راستے میں ملیں تو ان کے لئے راستہ خالی نہ کیا جائے کیونکہ اس میں بھی تعظیم ہے۔

۱۶۵۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود جب تم لوگوں کو سلام کرتے ہیں تو کہتے ہیں "السلام علیکم" (تم پر موت ہو) لہذا تم جواب میں "علیک" (تجھ پر ہو) کہا کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۸۷: باب مشرکین میں رہنے

کی کراہت

۱۶۵۷: حضرت جریر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ بنو نضیم کی طرف ایک لشکر روانہ کیا وہاں چند لوگوں نے سجدوں کے ذریعے پناہ ڈھونڈی لیکن مسلمانوں نے انہیں قتل کر دیا۔ جب یہ خبر نبی اکرم ﷺ کو پہنچی تو آپ ﷺ نے انہیں نصف دیت دینے کا حکم دیا اور فرمایا میں ایسے ہر مسلمان سے بری الذمہ ہوں جو مشرکوں کے درمیان رہتا ہے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ آپ کیوں بیزار ہیں۔ فرمایا مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ مشرک سے اتنی دور رہیں کہ دونوں کو ایک دوسرے کی آگ دکھائی نہ دے۔

۱۶۵۸: روایت کی اسمعیل بن ابی خالد نے قیس بن ابی حازم سے ابو معاویہ کی حدیث کی مثل اور اس میں جریر کا ذکر نہیں کیا۔ یہی زیادہ صحیح ہے۔ اس باب میں سمرہ سے بھی حدیث منقول ہے۔ اسمعیل کے اکثر اصحاب اسمعیل سے اور وہ قیس بن ابی حازم سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اور اس

فَاضْطَرُّوهُ إِلَىٰ أَصِيْقِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَآبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ صَاحِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ لَا تَبْدَأُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى قَالِ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِنَّمَا مَعْنَى الْكَرَاهِيَةِ لِأَنَّهُ يَكُونُ تَعْظِيمًا لَهُمْ وَإِنَّمَا أَمْرُ الْمُسْلِمُونَ بِتَذْلِيلِهِمْ وَكَذَلِكَ إِذَا لَقِيَ أَحَدُهُمْ فِي الطَّرِيقِ فَلَا يَتْرُكُ الطَّرِيقَ عَلَيْهِ لِأَنَّ فِيهِ تَعْظِيمًا لَهُمْ.

۱۶۵۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلَ بْنَ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْيَهُودَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَخَذَهُمْ فَإِنَّمَا يَقُولُ السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقُلْ عَلَيْكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۸۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْمَقَامِ

بَيْنَ أَظْهَرِ الْمُشْرِكِينَ

۱۶۵۷: حَدَّثَنَا هَنَادٌ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِيَّةً إِلَى خَنْعَمَ فَأَعْتَصَمَ نَاسٌ بِالسُّجُودِ فَاسْرَعَ فِيهِمُ الْقَتْلُ فَلَبَّغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ لَهُمْ بِنِصْفِ الْعَقْلِ وَقَالَ أَنَا بَرِيءٌ مِنْ كُلِّ مُسْلِمٍ يَقِيْمُ بَيْنَ أَظْهَرِ الْمُشْرِكِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلِمَ قَالَ لَا تَرَاءَى نَارَاهُمَا.

۱۶۵۸: حَدَّثَنَا هَنَادٌ ثَنَا عَبْدَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ جَرِيرٍ وَهَذَا أَصَحُّ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَمُرَةَ وَآكُثَرُ أَصْحَابِ إِسْمَاعِيلَ قَالُوا عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

میں جریر کا نام ذکر نہیں کیا۔ حماد بن عجاج بن ارطاه سے وہ اسمعیل بن ابی خالد سے وہ قیس سے اور وہ جریر سے ابو معاویہ کی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔ (امام ترمذی کہتے ہیں) میں نے امام بخاری سے سنا وہ فرماتے تھے کہ صحیح یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے قیس کی روایت مرسل ہے۔ سرہ بن جندب نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مشرکین کے ساتھ رہائش نہ رکھو اور نہ ان کے ساتھ مجلس رکھو کیونکہ جو شخص ان کے ساتھ مقیم ہو یا ان کی مجلس اختیار کی وہ انہی کی طرح ہو جائے گا۔

۱۰۸۸: باب یہود و نصاریٰ کو جزیرہ عرب

سے نکال دینا

۱۶۵۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں یہود و نصاریٰ کو جزیرہ عرب سے نکال دوں گا اور یہاں صرف مسلمانوں کو رہنے دوں گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۶۶۰: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں زندہ رہا تو ”ان شاء اللہ“ یہود و نصاریٰ کو جزیرہ عرب سے نکال دوں گا۔

۱۰۸۹: باب نبی اکرم ﷺ

کا ترک

۱۶۶۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہؓ حضرت ابو بکر صدیقؓ کے پاس آئیں اور پوچھا کہ آپؐ کا وارث کون ہوگا؟ فرمایا میرے گھر والے اور میری اولاد، حضرت فاطمہؓ نے فرمایا مجھے کیا ہے؟ میں کیوں اپنے والد کی

وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِيَّةً وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ جَرِيرٍ وَرَوَى حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ الصَّحِيحُ حَدِيثُ قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ وَرَوَى سَمُرَةُ بْنُ جُنْدَبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُسَاكِنُوا الْمُشْرِكِينَ وَلَا تَجَامِعُوهُمْ فَمَنْ سَاكَنَهُمْ أَوْ جَامَعَهُمْ فَهُوَ مِثْلَهُمْ.

۱۰۸۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي إِخْرَاجِ الْيَهُودِ

وَالنَّصَارَى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ

۱۶۵۹: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَا نَا جَرِيحٌ ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُخْرِجَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ فَلَا تَرُكْ فِيهَا إِلَّا مُسْلِمًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۶۶۰: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكِنْدِيُّ ثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنْ عِشْتُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَا تُخْرِجَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ.

۱۰۸۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۶۶۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَتْ مَنْ يَرِثُكَ قَالَ أَهْلِي وَوَلَدِي قَالَتْ فَمَا لِي لَا

وارث نہیں ہوں۔ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا۔ لیکن رسول اللہ ﷺ جس کو روٹی کپڑا دیتے تھے میں بھی اسے دوں گا اور جس پر آپؐ خرچ کیا کرتے تھے میں بھی اس پر خرچ کروں گا۔ اس باب میں حضرت عمرؓ، طلحہؓ، زبیرؓ، عبدالرحمن بن عوفؓ، سعیدؓ اور عائشہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ اس حدیث کو اس سند سے صرف حماد بن سلمہؓ اور عبد الوہاب بن عطاءؓ مرفوعاً بیان کیا ہے یہ دونوں محمد بن عمرو سے وہ ابوسلمہ سے اور وہ ابو ہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں۔ یہ روایت کئی سندوں سے حضرت ابو بکر صدیقؓ سے منقول ہے وہ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔

۱۶۶۲: حضرت مالک بن انسؓ فرماتے ہیں کہ میں عمر بن خطابؓ کی خدمت میں حاضر ہوا تو عثمانؓ، زبیر بن عوامؓ، عبدالرحمن بن عوفؓ اور سعدؓ بھی تشریف لائے پھر حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ بھی آپس میں تکرار کرتے ہوئے تشریف لائے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا میں تمہیں اس اللہ کی قسم دیتا ہوں جس کے حکم سے آسمان وزمین قائم ہیں کیا تمہیں علم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہمارا (یعنی انبیاء) کا کوئی وارث نہیں ہوتا۔ ہم جو کچھ چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ ان سب نے فرمایا ہاں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا جب نبی اکرمؐ کی وفات ہوئی تو ابو بکرؓ نے کہا میں رسول اللہؐ کا خلیفہ ہوں اس وقت آپؐ اوریہ (علیؓ اور عباسؓ) دونوں ابو بکر صدیقؓ کے پاس آئے اور آپؐ (عباسؓ) اپنے بھتیجے اوریہ (علیؓ) اپنی بیوی کی میراث طلب کرنے لگے۔ اس پر ابو بکرؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ”ہمارا (انبیاء) کا کوئی وارث نہیں ہوتا ہم جو کچھ چھوڑ دیں وہ صدقہ ہے“ اور اللہ تعالیٰ اچھی طرح جانتا ہے کہ وہ سچے اور نیکی کی راہ پر چلنے اور حق کی اتباع کرنے والے تھے۔ اس حدیث میں طویل قصہ ہے۔ یہ حدیث حضرت مالک بن انسؓ کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

أَرَّثَ أَبِي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا نُورَثُ وَلَكِنْ أَغْوُلُ مَنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهُ وَأَنْفَقَ عَلَى مَنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدٍ وَعَائِشَةَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ إِنَّمَا أَسْنَدُهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَعَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۶۶۲: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَدَخَلَ عَلَيْهِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ ثُمَّ جَاءَ عَلِيُّ بْنُ الْعَبَّاسِ يُخْتَصِمَانِ فَقَالَ عُمَرُ لَهُمْ أَنْشُدْكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي تَقُولُونَ السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ أَنْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ قَالُوا نَعَمْ قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا تَوَقَّفَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ أَنْتَ وَهَذَا إِلَيَّ أَبِي بَكْرٍ تَطْلُبُ أَنْتَ مِيرَاثَكَ مِنْ ابْنِ أَخِيكَ وَيَطْلُبُ هَذَا مِيرَاثَ أُمِّرَاتِهِ مِنْ أَبِيهَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ وَاللَّهِ يَعْلَمُ إِنَّهُ صَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ طَوِيلَةٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ.

۱۰۹۰: بَابُ مَا جَاءَ قَالَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ

مَكَّةَ أَنَّ هَذِهِ لَا تُغْزَى بَعْدَ الْيَوْمِ

۱۶۶۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ
ثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ
مَالِكِ بْنِ بَرَصَاءَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ يَقُولُ لَا تُغْزَى هَذِهِ بَعْدَ الْيَوْمِ
إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَسُلَيْمَانَ
بْنِ صُرَدٍ وَمُطِيعٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ
حَدِيثُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا
مِنْ حَدِيثِهِ.

۱۰۹۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّاعَةِ

الَّتِي يُسْتَحَبُّ فِيهَا الْقِتَالُ

۱۶۶۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ
قَالَ ثَنَى أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مِقْرَنٍ قَالَ
غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ إِذَا طَلَعَ
الْفَجْرُ أَمْسَكَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَإِذَا طَلَعَتْ
قَاتَلَ فَإِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ أَمْسَكَ حَتَّى تَزُولَ
الشَّمْسُ فَإِذَا زَالَتْ الشَّمْسُ قَاتَلَ حَتَّى الْعَصْرُ ثُمَّ
أَمْسَكَ حَتَّى يُصَلِّيَ الْعَصْرُ ثُمَّ يُقَاتِلُ وَكَانَ يُقَالُ
عِنْدَ ذَلِكَ تَهْبِجُ رِيَا حُ النَّصْرُ وَيَدْعُو الْمُؤْمِنُونَ
لِجُيُوشِهِمْ فِي صَلَواتِهِمْ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ
النُّعْمَانِ بْنِ مِقْرَنٍ بِإِسْنَادٍ أَوْصَلَ مِنْ هَذَا وَقَتَادَةُ لَمْ
يُذَكِّرْ النُّعْمَانُ بْنُ مِقْرَنٍ مَاتَ النُّعْمَانُ فِي خِلَافَةِ
عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ.

۱۶۶۵: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا عَفَّانُ بْنُ
مُسْلِمٍ وَالْحُجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ثَنَا أَبُو

۱۰۹۰: بَابُ فَتْحِ مَكَّةَ كَيْفَ مَوْقِعٍ

نَبِيِّ الْكَرَمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا فَرَّغَ مِنْهُ الْيَوْمَ

مَكَّةَ فِي جِهَادِهِ كَيْفَ جَاءَ

۱۶۶۳: حضرت حارث بن مالک بن برصاء فرماتے ہیں کہ
میں نے فتح مکہ کے دن نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا
کہ آج کے بعد قیامت تک اس پر چڑھائی نہیں کی جائے گی
یعنی یہ کبھی دار الحرب اور دار کفار نہیں ہوگا۔ اس باب میں ابن
عباس، سفیان بن صرد اور مطیع سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ
حدیث حسن صحیح ہے اور یہ زکریا بن زائدہ کی روایت ہے وہ شعبی
سے روایت کرتے ہیں۔ ہم اس روایت کو صرف زکریا کی
روایت سے ہی پہچانتے ہیں۔

۱۰۹۱: بَابُ قِتَالِ كَيْفَ مَوْقِعٍ

اَوَاقَاتِ

۱۶۶۴: حضرت نعمان بن مقرن فرماتے ہیں کہ میں نبی
اکرم ﷺ کے ساتھ غزوات میں شریک ہوا۔ جب صبح طلوع
ہوتی تو آپ ﷺ سورج طلوع ہونے تک ٹھہر جاتے پھر
جب سورج نکل جاتا تو لڑائی شروع کرتے اور دو پہرے وقت
پھر لڑائی روک دیتے۔ یہاں تک کہ آفتاب ڈھل جاتا۔ پھر
زوال آفتاب سے عصر تک لڑتے اور پھر عصر کی نماز کے لئے
ٹھہر جاتے اور پھر لڑائی شروع کر دیتے اور (اس وقت کے
متعلق) کہا جاتا تھا کہ مدد الہی کی ہوا چلتی ہے۔ اور مومنین
نمازوں میں اپنے لشکروں کے لئے دعائیں بھی کیا کرتے
تھے۔ یہ حدیث نعمان بن مقرن سے بھی منقول ہے۔ اور یہ
سند زیادہ متصل ہے۔ قتادہ نے نعمان بن مقرن کا زمانہ نہیں
پایا۔ نعمان کی وفات حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں ہوئی۔

۱۶۶۵: حضرت معقل بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے نعمان بن مقرن کو ہرمزان کی طرف بھیجا

اور پھر طویل حدیث نقل کی۔ نعمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں شریک ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اگر دن کے شروع میں لڑائی نہ کرتے تو سورج کے ڈھلنے، مدد کے نزول اور نصرت الہی کی ہواؤں کی انتظار کرتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ علقمہ بن عبد اللہ، بکر بن عبد اللہ مزی کے بھائی ہیں۔

عُمَرَانُ الْجَوْنِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيِّ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بَعَثَ التَّعْمَانَ بْنَ مَقْرِنٍ إِلَى الْهَرَمُزَانِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ فَقَالَ التَّعْمَانُ بْنُ مَقْرِنٍ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ إِذَا لَمْ يُقَاتِلْ أَوَّلَ النَّهَارِ انْتَضَرَحَتْ تَزُولُ الشَّمْسُ وَتَهْبُ الرِّيَّاحُ وَيَنْزِلُ النَّصْرُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعَلْقَمَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ هُوَ أَخُو بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيِّ.

۱۰۹۲: باب طیرہ کے بارے میں

۱۶۶۶: حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بد فالی شرک ہے۔ ہم میں سے کوئی ایسا نہیں جس کو بد فالی کا خیال نہ آتا ہو لیکن اللہ تعالیٰ اسے توکل کی وجہ سے ختم کر دیتا ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ میں نے محمد بن اسماعیل کو فرماتے ہوئے سنا کہ سلیمان بن حرب اس حدیث کے متعلق فرماتے ہیں کہ ”وَمَا مِنَّا وَلَكِنَّ اللَّهَ...“ میرے نزدیک عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔ اس باب میں حضرت سعد، ابو ہریرہ، حابس تمیمی، عائشہ اور ابن عمر سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف سلمہ بن کہیل کی روایت سے جانتے ہیں۔ شعبہ بھی سلمہ ہی حدیث نقل کرتے ہیں۔

۱۰۹۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الطَّيْرِ

۱۶۶۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ عَنْ عَيْسَى بْنِ عَاصِمٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّيْرَةُ مِنَ الشَّرِكِ وَمَا مِنَّا وَلَكِنَّ اللَّهَ يُدْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ قَالَ أَبُو عَيْسَى سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ كَانَ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ يَقُولُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَمَا مِنَّا وَلَكِنَّ اللَّهَ يُدْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ قَالَ سُلَيْمَانُ هَذَا عِنْدِي قَوْلُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَفِي الْأَبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَحَابِسِ التَّمِيمِيِّ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ وَرَوَى شُعْبَةُ أَيْضًا عَنْ سَلَمَةَ هَذَا الْحَدِيثِ.

۱۶۶۷: حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عدوی (یعنی متعدی بیماریاں) اور بد فالی (اسلام میں) نہیں اور میں فال کو پسند کرتا ہوں۔ پوچھا گیا ”یا رسول اللہ ﷺ“ قال کیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اچھی بات۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۶۶۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوَى وَلَا طَيْرَةَ وَأَحِبُّ الْفَالِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْفَالُ قَالَ الْكَلِمَةُ الطَّيْبَةُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۶۶۸: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے کسی کام کے لئے تو یہ الفاظ سنا پسند فرماتے ”یا راشد (اے ٹھیک راستہ پانے والے)

۱۶۶۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ كَانَ يُعْجِبُهُ إِذَا خَرَجَ لِحَاجَةٍ أَنْ يَسْمَعَ

یانجیح (اے کامیاب) "یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۰۹۳: باب جنگ کے متعلق نبی

اکرم ﷺ کی وصیت

۱۲۶۹: حضرت سلیمان بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ جب کسی شخص کو کسی لشکر کا امیر مقرر کرتے تو اسے تقویٰ اور پرہیزگاری کی وصیت کرتے اور اس کیساتھ جانے والے مسلمانوں کے ساتھ بھلائی کا حکم دیتے اور فرماتے اللہ کے نام سے اور اسی کے راستے میں جہاد کرو اور ان کے ساتھ جنگ کرو جو اللہ کے منکر ہیں، مال غنیمت میں چوری نہ کرو، عبد شکنی نہ کرو۔ مثلاً (ہاتھ پاؤں کاٹنا) نہ کرو اور بچوں کو قتل نہ کرو۔ پھر جب تمہارا دشمن کے ساتھ آتنا سامنا ہو تو انہیں تین چیزوں کی دعوت دو اگر وہ لوگ اس میں سے ایک پر بھی راضی ہوں تو تم بھی اسے قبول کرلو اور ان سے جنگ نہ کرو چنانچہ انہیں اسلام کی دعوت دو اور کہو کہ وہ لوگ اپنے علاقے سے مہاجرین کے علاقے کی طرف چلے جائیں اور انہیں بتا دو اگر وہ لوگ ایسا کریں گے تو ان کے لئے بھی وہی کچھ ہے جو مہاجرین کے لئے ہے (مال غنیمت) اور ان پر بھی وہی کچھ ہے جو مہاجرین پر ہے۔ (دین کی نصرت و تائید) لیکن اگر وہ لوگ وہاں جانے سے انکار کر دیں تو انہیں بتا دو کہ تم لوگ دیہاتی مسلمانوں کی طرح ہو تم پر وہی حکم جاری ہوگا جو دیہاتی مسلمانوں پر ہے۔ یہاں تک کہ وہ لوگ جہاد میں شریک ہوں لیکن اگر وہ لوگ اس سے بھی انکار کر دیں تو اللہ سے مدد مانگتے ہوئے ان سے جنگ کرو۔ پھر اگر کسی قلعے کا محاصرہ کرو اور قلعے والے اللہ اور رسول ﷺ کی پناہ مانگیں تو انہیں پناہ مت دو۔ البتہ اپنی اور اپنے لشکر کی پناہ دے سکتے ہو کیونکہ اگر بعد میں تم عہد شکنی کرو تو اپنے عہد و پیمان کو توڑنا اللہ اور رسول ﷺ کے عہد و پناہ کو توڑنے سے بہتر ہے۔ اور اسی طرح اگر وہ لوگ چاہیں کہ تم اللہ کے حکم کے مطابق فیصلہ کرو تو ایسا نہ کرنا بلکہ اپنے حکم پر فیصلہ کرنا کیونکہ تم نہیں جانتے کہ اللہ کا کیا حکم ہے تم

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۱۰۹۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي وَصِيَّةِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقِتَالِ

۱۲۶۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَ أَمِيرًا عَلَى جَيْشٍ أَوْ صَاهٍ فِي خَاصَّةٍ نَفْسِهِ بِتَقْوَى اللَّهِ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا وَقَالَ اغْزُوا بِاسْمِ اللَّهِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ فَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ وَلَا تَغْلُوا وَلَا تَعْدُوا وَلَا تَمْزِلُوا وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيَدًا إِذَا لَقِيتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَادْعُهُمْ إِلَى إِحْدَى ثَلَاثِ خِصَالٍ أَوْ حِلَالٍ أَيَّتُهَا أَجَابُوكَ فَأَقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ وَادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَالتَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ وَآخِرُ هُمْ أَنَّهُمْ إِنْ فَعَلُوا ذَلِكَ وَإِنْ أَبَوْا أَنْ يَتَحَوَّلُوا فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ يَكُونُونَ كَأَغْرَابِ الْمُسْلِمِينَ يَجْرِي عَلَيْهِمْ مَا يَجْرِي عَلَى الْأَغْرَابِ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْغَنِيمَةِ وَالْفَيْ شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يُجَاهِدُوا وَإِنْ أَبَوْا فَاسْتَعِنَ بِاللَّهِ عَلَيْهِمْ وَقَاتِلْهُمْ وَإِذَا حَاصَرْتَ حِصْنًا فَأَرَادُوكَ أَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللَّهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهِ فَلَا تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللَّهِ وَلَا ذِمَّةَ نَبِيِّهِ وَاجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَّتَ أَصْحَابِكَ فَإِنَّكُمْ أَنْ تُخْفِرُوا ذِمَّتَكُمْ وَذِمَّتَ أَصْحَابِكُمْ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تُخْفِرُوا ذِمَّةَ اللَّهِ وَذِمَّةَ رَسُولِهِ وَإِذَا حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوكَ أَنْ تَنْزِلُوهُمْ عَلَى حُكْمِ اللَّهِ فَلَا تَنْزِلُوهُمْ وَلَكِنْ أَنْزِلْهُمْ عَلَى حُكْمِكَ فَإِنَّكَ لَا تَذَرِي أَتَصِيبُ حُكْمَ اللَّهِ فِيهِمْ أَمْ لَا أَوْنَحُوهُمَا وَفِي الْبَابِ عَنِ الثُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ وَحَدِيثُ بُرَيْدَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

اسکے مطابق فیصلہ کر رہے ہو یا نہیں۔ یا اسی کی مثل ذکر کیا۔ اس باب میں حضرت نعمان بن مقرنؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ حدیث بریدہ حسن صحیح ہے۔

۱۶۷۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَزَادَ فِيهِ فَإِنْ أَبَوْا فَخُذْ مِنْهُمْ الْجِزْيَةَ فَإِنْ أَبَوْا فَاسْتَعِنَ بِاللَّهِ عَلَيْهِمْ هَكَذَا رَوَاهُ وَكِيعٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سُفْيَانَ وَرَوَى غَيْرُ مُحَمَّدَ بْنَ بَشَّارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ وَذَكَرَ فِيهِ أَمْرُ الْجِزْيَةِ.

۱۶۷۰: سفیان نے علقمہ سے اسی طرح کی حدیث نقل کی۔ اس حدیث میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ اگر وہ اسلام سے انکار کریں تو ان سے جزیہ وصول کرو اور اگر اس سے (یعنی جزیہ سے) بھی انکار کریں تو اللہ سے مدد طلب کرتے ہوئے ان کے خلاف جنگ کرو۔ وکیع وغیرہ بھی سفیان سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ محمد بن بشار کے علاوہ اور لوگوں نے بھی عبد الرحمن بن مہدی سے یہی حدیث نقل کرتے ہوئے جزیہ کا ذکر کیا ہے۔

۱۶۷۱: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا عَفَّانُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُغَيِّرُ إِلَّا عِنْدَ صَلَوةِ الْفَجْرِ فَإِنْ سَمِعَ أَذَانًا أَمْسَكَ وَالْأَغَارَ وَاسْتَمَعَ ذَاتَ يَوْمٍ فَسَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ فَقَالَ عَلَى الْفِطْرَةِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ خَرَجَتْ مِنَ النَّارِ قَالَ الْحَسَنُ وَثَنَا الْوَلِيدُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ بِهِذَا إِلَّا سَنَادٌ مِثْلُهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۶۷۱: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ فجر کے وقت حملہ کیا کرتے تھے۔ پھر اگر اذان سنتے تو رک جاتے ورنہ حملہ کرتے۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ نے اذان سنی جب مؤذن نے ”اللہ اکبر اللہ اکبر“ کہا تو فرمایا فطرت اسلام پر ہے۔ پھر جب اس نے کہا ”أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ تو آپ ﷺ نے فرمایا تم نے دوزخ کی آگ سے نجات پائی۔ حسن ولید سے اور وہ حماد سے اسی سند سے اس حدیث کے مثل نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

أَبْوَابُ فَضَائِلِ الْجِهَادِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَبْوَابُ فَضَائِلِ جِهَادِ

جَوْرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سے مروی ہیں

۱۰۹۴: باب جہاد کی فضیلت

۱۰۹۴: بَابُ فَضْلِ الْجِهَادِ

۱۶۷۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ جہاد کے برابر کونسا عمل ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم لوگ اس کی استطاعت نہیں رکھتے۔ دو تین مرتبہ لوگوں نے اس طرح پوچھا۔ آپ ﷺ ہر مرتبہ یہی جواب دیتے کہ تم لوگ اس کی استطاعت نہیں رکھتے۔ تیسری مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مثال اس روزے دار اور نمازی کی سی ہے جو نماز اور روزہ میں کوئی فتور (نقص) نہیں آنے دیتا یہاں تک کہ مجاہد جہاد سے واپس آجائے۔ اس باب میں شفاءؓ، عبد اللہ بن حبشیؓ، ابو موسیٰؓ، ابوسعیدؓ، ام مالکؓ، بہزیہؓ اور انس بن مالکؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور نبی ﷺ سے بواسطہ ابو ہریرہؓ کئی سندوں کے منقول ہے۔

۱۶۷۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يَعْدِلُ الْجِهَادَ قَالَ أَنْكُمْ لَا تَسْتَطِيعُونَهُ فَرَدُّوا عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا كُلَّ ذَلِكَ يَقُولُ لَا تَسْتَطِيعُونَهُ فَقَالَ فِي الثَّلَاثَةِ مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَثَلُ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الَّذِي لَا يَفْتَرُ مِنْ صَلَوةٍ وَلَا صِيَامٍ حَتَّى يَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَفِي الْبَابِ عَنِ الشَّفَاءِ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُبَشٍ وَأَبِي مُوسَى وَأَبِي سَعِيدٍ وَأُمِّ مَالِكٍ الْبَهْرِيَّةِ وَأَنْسِ بْنِ مَالِكٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدَرُوهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۶۷۳: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری راہ میں جہاد کرنے والے کی ذمہ داری مجھ پر ہے۔ اگر میں اس کی روح قبض کرتا ہوں تو اسے جنت کا وارث بناتا ہوں اور اگر اسے زندہ واپس بھیجتا ہوں تو مال غنیمت اور ثواب کے ساتھ لوٹاتا ہوں۔ یہ حدیث اس سند سے غریب صحیح ہے۔

۱۶۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ بَزِيعٍ ثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ثَنَا مَرْزُوقُ أَبُو بَكْرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي يَقُولُ اللَّهُ الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِي هُوَ عَلَى ضَمَانٍ إِنْ قَبِضْتُهُ أَوْ رُتِنَتِ الْجَنَّةُ وَإِنْ رَجَعْتُهُ رَجَعْتُهُ بِأَجْرِ أَوْ غَنِيمَةٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۰۹۵: باب مجاہد کی موت کی فضیلت

۱۰۹۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ مَنْ مَاتَ مُرَابِطًا

۱۶۷۴: حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

۱۶۷۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا حَيُّوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِيءٍ

ہر مرنے والے کی زندگی کے ساتھ ہی اس کے اعمال پر مہر لگا دی جاتی ہے لیکن اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے مرنے والے کا عمل قیامت تک بڑھتا رہتا ہے اور وہ قبر کے فتنے سے محفوظ رہتا ہے۔ راوی کہتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا کہ بڑا مجاہد وہ ہے جو اپنے نفس کے ساتھ جہاد کرتا ہے۔ اس باب میں حضرت عقبہ بن عامرؓ اور جابرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حدیث فضالہ بن عبیدؓ حسن صحیح ہے۔

۱۰۹۶: باب جہاد کے دوران روزہ رکھنے

کی فضیلت

۱۶۷۵: حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے جہاد کے دوران ایک روزہ رکھا۔ اللہ تعالیٰ اسے دوزخ کی آگ سے ستر برس کی مسافت تک دور کر دیں گے۔ (حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرنے والے دورادویوں میں سے) ایک راوی نے ستر اور دوسرے نے چالیس برس کا قول نقل کیا ہے۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ ابواسود کا نام محمد بن عبد الرحمن بن نوفل اسدی مدنی ہے۔ اس باب میں حضرت ابوسعیدؓ، انسؓ، عقبہ بن عامرؓ اور ابوامامہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۶۷۶: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں ایک دن کا روزہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ستر برس کی مسافت تک جہنم کی آگ سے دور کر دیتا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۶۷۷: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے جہاد کے دوران

الْخَوْلَانِي أَنْ عَمَرَ وَبْنَ مَالِكِ الْجَنْبِي أَخْبَرَهُ أَنَّ سَمِعَ فَضَالَهَ بْنَ عُبَيْدٍ يَحْدُثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ كُلُّ مَيِّتٍ يُخْتَمُ عَلَى عَمَلِهِ إِلَّا الَّذِي مَاتَ مُرَابِطًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَإِنَّهُ يُنْمَى لَهُ عَمَلُهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ وَيَأْمَنُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَجَابِرٍ حَدِيثُ فَضَالَهَ بْنِ عُبَيْدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۹۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ

الصَّوْمِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

۱۶۷۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي لَهْيَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ وَسَلِيمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ رَحَّزَحَهُ اللَّهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا أَحَدُهُمَا يَقُولُ سَبْعِينَ وَالْآخَرُ يَقُولُ أَرْبَعِينَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَأَبُو الْأَسْوَدِ اسْمُهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ الْأَسَدِيُّ الْمَدَنِيُّ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَنْسٍ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَابْنِ أُمَامَةَ.

۱۶۷۶: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ الْعَدَنِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ ثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ أَبِي عِيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَصُومُ عَبْدٌ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا بَاعَدَ ذَلِكَ الْيَوْمَ النَّارَ عَنْ وَجْهِهِ سَبْعِينَ خَرِيفًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۶۷۷: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ جَمِيلٍ عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ

ایک روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس کے اور دوزخ کے درمیان ایسی خندق بنا دیتا ہے جیسے کہ زمین و آسمان کے درمیان فاصلہ ہے۔ یہ حدیث ابو امامہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے غریب ہے۔

۱۰۹۷: باب جہاد میں مال خرچ

کرنے کی فضیلت

۱۶۷۸: حضرت خرم بن فاتک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جہاد میں کچھ خرچ کرتا ہے تو اسکے لئے سات سو گنا ثواب لکھا جاتا ہے۔ اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ہم اسے صرف رکیں بن ربیع کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۰۹۸: باب جہاد میں خدمت گاری

کی فضیلت

۱۶۷۹: حضرت عدی بن حاتم طائی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کون سا صدقہ افضل ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی راہ میں ایک غلام خدمت کے لئے دینا یا سائے کے لئے خیمہ دینا یا جوان اوفی اللہ کی راہ میں دینا۔ معاویہ بن ابی صالح سے یہ حدیث مرسل بھی مروی ہے۔ اس سند میں زید کے متعلق اختلاف ہے۔ ولید بن جمیل یہ حدیث قاسم ابو عبد الرحمن سے وہ ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔

۱۶۸۰: یہ حدیث ہم سے زیاد بن ابیوب، یزید بن ہارون کے واسطے سے وہ ولید بن جمیل سے وہ قاسم ابی عبد الرحمن سے وہ ابو امامہ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ افضل ترین صدقہ جہاد میں خیمے کا سایہ مہیا کرنا یا خدمت کے غلام

أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ جَعَلَ اللَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ خَنْدَقًا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي أُمَامَةَ.

۱۰۹۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ

النَّفَقَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

۱۶۷۸: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا حُسَيْنُ الْجَعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَسِيرِ بْنِ عَمِيلَةَ عَنْ خُرَيْمِ بْنِ قَاتِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَنْفَقَ نَفَقَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ كُتِبَتْ لَهُ سَبْعُ مِائَةِ صَغْفٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيعِ.

۱۰۹۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ

الْخِدْمَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

۱۶۷۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ثَنَا زَيْدُ بْنُ حَبَابٍ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ الطَّائِي أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ خِدْمَةُ عَبْدٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ ظُلُّ فُسْطَاطٍ أَوْ طَرُوقَةٌ فَحُلَّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَدَّرُوهُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ هَذَا الْحَدِيثُ مُرْسَلًا وَخَوْلَفَ زَيْدٌ فِي بَعْضِ إِسْنَادِهِ وَرَوَى الْوَلِيدُ بْنُ جَمِيلٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۶۸۰: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ جَمِيلٍ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصَّدَقَاتِ ظُلُّ فُسْطَاطٍ فِي

دینا یا اونٹنی دینا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے اور معاویہ بن ابی صالح کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

سَبِيلَ اللَّهِ وَمَنْبَحُهُ خَادِمٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ طَرُوقُهُ فَخَلَّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ وَهُوَ أَصَحُّ عِنْدِي مِنْ حَدِيثِ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ.

۱۰۹۹: باب غازی کو سامان جنگ دینا

۱۶۸۱: حضرت زید بن خالد جہنیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ کی راہ میں جانے والے غازی کو سامان مہیا کرے گا وہ بھی جہاد کرنے والوں کے حکم میں شامل ہے۔ (یعنی مجاہد ہے) اور جس شخص نے کسی غازی کے اہل و عیال کی (بطور نائب) حفاظت کی گویا کہ وہ بھی شریک جہاد ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ یہ حدیث اس سند کے علاوہ بھی کئی سندوں سے مروی ہے۔

۱۰۹۹: بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَنْ جَهَّزَ غَازِيَا
۱۶۸۱: حَدَّثَنَا أَبُو زَكْرِيَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ ثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَدْ غَزَى وَمَنْ خَلَّفَ غَازِيَا فِي أَهْلِهِ فَقَدْ غَزَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۶۸۲: ہم سے روایت کی ابن عمرؓ نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابن ابی لیلیٰ سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے زید بن خالد جہنی سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس آدمی نے کسی غازی کو سامان جہاد (یعنی اسلحہ وغیرہ) فراہم کیا یا اس کے اہل و عیال کی نگرانی کی پس اس نے جہاد کیا۔ (یعنی اسے بھی جہاد کا ثواب ملے گا)۔

۱۶۸۲: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطَاءٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ خَلَفَهُ فِي أَهْلِهِ فَقَدْ غَزَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۶۸۳: ہم سے روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے عبد الرحمن بن مہدی سے انہوں نے حرب سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے بسر بن سعید سے انہوں نے زید بن خالد جہنی سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اللہ کے راستے میں مجاہد کو سامان جہاد فراہم کیا گویا کہ اس نے بھی جہاد کیا یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۶۸۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَدْ غَزَى هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۱۶۸۴: ہم سے روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے عبد الملک سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے زید بن خالد جہنی سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کی مثل روایت کی ہے۔

۱۶۸۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۱۱۰۰: باب فضیلت جس کے

۱۱۰۰: بَابُ مَنِ اغْبَرَّتْ قَدْ

مَاہُ فِی سَبِيلِ اللّٰہِ

قدم اللہ کے راستے میں غبار آلود ہوں

۱۶۸۵: حضرت یزید بن ابومریم کہتے ہیں کہ عبا یہ بن رفاعہ بن رافع مجھے جمعہ کی نماز کے لئے جاتے ہوئے ملے تو انہوں نے فرمایا خوشخبری سن لو۔ تمہارے یہ قدم اللہ کی راہ میں ہیں۔ میں نے ابوعبس سے سنا کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے قدم اللہ کی راہ میں غبار آلود ہو جائیں ان پر دوزخ حرام ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ابوعبس کا نام عبد الرحمن بن جبیر ہے۔ اس باب میں ابو بکر رضی اللہ عنہ، ایک صحابی رضی اللہ عنہ اور یزید بن ابومریم سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ شامی ہیں۔ ولید بن مسلم، یحییٰ بن حمزہ اور کئی راوی ان سے احادیث نقل کرتے ہیں۔ اور یزید بن ابومریم کو فی کے والد صحابی ہیں، ان کا نام مالک بن ربیعہ ہے۔

۱۱۰۱: باب جہاد کے غبار

کی فضیلت

۱۶۸۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے خوف سے رونے والا انسان دوزخ میں داخل نہیں ہوگا جب تک کہ دودھ تھن میں واپس نہ چلا جائے۔ (یہ ناممکن ہے) اور اللہ کی راہ میں پہنچنے والی گردوغبار اور دوزخ کا دھواں جمع نہیں ہو سکتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ محمد بن عبد الرحمن، آل طلحہ مدنی کے مولیٰ ہیں۔

۱۱۰۲: باب جو شخص جہاد کرتے

ہوئے بوڑھا ہو جائے

۱۶۸۷: سالم بن ابو جعد سے روایت ہے کہ شرجیل بن سبط نے کعب بن مرہ سے عرض کیا کہ ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث سنائیں اور اس میں ترمیم و اضافہ سے

۱۶۸۵: حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٌ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ بَرِيدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ لِحَقْنِي عَبَايَةَ بْنُ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ وَأَنَا مَاشٍ إِلَى الْجُمُعَةِ فَقَالَ أَبَشِّرْ فَإِنَّ خُطَاكَ هَذِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ سَمِعْتُ أَبَا عَبْسٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُمَا حَرَامٌ عَلَى النَّارِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَأَبُو عَبْسٍ اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَرَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَرِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ هُوَ رَجُلٌ شَامِيٌّ رَوَى عَنْهُ الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ وَيَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ أَهْلِ الشَّامِ وَبَرِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ كُوفِيٌّ أَبُوهُ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْمُهُ مَالِكُ بْنُ رَبِيعَةَ.

۱۱۰۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ

الْغُبَارِ فِي سَبِيلِ اللّٰہِ

۱۶۸۶: حَدَّثَنَا هُنَا دُثْنَانُ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمَسْعُودِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلْجُ النَّارَ رَجُلٌ بَكَى مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ حَتَّى يَعُودَ اللَّبَنُ فِي الصَّرْعِ وَلَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَذَخَانٌ جَهَنَّمَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ هُوَ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ مَدَنِيٌّ.

۱۱۰۲: بَابُ مَا جَاءَ مِنْ شَاب

شَيْبَةٍ فِي سَبِيلِ اللّٰہِ

۱۶۸۷: حَدَّثَنَا هُنَا دُثْنَانُ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ أَنَّ شَرْحِيلَ بْنَ السَّمْطِ قَالَ يَا كَعْبُ بْنُ مَرْثَةَ حَدَّثَنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

احتیاط کریں۔ انہوں نے کہا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اسلام میں بوڑھا ہو گیا تو یہ بڑھا پاس کے لئے قیامت کے دن نور ہوگا۔ اس باب میں فضالہ بن عبید اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اعمش بھی عمرو بن مرہ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ پھر یہ حدیث منصور، سالم بن ابی جعد سے بواسطہ ایک شخص سے بھی نقل کرتے ہیں۔ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی احادیث نقل کی ہیں۔

۱۶۸۸: عمرو بن عبسہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہوا بوڑھا ہو گیا قیامت کے دن اس کے لئے نور ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ حیوہ بن شریح، یزید حمصی کے بیٹے ہیں۔

۱۱۰۳: باب جہاد کی نیت سے گھوڑا رکھنے

کی فضیلت

۱۶۸۹: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانی میں قیامت تک خیر بندھی ہوتی ہے اور گھوڑے کی تین چشمتیں ہیں۔ ایک آدمی کے لئے اجر کا باعث، ایک کے لئے باعث پردہ، اور ایک کے لئے وبال جان۔ جس کے لئے ثواب کا باعث ہے یہ وہ شخص ہے جو گھوڑے کو جہاد کے لئے رکھتا ہے اور اسی کے لئے تیار کرتا ہے تو یہ اس کے لئے ثواب کا باعث ہے اور جب بھی وہ اس کے پیٹ میں کوئی چیز (یعنی چارہ وغیرہ) ڈالتا ہے اللہ تعالیٰ اس (آدمی) کے لئے اس کا ثواب لکھ دیتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کو مالک، زید بن اسلم سے وہ ابوصالح سے اور وہ ابو ہریرہؓ سے اسی کے مثل نقل کرتے ہیں۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحْتَدَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْأَسْلَامِ كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُيَيْدٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو حَدِيثُ كَعْبِ بْنِ مُرَّةٍ حَدِيثُ حَسَنٍ هَكَذَا رَوَاهُ الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ مُرَّةٍ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ وَأَدْخَلَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ كَعْبِ بْنِ مُرَّةٍ فِي الْأَسْنَادِ رَجُلًا وَيُقَالُ كَعْبُ بْنُ مُرَّةٍ وَيُقَالُ مُرَّةُ بْنُ كَعْبٍ الْبَهْرِيُّ وَالْمَعْرُوفُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَادِيثُ.

۱۶۸۸: حَدَّثَنَا اسْحَقُ ابْنُ مَنْصُورٍ ثَنَا حَيَوَةُ بْنُ شَرِيحٍ عَنْ بَقِيَّةٍ عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ عَبْسَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَانَتْ لَهُ نُورٌ يَوْمَ الْقِيَمَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَحَيَوَةُ بْنُ شَرِيحٍ هُوَ ابْنُ يَزِيدَ الْحَمْصِيُّ.

۱۱۰۳: بَابُ مَا جَاءَ مَنْ ارْتَبَطَ

فَرَسًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ

۱۶۸۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْلُ مَعْقُودَةٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ الْخَيْلُ ثَلَاثَةٌ هِيَ لِرَجُلٍ أَجْرُوهِيَ لِرَجُلٍ سَتَرُوهِيَ عَلَى رَجُلٍ وَرَزَقَ مَا لَدَيْهِ هِيَ لَهُ أَجْرٌ فَالَّذِي يَتَّخِذُهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُعِدُّهَا لَهُ هِيَ لَهُ أَجْرٌ لَا يَغِيبُ فِي بَطُونِهَا شَيْءٌ إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَجْرَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا الْحَدِيثِ.

۱۱۰۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ

الرَّمْيِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

۱۶۹۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ
ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِنَّ اللَّهَ لَيُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلَاثَةَ الْجَنَّةِ
صَانِعَهُ يَخْتَسِبُ فِي صَنْعَتِهِ الْخَيْرَ وَالرَّامِيَ بِهِ
وَالْمُمِدَّ بِهِ قَالَ ارْمُوا وَارْكَبُوا وَلَا تَرْمُوا أَحَبُّ
إِلَيَّ مَنْ أَنْ تَرَكَبُوا كُلُّ مَا يَلْهُوُ بِهِ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ
بَاطِلٌ إِلَّا رَمِيَهُ بِقَوْسٍ وَتَادِيَةِ فَرَسِهِ وَمَلَاعَتَهُ أَهْلُهُ
فَإِنَّهُمْ مِنَ الْحَقِّ.

۱۶۹۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا
هَشَامُ الدُّسْتَوَانِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي
سَلَامٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَزْرَقِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ
كَعْبِ بْنِ مَرْثَةَ وَعُمَرُ بْنُ عَبْسَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۶۹۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مَعَاذُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ
عَنْ أَبِي نَجِيحٍ السُّلَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
مَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ لَهُ عَذْلٌ مُحَرَّرٌ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو نَجِيحٍ هُوَ عُمَرُ بْنُ عَبْسَةَ
السُّلَمِيُّ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْأَزْرَقِ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ.

۱۱۰۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْحَرْسِ

فِي سَبِيلِ اللَّهِ

۱۶۹۳: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْظِيُّ ثَنَا بَشْرُ بْنُ
عُمَرَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ زُرَيْقٍ ثَنَا عَطَاءُ الْخُرَّاسَانِيُّ عَنْ

۱۱۰۴: بَابُ اللَّهِ كَرَاةٍ فِي تِيرَانْدَازِي

کی فضیلت کے بارے میں

۱۶۹۰: حضرت عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی حسین سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ایک تیر کی وجہ سے تین آدمیوں کو جنت میں داخل کرے گا۔ کارگیر (یعنی تیر بنانے والا) جو اس کے بنانے میں ثواب کی امید رکھے، تیر انداز (تیر چلانے والا) اور اسی کے لئے تیروں کو اٹھا کر رکھنے اور اسے دینے والا پھر فرمایا تیر اندازی اور سواری سیکھو اور تمہارا تیر پھینکنا میرے نزدیک سواری سے زیادہ بہتر ہے پھر ہر وہ کھیل جس سے مسلمان کھیلتا ہے باطل (بے کار) ہیں۔ سوائے تیر اندازی، اپنے گھوڑے کو سدھانا اور اپنی بیوی کے ساتھ کھیلنا یہ تینوں صحیح ہیں۔

۱۶۹۱: ہم سے روایت کی احمد بن منیع نے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابی سلام سے انہوں نے عبد اللہ بن ازرق سے انہوں نے عقبہ بن عامر سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مثل حدیث نقل کی۔ اس باب میں کعب بن مرثہ، عمرو بن عبسہ اور عبد اللہ بن عمرو سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۶۹۲: ابونجیح سلمی کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اللہ کی راہ میں تیر پھینکتا ہے تو اس کا ایک تیر پھینکنا ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابونجیح کا نام عمرو بن عبسہ سلمی ہے۔ عبد اللہ بن ازرق، عبد اللہ بن زید ہیں۔

۱۱۰۵: بَابُ جِهَادٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

کی فضیلت

۱۶۹۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو آنکھیں ایسی ہیں کہ

انہیں آگ نہیں چھو سکتی۔ ایک وہ جو اللہ کے خوف سے روئی اور دوسری وہ جس نے اللہ کی راہ میں پہرہ دیتے ہوئے رات گزاری۔ اس باب میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور ابو ریحانہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف شعیب بن رزق کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۱۰۶: باب شہید کا ثواب

۱۶۹۳: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہداء کی رو میں سبز پرندوں کے اندر ہیں جو جنت کے پھلوں میں سے کھاتی پھرتی ہیں۔ راوی کو شک ہے کہ ”درخت فرمایا“ یا ”پھل“ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ۱۶۹۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سامنے سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والے تین شخص پیش کئے گئے۔ ایک شہید، دوسرا حرام سے بچنے اور شبہات سے پرہیز کرنے والا اور تیسرا وہ بندہ جو اللہ تعالیٰ کی عبادت اچھی طرح کرے اور اپنے مالک کی بھی اچھی طرح خدمت کرے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۶۹۶: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے راستے میں قتل (یعنی شہید) ہو جانا ہر گناہ کو مٹا دیتا ہے۔ جبرائیلؑ نے فرمایا قرض کے علاوہ۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا قرض کے علاوہ۔ اس باب میں کعب بن عجرہؓ، ابو ہریرہؓ، جابرؓ، اور ابو قتادہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حدیث انسؓ غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو ابو بکرؓ کی روایت سے صرف اسی شیخ (یحییٰ بن طلحہ کوئی) کی روایت سے جانتے ہیں۔ میں (امام ترمذی) نے امام بخاریؒ سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو انہوں نے اسے نہ پہچانا۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ امام بخاریؒ کا اس حدیث کی طرف اشارہ ہو جو حمید، انسؓ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ

عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَیْحَانَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ غَيَّانُ لَا تَمْسُهُمَا النَّارُ عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ وَعَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ وَابْنِ رِيحَانَةَ حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ شُعَيْبِ بْنِ رَزِيْقٍ.

۱۱۰۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي ثَوَابِ الشَّهِيدِ

۱۶۹۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ ابْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَرْوَاحَ الشُّهَدَاءِ فِي طَيْرٍ خَضِرٍ تَعْلُقُ مِنْ ثَمَرَةِ الْجَنَّةِ أَوْ شَجَرِ الْجَنَّةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. ۱۶۹۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَامِرِ الْقُعَيْلِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غُرُضٌ عَلَى أَوَّلِ ثَلَاثَةِ يَدٍ خُلُودِ الْجَنَّةِ شَهِيدٌ عَفِيفٌ مُتَعَفِّفٌ وَعَبْدٌ أَحْسَنُ عِبَادَةِ اللَّهِ وَنَصَحَ لِمَوْلَاهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۶۹۶: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ طَلْحَةَ الْكُوفِيُّ ثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَتْلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يُكَفِّرُ كُلَّ خَطِيئَةٍ فَقَالَ جَبْرِئِيلُ الْإِلَهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِلَهِ فِي الْبَابِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ وَجَابِرِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ قَتَادَةَ وَحَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي بَكْرٍ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ هَذَا الشَّيْخِ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ وَقَالَ أَرَى أَنَّهُ أَرَادَ حَدِيثَ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَسُرُّهُ أَنْ يُرَى

جَعَلَ إِلَى الدُّنْيَا إِلَّا شَهِيدًا.

آپ ﷺ نے فرمایا اہل جنت میں سے کوئی دنیا کی طرف لوٹنا نہیں پسند کرے گا سوائے شہید کے۔

۱۶۹۷: حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی بندہ ایسا نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کی موت کے بعد اس کے ساتھ بھلائی کا معاملہ فرمائے اور وہ دنیا میں واپس جانا پسند کرے اگرچہ اس سے بھلائی (جنت کے عوض دنیا و مافیہا عطا کر دی جائے) البتہ شہید شہادت کی فضیلت اور مرتبہ کی وجہ سے ضروریہ خواہش کرے گا کہ دنیا میں جائے اور دوبارہ قتل کر دیا جائے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۱۰۷: باب اللہ تعالیٰ کے نزدیک شہداء

کی فضیلت

۱۶۹۸: حضرت عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ شہید چار قسم کے لوگ ہیں ایک وہ مؤمن جس کا ایمان مضبوط ہو وہ دشمن سے مقابلہ کرے اور اس نے اللہ تعالیٰ سے کئے گئے وعدہ کو چھوڑ کر دکھایا یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔ یہ وہ شخص ہے کہ قیامت کے دن لوگ اس کی طرف نظریں اٹھا اٹھا کر دیکھیں گے اور فرمایا ”اس طرح“ اس کے ساتھ سزا دیا یہاں تک آپ ﷺ کی ٹوپی گر گئی۔ راوی کہتے ہیں کہ مجھے علم نہیں کہ ٹوپی آنحضرت ﷺ کی گری یا حضرت عمرؓ کی۔ دوسرا وہ مؤمن جس کا ایمان مضبوط ہو اور دشمن سے مقابلہ میں خوف کی وجہ سے اس کا یہ حال ہے گویا کہ اس کی جلد کو کانٹوں سے چھلنی کر دیا گیا ہے۔ پھر ایک تیسرا ہے اس کے لگے اور اسے قتل کر دے۔ تیسرا وہ مؤمن جس کے نیک اور برے اعمال خلط ملط ہو گئے ہوں اور دشمن سے ملاقات (یعنی مقابلہ) کے وقت اللہ تعالیٰ سے اجر و ثواب کی امید رکھتے ہوئے قتل کر دیا جائے یہ تیسرا درجہ ہے۔ چوتھا وہ مؤمن جو گناہ گار ہوتے ہوئے دشمن سے مقابلہ کے وقت اللہ تعالیٰ سے ثواب کی امید رکھتے ہوئے قتل کر دیا گیا اور یہ چوتھے درجہ میں ہے۔ یہ حدیث حسن

۱۶۹۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَمُوتُ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ يُحِبُّ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا وَأَنَّ لَهُ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا إِلَّا لَشَهِيدٍ لِمَا يَرَى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ فَإِنَّهُ يُحِبُّ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلَ مَرَّةً أُخْرَى هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۱۱۰۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ

الشَّهَدَاءِ عِنْدَ اللَّهِ

۱۶۹۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي يَزِيدَ الْخَوْلَانِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ فَصَالَهَ بْنَ عُبَيْدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الشَّهْدَاءُ أَرْبَعَةٌ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَيِّدٌ لَا يَمَانُ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَّقَ اللَّهَ حَتَّى قُتِلَ فَذَاكَ الَّذِي يَرْفَعُ النَّاسَ إِلَيْهِ أَغْنِيَهُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ هَكَذَا وَرَفَعَ رَأْسَهُ حَتَّى وَقَعَتْ قَلْنُسُوتُهُ فَلَا أَدْرِي قَلْنُسُوتُهُ عُمَرُ أَرَادَ أَمْ قَلْنُسُوتَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَيِّدٌ لَا يَمَانُ لَقِيَ الْعَدُوَّ وَفَكَأَنَّمَا ضُرِبَ جِلْدُهُ بِشَوْكٍ طَلَحَ مِنَ الْجَبَنِ أَنَاةَ سَهْمٍ غَرِبَ فَقَتَلَهُ فَهُوَ فِي الدَّرَجَةِ الثَّانِيَةِ وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ خَلَطَ عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَّقَ اللَّهَ حَتَّى قُتِلَ فَذَاكَ فِي الدَّرَجَةِ الثَّالِثَةِ وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ أَسْرَفَ عَلَى نَفْسِهِ لَقِيَ الْعَدُوَّ وَفَصَدَّقَ اللَّهَ حَتَّى قُتِلَ فَذَاكَ فِي الدَّرَجَةِ الرَّابِعَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا يُعْرَفُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَطَاءِ بْنِ دِينَارٍ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ قَدَرَوِي سَعِيدُ

بْنِ أَبِي أَيُّوبَ هَذَا حَدِيثٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَشْيَاحَ مِنْ خَوْلَانَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ أَبِي يَزِيدَ وَقَالَ عَطَاءُ بْنُ دِينَارٍ لَيْسَ بِهِ نَاسٌ
 غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف عطاء بن دینار کی روایت سے جانتے ہیں۔ میں (امام ترمذی) نے امام بخاری کو فرماتے ہوئے سنا کہ سعید بن ابوالیوب نے یہ حدیث عطاء بن دینار سے اور وہ شیوخ خولانی سے نقل کرتے ہیں لیکن اس میں یزید کا ذکر نہیں کرتے اور عطاء بن دینار کی روایت میں کوئی حرج نہیں۔

۱۰۰۸: باب سمندر کے راستے جہاد کرنا

۱۶۹۹: حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ عبادہ بن صامتؓ کی بیوی ام حرام بنت طحانؓ کے ہاں نبی اکرم ﷺ جایا کرتے تھے۔ وہ آپ ﷺ کو کھانا کھلایا کرتی تھی۔ چنانچہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ان کے ہاں داخل ہوئے تو انہوں نے آپ ﷺ کو کھانا کھلایا اور آپ ﷺ کے سر مبارک کی جوئیں دیکھنے کے لئے آپ ﷺ کو روک لیا۔ آپ ﷺ سو گئے پھر جب بیدار ہوئے تو ہنسنے لگے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: کسی بات پر ہنس رہے ہیں؟ فرمایا میری امت کے چند لوگ میرے سامنے پیش کئے گئے جو سمندر میں اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لئے سوار ہیں گویا کہ وہ لوگ تختوں پر بادشاہ ہیں یا فرمایا کہ بادشاہ کی طرح تختوں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ ام حرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ دعا کیجئے اللہ تعالیٰ مجھے بھی انہی میں سے کر دے۔ اس پر آپ ﷺ نے ام حرامؓ کے لئے دعا فرمائی۔ پھر دوبارہ سر مبارک رکھا اور سو گئے اور اسی طرح ہنستے ہوئے اٹھے۔ انہوں نے پھر عرض کیا کہ اب کسی چیز پر ہنس رہے ہیں۔ فرمایا میرے کچھ مجاہد پیش کئے گئے جو اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے نکلے ہیں پھر اس طرح فرمایا جس طرح پہلی مرتبہ فرمایا تھا۔ ام حرامؓ نے دوبارہ دعا کے لئے درخواست کی۔ فرمایا تو پہلے لوگوں میں سے ہے۔ چنانچہ ام حرامؓ، حضرت معاویہؓ کے زمانہ (خلافت) میں سمندر کے سفر پر گئیں لیکن سمندر سے باہر اپنی سواری سے گر گئیں اور شہید ہو گئیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ام حرام بنت طحانؓ، ام سلیم کی بہن اور انس بن مالکؓ کی خالہ ہیں۔

۱۱۰۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي غَزْوِ الْبَحْرِ

۱۶۹۹: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنُ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامِ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتَطْعُمُهُ وَكَانَتْ أُمُّ حَرَامٍ تَحْتَ عِبَادَةِ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَاطْعَمَتْهُ وَحَبَسَتْهُ تَغْلِي رَأْسَهُ فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يَضْحَكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي غَرَضُوا عَلَى غَزَاةٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَرْكَبُونَ ثَبَجَ هَذَا الْبَحْرِ مُلُوكٌ عَلَى الْأَسْرَةِ أَوْ مِثْلُ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسْرَةِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَدْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ لَهُ مَا يَضْحَكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي غَرَضُوا عَلَى غَزَاةٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ نَحْوَ مَا قَالَ فِي الْأَوَّلِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَدْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ فَرَكِبْتُ أُمُّ حَرَامُ الْبَحْرِ فِي زَمَنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ فَصَرَعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِينَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأُمُّ حَرَامٍ بِنْتُ مِلْحَانَ هِيَ أُخْتُ أُمِّ سَلِيمٍ وَهِيَ خَالَةُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

۱۱۰۹: بَابُ مَا جَاءَ مَنْ يُقَاتِلُ رِيَاءً وَلِلدُّنْيَا

۱۷۰۰: حَدَّثَنَا هَنَادُ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يُقَاتِلُ شُجَاعَةً وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً وَيُقَاتِلُ رِيَاءً فَأَيُّ ذَلِكَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ مَنْ قَاتَلَ لَتَكُونَ كَلِمَةً اللَّهُ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۱۷۰۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَانُوٍ فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَالْإِلَى رِسُولِهِ فَهِيَ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَالْإِلَى رِسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ امْرَأَةٍ يَنْزَوِجُهَا فَهِيَ هِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَنْمَةِ هَذَا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ

۱۱۱۰: بَابُ فِي فَضْلِ الْغُدُوِّ

وَالرَّوَاحِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

۱۷۰۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حَمِيدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَغْدَوَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَقَابٌ قَوْسٍ أَحَدُكُمْ أَوْ مَوْضِعٌ يَدُهُ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَطْلَعَتْ إِلَى الْأَرْضِ لَا ضَاءَ ثَمَّ مَا بَيْنَهُمَا وَلَمَلَاءَ ثَمَّ مَا بَيْنَهُمَا رِيحًا وَلَنْصِيفُهَا عَلَى

۱۱۰۹: باب جو ریا کاری یا دنیا کیلئے جہاد کرے

۱۷۰۰: حضرت ابو موسیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو ریا کاری، غیرت یا اظہار شجاعت کے لیے جہاد کرتا ہے کہ ان میں کون اللہ کی راہ میں ہے آپ نے فرمایا جو شخص اس لئے لڑتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کلمہ سر بلند رہے وہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہے۔ اس باب میں حضرت عمرؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۰۱: حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کو نیت کے مطابق ہی ثواب ملتا ہے۔ پس جس نے اللہ اور رسول ﷺ کے لئے ہجرت کی اس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے لئے (ہجرت) کی اور جس نے دنیا کے حصول یا کسی عورت سے شادی کی غرض سے ہجرت کی اس کی ہجرت اس کے لیے ہے جس کے لئے اس نے کی ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کو مالک بن انسؒ، سفیان ثوریؒ اور کئی ائمہ حدیث یحییٰ بن سعید سے نقل کرتے ہیں۔ ہم اس حدیث کو صرف یحییٰ بن سعید کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۱۱۰: باب جہاد میں صبح و شام چلنے

کی فضیلت

۱۷۰۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی راہ میں صبح و شام کو چلنا دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سے بہتر ہے اور ایک کمان یا ایک ہاتھ کے برابر جنت کی جگہ دنیا اور جو کچھ اس میں ہے، سب سے بہتر ہے۔ اگر جنت کی عورتوں میں سے ایک عورت دنیا میں آجائے تو آسمان وزمین کے درمیان پوری کائنات روشن اور خوشبو سے بھر جائے۔ یہاں تک کہ اس کے سر کی اور زہنی بھی دنیا و مافیہا (یعنی جو

کچھ دنیا میں ہے) سے بہتر ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۷۰۳: حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی راہ میں ایک صبح چلنا دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سے بہتر اور جنت میں ایک کوڑا رکھنے کے برابر جگہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما، ابو ایوب رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۰۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے راستے میں ایک صبح یا ایک شام چلنا دنیا اور جو کچھ اس (دنیا) میں ہے سے بہتر ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابو حازم، غرہ الشجرہ کے مولیٰ ہیں ان کا نام سلیمان ہے اور یہ کوئی ہیں۔

۱۷۰۵: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک صحابی کا ایک گھائی پر گزر ہوا اس میں بیٹھے پانی کا ایک چھوٹا سا چشمہ تھا۔ یہ جگہ انہیں بے حد پسند آئی اور تمنا کی کہ کاش میں لوگوں سے جدا ہو کر اس گھائی میں رہتا۔ لیکن میں رسول اللہ ﷺ سے اجازت لیے بغیر کبھی ایسا نہیں کروں گا۔ پس جب تک آپ ﷺ سے اس بات کا تذکرہ کیا فرمایا ایسا نہ کرنا اس لیے کہ تم میں سے کسی کا ایک مرتبہ جہاد کے لئے کھڑے ہونا اس کے اپنے گھر میں ستر سال تک نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔ کیا تم لوگ نہیں چاہتے کہ اللہ تعالیٰ کی تم لوگوں کی بخشش فرمائیں اور تمہیں جنت میں داخل کریں۔ لہذا تم اللہ کی راہ میں جہاد کرو۔ جس نے فَوَاقِ نَاقَةِ (یعنی اونٹنی کے دودھ دودھ دوہنے کے درمیان کا فاصلہ) کے برابر بھی جہاد کیا اس پر جنت واجب ہوگئی۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۱۱۱: باب بہترین لوگ کون ہیں

۱۷۰۶: حضرت ابن عباسؓ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ

رَأْسُهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ. ۱۷۰۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَمَوْضِعٌ سَوِطٌ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي أَيُّوبٍ وَأَنَسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۷۰۴: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ ثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رُوحَةٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَأَبُو حَازِمٍ الَّذِي رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هُوَ الْكُوفِيُّ اسْمُهُ سَلَمَانٌ هُوَ مَوْلَى عَزَّةَ الْأَشَجَعِيَّةِ.

۱۷۰۵: حَدَّثَنَا غُبَيْدُ بْنُ أَسْبَاطٍ عَنْ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبِي عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذُبَابٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشُعْبٍ فِيهِ غَيْبَةٌ مِنْ مَاءٍ عَذْبَةٍ فَأَعَجَبَتْهُ لَطِيفُهَا فَقَالَ لَوْ اعْتَرَلْتُ النَّاسَ فَأَقَمْتُ فِي هَذَا الشَّعْبِ وَلَنْ أَفْعَلَ حَتَّى اسْتَاذِنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ فَإِنَّ مَقَامَ أَحَدِكُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ سَبْعِينَ عَامًا أَلَا تَحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ الْجَنَّةَ اغْزَوْا فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَوَاقِ نَاقَةٍ وَجِبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۱۱۱: بَابُ مَا جَاءَ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ

۱۷۰۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ لَيْثَةَ عَنْ يَكْرِ بْنِ

آپ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں بہترین آدمی کے متعلق نہ بتاؤں بہترین شخص وہ ہے جو اللہ کے راستے میں اپنے گھوڑے کی لگام پکڑتا ہے۔ اور کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ اسکے بعد کونسا آدمی افضل ہے۔ وہ شخص جو اپنی بکریاں لے کر مخلوق سے جدا ہو گیا لیکن اس میں سے اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرتا ہے اور کیا میں تمہیں بدترین شخص کے متعلق نہ بتاؤں۔ بدترین شخص وہ ہے جو اللہ کے نام پر سوال کرتا ہے اور اسے نہیں دیا جاتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے ابن عباسؓ کے واسطے سے مرفوعاً منقول ہے۔

۱۱۱۲: باب شہادت کی دعا مانگنا

۱۷۰۷: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ سے سچے دل کیساتھ شہادت کا سوال کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے شہید کا اجر و ثواب عطا فرماتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۰۸: حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سچے دل سے اللہ تعالیٰ سے شہادت طلب کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے شہداء کے درجے تک پہنچا دے گا۔ اگرچہ وہ اپنے بستر پر مرے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو اس سند سے صرف عبد الرحمن بن شریح کی روایت سے جانتے ہیں۔ عبد اللہ بن صالح بھی یہ حدیث عبد الرحمن بن شریح سے نقل کرتے ہیں۔ عبد الرحمن بن شریح کی کنیت ابو شریح ہے اور یہ اسکندرانی ہیں۔ اس باب میں معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

۱۱۱۳: باب مجاہد، مکاتب اور نکاح کرنے

والوں پر اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت

۱۷۰۹: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ

الاشح عن عطاء بن یسار عن ابن عباس أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ألا أخبرکم بخیر الناس رجلاً ممسکاً بعنان فرسہ فی سبیل اللہ ألا أخبرکم بالبدی یتلوہ رجلاً معتزلاً فی غنیمۃ لہ یؤدی حق اللہ فیہا ألا أخبرکم بشر الناس رجلاً یسأل باللہ ولا یعطی بہ هذا حدیث حسن غریب من هذا الوجه ویروی هذا الحدیث من غیر وجه عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

۱۱۱۲: باب ماجاء فیمن سأل الشہادۃ

۱۷۰۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا رُوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ مَالِكِ بْنِ يُحَاوِرَ السَّكْسَكِيِّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَأَلَ اللَّهَ الْقَتْلَ فِي سَبِيلِهِ صَادِقًا مِنْ قَلْبِهِ أَعْطَاهُ اللَّهُ أَجْرَ الشَّهِيدِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۷۰۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ بْنُ عُسْكَرٍ ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ كَثِيرٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شُرَيْحٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ أَبِي أُمَامَةَ بْنَ سَهْلٍ بْنَ حُنَيْفٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَأَلَ اللَّهَ الشَّهَادَةَ مِنْ قَلْبِهِ صَادِقًا بَلَغَهُ اللَّهُ مَنَازِلَ الشَّهَدَاءِ وَإِنْ مَاتَ عَلَى فَرَسِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ سَهْلٍ بْنِ حُنَيْفٍ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شُرَيْحٍ وَقَدْ رَوَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شُرَيْحٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شُرَيْحٍ يُكْنَى أَبَا شُرَيْحٍ وَهُوَ اسْكَنْدَرَانِيُّ وَفِي الْبَابِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ۔

۱۱۱۳: باب ماجاء فی المَجَاهِدِ

وَالْمَكَاتِبِ وَالنَّكَاحِ وَعَوْنِ اللَّهِ إِيَّاهُمْ

۱۷۰۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ عُجْلَانَ عَنْ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تین آدمیوں کی معاونت اپنے ذمے لی ہے۔ ایک مجاہد فی سبیل اللہ دوسرا مکاتب جو ادائیگی قیمت کا ارادہ رکھتا ہو۔ اور تیسرا وہ نکاح کرنے والا جو پرہیزگاری کی نیت سے نکاح کرے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۷۱۰: حضرت معاذ جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مسلمان نے اونٹنی کے دو مرتبہ دودھ دینے کے درمیان جتنا وقت جہاد کیا اس کے لئے قیمت واجب ہے اور جس شخص کو جہاد کے دوران ایک زخم یا کوئی چوٹ بھی لگ گئی وہ آدمی قیامت کے دن بڑے سے بڑا زخم لے کر آئے گا۔ اس کا رنگ زعفران کی طرح اور خوشبو مشک جیسی ہوگی۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۱۱۳: باب جہاد میں زخمی ہونے

کی فضیلت

۱۷۱۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے راستے میں جہاد کرنے والوں میں سے زخمی ہونے والوں کو خوب جانتا ہے اور کئی زخمی مجاہد ایسا نہیں کہ قیامت کے دن خون کے رنگ اور مشک کی سی خوشبو کیساتھ حاضر نہ ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی کے واسطے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

۱۱۱۵: باب کون سا عمل افضل ہے

۱۷۱۲: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون سا عمل افضل ہے یا کونسا عمل بہتر ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لانا۔ پوچھا گیا پھر کونسا عمل ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاد عمل کی کوہان ہے (یعنی افضل ترین ہے) عرض کیا گیا اس

سَعِيدُ الْمُقْبَرَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ حَقَّ عَلَى اللَّهِ عَوْنُهُمُ الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمُكَاتِبُ الَّذِي يُرِيدُ الْإِدَاءَ وَالنَّكَاحَ الَّذِي يُرِيدُ الْعِفَافَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۷۱۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ بْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ مَالِكِ بْنِ يُخَاظٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ فَوَاقٍ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ نُكِبَ نَكْبَةً فَإِنَّهَا تَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ كَأَنَّ غَزْرًا مَا كَانَتْ لَوْ أَنَّهَا الرُّعْفَرَانُ وَرِيحُهَا كَالْمِسْكِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۱۱۱۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ

مَنْ يُكَلِّمُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

۱۷۱۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُكَلِّمُ أَحَدٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَغْلَمُ بِمَنْ يُكَلِّمُ فِي سَبِيلِهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ اللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ وَالرَّيْحُ رِيحُ الْمِسْكِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۱۱۵: بَابُ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ

۱۷۱۲: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو ثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ وَأَيُّ الْأَعْمَالِ خَيْرٌ قَالَ إِيْمَانٌ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ قِيلَ ثُمَّ أَيُّ شَيْءٍ قَالَ الْجِهَادُ سَنَامُ الْعَمَلِ قِيلَ ثُمَّ أَيُّ

کے بعد۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج مقبول۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور نبی اکرم ﷺ سے کئی سندوں سے بواسطہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ منقول ہے۔

باب ۱۱۱۶:

۱۷۱۳: حضرت ابو بکر بن ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے دروازے تلواروں کے سائے میں ہیں۔ حاضرین میں سے ایک شخص جو مفلوک الحال تھا کہنے لگا کیا آپ نے خود یہ حدیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ انہوں نے فرمایا ”ہاں“۔ راوی کہتے ہیں پھر وہ شخص اپنے دوستوں میں واپس گیا اور کہا میں تمہیں سلام کرتا ہوں پھر اپنی تلوار کی میان توڑ ڈالی اور کافروں کو قتل کرنے لگا یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔

یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف جعفر بن سلیمان کی روایت سے جانتے ہیں۔ ابو عمران جوئی کا نام عبد الملک بن حبیب ہے۔ امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ ان کا نام ابو بکر بن ابی موسیٰ ہے۔

باب ۱۱۱۷: کون سا آدمی افضل ہے

۱۷۱۴: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ کون سا شخص افضل ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا۔ عرض کیا گیا پھر کون۔ آپ ﷺ نے فرمایا وہ مؤمن جو گھائیوں میں سے کسی گھائی میں رہتا ہو، اپنے رب سے ڈرے اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۱۱۸:

۱۷۱۵: حضرت مقدم بن معد یکربؒ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ہاں شہید کے لئے چھ انعامات

سَمِعْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ثُمَّ حَجَّ مَبْرُورٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرٍ وَجْهٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب ۱۱۱۶:

۱۷۱۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ سُلَيْمَانَ الصُّبَيْعِيُّ عَنْ أَبِي عُمَرَ بْنِ الْجَوْنِيِّ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي بِحَضْرَةِ الْعَدُوِّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ الشُّيُوفِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ رَأَيْتُ الْهَيْئَةَ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَرَجَعَ إِلَى أَصْحَابِهِ قَالَ أَقْرَأُ عَلَيْكُمُ السَّلَامَ وَكَسَّرَ جَفْنَ سَيْفِهِ فَضَرَبَ بِهِ حَتَّى قُتِلَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ وَأَبُو عُمَرَ الْجَوْنِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ حَبِيبٍ أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي مُوسَى قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ هُوَ اسْمُهُ.

باب ۱۱۱۷: مَا جَاءَ أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ

۱۷۱۴: حَدَّثَنَا أَبُو عَمَارٍ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ قَالَ رَجُلٌ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالُوا ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ مُؤْمِنٌ فِي شُعْبٍ مِنَ الشُّعَابِ يَتَّقَى رَبَّهُ وَيَدْعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

باب ۱۱۱۸:

۱۷۱۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَادٍ ثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ

ہیں۔ خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی اس کی بخشش ہو جاتی ہے۔ جنت میں اپنا ٹھکانہ دیکھ لیتا ہے۔ عذاب قبر سے محفوظ اور قیامت کے دن کی بھیانک وحشت سے مامون کر دیا جاتا ہے۔ اس کے سر پر ایسے پا قوت سے جڑا ہوا وقار کا تاج رکھا جاتا ہے جو دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سے بہتر ہے۔ اور اس کی بڑی آنکھوں والی بہتر (۷۲) حوروں سے شادی کر دی جاتی ہے اور ستر رشتہ داروں کے معاملہ میں اس کی سفارش قبول کی جاتی ہے۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

۱۷۱۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی جنتی دنیا میں واپس آنے کی خواہش نہیں کرے گا۔ البتہ شہید ضرور اس بات کا خواہشمند ہوتا ہے کہ وہ دنیا میں واپس جائے وہ کہے گا کہ میں اللہ کی راہ میں دس مرتبہ قتل کیا جاؤں اور اس کی وجہ انعام و اکرام ہوں گے جو اللہ تعالیٰ اسے عطا فرمائیں گے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۱۷: ہم سے روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کے ہم معنی بیان کیا۔

۱۷۱۸: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک دن (اسلامی سرحدات کی) نگرانی کرنا دنیا اور اس کی تمام آرائشوں سے بہتر ہے پھر ایک صبح یا ایک شام اللہ کی راہ میں چلنا بھی دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سے بہتر ہے اور جنت میں ایک کوڑا رکھنے کی جگہ بھی دنیا اور اس کی ہر چیز سے بہتر ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۱۹: محمد بن منکدر کہتے ہیں کہ سلمان فارسیؓ، شرمیل کے پاس سے گزرے وہ اپنے مرابط میں تھے جس میں رہنا ان پر اور ان کے ساتھیوں پر شاق گزر رہا تھا۔ سلمانؓ نے فرمایا اے ابن سبط کیا

بْنِ مَعْدَانَ عَنِ الْمَقْدَامِ بْنِ مَعْدٍ يَكْرِبُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلشَّهِيدِ عِنْدَ اللَّهِ سِتُّ خِصَالٍ يُغْفَرُ لَهُ فِي أَوَّلِ دَفْعَةٍ وَيَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَيُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَيَأْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ وَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ الْيَاقُوتَةُ مِنْهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَيَزُوجُ اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ زَوْجَةً مِنَ الْخُورِ الْعَيْنِ وَيُشْفَعُ فِي سَبْعِينَ مِنْ أَقَارِبِهِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۱۷۱۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ ثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَسْرُهُ أَنْ يَرْجَعَ إِلَى الدُّنْيَا غَيْرُ الشَّهِيدِ فَإِنَّهُ يُحِبُّ أَنْ يَرْجَعَ إِلَى الدُّنْيَا يَقُولُ حَتَّى أَقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مِمَّا يَرَى مِمَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ مِنَ الْكِرَامَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۷۱۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ.

۱۷۱۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي النَّضْرِ ثَنِي أَبُو النَّضْرِ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَالرَّوْحَةُ يَرُوحُهَا الْعَبْدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ الْعُدُوَّةُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَمَوْضِعُ سَوْطٍ أَحَدِكُمْ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۷۱۹: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ وَقَالَ مَرْسَلُ مَانِ الْفَارِسِيِّ بِشَرِّ حَبِيلِ بْنِ السَّمِطِ وَهُوَ فِي مُرَابِطٍ لَهُ وَقَدْ شَقَّ عَلَيْهِ وَعَلَى

میں تہیں ایک حدیث نہ سناؤں جسے میں نے نبی ﷺ سے سنا ہے فرمایا ہاں کیوں نہیں۔ نے فرمایا میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا ہے کہ اللہ کے راستے میں ایک دن پہرہ دینا ایک مہینے کے روزے رکھنے اور قیام کرنے سے افضل (یا فرمایا) بہتر ہے اور جو آدمی اس دوران فوت ہو جائے وہ عذاب قبر سے محفوظ رہتا ہے اور اس کا عمل قیامت تک بڑھتا رہے گا۔ یہ حدیث حسن ہے۔

أَصْحَابِهِ فَقَالَ إِلَّا أَحَدٌ تُكَيَّا ابْنُ السَّمُطِ بِحَدِيثِ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلَى قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِبَاطَ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَفْضَلَ وَرُبَّمَا قَالَ خَيْرٌ مِنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ وَمَنْ مَاتَ فِيهِ وَقِيَ فِتْنَةُ الْقَبْرِ وَنُمِيَ لَهُ عَمَلُهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

فقہ : مرابط سے مراد ہے کہ وہ چوکی پر پہرہ دے رہتے تھے۔

۱۷۲۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ سے جہاد کے اثر کے بغیر ملاقات کرے گا تو گویا کہ وہ اپنے دین میں کمی کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا۔ یہ حدیث مسلم کی اسماعیل بن رافع کی روایت سے غریب ہے۔ کیونکہ اسماعیل کو بعض محدثین ضعیف کہتے ہیں۔ میں (امام ترمذی) نے امام بخاری سے سنا وہ فرماتے تھے کہ وہ ثقہ ہے اور مقارب الحدیث ہے۔ (یعنی اسماعیل بن رافع)۔ یہ حدیث حضرت ابو ہریرہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔ حدیث سلمان کی سند متصل نہیں کیونکہ محمد بن منکر نے حضرت سلمان فارسی سے ملاقات نہیں کی۔ ابو موسیٰ بھی یہ حدیث کھول سے وہ شریل بن سمط سے وہ سلمان سے اور وہ نبی ﷺ سے اسی کے مثل نقل کرتے ہیں۔

۱۷۲۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ الْمُسْلِمِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ سَمِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ لَقِيَ اللَّهَ بَغَيْرِ آثَرٍ مِنْ جِهَادٍ لَقِيَ اللَّهَ وَفِيهِ ثَلَاثَةٌ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ مُسْلِمٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَافِعٍ وَاسْمَاعِيلُ بْنُ رَافِعٍ قَدْ ضَعَّفَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ هُوَ ثِقَةٌ مُقَارِبُ الْحَدِيثِ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَحَدِيثُ سَلْمَانَ إِسْنَادُهُ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ لَمْ يُذَكَّرْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيَّ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ شَرَحْبِيلَ بْنِ السَّمُطِ عَنْ سَلْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

۱۷۲۱: حضرت عثمان کے مولیٰ ابوصالح کہتے ہیں کہ میں نے عثمان کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے تم لوگوں سے نبی اکرم ﷺ کی ایک حدیث چھپائی ہوئی تھی تاکہ تم لوگ مجھ سے جدا نہ ہو جاؤ۔ پھر میں نے اس کا بیان کرنا مناسب سمجھا تاکہ ہر آدمی اپنے لئے جو مناسب سمجھے اس پر عمل کرے۔ میں نے نبی اکرم ﷺ سے آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے راستے میں ایک دن (اسلامی سرحدوں کی) حفاظت کرنا دوسرے ہزار دنوں سے بہتر ہے جو گھروں میں گزرے ہوں۔ یہ حدیث اس

۱۷۲۱: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ ثَنَا أَبُو عَقِيلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبُدٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ إِنِّي كَتَمْتُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرَاهِيَةً تَفَرَّقَكُمْ عَنِّي ثُمَّ بَدَأَ أَنِ أَحَدٌ نَكَمُوهُ لِيُخْتَارَ أَمْرٌ لِنَفْسِهِ مَا بَدَأَ اللَّهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ يَوْمٍ فِي مَا سِوَاهُ مِنَ الْمَنَازِلِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ قَالَ مُحَمَّدٌ

أَبُو صَالِحٍ مَوْلَى عُثْمَانَ اسْمُهُ بُرْكَانٌ.

سند سے حسن غریب ہے۔ امام محمد بن اسماعیل بخاری فرماتے ہیں کہ ابوصالح کا نام بُرکان ہے۔

۱۷۲۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شہید قتل کی صرف اتنی تکلیف محسوس کرتا ہے۔ جتنی چیونٹی کے کاٹنے سے ہوتی ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۷۲۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَأَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ النَّيْسَابُورِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَيْسَى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجَلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَجِدُ الشَّهِيدُ مِنْ مَسِّ الْقَتْلِ إِلَّا كَمَا يَجِدُ أَحَدُكُمْ مِنْ مَسِّ الْقَرْصَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ.

۱۷۲۳: حضرت ابو امامہؓ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کے نزدیک دو قطرہں اور دو نشانوں سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہیں۔ ایک وہ قطرہ جو اللہ کے خوف سے آنسو بن کر نکلے اور دوسرا وہ خون کا قطرہ جو اللہ کی راہ میں ہے۔ جہاں تک دو نشانوں کا تعلق ہے تو ایک وہ اثر جو جہاد میں چوٹ وغیرہ لگنے سے ہو اور دوسرا وہ اثر (یعنی نشان) جو اللہ تعالیٰ کے فرائض میں کوئی فرض ادا کرتے ہوئے ہو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۷۲۳: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ جَمِيلٍ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ مِنْ قَطْرَتَيْنِ وَآثَرَيْنِ قَطْرَةُ دُمُوعٍ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ وَقَطْرَةُ دَمٍ تَهْرَاقُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَمَّا الْآثَرَانِ فَآثَرُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَآثَرُ فِي فَرِيضَةٍ مِنْ فَرَائِضِ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

أَبْوَابُ الْجِهَادِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جِهَادِ كَيْ بَابِ

جَوْرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَے مَروى ہيں

۱۱۱۹: بَابُ اہل عذر کو جہاد میں عدم شرکت

۱۱۱۹: بَابُ فِي أَهْلِ الْعُذْرِ

کی اجازت

فِي الْقُعُودِ

۱۷۲۳: حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شانے کی ہڈی یا تختی لاؤ۔ آپ ﷺ نے اس پر آیت لکھی ”لَا يَسْتَوِي“ یعنی جہاد میں شریک نہ ہونے اور جہاد کرنے والے برابر نہیں ہو سکتے۔ اس وقت عمرو بن ام مکتومؓ آپ ﷺ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے عرض کیا کیا میرے لئے (عدم شرکت کی) اجازت ہے؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ”غَيْرُ أُولَى الضَّرَرِ“ یعنی اہل عذر وغیرہ جن کے بدن میں کوئی نقص ہو۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ، جابرؓ اور زید بن ثابتؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث سلیمان بنی کی ابواسحق سے نقل کی گئی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔ شعبہ اور ثوری بھی اسے ابواسحق سے نقل کرتے ہیں۔

۱۷۲۳: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتُونِي بِالْكِتَفِ أَوِ اللَّوْحِ فَكَتَبَ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَعَمْرُو بْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ خَلَفَ ظَهْرَهُ فَقَالَ هَلْ لِي رُخْصَةٌ فَنَزَلَتْ غَيْرُ أُولَى الضَّرَرِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ هَذَا الْحَدِيثُ.

۱۱۲۰: بَابُ جَوَالِدِ بْنِ كُوْچھوڑ كَر

۱۱۲۰: بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ خَرَجَ

جہاد میں جائے

إِلَى الْغَزْوِ وَتَرَكَ أَبَوَيْهِ

۱۷۲۵: حضرت عبد اللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ سے جہاد کی اجازت لینے کیلئے حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے پوچھا کیا تمہارے والدین زندہ ہیں؟ اس نے کہا ”جی ہاں“۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو پھر ان کی خدمت میں رہ کر جہاد کرو (یعنی ان کی خدمت ہی تمہارے لئے جہاد ہے) اس باب میں حضرت ابن عباسؓ سے حدیث منقول ہے۔ یہ

۱۷۲۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْذِنُهُ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ أَلَاكَ وَالِدَانِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَيُفِيهِمَا فَجَاهِدْ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو العباسؒ نایبنا شاعر ہیں اور کی ہیں۔
ان کا نام سائب بن فروخ ہے۔

۱۱۲۱: باب ایک شخص کو بطور

لشکر بھیجنا

۱۷۲۶: حجاج بن محمد کہتے ہیں کہ ابن جریجؒ نے ارشاد ربانی
”أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولَى الْأَمْرِ مِنْكُمْ“
کی تفسیر میں فرمایا کہ عبد اللہ بن حذافہ بن قیس بن عدیؒ فرماتے
ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں بطور لشکر بھیجا (یعنی وہ چھوٹا
لشکر جو لشکر میں سے الگ کر کے بھیجا جائے)۔ یہ حدیث یعلیٰ
بن مسلم، سعید بن جبیر سے اور وہ ابن عباسؓ سے بیان کرتے
ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابن
جرىج کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۱۲۲: باب اکیلے سفر کرنے کی

کراہت کے بارے میں

۱۷۲۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگ تنہائی
کے نقصان کے متعلق کچھ جانتے ہوتے جو میں جانتا ہوں تو
کبھی کوئی سواریاں کو اکیلا سفر نہ کرتا۔

۱۷۲۸: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے
دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ایک سوار شیطان ہے، دو سوار دوشیطان ہیں اور تین سوار
ہیں (یعنی لشکر ہیں) حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔ ہم اس
حدیث کو صرف اس سند یعنی عاصم کی روایت سے جانتے ہیں
اور عاصم محمد بن زید بن عبد اللہ بن عمرو کے صاحبزادے
ہیں۔ حدیث عبد اللہ بن عمرو حسن ہے۔

۱۱۲۳: باب جنگ میں جھوٹ اور فریب

وَأَبُو الْعَبَّاسِ هُوَ الشَّاعِرُ الْأَعْمَى الْمَكِّيُّ وَاسْمُهُ
السَّائِبُ بْنُ فَرُوخَ.

۱۱۲۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ

يُبْعَثُ مِنْ سَرِيَّةٍ وَاحِدَةٍ

۱۷۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ
مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ فِي قَوْلِهِ أَطِيعُوا اللَّهَ
وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولَى الْأَمْرِ مِنْكُمْ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
حُذَافَةَ بْنُ قَيْسٍ بْنِ عَدِيٍّ السَّهْمِيُّ بَعَثَهُ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى سَرِيَّةٍ أَخْبَرَنِيهِ يَعْلَى بْنُ
مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ
جُرَيْجٍ.

۱۱۲۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

أَنْ يُسَافِرَ الرَّجُلُ وَحْدَهُ

۱۷۲۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّبِيِّ الْبَصْرِيُّ ثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَوْ أَنَّ النَّاسَ يَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ
مِنَ الْوَحْدَةِ مَا سَارَى رَاكِبٌ بَلِيلٍ يَغْنَى وَحْدَهُ.

۱۷۲۸: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا
مَعْنُ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ عَنْ عُمَرَ
وَبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّاِكِبُ شَيْطَانٌ وَالرَّاِكِبَانِ
شَيْطَانَانِ وَالثَّلَاثَةُ رَكْبٌ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ
حَدِيثِ عَاصِمٍ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ عُمَرَ حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَاحْسَنُ.

۱۱۲۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي

کی اجازت

۱۷۲۹: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنگ ایک دھوکہ ہے۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، اسماء بنت زید رضی اللہ عنہ، کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۲۳: باب غزوات نبوی

کی تعداد

۱۷۳۰: حضرت ابو اسحق کہتے ہیں کہ میں زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا کہ ان سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات کی تعداد پوچھی گئی۔ انہوں نے فرمایا ”نہیں غزوات“ میں نے عرض کیا آپ کتنے غزوات میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے۔ فرمایا ”سترہ غزوات میں“ میں نے پوچھا پہلی جنگ کونسی تھی۔ فرمایا: ”ذات العسیراء“ یا فرمایا ”ذات العسیراء“۔

۱۱۲۵: باب جنگ میں صف بندی

اور ترتیب

۱۷۳۱: حضرت عبد الرحمن عوفؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ بدر کے موقع پر ہمیں رات ہی سے مناسب مقامات پر کھڑا کر دیا تھا۔ اس باب میں ابو ایوبؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ میں (امام ترمذی) نے امام بخاریؒ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے اسے نہیں پہچانا۔ وہ کہتے ہیں کہ محمد بن اسحاق نے عکرمہ سے احادیث سنی ہیں۔ میں (امام ترمذی) امام بخاریؒ سے ملا تو وہ محمد بن حمید رازی کے بارے میں اچھی رائے رکھتے تھے۔ پھر انہوں نے اسے ضعیف قرار دیا۔

الْكَذِبِ وَالْخَدِيعَةِ فِي الْحَرْبِ

۱۷۲۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَرْبُ خُدْعَةٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ وَكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۱۲۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي غَزَوَاتِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَمْ غَزَا

۱۷۳۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ وَأَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ كُنْتُ إِلَى جَنْبِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ فَقِيلَ لَهُ كَمْ غَزَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةٍ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةَ فَقُلْتُ كَمْ غَزَوْتَ أَنْتَ مَعَهُ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةَ قُلْتُ وَابْتَهُنَّ كَأَن أَوَّلَ قَالَ ذَاتَ الْعُسَيْرِ أَوِ الْعُسَيْرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۱۲۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّفِّ

وَالْتَّبِيعَةِ عِنْدَ الْقِتَالِ

۱۷۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ ثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ عَبَّاسُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيِّنْ لِي لَوْ فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ سَمِعَ مِنْ عِكْرِمَةَ وَحِينَ رَأَيْتُهُ كَانَ حَسَنَ الرَّأْيِ فِي مُحَمَّدِ بْنِ حُمَيْدٍ الرَّازِيِّ ثُمَّ ضَعَفَهُ بَعْدُ.

۱۱۲۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ

عِنْدَ الْقِتَالِ

۱۷۳۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ
ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ
سَمِعْتُهُ يَقُولُ يَعْزِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَدْعُو أَعْلَى الْأَحْزَابِ فَقَالَ اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ
سَرِيعَ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْأَحْزَابَ وَزَلْزَلْهُمْ وَفِي
الْبَابِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۱۲۶: بَابُ لُزَائِي كَ وَتَقْتِ

دعا کرنا

۱۷۳۲: حضرت ابن ابی اوفیٰ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں
کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو کفار کے لشکروں کے خلاف دعا
مانگتے ہوئے سنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ”اللَّهُمَّ... الخ“
اے اللہ! کتاب کو اتارنے والے اور جلد حساب لینے والے
دشمن کے لشکر کو شکست دے اور ان کے قدم اکھاڑ دے۔ اس
باب میں حضرت عبد اللہ بن مسعود سے بھی روایت منقول
ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۲۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَلْوِيَةِ

۱۷۳۳: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْوَلِيدِ
الْكِنْدِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالُوا ثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ
شَرِيكَ عَنْ عَمَّارٍ هُوَ الدُّهْنِيُّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ
جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ
وَلَوَاءَ هَ أَتَيْضَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ
حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ آدَمَ عَنْ شَرِيكَ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا
عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ
آدَمَ عَنْ شَرِيكَ وَقَالَ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ شَرِيكَ عَنْ
عَمَّارٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ قَالَ مُحَمَّدٌ
وَالْحَدِيثُ هُوَ هَذَا وَالَّذِي بَطَنُ مِنْ بَجِيلَةَ وَعَمَّارُ
الدُّهْنِيُّ هُوَ عَمَّارُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الدُّهْنِيُّ وَيَكْنَى أَبَا مُعَاوِيَةَ
وَهُوَ كُوفِي ثَقَّةٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ.

۱۱۲۷: بَابُ الشُّكْرِ كَ چھوٹے جھنڈے

۱۷۳۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ کا
جھنڈا سفید رنگ کا تھا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف
یحییٰ بن آدم کے واسطے سے شریک کی روایت سے پہچانتے
ہیں۔ میں (امام ترمذی) نے امام بخاری سے اس حدیث کے
بارے میں پوچھا تو انہوں نے اسے صرف اسی روایت سے
پہچانا۔ متعدد راویوں نے شریک سے وہ عمار سے وہ ابو زبیر سے
اور وہ جابر سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ جب نبی اکرم ﷺ
مکہ میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ کے سر مبارک پر کالے رنگ
کی پکڑی تھی۔ امام بخاری نے فرمایا اصل حدیث یہی ہے۔
”دھن“ قبیلہ بجیلہ کا ایک خاندان ہے۔ عمار ذہبی سے عمار بن
معاویہ مراد ہیں۔ ان کی کنیت ابو معاویہ ہے۔ یہ کوئی ہیں ار
محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔

۱۱۲۸: بَابُ فِي الرَّايَاتِ

۱۱۲۸: بَابُ بَزْجَ جھنڈے

۱۷۳۴: حضرت یونس بن عبید جو محمد بن قاسم کے غلام ہیں
فرماتے ہیں کہ مجھے محمد بن قاسم نے حضرت براء بن عازب
کے پاس بھیجا تا کہ میں ان سے رسول اللہ ﷺ کے جھنڈے

۱۷۳۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا
بْنِ زَائِدَةَ ثَنَا أَبُو يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ ثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبِيدٍ
مَوْلَى مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ بَعَثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ

کے بارے میں پوچھوں۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا سیاہ رنگ کا اور چوکور تھا اس پر لکیریں بنی ہوئی تھیں۔ اس باب میں حضرت علیؓ، حارث بن حسانؓ اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابو زائدہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ ابو یعقوب ثقفی کا نام اسحق بن ابراہیم ہے۔ عبید اللہ بن موسیٰ نے ان سے روایت کی ہے۔

۱۷۳۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑا جھنڈا سیاہ رنگ کا جب کہ چھوٹے جھنڈے کا رنگ سفید تھا۔ یہ حدیث اس سند یعنی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت سے غریب ہے۔

۱۱۲۹: باب شعار

۱۷۳۶: حضرت مہلب بن ابو صفرة کسی ایسے شخص سے نقل کرتے ہیں کہ جس نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اگر رات کے وقت تم لوگوں پر حملہ کر دیا جائے تو تمہارا شعار یہ ہے ”حَمَّ لَا يَنْصُرُونَ“ اس باب میں حضرت سلمہ بن اکوعؓ سے بھی روایت منقول ہے۔ بعض حضرات نے ابو اسحق سے سفیان ثوری کی روایت کی طرح نقل کی ہے البتہ بعض نے ان سے بواسطہ مہلب بن ابی صفرة، نبی ﷺ سے مرسل روایت کیا ہے۔

۱۱۳۰: باب رسول اللہ ﷺ

کی تلوار

۱۷۳۷: حضرت ابن سیرین کہتے ہیں کہ میں نے اپنی تلوار سمرہ رضی اللہ عنہ کی تلوار جیسی بنائی ہے اور انہوں نے اپنی تلوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار جیسی بنائی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ

إِلَى الْبِرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَسْأَلُهُ عَنْ رَايَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَتْ سَوْدَاءَ مُرَبَّعَةً مِنْ نَمِرَةٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَالْحَارِثِ بْنِ حَسَّانٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ وَأَبُو يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ اسْمُهُ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَرَوَى عَنْهُ أَيُّضًا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى.

۱۷۳۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ هُوَ السَّالِحَانِيُّ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مَجْلَزٍ لَا حَقَّ بَنُ حُمَيْدٍ يَحْدِثُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ رَايَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْدَاءَ وَلَوْ أَدَّاهُ أَبْيَضُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

۱۱۲۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي الشَّعَارِ

۱۷۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْمُهَلَّبِ ابْنِ أَبِي صَفْرَةَ عَنْ مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ بَيْتَكُمْ الْعَدُوُّ فَقُولُوا حَمَّ لَا يَنْصُرُونَ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ وَهَكَذَا رَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ مِثْلَ رَوَايَةِ الثَّوْرِيِّ وَرَوَى عَنْهُ عَنِ الْمُهَلَّبِ بْنِ أَبِي صَفْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا.

۱۱۳۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ سَيْفِ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۷۳۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَجَاعٍ الْبَغْدَادِيُّ ثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ الْحَدَّادُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ صَنَعْتُ سَيْفِي عَلَى سَيْفِ سَمُرَةَ وَرَاعِمِ سَمُرَةَ

۱۔ شعار سے مراد وہ الفاظ ہیں جو ایک دوسرے کو جاننے کے لئے آپس میں بولے جاتے ہیں جن سے یہ پتہ چلتا ہے کہ یہ ہمارا آدمی ہے۔ یعنی خفیہ الفاظ کا استعمال۔ (مترجم)

وسلم کی تلوار بنوحنیف کی تلواروں کی طرح کی تھی۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ یحییٰ بن سعید قطان، عثمان بن سعد کاتب کو حافظے کی وجہ سے ضیف قرار دیتے ہیں۔

۱۱۳۱: باب جنگ کے وقت روزہ افطار کرنا

۱۷۳۸: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مقام مرطہران کے قریب پہنچے تو ہمیں دشمن کے ملنے کی خبر دی اور روزہ افطار کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ ہم سب نے افطار کیا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۳۲: باب گھبراہٹ کے وقت باہر نکلنا

۱۷۳۹: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر سوار ہوئے جسے مندوب کہتے تھے۔ پھر فرمایا اس میں کوئی گھبراہٹ نہیں تھی۔ ہم نے اسے دریا کے پانی کی طرح سبک رفتار پایا۔ اس باب میں عمرو بن عاصؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۴۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مدینہ میں کچھ خطرہ پیدا ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارا گھوڑا مندوب نامی عاریتاً لیا (اور دشمن کی طرف نکلے واپسی پر) فرمایا ہم نے کوئی خطرہ نہیں دیکھا اور ہم نے اسے دریا کی مانند تیز رفتار پایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۳۳: باب لڑائی کے وقت ثابت قدم رہنا

۱۷۴۱: حضرت براء عازبؓ سے کسی شخص نے کہا اے ابوعمارہ کیا تم لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے فرار ہو گئے تھے۔ انہوں نے فرمایا نہیں اللہ کی قسم صرف چند جلد باز لوگوں نے فرار کی

أَنَّهُ صَنَعَ سَيْفَهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ حَقِيقًا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ تَكَلَّمَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ فِي عُثْمَانَ بْنِ سَعْدِ الْكَاتِبِ وَضَعْفَهُ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ.

۱۱۳۱: بَابُ فِي الْفِطْرِ عِنْدَ الْقِتَالِ

۱۷۳۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ مُوسَى ثَنَا عَنْهُ اللَّهُ بْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَطِيَّةِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ قَزْعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَمَّا بَلَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ مَرَّ الظُّهْرَانَ فَأَذَنَّا بِلِقَاءِ الْعَدُوِّ فَأَمَرْنَا بِالْفِطْرِ فَأَفْطَرْنَا أَجْمَعُونَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۱۳۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخُرُوجِ عِنْدَ الْفَزَعِ

۱۷۳۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ أَنبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ ثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ رَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لَا بِيَّ طَلْحَةَ يُقَالُ لَهُ مَذْدُوبٌ فَقَالَ مَا كَانَ مِنْ فَزَعٍ وَأَنَّ وَجَدْنَاهُ لَبْخَرًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ الْعَاصِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۷۴۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَأَبُو دَاوُدَ قَالُوا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ فَزَعٌ بِالْمَدِينَةِ فَاسْتَعَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا يُقَالُ لَهُ مَذْدُوبٌ فَقَالَ مَا رَأَيْنَا مِنْ فَزَعٍ وَأَنَّ وَجَدْنَاهُ لَبْخَرًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۱۳۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الثَّبَاتِ عِنْدَ الْقِتَالِ

۱۷۴۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا سُفْيَانُ ثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ لَهُ رَجُلٌ أَفَرَرْتُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

راہ اختیار کی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے نہیں اور جن لوگوں نے فرار کی راہ اختیار کی تھی ان سے ہوازن کے تیراندوزوں نے مقابلہ کیا۔ آپ ﷺ اپنے نچر پر سوار تھے اور ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب اس کی لگام پکڑے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ یہ اعلان فرما رہے تھے، میں نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں اور میں عبدالمطلب کا بیٹا (پوتا) ہوں۔ اس باب میں حضرت علیؓ اور ابن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۴۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہم نے غزوہ حنین کے موقع پر اپنی دونوں جماعتوں کو فرار کی راہ اختیار کرتے ہوئے دیکھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف سو (۱۰۰) آدمی باقی رہ گئے۔ یہ حدیث عبید اللہ کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۱۷۴۳: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کو میں سب سے زیادہ حسین، سب سے زیادہ خبی اور سب سے زیادہ بہادر تھے۔ ایک رات المل مدینہ ایک آواز سن کر خوف زدہ ہوئے۔ تحقیق کے لئے نکلے تو بنی اکرمؓ انہیں حضرت ابوطلحہؓ کے گھوڑے کی نگلی پیٹھ پر سوار (واپس آتے ہوئے) ملے۔ آپ ﷺ نے تلوار لٹکار رکھی تھی۔ فرمایا مت گھبراؤ، مت گھبراؤ۔ پھر فرمایا میں نے اس گھوڑے کو سمندر کے پانی کی طرح پایا ہے۔ (یعنی تیز رفتار)۔

۱۱۳۴: باب تلوار اور اس کی زینت

۱۷۴۴: حضرت مزیدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے روز مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار پر سونا اور چاندی لگی ہوئی تھی۔ طالب کہتے ہیں کہ میں نے ان سے چاندی کے متعلق پوچھا تو فرمایا تلوار کا قبضہ چاندی کا تھا۔ اس باب میں حضرت انسؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہود کے دادا کا نام،

يَا أَبَا عَمْرَةَ قَالَ لَا وَاللَّهِ مَا وَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنْ وَلَّى سَرَعَانَ النَّاسِ تَلَقَّتْهُمْ هَوَازُنُ بِالنَّبْلِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَعْلِهِ وَأَبُوسُفْيَانَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَخَذَ بِلِجَامِهَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبَ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ ابْنِ عُمَرَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۷۴۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ ثَنِي أَبِي عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ غُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَقَدْ رَأَيْنَا يَوْمَ حُنَيْنٍ وَإِنَّ الْفِتْنَتَيْنِ لَمَوْلَيَتَانِ وَمَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةٌ رَجُلٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ غُبَيْدِ اللَّهِ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۷۴۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَأَجْوَدَ النَّاسِ وَأَشْجَعَ النَّاسِ قَالَ وَلَقَدْ فَرَعَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ لَيْلَةً سَمِعُوا صَوْتًا قَالَ فَتَلَقَّاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَرَسٍ لَا بَنِي طَلْحَةَ غُرِيٍّ وَهُوَ مُتَقَلِّدٌ سَيْفَهُ فَقَالَ لَمْ تَرَاغُوا لَمْ تَرَاغُوا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدْتُهُ بَحْرًا يَعْنِي الْفَرَسَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۱۱۳۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي السُّيُوفِ وَحِلْيَتِهَا

۱۷۴۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صُلْدَانَ أَبُو جَعْفَرٍ الْبَصْرِيُّ ثَنَا طَالِبُ بْنُ حُجَّيرٍ عَنْ هُوْدٍ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ جَدِّهِ مَرْيَدَةَ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَى سَيْفِهِ ذَهَبٌ وَفِضَّةٌ قَالَ طَالِبٌ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْفِضَّةِ كَانَتْ قَبِيْعَةً السَّيْفِ فِضَّةً وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ هَذَا حَدِيثٌ

مزیدہ عمری تھا۔

۱۷۴۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کے قبضہ پر چاندی چڑھائی گئی تھی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بواسطہ ہمام اور قتادہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس طرح مروی ہے۔ بعض نے بواسطہ قتادہ، حضرت سعید بن ابوالحسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی تلوار کی مٹھی چاندی سے بنی ہوئی تھی۔

۱۱۳۵: باب زِرِّہ

۱۷۴۶: حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوہ احد کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک پر دو زہریں تھیں۔ چنانچہ آپ ﷺ جب پتھر پر چڑھنے لگے تو نہ چڑھ سکے۔ پھر طلحہ رضی اللہ عنہ کو نیچے بٹھایا اور اس طرح اس پتھر پر چڑھ کر سیدھے ہو گئے۔ راوی کہتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ طلحہ رضی اللہ عنہ کیلئے اس عمل کی وجہ سے (شفاعت یا جنت) واجب ہوگئی۔ اس باب میں حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ اور سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے بھی روایات منقول ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف محمد بن اسحاق کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۱۱۳۶: باب خود پہننا

۱۷۴۷: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ فتح مکہ کے لئے داخل ہوئے تو آپ ﷺ کے سر مبارک پر خود (ضرب وغیرہ سے بچنے کے لئے) تھی۔ آپ ﷺ سے کہا گیا کہ ابن حنظل کعبہ کے پردوں سے چمٹا ہوا ہے۔ فرمایا اسے قتل کر دو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اس حدیث کو مالک کی زہری سے روایت کے علاوہ کسی بڑے محدث کی روایت سے نہیں جانتے۔

غَرِيبٌ وَجَدَهُ هُوَ اسْمُهُ مَزِيدَةُ الْعَصْرِيِّ.

۱۷۴۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ ثَنَا أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَتْ قَبِيْعَةُ سَيْفِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِصَّةٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَهَكَذَا رَوَى عَنْ هَمَّامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ كَانَتْ قَبِيْعَةُ سَيْفِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِصَّةٍ.

۱۱۳۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الدِّرْعِ

۱۷۴۶: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ ثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَادَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ كَانَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ دِرْعَانِ يَوْمَ أُحُدٍ نَهَضَ إِلَى الصَّخْرَةِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَأَقْعَدَ طَلْحَةَ تَحْتَهُ فَصَعِدَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى اسْتَوَى عَلَى الصَّخْرَةِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ أَوْجَبَ طَلْحَةُ وَفِي الْبَابِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ وَالسَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ.

۱۱۳۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَغْفَرِ

۱۷۴۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمَغْفَرُ فَقِيلَ لَهُ ابْنُ حَظَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاسْتَارِ الْكَعْبَةِ قَالَ أَقْتُلُوهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُ كَبِيرَ أَحَدٍ رَوَاهُ غَيْرُ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

۱۱۳۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْخَيْلِ

۱۷۴۸: حَدَّثَنَا هَنَادٌ ثَنَا عَثْرُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْرُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِي الْخَيْلِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ إِلَّا جُرُوا الْمَغْنَمُ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَجَرِيرٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدٍ وَالْمَغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ وَجَابِرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعُرْوَةُ هُوَ ابْنُ أَبِي الْجَعْدِ الْبَارِقِيُّ وَيُقَالُ عُرْوَةُ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَفَقَهُ هَذَا الْحَدِيثُ أَنَّ الْجِهَادَ مَعَ كُلِّ إِمَامٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ.

۱۱۳۸: بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْخَيْلِ

۱۷۴۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْهَاشِمِيُّ الْبَصْرِيُّ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثَنَا عَيْسَى بْنُ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُمْنُ الْخَيْلِ فِي الشُّقْرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ شَيْبَانَ.

۱۷۵۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الْخَيْلِ إِلَّا ذَهَبُ إِلَّا قَرُوحُ إِلَّا رُكْمٌ ثُمَّ إِلَّا قَرُوحُ الْمُحَجَّلِ طَلْقُ الْيَمِينِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ أَذْهَمُ فَكُمَيْتٌ عَلَى هَذِهِ الشَّيْءِ.

۱۷۵۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ ثَنَا أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ.

۱۱۳۷: بَابُ گھوڑوں کی فضیلت

۱۷۴۸: حضرت عروہ باریقی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانی میں قیامت تک خیر (یعنی بھلائی) بندھی ہوئی ہے اور وہ اجر اور قیمت ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمرؓ، ابوسعیدؓ، جریرؓ، ابو ہریرہؓ، اسماء بنت یزیدؓ، مغیرہ بن شعبہ اور جابرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عروہ ابو جعد باریقی کے بیٹے ہیں۔ انہیں عروہ بن جعد بھی کہتے ہیں۔ امام احمد بن حنبلؓ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جہاد ہر ایک (امام عادل ہو یا غیر عادل) کے ساتھ قیامت تک باقی ہے۔

۱۱۳۸: باب پسندیدہ گھوڑے

۱۷۴۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑوں میں سے سرخ رنگ کے گھوڑوں میں برکت ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف شیبان کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۷۵۰: حضرت ابو قتادہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بہترین گھوڑے وہ ہیں جو سیاہ رنگ کے ہیں جن کی پیشانی اور ناک کے قریب تھوڑی سی سفیدی ہو اور پھر وہ گھوڑے جن کے دونوں ہاتھ، پیر اور پیشانی سفید ہوں سوائے دائیں ہاتھ کے اور پھر اگر کالے رنگ کے نہ ہوں تو ان ہی صفات والا سیاہی مائل سرخ رنگ کا گھوڑا ہو۔

۱۷۵۱: ہم سے روایت کی محمد بن بشار نے انہوں وہب سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے یحییٰ بن ایوب سے انہوں یزید بن حبیب سے اسی روایت کی مثل اور اسی روایت کے ہم معنی یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

۱۱۳۹: بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْخَيْلِ

۱۷۵۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا سُفْيَانُ ثَنَا سَلَمٌ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَرِهَ الشَّكَالَ فِي الْخَيْلِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَثْعَمِيِّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ نَحْوَهُ وَأَبُو زُرْعَةَ بْنُ عَمْرٍو بْنِ جَرِيرٍ اسْمُهُ هَدِيمٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ قَالَ قَالَ لِي إِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ إِذَا حَدَّثْتَنِي فَحَدَّثْتَنِي عَنْ أَبِي زُرْعَةَ فَإِنَّهُ حَدَّثْتَنِي مَرَّةً بِحَدِيثٍ ثُمَّ سَأَلْتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ بِسَنِينَ فَمَا أَخْرَمَ مِنْهُ حَرْفًا.

۱۱۳۹: باب ناپسندیدہ گھوڑے

۱۷۵۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایسے گھوڑے کو پسند نہیں کرتے تھے جس کے دائیں ہاتھ اور بائیں پاؤں پر سفیدی ہو یا دائیں پاؤں اور بائیں ہاتھ پر سفیدی ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ یہ حدیث عبد اللہ بن یزید خثعمی سے وہ ابو زرعہ سے اور وہ ابو ہریرہؓ سے اسی کے مثل نقل کرتے ہیں۔ ابو زرعہ، عمرو بن جریر کے بیٹے ہیں اور ان کا نام ہرم ہے۔ محمد بن حمید رازی، جریر سے اور وہ عمارہ بن قعقاع سے نقل کرتے ہیں کہ ابراہیم نخعی نے مجھ سے کہا کہ جب تم مجھ سے حدیث بیان کرو تو ابو زرعہ کی حدیث بیان کیا کرو۔ کیونکہ ان کا حافظہ اتنا قوی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے ان سے ایک حدیث سنی اور پھر کئی برس کے بعد دوبارہ پوچھی تو انہوں نے حرف بہ حرف سنادی اور اس میں ایک حرف بھی کم نہ کیا۔

۱۱۴۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرِّهَانِ

۱۷۵۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَزِيرِ ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ الْإِسْطَقَانِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْرَى الْمُضْمَرَّ مِنَ الْخَيْلِ مِنَ الْحَفِيَاءِ إِلَى ثِيْبَةِ الْوَدَاعِ وَبَيْنَهُمَا سِتَّةُ أَمْيَالٍ وَمَالٌ يُضْمَرُ مِنَ الْخَيْلِ مِنْ ثِيْبَةِ الْوَدَاعِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ وَبَيْنَهُمَا مِيلٌ وَكُنْتُ فِيمَنْ أَجْرَى قَوْثَبُ بْنُ فَرَسَى جَدَارًا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ وَأَنَسٍ وَعَائِشَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ.

۱۱۴۰: باب گھڑ دوڑ

۱۷۵۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مضمر گھوڑوں کی حفیاء سے ثنیۃ الوداع تک گھڑ دوڑ کروائی جو تقریباً چھ میل کا فاصلہ تھا اور غیر مضمر گھوڑوں کے درمیان ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق تک دوڑ کروائی یہ ایک میل کا فاصلہ تھا۔ میں بھی ان لوگوں میں شریک تھا چنانچہ میرا گھوڑا مجھے لیکر ایک دیوار پھلانگ گیا۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ، جابرؓ، انسؓ، اور عائشہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث ثوری کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

۱۷۵۴: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ ابْنِ أَبِي ذُئْبٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ أَبِي نَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا سَبَقَ إِلَّا فِي فَضْلِ أَوْ خَفِ أَوْ هَافٍ.

۱۷۵۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیروں، اونٹوں کی دوڑ اور گھوڑ دوڑ کے علاوہ کسی چیز کے مقابلہ پر انعام لینا جائز نہیں۔

۱۱۴۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ

تُنْزَى الْحُمْرُ عَلَى الْخَيْلِ

۱۷۵۵: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ
ثَنَا مُوسَى بْنُ سَالِمٍ أَبُو جَهْضَمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ
اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدًا مَأْمُورًا مَا اخْتَصَنَ دُونَ
النَّاسِ شَيْئًا إِلَّا بَنَلَتْ أَمْرًا أَنْ نُسَبِّحَ الْوُضُوءَ وَأَنْ
لَا نَأْكُلَ الصَّدَقَةَ وَأَنْ لَا نُنْزِيَ حِمَارًا عَلَى فَرَسٍ وَفِي
الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى
سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي جَهْضَمٍ هَذَا فَقَالَ عَنْ عُبَيْدِ
اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَسَمِعْتُ
مُحَمَّدًا يَقُولُ حَدِيثُ الثَّوْرِيِّ غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَهُمْ فِيهِ
الثَّوْرِيُّ وَالصَّحِيحُ مَا رَوَى إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ وَعَبْدُ
الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي جَهْضَمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

۱۱۴۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَسْتِفَاحِ

بِصَعَالِيكَ الْمُسْلِمِينَ

۱۷۵۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَرْطَاةَ عَنْ
جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِي نَدْرَاءَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي ضَعْفَانِكُمْ فَإِنَّمَا تَرُزَقُونَ
وَتُنْصَرُونَ بِضَعْفَانِكُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۱۴۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَجْرِاسِ عَلَى الْخَيْلِ

۱۷۵۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ
سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةَ رُفْقَةً
فِيهَا كَلْبٌ وَلَا جَرَسٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَائِشَةَ

۱۱۴۱: بَابُ گھوڑی پر گدھا چھوڑنے

کی کراہت

۱۷۵۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بندہ مامور تھے۔ آپ ﷺ نے
ہمیں (اہل بیت کو) کسی چیز کے ساتھ مخصوص نہیں کیا۔ ہاں
تین چیزوں کا ضرور حکم دیا۔ ایک یہ کہ وضو اچھی طرح کریں
دوسرا یہ کہ صدقہ نہ کھائیں اور تیسرا یہ کہ گھوڑی پر گدھا نہ
چھوڑیں۔ اس باب میں حضرت علیؑ سے بھی حدیث منقول
ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سفیان ثوری بھی جہضم سے وہ
عبید اللہ بن عبد اللہ سے اور وہ ابن عباسؓ سے یہی حدیث نقل
کرتے ہیں۔ میں (امام ترمذی) نے امام بخاریؒ سے سنا وہ
فرماتے تھے کہ حدیث ثوری غیر محفوظ ہے۔ اس میں ثوری نے
وہم کیا ہے۔ صحیح حدیث وہی ہے جو اسماعیل بن علیہ عبد الوارث
بن سعید، ابو جہضم سے وہ عبد اللہ بن عبید اللہ بن عباسؓ سے اور
وہ ابن عباسؓ سے نقل کرتے ہیں۔

۱۱۴۲: بَابُ فَقَرَاءِ مَسَاكِينٍ سَعْدَائِ

خیر کرانا

۱۷۵۶: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا مجھے اپنے ضعیفوں میں
تلاش کرو کیونکہ تم لوگوں کو رزق اور مدد کمزوروں ہی کی وجہ
سے ملتی ہے۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۴۳: بَابُ گھوڑوں کے گلے میں گھنٹیاں لٹکانا

۱۷۵۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے ان رفقاء کے ساتھ
نہیں ہوتے جن کے ساتھ کتا یا گھنٹی ہو۔ اس باب میں حضرت
عمرؓ، عائشہؓ، ام حبیبہؓ اور ام سلمہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۴۲: باب جنگ کا امیر مقرر کرنا

۱۷۵۸: حضرت براءؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے دو لشکر بھیجے ایک کا امیر علی بن ابی طالبؓ اور دوسرے کا خالد بن ولیدؓ کو مقرر کیا اور فرمایا جب لڑائی ہو تو علیؓ سب پر امیر ہونگے۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے ایک قلعہ فتح کیا اور اس میں سے ایک باندی لے لی۔ اس پر خالدؓ نے میرے ہاتھ آ خضرت ﷺ کو خط بھیجا، جس میں حضرت علیؓ کے اس فعل کا ذکر تھا۔ جب میں نبی اکرم ﷺ کے پاس پہنچا تو آپؐ کا چہرہ مبارک خط پڑھ کر متغیر ہو گیا پھر فرمایا! تم اس شخص میں کیا دیکھتے ہو جس سے اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ محبت کرتے اور وہ بھی اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے؟ عرض کیا میں اللہ اور اس کے رسول کے غصے سے اللہ کی پناہ کا طلبگار ہوں۔ میں تو صرف قاصد ہوں۔ اس پر آپ ﷺ خاموش ہو گئے۔ اس باب میں حضرت ابن عمرؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف احوں بن جواب کی روایت سے جانتے ہیں اور ”بشیء بہ“ کا مطلب چغلی کھانا ہے۔

۱۱۴۵: باب امام کے بارے میں

۱۷۵۹: حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سنو تم سب گمران ہو اور ہر ایک سے اس کی رعایا کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ وہ آدمی جو لوگوں پر امیر مقرر ہے وہ ذمہ دار ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ مرد اپنے گھر کا گمران ہے اور اس سے گھر والوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔ عورت اپنے خاوند کے گھر کی گمران و ذمہ دار ہے اس سے اس کے متعلق پوچھا جائے گا۔ غلام اپنے مالک کے مال کا گمران ہے اس سے اس کے متعلق پوچھا جائے گا۔ سنو! تم سب ذمہ دار ہو اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ، انسؓ اور ابو

وَأُمِّ حَبِيبَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۱۴۲: بَابُ مَنْ يُسْتَعْمَلُ عَلَى الْحَرْبِ

۱۷۵۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زَيْدٍ ثَنَا الْأَخْوَصُ بْنُ جَوَابٍ أَبُو الْجَوَابِ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي اسْحَقَ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ جَيْشَيْنِ وَأَمَرَ عَلَىَ أَحَدِهِمَا عَلَىَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَعَلَىَ الْأَخَرِ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَقَالَ إِذَا كَانَ الْقِتَالُ فَعَلَيَّْ قَالَ فَافْتَتَحَ عَلِيٌّ حِصْنًا فَأَخَذَ مِنْهُ جَارِيَةً فَكَتَبَ مَعِيَ خَالِدًا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشِيءُ بِهِ فَقَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ الْكِتَابَ فَتَغَيَّرَ لَوْنُهُ ثُمَّ قَالَ مَا تَرَى فِي رَجُلٍ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ قُلْتُ أَغُوذُ بِاللَّهِ مِنْ غَضَبِ اللَّهِ وَغَضَبِ رَسُولِهِ وَإِنَّمَا أَنَا رَسُولُ فَسَكَتَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْأَخْوَصِ بْنِ جَوَابٍ وَمَعْنَى قَوْلِهِ يَشِيءُ بِهِ يَعْنِي التَّمِيمَةَ.

۱۱۴۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَمَامِ

۱۷۵۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْنُونٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَإِلَّا مِيرُ الدُّنْيَى عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَمَسْنُونٌ عَنْهُمْ وَالْمِرَاةُ رَاعِيَةٌ فِي بَيْتٍ بَغْلِيهَا وَهِيَ مَسْنُونَةٌ عَنْهُ وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَمَسْنُونٌ عَنْهُ إِلَّا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْنُونٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ وَأَبِي مُوسَى حَدِيثُ أَبِي مُوسَى غَيْرُ مُحْفُوظٍ وَحَدِيثُ أَنَسٍ غَيْرُ مُحْفُوظٍ وَرَوَاهُ إِسْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ بُرَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرَيْدَةَ

موسیٰؑ سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ابن عمرؓ صحیح ہے جب کہ ابو موسیٰؓ اور انسؓ کی احادیث غیر محفوظ ہیں۔ یہ حدیث ابراہیم بن بشار مادی، سفیان سے وہ بریدہ سے وہ ابو بردہ سے ابو موسیٰؓ سے اور وہ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ مجھے یہ حدیث محمد بن ابراہیم بن بشار نے سنائی۔ امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ کئی راوی سفیان سے اور وہ بریدہ بن ابی بردہ سے مرسل نقل کرتے ہیں اور یہ زیادہ صحیح ہے۔ امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ اسحق بن ابراہیم، معاذ بن ہشام سے وہ اپنے والد سے وہ قتادہ سے وہ انسؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ہر مکران سے اس چیز کے متعلق پوچھے گا جس کا اسے مکران بنایا۔ میں (امام ترمذیؒ) نے امام بخاریؒ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ یہ غیر محفوظ ہے۔ صحیح روایت وہ ہے جسے معاذ بن ہشام اپنے والد سے وہ قتادہ سے اور وہ حسن سے مرسل نقل کرتے ہیں۔

عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَنِي بِذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ بَشَّارٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَرَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَهَذَا أَصَحُّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَرَوَى إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ سَائِلٌ كُلَّ رَاعٍ عَمَّا اسْتَرْعَاهُ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ هَذَا غَيْرُ مُحْفُوظٍ وَإِنَّمَا الصَّحِيحُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا.

۱۱۴۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي طَاعَةِ الْأَمَامِ

۱۷۶۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ ثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنِ الْعِزَّارِ بْنِ خُرَيْبٍ عَنْ أُمِّ الْحَضَيْنِ الْأَحْمَسِيَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَعَلَيْهِ بُرْدَةٌ قَدِ انْفَعَتْ بِهِ مِنْ تَحْتِ إِبْطِهِ قَالَتْ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى عَصَلَةٍ عَصْدِهِ تَرْتَجُ سَمِعْتُهُ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللَّهَ وَإِنْ أَمَرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ مُجَدَّعٌ فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا مَا أَقَامَ لَكُمْ كِتَابَ اللَّهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعُرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أُمِّ حَضَيْنَ.

۱۱۴۷: بَابُ مَا جَاءَ لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ

فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ

۱۷۶۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ غُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

۱۱۴۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي طَاعَةِ الْأَمَامِ

۱۷۶۰: حضرت ام حنین احمسیہ کہتی ہیں کہ میں نے حجۃ الوداع کے موقع پر نبی اکرمؐ کا خطبہ سنا۔ آپؐ اپنی چادر کو اپنی بغل کے نیچے سے لپیٹے ہوئے تھے۔ فرماتی ہیں میں نے رسول اللہؐ کے بازو کے نیچے کو حرکت کرتے دیکھا۔ فرمایا: اے لوگو! اللہ سے ڈرو اور اگر کسی حبشی کو بھی تمہارا امیر بنا دیا جائے جو اگرچہ کن کٹاہی کیوں نہ ہو تم لوگوں پر اس کی بات سننا اور اطاعت کرنا واجب ہے۔ بشرطیکہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق احکام جاری کرے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ اور عرباض بن ساریہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے ام حنین سے منقول ہے۔

۱۱۴۷: بَابُ مَا جَاءَ لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ

فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ

۱۷۶۱: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان پر سننا اور ماننا واجب ہے خواہ وہ اسے پسند کرے یا نا

پسند کرے۔ بشرطیکہ اسے اللہ کی نافرمانی کا حکم نہ دیا جائے اور اگر نافرمانی کا حکم دیا جائے تو نہ سننا واجب ہے۔ اور نہ ہی اطاعت کرنا۔ اس باب میں حضرت علیؓ، عمران بن حصینؓ اور حکم بن عمرو غفاریؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۳۸: باب جانوروں کو لڑانا اور

چہرہ داغنا

۱۷۶۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کو لڑانے سے منع فرمایا۔

۱۷۶۳: حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کو لڑانے سے منع فرمایا۔ یہ زیادہ صحیح ہے۔ یہ حدیث شریک، اعمش سے وہ مجاہد سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل کرتے ہیں اور اس میں ابو یحییٰ کا واسطہ مذکور نہیں۔ ابو معاویہ نے بواسطہ اعمش اور مجاہد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے۔ اس باب میں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ، جابر رضی اللہ عنہ، ابوسعید رضی اللہ عنہ اور عکراش بن ذویب رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۷۶۴: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرے پر نشان لگانے اور مارنے سے منع فرمایا۔

۱۱۳۹: باب بلوغ کی حد اور مال غنیمت

میں حصہ دینا

۱۷۶۵: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ مجھے چودہ برس کی عمر میں ایک لشکر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے مجھے (جہاد کے لئے) قبول نہ فرمایا۔

السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ عَلَيْهِ وَلَا طَاعَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعُمَرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَالْحَكَمِ بْنِ عَمْرِو الْغَفَارِيِّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۱۳۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّحْرِيشِ

بَيْنَ الْبَهَائِمِ وَالْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ

۱۷۶۲: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ قُطَيْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّحْرِيشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ.

۱۷۶۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ التَّحْرِيشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَيُقَالُ هَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ قُطَيْبَةَ وَرَوَى شَرِيكَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ أَبِي يَحْيَى وَرَوَى أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ طَلْحَةَ وَجَابِرٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَعُكْرَاشِ بْنِ ذَوَيْبٍ.

۱۷۶۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا رَوْحُ بْنُ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ وَالضَّرْبِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۱۳۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي حَدِّ بُلُوغِ

الرَّجُلِ وَمَتَى يُفْرَضُ لَهُ

۱۷۶۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَزِيرِ الْوَاسِطِيُّ ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ غَرَضْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ

پھر آئندہ سال بھی اس طرح ایک لشکر میں پیش کیا گیا۔ اس وقت میری عمر پندرہ سال تھی تو آپ ﷺ نے مجھے (جہاد کی) اجازت دے دی۔ نافع کہتے ہیں کہ میں نے جب یہ حدیث عمر بن عبدالعزیز کو سنائی تو انہوں نے فرمایا یہ چھوٹے اور بڑے کے درمیان حد ہے پھر انہوں نے اپنے عمال کو لکھا کہ پندرہ سال کی عمر والوں کو مال غنیمت میں حصہ دیا جائے۔

۱۷۶۶: ہم سے روایت کی ابن عمرؓ نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے عبید اللہ سے اسی کے مثل اسی کے ہم معنی لیکن اس میں صرف اتنا ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؓ نے فرمایا: یہ لڑنے والوں اور نہ لڑنے والوں کے درمیان حد ہے اور اسحق بن یوسف کی حدیث سفیان ثوری کی حدیث سے حسن صحیح غریب ہے۔

۱۱۵۰: باب شہید کا قرض

۱۷۶۷: حضرت ابو قتادہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا جہاد اور ایمان با اللہ افضل ترین اعمال ہیں۔ ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اگر میں جہاد میں قتل ہو جاؤں تو کیا میری خطائیں معاف کر دی جائیں گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں۔ اگر تم جہاد میں شہید ہو جاؤ اور تم صابر، ثواب کے طلبگار، آگے بڑھنے والے اور پیچھے نہ رہنے والے ہو تو۔ پھر فرمایا تم نے کیا کہا تھا۔ اس نے دوبارہ عرض کیا اگر میں جہاد میں شہید ہو جاؤں تو کیا میرے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں بشرطیکہ تم صابر، ثواب کی نیت رکھنے والے یعنی خلوص دل رکھنے والے، آگے بڑھنے والے اور پیچھے ہٹنے والے نہ ہو۔ ہاں البتہ قرض معاف نہیں کیا جائے گا۔ جبرائیلؑ نے مجھے یہ بات بتائی ہے۔ اس باب میں حضرت انسؓ محمد بن جحشؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور بعض راوی اسے سعید مقبری سے اور وہ ابو ہریرہؓ سے اسی طرح مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔ یحییٰ بن سعید اور کئی راوی بھی سعید مقبری سے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَيْشٍ وَأَنَا ابْنُ أَرْبَعِ عَشْرَةَ فَلَمْ يَقْبَلْنِي ثُمَّ عَرَضْتُ عَلَيْهِ مِنْ قَابِلٍ فِي جَيْشٍ وَأَنَا ابْنُ خَمْسٍ عَشْرَةَ فَقَبِلَنِي قَالَ نَافِعٌ فَحَدَّثْتُ بِهِذَا الْحَدِيثِ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَ هَذَا حَدٌّ مَا بَيْنَ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ ثُمَّ كَتَبَ أَنْ يُفْرَضَ لِمَنْ بَلَغَ الْخَمْسَ عَشْرَةَ.

۱۷۶۶: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ قَالَ عُمَرُ هَذَا حَدٌّ مَا بَيْنَ الذَّرِيَّةِ وَالْمُقَاتِلَةِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَنَّهُ كَتَبَ أَنْ يُفْرَضَ حَدِيثُ إِسْحَقَ بْنِ يُونُسَ حَدِيثُ حَسَنٍ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ.

۱۱۵۰: بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَنْ يُسْتَشْهَدُ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ

۱۷۶۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَامَ بَيْنَهُمْ فَذَكَرَهُمْ أَنَّ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْإِيمَانَ بِاللَّهِ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَكْفُرُ عَنِّي خَطَايَايَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ إِنْ قُتِلْتَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُذِيرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَيْكَفُرُ عَنِّي خَطَايَايَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُذِيرٍ إِلَّا الَّذِينَ فَانَّ جِبْرِيلَ قَالَ لِي ذَلِكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ جَحْشٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ هَذَا وَرَوَى يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ نَحْوَهُ هَذَا عَنْ سَعِيدِ

وہ عبد اللہ بن ابی قتادہ سے وہ اپنے والد سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ یہ سعید مقبری کی ابو ہریرہ سے منقول حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

۱۱۵۱: باب شہداء کی تدفین

۱۷۶۸: حضرت ہشام بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے غزوہ احد میں لگنے والے زخموں کی شکایت کی گئی۔ آپ ﷺ نے حکم دیا کہ قبر کھودو اور اسے کشادہ کرو اور اچھی طرح صاف کرو۔ پھر دو، دو تین، تین کو ایک قبر میں دفن کرو اور جسے قرآن زیادہ یاد اسے آگے رکھو۔ راوی کہتے ہیں کہ میرے والد بھی فوت ہو گئے تو انہیں دو آدمیوں کے آگے دفن کیا گیا۔ اس باب میں حضرت خبابؓ، جابرؓ اور انسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور سفیان وغیرہ اسے ایوب سے وہ حمید بن ہلال سے وہ ہشام بن عامر سے وہ ابو ہمام سے نقل کرتے ہیں۔ ان کا نام قرفہ بن بھیس ہے۔

۱۱۵۲: باب مشورے کے بارے میں

۱۷۶۹: حضرت عبد اللہ سے روایت ہے کہ غزوہ بدر کے موقع پر جب قیدیوں کی لایا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا تم لوگ ان قیدیوں کے بارے میں کہا کہتے ہو اور پھر طویل قصہ ذکر کیا۔ اس باب میں حضرت عمرؓ، ابو ایوبؓ، انسؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ ابو عبیدہ نے اپنے والد سے کوئی حدیث نہیں سنی۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ میں نے رسول اللہؐ سے زیادہ کسی کو مشورہ لیتے ہوئے نہیں دیکھا۔

۱۱۵۳: باب کافر قیدی

کی لاش فدیہ لے کر نہ دی جائے

۱۷۷۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مشرکین نے چاہا کہ ایک مشرک کی لاش کو فدیہ دے کر لے لیں

الْمَقْبَرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ سَعِيدِ بْنِ الْمَقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

۱۱۵۱: بَاب مَا جَاءَ فِي دَفْنِ الشُّهَدَاءِ

۱۷۶۸: حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ مَرْوَانُ الْبَصْرِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هَلَالٍ عَنْ أَبِي الدِّهْمَاءِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ شَكِيَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْجَرَاحَاتِ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ أَحْفَرُوا وَأَوْسِعُوا وَأَحْسِنُوا وَادْفِنُوا إِلَّا ثَنِينَ وَالثَّلَاثَةَ فِي قَبْرِ وَاحِدٍ وَقَدْ مَوَّأَ أَكْثَرُهُمْ قُرْنَا فَمَاتَ أَبِي فَقَدْ مَ بَيْنَ يَدَيَّ رَجُلَيْنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ خَبَّابٍ وَجَابِرٍ وَأَنَسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى سَفْيَانٌ وَغَيْرُهُ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هَلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ وَأَبُو الدِّهْمَاءِ اسْمُهُ قَرْفَةُ بْنُ بُهَيْسٍ.

۱۱۵۲: بَاب مَا جَاءَ فِي الْمَشُورَةِ

۱۷۶۹: حَدَّثَنَا هَنَادُثَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ مَرْثَةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ بَنِي وَجَيْئٍ بِالْأَسَارِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا تَقُولُونَ فِي هَؤُلَاءِ الْأَسَارِ وَذَكَرَ قِصَّةَ طَوِيلَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَأَبِي أَيُّوبَ وَأَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَأَبُو عُبَيْدَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيهِ وَيُرْوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَكْثَرَ مَشُورَةً لِأَصْحَابِهِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

۱۱۵۳: بَاب مَا جَاءَ لَا تُفَادَى

جِيْفَةَ إِلَّا سِيرَ

۱۷۷۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ ثَنَا سَفْيَانٌ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بیچنے سے انکار کر دیا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف حکم کی روایت سے جانتے ہیں۔ حجاج بن ارطاة بھی یہ حدیث حکم سے ہی سے نقل کرتے ہیں۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ، ابن ابی لیلیٰ کی حدیث کو قابل احتجاج نہیں سمجھتے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ ان کی روایت کی توثیق کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ان کی صحیح اور ضعیف روایت میں امتیاز نہیں ہو سکتا اس لیے میں ان سے روایت نہیں کرتا۔ ابن ابی لیلیٰ فقیہ اور سچے ہیں لیکن اسناد میں وہم کر جاتے ہیں۔ نصر بن علی، عبد اللہ بن داؤد سے اور وہ سفیان سے نقل کرتے ہیں کہ ہمارے فقہاء ابن ابی لیلیٰ اور عبد اللہ بن شبرمہ ہیں۔

۱۱۵۴: باب جہاد سے فرار

۱۷۷۱: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک لشکر میں بھیجا لیکن ہم لوگ میدان جنگ میں سے بھاگ کھڑے ہوئے اور جب مدینہ واپس آئے تو شرم کے مارے چپتے پھرتے اور کہتے کہ ہم ہلاک ہو گئے۔ پھر ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم بھاگنے والے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں بلکہ تم لوگ دوبارہ پلٹ کر حملہ کرنے والے ہو (یعنی اپنے سردار سے مدد لینے کے بعد) اور میں تم لوگوں کو مدد فراہم کرنے والا ہوں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ہم اسے صرف یزید بن ابوزیادہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ ”فَحَاصُّ النَّاسِ حَيْصَةٌ“ کا مطلب یہ ہے کہ وہ لڑائی سے بھاگ کھڑے ہوں۔ اور ”بَلْ أَنْتُمْ الْعُكَّارُونَ“ عکار وہ شخص ہے جو حصول مدد کے لئے اپنے امام کی طرف بھاگ کھڑا ہو اس سے مراد لڑائی سے بھاگنا نہیں۔

۱۷۷۲: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنگ احد کے دن میری پھوپھی میرے والد کو ہمارے قبرستان میں دفن کرنے کے لئے لائیں۔ پس ایک شخص نے

ابن عباسؓ أَنَّ الْمُشْرِكِينَ أَرَادُوا أَنْ يَشْتَرُوا جَسَدَ رَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَأَبَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعَهُمْ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْحَكَمِ وَرَوَاهُ الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةٍ أَيْضًا عَنِ الْحَكَمِ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ ابْنُ أَبِي لَيْلَى لَا يَحْتَجُّ بِحَدِيثِهِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى ضُذِّقَ وَلَكِنْ لَا يَعْرِفُ صَحِيحَ حَدِيثِهِ مِنْ سَقِيمِهِ وَلَا أَرَوِي عَنْهُ شَيْئًا وَابْنُ أَبِي لَيْلَى ضُذِّقَ فَقِيَّةٌ وَرُبَّمَا يَهُمُّ فِي الْأَسْنَادِ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ سَفْيَانَ الثَّوْرِيِّ قَالَ فَقَهَاؤُنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَبْرَمَةَ.

۱۱۵۴: بَاب مَا جَاءَ فِي الْفَرَارِ مِنَ الرَّحْفِ

۱۷۷۱: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سَفْيَانُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ فَحَاصُّ النَّاسِ حَيْصَةٌ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَاخْتَبَأْنَا بِهَا وَقَلْنَا هَلَكْنَا ثُمَّ أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ نَحْنُ الْفَرَارُونَ قَالَ بَلْ أَنْتُمْ الْعُكَّارُونَ وَأَنَا فِتْنَتُكُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ وَمَعْنَى قَوْلِهِ فَحَاصُّ النَّاسِ حَيْصَةٌ يَعْنِي هُمْ فَرُّوْا مِنَ الْقِتَالِ وَمَعْنَى قَوْلِهِ بَلْ أَنْتُمْ الْعُكَّارُونَ وَالْعُكَّارُ الَّذِي يَفِرُّ إِلَى إِمَامِهِ لِيَنْصُرَهُ لَيْسَ يَرِيدُ الْفَرَارَ مِنَ الرَّحْفِ.

۱۷۷۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَسَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ نُبَيْحَةَ الْغَزَوِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اعلان کیا کہ مقتولوں کو ان کی مقتل میں واپس لے جاؤ اور وہیں دفن کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۵۵: باب سفر سے واپس آنے والے کا

استقبال کرنا

۱۷۷۳: حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے واپس تشریف لائے تو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال کے لیے مٹیہ الوداع تک آئے۔ میں اس وقت چھوٹا تھا اور لوگوں کے ساتھ ہی تھا۔

۱۱۵۶: باب مال فی

۱۷۷۴: حضرت مالک بن اوس بن حدثان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بنو نضیر کے اموال ان چیزوں میں سے تھے جو اللہ نے اپنے رسول ﷺ کو جنگ کے بغیر دیا تھا اور مسلمانوں نے اس پر نہ گھوڑے دوڑائے تھے اور نہ ہی اونٹ۔ اس لیے یہ مال خالص رسول اللہ ﷺ کے لئے تھا۔ اور آپ ﷺ نے اس میں سے اپنے گھروالوں کے لئے مال پھر کا خرچ نکال لیا اور باقی اللہ تعالیٰ کے راستے میں (جہاد کی) تیاری کے لئے گھوڑوں اور ہتھیاروں پر خرچ کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

جَاءَتْ عُمَيْيُ بْنُ أَبِي لَيْثٍ فِي مَقَابِرِ نَافَدَى مُنَادِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُدُّوا الْقَتْلَى إِلَى مَضَاجِعِهِمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۱۵۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَلْقَى

الْغَائِبِ إِذَا قَدِمَ

۱۷۷۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَا نَحْنَا سُفْيَانُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَبُوكَ خَرَجَ النَّاسُ يَتَلَقُّوهُ إِلَى ثِيَابِ الْوَدَاعِ قَالَ السَّائِبُ فَخَرَجْتُ مَعَ النَّاسِ وَأَنَا غُلَامٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۱۵۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْفَيْءِ

۱۷۷۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَحْنَا سُفْيَانُ بْنُ عُمَرَ وَبْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا آفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِمَّا لَمْ يُوجِفِ الْمُسْلِمُونَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِصًا فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْزِلُ نَفَقَةَ أَهْلِهِ سَنَةً ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ فِي الْكُرَاعِ وَالسَّلَاحِ غَدَّةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

أَبْوَابُ اللَّيَّاسِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَبْوَابُ لِبَاسِ

جو رسول اللہ ﷺ سے منقول ہیں

۱۱۵۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَرِيرِ

وَالذَّهَبِ لِلرِّجَالِ

۱۱۵۷: باب مردوں

کیلئے ریشم اور سونا حرام ہے

۱۷۷۵: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے مردوں پر ریشم اور سونا پہننا حرام کر دیا گیا ہے۔ البتہ عورتوں کے لئے حلال ہے۔ اس باب میں حضرت عمرؓ، علیؓ، عقبہ بن عامرؓ، ام ہانیؓ، انسؓ، حذیفہؓ، عبد اللہ بن عمروؓ، عمران بن حصینؓ، عبد اللہ بن زبیرؓ، جابرؓ، ابوریحانہؓ، ابن عمرؓ اور براءؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۷۶: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے جابیہ کے مقام پر خطبہ دیا اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو ریشمی کپڑے سے منع فرمایا لیکن دو یا تین یا چار انگلیوں کے برابر جائز ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۵۸: باب ریشمی کپڑے لڑائی

میں پہننا

۱۷۷۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ اور زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے ایک جنگ کے دوران رسول اللہ ﷺ سے جو کس پڑنے کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے ان دونوں کو ریشم کی قمیص پہننے کی

۱۷۷۵: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَرَّمَ لِبَاسُ الْحَرِيرِ وَالذَّهَبِ عَلَى ذُكُورٍ أَمْتِي وَأَحِلَّ لَنَا ثِيَابُهُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَأُمِّ هَانِيٍّ وَأَنَسٍ وَحَذِيفَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَوَعْمَرَ بْنَ حُصَيْنٍ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَجَابِرَ وَأَبِي رِيحَانَةَ وَابْنَ عُمَرَ وَالْبَرَاءَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۷۷۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ثَنَا أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ خَطَبَ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَرِيرِ إِلَّا مَوْضِعَ أَصْبَعَيْنِ أَوْ ثَلَاثٍ أَوْ أَرْبَعٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۱۵۸: بَابُ مَا جَاءَ الرُّحْصَةُ فِي

لِبَاسِ الْحَرِيرِ فِي الْحَرْبِ

۱۷۷۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ قَالَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ثَنَا هَمَّامٌ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ شَكَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَرَاةٍ لَهُمَا

اجازت دی۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں میں نے ان دونوں کو یہ کرتے پہنے ہوئے دیکھا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب ۱۱۵۹

۱۷۷۸: حضرت واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ کہتے ہیں کہ انس بن مالکؓ تشریف لائے تو میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے پوچھا تم کون ہو؟ میں نے کہا میں واقد بن عمرو ہوں حضرت انسؓ رونے لگے اور فرمایا تمہاری شکل سعدؓ سے ملتی ہے اور وہ بہت بڑے لوگوں میں سے تھے۔ انہوں نے ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں ایک ریشمی جہہ بھیجا جس پر سونے کا کام ہوا تھا۔ جب آپ ﷺ نے اسے پہنا اور منبر پر تشریف لائے، تو لوگ اسے چھونے لگے اور کہنے لگے کہ ہم نے آج تک ایسا کپڑا نہیں دیکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم لوگ اس پر تعجب کرتے ہو۔ حضرت سعدؓ کے جتنی رومال اس سے اچھے ہیں جو تم دیکھ رہے ہو۔ اس باب میں حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۶۰: باب مردوں کے لئے سرخ کپڑا

پہننے کی اجازت

۱۷۷۹: حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کسی لمبے بالوں والے شخص کو سرخ جوڑا پہنے ہوئے نبی اکرم ﷺ سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا۔ آپ ﷺ کے بال مبارک شانوں تک تھے اور شانے چوڑے تھے اور آپ ﷺ کا قد نہ چھوٹا تھا اور نہ لمبا۔ اس باب میں حضرت جابر بن سمرہ، ابو رثمہ اور ابو جحیفہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۶۱: باب مردوں کیلئے گسم سے

رنگے ہوئے کپڑے پہننا مکروہ ہے

۱۷۸۰: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

فَرَّخَصَ لَهُمَا فِي قُمْصِ الْحَرِيرِ قَالَ وَرَأَيْتُهُ عَلَيْهِمَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

باب ۱۱۵۹

۱۷۷۸: حَدَّثَنَا أَبُو عَمَارٍ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو ثَنِيٍّ وَأَقْدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ قَدِمَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَاتَيْنَاهُ فَقَالَ مَنْ أَنْتَ فَقُلْتُ أَنَا وَأَقْدُ بْنُ عَمْرِو قَالَ فَكَيْ وَقَالَ أَنْتَ لَشَيْبَةَ سَعْدٍ وَأَنْ سَعْدًا كَانَ مِنْ أَكْثَرِ النَّاسِ وَأَطْوَلَ وَأَنَّهُ بُعِثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُبَّةٌ مِنْ دِيْبَاجٍ مَنْسُوجٍ فِيهَا الذَّهَبُ فَلَبِسَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَامَ أَوْ قَعَدَ فَجَعَلَ النَّاسُ يَلْمُسُونَهَا فَقَالُوا مَا رَأَيْنَا كَالْيَوْمِ ثَوْبًا قَطُّ فَقَالَ اتَّعَجِبُونَ مِنْ هَذِهِ لِمَا دِيلَ سَعْدٍ فِي الْجُبَّةِ خَيْرٌ مِمَّا تَرَوْنَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۱۶۰: باب مَا جَاءَ فِي الرُّخَصَةِ

فِي الثَّوْبِ الْأَخْمَرِ لِلرِّجَالِ

۱۷۷۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ مَا رَأَيْتُ مِنْ ذِي لَمَّةٍ فِي خَلَةٍ حُمْرَاءَ أَحْسَنَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ شَعْرٌ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ بَعِيدٌ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَمْ يَكُنْ بِالْقَصِيرِ وَلَا بِالطَّوِيلِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَأَبِي رُمَّةٍ وَأَبِي جُحَيْفَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۱۶۱: باب مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

الْمُعَصْفَرِ لِلرِّجَالِ

۱۷۸۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ

ﷺ نے کسم کے رنگے ہوئے کپڑے اور ریشمی کپڑے پہننے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت انسؓ اور عبد اللہ بن عمروؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَلِيٍّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْقَسِيِّ وَالْمُعْصَفِرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَحَدِيثٌ عَلِيٍّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۱۶۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الْفِرَاءِ

۱۱۶۲: باب پوشیدن پهننا

۱۷۸۱: حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گئی، پتیر اور پوشین کے بارے میں پوچھا گیا۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا حلال اور حرام وہی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حلال یا حرام کیا ہے اور جس سے خاموشی اختیار کی گئی ہے وہ معاف ہے۔ اس باب میں حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اس سند سے جانتے ہیں۔ سفیان وغیرہ بھی سلیمان تیمی سے وہ ابو عثمان سے اور وہ سلمان سے موقوفاً نقل کرتے ہیں یعنی انہی کا قول اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

۱۷۸۱: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى الْفَرَارِيُّ ثنا سَيْفُ بْنُ هَارُونَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّمَنِ وَالْجُبْنِ وَالْفِرَاءِ فَقَالَ الْحَلَالُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ مِمَّا عَفَا عَنْهُ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْمُغِيرَةِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَرَوَى سُفْيَانُ وَغَيْرُهُ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَوْلَهُ وَكَانَ الْحَدِيثُ الْمَوْقُوفَ أَصَحُّ.

خلاصۃ الباب:

اسلام میں یہ بات نہ صرف جائز ہے بلکہ مطلوب ہے کہ مسلمان اللہ کی پیدا کردہ زینت پوشاک اور نفیس لباس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی وضع قطع اور شکل و صورت میں حسن پیدا کرے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے اسلام نے مرد و عورت کے لئے کچھ دائرے بیان کئے ہیں جن میں سے چند درج ذیل ہیں۔ (۱) مردوں پر سونا اور ریشم حرام قرار دیا گیا ہے جبکہ عورت کے لئے سونا پہننا حلال ہے۔ استثنائی صورت میں اگر کوئی بیمار آدمی کو لاحق ہو تو ریشم استعمال کیا جاسکتا ہے۔ مثلاً خارش اور جوڑوں کا ہونا وغیرہ اور بغیر عذر کے دو تین انگلیوں کے برابر پہننا جائز ہے جبکہ اس سے زائد حرام ہے۔ (۲) نبی کریم ﷺ نے سرخ دھاری دار جوڑا استعمال کیا ہے۔ (۳) کسم اور زعفران میں رنگے ہوئے کپڑے استعمال کرنا بھی حرام ہے۔

۱۱۶۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي جُلُودِ

۱۱۶۳: باب دباغت کے بعد مردار جانور

الْمَيْتَةِ إِذَا دُبِغَتْ

کی کھال

۱۷۸۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک بکری مر گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے مالکوں سے فرمایا تم اس کا چمڑا اتار کر دباغت کیوں نہیں

۱۷۸۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَلِيٍّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ رَبَاحٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ مَا تَشَاءُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

دے دیتے تاکہ اس سے نفع حاصل کرو۔ اس باب میں حضرت سلمہ بن محجنؓ، میمونہؓ اور عائشہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حدیث ابن عباسؓ حسن صحیح ہے اور ابن عباسؓ سے کئی سندوں سے مرفوعاً منقول ہے۔ حضرت ابن عباسؓ سے بواسطہ میمونہؓ اور سودہؓ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ میں (امام ترمذی) نے امام بخاریؒ سے سنا وہ حضرت ابن عباسؓ کی روایت بلا واسطہ اور بواسطہ حضرت میمونہؓ دونوں کو صحیح قرار دیتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ ہو سکتا ہے حضرت ابن عباسؓ نے بواسطہ میمونہؓ روایت کیا ہو اور ہو سکتا ہے۔ بلا واسطہ روایت کیا ہو۔ اکثر اہل علم کا اس حدیث پر عمل ہے۔ سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، شافعیؒ احمدؒ اور اسحقؒ کا یہی قول ہے۔

۱۷۸۳: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس چمڑے کو دباغت دی گئی وہ پاک ہو گیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اکثر اہل علم کا اس پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں کہ مردار کا چمڑا دباغت دیا جائے تو پاک ہو جاتا ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کتے اور خنزیر کے چمڑے کے علاوہ ہر دباغت دیا ہوا چمڑا پاک ہے۔ بعض صحابہؓ اور دیگر اہل علم نے درندوں کے چمڑوں کو ناپسند کیا ہے اور انکے پسینے نیزان میں نماز پڑھنے کے معاملے میں سختی برتی ہے۔ اسحق بن ابراہیمؒ فرماتے ہیں کہ نبی اکرمؐ کے ارشاد کا مطلب ہے کہ وہ جانور جن کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کے چمڑے دباغت سے پاک ہو جاتے ہیں۔ نصر بن شمیلؒ نے اس کا یہی مطلب بیان کیا ہے اور فرمایا ”اہاب“ سے مراد ان جانوروں کے چمڑے ہیں جن کا گوشت کھایا جاتا ہے۔ ابن مبارکؒ، احمدؒ، اسحقؒ اور حمیدؒ نے بھی درندوں کی کھالوں پر نماز پڑھنے کو مکروہ کہا ہے۔

۱۳۸۴: حضرت عبداللہ بن علیؓ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں لکھا کہ مردار کی کھال یا

وَسَلَّمَ لَا هِلَهَا إِلَّا نَزَعْتُمْ جِلْدَهَا ثُمَّ دَبَعْتُمُوهَا فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَجَّجِ وَمَيْمُونَةَ نَوَافِثَةَ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثُ حَسَنٍ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٌ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُذَا وَرَوَى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ وَرَوَى عَنْهُ عَنْ سَوْدَةَ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يُصَحِّحُ حَدِيثَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيثَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ وَقَالَ اِحْتَمَلُ أَنْ يَكُونَ رَوَى ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ مَيْمُونَةَ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ سَفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَقُ.

۱۷۸۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَفْيَانَ عَنْ مَيْمُونَةَ وَغَدَاةَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَغَلَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا أَهَابٍ دَبِغَ فَقَدْ طَهَّرَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا فِي جُلُودِ الْمَيْتَةِ إِذَا دَبِغَتْ فَقَدْ طَهَّرَتْ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ أَيُّمَا أَهَابٍ دَبِغَ فَقَدْ طَهَّرَ إِلَّا الْكَلْبَ وَالْخِنْزِيرَ وَكَرِهَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ جُلُودَ السَّبَاعِ وَشَدَّ ذَوَابِي لُبْسِهَا وَالصَّلَاةَ فِيهَا قَالَ إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ إِنَّمَا مَعْنَى قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ أَيُّمَا أَهَابٍ دَبِغَ فَقَدْ طَهَّرَ إِنَّمَا يَعْنِي بِهِ جِلْدُ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ هَكَذَا فَسَرَّهُ النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ وَقَالَ إِنَّمَا يَقَالُ إِلَّا هَابٌ لِجِلْدِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ وَكَرِهَ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَقُ وَالْحَمِيدِيُّ الصَّلَاةَ فِي جُلُودِ السَّبَاعِ.

۱۷۸۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ الْكُوفِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُضَيْلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ وَالشَّيْبَانِيِّ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ

اس کے پٹھوں سے کوئی فائدہ حاصل نہ کیا جائے۔ یہ حدیث حسن ہے اور عبد اللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ سے کئی شیوخ کے واسطے سے منقول ہے۔ اکثر علماء کا اس حدیث پر عمل نہیں۔ یہ حدیث عبد اللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ سے اس طرح بھی منقول ہے کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے دو ماہ قبل آپ ﷺ کا خط پہنچا..... الخ۔ میں (امام ترمذی) نے امام احمد بن حسن سے سنا وہ فرماتے تھے کہ امام احمد بن حنبل اس حدیث کے قائل تھے یعنی مردار کی کھال کے استعمال سے منع فرماتے تھے کیونکہ اس میں نبی اکرم ﷺ کی وفات سے دو ماہ پہلے کا ذکر ہے وہ فرماتے تھے کہ یہ نبی اکرم ﷺ کا آخری حکم تھا پھر امام احمد نے اس کی سند میں اضطراب کی وجہ سے اسے ترک کر دیا۔ کیونکہ بعض نے اس کو عبد اللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ اور ان کے شیوخ کے واسطے سے جہینہ سے روایت کیا ہے۔

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ
أَنَا كِتَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا
تَتَفَعَّلُوا مِنَ الْمَيْتَةِ بِأَهَابٍ وَلَا عَصَبٍ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ وَيُرْوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُكَيْمٍ عَنْ أَشْيَاخٍ لَهُ
هَذَا الْحَدِيثُ وَلَيْسَ الْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ
الْعِلْمِ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُكَيْمٍ
أَنَّهُ قَالَ أَنَا كِتَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَبْلَ وَفَاتِهِ بِشَهْرَيْنِ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ يَقُولُ
كَانَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ يَذْهَبُ إِلَى هَذَا الْحَدِيثِ
لِمَا ذَكَرَ فِيهِ قَبْلَ وَفَاتِهِ بِشَهْرَيْنِ وَكَانَ يَقُولُ هَذَا آخِرَ
أَمْرِ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ تَرَكَ أَحْمَدُ هَذَا الْحَدِيثَ لِمَا
اضْطَرَبُوا فِي إِسْنَادِهِ حَيْثُ رَوَى بَعْضُهُمْ وَقَالَ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُكَيْمٍ عَنْ أَشْيَاخٍ مِنْ جُهَيْنَةَ.

خلاصۃ الابواب: مردار کی کھال، سینگ اور ہڈی اور بال سے استفادہ کرنے میں کوئی حرج نہیں بلکہ یہ مطلوب ہے کیونکہ قابل استفادہ چیز کو ضائع کرنا جائز نہیں۔ نبی کریم ﷺ نے مردار کی کھال کو پاک کرنے کا طریقہ بتلایا ہے یعنی دباغت کرنا۔

۱۱۶۳: باب کپڑاؤں سے نیچے رکھنے کی

ممانعت کے بارے میں

۱۷۸۵: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائیں گے جو تکبر سے اپنا کپڑا (یعنی شلوار یا تہبند کو) ٹخنوں سے نیچے رکھتا ہے۔ اس باب میں حضرت حذیفہؓ، ابو سعیدؓ، ابو ہریرہؓ، سمرہؓ، ابو ذرؓ، عائشہؓ اور وہیب بن مغفلؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حدیث ابن عمرؓ حسن صحیح ہے۔

۱۱۶۵: باب عورتوں کے دامن کی لمبائی

۱۷۸۶: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

۱۱۶۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

جَرِّ الزَّارِ

۱۷۸۵: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنُ ثَنَا مَالِكٌ ح وَثَنَا
قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ وَزَيْدُ بْنُ
أَسْلَمَ كُلُّهُمْ يُخْبِرُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْتَظِرُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ إِلَى
مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خِيَلَاءَ وَفِي الْبَابِ عَنْ حَذِيفَةَ وَأَبِي
سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَسَمُرَةَ وَأَبِي ذَرٍّ وَعَائِشَةَ وَوَهْبٍ
بْنِ مَغْفَلٍ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۱۶۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي ذُبُولِ النِّسَاءِ

۱۷۸۶: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا عَبْدُ

فرمایا جو شخص تکبرے کپڑا اٹھیسٹ کر چلے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسکی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔ حضرت ام سلمہؓ نے عرض کیا عورتیں اپنے دامنوں کا کیا کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا وہ ایک بالشت لٹکا کر رکھیں۔ انہوں عرض کیا اس صورت میں ان کے قدم کھل جائیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو پھر ایک ہاتھ تک لٹکا سکتی ہیں اس سے زیادہ نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس حدیث میں عورتوں کو کپڑا لٹکانے کی (یعنی ٹخنوں کے نیچے رکھنے کی) اجازت ہے کیونکہ اس میں زیادہ پردہ ہے۔

۱۷۸۷: حضرت ام الحسنؓ سے روایت ہے کہ حضرت ام سلمہؓ نے ان سے بیان فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت فاطمہؓ کو لیے ان کے نطاق میں سے ایک بالشت کی مقدار نیچے لٹکانے کو جائز رکھا۔ بعض راوی یہ حدیث حماد بن سلمہؓ سے وہ علی بن زید سے وہ حسن سے وہ اپنی والدہ سے اور وہ ام سلمہؓ سے نقل کرتی ہیں۔

۱۱۶۶: باب اون کا لباس پہننا

۱۷۸۸: حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہمیں ایک صوف کی مولیٰ چادر اور ایک مولے کپڑے کا تھمبند دکھایا اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے انہی دو کپڑوں میں وفات پائی۔ اس باب میں حضرت علیؓ اور ابن مسعودؓ سے بھی احادیث منقول ہیں حدیث عائشہ حسن صحیح ہے۔

۱۷۸۹: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ جس دن اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو ہم کلام ہونیکا شرف بخشا اس روز ان کے جسم پر ایک اون کی چادر، ایک اون کا جبہ اون کی ٹوپی اور اون کی شلوار تھی اور آپ کے پاؤں کی جوتیاں مردہ گدھے کی کھال سے بنی ہوئی تھیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف حمید اعرج کی روایت سے جانتے ہیں۔ یہ علی اعرج کے بیٹے ہیں اور منکر الحدیث ہیں جبکہ حمید بن قیس اعرج کمی جو مجاہد کے

الرَّزَّاقِ لَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَتْ يَدَا خِيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ فَكَيْفَ يَصْنَعُ النِّسَاءُ بِذِيُولِهِنَّ قَالَ يُرْخِيْنَ شِبْرًا فَقَالَتْ إِذَا تَنَكَّشَفَ أَفَدَا مَهْنٌ قَالَ فَيُرْخِيْنَ ذِرَاعًا لَا يَزِدْنَ عَلَيْهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْحَدِيثِ رُحْصَةٌ لِلنِّسَاءِ فِي جَرِّ الْإِزَارِ لِأَنَّهُ يَكُونُ اسْتِرْلَاهُنَّ.

۱۷۸۷: حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ ثَنَا عَفَّانُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أُمِّ الْحَسَنِ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَبَّرَ لِفَاطِمَةَ شِبْرًا مِنْ بَطَاقِهَا وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ.

۱۱۶۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الصُّوفِ

۱۷۸۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَنَا أَيُّوبُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ أَخْرَجَتْ إِلَيْنَا عَائِشَةُ كِسَاءً مُلْبَدًا وَإِزَارًا غُلِيظًا فَقَالَتْ قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَيْنِ وَفِي الْأَبِابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَحَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۷۸۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا خَلْفُ بْنُ خَلِيفَةَ عَنْ حُمَيْدِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ عَلَى مُوسَى يَوْمَ كَلَّمَهُ رَبُّهُ كِسَاءً صُوفٍ وَجُبَّةً صُوفٍ وَكُمَّةً صُوفٍ وَسَرَاوِيلَ صُوفٍ وَكَانَتْ نَعْلَاهُ مِنْ جِلْدِ حِمَارٍ مَيِّتٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حُمَيْدِ الْأَعْرَجِ وَحُمَيْدٍ هُوَ ابْنُ عَلِيٍّ الْأَعْرَجِ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ وَحُمَيْدُ بْنُ قَيْسٍ الْأَعْرَجِ الْمَكِّيُّ

صَاحِبُ مُجَاهِدٍ ثِقَّةُ الْكُمَةِ الْقَلَنْسُوءَةُ الصَّغِيرَةُ. ساتھی ہیں ثقہ ہیں۔ ”الکمة“ چھوٹی ٹوپی کو کہتے ہیں۔

۱۱۶۷: باب سیاہ عمامہ

۱۷۹۰: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے موقع پر مکہ میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ کے سر مبارک پر سیاہ عمامہ تھا۔ اس باب میں حضرت عمرو بن حریثؓ، ابن عباسؓ اور کانہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حدیث جابرؓ حسن صحیح ہے۔

۱۷۹۱: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب عمامہ باندھتے تو عمامے کے شیلے کو دونوں کندھوں کے درمیان لٹکایا کرتے تھے۔ نافع کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمرؓ کو بھی اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا اور عبید اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے قاسم اور سالم کو بھی اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا۔ اس باب میں حضرت علیؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ لیکن یہ سند کے اعتبار سے صحیح نہیں۔

۱۱۶۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعِمَامَةِ السَّوْدَاءِ

۱۷۹۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ حُرَيْثٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَرُكَّانَةَ حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۷۹۱: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدِينِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ غُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَمَّ سَدَلَ عِمَامَتَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ قَالَ غُبَيْدُ اللَّهِ وَرَأَيْتُ الْقَاسِمَ وَسَالِمًا يَفْعَلَانِ ذَلِكَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَلَا يَصِحُّ حَدِيثُ عَلِيٍّ مِنْ قَبْلِ إِسْنَادِهِ.

خلاصہ الابیواب: مردوں کے لئے پاجامہ یا چادر ٹخنوں سے لٹکانا حرام ہے جبکہ عورتوں کو حکم ہے کہ وہ اپنا دامن مبالغہ کے ساتھ نیچے لٹکائیں۔ (۲) آپ ﷺ نے ہر قسم کی پگڑی باندھی عموماً آپ ﷺ سفید اور سیاہ عمامہ استعمال کرتے تھے۔

۱۱۶۸: باب سونے

کی انگوٹھی پہننا منع ہے

۱۷۹۲: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی، ریشم کے کپڑے پہننے، رُکوع و سجود میں قرآن پڑھنے اور کسم کے رنگے ہوئے کپڑے پہننے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۶۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

خَاتَمِ الذَّهَبِ

۱۷۹۲: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ ابْنِ أَبِي هَرَبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّخْتُمِ بِالذَّهَبِ وَعَنِ لِبَاسِ الْقَيْسِيِّ وَعَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَعَنِ لُبْسِ الْمُعْصَفَرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۷۹۳: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔

۱۷۹۳: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَمَّادٍ الْمُعْنِيُّ الْبَصْرِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ ثَنَا حَفْصُ

النَّبِيُّ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّهُ ثَنَا أَنَّهُ
قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
التَّخْتُمِ بِالذَّهَبِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عُمَرَ
وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَمُعَاوِيَةَ حَدِيثُ عُمَرَ حَدِيثُ حَسَنٍ
صَحِيحٌ وَأَبُو التَّيَّاحِ اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ حُمَيْدٍ.

۱۱۶۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي خَاتَمِ الْفِضَةِ

۱۷۹۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ
خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَرَقٍ وَكَانَ
قِصَّةً حَبَشِيًّا وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَبُرَيْدَةَ هَذَا
حَدِيثُ حَسَنٍ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۱۷۰: بَابُ مَا جَاءَ مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ قِصْرِ الْخَاتَمِ

۱۷۹۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ
عُمَرَ بْنِ عُثَيْدٍ الطَّنَّانِيُّ ثَنَا زُهَيْرُ أَبُو حَنِيمَةَ عَنْ
حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ فِضَّةً مِنْ هَذَا حَدِيثُ حَسَنٍ
صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۱۷۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الْخَاتَمِ فِي الْيَمِينِ

۱۷۹۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ ثَنَا عَبْدُ
الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ
ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ خَاتَمًا
مِنْ ذَهَبٍ فَتَخْتَمُ بِهِ فِي يَمِينِهِ ثُمَّ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ
فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ اتَّخَذْتُ هَذَا الْخَاتَمَ فِي يَمِينِي ثُمَّ بَدَّلَهُ
وَبَدَّلَ النَّاسُ خَوَاتِمَهُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَجَابِرٍ
وَعُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ وَأَنَسٍ
وَحَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ حَسَنٍ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى
هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَ هَذَا مِنْ غَيْرِ
هَذَا الْوَجْهِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ أَنَّهُ تَخْتَمُ فِي يَمِينِهِ.

فرمایا۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، ابن عمر رضی اللہ
عنہما، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور معاویہ رضی اللہ عنہ سے بھی
احادیث منقول ہیں۔ حدیث عمران حسن صحیح ہے۔ ابوتیاح کا
نام یزید بن حمید ہے۔

۱۱۶۹: باب چاندی کی انگوٹھی

۱۷۹۳: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی
انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا نگینہ حبشی (یعنی جزع یا عقیق سے)
تھا۔ اس باب میں حضرت ابن عمرؓ اور ہریرہؓ سے بھی احادیث
منقول ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

۱۱۷۰: باب چاندی کے نگینے

۱۷۹۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا نگینہ بھی
چاندی کا تھا۔
یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

۱۱۷۱: باب دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننا

۱۷۹۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوا کر دائیں ہاتھ میں پہنی اور
پھر منبر پر تشریف فرما ہونے کے بعد فرمایا میں نے یہ انگوٹھی
اپنے، داہنے ہاتھ میں پہنی تھی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے
پھینک دیا۔ لہذا لوگوں (یعنی صحابہ کرامؓ) نے بھی اپنی انگوٹھیاں
پھینک دیں۔ اس باب میں حضرت علیؓ، جابرؓ عبد اللہ بن جعفرؓ،
ابن عباسؓ، عائشہؓ اور انسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔
حدیث ابن عمرؓ حسن صحیح ہے۔ یہ حدیث نافع سے بواسطہ ابن
عمرؓ بھی اسی سند سے اسی طرح منقول ہے لیکن میں داہنے ہاتھ
میں انگوٹھی پہننے کا ذکر نہیں۔

۱۷۹۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنِ الصَّلْبِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ تَخْتَمُ فِي يَمِينِهِ وَلَا إِخَالَهُ إِلَّا قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخْتَمُ فِي يَمِينِهِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنِ الصَّلْبِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَوْفَلٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۷۹۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَتَخْتَمَانِ فِي يَسَارِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۱۷۹۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ أَبِي رَافِعٍ يَتَخْتَمُ فِي يَمِينِهِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ رَأَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ يَتَخْتَمُ فِي يَمِينِهِ وَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخْتَمُ فِي يَمِينِهِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهَذَا أَصَحُّ شَيْءٍ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْبَابِ.

خلاصۃ الابواب: چاندی کی انگوٹھی استعمال کرنا درست ہے (۱) انگوٹھی دونوں ہاتھوں میں سے پہننا درست ہے خواہ دائیں ہاتھ میں ہو یا بائیں میں۔ البتہ آپ ﷺ نے نقش کروانا ناپسند فرمایا ہے۔

۱۱۷۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي نَقْشِ الْخَاتَمِ

۱۸۰۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ أَصْطُرٍ مُحَمَّدٌ سَطْرٌ وَرَسُولٌ سَطْرٌ وَاللَّهُ سَطْرٌ وَلَمْ يَقُلْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى فِي حَدِيثِهِ ثَلَاثَةَ أَصْطُرٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُفْرِ حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۱۸۰۱: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا عَبْدُ

۱۷۹۷: حضرت صلت بن عبد اللہ بن نوفل فرماتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو داپنے ہاتھ میں انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھا۔ میرے خیال میں انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو داپنے ہاتھ میں انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھا ہے۔ امام محمد بن اسماعیل بخاری فرماتے ہیں کہ محمد بن اسحق کی صلت بن عبد اللہ بن نوفل سے روایت حسن صحیح ہے۔

۱۷۹۸: حضرت جعفر بن محمد اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت حسنؑ اور حسینؑ اپنے بائیں ہاتھوں میں انگوٹھیاں پہنا کرتے تھے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۷۹۹: حضرت حماد بن سلمہؒ سے روایت ہے کہ میں نے ابن ابی رافع کو دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھا تو ان سے وجہ پوچھی۔ انہوں نے فرمایا میں نے عبد اللہ بن جعفرؒ کو دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننے کے بعد یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔ امام محمد بن اسماعیل بخاری فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اس باب میں سب سے زیادہ صحیح ہے۔

۱۱۷۲: باب انگوٹھی پر کچھ نقش کرانا

۱۸۰۰: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی پر تین سطریں نقش تھیں ایک میں ”محمد“ (ﷺ) دوسری میں ”رسول“ اور تیسری میں ”اللہ“ لکھا ہوا تھا۔ محمد بن یحییٰ یہ حدیث نقل کرتے ہوئے تین سطروں کے الفاظ ذکر نہیں کرتے۔ اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔ حضرت انسؓ کی حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۸۰۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چاندی کی انگوٹھی بنوا کر اس میں ”محمد رسول اللہ“ کے الفاظ کندہ کرائے اور فرمایا انگوٹھی پر نقش نہ کرایا کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نقش سے ممانعت کا مطلب یہ ہے کہ اپنی انگوٹھیوں پر ”محمد رسول اللہ“ نقش نہ کرایا کرو۔

۱۸۰۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الحلاء میں داخل ہوتے وقت انگوٹھی اتار دیا کرتے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۱۷۳: باب تصویر کے بارے میں

۱۸۰۳: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھروں میں تصویر رکھنے اور اسے بنانے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، ابو طلحہ رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی اللہ عنہا، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حدیث جابر رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے۔

۱۸۰۴: حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ عتبہ کہتے ہیں کہ وہ ابو طلحہ انصاریؓ کی عیادت کے لئے حاضر ہوئے تو ان کے پاس سہل بن حنیفؓ بھی موجود تھے۔ پھر ابو طلحہؓ نے ایک شخص کو بلایا اور کہا کہ نیچے سے چادر نکال لو۔ سہل نے پوچھا کیوں آپ ﷺ نے فرمایا اس لئے کہ اس میں تصویریں ہیں اور آپ کو معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے متعلق کیا فرمایا ہے۔ سہل نے کہا۔ کیا آپ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ جو کپڑے میں نقش ہوں ان کی اجازت ہے۔ ابو طلحہؓ نے فرمایا ہاں صحیح ہے لیکن میرے نزدیک یہ زیادہ فرحت بخش ہے (یعنی یہ تقویٰ ہے) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۷۴: باب تصویر بنانے والوں کے بارے میں

۱۸۰۵: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے تصویر بنائی اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن)

الرُّزْاقِ نَسْنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ خَاتَمًا مِنْ وَرَقٍ فَقَفَّشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ لَا تَنْقُشُوا عَلَيْهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَمَعْنَى قَوْلِهِ لَا تَنْقُشُوا عَلَيْهِ نَهَى أَنْ يَنْقُشَ أَحَدٌ عَلَى خَاتَمِهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ.

۱۸۰۲: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ غَامِرٍ وَالْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ نَزَعَ خَاتَمَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۱۱۷۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصُّورَةِ

۱۸۰۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصُّورَةِ فِي الْبَيْتِ وَنَهَى أَنْ يُصْنَعَ ذَلِكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَآبِي طَلْحَةَ وَعَائِشَةَ وَآبِي هُرَيْرَةَ وَآبِي أَيُّوبَ حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۸۰۴: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ يَعُودُهُ فَوَجَدَ عِنْدَهُ سَهْلَ بْنَ حَنِيفٍ قَالَ فَدَعَى أَبُو طَلْحَةَ إِنْسَانًا يَنْزِعُ نَمَطًا تَحْتَهُ فَقَالَ لَهُ سَهْلُ لِمَ تَنْزِعُهُ قَالَ لِأَنَّ فِيهَا تَصَاوِيرَ وَقَالَ فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ عَلِمْتُ قَالَ سَهْلُ أَوَلَمْ يَقُلْ إِلَّا مَا كَانَ رَقْمًا فِي ثَوْبٍ قَالَ بَلَى وَلَكِنَّهُ أَطِيبَ نَفْسِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۱۷۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُصَوِّرِينَ

۱۸۰۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

اسے اس وقت تک عذاب میں مبتلا رکھے گا جب تک وہ اس میں روح نہیں ڈالے گا اور وہ اس میں کبھی روح نہیں ڈال سکے گا۔ اور جو شخص کسی قوم کی باتیں چھپ کر سنے اور وہ لوگ اسے پسند نہ کرتے ہوں تو قیامت کے دن اس شخص کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، ابو ہریرہؓ، ابو حنیفہؓ، عائشہؓ اور ابن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حدیث ابن عباسؓ حسن صحیح ہے۔

۱۱۷۵: باب خضاب کے بارے میں

۱۸۰۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بڑھاپے کو بدلو (یعنی خضاب لگا کر سفید بالوں کی سفیدی ختم کر دو) اور یہودیوں کی مشابہت اختیار نہ کرو۔ اس باب میں حضرت زبیرؓ سے، ابن عباسؓ، جابرؓ، ابو ذرؓ، انسؓ، ابو رمثہؓ، جہدہؓ، ابو طفیلؓ، جابر بن سمرہؓ، ابو حنیفہؓ اور ابن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حدیث ابو ہریرہؓ حسن صحیح ہے اور ابو ہریرہؓ ہی سے کئی سندوں سے مرفوعاً منقول ہے۔

۱۸۰۷: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑھاپے کو تبدیل کرنے کی بہترین چیز مہندی اور نیل کے پتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو اسود دلی کا نام ظالم بن عمرو بن سفیان ہے۔

۱۱۷۶: باب لمبے بال رکھنا

۱۸۰۸: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ درمیانے قد کے تھے نہ زیادہ لمبے اور نہ پستہ قد۔ جسم خوبصورت اور رنگ گندمی تھا۔ آپؐ کے بال مبارک نہ تو زیادہ گھنگریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے اور جب آپؐ چلتے تو گویا کہ بلندی سے پستی کی طرح اتر رہے ہیں (یعنی آگے کی طرح جھکاؤ ہوتا)۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ، براءؓ، ابو ہریرہؓ، ابن عباسؓ، ابوسعیدؓ،

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَوَّرَ صُورَةَ عَبْدِهِ اللَّهُ حَتَّى يَنْفُخَ فِيهَا يَغْنَى الرُّوحَ وَلَيْسَ يَنْفُخُ فِيهَا وَمَنْ اسْتَمَعَ إِلَى حَدِيثِ قَوْمٍ وَهُمْ يَقْرَأُونَ مِنْهُ صَبَّ فِي أُذُنِهِ الْأَنْكُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي جُحَيْفَةَ وَعَائِشَةَ وَأَبِي عُمَرَ حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۱۷۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخِضَابِ

۱۸۰۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيِّرُوا الشَّيْبَ وَلَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ وَفِي الْبَابِ عَنِ الزُّبَيْرِ وَأَبْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ وَأَبِي ذَرٍّ وَأَنَسٍ وَأَبِي رِمَّةٍ وَالْجَهْدَمَةِ وَأَبِي الطُّفَيْلِ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَأَبِي جُحَيْفَةَ وَأَبْنِ عُمَرَ وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۸۰۷: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ ثَنَا الْمُبَارَكُ عَنْ الْأَجْلَحِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحْسَنَ مَا غَيَّرَ بِهِ الشَّيْبُ الْحِنَاءُ وَالْكُتْمُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو الْأَسْوَدِ الدِّبْلِيُّ اسْمُهُ ظَالِمُ بْنُ عُمَرَ وَابْنُ سَفْيَانَ.

۱۱۷۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجُمَةِ وَاتِّخَاذِ الشَّعْرِ

۱۸۰۸: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعُودَةَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُبْعَةً لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ حَسَنَ الْجِسْمِ أَسْمَرَ اللَّوْنِ وَكَانَ شَعْرُهُ لَيْسَ بِجَعْدٍ وَلَا سَبْطٍ إِذَا مَشَى يَتَكَفَّأُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَالْبَرَاءِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَوَائِلِ بْنِ

وَأَكْلَ جَمْرٍ، جَابِرٌ أَوْ رَامُ حَاتِيٍّ سَ عَنْهُ بَعْضُ أَحَادِيثَ مَنْقُولَةٍ فِيهِ - حَدِيثُ أَنَسٍ أَنَّ سِنْدِي عِنْدِي حَمِيدٌ كِي رَوَايَتِ سَ عَنْهُ غَرِيبٌ صَحِيحٌ هُ -

۱۸۰۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک کندھوں سے اوپر اور کانوں کی لو سے نیچے تک تھے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ حضرت عائشہ سے کئی سندوں سے منقول ہے کہ میں اور آنحضرت ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے لیکن ان احادیث میں بالوں کے متعلق یہ الفاظ مذکور نہیں۔ یہ الفاظ صرف عبدالرحمن بن ابوزناد نے نقل کئے ہیں اور یہ ثقہ حافظ ہیں۔

حُجْرٍ وَجَابِرٍ وَأُمِّ هَانِيٍّ حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثُ حَسَنٍ غَرِيبٌ صَحِيحٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ حُمَيْدٍ -

۱۸۰۹: حَدَّثَنَا هَنَادٌ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَعْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَكَانَ لَهُ شَعْرٌ فَوْقَ الْجُمَةِ وَذَوْنُ الْوُفْرَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَعْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ هَذَا الْحَرْفَ وَكَانَ لَهُ شَعْرٌ فَوْقَ الْجُمَةِ وَأَمَّا ذِكْرُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الزِّنَادِ وَهُوَ ثَقَّةٌ حَافِظٌ -

خلاصہ باب: (۱) جاندار اشیاء کی تصویر سازی کی ممانعت اور قیامت والے دن اس پر شدید وعید بیان فرمائی ہے۔ جاندار اشیاء کی تصاویر کو گھروں میں رکھنے کی ممانعت جبکہ درخت، شجر، پہاڑ، دریا وغیرہ کی تصاویر وغیرہ بنائی جاسکتی ہیں مگر ان کو ایسے راستے پر نہ لگایا جائے جہاں یہ نمازی کو نماز میں خلل پیدا کریں (۲) بالوں کو ہر قسم کا رنگ دینا جائز ہے سوائے سیاہ رنگ کے اور بال کانوں کی لو تک یا اس سے نیچے تک رکھنا جائز ہے۔

۱۱۷۷: باب روزانہ کنگھی کرنے کی ممانعت

۱۸۱۰: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزانہ کنگھی کرنے سے منع فرمایا۔

۱۸۱۱: ہم سے روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے ہشام سے اسی کی مثل یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت انس سے بھی حدیث منقول ہے۔

۱۱۷۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ التَّرْجُلِ إِلَّا غَبًا

۱۸۱۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَغْفَلٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّرْجُلِ إِلَّا غَبًا -

۱۸۱۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ نَحْوَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ -

۱۱۷۸: باب سرمہ لگانا

۱۸۱۲: حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اٹھ کا سرمہ لگایا کرو یہ آنکھوں کی روشنی کو بڑھاتا اور (پلکوں کے) بال اگاتا ہے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ

۱۱۷۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْاِكْتِحَالِ

۱۸۱۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ عَبَادِ بْنِ مَصُورٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اكْتَحِلُوا

بِإِثْمِدٍ فَإِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيَنْبُتُ الشَّعْرَ وَزَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهُ مَكْحَلَةٌ يَكْتَحِلُ بِهَا كُلَّ لَيْلَةٍ ثَلَاثَةً فِي هَذِهِ وَثَلَاثَةً فِي هَذِهِ ۱۸۱۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَا ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ عَبْدِ بْنِ مَنْصُورٍ نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ عَلَى هَذَا اللَّفْظِ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ بْنِ مَنْصُورٍ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ عَلَيْكُمْ بِالْإِثْمِدِ فَإِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيَنْبُتُ الشَّعْرَ.

نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک سرمہ دانی تھی جس میں سے آپ ﷺ ہر رات تین مرتبہ ایک آنکھ اور تین مرتبہ دوسری آنکھ میں سرمہ لگاتے تھے۔ ۱۸۱۳: علی بن حجر اور محمد بن یحییٰ بھی یزید بن ہارون سے اور وہ عباد بن منصور سے یہ حدیث نقل کرتے ہیں۔ اس باب میں جابرؓ اور ابن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حدیث ابن عباسؓ بحسن ہے۔ ہم اس حدیث کو اس لفظ سے صرف عباد بن منصور کی روایت سے جانتے ہیں اس کے علاوہ بھی کئی سندوں سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا تم لوگ ضرور اِثْمِد کا سرمہ استعمال کیا کرو اس سے بینائی تیز ہوتی ہے اور پکلوں کے بال اُگتے ہیں۔

خلاصۃ الابواب: بالوں میں کنگھی کرنے میں اعتدال اختیار کیا جائے۔ (۲) سرمہ لگانے کی ترغیب دی گئی ہے اور نبی کریم ﷺ کا طریقہ کہ آپ ﷺ تین تین مرتبہ دونوں آنکھوں میں سرمہ لگایا کرتے تھے۔ سرمے کے فوائد کہ یہ آنکھوں کی روشنی کو بڑھاتا اور پکلوں کے بال اگاتا ہے۔

۱۱۷۹: باب صماء اور ایک کپڑے میں احتباء

کی ممانعت کے بارے میں

۱۸۱۴: حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دولباسوں سے منع فرمایا۔ ایک صماء اور دوسرے یہ کہ کوئی آدمی دونوں زانوں کو پیٹ سے ملا کر ایک کپڑا پیٹھ کی طرف لاتے ہوئے اس طرح باندھے کہ شرمگاہ پر کوئی کپڑا نہ ہو۔ اس باب میں حضرت علیؓ، ابن عمرؓ، عائشہؓ، ابو سعیدؓ، جابرؓ اور ابوامامہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت ابو ہریرہؓ ہی سے دوسرے طرق سے بھی مروی ہے۔

۱۱۷۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ اسْتِمَالِ الصَّمَاءِ وَالْإِحْتِبَاءِ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ

۱۸۱۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ اسْتِمَالِ الصَّمَاءِ وَأَنْ يَجْتَبِيَ الرَّجُلُ ثَوْبَهُ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَجَابِرٍ وَأَبِي أُمَامَةَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(یعنی ایک چادر لے کر اسے کندھوں پر ڈالا جائے اور پھر دائیں کوٹے کو بائیں کندھ سے اور بائیں کوٹے کو دائیں کندھ سے پر ڈال دیا جائے اور دونوں ہاتھ بھی اس میں لپٹے ہوئے ہوں)

۱۱۸۰: باب مصنوعی بال جوڑنے کے بارے میں

۱۸۱۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے بالوں کے ساتھ دوسرے بال لگانے والی اور لگوانے والی اور گودنے یا گدوانے والی سب پر لعنت بھیجی ہے۔ نافع کہتے ہیں کہ گودنا مسوڑوں میں ہوتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابن مسعودؓ، عائشہؓ، اسماء بنت ابوبکرؓ، معقل بن یسارؓ، ابن عباسؓ اور معاویہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۱۸۱: باب ریشمی زین پوشی کی ممانعت

۱۸۱۶: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشمی زین پوشی پر سوار ہونے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور معاویہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ بھی اشعث بن ابی شعثاء سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ اس حدیث میں ایک قصہ بھی ہے۔

۱۱۸۰: بَاب مَا جَاءَ فِي مُوَاصِلَةِ الشَّعْرِ

۱۸۱۵: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ قَالَ نَافِعُ الْوَشْمُ فِي اللَّيْلِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَعَائِشَةَ وَأَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ وَمَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَمُعَاوِيَةَ.

۱۱۸۱: بَاب مَا جَاءَ فِي رُكُوبِ الْمَيَاطِرِ

۱۸۱۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ أَشْعَثِ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُؤَيْدِ بْنِ مَقْرِنٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رُكُوبِ الْمَيَاطِرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَمُعَاوِيَةَ حَدِيثُ الْبَرَاءِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ عَنْ أَشْعَثِ ابْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ نَحْوَهُ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ.

خلاصہ الباب: اسلام کی نظر میں لباس سے دو چیزیں مقصود ہیں، ایک ستر عورت اور دوسرا زینت۔

اسلام نے مسلمان پر یہ واجب کیا ہے کہ وہ اپنے جسم کے پوشیدہ اعضاء کو جنہیں ایک مہذب انسان فطری طور پر کھولنے میں شرم محسوس کرتا ہے چھپائے۔ اس باب میں ایسے ہی دو لباس مذکور ہیں ایک صماء۔ دوسرا احتباء۔ چونکہ یہ لباس مکمل ستر پوشی نہیں کرتے لہذا ان کی ممانعت فرمائی گئی ہے۔ (۲) عورت کا دوسرے بالوں کو جوڑ کر زینت کرنا بھی حرام ہے خواہ بال اصلی ہوں یا نقلی۔ ہمارے معاشرے میں آج کل عورت اور مرد کثرت سے یہ فعل انجام دیتے ہیں اور بیوٹی پارلر اس معاملے میں ان کی معاونت کرتے ہیں۔ مرد حضرات دگ استعمال کرتے ہیں جبکہ عورتوں کو گویا اس معاملے میں خاص تنبیہ ہے کہ وہ فیشن کے معاملے میں مردوں سے زیادہ حریص ہوتی ہیں۔ (۳) ریشمی زین پوشی پر سوار ہونے سے ممانعت فرمائی گئی ہے۔

۱۱۸۲: باب نبی اکرم ﷺ کا

بستر مبارک

۱۱۸۲: بَاب مَا جَاءَ فِي فِرَاشِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۸۱۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ

۱۸۱۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول

لے زین پوشی اس کپڑے کو کہتے ہیں جو زین کے اوپر ڈالا جاتا ہے (مترجم)

اللہ ﷺ جس بستر پر سویا کرتے تھے وہ چمڑے کا تھا اور اس میں کھجور کے درخت کی چھال بھری ہوئی تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت حفصہؓ اور جابرؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔

۱۱۸۳: باب قیص کے بارے میں

۱۸۱۸: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لباسوں میں قیص سب سے زیادہ پسند تھی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف عبد المؤمن بن خالد کی روایت سے جانتے ہیں۔ وہ اسے نقل کرنے میں منفرد ہیں اور یہ مروزی ہیں۔ بعض حضرات نے اس حدیث کو ابوتیمیلہ سے وہ عبد المؤمن خالد سے وہ عبد اللہ بن بریدہ سے وہ اپنی والدہ سے اور وہ ام سلمہؓ سے نقل کرتی ہیں۔ میں (امام ترمذی) نے امام بخاریؒ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ حضرت ام سلمہؓ سے ابن بریدہ کی روایت (بواسطہ والدہ) زیادہ صحیح ہے۔ اس میں ابوتیمیلہ اپنی والدہ کا ذکر کرتے ہیں۔

۱۸۱۹: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام لباسوں میں کرۂ زیادہ پسند تھا۔

۱۸۲۰: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ لباس کرۂ تھا۔

۱۸۲۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کرۂ پہنتے وقت دائیں جانب سے ابتدا فرماتے۔ کئی راوی یہ حدیث شعبہ سے اسی سند سے غمرفوع نقل کرتے ہیں جبکہ عبد الصمد کی حدیث مرفوع ہے۔

هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة قالت إنما كان فراش رسول الله صلى الله عليه وسلم الذي ينام عليه آدم حشوة ليف هذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن حفصة وجابر.

۱۱۸۳: بَاب مَا جَاءَ فِي الْقَمِيصِ

۱۸۱۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ ثَنَا أَبُو تَمِيمَةَ وَالْفَضْلُ بْنُ مُوسَى وَزَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمِيصُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ خَالِدٍ تَفَرَّدَ بِهِ وَهُوَ مَرْوُزِيٌّ وَرَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدِيثُ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَصَحُّ وَإِنَّمَا يُدْكَرُ فِيهِ أَبُو تَمِيمَةَ عَنْ أُمِّهِ.

۱۸۱۹: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ ثَنَا أَبُو تَمِيمَةَ عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمِيصُ.

۱۸۲۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمِيصُ.

۱۸۲۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ابْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَبَسَ قَمِيصًا بَدَأَ بِمِثَامِهِ

وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا
الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَرْفَعْ وَأَنَا رَفَعَهُ عَبْدُ الصَّمَدِ.

۱۸۲۲: حضرت اسماء بنت یزید السکنی انصاری رضی اللہ عنہا
فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص کے بازو کلائی
تک تھے۔ یہ حدیث غریب ہے۔

۱۸۲۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ الْحَجَّاجِ
الصَّوَّافُ الْبَصْرِيُّ نَامِعَاذُ بْنُ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيُّ ثَنِي
أَبِي عَنْ بُذَيْلِ الْعُقَيْلِيِّ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ
أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ ابْنِ السَّكَنِ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ كَانَ
كُمُ يَدْرِ سَوَّلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الرَّسْغِ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۱۱۸۴: باب نیا کپڑا پہنتے وقت کیا کہے

۱۸۲۳: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ
جب کوئی نیا کپڑا پہنتے تو اس کا نام لیتے مثلاً عمامہ یا قمیص یا
تہبند اور پھر فرماتے ”اے اللہ! تمام تعریفیں تیرے ہی لئے
ہیں۔ تو نے ہی مجھے یہ پہنایا ہے لہذا میں تجھ سے اس کی بھلائی
اور جس بھلائی کیلئے یہ بنایا گیا ہے اس کا طلبگار ہوں اور اس کے
شر اور جس شر کیلئے یہ بنایا گیا ہے۔ اس سے تیری پناہ چاہتا
ہوں) اس باب میں حضرت عمرؓ اور ابن عمرؓ سے بھی احادیث
منقول ہیں۔ ہشام بھی قاسم بن مالک مزیٰ سے اور وہ جریر سے
اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۱۸۴: بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا لَبَسَ ثَوْبًا جَدِيدًا

۱۸۲۳: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ
سَعِيدِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَجَدَّ
لَنَا سَمَاءَهُ بِاسْمِهِ عَمَامَةً أَوْ قَمِيصًا أَوْ رِدَاءً ثُمَّ يَقُولُ
اللَّهُمَّ الْحَمْدُ أَنْتَ كَسَوْتَنِيهِ أَسْأَلُكَ خَيْرَهُ وَ
خَيْرَ مَا صُنِعَ لَهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ
وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ
يُؤُسَ الْكُوفِيُّ ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكِ الْمُزْنِيُّ عَنْ
الْجُرَيْرِيِّ نَحْوَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۱۸۵: باب جبہ پہننا

۱۸۲۴: حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رومی جبہ پہنا جس کی آستینیں
تنگ تھیں۔

۱۱۸۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الْجُبَّةِ

۱۸۲۴: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عِيسَى ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا يُونُسُ
بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُعِيزَةِ بِنِ
شُعْبَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَسَ جُبَّةً
رُومِيَّةً ضَيِّقَةً الْكُمَيْنِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۲۵: حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ وحیہ کلبی
نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں موزے پیش کیے اور آپ
نے انہیں پہنا۔ اسرائیل جابر سے اور وہ عامر سے نقل کرتے
ہیں کہ موزوں کے ساتھ جہ بھی تھا۔ آپ نے یہ دونوں چیزیں
پہنیں یہاں تک کہ وہ پھٹ گئیں۔ آپ کو یہ معلوم نہیں تھا کہ وہ

۱۸۲۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ
عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ هُوَ الشَّيْبَانِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ
الْمُعِيزَةِ بِنِ شُعْبَةَ أَهْدَى دَحِيَّةَ الْكَلْبِيِّ لِرَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَفَيْنِ فَلَبِسَهُمَا وَقَالَ إِسْرَائِيلُ
عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَامِرٍ وَجِبَّةٌ فَلَبِسَهُمَا حَتَّى تَخَرَّقَا لَا يَذَرِي

کسی ذبح کیے ہوئے جانور سے تھے یا نہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابوالفتح جنہوں نے یہ حدیث شععی سے روایت کی، ابوالفتح شیبانی ہیں۔ ان کا نام سلیمان ہے۔ سلیمان بن عیاش، ابو بکر بن عیاش کے بھائی ہیں۔

۱۱۸۶: باب دانتوں پر سونا چڑھانا

۱۸۲۶: حضرت عرفجہ بن اسعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہ زمانہ جاہلیت میں کلاب کی جنگ کے موقع پر میری ناک کٹ گئی۔ میں نے چاندی کی ناک بنوائی لیکن اس میں بدبو آنے لگی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سونے کی ناک بنانے کا حکم دیا۔

۱۸۲۷: ہم سے روایت کی علی بن حجر نے انہوں نے ربیع بدر سے اور محمد بن یزید واسطی سے انہوں نے ابی الاشہب سے اس روایت کی مانند۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ہم اسے صرف عبد الرحمن بن طرفہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ سلمہ بن زریر بھی عبد الرحمن بن طرفہ سے ابوالاشہب ہی کی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔ ابن مہدی انہیں سلم بن زریں کہتے ہیں۔ لیکن یہ وہم ہے اور صحیح زریری ہی ہے۔ متعدد اہل علم سے منقول ہے کہ انہوں نے اپنے دانت سونے سے جڑوائے۔ اس حدیث میں ان کیلئے دلیل ہے۔

خُلاصَةُ الْأَبْوَابِ : حضور اکرم ﷺ کے بستر مبارک کی کیفیت کہ وہ چڑے کا بنا ہوا تھا جس میں کھجور کے درخت کی چھال بھری ہوئی ہوتی تھی (۲) آپ ﷺ کو قیص بہت پسند تھی، نیز آپ ﷺ کو بھی پسند فرماتے اور اس کو پہننے وقت دائیں جانب سے ابتداء کرتے۔ (۳) آپ ﷺ نے موزے، جبہ وغیرہ استعمال کئے (۴) دانت، ناک وغیرہ اگر ٹوٹ جائیں تو دوسرے بنوائے جاسکتے ہیں۔ سونے کے دانت اور ناک بنانا بھی جائز ہے۔

۱۱۸۷: باب درندوں کی کھال استعمال کرنا

۱۸۲۸: حضرت ابوالفتح رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں کی کھال

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذْكَىٰ هُمَا أَمْ لَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَأَبُو اسْحَاقَ الَّذِي رَوَىٰ هَذَا عَنِ الشَّعْبِيِّ هُوَ أَبُو اسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ وَاسْمُهُ سُلَيْمَانٌ وَالْحَسَنُ بْنُ عِيَّاشٍ هُوَ أَخُو أَبِي بَكْرٍ بْنِ عِيَّاشٍ.

۱۱۸۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي شِدِّ الْأَسْنَانِ بِالذَّهَبِ

۱۸۲۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ بْنُ الْبَرِيدِ وَأَبُو سَعْدٍ الصَّنَعَانِيُّ عَنْ أَبِي الْأَشْهَبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ طَرْفَةَ عَنْ عَرْفَجَةَ بْنِ أَسْعَدَ قَالَ أُصِيبَ أَنْفِي يَوْمَ الْكَلَابِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَاتَّخَذْتُ أَنْفَامِينَ وَرَقًّ فَاثْنَتْنِ عَلَى فَاثْنَتْنِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ اتَّخَذْتُ أَنْفَامِينَ ذَهَبَ.

۱۸۲۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ بْنُ بَدْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْوَاسِطِيُّ عَنْ أَبِي الْأَشْهَبِ نَحْوَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ طَرْفَةَ وَقَدْ رَوَى سَلَمُ بْنُ زَرِيرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ طَرْفَةَ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي الْأَشْهَبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ طَرْفَةَ وَقَالَ ابْنُ مَهْدِيٍّ سَلَمُ بْنُ زَرِيرٍ وَهُوَ وَهْمٌ وَزَرِيرٌ أَصَحُّ وَقَدْ رَوَى عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُمْ شَدُّوا أَسْنَانَهُمْ بِالذَّهَبِ وَفِي هَذَا الْحَدِيثِ حُجَّةٌ لَهُمْ.

خُلاصَةُ الْأَبْوَابِ :

حضور اکرم ﷺ کے بستر مبارک کی کیفیت کہ وہ چڑے کا بنا ہوا تھا جس میں کھجور کے درخت کی چھال بھری ہوئی ہوتی تھی (۲) آپ ﷺ کو قیص بہت پسند تھی، نیز آپ ﷺ کو بھی پسند فرماتے اور اس کو پہننے وقت دائیں جانب سے ابتداء کرتے۔ (۳) آپ ﷺ نے موزے، جبہ وغیرہ استعمال کئے (۴) دانت، ناک وغیرہ اگر ٹوٹ جائیں تو دوسرے بنوائے جاسکتے ہیں۔ سونے کے دانت اور ناک بنانا بھی جائز ہے۔

۱۱۸۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ جُلُودِ السَّبَاعِ

۱۸۲۸: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي

بچھانے سے منع فرمایا۔

۱۸۲۹: حضرت ابوالملیحؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے درندوں کی کھالوں سے منع فرمایا۔ ہم سعید بن ابی عروبہ کے علاوہ کسی اور کو نہیں جانتے جس نے ابو الملیح کے والد کا واسطہ ذکر کیا ہو۔

۱۸۳۰: حضرت ابوالملیح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں کی کھالوں سے منع فرمایا یہ زیادہ صحیح ہے۔

۱۱۸۸: باب نبی اکرم ﷺ کے نعلین مبارک

۱۸۳۱: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے نعلین مبارک کے دو تسمے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۸۳۲: حضرت قتادہؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انسؓ سے پوچھا کہ نبی اکرم ﷺ کے نعلین مبارک کیسے تھے۔ انہوں نے فرمایا ان میں دو، دو تسمے لگے ہوئے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۸۹: باب ایک جوتا پہن کر

چلنا مکروہ ہے

۱۸۳۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص ایک جوتا پہن کر نہ چلے، دونوں پہن لے یا دونوں اتار دے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہے۔

۱۸۳۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

عزروبہ عن قتادہ عن ابی الملیح عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن جلود السباع ان تفتش.

۱۸۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ جُلُودِ السَّبَاعِ وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا قَالَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِيهِ غَيْرِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ.

۱۸۳۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَزِيدَ الرَّشَكِ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ جُلُودِ السَّبَاعِ وَهَذَا أَصَحُّ.

۱۱۸۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي نَعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۸۳۱: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ثَنَا حَبَّانُ بْنُ هَلَالٍ ثَنَا هَمَّامٌ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ نَعْلَاهُ لَهُمَا قَبَالَانِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ.

۱۸۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ كَيْفَ كَانَ نَعْلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمَا قَبَالَانِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۱۸۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْمَشْيِ

فِي النَّعْلِ الْوَاحِدَةِ

۱۸۳۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ ح وَثَنَا الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْشِي أَحَدُكُمْ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ لِيُعْلَهُمَا جَمِيعًا أَوْ لِيُخْفَهُمَا جَمِيعًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ.

۱۸۳۴: حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ مَرَّوَانُ الْبَصْرِيُّ أَخْبَرَنَا

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہونے کی حالت میں جوتا پہننے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ عبید اللہ بن عمرو الرقی نے یہ حدیث معمر سے وہ قتادہ سے اور وہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کرتے ہیں لیکن محدثین کے نزدیک یہ دونوں حدیثیں صحیح نہیں۔ کیونکہ حارث بن نبھان ان کے نزدیک حافظ نہیں ہیں۔ جبکہ قتادہ کی انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول حدیث کی کوئی اصل نہیں۔

۱۸۳۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے کھڑے جوتا پہننے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ امام محمد بن اسماعیل بخاری نے فرمایا یہ حدیث صحیح نہیں اور معمر کی روایت بواسطہ ابوعمار، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی صحیح نہیں۔

۱۱۹۰: باب ایک جوتا پہن کر چلنے

کی اجازت

۱۸۳۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک چپل پہن کر بھی چلا کرتے تھے۔

۱۸۳۷: حضرت عبدالرحمن بن قاسم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کرتے ہیں کہ وہ ایک جوتا پہن کر چلیں۔ یہ زیادہ صحیح ہے۔ سفیان ثوری بھی اسے عبدالرحمن بن قاسم سے موقوف اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

۱۱۹۱: باب پہلے

الْحَارِثُ بْنُ نَبْهَانَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْتَعِلَ الرَّجُلُ وَهُوَ قَائِمٌ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَرَوَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الرَّقِيُّ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ وَكَلاَ الْحَدِيثَيْنِ لَا يَصِحُّ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَالْحَارِثُ بْنُ نَبْهَانَ لَيْسَ عِنْدَهُمْ بِالْحَافِظِ وَلَا نَعْرِفُ لِحَدِيثِ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَصْلًا.

۱۸۳۵: حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ السَّمْنَانِيُّ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَنْتَعِلَ الرَّجُلُ وَهُوَ قَائِمٌ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَلَا يَصِحُّ هَذَا الْحَدِيثُ وَلَا حَدِيثُ مَعْمَرٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

۱۱۹۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخَصَةِ

فِي النَّعْلِ الْوَاحِدَةِ

۱۸۳۶: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ السَّلُولِيُّ كُوفِيٌّ ثَنَا هُرَيْمٌ وَهُوَ ابْنُ سُفْيَانَ الْبَجَلِيُّ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رُبَّمَا مَشَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ.

۱۸۳۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا مَشَتْ بِنَعْلٍ وَاحِدَةٍ وَهَذَا أَصَحُّ هَكَذَا رَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ وَمَوْقُوفًا وَهَذَا أَصَحُّ.

۱۱۹۱: بَابُ مَا جَاءَ بِأَيِّ رَجُلٍ

يَبْدَأُ إِذَا انْتَعَلَ

کس پاؤں میں جوتا پہنے

۱۸۳۸: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنُ ثَنَا مَالِكٌ ح وَثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا انْتَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمِينِ وَإِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ فَلْتَكُنِ الْيَمِينُ أَوَّلَهُمَا تَعْلٌ وَآخِرُهُمَا تَنْزَعٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۸۳۸: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی جوتا پہنے تو دائیں طرف سے ابتداء کرے اور جب اتارے تو پہلے بائیں اتارے۔ پس چاہیے کہ پہنتے ہوئے دایاں اور اتارتے ہوئے بائیں پہلے ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خلاصۃ الابواب: درندے کی کھال استعمال کرنے کی ممانعت۔ (۲) آپ ﷺ کے نعلین کی کیفیت کہ آپ ﷺ تم سے والے نعلین استعمال فرماتے تھے۔ (۳) ایک جوتا پہن کر چلنا مکروہ ہے جبکہ آپ ﷺ ہی سے ایک چل پہن کر چلنا بھی ثابت ہے (۴) جوتا پہننے کے آداب کہ دائیں طرف سے ابتداء کرتے اور اتارتے وقت بائیں پاؤں سے جوتا پہلے اتارتے۔

۱۱۹۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْقِيعِ الثُّوبِ

۱۱۹۲: باب کپڑوں میں پیوند لگانا

۱۸۳۹: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ أَبُو يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا صَالِحُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ غُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَرَدْتَ اللَّحُوقَ بِي فَلْيَكْفِكَ مِنَ الدُّنْيَا كَزَادِ الرَّائِبِ وَإِيَّاكَ وَمُجَالَسَةَ الْأَغْنِيَاءِ وَلَا تَسْتَخْلِقْنِي ثَوْبًا حَتَّى تَرْقِيعَهُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ صَالِحِ بْنِ حَسَّانَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ صَالِحُ بْنُ أَبِي حَسَّانَ مُنْكَرٌ وَالْحَدِيثُ وَصَالِحُ بْنُ أَبِي حَسَّانَ الَّذِي رَوَى عَنْهُ ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ ثَقَّةٌ وَمَعْنَى قَوْلِهِ إِيَّاكَ وَمُجَالَسَةَ الْأَغْنِيَاءِ هُوَ نَحْوُ مَا رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ رَأَى مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْخَلْقِ وَالرِّزْقِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلُ مِنْهُ مِمَّنْ هُوَ فُضِّلَ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ أَجْدَرُ أَنْ لَا يَزْدَرِيَ نِعْمَةَ اللَّهِ وَيُرْوَى عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتَيْبَةَ قَالَ صَحَبْتُ الْأَغْنِيَاءَ فَلَمْ أَرِ أَحَدًا أَكْثَرَ هَمًّا مِنِّي أَرَى ذَابَّةَ خَيْرًا مِنْ ذَابَّتِي وَثَوْبًا خَيْرًا مِنْ ثَوْبِي

۱۸۳۹: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا اگر تم (آخرت میں) مجھ سے ملنا چاہتی ہو تو تمہارے لیے دنیا تو شہ سفر کے بقدر ہی کافی ہے اور ہاں امیر لوگوں کے ساتھ بیٹھنے سے پرہیز کرنا اور کسی کپڑے کو اس وقت تک پہننا نہ چھوڑنا جب تک اس میں پیوند نہ لگالو۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف صالح بن حسان کی روایت سے جانتے ہیں اور امام بخاریؒ انہیں منکر الحدیث کہتے ہیں۔ صالح ابن ابی حسان جن سے ابن ابی ذنب احادیث نقل کرتے ہیں وہ ثقہ ہیں۔ "ایاک و مجالسة الاغنياء" کا مطلب حضرت ابو ہریرہؓ سے منقول اس حدیث کی طرح ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے جو شخص اپنے سے بہتر صورت یا زیادہ مالدار کی طرف دیکھے تو اسے اپنے سے کمتر آدمی کو دکھانا چاہیے جس پر اسے فضیلت دی گئی یقیناً اس سے اسکی نظر میں اللہ کی نعمت حقیر نہیں ہوگی۔ عون بن عبد اللہ سے بھی منقول ہے کہ میں نے مالداروں کی صحبت اختیار کی تو اپنے سے زیادہ غمگین کسی کو نہیں دیکھا۔ کیونکہ ان کی سواری میری سواری سے بہتر اور ان کے کپڑے میرے کپڑوں سے بہتر ہوتے تھے۔ پھر جب میں فقراء کی

صحت اختیار کی تو مجھے راحت حاصل ہوئی۔

وَصَحِبْتُ الْفَقْرَاءَ فَاسْتَرَحْتُ.

باب : ۱۱۹۳

باب : ۱۱۹۳

۱۸۴۰: حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار گیسو مبارک (گندھے ہوئے) تھے۔

۱۸۴۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سَفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أُمِّ هَانِيَةَ قَالَتْ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَلَهُ أَرْبَعُ غَدَائِرَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۱۸۴۱: حضرت امام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چار گندھے ہوئے گیسو مبارک تھے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ عبد اللہ بن ابی الوثق کی ہیں۔ ابویحیٰ کا نام یار ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ ام ہانی رضی اللہ عنہا سے مجاہد کے سماع کا مجھے علم نہیں۔

۱۸۴۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ الْمَكِّيُّ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أُمِّ هَانِيَةَ قَالَتْ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَلَهُ أَرْبَعُ صَفَائِرَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي نَجِيحٍ مَكِّيٌّ وَأَبُو نَجِيحٍ اسْمُهُ يَسَارٌ قَالَ مُحَمَّدٌ لَا أَعْرِفُ لِمُجَاهِدٍ سَمَاعًا عَنْ أُمِّ هَانِيَةَ.

باب : ۱۱۹۴

باب : ۱۱۹۴

۱۸۴۲: حضرت ابو کبشہ انماری فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام کی ٹوپیاں سروں سے ملی ہوئی تھیں (اونچی نہیں تھیں) یہ حدیث منکر ہے۔ عبد اللہ بن بسر بصری محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔ یحییٰ بن سعید وغیرہ نے انہیں ضعیف کہا ہے۔ ”بطح“ کے معنی کشادہ کے ہیں۔

۱۸۴۲: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعُودَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَرَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَهُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُسْرِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا كَبْشَةَ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ كَانَتْ كِمَامُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَطْحًا هَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُسْرِ بَصْرِيٌّ ضَعِيفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ ضَعْفُهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَغَيْرُهُ بَطْحٌ يَعْنِي وَاسِعَةٌ.

باب : ۱۱۹۵

باب : ۱۱۹۵

۱۸۴۳: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری پنڈلی یا اپنی پنڈلی کا سخت حصہ پکڑ کر فرمایا تہبند کی یہ جگہ ہے۔ اگر نہ مانے تو تھوڑا سا نیچے، یہ بھی نہ ہو تو تہبند کا ٹخنوں سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ اور ثوری نے اس حدیث کو ابوالفتح سے روایت کیا ہے۔

۱۸۴۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ مُسْلِمَ بْنِ نُذَيْرٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ لِسَانِي أَوْ سَاقِهِ وَقَالَ هَذَا مَوْضِعُ الْإِزَارِ فَإِنْ آبَيْتَ فَاسْفُلْ فَإِنْ آبَيْتَ فَلَا حَقَّ لِلْإِزَارِ فِي الْكُعْبَيْنِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ.

۱۸۴۴: حضرت ابو جعفر بن محمد بن رکانہ اپنے والد سے نقل

۱۸۴۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِي

کرتے ہیں کہ رکانہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کشتی کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بچھاڑ دیا۔ حضرت رکانہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمارے اور مشرکین کے درمیان صرف ٹوپوں پر عمامہ باندھنے کا فرق ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اسکی سند قوی نہیں۔ ابوحسن عسقلانی اور ابن رکانہ کو ہم نہیں جانتے۔

۱۱۹۶: باب لو ہے اور پیتل

کی انگوٹھی

۱۸۳۵: حضرت عبد اللہ بن بریدہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس کی انگلی میں لوہے کی انگوٹھی تھی۔ فرمایا کیا بات ہے میں تمہارے ہاتھوں میں اہل دوزخ کا زیور دیکھ رہا ہوں۔ جب وہ دوبارہ حاضر ہوا تو اس کے ہاتھ میں پیتل کی انگوٹھی تھی۔ فرمایا کیا بات ہے میں تم سے بتوں کی بڑ پارہا ہوں۔ پس جب وہ تیسری مرتبہ حاضر ہوا تو اس کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی تھی۔ فرمایا: کیا بات ہے میں تمہارے جسم پر اہل جنت کا زیور دیکھ رہا ہوں۔ عرض کیا تو کسی چیز کی انگوٹھی بنواؤں؟ فرمایا چاندی کی اور وہ بھی ایک مثقال سے کم ہو۔ یہ حدیث غریب ہے عبد اللہ بن مسلم کی کینت ابو طیبہ ہے اور یہ مروزی ہیں۔

۱۱۹۷: باب ریشمی کپڑا پہننے کی ممانعت

۱۸۳۶: حضرت ابن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ریشمی کپڑا پہننے، سرخ زین پوش پر سوار ہونے اور شہادت یا اس کے ساتھ والی انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابن ابی موسیٰ سے ابو بردہ بن موسیٰ مراد ہیں اور ان کا نام عامر ہے۔

الْحَسَنُ الْعَسْقَلَانِيُّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رُكَانَةَ صَارَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَرَغَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُكَانَةُ سَعِمْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ فَرْقَ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ الْعَمَائِمُ عَلَى الْفُلَانِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَإِسْنَادُهُ لَيْسَ بِالْقَائِمِ وَلَا نَعْرِفُ أَبَا الْحَسَنِ الْعَسْقَلَانِيَّ وَلَا ابْنَ رُكَانَةَ.

۱۱۹۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخَاتَمِ

مِنَ الْحَدِيدِ وَالصُّفْرِ

۱۸۳۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ ثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ وَأَبُو تَمِيمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ عَنْ حَدِيدٍ فَقَالَ مَالِي أَرَى عَلَيْكَ حَلِيَّةَ أَهْلِ النَّارِ ثُمَّ جَاءَهُ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ صُفْرِ فَقَالَ مَالِي أَجَدُ مِنْكَ رِيحَ الْأَضْنَامِ ثُمَّ أَتَاهُ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ مَالِي أَرَى عَلَيْكَ حَلِيَّةَ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ آتَاخُذُهُ قَالَ مِنْ وَرَقٍ وَلَا تَسْمَهُ مَثَقًا لِأَنَّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمٍ يُكْنَى أَبَا طَيِّبَةَ وَهُوَ مَرْوَزِيٌّ.

۱۱۹۷: بَابُ كَرَاهِيَةِ لُبْسِ الْحَرِيرِ

۱۸۳۶: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُوسَى قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَسِيِّ وَالْمِثْرَةِ الْحُمْرَاءِ وَأَنَّ الْبَسَّ خَاتَمِي فِي هَذِهِ وَهَذِهِ وَأَشَارَ إِلَى السَّبَابَةِ وَالْوُسْطَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَابْنُ أَبِي مُوسَى وَاسْمُهُ عَامِرٌ.

۱۱۹۸: بَابُ

۱۱۹۸: باب

۱۸۴۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ۱۸۴۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ
 فَيْسَى ابْنُ عَن قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ أَحَبَّ الْبَيَاسِ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک
 إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُهَا الْحَبْرَةُ پسندیدہ ترین لباس دھاری دار چادر تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح
 هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔ غریب ہے۔

حَدَّثَنَا أَبُو لَيْسٍ: حضور اکرم ﷺ نے دنیا کی ناپائیداری کی جانب توجہ دلائی ہے کہ دنیا سے صرف اس
 قدر مدد حاصل کرو جتنا کہ مسافر کا توشہ ہوتا ہے۔ دوسرے یہ کہ محبت انسان پر اثر کرتی ہے۔ امراء سے محبت دنیا سے محبت کا
 ذریعہ ہے لہذا اس سے پرہیز کی ہدایت کی گئی ہے دنیا میں خوش رہنے کا سب سے بہتر ذریعہ یہ ہے کہ اپنے سے نیچے دیکھا جائے
 تاکہ اللہ کی شکر گزاری کا جذبہ بیدار ہو اور دنیا کی ناپائیداری پر دل کو اشتہامت ہو۔ (۲) تہبند کو ٹخنے سے اوپر باندھنے کی ہدایت
 (۳) مشرکین کا طریقہ یہ تھا کہ وہ صرف عمامہ باندھتے تھے جبکہ مسلمانوں کو تعلیم دی گئی کہ وہ ٹوپوں پر عمامہ باندھیں (۴) لوہے،
 پیتل اور سونے کی انگوٹھی پر حضور اکرم ﷺ کی ناراضگی اور سخت وعید ہے جبکہ آپ ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی بنوانے کی ہدایت
 مائی۔ (۵) حضور اکرم ﷺ کو دھاری دار چادر پسند تھی۔

أَبْوَابُ الْأَطْعِمَةِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَبْوَابُ طَعَامِ

جورسول اللہ ﷺ سے مروی ہیں

۱۱۹۹: بَابُ مَا جَاءَ عَلَى مَا كَانَ يَأْكُلُ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۱۹۹: باب نبی اکرم ﷺ

کھانا کس چیز پر رکھ کر کھاتے تھے

۱۸۳۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ نَسِي أَبِي عَنْ يُونُسَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَا أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خِوَانٍ وَلَا فِي سَكْرَةٍ وَلَا خَبَزْلَةٍ مُرَقَّقٍ فَقُلْتُ لَقَتَادَةَ فَعَلَى مَا كَانُوا يَأْكُلُونَ قَالَ عَلَى هَذِهِ السَّفَرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ يُونُسُ هَذَا هُوَ يُونُسُ الْأَسْكَافُ وَقَدْ رَوَى عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ نَحْوَهُ.

۱۸۳۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ أَنْفَجْنَا أَرْبَا بَمَرِ الظَّهْرِ أَنْ فَسَعَى أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهَا فَأَذْرَكْتُهَا فَأَخَذْتُهَا فَأَتَيْتُ بِهَا أَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا بِمَرُورَةٍ فَبَعَثَ مَعِيَ بِفَخِذِهَا أَوْ بَوْرِكِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَهُ قَالَ قَبْلَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَعَمَّارٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ وَيُقَالُ مُحَمَّدُ بْنُ صَفِيٍّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ بِأَكْلِ الْأَرْزَبِ بَأْسًا وَقَدْ كَرِهَ

۱۲۰۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الْأَرْزَبِ

۱۸۳۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ نَسِي أَبِي عَنْ يُونُسَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَا أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خِوَانٍ وَلَا فِي سَكْرَةٍ وَلَا خَبَزْلَةٍ مُرَقَّقٍ فَقُلْتُ لَقَتَادَةَ فَعَلَى مَا كَانُوا يَأْكُلُونَ قَالَ عَلَى هَذِهِ السَّفَرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ يُونُسُ هَذَا هُوَ يُونُسُ الْأَسْكَافُ وَقَدْ رَوَى عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ نَحْوَهُ.

۱۸۳۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ أَنْفَجْنَا أَرْبَا بَمَرِ الظَّهْرِ أَنْ فَسَعَى أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهَا فَأَذْرَكْتُهَا فَأَخَذْتُهَا فَأَتَيْتُ بِهَا أَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا بِمَرُورَةٍ فَبَعَثَ مَعِيَ بِفَخِذِهَا أَوْ بَوْرِكِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَهُ قَالَ قَبْلَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَعَمَّارٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ وَيُقَالُ مُحَمَّدُ بْنُ صَفِيٍّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ بِأَكْلِ الْأَرْزَبِ بَأْسًا وَقَدْ كَرِهَ

۱۲۰۰: باب خرگوش کھانا

۱۸۳۹: حضرت ہشام بن زید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انسؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم نے مرطہران میں خرگوش کو بھگایا۔ چنانچہ جب صحابہ کرامؓ اس کے پیچھے دوڑے تو میں نے اس کو پکڑ لیا اور ابو طلحہ کے پاس لے آیا۔ انہوں نے اسے ایک سخت پتھر سے ذبح کیا اور مجھے اس کی ران یا کوہلے کا گوشت دے کر نبی اکرمؐ کی خدمت میں بھیجا۔ آپؐ نے اسے کھالیا۔ ہشام کہتے ہیں میں نے پوچھا کیا آپؐ نے اسے کھایا تو حضرت انسؓ نے فرمایا آپؐ نے اسے قبول کر لیا۔ اس باب میں حضرت جابرؓ، عمارہؓ، محمد بن صفوانؓ (انہیں محمد بن صفیؓ بھی کہا جاتا ہے) سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اکثر اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ خرگوش

بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَكَلَ الْأَرْزَبِ وَقَالُوا إِنَّهَا تُذْمَى.
کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ جبکہ بعض حضرات اسے مکروہ کہتے ہیں کیونکہ اسے حیض (خون) آتا ہے۔

۱۲۰۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الضَّبِّ

۱۸۵۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَالِكٍ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ أَكْلِ الضَّبِّ فَقَالَ لَا أَكُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَابْنِ سَعِيدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَثَابِتِ بْنِ دِينَارٍ وَجَابِرٍ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَسَنَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي أَكْلِ الضَّبِّ فَرَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَكَرِهَهُ بَعْضُهُمْ وَيُرْوَى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ أَكَلَ الضَّبُّ عَلَى مَا نَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا تَرَكَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقْدِيرًا.

۱۸۵۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے گوہ کھانے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا میں نہ اسے کھاتا ہوں اور نہ ہی حرام کرتا ہوں۔ اس باب میں حضرت عمرؓ، ابوسعیدؓ، ابن عباسؓ، ثابت بن ودیعہؓ، جابرؓ اور عبد الرحمن بن حسنہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ گوہ کھانے کے بارے میں اہل علم کا اختلاف ہے۔ بعض صحابہ کرامؓ اور دیگر اہل علم نے اسکی اجازت دی ہے۔ جبکہ حضرات اسے مکروہ کہتے ہیں۔ حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے دسترخوان پر گوہ کھائی گئی لیکن آپ ﷺ نے اسے گندگی کی وجہ سے نہیں کھایا نہ کہ حرمت شرعی کی وجہ سے۔

۱۲۰۲: بَابُ نَجْوَى كَهَانَا

۱۸۵۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثنا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غُبَيْدٍ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ ابْنِ أَبِي عَمَّارٍ قَالَ قُلْتُ لِحَبِيبِ الضَّبِّ أَصِيدُ هِيَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَكُلُهَا قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَقَالَه رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا أَوْلَمَ يَرَوْنَ أَبَا سَاسَةَ بِأَكْلِ الضَّبِّ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَرَوَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَدِيثٌ فِي كَرَاهِيَةِ أَكْلِ الضَّبِّ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيٍّ وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَكْلَ الضَّبِّ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ يَحْيَى بْنُ الْقَطَّانِ وَرَوَى جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غُبَيْدٍ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ ابْنِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ قَوْلَهُ وَحَدِيثُ ابْنِ جُرَيْجٍ أَصَحُّ.

۱۸۵۱: حضرت ابن ابی عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا بچہ شکار کئے جانے والے جانوروں میں سے ہے انہوں نے فرمایا ہاں۔ میں نے عرض کیا: کیا میں اسے کھاؤں۔ فرمایا: ہاں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ کا یہی حکم ہے۔ فرمایا: ہاں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض علماء کا اس پر عمل ہے۔ وہ بچہ کے کھانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ امام احمدؒ اور اسحقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے بچہ کے مکروہ ہونے کے بارے میں روایت مذکور ہے لیکن اس کی سند قوی نہیں۔ بعض اہل علم کے نزدیک اس کا کھانا مکروہ ہے۔ ابن مبارکؒ کا یہی قول ہے۔ یحییٰ بن سعید قطانؒ کہتے ہیں کہ جریر بن حازمؒ یہ حدیث عبد اللہ بن عبید بن عمیرؓ سے وہ ابن ابی عمارؓ سے وہ جابرؓ سے اور وہ عمرؓ سے انہی کا قول نقل کرتے ہیں۔ ابن جریجؒ کی حدیث زیادہ صحیح ہے۔

۱۸۵۲: حضرت خزیمہ بن جزہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بچہ کے کھانے کے متعلق پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ایسا بھی ہے جو بچہ کھاتا ہو۔ پھر میں نے بھیڑیے کے متعلق پوچھا: تو فرمایا کیا کوئی نیک آدمی بھی بھیڑیا کھا سکتا ہے۔ اس حدیث کی سند قوی نہیں۔ ہم اسے صرف اسمعیل بن مسلم کی عبد الکریم ابی امیہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ بعض محدثین اسمعیل اور عبد الکریم کے متعلق کلام کرتے ہیں اور عبد الکریم وہ عبد الکریم بن قیس بن ابی مخارق ہیں لیکن عبد الکریم بن مالک جزری ثقہ ہیں۔

۱۲۰۳: باب گھوڑوں کا گوشت کھانا

۱۸۵۳: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں گھوڑے کا گوشت کھلایا اور گدھے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی راویوں سے اسی طرح منقول ہے۔ یہ حضرات عمرو بن دینار سے وہ جابرؓ سے نقل کرتے ہیں۔ حماد بن زید بھی عمرو بن دینار سے وہ محمد بن علی سے اور وہ جابرؓ سے نقل کرتے ہیں اور ابن عیینہ کی حدیث زیادہ صحیح ہے۔ میں (امام ترمذیؒ) نے امام بخاریؒ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ سفیان بن عیینہ حماد بن زیاد سے زیادہ حافظ ہیں۔

۱۲۰۴: باب پالتو گدھوں کے کشت کے متعلق

۱۸۵۴: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے موقع پر عورتوں سے متعہ کرنے اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

۱۸۵۲: حَدَّثَنَا هَنَادٌ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ أَبِي أُمِيَّةٍ عَنْ جَبْرِ بْنِ جَزْءٍ عَنْ أَخِيهِ خَزِيمَةَ بْنِ جَزْءٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الضَّبْعِ فَقَالَ أَوْيَا كُلُّ الضَّبْعِ أَحَدٌ وَسَأَلْتُهُ عَنْ أَكْلِ الذَّنْبِ فَقَالَ أَوْيَا كُلُّ الذَّنْبِ أَحَدٌ فِيهِ خَيْرٌ هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِي لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ أَبِي أُمِيَّةٍ وَقَدْ تَكَلَّمْتُ بَعْضَ أَهْلِ الْحَدِيثِ فِي إِسْمَاعِيلَ وَ عَبْدِ الْكَرِيمِ أَبِي أُمِيَّةٍ وَهُوَ عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ قَيْسٍ هُوَ ابْنُ أَبِي الْمُخَارِقِ وَ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنُ مَالِكٍ الْجَزَرِيُّ ثِقَةٌ.

۱۲۰۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ لُحُومِ الْخَيْلِ

۱۸۵۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَطْعَمَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُومَ الْخَيْلِ وَنَهَاَنَا عَنْ لُحُومِ الْحُمْرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهَكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ وَرَوَاهُ حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرٍ وَرَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ أَصَحُّ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ أَحْفَظُ مِنْ حَمَادِ ابْنِ زَيْدٍ.

۱۲۰۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي لُحُومِ الْحُمْرِ الْاَهْلِيَّةِ

۱۸۵۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ سَعِيدِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي عَمْرِو ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَالْحَسَنِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِمَا عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ زَمَنَ خَيْرٍ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمْرِ الْاَهْلِيَّةِ.

۱۸۵۵: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَالْحَسَنِ هُمَا ابْنَا مُحَمَّدٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ يُكْنَى أَبَا هَاشِمٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكَانَ أَوْضَاهُمَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَقَالَ غَيْرُ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَكَانَ أَوْضَاهُمَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ.

۱۸۵۵: سعید بن عبد الرحمن، سفیان سے وہ زہری سے اور وہ عبد الرحمن اور حسن (یہ دونوں محمد بن علی کے بیٹے ہیں) سے یہ حدیث نقل کرتے ہیں۔ زہری کی نزدیک ان دونوں میں سے پسندیدہ شخصیت حسن بن محمد ہیں۔ سعید کے علاوہ راوی ابن عیینہ سے نقل کرتے ہیں کہ ان میں زیادہ بہتر عبد اللہ بن محمد ہیں۔

۱۸۵۶: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ كُلَّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ وَالْمُجْتَمَةِ وَالْجِمَارِ الْإِنْسِيِّ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَجَابِرٍ وَالْبَرَاءِ وَابْنِ أَبِي أَوْفَى وَالنَّسِ وَالْعُرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ وَأَبِي ثَعْلَبَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَأَبِي سَعِيدٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَغَيْرُهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو هَذَا الْحَدِيثُ وَأَنَّمَا ذَكَرُوا أَحْرَفًا وَاحِدًا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ.

۱۸۵۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح خیبر کے موقع پر ہر کچلی والے درندے، وہ جانور جسے باندھ کر نشانہ بنایا جائے اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت علیؓ، جابرؓ، براءؓ، ابن ابی اوفیٰؓ، انسؓ، عرباض بن ساریہؓ، ابو ثعلبہؓ، ابن عمرؓ اور ابو سعیدؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عبد العزیز بن محمد وغیرہ اسے محمد بن عمرو سے روایت کرتے ہیں اور صرف ایک حصہ نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کچلی والے درندے کو حرام قرار دیا۔

خلاصۃ الابواب: حضور اکرم ﷺ اور صحابہ کرامؓ کھانا سادگی سے دسترخوان پر تناول فرماتے تھے (۲) خرگوش کھانے کے بارے میں آپ ﷺ کا فعل مبارک۔ اکثر اہل علم کے نزدیک خرگوش کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ جبکہ بعض اہل علم اسے مکروہ خیال کرتے ہیں کیونکہ اسے حیض آتا ہے۔ گوہ بخوش کھانے کے بارے میں بیان کہ حضور اکرم ﷺ نے نہ انہیں کھایا اور نہ ممانعت فرمائی۔ اس لئے اہل علم اس بارے میں مختلف آراء رکھتے ہیں (۳) گھوڑے کا گوشت حلال ہے جبکہ پالتو گدھے کا گوشت کھانا منع ہے۔ آپ ﷺ نے ہر کچلی والے جانور کو بھی حرام قرار دیا ہے۔

۱۶۰۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَكْلِ فِي انِّيَةِ الْكُفَّارِ ۱۸۵۷: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَحْزَمَ الطَّائِيُّ ثَنَا سَلَمٌ بْنُ قُتَيْبَةَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قُلُودِ الْمُجُوسِ قَالَ اتَّقَوْهَا غَسْلًا وَاطْبَحُوهَا فِيهَا وَنَهَى عَنْ كُلِّ سَبْعٍ ذِي نَابٍ هَذَا حَدِيثٌ مَشْهُورٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي ثَعْلَبَةَ وَرَوَى عَنْهُ مِنْ

۱۶۰۵: باب کفار کے برتنوں میں کھانا ۱۸۵۷: حضرت ابو ثعلبہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے مجوسیوں کی ہانڈیوں کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ان کو دھو کر پاک کر لو اور ان میں کھانا پکاؤ اور آپ ﷺ نے ہر کچلی والے درندے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث ابو ثعلبہؓ کی روایت سے مشہور ہے اور ابو ثعلبہؓ سے کئی سندوں سے

منقول ہے۔ ابو ثعلبہ کا نام جرثوم ہے اور انہیں جرہم اور ناشب بھی کہا جاتا ہے۔ یہ حدیث ابو ثعلبہ بھی ابی اسماء سے اور وہ ابو ثعلبہ سے نقل کرتے ہیں۔

۱۸۵۸: حضرت ابو ثعلبہ، ابو اسماء رجبی سے اور وہ ابو ثعلبہ خثیٰ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم لوگ اہل کتاب کے علاقے میں رہتے ہیں۔ پس ان کی ہانڈیوں میں پکاتے اور ان کے برتنوں میں پیتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر دوسرے برتن نہ ملیں تو انہیں پانی سے صاف کر لیا کرو۔ پھر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم شکاری زمین میں ہوتے ہیں تو کیسے کیا کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا جب تم نے اپنا سکھایا ہوا کتا (شکار پر) چھوڑ دیا اور اللہ تعالیٰ کا نام پڑھ لیا پھر اس نے شکار کو مار ڈالا تو کھا لو اور اگر سکھایا ہوا نہ ہو اور شکار ذبح کیا گیا ہو تو بھی کھا لو اور جب اللہ تعالیٰ کا نام لے کر تیر پھینکو اور جانور مر جائے تو بھی کھا لو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۰۶: باب اگر چوہا گھی میں گر کر مر جائے تو؟

۱۸۵۹: حضرت میمونہؓ فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ ایک چوہا گھی میں گر کر مر گیا تو آپ ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اسے اور اس کے ارد گرد کے گھے کو نکال کر پھینک دو اور باقی کھاؤ۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور زہری اسے عبید اللہ سے وہ ابن عباسؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے کسی نے سوال کیا یعنی اس میں حضرت میمونہؓ کا ذکر نہیں۔ ابن عباسؓ کی میمونہؓ سے نقل کردہ حدیث زیادہ صحیح ہے۔ معمر بھی زہری سے وہ سعید بن مسیب سے وہ ابو ہریرہؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں لیکن یہ غیر محفوظ ہے۔ میں (امام ترمذی) نے امام بخاریؒ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ بواسطہ معمر، زہری اور سعید بن مسیب حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت میں خطا

غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ وَأَبُو ثَعْلَبَةَ اسْمُهُ جَرثُومٌ وَيُقَالُ جَرُّهُمْ وَيُقَالُ نَاشِبٌ وَقَدْ ذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي اسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ.

۱۸۵۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيسَى بْنِ يَزِيدَ الْبَغْدَادِيُّ ثنا غُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ الْقُرَشِيِّ ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ وَقَتَادَةَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي اسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخَثَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ يَارَسُولَ اللَّهِ إِنَّا بَارِضُ أَهْلِ كِتَابٍ فَنَطْبُخُ فِي قُدُورِهِمْ وَنَشْرَبُ فِي أَيْتِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ لَمْ تَجِدُوا غَيْرَهَا فَارْحَضُوا بِالْمَاءِ ثُمَّ قَالَ يَارَسُولَ اللَّهِ إِنَّا بَارِضُ صَيْدٍ فَكَيْفَ نَصْنَعُ قَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كُلَّكَ الْمَكْلَبَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَقَتَلَ فَكُلْ وَإِنْ كَانَ غَيْرَ مَكْلَبٍ فَذَكِّي فَكُلْ وَإِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَقَتَلَ فَكُلْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۰۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْفَارَةِ تَمُوتُ فِي السَّمَنِ

۱۸۵۹: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَأَبُو عَمَّارٍ قَالَا ثنا سُفْيَانُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ غُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ فَارَةً وَقَعَتْ فِي سَمَنِ فَمَا تَتْ فَسُئِلَ عَنْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْقَوَاهُ وَمَا حَوْلَهَا فَكُلُّوهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ غُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ مَيْمُونَةَ وَحَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ أَصَحُّ وَرَوَى مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَهَذَا حَدِيثٌ غَيْرُ مَحْفُوظٍ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ حَدِيثُ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

ہے۔ بواسطہ زہری، عبید اللہ اور ابن عباسؓ، حضرت میمونہؓ کی روایت صحیح ہے۔

۱۲۰۷: باب بائیں ہاتھ سے کھانے پینے

کی ممانعت

۱۸۶۰: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص بائیں ہاتھ سے نہ کھائے پئے اس لیے کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے۔ اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ، عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ، سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ، انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور حفصہ رضی اللہ عنہا سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ مالک اور ابن عیینہ بھی اسے زہری سے وہ ابو بکر بن عبد اللہ سے اور وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہیں جبکہ معمر اور عقیل زہری سے وہ سالم سے اور وہ ابن عمرؓ سے نقل کرتے ہیں لیکن مالک اور ابن عیینہ کی روایت زیادہ صحیح ہے۔

۱۲۰۸: باب انگلیاں چاٹنا

۱۸۶۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اسے چاہے کہ انگلیاں چاٹ لے کیونکہ نہیں وہ جانتا کہ کس انگلی میں برکت ہے۔ اس باب میں حضرت جابرؓ، کعب بن مالکؓ، اور انسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند یعنی سہیل کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۲۰۹: باب گر جانے والا لقمہ

۱۸۶۲: حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھانا کھا رہا ہو اور اس کا لقمہ گر پڑے تو شک ڈالنے والی چیز کو اس سے الگ کر کے اسے کھالے اور

اللہ علیہ وسلم فی ہذا خطاً والصَّحِيحُ حَدِيثُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ.

۱۲۰۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ

الْأَكْلِ وَالشَّرْبِ بِالشِّمَالِ

۱۸۶۰: حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَأْكُلُ أَحَدٌ كُمْ بِشِمَالِهِ وَلَا يَشْرَبُ بِشِمَالِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ فِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَعُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ وَسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ وَانْسِ بْنِ مَالِكٍ وَحَفْصَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهَكَذَا رَوَى مَالِكٌ وَابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَرَوَى مَعْمَرٌ وَعَقِيلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَرِوَايَةُ مَالِكٍ وَابْنِ عُيَيْنَةَ أَصَحُّ.

۱۲۰۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي لَعْقِ الْأَصَابِعِ بَعْدَ الْأَكْلِ

۱۸۶۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي الشَّوَّازِ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُخْتَارٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ أَحَدٌ كُمْ فَلْيَلْعَقْ أَصَابِعَهُ فَإِنَّهُ لَا يَلْدَرِي فِي أَيِّتِهِنَّ الْبَرَكَةُ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَانْسِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ سُهَيْلٍ.

۱۲۰۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي اللَّقْمَةِ تَسْقُطُ

۱۸۶۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي لَهْيَعَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَكَلَ أَحَدٌ كُمْ طَعَامًا فَسَقَطَتْ لُقْمَةٌ فَلْيَمِطْ

شیطان کیلئے نہ چھوڑے۔ اس باب میں حضرت انسؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔

۱۸۶۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھانا کھا لیتے تو اپنی تین انگلیوں کو چاٹتے اور فرماتے کہ اگر تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے تو اسے صاف کر کے کھالے اور شیطان کیلئے نہ چھوڑ دے۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ پلیٹ کو بھی چاٹ لیا کرو کیونکہ تمہیں نہیں معلوم کہ تمہارے کس کھانے میں برکت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۶۴: حضرت ام عاصمؓ جو سنان بن سلمہ کی ام ولد ہیں فرماتی ہیں کہ ٹیپہ خیر ہمارے ہاں داخل ہوئیں تو ہم لوگ ایک پیالے میں کھانا کھا رہے تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی پیالے میں کھانا کھانے کے بعد اسے چاٹ لے تو پیالہ اس کیلئے دعائے مغفرت کرتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اسے ہم صرف معطلی بن راشد کی روایت سے جانتے ہیں۔ یزید بن ہارون اور کئی ائمہ حدیث اسے معطلی بن راشد سے نقل کرتے ہیں۔

۱۲۱۰: باب کھانے کے درمیان سے کھانا

کھانے کی کراہت

۱۸۶۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برکت کھانے کے درمیان میں اترتی ہے۔ لہذا کناروں سے کھانا کھاؤ اور بیچ میں سے نہ کھاؤ۔ یہ حدیث حسن ہے اور صرف عطاء بن سائب کی روایت سے معروف ہے۔ شعبہ اور ثوری بھی اسے عطاء بن سائب ہی سے نقل کرتے ہیں۔ اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے

۱۲۱۱: باب لہسن اور پیاز کھانے کی

مَارَاتِهِ مِنْهَا ثُمَّ لِيُطْعَمَهَا وَلَا يَدْعُهَا لِلشَّيْطَانِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ.

۱۸۶۳: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا لَعِقَ أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ وَقَالَ إِذَا وَقَعَتْ لَقْمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيُطِمْ عَنْهَا الْأَذَى وَلْيَاكُلْهَا وَلَا يَدْعُهَا لِلشَّيْطَانِ وَأَمَرَنَا أَنْ نَسْلُتَ الصَّحْفَةَ وَقَالَ إِنَّكُمْ لَا تَذَرُونَ فِي أَيِّ طَعَامٍ مِنْكُمْ الْبَرَكَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۸۶۴: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ رَاشِدٍ أَبُو الْيَمَانِ قَالَ حَدَّثَنِي جَدِّي أُمُّ عَاصِمٍ وَكَانَتْ أُمُّ وَلَدٍ لِسَنَانِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا نَبِيْهُ الْخَيْرِ وَنَحْنُ نَأْكُلُ فِي قِصْعَةٍ فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ فِي قِصْعَةٍ ثُمَّ لَحَسَهَا اسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْقِصْعَةُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْمُعَلَّى بْنِ رَاشِدٍ وَقَدْ رَوَى يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَيْمَةِ عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ رَاشِدٍ هَذَا الْحَدِيثُ.

۱۲۱۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

الْأَكْلِ مِنْ وَسْطِ الطَّعَامِ

۱۸۶۵: حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْبَرَكَةَ تَنْزِلُ وَسْطَ الطَّعَامِ فَكُلُوا مِنْ حَافَتَيْهِ وَلَا تَأْكُلُوا مِنْ وَسْطِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ إِنَّمَا يُعْرَفُ مِنْ حَدِيثِ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

۱۲۱۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

أَكْلِ الثُّومِ وَالْبَصَلِ

کراہت

۱۸۶۶: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے لہسن کھایا (پہلی مرتبہ) راوی نے صرف لہسن کا اور دوسری مرتبہ لہسن، پیاز، اور گندے کا ذکر کیا (وہ ہماری مساجد کے قریب نہ آئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت عمرؓ، ابویوبؓ، ابو ہریرہؓ، البوسعیدؓ، جابر بن سمرہؓ، قرظہؓ اور ابن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۲۱۲: باب پکا ہوا لہسن کھانے

کی اجازت

۱۸۶۷: حضرت جابر بن سمرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب ابویوبؓ کے ہاں ٹھہرے تو جب کھانا کھاتے تو جو بیج جاتا اسے ابویوبؓ کے پاس بھیج دیا کرتے۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ نے انہیں کھانا بھیجا جس میں سے آپ ﷺ نے نہیں کھایا تھا۔ پس جب ابویوبؓ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس بات کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اس میں لہسن ہے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا یہ حرام ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں۔ لیکن میں اس کی بو کی وجہ سے اسے مکروہ سمجھتا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۶۸: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ کچا لہسن کھانے سے منع کیا گیا۔ مگر یہ کہ پکا ہوا ہو۔ یہ حضرت علیؓ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ لہسن کا کھانا منع ہے۔ مگر یہ کہ پکا ہوا ہو۔ آپؓ کے قول کے طور پر منقول ہے۔

۱۲۶۹: ہم سے روایت کی ہناد نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی اسحق سے انہوں نے شریک بن حنبلؓ سے انہوں نے علیؓ سے کہ انہوں نے فرمایا کچے ہوئے لہسن کے علاوہ لہسن کھانا مکروہ ہے۔ اس حدیث کی سند قوی نہیں۔

۱۸۶۶: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ ثَنَا عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ قَالَ أَوَّلَ مَرَّةٍ الثُّومُ ثُمَّ قَالَ الثُّومُ وَالْبَصَلُ وَالْكُرَّاثُ فَلَا يَفْرُبُنَا فِي مَسَاجِدِنَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَابْنِ أَيُّوبَ وَابْنِ هُرَيْرَةَ وَابْنِ سَعِيدٍ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَقُرَّةَ وَابْنِ عُمَرَ.

۱۲۱۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ

فِي أَكْلِ الثُّومِ مَطْبُوعًا

۱۸۶۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُولُ نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنِ أَيُّوبَ وَكَانَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا بَعَثَ إِلَيْهِ بِفَضْلِهِ فَبَعَثَ إِلَيْهِ يَوْمًا بِطَعَامٍ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَتَى أَبُو أَيُّوبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ كَرِذْلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ الثُّومُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحْرَامٌ هُوَ قَالَ لَا وَلَكِنِّي أَكْرَهُهُ مِنْ أَجْلِ رِيحِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۸۶۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَدْوُونَةَ ثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ الْجَرَّاحِ بْنُ مَلِيحٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ شَرِيكَ بْنِ حَنْبَلٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَى عَنْ أَكْلِ الثُّومِ إِلَّا مَطْبُوعًا وَقَدْ رَوَى هَذَا عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ نَهَى عَنْ أَكْلِ الثُّومِ إِلَّا مَطْبُوعًا قَوْلُهُ.

۱۸۶۹: حَدَّثَنَا هَنَادُ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ شَرِيكَ بْنِ حَنْبَلٍ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ كَرِهَ أَكْلَ الثُّومِ إِلَّا مَطْبُوعًا هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِذَلِكَ الْقَوِيٍّ وَرَوَى عَنْ شَرِيكَ بْنِ حَنْبَلٍ عَنْ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا.

۱۸۷۰: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَارِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ أَيُّوبَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عَلَيْهِمْ فَتَكَلَّفُوا لَهُ طَعَامًا فِيهِ بَعْضُ هَذِهِ الْبُقُولِ فَكَرِهَ أَكْلَهُ فَقَالَ لَا ضَحَابَهِ كُلُّوهُ فَإِنِّي لَسْتُ كَأَحَدِكُمْ إِنِّي أَخَافُ أَنْ أُوْذَى صَاحِبِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَأُمُّ أَيُّوبَ هِيَ أُمْرَأَةُ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ أَبِي خَلْدَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ الثُّومُ مِنْ طَيِّبَاتِ الرِّزْقِ وَأَبُو خَلْدَةَ اسْمُهُ خَالِدُ بْنُ دِينَارٍ وَهُوَ ثَقَّةٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَقَدْ أَفْرَكَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَسَمِعَ مِنْهُ وَأَبُو الْعَالِيَةِ اسْمُهُ رُفَيْعٌ وَهُوَ الرِّيَّاحِيُّ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ كَانَ أَبُو خَلْدَةَ خِيَارًا مُسْلِمًا.

۱۲۱۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَخْمِيرِ الْإِنَاءِ

وَإِطْفَاءِ السِّرَاجِ وَالنَّارِ عَبْدُ الْمَنَامِ

۱۸۷۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغْلِقُوا الْبَابَ وَأَوْكِنُوا السِّقَاءَ وَاكْفُفُوا الْإِنَاءَ وَخَمِّرُوا الْإِنَاءَ وَأَطْفِئُوا الْمِصْبَاحَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ عِلْقًا وَلَا يَحِلُّ وَكَأَنَّ وَلَا يَكْشِفُ آيَةً فَإِنَّ الْفُؤَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلَى النَّاسِ بَيْتَهُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرٍ.

۱۸۷۲: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

شریک بن جبیل اسے نبی اکرم ﷺ سے مرسل نقل کرتے ہیں۔

۱۸۷۰: حضرت ام ایوبؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان کے ہاں شریف لائے تو ان لوگوں نے (یعنی ہجرت کے موقع پر) آپ ﷺ کے لئے بعض بزیوں سے کھانا تیار کیا۔ آپ ﷺ نے صحابہؓ سے فرمایا تم لوگ اسے کھا لو کیونکہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں اور مجھے اندیشہ ہے کہ اس سے میرے ساتھی (فرشتوں) کو تکلیف نہ پہنچے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ام ایوبؓ، حضرت ابو ایوبؓ کی بیوی ہیں۔ محمد بن حمید، یزید بن حباب سے وہ ابوخلدہ سے اور وہ ابوعالیہ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا لہسن بھی ایک پاکیزہ رزق ہے۔ ابوخلدہ کا نام خالد بن دینار ہے۔ یہ ثقہ ہیں۔ ان کی انس بن مالکؓ سے ملاقات ہے اور ان سے احادیث بھی سنی ہیں۔ ابوعالیہ کا نام رفیع ریاحی ہے۔ عبدالرحمن بن مہدی بتتے ہیں کہ ابوخلدہ بہترین مسلمان تھے۔

۱۲۱۳: باب سوتے وقت برتنوں کو ڈھکنے اور

چراغ و آگ بجھا کر سونا

۱۸۷۱: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (سوتے وقت) دروازے بند کر دو، برتن اونڈھے کر دو یا ڈھانپ دو اور چراغ بجھا دو۔ کیونکہ شیطان بند دروازوں کو نہیں کھولتا، مشکیزے کی رسی نہیں کھولتا اور برتن کو ننگا نہیں کرتا۔ نیز چھوٹا فاسق (چوہا) لوگوں کے گھروں کو جلا دیتا ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمرؓ، ابو ہریرہؓ اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور حضرت جابرؓ سے کئی سندوں سے منقول ہے۔

۱۸۷۲: حضرت سالم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سوتے وقت اپنے گھروں میں جلتی ہوئی آگ نہ چھوڑو (بلکہ بجھا دو) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۱۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

الْقِرَانِ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ

۱۸۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ وَغَيْبُ اللَّهِ عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ جُبَلَةَ بْنِ سُهَيْمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَفْرَنَ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ حَتَّى يَسْتَأْذِنَ صَاحِبَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدِ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۱۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي اسْتِحْبَابِ التَّمْرِ

۱۸۷۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ بْنُ عُسْكِرٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيِّتَ لَا تَمْرَ فِيهِ جِيَاعٌ أَهْلُهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَلْمَى امْرَأَةِ أَبِي رَافِعٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۲۱۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَمْدِ

عَلَى الطَّعَامِ إِذَا فُرِغَ مِنْهُ

۱۸۷۵: حَدَّثَنَا هَنَادٌ وَمَحْمُودُ بْنُ غِيلَانَ قَالَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ زَكَرِيَّا ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ اللَّهَ لَيَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيُحَمِّدَهُ عَلَيْهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَعَائِشَةَ وَأَبِي أَيُّوبَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ نَحْوَهُ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ زَكَرِيَّا ابْنِ زَائِدَةَ.

۱۲۱۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَكْلِ

۱۲۱۳: بَابُ دَوْدُو كَهْجُورِ فِي إِكْلِ سَاتِهٍ كِهَانِ

كِي كِهَاتِ

۱۸۷۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھی کی اجازت کے بغیر دو کھجوروں کو ملا کر کھانے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے مولیٰ سعد بھی حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۱۵: بَابُ كِهْجُورِ كِي فَضِيلَتِ

۱۸۷۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ گھر جس میں کھجور نہ ہو اس کے رہنے والے بھوکے ہیں۔ اس باب میں ابو رافع رضی اللہ عنہ کی بیوی سلمیٰ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ ہم اسے ہشام بن عروہ کی روایت سے اسی سند سے جانتے ہیں۔

۱۲۱۶: بَابُ كِهَانَا كِهَانِ

كِه بَعْدَ اللّٰهِ تَعَالٰی كَا شَكَرَا كِرْنَا

۱۸۷۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس بندے سے راضی ہو جاتا ہے جو ایک لقمہ کھانے یا ایک گھونٹ پانی پینے کے بعد اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرے۔ اس باب میں عقبہ بن عامر البوسیدی، عائشہ، ابو ایوب اور ابو ہریرہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ کئی راوی اسے زکریا بن ابی زائدہ سے اس طرح نقل کرتے ہیں۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۱۲۱۷: بَابُ كُوْزِ كِهْ كِه سَاتِه كِهَانَا

مَعَ الْمَجْدُومِ

کھانا

۱۸۷۶: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کوڑھی کو ہاتھ سے پکڑا اور اپنے پیالے میں شریک طعام کر لیا پھر فرمایا اللہ کے نام کے ساتھ اس پر بھروسہ اور توکل کر کے کھاؤ۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے یونس بن محمد کی فضل بن فضالہ سے نقل کردہ حدیث سے جانتے ہیں اور یہ مفضل بن فضالہ بصری ہیں جب کہ مفضل بن فضالہ دوسرے شخص ہیں وہ ان سے زیادہ ثقہ اور مشہور ہیں۔ شعبہ یہ حدیث حبیب بن شہید سے اور وہ ابن بریدہ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک کوڑھی کے مریض کا ہاتھ پکڑا۔ میرے نزدیک شعبہ کی حدیث اشدہ اور زیادہ صحیح ہے۔

۱۲۱۸: باب مَوْمِن

ایک آنت میں کھاتا ہے

۱۸۷۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافرسات آنتوں میں اور مومن ایک آنت میں کھاتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابوسعید رضی اللہ عنہ، ابونضر رضی اللہ عنہ، ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ، جہجہ غفاری، میمونہ رضی اللہ عنہا اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۸۷۸: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک کافر رسول اللہ ﷺ کے ہاں مہمان بن کر آیا آپ ﷺ نے اس کیلئے ایک بکری کا دودھ نکالنے کا حکم دیا پھر دوسری کا دودھ نکالنے کا حکم دیا۔ پس دودھ نکالا گیا اور وہ پی گیا۔ پھر ایک اور بکری کا دودھ نکالا گیا۔ وہ اسے بھی پی گیا۔ یہاں تک کہ اس نے سات بکریوں کا دودھ پی لیا۔ دوسرے روز وہ اسلام لے آیا۔ آپ ﷺ نے اس کیلئے دودھ دوہنے کا حکم دیا۔ اس نے اس

۱۸۷۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشْجَرِيُّ وَابْنُ أَبِي يَحْيَى عَنْ يَحْيَى بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ فَضَالَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُكَدِّرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِ مَجْدُومٍ فَأَدْخَلَهُ مَعَهُ فِي الْقُصْعَةِ ثُمَّ قَالَ كُلْ بِسْمِ اللَّهِ ثِقَةً بِاللَّهِ وَتَوَكَّلًا عَلَيْهِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يُونُسَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ الْمُفَضَّلِ بْنِ فَضَالَةَ هَذَا شَيْخُ بَصْرِيٍّ وَالْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ شَيْخٌ اخْرَجَ بَصْرِيٍّ أَوْثَقُ مِنْ هَذَا وَأَشْهُرُ وَرَوَى شُعْبَةُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ أَنَّ عُمَرَ أَخَذَ بِيَدِ مَجْدُومٍ وَحَدِيثُ شُعْبَةَ أَشْبَهُ عِنْدِي وَأَصَحُّ.

۱۲۱۸: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْمُؤْمِنَ

يَأْكُلُ فِي مَعِي وَاحِدٍ

۱۸۷۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا غُثَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءَ وَالْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مَعِي وَاحِدٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي نَضْرَةَ وَأَبِي مُوسَى وَجَهْجَهَ الْغِفَارِيِّ وَمَيْمُونَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ ابْنِ عَمْرٍو.

۱۸۷۸: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى ثَنَا مَعْنُ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ سَهِيلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَافَهُ ضَيْفَ كَافِرٍ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَحَلَبَتْ فَشَرِبَ ثُمَّ أُخْرِي فَحَلَبَتْ فَشَرِبَ ثُمَّ أُخْرِي فَشَرِبَ حَتَّى شَرِبَ جَلَابَ سَبْعِ شِيَاهٍ ثُمَّ أَصْبَحَ مِنَ الْغَدِ فَأَسْلَمَ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَشَاءٍ فَحَلَبْتُ فَشَرِبْتُ حَلَالَهَا ثُمَّ أَمَرَ لَهْ بِأُخْرَى فَلَمْ يَسْتَمِمْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ يَشْرَبُ فِي مَعَى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَشْرَبُ فِي سَبْعَةٍ أَمْعَاءٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

بکری کا دودھ پی لیا۔ پھر آپ ﷺ دوسری بکری کا دودھ نکالنے کا حکم دیا لیکن وہ اسے پورا نہ پی سکا۔ اس موقع پر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن ایک آنت میں پیتا ہے اور کافر سات آنتوں میں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۲۱۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي طَعَامِ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْإِثْنَيْنِ

۱۸۷۹: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنُ ثَنَا مَالِكٌ ح وَثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ طَعَامُ الْإِثْنَيْنِ كَافِيَ الثَّلَاثَةِ وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِيَ الْأَرْبَعَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْإِثْنَيْنِ وَطَعَامُ الْإِثْنَيْنِ يَكْفِي الْأَرْبَعَةَ وَطَعَامُ الْأَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ.

۱۸۷۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو آدمیوں کا کھانا تین آدمیوں کیلئے اور تین کا چار آدمیوں کیلئے کافی ہے۔ اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ ایک آدمی کا کھانا دو آدمیوں کیلئے اور چار کا آٹھ کیلئے کافی ہے۔

۱۸۸۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَاصِبٍ الرَّحْمَنِيُّ عَنْ مَهْدِيٍّ نَاسَفِيَّانٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْإِثْنَيْنِ وَطَعَامُ الْإِثْنَيْنِ يَكْفِي الْأَرْبَعَةَ وَطَعَامُ الْأَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ.

۱۸۸۰: محمد بن بشار یہ حدیث عبد الرحمن بن مہدی سے وہ سفیان سے وہ اعمش سے وہ ابوسفیان سے وہ جابر سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔

خلاصۃ الابواب: (۱) کفار کے برتن دھو کر پاک صاف ہو جائیں تو ان کو استعمال کیا جاسکتا ہے۔

(۲) بائیں ہاتھ سے کھانے کی ممانعت کہ اس ہاتھ سے شیطان کھانا کھاتا ہے (۳) کھانا کھانے کے بعد انگلیاں چائنا بھی برکت کے حصول کا باعث ہے۔ (۴) لقمہ گر جانے پر آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ اسے اٹھا کر کھالے اور اسے شیطان کے لئے نہ چھوڑے۔ (۵) کھانے کے آداب میں سے ہے کہ پیالے کے درمیان سے نہ کھایا جائے بلکہ اپنی طرف سے کھائے۔ (۶) لہسن، پیاز کھا کر مسجد میں آنے کی کراہت۔ یہ اس صورت میں ہے کہ جب ان کو پکایا نہ جائے۔ پکانے کی صورت میں ان سے بختم ہو جاتی ہے لہذا ایسی صورت میں مسجد میں آنے میں کوئی حرج نہیں۔ (۷) آپ ﷺ کی ہدایت کہ سوتے وقت دروازوں کو بند کیا جائے کیونکہ شیطان بند دروازوں کو نہیں کھولتا، برتن کو ڈھک دیا جائے اور لائٹس کو بند کر دیا جائے (۸) کھانے کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ جب اپنے ساتھی کے ساتھ کھائے تو اعتدال کے ساتھ کھائے یعنی اپنے ساتھی کی اجازت کے بغیر دودو کھجوریں نہ اٹھائے اس عمل کو دوسرے پھلوں پر بھی قیاس کیا جاسکتا ہے مثلاً خوبانی، لوکاٹ اور آلو بخارے وغیرہ وغیرہ۔ کھجور کی فضیلت کے بارے میں کہ یہ پھل اس قدر خصوصیات اور بے پناہ خواص کا حامل ہے کہ اس کا استعمال فوائد سے خالی نہیں۔ (۹) کھانے کے بعد اللہ کا شکر ادا کیا جائے۔ (۱۰) کسی مریض کے ساتھ کھانا ہو تو اللہ کا نام لے کر کھانے میں شریک ہو جائے اور اللہ ہی پر بھروسہ اور توکل کرنا چاہئے۔ (۱۱) مومن کی یہ خوبی ہے کہ وہ دنیا میں زندہ رہنے کے لئے کھاتا ہے جبکہ کافر اس کے مقابلے میں کھانے کے لئے زندہ رہتا ہے (۱۲) دو آدمیوں کے کھانے میں برکت کا ہونا کہ ایک کا کھانا دو کے لئے اور تین کا چار کے لئے کافی ہوتا ہے۔

۱۲۲۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الْجَرَادِ

۱۲۲۰: باب مڈی کھانا

۱۸۸۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ الْعَبْدِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْجَرَادِ فَقَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّ غَزَوَاتٍ نَاكُلُ الْجَرَادَ هَكَذَا رَوَى سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ هَذَا الْحَدِيثُ وَقَالَ سِتَّ غَزَوَاتٍ وَرَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ هَذَا الْحَدِيثُ وَقَالَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو يَعْفُورٍ اسْمُهُ وَاقِدٌ وَيُقَالُ وَقْدَانٌ أَيْضًا وَأَبُو يَعْفُورٍ الْأَخْرَاسُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ عُيَيْنَةَ بْنِ نِسْطَاسٍ.

۱۸۸۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ وَالْمَوْمِلُ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ عَنْ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَوَاتٍ نَاكُلُ الْجَرَادَ وَرَوَى شُعْبَةُ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَوَاتٍ نَاكُلُ الْجَرَادَ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ بِهِذَا.

۱۸۸۳: حَدَّثَنَا هَنَادُ ثَنَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الْجَلَالَةِ وَالْبَانِيَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَرَوَى الثَّوْرِيُّ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا.

۱۸۸۱: حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ کہتے ہیں کہ ان سے مڈی کھانے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چھ غزوات میں شرکت کی اس دوران ہم مڈیاں کھاتے تھے۔ سفیان بن عیینہ، ابو یعفر سے یہی حدیث نقل کرتے ہوئے چھ غزوات کا اور سفیان ثوری ابو یعفر سے ہی نقل کرتے ہوئے سات غزوات بیان کرتے ہیں۔ اس باب میں حضرت ابن عمرؓ اور جابرؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو یعفر کا نام واقد ہے انہیں وقدان بھی کہتے ہیں جبکہ دوسرے ابو یعفر کا نام عبد الرحمن بن عیینہ بن نسطاس ہے۔

۱۸۸۲: حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سات غزوات میں شرکت کی ہم مڈیاں کھایا کرتے تھے۔ شعبہ بھی یہ حدیث ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کئی غزوات میں شرکت کی ہم مڈیاں کھایا کرتے تھے۔ یہ حدیث ہم سے محمد بن بشار، محمد بن جعفر اور شعبہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں۔

۱۲۲۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ

۱۲۲۱: باب جلالہ کے دودھ

لَحُومِ الْجَلَالَةِ وَالْبَانِيَا

اور گوشت کا حکم

۱۸۸۳: حَدَّثَنَا هَنَادُ ثَنَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الْجَلَالَةِ وَالْبَانِيَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَرَوَى الثَّوْرِيُّ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا.

۱۸۸۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ

۱۸۸۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلالہ کے دودھ اور گوشت کے استعمال سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت عبد اللہ بن عباس سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حسن غریب ہے۔ ابن ابی نجیح بھی مجاہد سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل یہی حدیث نقل کرتے ہیں۔

۱۸۸۴: حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

ایسے جانور کا گوشت کھانے سے منع فرمایا جسے باندھ کر تیروں کا نشانہ بنایا جائے۔ نیز جلالہ کا دودھ پینے اور مشکیزہ کے منہ سے پانی پینے سے منع فرمایا۔ محمد بن بشار بھی ابن ابی عدی سے وہ سعید بن ابی عروبہ سے وہ قتادہ سے وہ عکرمہ سے وہ ابن عباس سے اور وہ نبی ﷺ سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں عبد اللہ بن عمروؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۲۲۲: باب مرغی کھانا

۱۸۸۵: حضرت زہد بن جزی فرماتے ہیں کہ میں ابو موسیٰ کے پاس گیا تو وہ مرغی کھا رہے تھے۔ فرمایا قریب ہو جاؤ اور کھاؤ۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو مرغی کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے اور کئی سندوں سے زہد بن جزی سے منقول ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ ابو العوام کا نام عمران قحطان ہے۔

۱۸۸۶: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مرغی کا گوشت کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس حدیث میں تفصیل ہے اور یہ حسن صحیح ہے۔ اسے ایوب سختیانی قاسم سے وہ ابو قلابہ سے اور وہ زہد بن جزی سے نقل کرتے ہیں۔

۱۲۲۳: باب سرخاب کا گوشت کھانا

۱۸۸۷: حضرت ابراہیم بن عمر بن سفینہ اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سرخاب کا گوشت کھایا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ ابراہیم بن عمر بن سفینہ، عمر بن ابی فدیك سے روایت کرتے ہیں انہیں بریہ بن عمر بن سفینہ بھی کہتے ہیں۔

ثَبِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُجْتَمَةِ وَعَنْ لَبَنِ الْجَلَالَةِ وَعَنِ الشُّرْبِ مِمَّا فِي السِّقَاءِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عُرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ غُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو.

۱۲۲۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الدَّجَاجِ

۱۸۸۵: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَحْزَمَ ثَنَا أَبُو قَتَيْبَةَ عَنْ أَبِي الْعَوَّامِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُهْدِ بْنِ الْحُرْمِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي مُوسَى وَهُوَ يَأْكُلُ دَجَاجَةً فَقَالَ أَذِنَ فُكُلٌ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ زُهْدٍ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ زُهْدٍ وَأَبُو الْعَوَّامِ هُوَ عُمَرَانُ الْقَطَّانُ.

۱۸۸۶: حَدَّثَنَا هَذَا ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ زُهْدٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ لَحْمَ دَجَاجٍ وَفِي الْحَدِيثِ كَلَامٌ أَكْثَرُ مِنْ هَذَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْقَاسِمِ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ زُهْدٍ الْجَرْمِيِّ.

۱۲۲۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الْجُبَارِيِّ

۱۸۸۷: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْأَعْرَجُ الْبَغْدَادِيُّ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَفِينَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ أَكَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمَ حُبَارَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ عُمَرَ ابْنِ سَفِينَةَ رَوَى عَنْهُ ابْنُ أَبِي فُذَيْكٍ وَيَقُولُ بَرِيْدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ سَفِينَةَ.

۱۲۲۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الشَّوَاءِ

۱۸۸۸: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّعْفَرَانِيُّ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا قَرَّبَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنْبًا مَشْوِيًّا فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ وَمَا تَوَضَّأَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ وَالْمُعِيزَةِ وَأَبِي رَافِعٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ:

۲۲۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْأَكْلِ مُتَكِنًا

۱۸۸۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا شَرِيكَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَنَا فَلَا أَكُلُ مُتَكِنًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَبَّاسِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ وَرَوَى زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ وَسُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ الْأَقْمَرِ هَذَا الْحَدِيثُ وَرَوَى شُعْبَةُ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ.

۱۲۲۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي حُبِّ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحُلُوءَ وَالْعَسَلَ ۱۸۹۰: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَيْبٍ وَمَحْمُودُ بْنُ غِيْلَانَ وَأَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورِيُّ قَالُوا ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ غُرُورَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحُلُوءَ وَالْعَسَلَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ غُرُورَةَ وَفِي الْحَدِيثِ كَلَامٌ أَكْثَرُ مِنْ هَذَا.

۱۲۲۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي اكْتِسَابِ الْمَرْقَةِ

۱۸۹۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ

۱۲۲۴: بَابُ بَهْنِ هَوَا گوشت کھانا

۱۸۸۸: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہلو کا بھنا ہوا گوشت پیش کیا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے کھانے کے بعد نماز کے لیے تشریف لے گئے اور وضو نہیں کیا۔ اس باب میں عبد اللہ بن حارث رضی اللہ عنہ، مغیرہ رضی اللہ عنہ اور ابو رافع رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

۱۲۲۵: بَابُ تَكْيِيفِ لَگَا کر کھانے کی کراہت

۱۸۸۹: حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تکیہ لگا کر نہیں کھاتا۔ اس باب میں حضرت علیؓ، عبد اللہ بن عمروؓ اور عبد اللہ بن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف علی بن اقرم کی روایت سے جانتے ہیں۔ زکریا بن ابی زائدہ، سفیان بن سعید اور کئی راوی یہ حدیث علی بن اقرم سے نقل کرتے ہیں شعبہ بھی اسے ثوری سے اور وہ علی بن اقرم سے نقل کرتے ہیں۔

۱۲۲۶: بَابُ نَبِيِّ أَكْرَمَ ﷺ كَا

میٹھی چیز اور شہد پسند کرنا

۱۸۹۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہد اور میٹھی چیز پسند کیا کرتے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ علی بن مسہر نے اسے ہشام بن عروہ سے روایت کیا ہے اور اس حدیث میں زیادہ تفصیل ہے۔

۱۲۲۷: بَابُ شُورٍ بَازِیَادَہ کرنا

۱۸۹۱: حضرت عبد اللہ مرقیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا جب تم سے کوئی گوشت خریدے تو اس میں شور بہ زیادہ رکھے۔ اگر اسے کھانے کو گوشت نہیں ملے گا۔ تو شور بہ تو مل جائے گا اور یہ بھی ایک قسم کا گوشت ہی ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ذرؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث غریب ہے؛ ہم اسے صرف محمد بن فضال کی روایت سے اسی سند سے جانتے ہیں۔ محمد بن فضال تعمیر بتانے والے ہیں۔ سلیمان بن حرب ان پر اعتراض کرتے ہیں اور علقمہ، بکر بن عبد اللہ مزی کے بھائی ہیں۔

۱۸۹۲: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص کسی نیک کام کو حقیر نہ سمجھے اور اگر کوئی نیک کام نظر نہ آئے تو اپنے بھائی سے ہی خندہ پیشانی سے مل لیا کرو اور جب گوشت خرید دیا ہنڈیا پکاؤ تو شور بہ زیادہ کر لیا کرو اور اس میں سے کچھ پڑوسی کے ہاں بھی بھیج دیا کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ اسے ابو عمران جونی سے نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۲۲۸: باب ثرید کی فضیلت

۱۸۹۳: حضرت ابو موسیٰ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مردوں میں سے بہت سے لوگ کامل گزر رہے ہیں لیکن عورتوں میں سے مریم بنت عمران، فرعون کی بیوی آسیہ اور عائشہؓ کے علاوہ کوئی کامل نہیں اور حضرت عائشہؓ کی تمام عورتوں پر اس طرح فضیلت ہے جیسے ثرید کی فضیلت تمام کھانوں پر۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ اور انسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۲۹: باب گوشت نوچ کر کھانا

۱۸۹۴: حضرت عبد اللہ بن حارثؓ کہتے ہیں کہ میرے والد نے میری شادی کے موقع پر دعوت کا اہتمام کیا جس میں

ثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ أَبِرَاهِيمَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُصَّاءٍ ثَنَا أَبِي عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَرَيْتَ لَحْمًا لَحْمًا فَلْيَكْثِرْ مَرَقَتَهُ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ لَحْمًا أَصَابَ مَرَقَةً وَهُوَ أَحَدُ اللَّحْمَيْنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ قُصَّاءٍ هُوَ الْمُعْبَرُ وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيهِ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَعَلْقَمَةُ وَهُوَ أَخُو بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيِّ.

۱۸۹۲: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْأَسْوَدِ الْبَغْدَادِيُّ ثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْعَنْقَرِيِّ ثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ صَالِحِ بْنِ رُسْتَمٍ أَبِي عَامِرٍ الْخَزَارِ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْقِرَنَّ أَحَدُكُمْ شَيْئًا مِنَ الْمَعْرُوفِ وَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَلْقَ أَخَاهُ بِوَجْهِ طَلَبِيٍّ وَإِذَا اشْتَرَيْتَ لَحْمًا أَوْ طَبَخْتَ قَلْدَرًا فَافْكَثِرْ مَرَقَتَهُ وَاعْرِفْ لِحَارِكَ مِنْهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۲۲۸: بَاب مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الثَّرِيدِ

۱۸۹۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ عَنْ مُرَّةٍ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَآسِيَةُ امْرَأَةِ فِرْعَوْنَ وَفُضِّلَ عَائِشَةُ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَآنَسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۲۹: بَاب مَا جَاءَ أَنَّهُ شُوِيَ اللَّحْمُ نَهْشًا

۱۸۹۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ

صفوان بن امیہ بھی شامل تھے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ گوشت دانتوں سے نوج کر کھایا کرو کیونکہ یہ اس طرح کھانے سے زیادہ لذیذ اور زود ہضم ہوتا ہے۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ اس حدیث کو ہم صرف عبد الکریم معلم کی روایت سے جانتے ہیں۔ بعض اہل علم ان کے حافظے پر اعتراض کرتے ہیں جن میں ایوب سختیانی بھی شامل ہیں۔

۱۲۳۰: باب چھری سے گوشت کاٹ کر

کھانے کی اجازت

۱۸۹۵: حضرت جعفر بن امیہ ضمری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کا شانہ چھری کے ساتھ کاٹا اور پھر اس کھایا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کئے بغیر نماز کے لیے تشریف لے گئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں مغیرہ بن شعبہؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔

۱۲۳۱: باب نبی اکرم

ﷺ کو کونسا گوشت پسند تھا

۱۸۹۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت پیش کیا گیا تو آپ ﷺ کو اس کا بازو پیش کیا گیا۔ آپ ﷺ کو وہ پسند تھا۔ لہذا آپ ﷺ نے اسے دانتوں سے نوج کر کھایا۔ اس باب میں ابن مسعودؓ، عائشہؓ، عبد اللہ بن جعفرؓ اور ابو عبیدہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو حیان کا نام یحییٰ بن سعید بن حیان تیمی ہے اور ابو زرعہ بن عمرو بن جرید کا نام ہرم ہے۔

۱۸۹۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دسی کا گوشت زیادہ پسند نہیں تھا بلکہ بات

قَالَ زَوْجِي أَبِي قَدْ عَانَا سَافِيَهُمْ صَفْوَانُ بْنُ أُمَيَّةَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَهَشُوا اللَّحْمَ نَهْشًا فَإِنَّهُ أَهْنَأُ وَأَمْرُءٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ زَائِسَى هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْكَرِيمِ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي عَبْدِ الْكَرِيمِ الْمَعْلَمِ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ مِنْهُمْ أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ.

۲۳۰: بَابُ مَا جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِي اللَّحْمِ بِالسَّكِينِ

۱۸۵۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَزَمَ مِنْ كَيْفِ شَاةٍ فَأَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ مَضَى إِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ.

۱۲۳۱: بَابُ مَا جَاءَ أَيُّ اللَّحْمِ كَانَ أَحَبَّ

إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۸۹۶: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي حَيَّانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ابْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَمِ فَلَفَعَ إِلَيْهِ الدِّرَاعَ وَكَانَ يُعْجِبُهُ فَتَنَاسَ مِنْهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ وَعَائِشَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ وَأَبِي عُبَيْدَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو حَيَّانَ اسْمُهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ابْنُ حَيَّانَ التَّمِيمِيِّ وَأَبُو زُرْعَةَ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ اسْمُهُ هَرَمٌ.

۱۸۹۷: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّغْفَرَانِيُّ ثَنَا يَحْيَى

بْنُ عَبَّادٍ أَبُو عَبَّادٍ ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الْوُهَّابِ بْنِ

یہ تھی کہ گوشت ایک دن کے ٹانغے کے ساتھ ملا کرتا تھا لہذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے کھانے میں جلدی کرتے تھے اور یہی حصہ جلدی پک جاتا ہے۔ اس حدیث کو ہم صرف اسی روایت سے جانتے ہیں۔

يَحْيَىٰ مِنْ وَلَدِ عَبَادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كَانَ الدَّرَاعُ أَحَبَّ لِلَّهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنْ لَا يَجِدُ اللَّحْمَ إِلَّا غَبَاقًا كَانَ يَعْجَلُ إِلَيْهِ لَا نَهْ أَعْجَلَهَا نَضْجًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۲۳۲: باب ما جاء في الخَلِّ

۱۸۹۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سرکہ بہترین سالن ہے۔

۱۸۹۸: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ ثَنَا مُبَارَكُ بْنُ سَعِيدٍ أَخُو سُفْيَانَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ الْإِدَامُ الْخَلُّ.

۱۸۹۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سرکہ بہترین سالن ہے۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور ام ہانی رضی اللہ عنہا سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث مبارک بن سعید کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔

۱۸۹۹: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخُزَاعِيُّ الْبَصْرِيُّ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ الْإِدَامُ الْخَلُّ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَآمِ هَانِيٍّ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ مُبَارَكِ بْنِ سَعِيدٍ.

۱۹۰۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سرکہ بہترین سالنوں میں سے ہے۔

۱۹۰۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ عَنْ عَسْكَرِ الْبَغْدَادِيِّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ غُرُوةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ الْإِدَامُ الْخَلُّ.

۱۹۰۱: عبد اللہ بن عبد الرحمن، یحییٰ بن حسان سے اور وہ سلیمان بن بلال سے اسی طرح نقل کرتے ہیں لیکن اس میں (یہ فرق ہے) کہ انہوں نے کہا بہترین سالن یا سالنوں میں سے بہترین سرکہ ہے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ اور ہشام بن عروہ کی سند سے صرف سلیمان بن بلال ہی کی روایت سے معروف ہے۔

۱۹۰۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ نَعَمْ الْإِدَامُ أَوِ الْإِدَامُ الْخَلُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ لَا يَعْرِفُ مِنْ حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ غُرُوةَ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ.

۱۹۰۲: حضرت ام حانی بنت ابی طالبؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے اور پوچھا کیا تمہارے پاس کچھ ہے۔ میں نے عرض کیا نہیں۔ البتہ چند سوکھی روٹی کے ٹکڑے اور سرکہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا لاؤ

۱۹۰۲: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي حَمْرَةَ الثَّمَالِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ آمِ هَانِيٍّ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ فَقُلْتُ لَا إِلَّا

كَسِرَ يَابِسَةً وَخَلَّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ كَرِجَسٌ فِي مِرْكَةٍ هُوَ سَائِلٌ كَالْحَتَّاجِ نَبِيٍّ - يَهْدِيهِ اس سَنَدَ قَرِيبِهِ فَمَا أَفْقَرَيْتُ مِنْ أَدَمٍ فِيهِ خَلٌّ هَذَا حَدِيثٌ سَعْدِ بْنِ غَرْبٍ عَنْ هَذَا الرَّجُلِ وَأُمِّ هَانِيٍّ مَاتَتْ بَعْدَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ بِزَمَانٍ.

خلاصۃ الابواب: سمندر کے مردار کی طرح ٹڈیوں کا حکم ہے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے مردہ ٹڈیاں کھانے کی اجازت دی ہے کیونکہ ان کو ذبح کرنا ممکن نہیں۔ بنی ابی اوفیٰ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوات میں شریک رہے اور آپ ﷺ کے ساتھ ٹڈیاں کھاتے رہے۔ اس حدیث کو ابن جامہ کے سوا سب نے روایت کیا ہے (۲) نبی کریم ﷺ نے کھانے کے آداب میں یہ بیان فرمایا ہے کہ تکیہ لگا کر نہ کھایا جائے۔ یہ چیز میڈیکل سائنس کی رو سے بھی نقصان دہ ہے۔ (۳) پڑوسی کے حقوق کے بارے میں کثرت سے احادیث آئی ہیں ان میں یہ بھی ہے کہ جب کوئی کھانا پکائے تو اس میں شور بہ زیادہ رکھے تاکہ اپنے ہمسائے کو بھی شریک کر سکے۔ (۴) گوشت کو دانتوں سے نوح کر کھانا چاہئے اس سے وہ زیادہ لذیذ اور زود ہضم ہو جاتا ہے مغرب زدہ لوگ جو چھری کا نئے استعمال کرتے ہیں وہ گوشت کو فائدہ مند نہیں رہنے دیتے اگرچہ اس طرح کھانے میں کوئی حرج نہیں۔

۱۲۳۳: باب تریوز کو تر کھجور کے ساتھ کھانا

۱۹۰۳: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تریوز کھجوروں کے ساتھ کھایا کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت انسؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے بعض راوی اسے ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے اور وہ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں یعنی حضرت عائشہؓ کا ذکر نہیں کرتے۔ یزید بن رومان بھی یہ حدیث بواسطہ عروہ حضرت عائشہؓ سے نقل کرتے ہیں۔

۱۲۳۴: باب لکڑی کو کھجور کے ساتھ ملا

کر کھانا

۱۹۰۴: حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لکڑی کو کھجور کے ساتھ ملا کر کھایا کرتے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابراہیم بن سعد کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۲۳۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الْبَطِيخِ بِالرُّطْبِ

۱۹۰۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخَزَاعِيُّ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْكُلُ الْبَطِيخَ بِالرُّطْبِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَقُلْتُ رَوَى يَزِيدُ بْنُ رُومَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ هَذَا الْحَدِيثُ.

۱۲۳۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ

الْقَنَاءِ بِالرُّطْبِ

۱۹۰۴: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى الْفَزَارِيُّ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الْقَنَاءَ بِالرُّطْبِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ.

۱۲۳۵: باب اونٹوں کا پیشاب پینا

۱۹۰۵: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ قبیلہ عرینہ کے کچھ لوگ مدینہ طیبہ آئے تو وہاں کی آب و ہوا ان لوگوں کو موافق نہ آئی۔ پس نبی اکرم ﷺ نے انہیں صدقے کے اونٹوں میں بھیج دیا اور فرمایا ان کا (یعنی اونٹوں کا) دودھ اور پیشاب پیو۔ یہ حدیث ثابت کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔ یہ حدیث حضرت انسؓ سے کئی سندوں سے منقول ہے۔ حضرت انسؓ سے ابو قلابہ نقل کرتے ہیں۔ سعد بن ابی عروبہ بھی قتادہ سے اور وہ حضرت انسؓ سے نقل کرتے ہیں۔

۱۲۳۶: باب کھانے سے پہلے اور بعد وضو کرنا

۱۹۰۶: حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے تورات میں پڑھا کہ کھانے کے بعد ہاتھ منہ دھونا کھانے میں برکت کا باعث ہے۔ پھر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ منہ دھونے سے کھانے میں برکت ہوتی ہے۔

اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ اس حدیث کو ہم صرف قیس بن ربیع کی روایت سے جانتے ہیں اور قیس بن ربیع حدیث میں ضعیف ہیں۔ ابو ہاشم رمانی کا نام یحییٰ بن دینار ہے۔

۱۲۳۷: باب کھانے سے پہلے وضو نہ کرنا

۱۹۰۷: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ بیت الخلاء سے نکلے تو کھانا حاضر کر دیا گیا۔ لوگوں نے عرض کیا! کیا ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وضو کا پانی لائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے وضو کا حکم صرف نماز کے وقت دیا گیا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ عمرو بن دینار سے

۱۲۳۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي شُرْبِ أَبْوَالِ الْإِبِلِ

۱۹۰۵: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّغْفَرِيُّ ثَنَا عَفَّانُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ثَنَا حُمَيْدٌ وَثَابِتٌ وَقَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَاسًا مِنْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ فَاجْتَنَوْهَا فَبَعَثَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِبِلِ الصَّدَقَةِ وَقَالَ اشْرَبُوا مِنْ اللَّبَانِهَا وَأَبْوَابِهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ ثَابِتٍ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ أَنَسٍ رَوَاهُ أَبُو قَلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ وَرَوَاهُ سَعِيدُ بْنُ أَبِي عُرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ.

۱۲۳۶: بَابُ الْوُضُوءِ قَبْلَ الطَّعَامِ وَبَعْدَهُ

۱۹۰۶: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ ح وَثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ الْجَرَحَانِيُّ عَنْ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ الْمَعْنِيِّ وَاحِدٌ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ زَادَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَرَأْتُ فِي التَّوْرَةِ أَنَّ بَرَكَةَ الطَّعَامِ الْوُضُوءُ بَعْدَهُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَرَأْتُ فِي التَّوْرَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَرَكَةَ الطَّعَامِ الْوُضُوءُ قَبْلَهُ وَالْوُضُوءُ بَعْدَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ لَا نَعْرِفُ هَذَا الْحَدِيثَ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ وَقَيْسٌ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ وَأَبُو هَاشِمٍ الرَّمَانِيُّ اسْمُهُ يَحْيَى بْنُ دِينَارٍ.

۱۲۳۷: بَابُ فِي تَرْكِ الْوُضُوءِ قَبْلَ الطَّعَامِ

۱۹۰۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَقَرَّبَ إِلَيْهِ طَعَامٌ فَقَالُوا إِلَّا نَاتِيكَ بِوُضُوءٍ قَالَ إِنَّمَا مَرِثَ بِالْوُضُوءِ إِذَا قُمْتُ إِلَى الصَّلَاةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ

سعید بن حویرث سے اور وہ ابن عباسؓ سے نقل کرتے ہیں۔ علی بن مدینی، یحییٰ بن سعید سے نقل کرتے ہیں کہ سفیان ثوریؒ کھانے سے پہلے ہاتھ دھونے اور پیالے کے نیچے روٹی رکھنا مکروہ سمجھتے تھے۔

۱۲۳۸: باب کدو کھانا

۱۹۰۸: حضرت ابوطالوت سے روایت ہے کہ میں حضرت انسؓ کے پاس حاضر ہوا تو وہ کدو کھا رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ اے درخت میں تجھ سے کس قدر محبت کرتا ہوں اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ تجھے پسند فرماتے تھے۔ اس باب میں حکیم بن جابر بھی اپنے والد سے حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔

۱۹۰۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پلیٹ میں کدو تلاش کرتے ہوئے دیکھا۔ پس میں اس وقت سے کدو کو پسند کرتا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے حضرت انس رضی اللہ عنہ نقل ہے۔

۱۲۳۹: باب زیتون کا تیل کھانا

۱۹۱۰: حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! زیتون کا تیل لگاؤ اور کھاؤ کیونکہ یہ مبارک درخت سے ہے۔ اس حدیث کو ہم صرف عبدالرزاق کی معمر سے روایت سے جانتے ہیں اور عبدالرزاق اسے بیان کرنے میں مضطرب تھے۔ کبھی وہ حضرت عمرؓ کے واسطے سے نقل کرتے ہیں اور کبھی کہتے ہیں کہ میرے خیال میں حضرت عمرؓ رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں اور کبھی زید بن اسلم سے بحوالہ ان کے والد مرسل نقل کرتے ہیں۔

۱۹۱۱: ہم سے روایت کی ابو داؤد نے انہوں نے عبدالرزاق

عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ كَانَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ يَكْرَهُ غَسْلَ الْيَدِ قَبْلَ الطَّعَامِ وَكَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُوضَعَ الرِّغِيفُ تَحْتَ الْقَصْعَةِ.

۱۲۳۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الدُّبَاءِ

۱۹۰۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي طَالُوتٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَهُوَ يَأْكُلُ الْقُرْعَ وَهُوَ يَقُولُ يَا لَيْكَ شَجَرَةٌ مَا أَحْبَبَكَ إِلَّا لِحُبِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا لَيْكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ أَبِيهِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ..

۱۹۰۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُونٍ الْمَكِّيُّ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعُ فِي الصُّحُفَةِ يَعْنِي الدُّبَاءَ فَلَا أَزَالُ أَحِبُّهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ.

۱۲۳۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الزَّيْتِ

۱۹۱۰: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلُوا الزَّيْتِ وَأَدْهَنُوا بِهِ فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ وَكَانَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ يَضْطَرِبُ فِي رِوَايَةِ هَذَا الْحَدِيثِ فَرُبَّمَا ذَكَرَ فِيهِ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَرُبَّمَا رَوَاهُ عَلَى الشَّكِّ فَقَالَ أَحْسِبُهُ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَرُبَّمَا قَالَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا.

۱۹۱۱: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبُدٍ ثَنَا عَبْدُ

سے انہوں نے معمر سے وہ زید بن اسلم سے وہ اپنے والد سے اور وہ نبی ﷺ سے اسی کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں اور اس میں عمرؓ کا ذکر نہیں کرتے۔

۱۹۱۲: حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زیتون کھاؤ اور اس کا تیل استعمال کرو۔ یہ مبارک درخت سے ہے۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ ہم اس کو صرف عبداللہ بن عیسیٰ کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۲۴۰: باب باندی یا غلام کے ساتھ کھانا

۱۹۱۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کیا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کا خادم اس کیلئے کھانا تیار کرتے ہوئے گرمی اور دھواں برداشت کرے تو اسے چاہیے کہ خادم کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے ساتھ بٹھالے اور اگر وہ انکار کرے تو لقمہ لے اور اسے کھلائے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو خالد کا نام سعد ہے اور یہ اسماعیل کے والد ہیں۔

۱۲۴۱: باب کھانا کھلانے کی فضیلت

۱۹۱۴: حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا سلام کو پھیلاؤ، لوگوں کو کھانا کھلاؤ اور کافروں کو قتل کرو۔ (یعنی جہاد کرو) اس طرح تم لوگ جنت کے وارث ہو جاؤ گے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمروؓ، ابن عمرؓ، انسؓ، عبداللہ بن سلامؓ، عبدالرحمن بن عائشؓ اور شریح بن ہانیؓ بھی اپنے والد سے احادیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث ابو ہریرہؓ کی سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

۱۹۱۵: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رحمن کی عبادت کرو، کھانا کھلاؤ اور سلام کو رواج دو۔ سلامتی کے ساتھ جنت میں

الرَّزَاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عُمَرَ.

۱۹۱۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ ثنا أَبُو أَحْمَدَ الرُّبَيْرِيُّ وَأَبُو نَعِيمٍ قَالَ ثنا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيسَى عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ عَطَاءٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّوْا مِنْ الزَّيْتِ وَادِّ هُنُوَابِهِ فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عِيسَى.

۱۲۴۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَكْلِ مَعَ الْمَمْلُوكِ ۱۹۱۳: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ ثنا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يُخْبِرُهُمْ بِذَلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَفَى أَحَدُكُمْ خَادِمُهُ طَعَامَهُ حَرَهُ وَذَخَانَهُ فَلْيَأْخُذْ بِيَدِهِ فَلْيَقْعِدْهُ مَعَهُ فَإِنْ أَبَى فَلْيَأْخُذْ لَقْمَةً فَلْيَطْعَمْهُ إِيَّاهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو خَالِدٍ وَالِدُ إِسْمَاعِيلَ اسْمُهُ سَعْدٌ.

۱۲۴۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ اطْعَامِ الطَّعَامِ ۱۹۱۴: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَمَادٍ ثنا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُمَحِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَفْشُوا السَّلَامَ وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَأَصْرَبُوا الْهَامَ تَوَرَّثُوا الْجَنَانَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَآنَسٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَائِشٍ وَشَرِيحِ بْنِ هَانِيٍّ عَنْ أَبِيهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ.

۱۹۱۵: حَدَّثَنَا هَنَادٌ ثنا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْبُدُوا الرَّحْمَنَ

وَأَطْعَمُوا الطَّعَامَ وَأَفْشَوْا السَّلَامَ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ
بِسَلَامٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۳۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْعِشَاءِ

۱۹۱۶: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْلَى
الْكُوفِيُّ ثَنَا غُبَيْسَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقُرَشِيُّ عَنْ عَبْدِ
الْمَلِكِ بْنِ عِلَاقٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَشَّوْا وَلَوْ بِكَفِّ
مِنْ حَشَفٍ فَإِنَّ تَرَكَ الْعِشَاءَ مَهْرَمَةٌ هَذَا حَدِيثٌ
مُنْكَرٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَغُبَيْسَةُ يُضَعَّفُ
فِي الْحَدِيثِ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عِلَاقٍ مَجْهُولٌ.

۱۲۳۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْمِيَةِ عَلَى الطَّعَامِ

۱۹۱۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْهَاشِمِيُّ ثَنَا
عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ غُرُورَةَ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ طَعَامٌ قَالَ اذْنُ يَا بُنَيَّ
وَسَمِ اللَّهَ وَكُلْ بِيَمِينِكَ وَكُلْ بِمَائِلِيكَ وَقَدْ رَوَى
عَنْ هِشَامِ بْنِ غُرُورَةَ عَنْ أَبِي وَجْزَةَ السَّعْدِيِّ عَنْ
رَجُلٍ مِنْ مَرْبِئَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ وَقَدْ اخْتَلَفَ
أَصْحَابُ هِشَامِ بْنِ غُرُورَةَ فِي رِوَايَةِ هَذَا الْحَدِيثِ
وَأَبُو وَجْزَةَ السَّعْدِيُّ اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ غُبَيْدٍ.

۱۹۱۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ
الْفَضْلِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي السُّوَيْبَةِ أَبُو الْهَذِيلِ
قَالَ ثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ عِكْرَاشَ عَنْ أَبِيهِ عِكْرَاشَ بْنِ
ذُوَيْبٍ قَالَ بَعَثَنِي بَنُو مُرَّةَ بْنِ عُيَيْدٍ بِصَدَقَاتِ أَمْوَالِهِمْ
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدِمْتُ عَلَيْهِ
الْمَدِينَةَ فَوَجَدْتُهُ جَالِسًا بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ
قَالَ ثُمَّ أَخَذَ يَدَيَّ فَأَنْطَلَقَ بِي إِلَى بَيْتٍ أَمَّ سَلَمَةَ فَقَالَ
هَلْ مِنْ طَعَامٍ فَأَتَيْنَا بِحَفْنَةٍ كَثِيرَةٍ الثَّرِيدِ وَالْوَدُورِ

۱۲۳۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْعِشَاءِ

۱۹۱۶: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْلَى
الْكُوفِيُّ ثَنَا غُبَيْسَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقُرَشِيُّ عَنْ عَبْدِ
الْمَلِكِ بْنِ عِلَاقٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَشَّوْا وَلَوْ بِكَفِّ
مِنْ حَشَفٍ فَإِنَّ تَرَكَ الْعِشَاءَ مَهْرَمَةٌ هَذَا حَدِيثٌ
مُنْكَرٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَغُبَيْسَةُ يُضَعَّفُ
فِي الْحَدِيثِ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عِلَاقٍ مَجْهُولٌ.

۱۲۳۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْمِيَةِ عَلَى الطَّعَامِ

۱۹۱۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْهَاشِمِيُّ ثَنَا
عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ غُرُورَةَ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ طَعَامٌ قَالَ اذْنُ يَا بُنَيَّ
وَسَمِ اللَّهَ وَكُلْ بِيَمِينِكَ وَكُلْ بِمَائِلِيكَ وَقَدْ رَوَى
عَنْ هِشَامِ بْنِ غُرُورَةَ عَنْ أَبِي وَجْزَةَ السَّعْدِيِّ عَنْ
رَجُلٍ مِنْ مَرْبِئَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ وَقَدْ اخْتَلَفَ
أَصْحَابُ هِشَامِ بْنِ غُرُورَةَ فِي رِوَايَةِ هَذَا الْحَدِيثِ
وَأَبُو وَجْزَةَ السَّعْدِيُّ اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ غُبَيْدٍ.

۱۹۱۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ
الْفَضْلِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي السُّوَيْبَةِ أَبُو الْهَذِيلِ
قَالَ ثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ عِكْرَاشَ عَنْ أَبِيهِ عِكْرَاشَ بْنِ
ذُوَيْبٍ قَالَ بَعَثَنِي بَنُو مُرَّةَ بْنِ عُيَيْدٍ بِصَدَقَاتِ أَمْوَالِهِمْ
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدِمْتُ عَلَيْهِ
الْمَدِينَةَ فَوَجَدْتُهُ جَالِسًا بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ
قَالَ ثُمَّ أَخَذَ يَدَيَّ فَأَنْطَلَقَ بِي إِلَى بَيْتٍ أَمَّ سَلَمَةَ فَقَالَ
هَلْ مِنْ طَعَامٍ فَأَتَيْنَا بِحَفْنَةٍ كَثِيرَةٍ الثَّرِيدِ وَالْوَدُورِ

سے کھا رہے تھے۔ آپ ﷺ نے اپنے بائیں ہاتھ سے میرا
دایاں ہاتھ پکڑا اور فرمایا عکراش ایک جگہ سے کھاؤ پورا ایک ہی
قسم کا کھانا ہے۔ پھر ایک تھال لایا گیا جس میں مختلف قسم کی
خشک یا تر کھجوریں تھیں (عبید اللہ کو شک ہے) میں نے اپنے
سامنے سے کھانا شروع کر دیا جبکہ نبی اکرم ﷺ کا ہاتھ
مبارک تھال میں گھونسنے لگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: عکراش
جہاں سے جی چاہے کھاؤ۔ اس لیے کہ یہ ایک قسم کی نہیں ہیں۔
پھر پانی لایا گیا اور آپ ﷺ نے اس سے اپنے دونوں ہاتھ
دھوئے۔ پھر گیلے ہاتھ چہرہ مبارک، بازوؤں اور سر پرل لیے
اور فرمایا: عکراش جو چیز آگ پر پکی ہوئی ہو اس سے اس طرح
وضو کیا جاتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف علاء بن
فضل کی روایت سے جانتے ہیں۔ علاء اس حدیث میں متفرد
ہیں۔ اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔

۱۹۱۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی کھانے لگے تو
بسم اللہ پڑھے اور اگر بھول جائے تو کہے ”بسم اللہ فی اولہ
وآخرہ“ اسی سند کے ساتھ حضرت عائشہ سے منقول ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ اپنے چھ صحابہ رضی اللہ عنہم
کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے کہ ایک دیہاتی آیا۔ اس نے دو
لقموں میں سارا کھانا کھالیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اگر وہ بسم اللہ پڑھتا تو یہ کھانا تمہیں بھی کافی ہوتا۔ یہ
حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۳۲: باب چکنے ہاتھ

دھوئے بغیر سونا مکروہ ہے

۱۹۲۰: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا: شیطان بہت حساس اور جلد ادا رکرنے والا ہے۔
پس تم اس سے اپنی جانوں کی حفاظت کرو۔ جو آدمی اس حالت
میں سوئے کہ اس کے ہاتھ میں چکنائی کی بو ہو پھر اسے کوئی چیز

فَاقْبَلْنَا نَاكُلُ مِنْهَا فَحَبَطْتُ يَدَيَّ فِي نَوَاحِيهَا وَآكَلَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ
فَقَبَضَ بِيَدِهِ الْيُسْرَى عَلَى يَدَيْ الْيُمْنَى ثُمَّ قَالَ
يَا عِكْرَاشُ كُلْ مِنْ مَوْضِعٍ وَاحِدٍ فَإِنَّهُ طَعَامٌ وَاحِدٌ ثُمَّ
أَتَيْنَا بِطَبَقٍ فِيهِ أَلْوَانُ التَّمْرِ أَوِ الرُّطَبِ شَكَّ غَبِيْدُ
اللَّهِ فَجَعَلْتُ أَكُلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْ وَجَالَتْ يَدُ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الطَّبَقِ قَالَ يَا عِكْرَاشُ
كُلْ مِنْ حَيْثُ شِئْتَ فَإِنَّهُ غَيْرُ لَوْنٍ وَاحِدٍ ثُمَّ أَتَيْنَا
بِمَاءٍ فَغَسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ
وَمَسَحَ بِسَلِيلِ كَفَيْهِ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَرَأْسَهُ وَقَالَ
يَا عِكْرَاشُ هَذَا الْوُضُوءُ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ هَذَا حَدِيثٌ
غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْعَلَاءِ بْنِ الْفَضْلِ وَقَدْ
تَفَرَّدَ الْعَلَاءُ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ.

۱۹۱۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا
هَشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ بُذَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ الْعَقِيلِيِّ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ غُمَيْرٍ عَنْ أُمِّ كُلْثُومٍ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا
فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ فَإِنْ نَسِيَ فِي أَوَّلِهِ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ
فِي أَوَّلِهِ وَآخِرِهِ وَبِهَذَا الْإِسْنَادُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُ طَعَامًا فِي سِتَّةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ
فَجَاءَ أَغْرَابِيٌّ فَأَكَلَهُ بِلَقَمَتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
أَمَا إِنَّهُ لَوْ سَمَى لَكَفَاكُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۳۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

الْبَيْتُوتَةِ وَفِي يَدِهِ رِيحُ غَمَرٍ

۱۹۲۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ الْوَلِيدِ
الْمَدَنِيُّ عَنْ أَبِي ذَيْبٍ عَنِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ
الشَّيْطَانَ حَسَّاسٌ لِحَاسٍ فَأَحْذَرُوهُ عَلَى أَنْفُسِكُمْ مَنْ

بَاتَ وَفِي يَدِهِ رِيحٌ غَمَرٍ فَأَصَابَهُ شَيْءٌ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى مِنْ حَدِيثِ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

کاٹ ڈالے تو وہ صرف اپنے نفس کی ملامت کرے۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ اس حدیث کو سہیل بن ابی صالح اپنے والد سے وہ ابو ہریرہ سے اور وہ نبی اکرمؐ سے نقل کرتے ہیں۔

۱۹۲۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ أَبُو بَكْرٍ الْبَغْدَادِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَدَائِنِيُّ ثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَاتَ وَفِي يَدِهِ رِيحٌ غَمَرٍ فَأَصَابَهُ شَيْءٌ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۹۲۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہاتھوں میں چکنائی لگے ہوئے سو جائے پھر اسے کوئی چیز کاٹ ڈالے تو وہ صرف اپنے آپ کو ملامت کرے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو اعمش سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

خلاصۃ الابیاب: قبیلہ عربینہ کے لوگوں کو اونٹنوں کا پیشاب پلایا گیا یہ بطور دوا تھا (۲) کھانے سے پہلے وضو اور بعد میں ہاتھ دھونے سے کھانے میں برکت پیدا ہوتی ہے گویا نبی کریم ﷺ نے تورات کی اس تعلیم کی تائید فرمائی ہے۔ جبکہ آپ ﷺ نے کھانے سے پہلے وضو نہیں بھی کیا۔ (۳) حضور ﷺ کو زیتون اور کدو پسند تھا (۴) ٹوکرو اپنے ساتھ کھانا کھانا چاہئے۔ (۵) سلام کو پھیلانے کی ترغیب، حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ سلام کرو خواہ اسے جانتے ہو یا نہ جانتے ہو۔ لوگوں کو کھانا کھلانے کی ترغیب۔ قرآن کریم میں لوگوں کے جنت میں نہ جانے کا سبب یہ بھی ہے کہ وہ لوگوں کو کھانا نہ کھلاتے تھے۔ جنت کا وارث بننے کے لئے جہاد بالکفار کرنا چاہئے۔ (۶) رات کا کھانا کھانا چاہے قلیل مقدار میں ہی کیوں نہ ہو کھانا چاہئے کیونکہ نبی کریم ﷺ کے فرمان کے مطابق اس کو ترک کرنا گویا جلد بڑھاپے کو دعوت دینا ہے (۷) کھانے کے بعد ہاتھ لازماً دھونا چاہئے کیونکہ ہاتھوں پر لگی ہوئی چکنائی کیڑوں کو دعوت دیتی ہے اور اس فعل کو نہ کرنے والے کو چاہئے کہ وہ صرف خود کو ملامت کرے۔

أَبْوَابُ الْأَشْرَبَةِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پینے کی اشیاء کے ابواب

جو رسول اللہ ﷺ سے مروی ہیں

۱۲۳۵: باب شراب پینے والے

۱۲۳۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي شَرَابِ الْخَمْرِ

۱۹۲۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نشہ آور چیز خمر ہے اور ہر نشہ والی چیز حرام ہے۔ پس جو شخص دنیا میں شراب پینے اور اس کا عادی ہونے کی حالت میں مر جائے تو وہ آخرت میں شراب نہیں پی سکے گا (یعنی جنت کی)۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ، ابو سعیدؓ، عبداللہ بن عمروؓ، عبادہ ابو مالک اشعرؓ اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور بواسطہ نافع حضرت ابن عمرؓ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔ مالک بن انس اسے نافع سے اور وہ ابن عمرؓ سے موقوفاً روایت کرتے ہیں۔

۱۹۲۳: حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے شراب پی اس کی چالیس دنوں کی نمازیں قبول نہیں ہوتیں اور اگر توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرماتا ہے اور پھر اگر وہ دوبارہ شراب پیئے تو اس کی چالیس دنوں کی نمازیں قبول نہیں ہوتیں اور اگر توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرماتا ہے اور اگر چوتھی مرتبہ یہی حرکت کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی چالیس دنوں کی نمازیں قبول نہیں فرماتا اور اگر توبہ کرے تو اس کی توبہ بھی قبول نہیں فرماتا اور اس کو کچھڑ کی نہر سے پلائے گا لوگوں نے کہا اے ابو عبد الرحمن (عبداللہ بن عمرؓ) کچھڑ کی نہر کیا ہے۔ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا دوزخیوں کی پیپ۔

یہ حدیث حسن ہے۔ ابن عباسؓ اور عبداللہ بن عمروؓ

۱۹۲۲: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ أَبُو زَكْرِيَا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَمَاتَ وَهُوَ يَذِمُّهَا لَمْ يَشْرُفْهَا فِي الْآخِرَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَعَبَادَةَ وَأَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ وَابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِهِ وَجْهٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوفًا وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

۱۹۲۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدٍ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ لَمْ يَقْبَلْ لَهُ صَلَاةُ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَإِنْ عَادَ لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ لَهُ صَلَاةُ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَإِنْ عَادَ لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ لَهُ صَلَاةُ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَإِنْ عَادَ الرَّابِعَةَ لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ لَهُ صَلَاةُ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا فَإِنْ تَابَ لَمْ يَتَّبِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَقَاهُ مِنْ نَهْرِ الْخَبَالِ قِيلَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَمَا نَهْرُ الْخَبَالِ قَالَ نَهْرٌ مِنْ صَدِيدِ أَهْلِ النَّارِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى نَحْوَهُ هَذَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

عُمَرُو وَابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۲۴۶: بَابُ مَا جَاءَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ

۱۹۲۴: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا

مَعْنُ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي

سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سُئِلَ عَنِ الْبَيْعِ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ أَسْكِرَ فَهُوَ حَرَامٌ.

۱۹۲۵: حَدَّثَنَا غُبَيْدُ بْنُ أَسْبَاطٍ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ وَأَبُو

سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَفْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

عُمَرُو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ

ﷺ يَقُولُ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرُو وَعَلِيٍّ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي

سَعِيدٍ وَأَبِي مُوسَى وَالْأَشَجِّ الْعَصْرِيِّ وَذَيْلَمٌ وَمِمْوَنَةُ

وَعَائِشَةُ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَقَيْسُ بْنُ سَعْدٍ وَالنُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ

وَمُعَاوِيَةُ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُغْفَلٍ وَأُمُّ سَلَمَةَ وَبُرَيْدَةُ وَأَبِي

هُرَيْرَةُ وَوَالِدُ بْنُ حُجْرٍ وَفَرَّةُ الْمَزْنِيِّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

وَقَلَرُوهُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

نَحْوَهُ وَكِلَاهُمَا صَحِيحٌ وَرَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

عُمَرَ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

نَحْوَهُ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

۱۲۴۷: بَابُ مَا جَاءَ مَا أَسْكِرَ

كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ

۱۹۲۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَثَنَا

عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ دَاوُدَ ابْنِ بَكْرِ

بْنِ أَبِي الْفَرَاتِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ

عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَا أَسْكِرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدِ

وَعَائِشَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَابْنِ عُمَرَ وَخَوَاتِ بْنِ

دُونُوں نبی اکرم سے اسی کے مثل احادیث نقل کرتے ہیں۔

۱۲۴۶: باب ہر نشہ آور چیز حرام ہے

۱۹۲۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم سے شہد کی شراب کے متعلق پوچھا گیا تو آپ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر وہ پینے والی چیز جو نشہ کرتی ہے وہ

حرام ہے۔

۱۹۲۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں

نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہر نشہ آور

چیز حرام ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت

عمرؓ، علیؓ، ابن مسعودؓ، ابوسعیدؓ، ابوموسیٰؓ، انج عصریؓ، ذیلیمؓ، عائشہؓ،

میمونہؓ، ابن عباسؓ، قیس بن سعدؓ، نعمان بن بشیرؓ، معاویہؓ،

عبداللہ بن مغفلؓ، ام سلمہؓ، بریدہؓ، ابو ہریرہؓ، وائل بن حجرؓ اور

قرۃ مزنیؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے

اور ابوسلمہؓ سے بھی بواسطہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی طرح

کی حدیث مرفوعاً منقول ہے۔ دونوں روایتیں صحیح ہیں۔ کئی

افراد نے بواسطہ محمد بن عمروؓ، ابوسلمہؓ اور ابو ہریرہؓ، نبی اکرم صلی

اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ بواسطہ

ابوسلمہؓ اور ابن عمرؓ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول

ہے۔

۱۲۴۷: باب جس چیز کی بہت سی مقدار نشہ دے

اس کا تھوڑا سا استعمال بھی حرام ہے

۱۹۲۶: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ دیتی

ہے اس کی تھوڑی مقدار استعمال کرنا بھی حرام ہے۔ اس باب

میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی اللہ عنہا، عبد اللہ بن

عمر رضی اللہ عنہ، ابن عمر رضی اللہ عنہما اور خوات بن جبیر رضی اللہ

عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی

روایت سے حسن غریب ہے۔

۱۹۲۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ جس سے ایک فرق (تین صاع کا پیانہ) نشہ لائے۔ اس کا ایک چلو بھی پینا حرام ہے۔ عبد اللہ یا محمد میں سے کسی نے اپنی حدیث میں ”حسوہ“ کے الفاظ نقل کئے ہیں یعنی ایک گھونٹ پینا بھی حرام ہے۔ یہ حدیث حسن ہے اسے لیث بن ابی سلیم اور ربیع بن صبیح، ابو عثمان انصاری سے مہدی بن میمون کی حدیث کے مثل نقل کرتے ہیں۔ ابو عثمان انصاری کا نام عمرو بن سالم ہے۔ انہیں عمر بن سالم بھی کہا گیا ہے۔

۱۲۳۸: باب مٹکوں میں نبیذ بنانا

۱۹۲۸: حضرت طاؤس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس حاضر ہوا اور پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مٹکوں کی نبیذ سے منع فرمایا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں۔ طاؤس نے کہا: اللہ کی قسم میں نے ابن عمرؓ سے یہ سنا ہے۔ اس باب میں حضرت ابن ابی اوفیٰ، ابوسعیدؓ، سویدؓ، عائشہؓ، ابن زبیرؓ اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۳۹: باب کدو کے خول، سبز روغنی گھڑے اور لکڑی

(کھجور کی) کے برتن میں نبیذ بنانے کی ممانعت

۱۹۲۹: حضرت عمرو بن مرہ، زاذان سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے ابن عمرؓ سے ان برتنوں کے متعلق پوچھا جن کے استعمال سے نبی اکرم ﷺ نے منع فرمایا اور کہا کہ ہمیں اپنی زبان میں ان برتنوں کے متعلق بتا کر ہماری زبان میں اس کی وضاحت کیجئے۔ ابن عمرؓ نے فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ نے ”ختمہ“ یعنی

جُبَيْرٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ جَابِرٍ.

۱۹۲۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنُ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ عَنْ مَهْدِي بْنِ مَيْمُونٍ ح وَثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ الْمَعْنَى وَاحِدٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ مَا اسْكُرَ الْفَرَقُ مِنْهُ فَمِمَّا الْكَفِّ مِنْهُ حَرَامٌ قَالَ أَحَدُهُمَا فِي حَدِيثِهِ الْحَسَوَةُ مِنْهُ حَرَامٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ قَدْ رَوَاهُ لَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ وَالرَّبِيعُ بْنُ صَبِيحٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ الْأَنْصَارِيِّ نَحْوُ رَوَايَةِ مَهْدِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ وَأَبُو عُثْمَانَ الْأَنْصَارِيُّ اسْمُهُ عَمْرُو بْنُ سَالِمٍ وَيُقَالُ عَمْرُو بْنُ سَالِمٍ.

۱۲۳۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي نَبِيذِ الْجَرِّ

۱۹۲۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا ابْنُ عَلِيٍّ وَيزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَا ثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ طَاوُسٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ طَاوُسٌ وَاللَّهِ إِنِّي سَمِعْتُهُ مِنْهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ أَبِي أَوْفَى وَأَبِي سَعِيدٍ وَسُوَيْدٍ وَعَائِشَةَ وَابْنِ الزُّبَيْرِ وَابْنِ عَبَّاسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۳۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يُنْبَذَ

فِي الدُّبَابِ وَالنَّقِيرِ وَالْحَنْتَمِ

۱۹۲۹: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ قَالَ سَمِعْتُ زَاذَانَ يَقُولُ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَمَّا نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَوْعِيَةِ وَآخِرُهَا بَلْعَتُكُمْ وَفَسْرَةٌ لَنَا بَلْعَتَا قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَنْتَمَةِ

منکے ”دبّاء“ یعنی کدو کے خول اور تقیر سے منع فرمایا اور یہ کھجور کی چھال سے بنایا جاتا ہے اور ”مزفت“ یعنی رال کے روغنی برتن میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا اور حکم دیا کہ مشکیزوں میں نبیذ بنائی جائے۔ اس باب میں حضرت عمرؓ، علیؓ، ابن عباسؓ، ابوسعیدؓ، ابوہریرہؓ، عبدالرحمن بن عمرؓ، سرہؓ، انسؓ، عائشہؓ، عمران بن حصینؓ، عائزہ بن عمروؓ، حکم غفاریؓ اور میمونہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۵۰: باب برتنوں میں نبیذ بنانے

کی اجازت

۱۹۳۰: حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں (چند) برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع کیا تھا۔ بے شک برتن نہ تو کسی چیز کو حلال کرتا ہے اور نہ حرام اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۹۳۱: حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (مخصوص) برتنوں (میں نبیذ بنانے) سے منع فرمایا۔ پس انصار نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ ہمارے پاس اور برتن نہیں ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تو پھر میں اس سے منع نہیں کرتا۔ اس باب میں حضرت ابن مسعودؓ، ابوہریرہؓ، ابوسعیدؓ، عبداللہ بن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۵۱: باب مشک میں نبیذ بنانا

۱۹۳۲: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے لیے مشک میں نبیذ بنایا کرتے تھے اور اس کا اوپر کا منہ باندھ دیتے تھے جبکہ اس کے نیچے بھی ایک چھوٹا منہ تھا۔ ہم اگر صبح بھگوتے تو آپ ﷺ شام کو پی لیتے اور اگر شام کو نبیذ

وہی الحِجْرَةُ وَنَهَى عَنِ الدُّبَّاءِ وَهِيَ الْفَرْعَةُ وَنَهَى عَنِ النَّقِيرِ وَهِيَ أَصْلُ النَّحْلِ يُنْقَرُ نَقْرًا أَوْ يُسَجَّ نَسْجًا وَنَهَى عَنِ الْمَزْفَتِ وَهُوَ الْمَقْيَرُ وَأَمْرًا يُنْتَبَذُ فِي الْأَسْقِيَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْمَرَ وَسَمُرَةَ وَأَنَسٍ وَعَائِشَةَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَعَائِذِ بْنِ عَمْرٍو وَالْحَكَمِ الْغَفَارِيِّ وَمَيْمُونَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۵۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ

أَنْ يُنْتَبَذَ فِي الظُّرُوفِ

۱۹۳۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَمَحْمُودُ بْنُ غِيلَانَ قَالُوا نَا أَبُو عَاصِمٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الظُّرُوفِ وَإِنَّ ظُرْفًا لَا يَحِلُّ شَيْنًا وَلَا يَحَرِّ مُهُ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۹۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْجَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الظُّرُوفِ فَشَكَتْ إِلَيْهِ الْأَنْصَارُ فَقَالُوا لَيْسَ لَنَا وَاعَاءَ قَالَ فَلَا إِذَا وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۵۱: مَا جَاءَ فِي الْإِنْتِبَازِ فِي السِّقَاءِ

۱۹۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نَبْنِذُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سِقَاءٍ يُوكَأُ أَغْلَاهُ لَهُ عَزْلَاءُ نَبْنِذُهُ

بناتے تو آپ ﷺ صبح پیا کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت جابرؓ، ابوسعیدؓ اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے، ہم اسے یونس بن عبیدؓ کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ یہ حدیث حضرت عائشہؓ سے اور سند سے بھی منقول ہے۔

۱۲۵۲: باب دانے

جن سے شراب بنتی ہے

۱۹۳۳: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک گندم سے شراب ہے، جو سے شراب ہے۔ کھجور سے شراب ہے۔ انگور سے شراب اور شہد سے شراب ہے۔ (یعنی ان سب سے شراب بنتی ہے)۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔

۱۹۳۳: روایت کی یحییٰ بن آدم نے اسرائیل سے اسی حدیث کی مثل۔ اور روایت کی یہ حدیث ابی حیان تیمی نے شععی سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے عمرؓ سے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا بیشک گندم سے شراب بنتی ہے۔ پھر یہ حدیث ذکر کی۔

۱۹۳۵: ہم کو خبر دی اس روایت کی احمد بن منیع نے انہوں نے روایت کی عبد اللہ بن ادريس سے انہوں نے ابو حیان تیمی سے انہوں نے شععی سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے عمر بن خطابؓ سے کہ شراب گندم سے بھی ہوتی ہے اور یہ ابراہیم کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ علی بن مدینی کہتے ہیں کہ ابراہیم بن مہاجر، یحییٰ بن سعید کے نزدیک قوی نہیں۔

۱۹۳۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شراب ان دو درختوں سے ہے یعنی کھجور اور انگور سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو کثیرؓ، غزیریؓ میں اور ان کا نام عبد الرحمن بن غفیلہ ہے۔

غُدُوَّةٌ وَيَشْرَبُهُ عِشَاءً وَنَبْذُهُ عِشَاءً وَيَشْرَبُهُ غُدُوَّةً وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ يُونُسَ بْنِ عَبِيدٍ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ عَنْ عَائِشَةَ أَيْضًا.

۱۲۵۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحُبُوبِ

الَّتِي يَتَّخِذُ مِنْهَا الْخَمْرُ

۱۹۳۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ ثَنَا إِسْرَائِيلُ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُهَاجِرٍ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ عَنِ التَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الْحِنْطَةِ خَمْرًا وَمِنَ الشَّعِيرِ خَمْرًا وَمِنَ التَّمْرِ خَمْرًا وَمِنَ الزَّيْتِ خَمْرًا وَمِنَ الْعُصْلِ خَمْرًا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۱۹۳۳: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ عَنْ إِسْرَائِيلَ نَحْوَهُ وَرَوَى أَبُو حَيَّانَ التَّيْمِيُّ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ إِنَّ مِنَ الْحِنْطَةِ خَمْرًا فَذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ.

۱۹۳۵: أَخْبَرَنَا بِذَلِكَ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ أَبِي حَيَّانَ التَّيْمِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ مِنَ الْحِنْطَةِ خَمْرًا وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ لَمْ يَكُنْ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُهَاجِرِ بِالْقَوِيِّ.

۱۹۳۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ وَعِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ ثَنَا أَبُو كَثِيرٍ السَّحْمِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةِ وَالْعِنَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

صَحِيحُ أَبُو كَثِيرٍ السَّخْمِيُّ هُوَ الْغُبَرِيُّ اسْمُهُ يَزِيدُ
بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنُ عُقَيْلَةَ .

۱۲۵۳ : بَابُ مَا جَاءَ فِي

خَلِيطِ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ

۱۹۳۷ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَطَاءِ
بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُتْبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطْبُ
جَمِيعًا هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ .

۱۹۳۸ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ
سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي نَصْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ أَنْ يُخْلَطَ
بَيْنَهُمَا وَنَهَى عَنِ الْجَرَارِ أَنْ يُتْبَذَ فِيهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ
أَنَسٍ وَجَابِرٍ وَأَبِي قَتَادَةَ وَأَبِي عَبَّاسٍ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَمَعْبُدِ
بْنِ كَعْبٍ عَنْ أُمِّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

۱۲۵۴ : بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الشُّرْبِ

فِي آيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

۱۹۳۹ : حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ
عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى يُحَدِّثُ أَنَّ
حَدِيفَةَ اسْتَسْقَى فَاتَاهُ إِنْسَانٌ بِإِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَرَمَاهُ بِهِ
وَقَالَ إِنِّي كُنْتُ قَدْ نَهَيْتُهُ قَابِلِي أَنْ يَنْتَهِيَ إِنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشُّرْبِ فِي آيَةِ
الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلُبْسِ الْحَرِيرِ وَالذِّيَّاجِ وَقَالَ هِيَ
لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ
سَلَمَةَ وَالْبَرَاءِ وَعَائِشَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

۱۲۵۵ : بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا

۱۹۴۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ

۱۲۵۳ : باب چکی پکی کھجوروں کو ملا کر

نبیذ بنانا

۱۹۳۷ : حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چکی اور پکی کھجوریں ملا کر نبیذ
بنانے سے منع فرمایا۔
یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۹۳۸ : حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چکی
اور پکی کھجوریں ملا کر نیز انگور اور کھجوروں کو ملا کر نبیذ بنانے اور
منکوں میں نبیذ تیار کرنے سے منع فرمایا۔

اس باب میں حضرت انسؓ، جابرؓ، ابو قتادہؓ، ابن
عباسؓ، ام سلمہؓ اور معبد بن کعبؓ (بواسطہ والدہ) سے بھی
احادیث منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۵۴ : باب سونے اور چاندی کے برتنوں

میں کھانے پینے کی ممانعت

۱۹۳۹ : ابن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں کہ حضرت حدیفہؓ نے پانی
مانگا تو ایک شخص چاندی کے برتن میں پانی لے کر حاضر
ہوا۔ انہوں نے اسے پھینک دیا اور فرمایا میں نے اس سے منع
کیا تھا لیکن یہ باز نہیں آیا۔ جبکہ رسول اللہ ﷺ نے سونے اور
چاندی کے برتنوں میں پینے سے منع فرمایا اور اسی طرح ریشم اور
دیباچ کا لباس پہننے سے بھی۔ یہ تم لوگوں کے لیے آخرت میں
ہے اور ان لوگوں (یعنی کفار) کیلئے دنیا میں۔ اس باب میں
حضرت ام سلمہؓ، براءؓ اور عائشہؓ سے بھی احادیث منقول
ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۵۵ : باب کھڑے ہو کر پینے کی ممانعت

۱۹۴۰ : حضرت انسؓ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

کھڑے ہو کر پانی پینے سے منع فرمایا تو آپ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کھانے کا کیا حکم؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا وہ تو اس سے بھی زیادہ سخت ہے (یعنی کھڑے ہو کر کھانا بھی منع ہے) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۹۴۱: حضرت جبارود بن علاء فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پانی پینے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت ابوسعیدؓ، ابو ہریرہؓ اور انسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اس حدیث کو کئی راوی سعید سے وہ قتادہ سے وہ ابوسعلم سے وہ جبارود سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کی گری ہوئی چیز اٹھالینا دوزخ میں جلنے کا سبب ہے۔ (بشرطیکہ) اسے پہنچانے کی نیت نہ ہو۔ جبارود بن معلی کو ابن علاء بھی کہتے ہیں۔ لیکن صحیح ابن معلی ہے۔

۱۲۵۶: باب کھڑے ہو کر پینے کی

اجازت

۱۹۴۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں چلتے پھرتے اور کھڑے کھایا پیا کرتے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ یعنی عبید اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی نافع سے اور ان کی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ عمران بن مدریک بھی یہ حدیث ابو بزری سے اور وہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں۔ ابو بزری کا نام یزید بن عطار ہے۔

۱۹۴۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمزم کا پانی کھڑے ہو کر پیا اس باب میں علی رضی اللہ عنہ، سعید رضی اللہ عنہ، عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا فَقِيلَ الْأَكْلُ قَالَ ذَاكَ أَشَدُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۹۴۱: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ ثَنَا خَالِدُ ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ الْجَذَمِيِّ عَنِ الْجَارُودِ بْنِ الْعَلَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشَّرْبِ قَائِمًا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَهَكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ عَنْ جَارُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ضَالَّةُ الْمُسْلِمِ حَرَقَ النَّارِ وَالْجَارُودُ وَهُوَ ابْنُ الْمُعْلَى يُقَالُ ابْنُ الْعَلَاءِ وَالصَّحِيحُ ابْنُ الْمُعْلَى.

۱۲۵۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ

فِي الشَّرْبِ قَائِمًا

۱۹۴۲: حَدَّثَنَا أَبُو السَّائِبِ سَلَمُ بْنُ جُنَادَةَ ابْنِ سَلَمٍ الْكُوفِيُّ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَأْكُلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَمْشِي وَنَشْرَبُ وَنَحْنُ قِيَامٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَرَوَى عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي الْبَرَزِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَبُو الْبَرَزِيِّ اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ عَطَارٍ.

۱۹۴۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا هُشَيْمٌ ثَنَا عَاصِمُ الْأَخْوَلُ وَمُغِيرَةُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ مِنْ زَمْزَمَ وَهُوَ قَائِمٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَسَعِيدٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۹۴۴: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر (دونوں طرح) پیتے ہوئے دیکھا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۵۷: باب برتن میں سانس لینا

۱۹۴۵: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پانی پیتے ہوئے تین مرتبہ سانس لیتے اور فرماتے یہ زیادہ سیراب کرنے والا اور خوشگوار ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہشام دستوائی اسے ابوعصام سے اور وہ انسؓ سے نقل کرتے ہیں۔ عزہ بن ثابت، ثمامہ سے اور وہ انسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ برتن میں پانی پیتے وقت تین مرتبہ سانس لیا کرتے تھے۔

۱۹۴۶: ہم سے روایت کی ہنداز نے انہوں نے عبدالرحمن بن مہدی سے انہوں نے عزہ بن ثابت انصاری سے انہوں نے ثمامہ بن انس بن مالک سے کہ نبی اکرم ﷺ برتن میں پانی پیتے وقت تین مرتبہ سانس لیا کرتے تھے یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۹۴۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اونٹ کی طرح ایک سانس میں نہ پیو بلکہ دو اور تین سانسوں میں پیو اور پیتے وقت بسم اللہ پڑھو اور پینے کے بعد اللہ کی حمد و ثناء بیان کرو۔ یہ حدیث غریب ہے۔ یزید بن سنان جزری کی کنیت ابو فروہ رہاوی ہے۔

۱۲۵۸: باب دوبار سانس لیکر پانی پینا

۱۹۴۸: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب پانی پیتے تو دو مرتبہ سانس لیتے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف رشدین بن کریب کی روایت سے جانتے ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عبدالرحمن

۱۹۴۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَحْمُودٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَائِمًا وَقَاعِدًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۵۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّنَفُّسِ فِي الْإِنَاءِ
۱۹۴۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَحْمُودٍ عَنْ جَعْفَرٍ قَالَ لَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي عَصَامٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ ثَلَاثًا وَيَقُولُ هُوَ أَمْرًا وَأَرْوَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَرَوَاهُ هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ أَبِي عَصَامٍ عَنْ أَنَسِ وَرَوَى عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ ثَلَاثًا.

۱۹۴۶: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ ثَلَاثًا هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۱۹۴۷: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ سِنَانٍ الْجَزَرِيِّ عَنِ ابْنِ لِعَطَاءٍ عَنْ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَشْرَبُوا وَاحِدًا كَشْرَبِ الْبَعِيرِ وَلَكِنْ اشْرَبُوا مَثْنَى وَثَلَاثَ وَسَمُوا إِذَا أَنْتُمْ شَرِبْتُمْ وَاحِدًا إِذَا أَنْتُمْ رَفَعْتُمْ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَيَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ الْجَزَرِيُّ هُوَ أَبُو فُرُوهَ الرَّهَوِيُّ.

۱۲۵۸: بَابُ مَا ذُكِرَ فِي الشَّرْبِ بِنَفْسَيْنِ

۱۹۴۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ثَنَا عَيْسَى ابْنُ يُونُسَ عَنْ رَشْدِينَ بْنِ كُرَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا شَرِبَ يَتَنَفَّسُ مَرَّتَيْنِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا

سے پوچھا کہ رشید بن کریم زیادہ قوی ہیں یا محمد بن کریم۔ انہوں نے فرمایا کس بات نے انہیں قریب کیا۔ میرے نزدیک رشید بن کریم زیادہ رائج ہیں۔ پھر میں نے (یعنی امام ترمذی نے) امام بخاری سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا۔ محمد بن کریم، رشید بن کریم کی نسبت ارجح ہیں۔ میری (یعنی امام ترمذی کی) رائے ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن کی رائے کے مطابق ہے کہ رشید بن کریم ارجح اور اکبر ہیں۔ رشید بن کریم نے حضرت ابن عباسؓ کو پایا اور ان کی زیارت کی۔ یہ دونوں بھائی ہیں اور ان کی منکر احادیث بھی ہیں۔

۱۲۵۹: باب پینے کی

چیز میں پھونکیں مارنا منع ہے۔

۱۹۴۹: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پینے کی چیز میں پیتے وقت پھونکیں مارنے سے منع فرمایا۔ ایک آدمی نے عرض کیا اگر برتن میں تنکا وغیرہ ہو تو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے گرا دو۔ اس نے عرض کیا میں ایک سانس میں سیر نہیں ہوتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سانس لو تو پیالہ اپنے منہ سے بٹا دو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۹۵۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن میں سانس لینے اور اس میں پھونکنے سے منع فرمایا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۶۰: باب برتن

میں سانس لینا مکروہ ہے

۱۹۵۱: حضرت عبد اللہ بن ابوقادہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص کوئی چیز پیئے تو برتن میں سانس نہ لے۔

مِنْ حَدِيثِ رَشِيدِ بْنِ كَرِيمٍ قَالَ وَسَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّادٍ الرَّحْمَنِيَّ عَنْ رَشِيدِ بْنِ كَرِيمٍ قُلْتُ هُوَ أَقْوَى أَمْ مُحَمَّدُ بْنُ كَرِيمٍ قَالَ مَا أَقْرَبُهُمَا وَرَشِيدُ بْنُ كَرِيمٍ أَرْجَحُهُمَا عِنْدِي وَسَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ هَذَا فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ كَرِيمٍ أَرْجَحُ مِنْ رَشِيدِ بْنِ كَرِيمٍ وَالْقَوْلُ عِنْدِي مَا قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ رَشِيدُ بْنُ كَرِيمٍ أَرْجَحُ وَأكْبَرُ وَقَدْ أَدْرَكَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَرَأَاهُ وَهُمَا اخَوَانٌ وَعِنْدَهُمَا مَنَاكِبُ.

۱۲۵۹۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ

۱۹۴۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَيُّوبَ وَهُوَ ابْنُ حَبِيبٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الْمُثَنَّى الْجُهَنِيَّ يَذْكُرُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ فَقَالَ رَجُلٌ الْقَدَاءُ أَرَاهَا فِي الْإِنَاءِ فَقَالَ أَهْرِفُهَا قَالَ فَإِنِّي لَا أَرَوِي مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ قَالَ فَابْنِ الْقَدَحَ إِذَا عَنْ فَيْكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۹۵۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الْإِنَاءِ أَوْ يُنْفَخَ فِيهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۶۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

التَّنَفُّسِ فِي الْإِنَاءِ

۱۹۵۱: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ثَنَا هِشَامُ الدُّسْتَوَانِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۶۱: باب مشکیزہ (وغیرہ)

اوندھا کر کے پانی پینا منع ہے

۱۹۵۲: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک کے منہ سے پانی پینے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت جابرؓ، ابن عباسؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۶۲: باب اس کی اجازت

۱۹۵۳: حضرت عیسیٰ بن عبد اللہ بن انیسؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ ایک لنگی ہوئی مشک کے پاس کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ نے اسے جھکا کر اس کے منہ سے پانی پیا۔ اس باب میں حضرت ام سلیمؓ سے بھی حدیث منقول ہے لیکن اس کی سند صحیح نہیں اور عبد اللہ بن عمرؓ حافظے کی وجہ سے ضعیف ہیں۔ مجھے یہ بھی نہیں معلوم کہ ان کا عیسیٰ سے سماع ہے یا نہیں۔

۱۹۵۴: حضرت عبد الرحمن بن ابوعمرہؓ اپنی دادی کبشہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں داخل ہوئے اور ایک لنگی ہوئی مشک کے منہ سے کھڑے ہو کر پانی پیا۔ پھر میں اٹھی اور اس کا منہ کاٹ کر رکھ لیا (یعنی تبرکاً)

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور یزید بن یزید، عبد الرحمن بن یزید کے بھائی اور جابرؓ کے بیٹے ہیں اور یزید، عبد الرحمن سے پہلے فوت ہوئے۔

۱۲۶۳: باب داہنے ہاتھ

والے پہلے پینے کے زیادہ مستحق ہیں

۱۹۵۵: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پانی ملا ہوا دودھ پیش کیا گیا۔ آپ ﷺ کی

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا شرب احدکم فلا یتنفس فی الاناء ہذا حدیث حسن صحیح۔

۱۲۶۱: باب ماجاء فی النهی

عن اختناث الاسقیۃ

۱۹۵۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُيَيْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَوَايَةً أَنَّهُ نَهَى عَنْ اخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۱۲۶۲: باب ماجاء فی الرخصة فی ذلک

۱۹۵۳: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ عِيسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ إِلَى قَرْبَةِ مُعَلَّقَةٍ فَحَثَّهَا ثُمَّ شَرِبَ مِنْ فِيهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ سَلِيمٍ هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِصَحِيحٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَضَعُفُ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ وَلَا أَدْرِي سَمِعَ مِنْ عِيسَى أَمْ لَا۔

۱۹۵۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ جَدِّهِ كَبْشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَرِبَ مِنْ فِي قَرْبَةٍ مُعَلَّقَةٍ قَائِمًا فَقُمْتُ إِلَى فِيهَا فَقَطَعْتُهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَيَزِيدُ بْنُ يَزِيدَ هُوَ أَخُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ وَهُوَ أَقْدَمُ مِنْهُ مَوْتًا۔

۱۲۶۳: باب ماجاء أن الأيمنین

أحقُّ بالشرب

۱۹۵۵: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنٌ مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ ح وَثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ

وہی طرف ایک دیہاتی اور بائیں طرف حضرت ابوبکرؓ تھے۔ پس آپ ﷺ نے خود پینے کے بعد دیہاتی کو دیا اور فرمایا دابنہ والا زیادہ مستحق ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ، سہل بن سعدؓ، ابن عمرؓ اور عبداللہ بن بسرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۶۳: باب پلانے والا آخر

میں پئے

۱۹۵۶: حضرت ابوقادہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قوم کو پلانے والا سب سے آخر میں پئے۔ اس باب میں حضرت ابن ابی اوفیٰ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۶۵: باب مشروبات میں سے

کونسا مشروب نبی اکرم ﷺ کو زیادہ پسند تھا

۱۹۵۷: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میٹھی اور ٹھنڈی چیز رسول اللہ ﷺ مشروبات میں سب سے زیادہ پسند کیا کرتے تھے۔

یہ حدیث کئی راوی ابن عیینہ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ یعنی بواسطہ معمر زہری اور عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا لیکن صحیح وہی ہے جو زہری نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل نقل کرتے ہیں۔

۱۹۵۸: حضرت زہری سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون سا مشروب سب سے عمدہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا میٹھا اور ٹھنڈا۔ عبدالرزاق بھی معمر سے اسی طرح نقل کرتے ہیں یعنی معمر زہری سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کرتے ہیں۔ یہ حدیث ابن عیینہ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

اَنَسَ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اَتَى بَلْبَنَ قَدْ شِيبَ بِمَاءٍ وَعَنْ يَمِينِهِ اَعْرَابِيٌّ وَعَنْ يَسَارِهِ ابُو بَكْرٍ فَشَرِبَ ثُمَّ اَعْطَى الْاَعْرَابِيَّ وَقَالَ الْاَيْمَنُ فَلَا يَمْنُ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَابْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۶۴: باب ماجاء ان ساقى القوم

آخرهم شرباً

۱۹۵۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتِ الْبَنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رِيَّاحٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَقَى الْقَوْمَ اٰخِرُهُمْ شَرْبًا وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ أَبِي اَوْفَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۶۵: باب ماجاء ائى الشراب كان

اَحَبُّ اِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۱۹۵۷: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ اَحَبَّ الشَّرَابِ اِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحُلُوُّ الْبَارِدُ هَكَذَا رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ مِثْلَ هَذَا عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَالصَّحِيحُ مَا رَوَى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا.

۱۹۵۸: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا مَعْمَرٌ وَيُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِئِلَ اَيُّ الشَّرَابِ اَطْيَبُ قَالَ الْحُلُوُّ الْبَارِدُ وَهَكَذَا رَوَى عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَهَذَا اصْحَحُ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ.

خلاصۃ الابواب: خمر (شراب) ایک الکوحلی مادہ ہے جو نشہ پیدا کرتا ہے۔ یہ بات محتاج بیان نہیں کہ شراب کے کتنے مضر اثرات انسان کے عقل و جسم اور دین اور دنیا پر مرتب ہوتے ہیں اور ایک خاندان اور معاشرے کے لئے وہ کیا کیا تباہیاں لاتی ہے۔ ایک محقق کہتا ہے کہ شراب سے بڑھ کر انسانیت کو کسی چیز نے زک نہیں پہنچائی۔ نبی کریم ﷺ نے اُمت مسلمہ کو اس سے بچانے کے لئے جامع تعلیم دی ہے اور اس کا ہر راستہ بند کر دیا۔ اس لئے آپ ﷺ نے اس بات کو کوئی اہمیت نہیں دی کہ شراب کس چیز سے بنائی جاتی ہے بلکہ اس کے اثر یعنی نشہ کو قابل لحاظ سمجھا۔ لہذا جس چیز میں نشہ لانے کی قوت ہو وہ خمر ہے خواہ اس کا کوئی سا بھی نام رکھ لیا جائے۔ اس کی قلیل مقدار ہو یا کثیر خواہ کسی برتن میں بنائی جائے اس کے پینے پلانے والے، بنانے والے، اسے پہنچانے والے سب پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے۔ (۲) سونے چاندی کے برتنوں کے استعمال کی ممانعت فرمائی گئی ہے۔ (۳) کھڑے ہو کر پانی پینے کی اگرچہ اجازت ہے مگر اہل علم کے نزدیک بیٹھ کر پینا زیادہ افضل ہے۔ پانی پینے کے آداب میں یہ بھی ہے کہ برتن میں سانس نہ لیا جائے اور تین سانس میں پانی پیا جائے۔ (۶) پلانے والا خود آخر میں پئے اور اس کا آغاز محفل میں دائیں جانب سے کیا جائے۔

أَبْوَابُ الْبِرِّ وَالصَّلَةِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نیکی اور صلہ رحمی کے ابواب

جو رسول اللہ ﷺ سے مروی ہیں

۱۲۶۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي بَرِّ الْوَالِدَيْنِ ۱۲۶۶: باب ما جاء في بر الوالدين

۱۹۵۹: حضرت بہز بن حکیم بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کون بھلائی کا زیادہ مستحق ہے۔ فرمایا تمہاری ماں۔ میں نے عرض کیا پھر کون۔ فرمایا تمہاری والدہ۔ میں نے عرض کیا اس کے بعد۔ فرمایا تمہاری والدہ۔ میں نے چوتھی مرتبہ عرض کیا کہ ان کے بعد کون زیادہ مستحق ہے؟ فرمایا تمہارے والد اور ان کے بعد رشتہ داروں میں سے جو سب سے زیادہ قریبی ہو۔ اور اسی طرح درجہ بدرجہ۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ، عبداللہ بن عمروؓ، عائشہؓ اور ابوذرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ بہز بن حکیم، معاویہ بن حیدہ قشیری کے بیٹے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ شعبہ نے بہز بن حکیم کے بارے میں کلام کیا ہے۔ محدثین کے نزدیک یہ

۱۹۵۹: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ ثَنَا أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَيْرُّ قَالَ أُمُّكَ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ أُمُّكَ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ أُمُّكَ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ ابْنَاكَ ثُمَّ الْأَقْرَبُ فَلَا قَرَبَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَائِشَةَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَبَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ هُوَ ابْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ الْقُشَيْرِيِّ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ تَكَلَّمَ شُعْبَةُ فِي بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ وَهُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَرَوَى عَنْهُ مَعْمَرٌ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَثَمَةِ.

ثقہ ہیں۔ ان سے معمر، سفیان ثوری، حماد بن سلمہ اور کئی دوسرے ائمہ راوی ہیں۔

۱۲۶۷: بَابُ

۱۲۶۷: بَابُ مِنْهُ

۱۹۶۰: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرمؐ سے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ کون سے اعمال افضل ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا وقت پر نماز ادا کرنا۔ میں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ پھر کون سے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ماں باپ سے اچھا سلوک کرنا۔ عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس کے بعد کون سے اعمال افضل ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کے راستے میں جہاد کرنا۔ پھر

۱۹۶۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْمَسْعُودِيِّ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْعِيزَازِ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ الصَّلَاةُ لِمِيقَاتِهَا قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بَرُّ الْوَالِدَيْنِ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ سَكَتَ.

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ اسْتَرْذَنَهُ لَزَادَنِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ الشَّيْبَانِيُّ وَشُعْبَةُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْعِزَّارِ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبُو عَمْرٍو الشَّيْبَانِيُّ اسْمُهُ سَعْدُ بْنُ إِيَاسٍ.

نبی اکرم ﷺ خاموش ہو گئے۔ اگر میں مزید سوال کرتا تو آپ ﷺ بھی جواب دیتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شیبانی، شعبہ اور کئی دوسرے حضرات نے اس حدیث کو ولید بن عیزار سے روایت کیا ہے۔ بواسطہ ابو عمرو شیبانی حضرت عبداللہ بن مسعود سے یہ حدیث متعدد سندوں سے مروی ہے۔ ابو عمرو شیبانی کا نام سعد بن ایاس ہے۔

۱۲۶۸: بَابُ مَا جَاءَ مِنَ الْفَضْلِ

فِي رِضَا الْوَالِدَيْنِ

۱۲۶۸: باب والدین کی رضا مندی

کی فضیلت

۱۹۶۱: حضرت ابودرداءؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی ان کے پاس آیا اور عرض کیا کہ میری ایک بیوی ہے اور میری ماں مجھے اس کو طلاق دینے کا حکم دیتی ہے۔ حضرت ابودرداءؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا باپ جنت کا درمیانہ دروازہ ہے لہذا اب تیری مرضی ہے اسے ضائع کرے یا محفوظ رکھے۔ سفیان (راوی) کبھی والدہ کا ذکر کرتے ہیں اور کبھی والد کا۔ یہ حدیث صحیح ہے اور عبدالرحمن سلمی کا نام عبداللہ بن حبیب ہے۔

۱۹۶۲: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی رضا والد کی خوشی میں اور اللہ تعالیٰ کا غصہ (یعنی ناراضگی) والد کی ناراضگی میں ہے۔

۱۹۶۳: یعلیٰ بن عطاءؓ اپنے والد اور وہ عبداللہ بن عمروؓ سے یہ حدیث غیر مرفوع نقل کرتے ہیں اور یہ زیادہ صحیح ہے۔ شعبہ اور ان کے ساتھی بھی اسے یعلیٰ بن عطاءؓ وہ اپنے والد اور وہ عبداللہ بن عمروؓ سے اسے موقوفاً ہی نقل کرتے ہیں اور ہمیں علم نہیں کہ خالد بن حارث کے علاوہ کسی اور نے اسے مرفوعاً نقل کیا ہو اور یہ ثقہ اور قابل اعتماد ہیں۔ میں (امام ترمذی) نے محمد بن ثنیٰ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ میں نے کوفہ میں عبداللہ بن ادریس اور بصرہ میں خالد بن حارث جیسا کوئی نہیں دیکھا۔ اس باب میں حضرت

۱۹۶۱: حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلْمِيِّ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ إِنَّ رَجُلًا آتَاهُ فَقَالَ إِنَّ لِي أُمْرَأَةً وَإِنَّ أُمِّي تَأْمُرُنِي بِطَلَاقِهَا فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْوَالِدَانِ وَسَطُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَإِنْ شِئْتَ فَاصْغُرْ ذَلِكَ الْبَابُ أَوْ اخْضِطْهُ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ إِنَّ أُمِّي وَرُبَّمَا قَالَ أَبِي هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَأَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلْمِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَبِيبٍ.

۱۹۶۲: حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رِضَا الرَّبِّ فِي رِضَا الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ فِي سَخَطِ الْوَالِدِ.

۱۹۶۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعَهُ وَهَذَا أَصَحُّ وَهَكَذَا رَوَى أَصْحَابُ شُعْبَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو مَوْقُوفًا وَلَا تَعْلَمُ أَحَدًا رَفَعَهُ غَيْرَ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ وَخَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ثَقَّةٌ مَأْمُونٌ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُثَنَّى يَقُولُ مَا رَأَيْتُ بِالْبَصْرَةِ مِثْلَ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ وَلَا بِالْكُوفَةِ مِثْلَ

عبداللہ بن مسعودؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔

۱۲۶۹: باب والدین کی نافرمانی

۱۹۶۳: حضرت ابوبکرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں کبیرہ گناہوں سے بھی بڑا گناہ نہ بتاؤں۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ! فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اس سے پہلے تکیہ لگائے بیٹھے تھے اور فرمایا: جھوٹی گواہی یا فرمایا جھوٹی بات (یعنی راوی کو شک ہے) پھر آپ ﷺ یہی فرماتے رہے یہاں تک کہ ہم نے کہا کاش آپ ﷺ خاموش ہو جائیں۔ اس باب میں حضرت ابوسعیدؓ سے بھی حدیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوبکرہ کا نام نفع ہے۔

۱۹۶۵: حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کبیرہ گناہوں میں سے یہ بھی ہے کہ کوئی اپنے والدین کو گالی دے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: کیا کوئی شخص اپنے والدین کو بھی گالی دیتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں جب یہ کسی کے باپ کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کے باپ کو گالی دیتا ہے اور یہ کسی کی ماں کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۲۷۰: باب والد کے دوست کی عزت کرنا

۱۹۶۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین نیکی یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے والد کے دوستوں کے ساتھ حسن سلوک کرے۔ اس باب میں ابواسید سے بھی حدیث منقول ہے۔ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ یہ حدیث حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کئی سندوں سے منقول ہے۔

عبداللہ بن ادریسؓ وفی الباب عن ابن مسعودؓ۔

۱۲۶۹: بَاب مَا جَاءَ فِي عَقُوقِ الْوَالِدَيْنِ

۱۹۶۳: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ ثَنَا الْجَرِيرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أَحَدٌ ثُكُمَ بِأَكْبَرِ الْكِبَائِرِ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْإِشْرَاقُ بِاللَّهِ وَعَقُوقُ الْوَالِدَيْنِ قَالَ وَجَلَسَ وَكَانَ مُتَكِنًا قَالَ وَشَهَادَةُ الزُّورِ أَوْ قَوْلُ الزُّورِ فَمَارَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهَا حَتَّى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو بَكْرَةَ اسْمُهُ نَفِيعٌ.

۱۹۶۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ الْهَادِ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْرَاهِيمَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْكِبَائِرِ أَنْ يَشْتُمَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَهَلْ يَشْتُمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ نَعَمْ يَسُبُّ أَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ أَبَاهُ وَيَشْتُمُ أُمَّهُ فَيَشْتُمُ أُمَّهُ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۱۲۷۰: بَاب مَا جَاءَ فِي إِكْرَامِ صَدِيقِ الْوَالِدِ

۱۹۶۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا حَيَوَةُ بْنُ شَرِيحٍ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي الْوَلِيدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَبْرَأَ الْبَرِّ أَنْ يَصِلَ الرَّجُلُ أَهْلَ وَدِّ أَبِيهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ هَذَا حَدِيثٌ إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ وَقَدَرُوهُ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ ابْنِ عَمْرٍو مِنْ غَيْرِ وَجْهِ.

۱۲۷۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي بَرِّ الْخَالَةِ

۱۹۶۷: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ ثَنَا أَبِي عَنْ إِسْرَائِيلَ ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ وَهُوَ ابْنُ مَدُوَيْهٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ وَاللَّفْظُ لِحَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ طَوِيلَةٌ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۱۹۶۸: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ ذَنْبًا عَظِيمًا فَهَلْ لِي تَوْبَةٌ قَالَ هَلْ لَكَ مِنْ أُمِّ قَالَ لَا فَهَلْ لَكَ مِنْ خَالَةٍ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَبَرِّهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَالْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ.

۱۹۶۹: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَأَبُو بَكْرٍ بْنُ حَفْصٍ هُوَ ابْنُ عُمَرَ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ.

۱۲۷۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي دُعَاءِ الْوَالِدَيْنِ

۱۹۷۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَكَّ فِيهِنَّ دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلَى وَلَدِهِ وَقَدْ رَوَى الْحَجَّاجُ الصَّوَّافُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ نَحْوَ حَدِيثِ هِشَامٍ وَأَبُو جَعْفَرٍ الْمُؤَدِّنُ وَلَا نَعْرِفُ اسْمَهُ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ غَيْرَ حَدِيثٍ.

۱۲۷۱: بَابُ خَالِهِ كَسَاتِهِ نَكِي كَرْنَا

۱۹۶۷: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خالہ ماں کی طرح ہے۔ اس حدیث میں ایک طویل قصہ ہے اور یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۹۶۸: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہؐ میں نے بہت بڑا گناہ کیا ہے، کیا میرے لئے توبہ ہے؟ فرمایا کہ تمہاری والدہ ہے۔ عرض کیا نہیں۔ آپؐ نے فرمایا خالہ۔ عرض کیا ”جی ہاں“ آپؐ نے فرمایا تو پھر اس کے ساتھ حسن سلوک کرو۔ اس باب میں حضرت علیؓ اور براء بن عازبؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۹۶۹: ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ سے وہ محمد بن سوقہ سے وہ ابو بکر بن حفص سے اور وہ نبی ﷺ سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں اور اس میں ابن عمرؓ کا ذکر نہیں کرتے۔ یہ حدیث ابو معاویہ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ ابو بکر بن حفص، ابن عمر بن سعد بن ابی وقاص ہیں۔

۱۲۷۲: بَابُ وَالِدَيْنِ كِي دَعَا

۱۹۷۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین دعائیں قبول ہونے میں کوئی شک نہیں۔ ایک مظلوم کی بددعا، دوسری مسافر کی دعا اور تیسری والد کی بیٹے کیلئے بددعا۔ حجاج صواف یہ حدیث یحییٰ بن ابی کثیر سے ہشام بنی کی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں اور ابو جعفر، ابو جعفر موزن ہیں۔ ہمیں ان کے نام کا علم نہیں۔ اس سے یحییٰ بن ابی کثیر نے کئی احادیث نقل کی ہیں۔

۱۲۷۳: باب والدین کا حق

۱۹۷۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی بیٹا اپنے والد کا حق ادا نہیں کر سکتا۔ ہاں البتہ یہ اس صورت میں ممکن ہے کہ اگر وہ اپنے والد کو غلام پائے اور اسے خرید کر آزاد کر دے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کو ہم صرف سہیل بن ابی صالح کی روایت سے جانتے ہیں۔ سفیان ثوری اور کئی راوی بھی یہ حدیث سہیل سے نقل کرتے ہیں۔

۱۲۷۴: باب قطع رحمی

۱۹۷۲: حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث قدسی نقل کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں اللہ ہوں، میں رحمٰن ہوں، میں نے ہی رحم کو پیدا کیا اور پھر اسے اپنے نام سے مشتق کیا۔ پس جو شخص اسے ملائے گا یعنی صلہ رحمی کرے گا میں اسے ملاؤں گا اور جو اسے کاٹے گا یعنی قطع رحمی کرے گا میں اسے کاٹوں گا۔ اس باب میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ، ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ، عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ سفیان کی زہری سے منقول حدیث صحیح ہے۔ اسے معمر، زہری سے وہ ابوسلمہ سے وہ رزاد لیشی سے اور وہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں۔ امام بخاری کہتے ہیں کہ معمر کی حدیث میں غلطی ہے۔

۱۲۷۵: باب صلہ رحمی

۱۹۷۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صلہ رحمی کرنا والا وہ نہیں جو کسی قربت دار کی نیکی کے بدلے نیکی کرے بلکہ صلہ رحمی وہ ہے جو قطع رحمی کے باوجود اسے ملائے اور صلہ رحمی کرے۔ یہ

۱۲۷۳: بَاب مَا جَاءَ فِي حَقِّ الْوَالِدَيْنِ

۱۹۷۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ مُوسَى ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْزِي وَلَدُ الْوَالِدِ إِلَّا أَنْ يَجِدَهُ مَمْلُوكًا فَيَشْتَرِيَهُ فَيُعْتِقَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ وَقَدْ رَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سُهَيْلٍ هَذَا الْحَدِيثُ.

۱۲۷۴: بَاب مَا جَاءَ فِي قَطِيعَةِ الرَّحِمِ

۱۹۷۲: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُخَزُومِيُّ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ اشْتَكَى أَبُو الدَّادِ فَعَاذَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ عَوْفٍ قَالَ خَيْرُهُمْ وَأَوْصَلُهُمْ مَا عَلِمْتُ أَبَا مُحَمَّدٍ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَا اللَّهُ وَأَنَا الرَّحْمَنُ خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَشَقَقْتُ لَهَا مِنْ إِسْمِي فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلَتْهُ وَمَنْ قَطَعَهَا بَتَّهْ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ أَبِي أَوْفَى وَغَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَخَيْرِ بْنِ مَطْعَمٍ حَدِيثُ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَرَوَى مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ رَزَادٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَمَعْمَرٍ كَذَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَحَدِيثُ مَعْمَرٍ خَطَأً.

۱۲۷۵: بَاب مَا جَاءَ فِي صِلَةِ الرَّحِمِ

۱۹۷۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ ثَنَا بَشِيرٌ أَبُو إِسْمَاعِيلَ وَفَطْرُ بْنُ خَلِيفَةَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِي وَلَكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِي إِذَا

حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں سلمانؓ، عائشہؓ اور ابن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۹۷۴: حضرت محمد بن جابر بن مطعم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ ابن ابی عمر رضی اللہ عنہ بھی سفیان سے یہی نقل کرتے ہیں کہ اس سے مراد قطع رحمی کرنے والا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۷۶: باب اولاد کی محبت

۱۹۷۵: حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ اپنے ایک نواسے کو گود میں لے کر نکلے اور فرمایا بے شک تمہارا کام بخیل، بزدل اور جاہل بنانا ہے اور بلاشبہ تم اللہ تعالیٰ کے پیدا کئے ہوئے پھلوں سے ہو۔

اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور اشعث بن قیسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ ابن عیینہ کی ابراہیم بن میسرہ سے منقول حدیث کو ہم صرف انہی کی سند سے جانتے ہیں اور عمر بن عبد العزیز کے خولہ سے سماع کا ہمیں علم نہیں۔

۱۲۷۷: باب اولاد پر شفقت کرنا

۱۹۷۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ اقرع بن حابس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا بوسہ لیتے ہوئے دیکھا۔ ابن ابی عمر اپنی بیان کردہ حدیث میں حسن رضی اللہ عنہ یا حسین رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے ہیں۔ پس اقرع نے کہا: میرے دس بیٹے ہیں میں نے کبھی ان کا بوسہ نہیں لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔ اس باب میں حضرت انسؓ اور عائشہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ ابوسلمہ بن عبد الرحمن کا نام عبد اللہ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

انْقَطَعَتْ رَحْمَةُ وَصَلَهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَلْمَانَ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ.

۱۹۷۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِي قَاطِعَ رَحِمٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۷۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي حُبِّ الْوَلَدِ

۱۹۷۵: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ إِسْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي سُوَيْدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَقُولُ زَعَمَتِ الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ خَوْلَةُ بِنْتُ حَكِيمٍ قَالَتْ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ مُحْتَضِرٌ أَحَدَ ابْنَيْ ابْنَتِهِ وَهُوَ يَقُولُ إِنَّكُمْ لَتَبْخَلُونَ وَتَجْتَنُونَ وَتَجْهَلُونَ وَإِنَّكُمْ لَمِنْ رِجْحَانِ اللَّهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَالْأَشْعَثِ ابْنِ قَيْسٍ حَدِيثُ بَنِي عُيَيْنَةَ عَنْ إِسْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِهِ وَلَا نَعْرِفُ لِعُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ سَمَاعًا مِنْ خَوْلَةَ.

۱۲۷۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي رَحْمَةِ الْوَلَدِ

۱۹۷۶: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبْصَرَ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْبَلُ الْحَسَنَ وَقَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ الْحَسَنُ أَوْ الْحُسَيْنُ فَقَالَ إِنَّ لِي مِنَ الْوَلَدِ عَشْرَةً مَا قَبِلْتُ أَحَدًا مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يَرْحَمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَعَائِشَةَ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۷۸: باب لڑکیوں پر خرچ کرنا

۱۹۷۷: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں یا دو بیٹیاں یا دو بہنیں ہوں وہ ان سے اچھا سلوک کرے اور ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرے تو اس کیلئے جنت ہے۔

۱۹۷۸: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی ایک کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں اور وہ ان سے اچھا سلوک کرے تو وہ شخص جنت میں داخل ہوگا۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ، جابر رضی اللہ عنہ، اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث منقول ہیں۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا نام سعد بن مالک بن سنان ہے سعد بن ابی وقاص، مالک بن وہیب ہیں۔ لوگوں نے اس سند میں ایک آدمی کا اضافہ کیا ہے۔

۱۹۷۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی بیٹیوں کے ساتھ آزمایا گیا پھر اس نے ان پر صبر کیا تو وہ اس کیلئے جہنم سے پردہ ہوں گی۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۹۸۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت جس کے ساتھ دو بچیاں تھیں میرے پاس آئی اور کچھ مانگا۔ میرے پاس صرف ایک کھجور تھی۔ میں نے وہ اسے دے دی۔ اس نے وہ کھجور دونوں بچیوں میں تقسیم کر دی اور خود کچھ نہ کھایا پھر اٹھ کر چلی گئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے واقعہ عرض کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ان لڑکیوں کے ساتھ آزمایا جائے قیامت

۱۲۷۸: بَاب مَا جَاءَ فِي النَّفَقَةِ عَلَى الْبَنَاتِ

۱۹۷۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ الْأَعَشِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ أَوْ ثَلَاثَ أَخَوَاتٍ أَوْ بَنَاتَيْنِ أَوْ أَخْتَيْنِ فَأَحْسَنَ صُحُبَتَهُنَّ وَاتَّقَى اللَّهَ فِيهِنَّ فَلَهُ الْجَنَّةُ.

۱۹۷۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَكُونُ لِأَحَدِكُمْ ثَلَاثُ بَنَاتٍ أَوْ ثَلَاثَ أَخَوَاتٍ فَيُحْسِنُ إِلَيْهِنَّ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَعُقْبَةَ بْنِ غَامِرٍ وَأَنَسٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبَّاسٍ وَأَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ اسْمُهُ سَعْدُ بْنُ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ هُوَ سَعْدُ بْنُ مَالِكِ بْنِ وَهَيْبٍ وَقَدْ رَأَوْافِي هَذَا الْإِسْنَادِ رَجُلًا.

۱۹۷۹: حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ مُسْلِمَةَ ثَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ابْتُلِيَ بِشَيْءٍ مِنَ الْبَنَاتِ فَصَبَرَ عَلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ حِجَابًا مِنَ النَّارِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۹۸۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَزْمٌ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَتْ امْرَأَةً مَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا فَسَأَلْتُ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ فَأَعْطَيْتُهَا إِيَّاهَا فَقَسَمْتُهُمَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ وَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ مَنِ ابْتُلِيَ بِشَيْءٍ مِنْ هَذِهِ الْبَنَاتِ كُنَّ لَهُ سِتْرًا
مِنَ النَّارِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۹۸۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَزِيرٍ الْوَاسِطِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
عُبَيْدٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الرَّاسِبِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ
عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَالَ جَارَتَيْنِ
دَخَلْتُ أَنَا وَهُوَ الْجَنَّةَ كَهَاتَيْنِ وَأَشَارَ بِأَصْبَعَيْهِ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ غَيْرَ حَدِيثٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ
عَنْ أَبِي بَكْرٍ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ وَالصَّحِيحُ هُوَ عُبَيْدُ
اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ابْنِ أَنَسٍ.

۱۲۷۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي رَحْمَةِ الْيَتِيمِ وَكَفَالَتِهِ
۱۹۸۲: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَعْقُوبَ الطَّالِقَانِيُّ ثَنَا
الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ
حَنَشٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَبِضَ يَتِيمًا مِنْ بَيْنِ الْمُسْلِمِينَ
إِلَى طَعَامِهِ وَشَرَابِهِ أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ الْيَتِيمَ إِلَّا أَنْ يَعْمَلَ
ذَنْبًا لَا يُغْفَرُ لَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ مَرْثَةَ الْفَهْرِيِّ وَأَبِي
هُرَيْرَةَ وَأَبِي أُمَامَةَ وَسَهْلٍ بْنِ سَعْدٍ وَحَنَشٍ هُوَ حُسَيْنُ
بْنِ قَيْسٍ وَهُوَ أَبُو عَلِيٍّ الرَّحْبِيُّ وَسُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ يَقُولُ
حَنَشٌ وَهُوَ ضَعِيفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ.

۱۹۸۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرَانَ أَبُو الْقَاسِمِ الْمَكِّيُّ
الْقُرَشِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلٍ
بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ وَأَشَارَ بِأَصْبَعَيْهِ يَعْنِي
السَّبَابَةَ وَالْوُسْطَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

خلاصہ لایق باب: (۱) ماں باپ سے حسن سلوک کرنا چاہئے اور ماں کو اس معاملے میں باپ پر زیادہ
فضیلت حاصل ہے۔ (۲) ماں باپ کی نافرمانی کبیرہ گناہوں میں ہے مگر یہ کہ وہ شرک یا معصیت کا حکم نہ دیں۔ حتیٰ کہ اپنے والد

کے دوست کی بھی عزت و احترام کرنا چاہئے اسی طرح فرمایا کہ خالہ ماں کی طرح ہے۔ (۳) انسان کو والدین کی بددعاء سے بچنا چاہئے کیونکہ فرمان نبویؐ کے مطابق ان کی دعا کی قبولیت میں کوئی شک نہیں (۴) انسان اپنے والدین کا حق ادا نہیں کر سکتا مگر یہ کہ وہ اپنے والد کو اگر غلام پائے تو اسے آزاد کرادے۔ (۵) قطع رحمی کی سخت ممانعت اور صلہ رحمی کرنے والوں کو چاہئے کہ نیکی کرنے والوں سے ہی صلہ رحمی نہ کرے بلکہ جو ان سے قطع رحمی کرے ان سے بھی صلہ رحمی سے پیش آئے۔ قطع رحمی کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔ (۶) اولاد کی محبت انسان کو بزدل، بخیل بنا دیتی ہے اس کا اشارہ نبی کریم ﷺ کے اس فرمان سے ملتا ہے کہ آپ ﷺ اپنے ایک نواسے کو لے کر نکلے اور فرمایا بے شک تمہارا کام بخیل بزدل اور جاہل بنانا ہے۔ قرآن کریم میں بھی اولاد کو آزمائش قرار دیا گیا ہے۔ (۷) والد پر لازم ہے کہ وہ اپنی اولاد پر بے قدرے شفقت، عدل اور محبت سے پیش آئے۔ تاہم اس معاملے میں لڑکیوں کو کسی قدر فضیلت حاصل ہے کہ ان سے محبت و شفقت کی بہت زیادہ ترغیب دی گئی ہے اور فرمایا کہ جو بیٹیوں کے ذریعے آزمایا گیا اس نے اس پر صبر کیا اس کے لئے جنت ہے۔ ہمارے معاشرے میں یہ پہلو قدرے انجان ہے لوگ اپنی بیٹیوں اور بہنوں سے حسن سلوک نہیں کرتے اس لئے مغرب زدہ این جی اوز ہمارے اس پہلو پر زیادہ وار کرتے ہیں۔ علماء کرام کو چاہئے کہ وہ اپنے خطبات میں اس پہلو پر زیادہ سے زیادہ عوام کو اسلامی تعلیمات سے آگاہ کریں۔

۱۲۸۰: باب بچوں پر رحم کرنا

۱۹۸۴: حضرت انسؓ بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ ایک بوڑھا شخص رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کی غرض سے حاضر ہوا۔ لوگوں نے اسے راستہ دینے میں تاخیر کی تو آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی چھوٹے پر شفقت اور بڑے کا احترام نہ کرے اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمروؓ، ابو ہریرہؓ، ابن عباسؓ اور ابوامامہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ زربی کی حضرت انسؓ بن مالکؓ وغیرہ سے منکر حدیثیں ہیں۔

۱۲۸۰: بَاب مَا جَاءَ فِي رَحْمَةِ الصَّبِيَّانِ

۱۹۸۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ الْبُصْرِيُّ ثَنَا عُبَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ زُرَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ جَاءَ شَيْخٌ يُرِيدُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبْطَأَ الْقَوْمُ عَنْهُ أَنْ يُوسَّعُوا لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَلَمْ يُؤَقِّرْ كَبِيرَنَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ أُمَامَةَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَزُرَيْبٌ لَهُ أَحَادِيثٌ مِمَّا كَثُرَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَغَيْرِهِ.

۱۹۸۵: حضرت عمرو بن شعیبؓ بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ شخص ہم میں سے نہیں جو چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور بڑوں کا احترام نہ کرے۔

۱۹۸۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَيَعْرِفَ شَرَفَ كَبِيرَنَا.

۱۹۸۶: حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ شخص ہم میں سے نہیں جو چھوٹوں پر رحم نہ کرے۔ اور بڑوں کی عزت نہ کرے۔ نیکی کا حکم نہ دے اور برائی سے نہ روکے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ محمد

۱۹۸۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ شَرِيكَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَيَأْمُرَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَ عَنِ

بن اسحق کی عمرو بن شعیب سے روایت حسن صحیح ہے۔ عبد اللہ بن عمرو سے دوسرے طرق سے بھی مروی ہے۔ بعض اہل علم نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کہ وہ ہم میں سے نہیں کا مطلب یہ ہے کہ وہ ہماری سنت اور طریقے پر نہیں۔ علی بن مدینی، یحییٰ بن سعید سے نقل کرتے ہیں کہ سفیان ثوری اس تفسیر کا انکار کرتے تھے۔ ”ہم میں سے نہیں“ یعنی ہماری مانند نہیں۔

۱۲۸۱: باب لوگوں پر رحم کرنا

۱۹۸۷: حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں فرماتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ، ابو سعید رضی اللہ عنہ، ابن عمر رضی اللہ عنہما، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۹۸۸: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے ابو القاسم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ شقی القلب کو رحمت سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو عثمان جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں ہمیں ان کا نام معلوم نہیں کہا جاتا ہے کہ یہ موسیٰ بن ابوعثمان کے والد ہیں جن سے ابو الزناد راوی ہیں۔ ابو زناد نے بواسطہ موسیٰ بن ابوعثمان، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کے علاوہ بھی حدیث روایت کی ہے۔

۱۹۸۹: حضرت عبد اللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رحم کرنے والوں پر رحم بھی رحم کرتا ہے۔ تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا (یعنی اللہ تعالیٰ) تم پر رحم کرے گا۔ رحم بھی رحم کی شاخ ہے۔ جس نے اس کو جوڑا اللہ تعالیٰ بھی اس سے رشتہ جوڑ لیں گے اور جو اسے قطع کرے گا۔ اللہ تعالیٰ بھی اس سے قطع تعلق کر لیں گے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

الْمُنْكَرُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَحَدِيثٌ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ أَيْضًا قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مَعْنَى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ مِنَّا يَقُولُ لَيْسَ مِنَّا سُنَّتًا لَيْسَ مِنَّا أَدَبًا وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ كَانَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ يُنْكِرُ هَذَا التَّفْسِيرَ لَيْسَ مِنَّا لَيْسَ مِنَّا مِثْلًا.

۱۲۸۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي رَحْمَةِ النَّاسِ

۱۹۸۷: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ثَنَا قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ ثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ لَا يَرْحَمُهُ اللَّهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَبْنِ عُمَرَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ.

۱۹۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ كَتَبَ بِهِ إِلَيَّ مَنْصُورٌ وَقَرَأْتُهُ عَلَيْهِ سَمِعَ أَبَا عُثْمَانَ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ لَا تَنْزِعُ الرَّحْمَةَ إِلَّا مِنْ شَقِيٍّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَأَبُو عُثْمَانَ الَّذِي رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا نَعْرِفُ اسْمَهُ يَقَالُ هُوَ الْوَالِدُ مُوسَى بْنُ أَبِي عُثْمَانَ الَّذِي رَوَى عَنْ أَبِي الزِّنَادِ وَقُلْتُ رَوَى أَبُو الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ غَيْرَ حَدِيثٍ.

۱۹۸۹: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي قَابُوسَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمَنُ ارْحَمُوا مَنْ فِي الْأَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ الرَّحِمُ شَجَنَةٌ مِنَ الرَّحْمَنِ فَمَنْ صَلَّاهَا وَصَلَّاهَا صَلَّاهُ اللَّهُ وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعَهُ اللَّهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۸۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّصِيحَةِ

۱۹۹۰: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ عَنْ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْنُ النَّصِيحَةُ ثَلَاثَ مَرَارٍ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَنْ قَالَ لِلَّهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِأَنْفَةِ الْمُسْلِمِينَ وَغَائِمَتِهِمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَتَمِيمِ الدَّارِيِّ وَجَرِيرٍ وَحَكِيمِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ وَثَوْبَانَ.

۱۹۹۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إسمَاعِيلَ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۸۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي شَفَقَةِ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ ۱۹۹۲: حَدَّثَنَا غُبَيْدُ بْنُ أَسْبَاطٍ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ ثَنَا أَبِي عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَخُونُهُ وَلَا يَكْذِبُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ عِرْضُهُ وَمَالُهُ وَدَمُهُ التَّقْوَى هُنَا بِحَسَبِ أَمْرٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْتَقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۱۹۹۳: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبَيْتَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ أَبِي

۱۲۸۲: بَابُ نَصِيحَتِ كَ بَارِئِ فِي

۱۹۹۰: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! دین نصیحت ہے تین مرتبہ فرمایا صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کس کیلئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ، اس کی کتاب، مسلمان اہل اقتدار اور عام مسلمانوں کیلئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمرؓ، تمیم داری، جریر، حکیم بن ابویزید بواسطہ والد ثوبان سے بھی روایات منقول ہیں۔

۱۹۹۱: حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر نماز قائم کرنے، زکوٰۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان کو نصیحت کرنے کی بیعت کی۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۸۳: بَابُ مُسْلِمَانِ كِي مُسْلِمَانِ پَر شَفَقَت

۱۹۹۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے۔ لہذا وہ اس کے ساتھ خیانت کا معاملہ نہ کرے، جھوٹ نہ بولے اور اسے اپنی مدد و نصرت سے محروم نہ کرے، ہر مسلمان کی دوسرے مسلمان پر عزت، مال اور خون حرام ہے۔ تقویٰ یہاں ہے یعنی دل میں (آپ ﷺ نے اشارہ کیا) کسی شخص کے برے ہونے کیلئے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۹۹۳: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مؤمن دوسرے مؤمن کیلئے عمارت کی طرح ہے کہ اس کا ایک حصہ دوسرے کو مضبوط کرتا اور قوت بخشتا ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۹۹۴: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے ہر ایک اپنے (دوسرے مسلمان) بھائی کیلئے آئینے کی طرح ہے۔ اگر اس میں کوئی عیب دیکھے تو اسے دور کر دے یعنی اسے بتائے۔ یحییٰ بن عبید اللہ کو شعبہ نے ضعیف کہا ہے۔ اس باب میں حضرت انسؓ سے بھی حدیث منقول ہیں۔

۱۲۸۴: باب مسلمان کی پردہ پوشی

۱۹۹۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو آدمی کسی مسلمان سے کوئی دنیاوی تکلیف دور کرے۔ اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے دن اس کی تکلیفوں میں سے ایک تکلیف دور کر دیں گے۔ اور جو کسی تنگدست پر دنیا میں آسانی و سہولت کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر دنیا و آخرت میں آسانی کریں گے اور جو دنیا میں کسی مسلمان کے عیب کی پردہ پوشی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس وقت تک اپنے بندے کی مدد کرتا ہے جب تک وہ اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمرؓ اور عقبہ بن عامرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ ابو عوانہ اور کئی راوی یہ حدیث اعمش سے وہ ابو صالح سے وہ سے اور وہ نبی اکرمؐ سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں لیکن اعمش کے اس قول کا ذکر نہیں کرتے کہ ابو صالح سے روایت ہے۔

۱۲۸۵: باب مسلمان سے مصیبت دور کرنا

۱۹۹۶: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے بھائی کی عزت سے اس چیز کو دور کرے گا۔ جو اسے عیب دار کرتی ہو۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے منہ سے دوزخ کی آگ دور کر دے گا۔ اس باب میں حضرت اسماء بنت یزیدؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۹۹۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَدَكُمْ مِرَّةً أَخِيهِ فَإِنْ رَأَى بِهِ أَدَى فَلْيَمِطْهُ عَنْهُ وَيَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ضَعَفَهُ شُعْبَةُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ.

۱۲۸۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي السُّتْرِ عَلَى الْمُسْلِمِينَ

۱۹۹۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَبَاطٍ عَنْ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيِّ ثَنَا أَبِي ثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثْتُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَفَسَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ الدُّنْيَا نَفَسَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ يَوْمِ الْقِيَمَةِ وَمَنْ يَسَّرْ عَلَى مُعْسِرٍ فِي الدُّنْيَا يَسِّرْ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا سَرًّا وَالْآخِرَةِ وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعُقْبَةَ بْنِ غَامِرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى أَبُو عَوَانَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ حَدَّثْتُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ.

۱۲۸۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الذِّبِّ عَنِ الْمُسْلِمِ

۱۹۹۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ النَّهْشَلِيِّ عَنْ مَرْزُوقِ بْنِ بَكْرِ التَّيْمِيِّ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَدَّ عَنْ عِرْضِ أَخِيهِ رَدًّا لِلَّهِ عَنْ وَجْهِهِ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۲۸۶: باب ترک ملاقات کی ممانعت

۱۹۹۷: حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی مسلمان کیلئے اپنے کسی مسلمان بھائی کے ساتھ تین دن سے زیادہ بات نہ کرنا حلال نہیں۔ اس حالت میں کہ وہ دونوں راستے میں ایک دوسرے کے آگے سامنے ہوں اور وہ ایک دوسرے سے اعراض کریں پھر ان دونوں میں سے بہتر وہ ہے جو پہلے سلام کرے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، انسؓ، ابو ہریرہؓ، ہشام بن عامرؓ اور ابو ہند داریؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۸۷: باب مسلمان بھائی کی غم خواری

۱۹۹۸: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جب عبدالرحمن بن عوفؓ مدینہ منورہ تشریف لائے تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں سعد بن ربیع کا بھائی بنادیا۔ سعدؓ نے کہا آؤ میں اپنا مال دو حصوں میں تقسیم کردوں اور میری دو بیویاں ہیں لہذا میں ایک کو طلاق دے دیتا ہوں۔ جب اس کی عدت پوری ہو جائے تو تم اس سے شادی کر لینا۔ عبدالرحمنؓ نے کہا اللہ تعالیٰ تمہارے اہل و مال میں برکت عطا فرمائے تم مجھے بازار کا راستہ بتا دو۔ انہیں بازار کا راستہ بتایا گیا۔ جب وہ اس روز بازار سے واپس آئے تو ان کے پاس پنیر اور گھی تھا جسے انہوں نے منافع کے طور پر کمایا تھا۔ اس کے بعد (ایک دن) نبی اکرم ﷺ نے ان کو دیکھا کہ ان پر زردی کے نشان ہیں۔ پوچھا: یہ کیا ہے۔ عرض کیا: میں نے ایک انصاری عورت سے شادی کر لی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا مہر مقرر کیا ہے۔ عرض کیا: ایک گھٹلی کے برابر سونا۔ فرمایا: ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری کے ساتھ ہی ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام احمد بن حنبلؓ فرماتے ہیں کہ گھٹلی بھر سونا: تین اور ثلث درہم یعنی 3/1 درہم کے برابر ہوتا ہے۔ اسلئے کہتے ہیں کہ پانچ درہم کے برابر ہوتا ہے۔ مجھے (یعنی امام ترمذیؒ کو) امام احمد بن حنبلؓ کا یہ قول اسلئے بن منصور نے اسلئے

۱۲۸۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْهَجْرَةِ لِلْمُسْلِمِ

۱۹۹۷: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ ثَنَا الزُّهْرِيُّ ح وَثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِلْمُسْلِمِ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ يَلْتَقِيَانِ فَيُضَدُّ هَذَا وَيُضَدُّ هَذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَأَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَهَشَامِ بْنِ غَامِرٍ وَأَبِي هِنْدٍ الدَّارِيِّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۸۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي مُوَاسَاةِ الْأَخِ

۱۹۹۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ عَوْفٍ الْمَدِينَةَ أَخَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ رَبِيعٍ فَقَالَ لَهُ هَلُمَّ أَقْسِمُكَ مَالِي يَنْصِفُني وَلِي أَمْرَاتَانِ فَأُطْلِقُ إِحْدَاهُمَا فَإِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَتَزَوَّجْهَا فَقَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ ذُلُونِي عَلَى السُّوقِ فَذَلُّوهُ عَلَى السُّوقِ فَمَا رَجَعَ يَوْمَئِذٍ إِلَّا وَمَعَهُ شَيْءٌ مِنْ أَقِطٍ وَسَمْنٍ قَدْ اسْتَفْضَلَهُ قَرَأَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ وَعَلَيْهِ وَضَرَمَ صُفْرَةً فَقَالَ مَهْمٌ فَقَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ فَمَا أَصْدَقْتَهَا قَالَ نَوَافَةٌ قَالَ حُمَيْدٌ أَوْ قَالَ وَزْنُ نَوَافَةٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ أَوْلَمْ وَلَوْ بِشَاةٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَزْنُ نَوَافَةٍ مِنْ ذَهَبٍ وَزْنُ ثَلَاثَةِ دَرَاهِمٍ وَقَالَ إِسْحَاقُ وَزْنُ نَوَافَةٍ مِنْ ذَهَبٍ وَزْنُ خَمْسَةِ دَرَاهِمٍ أَخْبَرَنِي بِذَلِكَ إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ وَإِسْحَاقٍ.

کے حوالے سے بتایا ہے۔

۱۲۸۸: باب غیبت

۱۹۹۹: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ غیبت کیا ہے: فرمایا تو اپنے بھائی کے بارے میں ایسی بات کرے جس کو وہ ناپسند کرتا ہے۔ عرض کیا اگر وہ عیب واقعی اس میں موجود ہو تو۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم اس عیب کا تذکرہ کرو جو واقعی اس میں ہے تو غیبت ہے ورنہ تو نے بہتان باندھا۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ، ابن عمرؓ اور عبد اللہ بن عمروؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۲۸۹: باب حسد

۲۰۰۰: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہ قطع تعلق کرو اور کسی کی غیر موجودگی میں اس کی برائی نہ کرو۔ کسی سے بغض نہ رکھو اور کسی سے حسد نہ کرو، اور خالص اللہ کے بندے اور آپس میں بھائی بن جاؤ۔ مسلمان کیلئے دوسرے مسلمان بھائی کے ساتھ تین دن سے زیادہ قطع کلامی جائز نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابو بکر صدیقؓ، زبیر بن عوامؓ، ابن عمرؓ، ابن مسعودؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۲۰۰۱: حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا رشک صرف دو آدمیوں پر جائز ہے۔ ایک وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا اور وہ دن رات اس میں سے اللہ کے راستے میں خرچ کرتا ہے۔ دوسرا وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن (کالم) دیا اور وہ اس کے حق کو ادا کرتا ہے (یعنی پڑھتا ہے) رات میں اور دن کے وقتوں میں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی اس کے ہم معنی حدیث مروی ہے۔

۱۲۸۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغَيْبَةِ

۱۹۹۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْغَيْبَةُ قَالَ ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِيهِ مَا أَقُولُ قَالَ إِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدْ اغْتَبْتَهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدْ بَهْتَسَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ وَأَبْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۸۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَسَدِ

۲۰۰۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجُبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ الْعَطَّارُ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقَاطَعُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا وَلَا يَجُلُ لِلْمُسْلِمِ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ وَأَبْنِ عُمَرَ وَأَبْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ.

۲۰۰۱: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ آتَاءَ اللَّيْلِ وَآتَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُومُ بِهِ آتَاءَ اللَّيْلِ وَآتَاءَ النَّهَارِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا.

۱۲۹۰: باب آپس میں بغض رکھنے کی برائی

۲۰۰۲: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شیطان اس بات سے مایوس ہو چکا ہے کہ نمازی اس کی پوجا کریں لیکن وہ انہیں لڑنے پر اکساتا ہے۔ اس باب میں حضرت انسؓ اور سلیمان بن عمرو بن احوص (بواسطہ والد) سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ابوسفیان کا نام طلحہ بن نافع ہے۔

۱۲۹۱: باب آپس میں صلح کرانا

۲۰۰۳: حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین باتوں کے سوا جھوٹ بولنا جائز نہیں۔ خاوند اپنی بیوی کو راضی کرنے کے لیے کوئی بات کہے۔ لڑائی کے موقع پر جھوٹ بولنا اور لوگوں کے درمیان صلح کرانے کیلئے جھوٹ بولنا۔ محمود نے اپنی روایت میں (لَا يَجِلُّ) کی جگہ ”لَا يَصْلُحُ الْكُذْبُ“ کہا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اسماء کی حدیث سے ہم اسے صرف ابن خثیم کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ داؤد بن ابی ہند نے یہ حدیث شہر بن حوشب سے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی اور اس میں حضرت اسماء کا ذکر نہیں کیا۔ ہمیں اس کی خبر دی ابو کریب نے انہوں نے روایت کی ابن ابی زائدہ سے انہوں نے داؤد بن ابی ہند سے اور اس باب میں حضرت ابو بکرؓ سے بھی روایت ہے۔

۲۰۰۴: حضرت ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جو شخص لوگوں میں صلح کرانے کیلئے جھوٹ بولے وہ جھوٹا نہیں بلکہ وہ اچھی بات کہنے والا اور اچھائی کو فروغ دینے والا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۹۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّبَاغُضِ

۲۰۰۲: حَدَّثَنَا هَنَادٌ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ آيَسَ أَنْ يَعْْبُدَهُ الْمُصَلُّونَ وَلَكِنْ فِي التَّحْرِيشِ بَيْنَهُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَسُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِيهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَأَبُو سَفْيَانَ اسْمُهُ طَلْحَةُ بْنُ نَافِعٍ.

۱۲۹۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي إِصْلَاحِ ذَاتِ الْبَيْنِ

۲۰۰۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ ثَنَا سَفْيَانُ ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ ثَنَا بَشْرُ بْنُ السَّرِيِّ وَأَبُو أَحْمَدَ قَالَا ثَنَا سَفْيَانُ عَنِ ابْنِ حُثَيْمٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجِلُّ الْكُذْبُ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ يُحَدِّثُ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ لِيَرْضَاهَا وَالْكَذْبُ فِي الْحَرْبِ وَالْكَذْبُ لِيُصْلِحَ بَيْنَ النَّاسِ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ حَبِيبٍ لَا يَصْلُحُ الْكُذْبُ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ أَسْمَاءَ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ حُثَيْمٍ وَرَوَى دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

۲۰۰۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّهِ أُمِّ كَلْثُومٍ بِنْتِ عَقْبَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْسَ بِالْكَاذِبِ مَنْ أَصْلَحَ بَيْنَ النَّاسِ فَقَالَ خَيْرًا أَوْ نَمَّا خَيْرًا وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

خلاصۃ الابواب: یتیم کی کفالت اور اس پر رحم کرنا جنت میں داخلے کا سبب اور اس پر ظلم اور اس کا مال کھانا جہنم جانے کا باعث بن سکتا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے (ان الذین یاکلون اموال الیتیمی ...) جو لوگ ظلم کے ساتھ یتیموں کا مال کھاتے ہیں وہ درحقیقت اپنے پیٹ آگ سے بھر رہے ہیں۔ (۲) بچوں پر شفقت و محبت سے پیش آنا چاہئے۔ (۳) لوگوں پر رحم کرنا چاہئے تاکہ اللہ تعالیٰ ہم پر رحم کرے۔ یہ انسان کی بدبختی ہے کہ اس سے رحم کا جذبہ چھین لیا جائے۔ (۴) دین تو ایک نصیحت ہے تمام مسلمانوں کے لئے خواہ وہ صاحب اقتدار ہوں یا عام مسلمان۔ بہترین مسلمان اس کو گردانا گیا ہے جس سے دوسرے مسلمان ان کا جان و مال عزت و حرمت محفوظ ہو۔ (۵) ایک مسلمان کو دوسرے کی پردہ پوشی کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے۔ جو دنیا میں کسی مسلمان کی تنگی و تکلیف دور کرے گا اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کے لئے آسانی فرمائیں گے (۶) مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ اعراض کرے اور ان دونوں میں سے سلام میں ابتدا کرنے والا بہتر ہے۔ جبکہ بدتر انسان وہ ہے جو اپنے مسلمان بھائی کی غیبت اور چغل خوری کرے اور اس سے حسد کرے۔ شیطان کا یہ طریقہ ہے کہ وہ مسلمانوں میں پھوٹ ڈالتا ہے۔ لڑنے والوں میں صلح کرانے والا کی فضیلت ہے حتیٰ کہ وہ اس معاملے میں جھوٹ بھی بول سکتا ہے جیسا کہ احادیث سے ثابت ہے کہ تین باتوں کے علاوہ جھوٹ بولنا جائز نہیں۔ ایک خاندان اپنی بیوی کو راضی کرنے کے لئے کوئی بات کہے۔ لڑائی کے درمیان جھوٹ بولنا اور لوگوں کے درمیان صلح کرانے کے لئے جھوٹ بولنا۔

۱۲۹۲: باب خیانت اودھوکہ

۲۰۰۵: حضرت ابوصرمہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کسی کو ضرر یا تکلیف پہنچائے گا۔ اللہ تعالیٰ بھی اسے ضرر اور تکلیف پہنچائیں گے اور جو کوئی کسی کو مشقت میں ڈالے اللہ تعالیٰ اس کو مشقت میں مبتلا کرتا ہے۔ اس باب میں حضرت ابوبکرؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۰۰۶: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مومن کو تکلیف پہنچائے یا دھوکہ دے وہ ملعون ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔

۱۲۹۳: باب پڑوسی کے حقوق

۲۰۰۷: حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمروؓ کے گھر میں ان کیلئے ایک بکری ذبح کی گئی۔ جب آپ تشریف لائے تو پوچھا کیا تم نے اپنے یہودی پڑوسی کو گوشت (ہدیہ) بھیجا ہے (دو مرتبہ پوچھا)۔ اس لیے کہ میں نے رسول اللہ

۱۲۹۲: بَاب مَا جَاءَ فِي الْخِيَانَةِ وَالْغَشِّ

۲۰۰۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ابْنِ حَبَّانَ عَنْ لُؤْلُؤَةَ عَنْ أَبِي صَرْمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ضَارَّ ضَارَّ اللَّهُ بِهِ وَمَنْ شَاقَّ شَاقَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۲۰۰۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ ثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ الْغُكَلِيُّ ثَنَا أَبُو سَلَمَةَ الْكِنْدِيُّ ثَنَا فَرْقُدُ السَّبْعِيُّ عَنْ مُرَّةَ بْنِ شَرَّاحِيلَ الْهَمْدَانِيِّ وَهُوَ الطَّبِيبُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلْعُونٌ مَنْ ضَارَّ مُؤْمِنًا أَوْ مَكْرَبَهُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۱۲۹۳: بَاب مَا جَاءَ فِي حَقِّ الْجَوَارِ

۲۰۰۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ شَابُورٍ وَبَشِيرِ أَبِي إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو ذُبِحَتْ لَهُ شَاةٌ فِي أَهْلِهِ فَمَا جَاءَ قَالَ أَهْلَيْتُمْ لَجَارِنَا الْيَهُودِيَّ أَهْلَيْتُمْ لَجَارِنَا الْيَهُودِيَّ سَمِعْتُ رَسُولَ

ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جبرئیل مجھے ہمیشہ پڑوسی کے ساتھ بھلائی اور احسان کی وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ میں سمجھا کہ وہ اسے وارث بنادیں گے۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ، ابن عباسؓ، عقبہ بن عامرؓ، ابو ہریرہؓ، انسؓ، عبد اللہ بن عمروؓ، مقداد بن اسودؓ، ابو شریحؓ اور ابوامامہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ مجاہد سے بھی ابو ہریرہؓ اور عائشہؓ کے واسطے سے منقول ہے۔

۲۰۰۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبرئیل ہمیشہ مجھے پڑوسی کے متعلق نصیحت کرتے رہے۔ یہاں تک کہ میں گمان کرنے لگا کہ وہ اسے وارث بنادیں گے۔

۲۰۰۹: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہتر ساتھی وہ ہے جو اپنے ساتھی کیلئے بہتر ہے اور بہتر پڑوسی وہ ہے جو اپنے پڑوسی کے لیے بہتر ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابو عبد الرحمن حلی کا نام عبد اللہ بن یزید ہے۔

۱۲۹۴: باب خادم سے اچھا سلوک کرنا

۲۰۱۰: حضرت ابو ذرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے بھائیوں کو جوانی کی حالت میں تمہارا ماتحت بنایا۔ پس جس کا (مسلمان) بھائی اس کے ماتحت ہو اسے چاہیے کہ اس کو اپنے کھانے میں سے کھانا اور لباس میں سے لباس دے اور اسے ایسی تکلیف نہ دے جو اس پر غالب ہو جائے اگر ایسی تکلیف دے تو اس کی مدد بھی کرے۔ اس باب میں حضرت علیؓ، ام سلمہؓ، ابن عمرؓ، اور ابو ہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُورَثُهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعُقْبَةَ بْنِ غَامِرٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَالْمُقَدَّادِ بْنِ الْأَسْوَدِ وَأَبِي شَرِيحٍ وَأَبِي أَمَامَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ أَيْضًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۰۰۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ عَنْ غُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا زَالَ جِبْرِيلُ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهَا يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُورَثُهُ.

۲۰۰۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ خِيَوَةَ بْنِ شَرِيحٍ عَنْ شُرَحْبِيلِ بْنِ شَرِيكٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الْأَصْحَابِ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهِ وَخَيْرُ الْجِيرَانِ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرُهُمْ لَجَارِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَأَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ.

۱۲۹۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِحْسَانِ إِلَى الْخَادِمِ

۲۰۱۰: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثنا سُفْيَانُ عَنْ وَاصِلٍ عَنِ الْمَعْرُورِيِّ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللَّهُ فِتْنَةً تَحْتَ أَيْدِيكُمْ فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِنْ طَعَامِهِ وَلْيَلْبِسْهُ مِنْ لِبَاسِهِ وَلَا يَكْلِفْهُ مَا يَغْلِبُهُ فَإِنْ كَلَّفَهُ مَا يَغْلِبُهُ فَلْيَعْنَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَامِّ سَلَمَةَ وَابْنِ عَمْرٍو وَأَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۰۱۱: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ غلاموں سے برا سلوک کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ابو ابوبختیانی اور کئی راوی فرقہ نجی پر اعتراض کرتے ہیں کہ ان کا حافظہ قوی نہیں۔

۱۲۹۵: باب خادموں کو مارنے اور گالی

دینے کی ممانعت

۲۰۱۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اپنے غلام یا لونڈی پر زنا کی تہمت لگائے گا اور وہ اس سے بری ہوں گے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس پر حد جاری کریں گے مگر یہ کہ اس کا الزام صحیح ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں سید بن مقررؒ اور عبد اللہ بن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ ابن ابی نعم، عبد الرحمن بن ابی نعم بکلی ہیں، ان کی کنیت ابوالحکم ہے۔

۲۰۱۳: حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ میں اپنے ایک غلام کو مار رہا تھا کہ میرے پیچھے سے ایک آواز آئی۔ جان لو ابو مسعود، جان لو، ابو مسعود میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو رسول اللہ ﷺ کھڑے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تجھ پر اس سے زیادہ قدرت رکھتا ہے جتنا تو اس پر قادر ہے۔ ابو مسعود کہتے ہیں کہ میں نے اس کے بعد کبھی بھی غلام کو نہیں مارا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابراہیم تمیمی، ابراہیم بن یزید بن شریک ہیں۔

۱۲۹۶: باب خادم کو ادب سکھانا

۲۰۱۴: حضرت ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے خادم کو مار رہا ہو اور وہ اللہ کو یاد کرنے لگے تو اسے فوراً اپنا ہاتھ اٹھا لینا چاہیے۔ ابو ہارون

۲۰۱۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ يَحْيَى عَنْ فَرْقِدٍ عَنْ مَرْثَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَيِّئُ الْمَلَكََةِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ تَكَلَّمَ أَيُّوبُ السَّخِّيَّانِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ فِي فَرْقِدِ السَّخِّيِّ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ.

۱۲۹۵: بَابُ النَّهْيِ عَنْ ضَرْبِ

الْخُدَّامِ وَشَتْمِهِمْ

۲۰۱۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ فَضِيلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيُّ التَّوْبَةِ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكَهُ بَرِيئًا مِمَّا قَالَ لَهُ أَقَامَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْحَدِيثُ الْقِيَمَةُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ كَمَا قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ سُؤَيْدِ بْنِ مِقْرَنٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَابْنِ أَبِي نُعْمٍ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي نُعْمٍ الْبَجَلِيُّ يُكْنَى أبا الْحَكَمِ.

۲۰۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْلَانَ ثَنَا مُؤَمِّلٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ كُنْتُ أَضْرِبُ مَمْلُوكًا لِي فَسَمِعْتُ قَاتِلًا مِنْ خَلْفِي يَقُولُ اإِغْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ اإِغْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ فَانْتَفْتُ فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللَّهُ أَقْلَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَيْهِ قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ فَمَا ضَرَبْتُ مَمْلُوكًا لِي بَعْدَ ذَلِكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَإِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ هُوَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ شَرِيكِ.

۱۲۹۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي آدَبِ الْخَادِمِ

۲۰۱۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي هَارُونَ الْعَبْدِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ضَرَبَ

عبدی، عمارہ بن جوین ہے۔ یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ شعبہ نے ابوہارون عبدی کو ضعیف قرار دیا ہے۔ یحییٰ فرماتے ہیں کہ ابن عون اپنے انتقال تک ابوہارون سے احادیث نقل کرتے رہے۔

۱۲۹۷: باب خادم کو معاف کر دینا

۲۰۱۵: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: کتنی مرتبہ اپنے خادم کو معاف کروں: آپ ﷺ خاموش رہے۔ پھر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: خادم کو کتنی بار معاف کروں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”ہر روز ستر مرتبہ“ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ عبد اللہ بن وہب اسے ابوہانی خولانی سے اسی سند سے اس کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں۔

۲۰۱۶: ہم سے روایت کی قتیبہ نے انہوں نے عبد اللہ بن وہب سے انہوں نے ام ہانی خولانی سے اسی سند سے اس کے ہم معنی اور بعض راوی اسی سند سے یہ حدیث نقل کرتے ہوئے عبد اللہ بن عمرو سے روایت کرتے ہیں۔

خلاصۃ الابواب: اسلامی تعلیمات میں دھوکہ دہی اور خیانت کی سخت ممانعت کی گئی ہے۔ خیانت کو منافق کی ایک علامت خیال کیا گیا ہے دھوکہ دینے کے بارے میں حضور ﷺ کا یہ ارشاد کہ ”جس نے دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں“ ہم سب کے لئے ایک بہت بڑی تنبیہ ہے۔ (۲) پڑوسی کے ساتھ بہتر سلوک ایمان کی علامت ہے جیسا کہ ارشاد نبوی ﷺ ہے ”جو اللہ پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ اپنے پڑوسی سے بہتر سلوک کرے“ (۳) خادم سے حسن سلوک سے پیش آنا چاہیے اس کا کھانا لباس اور اس کو ایسی تکلیف نہ دے جو اگر خود انسان پر آجائے تو اسے ناگوار گذرے۔ اللہ تعالیٰ قیامت والے دن اس شخص پر حد جاری فرمائیں گے جو اپنے خادم یا لونڈی پر زنا کی تہمت لگائے گا۔ خادم کو معاف کرنا چاہئے۔ ایک روایت کے مطابق ہر روز ستر مرتبہ بھی خواہ معاف کرنا پڑے تو کرو۔

۱۲۹۸: باب اولاد کو ادب سکھانا

۲۰۱۷: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی کا اپنے بیٹے کو ادب سکھانا ایک صاع (ایک پیمانہ) صدقہ کرنے سے بہتر ہے۔ یہ

أَخَذَكُمْ خَادِمَهُ فَذَكَرَ اللَّهُ فَأَرْفَعُوا أَيْدِيَكُمْ وَأَبْوُ هَارُونَ الْعَبْدِيُّ اسْمُهُ عُمَارَةُ بْنُ جُوَيْنٍ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ضَعَّفَ شُعْبَةُ أَبَا هَارُونَ الْعَبْدِيُّ قَالَ يَحْيَى وَمَا زَالَ ابْنُ عَوْنٍ يَرَوِي عَنْ أَبِي هَارُونَ حَتَّى مَاتَ.

۱۲۹۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَفْوِ عَنِ الْخَادِمِ

۲۰۱۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هَانِيءٍ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ جُلَيْدٍ الْحَجَرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَمْ أَغْفِرُوا عَنِ الْخَادِمِ فَصَمَّتْ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَمْ أَغْفِرُوا عَنِ الْخَادِمِ قَالَ كُلُّ يَوْمٍ سَبْعِينَ مَرَّةً هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَرَوَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ أَبِي هَانِيءٍ الْخَوْلَانِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوُ هَذَا.

۲۰۱۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِي هَانِيءٍ الْخَوْلَانِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوُ وَرَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهْبٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ.

۱۲۹۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي آدَابِ الْوَلَدِ

۲۰۱۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْلَى عَنْ نَاصِحٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ جَابِرٍ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يُؤَدَّبَ الرَّجُلُ وَلَدُهُ خَيْرٌ مِنْ أَنْ

حدیث غریب ہے۔ ناصح بن علاء کوئی محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔ یہ حدیث اسی سند سے معروف ہے۔ ناصح بصری ایک دوسرے محدث ہیں جو عمار بن ابوعمار وغیرہ سے نقل کرتے ہیں اور یہ اثبت ہیں۔

۲۰۱۸: حضرت ایوب بن موسیٰ اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی والد اپنے بیٹے کو اچھے ادب سے بہتر انعام نہیں دیتا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف عامر بن ابوعمار خزراکی روایت سے پہچانتے ہیں۔ ایوب بن موسیٰ، ابن عمرو بن سعید بن عاص ہیں۔

یہ روایت مرسل ہے۔

۱۲۹۹: باب ہدیہ قبول کرنے اور اس کے

بدلے میں کچھ دینا

۲۰۱۹: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہدیہ قبول فرماتے اور اس کا بدلہ دیا کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ، ابن عمر رضی اللہ عنہما اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف عیسیٰ بن یونس سے مرفوع جانتے ہیں۔

۱۳۰۰: باب محسن کا شکریہ

ادا کرنا

۲۰۲۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا نہیں کرتا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۰۲۱: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

يَتَصَدَّقُ بِصَاعٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَنَاصِحُ بْنُ عَلَاءٍ الْكُوفِيُّ لَيْسَ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ بِالْقَوِيِّ وَلَا يُعْرَفُ هَذَا الْحَدِيثُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَنَاصِحُ شَيْخُ اخْرُبُصْرِيِّ يَرْوِي عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ وَغَيْرِهِ وَهُوَ اثْبَتٌ مِنْ هَذَا. ۲۰۱۸: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضِيُّ ثَنَا عَامِرُ بْنُ أَبِي عَامِرٍ الْخَزَّازُ ثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نَحَلُ وَالِدٌ وَلَدًا مِنْ نَحْلِ أَفْضَلٍ مِنْ آدَبٍ حَسَنٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَامِرِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ الْخَزَّازِ وَأَيُّوبُ بْنُ مُوسَى هُوَ ابْنُ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ وَهَذَا عِنْدِي حَدِيثٌ مُرْسَلٌ.

۱۲۹۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي قَبُولِ الْهَدِيَّةِ

وَالْمُكَافَاةِ عَلَيْهَا

۲۰۱۹: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَكْثَمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا ثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ غُرُورَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيبُ عَلَيْهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ وَابْنِ عَمْرٍو وَجَابِرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَيْسَى بْنِ يُونُسَ عَنْ هِشَامٍ.

۱۳۰۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الشُّكْرِ

لِمَنْ أَحْسَنَ إِلَيْكَ

۲۰۲۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَا يَشْكُرُ النَّاسَ لَا يَشْكُرِ اللَّهَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۲۰۲۱: حَدَّثَنَا هَنَادُ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ح

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے لوگوں کا شکر ادا نہیں کیا اس نے اللہ کا بھی شکر ادا نہیں کیا۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ اور نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۰۱: باب نیک کام

۲۰۲۲: حضرت ابو زر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا اپنے مسلمان بھائی کے سامنے مسکرانا اسے نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا سب صدقہ ہے۔ پھر کسی بھولے بھٹکے کو راستہ بتا دینا، نابینے کے ساتھ چلنا، راستے سے پتھر، کانٹا یا ہڈی وغیرہ ہٹا دینا اور اپنے ڈول سے دوسرے بھائی کے ڈول میں پانی ڈالنا بھی صدقہ ہے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، جابر رضی اللہ عنہ، حذیفہ رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور ابو زریل کا نام سماک بن ولید خفی اور نصر بن محمد جری میما ہیں۔

۱۳۰۲: باب عاریت دینا

۲۰۲۳: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے دودھ یا ورق کا منیہ دیا (یعنی رعایت دی) یا کسی بھولے بھٹکے کو راستہ بتایا اس کے لیے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ابو الخلق کی روایت سے۔ ابو الخلق اسے طلحہ بن مصرف سے نقل کرتے ہیں اور ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ منصور بن معتمر اور شعبہ بھی طلحہ بن مصرف سے نقل کرتے ہیں۔ اس باب میں نعمان بن بشیر سے بھی

وَتَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكَيْعٍ ثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرَّوَّاسِيُّ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطِيَّةٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللَّهَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَالْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ وَالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۰۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي صَنَائِعِ الْمَعْرُوفِ

۲۰۲۲: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْغُبَرِيُّ ثَنَا النَّصْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُرَشِيُّ الْيَمَامِيُّ ثَنَا عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا أَبُو زُمَيْلٍ قَالَ قَالَ مَالِكُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَسُّمُكَ فِي وَجْهِ أَخِيكَ لَكَ صَدَقَةٌ وَأَمْرُكَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَأَرْشَادُكَ الرَّجُلَ فِي أَرْضِ الضَّلَالِ لَكَ صَدَقَةٌ وَبَصْرُكَ لِلرَّجُلِ الرَّدِيَّ الْبَصْرَ لَكَ صَدَقَةٌ وَإِمَا طُتِكَ الْحَجَرُ وَالشُّوْكَ وَالْعَظَمُ عَنِ الطَّرِيقِ لَكَ صَدَقَةٌ وَإِفْرَاغُكَ مِنْ دَلُوكَ فِي دَلْوِ أَخِيكَ لَكَ صَدَقَةٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي مُسْعُودٍ وَجَابِرٍ وَحُذَيْفَةَ وَعَائِشَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَأَبُو زُمَيْلٍ سِمَاكُ بْنُ الْوَلِيدِ الْحَنْفِيُّ وَالنَّصْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ هُوَ الْجُرَشِيُّ الْيَمَامِيُّ.

۱۳۰۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُنْحَةِ

۲۰۲۳: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ كَوْسَبَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ مَنَعَ مَنِيحَةً لَبَنٍ أَوْ وَرْقٍ أَوْ هَدَى زُقَافًا كَانَ لَهُ مِثْلُ عِتْقِ رَقَبَةٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى

حدیث منقول ہے۔ ورق کی عاریت دینے سے مراد یہ ہے کہ روپے پیسے کا قرض دینا۔ ”ہدی زقاقا“ کا مطلب راستہ دکھانا ہے۔

مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ وَشُعْبَةُ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ هَذَا الْحَدِيثُ وَفِي الْبَابِ عَنْ نَعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ وَمَعْنَى قَوْلِهِ مَنْ مَنَحَ مَنِيحَةً وَرَقٍ إِنَّمَا يَعْنِي بِهِ قَرْضَ الدَّرَاهِمِ وَقَوْلُهُ أَوْ هَدَى زُقَاقًا إِنَّمَا يَعْنِي بِهِ هِدَايَةَ الطَّرِيقِ وَهُوَ إِرْشَادُ السَّبِيلِ.

۱۳۰۳: باب راستہ میں سے تکلیف دہ

۱۳۰۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي إِمَاطَةِ

الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ

چیز ہٹانا

۲۰۲۴: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک آدمی راستے پر چل رہا تھا کہ اس نے کانٹے دار شاخ دیکھی اس نے اسے ہٹا دیا۔ اللہ تعالیٰ اسے اس کی جزا دے گا۔ اور اس کو بخش دے گا۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ، ابن عباسؓ اور ابو ذرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۲۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي فِي الطَّرِيقِ إِذْ وَجَدَ غُصْنًا شَوْكًا فَأَخْرَجَهُ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَفَقَّرَ لَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَرزَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي ذَرٍّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۰۴: باب مجالس

۱۳۰۴: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ

امانت کے ساتھ ہیں

الْمَجَالِسِ بِالْأَمَانَةِ

۲۰۲۵: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی آدمی بات کر کے چلا جائے تو وہ تمہارے پاس امانت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ہم اسے ابن ابی ذئب کی روایت سے پہنچاتے ہیں۔

۲۰۲۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ الْحَدِيثَ ثُمَّ التَفَتَ فِيهِ أَمَانَةٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَإِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ.

۱۳۰۵: باب سخاوت کے بارے میں

۱۳۰۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّخَاءِ

۲۰۲۶: حضرت اسماء بنت ابوبکرؓ کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے پاس جو کچھ بھی ہے وہ زیرِ نگیں کی کمائی سے ہے۔ کیا میں اس میں سے صدقہ دے سکتی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں دے سکتی ہو بلکہ مال کو روک کے نہ رکھو۔ ورنہ تم سے بھی روک لیا جائے گا۔ اس باب میں حضرت

۲۰۲۶: حَدَّثَنَا أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَنِيُّ الْبَصْرِيُّ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ لَيْسَ لِي مِنْ شَيْءٍ إِلَّا مَا دَخَلَ عَلَى الزُّبَيْرِ فَأَعْطَى قَالَ نَعَمْ لَا تُؤْكَلِي فَيُؤْكَلِي عَلَيْكَ يَقُولُ لَا تُحْصِي فَيُحْصِي

عائشہؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور بعض اسے ابن ابی ملیکہ سے وہ عباد بن عبد اللہ سے اور وہ حضرت اسماءؓ سے نقل کرتے ہیں جبکہ کئی راوی اسے ایوب سے نقل کرتے ہوئے عباد بن عبد اللہ بن زبیر کو حذف کر دیتے ہیں۔

۲۰۲۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تخی اللہ تعالیٰ سے قریب، جنت سے قریب اور لوگوں سے قریب ہوتا ہے۔ بخیل اللہ تعالیٰ سے دور، جنت سے دور لوگوں سے دور اور جہنم کے قریب ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو جاہل تخی، بخیل عابد سے زیادہ محبوب ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف یحییٰ بن سعید کی اعرج سے روایت سے پہنچاتے ہیں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث صرف سعید بن محمد کی سند سے منقول ہے۔ اس حدیث کی روایت سے اختلاف کیا گیا ہے کیونکہ سعید، یحییٰ بن سعید سے نقل کرتے ہیں اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کچھ احادیث مرسلہ بھی نقل کرتے ہیں۔

۱۳۰۶: باب بخل کے بارے میں

۲۰۲۸: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مؤمن میں یہ دو خصلتیں جمع نہیں ہو سکتیں۔ بخل اور بد اخلاقی۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف صدقہ بن موسیٰ کی روایت سے پہنچاتے ہیں۔

۲۰۲۹: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریب کریں والا، بخیل اور احسان جتانے والا جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

عَلَيْكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ وَرَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا عَنْ أَيُّوبَ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ.

۲۰۲۷: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُفْرَةَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّخِيُّ قَرِيبٌ مِنَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِنَ الْجَنَّةِ قَرِيبٌ مِنَ النَّاسِ بَعِيدٌ مِنَ النَّارِ وَالْبَخِيلُ بَعِيدٌ مِنَ اللَّهِ بَعِيدٌ مِنَ الْجَنَّةِ بَعِيدٌ مِنَ النَّاسِ قَرِيبٌ مِنَ النَّارِ وَالْجَاهِلُ السَّخِيُّ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنْ عَابِدٍ بِخِيلٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ إِنَّمَا يُرْوَى عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ سَعِيدِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَقَدْ خُورِفَ سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ فِي رَوَايَةِ هَذَا الْحَدِيثِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ إِنَّمَا يُرْوَى عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَائِشَةَ شَيْءٌ مُرْسَلٌ.

۱۳۰۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْبُخْلِ

۲۰۲۸: حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ مُوسَى ثَنَا مَالِكُ بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَالِبٍ الْخُدَّانِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِي مُؤْمِنٍ الْبُخْلُ وَسُوءُ الْخُلُقِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ صَدَقَةَ بْنِ مُوسَى.

۲۰۲۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ مُوسَى عَنْ فَرْقِدِ السَّجْحِيِّ عَنْ مَرْوَةَ الطَّيِّبِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ حَبٌّ وَلَا بِخِيلٌ وَلَا مَنَانٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۲۰۳۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن بھولا اور کریم ہوتا ہے جبکہ فاجر (بدکار) دھوکہ باز اور بخیل ہوتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۱۳۰۷: باب اہل و عیال پر خرچ کرنا

۲۰۳۱: حضرت ابوسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی شخص کا اپنے اہل و عیال پر خرچ کرنا بھی صدقہ ہے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۳۲: حضرت ثوبانؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہترین دینار وہ ہے جسے کوئی شخص اپنے اہل و عیال پر خرچ کرتا ہے یا پھر وہ دینار جسے وہ جہاد میں جانے کیلئے اپنی سواری پر یا اپنے دوستوں پر فی سبیل اللہ خرچ کرتا ہے۔ ابو قلابہ کہتے ہیں کہ راوی نے عیال کا شروع میں ذکر کیا اور پھر فرمایا: اس شخص سے زیادہ ثواب کسے مل سکتا ہے جو اپنے چھوٹے بچوں پر خرچ کرتا ہے۔ جنہیں اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے محنت و مشقت کرنے سے بچا لیتا ہے اور انہیں اس کے ذریعے غنی کرتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۰۸: باب مہمان نوازی

کے بارے میں

۲۰۳۳: حضرت ابو شریح عدویؓ فرماتے ہیں کہ میری آنکھوں نے دیکھا اور کانوں نے سنا جب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس شخص کا اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان ہے اسے اپنے مہمان کی اچھی طرح مہمان نوازی کرنی چاہیے۔ صحابہ کرامؓ

۲۰۳۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ بِشْرِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ غَرُّ كَرِيمٍ وَالْفَاجِرُ خَبٌّ لَيْئِمٌ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۳۰۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّفَقَةِ عَلَى الْأَهْلِ

۲۰۳۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَفَقَةُ الرَّجُلِ عَلَى أَهْلِهِ صَدَقَةٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَمْرٍو بْنِ أُمَيَّةَ وَابْنِ هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۰۳۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَفْضَلُ الدِّينَارِ دِينَارٌ يُنْفَقُهُ الرَّجُلُ عَلَى عِيَالِهِ وَدِينَارٌ يُنْفَقُهُ الرَّجُلُ عَلَى ذَاتِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَدِينَارٌ يُنْفَقُهُ الرَّجُلُ عَلَى أَصْحَابِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ بَدَأَ بِالْعِيَالِ ثُمَّ قَالَ فَأَيُّ رَجُلٍ أَعْظَمُ أَجْرًا مِنْ رَجُلٍ يُنْفِقُ عَلَى عِيَالٍ لَهُ صَغَارٍ يُعَقِّفُهُمُ اللَّهُ بِهِ وَيُغْنِيَهُمُ اللَّهُ بِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۰۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي الضِّيَافَةِ

وَعَايَةِ الضِّيَافَةِ كَمْ هُوَ

۲۰۳۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي شَرِيحٍ الْعَدَوِيِّ أَنَّهُ قَالَ أَبْصَرْتُ عَيْنَايَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعْتُهُ أَذْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ قَالَ مَنْ كَانَ

نے پوچھا پر تکلف مہمانی کب تک ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ایک دن اور ایک رات تک پر تکلف ضیافت کرنا پھر فرمایا کہ ضیافت تین دن تک ہے اور اس کے بعد صدقہ ہے۔ اور جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۳۳: حضرت ابو شریح کعمیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ضیافت تین دن تک اور پر تکلف ضیافت ایک دن و رات تک ہے۔ اس کے بعد جو کچھ مہمان پر خرچ کیا جائے وہ صدقہ ہوتا ہے۔ کسی مسلمان کیلئے جائز نہیں کہ اس کے پاس زیادہ وقت تک ٹھہرا رہے یہاں تک کہ اسے حرج ہونے لگے۔ حرج کے معنی یہ ہیں کہ مہمان میزبان کے پاس اتنا طویل نہ ٹھہرے کہ اس پر شاق گزرنے لگے۔ اور حرج میں ڈالنے سے مراد یہی ہے کہ اسے تنگ نہ کرے۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ مالک بن انسؓ اور لیث بن سعدؓ بھی یہ حدیث سعید مقبری سے نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو شریح خزاعی کعمی عدوی ہیں ان کا نام خویلید بن عمرو ہے۔

۱۳۰۹: باب تیموں اور بیواؤں کی

خبر گیری

۲۰۳۵: حضرت صفوان بن سلیم مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیوہ اور محتاج کی ضروریات پوری کرنے کیلئے کوشش کرنے والا جہاد کرنے والے مجاہد کی طرح ہے یا پھر ایسے شخص کی طرح جو دن میں روزہ رکھتا اور رات کو نمازیں پڑھتا ہے۔

۲۰۳۶: ہم سے روایت کی انصاری نے انہوں نے معن سے انہوں نے مالک سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے اسی کی مثل۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور ابو غیث کا نام سالم ہے وہ عبد اللہ بن مطیع

يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتَهُ قَالُوا وَمَا جَائِزَتُهُ قَالَ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ قَالَ وَالضَّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَمَا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْلَيْسُكَتْ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۲۰۳۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سَفْيَانُ عَنْ ابْنِ عُجْلَانَ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الضَّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَجَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَمَا اتَّفَقَ عَلَيْهِ بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ وَلَا يَجُلُّ لَهُ أَنْ يَتَوَى عِنْدَهُ حَتَّى يُخْرِجَهُ وَمَعْنَى قَوْلِهِ لَا يَتَوَى عِنْدَهُ يَعْنِي الضَّيْفُ لَا يَقِيمُ عِنْدَهُ حَتَّى يَشْتَدَّ عَلَى صَاحِبِ الْمَنْزِلِ وَالْحَرْجُ وَهُوَ الضِّيقُ إِنَّمَا قَوْلُهُ يُخْرِجُهُ يَقُولُ حَتَّى يُضَيِّقَ عَلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَدْ رَوَاهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَاللِّثُّ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو شُرَيْحٍ الْخَزَاعِيُّ هُوَ الْكَعْبِيُّ وَهُوَ الْعَدَوِيُّ وَاسْمُهُ خَوِيلِدُ بْنُ عَمْرٍو.

۱۳۰۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّعْيِ

عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْيَتِيمِ

۲۰۳۵: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنُ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمُسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ كَالَّذِي يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ.

۲۰۳۶: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنُ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذَلِكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَأَبُو الْغَيْثِ اسْمُهُ سَالِمٌ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

مُطِيعٌ وَثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ شَامِيٌّ وَثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ مَدَنِيٌّ.

۱۳۱۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي طَلَاغِهِ

الْوَجْهِ وَحُسْنِ الْبَشْرِ

۲۰۳۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ الْمُنْكَدِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ وَإِنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهِ طَلِيقٍ وَأَنْ تُفْرِغَ مِنْ ذُلُوكَ فِي إِنْاءٍ أَخِيكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۱۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصِّدْقِ وَالْكَذِبِ

۲۰۳۸: حَدَّثَنَا هَنَادٌ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ صِدْقًا وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَمَا يَزَالُ الْعَبْدُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ كَذَابًا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَعُمَرَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ وَابْنِ عُثْمَرَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۰۳۹: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّحِيمِ بْنِ هَارُونَ الْغَسَّانِيِّ حَدَّثَكُمْ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَذَبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ عَنْهُ الْمَلِكُ مِثْلًا مِنْ ثَنِيٍّ مَا جَاءَ بِهِ قَالَ يَحْيَى فَأَقْرَبَهُ عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ هَارُونَ وَقَالَ نَعَمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا

کے مولیٰ ہیں۔ پھر ثور بن یزید شامی اور ثور بن یزید مدنی ہیں۔

۱۳۱۰: باب کشادہ پیشانی اور بشاش چہرے

سے ملنا

۲۰۳۷: حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نیک کام صدقہ ہے اور یہ بھی نیکیوں میں سے ہے کہ تم اپنے بھائی کو خندہ پیشانی سے (خوش ہو کر) ملو اور اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی ڈال دو۔ اس باب میں حضرت ابو ذر سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۱۱: باب سچ اور جھوٹ

۲۰۳۸: حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سچ کو لازم پکڑو بے شک سچ نیکی کا راستہ دکھاتا ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے اور آدمی برابر سچ بولتا رہتا اور اس کا ارادہ کرتا رہتا ہے۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں صدیق (سچا) لکھ دیا جاتا ہے۔ جھوٹ سے اجتناب کرو۔ بے شک جھوٹ گناہ کا راستہ دکھاتا ہے اور گناہ جہنم کی طرف لے جاتا ہے اور آدمی مسلسل جھوٹ بولتا ہے اور اس کا ارادہ کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کذاب (جھوٹا) لکھ دیا جاتا ہے۔ اس باب میں حضرت ابو بکر صدیقؓ، عمرؓ، عبد اللہ بن شخیر اور عبد اللہ بن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۳۹: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو فرشتے اس کی بوکی وجہ سے اس آدمی سے ایک میل دور چلے جاتے ہیں۔ نیکی کہتے ہیں کہ جب میں نے یہ حدیث عبد الرحیم بن ہارون سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا: ہاں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ عبد الرحیم بن ہارون اس میں

متفرد ہیں۔

الْوَجْهِ تَقَرَّدَ بِهِ عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ هَارُونَ۔

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَتْمٍ: (۲) بد یہ و تحائف کا تبادلہ کرنا چاہئے اس سے محبت میں اضافہ ہوتا ہے۔ (۳) اپنے محسن کا شکر یہ ادا کرنا چاہئے کیونکہ انسان کو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا احساس ہوتا ہے اور وہ رب کا شکر گزار بندہ بن جاتا ہے۔ (۴) معمولی نیکیوں کو نظر انداز نہ کرنا چاہئے مثلاً اپنے مسلمان بھائی کے لئے مسکراتا ہلڑائی سے روکنا، بھولے پھٹکے کو راستہ بتانا، راستے سے پتھر، کانٹے وغیرہ ہٹا دینا حتیٰ کہ پانی پلانا بھی نیکی ہے (۵) سخاوت کی فضیلت اور مال کو روکنے کی مذمت کہ اللہ تعالیٰ نیک کو پسند کرتا اور بخیل کو ناپسند فرماتا ہے۔ حتیٰ کہ بخیل کے لئے ہے کہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔ اصل میں سخاوت اور بخیل یہ دو اوصاف ہیں جو معاشرے میں بھلائی اور بُرائی کے گویا مرکز ہیں۔ بخیلی معاشرے میں مفاد پرستی اور خود غرضی کو ترجیح دیتی ہے جبکہ سخاوت ایثار اور محبت و اخوت کو جنم دیتی ہے۔ (۶) اہل و عیال پر خرچ کرنا بھی صدقہ ہے اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ وہ بہترین دینار ہے جو کوئی شخص اپنے اہل و عیال پر خرچ کرے۔ (۷) مہمان کی تکریم ایمان کی علامت ہے مہمانی کے آداب میں یہ بھی ہے کہ وہ میزبان کے پاس اتنا ٹھہرے کہ وہ تنگی محسوس نہ کرے۔ مہمان اور میزبان کو اس معاملے میں اعتدال اختیار کرنا چاہئے۔ (۸) یتیموں اور یتیم خانوں کی خبر گیری کرنے والے کو گویا مجاہد قرار دیا گیا ہے یتیم اور یتیم خانہ معاشرے کے دو ستم زدہ افراد ہوتے ہیں۔ معاشرہ نظر انداز کر دیتا ہے اور یہ دونوں طبقات کمپرسی کی حالت میں رہتے ہیں یا لوگوں کے ظلم و ستم کا نشانہ بنتے ہیں۔ اسلامی تعلیمات کی جامعیت کا یہ عالم ہے کہ اس نے ان طبقات سے حسن و سلوک کو نیکی کا اعلیٰ درجہ قرار دیا ہے۔ اگر ہم اس معاملے میں اسلامی تعلیمات پر عمل کریں تو دوسرے معاشروں کے لئے قابل تقلید مثال پیش کر سکتے ہیں جہاں یہ دونوں طبقات بری حالت میں گزر بسر کرتے ہیں۔ (۹) سچ کو لازم پکڑنا چاہئے کیونکہ یہ انسان کو جنت کی طرف لے جاتا ہے جبکہ گناہ سے اجتناب کرنا چاہئے کیونکہ یہ جہنم کا راستہ ہے۔

۱۳۱۲: باب بے حیائی کے بارے میں

۱۳۱۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْفُحْشِ

۲۰۴۰: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے حیائی جس چیز میں آتی ہے اسے عیب دار بناتی ہے اور حیا جس چیز میں آتا ہے اسے موزین کر دیتا ہے۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ سے بھی حدیث منقول ہیں۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف عبدالرزاق کی روایت سے جانتے ہیں۔

۲۰۴۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَانِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ الْفُحْشُ فِي شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ وَمَا كَانَ الْحَيَاءُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ۔

۲۰۴۱: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جن کا اخلاق سب سے بہتر ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نہ کبھی فحش گوئی کرتے اور نہ ہی یہ ان کی عادات میں

۲۰۴۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ أَنبَانَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَاثِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرَ كُمْ أَحَاسِنُكُمْ أَخْلَاقًا

وَلَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۱۳: بَابُ لَعْنَتِ بَهِيْمِنَا

۲۰۴۲: حضرت سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپس میں ایک دوسرے پر اللہ کی لعنت، غضب اور دوزخ کی پھٹکار نہ بھیجو۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابن عمر رضی اللہ عنہما اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۴۳: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طعن کرنے والا، کسی پر لعنت بھیجنے والا، فحش گوئی کرنے والا اور بدتمیزی کرنے والا مؤمن نہیں ہے یہ حدیث حسن غریب ہے اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہی سے کی سندوں سے منقول ہیں۔

۲۰۴۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہوا پر لعنت بھیجی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہوا پر لعنت نہ بھیجو یہ تو پابند حکم ہے اور جو شخص کسی ایسی چیز پر لعنت بھیجتا ہے جو اس کی شقاق نہیں تو وہ لعنت اسی پر واپس آتی ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف بشر بن عمر کی روایت سے مرفوع جانتے ہیں۔

۱۳۱۴: بَابُ نَسَبِ كِتَابِ الْعِلْمِ

۲۰۴۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نسب کی اتنی تعلیم (ضرور) حاصل کرو جس کے ذریعے تم اپنے رشتہ داروں سے حسن سلوک کر سکو اس لیے کہ رشتہ داروں سے حسن سلوک کرنا اپنے گھر والوں میں رحمت کا موجب، مال میں زیادتی اور موت میں تاخیر (یعنی

۱۳۱۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي اللَّعْنَةِ

۲۰۴۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ ابْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلَاغُوا بِلَعْنَةِ اللَّهِ وَلَا يَغْضِبِهِ وَلَا بِالنَّارِ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَعُمَرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

۲۰۴۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ الْبَصْرِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ عَنْ إِسْرَاقِيلَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ غُلَقْمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا اللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبُذِيِّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ۔

۲۰۴۴: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْرَمَ الطَّائِيُّ الْبَصْرِيُّ ثَنَا بِشْرِ بْنُ عُمَرَ ثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا لَعَنَ الرِّيحَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَلْعَنِ الرِّيحَ فَإِنَّهَا مَأْمُورَةٌ وَإِنَّهُ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهُ بِأَهْلٍ رَجَعَتْ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ لَا نَعْلَمُ أَحَدًا سَنَدَهُ غَيْرَ بِشْرِ بْنِ عُمَرَ۔

۱۳۱۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْلِيمِ النَّسَبِ

۲۰۴۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَيْسَى الثَّقَفِيِّ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبِيعِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعْلَمُوا مِنْ أَنْسَابِكُمْ مَا تَصِلُونَ بِهِ أَرْحَامَكُمْ فَإِنَّ صَلَاةَ الرَّحِمِ مَحَبَّةٌ فِي الْأَهْلِ مَثْرَاةٌ فِي الْمَالِ

عمر بڑھنے) کا موجب ہے۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ اور ”منماة“ کا مطلب عمر میں اضافہ ہے۔

۱۳۱۵: باب اپنے بھائی کیلئے پس پشت

دعا کرنا

۲۰۴۶: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی دعا اس سے زیادہ جلد قبول نہیں ہوتی جس قدر غائب کی دعا غائب کے حق میں قبول ہوتی ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے پہچانتے ہیں۔ افریقی کا نام عبدالرحمن بن زیاد بن انعم افریقی ہے اور ان کو حدیث میں ضعیف کہا گیا ہے۔

۱۳۱۶: باب گالی دینا

۲۰۴۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو آدمی گالی گلوچ کرنے والے جو کچھ کہیں وہ ان میں سے ابتداء کرنے والے پر ہے۔ جب تک کہ مظلوم حد سے نہ بڑھے۔ اس باب میں حضرت سعد ابن مسعود اور عبداللہ بن مغفلؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۴۸: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں کو گالی نہ دو کیونکہ اس سے زندہ لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ اس حدیث کو نقل کرنے میں سفیان کے ساتھیوں کا اختلاف ہے۔ بعض اسے حفری کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں جبکہ بعض سفیان سے اور وہ زیاد بن علاقہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے مغیرہ بن شعبہ کے پاس ایک آدمی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہوئے سنا۔

۲۰۴۹: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی مسلمان کو گالی

منماة فی الآخر هذا حدیث غریب من هذا الوجه ومعنی قولہ منماة فی الآخر یعنی بہ الزيادة فی العمر.

۱۳۱۵: باب ماجاء فی دعوة الاخ

لا خیه بظہر الغیب

۲۰۴۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ ثَنَا قَبِيصَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَنْعَمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا دُعُوهُ أَسْرَعَ إجابةً مِنْ دُعُوَةِ غَائِبٍ لِغَائِبٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَالْأَفْرِيقِيُّ يُضَعِّفُ فِي الْحَدِيثِ وَهُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ أَنْعَمٍ الْأَفْرِيقِيُّ.

۱۳۱۶: باب ماجاء فی الشتم

۲۰۴۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْتَبَانُ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِي مِنْهُمَا مَا لَمْ يَعْتِدِ الْمَظْلُومُ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ وَأَبْنِ مَسْعُودٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغْفَلِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۰۴۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْبُوا الْأَمْوَاتَ فَتَوَدُّوا الْأَحْيَاءَ وَقَدْ اخْتَلَفَ أَصْحَابُ سُفْيَانَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ فَرَوَى بَعْضُهُمْ مِثْلَ رِوَايَةِ الْحَفَرِيِّ وَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا يُحَدِّثُ عِنْدَ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

۲۰۴۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زُبَيْدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ

اللَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ قَالَ زَيْدٌ قُلْتُ لِأَبِي وَإِلِ أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

دینا فسق (یعنی گناہ) اور اسے قتل کرنا کفر ہے۔ زید کہتے ہیں کہ میں نے ابوہریرہ سے پوچھا۔ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود یہ حدیث عبد اللہ سے سنی تو انہوں نے فرمایا: ہاں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۱۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ الْمَعْرُوفِ

۲۰۵۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرَفًا تَرَى ظُهُورَ هَامِئِينَ يُطَوَّنُهَا وَيُطَوَّنُهَا مِنْ ظُهُورِهَا فِقَامَ أَغْرَابِيٍّ فَقَالَ لِمَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ لِمَنْ أَطَابَ الْكَلَامَ وَأَطْعَمَ الطَّعَامَ وَآذَانَ الصَّيَّامِ وَصَلَّى بِاللَّيْلِ وَالنَّاسِ نِيَامَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ.

۲۰۵۱: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمًا لَا حَدِيثُ أَنْ يُطِيعَ رَبَّهُ وَيُؤَدَّى حَقَّ سَيِّدِهِ يَعْنِي الْمَمْلُوكَ وَقَالَ كَتَبَ صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي مُوسَى وَابْنِ عُمَرَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۰۵۲: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الْيَقْظَانَ عَنْ زَادَانَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ عَلَى كُفْبَانِ الْمَسْكِ أَرَاهُ قَالَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ عَبْدٌ آذَى حَقَّ اللَّهِ وَحَقَّ مَوْلَاهُ وَرَجُلٌ أَمَّ قَوْمًا وَهُمْ رَاضُونَ وَرَجُلٌ يَسَادِي بِالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ سُفْيَانَ وَابْنِ الْيَقْظَانَ اسْمُهُ عُثْمَانُ بْنُ قَيْسٍ.

۲۰۵۰: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں بالا خانے ہیں جن کے بیرونی حصے اندر سے اور اندر کے حصے باہر سے نظر آتے ہوں گے۔ ایک اعرابی نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: یہ کس کیلئے ہوں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو اچھی گفتگو کرے کھانا کھلائے، ہمیشہ روزے رکھے اور رات کو نماز ادا کرے جبکہ لوگ سوئے ہوئے ہوں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف عبد الرحمن بن اسحاق کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۱۳۱۸: بَابُ نِيكَ غُلَامٍ كِي فَضِيلَتِ

۲۰۵۱: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمًا لَا حَدِيثُ أَنْ يُطِيعَ رَبَّهُ وَيُؤَدَّى حَقَّ سَيِّدِهِ يَعْنِي الْمَمْلُوكَ وَقَالَ كَتَبَ صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي مُوسَى وَابْنِ عُمَرَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۰۵۲: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الْيَقْظَانَ عَنْ زَادَانَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ عَلَى كُفْبَانِ الْمَسْكِ أَرَاهُ قَالَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ عَبْدٌ آذَى حَقَّ اللَّهِ وَحَقَّ مَوْلَاهُ وَرَجُلٌ أَمَّ قَوْمًا وَهُمْ رَاضُونَ وَرَجُلٌ يَسَادِي بِالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ سُفْيَانَ وَابْنِ الْيَقْظَانَ اسْمُهُ عُثْمَانُ بْنُ قَيْسٍ.

۲۰۵۱: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کتنا بہترین ہے وہ شخص جو اللہ کی بھی اطاعت کرے اور اپنے آقا کا بھی حق ادا کرے۔ (یعنی غلام یا باندی) کعب کہتے ہیں: اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے سچ کہا ہے۔ اس باب میں حضرت ابوموسیٰ، اور ابن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۵۲: حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین شخص ایسے ہیں جو مشک کے ٹیلے پر ہوں گے۔ راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ ”قیامت کے دن“ بھی فرمایا۔ ایک وہ شخص جو اللہ کا حق ادا کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے مالک کا حق بھی ادا کرے گا۔ دوسرا وہ امام جس سے اس کے مقتدی راضی ہوں اور تیسرا وہ شخص جو پانچوں نمازوں کے لئے اذان دیتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف سفیان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ ابو یقظان کا نام عثمان بن قیس ہے۔

۱۳۱۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي مُعَاشَرَةِ النَّاسِ

۲۰۵۳: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَيْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقِ اللَّهَ حَيْثُ مَا كُنْتَ وَاتَّبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۰۵۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ وَابُو نَعِيمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ قَالَ مُحَمَّدُ وَثَنَا وَكَيْفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَيْبٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَالصَّحِيحُ حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ.

۱۳۲۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي ظَنِّ السُّوءِ

۲۰۵۵: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَسَمِعْتُ عَبْدَ بَنٍ حُمَيْدٍ يَذْكُرُ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ سُفْيَانَ قَالَ قَالَ سُفْيَانُ الظَّنُّ ظَنَانٌ فَظَنُّ ائِمٍّ وَظَنُّ لَيْسَ بِائِمٍّ فَأَمَّا الظَّنُّ الَّذِي هُوَ ائِمٌّ فَالَّذِي يَظُنُّ ظَنًّا وَيَتَكَلَّمُ بِهِ وَأَمَّا الظَّنُّ الَّذِي لَيْسَ بِائِمٍّ فَالَّذِي يَظُنُّ وَلَا يَتَكَلَّمُ بِهِ.

۱۳۲۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمِرَاحِ

۲۰۵۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ الْوَصَّاحُ الْكُوفِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَخَالَطَنَا حَتَّىٰ أَنْ كَانَ لَيَقُولُ لَاحِ لِي صَغِيرًا أَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ.

۱۳۱۹: بَابُ لَوْغُولِ كَسَاتِهَا أَجْهَابُ تَاوَكْرِنَا

۲۰۵۳: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: جہاں کہیں بھی ہو اللہ سے ڈرو اور برائی کے بعد بھلائی کرو تا کہ وہ اسے منادے اور لوگوں سے اچھے اخلاق کے ساتھ پیش آؤ۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۵۴: ہم سے روایت کی محمود بن غیلان نے ابو احمد اور ابو نعیم سے وہ سفیان سے اور وہ حبیب سے اسی سند سے یہ حدیث نقل کرتے ہیں وکیع بھی سفیان سے وہ ميمون بن ابی شیبہ سے وہ معاذ بن جبل سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے مثل نقل کرتے ہیں۔ محمود کہتے ہیں کہ صحیح حدیث ابو ذر رضی اللہ عنہ کی ہے۔

۱۳۲۰: بَابُ بَدِغْمَانِي كَيْ بَارِي مِي

۲۰۵۵: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بدگمانی سے پرہیز کرو کیونکہ یہ سب سے زیادہ جھوٹی بات ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ میں (امام ترمذی) نے عبد بن حمید سے سنا وہ سفیان کے بعض ساتھیوں سے نقل کرتے ہیں کہ سفیان نے فرمایا گمان دو قسم کے ہیں۔ ایک قسم کا گمان گناہ ہے جبکہ دوسری قسم گناہ نہیں۔ گناہ یہ ہے کہ بدگمانی دل میں بھی کرے اور زبان پر بھی آئے۔ جبکہ صرف دل ہی میں بدگمانی کرنا گناہ نہیں۔

۱۳۲۱: بَابُ مِرَاحِ كَيْ بَارِي مِي

۲۰۵۶: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے ملے جلے رہتے یہاں تک کہ میرے چھوٹے بھائی سے فرماتے اے ابو عمیر تمہارے بغیر کو کیا ہوا۔ (غیر ایک چھوٹا پرندہ ہے)۔

۲۰۵۷: ہم سے روایت کی ہناد نے انہوں نے شعبہ انہوں نے ابی تیاہ اور وہ انسؓ سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوتیاہ کا نام یزید بن حمید ہے۔

۲۰۵۷: حَدَّثَنَا هَنَادٌ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي تِيَاهٍ عَنْ أَنَسٍ نَحْوَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو تِيَاهٍ اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ حُمَيْدٍ الصَّبْيَعِيُّ.

۲۰۵۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے خوش طبعی کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سچ کے علاوہ کچھ نہیں کہتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ”تُدَاعِبُنَا“ کا معنی یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے مزاح کرتے ہیں۔

۲۰۵۸: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ تُدَاعِبُنَا قَالَ إِنِّي لَا أَقُولُ إِلَّا حَقًّا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَمَعْنَى قَوْلِهِ إِنَّكَ تُدَاعِبُنَا إِنَّمَا يَعْنُونَ أَنَّكَ تَمَازِحُنَا.

۲۰۵۹: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا اے دوکانوں والے۔ محمود کہتے ہیں ابواسامہ نے فرمایا کہ آپ ﷺ نے اس طرح (ان الفاظ) کے ساتھ مزاح کیا۔

۲۰۵۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ شَرِيكَ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا ذَا الْأُذُنَيْنِ قَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ أَبُو أُسَامَةَ يَعْنِي مَازَحَهُ.

۲۰۶۰: حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے سواری مانگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں اونٹنی کے بچے پر سوار کروں گا۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ میں اونٹنی کا بچہ لیکر کیا کروں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا اونٹوں کو اونٹنیوں کے علاوہ بھی کوئی جنتا ہے۔ (یعنی تمام اونٹ اونٹنیوں کے بچے ہیں) یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

۲۰۶۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْوَاسِطِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا اسْتَحْمَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي حَامِلُكَ عَلَى وَلَدِنَا قَالِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَصْنَعُ بَوْلِدِ النَّاقَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَلْ تَلِدُ الْإِبِلَ إِلَّا التَّوْقُ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۱۳۲۲: باب جھگڑے کے بارے میں

۱۳۲۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمِرَاءِ

۲۰۶۱: حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ایسا جھوٹ چھوڑ دیا جو باطل تھا تو اس کیلئے جنت کے کنارے پر ایک مکان بنایا جائے گا اور جو حق پر ہوتے ہوئے جھگڑا ترک کر دے۔ اس کے لیے جنت کے درمیان مکان بنایا جائے گا اور جو شخص خوش اخلاق ہوگا اس کے لیے جنت کے اوپر والے حصے میں مکان بنایا جائے گا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ہم اسے صرف سلمہ بن وردان کی روایت سے

۲۰۶۱: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِيُّ الْبَصْرِيُّ ثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَلَمَةُ بْنُ وَرْدَانَ اللَّيْثِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الْكُذْبَ وَهُوَ بَاطِلٌ بَيْنِي لَهُ فِي رِبْضِ الْجَنَّةِ وَمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَهُوَ مُحِقٌّ بَيْنِي لَهُ فِي وَسْطِهَا وَمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهُ بَيْنِي لَهُ فِي أَغْلَاهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ سَلَمَةَ بْنِ

وَرَدَانُ عَنْ أَنَسٍ.

۲۰۶۲: حَدَّثَنَا فَضَالَةُ بْنُ الْفَضْلِ الْكُوفِيُّ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ بْنِ مُنْبِهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَى بَكَ إِثْمًا لَا تَزَالُ مُخَاصِمًا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ نَعْرِفُهُ مِثْلَ هَذَا إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۲۰۶۳: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ الْبَغْدَادِيُّ ثَنَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ لَيْثٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُمَارِ أَحَاكَ وَلَا تُمَارِحْهُ وَلَا تَعُدَّهُ مَوْعِدًا فَتُخْلِفَهُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۳۲۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُدَارَةِ

۲۰۶۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عِنْدَهُ فَقَالَ بَنَسْ ابْنُ الْعَشِيرَةِ أَوْ أَحْوَا الْعَشِيرَةِ ثُمَّ أَذِنَ لَهُ فَلَا نَ لَهُ الْقَوْلَ فَلَمَّا خَرَجَ قُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْتُ لَهُ مَا قُلْتُ ثُمَّ أَلْتَّ لَهُ الْقَوْلَ قَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ أَوْ دَعَا النَّاسُ اتِّقَاءً فُحْشِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۲۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِقْتِصَادِ

فِي الْحُبِّ وَالْبُغْضِ

۲۰۶۵: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ عَمْرٍو الْكَلْبِيُّ عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَرَاهُ رَفَعَهُ قَالَ أَحَبُّ حَبِيبِكَ هَوْنًا مَا عَسَى أَنْ يَكُونَ بَغِضُكَ يَوْمًا مَا وَابِغُضَ

جانتے ہیں اور وہ حضرت انسؓ سے نقل کرتے ہیں۔

۲۰۶۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ جھگڑتے رہنے کا گناہ ہی تمہارے لئے کافی ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۲۰۶۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے (مسلمان) بھائی سے جھگڑا نہ کرو، مزاح نہ کرو اور نہ ہی اس سے ایسا وعدہ کرو۔ جسے تم پورا نہ کر سکو۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف انی سند سے جانتے ہیں۔

۱۳۲۳: بَابُ حَسَنِ سُلُوكِ

۲۰۶۴: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت چاہی۔ میں آپ ﷺ کے پاس تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قبیلہ کا یہ بیٹا (یا فرمایا) قبیلہ کا یہ بھائی کیا ہی برا ہے۔ پھر اسے اجازت دے دی اور اس کے ساتھ نرمی کے ساتھ گفتگو کی۔ جب وہ چلا گیا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ پہلے تو آپ ﷺ نے اسے برا کہا اور پھر اس سے نرمی کے ساتھ بات کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا عائشہؓ بدترین شخص وہ ہے جسے اس کی فحش گوئی کی وجہ سے لوگوں نے چھوڑ دیا ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۲۴: بَابُ مَحَبَّتٍ أَوْ بُغْضٍ فِي مِثَالِهِ رَوَى

اخْتِيَارُ كَرْنَا

۲۰۶۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے (راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ انہوں نے مرفوعاً بیان فرمایا کہ) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے دوست کے ساتھ میانہ روی کا معاملہ رکھو۔ شاید کسی دن وہ تمہارا دشمن بن جائے اور دشمن کے ساتھ دشمنی میں

بَغِيضَكَ هَوْنًا مَا عَسَى أَنْ يَكُونَ حَبِيبَكَ يَوْمًا مَا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي يُونُسَ بِإِسْنَادٍ غَيْرِ هَذَا رَوَاهُ الْحَسَنُ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ وَهُوَ حَدِيثٌ ضَعِيفٌ أَيْضًا بِإِسْنَادٍ لَهُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّحِيحُ عَنْ عَلِيٍّ مَوْقُوفٌ قَوْلُهُ.

۱۳۲۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْكِبَرِ

۲۰۶۶: حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرَّفَاعِيُّ نَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ عِيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خُرْدٍ مِنْ كِبَرٍ وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ إِيْمَانٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ وَأَبِي سَعِيدٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۰۶۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَا ثنا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ ثنا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ تَغْلِبَ عَنْ فَضِيلِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبَرٍ وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ إِيْمَانٍ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ إِنَّهُ يُعْجِبُنِي أَنْ يَكُونَ ثَوْبِي حَسَنًا وَتَغْلِي حَسَنًا قَالَ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْجَمَالَ وَلَكِنَّ الْكِبَرَ مِنْ بَطَرِ الْحَقِّ وَغَمَضِ النَّاسِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۲۰۶۸: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ رَاشِدٍ عَنْ إِيَّاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَذْهَبُ بِنَفْسِهِ حَتَّى يُكْتَبَ فِي الْجَبَّارِينَ فَيُصِيبُهُ مَا أَصَابَهُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

بھی میانہ روی ہی رکھو کیونکہ ممکن ہے کہ کل وہی تمہارا دوست بن جائے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ یہ حدیث ابوب سے بھی ایک اور سند سے منقول ہے۔ حسن بن ابی جعفر بھی اسے نقل کرتے ہیں۔ یہ بھی ضعیف ہے۔ حسن بھی اپنی سند حضرت علیؑ کے حوالے سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں لیکن صحیح یہ ہے کہ حضرت علیؑ پر موقوف ہے۔

۱۳۲۵: باب تکبر کے بارے میں

۲۰۶۶: حضرت عبداللہؑ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا اور جس شخص کے دل میں ایک دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا وہ جہنم میں داخل نہیں ہوگا۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ، ابن عباسؓ، سلمہ بن اکوعؓ اور ابوسعیدؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۶۷: حضرت عبداللہؑ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص کے دل میں ایک ذرہ برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا اور وہ شخص دوزخ میں نہیں جائے گا جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا۔ راوی کہتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: میں پسند کرتا ہوں کہ میرے کپڑے اور جوتے اچھے ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ خوبصورتی کو پسند فرماتا ہے جبکہ تکبر یہ ہے کہ کوئی شخص حق کا انکار کرے اور لوگوں کو حقیر سمجھے۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۲۰۶۸: حضرت ایاس بن سلمہ بن اکوعؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے نفس کو اس کے مرتبے سے اونچالے جاتا اور تکبر کرتا ہے تو وہ جبارین میں لکھ دیا جاتا ہے اور اسے بھی اسی عذاب میں مبتلا کر دیا جاتا ہے جس میں وہ مبتلا ہوتے ہیں۔ یہ حدیث حسن

غریب ہے۔

۲۰۶۹: حضرت نافع بن جبیر بن مطعمؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا لوگ کہتے ہیں کہ مجھ میں تکبر ہے حالانکہ میں گدھے پر سوار ہوا۔ موٹی چادر لباس کے طور پر استعمال کی اور بکری کا دودھ دوہا اور رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا جس نے یہ کام کئے اس میں کسی قسم کا تکبر نہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۰۶۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيسَى بْنُ يَزِيدَ الْبَغْدَادِيُّ ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ نَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ يَقُولُونَ لِي فِيَّ التَّيْسُ وَقَدْ رَكِبْتُ الْحِمَارَ وَلَبَسْتُ الشَّمْلَةَ وَقَدْ حَلَبْتُ الشَّاةَ وَقَدْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَعَلَ هَذَا فَلَيْسَ فِيهِ عَنِ الْكِبَرِ شَيْءٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

خلاصۃ الابواب: قرآن و احادیث سے ثابت ہے کہ حیاء انسان کی بہترین خصلت ہے جس سے مومن کو لازماً محض ہونا چاہئے کیونکہ یہ ایسی علامت ہے جس سے خیر اور بھلائی کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آتا۔ دنیا میں تو یہ ممکن ہے کہ انسان کو سخت جانی و مالی نقصان پہنچ جائے مگر بالآخر انسان اس سے بھلائی ہی پائے گا۔ یہ معاشرے میں خیر کی ضامن ہے جبکہ فحش گوئی و بے حیائی معاشرے کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیتی ہے۔ (۲) ہمارے معاشرتی رویہ کی ایک برائی ہے کہ ایک دوسرے پر معمولی باتوں پر لعنت و ملامت کرنا ہے جبکہ حدیث مبارکہ میں اس کی سخت مذمت بیان کی گئی ہے اس رویے کو معاشرے میں پنپنے نہ دیا جائے، حتیٰ کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا! طعن، لعنت، بدتمیزی کرنے والا مومن نہیں ہے۔ یہ کتنی بڑی بد قسمتی ہے کہ ہم اپنے معاشرے میں ایسے رویوں کو جنم دے رہے ہیں ان کی سخت مذمت کرنا چاہئے۔ (۳) اپنے رشتہ داروں اہل عیال سے حسن سلوک، عمر، مال اور محبت کے بڑھنے کا موجب ہے۔ (۴) اپنے بھائی کے لئے پس پشت خیر خواہی کے جذبات رکھنا اور اس کے لئے دعا گو رہنا بندہ کوربت کی نظر میں صاحب فضیلت بنا دیتا ہے۔ اس کی یہ دعاء جتنی جلدی قبول ہوتی ہے گویا کہ دوسری دعاء اس کے مقابل نہیں۔ (۵) گالی دینا فسق کی علامت اور لڑائی جھگڑے میں اس کی ابتداء کرنے والے پر اس کا تمام تر الزام ڈالا جائے گا۔ (۶) مالک کے ساتھ ساتھ رب کے حقوق بھی ادا کرنے والا قیامت کے دن مشک کے ٹیلے پر ہوگا۔ امام جس سے اس کے مقتدی راضی ہوں اور پانچوں نمازوں کے لئے اذان دینے والا صاحب فضیلت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نظر میں۔ (۷) لوگوں سے اچھا لگان رکھنا چاہئے بدگمانی سے پرہیز کرنا چاہئے اور اس کو زبان پر لانا تو گویا گناہ ہے۔ (۸) سچا مزاج جائز ہے اور نبی کریم ﷺ کی کئی احادیث اس پر ہیں۔ (۹) معاشرے میں تنزل کا سبب باہمی جھگڑے ہوتے ہیں لہذا اسلامی تعلیمات میں ایک مومن کے لئے یہ خاص تعلیم ہے کہ وہ جھگڑے سے پرہیز کرے ایسے شخص کے لئے جنت میں ایک مکان بنایا جائے گا جو حق پر ہوتے ہوئے جھگڑا ترک کر دے۔ مومن کی خوبی ہوتی ہے کہ وہ جھوٹا، مزاح جھوٹا وعدہ اور جھگڑا نہیں کرتا۔ انسان کو باہمی تعلقات میں اعتدال اور میانہ روی رکھنا چاہئے کیونکہ انسان کبھی ایک دوسرے کے دشمن اور کبھی دوست ہوتے ہیں اس لئے دوستی و دشمنی میں بھی اعتدال سے نہ بڑھے۔ (۱۰) تکبر کی مذمت۔ تکبر صرف اللہ کو..... ہے انسان کے لئے تکبر اس کی تباہی کا سامان اور دنیا و آخرت میں خسارہ ہے۔

۱۳۲۶: باب اچھے اخلاق

۲۰۷۰: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن مؤمن کے میزان میں اچھے اخلاق سے زیادہ وزنی کوئی چیز نہیں ہوگی اس لیے کہ بے حیا اور فحش گوشخص سے اللہ تعالیٰ نفرت فرماتا ہے۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ اور اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۷۱: حضرت ابو درداء سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا: اچھے اخلاق سے زیادہ وزنی کوئی عمل نہیں۔ یعنی قیامت کے دن حساب و کتاب کے وقت۔ بے شک خوش اخلاق آدمی اچھے اخلاق کے ذریعے روزہ دار اور نمازی کا درجہ پالیتا ہے۔

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔

۲۰۷۲: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کس عمل کی وجہ سے لوگ زیادہ جنت میں داخل ہوں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کے خوف اور حسن اخلاق سے۔ پھر پوچھا گیا کہ زیادہ تر لوگ جہنم میں کن اعمال کی وجہ سے جائیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا منہ (یعنی زبان) اور شرمگاہ کی وجہ سے۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے۔ عبد اللہ بن ادریس، یزید بن عبد الرحمن اودی کے پوتے ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن مبارک فرماتے ہیں کہ حسن خلق یہ ہے کہ خندہ پیشانی سے ملے بھلائی کے کاموں پر خرچ کرے اور تکلیف دینے والی چیز کو دور کرے۔

۱۳۲۷: باب احسان اور معاف کرنا

۲۰۷۳: حضرت ابو الاحوص اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں ایک آدمی کے پاس سے گزرتا ہوں تو وہ میری مہمان نوازی نہیں کرتا پھر وہ میرے پاس

۱۳۲۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي حُسْنِ الْخُلُقِ

۲۰۷۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ ثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ الْمَمْلُوكِ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا شَيْءٌ أَثْقَلُ فِي الْمِيزَانِ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ مِنْ خُلُقٍ حَسَنٍ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَنْغُضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيَّ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ وَأَسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۰۷۱: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ اللَّيْثِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ شَيْءٍ يُوَضَّعُ فِي الْمِيزَانِ أَثْقَلُ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ وَإِنَّ صَاحِبَ حُسْنِ الْخُلُقِ لَيَبْلُغُ بِهِ دَرَجَةً صَاحِبِ الصَّوْمِ وَالصَّلَاةِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۲۰۷۲: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ إِدْرِيسَ ثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْثَرِ مَا يَدْخُلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ قَالَ تَقْوَى اللَّهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَسَمِعْتُ عَنْ أَكْثَرِ مَا يَدْخُلُ النَّاسَ النَّارَ قَالَ الْفَمُ وَالْفَرْجُ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ هُوَ ابْنُ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَوْدِيِّ. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ نَعْمَانَ أَبُو وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ أَنَّهُ وَصَفَ حُسْنَ الْخُلُقِ فَقَالَ هُوَ بَسْطُ الْوَجْهِ وَبَذْلُ الْمَعْرُوفِ وَكَفُّ الْأَذَى.

۱۳۲۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِحْسَانِ وَالْعَفْوِ

۲۰۷۳: حَدَّثَنَا بَنْدَارٌ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَمَحْمُودُ بْنُ غِيْلَانَ قَالُوا نَا أَبُو أَحْمَدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

سے گزرتا ہے کیا میں بھی اسی کے بدلے میں اس طرح کروں۔ آپؐ نے فرمایا نہیں بلکہ اس کی میزبانی کرو۔ آپؐ نے مجھے میلے کچیلے کپڑوں میں دیکھا تو پوچھا۔ تمہارے پاس مال ہے۔ میں نے عرض کیا ہر قسم کا مال ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اونٹ اور بکریاں عطا کی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا تم پر اس کا اثر ظاہر ہوتا چاہیے۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ، جابرؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو احوص کا نام عوف بن مالک بن نضلہ جشمی ہے۔ ”آقرہ“ کا مطلب اس کی مہمان نوازی کرو۔ ”قری“ ضیافت کے معنی میں ہے۔

۲۰۷۴: حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم ہر ایک کی رائے پر نہ چلو یعنی یوں نہ کہو کہ اگر لوگ بھلائی کریں گے تو ہم بھی کریں گے اور اگر وہ ظلم کریں گے تو ہم بھی کریں گے بلکہ اپنے آپ پر اعتماد و اطمینان رکھو، اگر لوگ بھلائی کریں تو بھلائی کرو اور اگر برائی کریں تو ظلم نہ کرو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے پہچانتے ہیں۔

۱۳۲۸: باب بھائیوں سے ملاقات

۲۰۷۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مریض کی عیادت کرے یا کسی دینی بھائی سے ملاقات کرے تو ایک اعلان کرنے والا بلائے گا اور کہے گا کہ تمہیں مبارک ہو تمہارا چلنا مبارک ہو۔ تم نے جنت میں اپنے ٹھہرنے کی جگہ بنالی۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ابوسام کا نام عیسیٰ بن سنان ہے۔ حماد بن سلمہ ابورافع سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس میں سے کچھ حصہ نقل کرتے ہیں۔

۱۳۲۹: باب حیاء کے بارے میں

۲۰۷۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

الرَّجُلُ أَمْرُهُ فَلَا يَقْرِيَنِي وَلَا يُصَيِّفُنِي فَيَمْرُئِي أَفَاجِرِيهِ قَالَ لَا أَقْرِهِ قَالَ وَرَأَيْتُ رِثَ النَّيَابِ فَقَالَ هَلْ لَكَ مِنْ مَالٍ قَالَ قُلْتُ مِنْ كُلِّ الْمَالِ قَدْ أَعْطَانِي اللَّهُ مِنَ الْإِبِلِ وَالْعَنَمِ قَالَ فَلْيَرِّعْ عَلَيْكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَجَابِرٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو الْأَخْوَصِ اسْمُهُ عَوْفٌ بْنُ مَالِكِ بْنِ نَضْلَةَ الْجُشَمِيُّ وَمَعْنَى قَوْلِهِ أَقْرِهِ يَقُولُ أَضْفُهُ وَالْقَرَى الضِّيَافَةُ.

۲۰۷۴: حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرَّفَاعِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقُضَيْلِ عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُمَيْعٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكُونُوا أُمَّةً تَقُولُونَ إِنْ أَحْسَنَ النَّاسُ أَحْسَنًا وَإِنْ ظَلَمُوا ظَلَمْنَا وَلَكِنْ وَطَنُوا أَنْفُسَكُمْ إِنْ أَحْسَنَ النَّاسُ أَنْ تُحْسِنُوا وَإِنْ أَسَاءُوا فَلَا تَظْلَمُوا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۳۲۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي زِيَارَةِ الْأَخْوَانِ

۲۰۷۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَالْحُسَيْنُ بْنُ أَبِي كَبْشَةَ الْبَصْرِيُّ قَالَ ثَنَا يَوْسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ السَّدُوسِيُّ نَا أَبَا سِنَانَ الْقُسَمَلِيَّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سَوْدَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ مَرِيضًا أَوْ زَارَ أَحَالَه فِي اللَّهِ نَادَاهُ مُنَادٍ أَنْ طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَأَبُو سِنَانَ اسْمُهُ عَيْسَى بْنُ سِنَانَ وَقَدْ رَوَى حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مِنْ هَذَا.

۱۳۲۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَيَاءِ

۲۰۷۶: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَاعِبِدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَعَبْدُ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حیاۃ ایمان کا حصہ ہے اور ایمان جنت میں لے جاتا ہے۔ بے حیائی ظلم ہے اور ظلم جہنم میں لے جاتا ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، ابوبکرہ رضی اللہ عنہ، ابوامامہ رضی اللہ عنہ اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۳۰: باب آہستگی اور عجلت

۲۰۷۷: حضرت عبداللہ بن سرجس مزی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھی خصلتیں، آہستہ آہستہ کام کرنا اور میانہ روی اختیار کرنا، نبوت کے چوبیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۰۷۸: ہم سے روایت کی قتیہ نے وہ نوح بن قیس سے وہ عبداللہ بن عمران سے وہ عبداللہ بن سرجس سے اور وہ نبی ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ اس سند میں عاصم کا ذکر نہیں۔ صحیح حدیث نصر بن علی ہی کی ہے۔

۲۰۷۹: حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عبد قیس کے قاصدا شج سے فرمایا: تم میں دو خصلتیں ایسی ہیں جو اللہ تعالیٰ کو محبوب ہیں۔ بردباری اور سوچ سمجھ کر کام کرنا (یعنی جلد بازی نہ کرنا) اس باب میں اشج عصری سے بھی حدیث منقول ہے۔

۲۰۸۰: حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کام میں جلد بازی نہ کرنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ بعض اہل علم نے عبدالمہمین بن عباس کے بارے میں کلام کیا ہے۔ اور انہیں حافظہ کی وجہ سے ضعیف قرار دیا ہے۔

الرَّحِيمِ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍوَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ وَالْإِيمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَمْرٍوَأَبِي بَكْرَةَ وَأَبِي أُمَامَةَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۳۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الثَّانِي وَالْعَجَلَةِ

۲۰۷۷: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَانُوخُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍوَأَنَّ عَاصِمَ الْأَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجَسٍ الْمُزَنِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّمْتُ الْحَسَنُ وَالتَّوَدُّةُ وَالْإِفْتِصَادُ جُزْءٌ مِنْ أَرْبَعَةٍ وَعِشْرِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوَّةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۲۰۷۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَانُوخُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍوَأَنَّ عَمْرَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عَاصِمٍ وَالصَّحِيحُ حَدِيثُ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ.

۲۰۷۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَزِيعٍ نَابَشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْأَشَجِّ عَبْدِ الْقَيْسِ إِنَّ فِيكَ خَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللَّهُ الْحِلْمُ وَالْأَنَاءُ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْأَشَجِّ الْعَصْرِيِّ.

۲۰۸۰: حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ الْمَدِينِيُّ نَابِعْدُ الْمُهِمِّنِ بْنِ عَبَّاسٍ بْنِ سَهْلٍ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنَاءُ مِنَ اللَّهِ وَالْعَجَلَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْمُهِمِّنِ بْنِ عَبَّاسٍ وَضَعْفَهُ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ.

۱۳۳۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّفْقِ

۲۰۸۱: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلُوكٍ عَنْ أُمِّ الدُّدَاءِ عَنْ أَبِي الدُّدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الرَّفْقِ فَقَدْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَنْ حُرِمَ حَظُّهُ مِنَ الرَّفْقِ فَقَدْ حُرِمَ حَظُّهُ مِنَ الْخَيْرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَجَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۳۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي دَعْوَةِ الْمَظْلُومِ

۲۰۸۲: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَاوَكِيْعٌ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي مَعْبُدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ اتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهُمَا بَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو مَعْبُدٍ اسْمُهُ نَافِعٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَأَبِي سَعِيدٍ.

۱۳۳۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي خُلُقِ النَّبِيِّ ﷺ

۲۰۸۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِينَ فَمَا قَالَ لِي أَبَ قَطُّ وَمَا قَالَ لَشَيْءٍ صَنَعْتُهُ لَمْ صَنَعْتُهُ وَلَا لَشَيْءٍ تَرَكْتُهُ لَمْ تَرَكْتُهُ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا وَمَا مَسَسَتْ خِرَافَتُ وَلَا حَرِيرًا وَلَا شَيْئًا كَانَ الْإِنْسَانُ مِنْ كَفَرٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمَمْتُ مِنْكَ أَفْ لَا عِطْرًا كَانَ أَطْيَبَ مِنْ عَرَقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ

۱۳۳۱: بَابُ نَزَمِي كے بارے میں

۲۰۸۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو نرمی سے حصہ دیا گیا اسے بھلائی سے حصہ دیا گیا اور جسے نرمی کے حصہ سے محروم رکھا گیا اسے بھلائی کے حصہ سے محروم رکھا گیا۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، جریر بن عبد اللہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۳۲: بَابُ مَظْلُوم کی دعا

۲۰۸۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا اور فرمایا: مظلوم کی دعا سے ڈرنا کیونکہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو معبد کا نام نافذ ہے۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اور ابو سعید رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۳۳۳: بَابُ اخْلَاقِ نَبِيِّ ﷺ

۲۰۸۳: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے دس برس تک رسول اللہ ﷺ کی خدمت کی۔ آپ ﷺ نے مجھے کبھی ”اُف“ تک نہیں کہا۔ نہ ہی میرے کسی کام کو لینے کے بعد فرمایا کہ تم نے یہ کیوں کیا؟ اور نہ آپ ﷺ نے میرے کسی کام کو چھوڑ دینے پر مجھ سے پوچھا کہ تم نے اسے کیوں چھوڑ دیا اور آپ ﷺ لوگوں میں سے سب سے بہتر اخلاق والے تھے۔ میرے ہاتھوں نے کوئی کپڑا، ریشم یا کوئی بھی چیز نبی اکرم ﷺ کے ہاتھوں سے زیادہ نرم نہیں چھوئی اور نہ ہی کوئی ایسا عطر یا مشک سونگھا جس کی خوشبو آپ ﷺ کے پسینہ مبارک سے زیادہ ہو۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ اور براءؓ سے بھی

صَحِيحٌ

احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۸۴: حضرت ابو عبد اللہ جدلی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے نبی اکرم ﷺ کے اخلاق کے متعلق پوچھا تو ام المؤمنینؓ نے فرمایا آپ ﷺ نہ کبھی فحش گوئی کرتے اور نہ ہی اس کی عادت تھی۔ آپ ﷺ بازاروں میں شور کرنے والے بھی نہ تھے۔ اور آپ ﷺ برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتے تھے بلکہ معاف کر دیتے اور درگزر فرماتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو عبد اللہ جدلی کا نام عبد بن عبد ہے۔ انہیں عبد الرحمن بن عبد بھی کہا جاتا ہے۔

۲۰۸۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَأْبُو دَاوُدَ أَنَّنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيَّ يَقُولُ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ خُلُقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَلَا صَخْبًا فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يَجْزِي بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلَكِنْ يَغْفُو وَيَصْفَحُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ بْنُ عَبْدِ وَيُقَالُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ

خلاصۃ الابواب: اعلیٰ اخلاق کا حامل شخص اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ہے۔ قیامت کے دن لوگ اپنے اخلاق کے باعث روزہ داروں اور نمازیوں کا سادرجہ پائیں گے۔ اعلیٰ اخلاق جنت میں لے جانے کا سبب اور بد اخلاقی اور فحش کوئی جہنم میں جانے کا باعث ہوں گے۔ خود نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ میری بعثت کا مقصد ہی اخلاق کی تکمیل ہے۔ (۲) احسان بے لوث ہونا چاہئے نہ کہ اس لئے احسان کیا جائے کہ لوگ بدلہ میں احسان کریں گے۔ بلکہ اگر وہ ظلم بھی کریں تو انسان کو معاف اور احسان سے پیش آنا چاہئے۔ (۳) حیاء ایمان کا حصہ ہے اور ایمان جنت میں لے جائے گا۔ جبکہ بے حیائی ظلم ہے اور ظلم تو جہنم میں جانے کا سبب بن سکتا ہے کیونکہ حیاء سے خیر اور ظلم سے شر پھیلتا ہے۔ (۴) مؤمن کی بہترین صفات یہ ہیں کہ وہ اعتدال و میانہ روی اختیار کرے۔ اپنی حرکات و زبان، رویے میں اس کا اظہار کرے کیونکہ جلد بازی شیطان کا حصہ ہے جبکہ میانہ روی نبوت کے چوبیس حصوں میں سے ایک ہے (۵) انسان کو نرمی اختیار کرنا چاہئے اس رویے کا حامل شخص بھلائی کو پانے میں حریص ہوتا ہے جبکہ سختی کے حامل افراد اپنے رویوں میں چلک پیدا نہیں کر سکتے۔ تاریخی طور پر اہل مدینہ کا کردار ان کی نرم روی کی مثال ہے جنہوں نے خیر کو لپک کر لیا جبکہ اصل اپنی سختی کے باعث خیر کو نہ سمجھ سکے اور اس کی مخالفت پر اڑے رہے۔ (۶) مظلوم کو اللہ تعالیٰ نے یہ حق دیا ہے کہ وہ جب دعاء کرے گا تو وہ اپنے رب کے درمیان کوئی پردہ نہ پائے گا جبکہ ظلم اندھیرا ہے جو بندے اور رب کے درمیان حائل ہو جاتا ہے اور پردہ حائل کر دیتا ہے۔ (۷) حضور اکرم ﷺ اعلیٰ اخلاق کے حامل تھے اور آپ نے اپنی بعثت کو اخلاق کی تکمیل فرمایا۔ اعلیٰ اخلاق کے حامل افراد قیامت کے دن بھلائی کے حامل ہوں گے۔

۱۳۳۴: باب حسن وفا

۱۳۳۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي حُسْنِ الْعَهْدِ

۲۰۸۵: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی کسی بیوی پر اتنا رشک نہیں کیا جتنا حضرت خدیجہؓ پر کیا۔ اگر میں ان کے زمانے میں ہوتی تو میرا کیا حال ہوتا۔ اور یہ سب اس لیے تھا کہ آپ ﷺ انہیں بہت یاد کیا کرتے

۲۰۸۵: حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرَّفَاعِيُّ نَاحِفُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غُرْتُ عَلَى أَحَدٍ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا غُرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ وَمَا بِي أَنْ أَكُونَ أَذْرَ كُلِّهَا وَمَا

تھے۔ اور رسول اللہ ﷺ جب کوئی بکری ذبح کرتے تو حضرت خدیجہ کی کسی سہیلی کو تلاش کرتے اور اس کے ہاں ہدیہ بھیجتے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۳۳۵: باب بلند اخلاق

۲۰۸۶: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن میرے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ محبوب اور قریب بیٹھنے والے لوگ وہ ہیں جو بہترین اخلاق والے ہیں اور سب سے زیادہ ناپسندیدہ اور دور رہنے والے لوگ وہ ہیں جو زیادہ باتیں کرنے والے، بلا سوچے سمجھے اور بلا احتیاط بولنے والے اور تکبر کرنے والے ہیں۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ بہت باتونی اور زبان دراز کا تو ہمیں علم ہے ”مُتَفِیْهَقُونَ“ کون ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تکبر کرنے والے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ ”الشُّرَّارُ“ بہت کلام کرنے والا۔ ”مُتَشَدِّقُ الْكَلَامِ“ کے ذریعے لوگوں پر فخر کرنے والا ہے۔ بعض لوگوں نے یہ حدیث بواسطہ مبارک بن فضالہ، محمد بن منکدر اور حضرت جابرؓ، نبی اکرم ﷺ سے روایت کی لیکن اس میں عبد ربہ بن سعید کا واسطہ مذکور نہیں۔ یہ زیادہ صحیح ہے۔

۱۳۳۶: باب لعن و طعن

۲۰۸۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن لعنت کرنے والا نہیں ہوتا۔ اس باب میں حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض راوی اسی سند سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن کیلئے مناسب نہیں کہ وہ لعنت کرنے والا ہو۔

ذَآكَ الْكَثْرَةُ ذِكْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا وَإِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ فَيَتَّبِعُ بِهَا صَدَائِقَ خَدِيجَةَ فَيَهْدِيهَا لَهُنَّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۱۳۳۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي مَعَالَى الْأَخْلَاقِ

۲۰۸۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خِرَاشٍ الْبَغْدَادِيُّ نَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ نَامِيَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ ثَنِيَّ عَبْدُ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ وَأَقْرَبِكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَمَةِ أَحْسَنُكُمْ أَخْلَاقًا وَإِنْ مِنْ أَبْغَضِكُمْ إِلَيَّ وَأَبْعَدَكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَمَةِ الشُّرَّارُونَ وَالْمُتَشَدِّقُونَ وَالْمُتَفِیْهَقُونَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ عَلِمْنَا الشُّرَّارِينَ وَالْمُتَشَدِّقِينَ فَمَا الْمُتَفِیْهَقُونَ قَالَ الْمُتَكَبِّرُونَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ الشُّرَّارُ هُوَ كَثِيرُ الْكَلَامِ وَالْمُتَشَدِّقُ هُوَ الَّذِي يَتَطَاوُلُ عَلَى النَّاسِ فِي الْكَلَامِ وَيَنْذُو أَعْلَاهُمْ وَرَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْمُبَارَكِ بْنِ فَضَالَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ وَهَذَا أَصَحُّ.

۱۳۳۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي اللَّعْنِ وَالطَّعْنِ

۲۰۸۷: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكُونُ الْمُؤْمِنُ لَعَنًا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَرَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَا يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَكُونَ لَعَنًا.

۱۳۳۷: باب غصہ کی زیادتی

۲۰۸۸: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے کچھ سکھائیے لیکن زیادہ نہ ہوتا کہ میں یاد رکھ سکوں۔ فرمایا غصہ نہ کیا کرو۔ اس نے کئی مرتبہ نبی اکرمؐ سے اسی طرح پوچھا اور آپؐ نے ہر مرتبہ یہی جواب دیا کہ غصہ نہ کیا کرو اس باب میں حضرت ابوسعیدؓ اور سلیمان صردؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے اور ابو حصین کا نام عثمان بن عامر اسدی ہے۔

۲۰۸۹: حضرت سہل بن معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غصے کو ضبط کر لے حالانکہ وہ اس کے نفاذ پر قادر ہو۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے تمام مخلوق کے سامنے بلائے گا اور اسے اختیار دے گا کہ جس حور کو چاہے پسند کرے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۳۳۸: باب بڑوں کی تعظیم

۲۰۹۰: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو نو جوان کسی بوڑھے کے عمر رسیدہ ہونے کی وجہ سے اس کی عزت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس جوان کیلئے کسی کو مقرر فرمادیتا ہے جو اس کے بڑھاپے کے دور میں اس کی عزت کرتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف یزید بن بیان اور ابو جلال انصاری کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۳۳۹: باب ملاقات ترک کرنے والوں

۲۰۹۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پیر اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور ان دنوں میں ان لوگوں کی بخشش کی جاتی ہے جو شرک کے مرتکب نہیں ہوتے۔ البتہ ایسے دو آدمی جو

۱۳۳۷: بَاب مَا جَاءَ فِي كَثْرَةِ الْغَضَبِ

۲۰۸۸: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلَّمْنِي شَيْئًا وَلَا تُكْثِرْ عَلَيَّ لَعَلِّي أَعِيَهُ قَالَ لَا تَغْضَبْ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَسَلِيمَانَ بْنِ صُرْدٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَأَبُو حَصِينٍ اسْمُهُ عُثْمَانُ بْنُ عَاصِمٍ الْأَسَدِيُّ.

۲۰۸۹: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقَرِّي نَاسِعِيْدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ ثَنِي أَبُو مَرْحُومٍ عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ مِمُونٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ يَسْتَطِيعُ أَنْ يُنْفِذَهُ دَعَاهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ عَلَى رَأْسِ الْخَلَائِقِ حَتَّى يُخَيَّرَهُ فِي أَيِّ الْحُورِ شَاءَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۱۳۳۸: بَاب مَا جَاءَ فِي إِجْلَالِ الْكَبِيرِ

۲۰۹۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَازِيْدُ بْنُ بَيَانَ الْعُقَيْلِيُّ ثَنَا أَبُو الرَّجَالِ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا أَكْرَمَ شَابٌّ شَيْخًا لِسِنِّهِ إِلَّا قَبِضَ اللَّهُ لَهُ مَنْ يُكْرِمُهُ عِنْدَ سِنِّهِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ هَذَا الشَّيْخِ يَزِيدَ بْنِ بَيَانَ وَأَبُو الرَّجَالِ الْأَنْصَارِيُّ آخَرُ.

۱۳۳۹: بَاب مَا جَاءَ فِي الْمُتَهَاجِرِينَ

۲۰۹۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ نَاصِبٍ الْعَزِيزِيُّ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ تَفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْإِنْسَيْنِ وَالْخَمِيْسِ فَيُغْفَرُ فِيهِمَا لِمَنْ لَا

آپس میں (ناراض ہو کر) جدا ہو گئے ہوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان دونوں کو واپس کر دو یہاں تک کہ آپس میں صلح کریں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض احادیث میں یہ الفاظ ہیں کہ ان دونوں کو صلح کرنے تک چھوڑ دو۔ ”مُتَهَاجِرَيْنِ“ ”قطع تعلق کرنے والے“۔ یہ اس حدیث کی طرح ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کسی مسلمان کیلئے اپنے بھائی کے ساتھ تین دن سے زیادہ قطع تعلق کرنا جائز نہیں۔

يُشْرِكُ بِاللَّهِ إِلَّا الْمُتَهَاجِرَيْنِ يَقُولُ رُدُّوَاهُذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَيُرْوَى فِي بَعْضِ الْحَدِيثِ دَرُّوَاهُذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا وَمَعْنَى قَوْلِهِ الْمُتَهَاجِرَيْنِ يَعْنِي الْمُتَصَارِمَيْنِ وَهَذَا مِثْلُ مَا رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ.

خُلَاصَةُ الْأَبْوَابِ: مرد کو با وفا ہونا چاہئے کیونکہ یک عورت دنیا کی قیمتی متاع ہے۔ حضور اکرم ﷺ کا حضرت خدیجہؓ کو یاد کرنا آپ ﷺ کی وفا کا مظہر ہے۔ (۲) اعلیٰ اخلاق والے نبی کریم ﷺ کے قریب اور بد اخلاق آپ ﷺ سے دور ہیں۔ زبان کا سوچ سمجھ کر استعمال کرنا چاہئے۔ اعلیٰ اخلاق کی علامت جبکہ بے سوچے سمجھے بے ٹکان بولنا احق لوگوں کی علامت ہے۔ اس لئے حضور ﷺ نے ان لوگوں کو ناپسند فرمایا۔ (۳) لعن و طعن سے اجتناب کرنا چاہئے۔ (۴) غصہ سے اجتناب کرنا چاہئے اس لئے کہ نبی کریم ﷺ نے بار بار اسی کی تلقین کی کہ غصہ نہ کیا کرو، غصہ نہ کیا کرو۔ غصہ پر قدرت رکھنا نہ صرف دنیا میں بھلائی کا ذریعہ ہے بلکہ قیامت والے دن اللہ تعالیٰ کی طرف سے خصوصی انعام بھی عطا ہوگا۔

(۵) دنیا مکافات عمل ہے۔ انسان اگر عزت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایسے بندے کو اس کا ساتھی بناتا ہے جو اس کی عزت کرتا ہے ورنہ جو دوسروں کی عزت نہیں کرتا وہ خود بھی عزت نہیں پاتا۔ (۶) شرک کے بعد جن دو افراد کو جنت میں جانے سے روک دیا جاتا ہے ان میں وہ شامل ہیں جو آپس میں ترک تعلقات کے حامل ہوں۔ یہاں تک وہ اپنے تعلق کو دوبارہ استوار کر لیں۔

۱۳۴۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّبْرِ

۱۳۴۰: باب صبر کے بارے میں

۲۰۹۲: حضرت ابو سعیدؓ فرماتے ہیں کہ انصار کے کچھ لوگوں نے رسول اللہؐ سے سوال کیا۔ آپؐ نے انہیں دے دیا۔ انہوں نے پھر مانگا۔ آپؐ نے دوبارہ دے دیا۔ اس کے بعد فرمایا میرے پاس جو کچھ مال ہوگا میں اسے تم سے روک کر ہرگز جمع نہیں کروں گا اور جو شخص بے نیازی اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ اسے بے نیاز کر دے گا۔ جو مال گنے سے بچے گا، اللہ تعالیٰ اسے سوال کرنے سے بچائے گا۔ جو صبر کرے گا اللہ تعالیٰ اسے صبر کی توفیق عطا فرمائے گا اور کسی کو صبر سے بہتر اور کشادہ چیز نہیں دی گئی۔ اس باب میں حضرت انسؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ مالک سے یہ حدیث ”فَلَنْ أَذْخِرَهُ“ اور ”فَلَمْ أَذْخِرَهُ“ کے الفاظ کے ساتھ

۲۰۹۲: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَامِعُنٌ نَامَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ ثُمَّ قَالَ مَا يَكُونُ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ أَذْخِرَهُ عَنْكُمْ وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللَّهُ وَمَنْ يَسْتَغْفِفْ يُعْفِهِ اللَّهُ وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصْبِرْهُ اللَّهُ وَمَا أَغْطَى أَحَدٌ شَيْئًا هُوَ خَيْرٌ وَأَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَيُرْوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ مَالِكٍ فَلَنْ أَذْخِرَهُ عَنْكُمْ وَيُرْوَى عَنْهُ فَلَمْ أَذْخِرَهُ عَنْكُمْ وَالْمَعْنَى فِيهِ وَاحِدٌ يَقُولُ لَنْ

أَخْبَسَهُ عَنْكُمْ.

منقول ہے۔ ”تم سے روک کر نہیں رکھوں گا۔

۱۳۴۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي ذِي الْوُجْهِينِ

۲۰۹۳: حَدَّثَنَا هَنَادُ نَا أَبُو مُعْوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ ذَا الْوُجْهِينِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمَّارٍ وَانْسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۴۱: باب ہر ایک کے منہ پر اس کی طرف داری کرنا
۲۰۹۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن بدترین شخص وہ ہے جو دو دشمنوں میں سے ہر ایک پر یہ ظاہر کرے کہ میں تمہارا دوست ہوں۔ اس باب میں حضرت عمارؓ اور انسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۴۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّمَامِ

۲۰۹۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ مَرَّ جُلٌّ عَلَى حَذِيفَةَ بْنِ الْيَمَانِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ هَذَا يُبْلَغُ الْأُمَرَاءَ الْحَدِيثُ عَنِ النَّاسِ فَقَالَ حَذِيفَةُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَاتٌ قَالَ سُفْيَانُ وَالْقَتَاتُ النَّمَامُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۴۲: باب چغل خوری کرنے والے
۲۰۹۴: حضرت ہمام بن حارثؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص حذیفہ بن یمانؓ کے پاس سے گزرا تو انہیں بتایا گیا کہ یہ لوگوں کی باتیں امراء تک پہنچاتا ہے۔ انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ ”قتات“ یعنی چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔ سفیان کہتے ہیں کہ ”قتات“ چغل خور کو کہتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۴۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعِيِّ

۲۰۹۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ أَبِي غَسَّانٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ عَنْ حَسَّانِ بْنِ عَطِيَّةٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَيَاءُ وَالْعِيُّ شُعْبَتَانِ مِنَ الْإِيمَانِ وَالْبَذَاءُ وَالْبَيَانُ شُعْبَتَانِ مِنَ الْبِفَاقِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي غَسَّانٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ قَالَ وَالْعِيُّ قَلَّةُ الْكَلَامِ وَالْبَذَاءُ هُوَ الْفُحْشُ فِي الْكَلَامِ وَالْبَيَانُ هُوَ كَثْرَةُ الْكَلَامِ مِثْلُ هَؤُلَاءِ الْخُطَبَاءِ الَّذِينَ يَخْطُبُونَ فَيَتَوَسَّعُونَ فِي الْكَلَامِ وَيَتَفَضَّحُونَ فِيهِ مِنْ مَذْحِ النَّاسِ فِيمَا لَا يُرْضَى اللَّهُ.

۱۳۴۳: باب کم گوئی
۲۰۹۵: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حیاء اور کم گوئی ایمان کے دو شعبے ہیں۔ فحش گوئی اور زیادہ باتیں کرنا نفاق کے شعبے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے ابو غسان محمد بن مطرف کی روایت سے جانتے ہیں۔ ”العی“ قلت کلام اور ”البذاء“ فحش گوئی اور ”البیان“ سے مراد کثرت کلام ہے۔ جس طرح ان خطباء کی عادت ہے کہ خطبہ دیتے وقت بات کو بڑھا دیتے ہیں اور لوگوں کی ایسی تعریف کرتے ہیں جس پر اللہ تعالیٰ راضی نہیں ہوتا۔

۱۳۴۴: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا

۲۰۹۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ

۱۳۴۴: باب بعض بیان جادو ہے
۲۰۹۶: حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد

زَيْدُ بْنُ أَسْلَمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلَيْنِ قَدْ مَافِيَ زَمَانٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَا فَعَجَبَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِهِمَا فَالْتَفَتَ الْيَنَارُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا أَوْ إِنَّ بَعْضَ الْبَيَانِ سِحْرٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمَّارٍ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَعَبْدِ اللَّهِ الشَّخِيرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

مبارک میں دو شخص آئے اور دونوں نے لوگوں سے خطاب کیا جس سے لوگ حیرت میں پڑ گئے۔ پس رسول اللہ ﷺ ہم سے مخاطب ہوئے اور فرمایا بعض لوگوں کا کسی چیز کو بیان کرنا جادو کی طرح ہوتا ہے۔ راوی کو شک ہے کہ بعض ”بیان“ فرمایا ”من البیان“ فرمایا۔ اس باب میں حضرت عمار، ابن مسعود اور عبد اللہ بن شخیر سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خلاصۃ الابواب: صبر انسانی شخصیت کا جوہر ہے۔ انسانی زندگی..... اہل حق کے لئے یہ سب سے بڑی نعمت ہے صبر اختیار کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنا ساتھی بتایا ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے ”إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ“ اور ایک جگہ پر ارشاد ہے کہ ”اہل حق مسائل و آزمائش میں صبر اور نماز سے مدد حاصل کریں“ اللہ تعالیٰ جس کو صبر عطا فرمادیں گویا اسے بہتر اور کشادہ چیز دے دی۔ ایک بہترین ہدایت یہ کہ انسان مانگنے سے بچے کیونکہ جو مانگنے سے احتراز کرے گا رب اسے عطا کرے گا اور جو انسانوں سے بے نیازی اختیار کرے گا تو رب اسے بے نیاز کر دے گا۔ (۲) ہر ایک کی اس کے منہ پر اس کی طرف داری کرنے کی مذمت کی گئی اور قیامت کے دن اس شخص کو بدترین لوگوں میں شامل کیا جائے گا (۳) چغل خوری کی مذمت، گزشتہ احادیث میں بیان ہو چکی ہے۔ چغل خوری معاشرتی برائیوں میں بڑی برائی ہے جس کے پھیلنے سے معاشرے میں مضراثرات اور شر پھیلتا ہے۔ (۶) مومن کم گو ہوتا ہے۔ قرآن کریم میں مومن کی یہ خوبی بیان ہوئی ہے وہ ”اعراض عن الغو“ کرتا ہے۔ فحش گوئی اور زیادہ باتیں کرنا نفاق کے دو شعبے ہیں مومن کو تو ان سے لازمادور ہونا چاہئے۔

۱۳۳۵: باب تَوَاضَع

۱۳۳۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّوَاضُّعِ

۲۰۹۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ وَمَا زَادَ اللَّهُ رَجُلًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعُ أَحَدُهُ لِلْآخَرِ إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ كَبْشَةَ الْأَنْصَارِيِّ وَأَسْمَةَ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۰۹۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ مال کو کم نہیں کرتا۔ معاف کرنے والے کی عزت کے علاوہ کوئی چیز نہیں بڑھتی اور جو شخص اللہ کے لیے تواضع کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بلند کرتے ہیں۔ اس باب میں حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابو کبشہ انصاری رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۳۶: باب ظَلَم

۱۳۳۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الظُّلْمِ

۲۰۹۸: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْغُبَرِ نَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۰۹۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظلم قیامت کے دن کی تارکیوں کا موجب ہے۔ اس باب میں عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، عائشہ

رضی اللہ عنہا، ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہے۔ یہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے غریب ہے۔

۱۳۴۷: باب نعمت میں عیب جوئی ترک کرنا

۲۰۹۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا۔ اگر جی چاہتا تو کھا لیتے، ورنہ چھوڑ دیتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو حازم اشجعی ہیں۔ ان کا نام سلمان ہے اور وہ عذرہ اشجعیہ کے مولیٰ ہیں۔

۱۳۴۸: باب مؤمن کی تعظیم

۲۱۰۰: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ منبر پر چڑھے اور بلند آواز سے فرمایا: اے لوگوں کے وہ گروہ جو صرف زبانوں سے اسلام لائے ہیں اور ایمان ان کے دلوں میں نہیں پہنچا، مسلمانوں کو اذیت نہ دو انہیں عار نہ دلاؤ اور ان میں عیوب مت تلاش کرو۔ کیونکہ جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کی عیب جوئی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی عیب گیری کرتا ہے اور جس کی عیب گیری اللہ تعالیٰ کرنے لگے وہ ذلیل ہو جائے گا۔ اگرچہ وہ اپنے گھر کے اندر ہی کیوں نہ ہو۔ پھر راوی کہتے ہیں کہ ایک دن ابن عمرؓ نے بیت اللہ یا فرمایا کعبہ کی طرف نظر ڈالی اور فرمایا: تم کتنے عظیم ہو۔ تمہاری حرمت بھی کتنی عظیم ہے۔ لیکن مؤمن کی حرمت اللہ کے نزدیک تیری عزت سے بھی زیادہ ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف حسین بن واقد کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ اسحاق بن ابراہیم سمرقندی نے اسے حسین بن واقد سے اس کے ہم معنی روایت کیا۔ پھر ابو ہریرہ سلمیٰ بھی نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں

قَالَ الظُّلُمَ ظُلُمَاتُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَ عَائِشَةَ وَأَبِي مُوسَى وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَ جَابِرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ.

۱۳۴۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الْعَيْبِ لِلنِّعْمَةِ

۲۰۹۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَاعِبُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا عَابَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ كَانَ إِذَا اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ وَالْأَتْرَكَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو حَازِمٍ هُوَ الْأَشْجَعِيُّ وَاسْمُهُ سَلْمَانُ مَوْلَى عَزْرَةَ الْأَشْجَعِيَّةِ.

۱۳۴۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْظِيمِ الْمُؤْمِنِ

۲۱۰۰: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَكْثَمٍ وَالْجَارُودُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَا نَا فَضْلُ بْنُ مُوسَى نَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ أَوْفَى بْنِ ذَلْهَمٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَعِدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ فَنَادَى بِصَوْتٍ رَفِيعٍ قَالَ يَا مَعْشَرَ مَنْ أَسْلَمَ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يَفِضْ الْإِيمَانَ إِلَى قَلْبِهِ لَا تُؤْذُوا الْمُسْلِمِينَ وَلَا تُعَيِّرُوهُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا عَوْرَاتِهِمْ فَإِنَّهُ مَنْ تَتَّبَعَ عَوْرَةَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ تَتَّبَعَ اللَّهُ عَوْرَتَهُ وَمَنْ تَتَّبَعَ اللَّهُ عَوْرَتَهُ يَفْضَحْهُ وَلَوْ فِي جَوْفِ رَحْلِهِ قَالَ وَنَظَرَ ابْنُ عُمَرَ يَوْمًا إِلَى الْبَيْتِ أَوْ إِلَى الْكَعْبَةِ فَقَالَ مَا أَعْظَمَكَ وَأَعْظَمَ حُرْمَتَكَ وَالْمُؤْمِنُ أَعْظَمُ حُرْمَةً عِنْدَ اللَّهِ مِنْكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ وَقَدْ رَوَى إِسْحَاقُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ السَّمَرْقَنْدِيُّ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ نَحْوَهُ وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ هَذَا.

۱۳۴۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّجَارِبِ

۲۱۰۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَاعِدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَلِيمَ إِلَّا دُونَ عَشْرَةٍ وَلَا حَكِيمَ إِلَّا دُونَ تَجْرِبَةٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۳۵۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُتَشَبِّعِ

بِمَا لَمْ يُعْطَهُ

۲۱۰۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَرْبَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أُعْطِيَ عَطَاءً فَوَجَدَ فَلْيُجْزِئِهِ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُنِشْ فَإِنَّ مَنْ أَتَى فَقَدْ شَكَرُوا مَنْ كَتَمَ فَقَدْ كَفَرُوا وَمَنْ تَحَلَّى بِمَا لَمْ يُعْطَهُ كَانَ كَلَابِيسَ ثَوْبِي زُورٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ وَعَائِشَةَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَمَعْنَى قَوْلِهِ وَمَنْ كَتَمَ فَقَدْ كَفَرَ يَقُولُ كَفَرْتَ بِكَ النِّعْمَةِ.

۱۳۵۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الشَّاءِ بِالْمَعْرُوفِ

۲۱۰۳: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ وَالْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ بِمَكَّةَ قَالَا ثنا الْأَحْوَصُ بْنُ جَوَّابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْخُمَيْسِ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ضَمِعَ إِلَيْهِ مَعْرُوفٌ فَقَالَ لِفَاعِلِهِ جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا فَقَدْ أَبْلَغَ فِي الشَّاءِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ جَيِّدٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۱۳۴۹: باب تجارب کے بارے میں

۲۱۰۱: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص اس وقت تک بردباری میں کامل نہیں ہو سکتا جب تک وہ ٹھوکر نہ کھائے۔ اسی طرح کوئی دانا بغیر تجربے کے دانائی میں کامل نہیں ہو سکتا۔

۱۳۵۰: باب جو چیز اپنے پاس نہ ہو اس پر

فخر کرنا

۲۱۰۲: حضرت جابر کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی شخص کو کوئی چیز دی گئی اور اس میں قدرت و استطاعت ہے تو اس کا بدلہ دے ورنہ اس کی تعریف کرے اس لیے کہ جس نے تعریف کی اس نے شکر یہ ادا کیا اور جس نے کسی نعمت کو چھپایا اس نے ناشکری کی اور جس شخص نے کسی ایسی چیز سے اپنے آپ کو آراستہ کیا جو اسے عطا نہیں کی گئی تو گویا کہ اس نے مکر (غریب) کا لباس اوڑھ لیا۔ اس باب میں حضرت اسماء بنت ابوبکرؓ اور عائشہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ”مَنْ كَتَمَ فَقَدْ كَفَرَ“ کا مطلب ناشکری ہے۔

۱۳۵۱: باب احسان کے بدلے تعریف کرنا

۲۱۰۳: حضرت اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے ساتھ نیکی کا سلوک کیا گیا اور اس نے نیکی کرنے والے سے کہا کہ اللہ تعالیٰ تجھے اچھا صلہ عطا فرمائے۔ اس نے پوری تعریف کی۔ یہ حدیث حسن جید غریب ہے۔ ہم اسے اسامہ بن زید کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

بواسطہ ابوبریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اس کی مثل مروی ہے۔ نیکی اور صلہ رحمی کے باب ختم ہوئے

خلاصۃ الابواب: کھانے کے آداب میں سے ایک یہ ہے کہ اگر انسان کو کھانا پسند ہو تو اسے چھوڑ دے نہ کہ اس پر عیب جوئی کر کے کھلانے والے یا پکانے والے کے لئے باعث تکلیف بنے۔ (۲) ایک دوسرے کے عیوب نہ تلاش کرنا چاہئیں کیونکہ یہ ایک بڑی معاشرتی برائی کا سبب ہے۔ مسلم معاشرے میں یہ برائی معاشرے کو کمزور اور ناتواں بناتی ہے جبکہ عیوب جوئی اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے۔ بہترین مسلمان تو وہ ہے جسکی زبان وہاں سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور تبھی ممکن ہے جب ہم ایک دوسری کی تعظیم کریں نہ عیوب کی تلاش میں اپنی صلاحیتوں کو ضائع کریں۔ (۳) انسانی زندگی میں تجربہ کی اہمیت کسی سے پوشیدہ نہیں۔ انسان تجربے سے سیکھتا ہے اس لئے کہتے ہیں کہ تجربہ انسان کا استاد ہوتا ہے اور مومن ایک سوراخ سے دوسرے نہیں ڈسا جاتا۔ انسان اپنے تجربات سے سیکھ کر ہی بردبار بنتا ہے۔ (۴) ایسی چیزوں پر فخر کرنا جو اپنے پاس نہ ہوں گویا خود کو دھوکہ دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے جو کچھ اس کو دیا ہے اس کی ناشکری کرتا ہے جبکہ انسان کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے جو نعمت اس کو دی ہے اس پر شکر کرے اور اس کا اظہار کرے۔ (۵) نیکی کرنے والے کی تعریف کرنا چاہئے اور اللہ تعالیٰ سے اس کے بدلے کی دعاء کرنی چاہئے۔

أَبْوَابُ الطَّبِّ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

طَبِّ كَ الْأَبْوَابِ

جورسول اللہ ﷺ سے مروی ہیں

۱۳۵۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَمِيَّةِ

۱۳۵۲: باب پرہیز کرنا

۲۱۰۴: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ عَنْ أُمِّ الْمُؤَذَّرِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ عَلِيٌّ وَلَنَا ذَوَالِ مُعَلَّقَةٍ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ وَمَعَهُ عَلِيٌّ يَأْكُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ مَهْ مَهْ يَاعَلِيُّ فَإِنَّكَ نَاقَةٌ قَالَ فَجَلَسَ عَلِيٌّ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ قَالَتْ فَجَعَلْتُ لَهُمْ سَلْفًا وَشَعِيرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاعَلِيُّ مِنْ هَذَا فَاصْبُ فَإِنَّهُ أَوْفَى لَكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ وَيُرْوَى هَذَا عَنْ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

۲۱۰۴: حضرت ام منذر رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر ہمارے یہاں تشریف لائے۔ ہمارے ہاں ایک کھجوروں کے خوشے (پکنے کے لیے) لٹک رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی رضی اللہ عنہ دونوں نے کھانا شروع کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی ٹھہر جاؤ، ٹھہر جاؤ، تم تو ابھی بیماری سے اٹھے ہو۔ ام منذر رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھاتے رہے۔ پھر میں ان کے لیے چھندرا اور جوتیا رکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی اس میں سے لے لو۔ یہ تمہاری طبیعت کے مطابق ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف فلیح بن سلیمان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ وہ ایوب بن عبد الرحمن سے نقل کرتے ہیں۔

۲۱۰۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَامِرٍ وَأَبُو دَاوُدَ قَالَا نَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ عَنْ أُمِّ الْمُؤَذَّرِ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ كَرْنَحْ حَدِيثَ يُونُسَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ أَنْفَعُ لَكَ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ فِي حَدِيثِهِ حَدَّثَنِيهِ أَيُّوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

۲۱۰۵: ہم سے روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے ابو عامر اور ابو داؤد سے یہ دونوں فلیح سے وہ ایوب بن عبد الرحمن سے یعقوب بن ابو یعقوب سے اور وہ ام منذر رضی اللہ عنہا سے اسی کی مانند نقل کرتے ہوئے ان الفاظ کا ذکر کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تمہارے لئے فائدہ مند ہے۔ یعنی چھندرا اور جو۔ محمد بن بشار اپنی حدیث میں کہتے ہیں کہ مجھ سے اسے ایوب بن عبد الرحمن نے بیان کیا ہے یہ حدیث جید

غریب ہے۔

هَذَا حَدِيثٌ جَيِّدٌ غَرِيبٌ.

۲۱۰۶: حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتے ہیں تو اسے دنیا سے اس طرح روکتے ہیں جس طرح تم میں سے کوئی اپنے مریض کو پانی سے روکتا ہے یعنی مرض استقاء وغیرہ میں۔ اس باب میں صہیب رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور محمود بن غیلان سے بھی منقول ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل نقل کرتے ہیں۔

۲۱۰۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَاسِحًاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرَارِيُّ نَاسِمِيعُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ عَبْدًا حَمَاهُ الدُّنْيَا كَمَا يَظَلُّ أَحَدُكُمْ يَحْمِي سَقِيمَةَ الْمَاءِ وَفِي الْبَابِ عَنْ صُهَيْبٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا.

۲۱۰۷: ہم سے روایت کی علی بن حجر نے انہوں نے اسماعیل بن جعفر سے انہوں نے عمرو بن عمرو بن ابی عمرو سے انہوں نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے اور وہ محمود بن لبید سے اسی کے مثل نقل کرتے ہوئے قتادہ بن نعمان کا ذکر نہیں کرتے۔ یہ قتادہ بن نعمان ظفری، ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں۔ محمود بن لبید نے یحییٰ بن اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے۔

۲۱۰۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَاسِمِيعُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ وَالْخُدْرِيِّ لِأَمِّهِ وَمَحْمُودُ بْنُ لَبِيدٍ قَدْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَاهُ هُوَ غُلَامٌ صَغِيرٌ.

۱۳۵۳: باب دواء اور اس کی فضیلت

۱۳۵۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الدَّوَاءِ وَالْحَثِّ عَلَيْهِ

۲۱۰۸: حضرت اسامہ بن شریک کہتے ہیں کہ دیہاتوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا ہم دوانہ کیا کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کے بندو، دوا کیا کرو۔ اللہ تعالیٰ نے کوئی مرض ایسا نہیں رکھا کہ اس کا علاج نہ ہو یا فرمایا دوانہ ہو ہاں ایک مرض لاعلاج ہے۔ عرض کیا: وہ کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا ”بوہا“۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود، ابو ہریرہ، ابوخرامہ (والد سے راوی ہیں) اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۱۰۸: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ الْبَصْرِيُّ نَاسِمِيعُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ وَالْخُدْرِيِّ لِأَمِّهِ وَمَحْمُودُ بْنُ لَبِيدٍ قَدْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَاهُ هُوَ غُلَامٌ صَغِيرٌ.

۱۳۵۴: باب مریض کو کیا کھلایا جائے

۱۳۵۴: بَابُ مَا جَاءَ مَا يُطْعَمُ الْمَرِيضُ

۲۱۰۹: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ اگر رسول اللہ ﷺ کے گھر والوں میں سے کسی کو بخار ہو جاتا تو آپ ﷺ ہریہ

۲۱۰۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَاسِمِيعُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ وَالْخُدْرِيِّ لِأَمِّهِ وَمَحْمُودُ بْنُ لَبِيدٍ قَدْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَاهُ هُوَ غُلَامٌ صَغِيرٌ.

تیار کرنے کا حکم دیا کرتے اور پھر اس میں سے گھونٹ، گھونٹ پینے کا حکم دیتے اور فرماتے یہ غمگین دلوں کو تقویت پہنچاتا اور بیمار کے دل سے تکلیف دور کرتا ہے۔ جس طرح تم میں سے کوئی عورت پانی کے ساتھ اپنے چہرے کا میل کچیل دور کرتی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ زہری بھی عروہ سے وہ عائشہؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔

۲۱۱۰: ہم سے روایت کی یہ حدیث حسین جزیری نے انہوں نے ابوالحق طالقانی سے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہؓ سے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے۔ ہمیں یہ بات ابوالحق نے بتائی ہے۔

۱۳۵۵: باب مریض

کو کھانے پینے پر مجبور نہ کیا جائے

۲۱۱۱: حضرت عقبہ بن عامر چنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے مریضوں کو کھانے پر مجبور نہ کیا کرو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ انہیں کھلاتے پلاتے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۱۳۵۶: باب کلونجی

۲۱۱۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سیاہ دانے (کلونجی) کو ضرور استعمال کرو۔ اس میں موت کے علاوہ ہر بیماری کی شفا ہے۔ اس باب میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ، ابن عمر رضی اللہ عنہما اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

عَائِشَةُ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ أَهْلَهُ الْوَعَكُ أَمَرَ بِالْحَسَاءِ فَضَبَعَ ثُمَّ أَمَرَهُمْ فَحَسُّوا مِنْهُ وَكَانَ يَقُولُ إِنَّهُ لَيَرْتُوا فَوَادَ الْحَزِينِ وَيَسْرُو عَنْ فَوَادِ السَّقِيمِ كَمَا تَسْرُوا إِحْدَ الْكُنِّ الْوَسْخَ بِالْمَاءِ عَنْ وَجْهِهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْنًا مِنْ هَذَا.

۲۱۱۰: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ الْحُسَيْنُ الْجَزِيرِيُّ نَا أَبُو إِسْحَاقَ الطَّالِقَانِيُّ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ أَبُو إِسْحَاقَ.

۱۳۵۵: بَابُ مَا جَاءَ لَا تُكْرَهُهُوَ مَرَضًا

كُم عَلَى الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ

۲۱۱۱: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَابِكُرِيُّ يُونُسَ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ غَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُكْرَهُهُوَ مَرَضًا كُم عَلَى الطَّعَامِ فَإِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يُطْعِمُهُمْ وَيَسْقِيهِمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۳۵۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ

۲۱۱۲: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ قَالَا نَاسِفَيَانِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَيْكُمْ بِهَذِهِ الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ فَإِنَّ فِيهَا شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا السَّامَ وَالسَّامَ الْمَوْتُ وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۵۷: باب اونٹوں کا پیشاب پینا

۲۱۱۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عرینہ قبیلہ کے کچھ لوگ مدینہ طیبہ آئے تو انہیں مدینہ کی ہوا موافق نہ آئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں صدقے (زکوٰۃ) کے اونٹوں میں بھیج دیا اور فرمایا ان کا دودھ اور پیشاب پیو۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۵۸: باب جس نے زہر کھا کر خودکشی کی

۲۱۱۴: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اپنے آپ کو کسی لوہے سے قتل کیا وہ قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ لوہا اس کے ہاتھ میں ہوگا اور وہ اسے اپنے پیٹ پر مارتا رہے گا اور جہنم میں ہمیشہ رہے گا اور جو آدمی زہر پی کر خودکشی کرے گا۔ اس کا زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا اور وہ ہمیشہ جہنم میں اسے پیتا رہے گا۔

۲۱۱۵: حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی لوہے سے خود کو قتل کرے گا وہ اس چیز کو ہاتھ میں لے کر آئے گا اور اسے اپنے پیٹ میں بار بار مار رہا ہوگا اور وہ یہ عمل جہنم کی آگ میں ہمیشہ اسی طرح کرتا رہے گا اور اسی طرح خود کو زہر سے مارنے والا بھی زہر ہاتھ میں لے کر آئے گا اور جہنم کی آگ میں ہمیشہ اسی طرح پیتا رہے گا۔ پھر جو شخص پہاڑ سے چھلانگ لگا کر خودکشی کرے گا۔ وہ بھی ہمیشہ جہنم میں اسی طرح گرتا رہے گا۔

۲۱۱۶: محمد بن علاء بھی کعب اور ابو معاویہ سے وہ اعمش سے وہ ابوصالح سے وہ ابو ہریرہؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے شعبہ کی اعمش سے منقول حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے اور پہلی سے زیادہ صحیح ہے۔ یہ حدیث اعمش سے بواسطہ ابوصالح بھی اسی طرح منقول ہے وہ ابو ہریرہؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ محمد بن عجلان، سعید المقبری سے

۱۳۵۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي شُرْبِ أَبْوَالِ الْإِبِلِ

۲۱۱۳: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّعْفَرَانِيُّ نَا عَقْلَانُ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ نَا حُمَيْدٌ وَقَابِثٌ وَقَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَاسًا مِنْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ فَاجْتَوَوْهَا فَبَعَثَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِبِلِ الصَّدَقَةِ وَقَالَ اشْرَبُوا مِنَ الْبَانِيَا وَأَبْوَالِهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۵۸: بَابُ مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِسِمٍّ أَوْ غَيْرِهِ

۲۱۱۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَاعِبِيْدَةُ بْنُ حَمِيْدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَرَاهُ رَفَعَهُ قَالَ مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَحَدِيدَتُهُ فِي يَدِهِ يَتَوَجَّأُ بِهَا بَطْنَهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا أَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِسِمٍّ فَسِمُّهُ فِي يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا أَبَدًا.

۲۱۱۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ فَحَدِيدَتُهُ فِي يَدِهِ يَتَوَجَّأُ بِهَا فِي بَطْنِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِسِمٍّ فَسِمُّهُ فِي يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ تَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ يَتَرَدَّى فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا.

۲۱۱۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا وَكِيعٌ وَأَبُو مُعْوِيَّةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ الْأَوَّلِ هَكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبَرِيِّ عَنْ

اور وہ ابو ہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جس نے زہر کھا کر خودکشی کی وہ جہنم کے عذاب میں مبتلا کیا جائے گا اور اس میں ہمیشہ ہمیشہ کا ذکر نہیں۔ ابو نناد بھی اعرج سے وہ ابو ہریرہؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں اور یہ زیادہ صحیح ہے۔ اس لیے کہ اس طرح کی متعدد روایات آئی ہیں کہ توحید والوں کو دوزخ میں عذاب دینے کے بعد نکالا جائے گا۔ یہ نہیں کہ وہ ہمیشہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔

۲۱۱۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبیث دواء یعنی زہر سے منع فرمایا۔

۱۳۵۹: باب نشر آدر

چیز سے علاج کرنا منع ہے

۲۱۱۸: علقمہ بن وائل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے۔ سوید بن طارق یا طارق بن سوید نے آپ ﷺ سے شراب کے متعلق دریافت کیا۔ آپ ﷺ نے انہیں منع فرمادیا۔ انہوں نے عرض کیا: ہم اس سے علاج کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ دوا نہیں بلکہ بیماری ہے۔ محمود بھی نصر اور شباہ سے اور وہ شعبہ سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ محمود کی روایت میں طارق بن سوید اور شباہ کی سند میں سوید بن طارق ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۶۰: باب ناک میں دوائی ڈالنا

۲۱۱۹: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہاری دواؤں میں سے بہترین دوا سعوٹ^۱، لدود^۲، پھپھنے لگوانا اور مشی^۳ ہے۔ پھر جب آپ

أَبَى هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِسُمِّ عَذَبَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَهَكَذَا رَوَاهُ أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا أَصَحُّ لَأَنَّ الرِّوَايَاتِ إِنَّمَا تَجِيءُ بِأَنَّ أَهْلَ التَّوْحِيدِ يُعَذَّبُونَ فِي النَّارِ ثُمَّ يُخْرَجُونَ مِنْهَا وَلَا يُذَكَّرُ أَنَّهُمْ يُخَلَّدُونَ فِيهَا.

۲۱۱۷: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي اسْحَاقَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّوَاءِ الْحَبِيثِ يَعْنِي السُّمَّ.

۱۳۵۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

التَّدَاوِي بِالْمُسْكِرِ

۲۱۱۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سِمَاكِ أَنَّ سَمْعَ عُلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَأَلَهُ سُوَيْدُ بْنُ طَارِقٍ أَوْ طَارِقُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنِ الْخَمْرِ فَهَآءُ عَنْهُ فَقَالَ إِنَّا لَتَدَاوِي بِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّهَا لَيْسَتْ بِدَوَاءٍ وَلَكِنَّهَا دَاءٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ نَا النَّضْرُ شَبَابَةَ عَنْ شُعْبَةَ بِمِثْلِهِ قَالَ مُحَمَّدُ قَالَ النَّضْرُ طَارِقُ بْنُ سُوَيْدٍ وَقَالَ شَبَابَةُ سُوَيْدُ بْنُ طَارِقٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۶۰: مَا جَاءَ فِي السَّعُوطِ وَغَيْرِهِ

۲۱۱۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَدُوْنَةَ نَاعِبُدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَمَّادٍ نَاعِبَادُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ خَيْرَ مَا

۱ سعوٹ : ناک میں کوئی دوائی وغیرہ چڑھانے کو کہتے ہیں۔

۲ لدود : منہ کی ایک جانب سے دوائی پلانا۔

۳ مشی : اس سے مراد وہ دوائیں ہیں جن سے اسہال ہوتا ہے یعنی قضاے حاجت کا بکثرت ہونا۔ (مترجم)

ﷺ بیمار ہوئے تو صحابہؓ نے آپ ﷺ کے منہ میں دوا ڈالی۔ جب وہ فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا ان سب کے منہ میں دوا ڈالو۔ راوی کہتے ہیں حضرت ابن عباسؓ کے سوا تمام کے منہ میں دوا ڈالی گئی۔

۲۱۲۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری دواؤں میں سے بہترین دوائیں لدود، سحوط، پچھنے لگانا اور مشی ہے۔ جبکہ بہترین سرمہ اشہ ہے اس سے نظرتیر ہوتی ہے اور پلکوں کے بال اگتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک سرمہ دانی تھی جس سے آپ ﷺ سوتے وقت ہر آنکھ میں تین سلائیاں سرمہ لگایا کرتے تھے۔ یہ حدیث عباد بن منصور کی روایت سے حسن ہے۔

۱۳۶۱: باب داغ لگانے کی ممانعت

۲۱۲۱: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے داغنے سے منع فرمایا راوی کہتے ہیں پس جب ہم بیمار ہوئے تو ہم نے داغ لگایا لیکن ہم نے مرض سے چھکارا نہیں پایا اور نہ ہی کامیاب ہوئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۱۲۲: حضرت عمران بن حصینؓ فرماتے ہیں کہ ہمیں داغ لگانے سے منع کیا گیا۔ اس باب میں حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ، عقبہ بن عامرؓ اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۶۲: باب داغ لگانے کی اجازت

۲۱۲۳: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سعد بن زرارہ کو شوکہ (سرخ پھنسی) کی بیماری میں داغ دیا۔ اس باب میں حضرت ابی اور جابرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

تَدَا وَيَتَمُّ بِهِ السَّعُوطُ وَاللَّدُودُ وَالْحِجَامَةُ وَالْمَشْيُ فَلَمَّا اشْتَكَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَدَّةَ أَصْحَابِهِ فَلَمَّا فَرَّغُوا قَالَ لَدُّوهُمْ قَالَ فَلَدُّوا كُلَّهُمْ غَيْرَ الْعَبَّاسِ.

۲۱۲۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَائِزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ نَاعِبَادُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ خَيْرَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ اللَّدُّوْدُ وَالسَّعُوطُ وَالْحِجَامَةُ وَالْمَشْيُ وَخَيْرُ مَا أَكْتَحَلْتُمْ بِهِ إِلَّا نَمِدًا فَإِنَّهُ يَجْلُوا الْبَصَرَ وَيُنْبِثُ الشَّعْرَ قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَهُ مَكْحَلَةٌ يَكْتَحِلُ بِهَا عِنْدَ النَّوْمِ ثَلَاثًا فِي كُلِّ عَيْنٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَهُوَ حَدِيثُ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ.

۱۳۶۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْكَيِّ

۲۱۲۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَائِزِيْدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَاشِعَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْكَيِّ قَالَ فَاثْبُلِينَا فَاكْتَوَيْنَا فَمَا أَفْلَحْنَا وَلَا أُنْجَحْنَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۱۲۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقَلُوسِ ابْنُ مُحَمَّدٍ نَاعِمُ بْنُ عَاصِمٍ نَاهِشَامُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ قَالَ نَهَيْنَا عَنِ الْكَيِّ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۶۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ

۲۱۲۳: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَائِزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ نَاعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوَّى أَسْعَدَ بْنَ زُرَّارَةَ مِنَ الشَّوْكَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي وَجَابِرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۱۳۶۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحِجَامَةِ

۲۱۲۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ نَا هَمَّامٌ وَحَرِيرُ بْنُ حَارِمٍ قَالَا نَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَجِمُ فِي الْأَخْدَعَيْنِ وَالْكَاهِلِ وَكَانَ يَحْتَجِمُ لِسَبْعِ عَشْرَةَ وَتِسْعِ عَشْرَةَ وَاحِدَى وَعِشْرِينَ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَمُعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۱۲۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ بَدِيلٍ بْنُ قُرَيْشٍ الْيَامِيُّ الْكُوفِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةَ أُسْرَى بِهِ أَنَّهُ لَمْ يَمْرُ عَلَى مَلَأَةٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا أَمْرُوهَ أَنْ مَرَأَتَكَ بِالْحِجَامَةِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ مَسْعُودٍ.

۲۱۲۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ نَاعِبَادُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُولُ كَانَ لِابْنِ عَبَّاسٍ غُلْمَةٌ ثَلَاثَةٌ حِجَامُونَ فَكَانَ اثْنَانِ يُعَلَّانِ عَلَيْهِ أَهْلُهُ وَوَاحِدٌ يَحْجِمُهُ وَيَحْجِمُ أَهْلَهُ قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ نَعَمْ الْعَبْدُ الْحِجَامُ يَذْهَبُ بِالْذَّمِّ وَيُخَفُّ الصَّلْبَ وَيَجْلُوا عَنِ الْبَصَرِ وَقَالَ ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَيْثُ غُرِجَ بِهِ مَاسِرٌّ عَلَى مَلَأَةٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا قَالُوا عَلَيْكَ بِالْحِجَامَةِ وَقَالَ ابْنُ خَيْرٍ مَا تَحْتَجِمُونَ فِيهِ يَوْمَ سَبْعِ عَشْرَةَ وَيَوْمَ تِسْعِ عَشْرَةَ وَيَوْمَ إِحْدَى وَعِشْرِينَ وَقَالَ ابْنُ خَيْرٍ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ السَّعْوُطُ وَاللَّدَوْدُ وَالْحِجَامَةُ وَالْمَشْيُ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَذَلِكَ الْعَبَّاسُ وَأَصْحَابُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَذَنِي فَكُلُّهُمْ أَمْسَكُوا فَقَالَ

۱۳۶۳: بَابُ مَآ جَاءَ فِي الْحِجَامَةِ

۲۱۲۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سر کے دونوں جانب کی رگوں اور شانوں کے درمیان پچھنے لگایا کرتے تھے اور یہ عمل سترہ، انیس یا اکیس تاریخ کو کیا کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۱۲۵: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج کا قصہ سناتے ہوئے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرشتوں کے کسی ایسے گروہ کے پاس سے نہیں گزرے جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی امت کو پچھنے لگانے کا حکم دینے کا نہ کہا ہو۔ یہ حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے غریب ہے۔

۲۱۲۶: حضرت عکرمہؓ فرماتے ہیں کہ ابن عباسؓ کے پاس تین غلام تھے جو پچھنے لگاتے تھے۔ ان میں سے دو تو اجرت پر کام کیا کرتے اور ایک ان کی اور ان کے گھروالوں کی حجامت کیا کرتا تھا۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباسؓ رسول اللہ ﷺ کا یہ قول نقل کرتے تھے کہ فرمایا: حجامت کرنے والا غلام کتنا بہترین ہے۔ خون کو لے جاتا ہے۔ پیچھے کو ہلکا کر دیتا ہے اور نظر کو صاف کر دیتا ہے۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا جب رسول اللہ ﷺ معراج کیلئے تشریف لے گئے تو فرشتوں کے جس گروہ سے بھی آپ ﷺ کا گزر ہوا۔ انہوں نے یہی کہا کہ حجامت ضرور کیا کریں۔ فرمایا: پچھنے لگانے کیلئے بہترین دن سترہ، انیس اور اکیس تاریخ کے ہیں۔ یہ بھی فرمایا کہ بہترین علاج سعوط، لدود، حجامت اور مشی ہے۔ نبی اکرم ﷺ کے منہ میں عباسؓ اور دوسرے صحابہؓ نے دوا ڈالی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہر موجود شخص کے منہ میں (بطور قصاص) دوا ڈالی

جائے۔ پس آپ ﷺ کے چچا عباسؓ کے علاوہ سب حاضرین کے منہ میں دوائی ڈالی گئی۔ نضر کہتے ہیں کہ لدود، وجود کو کہتے ہیں یعنی منہ کی جانب سے دوائی پلانا۔ اس باب ہے۔ ہم اسے صرف عباد بن منصور کی روایت سے جانتے ہیں۔

عَبَادُ بْنُ مَنْصُورٍ.

۱۳۶۲: باب مہندی سے علاج کرنا

۲۱۲۷: حضرت علی بن عبید اللہ اپنی دادی سے جو آنحضرت ﷺ کی خدمت کیا کرتی تھیں نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ کو اگر کسی پتھریا کانٹے وغیرہ سے زخم ہو جاتا تو آپ ﷺ مجھے اس زخم پر مہندی لگانے کا حکم فرماتے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف فائد کی روایت سے جانتے ہیں۔ بعض راوی یہ حدیث اس طرح فائد سے نقل کرتے ہیں کہ فائد، عبید اللہ بن علی سے اور وہ اپنی دادی سلمیٰ سے نقل کرتے ہیں اور عبید اللہ بن علی زیادہ صحیح ہے۔ محمد بن علاء، زید بن حباب سے وہ عبید اللہ بن علی کے مولیٰ فائد سے وہ اپنے آقا سے وہ اپنی دادی سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں۔

۱۳۶۵: باب تعویز اور جھاڑ پھونک کی ممانعت

۲۱۲۸: حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے داغ دلوایا، یا جھاڑ پھونک کی وہ اہل توکل کے زمرے سے نکل گیا۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۶۶: باب تعویز اور دم وغیرہ کی اجازت

۲۱۲۹: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بچھو کے کانٹے، نظر بد اور پہلو کے زخم

۱۳۶۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّدَاوِي بِالْحِنَاءِ

۲۱۲۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَاحِمًا بْنُ خَالِدِ الْخِطَاطِ نَافَائِدَ مَوْلَى لَالِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُيَيْدٍ اللَّهُ عَنْ جَلَّتِہِ وَكَانَتْ تَخْلِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَا كَانَ يَكُونُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرْحَةً وَلَا نَكْبَةً إِلَّا أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَصْعَ عَلَيْهَا الْحِنَاءَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ فَائِدٍ وَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ فَائِدٍ فَقَالَ عَنْ عُيَيْدٍ اللَّهُ بَنِ عَلِيٍّ عَنْ جَلَّتِہِ سَلَمَى وَعُيَيْدٍ اللَّهُ بَنِ عَلِيٍّ أَصْحَحَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَازِيْدُ بْنُ حَبَابٍ عَنْ فَائِدٍ مَوْلَى عُيَيْدٍ اللَّهُ بَنِ عَلِيٍّ عَنْ مَوْلَاهُ عُيَيْدٍ اللَّهُ بَنِ عَلِيٍّ عَنْ جَلَّتِہِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ.

۱۳۶۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الرُّقِيَةِ

۲۱۲۸: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَفَّارٍ بَنِ الْمُغِيرَةِ بَنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَوَى أَوْ اسْتَرْقَى فَهُوَ بِرِيٍّ مِنَ التَّوَكُّلِ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعِمْرَانَ بَنِ حُصَيْنٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۶۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ

۲۱۲۹: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخَزَاعِيُّ نَا مُعْوِيَةَ بَنِ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

(پھنسیوں وغیرہ) میں جھاڑ پھونک کی اجازت دی ہے۔

۲۱۳۰: حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھونک کے کاٹنے اور پہلو کی پھنسیوں میں جھاڑ پھونک کی اجازت دی ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں کہ میرے نزدیک یہ حدیث پہلی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ، عمران بن حصین رضی اللہ عنہ، جابر رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی اللہ عنہا، بطلق بن علی رضی اللہ عنہ، عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ، ابوخرامہ رضی اللہ عنہ (والد سے راوی ہیں) سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۲۱۳۱: حضرت عمران بن حصین کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نظر بد اور پھونک کے کاٹنے کے علاوہ رقیہ (یعنی جھاڑ پھونک) نہیں۔ شعبہ نے یہ حدیث بواسطہ حصین اور شعبی بریدہ سے روایت کی۔

۱۳۶۷: باب معوذتین کے ساتھ جھاڑ پھونک کرنا
۲۱۳۲: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنوں اور انسانوں کی نظر بد سے پناہ مانگا کرتے تھے یہاں تک کہ ”قل اعوذ برب الفلق“ اور قل اعوذ برب الناس“ نازل ہوئیں۔ جب یہ نازل ہوئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پڑھنا شروع کر دیا اور ان کے علاوہ سب کچھ ترک کر دیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت انسؓ سے بھی منقول ہے۔ امام ابویسٰی ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۳۶۸: باب نظر بد سے جھاڑ پھونک

۲۱۳۳: حضرت عبید بن رفاعہ زرقی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اسماء بنت عمیس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جعفر کے بیٹوں کو جلدی نظر لگ جاتی ہے۔ کیا میں ان پر دم کر دیا کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں۔ اگر کوئی چیز تقدیر پر سبقت لے سکتی ہے تو وہ نظر بد ہے۔ اس باب میں حضرت

بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْحُمَةِ وَالْعَيْنِ وَالنَّمْلَةِ .

۲۱۳۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَائِحِي بْنُ آدَمَ وَأَبُو نَعِيمٍ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْحُمَةِ وَالنَّمْلَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَهَذَا عِنْدِي أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ مُعْوِيَّةَ بْنِ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَعُمَرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَجَابِرٍ وَعَائِشَةَ وَطَلْقِ ابْنِ عَلِيٍّ وَعَمْرُو بْنُ حَزْمٍ وَأَبِي خُرَّامَةَ عَنْ أَبِيهِ .

۲۱۳۱: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا رُقْيَةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ وَرَوَى شُعْبَةُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ بُرَيْدَةَ .

۱۳۶۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّقْيَةِ بِالْمُعَوَّذَتَيْنِ
۲۱۳۲: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُونُسَ الْكُوفِيُّ نَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُرْنِيُّ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجَانِّ وَعَيْنِ الْإِنْسَانِ حَتَّى نَزَلَتِ الْمُعَوَّذَتَانِ فَلَمَّا نَزَلْنَا أَخَذَ بِهِمَا وَتَرَكَ مَا سِوَاهُمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ .

۱۳۶۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ

۲۱۳۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانَ عَنْ عَمْرُو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عُرْوَةَ وَهُوَ ابْنُ عَامِرٍ عَنْ عُيَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ الزُّرْقِيِّ أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتُ عَمِيْسٍ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ وَلَدَ جَعْفَرٌ تُسْرِعُ إِلَيْهِمُ الْعَيْنُ أَفَاسْتَرْقِي لَهُمْ قَالَ نَعَمْ فَإِنَّهُ لَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابِقُ الْقَدْرِ لَسَبَقْتُهُ الْعَيْنُ وَفِي

عمران بن حصینؓ اور بریدہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسے ایوب بھی عمرو بن دینار سے وہ عمروہ سے وہ عبید بن رفاعہ سے وہ اسماء بنت عمیس سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتی ہیں۔ ہم سے اسے حسن بن علی خلال نے عبدالرزاق کے حوالے سے انہوں نے معمر سے اور انہوں نے ایوب سے بیان کیا ہے۔

۲۱۳۳: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ حسنؓ اور حسینؓ کیلئے ان الفاظ سے دم کیا کرتے تھے۔ أُعِيذُ كَمَا..... لَامَةً تَكْ۔ یعنی میں تم دونوں کیلئے اللہ کے تمام کلمات کے وسیلے سے ہر شیطان، ہر فکر میں ڈالنے والی چیز اور ہر نظر بد سے پناہ مانگتا ہوں۔ پھر آپ ﷺ فرماتے کہ ابراہیم علیہ السلام بھی اسمعیل علیہ السلام اور اسحق علیہ السلام پر اسی طرح دم کیا کرتے تھے۔

۲۱۳۵: ہم سے روایت کی حسن بن علی خلال نے انہوں نے یزید بن ہارون اور عبدالرزاق سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے منصور سے اسی کے ہم معنی حدیث نقل کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۶۹: باب نظر لگ

جانا حق ہے اور اس کیلئے غسل کرنا

۲۱۳۶: حضرت حبیہ بن حابس تمیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہام (ایک پرندہ جس سے عرب بدفالی لیتے تھے) کوئی چیز نہیں لیکن نظر لگ جانا صحیح ہے۔

۲۱۳۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر کوئی چیز تقدیر پر غالب ہو سکتی ہے تو وہ نظر بد ہے اور جب تمہیں لوگ غسل کرنے کا کہیں تو غسل کرو۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی

الباب عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ وَبُرَيْدَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ غُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَاعِدٌ الرِّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ بِهِذَا.

۲۱۳۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَاعِدٌ الرِّزَّاقِ وَيَعْلَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْمُنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ يَقُولُ أُعِيذُ كَمَا بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَا مِثْلَ يَقُولُ هَكَذَا كَانَ إِبْرَاهِيمُ يُعَوِّذُ إِسْحَاقَ وَإِسْمَاعِيلَ.

۲۱۳۵: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَاعِدٌ بُنْ هَارُونَ وَعَبْدُ الرِّزَّاقِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۶۹: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْعَيْنَ

حَقٌّ وَأَنَّ الْغُسْلَ لَهَا

۲۱۳۶: حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ نَائِيحِي بَنُ كَثِيرٍ نَا أَبُو عَسَانَ الْعَنْبَرِيُّ نَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ ثَنِي حَيْثُ بَنُ حَابِسِ التَّمِيمِيِّ ثَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا شَيْءَ فِي الْهَامِ وَالْعَيْنِ حَقٌّ.

۲۱۳۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ جَرَّاشٍ الْبَغْدَادِيُّ نَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَضْرَمِيُّ نَا وَهَيْبٌ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابِقَ الْقَدْرِ لَسَبَقْتُهُ

اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حید بن حابس کی روایت غریب ہے۔ اس روایت کو شعبان، یحییٰ بن ابی کثیر سے وہ حید بن حابس سے وہ اپنے والد سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ علی بن مبارک اور حرب بن شداد اس سند میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کرتے۔

۱۳۷۰: باب تعویذ پر اجرت لینا

۲۱۳۸: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک لشکر میں بھیجا تو ہم ایک قوم کے پاس ٹھہرے اور ان سے ضیافت طلب کی لیکن انہوں نے ہماری میزبانی کرنے سے انکار کر دیا۔ پھر ان کے سردار کو بچھونے ڈنک مار دیا۔ وہ لوگ ہمارے پاس آئے اور پوچھا کہ کیا تم میں سے کوئی بچھو کے کائے پردم کرتا ہے۔ میں نے کہا ہاں لیکن میں اس صورت میں دم کروں گا کہ تم ہمیں بکریاں دو۔ انہوں نے کہا ہم تمہیں تیس بکریاں دیں گے۔ ہم نے قبول کر لیا اور پھر میں نے سات مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کیا تو وہ ٹھیک ہو گیا اور ہم نے بکریاں لے لیں پھر ہمارے دل میں خیال آیا تو ہم نے فیصلہ کیا کہ ہم جلدی نہ کریں۔ یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھ لیں۔ جب ہم آپ ﷺ کے پاس پہنچے تو میں نے پورا قصہ سنایا۔ فرمایا تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ سورہ فاتحہ سے دم کیا جاتا ہے۔ بکریاں رکھ لو اور میرا حصہ بھی دو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو ہریرہ کا نام منذر بن مالک بن قطعہ ہے۔ امام شافعیؒ اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے قرآن کی تعلیم دینے پر اجرت لینے کو جائز قرار دیتے ہیں۔ انکے نزدیک اسے مقرر کرنا بھی جائز ہے۔ شعبہ ابو عوانہ اور کئی راوی یہ حدیث ابو متوکل سے اور وہ ابوسعید سے نقل کرتے ہیں۔

الْعَيْنِ وَإِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوا فِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَحَدِيثٌ حَيَّةُ بْنُ حَابِسٍ حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَرَوَى شَيْبَانٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ حَيَّةِ بْنِ حَابِسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ وَحَرْبُ بْنُ شَدَادٍ لَا يَذْكُرَانِ فِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

۱۳۷۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي اخْتِذِ الْأَجْرِ عَلَى التَّعْوِذِ

۲۱۳۸: حَدَّثَنَا هَذَا نَا أَبُو مُعْوِيَّةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ فَنَزَلْنَا بِقَوْمٍ فَسَأَلْنَاهُمْ الْقُرَى فَلَمْ يَقْرُوا فَلَدَغَ سَيْدُهُمْ فَأَتَوْنَا فَقَالُوا هَلْ فِيكُمْ مَنْ يَرْقِي مِنَ الْقُرْبِ قُلْتُ نَعَمْ أَنَا وَلَكِنْ لَا أَرْقِيهِ حَتَّى تُعْطُونَا غَنَمًا قَالُوا فَإِنَّا نُعْطِيكُمْ ثَلَاثِينَ شَاةً فَقَبِلْنَا فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ الْحَمْدَ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَبَرَأَ وَقَبَضْنَا الْغَنَمَ قَالَ فَعَرَضَ فِي أَنْفُسِنَا مِنْهَا شَيْءٌ فَقَبِلْنَا لَا تَعْجَلُوا حَتَّى تَأْتُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَيْهِ ذَكَرْتُ لَهُ الَّذِي صَنَعْتُ قَالَ وَمَا عَلِمْتَ أَنَّهَا رُقِيَّةٌ أَقْبَضُوا الْغَنَمَ وَاضْرِبُوا إِلَى مَعَكُمْ بِسَهْمٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَأَبُو نَضْرَةَ اسْمُهُ الْمُنْذِرُ بْنُ مَالِكِ بْنِ قُطْعَةَ وَرَخِصَ الشَّافِعِيُّ لِلْمُعَلِّمِ أَنْ يَأْخُذَ عَلَى تَعْلِيمِ الْقُرْآنِ أَجْرًا وَيُرَى لَهُ أَنْ يَشْتَرِطَ عَلَى ذَلِكَ وَاحْتَجَّ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَرَوَى شُعْبَةُ وَأَبُو عَوَانَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ هَذَا الْحَدِيثُ.

۲۱۳۹: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنِي

۲۱۳۹: حضرت ابوسعیدؓ فرماتے ہیں کہ صحابہؓ کی جماعت کا ایک بستی سے گزر ہوا، بستی والوں نے ان کی میزبانی نہیں کی۔ پھر

عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ نَا شُعْبَةُ نَا أَبُو بَشِيرٍ قَالَ

ان کا سردار بیمار ہو گیا تو وہ لوگ ہمارے پاس آئے اور کہنے لگے کہ تمہارے پاس اس کا علاج ہے۔ ہم نے کہا ہاں۔ لیکن تم لوگوں نے ہمیں مہمان بنانے سے انکار کر دیا ہے اس لیے ہم اس وقت تک علاج نہیں کریں گے جب تک تم لوگ ہمارے لیے کوئی اجرت مقرر نہ کرو۔ پس انہوں نے اس پر بکریوں کا ایک ریوڑ اجرت مقرر کی۔ پھر ہم میں سے ایک صحابی نے اس پر سورہ فاتحہ پڑھی اور وہ ٹھیک ہو گیا۔ پھر جب ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ کے سامنے یہ قصہ بیان کیا۔ آپ نے پوچھا! تمہیں کیسے علم ہوا کہ یہ (سورہ فاتحہ) دم جھاڑ ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے بکریاں لینے سے منع نہیں فرمایا بلکہ فرمایا کھاؤ اور میرا بھی حصہ مقرر کرو۔ یہ حدیث صحیح ہے اور اعمش کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ کئی راوی اسے ابو بشر، جعفر بن ابی وحشیہ سے وہ ابو متوکل سے وہ ابوسعید سے نقل کرتے ہیں۔ جعفر بن ایاس سے جعفر بن ابی وحشیہ مراد ہیں۔

۱۳۷۱: باب جھاڑ پھونک اور ادویات

۲۱۳۰: حضرت ابوخرامہؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ پوچھا یا رسول اللہ ﷺ اگر ہم جھاڑ پھونک کریں یا دوا کریں اور پرہیز بھی کریں تو کیا یہ تقدیر الہی کو بدل سکتی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا یہ خود اللہ کی تقدیر میں شامل ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۱۳۱: سعید بن عبد الرحمنؓ اسے سفیان وہ زہری وہ ابن خزامہ وہ اپنے والد اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ ابن عیینہ سے یہ دونوں احادیث منقول ہیں۔ بعض نے بواسطہ ابوخرامہ ان کے والد سے اور بعض نے بواسطہ ابن ابی خزامہ، ابوخرامہ سے روایت کی۔ یہ زیادہ صحیح ہے۔ ہم ابوخرامہ سے اس کے علامہ کوئی حدیث نہیں جانتے

سَمِعْتُ أَبَا الْمُتَوَكِّلِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرُّوا بِحَيٍّ مِنَ الْعَرَبِ فَلَمْ يَقْرُؤُواهُمْ وَلَمْ يُضَيِّقُواهُمْ فَاشْتَكَى سَيِّدُهُمْ فَاتَوْنَا فَقَالُوا هَلْ عِنْدَكُمْ دَوَاءٌ فَلَنَّا نَعْمَ وَلَكِنْكُم لَمْ تَقْرُؤُوا وَلَمْ تُضَيِّقُوا فَلَا نَفْعَلُ حَتَّى تَجْعَلُوا لَنَا جُعَلًا فَجَعَلُوا عَلَيَّ ذَلِكَ قَطِيعًا مِنْ غَنَمٍ فَجَعَلَ رَجُلٌ مِّنَّا يَقْرَأُ عَلَيْهِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَبَرَأَ فَلَمَّا آتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْنَا ذَلِكَ لَهُ قَالَ وَمَا يُدْرِيكَ أَنَّهَا رُقِيَّةٌ وَلَمْ يَذْكُرْ نَهْيًا مِنْهُ وَقَالَ كُلُّوْا وَاضْرِبُوا إِلَى مَعَكُمْ بِسَهْمٍ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِيَّاسٍ وَهَكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي بَشَرَ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي وَحْشِيَّةٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَجَعْفَرِ بْنِ إِيَّاسٍ هُوَ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي وَحْشِيَّةٍ.

۱۳۷۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّقَى وَالْأَدْوِيَةِ

۲۱۳۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَافِعُ بْنُ الرَّهْرِى عَنْ أَبِي خِرَازَمَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ رُقَى نَسْتَرُقِيهَا وَدَوَاءً تَتَدَاوَى بِهِ وَتَقَاةٌ نَقِيهَا هَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدَرِ اللَّهِ شَيْئًا قَالَ هِيَ مِنْ قَدَرِ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۱۳۱: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَافِعُ بْنُ الرَّهْرِى عَنْ ابْنِ أَبِي خِرَازَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَقَدْ رَوَى عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ كِلْتَا الرِّوَايَتَيْنِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ أَبِي خِرَازَمَةَ عَنْ أَبِيهِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ ابْنِ أَبِي خِرَازَمَةَ عَنْ أَبِيهِ قَدْ رَوَى غَيْرُ بَنٍ عُيَيْنَةَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ الرَّهْرِى عَنْ أَبِي خِرَازَمَةَ عَنْ أَبِيهِ وَهَذَا أَصَحُّ وَلَا نَعْرِفُ لِابْنِ خِرَازَمَةَ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ.

وَالْعَجْوَةُ

(عمدہ کھجور)

۲۱۴۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عجوہ جنت کے میوؤں میں سے ہے اور اس میں زہر سے شفا ہے اور کھمبی من کی ایک قسم ہے (من وسلوی وہ کھانے جو بنی اسرائیل پر اترتے تھے) اور اس کا پانی آنکھوں کے لیے شفا ہے۔ اس باب میں حضرت سعید بن زیدؓ، ابوسعیدؓ اور جابرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ ہم اسے محمد بن عمرو کی روایت سے صرف سعید بن عامر کی حدیث سے پہچانتے ہیں۔

۲۱۴۳: حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھمبی من سے ہے اور اس کا پانی آنکھوں کے لیے شفا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۱۴۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ کھمبی زمین کی چچک ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھمبی من سے ہے اور اس کا پانی آنکھوں کے لیے شفا ہے۔ عجوہ (کھجور) جنت کے پھلوں میں سے ہے۔ اور اس میں زہر سے شفا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۲۱۴۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے تین یا پانچ یا سات کھمبیاں لیں انہیں نچوڑا اور ان کا پانی ایک شیشی میں رکھ لیا۔ پھر اسے ایک لڑکی کی آنکھوں میں ڈالا تو وہ صحیح ہو گئی۔

۲۱۴۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کلونجی، موت کے علاوہ ہر بیماری کی دوا ہے۔ حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ وہ ہر روز اکیس دانے لے کر ایک کپڑے میں رکھتے اور

۲۱۴۲: حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ أَبِي السَّفَرِ وَمَحْمُودُ بْنُ غِيْلَانَ قَالَا ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَفِيهَا شِفَاءٌ مِنَ السُّمِّ وَالْكُمَاةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاءُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَجَابِرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو إِلَّا مِنْ حَدِيثِ سَعِيدِ بْنِ عَامِرٍ.

۲۱۴۳: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَاعِمُرُو بْنُ عُبَيْدِ الطَّنَافِيسِيِّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكُمَاةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَا وَهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۱۴۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ نَاسًا مِنَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لَكُمَاةٌ جُدْرِي الْأَرْضِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُمَاةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاءُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ وَالْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهِيَ شِفَاءٌ مِنَ السُّمِّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۲۱۴۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُعَاذُ ثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثْتُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَخَذْتُ ثَلَاثَةَ أَكْمُوءٍ أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا فَعَصَرْتُهُنَّ فَجَعَلْتُ مَاءَهُنَّ لِي فَأَرُوْرَةً فَكَحَلْتُ بِهِ جَارِيَةً لِي فَبَرَأَتْ.

۲۱۴۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثْتُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ الشُّونِيزُ دَوَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا السَّامَ قَالَ قَتَادَةُ يَأْخُذُ

اسے پانی میں تر کر لیتے۔ پھر ناک کے دائیں نتھنے میں دو قطرے، بائیں میں ایک قطرہ، دوسرے دن دائیں نتھنے میں ایک قطرہ، بائیں میں دو، تیسرے دن دائیں نتھنے میں دو قطرے اور بائیں نتھنے میں ایک قطرہ ڈالتے۔

كُلُّ يَوْمٍ إِحْدَى عَشْرِينَ حَبَّةً فَيَجْعَلُهُنَّ فِي خِرْقَةٍ فَيَنْقَعُهُ فَيَسْتَعِطُّ بِهِ كُلَّ يَوْمٍ فِي مَنْحَرِهِ الْأَيْمَنِ قَطْرَتَيْنِ وَفِي الْأَيْسَرِ قَطْرَةً وَالثَّانِي فِي الْأَيْسَرِ قَطْرَتَيْنِ وَفِي الْأَيْمَنِ قَطْرَةً وَالثَّالِثِ فِي الْأَيْمَنِ قَطْرَتَيْنِ وَفِي الْأَيْسَرِ قَطْرَةً.

۱۳۷۳: باب کاہن کی اجرت

۲۱۴۷: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت، زانیہ کی اجرت اور کاہن کی اجرت سے منع فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۷۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي أَجْرِ الْكَاهِنِ

۲۱۴۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْكَائِثِ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَخُلُوانِ الْكَاهِنِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۷۴: باب گلے میں تعویذ لٹکانا

۲۱۴۸: حضرت عیسیٰ بن عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عکیم ابو معبد جہنی کے پاس ان کی عیادت کیلئے گیا تو ان کے جسم پر مرض کی سرخی تھی۔ میں نے عرض کیا آپ کوئی چیز (تعویذ) کیوں نہیں گلے میں ڈال لیتے۔ فرمایا موت اس سے زیادہ قریب ہے اور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے کوئی چیز لٹکائی وہ اس کے سپرد کر دیا جائیگا یعنی مدغیبی نہیں رہے گی۔ عبداللہ بن عکیم کی روایت کو ہم ابن ابی لیلیٰ کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۳۷۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّغْلِيْقِ

۲۱۴۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَدْوُونَةَ نَاعِبُ اللَّهِ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عِيْسَى وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُكَيْمٍ أَبِي مَعْبِدِ الْجَهْنِيِّ أَعُوذُ بِهِ خُمْرَةً فَقُلْتُ لَا تَغْلِقْ شَيْئًا قَالَ الْمَوْتُ أَقْرَبُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَغْلِقَ شَيْئًا وَكَلَّ إِلَيْهِ وَحَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُكَيْمٍ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى.

۲۱۴۹: محمد بن بشار بھی یحییٰ بن سعید سے اور وہ ابن ابی لیلیٰ سے اس کے ہم معنی حدیث بیان کرتے ہیں۔ اس باب میں عقبہ بن عامرؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔

۲۱۴۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَائِبُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ.

۱۳۷۵: باب بخار کو پانی سے ٹھنڈا کرنا

۲۱۵۰: حضرت رافع بن خدیج فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا بخار، آگ کا جوش ہے، اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔ اس باب میں حضرت اسماء بنت ابوبکرؓ، ابن عمرؓ، ابن عباسؓ، عائشہؓ اور حضرت زبیرؓ کی بیوی سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۳۷۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَبْرِيدِ الْحُمَّى بِالْمَاءِ

۲۱۵۰: حَدَّثَنَا هَذَا نَائِبُ الْأَخْوَصِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عُبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْحُمَّى فَرَزٌ مِنَ النَّارِ فَأَبْرِئُوهَا بِالْمَاءِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَامْرَأَةَ الزُّبَيْرِ وَعَائِشَةَ.

۲۱۵۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی

۲۱۵۱: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ نَاعِبُهُ

بُنْ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْحُمَى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرُدُوهَا بِالْمَاءِ .

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخارجہم کے جوش سے ہے۔ اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔

۲۱۵۲: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ ثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَفِي حَدِيثِ أَسْمَاءَ كَلَامٌ أَكْثَرُ مِنْ هَذَا وَكِلَا الْحَدِيثَيْنِ صَحِيحٌ .

۲۱۵۲: ہارون بن اسحاق، عبدہ سے وہ ہشام بن عروہ سے وہ فاطمہ بنت منذر سے وہ اسماء بنت ابوبکر سے اور وہ نبی ﷺ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ اسماء کی حدیث اس سے زیادہ طویل ہے اور دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔

۲۱۵۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمُ مِنَ الْحُمَى وَمِنَ الْأَوْجَاعِ كُلِّهَا أَنْ يَقُولَ بِسْمِ اللَّهِ الْكَبِيرِ أَعُوذُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عَرَقٍ نَعَارٍ وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ وَإِبْرَاهِيمُ يُضَعِّفُ فِي الْحَدِيثِ وَيُرْوَى عَرَقٌ يَعَارُ .

۲۱۵۳: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صحابہ کرامؓ کو بخار اور تمام دردوں پر ہر دعا بتایا کرتے تھے ”بسم اللہ... الخ“ (ترجمہ اللہ کبیر کے نام سے ہر پھڑکنے والی رگ اور دوزخ کی گرمی سے اللہ تعالیٰ عظمت والے کی پناہ چاہتا ہوں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابراہیم بن اسماعیل بن ابی حبیبہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ ابراہیم کو حدیث میں ضعیف کہا گیا ہے۔ اس حدیث میں ”عرق یعار“ کے الفاظ ہیں یعنی آواز کرنے والی رگ۔

۱۳۷۶: بَابُ بَنِي كَوْدُوْدِهْ پلانے کی حالت میں

۱۳۷۶: بَابُ مَا جَاءَ

فِي الْغِيلَةِ

۲۱۵۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَائِبُ حَبِيبِ بْنِ إِسْحَاقَ نَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ بِنْتِ وَهْبٍ وَهِيَ جُدَامَةُ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَرَدْتُ أَنْ أَتَهَيَّيَ عَنِ الْغِيَالِ فَإِذَا فَارِسٌ وَالرُّومُ يَفْعَلُونَ وَلَا يَقْتُلُونَ أَوْلَادَهُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ قَالَ مَالِكٌ وَالْغِيَالُ أَنْ يَطَّ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ تُرَضِعُ .

۲۱۵۴: حضرت جدامہ بنت وہب فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے ارادہ کیا تھا کہ تم لوگوں کو بچے کو دودھ پلانے والی بیوی سے صحبت کرنے سے منع کروں لیکن میں نے دیکھا کہ فارس اور روم والے ایسے کرتے ہیں اور ان کی اولاد کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ اس باب میں حضرت اسماء بنت یزید سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ مالک اسے اسود سے وہ عائشہ سے وہ جدامہ بنت وہب اور وہ نبی اکرمؐ سے اسی کی مثل نقل کرتے ہیں۔ امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ غیلہ اسے کہتے ہیں کہ آدمی اپنی بیوی سے دودھ پلانے کے زمانے میں صحبت کرے۔

۲۱۵۵: حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ أَحْمَدَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ثَنَا

۲۱۵۵: حضرت جدامہ بنت وہب اسدیہ رضی اللہ عنہ فرماتی

ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے ارادہ کیا کہ حالت رضاعت میں جماع سے منع کر دوں۔ یہاں تک کہ مجھے معلوم ہوا کہ ایرانی (فارس) اور رومی ایسا کرتے ہیں اور اپنی اولاد کو نقصان نہیں پہنچاتے۔ مالک فرماتے ہیں کہ غیلہ سے مراد عورت سے حالت رضاعت میں صحبت کرنا ہے۔ عیسیٰ بن احمد کہتے ہیں کہ ہم سے اسحق بن عیسیٰ نے بواسطہ مالک ابوالاسود سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۳۷۷: باب نمونیہ کا علاج

۲۱۵۶: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نمونیہ والے کیلئے زیتون اور ورس (زرد رنگ کی بوٹی) کا علاج تجویز کیا کرتے تھے۔ قتادہ کہتے ہیں کہ یہ دو امنہ کے اسی جانب سے ڈالی جائے گی جس طرف درد ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوعبداللہ کا نام میمون ہے یہ بصری شیخ ہیں۔

۲۱۵۷: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ذات الحب (نمونیہ) کا علاج زیتون اور قسط بحر (گٹھ) سے کرنے کا حکم دیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اسے صرف میمون کی زید بن ارقم سے روایت سے جانتے ہیں۔ میمون سے کئی اہل علم یہ حدیث نقل کرتے ہیں۔ ذات الحب سے مراد سل (پھپھڑے کی بیماری) ہے۔

۱۳۷۸: باب

۲۱۵۸: حضرت عثمان بن ابی عاص فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے مجھے اس وقت اتنا شدید درد تھا کہ قریب تھا کہ میں اس سے ہلاک ہو جاؤں۔ آپ ﷺ نے

مَالِكُ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ جَدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ لَا سُدِّيَّةَ أَنَهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَنْهِيَ عَنِ الْغِيلَةِ حَتَّى ذُكِرْتُ أَنَّ فَارِسَ وَ الرُّومَ يَصْنَعُونَ ذَلِكَ وَلَا يَصْرُؤُا وَلَا دَهُمُ قَالَ مَالِكُ وَالْغِيلَةُ أَنْ يَمَسَّ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ تَرْضِعُ قَالَ عَيْسَى ابْنُ أَحْمَدَ وَثَنَا إِسْحَقُ بْنُ عَيْسَى قَالَ ثَبِي مَالِكُ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو عَيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۱۳۷۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي دَوَاءِ ذَاتِ الْجَنْبِ

۲۱۵۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْعَثُ الزَّيْتُ وَالْوَرْسَ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ قَالَ قَتَادَةُ وَيَلْدُ مِنْ الْجَانِبِ الَّذِي يَشْتَكِيهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ اسْمُهُ مَيْمُونٌ هُوَ شَيْخٌ بَصْرِيٌّ.

۲۱۵۷: حَدَّثَنَا رَجَاءُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَدَوِيُّ الْبَصْرِيُّ ثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَبِي رَزِينٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ ثَنَا مَيْمُونُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمٍ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَعْدَاوِي مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ بِالْقُسْطِ الْبَحْرِيِّ وَالزَّيْتِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مَيْمُونٍ وَقَدْ رَوَى عَنْ مَيْمُونٍ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ هَذَا الْحَدِيثُ وَذَاتُ الْجَنْبِ يَعْنِي السَّلَّ.

۱۳۷۸: بَابُ

۲۱۵۸: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنُ ثَنَا مَالِكُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ السُّلَمِيِّ أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ بْنَ مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ

فرمایا اپنے سیدھے ہاتھ سے درد کی جگہ کو چھوؤ اور سات مرتبہ یہ پڑھو ”اعوذ..... الخ۔“ (ترجمہ اللہ تعالیٰ کی عزت و قدرت اور غلبہ کے ساتھ ہر اس چیز کے شر سے جسے میں پاتا ہوں پناہ مانگتا ہوں۔ عثمان کہتے ہیں کہ میں نے یہ عمل کیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے شفاء عطا فرمادی۔ اب میں ہمیشہ گھر والوں اور دوسرے لوگوں کو یہ دعا بتاتا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۷۹: باب سنا کے بارے میں

۲۱۵۹: حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے سوال کیا کہ تم کسی چیز کا مسہل (یعنی جلاب) لیتی ہو تو عرض کیا کہ شہرم لے کا۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ تو بہت گرم اور سخت ہے۔ حضرت اسماء فرماتی ہیں پھر میں نے سنا کے ساتھ جلاب لیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اگر کسی چیز میں موت سے شفا ہوتی تو اس (سنا) میں ہوتی۔ یہ حدیث غریب ہے۔

۱۳۸۰: باب شہد کے بارے میں

۲۱۶۰: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرے بھائی کو دسٹ لگے ہوئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اسے شہد پلاؤ۔ وہ دوبارہ آیا اور عرض کیا کہ میں نے اسے شہد پلایا تو دسٹ اور زیادہ ہو گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اسے شہد پلاؤ۔ اس نے پھر شہد دیا اور دوبارہ آپ ﷺ کے پاس آکر عرض کیا کہ اس سے دسٹ مزید بڑھ گئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سچے ہیں اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے۔ اسے پھر شہد پلاؤ۔ پس اسے شہد پلایا۔ اور وہ صحت یاب ہو گیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۸۱: باب

۲۱۶۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ أَنَّهُ قَالَ أَتَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَبِيَّ وَجَعٌ قَدْ كَادَ يَهْلِكُنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْسَحْ بِيَمِينِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَقُلْ أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَقُدْرَتِهِ وَسُلْطَانِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ قَالَ فَفَعَلْتُ فَأَذْهَبَ اللَّهُ مَا كَانَ بِي فَلَمْ أَزَلْ أَمُرُّ بِهِ أَهْلِي وَغَيْرَهُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۷۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّنَا

۲۱۵۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَهَا بِمَا تَسْتَمِشِينَ قَالَتْ بِالشُّبْرَمِ قَالَ حَارٌّ جَارٌّ قَالَتْ ثُمَّ اسْتَمَشَيْتُ بِالسَّنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ شَيْئًا كَانَ فِيهِ شِفَاءٌ مِنَ الْمَوْتِ لَكَانَ فِي السَّنَا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۱۳۸۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَسَلِ

۲۱۶۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَحْيَى اسْتَطْلَقَ بَطْنَهُ فَقَالَ اسْقِهِ عَسَلًا فَسَقَاهُ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ سَقَيْتُ عَسَلًا فَلَمْ يَزِدْهُ إِلَّا اسْتَطْلَقَ قَالَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِهِ عَسَلًا فَقَالَ فَسَقَاهُ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ سَقَيْتُهُ فَلَمْ يَزِدْهُ إِلَّا اسْتَطْلَقَ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ اللَّهُ وَكَذَّبَ بَطْنُ أَخِيكَ فَسَقَاهُ عَسَلًا فَبَرَأَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۸۱: بَابُ

۲۱۶۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

ل: شہرم: ایک چھوٹا درخت ہے جو قد آدم یا اس سے تھوڑا بڑا ہوتا ہے۔ (مترجم)

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان بندہ کسی ایسے بیمار کی عیادت کرے جس کی موت کا وقت نہ آچکا ہو اور سات باریوں کہے ”اسا لک..... الخ“ میں اللہ بزرگ و برتر اور عرش عظیم کے رب سے سوال کرتا ہوں کہ وہ تجھے شفاء عطا فرمائے۔ تو مریض تندرست ہو جاتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف منہال بن عمرو کی روایت سے جانتے ہیں۔

باب: ۱۳۸۲

۲۱۶۲: حضرت ثوبانؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بخار آگ کا ایک ٹکڑہ ہے۔ اگر تم میں سے کسی کو بخار ہو جائے تو وہ اسے پانی سے بجھائے اور بہتی نہر میں اتر کر جس طرف سے پانی آ رہا ہو اس طرف منہ کر کے یہ دعا پڑھے ”بسم اللہ.... الخ“۔ یعنی اللہ کے نام سے ابتداء کرتا ہوں۔ اے اللہ! اپنے بندے کو شفا دے اور اپنے رسول ﷺ کو سچا کر۔ فجر کی نماز کے بعد طلوع آفتاب سے پہلے نہر میں اترے۔ پھر اسے چاہیے کہ نہر میں تین غوطے لگائے اور تین دن تک یہ عمل کرے۔ اگر تین دن تک صحت یاب نہ ہو تو پانچ دن اور اگر اس میں بھی نہ ہو تو سات دن اور پھر اگر سات دنوں میں بھی شفا نہ ہو تو نو دن تک یہ عمل کرے۔ بے شک اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کا یہ مرض نو دن سے تجاوز نہیں کرے گا۔ یہ حدیث غریب ہے۔

باب: ۱۳۸۳: راکھ سے زخم کا علاج کرنے کے متعلق

۲۱۶۳: حضرت ابو حازم کہتے ہیں کہ سہل بن سعدؓ سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ ﷺ کے زخم کا کس طرح علاج کیا گیا۔ فرمایا اس کا مجھ سے زیادہ جاننے والا کوئی باقی نہیں رہا۔ حضرت علیؓ اپنی ڈھال میں پانی لاتے، حضرت فاطمہؓ زخم کو دھوتیں اور میں بوریا جلاتا پھر اس کی راکھ آپ ﷺ کے زخم مبارک پر چھڑک دیتے۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

جَعْفَرُ قَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمُنْهَالَ ابْنَ عَمْرٍو يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَفْعُودُ مَرِيضًا لَمْ يَخْضُرْ أَجَلَهُ فَيَقُولُ سَبْعَ مَرَّاتٍ أَسْأَلُ اللَّهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يُشْفِيكَ الْأَعْرُوفِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْمُنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو.

باب: ۱۳۸۲

۲۱۶۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشْفَرُ الرِّبَاطِيُّ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ثَنَا مَرْزُوقُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الشَّامِيُّ ثَنَا سَعِيدُ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ أَخْبَرَنَا ثُوبَانُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَصَابَ أَحَدَكُمْ الْحُمَّى فَإِنَّ الْحُمَّى قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ فَلْيُطْفِئْهَا عَنْهُ بِالْمَاءِ فَلْيَسْتَنْقِعْ فِي نَهْرٍ جَارٍ فَلْيَسْتَقْبِلْ جَرِيئَهُ فَيَقُولُ بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ وَصَدِّقْ رَسُولَكَ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَقَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ فَلْيَغْمِسْ فِيهِ ثَلَاثَ غَمَسَاتٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ لَمْ يَبْرِأْ فِي ثَلَاثٍ فَخُمْسٍ فَإِنْ لَمْ يَبْرِأْ فِي خُمْسٍ فَسَبْعٍ فَإِنْ لَمْ يَبْرِأْ فِي سَبْعٍ فَتَسْعٍ فَإِنَّهَا لَا تُكَادُ تُجَاوِزُ تِسْعًا بِإِذْنِ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

باب: ۱۳۸۳: التَّدَاوِيُّ بِالرَّمَادِ

۲۱۶۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَأَلَ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَأَنَا أَسْمَعُ بِأَيِّ شَيْءٍ دَوَوِي جَرَحٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَقِيَ أَحَدٌ أَعْلَمَ بِهِ مِنِّي كَانَ عَلَيَّ يَأْتِي بِالْمَاءِ فِي تَرْسِهِ وَفَاطِمَةُ تَغْسِلُ عَنْهُ الدَّمَ وَأُحْرِقُ لَهُ خَصِيرَ فُحْشِي بِهِ جُرْحُهُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

بَابُ ۱۳۸۴

باب ۱۳۸۴:

۲۱۶۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشَجُّ ثَنَا عَقْبَةُ
 بْنُ خَالِدٍ السَّكُونِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ إِبْرَاهِيمَ
 التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلْتُمْ عَلَى
 الْمَرِيضِ فَنَفْسُوا لَهُ فِي أَجَلِهِ فَإِنَّ ذَلِكَ لَا يَرُدُّ شَيْئًا
 وَيَطْطِبُ نَفْسَهُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۲۱۶۴: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی مریض کے پاس
 عیادت کے لئے جاؤ تو اس کی درازی عمر کیلئے دعا کیا کرو۔ یہ
 تقدیر کو تو نہیں بدلتی لیکن اس کے (یعنی مریض کے) دل کو خوش
 کرتی ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔

خلاصۃ الابواب : انسانی زندگی میں صحت و بیماری کے دور آتے رہتے ہیں نبی کریم ﷺ کی

تعلیمات سے واضح ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے مرض کے دوران پرہیز کرنے اور علاج کرنے کی ہدایت کی۔

(۲) مریض کو زبردستی کھانے پینے پر مجبور نہ کیا جائے۔ (۳) کلونچی کا استعمال کہ اس میں ہر بیماری کے لئے شفا ہے۔ (۴) بیماری
 میں شدت کے باعث اکثر اوقات انسان زندگی کو ختم کرنے کے متعلق سوچتا ہے نبی کریم ﷺ اس کی سختی سے ممانعت اور وعید
 سنائی کہ جو کوئی زہریا کسی بھی طریقے سے خودکشی کرے گا اس کو یہ سزا ہمیشہ ملتی رہے گی۔ بیماری رب کی طرف سے آزمائش ہیں لہذا
 اس کو یہ صبر سے برداشت کرنا چاہئے۔ (۵) ہر نشہ آور چیز سے علاج حرام ہے۔ (۶) آپ ﷺ کی سیرت میں سرمہ کا استعمال
 کثرت سے ملتا ہے۔ (۷) کچھ لگانا حضور ﷺ سے ثابت ہے جبکہ داغ لگانے کے بارے میں ممانعت اور اثبات والی
 احادیث موجود ہیں۔ (۸) آپ ﷺ نے مہندی کو اکثر کانٹے کے زخم میں بھی استعمال کیا۔ (۹) قرآنی آیات سے دم کرنا جائز
 ہے۔ جیسا کہ احادیث سے معوذتین، فاتحہ وغیرہ کا ذکر ہے۔ دم کا معاوضہ لینا جائز نہیں اگر کوئی اپنی خوشی سے دے دے تو یہ جائز
 ہے۔ (۱۰) دم، دوا، پرہیز تقدیر ہی کی ایک شکل ہیں۔ (۱۱) کتے کی قیمت، زانیہ کی اجرت اور کاہن (غیبی علوم کے دعوے دار) کی
 اجرت سے ممانعت فرمائی۔ (۱۲) شہد کا استعمال عام زندگی میں اور بیماری میں کرنا چاہئے کیونکہ فرمان نبوی ﷺ کے مطابق اس
 میں شفا ہے۔ اسی طرح کلونچی، شہرہ نیز اللہ تبارک و تعالیٰ سے کثرت سے دعاء کرنا چاہئے۔

أَبْوَابُ الْفَرَائِضِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَبْوَابُ فَرَائِضِ

جو مروی ہیں رسول اللہ ﷺ سے

۱۳۸۵: باب جس نے

۱۳۸۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ

مال چھوڑا وہ وارثوں کیلئے ہے

تَرَكَ مَا لَا فَلِوَرَثَتِهِ

۲۱۶۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مال چھوڑا وہ اس کے وارثوں کا ہے اور جس نے عیال (بال بچے) چھوڑے ان کی نگہداشت و پرورش میرے ذمے ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ زہری اسے ابو سلمہ سے وہ ابو ہریرہؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں یہ طویل ہے۔ اس باب میں حضرت جابرؓ اور انسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ ”من ترک ضیاعاً“ کا مطلب یہ ہے کہ جو ایسی اولاد چھوڑے جن کے پاس کچھ نہ ہو تو آپ ﷺ نے فرمایا میں ان کی پرورش کا انتظام کروں گا۔

۲۱۶۵: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ ثَنَا أَبِي ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ وَثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ مَا لَا فَلِوَرَثَتِهِ وَمَنْ تَرَكَ ضِيَاعًا فَإِلَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْوَلَ مِنْ هَذَا وَاتَّسَمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَأَنَسٍ وَمَعْنَى قَوْلِهِ مَنْ تَرَكَ ضِيَاعًا يَعْنِي ضَائِعًا لَيْسَ لَهُ شَيْءٌ فَإِلَى يَقُولُ أَنَا أَغُولُهُ وَأَنْفَقُ عَلَيْهِ.

۱۳۸۶: باب فَرَائِضِ کی تعلیم

۱۳۸۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْلِيمِ الْفَرَائِضِ

۲۱۶۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فَرَائِضِ اور قرآن خود بھی سیکھو اور لوگوں کو بھی سکھاؤ۔ (عنقریب) وفات پانے والا ہوں۔ اس حدیث میں اضطراب ہے۔ اسامہ اسے عوف سے وہ سلیمان بن جابر سے وہ ابن مسعودؓ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ ہم سے یہ حدیث حسین نے ابو اسامہ کے حوالے سے اس کے ہم معنی بیان کی ہے۔

۲۱۶۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ وَاصِلٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْأَسَدِيُّ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دَلْهَمٍ ثَنِي عَوْفٌ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَالْقُرْآنَ وَعَلِّمُوا النَّاسَ فَإِنِّي مَقْبُوضٌ هَذَا حَدِيثٌ فِيهِ اضْطِرَابٌ وَرَوَى أَبُو أُسَامَةَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَوْفٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ جَابِرٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ بِهَذَا نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ.

۱۳۸۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ الْبَنَاتِ

۲۱۶۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَزَّ كَرِيَابُنْ عَدِي نَاعِيْبُذُ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ بِابْنَتَيْهَا مِنْ سَعْدِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَاتَانِ ابْنَتَا سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ قُتِلَ أَبُوهُمَا مَعَكَ يَوْمَ أُحُدٍ شَهِيدًا وَإِنَّ عَمَّهُمَا أَخَذَ مَا لَهُمَا فَلَمْ يَدَعْ لَهُمَا مَالًا وَلَا تَنَكَّحَا إِلَّا وَلَهُمَا مَالٌ قَالَ يَقْضِي اللَّهُ فِي ذَلِكَ فَنَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَمَّتِهِمَا فَقَالَ آعِطِي ابْنَتِي سَعْدِ الثَّلَاثِينَ وَآعِطِي أُمَّهُمَا الثَّمَنَ وَمَا بَقِيَ فَهُوَ لَكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ وَقَدْ رَوَاهُ شَرِيكَ ابْنُ عَدِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ.

۱۳۸۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ بَنَاتِ

الْإِبْنِ مَعَ بَنَاتِ الصُّلْبِ

۲۱۶۸: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ نَائِرِيزُ بْنُ هَارُونَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَبِي قَيْسٍ الْأَوْدِيِّ عَنْ هُرَيْرِ بْنِ شُرْحَبِيلٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى مُوسَى وَسُلَيْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ فَسَأَلَهُمَا عَنِ ابْنَةِ ابْنِ وَأُخْتِ لَابٍ وَأُمٍّ فَقَالَا لِلْإِبْنَةِ النِّصْفُ وَلِلْأُخْتِ مِنَ الْآبِ وَأُمٍّ مَا بَقِيَ وَقَالَا لَهُ انْطَلِقْ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ فَاسْأَلْهُ فَإِنَّهُ سَيَبْعُنَا فَاتَى عَبْدَ اللَّهِ فَذَكَرَ لَهُ ذَلِكَ وَآخَرَهُ بِمَا قَالَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَدْ صَلَّيْتُ إِذَا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَهَدِّينَ وَلَكِنِّي أَقْضِي فِيهَا كَمَا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْإِبْنَةِ النِّصْفَ وَلِلْأُخْتِ الْإِبْنِ السُّدُسُ تَكْمِلَةُ الثَّلَاثِينَ

۱۳۸۷: بَابُ لُزْكَوِيَّوْنِ كِي مِيرَاثِ

۲۱۶۷: حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ سعد بن ربیع کی بیوی سعد کی دو بیٹیوں کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ دونوں سعد بن ربیع کی بیٹیاں ہیں۔ ان کے والد غزوہ احد کے موقع پر آپ ﷺ کے ساتھ تھے اور شہید ہو گئے۔ ان کے بچانے ان کا سارا مال لے لیا اور ان کے لیے کچھ نہیں چھوڑا جب تک ان کے پاس مال نہ ہوگا ان کا نکاح نہیں ہو سکتا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں فیصلہ فرمائے گا۔ اس پر آیت میراث نازل ہوئی۔ نبی اکرم ﷺ نے ان لڑکیوں کے چچا کو بلا بھیجا اور فرمایا سعد کی بیٹیوں کو دو تہائی حصہ اور ان کی ماں کو آٹھواں حصہ دو۔ جو بچ جائے وہ تمہارے لیے ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اسے صرف عبد اللہ بن محمد بن عقیل کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ شریک نے بھی اسے عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے روایت کیا ہے۔

۱۳۸۸: بَابُ بَنَاتِ كِي مِيرَاثِ

مِيرَاثِ

۲۱۶۸: حضرت ہزیر بن شرجیل سے روایت ہے کہ ایک آدمی، ابو موسیٰ اور سلیمان بن ربیع کے پاس آیا اور ان دونوں سے ایک بیٹی، ایک پوتی اور ایک حقیقی بہن کی (وراثت) کے متعلق پوچھا۔ دونوں نے فرمایا بیٹی کیلئے نصف ہے اور جو باقی بچ جائے وہ سگی بہن کے لیے ہے۔ پھر ان دونوں نے اسے کہا کہ عبد اللہ کے پاس جاؤ اور ان سے پوچھو وہ بھی یہی جواب دیں گے۔ پس اس آدمی نے حضرت عبد اللہ بن مسعود سے واقعہ بیان کیا اور ان دونوں حضرات کی بات بتائی۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود نے فرمایا اگر میں یہی فیصلہ دوں تو میں گمراہ ہو گیا اور ہدایت ہانے والا نہ ہوا لیکن میں اس میں وہ فیصلہ کروں گا جو رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا

کہ بیٹے کیلئے نصف مال اور پوتی کیلئے چھٹا حصہ تاکہ یہ دونوں مل کر ٹکٹ ہو جائیں اور جو بیٹے جائے بہن کے لیے ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوقیس اودی کا نام عبدالرحمن بن ثروان ہے اور وہ کوئی ہیں۔ شعبہ بھی یہ حدیث ابوقیس سے نقل کرتے ہیں۔

۱۳۸۹: باب سگے بھائیوں

کی میراث

۲۱۶۹: حضرت علیؑ نے فرمایا کہ تم یہ آیت پڑھتے ہو "مَنْ بَعْدَ وَصِيَّةٍ تَوْصُونَ بِهَا أَوْ ذِينَ" (جو کچھ تم وصیت کرو یا قرض ہو اس کے بعد الخ) حالانکہ نبی اکرم ﷺ نے وصیت سے پہلے ادائیگی قرض کا فیصلہ فرمایا اور حقیقی بھائی وارث ہوں گے علاقائی بھائی وارث نہیں ہوں گے۔ آدمی اپنے اس بھائی کا وارث ہوتا ہے جو ماں باپ دونوں کی طرف سے ہو۔ (یعنی حقیقی بھائی) اور صرف باپ کی طرف سے بھائی کا وارث نہ ہوگا۔

۲۱۷۰: بندار، یزید بن ہارون سے وہ زکریا بن ابی زائدہ سے وہ ابو اسحق سے وہ حارث سے وہ علیؑ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مثل نقل کرتے ہیں۔

۱۲۷۱: حضرت علی رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ حقیقی بھائی ایک دوسرے کے وارث ہوں گے سوتیلی نہیں۔ اس حدیث کو ہم ابو اسحق کی روایت سے جانتے ہیں جو بواسطہ حارث، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں۔ بعض علماء نے حارث کے بارے میں گفتگو کی ہے۔ اہل علم کا اس حدیث پر عمل ہے۔

۱۳۹۰: باب بیٹوں اور بیٹیوں کی میراث کے متعلق

۲۱۷۲: حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے میں اس وقت بیمار تھا نبی سلمہ میں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: میں اپنی اولاد میں مال کو کس طرح تقسیم کروں۔ آپ ﷺ نے کوئی

وَلِلْأَخِثِ مَا بَقِيَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو قَيْسٍ الْأَوْدِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ ثُرَوَانَ كُوفِيٌّ وَقُتْرُوَاهُ أَيْضًا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي قَيْسٍ.

۱۳۸۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ

الْأَخَوَةِ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ

۲۱۶۹: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ إِنَّكُمْ تَقْرءُونَ هَذَا الْآيَةَ (مَنْ بَعْدَ وَصِيَّةٍ تَوْصُونَ بِهَا أَوْ ذِينَ) وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالذَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَإِنَّ أَغْيَانَ بَنِي الْأُمِّ يَرِثُونَ دُونَ بَنِي الْعَلَاتِ الرَّجُلُ يَرِثُ أَخَاهُ لِأَبِيهِ وَأُمُّهُ دُونَ أَخِيهِ لِأَبِيهِ.

۲۱۷۰: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا زَكْرِيَا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۲۱۷۱: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ نَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَغْيَانَ بَنِي الْأُمِّ يَتَوَارِثُونَ دُونَ بَنِي الْعَلَاتِ هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْحَارِثِ وَالْعَمَلِ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ.

۱۳۹۰: بَابُ مِيرَاثِ الْبَنِينَ مَعَ الْبَنَاتِ

۲۱۷۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعْدِنَا عُمَرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ نَبِيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوذُنِي وَأَنَا مَرِيضٌ فِي

جواب نہیں دیا۔ اور یہ آیت نازل ہوئی ”يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي شَيْءٍ.....“ (ترجمہ: اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری اولاد کے متعلق وصیت کرتا ہے کہ ایک مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر ہے۔ سورہ نساء آیت ۱۱)۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابن عیینہ اسے محمد بن المنکدر سے اور وہ جابر سے نقل کرتے ہیں۔

۱۳۹۱: باب مِيرَاثِ الْأَخَوَاتِ

۲۱۷۳: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَغْدَادِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَرَضْتُ فَاتَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي فَوَجَدَنِي قَدْ أَغْمَى عَلَى فَاتَانِي وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَهُمَا مَاشِيَانِ فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَبَّ عَلَى مَنْ وَضُوءَهُ فَافْتَقْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَقْضِي فِي مَالِي أَوْ كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي فَلَمْ يُجِبْنِي شَيْئًا وَكَانَ لَهُ تِسْعُ أَخَوَاتٍ حَتَّى نَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ الْآيَةَ قَالَ جَابِرٌ فِي نَزَلَتْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۱۷۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَافِثٌ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَقُّوْا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِأَوَّلَى رَجُلٍ ذَكَرَ.

۲۱۷۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٌ نَافِثٌ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ.

۲۱۷۳: محمد بن منکدر کہتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبد اللہ سے سنا کہ میں بیمار ہوا تو رسول اللہ ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے اور مجھے بے ہوش پایا۔ آپ ﷺ کے ساتھ ابو بکرؓ تھے اور دونوں پیدل چل کر آئے تھے۔ پھر آپ ﷺ نے وضو کیا اور وضو کا بقیہ پانی مجھ پر ڈال دیا۔ مجھے آفاقہ ہوا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں اپنا مال کس طرح تقسیم کروں؟ آپ ﷺ خاموش رہے مجھے کوئی جواب نہیں دیا۔ راوی کہتے ہیں کہ جابرؓ کی نو بہنیں تھیں۔ یہاں تک کہ میراث کی یہ آیت نازل ہوئی ”يَسْتَفْتُونَكَ.....“۔ وہ آپ ﷺ سے فتویٰ پوچھتے ہیں۔ فرمادیتے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں کلامہ کے بارے میں فتویٰ دیتا ہے۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ یہ آیت میرے حق میں نازل ہوئی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

۱۳۹۲: باب عَصَبَةِ الْمِيرَاثِ

۲۱۷۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَافِثٌ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَقُّوْا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِأَوَّلَى رَجُلٍ ذَكَرَ.

۲۱۷۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٌ نَافِثٌ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ.

۲۱۷۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل فرائض کو ان کا حق ادا کرو اور جو بچ جائے وہ اس مرد کیلئے ہے جو میت سے سب سے زیادہ قریب ہو۔

۲۱۷۵: ابن عباسؓ نبی اکرم ﷺ سے اسی کے مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ بعض راوی اسے ابن طاووس سے وہ اپنے والد سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے مرسل نقل کرتے ہیں۔

۱۳۹۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ الْجَدِّ

۲۱۷۶: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ يَحْيَى عَنْ قَنَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ ابْنَتِي مَاتَ فَمَا لِي بِمِيرَاثِهِ فَقَالَ لَكَ السُّدُسُ فَلَمَّا وَلَّى دَعَاهُ فَقَالَ لَكَ سُدُسٌ آخَرَ فَلَمَّا وَلَّى دَعَاهُ قَالَ إِنَّ السُّدُسَ الْآخَرَ لَكَ طُعْمَةٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ.

۱۳۹۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ الْجَدَّةِ

۲۱۷۷: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ ثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ مَرَّةً قَالَ قَبِيصَةُ وَقَالَ مَرَّةً عَنْ رَجُلٍ عَنْ قَبِيصَةَ بِنِ دُؤَيْبٍ قَالَ جَاءَتْ الْجَدَّةُ أُمُّ أُمِّ أَوَّامُ الْأَبِ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَتْ إِنَّ ابْنَ أَوَّامٍ ابْنَتِي مَاتَ وَقَدْ أَخْبَرْتُ أَنَّ لِي فِي الْكِتَابِ حَقًّا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا أَجَدُّ لَكَ فِي الْكِتَابِ مِنْ حَقٍّ وَمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى لَكَ بِشَيْءٍ وَسَأَسْأَلُ النَّاسَ فَشَهِدَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغْطَاهَا السُّدُسَ قَالَ وَمَنْ سَمِعَ ذَلِكَ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمَةَ قَالَ فَأَغْطَاهَا السُّدُسُ ثُمَّ جَاءَتْ الْجَدَّةُ الْآخَرَى النَّبِيُّ تَخَالَفَهَا إِلَى عُمَرَ قَالَ سُفْيَانُ وَزَادَنِي فِيهِ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَلَمْ أَحْفَظْهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَلَكِنْ حَفِظْتُهُ مِنْ مَعْمَرٍ أَنَّ عُمَرَ قَالَ إِنْ اجْتَمَعْتُمَا فَهُوَ لَكُمَا وَإِتَّكُمَا انْفَرَدَتْ بِهِ فَهُوَ لَهَا.

۱۳۹۳: بَابُ دَاوُدَ كِي مِيرَاثِ

۲۱۷۶: حضرت عمران بن حصینؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرا پوتا فوت ہو گیا ہے۔ میرا اس کی میراث میں سے کیا حصہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تمہارے لیے چھٹا حصہ ہوگا۔ پھر جب وہ جانے لگا تو آپ ﷺ نے اسے بلایا اور فرمایا تمہارے لیے اور بھی چھٹا حصہ ہے جب وہ چلا گیا تو پھر بلایا اور فرمایا۔ دوسرا چھٹا حصہ اصل حق زائد ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت معقل بن یسارؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔

۱۳۹۴: بَابُ دَاوُدَ، نَانِي كِي مِيرَاثِ

۲۱۷۷: حضرت قبیصہ بن ذویب کہتے ہیں کہ داودی یا نانی ابو بکرؓ کے پاس آئی اور کہنے لگی کہ میرا پوتا یا نواسہ فوت ہو گیا ہے اور مجھے بتایا گیا ہے کہ قرآن مجید میں میرا کچھ حق مذکور ہے۔ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا کتاب اللہ میں تمہارے لیے کوئی حق نہیں اور نہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو تمہارے بارے میں کوئی فیصلہ دیتے ہوئے سنا ہے لیکن میں لوگوں سے پوچھوں گا۔ پس جب انہوں نے صحابہؓ سے پوچھا تو مغیرہؓ نے گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے چھٹا حصہ دیا ہے۔ حضرت ابو بکرؓ نے پوچھا کہ تمہارے ساتھ کسی نے یہ حدیث سنی ہے۔ کہا کہ محمد بن مسلم نے۔ راوی کہتے ہیں: پھر حضرت ابو بکرؓ نے اس عورت کو چھٹا حصہ دیا۔ اس کے بعد دوسری داودی یا نانی (یعنی اس داودی یا نانی کی شریک) حضرت عمرؓ کے پاس آئی۔ سفیان کہتے ہیں کہ معمر نے زہری کے حوالے سے یہ الفاظ زیادہ نقل کئے ہیں۔ میں نے انہیں زہری سے حفظ نہیں کیا بلکہ معمر سے کیا ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا اگر تم دونوں اکٹھی ہو جاؤ تو چھٹا حصہ ہی تم دونوں میں تقسیم ہوگا اور اگر تم دونوں میں سے کوئی ایک اکیلی ہوگی تو اس کیلئے چھٹا حصہ ہوگا۔

۲۱۷۸: حضرت قبیصہ بن ذویبؓ سے روایت ہے کہ ایک داودی

۲۱۷۸: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ

حضرت ابوبکرؓ کے پاس آئی اور اس نے اپنے حصہ میراث کا مطالبہ کیا۔ آپؓ نے فرمایا۔ اللہ کی کتاب میں تمہارے لئے کچھ نہیں۔ سنت رسولؐ کے مطابق بھی تمہارے لئے کچھ نہیں۔ تم واپس چلی جاؤ۔ میں صحابہ کرامؓ سے پوچھوں گا۔ پس حضرت ابوبکرؓ نے صحابہ کرامؓ سے پوچھا۔ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ نے عرض کیا میں نبی اکرمؐ کی خدمت میں حاضر تھا۔ آپؐ نے دادی کو چھٹا حصہ دلایا۔ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا تمہارے ساتھ کوئی اور بھی ہے۔ اس پر حضرت محمد بن مسلمہؓ کھڑے ہوئے اور وہی بات کہی جو مغیرہؓ فرما چکے تھے۔ پس حضرت ابوبکرؓ نے اس عورت کو چھٹا حصہ دے دیا۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر ایک عورت حضرت عمرؓ کے پاس آئی اور اپنی میراث طلب کی۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا تمہارے لئے قرآن میں کوئی حصہ مقرر نہیں۔ بس یہی چھٹا حصہ ہے۔ اگر تم دونوں وارث ہو تو یہ دونوں کیلئے مشترکہ ہوگا اور اگر کوئی اکیلی ہوگی تو یہ (چھٹا حصہ) اسی کا ہوگا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابن عیینہ کی روایت سے یہ زیادہ صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت بریدہؓ سے بھی روایت منقول ہے۔

۱۳۹۵: باب باپ کی موجودگی میں دادی

کی میراث

۲۱۷۹: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے دادی کے بیٹے کی موجودگی میں دادی کی میراث کے متعلق فرمایا۔ یہ پہلی جدہ (دادی) تھی جسے رسول اللہ ﷺ نے اس کے بیٹے کے ہوتے ہوئے چھٹا حصہ دیا جبکہ اس کا بیٹا زندہ تھا۔ اس حدیث کو ہم صرف اسی سند سے مرفوع جانتے ہیں۔ بعض صحابہ کرامؓ نے بیٹے کی موجودگی میں جدہ (دادی) کو وارث قرار دیا ہے۔ جبکہ بعض نے وارث نہیں ٹھہرایا۔

۱۳۹۶: باب ماموں کی میراث

۲۱۸۰: حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے میری وساطت سے حضرت ابوعبیدہؓ

شہاب عن عثمان بن اسحاق بن خروشة عن قبيصة بن ذؤيب قال جاءت الجدّة الى أبي بكر فسألته ميراثا فقال لها مالك في كتاب الله شيء ومالك في سنة رسول الله صلى الله عليه وسلم شيء فأرجعني حتى أسأل الناس فسأل الناس فقال المغيرة بن شعبه حضرت رسول الله صلى الله عليه وسلم أعطاهما السدس فقال هل معك غير ك فقال محمد بن مسلمة فقال مثل ما قال المغيرة بن شعبه فأنفذها لها أبو بكر قال ثم جاءت الجدّة الأخرى الى عمر بن الخطاب فسألته ميراثها فقال مالك في كتاب الله شيء ولكن هو ذلك السدس فإن اجتمعتما فيه فهو بينكما وأيتكما خلّت به فهو لها هذا حديث حسن صحيح وهو أصح من حديث بن عيينة وفي الباب عن بريرة.

۱۳۹۵: باب ما جاء في ميراث

الجدّة مع ابنها

۲۱۷۹: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ نَائِرِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ فِي الْجَدَّةِ مَعَ ابْنِهَا إِنَّهَا أَوَّلُ جَدَّةٍ أَطْعَمَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُدْسًا مَعَ ابْنِهَا وَابْنُهَا حَتَّى هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ وَرَثَ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَدَّةَ مَعَ ابْنِهَا وَلَمْ يُورَثْهَا بَعْضُهُمْ.

۱۳۹۶: باب ما جاء في ميراث الخال

۲۱۸۰: حَدَّثَنَا بُنْدُ بْنُ أَبِي أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَكِيمِ بْنِ

کو لکھا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس شخص کا کوئی دوست نہ ہو۔ اللہ اور اس کا رسول ﷺ اس کے دوست ہیں اور جس کا کوئی وارث نہ ہو اس کا ماموں اس کا وارث ہے۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ اور مقدم بن معدیکربؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۱۸۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا کوئی وارث نہ ہو اس کا ماموں اس کا وارث ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اسے بعض راوی مرسل نقل کرتے ہیں۔ اس مسئلے میں صحابہ کا اختلاف ہے۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، خالہ، ماموں اور پھوپھی کو میراث دیتے ہیں جبکہ اکثر علماء ”ذوی الارحام“ کی وارثت میں اسی حدیث پر عمل کرتے ہیں۔ لیکن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اس مسئلے میں میراث کو بیت المال میں جمع کرانے کا حکم دیتے تھے۔

۱۳۹۷: باب جو آدمی اس حالت

میں فوت ہو کہ اس کا کوئی وارث نہ ہو

۲۱۸۲: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک آزاد کردہ غلام کھجور کے درخت سے گر کر مر گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: دیکھو اس کا کوئی وارث ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا: کوئی نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر اس کا مال اس کی بستی والوں کو دے دو۔ اس باب میں حضرت بریدہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۳۹۸: باب آزاد کردہ غلام کو میراث دینا

۲۱۸۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک شخص فوت ہو گیا اس کا کوئی وارث نہیں تھا البتہ ایک غلام تھا جسے اس نے آزاد کر دیا تھا۔ آپ ﷺ نے اس کا ترکہ اسی آزاد کردہ غلام کو دے دیا۔ یہ

عَبَّادِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ كَتَبَ مَعِيَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِلَى أَبِي عُبَيْدَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ مَوْلَى مَنْ لَا مَوْلَى لَهُ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَالْمِقْدَامِ بْنِ مَعْلُكٍ عَنْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۱۸۱: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ أَرْسَلَهُ بَعْضُهُمْ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَاخْتَلَفَ فِيهِ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَرَّثَ بَعْضُهُمُ الْخَالَ وَالْخَالَ وَالْعَمَّةَ وَالْيَ الْهَذَا الْحَدِيثُ ذَهَبَ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي تَوَرِثِ ذَوِي الْأَرْحَامِ وَأَمَّا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَلَمْ يُوَرِّثْهُمْ وَجَعَلَ الْمِيرَاثَ فِي بَيْتِ الْمَالِ.

۱۳۹۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الذِّي

يَمُوتُ وَلَيْسَ لَهُ وَارِثٌ

۲۱۸۲: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ وَرْدَانَ عَنْ غُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ مَوْلَى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَعَ مِنْ عِدْقِ نَخْلَةٍ فَمَاتَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرُوا هَلْ لَهُ مِنْ وَارِثٍ قَالُوا لَا قَالَ فَادْفَعُوهُ إِلَى بَعْضِ أَهْلِ الْقَرْيَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۳۹۸: بَابُ فِي مِيرَاثِ الْمَوْلَى إِلَّا سُفْلٍ

۲۱۸۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ دِينَارٍ عَنْ عَوْسَجَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا مَاتَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَدْعُ وَارِثًا إِلَّا عَبْدًا هُوَ اعْتَقَهُ فَأَعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

حدیث حسن ہے۔ اہل علم کے نزدیک اگر کسی شخص کا عصبہ میں سے بھی کوئی وارث نہ ہو تو اس کی میراث مسلمانوں کے بیت المال میں جمع کرا دی جائے گی۔

۱۳۹۹: باب مسلمان اور

کافر کے درمیان کوئی میراث نہیں

۲۱۸۳: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں ہو سکتا۔ ابن ابی عمر، سفیان سے اور وہ زہری سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ معمر وغیرہ بھی زہری سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ مالک بھی زہری سے وہ علی بن حسین سے وہ عمرو بن عثمان سے وہ اسامہ بن زید سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند نقل کرتے ہیں لیکن اس میں مالک کو وہم ہوا ہے۔ بعض راوی عمرو بن عثمان اور بعض عمر بن عثمان کہتے ہیں۔ جبکہ عمرو بن عثمان بن عفان ہی مشہور ہے۔ عمر بن عثمان کو وہم نہیں جانتے۔ اہل علم کا اس حدیث پر عمل ہے۔ بعض علماء مرتد کی میراث میں اختلاف کرتے ہیں۔ بعض کے نزدیک اسے اس کے مسلمان وارثوں کو دے دیا جائے جبکہ بعض کہتے ہیں کہ اس کے مال کا کوئی مسلمان وارث نہیں ہو سکتا ان کی دلیل یہی حدیث ہے۔ امام شافعی کا بھی یہی قول ہے۔

۲۱۸۵: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو دین والے آپس میں وارث نہیں ہو سکتے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف جابر

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِيرَاثُهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي هَذَا الْبَابِ إِذَا مَاتَ رَجُلٌ وَلَمْ يَتْرُكْ عَصَبَةً أَنْ مِيرَاثُهُ يُجْعَلُ فِي بَيْتِ مَالِ الْمُسْلِمِينَ .

۱۳۹۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي إِبْطَالِ الْمِيرَاثِ

بَيْنَ الْمُسْلِمِ وَالْكَافِرِ

۲۱۸۳: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا أَنَا سُفْيَانُ بْنُ الزُّهْرِيِّ ح وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا هُشَيْمٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ . حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ ثَنَا الزُّهْرِيُّ نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ هَكَذَا رَوَاهُ مُعَمَّرٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ نَحْوَهُ وَرَوَى مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ وَحَدِيثُ مَالِكٍ وَهُمْ وَهُمْ فِيهِ مَالِكٌ وَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ مَالِكٍ فَقَالَ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ عُثْمَانَ وَآكُثَرُ أَصْحَابِ مَالِكٍ قَالُوا عَنْ مَالِكٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عُثْمَانَ وَعُمَرُ وَبْنُ عُثْمَانَ بَنِي عَفَّانٍ هُوَ مَشْهُورٌ مِنْ وَلَدِ عُثْمَانَ وَلَا نَعْرِفُ عُمَرَ بْنَ عُثْمَانَ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي مِيرَاثِ الْمُرْتَدِّ فَجَعَلَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمُ الْمَالَ لَوَرَثَتِهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَرِثُهُ وَرَثَتُهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَاحْتَجُّوا بِحَدِيثِ النَّبِيِّ ﷺ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ .

۲۱۸۵: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَا حُصَيْنُ بْنُ نَمِيرٍ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَوَارَثُ أَهْلُ مِلَّتَيْنِ هَذَا

کی روایت سے جانتے ہیں۔ حضرت جابرؓ سے اسے ابن ابی لیلیٰ نے نقل کیا ہے۔

۱۴۰۰: باب قاتل

کی میراث باطل ہے

۲۱۸۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قاتل وارث نہیں ہوتا۔ یہ حدیث صحیح نہیں۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ اسحق بن عبد اللہ بن ابی فروہ سے بعض اہل علم احادیث نقل کرتے ہیں جن میں امام احمد بن حنبلؒ بھی شامل ہیں۔ اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ قاتل عداوت قتل خطاء میں قاتل مقتول کا وارث نہیں ہوتا لیکن بعض کے نزدیک قتل خطاء میں وارث ہوتا ہے۔ امام مالکؒ کا یہی قول ہے۔

۱۴۰۱: باب شوہر کی وراثت سے بیوی کو

حصہ دینا

۲۱۸۷: حضرت سعید بن مسیبؒ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا دیت عاقلہ پر واجب الاداء ہوتی ہے اور بیوی شوہر کی دیت کی وارث نہیں ہوتی۔ اس پر فاک بن سفیان کلابی نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں لکھا کہ اشیم ضبابی کی بیوی کو ان کے شوہر کی دیت میں سے ان کا حصہ دو۔

۱۴۰۲: باب میراث وارثوں

کیلئے اور دیت عصبہ کے ذمہ ہے

۲۱۸۸: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو لحيان کی ایک عورت کے حمل کے متعلق جو گر کر مر گیا تھا ایک غلام یا لونڈی دینے کا فیصلہ فرمایا۔ پھر وہ عورت جس کے حق میں یہ فیصلہ ہوا تھا فوت ہو گئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی

حَدِيثُ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ جَابِرِ الْأَمْنِ حَدِيثُ ابْنِ أَبِي لَيْلَى .

۱۴۰۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي إِبْطَالِ

مِيرَاثِ الْقَاتِلِ

۲۱۸۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ نَافِلٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْقَاتِلُ لَا يَرِثُ هَذَا حَدِيثٌ لَا يَصِحُّ لَا يَعْرِفُ هَذَا الْأَمْنُ هَذَا الْوَجْهَ وَإِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي فُرْوَةَ قَدَّرَ كَتَبَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الْقَاتِلَ لَا يَرِثُ كَانَ الْقَتْلُ خَطَاءً أَوْ عَمْدًا وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا كَانَ الْقَتْلُ خَطَاءً فَإِنَّهُ يَرِثُ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ .

۱۴۰۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ

الْمَرْأَةِ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا

۲۱۸۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ عُمَرُ الدِّيَةُ عَلَى الْعَاقِلَةِ وَلَا تَرِثُ الْمَرْأَةُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا شَيْئًا فَأَخْبَرَهُ الضَّحَّاكُ بْنُ سُفْيَانَ الْكَلَابِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَيْهِ أَنْ وَرِثَ امْرَأَةً أَشِيمَ الضَّبَابِيِّ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

۱۴۰۲: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْمِيرَاثَ لِلْوَرَثَةِ

وَالْعَقْلَ عَلَى الْعَصْبَةِ

۲۱۸۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ نَافِلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي جَنَيْنِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي لَحْيَانَ سَقَطَ مَيِّتًا بَغْرَةً عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ ثُمَّ إِنَّ الْمَرْأَةَ الَّتِي

میراث بیٹوں اور خاوند کیلئے ہے۔ اور دیت اس کے عصبہ پر ہے۔ یونس نے یہ حدیث زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی حدیث نقل کی ہے۔ مالک بھی یہ حدیث زہری سے وہ ابوسلمہ سے اور وہ ابو ہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں پھر مالک، زہری سے وہ سعید بن مسیب سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے یہی حدیث بیان کرتے ہیں۔

۱۴۰۳: باب وہ شخص جو

کسی کے ہاتھ پر مسلمان ہو

۲۱۸۹: حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ وہ مشرک جو کسی مسلمان کے ہاتھ پر مسلمان ہوگا اس کا کیا حکم ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ اس کی زندگی اور موت کا سب سے زیادہ مستحق ہے۔ اس حدیث کو ہم صرف عبد اللہ بن وہب سے نقل کرتے ہیں بعض انہیں ابن موبہ کہتے ہیں۔ وہ تمیم داری سے نقل کرتے ہیں جبکہ بعض ان کے درمیان قبیصہ بن ذویب کا ذکر کرتے ہیں۔ یحییٰ بن حمزہ اسے عبد العزیز بن عمر سے نقل کرتے ہوئے قبیصہ بن ذویب کا بھی تذکرہ کرتے ہیں۔ لیکن میرے نزدیک یہ سند متصل نہیں۔ بعض اہل علم اس حدیث پر عمل کرتے ہیں جبکہ بعض کا کہنا ہے کہ اس کی میراث بیت المال میں جمع کرادی جائے۔ امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔ ان کا استدلال اسی حدیث سے ہے کہ ”أَنَّ الْوُلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ“ حق ولاء اسی کیلئے ہے جس نے آزاد کیا۔

۲۱۹۰: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کسی شخص نے کسی آزاد عورت یا باندی سے زنا کیا تو بچہ زنا کا ہوگا۔ نہ وہ وارث ہوگا اور نہ اس کا کوئی وارث ہوگا۔ یہ حدیث ابن لہیعہ کے علاوہ اور راوی ابھی عمرو بن شعیب سے نقل کرتے ہیں۔ اہل

قُضِيَ عَلَيْهَا بَغْرُهُ تُوُفِّيَتْ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مِيرَاثَهَا لِبَيْتِهَا وَزَوْجِهَا وَأَنَّ عَقْلَهَا عَلَى عَصَبَتِهَا وَرَوَى يُونُسُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَرَوَى مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۴۰۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ

يُسْلِمُ عَلَى يَدَيِ الرَّجُلِ

۲۱۸۹: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا أَبَا سَامَةَ وَأَبْنُ نُمَيْرٍ وَوَكَيْعٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ تَمِيمِ الدَّارِيِّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَا السُّنَّةُ فِي الرَّجُلِ مِنْ أَهْلِ الشِّرْكِ يُسْلِمُ عَلَى يَدَيِ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هُوَ أَوْلَى النَّاسِ بِمَحْيَاهُ وَمَمَاتِهِ هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهَبٍ وَيُقَالُ ابْنُ مَوْهَبٍ عَنْ تَمِيمِ الدَّارِيِّ وَقَدْ أَدْخَلَ بَعْضُهُمْ بَيْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ وَبَيْنَ تَمِيمِ الدَّارِيِّ قَبِيصَةَ بْنَ ذُوَيْبٍ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ وَزَادَ فِيهِ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُوَيْبٍ وَهُوَ عِنْدِي لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُجْعَلُ مِيرَاثُهُ فِي بَيْتِ الْأَمَالِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاحْتَجَّ بِحَدِيثِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ الْوُلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ.

۲۱۹۰: ثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ غَاوَرُ بَحْرَةٍ أَوْ أَمِيَّةٌ فَالْوَلَدُ لِدَوْلَدٍ زَنَّا لَا يَرِثُ وَلَا يُورَثُ وَقَدْ رَوَى غَيْرُ ابْنِ لَهِيْعَةَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ شُعَيْبٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا

عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ وَلَدَ الزَّانَا لَا يَرِثُ مِنْ أَبِيهِ. علم کا اسی پر عمل ہے کہ ولد الزنا اپنے باپ کا وارث نہیں ہوتا۔
(ث) ولد الزنا اپنے باپ کا وارث نہیں ہوتا لیکن وہ اپنی ماں کا وارث ہوتا ہے اور ماں بھی اس کی وارث ہوتی ہے (مترجم)

۱۴۰۴: مَنْ يَرِثُ الْوَلَاءَ : ۱۴۰۴: بَابُ وِلَاءِ كَوْنِ وَارِثٍ هُوَ

۲۱۹۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ لَهَيْعَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَرِثُ الْوَلَاءُ مَنْ يَرِثُ الْمَالَ هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ. ۱۴۹۱: حضرت عمرو بن شعیبؓ اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ولاء کا وہی وارث ہوتا ہے جو مال کا وارث ہوتا ہے۔ اس حدیث کی سند قوی نہیں۔

۲۱۹۲: حَدَّثَنَا هَرُؤُنُ بْنُ مُوسَى الْمُسْتَمَلِيُّ الْبَغْدَادِيُّ نَامُ مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ نَاعُمَرُ بْنُ رُوْبَةَ التَّغْلِبِيُّ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ الْبَصْرِيِّ عَنْ وَائِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْأَةُ تَحْزُرُ ثَلَاثَةَ مَوَارِثٍ عَتِيقَهَا وَلِقِيطَهَا وَوَلَدَهَا الَّذِي لَا عُنْتُ عَلَيْهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ حَرْبٍ عَلَى هَذَا الْوَجْهِ. ۲۱۹۲: حضرت وائلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت تین ترکوں کی مالک ہوتی ہے۔ اپنے آزاد کیے ہوئے غلام کے ترکے کی۔ جس بچے کو اس نے اٹھا کر پالا ہو۔ اس کی اور اس بچے کی جسے لے کر اس نے اپنے شوہر سے لعان کیا اور اس سے الگ ہو گئی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے محمد بن حرب کی روایت سے اسی سند سے جانتے ہیں۔

خلاصۃ الابواب: مال وارثوں کا ہے۔ اگر اسلامی حکومت قائم ہو تو مرنے والے کے ورثاء کی نگران حکومت ہوگی۔ (۲) اولاد کو فرائض اور قرآن پاک کی تعلیم دینے کی ترغیب دی گئی ہے۔ (۳) اسلام کا یہ احسان ہے کہ اس نے عورتوں کو وراثت میں حصہ دار بنایا اگرچہ آج کل ہمارے معاشرے میں اس کا دواغ نہیں ہے مگر علماء کرام اور اہل حق کو حضور ﷺ کی اس تعلیم پر ضرور عمل کرنا چاہئے۔ عورتوں کو وراثت میں حصہ دار بنانے سے بہت سی معاشرتی برائیاں جو پھیلتی ہیں ان کا سد باب ہو سکے گا۔ (۴) حقیقی بھائی اپنے بھائی کی میراث کا وارث ہوگا، یعنی باپ کی طرف سے وراثت ہونے کے علاوہ بھائی بھی دوسرے بھائی کی میراث میں حق دار ہوگا۔ (۵) اولاد کو وراثت کی تقسیم میں مرد کا حصہ دو عورتوں کے حصہ کے برابر ہے۔ (۶) دادا کے لئے پوتے کی میراث میں چھٹا حصہ ہے۔ (۷) اہلخانہ میں میراث کی تقسیم کے بعد قرابت داروں کا بھی حق ہے۔ (۸) جس کا کوئی وارث نہ ہو ماموں اس کا وارث ہے۔ (۹) اگر کوئی بھی وارث نہ ہو میراث سبکی والوں میں تقسیم کر دی جائے گی۔ (۱۰) آزاد کردہ غلام بھی میراث کا وارث ہو سکتا ہے بشرطیکہ اور کوئی امیدوار نہ ہو۔ (۱۱) مسلمان کا فر کی میراث نہیں پاسکتا جبکہ کافر مسلمان کی میراث کا حق دار نہیں ہوگا۔ جبکہ مرتد کی میراث میں اختلاف ہے۔ بعض علماء اس کے حامی ہیں جبکہ بعض علماء اس کے مخالف ہیں۔ (۱۲) قاتل کے لئے کوئی میراث نہیں، قتل عمد میں اس معاملے میں اتفاق ہے جبکہ قتل خطاء میں بعض علماء کے نزدیک وارث ہوتا ہے۔ (۱۳) بیوی اگر شوہر قتل ہو جائے تو دیت میں سے حصہ دار ہوگی۔ (۱۴) جبکہ زنا سے جنم لینے والا بچہ وارث نہیں ہوگا۔ (۱۵) عورت تین ترکوں کی مالک ہوتی ہے ایک: آزاد کئے ہوئے غلام کی۔ دوم: اپنے بچے کی۔ سوم: اس بچے کی جسکو لے کر اس نے اپنے شوہر سے لعان کیا۔

أَبْوَابُ الْوَصَايَا

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَصِيَّتُونِ كَمَتَعَلِقِ الْبَوَابِ

جو مروی ہیں رسول اللہ ﷺ

۱۴۰۵: باب تہائی مال کی وصیت

۱۴۰۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوَصِيَّةِ بِالثَّلْثِ

۲۱۹۳: حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاصؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں فتح مکہ کے سال بیمار ہوا اور موت کے قریب پہنچ گیا۔ رسول اللہ میری عیادت کیلئے تشریف لائے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے پاس بہت سامان ہے لیکن ایک بیٹی کے سوا میرا کوئی وارث نہیں۔ کیا میں اس کیلئے سارے مال کی وصیت کر دوں۔ فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کیا۔ کیا دو تہائی مال کی وصیت کر دوں۔ فرمایا نہیں میں نے عرض کیا۔ آدھے مال کی۔ فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کیا۔ تہائی مال۔ فرمایا ہاں تہائی مال۔ اور یہ بھی زیادہ ہے۔ تم اپنے ورثاء کو مالدار چھوڑ کر جاؤ یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ تنگ دست ہوں اور لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائیں۔ تم اگر ان میں سے کسی پر خرچ کرو گے تو تمہیں اس کا بدلہ دیا جائے گا۔ یہاں تک کہ تمہارا اپنی بیوی کو ایک لقمہ کھانا بھی ثواب کا موجب ہے۔ پھر فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں اپنی ہجرت سے پیچھے ہٹ گیا۔ فرمایا میرے بعد تم رضائے الٰہی کے لیے جو بھی نیک عمل کرو گے تمہارا مرتبہ بڑھے گا اور درجات بلند کے جائیں گے۔ شاید تم میرے بعد زندہ رہو اور تم سے کچھ تو میں نفع حاصل کریں اور کچھ تو میں نقصان اٹھائیں۔ (پھر آپؐ نے دعا فرمائی) اے اللہ میرے صحابہ کی ہجرت کو پورا فرما اور انہیں ایڑیوں کے بل نہ لوٹا۔ لیکن سعد بن خولہ کا افسوس ہے۔ رسول اللہ ان کے مکہ ہی میں فوت ہو جانے پر افسوس کیا کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ سے بھی

۲۱۹۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرِضْتُ عَامَ الْفَتْحِ مَرَضًا أَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَاتَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوذَنِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي مَالًا كَثِيرًا وَلَيْسَ يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَتِي فَأَوْصِي بِمَالِي كُلِّهِ قَالَ لَا قُلْتُ فَنُلْغِي مَالِي قَالَ لَا قُلْتُ فَالْشُّطْرُ قَالَ لَا قُلْتُ فَالْثُلُثُ قَالَ الْثُلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ إِنَّكَ إِنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَدْعَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَإِنَّكَ لَنْ تَنْفِقَ نَفَقَةً إِلَّا أَجَرْتَ فِيهَا حَتَّى الْقَلَمَةُ تَرْفَعَهَا إِلَى فِي أَمْرَاتِكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْلَفَ عَنْ هِجْرَتِي قَالَ إِنَّكَ لَنْ تُخْلَفَ بَعْدِي فَتَعْمَلْ عَمَلًا تَرِيدُ بِهِ وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أَزِدَّتْ بِهِ رِفْعَةً وَدَرَجَةً وَلَعَلَّكَ إِنْ تُخْلَفَ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضْرَبَكَ الْخُرُونُ اللَّهُمَّ أَمِّصْ لَا صَحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدُّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ لَكِنَّ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ يَرْتِي لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ لَيْسَ لِلرَّجُلِ أَنْ يُوصِيَ بِأَكْثَرِ مِنَ الثُّلُثِ وَقَدْ اسْتَحَبَّ بَعْضُ أَهْلِ

الْعِلْمُ أَنْ يَنْقُصَ مِنَ الثَّلَاثِ لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالثَّلَاثُ كَثِيرٌ. روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے کئی سندوں سے منقول ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ آدمی

کے لیے تہائی مال سے زیادہ وصیت کرنا جائز نہیں۔ بعض علماء نے تہائی مال سے کم کی وصیت کو مستحب قرار دیا کیونکہ نبی اکرمؐ نے فرمایا تہائی مال زیادہ ہے۔

۲۱۹۴: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَاعْبُدُ الصَّمَدَ بْنَ عَبْدِ الْوَارِثِ نَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا الْأَشْعَثُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ وَالْمَرْءَ بِطَاعَةِ اللَّهِ سِتِينَ سَنَةً ثُمَّ يَخْضَرُهُمُ الْمَوْتُ فَيُصَا رَأً فِي الْوَصِيَّةِ فَتَجِبُ لَهُمَا النَّارُ ثُمَّ قَرَأَ عَلَيَّ أَبُو هُرَيْرَةَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا أَوْذَيْنِ غَيْرِ مُضَا رَوْصِيَّةٍ مِنَ اللَّهِ إِلَى قَوْلِهِ ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْأَذْيُ رَوَى عَنْ أَشْعَثِ بْنِ جَابِرٍ هُوَ جَدُّ نَصْرِ الْجَهْضَمِيِّ. حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کتنے ہی مرد اور عورتیں ساٹھ برس تک اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں عمل کرتے رہتے ہیں پھر ان کو موت آتی ہے۔ تو وصیت میں وارثوں کو نقصان پہنچا دیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے ان پر جہنم واجب ہو جاتی ہے۔ راوی فرماتے ہیں پھر حضرت ابو ہریرہؓ نے یہ آیت پڑھی ”مَنْ بَعْدَ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا اَدْيَايُكَ قَرْضُكَ الْبَدَلُ لِيَكُنْ مِثْلُ مَا كُنْتَ تَقْرَأُ“ (وصیت پوری کرنے کے بعد جو وصیت کی جائے یا ادائیگی قرض کے بعد لیکن وصیت میں کسی کو نقصان نہ پہنچایا جائے یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ الخ) یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ نصر بن علی جو اشعث بن جابر سے نقل کرتے ہیں۔ نصر جہضمی کے دادا ہیں۔

۱۴۰۶: باب وصیت کی ترغیب

۲۱۹۵: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَافِعٍ عَنْ أَبِي نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَقُّ امْرِءٍ مُسْلِمٍ يَيْتُ لَيْلَتَيْنِ وَلَهُ مَا يُوصِي فِيهِ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ. حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی مسلمان جس کے پاس وصیت کے لیے مال ہو تو اسے لازم ہے کہ دو راتیں بھی اس حالت میں نہ گزارے کہ اس کے پاس وصیت لکھی ہوئی نہ ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ زہری اسے سالم سے وہ ابن عمرؓ سے اور وہ نبی ﷺ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

۱۴۰۷: باب رسول اللہ ﷺ نے وصیت نہیں کی

۲۱۹۶: طحہ بن مصرف کہتے ہیں کہ میں نے ابن ابی اوفیؓ سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے وصیت کی تھی۔ انہوں نے فرمایا نہیں۔ میں نے پوچھا پھر وصیت کیسے لکھی گئی اور آپ ﷺ نے لوگوں کو کیا حکم دیا۔ فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی فرما

۱۴۰۷: باب مَا جَاءَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُوصِ

۲۱۹۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَابُو قَطَنِ نَامَا لِكَ بْنِ مِغُولٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ أَبِي أَوْفَى أَوْصَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا قُلْتُ وَكَيْفَ كُتِبَتْ الْوَصِيَّةُ وَكَيْفَ أَمَرَ النَّاسَ قَالَ

نبرداری کی وصیت کی تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف مالک بن مغول کی روایت سے جانتے ہیں

۱۴۰۸: باب وارث کیلئے وصیت نہیں

۲۱۹۷: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ نَا شُرَحْبِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيُّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَدْ أَغْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ لِرِوَارِثِ الْوَلَدِ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرِ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى وَمَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ أَوْ انْتَمَى إِلَى غَيْرِ مَوَالِيهِ فَلَعْنَةُ اللَّهِ التَّابِعَةَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ لَا تَنْفِقُ امْرَأَةٌ مِنْ بَيْتٍ زَوْجَهَا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا الطَّعَامَ قَالَ ذَاكَ أَفْضَلُ أَمْوَالِنَا وَقَالَ الْغَارِيَةُ مُوَدَّاةٌ وَالْمِنْحَةُ مُرْدُودَةٌ وَالذَّيْنُ مَقْضَى وَالزَّعِيمُ غَارِمٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ خَارِجَةَ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ وَرَوَايَةُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عِيَّاشٍ عَنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ وَأَهْلِ الْحِجَازِ لَيْسَ بِذَاكَ فِيمَا تَفَرَّدَ بِهِ لِأَنَّهُ رَوَى عَنْهُمْ مَنَ كَثِيرٌ وَرَوَايَتُهُ عَنْ أَهْلِ الشَّامِ أَصَحُّ هَكَذَا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ سَمِعْتُ أَحْمَدَ ابْنَ الْحَسَنِ يَقُولُ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ أَصْلَحُ بَدَلًا حَدِيثًا مِنْ بَقِيَّةٍ وَلِبَقِيَّةٍ أَحَادِيثُ مَنَ كَثِيرٌ عَنِ الثَّقَاتِ وَسَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ سَمِعْتُ زَكَرِيَّا بْنَ عَدِيٍّ يَقُولُ قَالَ أَبُو اسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ خُذُوا عَنْ بَقِيَّةٍ مَا حَدَّثَ عَنِ الثَّقَاتِ وَلَا تَأْخُذُوا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عِيَّاشٍ مَا حَدَّثَ عَنِ الثَّقَاتِ وَلَا غَيْرِ الثَّقَاتِ

۲۱۹۷: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ نَا شُرَحْبِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيُّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَدْ أَغْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ لِرِوَارِثِ الْوَلَدِ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرِ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى وَمَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ أَوْ انْتَمَى إِلَى غَيْرِ مَوَالِيهِ فَلَعْنَةُ اللَّهِ التَّابِعَةَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ لَا تَنْفِقُ امْرَأَةٌ مِنْ بَيْتٍ زَوْجَهَا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا الطَّعَامَ قَالَ ذَاكَ أَفْضَلُ أَمْوَالِنَا وَقَالَ الْغَارِيَةُ مُوَدَّاةٌ وَالْمِنْحَةُ مُرْدُودَةٌ وَالذَّيْنُ مَقْضَى وَالزَّعِيمُ غَارِمٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ خَارِجَةَ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ وَرَوَايَةُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عِيَّاشٍ عَنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ وَأَهْلِ الْحِجَازِ لَيْسَ بِذَاكَ فِيمَا تَفَرَّدَ بِهِ لِأَنَّهُ رَوَى عَنْهُمْ مَنَ كَثِيرٌ وَرَوَايَتُهُ عَنْ أَهْلِ الشَّامِ أَصَحُّ هَكَذَا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ سَمِعْتُ أَحْمَدَ ابْنَ الْحَسَنِ يَقُولُ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ أَصْلَحُ بَدَلًا حَدِيثًا مِنْ بَقِيَّةٍ وَلِبَقِيَّةٍ أَحَادِيثُ مَنَ كَثِيرٌ عَنِ الثَّقَاتِ وَسَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ سَمِعْتُ زَكَرِيَّا بْنَ عَدِيٍّ يَقُولُ قَالَ أَبُو اسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ خُذُوا عَنْ بَقِيَّةٍ مَا حَدَّثَ عَنِ الثَّقَاتِ وَلَا تَأْخُذُوا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عِيَّاشٍ مَا حَدَّثَ عَنِ الثَّقَاتِ وَلَا غَيْرِ الثَّقَاتِ

۱۴۰۸: باب وارث کیلئے وصیت نہیں

۲۱۹۷: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ نَا شُرَحْبِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيُّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَدْ أَغْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ لِرِوَارِثِ الْوَلَدِ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرِ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى وَمَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ أَوْ انْتَمَى إِلَى غَيْرِ مَوَالِيهِ فَلَعْنَةُ اللَّهِ التَّابِعَةَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ لَا تَنْفِقُ امْرَأَةٌ مِنْ بَيْتٍ زَوْجَهَا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا الطَّعَامَ قَالَ ذَاكَ أَفْضَلُ أَمْوَالِنَا وَقَالَ الْغَارِيَةُ مُوَدَّاةٌ وَالْمِنْحَةُ مُرْدُودَةٌ وَالذَّيْنُ مَقْضَى وَالزَّعِيمُ غَارِمٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ خَارِجَةَ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ وَرَوَايَةُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عِيَّاشٍ عَنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ وَأَهْلِ الْحِجَازِ لَيْسَ بِذَاكَ فِيمَا تَفَرَّدَ بِهِ لِأَنَّهُ رَوَى عَنْهُمْ مَنَ كَثِيرٌ وَرَوَايَتُهُ عَنْ أَهْلِ الشَّامِ أَصَحُّ هَكَذَا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ سَمِعْتُ أَحْمَدَ ابْنَ الْحَسَنِ يَقُولُ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ أَصْلَحُ بَدَلًا حَدِيثًا مِنْ بَقِيَّةٍ وَلِبَقِيَّةٍ أَحَادِيثُ مَنَ كَثِيرٌ عَنِ الثَّقَاتِ وَسَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ سَمِعْتُ زَكَرِيَّا بْنَ عَدِيٍّ يَقُولُ قَالَ أَبُو اسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ خُذُوا عَنْ بَقِيَّةٍ مَا حَدَّثَ عَنِ الثَّقَاتِ وَلَا تَأْخُذُوا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عِيَّاشٍ مَا حَدَّثَ عَنِ الثَّقَاتِ وَلَا غَيْرِ الثَّقَاتِ

سے ان سے کوئی روایت نہ لو۔

۲۱۹۸: حضرت عمرو بن خارجہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر خطاب فرمایا۔ میں اس کی گردن کے نیچے کھڑا تھا وہ جگالی کر رہی تھی اور اس کا لعاب میرے کندھوں کے درمیان گر رہا تھا میں نے سنا آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر حق دار کو اس کا حق دے دیا۔ پس وارث کیلئے وصیت نہیں۔ لڑکا صاحب فراش کا ہوگا (یعنی جس کی وہ بیوی یا باندی ہے) اور زانی کیلئے پتھر ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۴۰۹: باب قرض

وصیت سے پہلے ادا کیا جائے

۲۱۹۹: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرض وصیت سے پہلے ادا کرنے کا حکم دیا۔ جبکہ تم لوگ قرآن میں وصیت کو پہلے اور قرض کو بعد میں پڑھتے ہو۔ عام علماء کا اس پر عمل ہے کہ وصیت سے پہلے قرض دیا جائے۔

۱۴۱۰: باب موت کے وقت صدقہ کرنے یا

غلام آزاد کرنا

۲۲۰۰: حضرت ابو حبیہ طائی کہتے ہیں کہ مجھے میرے بھائی نے اپنے مال کے ایک حصے کی وصیت کی۔ میری ابو درداءؓ سے ملاقات ہوئی تو میں نے ان سے پوچھا کہ میرے بھائی نے میرے لیے کچھ مال کی وصیت کی ہے۔ آپ کا کیا خیال ہے۔ وہ مال کہاں خرچ کیا جائے۔ فقراء پر، مساکین پر یا اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنے والوں پر۔ فرمایا اگر میں ہوتا تو مجاہدین کے برابر کسی کو نہ دیتا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ مرتے وقت غلام آزاد کرنے والے کی مثال ایسے ہی ہے جیسے کوئی شخص شکم سیر ہو کر ہدیہ بھیجے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۱۹۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ عَلَى نَاقَتِهِ وَأَنَا تَحْتَ جَرَانِهَا وَهِيَ تَقْصَعُ بِجَرَّتِهَا وَإِنَّا لَعَا بِهَا يَسِيلُ بَيْنَ كَتِفَيْ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ لِرِثٍ وَالْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۴۰۹: بَابُ مَا جَاءَ يُبْدَأُ

بِالدِّينِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ

۲۱۹۹: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَافِعُ بْنُ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالدِّينِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَأَنْتُمْ تَقْرَأُونَ الْوَصِيَّةَ قَبْلَ الدِّينِ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ عَامَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ يُبْدَأُ بِالدِّينِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ.

۱۴۱۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَتَصَدَّقُ

أَوْ يُعْتِقُ عِنْدَ الْمَوْتِ

۲۲۰۰: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ نَافِعُ بْنُ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي حَبِيبَةَ الطَّائِيِّ قَالَ أَوْصَى إِلَيَّ أَخِي بَطَانِفَةَ مِنْ مَالِهِ فَلَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَقُلْتُ إِنَّ أَخِي أَوْصَى إِلَيَّ بِطَانِفَةَ مِنْ مَالِهِ فَأَيْنَ تَرَى لِي وَضَعَهُ فِي الْفُقَرَاءِ أَوِ الْمَسَاكِينِ أَوِ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ أَمَا أَنَا فَلَوْ كُنْتُ لَمْ أَغْدِلْ بِالْمُجَاهِدِ يَنْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَثَلُ الَّذِي يَتَّقِي عِنْدَ الْمَوْتِ كَمَثَلِ الَّذِي يُهْدِي إِذَا شَبِعَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

باب ۱۴۱۱

باب ۱۴۱۱

۲۲۰۱: حضرت عروہ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ بریرہؓ اپنی بدل کتابت میں حضرت عائشہؓ سے مدد لینے کے لیے آئیں جبکہ انہوں نے اس میں سے بالکل کچھ بھی ادا نہیں کیا تھا۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا: واپس جاؤ اور ان سے پوچھو اگر وہ لوگ پسند کریں کہ میں تمہاری کتابت ادا کر دوں اور حق و لاء مجھے حاصل ہو تو میں ایسا کروں گی۔ حضرت بریرہؓ نے یہ بات ان لوگوں کو بتائی تو انہوں نے انکار کیا اور کہا کہ اگر حضرت عائشہؓ چاہیں تو ثواب کی نیت کر لیں اور حق و لاء ہمیں حاصل ہو تو ہم ایسا کر لیں گے۔ حضرت عائشہؓ نے یہ بات نبی اکرم ﷺ سے بیان کی تو آپ ﷺ نے فرمایا اسے خرید کر آزاد کر دو۔ کیونکہ ولاء اس کے لیے ہے جو آزاد کرے۔ پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ ان لوگوں کا کیا حال ہے جو ایسی شرط باندھتے ہیں جو کتاب اللہ میں نہیں۔ جو شخص ایسی شرط لگائے گا۔ وہ شرط پوری نہیں کی جائے گی۔ اگرچہ وہ سومتہ ہی کیوں نہ شرط لگائے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت عائشہؓ سے کئی سندوں سے منقول ہے۔ اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے کہ ولاء آزاد کرنے والے کے لئے ہے۔

۲۲۰۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْوَيْلِيِّ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ بَرِيرَةَ جَاءَتْ تَسْتَعِينُ عَائِشَةَ فِي كِتَابَتِهَا وَلَمْ تَكُنْ قَصَصَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ ارْجِعِي إِلَى أَهْلِكَ فَإِنْ أَحْبَبُوا أَنْ أَقْضِيَ عَنْكَ كِتَابَتَكَ وَيَكُونُوا لَنَا وَلَا وَءَ كَبَلِي فَعَلْتُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ بَرِيرَةَ لِأَهْلِهَا فَأَبَوْا وَقَالُوا إِنْ شَاءَتْ أَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكَ وَيَكُونُوا لَنَا وَلَا وَءَ كَبَلِي فَلْتَفْعَلْ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعِي فَأَعْتِقِي فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَشْتَرُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ مِنَ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَلَيْسَ لَهُ وَإِنْ اشْتَرَطَ مِائَةً مَرَّةً هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ عَائِشَةَ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ.

خلاصۃ الابیواب:

تہائی مال کی وصیت جائز ہے اس بات کی ترغیب دی گئی ہے کہ اپنی اولاد کو مال دار چھوڑا جائے کہ تنگ دست نہ ہوں کہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائیں کیونکہ اولاد اور بیوی پر خرچ کرنا صدقہ ہے اس کے بدلہ اللہ تعالیٰ عطا فرمائیں گے۔ وصیت میں عدل کیا جائے اس معاملے میں سخت ہدایت ہے کہ وصیت میں وارثان کو نقصان نہ پہنچایا جائے۔ اس عمل کے باعث انسان ساری عمر نیکی کرنے کے باوجود بھی جہنم میں داخل ہو سکتا ہے لہذا اس معاملے میں عدل ضروری ہے۔ (۲) وصیت لازماً کرنی چاہئے کیونکہ عدل سے اولاد میں وراثت کی تقسیم انہیں لڑائی جھگڑوں سے بچا سکتی ہے۔ ورنہ ان کے درمیان نفرتوں کی خلیج حائل ہو جاتی ہے۔ (۳) جن ورثاء کے لئے قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں حصہ مقرر کر دیا گیا ہے ان کے لئے کوئی وصیت نہیں۔ (۴) وصیت کی تقسیم سے قبل قرض ادا کیا جائے گا۔ اس کے بعد وراثت تقسیم کی جائے گی۔ مرنے سے قبل نیکی کرنے والوں کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شکم سیر ہو کر ہدیہ بھیجے لہذا نیکی موت کے آثار سے قبل صحت و تندرستی میں کرے یہ اس سے افضل ہے کہ مرتے دم یہ کہے کہ یہ مال یوں صدقہ کر دو اور یہ مال یوں صدقہ کر دو۔

أَبْوَابُ الْوَلَاءِ وَالْهَبَةِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ولاء اور ہبہ کے متعلق ابواب

جو مروی ہیں رسول اللہ ﷺ

۱۴۱۲: بَابُ مَا جَاءَ الْوَلَاءُ

۱۴۱۲: باب ولاء

لِمَنْ أَعْتَقَ

آزاد کرنے والے کا حق ہے

۲۲۰۲: حَدَّثَنَا بَنْدُ ارْنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسَدِ عَنْ عُبَيْدَةَ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ فَأَشْتَرَطُوا الْوَلَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْصَى أَمْرًا أَوْ لِمَنْ وَلِيَ النِّعْمَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ مَرْزُوقٍ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ.

۲۲۰۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہ کو خریدنے کا ارادہ فرمایا تو اس کے آقاؤں نے ولاء کی شرط رکھ دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ولاء اسی کا حق ہے جو آزاد کرے یا فرمایا جو نعمت کا والی ہو۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اس حدیث پر عمل ہے۔

۱۴۱۳: بَابُ النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ

۱۴۱۳: باب ولاء کو بیچنے اور ہبہ کرنے

الْوَلَاءِ وَهَبِهِ

کی ممانعت

۲۲۰۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهَبِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ وَيُرْوَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ لَوْ دِدْتُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ دِينَارٍ حِينَ يُحَدِّثُ بِهَذَا الْحَدِيثِ أَذِنَ لِي حَتَّى كُنْتُ أَقُومُ إِلَيْهِ فَأَقْبِلَ رَأْسَهُ وَرَوَى يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ

۲۲۰۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ولاء بیچنے اور ہبہ کرنے سے منع فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اسے صرف عبداللہ بن دینار کی روایت سے جانتے ہیں۔ وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ شعبہ، سفیان ثوری اور مالک بن انس بھی عبداللہ بن دینار سے اسے نقل کرتے ہیں۔ شعبہ سے منقول ہے کہ اگر عبداللہ بن دینار مجھے اس حدیث کو بیان کرتے ہوئے اجازت دیں تو میں ان کی پیشانی چوم لوں۔ یحییٰ بن سلیم نے یہ حدیث عبداللہ بن عمر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے نبی

ﷺ سے نقل کی ہے لیکن اس میں وہم ہے اور صحیح سند یہ ہے کہ عبید اللہ بن عمر، عبد اللہ بن دینار سے وہ ابن عمرؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ اس سند سے کئی راویوں نے یہ حدیث عبید اللہ بن عمرو سے نقل کی ہے۔ اور عبد اللہ بن دینار اسے نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

۱۴۱۴: باب باپ اور آزاد کرنے

والے کے علاوہ کسی کو باپ یا آزاد کرنے والا کہنا ۲۲۰۴: حضرت ابراہیمؑ تمہی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا جو شخص یہ گمان کرے کہ ہمارے پاس اللہ کی کتاب اور اس صحیفہ کے سوا کوئی اور کتاب ہے اس نے جھوٹ بولا۔ اس صحیفہ میں اونٹوں کے دانتوں کی دیت اور زخموں کے احکامات مذکور ہیں۔ اسی خطبہ میں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا مدینہ، حیر (پہاڑ) سے ثور (پہاڑ) تک حرم ہے۔ پس جو کوئی اس میں کوئی بدعت نکالے یا کسی بدعت کو ٹھکانہ دے اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے کوئی فرض و نفل قبول نہیں فرمائے گا اور جس نے اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف نسبت کی یا اپنے آزاد کرنے والے کے علاوہ کسی اور کی طرف نسبت کی اس پر بھی اللہ اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے بھی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کریں گے اور مسلمانوں کا کسی کو پناہ دینا ایک ہی ہے۔ ان کا ادنیٰ آدمی بھی اگر کسی کو پناہ دے دے تو سب کو اس کی پابندی کرنا ضروری ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض اسے اعمش سے وہ ابراہیمؑ تمہی سے وہ حارث سے اور وہ علیؓ سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ حضرت علیؓ سے یہ حدیث کئی سندوں سے منقول ہیں۔

۱۴۱۵: باب باپ کا اولاد سے

انکار کرنا

۲۲۰۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنو فزارہ کا ایک

عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ وَهُمْ وَهُمْ فِيهِ يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ وَالصَّحِيحُ عَنْ غُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ غُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَتَفَرَّدَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ.

۱۴۱۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ تَوَلَّى غَيْرَ

مَوَالِيهِ أَوْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ

۲۲۰۴: حَدَّثَنَا هَذَا ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَطَبَنَا عَلِيٌّ فَقَالَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ عِنْدَنَا شَيْئًا نَقْرُؤُهُ إِلَّا كِتَابَ اللَّهِ وَهَذِهِ الصَّحِيفَةُ صَحِيفَةٌ فِيهَا أَسْنَانُ الْأَبْلِ وَأَشْيَاءٌ مِنَ الْجَرَاحَاتِ فَقَدْ كَذَبَ وَقَالَ فِيهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ غَيْرِ إِلَى ثَوْرٍ فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا أَوْ أَوَى مُحَدَّثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةُ وَالنَّاسُ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا وَمَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ أَوْ تَوَلَّى غَيْرَ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةُ وَالنَّاسُ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَسْعَى بِهَا أَذْنَا هُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوَهُ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٌ عَنْ عَلِيٍّ.

۱۴۱۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ

يَنْتَفِي مِنْ وَلَدِهِ

۲۲۰۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ الْعَطَّارُ وَسَعِيدٌ

شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ ﷺ میری بیوی نے سیاہ لڑکا جتنا ہے۔ آپ ﷺ نے اس سے پوچھا کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں۔ عرض کیا۔ جی ہاں۔ فرمایا: ان کا رنگ کیا ہے۔ عرض کیا۔ سرخ آپ ﷺ نے پوچھا کیا ان میں کوئی سیاہ بھی ہے۔ عرض کیا۔ جی ہاں۔ آپ ﷺ نے پوچھا وہ کہاں سے آگیا۔ اس نے عرض کیا شاید اس میں کوئی رگ آگئی ہو۔ (یعنی اس کی نسل میں کوئی کالا ہوگا) آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر شاید تمہارے بیٹے میں بھی ایسی کوئی رگ تمہارے باپ دادا کی آگئی ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۴۱۶: باب قیافہ شناسی

۲۲۰۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ ان کے پاس تشریف لائے تو آپ ﷺ کا چہرہ انور خوشی سے چمک رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے دیکھا کہ مجوز (قیافہ شناس) نے ابھی زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید کو دیکھ کر کہا کہ یہ پاؤں ایک دوسرے سے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سفیان بن عیینہ اسے زہری سے وہ عروہ سے اور وہ عائشہ سے اس طرح نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا تم نے دیکھا کہ مجوز (قیافہ شناس) زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید کے پاس سے گزرا جبکہ ان کے سر ڈھکے ہوئے اور پاؤں ننگے تھے۔ مجوز نے کہا کہ یہ پیر ایک دوسرے میں سے ہیں۔ سعید بن عبد الرحمن اور کئی حضرات نے بھی اسے اسی طرح سفیان سے نقل کیا ہے۔ بعض علماء اس حدیث سے قیافہ لگانے کو درست کہتے ہیں۔

۱۴۱۷: باب آنحضرت ﷺ کا

ہدیہ دینے پر رغبت دلانا

۲۲۰۷: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

بُنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي فِزَارَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا الْوَأْنُهَا قَالَ حُمُرٌ قَالَ فَهَلْ فِيهَا أَوْرَقٌ قَالَ نَعَمْ إِنَّ فِيهَا لَوُرْقًا قَالَ أَنَّى آتَاهَا ذَلِكَ قَالَ لَعَلَّ عِرْقًا نَزَعَ عَنْهَا قَالَ فَهَذَا لَعَلَّ عِرْقًا نَزَعَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۴۱۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقَافَةِ

۲۲۰۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْوَيْلِيِّ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا مَسْرُورًا تَبَرَّقَ أَسَارِيرُ وَجْهِهِ فَقَالَ أَلَمْ تَرَى أَنَّ مُجَزَّزًا نَظَرَ أَنْفًا إِلَى زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَأَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ هَذِهِ الْأَقْدَامُ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَزَادَ فِيهِ أَلَمْ تَرَى أَنَّ مُجَزَّزًا مَرَّ عَلَى زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَأَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَقَدْ غَطَّيَا رُؤُسَهُمَا وَبَدَتْ أَقْدَامُهُمَا فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ هَكَذَا أَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سُفْيَانِ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَدْ احْتَجَّ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ بِهَذَا الْحَدِيثِ فِي إِقَامَةِ أَمْرِ الْقَافَةِ.

۱۴۱۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي حَبِّ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى التَّهَادِي

۲۲۰۷: حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ بْنُ مَرْوَانَ الْبَصْرِيُّ ثَنَا مُحَمَّدٌ

نے فرمایا ایک دوسرے کو ہدیہ دیا کرو۔ ہدیہ دینے سے دل کی خشکی دور ہو جاتی ہے۔ نیز کوئی پڑوسی عورت اپنے پڑوس میں رہنے والی عورت کو بکری کا کھر دیتے ہوئے بھی نہ شرمائے (یعنی حقیر چیز کا بھی ہدیہ دیا جاسکتا ہے) یہ حدیث اس سند سے غریب ہے اور ابو معشر کا نام نہ جسیح ہے اور یہ بنو ہاشم کے مولیٰ ہیں۔ بعض اہل علم ان کے حافظہ پر اعتراض کرتے ہیں۔

۱۴۱۸: باب ہدیہ یا ہبہ دینے کے بعد

واپس لینے کی کراہت کے متعلق

۲۲۰۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہدیہ دے کرواپس لینے والے کی مثال اس کتے کی سی ہے کہ جو خوب کھا کر پیٹ بھرے اور تے کر دے پھر دوبارہ اپنی تے کھانے لگے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۲۲۰۹: حضرت ابن عمرؓ اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی شخص کیلئے ہدیہ دینے کے بعد واپس لینا حلال نہیں۔ ہاں البتہ باپ اپنے بیٹے کو چیز دینے کے بعد واپس لے سکتا ہے اور جو شخص کوئی چیز دے کرواپس لیتا ہے اس کی مثال اس کتے کی سی ہے جو کھا کر پیٹ بھرنے کے بعد تے کرے اور دوبارہ اسے کھانے لگے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام شافعیؒ اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ باپ کے علاوہ کسی شخص کو ہدیہ دینے کے بعد واپس لینا حلال نہیں۔

خلاصۃ الابیواب: ولأی کا حق ہے جو آزاد کرے۔ (۲) اپنے باپ کے نسب کے علاوہ دوسرے کی طرف نسبت کرنے کی شدید مذمت ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا جس نے اپنی نسبت سے انکار کیا اس نے گویا ہمارے لائے ہوئے دین کا انکار کیا۔ (۳) حضور ﷺ نے قیافہ شناسی کے عمل پر خوشی کا اظہار فرمایا۔ بعض علماء اس حدیث سے قیافہ لگانے کو درست قرار دیتے ہیں۔ (۴) ایک دوسرے کو ہدیہ دینا چاہئے خواہ قلیل مقدار میں ہی کیوں نہ ہو یا قیمتاً کم قیمت ہو۔ جبکہ ہدیہ واپس لینے کی کراہت بیان کی ہے اور اس عمل کو تے کر کے کھانے کے مترادف قرار دیا، البتہ اپنے بیٹے کو دے کرواپس لے سکتا ہے۔

ابن سَوَاءٍ نَابُو مَعْمَرٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَهَا ذَوَا فِانِّ الْهَدِيَّةِ تَذْهَبُ وَحَرَّ الصَّدْرِ وَلَا تَحْقِرَنَّ جَارَةً لِجَارَتِهَا وَلَوْ شِقَ فِرْسَنِ شَاةٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا وَأَبُو مَعْمَرٍ اسْمُهُ نَجِيعٌ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيهِ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ.

۱۴۱۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

الرَّجُوعِ فِي الْهَبَةِ

۲۲۰۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَاسِحًا بَنُ يُوْسُفَ الْأَزْرَقُ نَا حُسَيْنَ الْمُكْتَبِ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الَّذِي يُعْطَى الْعَطِيَّةَ ثُمَّ يَرْجِعُ فِيهَا كَمَا لُكِبَ أَكَلَ حَتَّى إِذَا شَبِعَ قَاءَهُ ثُمَّ عَادَ فَرَجَعَ فِي قَيْتِهِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ.

۲۲۰۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ حُسَيْنٍ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَأَبْنِ عَبَّاسٍ يَرْفَعَانِ الْحَدِيثَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يُعْطَى عَطِيَّةً ثُمَّ يَرْجِعَ فِيهَا إِلَّا الْوَالِدُ فِيمَا يُعْطَى وَلَكِنَّهُ وَمَثَلُ الَّذِي يُعْطَى الْعَطِيَّةَ ثُمَّ يَرْجِعُ فِيهَا كَمَثَلِ الْكَلْبِ أَكَلَ حَتَّى إِذَا شَبِعَ قَاءَهُ ثُمَّ عَادَ فِي قَيْتِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَالَ الشَّافِعِيُّ لَا يَحِلُّ لِمَنْ وَهَبَ هَبَةً أَنْ يَرْجِعَ فِيهَا إِلَّا الْوَالِدُ فَلَهُ أَنْ يَرْجِعَ فِيمَا أَعْطَى وَلَكِنَّهُ وَاجْتَنَبْ بِهَذَا الْحَدِيثِ تَمَّ الْوَلَاءُ وَالْهَبَةُ.

چند اہم کتب احادیث کے تراجم

صحیح مسلم شریف ﴿۳ جلدیں﴾

مترجم: مولانا عزیز الرحمن

سنن ابوداؤد شریف ﴿۳ جلدیں﴾

مترجم: مولانا خورشید حسن قاسمی

سنن ابن ماجہ شریف ﴿۳ جلدیں﴾

مترجم: مولانا قاسم امین

سنن نسائی شریف ﴿۲ جلدیں﴾

مترجم: مولانا خورشید حسن قاسمی

ریاض الصالحین ﴿۲ جلدیں﴾

مترجم: مولانا شمس الدین

نزہۃ المتقین شرح ریاض الصالحین ﴿اردو﴾

مترجم: مولانا شمس الدین

ناشر

مکتبۃ العلم

۱۸- اردو بازار دلاہود O پاکستان